ثبات آیات المسلمین

الحمد للہ والمنۃ

کہ کتاب ہدایت نصاب نافع ہر صبی و شیخ و شاب مسمّٰی بہ

ثبوت القرآن

810

لضبط

مصطلحات الفرقان

مع

حواشی تفسیر وحیدی

مؤلفہ مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی

باہتمام شیخ احمد تاجر کتب

سنہ ۱۳۳۴ھ مالک مطبع احمدی کشمیری بازار سنہ ۱۹۱۶ء

لاہور

فہرست ابواب تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان مع حواشی تفسیر حمیدی

صفحہ	مطالب
	مقدمہ کتاب
	اعتقادیات
۱	باب خدا کا ثبوت۔
۹	باب توحید کا بیان۔
۱۲	باب شرک کا رد۔
۳۳	باب اللہ کے نام اور صفات ثبوتی اور سلبی
۷۰	باب اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ثنا۔
۷۳	باب اللہ کی آزمایش۔
۷۷	باب اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا۔
۷۹	باب اللہ کا عذاب۔
۸۳	باب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بیان۔
۹۱	باب اللہ تعالیٰ کی نشانیوں اور اگلی امتوں کی تباہی کا بیان۔
۱۰۷	باب فرشتوں کا بیان۔
۱۱۰	باب جن اور شیطان اور جادو اور کہانت کا بیان۔
۱۱۵	باب تقدیر کا بیان۔
۱۱۶	باب لوح محفوظ کا بیان
۱۱۶	باب ایمان اور اسلام کا بیان۔
۱۱۷	باب وحی اور پیغمبری کا ثبوت۔
۱۱۹	باب پیغمبروں کی صفات اور نشانیاں دکھلانے سے ان کا عجز۔
۱۳۵	باب اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم
۱۳۹	باب پیغمبروں کی تسلی اور تشفی۔
۱۴۳	باب پیغمبروں کا بیان۔
۱۴۷	باب قرآن کے صفات کا بیان۔
۱۶۶	باب اوامر اور نواہی اور اخلاق کا بیان اور حضرت لقمان ؑ کا ذکر۔
۲۰۱	باب علم کی فضیلت۔
۲۰۲	باب قیامت اور حشر نشر حساب کتاب کا بیان۔
۲۲۹	باب مؤمنین اور محسنین اور متقین کے صفات اور انکے بہشتی ہونے کا بیان۔
۲۵۸	باب اعراف کا بیان۔
۲۵۹	باب بہشت اور اسکی نعمتوں کا بیان
۲۶۲	باب مشرک اور کفار کے صفات اور انکے دوزخی ہونے کا بیان۔
۳۲۲	باب فاسقوں کا بیان۔
۳۳۴	باب منافقوں کا بیان۔
۳۳۵	باب دوزخ اور اسکی تکلیفوں کا بیان
۳۴۰	باب مساجد اور قبلہ کا بیان۔
	فقہ القرآن
۳۴۴	باب طہارت کا بیان۔
۳۴۵	باب نماز اور زکوٰۃ اور صدقہ کا بیان
۳۵۵	باب روزہ اور اعتکاف اور شبقدر کا بیان
۳۵۷	باب عمرہ اور حج اور طواف اور سعی اور ہدی اور احرام اور انکے متعلقات کا بیان
۳۶۱	باب قرآن میں جو دعائیں مذکور ہیں۔
۳۶۹	باب عورتوں اور آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات اور پردے کا بیان۔
۳۷۳	باب یتیموں کا بیان
۳۷۵	باب نکاح اور مہر اور زوجیت کے حقوق کا بیان
۳۸۰	باب طلاق اور رجعت کا بیان۔
۳۸۲	باب رضاع اور نفقہ کا بیان۔
۳۸۳	باب لعان کا بیان۔
۳۸۴	باب ظہار اور تبنی کا بیان۔
۳۸۵	باب عدت کا بیان۔
۳۸۷	باب خلع کا بیان
″	باب رہن اور بیع اور امانت کا بیان۔
۳۸۸	باب سود کا بیان۔
۳۸۹	باب قرض کا بیان۔
۳۹۰	باب قسم کا بیان۔
۳۹۱	باب حلال حرام کردہ کا بیان۔
۳۹۷	باب گواہی کا بیان۔
۳۹۹	باب حکم اور فیصلہ کا بیان۔
۴۰۱	باب جہاد اور غزوا اور ہجرت اور شہادت اور بیعت کا بیان۔
۴۴۷	باب حدود اور قصاص اور قتل اور دیت کا بیان۔
۴۸۱	باب وصیت کا بیان۔
″	باب شرکہ کا بیان۔
	قصص القرآن
۴۸۴	باب آدم ؑ اور ہابیل و قابیل اور ابلیس کا
۴۲۲	باب حضرت موسیٰ ؑ اور ہارون اور فارون اور طالوت اور عزیرؑ اور بنی اسرائیل اور اہل کتاب کے حالات اور صفات
۵۲۳	باب حضرت یعقوب ؑ کا قصہ
″	باب حضرت عیسیٰ ؑ اور مریم ؑ اور زکریا اور یحییٰ ؑ کا ذکر اور نصاریٰ کا رد
۵۳۷	باب حضرت داؤد ؑ اور سلیمان ؑ اور ہاروت و ماروت اور سبا کے حالات۔
۵۴۵	باب حضرت ابراہیم ؑ اور اسمٰعیل ؑ اور کعبے کے حالات۔
۵۶۱	باب حضرت نوح ؑ کے حالات۔
۵۷۱	باب حضرت ہود ؑ کے حالات اور قوم عاد کا بیان
۵۷۷	باب حضرت صالح ؑ کے حالات اور قوم ثمود کا بیان
۵۸۳	باب حضرت لوط ؑ کے حالات اور سدوم کے تفکات کا بیان۔
۵۸۸	باب حضرت شعیب ؑ کے حالات۔
۵۹۲	باب حضرت ایوب ؑ کا قصہ۔
۵۹۲	باب حضرت ادریس ؑ کا ذکر۔
″	باب حضرت الیاس ؑ کا ذکر۔
۵۹۴	باب خندق والوں کا قصہ۔
″	باب اصحاب الفیل کا قصہ۔
″	باب حضرت یوسف ؑ کا قصہ۔
۶۰۷	باب حضرت یونس ؑ کا قصہ۔
۶۰۸	باب اصحاب الکہف کا ذکر۔
۶۱۱	باب قصہ ذوالقرنین و یاجوج و ماجوج
۶۱۳	باب قصہ اصحاب القریہ
	المتفرقات
۶۱۴	باب دنیا کی مذمت آخرت کی تعریف کا بیان
۶۱۸	باب تقلید کی مذمت کا بیان۔
۶۱۹	باب بشارت اور خوشخبری کا بیان۔
۶۲۰	باب ڈر اور تحذیر کا بیان۔
۶۲۱	باب مغفرت اور توبہ اور استغفار کا بیان
۶۲۵	باب شفاعت کا بیان۔
۶۲۶	باب کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھانیکا
۶۲۷	باب اعمال کا تولا جانا۔
۶۲۸	باب جزا اور بدلے کا بیان۔
۶۳۰	باب تکلیف اور مؤاخذہ کا بیان۔
″	باب انتظار کرنیکا بیان۔
۶۳۳	باب اولاد کو قتل کرنیکا بیان۔
″	باب کانا پھوسی اور سرگوشی کا بیان
۶۳۵	باب گمان کا بیان۔
″	باب ماپ تول پورا کرنیکا بیان۔
۶۳۶	باب نیکیوں کا دوچند سے چند ثواب ملنا اور برائی کا بدلہ برابر۔
۶۳۶	باب انسان کی فطرت اور طبیعت اور اس کی پیدائش کا بیان۔
۶۴۴	باب ایک کا دوسرے سے مقابلہ اور مشابہت اور برابری اور ہمسری
۶۴۷	باب اللہ پاک نے کن کن چیزوں کی قسم کھائی ہے انکا بیان۔
۶۵۰	باب کہاوتوں اور مثلوں کا بیان
۶۵۹	باب ابولہب کا حال۔
″	باب موت کا بیان۔
۶۶۲	باب متفرق آیتیں۔

قرآن مجید کی تمام ایکسو چودہ سورتوں کی نمبروار فہرست جسکے دیکھنے سے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ ہر ایک سورت کا کونسا نمبر اور وہ کس کس پارے میں ہے

نام سورت	نمبر	پارہ
سورہ فاتحہ	۱	۱
سورہ بقرہ	۲	۱-۲-۳
سورہ آل عمران	۳	۳-۴
سورہ نساء	۴	۴-۵-۶
سورہ مائدہ	۵	۶-۷
سورہ انعام	۶	۷-۸
سورہ اعراف	۷	۸-۹
سورہ انفال	۸	۹-۱۰
سورہ توبہ	۹	۱۰-۱۱
سورہ یونس	۱۰	۱۱
سورہ ہود	۱۱	۱۱-۱۲
سورہ یوسف	۱۲	۱۲-۱۳
سورہ رعد	۱۳	۱۳
سورہ ابراہیم	۱۴	۱۳
سورہ حجر	۱۵	۱۳-۱۴
سورہ نحل	۱۶	۱۴
سورہ بنی اسرائیل	۱۷	۱۵
سورہ کہف	۱۸	۱۵-۱۶
سورہ مریم	۱۹	۱۶
سورہ طٰہٰ	۲۰	۱۶
سورہ انبیاء	۲۱	۱۷
سورہ حج	۲۲	۱۷
سورہ مومنون	۲۳	۱۸
سورہ نور	۲۴	۱۸
سورہ فرقان	۲۵	۱۸-۱۹
سورہ شعراء	۲۶	۱۹
سورہ نمل	۲۷	۱۹-۲۰
سورہ قصص	۲۸	۲۰
سورہ عنکبوت	۲۹	۲۰-۲۱
سورہ روم	۳۰	۲۱
سورہ لقمان	۳۱	۲۱
سورہ سجدہ	۳۲	۲۱
سورہ احزاب	۳۳	۲۱
سورہ سبا	۳۴	۲۲
سورہ فاطر	۳۵	۲۲
سورہ یٰسین	۳۶	۲۲-۲۳
سورہ صافات	۳۷	۲۳
سورہ ص	۳۸	۲۳
سورہ زمر	۳۹	۲۳-۲۴
سورہ مومن	۴۰	۲۴
سورہ حم سجدہ	۴۱	۲۴-۲۵
سورہ حم عسق	۴۲	۲۵
سورہ زخرف	۴۳	۲۵
سورہ دخان	۴۴	۲۵
سورہ جاثیہ	۴۵	۲۵
سورہ احقاف	۴۶	۲۶-۲۶
سورہ محمد ﷺ	۴۷	۲۶
سورہ فتح	۴۸	۲۶
سورہ حجرات	۴۹	۲۶
سورہ ق	۵۰	۲۶
سورہ ذاریات	۵۱	۲۶
سورہ طور	۵۲	۲۷
سورہ والنجم	۵۳	۲۷
سورہ قمر	۵۴	۲۷
سورہ رحمن	۵۵	۲۷
سورہ واقعہ	۵۶	۲۷
سورہ حدید	۵۷	۲۷
سورہ مجادلہ	۵۸	۲۸
سورہ حشر	۵۹	″
سورہ ممتحنہ	۶۰	″
سورہ صف	۶۱	″
سورہ جمعہ	۶۲	″
سورہ منافقون	۶۳	″
سورہ تغابن	۶۴	″
سورہ طلاق	۶۵	″
سورہ تحریم	۶۶	″
سورہ ملک	۶۷	۲۹
سورہ نون	۶۸	″
سورہ حاقہ	۶۹	″
سورہ معارج	۷۰	″
سورہ نوح	۷۱	″
سورہ جن	۷۲	″
سورہ مزمل	۷۳	″
سورہ مدثر	۷۴	″
سورہ قیامہ	۷۵	″
سورہ دہر	۷۶	″
سورہ والمرسلات	۷۷	۲۹
سورہ نبا	۷۸	۳۰
سورہ والنازعات	۷۹	″
سورہ عبس	۸۰	″
سورہ کورت	۸۱	″
سورہ انفطرت	۸۲	″
سورہ مطففین	۸۳	″
سورہ انشقت	۸۴	″
سورہ بروج	۸۵	″
سورہ طارق	۸۶	″
سورہ اعلیٰ	۸۷	″
سورہ غاشیہ	۸۸	″
سورہ فجر	۸۹	″
سورہ بلد	۹۰	″
سورہ والشمس	۹۱	″
سورہ واللیل	۹۲	″
سورہ والضحیٰ	۹۳	″
سورہ الم نشرح	۹۴	″
سورہ والتین	۹۵	″
سورہ اقرا	۹۶	۳۰
سورہ قدر	۹۷	″
سورہ لم یکن	۹۸	″
سورہ زلزال	۹۹	″
سورہ والعادیات	۱۰۰	″
سورہ قارعہ	۱۰۱	″
سورہ تکاثر	۱۰۲	″
سورہ عصر	۱۰۳	″
سورہ ہمزہ	۱۰۴	″
سورہ فیل	۱۰۵	″
سورہ قریش	۱۰۶	″
سورہ ماعون	۱۰۷	″
سورہ کوثر	۱۰۸	″
سورہ کافرون	۱۰۹	″
سورہ نصر	۱۱۰	″
سورہ لہب	۱۱۱	″
سورہ اخلاص	۱۱۲	″
سورہ فلق	۱۱۳	″
سورہ الناس	۱۱۴	″

Accession No. 2163
Subject ... 116

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد از حمد وصلوۃ برادران مومنین اتباع سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کی خدمت بابرکت میں یہ التماس ہے کہ آجکل زمانہ جیسا پر آشوب ہے وہ آپ کو بخوبی معلوم ہے بوجہ قرب قیامت وبعد زمانہ نبوت طرح طرح کے فتن اور فسادات پیدا ہو رہے ہیں۔ اُدہر سے مخالفین اسلام جو اتفاقات زمانہ سے برسر دولت وحکومت ہیں ہر وقت یہ کوشان رہتے ہیں کہ جس طور سے ہو سکے مسلمان اپنے قواعد اسلام کو نسیًا منسیًا کر ڈالیں چونکہ دنیا کی طلب آجکل اکثر قلوب پر غالب ہے۔ اسلیئے عہد طفولیت سے ہی اُسی کے خیال میں ساعی اور منہمک ہو کر تحصیل قرآن اور حدیث سے جنپر بنائے اصول ایمان ہے بالکل غافل رہتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ادنے سے ادنے مخالفین کے اوہام اور وساوس انکے دلوں میں بیٹھ جاتے ہیں اور اس دنیائے دنی کی فکر میں اپنی سعادت ابدی اور حیات سرمدی کو بالکل کھو بیٹھتے ہیں۔ اور بڑی وجہ آجکل تباہی ایمان اور شیوع تنصر اور دہریت اور الحاد کی یہی ہو رہی ہے کہ اطفال اہل اسلام ابتدائی نشو ونما وشروع تربیت اور تعلیم کیوقت اصول ایمان سے غافل رکھے جاتے ہیں بلکہ علے الرغم اصول مخالفین کی تعلیم انکو دیجاتی ہے اسکا سبب کچھ تو غفلت اور کاہلی اہل اسلام ہے۔ کچھ حکومت اور شوکت مخالفین اسلام کچھ تنگی و ضیق وفقر ومحتاجی اہل اسلام ہمارے زمانہ میں ملک ہند میں سو مسلمانوں میں ایک بھی کھانا پیتا اور خوش اور محظوظ اور تونگر اور غنی نظر نہیں آتا پیٹ کی ماربری ہوتی ہے پس اُسکی فکر میں وہی چاہتے ہیں کہ انکی اولاد کچھ کمانے کے لائق ہو جاوے اور بہت نہیں تو تھوڑی سی ہی سہکدوشی انکو حاصل ہو اس لیئے بچوں کو عقل آتے ہی وہ انگریزی مدرسوں میں داخل کر دیئے جاتے ہیں جہاں بجائے اصول قرآنی کے اصول بائیبل اور کفریات انکے کان بھرے جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ یہ مخالف خیالات انکے دلوں میں ایسے جم جاتے ہیں کہ سن رشد کو پہونچکر وہ یا تو دہری ہو جاتے ہیں یا نصرانی لاحول ولاقوۃ الا باللہ خیر مخالفین اسلام کا تو فتنہ تھا ہی تھا آجکل بعضے نام کے مسلمان ایسے پیدا ہو گئے ہیں جنکا وجود مسلمانوں کے حق میں آریہ اور برہمو سماج اور پادریوں سے بھی زیادہ سم قاتل ہے۔ یہ لوگ بظاہر اسلام کی ہمدردی اور خیر خواہی کا دم بھرتے ہیں اور در پردہ مسلمانوں کی بیخ کنی اور بربادی چاہتے ہیں یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ ایسے وقت میں ان فتنوں سے بچنے کی کوئی صورت اس سے بہتر نظر نہیں آتی کہ جہانتک ہو سکے قرآن پاک کے مضامین نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ مسلمانوں میں شائع کیئے جائیں قرآن پاک میں تمام باتیں موجود ہیں توحید اور تہذیب اخلاق اور قصص اور تاریخی حالات مگر مشکل یہ ہے کہ قرآن پاک ایک مبسوط کتاب ہے اور دوسرے غیر مسلسل کیونکہ قرآن پاک بدفعات ۲۳ سال میں ہمارے سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا اسلیئے ہر وقت جیسے جیسے ضرورت لاحق ہوتی گئی ویسے ویسے ہی احکام اترتے گئے توریت شریف کی طرح قرآن پاک مجموعہ کے طور پر نہیں اترا۔ ورنہ ہر ایک قسم کے مضامین ضرور جداگانہ ابواب وفصول میں بیان کیئے جاتے اب موجودہ قرآن شریف کی تعلیم بغیر اسکے نہیں ہو سکتی کہ سارا قرآن شریف من اولہ الی آخرہ بچوں کو پڑھایا جاوے اور بوجہ قلت فرصت اور ضیق معاش کے نہ تو اطفال کے والدین کو اسکا موقع ملتا ہے اور نہ خود اطفال اس قدر محنت ومشقت اپنے اوپر گوارا کرتے ہیں الا ماشاء اللہ اگر کسی بچہ نے دو تین پاروں کا ترجمہ سمجھ کر بھی پڑھا تو بہت سے اہم اعتقادات اور اصول سے جنکا ذکر دوسرے پاروں میں ہے وہ غافل رہجاتا ہے فقیر نے اسوقت بخیال فائدہ رسانی اہل اسلام وصیانت و حفاظت اہل ایمان بالہام ربانی یہ قصد مصمم کیا کہ قرآن پاک کی ترتیب بطور ابواب کر دیجائے اس طرح سے کہ پہلے اثبات باریتعالےٰ اور توحید اور صفات الٰہی کی آیتیں تمام ذکر کی جائیں پھر دوسرے عقائد کی پھر نبوت کی پھر احکام فقہی کی پھر قصص اور امثال کی پھر اخلاق

کی پھر دوسرے متفرق ابواب کی اس طرح پر قرآن پاک کے مرتب ہو جانے سے یہ فائدہ متصور ہے کہ کم سن بچے اگر شروع سے دو تین باب ہی سمجھ کر پڑھ لیں گے تو ان کے عقائد درست اور مستحکم ہو جائیں گے اور مخالفین کے مغویانہ خیالات سے وہ محفوظ اور مصون رہیں گے بحول اللہ وقوتہ وہو علی کل شئ قدیر **دوسرا فائدہ** اس میں یہ ہے کہ علماء اور واعظین جس آیت کی تفسیر دیکھنا چاہیں گے وہ آیت آسانی سے ان کو تفسیر کی کتابوں میں ملجائے گی کیونکہ ہر آیت اپنے متعلقہ باب میں لکھی گئی ہے اور اس کے شروع میں پارہ رکوع اور سورت کا نمبر دیدیا گیا ہے۔ **تیسرا فائدہ** اس میں یہ ہے کہ مخالفین اسلام کے مقابلہ اور مناظرہ میں ہر طرح کے مضامین قرآن پاک سے بآسانی بتائے جا سکتے ہیں میرے ایک دوست کہتے تھے کہ ایک پادری نے ان سے کہا کہ تمہارے قرآن میں اخلاق کی آیتیں بہت ہی کم ہیں میں اس کو سردست قائل نہ کر سکا چونکہ اخلاق کے متعلق مجھ کو ایک یا دو ہی آیتیں اس وقت مستحضر تھیں۔ **چوتھا فائدہ** یہ ہے کہ وہ مسائل جو قرآن پاک میں منصوص ہیں اور جنکے خلاف کسی کا قول قابل تسلیم نہیں ہو سکتا ہر ایک شخص کو بآسانی مستحضر رہیں گے اور وہ جھوٹے ہمدردان اہل اسلام کو جو منافق صفت ہیں آسانی کے ساتھ الزام دے سکیگا بہر حال اگرچہ یہ امر ایک نیا امر ہے جو آجتک مسلمانوں میں کسی نے نہیں کیا۔ مگر چونکہ میری نیت بخیر ہے اور اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اس لیئے میں یہ کہتا ہوں فی ذالک عاقبۃ محمودۃ وغایۃ مسعودۃ ان شاء اللہ تعالےٰ وہو حسبی ونعم الوکیل **فائدہ** اس طور پر مرتب قرآن مجید کا نام میں نے **تبویب القرآن** رکھا ہے جو اسم بامسمےٰ ہے تبویب کی صورت یہ ہے کہ ہر ایک قسم مضمون کے لیئے ایک جداگانہ باب قرار دیا ہے اور سارے قرآن پاک کو من اولہ الی آخرہ مطالعہ کر کے اس قسم کی آیتوں کو اس کے متعلق باب میں ذکر کیا ہے۔ آیت شریفہ کے آخری الحاقات کا جیسے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یا وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وغیرہ کا لحاظ نہیں کیا کیونکہ ایسا کرنے سے پھر بالکل تبویب ناممکن ہو جاتی بلکہ ہر آیت شریفہ کے اصل مضمون مابہ المقصود پر لحاظ کر کے اس کو متعلقہ باب میں مندرج کیا ہے اور مزید آسانی کے لیئے آیت کے شروع میں نمبر سورت اور نمبر رکوع کا اشارہ ہندسوں میں کر دیا ہے۔ ہر ایک سورۃ کے سورہ فاتحہ سے لیکر سورہ ناس تک مسلسل نمبر ڈالے گئے ہیں جن کی تعداد ۱۱۴ ہے اگر کئی آیات متصلا ایک ہی مضمون کی وارد ہیں تو ان سب کو ایک ہی جگہ پر بترتیب قرآنی لکھ کر ان کے اول میں سورت اور رکوع کا نمبر تحریر کر دیا ہے اگر کسی آیت میں دو اہم مطلب مذکور ہیں تو تکمیل فائدے کے لیئے اس آیت کو مکرر دو یا تین بابوں میں بھی ذکر کیا ہے مگر ایسے اتفاقات بہت کم ہوئے ہیں۔ پس درحقیقت یہ تبویب القرآن سارے قرآن پر مشتمل ہے مع شئے زائد اور اگرچہ ممکن تھا کہ تحسین عبارت اور تلخیص مضمون کے لیئے میں بعضے قصص میں سے آیات مکررہ حذف کر دیتا مگر اس قسم کا تصرف کلام الٰہی میں سوء ادب خیال کیا گیا اور مصلحت دینی اور شرعی کے بھی خلاف سمجھا گیا اس لیئے مکررہ آیتوں کو اپنے حال پر بحال رکھا گیا اور گو بحیثیت اجتماعی ان آیات کی تکرار بادی النظر میں خلاف فصاحت معلوم ہوتی ہے مگر صرف اس لحاظ سے کہ تبویب القرآن کی غایۃ اور غرض دوسری ہے۔ یہ تکرار کچھ بہ نظر نہ سمجھی گئی یعنے تبویب القرآن سے یہ مقصود نہیں کہ لوگ اسکی تلاوت کریں۔ تلاوت اور قرارت کے لیئے تو اصل قرآن موجود ہے اسی کا دور رکھیں صرف مضامین کے انضباط اور تعلیم اطفال خورد سال اور ضرورت کے وقت ہر مضمون کے استخراج کے لیئے یہ تبویب القرآن بنائی گئی ہے۔ اور اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے۔ بلکہ جب میری نیت اس محنت اور جان فشانی سے بخیر ہے تو میں ہر طرح اسکے اجر اور ثواب کا امیدوار ہوں۔ وَلَنْ یَّتِرَکُمْ اَعْمَالَکُمْ اور اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ الآیۃ۔

خاکسار وحید الزمان عفی اللہ عنہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اثبات الٰہ — خدا کا ثبوت

۱	البقرۃ ۲	۳	كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ
۲	"	۲۹	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ
۷	الانعام ۲	۱	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ
"	"	۹	وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ
"	"	۱۲	وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ وَهُوَ الَّذِيْ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ

تم خدا کو کیسے نہیں مانتے پہلے تم میں جان نہ تھی پھر تم میں جان ڈالی پھر تم کو مار ڈالیگا پھر تم کو جلائیگا پھر تم کو اُسی کے پاس جانا ہے ۱۲ وہی خدا ہے جسنے تمہارے لیے سب کچھ جو زمین میں ہے بنایا پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا اور سات آسمان ہموار بنائے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے ۱۲ اُسی خدا نے تم کو مٹی سے بنایا پھر میعاد ٹھیرا دی اور ایک (دوسرا) وعدہ ٹھیر چکا ہے اُسکے پاس پھر (بھی) تم (اُسکی قدرت میں) شک کرتے ہو ۱۲ اور وہی خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو درستی کے ساتھ پیدا کیا اور اسی (خدا) نے تمہارے لیے تاری بنائی کہ خشکی اور دریا کی اندھیریوں میں (رات کو) اُنسے راہ کا پتا لگاؤ جو لوگ علم رکھتے ہیں اُنکے لیے ہمنے کھولکر نشانیاں بیان کردی ہیں۔ اور اُسی خدا نے تمکو ایک جان سے پیدا کیا پھر (تمہارے لیے) ایک ٹھیرنے کی جگہ ہے اور ایک سونپے جانے کی جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں اُنکے لیے ہمنے کھولکر نشانیاں بیان کردی ہیں ۱۲ اور اُسی (خدا) نے آسمان سے پانی برسایا پھر اُسی پانی سے ہمنے ہر چیز کے سوتکے نکالے پھر اُنسے ہری ہری کوپلیں نکالیں (شاخیں) اُنسے ہم گتھے ہوئے (جڑے ہوئے) دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھ میں سے گچھے (زمین پر لٹکے ہوئے) (یا جھکے ہوئے) اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار جو ایکدوسرے سے (صورت میں) ملتے ہیں اور (مزے میں) نہیں ملتے اُن چیزوں کے پھل دیکھو

---

۱ پہلے بیجان تھے یعنے باپ کی پشت میں اور ماں کے پیٹ میں تو پہلی موت سے عدم مراد ہے اور پہلی زندگی سے پیدائش پھر دوسری موت سے مراد دوسری زندگی سے قیامت میں جی اوٹھنا تو قبر کی زندگی پہلی زندگی میں داخل ہے ۱۲ ۲ تمہارے لیے یعنے تمہارے فائدے اور استعمال کے لیے بعضوں نے اس آیت سے دلیل لی ہے کہ مٹی کھانا حرام ہے کیونکہ زمین کی چیزوں میں وہ داخل نہیں ہے۔ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے کیونکہ زمین کی سب چیزیں اُسکے لیے بنائی گئی ہیں۔ اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ پہلے زمین بنائی گئی پھر آسمان لیکن سورت النازعات میں فرمایا والارض بعد ذلک دحٰھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پہلے بنا ہے اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ پہلے حق سبحانہ نے آسمان کا مادہ تیار کیا پھر زمین کو بنایا اور اُسکو پھیلایا اور اسکی سب چیزیں پیدا کیں پھر دوبارہ آسمان کیطرف چڑھا اور اسکو سات طبقوں پر مرتب کیا حدیث میں ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے ابن عباسؓ اور مجاہد نے استوی کے معنے ارتفع اور علا کے کیے ہیں یعنے چڑھ گیا اور بلند ہوا شاہ عبدالقادر صاحب نے بھی استوی کا ترجمہ چڑھ گیا کیا ہے ۱۲ ۵ یعنے حضرت آدم کو باقی سب لوگ اُن کی اولاد ہیں تو گویا سب مٹی سے پیدا ہوئے ۱۲ ۶ ہر ایک شخص کی زندگی کی ۷ یعنے قیامت کا وقت ۱۲ ۸ اور اتنا نہیں سمجھتے کہ جس نے ایک مشت خاک سے تمکو پیدا کر دیا وہ کیا دوبارہ تم کو زندہ نہ کر سکے گا۔ بعضوں نے کہا میعاد سے مراد وہ زمانہ ہے جو پیدائش سے موت تک ہے اور وعدہ سے برزخ مراد ہے بعضوں نے کہا میعاد سے دنیا کی مدت اور وعدہ سے دی کی عمر مراد ہے ۱۲ ۹ یعنے عجیب حکمت اور انتظام کے ساتھ جسکے سمجھنے میں بڑی بڑی عقلیں عاجز رہجاتی ہیں اگر آسمان اور زمین خود بخود اجزا کی حرکت سے بن گئے ہوتے جیسے بیوقوف کہتے ہیں تو اسطرح حکمت اور دانائی اور انتظام کے ساتھ کبھی نہ ہوتے بلکہ جہاں کہیں کسی چیز میں ذرا سی تفاوت ہوتی وہاں تانیکی ہوتی جہاں تاریکی ہوتی وہاں ٹھنڈی ہوتی ایکدوسرے کو برباد کر ڈالتے چلتے اور کہیں کہیں کہر برسنے کے کوئی کام اپنے معین وقت پر نہ ہوتا ۱۲

باقی در ضمیمہ

		اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ	جب یہ پھلیں اور انکا پکنا دیکھو بیشک ان چیزوں میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔
۸	الانعام ۱۷	وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ	اور وہی خدا ہے جسنے باغ پیدا کیے چھتریوں پر چڑھے ہوئے اور بے چڑھے ہوئے اور کھجور درخت اور کھیت (اناج کے) جنکے پھل طرح طرح کے ہیں اور زیتون اور انار جو (دیکھنے میں) ایکدوسرے سے ملتے ہیں اور (مزے میں) نہیں ملتے۔
		وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۙ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ	اور چوپایوں جانوروں میں سے اُسنے بوجھ لادنے والے اور زمین سے لگے ہوئے پیدا کیے (لوگو) خدا نے جو تمکو رزق دیا اسمیں سے کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر مت چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے نر اور مادہ ملاکر آٹھ قسم ہیں (یعنی بھیڑ جوڑے) دو بھیڑیں (نر اور مادہ) اور بکری میں (نر اور مادہ) (اے پیغمبر) کہدے کیا خدا نے دونو نروں کو حرام کیا ہے یا دونو ماداؤں کو (بھیڑ اور بکری کو) یا اُن دونو ماداؤں کے پیٹ میں جو (بچہ) ہے اسکو اگر تم سچے ہو تو مجکو سند کے ساتھ بتاؤ اور اونٹ میں سے دو (نر اور مادہ) اور گائے میں سے دو (نر اور مادہ) (اے پیغمبر) کہدے کیا خدا نے دونو نروں کو حرام کیا ہے یا دونو ماداؤں کو یا دونوں ماداؤں کے پیٹ میں جو (بچہ) ہے اُسکو کیا تم اسوقت حاضر تھے جسوقت اللہ نے اُسکا حکم دیا۔
		وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اور وہی خدا ہے جسنے تم کو زمین میں نائب بنایا اور تم میں ایک کے درجے دوسرے سے بلند کیے تاکہ تم کو جو دیا ہے اُسمیں تمکو آزمائے بے شک تمہارا خدا جلد عذاب دینے والا ہے اور (اُسکے ساتھ ہی) وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔
	الاعراف ۱۰۷	وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ	اور وہی خدا ہے جو مینہ سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے وہ خوشخبری دیتی ہیں یہانتک کہ جب ہوائیں بوجھل بادل کو اٹھا لاتی ہیں تو ہم اسکو مری ہوئی جگہ (سوکھی) بستی کیطرف ہانک لے جاتی ہیں پھر وہاں پانی برساتی ہیں پھر پانی سے ہر قسم کے پھل اگاتی ہیں اسیطرح ہم مردوں کو بھی (زمین سے) نکالیں گے تاکہ تم سوچو اور جس بستی کی مٹی اچھی ہے وہاں خدا

سلہ سلے کا ہوا سے رنگ مدلتا جانے بڑا ہوتا جاتا ہے یہ کدر ہوتا ہے سلہ خوب یک کر خوشخو کرنے ہے سلہ اونٹوں اور مویشیوں پر جو لدکر اور دوسری بستیوں کے لیے جاتے ہیں ۱۲ سلہ رنگ رنگ کے ریشم بہنے ہوئے جیسے خطی لکھر یا خربوزہ یا وہ لوگ جو جزیرہ پر کھڑے ہوتے ہیں مثلاً امرود انگریزی وغیرہ ۱۲ سلہ ہر ایک کا مزہ جدا ہے ۱۲ سلہ ابن مسعود رضہ نے کہا ان سے لگے ہوئے بالکل چھوٹے اونٹ جنہیں بوجھ لادنا نہیں جانا ابن عباس رضہ نے کہا جو بوجھ لادنے والے جیسے اونٹ اور من سے لگے وہ جانور جو لادنے کے لائق نہیں ہیں انکو خوش کہانے میں ابو العالیہ نے کہا حیثیت بھیڑ بکری ۱۲ سلہ قرآن میں ثمانیۃ ازواج ہے عربی زبان میں ایک ایک کو بھی زوج کہتے ہیں خونکہ وہ دوسرے کا جوڑ ہوتا ہے۔ دو بھیڑ کے نر و مادہ یعنے مینڈھا اور بھیڑ عربی میں لبش اور نعجہ اور دو بکری میں نر اور مادہ یعنے بکرا بکری عربی میں تیس اور عنز ۱۲ سلہ ان بھیڑ بکری میں سے ۱۲ سلہ یعنے حلال ہے اور بکری کو ۱۲ سلہ مشرکوں کو قائل کرنا منظور ہے کہ سائبہ حرام کیسے ہو سکتے ہیں اگر یہ حرام ہے تو ہر سب نر حرام ہونگے اگر مادہ حرام ہے تو سب مادے حرام ہونگے جو حرام ہے جو ماں کے پیٹ میں ہے تو نر اور مادہ دونو حرام ہونگے کیونکہ ہر ایک جانور نر ہو یا مادہ اپنی ماں کے پیٹ میں پرورش پا چکا ہے ۱۲ سلہ درمیان بکری میں داخل ہے اور نیل گائے بھینس کو خرگوش کے میل میں یہ جانور عرب میں اتنے زیادہ نہیں ہیں مشہور دیسی چار قسمیں ہیں جو مالیوں کی تو قرآن میں بیان ہوئیں یعنے بھیڑ بکری وحشی گائے ۱۲ سلہ یعنے اونٹ اور بیل کر ۱۲ سلہ یعنے اونٹنی اور گائے تو ۱۲ سلہ کوئی ایسا ہے کوئی عیب کوئی ہلون سے کوئی کمزوری کوئی مضمون سے کوئی سوجھ ۱۲ سلہ ابتدا ہوتی ہے ایک سے اور دوسری اسکی جگہ قائم ہوتی ہے دونو اسکی نائب شمار ہوئی ۱۲ سلہ اسکی شکر کرتا ہے ماننا

			نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ ۝	کے حکم سے پیداوار (پاک اچھی) ہوتی ہے اور جس کی مٹی خراب ہے وہاں پیداوار نہیں ہوتی مگر مشکل سے[۱] ہم اسی[۲] طرح پھیر پھیر کر اپنی نشانیاں اُن لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں جو شکر گذار ہیں[۳]۔
۹	الاعراف	۲۲	هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ	وہی خدا[۴] ہے جس نے تم کو ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا اور اُسی سے اُسکا جوڑا[۵] بنایا تاکہ اُسکا دل اُس سے لگ[۶] جائے۔
۱۱	یونس	۱	هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۝	وہی خدا ہے جس نے سورج کو (خود) چمکتا بنایا اور چاند کو (سورج سے) روشن کیا اور چاند کی منزلیں[۷] مقرر کیں اسلیے کہ تم برسوں کا شمار اور حساب کرو اللہ نے یہ سب حکمت ہی کے ساتھ بنایا ہے وہ سمجھنے والوں کے لیے (اپنی قدرت کی) نشانیاں بیان[۸] کرتا ہے۔ بیشک جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں انکے لیے رات اور دن کے آگے پیچھے آنے جانے میں اور اللہ نے جو چیزیں آسمان اور زمین میں بنائی ہیں انمیں نشانیاں[۹] ہیں۔
〃	〃	۳	هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ ۚ وَجَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ لَىِٕنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ۝ فَلَمَّاۤ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُكُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۫ ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	وہی خدا ہے جو خشکی اور تری (زمین اور پانی) میں تم کو لیے پھرتا ہے۔ یہانتک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور موافق ہوا سے وہ لوگوں کو لیکر چلتی ہیں اور لوگ اُسپر خوش ہو جاتے ہیں (ایک ہی ارسا) زور کی آندھی چلنے لگتی ہے اور ہر طرف سے پانی کی لہر اُنپر آ پہونچتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ (بلا میں) گھر گئے[۱۰] بس (اُسوقت) خالص خدا ہی کو (جسکا انکار تھا) اُسی سے دعا کرنے لگتے ہیں[۱۱] (ای خدا) اگر تو ہمکو اس بلا سے چھٹکارا دیدے تو بیشک ہم (تیری) شکر گذار[۱۲] ہونگے۔ پھر جب خدا انکو (اس مصیبت سے) چھوڑا دیتا ہے تو ملک میں ناحق کی شرارت کرنے لگتے ہیں لوگو تمہاری شرارت کا وبال خود تمہاری جان پر پڑیگا یہ دنیا کی زندگی کا (چند روزہ) مزہ ہے پھر (آخر) تمکو ہمارے پاس لوٹکر آنا ہے ہم تم کو جو تم کرتے تھے (اُسکی سزا دیکر) جتلا دینگے[۱۳]۔
〃	〃	۴	قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ یَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ یُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَمَنْ یُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَیَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا	بوچھو تو سہی تم کو آسمان اور زمین سے کون روزی[۱۴] دیتا ہے اور (تمہارے) کانوں اور آنکھوں کا کون[۱۵] مالک ہے اور مردے سے زندہ[۱۶] اور زندے سے مردہ کون نکالتا ہے[۱۷] اور (دنیا کے) کاموں کو کون چلاتا ہے[۱۸] ضرور کہیں گے کہ اللہ پھر تو یہ کہو اچھا تو پھر[۱۹] تم شرک سے کیوں نہیں بچتے یہی تو اللہ

[۱] یا ہوتی وہ بھی نکمی ۱۲ [۲] بعضوں نے کہا کہ اس آیت میں اس بستی سے جسکی مٹی اچھی ہے مومن کا دل اور اس بستی سے جسکی مٹی خراب ہے منافق کا دل مراد ہے ۱۲ [۳] اللہ کو مانتے ہیں اور اُسکا کلام دل لگا کر سنتے ہیں ۱۲ [۴] یعنے حواکو آدمؑ کی ایک پسلی سے پیدا کیا ۱۲ [۵] کیونکہ وہ اسیکا ایک ٹکڑا تھی ۱۲ [۶] اٹھائیس دن میں گھٹتا بڑھتا ہے ۱۲ [۷] دنوں اور مہینوں کا ۱۲ [۸] کیونکہ جن لوگوں کو سمجھ نہیں انکو یہ بیان کرنا کوئی فائدہ نہ دیگا ۱۲ [۹] اُسکی قدرت اور واحدانیت کی ۱۲ [۱۰] طوفان سے ہلاک ہوئے ۱۲ [۱۱] اور سب معبودوں کو بھول جاتے ہیں ۱۲ [۱۲] اللہ تعالے نے اکثر مسخروں کا یہ حال بیان فرمایا کہ جب کوئی سخت مصیبت آتی مثلاً دریا میں ڈوبنے لگتے تو اسوقت نرے اللہ ہی کی یاد کرتے مگر ہمارے زمانہ کے مشرک اُن سے بھی کئی قدم بڑھے ہوئے ہیں دریا میں ڈوبنے یا آگ میں جلتے ہی اپنے شرک سے باز نہیں آتے اور وہی یا خواجہ خضر یا علی یا مدار کی ہائکیں لگائے جاتے ہیں سید علامہ نے کہا شیطان نے انکو کیسا بھڑکا دیا ہے اور کیسا اوپر مسلط ہو گیا ہے کہ مرتے وقت بھی اللہ کو پکارنے نہیں دیتا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ [۱۳] حدیث میں ہے کہ تین کاموں کا وبال انکے کرنے والوں پر پڑتا ہے مکر و فریب اور عہد شکنی اور شرارت پھر آپنے یہ آیت پڑھی ۱۲ [۱۴] آسمان سے پانی کون برساتا ہے اور زمین سے سبزہ کون اُگاتا ہے ۱۲ [۱۵] اگر چاہے تو پھر اندھا کر دے یا کس نے پیدا کیا ہے ۱۲ [۱۶] جیسے نطفہ سے جاندار یا انڈے سے زندہ ۱۲ [۱۷] جیسے زندے سے انڈہ جاندار سے نطفہ ۱۲ [۱۸] کون انتظام کرتا ہے ۱۲ [۱۹] اس کے جواب میں یہ مشرک ۱۲ [۲۰] جب اللہ تعالے ہی ان سب چیزوں کا مالک ہے اسی کا سب اختیار ہے اسی نے سب کو پیدا کیا ہے ۱۲ [۲۱] اور ایسے مالک ذی اختیار سے نہیں ڈرتے ۱۲

			تَتَّقُوْنَ ۝ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝	ہی تمہارا سچا مالک ۔ درست بات معلوم ہوجانے پر اسکو نہ ماننا گمراہی نہیں تو پھر کیا ہے تم کدہر پھرے جارہے ہو ۔ اے پیغمبر اسی طرح تیرے مالک کا فرمانا ان گنہگاروں پر پورا ہوا کہ وہ ایمان لانے والے نہیں ۔
۱۱	یونس	۷	هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝	خدا وہی ہے جس نے رات کو اس لیے بنایا کہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو اس لیے کہ دیکھو بھالو اس میں سننے والوں کے لیے البتہ نشانیاں ہیں ۔
۱۲	هود	۱	وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝	اور وہی خدا ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین بنائے اور اسکا تخت پانی پر تھا کہ تم کو آزمائے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے اور (اے پیغمبر) اگر تو (ان کافروں سے) کہے تم مرنے کے بعد جی اٹھو گے تو وہ کافر ضرور کہیں گے یہ (تمہاری بات) تو ایک کھلے جادو کی طرح ہے ۔
۱۳	الرعد	۱	اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۣ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰي بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝	خدا وہ (قدرت والا) ہے جس نے آسمانوں کو بے سہارے اونچا کھڑا کیا تم دیکھ رہے ہو ۔ پھر عرش پر چڑھا اور چاند اور سورج کو کام پر لگایا ہر ایک ایک ٹھیری ہوئی مدت تک چل رہا ہے سارے جہان کا انتظام کرتا ہے اپنی (قدرت کی) نشانیاں تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے تاکہ تم کو اپنے مالک کے ملنے کا یقین ہو اور اسی خدا نے زمین کو پھیلایا اور اسمیں تھامنے والی پہاڑ اور دریا بنائے اور ہر قسم کے میووں کا ایک ایک جوڑ دو دو کا اسمیں پیدا کیا رات سے دن کو چھپا لیتا ہے بیشک ان باتوں میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو سوچتے بچارتے ہیں اور (خود) زمین میں (طرح طرح کے) ٹکڑے ہیں ایکدوسرے سے ملے ہوئے اور انگور کے باغ ہیں اور کھیت ہیں اور کھجور کے درخت دو ملے (اور جڑا ایک) اور الگ الگ جڑ والے سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے اور (باوجود اسکے) ہم مزے میں ایک کو دوسرے سے بڑھاتے ہیں بیشک ان باتوں میں ان لوگوں کے لیے قدرت کی نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں

ف۱ جو یہ سب کام کرتا ہے ۱۲ ف۲ حق کو چھوڑ کر کہاں جارہے ہو ۱۲ ف۳ دن کو ہر چیز کا دکھانے والا بنایا ۱۲ ف۴ جو غور سے سنتے ہیں ۱۲ ف۵ دن سے مراد وقت ہے جسمیں دنیا کا کام ہوتا ہے ۱۲ ف۶ معلوم ہوا کہ پانی آسمان اور زمین سے پہلے موجود تھا اسی طرح اللہ تعالے کا تخت ۱۲ ف۷ اسنے دنیا کو اس لیے بنایا ۱۲ ف۸ جیسے جادو کی حقیقت کچھ نہیں ہوتی ایک خیال بندی ہے اسی طرح یہ قرآن اور تمہاری باتیں بھی جادو کی طرح ایک دھوکا اور مکر ہیں ۱۲ ف۹ کہ آسمان میں کوئی کھمبا (ستون) نہیں ہے اور نہ وہ بغیر اللہ تعالی کی قدرت سے کھڑا ہے ابن عباس ابن معاویہ اور حسن رم اور قتادہ رم اور بہت تابعین رم سے یہ منقول ہے کہ آسمان قبہ کی طرح زمین پر ہے آسمان قبہ آسمان ہیں جو تارے ہیں وہ بعضے ایسے ہیں کہ زمین سے لاکھوں گنے یا دو بڑے ہیں سورج تیرہ لاکھ زمین کے برابر ہے اور مشتری ایک سو اڑتیس زمین کے برابر ہے یہ سب اپنے اپنے مقام پر قائم اور گھوم رہے ہیں ایک تل برابر اور ہرگز نہیں سرکتے یہ اس قادر کریم کی قدرت ہے ۱۲ ف۱۰ پھل نکلنا ہے کہ زمین .... ٹھیری ہوئی ہے اور چاند اور سورج اسکے گرد گھوم رہے ہیں اگلے حکیموں کا یہی قول تھا ۱۲ ف۱۱ تم سمجھ لو کہ جو ایسا قادر کریم ہے اسکو مرنے کے بعد پھر جلا دینا کیا مشکل ہے ۱۲ ف۱۲ دریا اکثر پہاڑوں سے نکلتے ہیں ۱۲ ف۱۳ خواہ مزہ اور مادہ ہے جسے علم نباتات میں ثابت ہوا ہے کہ ہر قسم کے درختوں میں نر اور مادہ دونوع ہوتے ہیں ۱۲ ف۱۴ وہ یہ سب کام اس قسم کی حکمت اور باریکی کے ساتھ ہر گز نہیں کر سکتی جب تک کوئی حکیم بنانے والا نہ ہو اور وہی اللہ ہے ۱۲ ف۱۵ اور ہر ایک زمین کے ٹکڑے کا خاصہ جدا ہے کوئی زمین کوئی پیداوار نہیں دیتی کوئی کوئی کا کوئی کوئی چلکہ کوئی سب کوئی کھاری ہے یہ ثابت ہوا کہ سب کچھ نہیں کرتا ۱۲ ف۱۶ یعنی

۱۳ ۱۷	الرعد ۱۳	۲	هُوَ الَّذِیْ یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِکَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَآءُ وَهُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰهِ وَهُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ ۝	وہی خدا ہے جو تم کو ڈرانے کو اور امید دلانے کو بجلی کی چمک دکھلاتا ہے اور بوجھل بادلوں کو پیدا کرتا ہے اور گرج (کڑک) اسکی تعریف کی تسبیح پڑھتی ہے اور فرشتے بھی اسکے ڈر کے مارے اور (وہی خدا) کڑا کے بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے اسکو گراتا ہے اور وہ (کافر) اللہ کے معاملے میں جھگڑتے ہیں حالانکہ اللہ کی پکڑ بہت سخت ہے۔
۱۴ ۱۶	ابراھیم ۱۴	۲	قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَیُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ	انکے پیغمبروں نے (انسے) کہا کیا (تمکو) خدا میں (بھی) شک ہے جو آسمان اور زمین کا انوکھا پیدا کرنے والا ہے وہ تمکو بلاتا ہے اسلیئے کہ تمہارے گناہ معاف کردے اور ایک مدت مقرر تک تم کو مہلت دے۔
۱۴ ۱۶	النحل ۱۶	۲	هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ ۝ یُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّیْتُوْنَ وَالنَّخِیْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ ۝	وہی خدا ہے جسنے تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا اسمیں سے کچھ تمہارے پینے کا ہے اور کچھ ایسا ہے جس سے درخت اگتے ہیں جن میں (جانوروں کو) چراتے ہو اسی پانی سے خدا تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے میوے اگاتا ہے جو لوگ سوچتے ہیں انکے لیے اسمیں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے۔ اور اسی خدا نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگایا اور تارے بھی اسکے حکم سے تابعدار ہیں بیشک جو لوگ عقل رکھتے ہیں انکے لیے ان چیزوں میں نشانیاں ہیں اور جو چیزیں اسنے زمین میں تمہارے لیے پیدا کی ہیں کئی رنگ کی ان میں بھی ان لوگوں کے لیئے جو غور کرتے ہیں (اسکی قدرت کی) نشانی ہے اور اسی خدا نے سمندر کو (بھی) تمہارے کام میں لگا دیا اسلیئے کہ اسمیں سے (شکار کرکے) تازہ تازہ گوشت کھاؤ اور اسمیں سے زیور (موتی مونگا وغیرہ) نکالکر پہنو اور تو دیکھتا ہے کشتیاں (پانی کو) چیرتی ہوئیں اسمیں چلتی ہیں اور اسلیئے کہ تم خدا کا فضل تلاش کرو اور اسلیئے کہ تم شکر کرو اور اسی (خدا) نے زمین میں بھاری بھاری پہاڑ گاڑ دیے ایسا نہ ہو (زمین) ہلے اور (پہاڑ) تم کو لیکر جھکے اور اسمیں تمکو راہ ملنے کے لیئے ندیاں اور رستے بنائے اور (بہت سی) نشانیاں اور ستاروں سے بھی انکو رستہ ملتا ہے
۱۵ ۱۹	بنی اسرائیل ۱۷	۷	رَبُّكُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ۝	تو لوگو تمہارا مالک وہ ہے جو سمندر میں تمہارے لیے جہاز چلاتا ہے اسلیئے کہ تم اسکا فضل چاہو بیشک وہ تم پر مہربان ہے۔

سلہ کہیں ایسا نہ ہو زمین پر گرے ۱۲ سلہ شاید پانی برسے ۱۲ سلہ پانی سے بھرے ہوئے ۱۲ سلہ دوسری آیت میں ہے کہ ہر چیز اس کی تسبیح کرتی ہے اگرچہ تم سمجھو ہر چیز میں ایک روح ہے جو اسکی پاکی بیان کرتی ہے اور ہر وقت اسکی پاکی بیان کرتی ہے آسمان زمین پہاڑ چاند سورج درخت ان سب کی نسبت بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انکو سمجھ اور ادراک ہے ۱۲ سلہ اسکی تسبیح پڑھتے ہیں ۱۲ سلہ کہتے ہیں آنحضرت نے ایک کافر کے پاس کسی کو بھیجا اسلام کی دعوت دینے کے لیے وہ مرد وہ کہنے لگا اللہ تعالے کا رسول کون ہے اور اللہ کیا ہے سونے کا ہے یا چاندی کا اسپر بجلی گری اور کھوپری اڑا لے گئی اسپر یہ آیت اتری ۱۲ سلہ کبھی خود خدا کا انکار کرتے ہیں کبھی اسکی قدرتوں کا کبھی اسکے پیغمبروں کا ۱۲ سلہ کہ وہ موجود ہے یا نہیں اور وہ اکیلا ہے یا نہیں ۱۲ سلہ ایمان اور توحید کی طرف ۱۲ سلہ بعضے گناہ یا بعضے گناہ جو حقوق العباد نہیں ہیں ۱۲ سلہ یعنی دنیا میں تو نا کہ وقت تک تمکو عذاب کو معذور رکھے سلہ اسی طرح دوسری جگہ فرمایا وذرھم یاکلوا ویتمتعوا الخ ۱۲ سلہ تمہارے کام میں لگے ہوئے ہیں سلہ پہاڑ بہت سرگشتہ وفرمانبردار ہیں تو نے بھی آرام کو نظر نہ خوری (سید علامہ نے کہا اس آیت سے رد ہوا نجومیوں کا جو کہتے ہیں کہ ان تاروں کی حرکت سے دنیا میں طرح طرح کے واقعات ہوتے ہیں تاروں بیچارے کیا کر سکتے ہیں وہ تو حکم کے تابع ہیں جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کے حکم سے ہوتا ہے ۱۲ سلہ طرح طرح کی شکل صورت کے وہ سب تمہارے کام میں لگے ہیں تمام حیوانات اور نباتات اور جمادات اس میں داخل ہیں ۱۲ سلہ یعنی اس میں سفر کے سوداگری کرو اور نفع کماؤ ۱۲ سلہ سمندر سے بھی فائدہ ہے ۱۲ سلہ اگر زمین میں پہاڑ اور ندی نالے راستے نہ ہوتے تو سب کو یکساں ہوتی تو لوگ راہ نہ پاتے کہیں جا پڑتے ۱۲ ا ت ر تمہیر

۱۷ ۲۰	الانبیاء ۲۱	۲	ثُمَّ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ۝	اور وہی (خدا) ہے جس نے رات اور دن بنائے اور سورج اور چاند (اور تارے) ہر ایک (اپنے) ایک آسمان میں تیر رہے ہیں۔
۱۷ ۲۱	الحجر ۲۲	۹	وَهُوَ الَّذِیْ اَحْیَاكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝	اور اسی نے (پہلی بار جب تم بیجان تھے) تم کو جلایا پھر تم کو مار ڈالیگا پھر (حشر کے دن) تمکو جلائیگا بے شک آدمی ناشکرا ہے۔
۱۸ ۲۳	المؤمنون ۲۳	۵	وَهُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝	اور وہی (خدا) ہے جس نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم (ان نعمتوں کا) بہت کم شکر کرتے ہو۔ اور وہی (خدا) ہے جس نے تمکو زمین پر پھیلایا اور اسی کے پاس (قیامت کے دن) اکٹھا کیے جاؤ گے اور وہی (خدا) ہے جو (ہر جاندار کو) جلاتا ہے اور مارتا ہے اور رات دن کا ایر پھیر بھی وہی کرتا ہے کیا تم کو عقل نہیں۔
۱۹ ۲۵	الفرقان ۲۵	۵	وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۝ لِّنُحْیِیَ بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا وَّنُسْقِیَهٗ مِمَّا خَلَقْنَاۤ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِیَّ كَثِیْرًا ۝	اور وہی (خدا) ہے جس نے رات کو تمہارا اوڑھنا (پردہ) اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو جی اٹھنا بنایا اور وہی خدا ہے جس نے اپنی رحمت (اُترنے) سے (یعنے پانی برسنے سے) پہلے اُسکی خوشخبری دینے کے لیے ہواؤں کو بھیجا اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی بھیجا اسلیے کہ ہم اُسکی وجہ سے مری ہوئی بستی کو زندہ کریں اور اپنی خلقت میں سے بہت سے جانوروں اور آدمیوں کو پلائیں۔
〃 〃	〃 〃	〃	وَهُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ۝	اور وہی (خدا) ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا کر بہایا ایک تو میٹھا ہے خوب میٹھا اور دوسرا کھاری بہت کھاری (یا کڑوا) اور دونوں کے بیچ میں (ظاہری یا اپنی قدرت کی) ایک آڑ اور مضبوط روک بنائی۔ اور وہی خدا ہے جسنے پانی (نطفے) سے آدمی کو بنایا پھر خون اور مادی کا رشتہ اسکے لیے قائم کیا اور (اے پیغمبر) تیرا مالک قدرت والا ہے جو چاہے کر سکتا ہے
〃 〃	〃 〃	۶	وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝	اور وہی خدا ہے جسنے اس شخص کے لیے جو (خدا کی قدرتوں میں) غور کرنا چاہتا ہے (یا اسکی نعمتوں کا) شکر کرنا چاہتا ہے رات اور دن کو ایک کے پیچھے ایک آنے جانے والے بنایا
۲۱ ۳۰	الروم ۳۰	۳	وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝	اور وہی (خدا) ہے جو شروع میں پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ پیدا کریگا اور دوبارہ بنانا اُسپر (پہلی بار بنانے سے) زیادہ آسان ہے اور جو بات آسمان اور زمین میں (سب سے) بڑھ چڑھکر ہے وہ اُسمیں موجود ہے اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔

۱؎ جیسے پہلی بار پانی میں تیرتی ہے اور پانی اسکو روکتا نہیں اسی طرح یہ بھی رکتے نہیں تیزی کے ساتھ اپنے اپنے دائرے پر گھوم رہے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی تارہ .... بیچارہ اپنے دائرے سے چاند کبھی ادھر نہ ادھر ہٹتا ہے نہ ادھر ٹھیک وقت پر ایک پلک کا بھی فرق نہیں ہوتا اپنے اپنے معین مقام پر پہونچتے ہیں ایسا انتظام بغیر خداوند کریم کے ہو نہیں سکتا .... ۲؎ اللہ تعالے کے بیشمار احسان ہیں جو شمار نہیں ہو سکتے مگر آدمی احسان فراموش ہے کہ خدا کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے اور بجائے خدا کو پہچاننے کے دوسرے کو معبود بنا لیتے ہیں ۳؎ ظلم کی بہت ناشکرے ہیں ۴؎ کان سے نصیحت سنتے ہیں آنکھ سے خدا کی قدرتیں دیکھتے ہیں عقل سے یقین کرتے ہیں ۵؎ چار نطفے تمہاری نسل پھیلائی ہے ۶؎ پہلے رات آتی ہے پھر دن پھر رات پھر دن اسی طرح رات گھٹتی ہے تو دن بڑھتا ہے دن گھٹتا ہے تو رات بڑھتی ہے ۷؎ کہ یہ سب اسی خداوند کریم کی قدرت کے ہیر پھیر ہیں کہ ان کو سمجھ کر انکار نہیں کرتے ۸؎ گویا رات کو سناٹا ہے جیسے مرجانا اور دن کو جاگنا جیسے جی اٹھنا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہی ہے کہ رات کو سونے اور دن کو جاگنے کام کاج کرنے روٹی کمانے جو کوئی رات کو کام کاج کرے اور دن بھر سویا کرے وہ قدرت الٰہی کا خلاف کرتا ہے ۹؎ جب مینہ برسنے کو ہوتا ہے تو پہلے پہل ہوا ٹھنڈی چلتی ہے پھر بادل آتے ہیں پھر بجلی چمکتی ہے پھر مینہ برستا ہے اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اب بارش آتی ہے گویا یہ ہوائیں پانی کی خوشخبری لاتی ہیں ۱۰؎ وہاں کی زمین قحط زدہ ہو جانے سے ۱۱؎ دریا کا پانی میٹھے پانی سے ملتا ہے دونوں پانی ملتے ہیں مگر ملتا نہیں رہتا ہے اور کھاری کھاری رہتا ہے میٹھے دریا جیسے گنگا۔ جمنا۔ ستلج۔ راوی۔ فرات۔ جیحون۔ نیل وغیرہ اور کھاری سمندر ان دونوں میں ایک مضبوط آڑ ہے جسکے سبب دونوں پانی ملتے نہیں ۱۲؎ انسان کو پیدا کیا پھر اسکے ماں باپ سسرال والے بنائے ۱۳؎ اللہ تعالیٰ ہر کام پر قادر ہے ۱۴؎ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں غور کرنا چاہتا ہے ۱۵؎ پہلی بار بنانے سے دوبارہ بنانا آسان ہے

۳۳	الاحزاب ۳۳	۶	هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُهٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ۝	وہی (خدا) ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اسکے فرشتے (تمہارے لیے دعا کرتے ہیں) اسلیئے کہ تم کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکالکر (اسلام کی) روشنی میں لائے اور وہ ایماندار و پر مہربان ہے۔
۳۵ ع ۲	فاطر ۳۵	۵	هُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ	وہی (خدا) ہے جسنے تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بنایا۔
۴۰ ع ۶	المؤمن ۴۰	۲	هُوَ الَّذِیْ یُرِیْکُمْ اٰیٰتِهٖ وَیُنَزِّلُ لَکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَمَا یَتَذَکَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ۝	وہی (خدا) ہے جو تمکو نشانیاں دکھلاتا ہے اور آسمان سے تمہارے لیے روزی اتارتا ہے اور نصیحت وہی مانتا ہے جو (خدا کیطرف) رجوع ہوتا ہے
۴۰ ع ۷		۶۷	هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُکُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّکُمْ ثُمَّ لِتَکُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ ۚ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّلَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝	وہی (خدا) ہے جسنے تمکو مٹی سے بنایا پھر تمہاری نسل نطفے سے پھر پہٹکی سے قائم کی پھر بچہ سا تمکو نکالتا ہے پھر (تمکو پرورش کرتا ہے) اسلیے کہ تم اپنی جوانی کو پہونچو پھر تمکو زندہ رکھتا ہے) اسلیے کہ تم بوڑھے بنو اور کوئی تم میں ان وقتوں سے پہلے ہی مرجاتا ہے اور (یہ سب) اسلیے کہ تم (اپنے) مقررہ وعدے تک پہونچو اور اسلیے کہ تم سمجھو وہی خدا جلاتا ہے اور مارتا ہے تو جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اُس سے فرماتا ہے ہوجا وہ ہوجاتا ہے۔
۴۱ ع ۱	حم السجدۃ ۴۱	۲	قُلْ اَئِنَّکُمْ لَتَکْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِکَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۚ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَکَ فِیْهَا وَقَدَّرَ فِیْهَآ اَقْوَاتَهَا فِیْٓ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ ۝ ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ وَهِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ ۝ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَاَوْحٰی فِیْ کُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝	کہدے کیا تم اُس (خدا) کو نہیں مانتے جس نے دو دن میں زمین بنائی اور تم (دوسروں کو) اسکے برابر ٹھہراتے ہو (حالانکہ) وہ تو سارے جہان کا مالک ہے اور اس میں بھاری بھرکم پہاڑ اوپر کو بنائے اور اسمیں برکت رکھی اور وہاں کے (رہنے والوں کے لیے) خوراکوں کا بندوبست کیا یہ سب چار دن میں ہوا ٹھیک پوچھنے والوں کے لیے پھر پروردگار آسمان کیطرف چڑھا وہ ایک دھواں سا تھا اور آسمان اور زمین سے فرمایا خوشی سے خواہ زبردستی سے میرا حکم مانو دونوں نے عرض کیا ہم خوشی سے تیرا حکم بجالانے کو حاضر ہیں پھر دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر ایک آسمان میں جو کام کرنا تھا کیا اور ہمنے نزدیک والے (پہلے) آسمان کو چراغوں (تاروں) سے سجایا اور اسکی حفاظت کی یہ انتظام اس (خدا) کا ہے جو زبردست ہے علم والا۔
۴۲ ع ۳	الشوریٰ ۴۲	۳	وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ	اور وہی خدا تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور (انکی) برائیاں

۵۱ مرگ تم اگلی جگہ قائم مقام ہوں ۵۲ پانی زمین ہی سے تمہارے لئے روزی پیدا ہوتی ہے ۵۳ کیونکہ منکر کو نصیحت فائدہ نہیں دیتی ۵۴ کوئی بچپنے میں مرجاتا ہے جوان ہونے نہیں پاتا کوئی جوان بوڑھا ہونے نہیں پاتا ۱۲ ۵۵ اس سے معلوم ہوا کہ ہفتہ تمہارے لیئے لکھی ہے یا قیامت تک ۵۶ کہ جہان کا کوئی حاکم مختار ہے جسکے حکم سے سب کام ہوتے ہیں اگر ہر آدمی اپنی عمر کیساں ہوتی تو یہ گمان ..... جانا کہ شاید آب و ہوا اور زمین کا یہ اثر ہے نہیں ایک ہی ملک ایک ہی پانی ایک ہی ہوا پھر کوئی بوڑھا پونس ہونے تک جیتا ہے۔ جوانی جو پانچ پہر کہتے ہیں مرجانا ہے کہتے ہیں آدمی بیس برس تک بڑھتا ہے پھر چالیس برس تک جوان ہے پھر چالیس سے اخیر تک بوڑھا ہے ۱۲ ۵۷ بس حکم کی دیر ہے اور ایک ملک میں نئی نئی طرح کی خوراک اور کھانے پینے کی چیزیں کہیں .... چاول پیدا ہوتا ہے کہیں گیہوں کہیں جواری کہیں آلو کہیں میوے ۱۲ ۵۸ دو دن تھے اتوار اور پیر کہ ان دنوں میں پیدائش اور نشو اور بڑھ کو پہاڑوں کی پیدائش اور خوراک کا بندوبست ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اتوار اور پیر کے دن زمین کو بنایا اور منگل کے دن اسکی پیداوار کو اور بدھ کے دن درخت اور پتھر اور پانی اور آبادی اور جنگل وغیرہ کو یہ سب چار دن ہوئے اور جمعرات کے دن آسمان کو بنایا اور جمعہ کے دن تاروں کو اور سورج اور چاند کو اور اسی دن شام کو آدم بنایا پھر عرش پر بیٹھا یہود کہنے لگے پھر اللہ تم نے آرام لیا اسپر آپ غصے ہوئے اور یہ آیت اتری ولقد خلقنا السموت والارض وما بینھما فی ستۃ ایام وما مسنا من لغوب چھ دن میں آسمان اور زمین اور جو انکے بیچ میں ہے بنائے اور ہمکو کوئی تھکن نہیں ہوئی مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ ہفتے کے دن مٹی پیدا کی اور اتوار کے دن پہاڑ اور پیر کے دن درخت اور منگل کے دن تکلیف کی چیزیں اور بدھ کے دن روشنی اور جمعرات کے دن جانور اور جمعہ کے دن عصر کے بعد آدم کو پیدا کیا ۱۲ وجاوی در ضمیر

			يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝	صاف کر دیتا ہے اور جو تم کرتے ہو وہ جانتا ہے۔
33				
۴۲	الشوریٰ ۴۲	۳	وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ۝	اور وہی (خدا) ہے کہ (لوگ جب) ناامید ہو جاتے ہیں مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے اور وہی کارساز اور لائق تعریف ہے۔
34	الزخرف ۴۳	۷	وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝	اور وہی خدا ہے جو آسمان میں معبود ہے اور وہی خدا ہے جو زمین میں معبود ہے اور وہ حکمت والا ہے سب جانتا ہے۔
35				
۴۸	الفتح ۴۸	۱	هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝	وہی (خدا) ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں تسلی (اور تسلی) اتاری تاکہ پہلے (ایمان) کے ساتھ انکا ایمان اور بڑھ جائے اور آسمان اور زمین کی فوجیں اللہ ہی کی ہیں اور اللہ علم والا ہے حکمت والا
16				
۴	۴	۴	هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ؕ	وہی (خدا) ہے جس نے اپنے پیغمبر (حضرت محمدؐ) کو ہدایت اور سچا دین دیکر اسلیے بھیجا کہ اسکو سب دینوں پر غالب کرے اور (اسلام کی سچائی کے لیے) اللہ تعالیٰ کی گواہی بس کرتی ہے۔
37				
۲۷	الطور ۵۲	۲	اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؕ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝	کیا وہ آپ ہی آپ (بغیر کسی بنانے والے کے) بن گئے ہیں یا انہوں نے خود (اپنے تئیں) بنا لیا ہے۔ یا انہوں نے آسمان اور زمین بنائے ہیں نہیں مگر یقین نہیں رکھتے۔
18				
۲۷	الحدید ۵۷	۱	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ	وہی خدا ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین بنائے پھر عرش پر چڑھا۔
39				
۶	۶	۶	هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝	وہی تو اللہ ہے جو اپنے بندے (محمد صلعم) پر صاف صاف آیتیں (قرآن کی) اسلیے اتارتا ہے کہ تمکو (کفر کی) اندھیریوں سے نکال کر (ایمان کے) اجالے میں لائے اور بیشک اللہ تم لوگوں پر بہت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔
45				
۲۸	الحشر ۵۹	۱	هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ	وہی خدا ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں (بنی نضیر کے یہودیوں) کو پہلے حشر کے وقت انکے گھروں میں سے نکال باہر کیا۔
61				
۹	الصف ۶۱	۱	هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝	وہی خدا ہے جس نے اپنے پیغمبر (حضرت محمدؐ) کو ہدایت (قرآن) اور سچا دین دیکر بھیجا اسلیے کہ اسکو سب دینوں پر غالب کرے گو مشرک برا مانیں۔
62				
۳	الجمعہ ۶۲	۱	هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ	وہی خدا ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہیں میں کا ایک پیغمبر بھیجا جو

۳۹ ۴۳	الجمعۃ ۶۲	۱	يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ق وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝	اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھکر سناتا ہے (حالانکہ آپ پڑھے ہیں) اور انکو (شرک اور کفر کی گندگی سے) پاک کرتا ہے اور انکو (اللہ کی) کتاب اور سمجھ کی باتیں سکھلاتا ہے (دانائی اور عقلمندی کی) اور (اس پیغمبر کے آنے سے) پہلے تو وہ کھلے گمراہ تھے اور (اللہ تعالیٰ نے اس پیغمبر کو دوسرے لوگوں کی طرف بھی (بھیجا ہے) جو ابھی ان (عرب کے مسلمانوں سے) نہیں ملے اور وہ زبردست ہے حکمت والا یہ پیغمبر ہی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس (بندے) کو چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے
۴۳ ۶۴ التغابن ۶۴	۱	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝	وہی خدا ہے جسنے تم (سب) کو پیدا کیا اب تم میں کوئی کافر ہوا کوئی مومن (جیسا اسنے تقدیر میں لکھا تھا) اور اللہ تمہارے (سب) کاموں کو دیکھ رہا ہے
۴۵ ۶۷ الملک ۶۷	۲	هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝	وہی خدا تو ہے جسنے (زمین کو (تمہارے چلنے پھرنے کیلیے) ملائم (نرم ہموار) کر دیا اسکے رستوں میں چلتے پھرتے رہو اور اسکی دی ہوئی روزی (مزے سے) کھاؤ اور اسی کے پاس تم کو (مرکے بعد) جی اٹھ کر جانا ہے۔
۴۶ ۶۷	=	قُلْ هُوَ الَّذِيْ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدو اسی خدا نے تمکو پیدا کیا اور اسی نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم بہت کم (اللہ کی نعمتوں کا) شکر کرتے ہو (اے پیغمبر) کہدو اسی خدا نے تم کو زمین میں پھیلایا (آدمی کی نسل بڑھائی) اور اسی کے پاس تمکو اکٹھا ہو کر (قیامت کے دن) جانا ہے۔

اِثْبَاتُ التَّوْحِيْدِ — توحید کا بیان

۱ ۲	البقرۃ ۲	۳ ۲۱ ۱۶۹ ۱۹	يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ ۔۔۔ قُلْ اَتُحَآجُّوْٓنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَ	لوگو اپنے مالک کی بندگی کرو جسنے بنایا تمکو اور تم سے پہلے (اگلے) لوگوں کو تم پرہیزگار ہو جاؤ گے امید رکھو ۔۔۔ (اے پیغمبر) کہہ کیا اللہ (کے بارے) میں ہمسے جھگڑتے ہو (اسکے دین یا اسکی کا مومنیں)

(۱) بت پرستی میں مبتلا تھے کسی پیغمبر کے طریق پر نہ تھے لوٹ مار انکا پیشہ ہو گیا تھا ہر ہر خاندان کا خدا الگ الگ تھا۔ یہ اسی پیغمبر کا طفیل ہے جسنے ایسے اپڑہ واجڈ لوگوں کو راہ پر لگا دیا اور ساری دنیا میں عرب کی شجاعت اور علوم اور فنون کا ڈنکا بج گیا اگر کوئی معمولی عقل والا شخص بھی آنحضرت ؐ کی زندگی کے حالات دیکھے اور جو کام آپ نے کیا انمیں غور کرے تو سمجھ لیگا کہ بیشک آپ سچے پیغمبر تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی تائید اور مدد تھی بے یار اور بے مددگار تن تنہا ایک ایسی سخت قوم کا بالکل کایا پلٹ دینا اور جہالت اور پھوٹ اور نااتفاقی کی تاریکی سے انکو نکال کر ایک دم علم اور حکمت اور اتفاق کے نور میں لانا اور دنیا کے بڑے بڑے باساز و سامان بادشاہوں پر انکو غالب کر دینا بے اللہ تعالیٰ کی مدد سے کسی بشر سے نہیں ہو سکتا۔ تعجب تو ان بے وقوفوں سے ہوتا ہے جو حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ اور زرتشت کی پیغمبری کو مانتے ہیں اور محمد ؐ کے پیغمبر ہونے سے انکار کرتے ہیں جو کام موسےٰ اور عیسےٰ اور زرتشت سے ہوئے اس سے سو درجہ زیادہ مشکل کام حضرت محمد ؐ نے کیا اور آج تک کہ تیرہ سو برس سے زیادہ مدت گذری آپ کی تعلیم کا اثر باقی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ موسےٰ اور عیسےٰ اور زرتشت تو پیغمبر ہوں اور حضرت محمد ؐ پیغمبر نہ ہوں ۱۲ (۲) دوسرے لوگوں سے مراد تمام جہان کے لوگ ہیں جو قیامت تک پیدا ہونگے ۱۲ (۳) حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کو دوست رکھتا ہے جو پیشہ کرے محنت مزدوری کر کے کھائے ۱۲ (۴) کان اور آنکھ اور دل کا شکریہ یہ تھا کہ کان لگا کر حق بات سنے آنکھ سے اللہ تعالیٰ کی قدرتیں دیکھے دل سے اسپر یقین کرے ایک حدیث میں ہے جسکے دانت میں درد ہو وہ اپنی انگلی اسپر رکھے اور یہ آیت پڑھے دوسری روایت میں ہے کہ سات بار یہ دونوں آیتیں پڑھے ہو الذی انشاکم من نفس واحدۃ مستقر و مستودع سے یفقہون تک اور ہو الذی انشاکم سے لتشکرون تک ۱۲ (۵) ابن عباس ؓ نے فرمایا قرآن میں جہاں کہیں اعبدوا آیا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانو شرک سے بچو توحید اسکا نام نہیں کہ خدا کو زبان سے ایک کہے اور اپنی حاجتوں اور مرادوں کے واسطے پیغمبروں اور پیروں کی نذریں مانیں اسی کا نام تو شرک ہے بلکہ توحید کے یہ معنے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کو ہر چیز کا مالک اور مختار جانے اور یہ سمجھے کہ اسکے سوا پیر ہوں یا پیغمبر فرشتے ہوں یا شہید کسی کو کچھ اختیار اسکے کارخانہ میں نہیں سب اسکے روبرو عاجز و بے اختیار ہیں ۱۲

			رَبُّكُمْ ۚ وَلَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝	تمہارا دونوں کا مالک ہے ف۱ ہم اور ہمارے اعمال اور تم اور تمہارے اعمال اور ہم تو خالص اُسی کے ماننے والے ہیں ف۲
۲	البقرۃ ۱۹	۵	وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝	(لوگو) تمہارا خدا وہی ایک خدا ہے اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں بہت رحم کرنے والا مہربان ہے ف۳
۳	ال عمران ۲	۲	شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	اللہ تعالیٰ اس بات کا گواہ ہے کہ اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے بھی (گواہ ہیں) انصاف کے ساتھ حکومت کر رہا ہے اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں زبردست ہے حکمت والا ف۴
۵	النساء ۱۷	۱۱	اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ تم کو ضرور قیامت کے دن اکٹھا کریگا اسمیں کوئی شک نہیں اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہو سکتی ہے ف۵
۶	〃 ۱۷۱	۳۳	اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝	اللہ تعالیٰ تو بس اکیلا معبود ہے ف۶ وہ بیٹا بیٹی سے پاک ہے اسکی تو ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے ف۷ اور اللہ تعالیٰ بس ہے کام بنانے والا۔
〃	المائدۃ ۱۰	۱۰	لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ	بیشک وہ لوگ تو کافر ہو چکے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تین میں کا ایک ہے ف۸ حالانکہ ایک خدا کے سوا کوئی اور سچا معبود نہیں ہے
۷	الانعام ۱	۱	وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝	اور وہی ہے اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین میں تمہاری چھپی اور کھلی باتوں کو جانتا ہے اور تمہارے کام (بھی) جانتا ہے ف۹
〃	〃	۲	قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ قف شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۣ قف وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ۭ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً	(اے پیغمبر ان سے پوچھ) کہدے کسکی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے کہدے اللہ تعالیٰ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں اور یہ قرآن (اللہ تعالیٰ کیطرف سے) مجھپر اتارا گیا ہے تاکہ میں تمکو اور جن لوگوں کو یہ قرآن پہونچے (قیامت تک) ڈراؤں تو کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے خدا

ف۱ پھر اگر اسنے ہم کو سرفراز فرمایا اور تم کو محروم تو تعجب کیا ہے ۱۲ ف۲ یعنے تم جو کہتے ہو کہ ہمیشہ پیمبر بنی اسرائیل ہی میں ہوا کیئے یہ عرب میں پیغمبر کیسے تو کیا تم ہی اللہ کے بندے ہو دوسرے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ جس قوم کو چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور پھر ہم تو تم سے بہتر ہیں تم اللہ کے برابر اوروں کو بھی کرتے ہو ہم اُسی کو سچا خدا جانتے ہیں اور اسکے برابر کسی کو نہیں کرتے ۱۲ ف۳ یہ خطاب ہے قریش کے کافروں کو انہوں نے کہا اپنے رب کی صفت بیان کرو تب یہ آیت اتری اور اس میں اشارہ ہے کہ پہلے جس چیز کا چھپانا حرام ہے وہ اللہ تعالیٰ کی توحید ہے مومن کو چاہیئے کہ خدا کی توحید کھلم کھلا ہر وقت بیان کرے خصوصاً ان لوگوں میں جن کو شرک میں مبتلا دیکھے صحیح حدیث میں ہے کہ اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم اور الٓمّٓ اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم میں دیلمی نے انس رضؓ سے نکالا کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شریر جنوں پر اس آیت سے زیادہ کوئی بھاری نہیں ہے ۱۲ ف۴ اللہ گواہ ہے یعنے اُسنے اپنی واحدنیت پر صدہا دلیلیں اور نشانیاں قائم کر دی ہیں اگر آدمی ذرہ بھی غور کرے تو اسکو یقین ہو جاتا ہے کہ اس کارخانہ کا ایک مالک ہے مدبر چلانیوالا اور سب کو سنبھالنے والا اور وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہیں یہ جو فرمایا کہ فرشتے اس بات کے گواہ ہیں اور علم والے اس سے علم والوں کی بڑی فضیلت نکلی کہ فرشتوں کے بعد انکا درجہ ہے ۱۲ ف۵ وہ بات کرتا ہے جب چاہتا ہے اور نئے نئے حکم صادر فرماتا ہے فرشتے اسکی آواز سنتے ہیں اور کہتے ہیں پروردگار نے کیا فرمایا ۱۲ ف۶ نہ اُسکی کوئی جورو ہے نہ کوئی بیٹا نہ جنا نہ جنایا گیا ۱۲ ف۷ یعنے آسمان اور زمین اور ان میں جو کچھ ہے فرشتے یا جن یا آدمی بڑے ہوں یا چھوٹے سب اُسکے مملوک اور غلام اور بندے ہیں اور بیٹا بیٹی تب باپ کیطرح ہوتے ہیں باپ کے غلام اور بندی نہیں ہوتے ۱۲ ف۸ جیسے اسوقت کے نصاریٰ بھی یہی کہتے ہیں ۱۲ ف۹ یعنے گو پروردگار عالم آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر ہے مگر عرش پر بیٹھکر وہ زمین کی رتی رتی دیکھتا ہے اور زمین والوں کے ہر ایک کام سے واقف ہے جیسے امام شافعی اور امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے لیکن اُسکا علم ہر جگہ ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے نہ زمین میں اور امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور تمام علمائے سلف اور اکابر اہلسنت اور صحابہ رضؓ اور تابعین سب کا اعتقاد یہی تھا کہ ذات الٰہی فوق العرش ہے اور نہیں خلاف کیا اسکا مگر جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات نے خذلہم اللہ تعالیٰ بہرحال ائمہ اہلسنت میں سے اُسکا کوئی قائل نہیں ہوا کہ ذات الٰہی ہر جگہ ہے یا ذات الٰہی عالم کے اندر زمین میں بھی ہے جیسے ہمارے زمانہ کے بعض گمراہوں کا اعتقاد ہے ۱۲ ف۱۰ یا کون بڑا گواہ ہے پھر وہ کیا جواب دیں گے تو آپ ہی جواب دیدے کہ اللہ ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

		اُخْرٰی ؕ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝	بھی ہیں (اے پیغمبر) یہ کہدیں میں یہ گواہی نہیں دونگا کہدیں کوئی نہیں وہ اکیلا خدا ہے (اسکا کوئی شریک نہیں ہیں اسی کی گواہی دیتا ہوں) اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں [1]
۱۱	التوبۃ ۹	۱۶ ۱۲۹ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝	اسپر بھی اگر یہ لوگ نہ مانیں [2] تو کہدیں اللہ مجھکو بس ہے اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں اسی پر میں بھروسا رکھتا ہوں [3] اور وہ بڑے تخت [4] (یعنے عرش) کا مالک ہے [5]
۱۳	الرعد ۱۳	۲ وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝	اور صبح اور شام اسہی کو سجدہ کرتے ہیں [1] جو آسمان میں ہیں اور زمین میں خوشی سے اور زور سے اور انکے سائے (پرچھائیاں) بھی [2]
۱۴	النحل ۱۶	۲ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ	لوگو تم سب کا خدا ایک ہی خدا ہے۔
″	″	۷ وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ۝	اور (اے لوگو) اسہی تعالے نے فرمایا ہے دو خدا مت بناؤ [3] بس وہی ایک ہی خدا ہے تو مجھہ ہی سے ڈرو [4]
۱۵	بنی اسرائیل ۱۷	۵ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰی ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ۝ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا ۝	(اے پیغمبر) کہدیں اگر خدا کے ساتھ اور معبود بھی ہوتے جیسے یہ لوگ کہتے ہیں تب تو عرش کے مالک تک ضرور کوئی رستہ ڈھونڈھ نکالتے [5] وہ انکی (نالائق) باتوں سے پاک اور برتر ہے بہت برتر [6]
۱۶	الکہف ۱۵	۱۱۰ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ	(اے پیغمبر) کہدیں میں بھی تمہاری طرح ایک آدمی ہوں (فرق یہ ہے کہ) مجھپر اللہ کیطرف سے وحی آتی ہے کہ تمہارا خدا وہی ایک سچا خدا ہے (اور تمپر وحی نہیں آتی)
″	طٰہٰ ۱۶	۵ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ۝	تمہارا سچا خدا اللہ تعالے ہے جسکے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں اس کے علم میں ہر چیز سما گئی ہے۔
۱۷	الانبیاء ۱۷	۲ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ یُنْشِرُوْنَ ۝ لَوْ كَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ	کیا انہوں نے زمین (میں سے) نکالکر مثلاً پتھر سونا چاندی پیتل وغیرہ سے جو خدا بنائے ہیں (یعنے بت) وہ کسی کو مرنیکے بعد) زندہ کر سکتے ہیں [6] اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا اور دوسرے خدا بھی ہوتے تو دونوں (آسمان اور زمین) برباد ہو جاتے [7] اور

ف ۱ جن کو تم اسہ تعالے کا شریک ٹھہراتے ہو ان سے بیزار ہوں ۱۲ ف ۲ تیری پیغمبری کو قبول نہ کریں اور تیرا مقابلہ کریں ۱۲ ف ۳ جو کچھہ امید ہے اسی سے ہے جو کچھہ ڈر ہے اسی کا ہے ۱۲ ف ۴ کہتے ہیں عرش سے مراد اس کی کرسی ہے اور صحیح یہ ہے کہ عرش کرسی سے جدا ہے اور سب سے بڑا ہے ۱۲ ف ۵ یا وہ تخت کا مالک بڑا ہے ۱۲ ف ۶ یعنے درحقیقت اسی کے اختیار میں ہیں ۱۲ ف ۷ اس سے مجوس کا رد منظور ہے وہ کہتے ہیں معاذ اللہ دو معبود ہیں ایک نور اور خیر کا خالق دوسرا تاریکی اور شر کا خالق اول کو یزدان اور دوسرے کو اہرمن کہتے ہیں ان بے وقوفوں نے اتنا غور نہیں کیا کہ اگر دو خدا ہوں تو ایک دوسرے کا خلاف کر سکتا ہے یا نہیں اگر کر سکتا ہے تو دوسرا خدا نہ ہوا اور جو نہیں کر سکتا تو کوئی خدا نہ ہوا ۱۲ ف ۸ اس سے مقابلہ کرنے کو جاتے کیونکہ وہ بھی اپنے تئیں خدا کہتے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر واقعی ان کو خدا کے پاس کوئی تقرب ہوتا جیسے مشرک سمجھتے ہیں کہ وہ خدا کے پاس ہماری سفارش کریں گے۔ تو وہ عرش کے مالک یعنے خدا تک پہونچنے کا کوئی راستہ ڈھونڈھتے اس صورت میں وہ عاجز ہوئے اور خدا کے محتاج ہوئے تو معبود کیسے ہو سکتے ہیں ۱۲ ف ۹ اسکے سامنے کسی کی کیا حقیقت ہے کہاں بندہ اور کہاں خدا ۱۲ ف ۱۰ یہ مت سمجھنا کہ میں خدا کی سب باتیں جانتا ہوں ۱۲ ف ۱۱ ہرگز نہیں وہ تو خود مردہ (بے جان) ہیں وہ دوسرے کو کیا زندہ کریں گے اور جو خدا ہو اسکے لیئے یہ ضرور ہے کہ جلا سکے اور مار سکے گو مشرک بتوں کی نسبت یہ اعتقاد نہیں رکھتے تھے کہ وہ جلا اور مار سکتے ہیں مگر جب انہوں نے ان کو خدا بنایا تو ان میں یہ صفت ہونا ضرور ہے ۱۲ ف ۱۲ رات دن لڑائیوں کا بازار گرم رہتا۔ اگر بالفرض سب ملے جلے بھی ہوں تو ایک دوسرے کے خلاف کر سکتا ہے یا نہیں اگر کر سکتا ہے تو دوسرا خدا نہ ہوا کیونکہ وہ اسکے مقابلہ میں عاجز ٹھہرا اگر نہیں کر سکتا تو یہ خدا نہ ہوا غرض پروردگار عالم نے توحید کی ایسی عمدہ دلیل بیان کی کہ جہان کے حکیموں نے جو دلیلیں نکالی ہیں وہ اسکے سامنے کوئی چیز نہیں ہیں سبحان اللہ کلام الملوک ملوک الکلام ۱۲۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین

			اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝	تخت والا خداوند انکی (بیہودہ) باتوں سے پاک ہے ۱
۱۷	الانبیاء ۷۳	۷	قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝	کہدے مجھے تو یہی وحی آتی ہے اور کچھ نہیں کہ تمہارا خدا وہی ایک خدا ہے ۲ تو تم اُسکے تابعدار بنتے ہو یا نہیں ۳
۲۰	الحج ۷۴ القصص ۷۸	۵	فَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَلَہٗٓ اَسْلِمُوْا ۭ	تو (لوگو) تمہارا خدا وہی ایک خدا ہے اُسی کے تابعدار رہو۔
		۷	وَھُوَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۭ	اور وہی اللہ تعالےٰ ہے جسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں۔
۲۲	فاطر ۳۵	۱	لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝	کوئی سچا خدا نہیں اسکے سوا پھر تم کدھر اُلٹے جارہے ہو ۴
۲۳	والصفت ۳۷	۱	اِنَّ اِلٰھَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝	بے شک تم (سب) کا خدا ایک ہے۔
″	ص ۳۸	۱	اَجَعَلَ الْاٰلِھَةَ اِلٰھًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ ھٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝	اُس نے کئی خداؤں کو ایک خدا کر دیا یہ تو بڑی انوکھی (تعجب کی) بات ہے ۵
″	″	۵	وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝	اور ایک خدا کے سوا جو (سب پر) دباؤ رکھنے والا ہے کوئی سچا خدا نہیں۔
″	الزمر ۳۹	۱	سُبْحٰنَهٗ ۭ ھُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝	پاک ہے وہ تو اکیلا خدا ہے (سب پر) دباؤ رکھنے والا۔
۲۴	المؤمن ۴۰ الغافر ۶۴	۲	اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ ۭ	اللہ تعالےٰ کے سوا اور کوئی سچا معبود نہیں۔
۱۶	طٰہٰ ۲۰	۱	اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۝	وہی اللہ تعالےٰ ہے اسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں اُس کے پیارے نام ہیں ۶

رَدُّ الشِّرْکِ ۳ — باب ۳ شرک کا رد۔

۱	الفاتحۃ ۱	۱	اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝	ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں (یعنے تیرا ہی پوجا کرتے ہیں) اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں
″	البقرۃ ۲	۱۴	وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۭ سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝	اور کہتے ہیں (معاذ اللہ) خدا اولاد رکھتا ہے وہ پاک ہے (سب سے نرالا کوئی اُسکے جوڑ کا نہیں تو اُسکی اولاد کہاں ہو سکتی ہے) آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اُسکی ملک ہے سب اُسکے تابعدار ہیں ۷
۲	″	۲۰	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالےٰ کا شریک دوسروں کو بھی بناتے ہیں ۸

۱ یہ جو کہتے ہیں کہ اسکے شریک ہیں یا اسکو بیٹا ہے یا یہی اور اسکی شان ان واہی باتوں سے کہیں بلند ہے ۱۲ ۲ جو سارے جہان کا مالک ہے ۱۲ ۳ بس یہی وحی آتی ہے اور کچھ نہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی توحید ہی میری وحی میں بیان کی جاتی ہے شرک کا نام نہیں یا توحید ہی میری ساری وحی کا خلاصہ اور اصل الاصول ہے ۱۲ ۴ اس سچے خدا کو چھوڑ کر تم نے جھوٹے معبود اور دیوتا بنا رکھے ہیں ۱۲ ۵ عرب میں ہر ہر قبیلے کا ایک جداگانہ معبود یعنے بت تھا اور انکا یہ اعتقاد تھا کہ ہر معبود اپنے اپنے پوجنے والوں کی حمایت اور حفاظت کرتا ہے ۱۲ ۶ ننانوے نام مشہور ہیں جو صحیح حدیث میں وارد ہیں اور انکے سوا بھی بہت نام ہیں ۱۲ ۷ پوجا اسلئے کہتے ہیں کہ جسکو پوجیں وہ کچھ ہمارے کام آوے سو اللہ جل شانہ کے سب عاجز بندے ہیں وہ اپنے اختیار سے کچھ نہیں کر سکتے نہ کسی کو مدد پہنچا سکتے ہیں اس آیت میں وہ ان مشرکوں کا رد کرتا ہے جو سوا اللہ کے کسی پیر یا امام یا پیغمبر یا فرشتے یا ولی یا کسی جھاڑ یا پہاڑ یا دریا یا چاند یا سورج یا قبر یا شوے یا علم یا جھنڈے کی پرستش کرتے ہیں اور انکو مشکل کشا اور دستگیر اور قطب اور غوث سمجھ کر انسے مدد مانگتے ہیں یہ لوگ اسلام سے خارج ہیں اور اگر کوئی مسلمان ایسا کرے تو وہ بھی مشرک ہو جاتا ہے اسواسطے کہ اس آیت اور دیگر آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ نے تمام اقسام عبادت کو خاص کیا ہے اللہ تبارک و تعالےٰ کے ساتھ عبادت تین قسم ہے۔ بدنی مالی قلبی بدنی جیسا طواف رکوع سجود یا کسی کا نام ورد وظیفہ کرنا یا اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کسی کا نام لینا۔ قلبی جیسے توکل خوف رجا محبت اور خضوع یعنے کسی پر بھروسا رکھنا یا کسی کا ڈر رکھنا یا کسی سے امید رکھنا یا محبت رکھنا یا کسی کے آگے گڑگڑانا اور عاجزی کرنی یہ سب اقسام عبادت کے اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہیں جسنے اللہ عزوجل کے ساتھ ان عبادات میں سے کسی عبادت میں ساجھا بنایا وہ مشرک اور کافر ہوا اور وہ منکر ہے کلمہ پاک کے معنے سے اور کل پیغمبروں کی توحید سے شیخ الاسلام رح نے فرمایا ہے جسنے اللہ تعالےٰ اور اپنے درمیان وسیلے ٹھیرائے (یعنے یوں کہا کہ ہماری پکار اللہ تعالےٰ نہیں قبول کرتا اللہ تعالےٰ بڑا بادشاہ ہے ہم بندوں کو پکاریں گے جنکو ہمارے لیئے اللہ تعالےٰ سے مانگیں گے) کہ انکو پکارے اور انسے سوال کرے اور انپر بھروسا رکھے تو وہ اجماع کے ساتھ کافر ہے اور فتاوے بزازیہ (جو ایک معتبر کتاب ہے کتب حنفیہ میں سے) میں لکھا ہے جو شخص کہے کہ بندوں کے ارواح ہر جگہ حاضر رہتے ہیں مخلوق کے حال کی خبر رکھتے ہیں وہ کافر ہے بعض لوگ یہ شبہ کرتے ہیں کہ پوجا تو خیر سوا اللہ کے اور کسی کا نہیں ہوتا لیکن مدد مانگنا یہ تو اللہ تعالےٰ سے خاص نہیں ہو سکتا کیونکہ ایک بندہ دوسرے بندے کی مدد کرتا ہے اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ مدد جو آدمی کسی سے مانگتا ہے اس کے لیئے دو شرطیں ہیں پہلا یہ کہ جس سے مانگتا ہے وہ زندہ ہو اسلیئے کہ مردہ خود بخود تو کچھ نہیں کر سکتا اور اللہ تعالےٰ سے بھی دعا نہیں مانگ سکتا کہ مرنے کے ساتھ ہی عمل کرنے سے بند ہو جاتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے اذا مات الانسان انقطع عملہ الحدیث اور رسول اللہ کی وفات کے بعد جب مسلمانوں پر کوئی سختی آتی تو آپس میں زندے ایک دوسرے سے دعا منگواتے تھے جیسے عمر رض نے عباس رض سے بارش کے لیئے دعا منگوائی دوسری شرط یہ ہے کہ جو چیز مانگتا ہے وہ بظاہر انسان کی طاقت اور استطاعت میں ہو جیسے دشمن سے بچانا یا ہلکائے کتے سے یا سانپ یا شیر سے بچانا تو ایسی چیزوں میں زندہ مخلوق سے مدد مانگنا بلا خلاف جائز ہے لیکن بشرطیکہ اعتقاد یہ ہو کہ بندہ اپنی ذاتی قدرت اور اختیار سے کچھ نہیں کر سکتا جبتک کہ اللہ تعالےٰ اسکو طاقت نہ دیوے ۱۲ (باقی در حاشیہ)

۳	ال عمران ۳	۷	اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ یَرَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ ۝	اور اللہ تعالے کے برابر انسے محبت رکھتے ہیں اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ اللہ تعالے کی محبت سب سے زیادہ رکھتے ہیں اگر ان ظالموں کو وہ بات معلوم ہوتی جو (قیامت کے دن) اللہ تعالے کا عذاب دیکھتے وقت معلوم ہوگی کہ سب کچھ قدرت اور اختیار اللہ تعالے ہی کو ہے اور اللہ تعالے کا عذاب بیشک سخت ہے ۳
۳	ال عمران ۷	۷	قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْـًٔا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝	(اے پیغمبر ہمارے) انسے کہدو کہ کتاب والو یہود اور نصاریٰ) ایسی بات پر آجاؤ جو ہم میں اور تم میں برابر مانی جاتی ہے یعنے ہم سوا خدا کے کسی اور کو نہ پوجیں اور اللہ تعالے کا شریک کسی چیز کو نہ بنائیں اور ہم آپس میں ایکدوسرے کو رب نہ بنائیں اللہ ہی کو رب سمجھیں پھر اگر وہ (اتنا سمجھانے پر بھی) نہ مانیں تو تم تو (اے مسلمانو اور پیغمبر) کہدو تم گواہ رہو ہم تو (ایک خدا کے) تابعدار ہیں ۴
۵	النساء ۴	۶	وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـًٔا	اور اللہ تعالے کو پوجو اسکا ساجھی کسی کو مت بناؤ (یا شرک نہ کرو نہ قصوری نہ بہت نہ کھلی نہ چھپی)۔
〃	〃	۷	اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِیْمًا ۝	بیشک اللہ تعالے شرک کو تو بخشنے والا نہیں اور شرک کے سوا (جو گناہ ہیں) جسکو چاہے بخشدے (اور جسکو چاہے نہ بخشے عذاب کرے) اور جسنے اللہ کے ساتھ شرک کیا اسنے بڑا گناہ باندھا ۵
〃	〃	۱۸	اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ۝	بیشک اللہ شرک کو نہیں بخشیگا ۶ اور اس سے کم (درجہ کے گناہ ہونکو) جسکو چاہے بخشدیگا اور جسنے اللہ تعالے کے ساتھ شرک کیا وہ بہکے سرے کا گمراہ ہوگیا ۷
〃	〃	۱۱۷	اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا ۝ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ؘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ۝	اللہ تعالے کے سوا جنکو پکارتے ہیں وہ بس عورتیں ہی عورتیں ہیں ۸ بلکہ (درحقیقت) شیطان سرکش ہی کو پکارتے ہیں ۹ اللہ تعالے نے اس پر لعنت کی اور وہ (یعنے شیطان) کہنے لگا میں تو ضرور تیرے بندوں میں سے ایک معین حصہ مار لوں گا ۱۰

ف ۱ بلکہ بعضے مشرک اس زمانہ میں خدا کی پناہ ایسے دیکھے گئے کہ اللہ جل جلالہ کی محبت سے کئی درجہ زیادہ انکو اپنے پیر یا مرشد یا امام سے محبت ہے اور اسکی دلیل یہ ہے کہ اگر اللہ یا اسکے رسول کا کوئی قول یا فعل انپر پیش کرو تو انکے دلوں کو تسلی نہیں ہوتی مگر جب انکے پیر مرشد یا امام کا قول نکالدو تو فوراً مان لیتے ہیں معاذ اللہ انکا نمبر ان مشرکین سے جنکا ذکر اللہ تعالے نے اس آیت میں فرمایا کئی درجہ بڑا ہوا ہے اور بعضے ایسے ہیں کہ اللہ تعالے کی جھوٹی قسم کھا لیتے ہیں مگر پیغمبر یا پیر یا مرشد کی جھوٹی قسم کھانے میں جھجکتے ہیں ۱۲

ف ۲ اسکے بعد اللہ کے رسول کی اسکے بعد اماموں اور بزرگوں کی اہل سنت وجماعت تمام اولیاء اللہ سے محبت رکھتے ہیں اور کسی ولی سے دشمنی یا بغض رکھنے کو ایسا برا جانتے ہیں گویا اللہ جل جلالہ سے لڑنا صحیح حدیث میں اللہ تعالے فرماتا ہے جو کوئی میرے ایک ولی سے دشمنی رکھے اسکو میں نے آگاہ کردیا وہ مجھ سے لڑتا ہے اگر سچ پوچھو تو اللہ کے رسول اللہ کے پیارے بندوں کی محبت اللہ ہی کی محبت ہے اصل اللہ کی محبت ہے اور اسکے ذیل میں اسکے نیک بندوں کی محبت ہے محبت کی پہچان اطاعت اور تابعداری سے ہوتی ہے اللہ تعالے فرماتا ہے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یعنے اگر تمکو اللہ تعالے کی محبت ہے تو میری پیروی کرو جو شخص جس سے محبت رکھتا ہو اسکو لازم ہے کہ اللہ تعالے کا حکم سب پر مقدم رکھے اسکے بعد رسول کا حکم اور جب اللہ اور رسول کا حکم کسی مسئلہ میں معلوم ہوجاوے تو تمام جہان کی رائے جو اسکے برخلاف ہو محض ناچیز سمجھے ۱۲

ف ۳ تو کبھی دنیا میں اللہ کے برابر کسی کو نہ کرتے اتنی عبارت محذوف ہے ایک قرأت میں ولو تری ہے اسکا ترجمہ یہ ہوگا اگر تو دیکھے ان ظالموں کو جب وہ اللہ تعالے کا عذاب دیکھینگے اور یہ دیکھیں گے کہ سارا زور اللہ ہی کا ہے (اور اسکے سامنے کسی کی کچھ پیش نہیں چلتی) تو بڑا ہولناک امر دیکھے گا مطلب یہ ہے کہ ان مشرکوں کو جنہوں نے دنیا میں خدا کے برابر اور لوگوں کو بھی ٹھہرا رکھا ہے اگر اس حالت سے خبر ہوتی جو آخرت میں انکی ہونیوالی ہے یعنے خدا کا سخت عذاب سامنے سوا خدا کے اور کسی کا کچھ نہیں چلتا جسکو دنیا میں اللہ تعالے کے برابر بنایا تھا وہ سب عاجز اور مجبور نکلے تو یہ کبھی ایسا نہ کرتے یعنے خدا کا برابر والا ہرگز کسی کو نہ بناتے ۱۲

ف ۴ یعنے ہر پیغمبر نے اسکو تسلیم کیا ہے اور کسی نے اسمیں اختلاف نہیں کیا اسی طرح ہر ایک آسمانی کتاب میں جگہ جگہ اسکا ذکر موجود ہے

ف ۵ جیسے یہود نے عزیر کو اور نصاریٰ نے جیسے مسیح کو حالانکہ وہ بھی اور طرح آدمی تھے کھاتے پیتے سوتے جگتے مرتے مگر پیغمبری کے ساتھ مشرف ہوئے تھے ۱۲

اور اسکی توحید پر قائم ہیں اسکے حکم اور ارشاد کو تمام جہان کے کہنے پر مقدم سمجھتے ہیں ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

			وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ	اور ضرور انکو بہکاؤنگا اور امیدیں دلاؤنگا فلا اور انکو یہ سکھلاؤنگا کہ جانوروں کے کان چیرا کریں فلا اور انکو یہ سوجھاؤں گا کہ اللہ تعالےٰ کی بناوٹ بدل دیں ف۳
۶	المائدۃ	۱۰	اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝	کیونکہ جو کوئی اللہ تعالےٰ کے ساتھ شرک کرے تو اللہ تعالےٰ جنت کو اسپر حرام کرچکا اور اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا (یعنے مشرکوں کا) کوئی مددگار نہ ہوگا ف۴
〃	〃	〃	قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝	(اے پیغمبر ص) کہدیکیا تم اللہ تعالےٰ کو چھوڑکر ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے برے کا مالک نہیں نہ بھلے کا اور اللہ تعالےٰ ہی سنتا جانتا ہے ف۵
۷	الانعام	۲	قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝	کہہ کیا میں خدا تعالےٰ کے سوا جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے اور کسی کو اپنا معبود بناؤں ف۶ اور وہ (خدا سب کو) کہلاتا ہے اُسکو کوئی نہیں کہلاتا ف۷ کہدے مجھ کو تو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے (خدا کا) حکم ماننوں اور شرک کرنیوالوں میں شامل نہ ہوں۔
〃	〃	〃	وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	اور اگر اللہ تجھ کو کوئی تکلیف پہونچائے (جیسے بیماری یا محتاجی یا اور کوئی بلا) تو اسکے سوا کوئی اُسکا دور کرنیوالا نہیں اور اگر وہ تجھکو کوئی بھلائی پہونچائے تو وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ ف۸
〃	〃	۴	قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝	(اے پیغمبر ص ان کافروں سے) کہہ (بھلا) بتلاؤ تو سہی اگر تمپر خدا کا عذاب آجائے یا تمپر قیامت آن کھڑی ہو تو کیا (اُسوقت بھی) تم اللہ کے سوا کسی اور کو پکاروگے اگر تم (اپنے دعوی میں) سچے ہو ف۹ (ہرگز) دوسرے کسی کو نہیں پکاروگے بلکہ خاص اللہ ہی کو پکاروگے پھر اگر وہ چاہیگا تو اس مصیبت کو جسکے لیئے پکارتے تھے دور کردیگا اور جنکو تمنے اُسکا شریک بنایا تھا ان (سب) کو بھولجاؤگے (یا چھوڑدوگے)

ف۱ کہ گناہ کرلو اللہ تم گناہ بخشنے والا ہے مسلمانوں کو جنت میں جانے کے لیئے صرف توحید کافی ہے اعمال صالحہ کی ضرورت نہیں یا مسلمان دوزخ میں نہیں جائیگا یا ابھی جلدی کیا ہے مرتے وقت توبہ کرلینا ۱۲ ف۲ پھر انپر چڑھنا حرام سمجھیں جنکو بحیرہ کہتے تھے اسکا بیان سورہ مائدہ میں آویگا ۱۲ ف۳ یعنے اسکی بنائی ہوئی صورت کو مثلاً جانوروں کا خصی کرنا یا اُنکی آنکھ پھوڑنا کان کترنا دم کترنا مرد کو مخنث کرنا۔ بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ سورج اور چاند اور پتھر اور آگ کی پرستش کراؤنگا حالانکہ ان چیزوں کو اللہ تعالےٰ نے آدمی کے فائدے کیلئے پیدا کیا ہے تو انکا پوجنا اللہ تعالےٰ کی فطرت کو بدلنا ہے بعضوں نے کہا اپنی ذات یا نسب کا بدلنا یا کالا خضاب کرنا یا دین اسلام کو جو اصل فطری دین ہے بدلڈالنا بعضوں نے ضرورت سے جانور کو خصی کرنا درست رکھا ہے لیکن آدمی کا خصی کرنا قطعاً حرام ہے ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے منع فرمایا ہے جانوروں کو خصی کرنے سے اسطرح سے گھوڑے کو خصی کرنیسے بعضوں نے کہا گودنا اور بالوں کا چٹلہ جوڑنا بھی اللہ کی بناوٹ کو بدلنا ہے ۱۲ ف۴ جو انکو بہشت میں لیجاوے یا دوزخ سے چھوڑاوے ۱۲ ف۵ اسکے سوا کسی میں یہ طاقت نہیں کہ ہونیوالی کو چھوٹی یا بڑی دور یا نزدیک دیکھ لیوے یا ہر شخص کی فریاد اور پکار سن لیوے حضرت مسیح ۲ میں بھی یہ طاقت نہ تھی وہ بھی اور بندوں کیطرح بہت سی باتوں میں مجبور تھے چنانچہ خود انجیل میں ہے کہ جس شب کی صبح کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام پکڑے جانے والے تھے اس شب میں بڑی عاجزی اور گڑگڑاہٹ سے اللہ سے دعا کرتے رہے اور بار بار یہ عرض کرتے تھے خداوندا اگر ہوسکے تو یہ تکلیف مجھپر سے ٹالدے پھر جو کوئی اپنے تئیں نہ بچا سکتا ہو وہ دوسرے کے برے یا بھلے کا کب اختیار رکھیگا ۱۲ ف۶ جیسے تم مجھ سے کہتے ہو کہ بتوں کو پوجو ۱۲ ف۷ کیونکہ وہ کہانیکا محتاج نہیں ہے ایسی باتوں سے پاک ہے ۱۲ ف۸ اس آیت سے شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے کیونکہ دکھ درد کا دفع کرنیوالا اور فائدہ پہونچانیوالا جب وہی ایک اللہ تم ہے تو پھر اسکے سوا کسی کو پکارنا یا کسی کا پوجا پاٹ کرنا بڑی نادانی اور بیوقوفی ہے ۱۲ ف۹ اس آیت میں اللہ تعالےٰ ایک انسانی عادت اور خاصیت سے مشرکوں کو الزام دیتا ہے کہ جب تم اللہ تم کے سوا بتوں اور دوسرے معبودوں کے نسبت بھی یہ سمجھتے ہو کہ وہ مصیبت کے وقت کام آسکتے ہیں دکھ درد دفع کرسکتے ہیں اور اس دعوی میں تم سچے ہو تو سخت عذاب یا قیامت آجانے پر بھی تم ان بتوں اور معبودوں کو پکاروگے یا نہیں سخت مصیبت کے وقت جیسے جہاز ڈوبنے لگے یا زلزلہ ہونے لگے انسان سب کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالےٰ ہی کو پکارتا ہے ۱۲ ف۱۰ کیونکہ میں اسکا پیغمبر ہوں اور پیغمبروں کو اول ایمان لانا چاہیئے ۱۲

۷	الانعام	۵	قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝	(اے پیغمبرؐ) کہہ بھلا بتلا تو سہی اگر اللہ تعالےٰ تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو کوئی اور خدا ہے اللہ کے سوا جو (پھر) یہ چیزیں تم کو لا دے (اے پیغمبرؐ) دیکھ ہم (اُنسے) پھیر پھیر کر (کیسی کیسی) دلیلیں بیان کرتے ہیں اسپر بھی یہ نہیں سنتے وا
〃	〃	۷	قُلْ اِنِّیْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝	(اے پیغمبرؐ) کہدے مجھکو انکا پوجنا منع ہوا جنکو تم اللہ تعالےٰ کے سوا پکارتے ہو اور پوجتے ہو) کہدے میں تمہاری خواہشوں پر نہیں چلتا اگر چلوں تو میں گمراہ ہو چکا اور راہ پانے والوں میں نہ رہا ف۲
〃	〃	۸	قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝	(اے پیغمبرؐ) کہدے تمکو خشکی اور سمندر کے اندھیرے سے کون بچا کر لاتا ہے تم آواز کر اور چپکے سے اُسکو پکارتے ہو (اور کہتے ہو) اگر وہ ہمکو اس (بلا) سے بچا لے تو ہم ضرور (اسکے) شکرگذاروں میں ہونگے ف۳ (اے پیغمبرؐ) کہدے اللہ تمکو ان اندھیروں سے اور ہر ایک سختی سے نجات دیتا ہے ف۴ پھر تم شرک کرتے ہو ف۵
〃	〃	۹	قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰۤى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	(اے پیغمبرؐ) کہدے ف۶ کیا ہم اللہ کے سوا انکو پکاریں جو ہمارا نہ بھلا کر سکتے ہیں نہ بُرا کر سکتے ہیں اور جب اللہ ہم کو (سچی سیدھی) راہ پر لگا چکا تو ہم اُلٹے پاؤں (کفر کیطرف) لوٹ جائیں ف۷ جیسے کسی کو بہتنے (شیطان) غول بیابانی (جنگل میں بہکا کر حیران کر دیں ف۸ اُسکے کچھ ساتھی ہوں جو اُسکو راہ پر بلائیں (کہیں) ادھر آؤ ف۹ (اے پیغمبرؐ) کہدے اللہ نے جو راہ بتائی وہی ف۱۰ راہ ہے اور ہم (مسلمانوں) کو تو یہ حکم ملا ہے کہ جو سارے جہان کا مالک ہے اسکے تابعدار رہیں ف۱۱
〃	〃	۱۰	وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	اور اگر وہ لوگ ف۱۲ شرک کرتے تو انکا کیا کرایا (سب) اکارت ہوتا ف۱۳
〃	〃	〃	وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ	اور ان لوگوں نے ف۱۴ اللہ کو جیسا پہچاننا چاہیئے تھا ویسا نہیں پہچانا ف۱۵
〃	〃	۱۲ و ۱۳	وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَ	اور ان مشرکوں نے جنوں کو اللہ کا شریک بنا دیا حالانکہ اللہ ہی نے جنونکو پیدا کیا ف۱۶ اور

ف۱ منہ پھیر کر چلدیتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اے پیغمبرؐ دیکھ ہم کس کس طرح کی نشانیاں اپنی قدرت کی دکھلاتے ہیں اسپر بھی یہ منہ پھیرے چلے جاتے ہیں ۱۲ ف۲ اوپر کئی آیتوں میں ان غریب مسلمانوں کا قصہ بیچ میں بیان کر دیا گیا تھا اب پھر وہی مطلب شروع ہوا یعنے کافر دنسے بحث اور مباحثہ کا فریب چاہتے تھے کہ آنحضرت صلعم انکے جھوٹے معبودوں اور تاروں کی تعظیم کریں تو وہ آپ سے مل جاوینگے حکم ہوا یہ کبھی نہیں ہو سکتا اللہ کے سوا دوسرے کا پوجا بالکل منع ہے ۱۲ ف۳ ایسے سخت وقتوں میں ۱۲ ف۴ اندھیرا یہ ہے کہ ابر ہو رات ہو دریا کا اندھیرا یہ ہے کہ ابر ہو رات ہو طوفان ہو ۱۲ ف۵ دیکھ بیماری آفت ۱۲ ف۶ اور شرک کے بدل جسکا اقرار کیا تھا کفر اختیار کرتے ہو لاحول ۱۲ ف۷ قولہ - اس آیت سے مشرکین کا شرمندہ کرنا منظور ہے کہ ساری نعمتیں بھی اللہ ہی نے دیں ہیں اور دکھ دردوں مصیبتوں کو بھی وہی دفع کرتا ہے آفت سے بھی وہی بچاتا ہے پھر اُسکو چھوڑ کر دوسرے معبودوں کو جن کو نہ کچھ اختیار ہے نہ ان کا کچھ احسان ہے کیوں پکارتے ہو ۱۲ ف۸ ان کافروں سے ۱۲ ف۹ یعنے توحید کی سیدھی راہ کو چھوڑ کر پھر شرک میں مبتلا ہوں اگر ہم ایسا کریں تو ہماری وہی مثال ہوگی جیسے الخ ۱۲ ف۱۰ وہ چاروں طرف پھرے ۱۲ ف۱۱ لیکن وہ انکی نہ سنے اور ان بہتنوں کی بات پر چلے اور ہلاک ہو ۱۲ ف۱۲ سیدھی بھی ۱۲ ف۱۳ کافروں کو شیطان نے بہڑکایا وہ کفر کے جنگل میں بہکے بہکے پھر رہے ہیں پیغمبرؐ ان کا ساتھی ہے یا دوسرے نیک بندے وہ انکو سیدھی راہ یعنے اسلام کی طرف بلاتے ہیں لیکن وہ نہیں سنتے اور شیطان ہی کے رستے پر چلے جاتے ہیں مسلمانوں نے کہا اگر ہم بھی توحید چھوڑ کر پھر شرک اختیار کریں تو ہماری بھی یہی مثال ہو جاوے ۱۲ ف۱۴ پیغمبرؐ اور ان کے باپ دادا اولاد بھائی جن کا ذکر اوپر ہوا ۱۲ ف۱۵ کیونکہ شرک کے ساتھ کوئی عمل کیسا بھی عمدہ ہو قبول نہیں ہوتا ف۱۶ یعنے قریش کے کافروں یا یہودیوں نے ۱۲ ف۱۷ یا جیسی اسکی بڑائی کرنا چاہیئے تھی ویسی نہیں کی ۱۲ ف۱۸ یعنے شیطان کو جب اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور کو پوجا تو گویا شیطان کو پوجا اُسکو اللہ تعالےٰ کا شریک ٹھیرایا شیطان جن میں سے ہے ۱۲ ف۱۹ جن بھی اسکے بندے ہیں آدمی کی طرح بندہ خدا نہیں ہو سکتا پارسی اس لعنتی کو مانتے ہیں کہ اہرمن کو بھی یزدان نے پیدا کیا لیکن وہ یزدان سے باغی ہو کر مخالف بن بیٹھا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ اہرمن کی کیا طاقت ہے کہ یزدان کا مخالف بن بیٹھے یزدان ہی نے اسکو مصلحت سے مہلت دے رکھی ہے اور اگر یزدان چاہے تو ایک لحظہ میں اہرمن ایسے لاکھوں کو فنا کر دیوے ورنہ وہ یزدان نہیں ہو سکتا ۱۲ -

			حرقوا له بنين وبنت بغير علم سبحنه وتعالى عما يصفون ۝ بديع السموت والارض انى يكون له ولد ولم تكن له صاحبة وخلق كل شئ وهو بكل شئ عليم ۝ ذلكم الله ربكم لا اله الا هو خالق كل شئ فاعبدوه وهو على كل شئ وكيل ۝
٧	الانعام	١٤	افغير الله ابتغى حكما
″	″	١٦	وجعلوا لله مما ذرا من الحرث والانعام نصيبا فقالوا هذا لله بزعمهم وهذا لشركائنا فما كان لشركائهم فلا يصل الى الله وما كان لله فهو يصل الى شركائهم ساء ما يحكمون ۝
٨	″	١٩	الا تشركوا به شيئا
″	″	٢٠	قل ان صلاتى ونسكى ومحياى ومماتى لله رب العلمين لا شريك له وبذلك امرت وانا اول المسلمين ۝ قل اغير الله ابغى ربا وهو رب كل شئ
٩	الاعراف	٤	قل انما حرم ربى الفواحش ما ظهر منها وما بطن والاثم والبغى بغير

ان لوگوں نے نادانی سے اللہ کے لیئے بیٹوں اور بیٹیوں کو تراش لیا وہ ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں پاک اور برتر ہے وہ آسمانوں اور زمین کا انوکھا پیدا کرنیوالا ہے اسکی اولاد (بیٹا یا بیٹی) کہاں سے ہوگی جبکہ اسکی کوئی جورو نہیں ہے ف۲ اور اسنے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے یہی اللہ تمہارا مالک ہے اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہی ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے (اے پیغمبر ص) ان لوگوں سے کہدے) کیا میں اللہ کے سوا کوئی فیصلہ کرنیوالا ڈھونڈوں اور اللہ تعالے نے جو کھیت اور جانور (مویشی) پیدا کیئے ہیں ان میں کافر اللہ کا ایک حصہ لگاتے ہیں اور اپنے خیال پر (جو غلط ہے) یوں کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا ہے اور یہ ہمارے معبودوں (بتوں) کا ہے ف۴ پھر جو انکے معبودوں کا (حصہ ف۵) ہے وہ تو اللہ تعالے کے کام میں نہیں آسکتا اور جو اللہ تعالے کا (حصہ) ہے وہ انکے معبودوں کو مل سکتا ہے (لاحول ولا قوۃ) کیا برا فیصلہ کرتے ہیں ف۶

(تم کو لازم ہے) کہ تم کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ ف۷ (اے پیغمبر ص) کہدے میری نماز اور قربانی ف۸ اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ تعالے ہی کے لیئے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ف۹ اسکا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو یہی حکم ہوا ہے ف۱۰ اور میں (اس امت میں) سب سے پہلے اسکا تابعدار ہوں ف۱۱ (اے پیغمبر ص) کہدے کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور مالک ڈھونڈھوں حالانکہ وہی ہر چیز کا مالک ہے ف۱۲ (اے پیغمبر ص) کہدے میرے مالک نے تو صرف بری (بے شرمی کے) کاموں کو ف۱۳ حرام کیا ہے کھلم کھلا ہو یا چھپا کر اور گناہ کو اور ناحق

ف۱ یعنے پہلے انکا کوئی نمونہ نہ تھا ف۲ اور جورو کے بغیر اولاد ہو نہیں سکتی اگر یہ کہو کہ اللہ نے بغیر جورو کے انکو پیدا کیا تو وہ اللہ کے بندے ہوئے نہ اولاد ۱۲ ف۳ مشرکوں نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ خواہش کی کہ ہمارے اور آپ کے درمیان جو اختلاف ہیں انکو فیصلہ کرنے کے لیئے کسی یہودی یا نصرانی عالم کو منصف بنا لیجیئے اسکا فیصلہ ہم اور آپ دونوں مان لیں سو تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۴ جن کو اللہ تعالے کا شریک جانتے ہیں ۱۲ ف۵ جیسے خیرات نکالنے والوں سے سلوک مہمان کی مہمانی ۱۲ ف۶ یہ عرب کے مشرکوں کی ایک اور دوسری گمراہی کا بیان ہے وہ جو نیاز یا خیرات نکالتے۔ اس میں دو حصے کرتے ایک اللہ کا دوسرا انکے بتوں اور ٹھاکروں کا اور جب بتوں یا ٹھاکروں کے حصے میں کمی پڑتی تو اللہ تعالے کے حصے کا مال اس میں ملا دیتے اور بتوں کا حصہ اللہ کے حصے میں کبھی نہیں دیتے اور کہتے کہ اللہ غنی ہے اسکو کیا حاجت ہے ۱۲ ف۷ کیونکہ شرک کرنا حرام ہے اسی طرح اس آیت میں اخیر تک وہ حکم بیان کیئے گئے ہیں جنکا خلاف کرنا اللہ تعالے نے حرام کیا ہے ۱۲ ف۸ یا ہر ایک عبادت یا دین ۱۲ ف۹ اسکے سوا میں کسی اور کے لیئے کوئی عمل نہیں کرتا ۱۲ ف۱۰ کہ ہر ایک عمل کو خالص اسکی رضامندی کے لیئے کروں اسکو اکیلا سچا خدا جانوں اسکا کسی کو شریک نہ کروں ۱۲ ف۱۱ اور تم اللہ تعالے کے سوا جنکی عبادت کرتے ہو وہ دمڑی کے بھی مالک نہیں ہیں بلکہ خود دوسرے کے مملوک ہیں ۱۲ ف۱۲ جیسے زنا غلام وغیرہ کو ۱۲ ف۱۳ حدیث میں ہے کہ آپ نے قربانی کرتے وقت حضرت فاطمہ رض سے کہا یہی دعا پڑھ ان صلاتی ونسکی الخیر تک اور فرمایا کہ پہلا قطرہ جو اس کے خون کا بہیگا تو تیرے سب گناہ بخشدیے جاوینگے ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہ حکم آپ کے لیئے ہے اور آپ کے گھر والوں کے لیئے آپ نے فرمایا تمام مسلمانوں کے لیئے ۱۲

			الحق وان تشرك بالله ما لم ينزل به	
۸	الاعراف	۴	حجة وان تشرك بالله ما لم ينزل به	
			حتى اذا جاءتهم رسلنا يتوفونهم	
			قالوا اين ما كنتم تدعون من دون	
			الله قالوا ضلوا عنا وشهدوا على	
			انفسهم انهم كانوا كافرين ۰	
۹	۰	۱۸۸	قل لا املك لنفسي نفعا ولا ضرا	
			الا ما شاء الله ولو كنت اعلم الغيب	
			لاستكثرت من الخير وما مسني	
			السوء ان انا الا نذير وبشير	
			لقوم يؤمنون ۰	
۱۰	۰	۱۸۹	هو الذي خلقكم من نفس واحدة	
			وجعل منها زوجها ليسكن اليها	
			فلما تغشاها حملت حملا خفيفا	
			فمرت به فلما اثقلت دعوا الله	
			ربهما لئن اتيتنا صالحا لنكونن	
			من الشكرين ۰ فلما اتاهما صالحا	
			جعلا له شركاء فيما اتاهما	
			فتعالى الله عما يشركون ۰	
			ايشركون ما لا يخلق شيئا وهم	
			يخلقون ۰ ولا يستطيعون لهم	
			نصرا ولا انفسهم ينصرون ۰ وان	
			تدعوهم الى الهدى لا يتبعوكم	
			سواء عليكم ادعوتموهم ام انتم	
			صامتون ۰ ان الذين تدعون من	
			دون الله عباد امثالكم فادعوهم	
			فليستجيبوا لكم ان كنتم صدقين ۰	
			الهم ارجل يمشون بها ام لهم	
			ايد يبطشون بها ام لهم اعين	
			يبصرون بها ام لهم اذان يسمعون	
			بها قل ادعوا	

شلنے (یعنے علم) کو اور بعد شرک کے ساتھ شریک کرنے کو جس کی اسنے کوئی سند نہیں اوتاری۔

یہانتک کے جب ہمارے فرشتے انکی جان نکالنے کو آدھمکے تو انسے کہیں گے اب وہ کدہر ہیں جنکو تم اللہ کے سوا پوجتے تھے وہ کہیں گے (معلوم نہیں) ہمکو چھوڑ کر کہاں غائب ہو گئے اور اسوقت وہ اپنے اوپر آپ گواہی دینگے بیشک وہ کافر تھے ۰

(اے پیغمبر) کہدے میں اپنی ذات کے نفع نقصان کا (بھی) مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب کی بات جانتا ہوتا تو اپنے لیے بہت سی بھلائی کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف پہونچتی میں تو کچھ نہیں مگر (ایک بندہ) ایمان والوں کو ڈر سنانے والا اور خوشخبری دینے والا ۰

جب اللہ نے انکو اچھا پورا بچہ دیا تو جو اللہ نے ان کو دیا تھا اس میں اللہ کے شریک بنانے لگے اور اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے برتر ہے کیا یہ لوگ انکو (اللہ کا شریک) بناتے ہیں جو کچھ نہیں پیدا کرتے بلکہ خود (اللہ کے) پیدا کیے ہوئے ہیں اور نہ وہ انکی مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی مدد کرتے ہیں اور (اے عشر کو) اگر تم انکو سیدھے رستہ پر بلاؤ تو تمہارے ساتھ نہ ہولیں تم انکو پکارو یا چپ رہو دونو تمہارے لیے برابر ہیں۔

بیشک تم جن لوگوں کو اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری طرح (اللہ کے) بندے ہیں اچھا انکو پکارو وہ تمہارا مطلب نکالیں اگر سچے ہو کیا انکے پاؤں ہیں جنسے وہ چلتے ہیں کیا انکے ہاتھ ہیں جن سے وہ (چیزوں کو) تھامتے ہیں۔ کیا انکی آنکھیں ہیں جنسے وہ دیکھتے ہیں۔ کیا انکے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں کہدے تم اپنے شریکوں

			تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ	کو پکارو پھر (تم سب کے) بھی اپنا داؤں چلا دیکھو اور مجھ کو بھی ڈھیل نہ دو ۱۲
۹	الاعراف	۲۲	وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۔ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۔	اور جنکو تم اسکے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں نہ اپنی آپ مدد کرتے ہیں اور اگر تم انکو سیدھے رستہ کیطرف بلاؤ تو (تمہاری) ایک نہیں اور دیکھنے میں تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں پر (واقعی) دیکھتے نہیں ۵
۱۰	التوبة	۵	وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ِۨ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۔	اور یہودی کہتے ہیں عزیر (پیغمبر) اللہ کا بیٹا ہے اور نصارے کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ انکے منکی باتیں ہیں اگلے کافروں کی سی باتیں بنا لے اللہ انکو غارت کرے کہاں (کیسے) بہکے گئے ہیں ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے مولویوں اور درویشوں (عالموں اور مشائخوں) کو اور مسیح ابن مریم کے بیٹے کو خدا بنا لیا حالانکہ انکو (خدا تعالے کے پاس سے) اور کچھ نہیں یہی حکم ملا تھا کہ ایک (اکیلے) سچے خدا کی پرستش کریں اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے ان لوگوں کے شرک سے پاک ہے (یہ لوگ) چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے (جھوٹی باتیں بنا کر) بجھا دیں اور اللہ نہیں ماننے والا جب تک اپنے نور کو پورا نہ کرے گو کافر برا مانیں ۱۵
۱۱	یونس	۲	وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَاۗءِ شُفَعَاۗؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۔	اور یہ (مشرک) اللہ کے سوا انکو پوجتے ہیں جو نہ انکا نقصان کر سکتے ہیں نہ فائدہ (یعنے بت) اور کہتے ہیں اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہونگے (اے پیغمبر) کہدے کیا تم اللہ کو وہ بات بتلاتے ہو جسکو وہ آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں وہ انکے شرک سے پاک اور برتر ہے ۵
۱۰	۰	۴	قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۔ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ۭ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ	(اے پیغمبر) ان سے پوچھ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو مخلوق کو شروع میں پیدا کرے پھر (فنا کر کے) اسکو دوبارہ پیدا کرے تو کہدے اللہ شروع میں مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ بھی وہی پیدا کریگا تو تم کدھر الٹے جا رہے ہو پوچھ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا

ف دیکھیں ہم اپنے سب دعوے کس طرح ایک ایک کر کے باطل کرتے ہیں ۱۲ ف پھر دوبارہ یہ بیان دنیا تک کی لیے ہوا تو قیامت کے بعد ہوگا ۱۲ ف یہ ان کی آنکھیں ظاہر میں کہلی ہیں ۱۲ ف مشرکوں نے بتوں کی صورتیں ایسی بنائی نہیں ہوتی انکے پاس جاوے ویسا معلوم ہوتا کہ یا کہ ہمارا ایک تک ان کی صورت تک یہی ہیں کر دیکھے کہاں سے جان ہی کہاں تھی یہ آنکھ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے جس سے دکھلائی دیتا ہے ۱۲ ف بعضے یہودی اور بعضوں نے کہا سب یہودی ۱۲ ف اگر کوئی کہے کہ اس سے ہوا کہ حضرت عیسے نے مردہ کو جلایا اسے اور پرندوں کو بنا کر ان میں پھونک مار کر جیتا کیا پھونک مارنا بھی اللہ تعالیٰ کا دین ہے اگر ان معجزوں کو بھی ہم اپنے ہاتھ سے کرنے لگیں تو ہم بھی پیدا ہوئے انجیل کی روایت کے موافق مرنے کے بعد تیسرے دن زندہ ہوئے اور آسمان کو اٹھا لیے گئے ۱۲ ف جگر کی سند اللہ شاہد ہے یا عقل سے نہیں ہے ۱۲ ف جیسے مشرک کہتے ہیں فرشتے اللہ تعالے کی بیٹیاں ہیں یا لات اور منات اور عزیٰ خدائی بیٹیاں ہیں یا جیسے ہندو کہتے ہیں کہ خدا ایک تھا پھر اس ایک ذات سے تین ذاتیں نکلیں برہما۔ بشن۔ مہیش ۱۲ ف یہ جیسے بہکا شاہ ہے ہیں ۱۲ ف ربی نے کہا مولوی اور مشائخوں کو خدا بنانے کا مطلب یہی کہ وہ اللہ تعالے کی کتاب میں ایک حکم پاتے جو مولویوں اور مشائخوں کے قول کے خلاف ہوتا تو اس کتاب پر عمل نہ کرتے اور مولویوں اور مشائخوں کے کہنے پر چلتے ۱۲ ف سب جھوٹے معبودوں میں ۱۲ ف حسن معنی میں ہے آخر حضرت عیسے بھی اور عزیر بھی یہود اور نصاریٰ کے اپنے مولویوں اور درویشوں کی بخشش غیب کہتے تھے کہ ان کے دعا اور دلیل ہیں ۱۲ ف جس کو یہ حلال کہہ دیں اسکو حلال سمجھ لیتے اور جس کو حرام کہہ دیتے وہی حرام سمجھ لیتے بس یہی خدا بنانا تھا جس کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں رد فرمایا ۱۲ ف یعنی جھوٹی باتیں گھڑنا پھر ان کو اللہ تعالیٰ کا دین بتانا یہ بڑا گناہ ہے اور اسکے عذاب بھی بڑے ہیں ۱۲ ف جگر کی سند اللہ شاہد ہے یا عقل سے نہیں ہے ۱۲ ف جیسے مشرک کہتے ہیں فرشتے اللہ تعالے کی بیٹیاں ہیں یا لات اور منات اور عزیٰ خدائی بیٹیاں ہیں یا جیسے ہندو کہتے ہیں کہ خدا ایک تھا پھر اس ایک ذات سے تین ذاتیں نکلیں برہما۔ بشن۔ مہیش ۱۲ ف یہ جیسے بہکا شاہ ہے ہیں ۱۲ ف ربی نے کہا مولوی اور مشائخوں کو خدا بنانے کا مطلب یہی کہ وہ اللہ تعالے کی کتاب میں ایک حکم پاتے جو مولویوں اور مشائخوں کے قول کے خلاف ہوتا تو اس کتاب پر عمل نہ کرتے اور مولویوں اور مشائخوں کے کہنے پر چلتے ۱۲ ف سب جھوٹے معبودوں میں ۱۲ ف حسن معنی میں ہے آخر حضرت عیسے بھی اور عزیر بھی یہود اور نصاریٰ کے اپنے مولویوں اور درویشوں کی بخشش غیب کہتے تھے کہ ان کے دعا اور دلیل ہیں ۱۲ ف جس کو یہ حلال کہہ دیں اسکو حلال سمجھ لیتے اور جس کو حرام کہہ دیتے وہی حرام سمجھ لیتے بس یہی خدا بنانا تھا جس کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں رد فرمایا ۱۲ ف

		أَحَقُّ أَنْ يُّتَّبَعَ أَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ إِلَّآ أَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝	ہی ہے جو سچے راہ پر لگاتا ہے کہے اسکو تابعداری کی راہ پر لگانا ہے کیا جو سیدھی راہ پر لگاتا ہے اسکی تابعداری بہتر ہے یا اسکی جسکو خود راہ معلوم نہیں مگر اوروں جب وہ راہ پر لگایا جاوے تو تم لوگوں کو کیا ہوا ہے کیسا انصاف کرتے ہو ف
۱۱	یونس ۵	قُلْ لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۚ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے میں اپنی جان کے نفع اور نقصان کا تو مالک نہیں مگر جو خدا چاہے ف ہر قوم کی ایک میعاد (مقرر) ہے جب اسکا وقت آگیا تو ایک گھڑی آگے پیچھے نہیں ہو سکتے ف
۱۱	یونس ۶	قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۚ هُوَ الْغَنِيُّ ۚ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ۚ أَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	کافر (اہل کتاب یا مشرک) کہتے ہیں اللہ کی اولاد ہے ف اس سے پاک ہے ف وہ تو بے پروا ہے ف آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے تمہارے پاس اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے ف کیا تم اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جسکو نہیں جانتے ف
۱۱	"	قُلْ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ أَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ أَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰكُمْ ۚ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَإِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ إِلَّا هُوَ ۚ وَإِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۚ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝	(اے پیغمبر) کہدے لوگو اگر تم میرے دین میں کچھ شک رکھتے ہو ف تو میں تو اللہ کے سوا تم جنکو پوجتے ہو انکو پوجنے والا نہیں البتہ میں اللہ کو پوجتا ہوں جو (ایک دن) تمہاری جان لیگا ف اور مجکو یہ حکم ہوا ہے کہ ایمانداروں میں رہوں اور یہ کہ سب دینوں سے الگ ہو کر اس دین (اسلام) پر اپنا منہ سیدھا رکھو اور ہرگز مشرکوں میں مت ہو اور اللہ کے سوا انکو مت پکار جو نہ تیرا فائدہ کر سکتے ہیں نہ نقصان پھر اگر تو ایسا کرے (بالفرض) تو بیشک تو بھی ظالموں سے ہوگا ف اور اگر اللہ تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اسکے سوا کوئی اسکا دور کرنیوالا نہیں اور اگر تجھ کو کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو اسکے فضل کو کوئی پھیر دینے والا نہیں وہ اپنے بندوں میں سے جسکو چاہے فائدہ پہنچائے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے ف

ف محض بہتان اور بہت بے سمجھ ہے جیسے بت ۱۲ ف اس میں بیان فعلی ہو جاوے اور سمجھ عنایت ہو یہ تو اللہ ہی کر سکتا ہے کہ پتھر کو جاندار اور سمجھ دار کر دے ۱۲ ف کیسا فیصلہ کرتے ہو کہ ایک عاجز بیوقوف بے سمجھ کو اللہ قادر کریم کا شریک ٹھہراتے ہو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیا جو سچے راہ پر لگاتا ہے اسی کی پیروی کرنی چاہیے یا اس کی جو بدوں نہیں سکتا جب تک کوئی اسکو ہلاوے بیت (بعضوں نے کہا مراد وہ شریک ہیں جو جاندار اور سمجھ دار ہیں جیسے مشرک فرشتوں کو یا نصاریٰ مسیح کو سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان میں بھی یہ قدرت نہیں کہ غیر اللہ تعالیٰ کے راہ پر لگائے ہوئے یہ سیدھی راہ پر لگ جاویں کیونکہ ہدایت اور فضل اسی کی ذات ہے ۱۲ ف تو اب ہمارے اعتقاد میں کیونکر ہوگا ۱۲ ف اتنے کاموں میں مالک ہو سکتا ہوں یا وہی نفع اور نقصان کا مالک ہے ۱۲ ف اپنی سیدھی راہ دنیا میں دیتا ہے ۱۲ ف سید علامہ رحمۃ اللہ نے کہا اس آیت میں تعجب ہے ان لوگوں کے لیے جو مشکل کے وقت اللہ کے رسول کو پکارتے ہیں اور اسکے رسول سے دعائیں چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا اور جب آنحضرت صلعم تمام بنی آدم کے سردار ہیں اپنے نفع اور نقصان کا مالک نہیں تو اور کون دوسرے کے نفع اور نقصان کا کیونکر مالک ہو سکتا ہے اور تعجب ہے ان لوگوں سے جو قبروں پر جھکتے ہیں اور قبروں سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں اور شرک پر ہیں ف کسی کو بیٹا یا بیٹی کی کیا ضرورت ہے وہ ہمیشہ باقی رہنا سکا ہمیشہ قائم ہے ۱۲ ف اسکی شان کے لائق نہیں بلکہ تمام نری نادانی اور جہالت ہے جو اس پاک ذات پر ایسے بہتان رکھتے ہیں ۱۲ ف جب چاہے بندوں پر عذاب بھیجے ۱۲ ف کسی حال میں تم کو شک ہو یا یقین ہو ۱۲ ف تم کو مارے گا اسی کے پاس جاؤ گے ۱۲ ف کیونکہ شرک کی بابر کوئی بات نہیں ہے فائدہ اور نقصان دونوں ۱۲ ف ۱۵ عابدین کہتے ہیں قرآن کی جن آیتوں سے جبر کر سارے جہان سے بے پرواہ کر دیا ہے اسی سے دوسری آیتوں میں اختیار ثابت ہوتا ہے اخیر تک تیسری دکانیں ہیں ۱۲ ف یہ ہے نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا مانتے ہیں ۱۲

			انزل من السماء ماء فسالت اودية بقدرها
			فاحتمل السيل زبدا رابيا ومما يوقدون عليه
			في النار ابتغاء حلية او متاع زبد مثله
			كذلك يضرب الله الحق والباطل فاما الزبد
			فيذهب جفاء واما ما ينفع الناس فيمكث في
			الارض كذلك يضرب الله الامثال
۱۳	یوسف	۱۱	الله الذي رفع السموات بغير عمد ترونها ثم
			استوى على العرش وسخر الشمس والقمر كل
			يجري لاجل مسمى يدبر الامر يفصل الآيات
			لعلكم بلقاء ربكم توقنون
			وهو الذي مد الارض وجعل فيها رواسي
			وانهارا ومن كل الثمرات جعل فيها زوجين
			اثنين يغشى الليل النهار ان في ذلك لآيات
			لقوم يتفكرون
			وفي الارض قطع متجاورات وجنات من
			اعناب وزرع ونخيل صنوان وغير صنوان
			يسقى بماء واحد ونفضل بعضها على بعض
			في الاكل ان في ذلك لآيات لقوم يعقلون
			وان تعجب فعجب قولهم ءاذا كنا ترابا
			ءانا لفي خلق جديد اولئك الذين كفروا
			بربهم واولئك الاغلال في اعناقهم واولئك
			اصحاب النار هم فيها خالدون
			ويستعجلونك بالسيئة قبل الحسنة وقد
			خلت من قبلهم المثلات وان ربك لذو
			مغفرة للناس على ظلمهم وان ربك لشديد
			العقاب
			ويقول الذين كفروا لولا انزل عليه آية من
			ربه انما انت منذر ولكل قوم هاد
			الله يعلم ما تحمل كل انثى وما تغيض
			الارحام وما تزداد وكل شيء عنده بمقدار
			عالم الغيب والشهادة الكبير المتعال
			سواء منكم من اسر القول ومن جهر به
			ومن هو مستخف بالليل وسارب بالنهار
			له معقبات من بين يديه ومن خلفه يحفظونه
			من امر الله ان الله لا يغير ما بقوم حتى
			يغيروا ما بانفسهم واذا اراد الله بقوم سوءا
			فلا مرد له وما لهم من دونه من وال
			هو الذي يريكم البرق خوفا وطمعا وينشئ
			السحاب الثقال ويسبح الرعد بحمده
			والملائكة من خيفته ويرسل الصواعق
			فيصيب بها من يشاء وهم يجادلون في الله
			وهو شديد المحال
			له دعوة الحق والذين يدعون من
			دونه لا يستجيبون لهم بشيء الا كباسط
			كفيه الى الماء ليبلغ فاه وما هو ببالغه
			وما دعاء الكافرين الا في ضلال
			قل افاتخذتم من دونه اولياء لا
			يملكون لانفسهم نفعا ولا ضرا قل
			هل يستوي الاعمى والبصير ام هل
			تستوي الظلمات والنور ام جعلوا لله شركاء
			خلقوا كخلقه فتشابه الخلق عليهم قل
			الله خالق كل شيء وهو الواحد القهار
			افمن هو قائم على كل نفس بما كسبت
			وجعلوا لله شركاء قل سموهم
			ام تنبئونه بما لا يعلم في الارض
			ام بظاهر من القول
			قل انما امرت ان اعبد الله ولا اشرك

اسی کے لئے حق کا پکارنا (یعنی توحید) ہے اور جن کو لوگ اس کے سوا پکارتے ہیں وہ
ان کی درخواست کا کچھ جواب نہیں دے سکتے (یعنی ان کی درخواست پوری نہیں کر سکتے)
اور ان سے کسی کی درخواست ایسی ہے جیسے کوئی پانی کی طرف سے تم کو
بلائے (اور) وہ اس کے منہ تک پہنچنے والا نہ ہو (یعنی جیسے پانی کو بلانا بیکار ہے
اور اس سے کسی کی درخواست پوری نہیں ہو سکتی اسی طرح ان کا پکارنا بیکار ہے)
اور (اس سے) کسی کی درخواست (کچھ) نہیں (پوری ہو سکتی) مگر اس طرح
(پوری ہو سکتی) جیسے کوئی اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے
تاکہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ پانی کبھی اس کے منہ تک پہنچنے والا
نہیں اور کافروں کا پکارنا (عبادت یا دعا کرنا) محض لغو ہے۔
کہدے پھر کیا تم نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا مالک بنا لیا جو
ذات کے نفع اور نقصان کا بھی) اختیار نہیں رکھتے (تو ہمارے نفع نقصان
کا انکو کیا اختیار ہوگا) کہدے کیا اندھا اور آنکھیار برابر ہیں یا کیا اندھیرا اور اجالا
برابر (کفر اور ایمان برابر) ہیں یا ان کافروں نے ان لوگوں کو خدا کا شریک
ٹھیرایا ہے جنہوں نے خدا کی طرح کچھ پیدا کیا ہے اور اس پیدائش سے انکو
دھوکا ہوا ہے کہدے اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ اکیلا (سب پر)
غالب ہے پھر کیا جو (یعنی خداوند کریم) ہر شخص کے کاموں کی خبر رکھتا ہے اور اسکی
(یہی خبر رکھتا ہے) کہ ان کافروں نے اسکے شریک ٹھیرا لیے ہیں کہدے (بھلا)
انکے نام تو بتاؤ یا کیا تم خدا کو وہ بات بتلاتے ہو جو (ساری) زمین میں
(کہیں بھی) نہیں جانتا یا (محض) اوپر ہی اوپر کی ایک بات بکتے ہو
کہدے مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ اللہ کو پوجوں اور کسی کو اسکا شریک نہ بناؤں

			إِلَيْهِ أَحَدًا وَأَنَّهُ مَآبٌ ۝	میں ہی کیطرف لوگ بلاتا ہوں اور اسی کیطرف مجکو لوٹ جانا ہے
۱۳	ابراھیم	۵	وَجَعَلُوا لِلّٰهِ أَندَادًا لِّيُضِلُّوا عَن سَبِيلِهِ ۚ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ۝	اور ان لوگوں نے اللہ کے ساجھی ٹھیرائے ہیں اسلیئے کہ لوگوں کو اللہ کے رستہ سے بہکا دیں کہدے (چند روز دنیا کے) مزے اڑا لو پھر تو تم کو دوزخ میں جانا ہے ف۱
۱۴	النحل	۱۲	وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝	اور جن معبودوں کو یہ مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ نہیں پیدا کرسکتے بلکہ خود (دوسرے کے) پیدا کیے ہوئے ہیں مردے ہیں انمیں (آدمی کی طرح بھی) جان نہیں ہے اور انکو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب زندہ ہونگے ف۲
۱۶	"	۶	وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِن دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝	اور اللہ کو سجدہ کرتے ہیں جتنی جاندار ہیں اور زمین میں ہیں اور فرشتے سب اللہ کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ (اسکی عبادت سے) غرور نہیں کرتے وہ (یعنے فرشتے) اوپر کیطرف سے اپنے مالک سے ڈرتے ہیں ف۳ اور انکو جو حکم ہوتا ہے وہ بجا لاتے ہیں
۱۷	"	۷	وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ ۝ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۝ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ ۝ وَيَجْعَلُونَ لِلّٰهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ ۝ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۖ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ	اور جتنی نعمتیں تمہارے پاس ہیں وہ بھی سب اللہ کی دی ہوئی ہیں پھر جب تمکو تکلیف پہنچتی ہے تو (بھی) اسی کے آگے بلبلاتے ہو پھر جب وہ تمہاری تکلیف دور کردیتا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ (جو کافر ہیں) اپنے مالک کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں ف۴ انکا مطلب یہ ہے کہ ہمارے دیے کی ناشکری کریں خیر (چند روز) مزہ اٹھالو آگے چلکر تم کو معلوم ہوگا اور یہ لوگ (کافر) جو ہمنے انکو دیا ہے اسمیں سے کچھ حصہ انکا ٹھیراتے ہیں جنکو شعور ہی نہیں ہے ف۵ قسم خدا کی (اے کافرو) جو تم جھوٹ باندھتے ہو اسکی باز پرس تم سے ہوگی اور کہتے ہیں اللہ کی بیٹیاں ہیں ف۶ وہ پاک ذات ہے ف۷ اور انکو من مانی بیٹے ملے اور ف۸ جب انمیں سے کسی کو بیٹی کی خبر دیجاتی ہے (کہ تمہارے گھر بیٹی پیدا ہوئی) تو (مارے رنج کے) اسکا منہ کالا پڑجاتا ہے اور گھٹ کر رہجاتا ہے ف۹ (بیٹی پیدا ہونے کی) بری خبر کیوجہ سے جو اسکو دی گئی تھی لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (دل میں) سوچتا ہے کیا اسکو ذلت کے ساتھ رہنے دے یا اسکو مٹی میں دبادے سنو تو یہ (کافر اللہ کے لیے) کیا بری تجویز کرتے ہیں ف۱۰ جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے ف۱۱ انہیں کو ایسی بری باتیں مبارک رہیں ف۱۲ اور اللہ کی

ف۱ تو جو کوئی تم کو یہ بتائے وہ کو یا خدا کو نہیں مانتا اس کی عبادت سے انکار کرتا ہے ۱۲ ف۲ ان کا یہ جاکیا دعوے کہ ہمیں انکو پکارو ۱۲ ف۳ ڈرانے کے لئے ذرا جیسے کوئی بادشاہ سے بغاوت کرے تو اس سے کچھ نہیں بگاڑ سکتا جو بچ سکے کہ آخر قتل کیا جائیگا ۱۲ ف۴ کہتے ہیں آخرت میں ان بتوں میں جان پڑے گی وہ اپنے پوجنے والوں سے بیزار ہونگے ۱۲ ف۵ کیونکہ انکا نام لیتے ہوئے دل کانپتا ہے ۱۲ ف۶ چاہتے ہوئے کسی سے فریاد کرتے ہو ۱۲ ف۷ مکہ کا فر فرشتوں کو دیکھا کیا ہے کہ جب دکھ بیماری یا مصیبت انکی دعا ہوتی ہے تو جا بجا سجدے کرتے ہیں بعضے قبروں پر جاکر منت اور نذر نیاز چڑھاتے ہیں افسوس صد افسوس نالائق تو اسر تبے دعا کی اور احسان دوسرے کا مانتے ہے ۱۲ ف۸ یہ نہیں ہے کہ انکو بیٹے ملے ہوں ف۹ معاذ اللہ اپنے مالک اور محسن حقیقی کو چھوڑ کر ان بتوں کی خوشامد کرنا اس نمک حرامی کی سزا بہت سخت ہے ۱۲ ف۱۰ کل بتوں کو جو اللہ بے جان اور بے شعور ہیں بیٹیاں ٹھیرایا ہے اس میں سے کچھ حصہ ان کا ٹھیراتے ہیں جن کا حال انکو معلوم نہیں بعضے ان کی حقیقت نہیں جانتے کہ وہ مجبور محض ہیں وہ بیچارے اپنا کام بنالیں دوسرے کا کیا بنادیں گے اگر ان کی حقیقت جانتے ہوتے تو کبھی اس قسم کی بیہودہ باتیں انکا حصہ نہ لگاتے ۱۲ - ۱۲ - ف۱۱ آخرت کو ایسا سستا کی چیز بنا رکھا ہے ۱۲ ف۱۲ اسکو بیٹا ہے نرینہ بیٹا دیکھو تو خدا کو تو بیٹیاں نہیں اور انکو ملے ۱۲ ف۱۳ ان کافروں کا حال یہ ہے ۱۲ ف۱۴ بیٹا ہونے پر جسکو اپنے لیئے پسند نہیں کرتے وہ اس خداوند کریم کے لیے جسکو سب طرح کی قدرت ہے کیونکر تجویز کرتے ہیں ۱۲ ف۱۵ زندہ گاڑنے سے اکثر مشرکین عرب کرتے تھے ۱۲ ف۱۶ یہ کافر جو فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے ہیں ۱۲ ف۱۷ مٹی سے شرما کر اسکو بیٹا گاڑنا جہالت اور کفر کی دلیل ہے ۱۲

			أَحَكِيمٌ	
۱۴	النحل	۱۰	وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝	(اور یہ لوگ کہ) اللہ کے سوا جن چیزوں کو پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرسکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں
			أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝	(وہ) مردے ہیں زندہ نہیں اور نہیں جانتے کہ کب (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے
۱۵	بنی اسرائیل	۱۱	لَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَخْذُولًا ۝	(اے پیغمبر) خدا کے ساتھ دوسرا کسی معبود نہ بنا بیٹھ نہیں تو (بدنام اور خدا کی رحمت سے) محروم ہو کر بیٹھے گا
″	″	۳	وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ	اور تیرے مالک نے یہ چکوتا کر دیا ہے کہ اسکے سوا اور کسی کو نہ پوجو
″	″	۴	أَفَأَصْفَاكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِينَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَاثًا ۚ إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِيمًا ۝	مشرکو یہ بھی کوئی بات ہے کیا خدا نے تمہارے لیے بیٹے چن چھوڑے اور اپنے لیے بیٹیاں یعنے فرشتے یہ تو تم بڑی (غلط) بات کہہ رہے ہو
″	″	۶	قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ۝	(اے پیغمبر) کہدو خدا کے سوا تم جنکو (خدا کا شریک) سمجھتے ہو انکو پکار دیکھو وہ تو تمہارا بھی اختیار نہیں رکھتے کہ کوئی تکلیف تمہاری دور کردیں یا اسکو سرکا دیں (کسی اور پر ڈال دیں) جن لوگوں کو یہ مشرک پکارتے ہیں ان میں جو زیادہ مقرب ہیں وہ اپنے مالک تک (خود) وسیلہ چاہتے ہیں اور اسکی مہربانی کی امید رکھتے ہیں اور اسکے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں اسلیے کہ تیرے مالک کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے
″	″	۷	وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ ۖ فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا ۝	اور جب سمندر میں تم آفت میں گرفتار ہوتے ہو تو اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارا کرتے ہو سب بھول جاتے ہیں پھر جب تمکو خشکی میں بچا لاتا ہے تو (خدا سے) پھر بیٹھتے ہو اور آدمی بڑا ناشکرا ہے
۱۶	الکہف	۱۲	فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝	اب جسکو اپنے مالک سے ملنے کی امید ہو اسکو چاہیے اچھا کام کرے (شرع کے موافق خلوص کے ساتھ) اور اپنے مالک کی عبادت میں کسی (مخلوق) کو شریک کرے
۱۶	مریم	۳۵	مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ ۖ سُبْحَانَهُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا	خدا کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے وہ پاک ذات ہے بیٹا بیٹی اسکے کہاں ہو سکتے ہیں جب وہ کوئی کام ٹھیرا لیتا ہے تو فرماتا ہے ہو وہ ہو جاتا ہے اور بیشک اللہ میرا مالک ہے اور تمہارا

ف ۱ مخلوقات کی مشابہت سے پاک ہے ۱۲ ف ۲ زندہ پانی بہا سکتے ہیں نہ بچہ کما سکتے ہیں نہ ہوگے انکو کیا سکتے ہیں ۱۲ ف ۳ لوگوں میں اور فرشتوں میں ۱۲ ف ۴ یعنے بت اور فرشتے یہ مشرکوں کی امت کے لوگ ہیں اور امت کو یہ سمجھانا منظور ہے کہ پیغمبر خدا کی اتنی بڑی شان ہے کہ ساری دنیا سے کافر ہو کر خدا کے ساتھ دوسرے بھی شریک کریں تو ذلیل اور خوار اور اس کی رحمت سے محروم ہو جائیں وائے برحال دوسرے مشرکوں کے ۱۲ ف ۵ یعنے جس کو چاہے نیست و نابود کر دے ۱۲ ف ۶ خلاصہ یہ ہے کہ پیغمبر اور فرشتے ۱۲ ف ۷ کہ مقربوں کو اور نیکوں کو اور ذلیلوں کو ۱۲ ف ۸ طوفان آتا ہے تو سنے کا ہوش نہیں رہتا ۱۲ ف ۹ یعنے جس خدا کی یہ شان ہے کہ سمندر میں ایک لمحہ میں تمام امت کو ہلاک کر دے اسکو کیا مشکل ہے کہ تم کو خشکی میں ہلاک کر دے اور تم کو اس سے بچانے والا کوئی نہیں ہے ۱۲ ف ۱۰ یعنے جب تم آگے بڑھ گئے میں وہ تمہاری نافرمانی کی سزا تم کو نہیں دیتا ۱۲ ف ۱۱ وہ پیغمبر کا قاتل ہو یا نہ ہو ۱۲ ف ۱۲ یعنے کوئی کام کرنے سے پہلے خدا کی رضامندی کر لیا کرو ۱۲ ف ۱۳ وہ سب کا مالک اور خالق ہے بیٹا تو باپ کے برابر ہوتا ہے ۱۲ ف ۱۴ یعنے جس کا ہاتھ پکڑ کر چلنا تھا اسکو بیٹا یا بیٹی کی کیا ضرورت ہے اور جسکا کہا ماننا تھا اسکو بیٹا یا بیٹی کی کیا ضرورت ہے اور جسکے برابر دوسرا کوئی ہو سکتا ہے وہ خدا کا مقرب کیونکر بیٹا بنا سکتا ہے وہ تو لاشریک ہے اگر اسکا کوئی شریک ہو تو وہ خدا نہ ہوگا کیونکہ ہر ایک شخص اپنا کارخانہ دوسرے سے الگ بنانا چاہتا ہے اور اس میں دوسرے کا دخل نہ چاہتا ہے ۱۲ ف ۱۵ یعنے اگر ایسا کرے تو پہلے ۱۲ ف ۱۶ عمدہ بیٹے دوسرے بندے کہتے ہیں ۱۲ منہ

۱۶	مریم	۹	وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝ كَلَّا ۭ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝
		۱۰	وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـــًٔا اِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝
۱۷	الانبیاء ۲		اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ
		۲۹	وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝
		۴۳	اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ۭ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۝ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ

اور ان مشرکوں نے اللہ کے سوا اور معبود اسلیے ٹھیرائے ہیں کہ (قیامت کے دن) وہ انکا بچاؤ ہوں ہرگز نہیں وہ معبود انکا کچھ بچاؤ نہ کرینگے بلکہ (الٹے) انکی عبادت کا انکار کرینگے اور انکے دشمن بن جائینگے (انکے مخالف ہو بیٹھیں گے) اور کافر (نصاریٰ بعضے مشرکین) کہتے ہیں اللہ کی اولاد ہے (اے) کافرو تم تو بڑی سخت بات (کفر) لائے (جس کی وجہ) سے عجب نہیں آسمان پھٹ پڑیں۔ اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ پاش پاش ہو کر گر جائیں اسلیے کہ انہوں نے اللہ کو اولاد والا کہا اور خدا کے شان کے لائق نہیں ہے کہ اسکی اولاد ہو آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اس کے سامنے غلام (بندہ ناچیز) بنکر حاضر ہونگے کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا اور کے خدا بنائے ہیں (اے پیغمبر ان سے) کہہ اچھا اپنی دلیل لاؤ (قرآن) ان لوگوں کی کتاب ہے جو میرے ساتھ ہیں اور ان لوگوں کی جو مجھ سے پہلے گذرے یہ کتابیں ہیں بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر کافر حق بات کو نہیں جانتے (جب حق بات بیان کیجاتی ہے) تو ٹال دیتے ہیں (منہ پھیر لیتے ہیں) اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس پر بھی وحی بھیجتے رہے دیکھو میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو میرے ہی کو پوجتے رہنا اور (کافر) کہتے ہیں رحمان (خدا) اولاد رکھتا ہے وہ (ایسی باتوں سے) پاک ہے اور ان میں سے جو کہے میں خدا کے سوا بندگی کے لائق ہوں تو ہم اسکو جہنم کی سزا دینگے اور شریروں کو ہم ایسے ہی سزا دیتے ہیں۔ کیا ہمارے سوا بھی کوئی انکے خدا ہیں جو ہم سے (ہمارے عذاب سے) انکو بچا سکتے ہیں وہ اپنی آپ مدد نہیں کر سکتے اور نہ ہمارے مقابلہ میں کوئی انکا ساتھ دے سکتا ہے (اے مکہ کے کافرو) تم اور جنکو تم خدا کے ... سوا پوجتے ہو دوزخ کا ایندھن ہونگے تم (سب) کو دوزخ میں جانا پڑیگا اگر یہ خدا ہوتے (جیسے یہ مشرک سمجھتے ہیں)

		ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	تو جن چیزوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۲	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۳	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۴	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۵	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۶	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۷	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۸	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۹	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۱۰	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۱۱	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۱۲	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۱۳	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۱۴	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۱۵	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۱۶	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۱۷	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۱۸	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۱۹	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۲۰	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۲۱	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۲۲	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۲۳	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۲۴	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۲۵	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۲۶	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۲۷	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۲۸	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۲۹	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۳۰	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۳۱	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۳۲	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۳۳	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۳۴	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۳۵	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۳۶	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۳۷	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۳۸	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۳۹	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۴۰	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۴۱	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۴۲	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۴۳	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۴۴	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۴۵	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۴۶	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۴۷	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۴۸	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۴۹	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۵۰	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۵۱	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۵۲	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۵۳	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۵۴	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۵۵	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۵۶	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۵۷	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۵۸	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۵۹	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۶۰	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۶۱	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۶۲	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۶۳	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۶۴	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۶۵	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۶۶	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۶۷	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۶۸	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۶۹	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۷۰	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں
	۷۱	ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز	انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے
	۷۲	اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم والی اللہ ترجع الامور	اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں
	۷۳	یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب	اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کام کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو یہ اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں

			وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً	
			وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِنْ بَعْدِهِ	
			مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا	
			لَهُ خُوَارٌ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ	
			لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ	
			سَبِيلًا اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا	
			ظَالِمِينَ ۝ وَلَمَّا سُقِطَ	
			فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ	
			قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِنْ	
			لَمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ	
			لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ	
			الْخَاسِرِينَ ۝ وَلَمَّا رَجَعَ	
			مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ	
			أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا	
			خَلَفْتُمُونِي مِنْ بَعْدِي	
			أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ	
			وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ	
			بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ	
			إِلَيْهِ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ	
			الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي	
			وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي	
			فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ	
			وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ	
			الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝	
			قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي	
			وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي	
			رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ	
			الرَّاحِمِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ	
			اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ	
			غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ	
			فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	
			وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي	
			الْمُفْتَرِينَ ۝ وَالَّذِينَ	
			عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ	
			تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا	
			إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا	
			لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَلَمَّا	
			سَكَتَ عَنْ مُوسَى الْغَضَبُ	
			أَخَذَ الْأَلْوَاحَ وَفِي	
			نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ	
			لِلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ	
			يَرْهَبُونَ ۝ وَاخْتَارَ	
			مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ	
			رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا فَلَمَّا	
			أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ	
			رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ	
			مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا	
			بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا	
			إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ	
			تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ	
			وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ أَنْتَ	
			وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا	
			وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ	
			الْغَافِرِينَ ۝ وَاكْتُبْ لَنَا	
			فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً	
			وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا	
			إِلَيْكَ قَالَ عَذَابِي	
			أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ	
			وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ	
			شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا	
			لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ	
			الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ	
			بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ ۝	

بہک رہے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ٹھیک راہ پر ہیں ۝ کیا یہ لوگ اس پر بھی غور نہیں کرتے کہ ان کے ساتھی کو کوئی جنون نہیں ہے وہ تو بس کھلا کھلا ڈر سنانے والا ہے ۝ کیا یہ لوگ آسمان و زمین کی بادشاہت میں اور ہر اس چیز میں جو اللہ نے پیدا کی ہے غور نہیں کرتے اور اس بات میں کہ شاید ان کا وقت موعود قریب آ پہنچا ہو پس اس کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے ۝ جسے اللہ گمراہ کر دے اس کے لیے کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور وہ انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے ۝ یہ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا لنگر کب ہے کہہ دو اس کا علم تو میرے رب ہی کو ہے اسے اپنے وقت پر وہی ظاہر کرے گا وہ بڑا بھاری واقعہ ہوگا آسمان و زمین میں وہ دہشت ناک ہوگا وہ تم پر اچانک ہی آ جائے گا ۝ یہ تم سے ایسے پوچھتے ہیں جیسے تم اس کی تلاش میں لگے ہوئے ہو کہہ دو اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۝ کہہ دو میں اپنے لیے کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب کا علم رکھتا ہوتا تو بہت سے فائدے اپنے لیے حاصل کر لیتا اور کوئی تکلیف مجھے نہ پہنچتی میں تو صرف ایمان والوں کو خبردار کرنے اور خوشخبری سنانے والا ہوں ۝ وہ اللہ ہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس کے پاس سکون حاصل کرے پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانک لیا تو اسے ہلکا سا حمل رہ گیا جسے لیے چلتی پھرتی رہی پھر جب وہ بوجھل ہو گئی تو دونوں نے اللہ سے دعا کی کہ اگر تو نے ہمیں اچھا سا بچہ دیا تو ہم ضرور شکر گزار بنیں گے ۝ پھر جب اللہ نے انہیں اچھا سا بچہ دیا تو اس کی دی ہوئی چیز میں دوسروں کو اللہ کا شریک ٹھہرانے لگے اللہ ان کے شرک سے بہت بلند ہے ۝ کیا وہ ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کیے جاتے ہیں ۝ نہ تو وہ ان کی کچھ مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں ۝ اور اگر تم ان کو سیدھی راہ کی طرف بلاؤ تو وہ تمہارے پیچھے نہ آئیں گے تمہارے لیے دونوں برابر ہے خواہ تم انہیں بلاؤ یا چپ رہو ۝ بیشک جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری ہی طرح کے بندے ہیں پس اگر تم سچے ہو تو انہیں پکار دیکھو وہ تمہاری پکار کا جواب دیں ۝ کیا ان کے پاؤں ہیں کہ وہ چلیں یا ان کے ہاتھ ہیں کہ وہ پکڑیں یا ان کی آنکھیں ہیں کہ وہ دیکھیں یا ان کے کان ہیں کہ وہ سنیں کہہ دو اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو پھر میرے خلاف چالیں چلو اور مجھے مہلت نہ دو ۝ میرا مددگار اللہ ہے جس نے کتاب نازل کی اور وہ نیک بندوں کی مدد کرتا ہے ۝ اور تم اس کے سوا جنہیں پکارتے ہو وہ نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں ۝ اور اگر تم ان کو سیدھی راہ کی طرف بلاؤ تو وہ نہ سنیں گے اور تم انہیں دیکھو گے کہ وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ نہیں دیکھتے ۝ درگزر کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دیتے رہو اور جاہلوں سے کنارہ کر لو ۝ اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تمہیں آئے تو اللہ کی پناہ مانگ لو بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے ۝ بیشک جو لوگ متقی ہیں جب انہیں شیطان کی طرف سے کوئی خیال آ کر ستاتا ہے تو وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور یکایک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں ۝ اور ان کے بھائی بند انہیں گمراہی میں کھینچتے ہیں پھر وہ کمی نہیں کرتے ۝ اور جب تم ان کے پاس کوئی نشانی نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے اپنی طرف سے کیوں نہیں بنا لی کہہ دو میں تو صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے یہ تمہارے رب کی طرف سے بصیرت کی روشنی ہے اور ہدایت و رحمت ہے ایمان لانے والوں کے لیے ۝ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو شاید تم پر رحم کیا جائے ۝ اور اپنے رب کو دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ اور بلند آواز سے کہنے کے بغیر صبح و شام یاد کرتے رہو اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ ۝ بیشک جو فرشتے تمہارے رب کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں ۝

۱۸ الکہف ۶ وَيُنْذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۝ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ۝ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا ۝ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا ۝ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ۝ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ۝ ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا ۝ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ۝ وَرَبَطْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُونِهِ إِلَٰهًا لَقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا ۝ هَٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝ وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ مِرْفَقًا ۝ وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِنْهُ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْشِدًا ۝ وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝ وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ۝ إِنَّهُمْ إِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ۝ وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا ۝ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۝ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ۝ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَنْ يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ۝ وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ۝ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ مَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ۝ وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۝ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ۝ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ۝ أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا رَجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا ۝ وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ۝ وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هَٰذِهِ أَبَدًا ۝ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُدِدْتُ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا ۝ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا ۝ لَٰكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ۝ وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِنْ تَرَنِ أَنَا أَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَوَلَدًا ۝ فَعَسَىٰ رَبِّي أَنْ يُؤْتِيَنِ خَيْرًا مِنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا ۝ أَوْ يُصْبِحَ مَاؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا ۝ وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَىٰ مَا أَنْفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا ۝ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ فِئَةٌ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۝ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ۝ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرًا ۝ الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا ۝ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۝ وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّنْ نَجْعَلَ لَكُمْ مَوْعِدًا ۝ وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ۝ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ۝ مَا أَشْهَدْتُهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا ۝ وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَوْبِقًا ۝ وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ مُوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۝ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنْذِرُوا هُزُوًا ۝ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ۝ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ لَنْ يَجِدُوا مِنْ دُونِهِ مَوْئِلًا ۝ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَوْعِدًا ۝ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ۝ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ۝ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ۝ قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا ۝ فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا ۝ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ۝ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ۝ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝ فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ۝ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ۝ فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ۝ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ۝ قَالَ هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ۝ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۝ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا ۝ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝ وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا ۝ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝ فَأَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَنْ تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ۝ قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُكْرًا ۝ وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ۝ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَمْ نَجْعَلْ لَهُمْ مِنْ دُونِهَا سِتْرًا ۝ كَذَٰلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتَّىٰ إِ

بل اکثرھم لا یعلمون ۝ امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض ءالہ مع اللہ قلیلا ما تذکرون ۝ امن یھدیکم فی ظلمت البر والبحر ومن یرسل الریح بشرا بین یدی رحمتہ ءالہ مع اللہ تعالی اللہ عما یشرکون ۝ امن یبدؤا الخلق ثم یعیدہ ومن یرزقکم من السماء والارض ءالہ مع اللہ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین ۝

۲۰ النمل ۷ انما امرت ان اعبد رب ھذہ البلدۃ الذی حرمھا ولہ کل شیء وامرت ان اکون من المسلمین ۝

۲۸ القصص ۹ ولا یصدنک عن ایت اللہ بعد اذ انزلت الیک وادع الی ربک ولا تکونن من المشرکین ۝

۰ ۰ ۰ ولا تدع مع اللہ الھا اخر لا الہ الا ھو کل شیء ھالک الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون ۝

۲۹ العنکبوت ۲ ان الذین تعبدون من دون اللہ لا یملکون لکم رزقا فابتغوا عند اللہ الرزق واعبدوہ واشکروا لہ الیہ ترجعون ۝

۰ ۰ ۶ یعبادی الذین امنوا ان ارضی واسعۃ

بلکہ اکثر لوگ نادان ہیں ۱۲ ف بلا مصیبت کا مارا (شخص) بیقراری میں جب پکارتا ہے تو کون اسکی دعا قبول کرتا ہے اور تکلیف دور کرتا ہے اور کون تم کو زمین میں ایک دوسرے کا جانشین بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے (نہیں کہو گے) کہ اللہ کے ساتھ اور کوئی خدا ہے تم بہت کم سوچتے ہو ۱۲ ف بلا عقلی اور جہل کی اندھیریوں میں تاروں کو کھلا اور اپنی رحمت (مینہ) سے آگے (بارش کی) خوشخبری کو بھیجتا ہے کون ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے (نہیں ہرگز نہیں) اللہ کی شان اس سے بہت بلند ہے ۱۲ ف جنکو یہ لوگ اللہ کا شریک بناتے ہیں اللہ کی شان اس سے بہت بلند ہے) بڑی ہی بہتر ہے کون ہے جو تمام چیزوں کو پہلے بناتا ہے پھر انکو دوبارہ کرتا ہے (مار کر جلاتا ہے) اور کون ہے جو آسمان اور زمین سے تم کو روزی دیتا ہے کیا (اب بھی یوں کہو گے) اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی ہے (نہیں ہرگز نہیں اے پیغمبر) کہدے اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدے) مجھے تو یہ حکم ہوا ہے کہ شہر (مکے) کی مالک پروردگار کی جسنے اسکو عزت دی اور سب چیزیں اسی کی ہیں (اسی نے بنایا) اور مجھے (یہی) حکم ہوا ہے کہ میں (اسکا تابعدار رہوں (مسلمان فرمانبردار) اور یہ کہ میں اللہ کی آیتیں تم پر پڑھ کر سناؤں بعد اسکے کہ یہ کافر ان (پر چلنے) سے (یا ان کو پڑھکر سنانے سے) تم کو روک دیں اور تو (لوگوں کو) اپنے مالک کیطرف بلاتا رہ (دین کی دعوت کرتا رہ) اور مشرکوں میں شریک نہ ہو ۱۲ ف اور اللہ کے سوا کسی دوسرے خدا کو مت پکار اسکے سوا کوئی خدا ہی نہیں ہے (سب اسکے بندے اور غلام ہیں) سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں مگر اسکی (پاک) ذات اللہ ہی کی حکومت ہے اور تم کو اسی کے پاس لوٹ جانا ہے ۱۲ ف

جن دیوتاؤں کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ تمکو روزی دینے کا کچھ اختیار نہیں رکھتے (اگر تم کو روزی مانگنا ہے) تو اللہ سے روزی مانگو اور اسی کو پوجو اور اسی کا شکر کرو اور اسی کیطرف تمکو لوٹ جانا ہے ۱۲ ف

میرے ایماندار بندو میری زمین کشادہ ہے تو (کہیں بھی رہکر میرا

ف (یعنی صرف یہی نہیں کہتے ۱۲ ف یا کہ تم کو زمین کا حاکم بنانے سے یہ مطلب ہے کہ ایک قرن گذر جاتا ہے دوسرے قرن کے لوگ آکے قائم مقام بنتے ہیں ۱۲ ف ۳ کہ تو اندیشہ ہو یا بالکل نہیں ہوسکتے ۱۲ ف ۴ اسنے ستارے بنائے ہیں جن سے خشکی اور تری کی راہ معلوم ہوتی ہے ۱۲ ف کہاں یہ جھوٹے معبود کہاں اللہ تعالے جو سب کا مالک ہے ۱۲ ف حالانکہ کافر حشر کے قائل نہ تھے مگر اللہ تعالے نے کافروں کی قائل کیا کہ حشر ضرور ہونا ہے جس نے بنایا جس نے شروع میں تم کو پیدا کر دیا اسکے نزدیک دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے ف آسمان سے مینہ برساتا ہے زمین سے پیداوار نکالتا ہے ۱۲ ف شرک کی کوئی مستند دلیل پیش کرو ۱۲ ف وہاں جو کوئی چلا جائے اس کو امن ہے وہاں کے جانور کو کوئی ستا نہیں سکتا وہاں کے درخت اور گھاس کو کوئی کاٹ نہیں سکتا ہے ۱۲ ف پیغمبر شرک نہیں کر سکتے اس سے مقصود امت کے لوگوں کو جتلانا ہے کہ مشرکوں کی صحبت سے پیغمبر کہیں اگلی باتوں میں نہ آجائیں ۱۲ ف ۱۱ ہمیشہ قائم ہے اسکو کبھی فنا نہ ہے ذلیل و خراب ہونا بھی ایسا ہی ہے جیسا اول بار پیدا ہونا ہے جب یہ ہے تو ان کو ڈرنا چاہئے کہ ہمارے زمین آسمان کے لوگ فنا ہونے والے ہیں ہمارا کیا ٹھکانا ہے ۱۲ ف ۱۲ ہمارے اعمال کا بدلہ دیگا ۱۲

			إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝	پوجا کرتے ہو۔
۲۱	العنکبوت	۷	فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۝ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ۝ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ وَلِيَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝	پھر (مشرک) لوگ جب جہاز میں سوار ہوتے ہیں تو خدا کو پکارتے ہیں خالص اسی کا پوجا کرتے ہیں پھر جب خدا انہیں اپنے فضل سے) انکو بچا کر خشکی پر لاتا ہے تو خشکی پر آتے ہی شرک کرنے لگتے ہیں انکا مطلب ہے کہ ہمنے جو (دریا سے نجات) دی اسکی ناشکری کریں اور مزے اڑائیں خیر آگے چلکر انکو معلوم ہو جائیگا۔
۳۰	الروم	۴۱	وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۝ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ أَمْ أَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ۝	اور لوگوں (کا یہ حال ہے) ان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے مالک کیطرف رجوع ہو کر اسکو پکارتے ہیں پھر جب اپنی مہربانی (کا مزہ) انکو چکھاتا ہے تو ایک گروہ ان میں کا اسی وقت شرک کرنے لگتا ہے انکا مطلب یہ ہے کہ ہمنے جو (نعمت) انکو دی (شرک کرکے) اسکی ناشکری کریں خیر چند روز دنیا کا مزہ اٹھالو تو آگے چلکر تمکو معلوم ہو جائیگا کیا ہم نے انپر کوئی سند اتاری ہے وہ انکو شرک کرنے بتلا رہی ہے۔
۳۰	"	۴۰	اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَٰلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝	تو اللہ تہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے پھر تم کو روزی دی پھر تمکو مارے گا پھر تمکو جلائیگا کیا جنکو تم نے (خدا کا) شریک سمجھا ہے وہ ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکتے ہیں یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اللہ انسے کہیں پاک اور برتر ہے۔
۳۱	لقمٰن	۲	وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝	اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا اللہ کا شریک کسی کو مت بنانا کیونکہ شرک بڑا (سخت) گناہ ہے
"	"	۴	وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۖ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ۝	اور جب (سمندر میں) سائبانوں کی طرح انکو (پانی کی) موج ڈھانکتی ہے (اور ڈوبنے کا ڈر ہوتا ہے) تو اسوقت سچے دل سے اللہ ہی کی بندگی کرکے اسی کو پکارتے ہیں پھر جب وہ انکو بچا کر خشکی میں لے آتا ہے تو کوئی تو انصاف پر قائم رہتا ہے اور ہماری نشانیوں کا وہی انکار کرتے ہیں جو دغاباز ناشکرے ہیں
۳۳	الاحزاب	۳	قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ	(اے پیغمبر) کہدے بھلا اگر خدا تمہارے ساتھ برائی کرنا چاہے تو تم کو اس (کے ہاتھ) سے کون بچا سکتا ہے یا اگر تم پر رحم کرنا چاہے (تو تم کو کون

ف ہدایت کے یہی مسلمانوں کے باپ میں اتری جو کافروں کے ڈر سے اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کر سکتے تھے جس ملک میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ ہو سکے وہاں سے نکل جانا چاہیے اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ ہے کہیں تنگ نہیں ہے اور ہر ملک میں اللہ تعالیٰ رازق ہے وہ ہر طرح روزی پہنچائے گا ایک حدیث میں ہے کہ جو کوئی اپنا دین بچائے گا ایک ملک سے دوسرے ملک کو جائے اسکے لیے جنت واجب ہو گئی گو ایک ہی بالشت بھر سے تک وہاں جانا ہو اور جہاز نے مسافروں کو بھول جاتے ہیں بچتے ہیں کہ اس آفت سے بچانے والا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں ہے ۱۲ ف یہ قول ہے کفار مکہ کا جو بنا لیتے ہیں عرب کے مشرکوں کا حال ہمارے زمانہ کے مشرک اُن سے بھی کئی درجے بڑھ چڑھ کر ہیں یہ تو دو جہاز میں بھی اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں کوئی کہتا ہے یا رسول علی کوئی کہتا ہے یا غوث کوئی کہتا ہے یا خواجہ خضر کوئی کہتا ہے یا فتح عدروس یعنی یا جو ہمارے ف یہ سب وہ شرک ہیں جو ہمارے زمانہ کے مسلمانوں میں ہیں کہ خدا کی بنا جو لوگ فوت ہوئے خدا کو پکارنے والے ہیں وہ مرنے کے بعد بھی ہماری حاجتیں روا کرتے ہیں ف اس شرک اور ناشکری کے عوض ہم نے کہتے کہ شرک کرنا اچھا کام ہے لیکن شرک کی سند کہاں سے آئی ۱۲ ف یہ کافر کیا سند پیدا کر سکتے ہیں یا روزی دے سکتے ہیں اسی کو مار ڈالتے ہیں جس کو مارنا چاہیں جس کے اختیار میں ہیں اور کوئی کسی اور کی نسبت یہ سمجھے کہ ان باتوں میں سے کوئی بات کر سکتا ہے تو یہ شرک ہے ف شان یا لشکر یا لمبا زمانہ ۱۲ ف اسکے برابر کوئی گناہ نہیں وہ تو ابلیس کی بغاوت ہے اور انسانوں پر بادشاہ کبھی رحم نہیں کرتا ملائکہ اللہ کے مقرب ہیں کوئی نہیں کر سکتا ہے کہ اسے گناہ کے وقت میں خدا سے بچا لیں اب اسی کی بندگی کرنا چاہیے انکو کوئی اختیار نہیں ہے ۱۲ ف قول ہے

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ
وَلَا نَصِيرًا۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ
لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
لَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ
وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ۔

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
قُلِ اللَّهُ ۙ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى
أَوْ فِي ضَلٰلٍ مُبِينٍ۔

قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُمْ بِهِ شُرَكَاءَ
كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ۔

فاطر ۱ قُلْ مَنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ فَ

" " ۲ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ
مِنْ قِطْمِيرٍ ۝ إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ
وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا
يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ۔

" " ۵ قُلْ أَرَءَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ
دُونِ اللَّهِ ۖ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ
أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ أَمْ ءَاتَيْنٰهُمْ
كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِنْهُ ۚ بَلْ إِنْ يَعِدُ
الظّٰلِمُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا۔

بڑی بیچا ہے اور اللہ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو ان کی پتا نہیں
پاتے کے نہ مالک۔

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدو تم جنکو خدا کے سوا (سچا) سمجھتے
ہو بھلا انکو پکارو (تو سہی) دیکھو تو ایک ذرہ بھر بھی اختیار نہیں رکھتے
میں نہ زمین میں اور نہ آسمان اور زمین کے بنانے میں انکا کوئی
حصہ ہے اور نہ انمیں سے کوئی خدا کا مددگار ہے۔

(اے پیغمبر) کہدو کہ تم کو آسمان اور زمین میں کون روزی دیتا ہے (تو
کیا جواب دینگے) تو یہی کہدو اللہ اور (دیکھو) بیشک ہم یا تم دونوں
میں سے ایک ضرور) ہدایت پر ہوگا اور دوسرا کھلی گمراہی پر۔

کہدو جن لوگوں کو تم نے خدا کا سا جی بنا کر اس سے ملا دیا ہے انکو
(ذرا) مجھے تو دکھاؤ بس (ایسی لغو باتوں سے باز آؤ) بات یہ ہے کہ وہی
اللہ (اکیلا خدا) ہے زبردست حکمت والا۔

بھلا اسکے سوا کوئی اور بھی پیدا کرنے والا ہے جو آسمان اور زمین سے
تم کو روزی دے کوئی سچا خدا نہیں اسکے سوا۔

اور (اے مشرکو جنکو تم اسکے سوا پکارتے ہو انکو گٹھلی کے چھلکے پر
بھی اختیار نہیں ہے اگر تم انکو پکارو تو (اول تو) وہ تمہارا پکارنا سنیں
نہیں اور جو (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہارا کام نہیں کر سکتے اور
قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کو برا کہیں گے اور تجکو (اللہ) خبر رکھنے
والے کی برابر کون بتا سکتا ہے۔

(اے پیغمبر ان کافروں سے کہو) بتاؤ تو جنکو تم اللہ کے
سوا پوجتے ہو مجکو دکھاؤ انہوں نے زمین میں کونسی چیز بنائی ہے یا آسمانوں
کے بنانے میں انکا کچھ ساجھا ہے یا ہم نے انکو کوئی کتاب دی ہے جسکی
وہ سند رکھتے ہیں بلکہ یہ ظالم اور کچھ نہیں ایک دوسرے کو فریب دیکر
مٹھا لیتے ہیں۔

			وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ	اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو حمایتی بنایا تو اس لئے
			مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا	کہ ہم انکو مدد سے تو انکی کچھ بھی امداد نہیں کر سکتے بلکہ (قیامت کے
			إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ	دن انکی فوج بنکر کہنے آئیں گے
			فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ	
الزمر	۳	۱	أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ	تو (اے پیغمبر) اللہ کو چھوڑ کر جو اور معبود ہیں انکی بندگی کریں بے خالص
			أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا	اسی کی بندگی کرنی چاہیے اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں
			إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ	کو اپنا حمایتی بنا رکھا ہے وہ کہتے ہیں ہم انکو خدا سمجھ کر نہیں پوجتے) ہم تو انکو
			فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ	بس اسلیے پوجتے ہیں کہ ہم کو خدا کے نزدیک کر دیں بیشک لوگ جن
			إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ	باتوں میں اختلاف کر رہے ہیں اللہ (قیامت کے دن) انکا فیصلہ کر دیگا
			لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا لَاصْطَفَىٰ	اگر خدا کسی کو اولاد بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جس کو
			مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۙ	چاہتا چن لیتا۔
		۲	قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا	(اے پیغمبر) کہدے مجھے تو یہ حکم ہوا ہے کہ اللہ کو پوجوں خالص اسی کی
			لَهُ الدِّينَ ۝ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ	بندگی کروں اور مجھکو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے (اللہ کا) تابعدار بنوں
			قُلْ إِنِّي أَعْبُدُ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ دِينِي فَاعْبُدُوا	کہدے میں تو اللہ کو پوجتا ہوں خالص اسی کی بندگی کرتا ہوں
			مَا شِئْتُمْ مِنْ دُونِهِ ۗ	تم اسکے سوا جسکو چاہو پوجو۔
		۴	وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ ۚ	اور یہ لوگ تجکو اللہ کے سوا دوسروں سے ڈراتے ہیں۔
			وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ	اور (اے پیغمبر) اگر تو ان کافروں سے پوچھے آسمان اور زمین کو
			الْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ	کسنے بنایا تو بیشک یہی کہینگے اللہ نے بنایا (اب اُنسے) کہہ
			مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ	بھلا بتلاؤ تو سہی اگر اللہ مجکو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو جنکو
			اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ	تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ اسکی (پہنچی ہوئی) تکلیف دور کر
			أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ	سکتے ہیں یا اللہ اگر مجھپر فضل کرنا چاہے تو یہ (بھوٹے دیوتا) اسکے فضل
			رَحْمَتِهِ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۖ عَلَيْهِ	کو روک سکتے ہیں (ہرگز نہیں) کہدے اللہ مجکو بس کرتا ہے اسی پر بھروسا
			يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝	کرنے والے بھروسا کرتے ہیں۔
		۵	أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ ۚ قُلْ	کیا ان کافروں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو (اپنا) سفارشی (بنا رکھا ہے)
			أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ	(اے پیغمبر) کہدے اگر یہ سفارشی ذرا بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ انکو سمجھ

۲۴	الزمر ۵	۵	قُلْ أَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَأْمُرُوْٓنِّيْٓ أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝	(اے پیغمبر ان کافروں سے) کہدو کہ (نادانو) کیا تم مجھ سے یہ چاہتے ہو کہ خدا (کے سوا) اوروں کی میں بندگی کروں اور (یہ تم مجھ سے کہتے ہو) تمہاری طرف اور تم سے پہلے (کے پیغمبروں) کی طرف (یہی) وحی بھیجی جا چکی ہے (اور وہ یہ) کہ اگر تم نے (خدا کے ساتھ) شرک کیا تو تمہارا (سب) کیا کرایا اکارت ہو جائیگا اور تم (قیامت میں) گھاٹا اٹھانے والوں میں ہو جاؤ گے (اے پیغمبر) بلکہ (تم) خدا ہی کی بندگی کرو اور (اسکی) شکر گزاری کرنے والوں میں ہو جاؤ
″	المؤمن ۴۴	۲	فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝	(مسلمانو) خالص خدا ہی کی بندگی کرکے اسکو پکارو اگرچہ کافر (اس خالص پرستش کو) برا مانیں
″	″	۱۳	رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ أَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝	(اور جن (دیوتاؤں) کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے وہ ہمیشہ زندہ ہے اسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں خالص اسی کی بندگی کرکے اسکو پکارو (اسی) تعریف اسی کو سجتی ہے جو سارے جہان کا مالک ہے
″	″	۱۴	هُوَ الْحَيُّ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۝ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے جب میرے پاس میرے مالک کیطرف سے کھلی نشانیاں آچکیں تو مجکو اللہ کے سوا اوروں کا پوجنا جنکو تم پکارتے (پوجتے) ہو منع ہوا اور مجھے یہ حکم ہوا کہ اللہ ہی کے سامنے گردن جھکاؤں جو سارے جہان کا مالک ہے
″	″	۱۵	قُلْ إِنِّيْ نُهِيْتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	پھر ان سے کہا جائیگا وہ لوگ کہاں گئے جنکو تم اللہ کے سوا شریک ٹھہراتے تھے وہ کہیں گے وہ تو ہمارے پاس سے غائب ہو گئے (معلوم نہیں کہ کدھر چلے گئے بلکہ) ہم اس سے پہلے کسی کو پکارتے ہی نہ تھے اللہ کافروں کو ایسا ہی بہکا دیتا ہے (انسے کہا جائیگا) یہ اسکی سزا ہے جو تم دنیا میں ناحق اترائے پھرتے تھے اور اسکی جو تم دھندمچاتے تھے (اب) دوزخ کے دروازوں میں گھسو ہمیشہ اسی میں رہو غرور کرنے والوں کا کیا برا ٹھکانا ہے
″	″	۱۶	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا أَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝	(اور جن (دیوتاؤں) کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے وہ ہمیشہ زندہ ہے اسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں خالص اسی کی بندگی کرکے اسکو پکارو (اسی) تعریف اسی کو سجتی ہے جو سارے جہان کا مالک ہے
″	″	۱۷	هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَإِذَا قَضٰٓى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝	(اے پیغمبر) کہدے جب میرے پاس میرے مالک کیطرف سے کھلی نشانیاں آچکیں تو مجکو اللہ کے سوا اوروں کا پوجنا جنکو تم پکارتے (پوجتے) ہو منع ہوا اور مجھے یہ حکم ہوا کہ اللہ ہی کے سامنے گردن جھکاؤں جو سارے جہان کا مالک ہے
″	″	۱۸	أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ أَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو خدا کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں کہ کدھر سے پھیرے جاتے ہیں
″	″	۱۹	الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ أَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝	(یعنی) جنہوں نے کتاب (قرآن) اور جو (احکام) دیکر ہم اپنے پیغمبروں کو بھیجتے رہے ہیں سب کو جھٹلایا تو عنقریب (انکو) معلوم ہو جائیگا
″	″	۲۰	إِذِ الْأَغْلٰلُ فِيْٓ أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُوْنَ ۝	جب (قیامت میں) طوق انکے گلوں میں ہونگے اور زنجیریں (کھینچ رہی ہونگی) وہ گھسیٹے جائینگے
″	″	۲۱	فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝	(یعنی) کھولتے ہوئے پانی میں پھر آگ میں جھونکے جائینگے
″	″	۲۲	ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝	پھر ان سے کہا جائیگا وہ لوگ کہاں گئے جنکو تم اللہ کے سوا شریک ٹھہراتے تھے وہ کہیں گے وہ تو ہمارے پاس سے غائب ہو گئے (معلوم نہیں کہ کدھر چلے گئے بلکہ) ہم اس سے پہلے کسی کو پکارتے ہی نہ تھے اللہ کافروں کو ایسا ہی بہکا دیتا ہے (انسے کہا جائیگا) یہ اسکی سزا ہے جو تم دنیا میں ناحق اترائے پھرتے تھے اور اسکی جو تم دھندمچاتے تھے (اب) دوزخ کے دروازوں میں گھسو ہمیشہ اسی میں رہو غرور کرنے والوں کا کیا برا ٹھکانا ہے
″	″	۲۳	ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝	
″	″	۲۴	ادْخُلُوْٓا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝	
حٰمٓ السجدة ۲۴	″	۵	لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ۝	سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو (وہ تو تمہاری طرح ایک مخلوق ہیں) اگر تم خالص اللہ کو پوجنا چاہتے ہو تو اس خدا کو سجدہ کرو جس نے انکو پیدا کیا ہے پھر اگر یہ لوگ غرور کریں تو خدا کے پاس جو فرشتے ہیں وہ رات اور دن اسکی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور وہ کبھی تھکتے ہی نہیں
″	″	۶	وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا	اور جسے (دنیا میں) یہ لوگ جن (دیوتاؤں) کو اللہ کے ساتھ

ف (اس سے کافروں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فضول دعوی کرنے پر چڑایا کہ تم جنکو پوجا کرلو تو ہم سب تمہارے شریک ہو جائیں گے اور سب سے زیادہ تم اترایا کرتے تھے اور جس عورت سے چاہا بیاہ کرلیا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف اللہ اکبر شرک کتنا بڑا گناہ ہے اللہ تعالے ہمارے پیغمبر سے فرماتا ہے اگر یہ بھی شرک کرے تو تیرا کیا کرایا سب اکارت ہو جائیگا حالانکہ پیغمبروں سے شرک نہیں ہو سکتا کرامت کو بتلانے کے لیے یوں فرمایا ہے کہ شرک بڑا گناہ ہو اور توبہ نہ کرے ۱۲ ف بڑے بڑے نامور کیونکر اپنے منہ سے آپ کہیں تم توحید پر جمے رہو ۱۲ ف اکثر ایسا ہوا کیا کہ نئے مسلمان کے وقت اکثر کافر نے اپنے مدد چاہتے تھے ۱۲ ف یعنی وہ ہم سے ایسے غائب ہو گئے گویا ہم نے دنیا میں اکثر پکارا ہی نہیں اکثر ایسا ہوا کیا ف انکے حواس جاتے رہتے ہیں جب دوزخیوں کے حواس جاتے رہیں گے تو یہ کہہ بیٹھیں گے تو یہ کہہ بیٹھے کہ ہمارے وہ شریک غائب ہو گئے ہم کو چھوڑ بیٹھے اور اللہ کو تسلیم کیا پر یہ نہ سوجھا کہ ہم شرک ہی نہیں کرتے تھے ہم نے خدا کے سوا کسی کو نہیں پوجا ف اپنے مال و دولت پر پھول کر اسکو نہ پہچانا ۱۲ ف اہل مکہ کا یہ حال ہے کہ اللہ کے سوا دوسرے کو سجدہ کرتے ہیں اسی طرح سورج چاند ستاروں کو بھی پوجتے ہیں اس آیت میں ان سب کو سجدہ کرنے سے منع فرمایا ہے ۱۲ ف خدا کے سوا کسی اور کے لیے سجدہ کرنا شرک ہے ۱۲ ف خدا کے یہاں پوجا کرنے والوں کی کمی نہیں وہ ہمیشہ اللہ کی تسبیح اور تقدیس انہی فرشتوں کی نہ کرتے ہیں ہم کو بھی اللہ کی تسبیح کرنی ہے ۱۲

			فَضِيلٍ	
۳۹	الزمر ۷	۱	أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ	کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا (دوسروں کو) سرپرست بنایا تو سرپرست اللہ ہی ہے اور وہی مردوں کو جلائیگا اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔
″	″	۲	أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ	کیا ان لوگوں نے (خدا کے) شریک بنا رکھے ہیں جو انکو دین کا وہ رستہ بتلائے ہیں جسکا خدا نے حکم نہیں دیا اور اگر (اسکی) ایک بات (یعنی قیامت) ہونی نہ ہو چکا ہوتا اور گنہگاروں کو (فیصلہ کے دن) ضرور عذاب ہوتا
″	″	۳	وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنظُرُونَ مِن طَرْفٍ خَفِيٍّ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ	اور ظالم جس وقت عذاب (الٰہی) کو دیکھیں گے (تو) کہیں گے کہ (دنیا میں) واپس جانے کا کوئی رستہ ہے؟ اور تم دیکھو گے کہ وہ (دوزخ کے) سامنے لائے جائیں گے (اور) ذلت سے دبے ہوئے (ہونگے) اور چوری چوری (نظر سے) دیکھتے ہونگے اور جو ایمان لائے تھے کہیں گے کہ بیشک خسارے میں تو وہ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے تئیں اور اپنے گھر والوں کو خسارے میں ڈالا۔ سنو ظالم ہمیشہ کے عذاب میں (مبتلا) ہونگے
″	″	۴	وَمَا كَانَ لَهُم مِّنْ أَوْلِيَاءَ يَنصُرُونَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ	اور خدا کے سوا (وہاں) کوئی انکے حمایتی نہ ہونگے جو انکی مدد کریں۔
″	الزخرف ۲	۱	أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ	کیا خدا نے اپنے (لئے) پیدا کیا ہے (جو) بیٹیاں (اپنے لئے) لیں اور تمکو بیٹے عطا فرمائے ہیں جب کسی کو انہیں سے جو چیز کہ خدا کے (ذمے) بیان کرتا ہے (یعنے بیٹی پیدا ہونیکی) تو اسکا منہ کالا پڑ جاتا ہے اور اندر ہی اندر غصہ کھاتا رہتا ہے کیا جو گہنے پاتے میں پلتی ہو اور لڑائی جھگڑے میں (برابر) بات نہیں کر سکتی۔
″	″	۴	وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ	اور (اے پیغمبر) تجھ سے پہلے جو ہم پیغمبر بھیج چکے ہیں ان سے پوچھ لے کیا ہم نے خدا کے سوا اور معبود ٹھہرائے تھے جنکو لوگ پوجیں
″	″	۶	إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ	بیشک اللہ ہی میرا مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے اسی کو پوجتے رہو یہی (توحید) کا سیدھا رستہ ہے۔
″	″	۸۱	قُلْ إِن كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ	(اے پیغمبر) کہدے اگر (بالفرض) خدا کی کوئی اولاد ہوتی تو (سب سے) پہلے میں اسکی پوجا کرتا۔
″	″	۸۶	وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ	اور خدا کو چھوڑ کر جنکو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو سفارش ہی نہیں کر سکتے (بجز انکے جو) جانتے بوجھتے حق بات (توحید) کی گواہی دیں
۴۶	الاحقاف ۱	۴	قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِّن قَبْلِ هَٰذَا أَوْ	کہدو بھلا دیکھو تو جنہیں تم (دیوتا قرار دیکر) خدا کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھلاؤ تو انہوں نے زمین میں کیا بنایا یا آسمانوں (کے بنانے) میں انکا ساجھا ہے اگر تم سچے ہو تو اس (قرآن) سے پہلے کی کوئی آسمانی کتاب یا

ف ۱۱ کیا ہمیں پتہ ہی نہ ہوگا ۱۲ ف ۱ یا بقیہ اس کی برائی بیان کی جسے شرک اور گناہ کی اجازت نہیں ہوگا ۱۲ ف ۲ خدا کو اپنا بڑا سمجھتا ہے پھر ذرا سے بے ڈھب جس چیز کو اتنا بڑا سمجھتا ہے اسکو خدا کے لیے تجویز کرتا ہے جس کو کسی طرح کی قدرت ہے ۱۲ ف ۳ خدا کے لئے جو نہایت بیچارگی اور لاچاری جگڑے کے نام سے کانپ جاتی ہے ۱۲ ف ۴ یعنے آپ دوست ہیں ان کو دیکھ لے یا انکی امت کے لوگوں کے لئے جو نہایت بیچارگی اور لاچاری جگڑے کے نام سے کانپ جاتی ہے ۱۲ ف ۵ اس آیت سے غرض یہ ہے کہ فرشتے کے پجاریوں کو الزام دیا جائے کہ جنکے پیغمبر دنیا میں آئے سب شرک کے مخالف اور توحید کے حامی تھے تو ف ۶ کیا میں تمہارا جھوٹا ثالث ہوں ۱۲ ف ۷ وہ سفارش کر سکتے ہیں جنکے حضرت عیسے یا حضرت عزیر یا اور اللہ تعالے کے نیک بندے اور فرشتے ہیں سفارش کریں گے خدا کے حکم اور مرضی سے باقی بت چشمے شدے وغیرہ جنکو مشرک پوجتے ہیں وہ تو خود دوزخ کے ایندھن ہیں وہ کسی کی سفارش کیا کریں گے ۱۲ ف ۸ بڑی تعجب کی بات ہے پھر بھی جو زبردست کریم کودی اور بخشنے والے کو چھوڑ کر بیٹے بیٹیاں اپنے لئے رکھ لی حالانکہ ان کو سب کر پیدا کیا ہے ۱۲

			اور کون بہکا ہوا ہے اس سے جو پکارتا ہے اللہ کے سوا ایسے کو جو جواب نہ دے اس کو قیامت تک اور وہ ان کے پکارنے سے بے خبر ہیں
			پر جواب دیں اور (جواب دینا کیا) وہ تو ان کا پکارنا سنتے تک نہیں اور جب (قیامت کے دن) لوگ اکٹھا کیے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت سے صاف انکار کر جائیں گے
۲۶	الاحقاف	۴	پھر جن دیوتاؤں کو لوگوں نے اللہ کے سوا اس کی نزدیکی حاصل کرنے کے لیے خدا بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی (مدد کیا خاک کرنی) وہ تو ان سے غائب ہو گئے اور یہ ان کے جھوٹے خدا ان کے حق میں (مدد کرنا تو درکنار) الٹے وبال ہوئے
۲۷	الفتح	۳	(اس سے) کہہ دو کہ بھلا اگر اللہ تمہارا کوئی نقصان چاہے یا کچھ نقصان دینا چاہے تو اس کے مقابلے میں تمہارے لیے کسی کا کچھ بس چل سکتا ہے
۲۷	الذاریات	۳	اور اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود نہ بناؤ میں اس کی طرف سے تم کو کھول کر ڈر سنانے والا ہوں
۲۷	الطور	۲	کیا اس کے لیے تو بیٹیاں ہیں اور تمہارے لیے بیٹے ہیں
۲۷	النجم	۲	یا اللہ کے سوا کوئی اور اس کا خدا ہے اللہ تو ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے
۲۷	النجم	۱	(مشرکو) بھلا بتلاؤ تو سہی لات اور عزیٰ اور تیسرا اور ایک بت منات (یہ کس کام کے ہیں) تم کو تو مرد دیئے (بیٹے ملے) اور پروردگار کو عورتیں (بیٹیاں)! یہ تو اگر ہو تو ایک بھونڈی تقسیم ہے۔ یہ بت تو نرے نام ہی کے نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے (اپنے خیال سے) تراش لیے ہیں اللہ نے تو اس کے (معبود ہونے کی) کوئی سند نہیں اتاری۔
۲۸	التغابن	۲	جو مصیبت آتی ہے وہ اللہ کے حکم ہی سے آتی ہے۔
۲۹	الملک	۲	بھلا اس کے سوا تمہارا کیا کوئی لشکر ہے جو (مصیبت کے وقت) تمہاری مدد کرے کافر تو دھوکے میں ہیں (شیطان کے فریب میں آ گئے ہیں) بھلا اگر اللہ اپنی روزی (بارش) روک لے تو تم کو کون روزی دے بات یہ ہے کہ کافر خدا (کی بات) سے بھاگنے پر اڑے ہوئے ہیں

			اليم ۝ هل هذا الا بشر مثلكم ياكل مما تاكلون منه	اور (ان سے) کہا کہ اگر تم نے اپنے جیسے ایک آدمی کی پیروی کی تو
			ويشرب مما تشربون ۝ ولئن اطعتم بشرا مثلكم انكم	بیشک تم (ایسی حالت میں) خسارہ اٹھانے والے ہو گے کیا یہ شخص
			اذا لخسرون ۝ ايعدكم انكم اذا متم وكنتم ترابا	تمہارے ہی جیسا آدمی نہیں ہے جو کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور
			وعظاما انكم مخرجون ۝ هيهات هيهات لما توعدون	پیتا ہے جو تم پیتے ہو اور اگر تم اپنے جیسے ایک آدمی کی پیروی
			۝ ان هي الا حياتنا الدنيا نموت ونحيا وما نحن	کرو گے تو بیشک تم (ایسی حالت میں) خسارہ اٹھانے والے ہو گے
			بمبعوثين ۝ ان هو الا رجل افترى على الله كذبا	کیا یہ شخص تم سے وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی
			وما نحن له بمؤمنين ۝ قال رب انصرني بما	اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تو تم (قبروں سے) نکالے جاؤ گے (تم سے)
			كذبون ۝ قال عما قليل ليصبحن نادمين ۝ فاخذتهم	بعید بعید ہے جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (کہ مر کر پھر جئیں گے)
			الصيحة بالحق فجعلناهم غثاء فبعدا للقوم	زندگی تو بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے (کہ) مرتے اور جیتے ہیں
			الظلمين ۝ ثم انشانا من بعدهم قرونا اخرين ۝	اور ہم پھر اٹھائے نہ جائیں گے یہ شخص تو بس ایک آدمی ہے جو
			ما تسبق من امة اجلها وما يستاخرون ۝ ثم	خدا پر جھوٹ افترا کرتا ہے اور ہم اس پر ایمان لانے والے نہیں
			ارسلنا رسلنا تترا كل ما جاء امة رسولها كذبوه	(پیغمبر نے) کہا کہ (خدایا) میری مدد فرما اس بات پر کہ انہوں
			فاتبعنا بعضهم بعضا وجعلناهم احاديث فبعدا	نے مجھ کو جھٹلایا (خدا نے) فرمایا کہ تھوڑے دنوں میں یہ
			لقوم لا يؤمنون ۝ ثم ارسلنا موسى واخاه هرون	پشیمان ہو جائیں گے پھر ان کو ایک چنگھاڑ نے آ لیا (جس)
			بايتنا وسلطان مبين ۝ الى فرعون وملايه	سے وہ (ہلاک ہو کر) کوڑا کرکٹ ہو گئے تو ظالم لوگوں پر
			فاستكبروا وكانوا قوما عالين ۝ فقالوا انؤمن	خدا کی مار ہے پھر ہم نے ان کے بعد اور بہت سے لوگ پیدا
			لبشرين مثلنا وقومهما لنا عبدون ۝ فكذبوهما	کئے کوئی امت اپنے وقت مقرر سے نہ آگے جا سکتی ہے نہ پیچھے
			فكانوا من المهلكين ۝ ولقد اتينا موسى الكتب	رہ سکتی ہے پھر ہم نے اپنے پیغمبر پے در پے بھیجے جس امت
			لعلهم يهتدون ۝ وجعلنا ابن مريم وامه اية	کے پاس اس کا پیغمبر آیا اس نے اس کو جھٹلایا تو ہم بھی
			وآويناهما الى ربوة ذات قرار ومعين ۝ يايها	ایک کے پیچھے ایک (ہلاک کرتے) چلے گئے اور (آخر) ان کو
			الرسل كلوا من الطيبت واعملوا صالحا اني بما	(قصہ ہی) کہانیاں بنا کر رکھ دیا تو ایمان والوں پر خدا کی مار
			تعملون عليم ۝ وان هذه امتكم امة واحدة وانا	ہے پھر ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیوں
			ربكم فاتقون ۝ فتقطعوا امرهم بينهم زبرا كل	اور کھلی سند کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس
			حزب بما لديهم فرحون ۝ فذرهم في غمرتهم	بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ بڑے (سرکش) لوگ تھے
			حتى حين ۝ ايحسبون انما نمدهم به من مال	پھر کہنے لگے کہ بھلا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے
			وبنين ۝ نسارع لهم في الخيرت بل لا يشعرون ۝	آئیں جبکہ ان کی قوم (بنی اسرائیل) ہماری غلام ہے تو انہوں
			ان الذين هم من خشية ربهم مشفقون ۝ والذين	نے ان کو جھٹلایا تو ہلاک ہونے والوں میں ہو گئے اور ہم نے
			هم بايت ربهم يؤمنون ۝ والذين هم بربهم لا	موسیٰ کو کتاب دی تاکہ لوگ راہ پائیں اور مریم کے بیٹے اور
			يشركون ۝ والذين يؤتون ما اتوا وقلوبهم وجلة	ان کی ماں کو ایک نشانی بنایا اور ہم نے ان دونوں کو ایک
			انهم الى ربهم راجعون ۝ اولئك يسرعون في	اونچی جگہ پر جو رہنے کے لائق اور پانی جاری تھا جگہ دی
			الخيرت وهم لها سبقون ۝ ولا نكلف نفسا الا	(اور کہا) اے پیغمبر (امت کے لوگو) پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور
			وسعها ولدينا كتب ينطق بالحق وهم لا	نیک کام کرو میں تمہارے کاموں سے واقف ہوں اور (دیکھو)
			يظلمون ۝ بل قلوبهم في غمرة من هذا ولهم	یہ تمہارا دین (اسلام) ایک دین ہے (جو سب کا دین ہمیشہ سے
			اعمال من دون ذلك هم لها عملون ۝ حتى اذا	چلا آیا ہے) اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو مجھ سے ڈرتے رہو
			اخذنا مترفيهم بالعذاب اذا هم يجئرون ۝ لا	پھر لوگوں نے آپس میں اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے
			تجئروا اليوم انكم منا لا تنصرون ۝ قد كانت	ہر گروہ جو کچھ اس کے پاس ہے اسی پر خوش ہے تو ان کو
			اياتي تتلى عليكم فكنتم على اعقابكم تنكصون ۝	ایک وقت تک ان کی غفلت میں پڑا رہنے دو کیا یہ لوگ
			مستكبرين به سمرا تهجرون ۝ افلم يدبروا القول	خیال کرتے ہیں کہ ہم جو ان کو مال اور بیٹوں سے مدد دیتے
			ام جاءهم ما لم يات اباءهم الاولين ۝ ام لم	ہیں تو ان کو نیکیوں میں جلدی کر رہے ہیں (ہرگز نہیں) بلکہ
			يعرفوا رسولهم فهم له منكرون ۝ ام يقولون به	یہ سمجھتے ہی نہیں بیشک جو لوگ اپنے پروردگار کے خوف
			جنة بل جاءهم بالحق واكثرهم للحق كرهون ۝	سے ڈرتے رہتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان
			ولو اتبع الحق اهواءهم لفسدت السموت والارض	لاتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کے ساتھ شریک نہیں بناتے
			ومن فيهن بل اتينهم بذكرهم فهم عن ذكرهم	اور جو دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور دل ان کے اس خیال سے
			معرضون ۝ ام تسئلهم خرجا فخراج ربك خير	کانپتے ہیں کہ (آخر) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے
			وهو خير الرزقين ۝ وانك لتدعوهم الى صراط	یہ لوگ نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں اور وہ نیکیوں کی طرف
			مستقيم ۝ وان الذين لا يؤمنون بالاخرة عن	سبقت کرنے والے ہیں ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ
			الصرط لنكبون ۝ ولو رحمنهم وكشفنا ما بهم من	تکلیف نہیں دیتے اور ہمارے پاس (اعمال کی) کتاب ہے جو
			ضر لجوا في طغيانهم يعمهون ۝ ولقد اخذنهم	سچ سچ بولتی ہے اور لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا بلکہ
			بالعذاب فما استكانوا لربهم وما يتضرعون ۝	ان کے دل اس (کتاب) سے غفلت میں ہیں اور ان کے اعمال
			حتى اذا فتحنا عليهم بابا ذا عذاب شديد اذا هم	(بد) اس کے سوا ہیں جو وہ کر رہے ہیں یہاں تک کہ جب ہم
			فيه مبلسون ۝ وهو الذي انشا لكم السمع	ان کے عیش پرستوں کو عذاب میں پکڑیں گے تو وہ چلا اٹھیں
			والابصر والافـٔدة قليلا ما تشكرون ۝ وهو	گے آج چلاؤ نہیں تم ہماری طرف سے مدد نہیں دیئے جاؤ گے
			الذي ذرا كم في الارض واليه تحشرون ۝ وهو	میری آیتیں تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاتے
			الذي يحي ويميت وله اختلف الليل والنهار	تھے اپنے گھمنڈ کے سبب سے بیہودہ بکواس کرتے ہوئے
			افلا تعقلون ۝ بل قالوا مثل ما قال الاولون ۝	کیا انہوں نے اس کلام میں غور نہیں کیا یا ان کے پاس وہ
			قالوا ءاذا متنا وكنا ترابا وعظاما ءانا	(کتاب) آئی ہے جو ان کے اگلے باپ دادا کے پاس نہیں آئی
			لمبعوثون ۝ لقد وعدنا نحن وابآؤنا هذا من	کیا انہوں نے اپنے پیغمبر کو پہچانا نہیں تو اس سے انکار کر
			قبل ان هذا الا اساطير الاولين ۝ قل لمن	رہے ہیں یا یہ کہتے ہیں کہ اس کو جنون ہے (نہیں) بلکہ وہ
			الارض ومن فيها ان كنتم تعلمون ۝ سيقولون	ان کے پاس سچی بات لائے ہیں اور ان میں اکثر سچی بات
			لله قل افلا تذكرون ۝ قل من رب السموت	کو ناپسند کرتے ہیں اور اگر سچی بات ان کی خواہشوں کے
			السبع ورب العرش العظيم ۝ سيقولون لله قل	پیچھے چلے تو آسمان اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں سب
			افلا تتقون ۝ قل من بيده ملكوت كل شيء وهو	درہم برہم ہو جائیں بلکہ ہم ان کے پاس نصیحت بھیجتے ہیں
			يجير ولا يجار عليه ان كنتم تعلمون ۝ سيقولون	تو وہ اپنی نصیحت سے منہ پھیرے ہوئے ہیں یا تم ان سے
			لله قل فانى تسحرون ۝ بل اتينهم بالحق وانهم	کچھ مانگتے ہو تو تمہارے پروردگار کا دیا سب سے بہتر ہے
			لكذبون ۝ ما اتخذ الله من ولد وما كان معه من	اور وہ بہتر روزی دینے والا ہے اور تم ان کو سیدھے راستے
			اله اذا لذهب كل اله بما خلق ولعلا بعضهم	کی طرف بلاتے ہو اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ
			على بعض سبحن الله عما يصفون ۝ عالم الغيب	سیدھے راستے سے الگ ہٹے جاتے ہیں اور اگر ہم ان پر رحم
			والشهدة فتعلى عما يشركون ۝ قل رب اما	کریں اور جو تکلیف ان کو ہے اس کو دور کر دیں تو بھی
			تريني ما يوعدون ۝ رب فلا تجعلني في القوم	اپنی سرکشی میں بہکتے پھریں اور ہم نے ان کو عذاب میں
			الظلمين ۝ وانا على ان نريك ما نعدهم لقدرون ۝	پکڑا بھی تو وہ نہ تو اپنے پروردگار کے آگے عاجزی کرتے
			ادفع بالتي هي احسن السيئة نحن اعلم بما	ہیں اور نہ گڑگڑاتے ہیں یہاں تک کہ جب ہم ان پر سخت
			يصفون ۝ وقل رب اعوذ بك من همزت الشيطين ۝	عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو اس وقت کیا دیکھیں گے
			واعوذ بك رب ان يحضرون ۝ حتى اذا جاء احدهم	کہ ناامید ہو رہے ہیں اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے
			الموت قال رب ارجعون ۝ لعلي اعمل صالحا فيما	کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم بہت کم شکر کرتے ہو اور
			تركت كلا انها كلمة هو قايلها ومن ورايهم	وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف
			برزخ الى يوم يبعثون ۝ فاذا نفخ في الصور	تم جمع کئے جاؤ گے اور وہی تو ہے جو جلاتا اور مارتا ہے
			فلا انساب بينهم يومئذ ولا يتساءلون ۝ فمن	اور رات اور دن کا آنا جانا اسی کے اختیار میں ہے تو کیا تم
			ثقلت موزينه فاولئك هم المفلحون ۝ ومن	سمجھتے نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں جو اگلے کہتے آئے ہیں
			خفت موزينه فاولئك الذين خسروا انفسهم في	کہ جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے
			جهنم خلدون ۝ تلفح وجوههم النار وهم فيها	تو کیا ہم پھر زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے ہم سے اور
			كلحون ۝ الم تكن اياتي تتلى عليكم فكنتم بها	ہمارے باپ دادا سے تو یہ وعدے پہلے ہو چکے ہیں یہ تو
			تكذبون ۝ قالوا ربنا غلبت علينا شقوتنا وكنا	اگلوں کی کہانیاں ہیں (پیغمبر سے) کہو کہ جو کچھ زمین
			قوما ضالين ۝ ربنا اخرجنا منها فان عدنا فانا	اور جو اس میں ہے اگر تم کو معلوم ہو تو بتاؤ کہ کس کا ہے
			ظلمون ۝ قال اخسـٔوا فيها ولا تكلمون ۝ انه	وہ کہیں گے کہ اللہ کا (پیغمبر سے) کہو کہ پھر تم کو
			كان فريق من عبادي يقولون ربنا امنا فاغفر	سمجھ نہیں آتا کہ سچ مچ ہر چیز کا مالک کون ہے جو پناہ
			لنا وارحمنا وانت خير الرحمين ۝ فاتخذتموهم	دیتا ہے اور جس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا
			سخريا حتى انسوكم ذكري وكنتم منهم تضحكون ۝	اگر تم کو معلوم ہے وہ کہیں گے کہ اللہ کا (پیغمبر سے)
			انى جزيتهم اليوم بما صبروا انهم هم الفايزون ۝	کہو کہ پھر تم پر کیونکر جادو چل جاتا ہے (یعنی) تم
			قل كم لبثتم في الارض عدد سنين ۝ قالوا لبثنا	کیونکر دھوکے میں پڑ جاتے ہو بلکہ ہم ان کے پاس سچی
			يوما او بعض يوم فسـٔل العادين ۝ قل ان لبثتم	بات لائے ہیں اور وہ جھوٹے ہیں خدا نے کسی کو بیٹا نہیں
			الا قليلا لو انكم كنتم تعلمون ۝ افحسبتم انما	بنایا اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے اگر ایسا ہوتا
			خلقنكم عبثا وانكم الينا لا ترجعون ۝ فتعلى	تو ہر معبود اپنی اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور
			الله الملك الحق لا اله الا هو رب العرش	ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا (یہ) جو کچھ بیان کرتے ہیں
			الكريم ۝ ومن يدع مع الله الها اخر لا برهن	خدا اس سے پاک ہے وہ ظاہر و پوشیدہ کا جاننے والا ہے
			له به فانما حسابه عند ربه انه لا يفلح	اور اس شرک سے برتر ہے (پیغمبر) کہو کہ اے پروردگار
			الكفرون ۝ وقل رب اغفر وارحم وانت خير	اگر تو مجھے وہ عذاب دکھانا ہے جس کا ان سے وعدہ کیا
			الرحمين ۝	جاتا ہے تو اے پروردگار مجھے ظالم لوگوں میں نہ کیجیو
				اور ہم تجھ کو اس پر قادر بھی ہیں کہ جو وعدہ ہم ان سے
				کرتے ہیں وہ تم کو دکھا دیں تو برائی کو بہتر طریق سے
				دفع کرو جو باتیں یہ بناتے ہیں ہم ان کو خوب جانتے ہیں
				اور (پیغمبر) کہو کہ اے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا
				ہوں شیطان کے وسوسوں سے اور اے پروردگار میرے پاس
				ان کا آنا بھی مجھ سے دور رکھ جب ان میں سے کسی کو
				موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے اے پروردگار مجھے واپس
				(دنیا میں) بھیج دے تاکہ میں نیک عمل کروں جو (پہلے)
				چھوڑ آیا ہوں (ہرگز نہیں) یہ بات تو وہ کہنے کی ہے
				اور ان کے آگے برزخ (حائل) ہے (یعنی مرنے کے بعد
				پھر دنیا میں جانا نہیں) جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے
				تو ان میں رشتے ناتے نہیں رہیں گے اور نہ ایک دوسرے
				کا حال پوچھے گا جن کے اعمال کے وزن بھاری ہوں گے
				وہی مراد پانے والے ہیں اور جن کے اعمال کے وزن ہلکے
				ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں
				ڈالا وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے آگ ان کے چہروں کو
				جھلس دے گی اور وہ اس میں بدشکل بنے ہوں گے (ان
				سے کہا جائے گا) کیا میری آیتیں تم پر پڑھی نہیں جاتی
				تھیں تو تم ان کو جھٹلاتے تھے وہ کہیں گے اے پروردگار
				ہماری بدبختی نے ہم پر غلبہ پایا اور ہم گمراہ لوگ تھے
				اے پروردگار ہم کو اس میں سے نکال لے پھر اگر ہم
				ایسا کریں تو بیشک ہم گنہگار ہیں (خدا) کہے گا کہ
				اس میں ذلیل ہو کر پڑے رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو
				میرے بندوں میں سے ایک گروہ تھا جو کہتا تھا اے
				پروردگار ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ بخش دے اور
				ہم پر رحم کر تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے تو تم
				نے ان کا مذاق اڑایا یہاں تک کہ (اس مشغولی کے
				سبب) میری یاد تمہارے خیال سے جاتی رہی اور تم
				ان پر ہنسا کرتے تھے میں نے آج ان کے صبر کے
				بدلے ان کو یہ صلہ دیا ہے کہ وہ مراد پانے والے ہیں
				(پھر) پوچھے گا کہ تم برسوں کے حساب سے زمین
				میں کتنے دن رہے ہو گے وہ کہیں گے ایک دن یا دن
				کا کچھ حصہ گنتی کرنے والوں سے پوچھ لیجئے (خدا)
				کہے گا تھوڑے دن رہے ہو اگر تم جانتے ہوتے (تو
				اتنی مدت غفلت میں نہ گنواتے) کیا تم یہ خیال کرتے
				ہو کہ ہم نے تم کو بیکار پیدا کیا ہے اور تم ہماری
				طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے تو خدا جو بادشاہ برحق
				ہے اس سے برتر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ
				عرش کریم کا مالک ہے اور جو شخص خدا کے ساتھ
				کسی اور معبود کو پکارے اس کے پاس اس کی کوئی
				دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے پروردگار کے پاس
				ہے کافر کبھی فلاح نہیں پائیں گے اور (پیغمبر) کہو
				کہ اے پروردگار بخش دے اور رحم کر تو سب سے
				بہتر رحم کرنے والا ہے

صفات اللہ الثبوتیۃ

باب ۴ اللہ تعالیٰ کے صفات ثبوتی

			وَالسَّلٰمُ وَالسَّمَاءُ	اور سلبی اور اللہ تعالیٰ کے نام۔
۱	الفاتحہ	۱	الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	بڑا مہربان رحم والا۔
″	″	″	مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝	انصاف کے دن کا مالک۔
″	البقرۃ	۲	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝	وہی خدا ہے جس نے تمہارے لیئے سب کچھ جو زمین میں ہے بنایا پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا اور سات آسمان ہموار بنائے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے ۱۲
″	″	۱۳	اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝	کیا تجھکو معلوم نہیں اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا مسلمانو نہ تمہارا کوئی حمایتی ہے نہ مددگار ۱۲
″	″	۱۴	بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝	بنانے والا (یعنے ایجاد کرنیوالا) آسمان اور زمین کا اور جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو فرماتا ہے ہو جا وہ ہو جاتا ہے۔
″	″	۱۶	صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۠ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝	(مسلمانو) کہو اللہ نے ہمکو رنگ دیا اور اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ بہتر ہے اور ہم اُسیکا پوجا کرتے ہیں ۱۲
۲	″	۲۳	وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ	(اے پیغمبر) جب میرے بندے تجھسے میرا حال پوچھیں (کہ میں کہاں ہوں) تو کہدے میں نزدیک ہوں ۱۲
۳	″	۳۴	اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہ زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا نہ اونگھتا ہے نہ سوتا ہے اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بے اسکے حکم کے کون اسکے پاس سفارش کر سکتا ہے جو انکے (یعنے لوگونکے) پہلے گذرا اور جو انکے بعد ہوگا وہ سب جانتا ہے اور وہ اسکے علم میں سے کسی چیز کو نہیں جانتا مگر جتنا وہ چاہتا ہے اُسکی کرسی کے اندر آسمان اور زمین سب آگئے ہیں اور انکا تھامنا اُس پر بھاری نہیں ہے اور وہ اونچا ہے بڑا ۱۲
″	″	۴۰	لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ	اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور تم اپنے دل کی بات کہو یا اُسکو چھپاؤ اللہ تعالیٰ اُسکا حساب تم سے لیگا پھر جسکو وہ چاہے گا بخشدیگا اور جس کو چاہے گا عذاب

ف۱ تمہارے لیئے یعنے تمہارے فائدے اور استعمال کے لیئے بعضوں نے اس آیت سے دلیل لی ہے کہ مٹی کھانا حرام ہے کیونکہ زمین کی چیزوں میں وہ داخل نہیں ہے۔ اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے کیونکہ زمین کی سب چیزیں اسکے لیئے بنائی گئی ہیں۔ اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ پہلے زمین بنائی گئی پھر آسمان لیکن سورہ والنازعات میں فرمایا والارض بعد ذلک دحٰھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پہلے بنا ہے اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ پہلے حق سبحانہ نے آسمان کا مادہ تیار کیا پھر زمین کو بنایا اور اسکو پھیلایا اور اسکی سب چیزیں پیدا کیں پھر دوبارہ آسمان کی طرف چڑھا اور اسکو سات طبقوں پر مرتب کیا حدیث میں ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے اور مجاہد رحمۃ استوی کے معنے رفع اور علا کے کیئے ہیں یعنے چڑھ گیا اور بلند ہوا شاہ عبدالقادر صاحب نے بھی استوی کا ترجمہ چڑھ گیا کیا ہے ۱۲ منہ جب بادشاہ کو ہر طرح کا اختیار ہوتا ہے ایک حکم جاری کرتا ہے پھر جب زمانہ ایسا آتا ہے کہ دوسرا حکم دینا مناسب ہوتا ہے تو ویسا حکم دیتا ہے ۱۲ منہ تو کہنا کہ اللہ کا رنگ یعنے دین کا رنگ بہتر ہے یعنے پہلے اسکی کوئی مثال اور نظیر نہ تھی ۱۲ منہ اللہ کے رنگ سے مراد ایمان ہے ۱۲ منہ یعنے اگر دنیا میری عرش مقدس کے اوپر ہے اور عرش ساتوں آسمانوں کے اوپر اور ہر ایک آسمان سے دوسرا آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے پس ان باتوں کے معنے میں نہ مبالغہ کرنے والوں سے قریب رکھتا ہوں ۱۲ منہ یعنے اسکے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں ہے یعنے ہمیشہ ہے اسکو کبھی فنا نہیں ہمیشہ ایک حال پر ہے نہ اسکی صفت ہے اور صفت ہی کیسی فائق اور برتر ہیں سکتا سب کا سنبھالنے والا یا ہر ایک کام کا بنانے والا ۱۲ منہ یعنے نیند دونوں سے پاک ہے ۱۲ منہ ذات اور صفات کے سب احاطہ سے باہر ہے ۱۲ منہ

ف۱ تمہارے لیئے یعنے تمہارے فائدے اور استعمال کے لیئے بعضوں نے اس آیت سے دلیل لی ہے کہ مٹی کھانا حرام ہے کیونکہ زمین کی چیزوں میں وہ داخل نہیں ہے۔ اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے کیونکہ زمین کی سب چیزیں اسکے لیئے بنائی گئی ہیں۔ اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ پہلے زمین بنائی گئی پھر آسمان لیکن سورہ والنازعات میں فرمایا والارض بعد ذلک دحٰھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پہلے بنا ہے اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ پہلے حق سبحانہ نے آسمان کا مادہ تیار کیا پھر زمین کو بنایا اور اسکو پھیلایا اور اسکی سب چیزیں پیدا کیں پھر دوبارہ آسمان کی طرف چڑھا اور اسکو سات طبقوں پر مرتب کیا حدیث میں ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے اور مجاہد رحمۃ استوی کے معنے رفع اور علا کے کیئے ہیں یعنے چڑھ گیا اور بلند ہوا شاہ عبدالقادر صاحب نے بھی استوی کا ترجمہ چڑھ گیا کیا ہے ۱۲ منہ جب بادشاہ کو ہر طرح کا اختیار ہوتا ہے ایک حکم جاری کرتا ہے پھر جب زمانہ ایسا آتا ہے کہ دوسرا حکم دینا مناسب ہوتا ہے تو ویسا حکم دیتا ہے ۱۲ منہ تو کہنا کہ اللہ کا رنگ یعنے دین کا رنگ بہتر ہے یعنے پہلے اسکی کوئی مثال اور نظیر نہ تھی ۱۲ منہ اللہ کے رنگ سے مراد ایمان ہے ۱۲ منہ یعنے اگر دنیا میری عرش مقدس کے اوپر ہے اور عرش ساتوں آسمانوں کے اوپر اور ہر ایک آسمان سے دوسرا آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے پس ان باتوں کے معنے میں نہ مبالغہ کرنے والوں سے قریب رکھتا ہوں ۱۲ منہ یعنے اسکے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں ہے یعنے ہمیشہ ہے اسکو کبھی فنا نہیں ہمیشہ ایک حال پر ہے نہ اسکی صفت ہے اور صفت ہی کیسی فائق اور برتر ہیں سکتا سب کا سنبھالنے والا یا ہر ایک کام کا بنانے والا ۱۲ منہ یعنے نیند دونوں سے پاک ہے ۱۲ منہ ذات اور صفات کے سب احاطہ سے باہر ہے ۱۲ منہ

				قَدِيْرٌ ۝
۳	آل عمران	۱	اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝	اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے ۵
″	″	۵	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۝ هُوَ الَّذِىْ يُصَوِّرُكُمْ فِى الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	اللہ سے کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں وہی ہے جو ماں کے پیٹ میں جسطرح چاہتا ہے تمہاری تصویر بناتا ہے اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں زبردست ہے حکمت والا۔
″	″	۳	قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِىْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	کہدے جو کچھ تمہارے جی میں ہے اسکو چھپاؤ یا کہو اللہ کو معلوم ہے اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے ۵
۴	″	۱۱	وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝	اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی انتہا ہے ۵
″	″	۱۳	وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے جسکو چاہے بخشدے اور جسکو چاہے عذاب کرے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔
″	″	۱۶	بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝	بلکہ اللہ تمہارا کارساز ہے اور اسکی مدد سب سے بہتر ہے ۵
″	″	۱۸	ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝	یہ (عذاب) ان کاموں کا بدلہ ہے جنکو تمنے اپنے ہاتھوں کے آگے بھیجا (یعنے بطور توشہ آخرت کے) اور اسوجہ سے کہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ۵
″	″	″	وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	اور اللہ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ۵
۵	النساء	۶	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝	اللہ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ اگر کوئی نیکی ہو تو اسکو دونا کر دیتا ہے اور (اسکے علاوہ) اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے ۵
″	″	۱۸	وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝	اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز اللہ کے علم میں ہے ۵
″	″	۱۹	وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۔	اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے۔
″	″	″	وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى	اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے

ف بعضوں نے کہا دل کی بات پر مؤاخذہ نہ ہوگا مگر گواہی کی چھپانے پر مؤاخذہ ہوگا اور دل کی بات سے اس آیت میں وہی مراد ہے بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ ہے۔ صحیح یہ ہے کہ آیت منسوخ ہے پہلے ایسا ہی تھا کہ دل میں جو بات آوے اسکی پرسش ہوگی تو صحابہ بہت گھبرائے اور آنحضرت سے عرض کیا کہ دل ہمارا اختیار میں نہیں ہیں آپ نے فرمایا جیسے تمنے سنا اور مانا پھر یہ آیت اتری آخر سورہ تک اور دل کی بات معاف ہوگئی ۱۲ ف حالانکہ وہ اپنے عرش پر ہے مگر اسکا سمع اور بصر ہر جگہ کام دیتا ہے اور ایک ذرہ بھی اس سے پوشیدہ نہیں ۱۲ ف یعنے ہر ایک آدمی کا ایک نیا نقشہ اور نئی صورت بنانا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نشانی ہے کہ باوجودیکہ دنیا میں کروڑوں آدمی ہیں مگر ہر ایک کا منہ نیارا اور بھی مختلف ہے کوئی گورا کوئی کالا کوئی گندمی کوئی سانولا کوئی بنبا کوئی بونا کسی کا چہرہ کتابی کسی کا گول ہے ۱۲ ف یعنے کافروں سے اگر دل محبت کرتے اور ظاہر میں کہتے کہ ہم دنیاداری کہتے ہیں تو کچھ فائدہ نہ ہوگا اللہ کو دل کی بات معلوم ہے بعضوں نے کہا یہ کافروں سے خطاب ہے پھر آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے کہ اپکو اختیار ہے چاہے ان سے دوستی کرو ہر حال میں اللہ تعالیٰ جانتا ہے ۱۲ ف اسکے علم اور قدرت دونوں وسیع ہیں تو اس سے ڈرنا چاہیئے کیونکہ ایسے حاکم سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں نکل سکتی ۱۲ ف یعنے اسی کی ملک ہے تو بے ظلم کیوں کرنا چاہیگا کیونکہ اسکو کسی کا خوف نہیں ہے ۱۲ ف یعنے سب اسی کے سامنے آخر میں پیش ہونگے اور وہ ہر ایک کو اسکا حق بدلہ دیگا ۱۲ ف اسی کی ملک ہے اور اسی کا اختیار ہے ۱۲ ف تو اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا اور کافروں کی رائے مت سننا ۱۲ ف تم کو عذاب کرنا سزا ہے تمہارے اعمال کی تو یہ ظلم نہ ہوگا ۱۲ ف تو اللہ کا کرنا اللہ کیلئے کیا مشکل ہے سو فائدہ ہے بندوں سے کہ وہ نیکی کو خالص نیت سے کیا کریں کہ خدا کے ہاں سے ثواب ملے گا اور بدی کرنا ہو تو اسکا وبال نہ اٹھاویں ۱۲ ف یعنے اسکا فائدہ علم سب کو پہنچ رہے ہے ۱۲

			بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۚ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۝	اور اسکا حامی بس ہو کام بنانے والا اگر وہ چاہے تو اے لوگو تم کو لے جائے اور (تمہارے بدل) دوسروں کو پیدا کر دے اور اسکو اس کی قدرت ہے ۱۲
۴	النسآء	۲۱	اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝	اگر (لگو کسی ساتھ) کہلا بھلائی کو یا چھپا کرو یا کوئی قصور معاف کرو تو اسکو بھی (سب طرح کی) قدرت رکھکر معاف کرتا ہے ۵
۵	المآئدۃ	۳	وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	اور اسی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور انکے بیچ میں وہ جو چاہتا ہے بناتا ہے ۱۲ اور اسکو سب کچھ کر سکتا ہے ۔
〃	〃	〃	وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝	اور اسی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین اور انکے بیچ میں اور سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۵
〃	〃	۶	اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں وہ جسکو چاہے عذاب دیتا ہے اور جسکو چاہے معاف کر دیتا ہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ۵
〃	〃	۹	بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ	نہیں اسکے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں جسطرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے ۔
〃	〃	۱۳	اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	جانے رہو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان (بھی) ہے ۵
〃	〃	۱۶	لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۭ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	آسمانوں اور زمین اور ان کے بیچ میں اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ۵
〃	الانعام	۱	يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝	تمہاری چھپی اور کھلی (تو سبکو) جانتا ہے اور تمہارے کام (بھی) جانتا ہے ۵
〃	〃	۲	قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ	(اے پیغمبر) کہدے آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے (وہ سب) کس کا ہے کہدے اللہ ہی کا ہے اسنے آپ ہی (بندوں پر) مہربانی اپنے اوپر لازم کر لی ہے ۱۲
〃	〃	〃	وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝	اور جتنی چیزیں رات اور دن میں بستی ہیں وہ (سب) اسی (خدا) کی ہیں وہ سنتا ہے (انکے حالوں کو) جانتا ہے ۔
〃	〃	〃	فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ	آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ (خدا سب کو) کھلاتا ہے اور اسکو کوئی نہیں کھلاتا ۱۲
〃	〃	〃	وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝	اور وہ اپنے بندوں پر زبردست ہے اور وہ حکمت والا خبردار ہے ۵

ف ۱ کو اپنی مخلوقات میں سے جن کو چاہے دم کے دم میں دنیا سے اٹھا لیوے اور ان کے بدلے دوسروں کو لا کر وہاں بسا دے وہ تو ایسا قادر مطلق ہے کہ اگر چاہے تو لاکھوں کروڑوں ایسے عالم آسمان و زمین دم بھر میں پیدا کر دے اور دم بھر میں فنا کر دے اس سے اسکی بے نیازی معلوم ہوتی ہے ابن عباسؓ نے کہا یہ خطاب ہے مشرکوں اور منافق لوگوں کو ۱۲ ف ۲ اللہ کو سب قدرت ہے جو چاہے سو کرے پھر بھی گناہ کی سزا جلد نہیں دیتا صاف کرتا ہے ۱۲ ف ۳ اوس نے آدم ؑ کو بن باپ کے پیدا کر دیا تو عیسےٰ علیہ السلام کو بن باپ کے پیدا کرنا کیا مشکل ہے ۱۲ ف ۴ یہود حضرت عزیر ؑ کو اور نصاریٰ حضرت مسیح ؑ کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے بڑھتے بڑھتے اپنے تئیں بھی اللہ کا بیٹا اور پیارا کہنے لگے انجیل کی معنی آیتوں میں خدا کو باپ کہا ہے اوس سے یہ سمجھے کہ ہم اسکے بیٹے ہیں ۱۲ ف ۵ قوم یہود میں ہے کہ یہ خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد سب لوگ ہیں یا ہر شخص کی طرف خطاب ہے ۱۲ ف ۶ حدیث میں ہے کہ اللہ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں بیٹے اور مخلوقات کی طرح بائیں نہیں ہے کہ بائیں ہاتھ کے کمزور ہونے کے سبب داہنے ہاتھ ایسا ان طاقت اور برکت والے ہیں اس آیت سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جو ید کے معنے نعمت یا قدرت کے لیتے ہیں کیونکہ اگر نعمت یا قدرت مراد ہوتی تو تثنیہ لانے کی کچھ ضرورت نہ تھی دونوں ہاتھوں کے معنے نہیں بنتے اور اگر مراد مخالطہ یدین سے پاک ہونا جیسے جہمیہ اور معتزلہ اور پہلے متکلمین کا قول ہے تو یہود کو یوں جواب دیا جاتا کہ تم کیا بکتے ہو وہ تو ہر بدن سے پاک ہے جیسے سورہ انعام کے شروع میں فرمایا کہ وہ بیٹے اور بیٹیوں سے پاک ہے دوسری آیت میں فرمایا آدم ؑ کو جسنے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا کیا ہاتھ سے قدرت مراد ہوتی تو آدم ؑ کی مخلوقات میں کیونکر قدرت سے سب بنتے ہیں اسیطرح حدیث میں ہے کہ اللہ نے توریت تختی پر اپنے ہاتھ سے لکھا اور جنت العدن کو اپنے ہاتھ سے لگایا غرض ان حدیثوں ان سب آیتوں اور حدیثوں کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کے ظاہری معنے بے چون و چرا مانتے ہیں ان میں تاویل اور تحریف نہیں کرتے ۱۲ (باقی در حاشیہ صفحہ)

جس کو چاہے اللہ گمراہ کرے اور جس کو چاہے سیدھے
راہ پر لگا دے۔

اور اُسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنکو اسکے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے اسکو (بھی وہی) جانتا ہے اور ایک پتہ نہیں گرتا مگر اسکو معلوم رہتا ہے اور نہ کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں اور نہ کوئی ہرا نہ کوئی سوکھا جو کھلی کتاب (لوح محفوظ میں) نہ ہو اور وہی خدا ہے جو رات کو تم کو سلا دیتا ہے اور دن میں جو (کام) تم کر چکے تھے اُسکو جانتا ہے پھر سونے سے تم کو ایک مقرر مدت پوری ہونے کے لئے جگاتا ہے پھر اسی کی طرف تم کو لوٹ جانا ہے پھر جو کچھ تم (دنیا میں کیا کرتے تھے) وہ تم کو جتلا دے گا۔

اور وہ زبردست ہے اپنے بندوں کے اوپر (عرش معلی پر) اور تم پر چوکیدار (فرشتے) مقرر کرتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اُسکی جان اٹھا لیتے ہیں اور وہ (حکم میں) کوتاہی نہیں کرتے پھر یہ سب بندے خدا (مالک) کی طرف لوٹائے جاتے ہیں جو انکا حقیقی مالک (حاکم) ہے سن لو اُسی کا حکم چلتا ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

(اے پیغمبر) کہدو اُسی کو یہ قدرت ہے کہ اوپر سے تم پر عذاب بھیجے یا تمہارے پاؤں کے تلے سے یا تم میں پھوٹ ڈالکر کئی گروہ کر دے اور ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھائے دیکھو ہم کس طرح پھیر پھیر کر آیتوں کو بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں اور (محمد) اور (قرآن) کو تیری قوم (قریش) نے جھٹلایا اور وہ سچ ہے (اے پیغمبر) کہدے میں تمہارا ذمہ نہیں ہوں ہر خبر کا ایک ٹھیرا ہوا وقت ہے اور اب تم کو معلوم ہو جائیگا۔

اور جب تم فرمائیگا ہو جاوہ ہو جائیگی اُسکی بات سچی ہے اور جس دن صور (بگل) پھونکا جائیگا سلطنت اُسی کی بادشاہت ہوگی وہ غائب

---

۱ اس آیت سے صاف نکلا کہ منجم اور نجومی اور رمال اور جفار یہ سب جھوٹے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو آئندہ کی بات معلوم نہیں اور نہ یہ کوئی جانتا ہے کہ کل کو کیا ہوگا ہاں حدیث میں ہے کہ جو کوئی نجومی یا پنڈت کے پاس جائے یا قرآن کا انکار کیا ابن مسعود رضی نے کہا تمہارے پیغمبر کو سب باتیں ملیں مگر غیب کا علم نہیں دیا گیا ۱۲ ف پیغمبر کا پتہ بیشوں سے گرنے سے آدمی کا کہا ہوا مراد لیا ہے ۱۲ ف یعنے زمین کے اندر اندھیرے مقاموں میں ۱۲ ف یعنے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہر چیز ہر وقت رہتی ہے بڑی ہو یا چھوٹی سوچی ہو یا اس سے روپڑا ان پڑھ ہو یا عالم معاذ اللہ کہتے ہیں کہ اس شاذ کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا ہر ایک سوکھے میں دنیا کی سب چیزیں آگئیں اور ہر ایک ہری میں ہر قسم کے جمادات سوکھے میں اور نباتات اور حیوانات بھی سوکھے یا ہرے ہیں ۱۲ ف یعنے تمہاری جان اٹھا لیتا ہے ۱۲ ف حکم پر ہر ایک کی جان قبض کرنے والے فرشتے اس کے بعد ۱۲ ف جن کے پاس سے پہلے دنیا میں آئے تھے ۱۲ ف یعنے قیامت کے دن لوٹکے جانا ہے مرنے کے بعد جس اللہ کے پاس جاتی ہے جیسے حدیث میں ہے کہ جب مومن مرتا ہے تو فرشتے اس کی جان کو لیکر اوپر کے آسمان پر جاتے ہیں اگر وہ نیک آدمی ہوتا ہے تو دروازہ کھلتا ہے وہاں سے دوسرے آسمان پر لیجاتے ہیں اسی طرح آخر آسمان تک لیجاتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ ہے پھر عرش تک پھر اس کی روح کو علیین میں پہنچا دیتے ہیں اگر وہ آدمی برا ہوتا ہے تو پہلے آسمان ہی سے اس کو واپس کر دیتے ہیں دروازہ نہیں کھلتا اس آیت سے اور نیز اگلی آیت سے اور حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اللہ جل جلالہ جہت فوق میں اپنے عرش پر ہے اور ظاہر شاہ کا قیاس بالکل غلط ہے ۱۲ ف اس کو سوچنے اور سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ ف یعنے جو کچھ اللہ کی شان کے لائق ہے اس کا انکار ۱۲ ف جیسے دبانا دینے والا ۱۲ ف آپس میں ایک دوسرے سے لڑیں ۱۲ ف اور ایک کو دوسرے کے عذاب کی

وَالشَّهَادَةِ ۭ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝
اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ يُخْرِجُ الْحَيَّ
مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ
اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَ
جَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
حُسْبَانًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝
بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ
تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ
لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ
الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝
وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا
مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ
وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝
فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ
لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ
صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاۗءِ ۭ
كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَي الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝
وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ
فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝
لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ
قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰۗؤُهُمْ
مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ
وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ
النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَاۗءَ
اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝
وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ
مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ
لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي
اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا
عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝
ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى
بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ
مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝
وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ اِنْ يَّشَاْ
يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا
يَشَاۗءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۝

۱۳ ۔ ۔ ۔

			اور تم ہمکو روک نہیں سکتے ۱۲	اور وہ ہدایت ہے اور رحمت ہے ایسے لوگوں کے واسطے جو یقین رکھتے ہیں ۱۲
۸	الانعام	۱۸	قُلْ لِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝	کہدو اللہ تعالیٰ ہی کی دلیل زبردست ہے پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ پر لگا لیتا ۱۲
۷	الاعراف	۷	اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ۭ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۭ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	بے شک تمہارا مالک اللہ تعالیٰ ہے جسنے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر تخت پر چڑھا رات سے دن کو ڈھانپتا ہے رات دن کے پیچھے لگی دوڑی آرہی ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا وہ حکم کے تابعدار ہیں سن لو اسی نے سب کچھ بنایا اسی کی حکومت ہے اللہ تعالیٰ کی بڑی برکت ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ۱۲
۹	"	۲۳	مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	جس کو اللہ تعالیٰ راہ پر لگائے وہی راہ پاتا ہے اور جن کو وہ گمراہ کرے وہ تباہ ہوئے ۱۲
"	"	"	وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	اور اللہ ہی کے اچھے اچھے نام ہیں اسکو انہی ناموں سے پکارو اور جو لوگ اسکے ناموں میں بے دینی کرتے ہیں اُن کو چھوڑ دو وہ اپنے کیئے کا بدلہ قریب پائیں گے ۱۲
"	"	۲۳	مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝	جس کو خدا گمراہ کرے اسکو کوئی راہ پر لگانے والا نہیں اور وہ ان کافروں کو اپنی شرارت میں بہکتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے ۔
"	"	۲۴	اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۚ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝	میرا تو سنبھالنے والا اللہ تعالیٰ ہے جس نے قرآن کو اتارا اور وہی نیک بندوں کا حامی ہے ۔
۱۰	الانفال	۷	ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰي قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝	یہ اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ جو نعمت کسی قوم کو دیتا ہے تو پھر اسکو بدلتا نہیں جب تک وہی قوم اپنے دل کی حالت کو نہیں بدلتی اور اس لیئے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا جانتا ہے ۱۲
۶	النساء	۲۳	وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝	اور موسےٰ سے تو اللہ تعالیٰ نے بول کر باتیں کیں ۱۲
۱۰	التوبة	۱	فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ۔	تو اسکو پناہ دے جب تک وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سن لے ۱۲
"	"	۱۰	اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ	کیا انکو (یہی) معلوم نہیں کہ اللہ تو انکے بھید اور انکی کانا پھوسی (سب) جانتا ہے

۱۲ اس سے بچ نہیں سکتے یا بھاگ نہیں سکتے ۱۲ ف لیکن اللہ کی مشیت یہی ہے کہ کچھ لوگ ہدایت پر رہیں کچھ گمراہی پر اور بہشت اور دوزخ دونو آباد ہوں اسکی حکمت اور مصلحت یہی ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ۱۲ ف اور اللہ تعالیٰ ہی کی دلیل زبردست ہے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کی کتابیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول اور معجزے ہیں ۱۲ ف دن سے مراد مقدار وقت ہے جو دنیا کے دن میں ہوتا ہے یعنے بارہ گھنٹے بعضوں نے کہا چونکہ ہفتہ کے دن ہزار برس کا تھا اتوار کے دن شروع کیا اور جمعہ کے دن ختم کیا۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو ایک لحظہ میں یہ سب آسمان اور زمین بنا دیتا مگر اپنے بندوں کو آہستگی کے ساتھ کام کرنیکی تعلیم کیلئے چھ دن میں آسمان بنانے کے بعد ۱۲ ف تمام انتظام کرنے کو تو وہ مالک اپنے تخت (عرش) پر رہکر ساری دنیا کی ایک ایک رتی کو دیکھ بھال رہا ہے اور ہر چیز کی خبر رکھتا ہے اور ایک ایک چیز کی گرانی کر رہا ہے اہل حدیث نے استوی کے یہی معنے لیئے ہیں کہ عرش پر بلند ہوا یا بیٹھا یا چڑھ گیا یا جا ملا اور معتزلہ اور جہمیہ نے اسکی تاویل کی ہے کہ استوی سے مراد یہ ہے کہ عرش پر غالب ہوا اور پہلے نہ غالب تھا تو وہ پہلے سے تھا اور ہر وقت ہر چیز پر غالب ہے پھر ثم کا لفظ جو اس آیت میں ہے اوسکے معنے نہ بنے اور تفصیل اس مسئلہ کی ہمنے سورۂ اعراف میں کی ہے اور حاصل یہ ہے کہ استواء اس پروردگار عالم کی ایک صفت ہے جیسے علم اور بصر وغیرہ اور اس سے ظاہری معنے بلا تاویل مراد ہیں البتہ اس کی کیفیت مجہول ہے اور یہی عقیدہ ہے ائمہ اربعہ اور تمام ائمہ حدیث کا رضوان اللہ علیہم اجمعین ۱۲ ف اصل دن کو رات سے ۱۲ ف خود کچھ نہیں کر سکتے اس سے ان لوگوں کا خیال غلط ہوا جو کہتے ہیں گاؤں کی گوش سے دنیا میں سب کام ہوتے ہیں ۱۲ ف بعضوں نے یہاں ترجمہ کیا ہے اللہ تعالیٰ بڑا ہے یا اللہ تعالیٰ بلند ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ۱۲ ف ۹ انکو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا حدیث میں ہے کہ آپنے خطبہ سنایا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ راہ پر لگائے اس کو کوئی نہیں بہکا سکتا اور جس کو وہ بہکا دے اس کو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلعم کا طریقہ ہے اور سب سے بدتر کام (دین میں) نئے نکالے ہوئے ہیں اور ہر نئی بات گمراہی ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لیجانے والی ہے ۱۲ (وحیدی ترجمہ)

۱۰	التوبۃ	۱۳	وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ۙ	
۲۸	المجادلۃ	۳	مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ	
۱۱	التوبۃ	۱۴	وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ	
			أَيْنَ مَا كَانُوا ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ	
			إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝	
			أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ	
			وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ	
			إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ	
			وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ	
			أَيْنَ مَا كَانُوا ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا	
			يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝	
			أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ	
			ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ	
			بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ ۖ	
			وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ	
			وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ	
			بِمَا نَقُولُ ۚ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا ۖ	
			فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝	
			يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ	
			فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ	
			الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ	
			وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝	
			إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ	
			الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا	
			إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ	
			الْمُؤْمِنُونَ ۝	
			يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ	
			تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ	
			لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانشُزُوا	
			يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ	
			أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ	
			خَبِيرٌ ۝	
			يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ	
			الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ	
			صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ	
			فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝	
			أَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ	
			صَدَقَاتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ	
			عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ	
			وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ	
			بِمَا تَعْمَلُونَ ۝	
			أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا	
			غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ وَلَا	
			مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ	
			يَعْلَمُونَ ۝	
			أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ	
			إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝	
			اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن	
			سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝	
			لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم	
			مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ	
			هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝	
			يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ	
			لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ	
			عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝	
			اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ	
			ذِكْرَ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ	
			أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝	
			إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ	
			أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ۝	
			كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ	
			إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝	
			لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ	
			الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ	
			وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ	
			إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ كَتَبَ	
			فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ	
			مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن	
			تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ	
			رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ	
			أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ	
			هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝	
۲۸	الحشر	۱۱	أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ	
			لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ	
			الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ	
			وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِن	
			قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ	
			إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝	
		۱۲	لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِن	
			قُوتِلُوا لَا يَنصُرُونَهُمْ وَلَئِن نَّصَرُوهُمْ	
			لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ۝	
		۱۳	لَأَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِم مِّنَ	
			اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ۝	
		۱۴	لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى	
			مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاءِ جُدُرٍ ۚ بَأْسُهُم	
			بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ ۚ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ	
			شَتَّىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ۝	
		۱۵	كَمَثَلِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا	
			وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝	
		۱۶	كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ	
			اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ	
			إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝	
		۱۷	فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ	
			خَالِدَيْنِ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۝	
		۱۸	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ	
			وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ	
			وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝	
		۱۹	وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ	
			فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ	
			الْفَاسِقُونَ ۝	
		۲۰	لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ	
			الْجَنَّةِ ۚ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝	
		۲۱	لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ	
			لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ	
			اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ	
			لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝	
		۲۲	هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ	
			عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَٰنُ	
			الرَّحِيمُ ۝	
		۲۳	هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ	
			الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ	
			الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ	
			سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝	
		۲۴	هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ	
			لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي	
			السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ	
			الْحَكِيمُ ۝	
۱۰	يونس	۱	إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ	
			الْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى	
			الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا	
			مِن بَعْدِ إِذْنِهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ	
			فَاعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝	
"	"	۳	وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ ۖ وَيَهْدِي	
			مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝	
"	"	۴۴	إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ	
			النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝	
"	"	۵۵	أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ	
			أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ	
			لَا يَعْلَمُونَ ۝ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝	
"	"	۶۱	وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِن	
			قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا	
			عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ وَمَا	
			يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي	
			الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِن	

				[illegible]
۱۱	یونس	۶	اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ؕ وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ۝	سُن رکھو جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں سب اللہ ہی کے ہیں اور جن لوگوں کی (یہ مشرک) پیروی کرتے ہیں اللہ کے سوا اُنکو پکارتے ہیں وہ شریک نہیں ہیں (یہ مشرک) اور کچھ نہیں صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور کچھ نہیں مگر خیال دوڑاتے ہیں
۱۱	"	۱۰	وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِیْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰی یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝	اور اگر تیرا مالک چاہتا تو زمین میں جتنے لوگ ہیں سب ایمان لے آتے کیا تو لوگوں کو زبردستی مومن بنائے گا اور کوئی شخص اللہ کے بحکم ایمان نہیں لاسکتا اور اللہ انہی لوگوں پر گندگی ڈالتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے
۱۱ و ۱۲	هود	۱	اَلَآ اِنَّهُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَهُمْ ۙ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝	سُن رکھو یہ کافر اللہ سے (اپنا حال) چھپانے کے لیے اپنے سینوں کو موڑ لیتے ہیں سُن لے یہ جسوقت اپنے کپڑے اوڑھ لیتے ہیں اُسوقت بھی جو کام یہ چھپا کر کرتے ہیں یا کھلم کھلا اللہ اُسکو جانتا ہے وہ تو دلوں تک کی بھید جانتا ہے اور زمین پر جو جانور چلتا پھرتا ہے اُسکی روزی اللہ پر ہے اور وہی جانتا ہے کہ کہاں رہیگا اور کہاں مریگا سب کھلی کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے
۱۲	"	۹	وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ ۝	اور ہمنے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا لیکن انہوں نے خود اپنے اوپر آپ ظلم کیا پھر جب تیرے مالک کا عذاب آیا اُنکے وہ (جھوٹے) معبود جنکو اللہ کے سوا پکارتے تھے کچھ اُنکے کام نہ آئے بلکہ اور زیادہ تباہی کے باعث ہوئے
"	"	۱۰	وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِیُهْلِكَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۝	اور تیرا مالک ایسا نہیں کہ ظلم سے بستیوں کو تباہ کردے اور وہاں کے رہنے والے نیک ہوں
"	"	۱۱	وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۙ وَّلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ ۙ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ	اور اگر تیرا مالک چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی راہ پر لگا دیتا لیکن وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے مگر جنپر تیرا مالک فضل کرے اور اسی لیے انکو پیدا کیا

سنو کھو جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں سب اللہ ہی کے ہیں اور جن لوگوں کی (یہ مشرک) پیروی کرتے ہیں اللہ کے سوا اُنکو پکارتے ہیں وہ شریک نہیں ہیں (یہ مشرک) اور کچھ نہیں صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور کچھ نہیں مگر خیال دوڑاتے ہیں

اور اگر تیرا مالک چاہتا تو زمین میں جتنے لوگ ہیں سب ایمان لے آتے کیا تو لوگوں کو زبردستی مومن بنائے گا اور کوئی شخص اللہ کے بحکم ایمان نہیں لاسکتا اور اللہ انہی لوگوں پر گندگی ڈالتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے

سنو کھو یہ کافر اللہ سے (اپنا حال) چھپانے کے لیے اپنے سینوں کو موڑ لیتے ہیں سُن لے یہ جسوقت اپنے کپڑے اوڑھ لیتے ہیں اُسوقت بھی جو کام یہ چھپا کر کرتے ہیں یا کھلم کھلا اللہ اُسکو جانتا ہے وہ تو دلوں تک کی بھید جانتا ہے اور زمین پر جو جانور چلتا پھرتا ہے اُسکی روزی اللہ پر ہے اور وہی جانتا ہے کہ کہاں رہیگا اور کہاں مریگا سب کھلی کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے

اور ہمنے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا لیکن انہوں نے خود اپنے اوپر آپ ظلم کیا پھر جب تیرے مالک کا عذاب آیا اُنکے وہ (جھوٹے) معبود جنکو اللہ کے سوا پکارتے تھے کچھ اُنکے کام نہ آئے بلکہ اور زیادہ تباہی کے باعث ہوئے

اور تیرا مالک ایسا نہیں کہ ظلم سے بستیوں کو تباہ کردے اور وہاں کے رہنے والے نیک ہوں

اور اگر تیرا مالک چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی راہ پر لگا دیتا لیکن وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے مگر جنپر تیرا مالک فضل کرے اور اسی لیے انکو پیدا کیا۔

[illegible] معلوم ہوا کہ اللہ تم اپنے عرش مقدس پر بیٹھکر دنیا کی رتی رتی سب چیزوں کو دیکھ رہا ہے اور اسی طرح ہر شخص کے ہر ایک کام اور ہر ایک حال کو جانتا ہے اور باطل ہوا ان بیوقوف فلاسفہ کا قول جو معاذ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ تم صرف کلیات کو جانتا ہے ۱۲ یعنی بلکہ ان لوگوں نے انکو خدا کا شریک سمجھ لیا ہے حقیقت میں انکا وجود ہی نہیں ہے یا ہے تو وہ بھی اوروں کی طرح اللہ تم کے بندے اور غلام ہیں ۱۲ یعنی خالی پاؤ بچاتے ہیں بل اور براں کو نہیں دیکھتے کہ دلیل میں غور کرتے تو اُنکو صاف معلوم ہوتا کہ خدائے برحق واحد اور اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک اور ساجھی نہیں ہو سکتا ۱۲ یعنی آدمی اور جن اور شیطان ۱۲ یعنی آنحضرت صلعم کو شفقت کی راہ سے یہ خواہش تھی کہ اللہ کے سب بندے دیندار بن جاویں حکم ہوا کہ جو ہونیوالی بات نہیں تم کاہیکو رنج کرتے ہو ۱۲ یعنی شرک اور کفر کی ۱۲ یعنی غرض نہیں کہ تم اپنے باپ دادا کی تقلید پر مرتے ہیں ۱۲ یعنی اپنا سارا بدن چھپا لیتے ہیں ۱۲ یعنی کافر کہتے تھے جب ہم اپنے کپڑے اوڑھ لیں اور دروازے بند کرلیں اور سینہ کو دوہرا کرکے ہیں ہم آنحضرت کی دشمنی رکھیں تو ہمارے حال سے کون واقف ہوگا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ یعنی کہاں پیدا ہوگا کہاں گڑے گا ۱۲ یعنی بے قصور ہلاک نہیں کیا ۱۲ یعنی بُرے کام کئے اُس کی سزا لی ۱۲ یعنی اگر نیکوں کو بھی وہ تباہ کردے تو اُس کو ظلم نہیں کہہ سکتے کیونکہ ظلم یہ ہے کہ دوسرے کے ملک میں زبردستی تصرف کرے اللہ کے تو سب ملک ہیں مگر بظاہر ظلم معلوم ہوتا ہے تو فرمایا کہ اللہ تم ایسا ہی نہیں کرتا وہ بڑا رحیم اور کریم ہے ۱۲ یعنی سب کی ایک ہی امت کردیتا سب مومن اور موحد ہوجاتے یا سب کافر اور مشرک رہتے ۱۲ یعنی طرح طرح کے دین طرح طرح کے مذہب اور خیالات اسی میں اللہ تم کی کچھ حکمت ہے دوزخ اور بہشت دونوں کو آباد کرنا منظور ہے ۱۲ یعنی وہ اختلاف نہیں کرینگے سب کے سب حق بات کو اختیار کرلیں گے ۱۲ یعنی اختلاف یا فضل و کرم کے سب اسی کے ملک ہیں اب یہ کیوں اللہ تم کے ملک ہوئے تو اور حیوانات یا نباتات یا جمادات بھی اسی کے ملک ہوں گے ۱۲ یعنی اُنکی بھی باتوں الخ ۱۲

۱۲	هود ۱۱	۱۰	وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝	اور آسمان اور زمین میں جو کچھ غیب کی (چھپی ہوئی) باتیں ہیں وہ اللہ کو معلوم ہیں اور اخیر ہر کام کی انتہا اسی کی طرف ہے تو اسی کا پوجا کر اور اسی پر بھروسا رکھ اور تیرا مالک اُنکے کاموں سے غافل نہیں ہے
۱۳	الرعد ۱۳	۲	اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ سَوَاۗءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝	اللہ جانتا ہے ہر ماده جو اپنے پیٹ میں اٹھائے ہوئے ہے اور پیٹ جو گھٹتے بڑھتے ہیں اور اسنے ہر چیز کا اندازہ باندھ رکھا ہے چھپی اور کھلی جانتا ہے اور وہ (سب سے) بڑا ہے بلند تم میں جو کوئی چپکے سے بات کہے اور پکار کر کہے (دونو اسکے نزدیک) برابر اور (اسی طرح) جو کوئی (اندھیری) رات میں چھپ رہا ہو اور جو دن دہاڑے کھلا پھرتا ہو
〃	〃	〃	اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝	بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں اور جب اللہ کسی قوم کو تباہ کرنا چاہے تو کوئی اُسکو ٹال نہیں سکتا اور اللہ کے سوا کوئی انکا والی نہیں
〃	〃	۳	اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ	اللہ جسکو چاہتا ہے فراغت سے روزی دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے (اسکو) تنگی سے دیتا ہے
〃	〃	۴	قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝	کہدے اللہ جنکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اسکی طرف رجوع ہوتے ہیں انکو اپنی راہ بتاتا ہے
〃	〃	〃	اَفَلَمْ يَايْــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ	کیا (ابھی تک) مسلمان یہ نہیں سمجھے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو راہ پر لگا دیتا (کچھ نشانی کی بھی حاجت نہ رہتی)
〃	〃	۶	يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝	پھر (جو تقدیر اللہ نے لکھ رکھی ہے اسمیں سے) جو اللہ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اصل کتاب (لوح محفوظ) اسکے پاس ہے
〃	〃	〃	وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝	اور اللہ (جو چاہتا ہے وہ) حکم دیتا ہے اسکے حکم کا کوئی ٹالنے والا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے
〃	ابراهيم ۱۴	۱	فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ	اسپر بھی اللہ جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے
〃	〃	۳	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ	(اے پیغمبر) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ بنایا ہے وہ اگر چاہے تو (ابھی) تم کو مٹا دے اور

ف اور آسمان اور زمین میں جو کچھ غیب کی (چھپی ہوئی) باتیں ہیں وہ اللہ کو معلوم ہیں اور اخیر ہر کام کی انتہا اسی کی طرف ہے تو اسی کا پوجا کر اور اسی پر بھروسا رکھ اور تیرا مالک اُنکے کاموں سے غافل نہیں ہے ف اللہ تعالیٰ جانتا ہے ہر ماده جو اپنے پیٹ میں اٹھائے ہوئے ہے اور پیٹ جو گھٹتے بڑھتے ہیں اور اسنے ہر چیز کا اندازہ باندھ رکھا ہے چھپی اور کھلی جانتا ہے اور وہ (سب سے) بڑا ہے بلند تم میں جو کوئی چپکے سے بات کہے اور پکار کر کہے (دونو اسکے نزدیک) برابر اور (اسی طرح) جو کوئی (اندھیری) رات میں چھپ رہا ہو اور جو دن دہاڑے کھلا پھرتا ہو ف بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں اور جب اللہ کسی قوم کو تباہ کرنا چاہے تو کوئی اُسکو ٹال نہیں سکتا اور اللہ کے سوا کوئی انکا والی نہیں ف اللہ جسکو چاہتا ہے فراغت سے روزی دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے (اسکو) تنگی سے دیتا ہے ف کہدے اللہ جنکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اسکی طرف رجوع ہوتے ہیں انکو اپنی راہ بتاتا ہے ف کیا (ابھی تک) مسلمان یہ نہیں سمجھے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو راہ پر لگا دیتا (کچھ نشانی کی بھی حاجت نہ رہتی) ف پھر (جو تقدیر اللہ نے لکھ رکھی ہے اسمیں سے) جو اللہ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اصل کتاب (لوح محفوظ) اسکے پاس ہے ف اور اللہ (جو چاہتا ہے وہ) حکم دیتا ہے اسکے حکم کا کوئی ٹالنے والا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔ ف اسپر بھی اللہ جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے ف (اے پیغمبر) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ بنایا ہے وہ اگر چاہے تو (ابھی) تم کو مٹا دے اور

ف سب کو اسی کے پاس جانا ہے ۱۲ ف اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی خدا تک پہونچا چاہے مگر اسپر بھروسا نہ کرے دوسرے لوگوں کو بھی نفع اور نقصان کا مالک سمجھے تو ایسی عبادت کچھ کام نہ آوے گی پس توحید اور توکل کے صرف خدا تک کا پہونچا کر لینے سے آدمی مومن نہیں ہوتا ۱۲ ف وہ ہر امر مطلب پورا کر سکتا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے چاہتے ہیں اولیاء سے ۱۲ ف یا تناسخ کا رد ہے ۱۲ ف اس سورت میں اور قرآن نے عجیب برکت رکھی ہے جو کوئی اسکو دل لگا کر پڑھے تو اسکا دل نرم ہو جاتے ۱۲ ف ایک بچہ پہلے یاد دریاد کچھ نہ رہے یا ماده بچہ یا خوبصورت ہے یا بدصورت نیک بخت ہے یا بدبخت لنبا ہے یا ٹھگنا (بونا) ۱۲ ف کوئی بچہ ناقص پیدا ہوتا ہے کسی بچہ میں معمول سے زیادہ کوئی عضو بڑھ جاتا ہے کبھی تل کی مدت معمول سے گھٹ جاتی ہے کبھی بڑھ جاتی ہے کبھی بچوں کی تعداد میں کمی ہوتی ہے کبھی زیادتی یا کبھی بچہ مرا ہوا نکلتا ہے یا وہ طاقتور ہوتا ہے کبھی کمزور سو کما ۱۲ ف دو دو طرح کی چیزیں نکالنا ۱۲ ف کرسی کا عرش سا ہونا ثابت ہے اور اسکی ذات مقدس عرش پر ہے تو وہ سب سے اونچا ہوا اور سب سے بلند اہلحدیث کا یہی قول ہے ۱۲ ف وہ ہر ایک بات سن لیتا ہے ۱۲ ف اور وہ بھی اُس کے نزدیک برابر ہیں وہ دونو کہ یکساں فکر سے مطلب یہ ہے کہ اُس کے علم اور سمع اور بصر سے کوئی چیز باہر نہیں ہو سکتی ۱۲ ف یا کسی قوم پر سے اپنی نعمت اٹھا نہیں لیتا ۱۲ ف تباہی سے اُنکو بچائے ۱۲ ف یعنی نشانی تو نے سے کہ ہمیں ہوتا انکے پیغمبروں کو کیسی کیسی نشانیاں دی گئی ہیں گو انکی قسمت میں ایمان نہ تھا وہ کسی حکم یقین نہ لائے ۱۲ ف جس پر اعتراض کرنے کی مجال نہیں ۱۲ ف اس کے پہچاننے کی عقل میں

			جدید ہے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔	نئی خلقت لاکر بسائے اور اللہ کو یہہ مشکل نہیں ہے۔
۱۳	ابراھیم	۴	ویفعل اللہ ما یشاء۔	اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔
۰	۰	۵	اللہ الذی خلق السموت والارض وانزل من السماء ماء فاخرج بہ من الثمرت رزقا لکم وسخر لکم الفلک لتجری فی البحر بامرہ وسخر لکم الانہر وسخر لکم الشمس والقمر دائبین وسخر لکم اللیل والنہار واتکم من کل ما سالتموہ وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا ان الانسان لظلوم کفار	اللہ تو وہ ہے جسنے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی برسایا پھر تمہارے کھانے کے لیئے اس پانی سے میوے نکالے اور کشتیوں کو تمہارے اختیار میں دیا کہ اسکے حکم سے سمندر میں چلیں اور ندیاں تمہارے اختیار میں دیں اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگایا وہ دونو اپنے دستور پر چل رہے ہیں اور رات اور دن کو بھی تمہارے کام میں لگایا اور جو تم نے اس (خدا) سے مانگا وہ اسنے تمکو دیا اور اگر اللہ کی نعمتوں کو گنو تو پورا گن نہ سکو گے بیشک آدمی بڑا بے انصاف بڑا ناشکرا ہے
۰	۰	۶	وما یخفی علی اللہ من شیء فی الارض ولا فی السماء	اور اللہ پر کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں
۰	۰	۷	فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ ان اللہ عزیز ذو انتقام	تو اے پیغمبر یہ مت سمجھ کہ اللہ نے جو وعدہ اپنے پیغمبروں سے کیا ہے وہ اسکے خلاف کریگا بیشک وہ زبردست ہے بدلہ لینے والا ہے
۱۴	الحجر	۲	ولقد جعلنا فی السماء بروجا وزینہا للنظرین وحفظنا ہا من کل شیطن رجیم الا من استرق السمع فاتبعہ شہاب مبین والارض مددنہا والقینا فیہا رواسی وانبتنا فیہا من کل شیء موزون وجعلنا لکم فیہا معایش ومن لستم لہ برازقین وان من شیء الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم وارسلنا الریح لواقح فانزلنا من السماء ماء فاسقینکموہ وما انتم لہ بخازنین وانا لنحن نحی و	اور ہمنے آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لیے آسمان کو ستاروں سے آراستہ کیا اور ہمنے آسمان کو ہر ایک شیطان مردود (کے وہاں جانے) سے بچا رکھا ہے مگر جو کوئی چوری چھپے کوئی بات سن بھاگے تو اسکے پیچھے کھلا (چمکتا ہوا) شعلہ لگتا ہے اور ہمنے زمین کو پھیلایا اور اسمیں بوجھل پہاڑ رکھے اور ہر چیز اسمیں (یا پہاڑوں میں) اندازے کے ساتھ اگائی (یا پیدا کی) اور زمین میں ہمنے تمہارے گذر کے سامان بنائے (کھانے پہننے رہنے کے) اور انکے جنکو تم روزی نہیں دیتے اور کوئی چیز ایسی نہیں جسکے خزانے ہماری پاس نہ ہوں اور ہم ایک ٹھیرے ہوئے اندازے سے اسکو اتارتے ہیں اور ہمنے پانی بھری ہوائیں چلائیں پھر ہمنے آسمان سے پانی برسایا اور تم کو وہ پانی پلایا اور تم تو اسکو روک کر رکھ بھی نہیں سکتے اور ہم ہی جلاتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہم ہی

ف ۱ یہ کہ ظلم و ستم بھی بیٹ سکتا ہے اور ہم بھرس بنا سکتا ہے ۱۲ ف کسی کی مجال نہیں کہ چوں چرا کرے ۱۲ ف تم انکا پانی جہاں چاہتے ہو وہاں لیجاتے ہو ان میں کشتیاں چلاتے ہو ایک ملک سے دوسرے ملک پہونچتے ہو ۱۲ ف یا جو تم نے اس سے مانگا انکی ہر ہر قسم میں سے کچھ تم کو دیا ۱۲ ف جب انکی نعمتوں کا شمار نہیں ہو سکتا تو شکر کیونکر ہو سکے گا ۱۲ ف یا بڑا بے انصاف ۱۲ ف ہر آن اور ہر لحظہ اللہ تعالے کے ہزاروں احسان اس پر ہو رہے ہیں اور پھر ذرا سی تکلیف میں ناشکری کرنے لگتا ہے یا اللہ تعالے کو چھوڑ کر دوسروں کی شکر گذاری کرتا ہے ظلوم سے یہی مراد ہے ۱۲ ف حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مطلب اس پہلی دعا سے یہ تھا کہ گو کھول کر ہم تجھ سے یہ بیان کرتے ہیں کہ اسمعیل ؑ کو یہاں لاکر بسانے تیرے گھر کا آباد کرنا منظور ہے مگر دل میں جو اعمال کی ہدایتکا رخ ہے وہی تو خوب جانتا ہے ۱۲ ف کہ دنیا اور آخرت میں انکی مدد کرو گے ۱۲ ف اللہ اس کو دوست رکھتا ہے جو اپنے دوستوں کا بدلہ اپنے دشمنوں سے ضرور لیگا ۱۲ ف یہ برج کیا ہیں تارے اکٹھا ہو گئے ہیں جو دور سے ایک موٹھ کی طرح معلوم ہوتے ہیں دیکھو پارہ عم۔ قمر۔ تبارک۔ سماء۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو۔ حوت۔ ساتوں سیارے انہی برجوں میں پھرتے ہیں آفتاب ان بارہ برجوں کو ایک برس میں ماہتاب ایک مہینہ میں طے کرتا ہے ۱۲ ف فرشتے جو کہ پاسبانی کرتے ہیں ۱۲ ف فرقہ اس شیطان کو کہتے ہیں جو جاسوسی کے لئے آتا ہے پھر دوسرا آتا ہے یا اجمل جاتا ہے یا زخمی ہوتا ہے مجمع بحار میں ہے کہ [illegible] جب کوئی حکم صادر فرماتا ہے تو فرشتے اسکا کلام سنکر اپنے بازو پھڑکانے لگتے ہیں عاجزی سے اور اللہ تم کے کلام کی آواز ایسی ہوتی ہے جیسے کوئی ایک زنجیر کسی سپاٹ پتھر پر مارے جب فرشتوں کے دل سے خوف جاتا رہتا ہے تو آپس میں کہتے ہیں پروردگار نے کیا فرمایا وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہ بلند ہے بڑا ہے تب جو چرانے والے شیطان کوئی بات چرا کر سن پاتے ہیں تو اپنے دوست کو خبر دیتے ہیں اور ان کے کان میں سو جھوٹ ملا کر پھونک دیتے ہیں پھر وہی بات جو کلمی ہے جو آسمان سے سنی گئی تھی (باقی سب باتیں جھوٹ نکلتی ہیں) (باقی در ضمیمہ)

			نِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْنَا	(سب کے) وارث ہیں ہم جانتے ہیں جو تم میں پہلے گذرے اور
			الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ	ہم جانتے ہیں جو بعد کو ہونگے قیامت تک پیدا ہونگے ۱۰
۱۴	الحجر ۱۵	۶	وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا	اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ کہ ان میں ہے (بری) مکر کے نہیں بنایا ۱۱
			اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ ؕ فَاصْفَحِ	اور قیامت ضرور آئیگی تو (اے پیغمبر) کافروں اور مشرکوں کی (ایسی) طرح (کی باتوں)
			الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ	سے درگذر کرتا رہ ۱۲ بیشک تیرا مالک سب کا بنانیوالا ہے۔ جاننے والا۔ ف
۱۶	النحل ۱۶	۱	خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى	اس نے آسمان اور زمین کو حکمت سے پیدا کیا وہ اُن کے شرک
			عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝	سے برتر ہے۔ ف
″	″	″	وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ	اور سیدھی راہ اللہ ہی پر ہے ۱۳ اور کوئی راہ (کفر اور گمراہی کی)
			وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝	بیڑھی بھی ہے اور جو خدا چاہتا تو تم سب کو (سیدھی) راہ پر لگا دیتا ۱۴
″	″	۲	وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝	اور خدا تو جو تم چھپاتے ہو اور جو تم کھولتے ہو (سب) جانتا ہے ۱۵
″	″	۳	لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا	سچی بات تو یہ ہے کہ وہ جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ کھولتے ہیں اللہ
			يُعْلِنُوْنَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ۝	اسکو جانتا ہے (تو انکو ضرور بدلہ ملیگا) وہ غرور والوں کو پسند نہیں کرتا ۱۶
″	″	۵	اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ	اگر تجھکو اُنکے راہ پر لانے کی حرص ہے (تو تیری حرص کر نیسے کچھ نہ ہوگا)
			مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝	کیونکہ اللہ جسکو گمراہ کرنا چاہتا ہے وہ راہ پر نہیں آسکتے اور نہ کوئی انکی مدد کر سکتا ہے ۱۷
″	″	″	اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ	ہم تو جب کچھ کرنا چاہتے ہیں تو ہمارا کہنا یہی ہوتا ہے کہتے ہیں
			لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝	ہو جا وہ ہو جاتا ہے ۱۸
″	″	۷	وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ	اور اسی کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور اسی کی عبادت ہمیشہ
			وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ۝	قائم ہے کیا تم خدا کے سوا اور دوسرے کسی سے ڈرتے ہو۔ ف
″	″	۱۱	وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ	اور آسمان اور زمین میں غیب کی باتیں اللہ ہی کو معلوم ہیں
″	″	۱۳	وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ	اور اگر خدا چاہتا تو تم (سب) کو ایک ہی امت بنا دیتا ۱۹ مگر وہ
			يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ	جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے راہ پر لاتا ہے اور تم
			لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	دنیا میں کر رہے تم سے اسکی ضرور باز پرس ہوگی۔
۱۵	بنی اسرائیل ۱۷	۳	رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا	تمہارا مالک خوب جانتا ہے جو تمہارے جی میں ہے اگر تم (دل سے)
			صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝	نیک ہو تو اللہ توبہ کرنے والوں کو بخش دیتا ہے ۲۰

ف بعضوں نے کہا پہلوں سے اور پچھلوں سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت۔ ابن عباسؓ نے کہا ایک خوبصورت عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تو بعضے لوگ آگے کی صف میں ہو جاتے تاکہ نماز میں اُسپر نگاہ نہ پڑے اور بعضے نماز پڑھ رہنے کے بعد رکوع کے وقت بغلوں کے تلے سے اُسکو دیکھتے تب اللہ نے یہ آیت اتاری ابن کثیر نے کہا یہ روایت منکر ہے بعضوں نے کہا جہاد کی حد میں مراد ہیں ۱۲ قتادہ کا قول ہے ایک میں ایک صلحت رکھی ہے ۱۳ مطلب یہ ہے کہ قیامت برحق ہے ان کافروں اور مشرکوں سے انکی شرارتوں کا بدلہ ضرور لیگا۔ تو انکی شرارتوں کا بدلہ لینے کی فکر نہ کر مجاہد نے کہا یہ آیت جہاد فرض ہونے سے پہلے اتری عکرمہ نے کہا یہ منسوخ ہے جہاد کی آیت سے ۱۴ ف تو وہ انکو ہدایت پیدا کر سکتا ہے اور اُنکے اعمال کا بدلہ دیسکتا ہے ۱۵ ف اُس کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا کیونکہ سب کا خالق ہے اور سب اُسکے مخلوق ہیں مخلوق میں خالق کے برابر کیسے کر ہو سکتا ہے ۱۶ ف یعنی اُسکا ان کو دینا اور کھو دینا اور بیمار رہنا اور تندرست ہو جانا ہے ۱۷ ف یعنی کہ خدا کو تمہارے حال کی خبر ہے اس وجہ سے وہ تم سے مواخذہ نہیں کرتا بلکہ خدا توجہ تم الزام دشمنی کی تہمت میں اور تم نے گمراہی کسبی ہے کہ شیطان کے بہکانے میں آ گئے ۱۸ ف اللہ کی ایسی قدرت ہے وہ کیا کچھ نہیں کر سکتا جو چاہے وہ کر سکتا ہے ۱۹ ف اللہ کی حکمت اور مصلحت یہی ہے کہ سب کو ایک ہی طریقہ پر نہ چلائے یہ تمہاری حماقت ہے جو یہ چاہتے ہو کہ سب لوگ ایک ہی طریقہ پر چلیں سب کا مذہب ایک ہی ہو سب کا خدا ایک ہی ہو سب کا دین ایک ہی ہو سب کی شریعت ایک ہی ہو سب کی عبادت ایک ہی ہو سب کا قبلہ ایک ہی ہو سب کا کعبہ ایک ہی ہو سب کا ایمان ایک ہی ہو سب کا عمل ایک ہی ہو سب کا اخلاق ایک ہی ہو سب کا معاملہ ایک ہی ہو سب کا معاشرت ایک ہی ہو سب کا لین دین ایک ہی ہو سب کا رہن سہن ایک ہی ہو سب کا کھانا پینا ایک ہی ہو سب کا پہننا اوڑھنا ایک ہی ہو سب کا بول چال ایک ہی ہو سب کا رسم و رواج ایک ہی ہو سب کا تمدن ایک ہی ہو سب کا علم ایک ہی ہو سب کا ہنر ایک ہی ہو سب کا پیشہ ایک ہی ہو سب کا کام ایک ہی ہو سب کا کاروبار ایک ہی ہو سب کا مال ایک ہی ہو سب کا ملک ایک ہی ہو سب کا حکومت ایک ہی ہو سب کا حاکم ایک ہی ہو سب کا محکوم ایک ہی ہو سب کا آقا ایک ہی ہو سب کا غلام ایک ہی ہو سب کا مالک ایک ہی ہو سب کا مملوک ایک ہی ہو سب کا بادشاہ ایک ہی ہو سب کا رعایا ایک ہی ہو سب کا سردار ایک ہی ہو سب کا ماتحت ایک ہی ہو سب کا افسر ایک ہی ہو سب کا ملازم ایک ہی ہو سب کا مخدوم ایک ہی ہو سب کا خادم ایک ہی ہو سب کا استاد ایک ہی ہو سب کا شاگرد ایک ہی ہو سب کا پیر ایک ہی ہو سب کا مرید ایک ہی ہو سب کا شیخ ایک ہی ہو سب کا ولی ایک ہی ہو سب کا ولیعہد ایک ہی ہو سب کا وزیر ایک ہی ہو سب کا سفیر ایک ہی ہو سب کا ایلچی ایک ہی ہو سب کا قاصد ایک ہی ہو سب کا نامہ بر ایک ہی ہو سب کا ہرکارہ ایک ہی ہو سب کا چوبدار ایک ہی ہو سب کا دربان ایک ہی ہو سب کا پہرہ دار ایک ہی ہو سب کا سپاہی ایک ہی ہو سب کا سپہ سالار ایک ہی ہو سب کا جرنیل ایک ہی ہو سب کا کرنیل ایک ہی ہو سب کا میجر ایک ہی ہو سب کا کپتان ایک ہی ہو سب کا لفٹن ایک ہی ہو سب کا صوبیدار ایک ہی ہو سب کا جمعدار ایک ہی ہو سب کا حوالدار ایک ہی ہو سب کا نائک

		إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ	تیرا مالک جسکو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور تنگی
		يَقْدِرُ ۚ إِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا	سے (دیتا ہے) وہی اپنے بندوں کو جانتا دیکھتا ہے۔
	۴۷	بَصِيْرًا ۝ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ إِذْ يَسْتَمِعُوْنَ	ہم خوب جانتے ہیں جس لیے وہ قرآن کو سنتے ہیں جب وہ تیری طرف
		إِلَيْكَ وَإِذْ هُمْ نَجْوٰٓى إِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ	کان لگاتے ہیں اور (ہم خوب جانتے ہیں) جب وہ کانا پھوسی کرتے ہیں
		إِنْ تَتَّبِعُوْنَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ اُنْظُرْ	جبوقت یہ ظالم (ایک دوسرے سے) کہتے ہیں تم تو اس مرد کے کہنے پر
		كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا	چلتے ہو جسپر کسی نے جادو کر دیا ہے (اے پیغمبر) دیکھ تو سہی تجھ پر کیا کیا
		يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝	باتیں لگاتے ہیں وہ (خود) بہک گئے ہیں (اسلئے) رستی پر نہیں آسکتے
	۵۴	رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ ۚ إِنْ يَّشَأْ يَرْحَمْكُمْ	تمہارا مالک تمکو خوب جانتا ہے اگر چاہے تمپر رحم کرے یا اگر چاہے
		أَوْ إِنْ يَّشَأْ يُعَذِّبْكُمْ ۚ وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ	تم کو عذاب دے اور ہمنے (اے پیغمبر) تجھ کو انکا ذمہ وار نہیں بنایا اور
		عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَنْ فِي	تیرا مالک (ان مشرکوں کو تو کیا) سارے آسمان اور زمین میں جو
		السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ	لوگ ہیں اُن سب کو خوب جانتا ہے
	۶۰	وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ ۚ وَّاٰتَيْنَا	اور ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض پر فضیلت دی ہے اور داؤد کو
		دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ	زبور دی ہے (اے پیغمبر) کہدے کہ جنکو تم اللہ کے سوا (معبود)
		فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا	سمجھتے ہو (مثلاً فرشتے عیسیٰ مریم) انکو پکارو پھر وہ نہ تو تمہاری
			تکلیف کو دور کر سکتے ہیں نہ پھیر سکتے ہیں
	۶۵	أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلٰى رَبِّهِمُ	یہ جنکو (خدا سمجھ کر) پکارتے ہیں وہ خود اپنے پروردگار (کی
		الْوَسِيْلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ	نزدیکی) کا ذریعہ ڈھونڈتے ہیں کہ کون (اللہ سے) نزدیک تر ہے اور
		عَذَابَهٗ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝ وَإِنْ	اسکی رحمت کے امیدوار اور اسکے عذاب سے خائف رہتے ہیں بیشک
		مِّنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	تیرے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے اور کوئی بستی ایسی نہیں
		أَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۝ كَانَ ذٰلِكَ فِي	جسکو ہم قیامت کے دن سے پہلے ہلاک کرنیوالے یا سخت عذاب دینے
		الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝ وَمَا مَنَعَنَآ أَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ	والے نہ ہوں یہ کتاب (لوح محفوظ) میں لکھا ہوا ہے اور ہمکو نشانیاں
		إِلَّآ أَنْ كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُوْنَ ۚ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ	بھیجنے سے اسکے سوا اور کوئی امر مانع نہیں ہوا کہ اگلے لوگوں نے
		النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ	انکو جھٹلایا اور ہم نے قوم ثمود کو اونٹنی دی جو (انکے لئے) بصیرت
		إِلَّا تَخْوِيْفًا ۝ وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ ۚ	کا موجب تھی مگر انہوں نے اسکے ساتھ ظلم کیا اور ہم نشانیاں
		وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ أَرَيْنٰكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ	صرف ڈرانے کیلئے بھیجتے ہیں اور جب ہم نے تجھ سے کہا کہ تیرے مالک نے لوگوں کو گھیر لیا ہے اور جو دکھایا
		وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۚ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ	ہمنے تجھ کو دکھایا وہ صرف اسی لیے کہ لوگوں کی جانچ ہو اور (اسی
		فَمَا يَزِيْدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝	طرح) وہ درخت جسپر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور ہم (ان کافروں)
			کو ڈراتے ہیں لیکن ہمارے ڈرانے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا انکی سخت شرارت اور بڑھ جاتی ہے
	۸۴	قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۚ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ	(اے پیغمبر) کہدے ہر کوئی اپنے طریق پر عمل کرتا ہے پھر جو کوئی تم میں سے
		بِمَنْ هُوَ أَهْدٰى سَبِيْلًا ۝	سیدھی رستی پر ہے اسکو اللہ خوب جانتا ہے
	۸۵	وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۚ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ	اور تجھ سے پوچھتے ہیں روح کیا ہے کہدے روح میرے مالک کا حکم ہے اور
		أَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ أُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا ۝	تم لوگوں کو اللہ کے علم میں سے کچھ نہیں ملا مگر تھوڑا
	۸۶	وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ	اور اگر ہم چاہیں تو جو (علم) ہم نے تجھ پر وحی بھیجا ہے اسکو
		ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ۝ إِلَّا رَحْمَةً	(تک) لے جائیں پھر تو اس بارے میں ہمارے مقابلے میں اپنا کوئی
		مِّنْ رَّبِّكَ ۚ إِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝	حمایتی نہ پائے مگر تیرے مالک کی رحمت (سے ایسا نہیں کرینگے)
	۸۸	قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى أَنْ	(اے پیغمبر) کہدے اگر انسان اور جن اس بات پر جمع ہوں کہ
		يَّأْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَأْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ	قرآن کی مانند لائیں تو اسکی مانند نہ لا سکیں گے اگرچہ وہ
		وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا	ایک دوسرے کے مددگار ہی ہوں اور ہم نے لوگوں (کے سمجھانے)
		لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ فَأَبٰٓى	کیلئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کی ہے مگر اکثر لوگوں نے
		أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُوْرًا ۝ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ	بجز ناشکری کرنے کے (اسکو) قبول نہ کیا اور کہا کہ ہم تجھ پر
		حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۝	ایمان نہ لائینگے جب تک تو ہمارے لئے زمین سے چشمہ جاری

حاشیہ: اسپر تعجب اڑاتے اور جھٹلاتے کو وہ قصہ جس کی اصل میں فرق آگیا ہے دیوانہ ہو گیا ہے یا وہ تمہاری طرح پیٹ رکھتا ہے کھاتا ہے پیتا ہے ۱۲ منہ کبھی کہتے ہیں شاعر ہے کبھی کاہن کبھی ساحر کبھی دیوانہ ۱۲ منہ جو ہدایت کا رستہ ہے کہ اللہ تم کو اکیلا وحدہ لاشریک لے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تم کا پیغمبر کہیں ۱۲ منہ کہ تمہارا انجام کیا ہوگا دوزخ میں جاؤ گے یا بہشت میں ۱۲ منہ قریش کے لوگ اس امر پر تعجب کرتے تھے کہ اللہ تم اتنا بڑا بادشاہ اسکو تمام لوگوں میں حضرت محمد صلعم پسند آئے جو یتیم تھے اور ابوطالب اپنے چچا کی پرورش میں تھے پھر انکے اصحاب بھی وہ لوگ ہوئے جو تمام زمانہ کے محتاج تھے بھوکے اسپر وہابت اتری ان بیوقوفوں نے اتنا غور نہیں کیا کہ دنیا کا مال و اسباب محض ایک بے حقیقت چیز ہے غرائف نفس اور شرافت جوہر اسکو الٰہی ہو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اللہ تم اپنی قدرت اسطرح دکھاتا ہے کہ جسکو لوگ حقیر سمجھتے ہیں خداوند کریم اسی کو عزت دیکر سب کا سرتاج بناتا ہے جیسے انجیل مقدس میں ہے کہ جس پتھر کو معماروں نے خراب دیکھ کر پھینک دیا وہی کونے کے کونہ کا سرِ شمن ہوا ۱۲ منہ سب اس کے قبضہ قدرت میں ہیں ۱۲ منہ کون اسپر غلبہ کر سکتا ہے اور کون جھٹلا سکتا ہے مراد صالح کا قصہ ہے اور دکھلاوے سے شکر ہے کہ اللہ تم نے جب آنحضرت صلعم کے سوال لوگوں سے بیان فرمایا تو کئی لوگ جھوٹ بھے اور اسلام سے پھر گئے ۱۲ منہ اسکو لوگوں کی جانچ کے لئے بنایا مراد زقوم کا درخت ہے جسکا ذکر آگے آتا ہے ۱۲ منہ یہود نے آنحضرت صلعم سے کہا تھا کہ اگر تم سچے نبی ہو تو ہمارے لئے پہاڑ سونے کا کر دو اسکا جواب خدا نے یہ دیا کہ اگر ہم ایسا کر دیں اور پھر تم ایمان نہ لاؤ تو ہلاک کئے جاؤ گے اسلئے ہم ایسا نہیں کرتے ۱۲ منہ

			كَفَرُوا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ	اور کہنے لگے کیا جب ہم (مرنے پر بھی) ہڈیاں اور چورا ہو جائینگے تو
			رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝	نئے سرے سے کیا ہم پیدا ہو کر اٹھا کھڑے کیے جائیں گے کیا ان لوگوں
			اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ	نے یہ نہیں جانا کہ اللہ جس نے آسمان پیدا کیے اور زمین (اتنی بڑی بڑی
			وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ	چیزیں) وہ انکے سے آدمی بھی (دوبارہ) پیدا کر سکتا ہے اور ایسی نے ان
			وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى	لوگوں کو (دوبارہ پیدا ہونے کی) ایک میعاد مقرر کر رکھی ہے جسمیں کچھ شک
			الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ	نہیں مگر پھر بھی ظالم انکار کے سوا کچھ نہیں مانتے (ان لوگوں سے) کہدے
			تَمْلِكُوْنَ خَزَاۗىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ	اگر میرے مالک کی رحمت کے خزانے تمہارے ہاتھ میں ہوتے تو تم خرچ ہو
			خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝	جانے کے ڈر سے بخیلی کرتے اور آدمی بخیل ہے۔ ت
۱۵	بنی اسرائیل	۱۲	قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا	ان لوگوں سے) کہدے تم اللہ کہکر (خدا کو) پکارو یا رحمن کہکر پکارو جس نام سے پکارو
			فَلَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ	تو (سب) نام اچھے ہیں اور اپنی نماز نہ چلا کر پڑھ اور نہ ایسی آہستہ
			وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝	(کہ مقتدی بھی نہ سنیں) اور بیچ بیچ میں ایک راہ اختیار کرلے ت
۱۶	الکہف	۴	اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ	(سبحان اللہ) کیسا دیکھنے والا اور سننے والا ہے اسکے سوا انکا کوئی
			وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۝	کام بنانے والا نہیں ہے اور وہ اپنے فرمان میں کسی کو شریک نہیں کرتا
"	"	۶	وَّلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝	اور تیرا مالک کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ ث
"	"	۸	وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ	اور (اے پیغمبر) تیرا مالک بڑا بخشنے والا مہربان ہے اگر انکے گناہوں پر
			بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ	انکو پکڑنا چاہے تو جلدی (دنیا ہی میں) انکو عذاب دے مگر (بات یہ ہے
			مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ۝	کہ اسنے) انکے (عذاب کے) لیے ایک وعدہ مقرر کر رکھا ہے جسکو چھوڑ کر کوئی بچاؤ انکو
"	"	۱۲	قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ	(اے پیغمبر) کہدے اگر میرے مالک کی باتیں لکھنے کے لیے سمندر کی سیاہی ہو تو میرے
			الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ	مالک کی باتیں تمام ہونے سے پہلے سمندر تمام ہو جائے گو اتنا ہی ایک
			جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝	اور سمندر ہم اسکی مدد کو لائیں ث
۱۶	مریم	۲	اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ	(کیا انکو اتنی سمجھ نہیں) کہ ہم زمین کے وارث ہونگے اور ان لوگوں کے
			مَالًا وَّوَلَدًا ۝	جو زمین پر بستے ہیں اور ہماری ہی طرف انکو لوٹ کر آنا ہے۔
"	"	۴	لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ	جو ہماری آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو انکے بیچ میں ہے سب اسی کا ہے
			ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۝	اور تیرا مالک (کسی چیز کو) بھولنے والا نہیں ث وہ آسمانوں اور زمین

ت یعنی دوبارہ پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے بہت آسان ہے ۱۲ ث یہ آیت مشرکوں کے باب میں اتری ۱۲ ث اور یہ دو نام بھی انہیں اچھے ناموں میں ہیں (ا) کہتے تھے آنحضرت صلعم نے دعا میں یا اللہ الرحمن تو شرک ملعنہ دنیے لگے ہم کو تو دو خدا کے پکارنے سے منع کرتا ہے اور آپ دو خدا کو پکارتا ہے۔ اس وقت یہ آیت اتری صحیح بخاری میں ہے کہ تو چپکے تلم دار و ہوتے ہیں جو شہر میں اور انکے سوا بھی بہت سے نام جو قرآن اور دوسری حدیثوں میں آئے ہیں وہ بھی اسمائے حسنے میں داخل ہیں ۱۲ ث ایسے زور کی آواز سے کہ باہر والے سب سنیں ۱۲ ث یعنی ہجرت سے پہلے کا ہے آپ جب نماز میں قرآن بلند پڑھتے تو مشرک سنکر قرآن کو برا کہتے اسوقت یہ آیت اتری بعضوں نے کہا نماز پڑھ اس آیت میں دو احتمال ہیں یہ بھی ہیں حضرت عائشہ رضہ سے ایسی منقول ہے ۱۲ ث کہ بے تصور کسی کو سجدہ کرے اور اگر وہ ایسا ہی کرے تب بھی ظلم نہیں ہے کیونکہ سب بندے اس کے حکم میں ہیں وہ جو چاہے کرے اس سے کوئی پوچھ نہیں صحیح حدیث میں ہے قیامت کے دن لوگ تین بار سامنے کئے جائینگے دو بار تو کٹ حجتی اور عذر تراشی ہوگی تیسری بار کتابیں ہاتھوں میں تان پڑیں گی کسی کے داہنے ہاتھ میں اور کسی کے بائیں ہاتھ میں ۱۲ ث یعنی اللہ کے سوا اور کہیں پناہ نہیں پا سکتے ۱۲ ث علم اور حکمت کی اور اسکی قدرت کے عجائبات ۱۲ ث سارا سمندر کا پانی روشنائی ہو اور کہنا قلم کیا جائے ۱۲ ث سمندر کفایت نہ کرے اسکی ایک صفت ہے اللہ تعالیٰ کی باتیں اور اس کی قدرتیں بے حد ہیں جو کسی دوسرے سے پوری نہیں ہو سکتی کہتے ہیں یہ آیت اسوقت اتری جب یہود نے کہا تھا اوتیتم من العلم الا قلیلا انکر کیا ہم کو تورات دی ہے اس بات سے ۱۲ ث کافروں کی ضد اور لڑائی ہی نہ دیکھا ۱۲ ث ایسے مشرک بے وقوفی سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہو ہی نہیں سکتا ہے ایک بات سے وحی نہیں اتری صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال کیا وہ حلال ہے حرام کیا وہ حرام ہے جس سے سکوت کیا وہ معاف ہے تو اس کی معافی قبول کرو کیونکہ اللہ کسی چیز کو بھولنے والا نہیں ہے ۱۲ ث یعنی ہے ہی وہ ایسا ان ایک شے ۱۲

٥			رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ	کا اور جو کچھ انکے بیچ میں ہے اُسکا بھی مالک ہے تو اسی کا پوجا کر اور اسکے
٥			وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝	پوجے پر جمارہ کیا تو اُسکے جوڑ کا اور کوئی بھی سمجھتا ہے۔
١٩	مریم	٦	لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝	اُسنے ان سب کو اپنے علم اور قدرت ہی گھیر رکھا ہے اور پوری طرح
٥	طٰهٰ	١	اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ لَهٗ مَا فِي	وہ بڑے رحم والا تخت پر چڑھا اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور
			السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا	جو زمین میں ہے اور جو اُن دونو کے بیچ میں ہے اور جو سیلی زمین کے تلے ہے
			وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ	اور اگر تو پکار کر بات کہے (تو اسکو تیری پکارنیکی احتیاج نہیں) وہ تو بھید
			فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفَى ۝ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ	کو جانتا ہے اور اُس سے زیادہ چھپے ہوئے کو وہی اللہ ہے اسکے
			اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝	سوا کوئی سچا خدا نہیں اُسکے پیارے نام ہیں۔
"	"	٧	يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا	وہ سب جانتا ہے جو اُنکے آگے ہے اور جو اُنکے پیچھے ہے اور لوگونکا علم اُسکو
			يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ۝ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ	گھیر نہیں سکتا اور (قیامت کے دن) اس زندہ ہمیشہ رہنے والے
			لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ	خدا کے سامنے (سب لوگوں کے مُنہ) جُھک جائیں گے۔
"	"		فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ	تو اللہ تعالی کی شان بلند ہے جو سچا بادشاہ ہے (وہی ملک حقیقی ہے)
١٧	الانبیاء	١	قُلْ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	تمہارا میرا ملک کو تو آسمان اور زمین میں کوئی بات کہی جائے (چپکے سے یا
			وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝	پکار کر) اُسکو معلوم ہے اور وہ (سب) سنتا جانتا ہے۔
"	"	٢	وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا	اور ہمنے آسمان اور زمین کو اور جو اُنکے بیچ میں ہے کھیل (بیکار) نہیں
			لٰعِبِيْنَ ۝ لَوْ اَرَدْنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ	بنایا اگر ہمکو دل بہلاوا منظور ہوتا (جورو یا اولاد) اور ہم ایسا کرنا چاہتے
			مِنْ لَّدُنَّاۤ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ بَلْ نَقْذِفُ	تو اپنے پاس سے اُسکو بنا سکتے تھے بات یہ ہے کہ ہم سچ کو (پتھر کیطرح)
			بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ	جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں وہ اسکو کچل ڈالتا ہے پھر وہ لیعنی جھوٹ
			زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝ وَلَهٗ	اسی دم فنا ہو جاتا ہے اور جو باتیں تم بناتے ہو اُنسے خراب ہو گے
			مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ	اور آسمانوں اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اسکے ملک ہیں۔
"	"	١٦	لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ۝	وہ جو کرے اُس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا (کیا مجال) اور بندونسے پوچھ ہوگی
"	"	"	يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا	اسکو معلوم ہے جو اُنکے آگے اور جو اُنکے پیچھے ہے اور وہ فرشتے کسی کی
			يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ	سفارش نہیں کر سکتے مگر جسکے لیے خدا نے کی مرضی ہو اور وہ اُسکی
			خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝	ہیبت سے کانپ رہے ہیں۔

طیبا اس کے پاچے ہیں وصیت آوے اپر صبر کرے ۱۲ ف اپنے اختی کو بھید تو وہ ہے جو ایک آدمی دوسرے آدمی سے کہے اور چھپا لیکے لئے حکم دے اور راختی وہ ہے جو اپنے دل ہی میں رکھے کسی سے ظاہر نہ کرے ۱۲ ف تمانوے نام مشہور ہیں ہیں حدیث میں وارد ہیں اصل کے سوا بھی بہت نام ہیں ۱۲ ف اُنکی ذات اور صفات کو اور اُن کی مخلوقات کو کوئی اچھے طور سے معلوم نہیں کر سکتا ۱۲ ف پکے پکے باتیں کرنے سے کیا فائدہ ۱۲ ف ان ظالموں نے قرآن کو جادو کہنے پر بھی بس نہیں کیا بلکہ ۱۲ ف بلکہ اُنکے پیدا کرنے میں طرح طرح کی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں ۱۲ ف شیطانی کارخانہ ہے جو معاذ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ نے حضرت مریم کو سب کنواریوں میں پسند کیا اور اُنکے پیٹ سے خدا کے اکلوتے بیٹے حضرت مسیح پیدا ہوئے پروردگار قادر مطلق کی شان اُس سے بہت عالی ہے کہ وہ کسی عورت کو اپنی بی بی بنائے یا کسی انسان کو اپنا بیٹا اگر اُسکو جورو بیٹا بنانا منظور ہوتا تو فرشتے اور حوریں ایک سے ایک حسین اور خوبصورت موجود ہیں اُنکو چھوڑ کر وہ ایک آدمی زاد کو کیوں پسند فرماتا جو بالکل عاجز اور ناتوان ہے اور پلیدی اور نجاست اُسکے پیٹ میں ہر وقت بھری ہوئی ہے ۱۲ ف سخت عذاب میں گرفتار ہو گے یہ باتیں کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا یا بیٹی بنا رکھا ہے تمہاری خرابی کے پسن ہیں ۱۲ ف یعنی وہ چاہے کہ اُنکی سفارش کریں تو اس وقت اُنکی سفارش کرتے ہیں مراد اہل توحید ہیں جو الا آلہ کہتے ہیں گو صریحہ میں ہے کہ فقط کے دن فرشتے انکی سفارش کرینگے ۱۲ ف یا اس کے جلال سے ڈرتے ہیں ۱۲ ف کوئی کسی کا سامنے نہیں جب اسکا کوئی شریک نہیں تو سوا اُس کے اور کسی کا پوجا نہیں کرنا چاہئے ۱۲

أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝ وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا ۖ وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ ۝

اور کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ (پہلے) آسمان اور زمین ملے جلے (جسپان) تھے پھر ہمنے اونکو الگ الگ کیا اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے بنایا کیا (اسپر بھی) وہ ایمان نہیں لاتے[۱۱۷] اور ہمنے زمین میں گڑے ہوئے (یا بھاری) پہاڑ رکھے (ایسا نہ ہو) وہ انکو لیکر جھک پڑے اور ہمنے ان پہاڑوں میں کھلے رستے رکھے[۱۱۸] اسلیے کہ انکو راہ ملے اور ہمنے آسمان کو مضبوط چھت بنایا اور یہ لوگ آسمان کی نشانیوں پر دھیان نہیں کرتے[۱۱۹]

۱۷ ۴ وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِينَ ۝

اور[۱۲۰] جو رائی کے دانے برابر (کسی کا عمل) ہوگا تو ہم اُسکو بھی (تولنے کے لیئے) حاضر کرینگے اور ہم حساب کرنیکے لیئے بس ہیں[۱۲۱]۔

" " " إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ۝

بیشک[۱۲۲] وہ خدا اس بات کو بھی جانتا ہے جو پکار کر کہی جائے اور اسکو بھی جانتا ہے جسکو تم چھپاتے ہو۔

" " " قُلْ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ ۝

پیغمبر[۱۲۳] نے دعا کی مالک میرے انصاف سے فیصلہ کردے اور ہم تمہاری (بیجا) باتوں پر اُسی کی مدد چاہتے ہیں۔

الحج ۱ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَأَنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

یہ[۱۲۴] سب اسوجہ سے کہ اللہ وہی حق ہے اور وہی مردوں کو (قیامت کے دن) جلائے گا اور وہی سب کچھ کرسکتا ہے۔

" ۲ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ۝

اور[۱۲۵] اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا[۱۲۶]۔

" ۲ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۗ وَمَنْ يُهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ ۗ إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۝

کیا[۱۲۷] تو نہیں دیکھتا کہ (کافر مشرکوں اور مخلوق میں سے) جو آسمان اور زمین میں ہے اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے آدمی[۱۲۸] (بھی جو موحد ہیں) اور بہت سے آدمی ایسے ہیں جنپر عذاب آنا لازم ہوگیا ہے (مراد کافر اور مشرک ہیں) جسکو اللہ ذلیل کرے اُسے کوئی (اور دوسرا) عزت نہیں دے سکتا۔ اللہ جو چاہے وہ کرتا ہے[۱۲۹]

" ۶ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَ

اور[۱۳۰] اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے پر سے نہ ہٹاتا رہتا (مشرکوں کا) غلبہ[۱۳۱] (روکتا) تو خانقاہیں[۱۳۲] اور گرجے اور (یہودیوں کی) عبادت خانے

---

۱۱۷ جن چیزوں میں جان ہے جیسے درخت اور حیوان وہ سب پانی سے زندہ رہتے ہیں ۱۲ ۱۱۸ اگر پہاڑ نہ ہوتے اور زمین کا فرش ہلکا ہوتا تو گیند کی طرح ہیں وہ ہچکولے کھاتی اور لوگوں کو سکونت تجارت ہی کی مکان تو ایک بھی نہ ٹھہتا ۱۲ ۱۱۹ اور پہاڑ کے اس پار جانا مشکل ہوتا اور ایک ملک کا دوسرے ملک کو رستہ نہ ملتا ۱۲ ۱۲۰ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمنے زمین میں چوڑے چوڑے رستے بنائے اس لئے کہ لوگ اپنے اپنے ٹھکانے پہونچ جائیں ۱۲ ۱۲۱ وہاں جو ہماری قدرت کی نشانیاں ہیں مثلاً چاند سورج تارے وغیرہ ۱۲ ۱۲۲ ہم کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے بعد بیشمار ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے کئی غلام ہیں جو میری چوری اور نافرمانی کرتے ہیں میں انکو گالیاں دیتا ہوں مارتا ہوں پھر میرا کیا حال ہوگا آپنے فرمایا اگر تیری سزا انکے قصور سے کم ہے تو تجھ کو اجر ملیگا اور قصور کے برابر ہے تو نہ تجھ کو اجر ہوگا نہ عذاب اور جو قصور سے زیادہ ہے تو قیامت کے دن زیادہ کا بدلہ تجھ سے لیا جائیگا یہ سنکر وہ شخص چلا کر رونے لگا آپنے فرمایا کیا تو نے قرآن میں نہیں پڑھا۔ ونضع الموازین القسط الخ آخر آیت تک وہ بولا یا رسول اللہ میرے لیئے اسسے بہتر کیا ہوگا کہ میں آپ کو گواہ کرتا ہوں وہ آزاد ہیں ۱۲ ۱۲۳ اگر وہ جھوٹے ہیں تو انپر عذاب اتار یہ دعا قبول ہوئی بدر کے دن یہ کافر مارے گئے اور ذلیل اور خوار ہوئے ۱۲ ۱۲۴ یعنی قائم اور دائم سب اُسی کے تصرفات ہیں ۱۲ ۱۲۵ بلکہ نیک کو ثواب دیتا اور بدکار کو عذاب کرنا عین عدل ہے ظالم تعصب سے بدکار کو چھوڑ دیتے ہیں اور ایک کی قدر نہیں کرتے ۱۲ ۱۲۶ یہ بیشمار ہے کہ سورج سب ڈوبتا ہے تو سجدہ کرتا ہے پھر اسکو حکم ہوتا ہے اگے بڑھنے کا اور قیامت کے قریب یہ حکم ہوگا کہیں سے لوٹ جا تو وہیں سے طلوع ہوگا ایک حدیث میں ہے کہ چاند کی پیدائش کو مہینہ بنا دیا ہے ہر روز اپر چھپتا ہے دبلا ہوتا جاتا ہے اسی طرح سورج ۱۲ ۱۲۷ اسسے زیادہ اسکی تاکید کیا ہوگی کہ خود اس مخلوق پر ظلم نہیں کرتا جو سجدہ نہیں کرتے ۱۲ ۱۲۸ یعنی مسلمان اور انصاری اور توحید سب پر غالب ہوجائے ۱۲ ۱۲۹ یعنی تارک الدنیا انصاری یا کوئی ہو لوگ دنیا پرست ہیں ۱۲ ۱۳۰ اگر ایسا نہ ہوتا تو چور ڈاکو ہر جگہ ہلاکو خان ہوتے ۱۲

			شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ	
			لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ	اور سب دین میں غالب کر دیا جائے اگرچہ مشرک (کتنا ہی) برا مانیں
			لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝	اور جو کوئی اللہ کی مدد کرے گا اللہ ضرور اسکی مدد کرے گا بیشک اللہ ہی قوی اور غالب ہے
۱۰	الحج	۶۱	ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ	کیونکہ اللہ زبردست ہے عزت والا (یا غالب)
			النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝	یہ اس لئے کہ اللہ رات کو دن میں پرو دیتا ہے اور دن کو رات میں پرو دیتا ہے اور اس لئے کہ اللہ سب کچھ سنتا دیکھتا ہے
"	"	۶۴	ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ	اس لئے کہ اللہ ہی برحق ہے اور جو کچھ اس کے سوا لوگ پکارتے ہیں
			دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝	وہ باطل ہے اور اس لئے کہ اللہ ہی بلند اور بڑا ہے
"	"	۶۵	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَتُصْبِحُ	کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے زمین سرسبز ہو جاتی ہے
			الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝	بیشک اللہ باریک بین اور خبردار ہے
"	"	۶۶	لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَ	اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بیشک
			اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝	اللہ ہی بے نیاز تعریف کے سزاوار ہے
"	"	۶۳	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ	(اے پیغمبر) کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے
			وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۭ وَيُمْسِكُ	اللہ نے تمہارے بس میں کر دیا ہے اور کشتی بھی جو اس کے حکم سے
			السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ اِنَّ	دریا میں چلتی ہے اور وہ آسمان کو (اپنی قدرت سے) روکے ہوئے ہے
			اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝	کہ اس کے حکم کے بغیر زمین پر گر پڑے بیشک اللہ لوگوں پر بڑا شفیق مہربان ہے
"	"	۶۴	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۭ	کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اللہ کو سب معلوم ہے
			اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝	بیشک یہ سب ایک کتاب (لوح محفوظ) میں لکھا ہوا ہے بیشک اللہ پر یہ (کام) آسان ہے
"	"	۶۵	يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۭ وَاِلَى	وہ جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے جانتا ہے اور سب کام
			اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝	اللہ تک پہنچتا ہے
۱۸	المؤمنون	۶۲	وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَلَدَيْنَا	اور ہم کسی شخص پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے اور ہمارے
			كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	پاس ایک کتاب ہے جو سچ سچ (حال) بتلاتی ہے اور ان پر ظلم نہ ہوگا
"	"	۶	وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ۝	اور ہم یہ کر سکتے ہیں کہ جس عذاب کا کافروں سے وعدہ کر رہے ہیں تجھ کو
"	"		فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا	بیشک ہے اللہ سچا بادشاہ ہے اسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہ
			هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝	عزت کے تخت کا صاحب ہے
"	النور	۳۵	اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ	اللہ ہی آسمان اور زمین کا نور ہے
"	"	۴۱	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ	کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین میں جتنے ہیں اللہ کی تسبیح
			وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰۗفّٰتٍ ۭ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ	کرتے ہیں اور پرندے بھی بازو پھیلائے ہوئے ہر ایک کو اپنی بندگی
			صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا	اور اللہ کی یاد کا ڈھنگ معلوم ہے اور جو یہ کیا کرتے ہیں اللہ
			يَفْعَلُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ	کو معلوم ہے اور آسمان اور زمین دونوں میں اللہ ہی کی بادشاہت
			وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝	ہے اور اللہ ہی کے پاس (سب کو) لوٹ جانا ہے
"	"	۶۴	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ	کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے تم جس حال
			ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝	میں ہو وہ (خوب) جانتا ہے اور جس دن (قیامت میں) اسکی طرف

			إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝	لوٹائے جاؤ گے تو وہ تمکو بتلا دیگا جو وہ (دنیا میں) کرتے تھے (یعنی اعمال کی سزا دیگا) اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ۝
۱۹	الفرقان	۱	الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ۝	وہ خدا ایسا ہے جسکی آسمان اور زمین میں بادشاہت ہے اور کوئی بیٹا نہیں رکھتا اور ملک میں اسکا کوئی شریک (اور مددگار) ہے اور نہ بادشاہت میں کوئی اسکا ساجھی ہے اور اسی نے ہر چیز کو بنایا پھر ایک اندازہ سے اسکو درست کیا
"	"	"	يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۝	آسمان اور زمین کی ہر چھپی بات (غیب کی بات) جانتا ہے۔
"	"	۵	الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۛ الرَّحْمٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا ۝	جسنے آسمان اور زمین اور جو اُنکے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر (انتظام کرنے کو) تخت پر جا بیٹھا وہ بہت رحم والا ہے تو جو کوئی ان باتوں کو جانتا ہو اُس سے پوچھ ۔
۲۶	الشعراء	۱	وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝	اور بیشک تیرا مالک زبردست ہے رحم والا۔
۲۷	النمل	۵	قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝	(اے پیغمبر) کہدو جتنے لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں (آدمی ہوں یا فرشتے یا جن) کسی کو غیب کا علم نہیں بجز خدا کے اور انکو یہ بھی خبر نہیں وہ کب جی کر (قبروں سے) اٹھیں گے۔
"	"	۶	وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ۝	اور (اے پیغمبر) بیشک تیرا مالک لوگوں پر فضل کرتا ہے (گناہ پر فوراً عذاب نہیں کرتا) مگر اکثر لوگ (اس فضل و کرم کا) شکر نہیں کرتے اور تیرا مالک جانتا ہے جو کچھ انکے دلوں میں چھپا ہوا ہے اور جو وہ علانیہ (کھولکر) کرتے ہیں اور آسمان اور زمین بھر میں کوئی چھپی بات ایسی نہیں جو لوح محفوظ میں نہ لکھی ہو ۔
"	"	"	إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝	(اے پیغمبر) تیرا مالک قیامت کے دن) اپنا حکم دیکر ان لوگوں کا فیصلہ کردے گا اور وہ زبردست ہے سب جاننے والا ہے
"	القصص	۶	وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَّتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰى إِلَّا وَأَهْلُهَا ظٰلِمُونَ ۝	اور (اے پیغمبر) تیرا مالک بستیوں کو اُسوقت تک تباہ نہیں کرتا جب تک وہاں کی بڑی بستی میں (ان بستیوں کے صدر مقام میں) ایک پیغمبر بھیج لے جو ہماری آیتیں انکو سنائے (اور ہمارا حکم پہنچادے) اور ہم ان بستیوں کو اُسوقت تباہ کرتے ہیں جبکہ انکے رہنے والے (بدکار) ہوں ۔

۲	القصص ۷		وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝	اور (اے پیغمبر) تیرا مالک جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جسکو چاہتا ہے) پسند کرتا ہے (پیغمبری کے لئے) ان (بندوں) کو کوئی مستقل اختیار نہیں ہے جو یہ جن جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں اللہ تعالیٰ انسے کہیں پاک اور برتر ہے اور (اے پیغمبر) جو باتیں یہ اپنے دل میں چھپاتے ہیں اور جو کہتے ہیں تیرا مالک اُن سب کو جانتا ہے ۔
۵	العنکبوت ۲		يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ۝ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝	جسکو چاہے گا عذاب کریگا اور جسپر چاہیگا رحم کریگا اور اُسی کیطرف لوٹائے جاؤ گے اور تم خدا کو عاجز نہیں کرسکتے نہ زمین میں (کہیں) نہ آسمان میں اور اللہ کے سوا کوئی تمہارا سرپرست (حمایتی) نہیں نہ مددگار
۱۹	"	۴	إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝	جن چیزوں کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں اللہ اونکو (خوب) جانتا ہے ۔ اور وہی زبردست ہے حکمت والا ۔
۲۱	"	۶	قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۖ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ	(اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہدے اللہ بس ہے گواہ مجھ میں اور تم میں وہ آسمانوں اور زمین کی (سب) چیزیں جانتا ہے ۔
۲۹	"	"	وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝	اور (دنیا میں) کتنے جانور ایسے ہیں جو اپنی روزی لادے نہیں پھرتے اللہ انکو روزی دیتا ہے اور تم کو بھی (وہی دیتا ہے) اور وہ سب کچھ سنتا جانتا ہے ۔
۳۰	"	"	اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝	اللہ اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے ۔
۳۰	الروم ۱		لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۝ بِنَصْرِ اللَّهِ ۚ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝	اللہ تعالیٰ ہی کا اختیار تھا پہلے بھی (جب وہ مغلوب ہوگئے) اور بعد بھی اور اسدن (جبکہ وہ غالب ہونگے) مسلمان اللہ کی مدد پر خوش ہوجائینگے (جیسے آج مشرک خوش ہیں) وہ جسکی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ زبردست ہے رحم والا یہ اللہ کا وعدہ ہے اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا مگر اکثر لوگ (یہ بات) نہیں جانتے ۔
۱۱	"	۳	اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ	اللہ تعالیٰ ہی شروع میں پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کریگا پھر

			الیکہ ترجعون ۝	تم (سب) اس کے پاس لوٹ جاؤ گے
۲۱	الروم ۳۰	۲	یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحیی الارض بعد موتہا وکذلک تخرجون ۝	وہ زندے کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندے سے اور زمین کو مرے پیچھے (پانی برسا کر) زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم بھی (مرے پیچھے قبر سے) نکالے جاؤ گے ۝
"	"	۳	وله من فی السموٰت والارض کل له قانتون ۝	اور جتنے لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسکے حکم میں ہیں ۝
"	"	۴	الله الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ہل من شرکائکم من یفعل من ذلکم من شیء سبحٰنه وتعٰلی عما یشرکون ۝	(لوگو) اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے پھر تمکو روزی دی پھر تم کو ماریگا پھر تمکو جلائیگا کیا جنکو تمنے (خدا کا) شریک سمجھا ہے وہ ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکتے ہیں ۝ یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اللہ اُنسے (کہیں) پاک اور برتر ہے ۔
"	"	۵	الله الذی یرسل الریاح فتثیر سحابا فیبسطه فی السماء کیف یشاء ویجعله کسفا فترى الودق یخرج من خلله ۚ فاذا اصاب به من یشاء من عبادہ اذا هم یستبشرون ۝ وان کانوا من قبل ان ینزل علیهم من قبله لمبلسین ۝	اللہ ہی ہواؤں کو بھیجتا ہے وہ بادل کو اوبھارتی ہیں پھر اللہ اس بادل کو (سارے) آسمان میں پھیلا دیتا ہے جسطرح سے چاہتا ہے (کبھی ہلکا کبھی گہرا) اور کبھی اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر تو دیکھتا ہے اسمیں سے مینہ (چنکر) نکلتا ہے جب اپنے بندوں میں سے جنپر چاہتا ہے یہ مینہ برساتا ہے تو وہ اسیوقت خوش ہو جاتے ہیں حالانکہ اس سے پہلے اس سے (ذرا) اول ہی یہ لوگ برسات سے ناامید ہو چکے تھے ۝
"	"	۶	الله الذی خلقکم من ضعف ثم جعل من بعد ضعف قوة ثم جعل من بعد قوة ضعفا وشیبة ۚ یخلق ما یشاء ۚ وهو العلیم القدیر ۝	اللہ ہی نے تمکو کمزوری میں بنایا (یعنے بچپنے میں) پھر کمزوری کے بعد (جوانی کا) زور دیا پھر زور کے بعد کمزوری دی اور بوڑھا کر دیا (بال سفید ہو گئے) وہ جو چاہتا ہے بناتا ہے اور وہ (آدمی کی تمام مصلحتیں) جانتا ہے قدرت والا ہے ۔
"	لقمٰن ۳۱	۱	خلق السموٰت بغیر عمد ترونها والقٰی فی الارض رواسی ان تمید بکم وبث فیها من کل دابة ۚ وانزلنا من السماء ماء فانبتنا فیها من کل زوج کریم ۝ هذا خلق الله فاروني ماذا خلق	اسی نے اللہ نے آسمانوں کو بنایا جیسے تم دیکھتے ہو بن ستون کے (انکو کھڑا کیا) اور اسی نے زمین میں بھاری بھرکم پہاڑ رکھے ایسا نہ ہو (چلنے میں) ادہر اُدہر جھکے (چکر لے کھائے) اور ہر قسم کے جانور اس میں پھیلا اور (نیز) اسی نے آسمان سے پانی برسایا پھر (اس پانی سے) زمین میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگائیں (اے پیغمبر) ان کافروں سے کہو (اللہ کی تو

(۱) آدمی اور جانور کو نطفے اور انڈے سے (۲) یعنے نطفہ اور مادہ آدمی اور جانور کے ہوتا ہے جیسے نطفہ مردے سے نکلتا ہے ویسے ہی مردہ نطفے سے نکلتا ہے (۳) یعنے زمین سے پیدا کرنا تمہارا کونسی تعجب کی بات ہے جب ہر روز یہی کارخانہ جاری ہے یا (۴) یعنے کسی مرد عورت کی اولاد نہیں نہ کوئی جاندار ہوتا ہے پانی بہنے سے ہی (۵) یعنے کئی کئی ہزاروں لاکھوں قسم کے جانور پیدا ہو جاتے ہیں ایسے قادر مطلق کے سامنے دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے (۶) یعنے کسکا حکم سب پر چلتا ہے جسکو چاہتا ہے بناتا ہے جسکو چاہتا ہے بگاڑتا ہے (۷) یعنے کسی کو مار جلا سکتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ باتیں خاص اللہ تعالیٰ کی اختیار میں ہیں اور کوئی کسی اور کی نسبت یہ سمجھے کہ ان باتوں میں سے کوئی بات کر سکتا ہے (۸) یعنے اب خدا کی رحمت سے خوب پیدا ہوگا اور اناج ہوگی (۹) اور پہلے معلوم تھے لیکن برسات پڑتے ہی لوگ خوشیاں منانے لگتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت معلوم ہوتی ہے کہ ایک طرفۃ العین میں کیسے کیا ہو گیا پانی سوکھے چہرے اتنے ہرے ہو گئے اور طرح طرح کی کھیتیاں اور میوے پیدا ہو گئے (۱۰) یعنے ایک حکم نے کیا سے کیا کر دیا آدمی پیدا ہوا تھا کس طرح تک پہنچا ہے اور کہاں سے کہاں تک پہنچے گا (۱۱) یعنے ساٹھ سال تک آدمی ہے اور اسی کو کہنا چاہئے اس عمر میں عقل اور سمجھ پوری ہو جاتی ہے اور ساٹھ سے آگے تک بوڑھا ہے اور ستی کے بعد بے کار ہو جاتا ہے حواس میں فرق آجاتا ہے عقل بھی کم ہو جاتی ہے (۱۲) یعنے پیدا کرنا اور پیدا کرنے کے اندیشے والے اللہ ہی ہیں

			الذين من دونه بل الظلمون في ضلل مبين.	پیدا کی ہوں یہ چیزیں ہیں اللہ کے سوا دوسرے لوگوں نے بھی پیدا کیا ہیں کو دکھاؤ بات یہ ہے کہ یہ ظالم (کافر) کھلی گمراہی میں ہیں۔
۲۱	لقمٰن	۲	يبنى انها ان تك مثقال حبة من خردل فتكن في صخرة او في السموت او في الارض يات بها الله ان الله لطيف خبير.	بیٹا اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہو پھر (فرض کرو کہ) وہ (ساتویں زمینوں کے تلے) ایک پتھر پر ہو یا آسمان اور زمین میں (کہیں) تو اللہ (قیامت کے دن) اسکو (حساب لینے کے لیے) حاضر کریگا بیشک اللہ (بڑی) باریک نظر والا خبردار ہے۔ ۱۱
"	"	۳	ولله ما في السموت والارض ان الله هو الغني الحميد. ولو ان ما في الارض من شجرة اقلم والبحر يمده من بعده سبعة ابحر ما نفدت كلمت الله ان الله عزيز حكيم.	اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (سب اسی کی ملک ہے) بیشک اللہ ہی بےنیاز اور تعریف کا سزاوار ہے اور اگر زمین میں درخت کے قلم بنائے جائیں اور سمندر سیاہی ہو اسکے بعد سات اور (سمندر) سیاہی ہوں تب بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں بے شک اللہ زبردست ہے حکمت والا۔
"	"	"	ذلك بان الله هو الحق وان ما يدعون من دونه الباطل وان الله هو العلي الكبير.	اسکی وجہ یہ ہے کہ اللہ وہی سچا (خدا) ہے اور اللہ کے سوا جنکو (یہ مشرک) پکارتے ہیں وہ (سب) جھوٹے (معبود) ہیں اور (دوسرے) یہ اللہ ہی (سب سے) بلند اور (سب سے) بڑا ہے۔
"	"	۴	ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث ويعلم ما في الارحام وما تدري نفس ماذا تكسب غدا وما تدري نفس باي ارض تموت ان الله عليم خبير.	اللہ ہی کو معلوم ہے کہ قیامت کب آئیگی اور وہی پانی برساتا ہے اور وہی جانتا ہے ماں کے پیٹ میں کیا ہے (لڑکا یا لڑکی) اور کسی کو معلوم نہیں کل وہ کیا کریگا (اچھے کام یا برے کام) اور اللہ کے سوا) کوئی نہیں جانتا وہ کس ملک (کس سرزمین) میں مریگا بیشک (یہ باتیں) اللہ ہی جانتا ہے اور وہی خبر
السجدة	۱	۱	الله الذي خلق السموت والارض وما بينهما في ستة ايام ثم استوى على العرش ما لكم من دونه من ولي ولا شفيع افلا تتذكرون يدبر الامر من السماء الى الارض ثم يعرج اليه في يوم كان مقداره الف سنة مما تعدون ذلك عالم الغيب والشهادة العزيز الرحيم	اللہ ہی ہے جسنے آسمان اور زمین اور جو انکے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر عرش پر چڑھا اسکے سوا نہ کوئی تمہارا رکھوالا ہے نہ سفارشی کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے وہ آسمان سے لیکر زمین تک سب کام چلاتا ہے پھر وہ سب کام اس دن میں جو تمہاری حساب سے ہزار برس کا ہوگا اللہ تک چڑھ جائیں گے (یعنی) تو (وہ خدا ہے) چھپی اور کھلی (سب باتیں) جانتا ہے زبردست رحم والا

محل نظر ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک چیز کو کئی انسان نے نہیں پیدا کی ہے مثلاً ہم جانتے نہیں سکتی تو انکی پیدا کردہ چیزوں کو دوسرے لوگ کیسے پیدا کر سکتے ہیں اور شرک عالم کے لئے فارسی
میں ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تخلیق اور عبادت سے میں ایک ذرا یک عیب ہیں موجود ہے ہر شریک پاک ہونا اور ہر ایک تعریف کے لائق ہونا کیسے ہو سکتا ہے اور اللہ کا کلام ہے اور اسکی قدرت
کے کلام اور بیانات جو لکھے جائیں ہو سکتے کیونکہ اسکے کلمے اور اسکے کام اور بیانات بے انتہا ہیں اور دنیا کے تمام درختوں کے قلم اور ساتھ سمندر منتہا کیے جائیں اور جو چیز بے انتہا ہو
وہ انتہا والی سے ختم نہیں ہو سکتی کو انتہا والی چیز کتنی ہی بڑی ہو۔ کہتے ہیں یہود کے عالموں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تم کہتے ہو کہ ہم کو تھوڑا علم دیا ہے حالانکہ ہم کو توریت ملی ہے اور توریت میں ہر چیز
کا بیان ہے اس وقت یہ آیت اتری یعنی وہ علم اس سے کچھ نہیں ہو سکتا جو کلمات اللہ کی ہیں یعنی اللہ کی ذات مقدس جسکے اوپر اپنے عرش عظیم پر ہے اور اسکی شان نہایت بڑی ہے اور
کیسی ہیں اسکی غیب کی باتیں جنکو اللہ ہی جانتا ہے اور وہاں کیا ان باتوں کو۔ کہتے ہیں حارث نے آنحضرت صلعم سے پوچھا میری بی بی حاملہ ہے بتلائیے اسکے لڑکا ہوگا یا لڑکی
اور میرے مکان میں کھیتی ہے فرمایا کب بوئی ہے اس نے کہا پرسوں۔ فرمایا معلوم ہے یہاں کب پیدا ہوا لیکن وہ فرمائیں کہاں مرنگا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اللہ ہی کو یہ
علم ہے جو جانتے تھے اس نے یہ بتلا دیا جب غیبوں کو یہ باتیں معلوم نہ ہوں تو ان سفری دیوتا اور بنے ہوئے پتلوں اور غیبوں کو یہ باتیں کہاں سے معلوم ہو سکتی ہیں وہ تو انکی تصویر
اور کتبے یا گنڈہ کی ہے بلکہ یہ کہا ہے کہ اسنے اپنی مخلوق سے جدا اپنے تخت پر عرش پر چھپا رکھا ہے اور اسکے علم اور قدرت سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے اور اسکے فرشتے ہر جگہ اسکے حکم سے
موجود ہیں جیسا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے فرمایا کہ جب اور مترجم اور پہلے اہل کلام والوں نے اپنی عقل پر چلنا چاہا تو ان صفتوں کی وہ کچھ تاویل اور شبہ نکالا اور ان کو ٹالا۔ خود خدا ہی ہے
اور اسکو سفارشی نہیں ہو سکتا کیونکہ سفارش اس کو کہا جاتا ہے جو اپنے سے زیادہ قدرت رکھتا ہو اور تم سے تو یہ کوئی قدرت نہیں رکھتا سب اسکے غلام اور اسکے سامنے محض ناچیز ہیں کوئی سفارشی ہو سکتا ہے اور باقی ہر جگہ

			الذی احسن کل شیء خلقه	جسنے ہر چیز کو جو بنائی خوب بنائی۔
۲۱	السجدۃ	۲	ولو شئنا لاٰتینا کل نفس ھدٰھا	اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت کرتے۔
۲۲	الاحزاب	۷	واللہ لا یستحیی من الحق	اور اللہ سچ بات کہنے میں کوئی شرم نہیں کرتا۔
۲۳	"	۷	ان تبدوا شیئا او تخفوہ فان اللہ کان بکل شیء علیما۔	اگر تم کسی چیز کو کھول کر کہو (یا دل میں) اسکو چھپاؤ تو اللہ تو ہر چیز کو جانتا ہے۔
۲۴	السبا	۱	یعلم ما یلج فی الارض وما یخرج منھا وما ینزل من السماء وما یعرج فیھا وھو الرحیم الغفور۔	وہ جانتا ہے جو زمین کے اندر رہتا ہے اور جو زمین سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو آسمان میں چڑھ جاتا ہے اور وہی مہربان ہے بخشنے والا۔
"	"	"	علم الغیب لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ فی السموٰت ولا فی الارض ولا اصغر من ذٰلک ولا اکبر الا فی کتٰب مبین۔	غیب کی باتیں جانتا ہے اُس سے ذرہ برابر کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں نہ آسمان میں اور نہ زمین میں اور نہ ذرے سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر وہ کھلی کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے۔
"	"	۴	قل ان ربی یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون۔	(اے پیغمبر) کہدو میرا مالک جسکو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے لیکن اکثر لوگ (اس مصلحت کو) نہیں جانتے
"	"	۵	قل ان ربی یبسط الرزق لمن یشاء من عبادہ ویقدر لہ وما انفقتم من شیء فھو یخلفہ وھو خیر الرازقین۔	(اے پیغمبر) کہدو میرا مالک جسکو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے تنگ روزی دیتا ہے اور تم لوگ (اللہ کی راہ میں) جو کچھ خرچ کرو وہ اسکا بدلہ دیگا اور وہ سب سے اچھا روزی دینے والوں میں اچھا روزی دینے والا ہے۔
"	"	۷	قل ان ربی یقذف بالحق علام الغیوب۔	کہدو میرا مالک حق بات (پیغمبر کے دل میں) ڈالتا چلا جاتا ہے غیب کی باتوں کو وہ خوب جانتا ہے۔
۳۴	فاطر	۱	ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لھا وما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ وھو العزیز الحکیم۔	اللہ جو اپنی رحمت جو لوگوں پر کھولدے تو اسکا کوئی روکنے والا نہیں اور جو روک رکھے تو اسکا کوئی کھولنے والا نہیں اور وہی زبردست ہے حکمت والا ہے
"	"	۲	واللہ الذی ارسل الریاح فتثیر سحابا فسقنٰہ الی بلد میت فاحیینا بہ	اور اللہ ہی ہے جسنے ہوائیں چلائیں وہ ہوائیں بادل کو اوبھارتی ہیں پھر اس بادل کو ہم مردہ شہر کیطرف ہانک لیجاتے

ف ۱ اپنے اس دعوے کی جب معتزلہ نے کوئی دلیل نہ پائی تو کہا کہ ہمارے لئے یہی کافی ہے کہ حضرت علی فرماتے ہیں۔ اس کلام کی تاویل ہم نہیں جانتے اور ہمارے علماء نے اس کی تاویل کی ہے اور ہم اسکو مانتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت علی کی یہ روایت صحیح نہیں ہے اور اگر صحیح ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کی تاویل نہیں جانتے اور یہ مطلب نہیں کہ کسی کو اس کی تاویل معلوم نہیں ہو سکتی۔ ف ۲ اس سے معلوم ہوا کہ فقیر کو غنی کرنا اور غنی کو فقیر کرنا اللہ ہی کا کام ہے۔ ف ۳ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہے۔ ف ۴ اس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کی روزی اللہ کے ذمہ ہے۔ ف ۵ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہے۔ ف ۶ اس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کی روزی اللہ کے ذمہ ہے۔

			الارض بعد موتها كذلك النشور ۝	ہیں پھر اُسکی وجہ سے ہم زمین کو مرے بعد جلاتے ہیں اسیطرح
			من كان يريد العزة فلله العزة جميعا	ہی اُٹھنا ہے جو شخص عزت چاہتا ہو تو عزت ساری اللہ ہی
			اليه يصعد الكلم الطيب والعمل	کی ہے پاکیزہ کلمہ (لا الہ الا اللہ) اُس تک چڑھ جاتا ہے
			الصالح يرفعه ۝	اور نیک کام اُسکو چڑھاتا ہے ۝
۲۴	فاطر	۲	والله خلقكم من تراب ثم من نطفة	اور اللہ نے تمکو (پہلے) مٹی سے پیدا کیا پھر (تمہاری نسل) نطفے سے
			ثم جعلكم ازواجا وما تحمل من انثى	پھر تمکو جوڑہ جوڑہ بنایا (ایک مرد ایک عورت) اور کسی عورت کو پیٹ نہیں
			ولا تضع الا بعلمه وما يعمر من معمر	رہتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر خدا کو معلوم ہے اور نہ کسی عمر والے کو زیادہ
			ولا ينقص من عمره الا في كتب ان	عمر ملتی ہے اور نہ کسی کی عمر کم کیجاتی ہے مگر (یہ سب) لوح محفوظ میں
			ذلك على الله يسير ۝	لکھا ہوا ہے بیشک اللہ پر یہ (عمر کا گھٹانا بڑھانا) آسان ہے
"	"	"	يولج الليل في النهار ويولج النهار في الليل	وہ رات کے ایک حصے کو دن میں شریک کر دیتا ہے اور دن کے ایک
			وسخر الشمس والقمر ۝ كل يجري لاجل	حصے کو رات میں شریک کر دیتا ہے اور سورج اور چاند کو اُسی نے
			مسمى ۝ ذلكم الله ربكم له	کام میں لگا دیا ہے دونوں ایک مقرر وقت پر چل رہے ہیں یہی اللہ
			الملك ۝	تمہارا مالک ہے اُسی کی بادشاہت ہے ۔
"	"	۳	يا ايها الناس انتم الفقراء الى الله	لوگو تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے پرواہ ہے خوبیوں والا اگر
			والله هو الغني الحميد ۝ ان يشا يذهبكم	وہ چاہے تو تم کو (ابھی ابھی) فنا کر دے اور (تمہارے بدل نئی
			ويات بخلق جديد ۝ وما ذلك على الله بعزيز ۝	خلقت پیدا کرے اور اللہ پر یہہ بات کچھ مشکل نہیں ۔
"	"	"	ان الله يسمع من يشاء ۝ وما انت	بیشک اللہ جسکو چاہتا ہے اُسکو (حق بات) سن لینے کی توفیق
			بمسمع من في القبور ۝	دیتا ہے اور تو اُن لوگوں کو نہیں سنا سکتا ہی جو قبروں میں ہیں ۝
"	"	۵	ان الله عليم غيب السموت والارض ۝	بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں جانتا ہے
			انه عليم بذات الصدور ۝	وہ تو دلوں کی بات بھی جانتا ہے ۔
"	"	"	ان الله يمسك السموت والارض	آسمانوں اور زمین کو بے شک اللہ ہی تھامے ہوئے ہے وہ ٹل
			ان تزولا ۝ ولئن زالتا ان امسكهما	نہیں سکتے اور جو (کہیں) ٹل جائیں تو پھر اللہ کے سوا کوئی بھی اُنکو
			من احد من بعده ۝ انه كان حليما غفورا ۝	نہیں جو اُنکو تھام سکے ۝ بیشک اللہ تحمل والا ہے بخشنے والا ۝
"	"	"	وما كان الله ليعجزه من شيء في السموت	اور اللہ کچھ ایسا نہیں ہے کہ آسمان اور زمین میں کوئی چیز بھی اُسکو

ملا ہے جو کی مٹی اس سے گھلتی ہے ۱۲ قتادہ نے کہا پہلے ایک فرشتہ آسمان اور زمین کے بیچ میں کھڑا ہوکر رسوا پھونکے گا ساری خلقت مر جائے گی پھر جس کو اسقدر منظور ہے
اور عرش کے تلے سے ایک پانی برسے گا منی کی طرح اور سب لوگ زندہ ہو جائینگے اُنکے گوشت اور جسم اُگ آئیں گے ۱۲ اُسی سے عزت مانگنا چاہئے قتادہ نے کہا سننے یہ ہے کہ
بات تک اللہ تعالیٰ کی طاعت کرکے عزت حاصل کرے ۱۲ یعنی نیک عمل کی وجہ سے چڑھتا ہے اگر اعمال اچھے نہ ہوں تو یہ کلمہ خداوند کریم کی بارگاہ تک پہنچتے نہیں یا کلمہ بعضوں نے کہا
ہے کہ نیک عمل کو خدا کی بارگاہ تک کلمہ طیبہ چڑھاتا ہے یعنی اگر ایمان نہ ہو تو نیک عمل کچھ کام نہیں آتے ۱۲ یعنی یا اللہ تعالیٰ اُسکا فیصلہ ازل میں کر چکا ہے اُسکے لیسنے کسی کی عمر کا
گھٹنا بڑھنا ہر ایک کی عمر کا ایک کلمہ طیبہ چڑھتا ہے یعنے اگر ایمان نہ ہو تو نیک عمل کچھ کام نہیں آتے ۱۲ یعنی یا اللہ تعالیٰ اُسکا فیصلہ ازل میں کر چکا ہے اُسکے لیسنے کسی کی عمر کا گھٹنا بڑھنا
کرنا کچھ مشکل نہیں ہوتا ۱۲ یعنی ہر کام کا کرنا یہ ہونا اسباب اور تدبیر کے موافق ہوتا ہے ۱۲ یعنی ہر بات میں ہر وقت ہر کسی کو اللہ تعالیٰ کی احتیاج ہے یہاں تک کہ ہر ایک کا وجود اور بقا بھی اُسکا محتاج ہے
اور کسی کا ایک طرفہ العین کے لیے بھی اللہ سے بے نیاز ہونا ممکن نہیں ۱۲ یعنی جو کافر ہیں وہ اپنے کفر و شرارت پر تلے ہوئے ہیں اگر مسلمان ہو جائیں تو اُنکو مردوں سے تشبیہ دی ہے یعنے مردوں پر نصیحت کی بات کا کوئی اثر
نہیں ہوتا اسی طرح ان کافروں کو نصیحت کا کچھ اثر نہیں ہوتا اس آیت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں موسے نہیں سکتے مقابل مرے ہوئے ہیں یہ نہیں کہ اس اسباع کی
نفی ہے دسماع کی یعنے سنوا دیں اور اُسکو کوئی اثر قبول کرا دینا یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے اور ایسا اس سکے کی کہ شکنندہ ہے ۱۲ وہب کہتے ہیں حضرت موسیٰ کے دل میں
ہوا کہ ملک الموت کو دیکھیں اللہ نے ایک فرشتہ اُنکے پاس بھیجا اٹھائیس دن تک حضرت موسے کو بیٹے دودھ پیتے رہے تیس دن اُنکے دانا نکلے دانا نکلنے میں دو شبانہ روز ایسا
ہوا کہ کھانا نے رہے اور تیس دن تک کھانا کھاتے رہے پھر شبانہ روز اتنے میں کر لوٹ گئے تب اللہ نے اُنکو قبض کر لیا ۱۲ یعنی کوئی ایسا نہیں کہ آسمان اور زمان کو کوئی تھامے رکھے یہ بیشک ہے کہ
اللہ ہی تھامے ہوئے ہے ۱۲ یعنی بڑا بردبار ہے کہ گناہ دیکھتا ہے پر جلدی سے مواخذہ نہیں کرتا ۱۲

			وَلَا فِي الْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ۝	سکتا ہے وہ (سب) جانتا ہے اور (ہر طرح کی) قدرت رکھتا ہے ۝
۲۲	یٰسٓ	۱	إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ	بیشک ہم ہی مردوں کو جلائیں گے اور جو (نیک کام) وہ آگے بھیج چکے اور نشانیاں ہم انکو لکھ لیتے ہیں اور ہم نے ہر چیز ایک روشن کتاب (لوح محفوظ) میں محفوظ کر رکھی ہے
۲۳	"	۵	وَمَن نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۖ أَفَلَا يَعْقِلُونَ	اور جسے ہم زیادہ عمر دیتے ہیں اُسکی بناوٹ الٹ دیتے ہیں کیا اونکو عقل نہیں ہے
"	"	"	بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۝ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝	بیشک وہ بڑا پیدا کرنے والا بڑے علم والا ہے اُسکی تو یہ شان ہے جب کوئی چیز (بنانا) چاہتا ہے تو اُسے فرما دیتا ہے ہو جا وہ ہو جاتی ہے
"	والصّٰفّٰت	۱	رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝	جو آسمانوں اور زمین کا اور جو اُنکے بیچ میں ہے اُنکا مالک اور سورج جہاں جہاں سے نکلتا ہے اُنکا مالک ہے
"	"	"	إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝	ہم نے نزدیک والے (پہلے) آسمان کو آراستہ کیا ستاروں سے جو بن رہی ہے
"	صٓ	۳	وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ۝	اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو اُن دونوں کے بیچ میں ہے اُس کو بیکار بے فائدہ نہیں بنایا یہ کافروں کا خیال ہے تو کافروں کی دوزخ سے خرابی ہونے والی ہے ۝
۴	"	۵	رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۝	وہ آسمان اور زمین کا اور جو اُن دونوں کے بیچ میں ہے اُسکا مالک ہے زبردست بہت بخشنے والا ہے ۝
"	الزمر	۱	إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ۝	بے شک جو شخص جھوٹا ناشکرا ہے اللہ اُسکو راہ پر نہیں لگاتا
"	"	"	خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۝ خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّن بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ۝	اُسنے آسمان اور زمین حکمت کے ساتھ بنائے رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور اُسنے سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا ایک ٹھیری ہوئی مدت (قیامت) تک سب چل رہے ہیں سن لو وہی زبردست ہے بڑا بخشنے والا اُسنے تم (سب) کو ایک شخص سے بنایا پھر اُسی میں سے اُنکا جوڑا نکالا اور تمہارے لیے آٹھ طرح کے چوپائے جانور اُتارے وہی تمکو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں ایک طرح کے بعد دوسری طرح سے بناتا ہے تین تین اندھیروں میں یہی اللہ تمہارا مالک ہے اُسی کی بادشاہت ہے (وہی حاکم ہے) اُسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں اسپر بھی تم کہاں پھرے جا رہے ہو ۝

ف اُسکی کیا طاقت جسکی برابر اُس کے حکم سے باہر کل سکے ۝ ف نظام عالم کا یہ مضبوط ہے کہ آدمی کو کوئی ایسی نیکی کرنا چاہئے جسکا ثواب مرنے کے بعد بھی پہونچتا رہے جیسے علم دین کی کتاب چھوڑ جانا جسکے پڑھنے والے اُسکو دعا دیتے رہیں ف کوئی چیز ہمیشہ نہیں رہتی ۝ دنیا کی ہر ایک چیز ہر وقت کم ہوتے رہتی ہے انسان دنیا کی تمام چیزوں سے پہلے کمزور ہوتا ہے یہانتک کہ بہت بوڑھا ہو کر آدمی بالکل بیکار ہو جاتا ہے جسے بچپن میں تمام چیزوں سے پہلے انسان پہچانتا ہے بچپن سے جوانی جوانی سے بڑھاپا مردوں کو بھی ہلا سکتا ہے ۝ ف اس آیت سے نکلتا ہے کہ ہر چیز زوال میں ہر وقت پہلے سے موجود ہے پہلے سے ایک کا وجود علمی کہیں تھی جسکو کسی نے ذرا ایک قدم کرتے نہیں کہ سکتے ۝ ف سورج سال بھر تک ہر روز ایک نئے مقام سے نکلتا ہے اور ہر ایک کو مشرق کہتے ہیں کہ یا تو پہلے مشرق ہوئیں یا اس لیے سورج ڈوبنے کے مقام کو مغرب کہتے ہیں اور کہیں کہیں سورج پہاڑوں میں ڈوبتا ہے اور مغرب کا ذکر نہیں کیا کیونکہ جو مشرق کا مالک ہے وہی مغرب کا بھی مالک ہوگا اور یہ بھی کہ مشرق اچھی چیز ہے کیونکہ وہاں سے نور پیدا ہوتا ہے اور مغرب چونکہ تاریکی پیدا کرتی ہے اسلئے وہاں کی چیزیں کیا برائی کے لئے معلوم ہوتے ہیں جیسے کالے پیلے زرد رنگ جیسے بڑے ہوئے ہیں ۝ وعظ دیتے کہ کافروں کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور دوزخ چونکہ تاریکی کی جگہ ہے اسلئے وہاں کی چیزیں کیا برائی کے لئے معلوم ہوتے ہیں جیسے کال

۲۴	الزمر ۳۹	۱	اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۚ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۚ	اگر تم ناشکری کرو تو اللہ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں[۱] اور وہ اپنے بندوں کے لیے ناشکری پسند نہیں کرتا[۲] اور جو تم اسکا شکر کرو) تو وہ اسکو تمہارے لیے پسند کرتا ہے
〃	〃	۲	وَعْدَ اللّٰهِ ۚ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝	یہ[۳] اللہ کا وعدہ ہے اللہ (اپنا) وعدہ خلاف نہیں کرتا
〃	〃	۳	ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝	یہ[۴] اللہ کی ہدایت ہے جسکو چاہتا ہے اس (کے ذریعے) سے سیدھا رستہ دکھاتا ہے اور جسکو اللہ بہکا دے اسکو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا[۵]
۲۴	〃	۴	اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۚ	کیا[۶] اللہ اپنے بندے (محمد ص) کے لیے کافی نہیں ہے[۷]
〃	〃	〃	وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۝ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝	اور[۸] جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے[۹]
〃	〃	〃	حَسْبِيَ اللّٰهُ ۚ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝	اللہ[۱۰] مجکو بس کرتا ہے اُسی پر بھروسا کرنے والے بھروسا کرتے ہیں[۱۱]
〃	〃	〃	اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا الْاٰيَةَ	اللہ[۱۲] جانوں کو مرتے وقت (اپنے پاس) اُٹھا لیتا ہے آخر آیت تک
〃	〃	〃	لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝	آسمان اور زمین (سب) میں اُسی کا راج ہے پھر (مرنے کے بعد بھی) تمکو اُسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے[۱۳]
〃	〃	〃	اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝	کیا[۱۴] انکو یہ نہیں معلوم ہوا کہ اللہ جسکو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور (جسکو چاہتا ہے) تنگی سے دیتا ہے بیشک[۱۵] اس میں ایمان والے لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں
〃	〃	۶	اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۚ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝	اللہ[۱۶] سب گناہوں کو بخشدیتا ہے بے شک وہی (بڑا) بخشنے والا مہربان ہے[۱۷]
〃	〃	〃	اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ	ہر چیز کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے اور ہر چیز اُسی کے سپرد[۱۸] ہے آسمان اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اُسی کے پاس ہیں[۱۹]
〃	〃	〃	وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَ	اور[۲۰] ان کافروں نے اللہ کا جیسا مرتبہ تھا ویسا مرتبہ نہیں سمجھا اور (وہاں تو یہ حال ہے) کہ قیامت کے دن ساری زمینیں اسکی ایک مٹھی میں ہونگی[۲۱] اور آسمان اُسکے داہنے ہاتھ پر لپٹے ہونگے[۲۲]

[۱] تمہاری ناشکری سے اسکا کوئی نقصان نہ ہوگا کہ وہ تو ہر ایک کام اپنی تقدیر اور اُس کے ارادے سے ہوتا ہے بعضوں نے کہا بندوں سے اچھے بندے مراد ہیں [۲] قریش کے کافروں نے آنحضرت کو ڈرایا کہ تم اس طریقہ سے ہمارے بتوں سے ڈرو نہ ہمارے بتوں سے تم کو کچھ تکلیف پہونچی اُسوقت یہ آیت اتری یعنی اللہ تم اپنے بندے پیغمبر کا حامی ہے اسکی حمایت کافی ہے [۳] وعدہ سچا ہے [۴] جسکو ہدایت کرنا چاہتا ہے [۵] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۶] اے محمد ص [۷] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۸] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۹] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۰] اے محمد ص [۱۱] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۲] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۳] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۴] اے محمد ص [۱۵] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۶] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۷] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۸] اے محمد ص [۱۹] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۰] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۱] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۲] اے محمد ص [۲۳] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۴] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۵] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۶] اے محمد ص [۲۷] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۸] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۹] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۳۰] اے محمد ص [۳۱] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۳۲] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۳۳] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۳۴] اے محمد ص [۳۵] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۳۶] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۳۷] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۳۸] اے محمد ص [۳۹] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۴۰] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۴۱] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۴۲] اے محمد ص [۴۳] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۴۴] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۴۵] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۴۶] اے محمد ص [۴۷] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۴۸] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۴۹] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۵۰] اے محمد ص [۵۱] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۵۲] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۵۳] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۵۴] اے محمد ص [۵۵] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۵۶] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۵۷] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۵۸] اے محمد ص [۵۹] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۶۰] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۶۱] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۶۲] اے محمد ص [۶۳] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۶۴] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۶۵] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۶۶] اے محمد ص [۶۷] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۶۸] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۶۹] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۷۰] اے محمد ص [۷۱] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۷۲] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۷۳] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۷۴] اے محمد ص [۷۵] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۷۶] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۷۷] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۷۸] اے محمد ص [۷۹] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۸۰] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۸۱] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۸۲] اے محمد ص [۸۳] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۸۴] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۸۵] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۸۶] اے محمد ص [۸۷] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۸۸] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۸۹] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۹۰] اے محمد ص [۹۱] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۹۲] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۹۳] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۹۴] اے محمد ص [۹۵] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۹۶] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۹۷] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۹۸] اے محمد ص [۹۹] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۰۰] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۰۱] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۰۲] اے محمد ص [۱۰۳] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۰۴] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۰۵] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۰۶] اے محمد ص [۱۰۷] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۰۸] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۰۹] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۱۰] اے محمد ص [۱۱۱] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۱۲] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۱۳] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۱۴] اے محمد ص [۱۱۵] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۱۶] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۱۷] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۱۸] اے محمد ص [۱۱۹] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۲۰] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۲۱] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۲۲] اے محمد ص [۱۲۳] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۲۴] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۲۵] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۲۶] اے محمد ص [۱۲۷] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۲۸] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۲۹] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۳۰] اے محمد ص [۱۳۱] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۳۲] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۳۳] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۳۴] اے محمد ص [۱۳۵] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۳۶] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۳۷] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۳۸] اے محمد ص [۱۳۹] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۴۰] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۴۱] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۴۲] اے محمد ص [۱۴۳] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۴۴] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۴۵] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۴۶] اے محمد ص [۱۴۷] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۴۸] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۴۹] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۵۰] اے محمد ص [۱۵۱] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۵۲] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۵۳] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۵۴] اے محمد ص [۱۵۵] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۵۶] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۵۷] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۵۸] اے محمد ص [۱۵۹] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۶۰] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۶۱] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۶۲] اے محمد ص [۱۶۳] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۶۴] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۶۵] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۶۶] اے محمد ص [۱۶۷] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۶۸] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۶۹] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۷۰] اے محمد ص [۱۷۱] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۷۲] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۷۳] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۷۴] اے محمد ص [۱۷۵] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۷۶] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۷۷] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۷۸] اے محمد ص [۱۷۹] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۸۰] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۸۱] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۸۲] اے محمد ص [۱۸۳] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۸۴] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۸۵] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۸۶] اے محمد ص [۱۸۷] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۸۸] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۸۹] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۹۰] اے محمد ص [۱۹۱] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۹۲] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۹۳] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۹۴] اے محمد ص [۱۹۵] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۱۹۶] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۱۹۷] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۱۹۸] اے محمد ص [۱۹۹] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۰۰] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۰۱] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۰۲] اے محمد ص [۲۰۳] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۰۴] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۰۵] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۰۶] اے محمد ص [۲۰۷] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۰۸] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۰۹] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۱۰] اے محمد ص [۲۱۱] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۱۲] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۱۳] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۱۴] اے محمد ص [۲۱۵] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۱۶] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۱۷] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۱۸] اے محمد ص [۲۱۹] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۲۰] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۲۱] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۲۲] اے محمد ص [۲۲۳] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۲۴] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۲۵] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۲۶] اے محمد ص [۲۲۷] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۲۸] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۲۹] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۳۰] اے محمد ص [۲۳۱] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۳۲] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۳۳] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۳۴] اے محمد ص [۲۳۵] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۳۶] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۳۷] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۳۸] اے محمد ص [۲۳۹] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۴۰] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۴۱] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۴۲] اے محمد ص [۲۴۳] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۴۴] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۴۵] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۴۶] اے محمد ص [۲۴۷] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۴۸] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۴۹] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۵۰] اے محمد ص [۲۵۱] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۵۲] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۵۳] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۵۴] اے محمد ص [۲۵۵] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۵۶] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۵۷] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۵۸] اے محمد ص [۲۵۹] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۶۰] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۶۱] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۶۲] اے محمد ص [۲۶۳] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۶۴] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۶۵] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۶۶] اے محمد ص [۲۶۷] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۶۸] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۶۹] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۷۰] اے محمد ص [۲۷۱] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۷۲] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۷۳] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۷۴] اے محمد ص [۲۷۵] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۷۶] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۷۷] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۷۸] اے محمد ص [۲۷۹] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۸۰] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۸۱] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۸۲] اے محمد ص [۲۸۳] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۸۴] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [۲۸۵] اسکے سب کام حکمت سے ہیں [۲۸۶] اے محمد ص [۲۸۷] وہ اپنے بندوں کا کارساز ہے [۲۸۸] اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جسکو اللہ راہ پر لگائے اسکو کو

			نَعْلَمُ اَمَا يُشْرِكُوْنَ ۝	لوگ جنکو اسکا شریک بتاتے ہیں اسکی ذات انسے (کہیں) پاک اور برتر ہے
۴۴	المؤمن ۴۰	۱	غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِى الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝	گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت سزا دینے والا بڑا فضل کرنے والا اسکے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں ہے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے
〃	〃	۲	رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ	بلند درجے والا ہے عرش کا مالک وہ اپنے بندوں میں سے جسپر چاہتا ہے اپنے اختیار سے وحی بھیجتا ہے
〃	〃	۳	لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝	تاکہ وہ (لوگوں کو) ملنے کے دن سے ڈرائے
〃	〃	۴	يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ	جس دن وہ (قبروں سے) نکلے ہوئے ہونگے (اور) اللہ سے انکی کوئی بات چھپی نہ ہوگی
〃	〃	۵	لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝	(پوچھا جائیگا) آج بادشاہی کسکی ہے (جواب ملیگا) اللہ اکیلے زبردست کی
〃	〃	۶	اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝	آج ہر شخص کو اسکے اعمال کا بدلہ دیا جائیگا آج کسی پر ظلم نہ ہوگا بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے
〃	〃	۷	وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۭ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۝	اور (اے پیغمبر) تم انکو قریب آنیوالے دن سے ڈراؤ جب دل غم کے مارے گلوں تک آپہنچے ہونگے ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا نہ سفارشی جسکی بات مانی جائے
〃	〃	۸	يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝	آنکھوں کی چوری اور جو باتیں دل چھپاتے ہیں
〃	〃	۹	وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝	اور اللہ سچا فیصلہ کرتا ہے اور جن (دیوتاؤں) کو یہ کافر اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے (اُن میں بات ہی کہاں ہے) بیشک اللہ ہی ہے جو (سب) سنتا (اور) دیکھتا ہے
〃	〃	۱۰	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝	جو بے لحاظ (حد سے بڑھ جانے والا) جھوٹا ہوتا ہے اللہ اسکو کبھی راہ پر نہیں لاتا
〃	〃	۱۱	وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝	اور اللہ تو بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا
〃	〃	۱۲	وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝	اور اے میری قوم مجھے تمہارے لئے (قیامت کے) پکار کے دن کا خوف ہے
〃	〃	۱۳	يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝	جس دن تم پیٹھ پھیرے (بھاگے) جاؤ گے تمکو اللہ سے بچانیوالا کوئی نہ ہوگا اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا
〃	〃	۱۴	وَلَقَدْ جَاۗءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَاۗءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ۝	اور تمہارے پاس پہلے یوسف (بھی) کھلی کھلی نشانیاں لیکر آئے تھے مگر جو چیز وہ تمہارے پاس لیکر آئے تھے تم اسکی طرف سے برابر شک ہی میں رہے یہاں تک کہ جب وہ مر گئے تو تم کہنے لگے کہ اب اللہ انکے بعد کسی پیغمبر کو نہیں بھیجیگا اللہ گمراہ کرتا ہے جو حد سے بڑھ جانیوالا (اور) شک کرنیوالا ہے
〃	〃	۱۵	الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝	جو لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں اور شک میں پڑے ہیں انکو اللہ یوطرح جو بغیر اسکے کہ انکے پاس کوئی سند آئی ہو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں یہ اللہ کے اور ایمان والوں کے نزدیک بڑی غصہ دلانیوالی بات ہے اللہ ہر متکبر زبردست کے دل پر اسی طرح مہر لگا دیتا ہے
〃	〃	۱۶	اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝	اور بیشک ہم تو دنیا کی زندگی میں (بھی) اپنے پیغمبروں اور ایمان والوں کی مدد کرتے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہونگے (اس دن بھی انکی مدد کرینگے)
〃	〃	۱۷	اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝	اللہ وہ ہے جسنے رات کو تمہارے آرام کے لیے اور دن کو (ہر چیز کا) دکھلانے والا بنایا ہے وہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے پر اکثر لوگ (اسکے فضل کا) شکر نہیں کرتے
〃	〃	۱۸	ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۠ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝	(لوگو) یہی تو اللہ تمہارا مالک ہر چیز کا پیدا کرنے والا اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے پھر تم کدھر بہکے جاتے ہو
〃	〃	۱۹	اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا	اللہ وہ ہے جسنے تمہارے لیے زمین کو رہنے کی جگہ اور آسمان کو

۱۱ مسلمانوں کے گناہ بخشتا ہے جو کوئی توبہ کرے اسکی توبہ قبول کرتا ہے کافروں اور مشرکوں کو سخت سزا دیتا ہے بعضوں نے ذی "طول" کا یوں معنے کیا ہے بڑی گنجایش والا ۱۲ صحیح حدیث میں ہے کہ جو کوئی صبح کو حم تنزیل الکتاب سے الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی پڑھ لے وہ شام تک (ہر بلا سے) محفوظ رہیگا اور جو کوئی شام کو پڑھ لے وہ صبح تک محفوظ رہیگا ۱۲ ۱۳ خیانت کرنیوالی نگاہ یعنی دزدیدہ نگاہ تک کو پہچانتا ہے بعضوں نے کہا کہ آنکھ کی چوری سے یہ مراد ہے کہ کسی مرد یا عورت کا عیب کرنے کے لئے آنکھ سے کوئی اشارہ کرنا یا آنکھ سے کوئی اشارہ کرنا ابن عباسؓ نے کہا مراد یہ ہے کہ نامحرم عورت کو اُس وقت دیکھنا جب لوگ اپنی نگاہ اور طرف کئے ہوں اور جب اسکی طرف نگاہ ہو تو آنکھ دکھلانے کے لئے آنکھ نیچی کرنا ۱۲ ۱۴ دل میں جو گناہ کا وسوسہ آتا ہے ۱۲ ۱۵ اسکا کام اور مقصد سرے پر نہیں ہونے دیتا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر موسیٰ جھوٹا ہے تو خود بخود اسکا جھوٹ کھل جائیگا ناحق خون کرنے میں کیا فائدہ اور جو وہ سچا ہے اور تم لوگ بے لحاظ جھوٹے ہو تو تم تباہ ہوگے اور موسیٰ کا ضرور غلبہ ہوگا ۱۲ ۱۶ کہ وہ قصور پر قصور کئے جاتے ہیں اور پر قصور کئے جانا اللہ کے غصہ کو بڑھا جاتا ہے جب حد سے بڑھ جاتے ہیں اُسوقت عذاب اترتا ہے ۱۲ ۱۷ یہ اشارہ ہے فرعون کی طرف وہ بھی مغرور تھا تو تمام لشکر کا ڈبونے سے یہ مطلب ہے کہ حق بات اسکے دل پر اثر نہیں کرتی ۱۲ ۱۸ اخیر میں وہ کافروں پر غالب ہوتے ہیں ۱۲ ۱۹ اُس کی روشنی میں ہر چیز سوجھ پڑتی ہے ۱۲ ۲۰ فضل تو وہ کرے اور یہ کمبخت بتوں کا احسان مانتے ہیں جنکو کچھ انتہا نہیں ہے ۱۲

۲۱ یعنے قیامت کے دن پیغمبر اور فرشتے اور مسلمان دوسری امتوں پر گواہی دینگے دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کی مدد کرتا ہے اخیر میں اپنی کا غلبہ ہوتا ہے اور ان کے دشمن تباہ ہوتے ہیں جیسے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن تباہ ہوئے اور جو لوگ پیغمبروں کو شہید کرتے ہیں انسے بدلہ لیا جاتا ہے حضرت یحییٰ بن زکریا کے خون کے بدلے سبوقہ نے ستر ہزار یہودیوں کو قتل کرایا اور امام حسین علیہ السلام کے خون کے بدل ایک لاکھ چالیس ہزار عبیدیوں کو قتل کرایا ۱۲

			السَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	چھت بنایا اور اسی نے تمہاری شکلیں بنائیں اور کیسی اچھی شکلیں بنائیں اور ستھری چیزیں تم کو کھانے کو دیں یہی اللہ ہے جو تمہارا رب ایک ہے وہ بڑی برکت والا ہے سارے جہان کا پالنے والا
۴۴	المؤمن ۴۰	۸	كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝	اللہ تعالیٰ کافروں کو ایسا ہی بھٹکا دیتا ہے ۲۱۳
〃	〃	۷	اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝	اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے جانور بنائے ۲۱۴ کہ کسی پر سواری کرو اور کسی کو کھاؤ اور تم کو ان جانوروں میں فائدے ہیں اور اسلیے کہ تم ان جانوروں پر (چڑھکر) تمہارے دل میں جو مطلب ہے اس تک پہنچ جاؤ اور تم ان جانوروں پر (خشکی میں) اور جہاز پر لد کر پھرتے ہو ۲۱۵
۲۵	حٰمٓ السجدۃ ۴۱	۶	اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۖ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۝	قیامت (کب آئیگی اس) کا علم خدا ہی کے حوالے ہے ۲۱۶ اور کوئی پھل اپنے گابھوں (غلافوں) میں سے نہیں نکلتے اور (اسیطرح) کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا وہ جنتی ہے مگر اسکو خبر ہے اور (اے پیغمبر وہ دن یاد کرو) جس دن اللہ تعالیٰ مشرکوں کو پکاریگا وہ (تمہارے دیوتا) کہاں گئے جنکو تم میرا شریک سمجھتے تھے تو وہ کہیں گے ہم تو عرض کر چکے ہم میں کوئی اسکا قائل نہیں ۲۱۷
〃	الشوریٰ ۴۲	۱	لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝	اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہی (سب سے) اونچا بڑا ہے ۔
〃	〃	۸	وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝	اور اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کا ایک ہی دین کر دیتا لیکن وہ جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور گنہگاروں (نافرمانوں) کا تو (اس دن) کوئی حامی نہ ہوگا اور نہ مددگار ۲۱۸
〃	〃	۲	وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ لَهٗ مَقَالِيْدُ	اور جس بات میں تم اختلاف کرو تو اسکا (آخر) فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے ۲۱۹ (لوگو) یہی تو اللہ ہے میرا مالک اسی پر میرا بھروسا ہے اور اسی کیطرف میں رجوع کرتا ہوں آسمان اور زمین کا پیدا کرنیوالا اسی نے تمہاری جنس کے تمہارے لیے جوڑے بنائے اور چوپایوں کے بھی (انہی کی جنس کے) جوڑے بنائے وہ تم کو (پیٹ میں) اس طرح (بچہ در بچہ) پھیلاتا ہے ۲۲۰ اسکی مثل کی دنیا میں کوئی چیز نہیں ۲۲۱ اور وہ سنتا (اور) دیکھتا ہے

ف کوئی جانور اونٹ سے بہتر نہیں ہے سارے جانور منہ لگا کر کھاتے ہیں اونٹ ہی ہے جو اگالدان کا قدیدا ہے دو پاؤں پر اس طرح چلتا ہے جیسے بعضے جانور چار پاؤں پر چلتے ہیں ۱۲ ف کیسی کیسی غرض مزے اونٹ سے اٹکے ہوا ہے جیسے ان دو زمینوں کے حواس جاتے رہے پہلے تو یہ کہ بیٹھے کہ ہمارے وہ شریک غائب غدا ہو گئے ہم کو چھوڑ بیٹھے اور شرک کو تسلیم کیا پھر یہ کہنے لگے کہ ہم شرک ہی نہیں کرتے تھے نہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں پوجا اونٹ جیسے اونٹ گھوڑا وغیرہ اونٹ بیٹے گائے بکری بیٹر وغیرہ اونٹ کہیں سوداگری کو جانا یا شہر جا کر ۱۲ اونٹ مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا اگر تم سچے پیغمبر ہو تو بتاؤ قیامت کب آئے گی اسوقت یہ آیت تری اسپر قیامت کا علم اللہ ہی پر کہا جاتا ہے کسی فرشتے کو اس کی خبر نہیں ہے کسی رسول کو اس کی خبر نہیں ہے کہ جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے بڑھ کر نہیں ہوتا ۱۲ اونٹ بے کوئی بندے کو اس کی خبر نہیں ہے کسی مرسل میں ہے کہ جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے بڑھ کر نہیں ہوتا ۱۲ اونٹ بے کوئی مشرک کا معتقد نہیں ہم میں کوئی ان دیوتاؤں کا واقف نہیں خدا کا عذاب دیکھکر اب شرک کا انکار کرتے اور اپنے تئیں موحد بتلائیں گے ۱۲ اونٹ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کفر اور ایمان دونوں رکھے ہیں بہشت اور دوزخ دونوں کو آباد کیا منظور ہے اس سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ اللہ تم کو کوئی مجبوری تھی نہیں اسکی خوشی اسی میں کچھ حکمت ہے وہ اگر چاہتا تو سب لوگ مومن ہوتے یا سب کافر اور مشرک ہوتے ۱۲ اونٹ یعنی قیامت کے دن فیصلہ کریگا کہ کون حق پر تھا اور کون ناحق پر بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب تم کسی بات میں اختلاف کرو تو اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن کی طرف رجوع کرو اور قرآن کی ہدایت کے موافق عمل کرو قرآن میں خود ہدایت ہے کہ جو پیغمبر حکم دے اسپر عمل کرو بہرحال ہر جھگڑے کا فیصلہ قرآن اور حدیث سے کرنا چاہئے اور قرآن اور حدیث کے خلاف کسی کی بات نہ سننا چاہئے خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا ہو ۱۲ اونٹ قیامت کے دن سب جھگڑے فیصل کریگا اور لکھے بھیجے موافق ہر آدمی جس نے جو کچھ تھوڑی سی نسل یہ ہے کہ ہر نطفہ میں پہلا تا ہے ۱۲ باقی در ضمیمہ)

			السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ	آسمان اور زمین کے خزانے اسی کے پاس ہیں جسکو چاہتا ہے فراخی کے ساتھ
			لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ	رزق دیتا ہے اور (جسکو چاہتا ہے) تنگ دیتا ہے بیشک وہ سب کچھ جانتا ہے
۲۵	الشوریٰ ۴۲	۲	[۲۱۹] اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ	[۲۱۹] اللہ تعالیٰ جس بندے کو چاہتا ہے (پیغمبری کے لیے) اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور
			اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝	جو کوئی اللہ کیطرف رجوع ہوتا ہے اسکو اللہ رستہ دکھلاتا ہے ف
〃	〃	〃	[۲۲۰] اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ	[۲۲۰] اللہ وہ ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب اتاری اور (انصاف) کی ترازو
〃	〃	〃	[۲۲۱] اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ	[۲۲۱] اللہ تو اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جسکو چاہتا ہے (اتنی) روزی
			هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝	دیتا ہے (کسی کو بہت کسی کو کم) اور وہ زور والا ہے زبردست
〃	〃	۳	[۲۲۲] وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي	[۲۲۲] اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کو فراغت سے روزی دے تو ملک میں فساد
			الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۚ	مچا دیں لیکن وہ اندازے جتنی چاہتا ہے (اتنی روزی) اتارتا ہے بیشک
			اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝	وہ اپنے بندوں کی خبر رکھتا ہے (انکو) دیکھ رہا ہے۔
〃	〃	۴	[۲۲۳] وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ	[۲۲۳] اور لوگو جو تم پر مصیبت آتی ہے تو تمہارے ہاتھوں نے جو کیا ہے اسکی سزا
			وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝	میں ف اور بہت (سے قصور) معاف کر دیتا ہے
〃	〃	۵	[۲۲۴] وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ	[۲۲۴] اور جسکو خدا بہکا دے تو پھر اسکا کوئی مددگار نہیں (جو اسکو راہ پر لا دے)
〃	〃	〃	[۲۲۵] وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ۝	[۲۲۵] اور جسکو خدا بہکائے اسکے لیے (ہدایت کا) رستہ ہی نہیں ہے۔
〃	〃	〃	[۲۲۶] لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا	[۲۲۶] آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے وہ جو چاہتا ہے
			يَشَآءُ ۭ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ	پیدا کرتا ہے جسکو چاہتا ہے (لڑکی) بیٹیاں عنایت فرماتا ہے اور جسکو
			الذُّكُوْرَ ۙ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا	چاہتا ہے (لڑکے) بیٹے دیتا ہے یا (جنکو چاہتا ہے) بیٹے بیٹیاں (دونوں ملا کر
			وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۭ اِنَّهٗ	دیتا ہے ف اور جسکو چاہتا بانجھ کر دیتا ہے ف بے شک وہ (اپنے
			عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝	بندوں کی مصلحت) خوب جانتا ہے قدرت والا۔
〃	〃	〃	[۲۲۷] وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا	[۲۲۷] اور آدمی کا یہ حوصلہ نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے مگر وحی کے ذریعے
			اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ	یا ف پردہ کی آڑ سے ف
〃	الزخرف ۴۳	۱	[۲۲۸] حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا	[۲۲۸] جسنے زمین کو تمہارا بچھونا بنایا اور تمہیں تمہارے (چلنے پھرنے کے لیے)
			عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۙ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ	رستے نکالے اس لیے کہ تم (جہاں جانا چاہو وہاں) پہنچ جاؤ اور جس نے اندازے
			لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا	سے آسمان سے پانی برسایا پھر مرے ہوئے شہر کو ہم نے اس پانی سے جلا اٹھایا

ف اپنے قرب کا یا اسکو نیک عمل کی توفیق دیتا ہے معلوم ہوا دل سے اسکی طرف رجوع ہونا ضرور ہے جو بندہ یا ۱۲ ف یعنی ضرور تمہاری شکایت کریگا ۱۲ ف یعنی قرآن ایسا ایک الٰہی کتاب ہے ۱۲ ف یعنی عدل اور انصاف کرنیکا اس لئے حکم دیا بعضوں نے کہا ترازو سے ترازو مراد ہے جو حضرت نوح کے زمانہ میں اتری تھی ۱۲ ف کوئی کسی کی نہ سنے اور قہر کی بڑی علامت یہ ہے کہ دنیا میں ایک کو ایک کا محتاج بنایا غریب امیروں سے ذلیل کمینے اور امیر غریبوں سے کام لیتے ہیں ۱۲ ف شیطان تمہارے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے لوگ گناہ کرتے ہیں اس کی سزا بعد علاج کے عذاب پہلے میں تھوڑا سا طاعون آتا ہے وبا آتی ہے بعضوں نے کہا قرآن پڑھ کر بھول جانا بڑی مصیبت ہے سید علامہ نے کہا اسکے علاج حدیث شریف کا بھلا دینا بارانے اور قیاس کو حدیث پر حکم رکھنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں تم کو سب سے زیادہ افضل آیت بتلاؤں جسکی تفسیر آنحضرت صلعم نے بیان فرمائی پھر یہی آیت پڑھی آنحضرت صلعم نے فرمایا تم پر جو بیماری یا مصیبت آتی ہے وہ تمہارے اعمال کی وجہ سے اور اللہ تم کو بہت معاف کرتا ہے اس کی شان اس سے بڑی ہے کہ وہ پھر آخرت میں دوبارہ تم کو عذاب کرے اور جو اللہ تم کو دنیا میں معاف کر دیا پھر اس کی سزا دے ۱۲ ف دنیا میں انکی سزا دیتا ہے نہ آخرت میں دیگا بلکہ بالکل درگذر کرتا ہے سوا اسکی کریمی اور رحیمی کے وجہ ایک گھونٹ پانی بھی ہم کو نہ ملتا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں مصیبت ذکر بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے جیسے حدیث میں ہے کہ مومن کو جب کوئی مصیبت اسکے جسم میں پہونچتی ہے تو اس کے گناہ اتر جاتے ہیں ۱۲ ف حضرت شعیبؑ اور حضرت لوطؑ کی لڑکیاں تھیں اور حضرت ابراہیمؑ کی نو بیٹے تھے ۱۲ ف حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین بیٹے قاسم اور عبداللہ اور ابراہیم اور چار بیٹیاں زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ زہرا رضوان اللہ علیہم ۱۲ ف اسی وجہ سے کافر کہتے تھے دو بڑے سردار یہی اب اور بچا بدھ کہتے ہیں یہودیوں نے آنحضرت سے کہا جب تم اللہ کے پیغمبر ہو تو اللہ تم سے باتیں کیوں نہیں کرتے اور اسکو دیکھتے کیوں نہیں جیسے موسےٰ سے کلام کیا اور اسکو دیکھا ۱۲ ف وحی کے کئی طریقے ہیں ایک تو بیداری میں دل پر القا ہونا دوسرے خواب میں کچھ معلوم ہونا ۱۲ باقی در علیحدہ۔

			فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝	اور اسیطرح تم بھی (قبروں سے) نکالے جاؤگے[۱۱] اور جسنے ہر قسم کے
			وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ	جوڑے پیدا کیئے[۱۲] اور تمہارے لیے کشتیاں اور چوپائے جانور
			لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝	بنائے جنپر تم چڑھے پھرتے ہو اسلیے کہ تم انکی پیٹھ پر سواری کرو پھر
			لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ	جب جم کر بیٹھ جاؤ تو اپنے مالک کا احسان یاد کرو اور کہو کیا پاک
			رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ	ذات ہے وہ (خدا تعالیٰ) جسنے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا اور
			الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝	اگر وہ ہمارے بس میں نہ کرتا تو ہم میں اتنی طاقت نہ تھی کہ انکو اپنے قابو میں
			وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝	لاتے[۱۳] اور ہم تو بے شک اپنے مالک کے پاس لوٹ جانے والے ہیں
۳۵	الزخرف ۴۳	۲	فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ	آخر ہم نے[۱۴] انسے بدلہ لیا (سب کو تباہ کر دیا) تو (اے پیغمبر) دیکھ تو
			الْمُكَذِّبِيْنَ ۝	سہی (پیغمبروں کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا
″	″	۳	بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ	لیکن[۱۵] ہوا یہ کہ میںنے ان مکہ کے کافروں اور انکے باپ دادا کو (دنیا میں)
			الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝	بسنے دیا یہانتک کہ انکے پاس سچا قرآن اور کھولکر بیان کرنے والا پیغمبر[۱۶]
″	″	۴	نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ	ہم نے[۱۷] دنیا کی زندگی میں انکی روزی بانٹ دی ہے۔ اور ان میں
			الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ	ایک کو دوسرے سے کئی درجہ[۱۸] بڑھا کر رکھا ہے اس سے یہ غرض ہے
			دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا	کہ ان میں ایک دوسرے سے تابعداری کرائے[۱۹] اور جو (مال متاع)
			وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ وَ	یہ لوگ اکٹھا کرتے ہیں تیرے مالک کی مہربانی اس سے (کہیں)
			لَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً	بہتر ہے[۲۰] اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ سب ایک طریق پر (کفر پر)
			لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا	ہو جائیں گے تو ہم جو کوئی خدا کو نہیں مانتے انکے گھروں کی چھتیں
			مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝	چاندی کی کر دیتے اور (چاندی کی) سیڑھیاں بھی جنپر چڑھتے (اترتے)
			وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۝	رہتے اور انکے گھروں کے دروازے بھی (چاندی کے) کر دیتے اور (چاندی
			وَزُخْرُفًا ۝	ہی کے) تخت جنپر تکیہ لگاتے اور (چاندی نہیں بلکہ سونے کے[۲۱]
″	″	۴	فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۝	پھر اگر ہم تجھ کو (دنیا سے اٹھالیں تب بھی ہم ان کافروں سے) بدلہ
			اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ	لینگے[۲۲] یا جس (عذاب) کا ہم انسے وعدہ کرتے ہیں وہ تجھ کو دکھلا دیں[۲۳]
			مُّقْتَدِرُوْنَ ۝	بے شک ہم کو (ہر طرح) ان پر قدرت ہے[۲۴]
″	الدخان ۴۴	۱	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا	آسمان اور زمین کا اور جو انکے بیچ میں ہے اسکا مالک اگر تم (اس بات کا)

---

[۱۱] زندہ ہو کر اٹھائے جاؤگے [۱۲] آدمی کے جوڑے جانوروں کے جوڑے درختوں کے جوڑے [۱۳] کہ ایک بڑا جانور تابڑا ہے کہ اگر سرکشی پر آوے تو دس آدمی بھی اسکو نہیں تھام سکتے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ آپ جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے۔ پھر فرماتے سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون کہتے ہیں اگر جانور پر سوار ہونے کے بعد یہ دعا پڑھ لے۔ اسی طرح کشتی پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ مجریہا ومرسہا ان ربی لغفور رحیم تو اسکو کوئی صدمہ نہ پہونچے گا [۱۴] وہ دنیا کے دھندوں میں پڑکر اپنے دادا ابراہیم ؑ کے طریق کو بھول گئے اور شرک کرنے لگے [۱۵] مراد حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں آپنے ہی دین کو تازہ کیا جس کی بنا حضرت ابراہیم نے قائم کی تھی [۱۶] مالداری اور ریاست اور حسن وجمال علم وعقل میں [۱۷] اس کو بیگانہ لے پالتا خادم اور کمیرا بناتے ہیں [۱۸] اور زور آور کو کمزور دنیسے حاکم رعیت سے عقلمند بیوقوفوں سے علم والے جاہلوں سے طرح طرح کے کام اور خدمتیں لیتے ہیں اگر دنیا میں سب آدمی مال دولت عقل فہم وفراست میں برابر ہوتے تو یہ کارخانہ بگڑ جاتا کوئی کسی کی خدمت اور تابعداری نہ کرتا سب کی زندگی دوبھر ہو جاتی [۱۹] کیونکہ دنیا کا مال متاع فنا ہونیوالا ہے اسکا کوئی بھروسا نہیں اللہ تعالیٰ کی مہربانی تو وہاں کام آویگی جس پر ایمان لاوے ان کافروں کا جی نہ چاہے [۲۰] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیدیا وہ سے دوہیں کم جانتے تھے [۲۱] حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا نہایت حقیر ہے دنیادار کی نسل کے پاس کوئی عزت نہیں ہے اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ دنیا میں کافر ہی بن جائینگے تو کافروں کو دنیا کی دولت بے حد ملتی۔ صحیح حدیث میں ہے اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر ہوتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ ملتا [۲۲] یعنے اگر عذاب آنیسے پہلے تیری وفات ہو گئی جب بھی کافروں پر ضرور عذاب آئیگا [۲۳] تیری زندگی ہی میں عذاب آجاوے [۲۴] ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی زندگی ہی میں بدر کے دن کافروں پر عذاب اوتارا [۲۵] تو یہی سمجھ جاؤگے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے پیغمبر کو بھیجا ہے [۲۶] یعنی اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب خدا کی اس سنت کا تم کو یقین پیدا ہو گا تو تم نبوت اور رسالت کی مصلحت کو بھی سمجھ لوگے [۲۷] جب انہوں نے کسی طرح نہ مانا ہم نے ان سے انتقام

			إِنْ كُنْتُمْ مُّوقِنِيْنَ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ	یقین کرو اُسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے تمہارا
			يُمِيْتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝	مالک اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا مالک
۲۵	الدخان ۳۳	۲	وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا ۳۳۴	اور ہمنے آسمان اور زمین اور جو اُنکے بیچ میں ہے کھیل نہیں بنایا
			لٰعِبِيْنَ ۝ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ	ہمنے اُنکو حکمت ہی کے لیے پیدا کیا ہے اُنکی مصلحت کے لیے لیکن
			اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	اکثر لوگ نہیں سمجھتے ۱۲
۲۵	الجاثیۃ ۴۵	۲	اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ ۳۳۵	اللہ ہی تو ہے جسنے سمندر کو تمہارے بس میں کر دیا اس لیے
			فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ	کہ اُسکے حکم سے اُسمیں جہاز چلیں اور اسلیے کہ تم اُسکا فضل ڈھونڈو ۱۲
			تَشْكُرُوْنَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ	اور اسلیے کہ تم (اُسکے احسان کا) شکر کرو ۱۲ اور جتنی چیزیں آسمان میں
			مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۳۳۶ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ	ہیں اور جتنی زمین میں اُن سب کو اُسنے اپنی طرف سے تمہارے کام میں لگا دیا ہے
			لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝	بیشک سوچنے والوں کے لیے تو اُس میں (قدرت کی) نشانیاں ہیں ۱۲
۰	۰	۳	وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۳۳۷	اور اللہ تعالے نے آسمان اور زمین حکمت ہی سے بنائے ہیں اور مطلب ہے
			وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	کہ ہر شخص کو اُسکے کیے کا بدلہ ملے اور اُنپر ظلم نہ ہوگا ۔
۰	۰	۳	قُلْ ۳۳۸ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ	اے پیغمبر (ان کافروں سے) کہدے اللہ ہی تمکو جلاتا ہے پھر وہی تم کو ماریگا پھر وہی
			اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝	قیامت کے دن جسمیں کوئی شبہ نہیں تم کو (جلا کر) اکٹھا کریگا
				مگر اکثر لوگ یہ بات نہیں سمجھتے ۱۲
۰	۰	۴	وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۳۳۹ وَيَوْمَ	اور آسمان زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور جسدن قیامت
			تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ۝	برپا ہوگی اُسدن جھوٹوں (باطل پر چلنے والوں) کی خرابی ہے ۔
۲۶	الاحقاف ۴۶	۱	مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ ۳۴۰	ہمنے آسمان اور زمین اور جو اُنکے بیچ میں ہے اُنکو مصلحت ہی سے
			اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا	ایک مقرر وعدے (قیامت) تک کے لیے بنایا ہے اور کافروں کو جس چیز سے
			عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝	ڈرایا جاتا ہے وہ اسکی پرواہ ہی نہیں کرتے
۰	۰	۴	اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ ۳۴۱	کیا ان لوگوں نے اتنا نہیں سمجھا کہ جس خدا نے آسمان اور زمین بنا
			وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى	دیے اور اُنکے بنانے میں وہ (ذرا بھی) نہیں تھکا وہ مردوں کو نہیں جلا
			اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	سکتا بے شک (جلا سکتا ہے) وہ سب کچھ کر سکتا ہے ۔
۰	محمد ۴۷	۱	ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ ۳۴۲	اس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان والوں کا اللہ حامی ہے اور کافروں کا

ف پچھلی آیت میں قائل اور یقین نہیں تھا ان کافروں کے انکار پر جو قیامت اور حشر کے قائل نہیں ہیں جلانا مانا ہے کہ آسمان اور زمین اور انسان کی پیدائش پر غور کرکے سب لوگ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ آسمان اور زمین اور ان سب کا وجود بیکار اور بے حکمت نہیں ہے ۱۲ ف وہ خیال کرتے ہیں کہ آسمان اور زمین ان سب کا وجود خیالی اور بے حقیقت اور اللہ تعالے کے سوا کوئی چیز موجود نہیں ہے ۔ ہم کہتے ہیں کہ موجود نہ ہونے سے کیا مراد ہے اگر یہ مراد ہے کہ ان کا وجود مستقل نہیں ہے تو صحیح ہے کیونکہ اللہ تعالے کے سوا جتنی چیزیں موجود ہیں وہ سب اللہ تعالے کی ذات اور اس کے وجود سے قائم ہیں اور ہر آن اور ہر لحظہ اپنے وجود اور بقا میں اس کی محتاج ہیں اگر یہ مطلب ہے کہ ان چیزوں کو کسی طرح کا وجود نہیں ہے جیسے بعضے صوفیہ کا اعتقاد ہے الاعیان ثابتہ رائحۃ الوجود تو قرآن اور حدیث سے اس کے خلاف ثابت ہوتا ہے ۱۲ ف اگر زمین کرۂ کہ باقی سب جسموں سے ہلکا ہوتا تو ہر چیز اس میں ڈوب جاتی پھر جہاز کیونکر چلتے ۱۲ ف سودا گری کیلئے کوئی کافلہ ایک شخص عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس آیا اور پوچھا تم مخلوقات کس چیز سے بنی ہو انہوں نے کہا پانی اور مٹی تاریکی اور روشنی اور ہوا اور مٹی سے سنے پوچھا چیزیں کس سے بنیں انہوں نے کہا ہوا اور مٹی سے پوچھا پھر میں کس سے بنیں انہوں نے کہا تم کو اس سے کیا کام جاؤ پھر عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس آیا انہوں نے بھی یہی کہا پھر عبداللہ بن عباس کے پاس آیا انہوں نے بیت پڑھی ۱۲ ف جب تک چاہتا ہے مزا کیا کر سکتا ہے ۱۲ ف وہ اتنا غور نہیں کرتے کہ پہلے کچھ نہ تھا اللہ نے پانی اور مٹی سے درخت پیدا کئے وہ درخت آدمی نے کاٹے اُس سے نطفہ بنا نطفہ سے ہم پیدا ہوئے کیا ایسا قدرت والا خدا وند ہم کو دوبارہ نہیں جلا سکتا دوبارہ جلانا تو اسکے لیے کچھ بہت آسان ہے ۱۲ ف جیسے حساب کتاب حشر نشر وغیرہ ۱۲

			الکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَهُمْ ۝	کوئی حامی نہیں ۔
۲۶	محمد	۴	وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ۝	اور اللہ تو بے پرواہ ہے اور تم ہی محتاج ہو اور (اے عرب کے لوگو) اگر تم (پیغمبر کا کہنا) نہ مانوگے تو اللہ تمہارے سوا دوسرے لوگوں کو بدل کر تمہاری جگہ لے آئیگا پھر وہ تمہاری طرح (نافرمان) نہ ہونگے ۔
۵۴	الفتح	۱	وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اور آسمان اور زمین کی فوجیں (سب) اللہ ہی کی ہیں
۵۴	۰	۲	وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝	اور آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے وہ جس (بندے) کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جس (بندے) کو چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے
۴۹	الحجرات	۲	یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۚ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝	لوگو ہم نے تم (سب) کو ایک مرد (آدم ع) اور ایک عورت (حوا) سے پیدا کیا اور تمہاری ذاتیں اور برادریاں اسلئے بنائیں کہ تم پہچانے جاؤ اللہ کے نزدیک تم میں وہی زیادہ عزت دار ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے
۵۰	ق	۱	قٓ ۟ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ۝	(اے پیغمبر ان گنواروں سے) کہدو کیا تم اللہ سے اپنی دینداری جتلاتے ہو اللہ تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ جانتا ہے اور اللہ کو سب کچھ معلوم ہے
۵۴	۰	۳	اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝	بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کی غیب کی باتیں جانتا ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ اسکو دیکھ رہا ہے ۔
۵۰	ق	۱	قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِیْظٌ ۝	ہم تو جانتے ہیں کہ زمین کتنا کچھ کھاتی جاتی ہے وہ جانتے ہیں اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں سب کچھ موجود ہے ۔
۵۰	ق	۲	وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۝	اور بیشک ہم نے ہی آدمی کو بنایا اور ہم اسکے دل میں جو خیال آتے ہیں اُن تک کو جانتے ہیں اور ہم گردن کی رگ سے بھی زیادہ اسکے نزدیک ہیں ۔
۵۰	ق	۳	مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۝	دیکھو میرے پاس جو بات (ٹھہر چکی) ہے وہ بدل نہیں سکتی اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں
۵۰	ق	۴	وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ	اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو اُن دونوں کے بیچ میں ہے سب (کو) چھ دن میں بنا دیا اور ہم کو ذرا بھی تھکن نہ ہوئی ۔

ف۱ انہوں نے جو جھوٹے دیوتا بنا رکھے ہیں وہ خاک کچھ نہیں کر سکتے ۱۲ ف۲ اسکو کسی چیز کی احتیاج نہیں ۱۲ ف۳ جب یہ آیت اتری تو لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا وہ دوسرے لوگ کون ہیں آپنے حضرت سلمان فارسی کے مونڈھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا وہ اسکی قوم کے لوگ ہیں یعنے فارس (ایران) والے ایک روایت میں ہے قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا پر بھی ہوتا تو یہی فارس کے کچھ لوگ اسکو لے لیتے شیخ نے کہا مراد یمن کے لوگ ہیں بعضوں نے کہا انصار کے لوگ بعضوں نے کہا فارسی بعضوں نے کہا تابعین مترجم کہتا ہے اس حدیث سے فارس کے لوگوں کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور ہمارے دین کو بڑے امام جیسے بخاری و مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد ہیں فارس کے لوگوں میں سے گذرے ہیں ۱۲ ف۴ باوجودیکہ اسکو سب علم کا انتہا ہے ۱۲ ف۵ سب دوا کی دوا دین ہے پھر نسب پر فخر کرنا اور دوسرے اللہ کے بندوں کو ذلیل جاننا سخت نادانی ہے ۔ یہ آیت اسوقت اتری جب حضرت بلال رضہ اذان دینے کعبے کی چھت پر چڑھے لوگوں نے کہا دیکھو ایک حبشی غلام کی چھت پر چڑھتا ہے بعضوں نے کہا آنحضرت صلعم نے بنی بیاضہ کو حکم دیا کہ اپنے قبیلے کی ایک عورت کا ابوہند کا نکاح کر دیں جو غلام تھا انہوں نے اسکو برا جانا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۶ کیونکہ اکثر نام ایک ہوتے ہیں لیکن قومیت اور خاندان تو باپ دادا کے نام سے شناخت ہو جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ قومیت اور خاندان کو اللہ تعالے نے صرف شناخت کے لیے بنایا نہ فخر کرنے کیلئے ۱۲ ف۷ اللہ تعالے کے نزدیک شرافت اور فضیلت تقوی اور پرہیزگاری ہے گورے کالے کی کچھ نہیں ہوتا ۔ حضرت عمر رضہ نے فرمایا تکلف سے یہ مراد ہے کہ جو تم میں شر کی زیادہ بچتا ہے ۱۲ ف۸ تمہارا حال تمہیں کیونکر چھپا رہ سکتا ہے ۱۲ ف۹ اسلیئے سوچ سمجھ کر بات کیا کرو ۱۲ ف۱۰ یہ ایک بڑا رکن بدن کا ہم کو معلوم ہے پھر ان ذروں کو ایک جگہ جمع کر دینا اور انکو زندہ کھڑا کر دینا ہم کو کیا مشکل ہے ۱۲ قال شاہ عبدالقادر صاحب فرمایا اللہ نے جان بہتی ہے دل سے دماغ تک اسکے گھٹنے سے موت ہے اللہ تعالے سے نزدیک ہے اور بندگ آدمی سے باہر ہے تو اللہ تعالے اس رگ سے بھی نزدیک ہوا جامع البیان میں ہے کہ اور مخلوق سے نزدیک ہونا ہے ذات سے نزدیک ہونا کیونکہ ذات اسکی تو عرش پر ہے یا اسکے فرشتوں کا نزدیک ہونا مراد ہے ۔ سید علامہ رح نے کہا مراد قرب علمی ہے کیونکہ اللہ تعالے کا علم ہر جگہ ہے ۱۲ قال کا فرنے ۱۲ قال ابن عباس رضہ نے کہا یہ آیت اس وقت اتری جب یہود مرد دکہنے لگے اللہ تعالے نے ہفتے کے دن آرام لیا اور عرش پر جا کر لیٹ رہا یہ قصہ اوپر بھی گذر چکا ہے ۱۲

۲۶	ق	۳	إِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ۝	بیشک ہم ہی جلاتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہماری ہی پاس سب کو لوٹکر آنا ہے
۵۰	〃	〃	نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ	ہم خوب جانتے ہیں جو یہ کافر بکتے ہیں اور تم کو کام انپر زور کرنے کا نہیں
۵۱	الذّٰرِيٰت	۳	وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ۝	اور ہم نے آسمان کو اپنی قوت سے بنایا اور ہم (بہت) طاقت رکھتے
			وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ۝	ہیں اور ہمنے زمین کو (فرش کیطرح) بچھایا ہم کیسے اچھے بچھانے والے ہیں
			وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ	اور ہر چیز کا (یا ہر جاندار کا) ہمنے جوڑا پیدا کیا اسلیے کہ تم (خدا کو) سمجھو
۵۲	〃	〃	وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ	اور میں نے جن اور آدمی اسی لیے پیدا کیے ہیں کہ وہ میرا پوجا کریں
			مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ ۝ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ	میں انسے روزی نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجکو (کچھ) کھلائیں کیونکہ روزی دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے جو زور والا
			ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ۝	مضبوط ہے
۵۳	النجم	۱	فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ۝	آخرت اور دنیا دونو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں
〃	〃	۲	إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ	بیشک تیرا مالک خوب جانتا ہے کہ کون (اسکی) راہ سے بہکا
			وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَىٰ ۝	گیا ہے اور وہ (یہ بھی) خوب جانتا ہے کہ کون (سچی) راہ پر آگیا ہے
۵۴	〃	〃	وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ	اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ
			لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ	کا ہے (اُسی نے آدمیوں کو یہی بنایا) اس لیے کہ بُروں کو اُنکے
			الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَىٰ ۝ الَّذِينَ	کیے کا اور اچھوں کو اچھا بدلہ دے (اچھے لوگ وہ ہیں) جو بڑے
			يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا	بڑے گناہوں اور بے شرمی کے کاموں سے بچتے ہیں مگر جو
			اللَّمَمَ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ هُوَ	قصور (اُنسے) ہو جاتا ہے بیشک (اے پیغمبر) تیرا مالک بڑا بخشنوالا ہے
			أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَ	وہ تم کو اسوقت سے خوب جانتا ہے جب سے اُسنے تم کو زمین سے
			إِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ۝	نکالا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے
۵۵	〃	۳	وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنْتَهَىٰ وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ	اور یہ کہ اخیر (سب کو) تیرے مالک کے پاس جانا ہے اور یہ وہی (جسکو
			وَأَبْكَىٰ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا وَأَنَّهُ	چاہتا ہے) ہنساتا ہے اور (جسکو چاہتا ہے) رلاتا ہے اور یہ وہی مارتا ہے
			خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ مِنْ	اور وہی جلاتا ہے اور اُسی نے (ہر جانور کے) جوڑے نر اور مادہ نطفے
			نُطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ۝	سے بنائے جب وہ (مادہ کے) پیٹ میں جاتا ہے۔
۵۶	〃	〃	وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ۝ وَأَنَّهُ هُوَ	اور یہ کہ وہی (کسی کو) مالدار کرتا ہے اور (کسی کو) محتاج بناتا ہے اور

۱؎ تجھ کو جھٹلاتے ہیں قیامت کا انکار کرتے ہیں ۱۲ ۲؎ کہ زبردستی انکو مسلمان بنالے بلکہ تیرا کام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم انکو پہنچادے اپنی خوشی کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲
۳؎ اور بنائیں ۱۲ ۴؎ ایک خدا ہی بے جفت ہے باقی ہر جانور میں زن و ماده جفت جفت ہیں جیسے زمین اُسکا جوڑ آسمان اسکا جوڑ چاند سورج اسکا جوڑ دن رات اسکا جوڑ زندگی موت ایمان اس کا جوڑ کفر نور اسکا جوڑ آگ گرمی اسکا جوڑ ٹھنڈک خوشی اسکا جوڑ رنج سیاہی اسکا جوڑ سفیدی اور سطح اور چیزیں ۱۲ ۵؎ یعنی دن اور رات کی نماز ۱۲ ۶؎ یعنی ان کا زاد و شرک تو ۱۲ ۷؎ جن اس لئے کہا کہ وہ آنکھ سے نہیں دیکھے جاتے ۱۲ ۸؎ یعنی جب سے اس آیت میں ہے والجان خلقناہ من قبل من نار السموم اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت کو یوں پڑھتے تھے والجان خلقناہ من نار السموم ۱۲ ۹؎ یعنی موت جیسے دنیا کے تمام لوگ اپنے غلاموں کی کمائی کھاتے ہیں اور کمائی کے لئے غلام خریدتے ہیں ۱۲ ۱۰؎ کہ کیا ہے نہ کیا ہے تو وہ بندوں کو سنائے گا یوں بیان کرنے لگا کہ ستو لوں نے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کہ آپ نہ کہتا ہے نہ سوتا ہے ۱۲ ۱۱؎ ہماری آئندہ کرنے سے کیا ہوتا ہے وہ جو چاہے گا وہی ہوگا ۱۲ ۱۲؎ یعنی ہر ایک کو پیدا بنا کر ایکا تو بیخ ذکر ۱۲ ۱۳؎ اچھا بدلہ بہشت ہے ۱۲ ۱۴؎ یعنی بڑے گناہوں سے اگلا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ۱۵؎ کسی شاذ و نادر کبھی کبھی گناہ ہوتا ہے اکثر علماء کا قول ہے کہ لمم سے صغیرہ گناہ مراد ہیں جیسے کسی خوبصورت کی طرف بری نظر سے دیکھنا یا اسکا بوسہ لینا یا اس قسم کا جھوٹ جس سے کسی مسلمان کا نقصان نہ ہو ۱۲ ۱۶؎ اگر کبیرہ سے بچتا ہے ۱۲ ۱۷؎ تمام کا ۱۲ ۱۸؎ اور آدم علیہ السلام کو بنایا ۱۲ ۱۹؎ راحت اور مصیبت اور خوشی اور رنج اور دولت اور تنگدستی اور دونوں کا سبب پیدا کرنا وہی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اُسی نے زمین سے جنسا یعنے اگایا اور اُسی نے آسمان کو رُلایا یعنے اپنی برسایا ۱۲ ۲۰؎ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو شاہانہ دولت دیتا ہے یا کسی کو غلام لونڈیاں خدمت کو بھیجتا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ وہی مالدار بناتا ہے اور خوش کرتا ہے ۱۲

			رَبُّ الشِّعْرٰی ۝	[۲۶۱] یہ کہ وہی شعریٰ سارے کا مالک ہے
۲۷	القمر ۵۴	۳	وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ۝	[۲۶۲] اور ہمارا کام ایک دم کی بات ہے جیسے آنکھ کی جھپک
″	الرحمٰن ۵۵	۱	خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝	[۲۶۳] اسی نے آدم کو پیدا کیا اسکو بولنا (بات کرنا) سکھلایا
″	″	″	خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝	[۲۶۴] اسی نے آدمی کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا اور جنوں کو (یا ابلیس کو) آگ کی لو سے (شعلہ سے)
″	″	″	رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝	[۲۶۵] وہی دونو پورب اور دونو پچھم کا مالک ہے ۳
″	″	۲	كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝	[۲۶۶] اے پیغمبر زمین پر جتنی چیزیں ہیں سب فنا ہونیوالی ہیں اور تیرے مالک کی ذات باقی رہے گی جو عزت اور بزرگی والی ہے۔ آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اسی سے اپنی مراد مانگتے ہیں وہ ہر روز (ہر وقت) ایک کام میں لگا ہے ۳
″	آیت نبای کلام مناسب ب نہیں ۱۲			
″	″	″	سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝	[۲۶۷] اے جنو اور آدمیو اب ہم تمہاری (حساب کتاب کی) طرف عنقریب متوجہ ہوتے ہیں ۳
″	الواقعہ ۵۶	۳	وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝	[۲۶۸] اور ہم تم سے زیادہ اس (بیمار) کے قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں جانتے
۲۷	الحدید ۵۷	۱	لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝	[۲۶۹] اسی کی بادشاہت ہے آسمان اور زمین میں وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہی پہلا ہے اور پچھلا اور باہر اور اندر اور سب کچھ جانتا ہے۔
″	″	″	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝	[۲۷۰] وہی خدا ہے جسنے چھ دن میں آسمان اور زمین بنائے پھر عرش پر (جو تخت ہے بادشاہ کا) جو زمین میں گھستا ہے اور جو زمین سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو آسمان پر چڑھتا ہے وہ ان سب کو جانتا ہے اور وہ عرش پر رہکر تم جہاں رہو (اپنے علم اور قدرت سے) تمہارے ساتھ ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ (بھی) رہا ہے ۳ آسمان اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے اور سب کام لوٹ کر اللہ ہی کے پاس جاتے ہیں ۳ وہ (گرمی کے موسم میں) رات کو (گھٹا کر) دن میں گھسیڑ دیتا ہے اور (سردی کے موسم میں) دن کو (گھٹا کر) رات میں گھسیڑ دیتا ہے اور وہ تو دلوں کے خیال (بھی) جانتا ہے ۳

۱ اس میں کچھ دخل نہیں مٹی اسطرح کی ہر جگہ پیدا ہو جاتی ہے ۱۲ منہ کہیں ہوں فرمایا میدار مٹی سے کہیں فرمایا سڑے کیچڑ سے یہ کوئی اختلاف نہیں ہے اصل آدم کی خلقت مٹی سے شروع کی پھر اس میں پانی ملایا تو وہ لیسدار ہو گئی پھر چند روز بعد سڑ گئی کالی پڑ گئی پھر سوکھ کر ٹھیکری کی طرح بجنے لگی ۱۲ منہ ایک پورب وہ جہاں گرمی کے دن میں سورج نکلتا ہے دوسری وہ جہاں سے سردی کے دنوں میں نکلتا ہے۔ اسیطرح ایک پچھم وہ جہاں پر گرمی کے دنوں میں سورج ڈوبتا ہے دوسری وہ جہاں پر سردی کے دنوں میں ڈوبتا ہے ۱۲ منہ حدیث میں ہے یہ دعا اپنے اوپر لازم کر لو یا ذا الجلال والاکرام ۱۲ منہ فرشتے مغفرت اور ترقی درجات چاہتے ہیں آدمی اور جن روزی اور رزق مغفرت سب مانگتے ہیں ۱۲ منہ کسی کو مارتا ہے کسی جلاتا ہے کسی کو مالدار کرتا ہے کسی کو محتاج بناتا ہے کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلت دیتا ہے کسی کو پیار کرتا ہے کسی کو جھگا کرتا ہے کسی پر رحم کرتا ہے کسی پر غضب اتارتا ہے غرض ہر وقت ہر ان ایک کام میں مصروف ہے حدیث میں ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کونسے کام میں پروردگار لگا ہوا ہے آپ نے فرمایا کسی کا گناہ بخشتا ہے کسی کی مصیبت دور کرتا ہے ایک قوم کی تسلی کرتا ہے ایک قوم کا تنزل کرتا ہے کسی کی دعا قبول کرتا ہے۔ اس آیت سے ان کافروں کا رد ہوا جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین پیدا کر کے انکا انتظام دوسروں کی پرستش کو دیا ہے آپ آرام سے بیکار بیٹھا ہے ۱۲ منہ اس سے جنوں اور آدمیوں کو ڈرانا منظور ہے کہ انکے اعمال کے محاسبہ کا وقت قریب ہے ۱۲ منہ یعنی سب موجودات سے پہلے تو ہی تھا اور سب کے فنا ہونے کے بعد بھی تو ہی قائم رہے گا ۱۲ منہ حدیث میں ان لفظوں کی تفسیر یوں آئی ہے۔ تو ہی ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں کیونکہ تو عرش پر ہے اور عرش ساری مخلوقات کے اوپر ہے اور تو ہی باطن ہے تیرے تک پہنچ کوئی چیز نہیں تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں ۱۲ منہ اگر وہ چاہتا تو دم بھر میں بنا دیتا ان آسمانوں اور زمین کی کیا حقیقت ہے جسکا ایسا قادر ہے کہ چند دن آسمان اور زمین دم بھر میں بنا دے اور پھر جب چاہے دم بھر میں سب کو فنا کر دے سو ہمارے تعجیل اور عجلت سے یا جلد فرمانے سے زیادہ اسکے نزدیک نہیں ہوتے ہیں ۱۲ باقی در ضمیمہ ۱۲

۲۸	۵۸ المجادلة	۱	قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝	(اے پیغمبر) اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے خاوند کے بارے میں تجھ سے تکرار کر رہی تھی اور خدا تعالیٰ کے سامنے جھینک رہی تھی (شکایت کر رہی تھی) اور اللہ تم دونوں کی بات چیت سنتا ہے بیشک اللہ (سب کچھ) سنتا دیکھتا ہے
۷	۵۹ الحشر	۲	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۫ مَا یَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَاۤ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَیْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝	(اے پیغمبر) کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ سب کچھ جانتا ہے جب تین آدمی (مل کر) کچھ کانا پھوسی (چپکی چپکی باتیں) کرتے ہیں تو اللہ انکا چوتھا ہوتا ہے اور جب پانچ آدمی کچھ کانا پھوسی (صلاح مشورہ) کرتے ہیں تو اللہ انکا چھٹا ہوتا ہے اسیطرح اس سے کم آدمی ہوں یا زیادہ اللہ (اپنے علم سے) ضرور انکے ساتھ ہوگا وہ کہیں ہوں اگرچہ ساتوں کو ٹھہرنے کے اندر ہوں) پھر قیامت کے دن جو کام انہوں نے کیے ہیں انکو جتلا دیگا۔ بیشک اللہ تم سب کچھ جانتا ہے۔
۷	۵۸ المجادلة	۳	كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝	اللہ (لوح محفوظ یا اگلی کتابوں میں) یہ لکھ چکا ہے کہ (آخرکار میں) غالب ہوں گا اور میرے پیغمبر (تلوار سے یا دلیل سے) غالب ہونگے بیشک اللہ زور آور ہے
۷	۵۹ الحشر	۳	هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ	وہ اللہ وہ ہے کہ اسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں چھپی اور کھلی (سب) باتیں جاننے والا ہے وہی بہت رحم والا مہربان ہے وہ اللہ وہ ہے جسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہی (سارے جہان کا) بادشاہ ہے تمام برائیوں سے پاک تمام عیبوں سے) چنگا (اپنے بندوں کی) امن دینے والا (اپنے وعدے کو سچ کر دکھانے والا ہر چیز کی) نگہبانی کرنیوالا زبردست بڑی دبا و والا بڑائی والا اللہ ان مشرکوں کے شرک سے کہیں پاک ہے وہی اللہ ہر چیز کا) بنانے والا پیدا کرنے والا نقشہ کھینچنے والا اسکے کیا کیا پیارے نام ہیں۔
۲۸	۶۰ الممتحنة	۱	وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَمَاۤ اَعْلَنْتُمْ ۔	اور (یہ نہیں جانتا کہ) میں تمہاری چھپی اور کھلی (دونوں باتوں سے خوب آگاہ ہوں
۷	۶۲ الجمعة	۱	ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝	یہ پیغمبری اللہ کا فضل ہے وہ جس (بندے) کو چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔
۷	۶۳ المنفقون	۱	وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔	آسمان اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے اختیار میں ہیں
۷	۶۴ التغابن	۱	خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ	اسی نے آسمان اور زمین حکمت (اور مصلحت) سے بنائے اور تمہاری شکلیں بنائیں

فلیہ اور خولہ بنت ثعلبہ تھی یا خولہ بنت خویلد (بہرحال) یہ عورت جسکا شوہر اوس بن صامت تھا اور جو اوس کی ماں کہہ بیٹھا تھا (جسکا ذکر اوپر ہوا) ایک بار اوس نے اس سے کچھ کہا تو جواب میں اس نے کہا کہ تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میرے ماں کی پیٹھ (جسکا ذکر اوپر ہوا) میں اسی کو ظہار کہتے ہیں جاہلیت کے زمانہ میں یہ طلاق گنا جاتا تھا پھر اوس شرمندہ ہوا اور خولہ مسئلہ پوچھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا تو اس پر حرام ہوگئی خولہ نے کہا یا رسول اللہ اوس نے مجھ کو طلاق نہیں دی اور آسمان کیطرف نظر کرکے کہنے لگی۔ یا میرے خدا میں کیا کروں یہ بچے ہیں اگر اسکو دیدوں تو وہ بلاک ہو جائینگے اور نہ دوں تو کھاؤں کہاں سے۔ غرض اسی طرح دیر تک کہتی رہی پھر چلی گئی تو اوس کے پاس گذری اب بلایا پھر کہاں جاؤگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش اسکی باتیں سن رہے تھے آنحضرت پر وحی نازل ہوئی اور خولہ کی برکت سے یہ آیتیں اتریں اور عورتوں کا بھلا ہوگیا ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلافت میں جا رہے تھے خولہ نے انکی سواری روک لی اور بڑی دیر تک ایک بڑھیا کے لئے کھڑے رہے حضرت عمر نے کہا جانتے ہو یہ کون ہے یہ خولہ بنت ثعلبہ ہے جسکی فریاد اللہ نے ساتوں آسمانوں پر سنی پھر عمر تو کیا بھال ہے کہ اسکی فریاد نہ سنتے یہاں سے ظہار کا ذکر ہے حضرت عمر کی ذات بابرکات سے خلافت کے عہد میں اسلام نے بہت فائدے اٹھائے ہیں جسکے بیان کے لئے ایک دفتر چاہئے ہم یہاں صرف اتنا لکھنا کافی سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا اور آپ ہی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ شیطان عمر کے سایہ سے بھاگتا ہے ایک بار آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ بہشت میں جا رہے ہیں اور کیا دیکھتے ہیں کہ ایک محل کے صحن میں ایک عورت وضو کر رہی ہے آپ نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے جواب ملا کہ عمر کا ہے آپ کو عمر کی غیرت یاد آئی اور محل میں نہ گئے عمر نے رو کر کہا کہ یا رسول اللہ کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔ غرض حضرت عمر کی خلافت کے زمانہ میں اسلام نے بہت ترقی کی اور بہت سے ملک فتح ہوئے اور بہت سے خزانے اسلام کے ہاتھ آئے حضرت عمر کی خلافت کا زمانہ دس برس چھ مہینے چار دن رہا اور تریسٹھ برس چار مہینے کی عمر میں ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ میں شہید ہوئے ابولؤلؤ فیروز نامی ایک پارسی غلام نے فجر کی نماز میں آپ پر حملہ کیا تھا اور چھ وار کئے تھے جن میں سے ایک وار ناف کے نیچے بھی لگا تھا اسی زخم سے آپ کی شہادت ہوئی ہے

			فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۔	اور اچھی شکلیں بنائیں اور اسی کیطرف (تم سب کو) لوٹ کر جانا ہے
			يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝	جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے (سب) جانتا ہے اور جو تم چھپاتے ہو اور جو کھولتے ہو اسکو بھی جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو دلوں تک کی بات جانتا ہے
۲۸	التغابن ۶۴	۲	وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	اور اللہ تو بڑا قدردان تحمل والا ہے (جلدی عذاب نہیں کرتا) چھپے اور کھلے کا جاننے والا زبردست حکمت والا ہے
〃	الطلاق ۶۵	۱	اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ	اللہ تو اپنا کام ضرور پورا کرنے والا ہے
〃	〃	۲	اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝	اللہ تو وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اتنی ہی (یعنی سات) زمینیں بنائیں ان ساتوں آسمانوں اور زمینوں میں اللہ تعالیٰ کے حکم اترتے رہتے ہیں اسلیے کہ تم سمجھ لو اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے
۲۹	الملک ۶۷	۱	اَلَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰي فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰي مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝	جس نے موت اور زندگی (دونوں کو) اسلیے پیدا کیا کہ تمکو آزما کر دیکھے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے (اور کون برے) اور وہ زبردست ہے بخشنے والا جس نے تہ برتہ سات آسمان بنائے (اے پیغمبر) تو اسکی پیدائش میں کچھ خلل نہیں پاتا تو پھر دوبارہ دیکھ (آسمان میں) کوئی دراڑ معلوم ہوتی ہے (کہیں پھٹا ٹوٹا ہے) پھر بار بار دیکھ ہوگا یہ کہ تیری نگاہ (آخر) کھسیانی ہو کر تھک کر تیری طرف الٹ آئے گی
〃	〃	〃	وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝	اور (لوگو) تم اپنی بات چپکے سے کہو یا پکار کر کہو وہ تو دلوں تک کے خیال جانتا ہے (بھلا) کیونکر ہو سکتا ہے کہ اللہ (اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو نہ جانے اور وہ تو بڑا باریک بین خبردار ہے
〃	〃	۲	ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ	کیا تم اس (خدا) سے بے خوف ہو گئے جو آسمان پر ہے
〃	القلم ۶۸	۱	اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۡ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝	بے شک تیرا مالک خوب جانتا ہے کون اسکے رستے سے (بھٹک کر) بہک گیا ہے اور جو لوگ راہ پائے ہوئے ہیں انکو بھی خوب جانتا ہے

قرضِ حسنہ سے ہے اپنے بندے سے قرض مانگا اس نے زیادہ دینے کا وعدہ کیا کہتا ہے اگلے زمانہ والے زمانے زمانہ تو میں ہوں خرچ کرنے سے ہر قسم کا صدقہ مراد ہے فرض ہو یا نفل اصطلاحوں نے کہا جانا مراد ہے ۱۲ ف کوئی ہو سکے یا نہ کرے ہر حال میں جو تقدیر میں ہے وہ ضرور پورا ہو گا پھر توکل کا ثواب کیوں کھوئیں ۱۲ ف سب ابھی آسمانوں کی طرح یا سات طبقے ایک پر ایک ہونے حدیث میں ہے جو کوئی بالشت بھر زمین ظلم سے چھین لے اسکو قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جاوے گا ایک روایت میں یوں ہے یا امد سات آسمانوں کے مالک اور ساتھ زمینوں کے مالک ابن عباسؓ نے کہا سات زمینیں ہیں ہر زمین میں ایک پیغمبر ہے تمہارے پیغمبر کی طرح اور ایک آدم ہے تمہارے آدمؑ کی طرح ایک نوح ہے تمہارے نوحؑ کی طرح ایک ابراہیم ہے تمہارے ابراہیمؑ کی طرح ایک عیسیٰ ہے تمہارے عیسیٰ کی طرح ابن کثیر نے کہا اسکا اسناد صحیح ہے مگر یہ شاذ ہے ابو الضحیٰ کے سوا اسکو کسی نے روایت نہیں کیا دوسری روایت میں ہے ابن عباسؓ نے کہا تمام آسمانوں میں افضل وہ آسمان ہے جس پر عرش ہے اور تمام زمینوں میں افضل وہ زمین ہے جس پر ہم رہتے ہیں۔ ابن کثیرؒ نے کہا اس قسم کے اقوال جبتک پیغمبر سے ثابت نہ ہوں ماننے کے لائق نہیں ہیں قسطلانی نے کہا اسناد کے صحیح ہونے سے حدیث کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا۔ سید علامہؒ نے کہا بالفرض صحیح بھی ہو تو موقوف ہے اور خلاف اس سے حجت نہیں لے سکتے ۱۲ ف گو انکی ذات مقدس عرش پر ہے مگر ساتوں زمین تک کی بھی ایک ایک رتی کا حال وہ جانتا ہے اور ہر چیز کو دیکھ رہا ہے ۱۲ ف موت بھی اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جیسے زندگی اہل سنت کا یہی قول ہے اور معتزلہ کہتے ہیں موت نام ہے زندگی نہ ہونیکا ۱۲ ف کہ ٹیڑھا یا بدنما جو ایک بار دیکھنے میں معلوم نہ ہو تو پھر دوبارہ تیسری بار دیکھنے سے ضرور معلوم ہو جاوے ۱۲ ف آسمان میں کوئی عیب نہیں نکلنے کا ۱۲ ف شباب تو پھر منہ سے نکلتی ہے ۱۲ ف اس آیت سے معلوم ہوا تم نے ان بیوقوف حکموں کا رد کر دیا جو کہتے ہیں کہ سورج کی ایاب و ذہاب کو دیکھ کر کس نے بنائے ہیں بنانے والے نے بنائی ہوئی چیز کو خوب جانتا ہے ۱۲ ف اس آیت سے بھی اشارہ ہو گیا جو چند لوگوں کے اقوال بطریق استدلال پیش کئے ہیں ۱۲ ف

۲۹	القلم	۲	سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَأُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝	ہم آہستہ آہستہ انکو ڈھیل دیکر دوزخ میں لیجائیں گے انکو خبر بھی نہ ہوگی اور میں انکو دنیا میں مہلت دونگا (جلدی عذاب نہیں کرتا) کیونکہ میرا داؤں پکا ہے
۷۰	معارج	۱	تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝	فرشتے اور روح (یعنے جبرئیل یا اور کوئی فرشتہ، اس تک) اسکے دن میں چڑھتے ہیں (اگر اور کوئی وہاں تک چڑھنا چاہے تو) اسکا انداز پچاس ہزار برس ہیں ۝
〃	〃	۲	اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝	وہ جانتے ہیں جس چیز سے ہمنے انکو بنایا (یعنی نطفوں میں پوربوں اور پچھموں کے مالک کی رینے اپنی) قسم کھاتا ہوں ہم یہ کرسکتے ہیں کہ انکو بدل (دوسری مخلوق) ان سے بہتر لاکر بسائیں۔ اور ہم عاجز نہیں ہیں ۝
۷۲	الجن	۲	عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝	غیب کا علم اسی کو ہے وہ اپنے غیب کو کسیپر نہیں کھولتا مگر جس پیغمبر کو وہ چاہتا ہو (اسکو غیب کی کوئی بات بتا دیتا ہے) تو اسکے بھی آگے اور پیچھے (فرشتوں کا) پہرا لگا دیتا ہے اسلیے کہ وہ (یعنی پیغمبر) جان لے کہ فرشتوں نے اپنے مالک کا پیغام پہنچا دیا اور اللہ نے جو کچھ انکے پاس ہے سبکو (اپنے علم سے) گھیر لیا ہو اور ہر چیز کی گنتی تک اسکو معلوم ہے ۝
۷۳	المزمل	۱	رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝	وہ پورب اور پچھم (دونوں) کا مالک ہو اسکے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں اسلیے سب کام اسی کو سونپ دے ۝
〃	〃	۲	وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ	اللہ ٹھیک اندازہ رات اور دن کا اللہ ہی جانتا ہے ۝
۷۴	المدثر	۱	كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝	اللہ اسی طرح جسکو چاہتا ہے بہکا دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے راہ پر لاتا ہے اور اللہ کے لشکر اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور یہ (قرآن) تو بس لوگوں کی نصیحت کیلیے بیان کی گئی ہے (نہ اور کسی غرض سے)
۷۴	〃	۲	وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝	اور وہ جب ہی مانیں گے جب اللہ چاہیگا اسی سے ڈرنا چاہیے اور (جو ڈریں اسکے گناہ بخشنا بھی اسیکو سزاوار ہے ۝
۷۶	الدھر	۱	اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا	ہم نے اسکو رستہ دکھلایا تو وہ شکرگذار ہے (مومن)

(بقیہ نوٹ) اپنے دنیا میں انکو طرح طرح کے مزے اور آرام دیتے تاکہ وہ اور بھی غافل ہو جائیں اور غفلت ہی میں مریں مرتے ہی جہنم میں داخل۔ یہ امہلہم کا استدراج اور کہ ہے خدا کی پناہ ایک حدیث میں ہے جب کوئی بندہ گناہ کرتا جاتے اور پروردگار اسکو دنیا زیادہ دیتا جائے تو سمجھ لو کہ یہ امہلہم کا استدراج ہے ۱۲ ۝ یعنے پچاس ہزار برس میں اس مقام تک پہونچے گا جہاں ملک یا فرشتے ایک دن میں چڑھ جاتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ عذاب اس دن ہوگا جسکا اندازہ پچاس ہزار برس کے برابر ہے یعنی قیامت کا دن حدیث میں ہے کہ یہ قیامت کا دن مومن پر ایسا ہلکا کردے گا جیسے ایک فرض نماز کا وقت دوسری آیت میں جو سورہ الم سجدہ میں گذری دن کا اندازہ ہزار برس کا مذکور ہے ابن عباسؓ نے کہا دنیا میں جو فرشتے ایک دن میں چڑھ کر آتے ہیں یہ انکی مقدار ہے اور پچاس ہزار برس قیامت کے دن کی مقدار ہے بعضوں نے کہا ہماری زمین سے عرش تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے اور پہلے آسمان تک ہزار برس کی راہ ہے ۱۲ ۝ یعنی ایک بے حقیقت نظارے سے اسپر دل فریفتہ گویا بہشت کو اپنی خیالی کا گھر سمجھ لیا ہے ۱۲ ۝ یعنے یہ سب کہتی ہیں کیونکہ ہر روز آفتاب ایک نئی جگہ سے نکلتا ہے۔ اسی طرح ہر دن کہتی ہے کہ ہر روز ایک نئی جگہ ڈوبتا ہے اور پہلی تفسیر گذر چکی ہے اسنے بہتر دوسری مخلوق اور تم نے بسانی مسلمانوں کو حکومت دی اور مشرکوں کی سلطنت خاک میں ملا دی ۱۲ ۝ اسلیے کہ کوئی ان غیب کی بات جانے اس نے پیغمبر سے کہلا بھیجی ہے سن لیں یا کہیں شیطان فرشتہ کی صورت بنکر پیغمبر کو دھوکا نہ دے اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ نجومی اور پنڈت اور کاہن جو غیب کی بات بتاتے ہیں بالکل جھوٹے ہیں پیغمبروں کو بھی غیب کا علم نہیں تو ان دھوکے بندوں کو کہاں سے ہوگا ۱۲ ۝ دریا میں جو لشکر ہیں جو آسمان زمین میں ہیں اسکا علم ۱۲ ۝ اسی پر بھروسا کرو اسی کو کارساز سمجھو مفوض و میرسامان سب اسباب توکل ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ بالکل اسباب کو چھوڑ دے دنیا عالم اسباب ہے پیغمبر، فرشتے انہیں چھوڑ سکتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ بے دلی اور اسباب میں کو فضل کرکے دل سے نہ لگائے کہ سب کچھ یہی ہیں ہو سکتا جب یہ اسباب لائے گا جبھی ہوگا اسباب ہوتے ہوئے بھی اختیار اللہ کا ہے ۱۲ ۝ (باقی آئندہ صفحہ میں)

			كَفُوْرًا ۝	یا ناشکرا (کافر) ہے
۲۹	الدھر	۲	نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۝	ہم ہی نے تو انکو بنایا اور ہم ہی نے انکے جوڑ بند مضبوط کیے اور ہم جب چاہیں (انکو میٹ کر) انکی مثل انہی کیطرح دوسرے آدمیوں کو لا کر بسا دیں
۷۶		۲	وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝	اور تم (کچھ) کوئی بات چاہ ہی نہیں سکتے جبتک اللہ نہ چاہے بیشک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت میں لیجاتا ہے (یعنے بہشت میں) اور ظالمون (مشرکون) کے لیے اس نے تکلیف کا عذاب تیار کر رکھا ہے
۳۰	النبا	۲	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝	وہ جو آسمانون اور زمین اور انکے بیچ میں جو کچھ ہے ان کا مالک ہے بڑی رحم والا (قیامت کیدن بڑی ہیبت کی) اس سے بات تک نہ کر سکینگے
۸۱	التکویر	۱	وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	اور تم (کچھ) چاہ ہی نہیں سکتے جبتک اللہ نہ چاہے جو سارے جہانکا مالک ہے
۸۵	البروج	۱	اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝	(اے پیغمبر) تیرے مالک کی پکڑ (بہت) سخت ہے وہی شروع میں (سب کو) پیدا کرتا ہے اور وہی (آخرت میں) دوبارہ پیدا کرے گا۔ اور وہی (گنہگار دلکو) بخشنے والا (نیکوں سے) محبت کرنیوالا ہے تخت کا مالک بزرگی والا جو چاہے وہ کرنیوالا ہے
۸۶	الطارق	۱	اِنَّهٗ عَلٰي رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝	بیشک وہ اس کو دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے
۸۷	الاعلی	۱	الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝	جس نے (سب چیزون کو) بنایا اور درستی سے بنایا اور جس نے (سب کچھ) ٹھیرایا پھر (سیطرح) چلایا اور جس نے (جانورون کے لیے) چارہ نکالا پھر اسکو (سکھا کر) کوڑا بنا دیا کالا کر دیا
〃	〃	〃	اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝	بیشک وہ کھلا اور چھپا جانتا ہے اور ہم تجھکو آسان طریقہ پر چلینگے
۸۹	الفجر	۱	اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝	بیشک تیرا مالک تو (بدکارون کی) تاک میں لگا ہے
۹۲	اللیل	۱	اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى	بیشک سیدھا رستہ بتانا ہمارا کام ہے اور آخرت اور دنیا ہماری ہی ہیں
۹۵	التین	۱	اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝	کیا اللہ تعالی سب حاکموں سے بڑا حاکم (اور قدرت والا) نہیں ہے
۹۶	العلق	۱	اَلَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝	اسی نے (آدمی) کو قلم کے ذریعہ سے (لکھنا) سکھایا آدمی کو وہ باتیں سکھائیں جنکو وہ نہیں جانتا تھا

ف۱ یعنے عقل دی فف۱ خدا رسول اور کتاب پر اور رسول اسکے سکھانیسے دین کی ساری باتیں معلوم ہوئیں ف۲ ف۳ قیامت کے دن وہ ارحم الراحمین جلال میں ہوگا بڑے بڑے پیغمبر اسکے سامنے جانے اور کچھ عرض کرنیسے تھرائینگے جیسے اوپر شفاعت کی حدیث میں گذر چکا ہے ف۴ وہی اگر چاہے گا تو ہم میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ ہم سیدھے رستے پر چلیں بے اسکے تعالی کی توفیق کے کچھ نہیں ہو سکتا کہتے ہیں جب اگلی آیت اتری تو مشرک کہنے لگے بس ہمارا اختیار ہے ہم چاہیں تو سیدھے رستے پر چلیں۔ چاہیں نہ چلیں اس وقت یہ آیت اتری ف۵ مختار اسی کو ہے اسکے عذاب سے ڈرو ف۶ کسی بات سے باہر نہیں ہے نہ کوئی اسکے ارادے اور تقدیر کو روک سکتا ہے اس آیت سے ان بے وقوف فلسفیوں کا مذہب رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اصل تو ہے یہ سب چیزیں خود بخود بلا ارادہ صادر ہوگئیں ف۷ مترجم کہتا ہے اگر کسی کو کثرت احتلام سے تکلیف ہو تو سوتے وقت سورہ والطارق پڑھ کر سوئے اللہ تعالی کے فضل سے اس بیماری سے نجات پائیگا اسکا تجربہ ہو چکا ہے ف۸ خدا داد عقل سے بنائے ہر فن کو سکھا دیا ہے مگر انسان کی شرارت اور شقاوت پہلے سے ٹھہرائی ہوئی ہر ایک کو اسکی توفیق دی ہے اس کے لئے ٹھیرایا تھا ف۹ ابن عباس رض نے کہا یہ دنیا کی مثال ہے ظاہر میں تر و تازہ خوشنما ہوتی ہے مگر انجام اس کا خرابی ہے ف۱۰ یعنی یاد کرا کر اور آہستہ آہستہ بتا دینا ہے ف۱۱ کہ بے تکلیف قرآن یاد ہو جاوے یا ہم تجھکو آسان اور سہل شریعت پہنچانیوالے ہیں ہر ایک کام کو تیرے لئے آسان کر دینگے یعنے شریعت پر چلنا تجھ پر ایسا سہل ہو جائے گا کہ تو بے تکلیف اس پر چلتا رہے گا ف۱۲ کافر کو دیکھ رہا ہے جو وقت انکی ہلاکت کا اس نے ٹھہرا دیا ہے اسکا انتظار ہے ف۱۳ [illegible] کام بیان کر دیا ہمارے ذمہ ہے کہ کوئی تجھکو اپنی عبادت کے لئے پسند کیا ہے ف۱۴ دونو جہان میں [illegible] اللہ تعالی کا شکر تجھ پر ہو گا [illegible]

۳۰	۹۸ البینۃ	۱	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۚ	اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ تعالے سے خوش
۱۱۲	الاخلاص	۱	قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝	(اے پیغمبر ان لوگوں سے (جو خدا کا حال پوچھتے ہیں یوں) کہدو وہ اللہ ایک ہی ہے اللہ تعالی بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا (کوئی اسکی اولاد نہیں) نہ اسکو کسی نے جنا (وہ کسی کی اولاد ہے) اسکے برابر والا (جوڑ کا) کوئی نہیں

ثَنَاءُ اللّٰهِ ۵

باب ۵ اللہ تعالے کی تعریف اور ثنا

۱	الفاتحۃ	۱	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	اصل تعریف اللہ تعالی ہی کو سزاوار ہے جو ساری جہان کا پالنہ والا ہے
۶	الانعام	۱	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۗ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝	اصل تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور اجالا بنایا پھر بھی کافر اپنے مالک سے شرک کرتے ہیں ۵
۸	الاعراف	۵	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ	خدا کا شکر جس نے ہمکو یہ رستہ دکھلایا اور اگر اللہ تعالی ہمکو راہ پر نہ لگاتا تو ہم (جنت کی) راہ نہ پاتے ۵
۱۵	بنی اسرائیل	۱	سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝	وہ (خداوند ہر عیب سے) پاک ہے جو اپنے بندے (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کو راتوں رات ادب والی مسجد (خانہ کعبہ) سے دور کی مسجد (بیت المقدس) میں لیگیا جسکے گرد ہمنے برکت کر رکھی ہے اسلیے کہ ہم محمد کو اپنی نشانیاں دکھلائیں بیشک وہی خدا ہے جو سنتا اور دیکھتا ہے
۱۷	″	۴۴	تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝	ساتوں آسمان اور زمین اور جو انمیں ہیں (فرشتے اور جن اور آدمی) سب اسکی پاکی بیان کرتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ تعالی کی تعریف پاکی کے ساتھ نکرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے بے شک وہ تحمل والا بخشنے والا ہے
۱۸	الکہف	۱	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ	اور کہہ سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے اولاد نہیں رکھی اور نہ کوئی سلطنت میں اسکا ساجھی ہے اور نہ اسکو ذلت سے بچنے کے لیے کسی حمایتی کی ضرورت ہے اور اسکی بڑائی کرتا رہ پوری بڑائی ۵
۱۱۲	الاخلاص	۱	قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝	ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے اپنے بندے (محمد)

ف اسکو کہتے ہیں سونے کسی چیز کی احتیاج نہیں ۱۲ منہ اس سے نصاریٰ اور مشرکوں کا رد ہوا نصاریٰ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں مشرک کہتے فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں ۱۲ منہ حدیث میں ہے کہ آدمی نے مجھ کو جھٹلایا اور اسکو یہ لائق نہ تھا اور اس نے مجھ کو گالی دی اسکو یہ نہیں چاہیے تھا جھٹلانا تو یہ کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت میں مجھ کو دوبارہ پیدا نہیں کرنے کا حالانکہ شروع میں پیدا کرنا مجھ پر آسان نہیں ہے گالی دینا یہ کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اولاد ہے حالانکہ میں اکیلا ہوں بے نیاز نہ کسی کا جنا ہوں نہ جنا گیا ہوں اور میرے جوڑ کا کوئی نہیں ہے ۔ و امام بخاری نے کہا ہے ملحد اسکو کہتے ہیں جو خدا کے بتلائے ہوئے ہر چیز میں ٹیڑھا ہو کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے ۱۲ منہ اپنے بنائے ہوئے معبودوں کو اللہ کے برابر کرتے ہیں یا پہلی اپنے سب کا انکار کرنے والے اللہ کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتے ہیں ۱۲ منہ یہاں اور نیک اعمال کا ذکر چھوڑ کر اس کے بدلے میں یہ بیٹھا کا نعمل ظاہر حدیث میں ہے کہ دنیا میں ایسا کام کرے جو جنت میں ہوگا دیکھ دیکھ کر افسوس کریگا اور کافر دنیا میں اپنا ٹھکانا دیکھ دیکھ کر خدا کا شکر کریگا اور ہر ایک شخص کے لئے دو ٹھکانے تیار ہوئے ہیں ایک جنت میں اور ایک دوزخ میں ۱۲ منہ بدن کے ساتھ اٹھنے میں بدن کے ساتھ اٹھنے کی یہ حکمت ہے کہ اعضا جو حرام سے ایک مہینے دس دن کی راہ ہے مگر مسافر کو ایک نظر میں اس سے بھی زیادہ دور دیکھنا مشکل نہیں ہے ۱۲ منہ اور دوسری حدیث کی کتابوں میں تفصیل سے مذکور ہے جو شخص ایک سال تک مسلسل ہر روز ایک مرتبہ اس سورۃ کو پڑھا کرے وہ سال بھر تک ہر دن کے ساتھ ستر ہزار فرشتوں کو بھیجتا ہے جو اس کی حفاظت کرتے ہیں ۱۲ منہ اول کو پڑھنے والے کو یہ بشارت ہے کہ آپ کا مسافر کہ بیت المقدس تک پہنچ کر وہاں سے ساتوں آسمانوں تک عالم بیداری میں بدن کے ساتھ تشریف لے گئے اور وہاں سے ہی ساتوں طرف گئے ہیں ۱۲ منہ دنیا اور دین کی تمام بھلائیاں وہاں موجود ہیں ۱۲ منہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو جو نعمتیں اپنے بندے اور رسول پر نازل کیں اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی ذات کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی کتاب کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی سنت کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی شریعت کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی جنت کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی دوزخ کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی آگ کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی ہوا کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی پانی کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی زمین کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی آسمان کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی سورج کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی چاند کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی ستاروں کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی بادل کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی بارش کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی برف کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی اولے کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی بجلی کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی گرج کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی رعد کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی قوس قزح کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی زلزلہ کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی طوفان کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی ہوا کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی پانی کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی زمین کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی آسمان کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی سورج کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی چاند کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی ستاروں کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی بادل کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی بارش کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی برف کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی اولے کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی بجلی کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی گرج کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی رعد کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی قوس قزح کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی زلزلہ کو اور ہر چیز کو بند کر کے صرف اپنی طوفان کو

			وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا	پر قرآن اتارا اور اس میں کسی طرح کی کسر نہیں رکھی سیدھا صاف
			شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ	اس لیے کہ (کافروں کو) اس سخت عذاب سے ڈرائے جو اس کی
			الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا	طرف سے آنیوالا ہے اور مسلمانوں کو خوشخبری دے جو نیک کام
			حَسَنًا ۙ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۙ وَّيُنْذِرَ	کرتے ہیں کہ انکو اچھی مزدوری (بہشت) ملیگی جسمیں وہ ہمیشہ رہینگے اور
			الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۗ مَا لَهُمْ	انلوگوں کو (بھی) ڈرائے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے نہ انکے
			بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ۭ كَبُرَتْ كَلِمَةً	پاس اس بات کی کوئی سند ہے نہ انکے باپ دادا پاس تھی بڑی (سخت
			تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا	بات ہے جو انکے منہ سے نکلتی ہے (معاذاللہ کہ اللہ اولاد رکھتا ہے) بالکل جھوٹ کہتے ہیں
۱۸	الفرقان ۲۵	۱	تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰي عَبْدِهٖ	بڑی برکت والا ہے وہ خدا جس نے اپنے بندے (حضرت محمدؐ) پر قرآن
			لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَۨا ۙ	اتارا اسلیے کہ وہ سارے جہان کو ڈرانیوالا بنے
″	″	۲	تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا	وہ خدا اگر چاہے (تو ایک نہیں بہت سے محل کی کیا حقیقت ہے) تجھکو اس سے
			مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ	بڑھکر عنایت فرمائے ایسے ایسے باغ دے جنکے تلے نہریں پڑی
			وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝	بہ رہی ہیں اور کئی محل تیرے لیے بنادے
″	″	۶	تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ	بڑی برکت والا ہے وہ خداوند جس نے آسمان میں برج بنائے
			جَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ۝	اور انمیں ایک چراغ (یعنے سورج) رکھا اور چاند روشنی دینے والا
۱۹	النمل ۲۷	۵	قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰي عِبَادِهِ الَّذِيْنَ	(اے پیغمبر) کہدے شکر خدا کا (گنہگار تباہ ہوئے) اور خدا کی
			اصْطَفٰى ۭ	طرف سے ان بندوں پر سلام جنکو اس نے چن لیا۔
″	″	۷	وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ	اور (اے پیغمبر) کہدے شکر خدا کا (جلد) وہ اپنی (قدرت کی) نشانیاں تمکو
			وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝	دکھلائیگا تم انکو پہچان لوگے اور تیرا مالک لوگو تمہارے کاموں سے بیخبر نہیں
۲۰	القصص ۲۸	۷	وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى	اور وہی اللہ تو ہی جسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں دنیا اور آخرت میں اسی
			وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝	کو تعریف سجتی ہے اسی کی حکومت ہے اور اسی کے پاس تمکو لوٹجانا ہے
۲۱	الروم ۳۰	۲	فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝	تو شام اور صبح اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے رہو اور وہی تعریف
			وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ	کے لائق ہے آسمان اور زمین میں اور اسکی پاکی بیان کرو تیسرے
			عَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝	پہر اور دوپہر کو
۲۲	السبا ۳۴	۱	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ	اصل تعریف اللہ تو ہی کو سزاوار ہے اسیکا ہے جو کچھ آسمانوں

(ف) لفظوں میں کوئی عیب یا نقص ہے الفاظ اور معانی دونو میں (ف) قرآن میں بعض امور ایسے مذکور ہوئے جو اگلی کتابوں کو قائم رکھتے اور انکی تصدیق کرتے ہیں (ف) ملک جمع ملکین جو فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کہتے تھے اور نصاریٰ جو حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں (ف) بلکہ ذاتی ہے انکے باپ دادا نے بیہودہ بکواس اور انکی اولاد نے انکی تقلید کی ہے سب گمراہی میں پڑے تھے (ف) سفید جھوٹ جس میں سچائی کا نام نہیں (ف) خدا کے عذاب سے دنیا کے تمام آدمیوں اور جنوں کو ڈرانے اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کی طرف بھیجے گئے تھے اور کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا (ف) حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم تم کو دنیا کے خزانے عطا فرمائے اور فلاں دولت دے تو تم سے پہلے کسی پیغمبر کو نہ ملی ہو نہ تمہارے بعد کسی کو ملے اور پھر آخرت میں بھی ہر قسم کی نعمتیں تم کو ملنے والی ہیں تو کم نہ ہونگی آپ نے فرمایا نہیں میرے لئے سب آخرت میں اختیار کیا جائے تب یہ آیت اتری (ف) شعر جس کا بیان اوپر گذر چکا ہے (ف) ان میں اگلے پچھلے سب اعتراض کے نیک بندے داخل ہیں (ف) مشرکین جو اس نبی کو ستاتے ہیں کہ انکو عذاب نہ ہوا اور نشانیاں نہیں دیکھتے اور اللہ تعالیٰ اور رسول نے کہا تھا کہ ان کو ڈھیل ہے تاکوئی فائدہ نہ دیکھ کر ایمان لے آئے مراد یہ ہے کہ مرتے وقت یا آخرت کے عذاب سے پہلے نہیں مگے بعضوں نے کہا دنیا کا عذاب مراد ہے جیسے قریش کے کافروں پر بدر کی لڑائی تک بدر میں مارے گئے اور سورت یہ ہے کہ پیغمبر کا فرمانبردار ہوتا ہے بعضوں نے کہا یہ غلاموں سے خطاب ہے جو آقا کی نافرمانی کرتے ہیں اور سورت یہ ہے کہ آقا کا فرمانبردار ہوتا ہے لیکن اسکو گنہگار نہ جانے چاہئے اسلام کی عبادت میں مصروف ہے خود بخود اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکی مدد ہوگی اور ایسی نشانیاں پیدا کرینگے جن سے اس کے دل میں کوئی شبہ باقی نہ رہیگا (ف) اللہ کی روزی سب مخلوق کو پہنچتی ہے یہ اسکی رحمت ہے کہ فوراً عذاب نہیں کرتا (ف) آسمان اور زمین والوں کی کسی قسم کی تعریف کرنا چاہئے (موضح القرآن)

			مَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝	میں ہے اور جو زمین میں اور آخرت میں (بھی دنیا کی طرح) اسی کی تعریف ہوگی اور وہی حکمت والا خبردار ہے
۲۲	فاطر ۳۵	۱	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	اصل تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمان اور زمین کو سرے سے بنایا فرشتوں کو پیغام پہنچانے کے لیے مقرر کیا جنکو دو دو اور تین تین چار چار بازو ہیں وہ جتنے چاہے (فرشتوں میں) اور (بازو) زیادہ پیدا کر سکتا ہے بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔
۲۳	یٰسٓ ۳۶	۳	سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	شکر اللہ تعالیٰ کا جس نے ہمسے (ہر طرح کا) رنج دفع کر دیا۔
″	″	۵	فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝	پاک ہے وہ خدا جس نے قسم قسم کی سب چیزیں بنائیں کچھ تو زمین سے اگتی ہیں اور کچھ خود ان میں سے پیدا ہوتی ہیں (مرد اور عورت) اور کچھ ایسے ہیں جنکو وہ نہیں جانتے
″	والصّٰفّٰت ۳۷	۵	سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝	تو پاک ہے وہ خدا جسکے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور تم کو (سب کو) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے
″	″	″	سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	اللہ تعالیٰ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بناتے ہیں۔ (اے پیغمبر) تیرا مالک جو عزت والا ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بناتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور ساری تعریف اسی اللہ کی ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ۱۲
۲۵	الزخرف ۴۳	۱	سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝	کیا پاک ذات ہے وہ خدا جس نے ان چیزوں کو ہماری بس میں کر دیا اور (اگر وہ) ہماری بس میں نہ کرتا تو ہم میں اتنی طاقت نہ تھی کہ انکو اپنے قابو میں لا سکتے
″	″	۷	سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝	وہ آسمان اور زمین کا مالک اور تخت (عرش) کا مالک ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں پاک ہے
″	″	″	وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝	اور بڑی برکت والا ہے وہ (خدا) جس کا راج آسمانوں میں ہے اور زمین میں اور ان دونوں کے بیچ میں اور وہی جانتا ہے قیامت کب آئیگی اور اسی کیطرف تمکو لوٹ کر جانا ہے
۲۵	الجاثیۃ ۴۵	۴	فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ	تو اصل تعریف اللہ تم ہی کو سزاوار ہے جو آسمان کا مالک اور زمین کا

(۱) اس کے نیک بندے اسکی تعریف کرتے ہوئے بہشت میں داخل ہونگے ۱۲ (۲) انکو ایجاد کیا پہلے وہ کچھ نہ تھے یعنی نیست سے ہست کیا یہ خاص صفت اسی جل جلالہ کی ہے کوئی بنا بنایا کو ہست نہیں کر سکتا نہ ہست کو نیست کر سکتا ہے ۱۲ (۳) جیسے حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے شب معراج میں حضرت جبرئیل کو دیکھا انکے چھ سو بازو تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں (فرشتے ہوں یا اور کوئی) جو چاہے وہ بڑھا سکتا ہے ۱۲ (۴) مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جتنی چیزیں اللہ نے بنائی ہیں ان میں سے کچھ تو آدمی کو معلوم ہے جیسے وہ چیزیں جو زمین سے اگتی ہیں یا جو خود ان میں سے پیدا ہوتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو آدمی کو معلوم نہیں ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوقات جو دریا اور جنگل میں یا آسمان پر ہیں ۱۲ (۵) یعنی سزا اور جزا دے گا واللہ اعلم ۱۲ (۶) ایک جانور ایسا بڑا ہے کہ اگر سرکشی پر آوے تو دس آدمی بھی اسکو نہیں تھام سکتے۔ حدیث میں ہے کہ جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے پھر پڑھتے سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون کہتے ہیں اگر خانہ پر سوار ہونے بعد یہ دعا پڑھ لے اسی طرح کشتی پر سوار ہونے بعد یہ دعا پڑھے اور بسم اللہ مجریہا ومرسٰہا ان ربی لغفور رحیم تو اسکو کوئی صدمہ نہ پہنچے گا ۱۲ (۷) اسکی کوئی اولاد نہیں بنا سکتا ہے ۱۲ (۸) سب جگہ اسی کی بادشاہت ہے ۱۲ (۹) حدیث میں ہے کہ جس کو بہر پور ماپ سے ثواب لینا منظور ہو وہ یہ آیتیں پڑھے ہر مجلس میں سبحان ربک سے آخیر تک ایک حدیث میں ہے جس نے ہر نماز کے بعد تین بار ان کو پڑھا وہ ثواب کما لیگیا بہر پور ماپ سے ۱۲

			وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	اور وہی زبردست ہے حکمت والا
۳۷	الرحمٰن	۳	تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝	(اے پیغمبر) تیرے مالک کا نام بڑی برکت کا ہے جو عزت اور بزرگی والا ہے
۵۷	الحدید	۱	سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	آسمان اور زمین میں جتنی چیزیں ہیں (سب) اسکی پاکی بیان کر رہی ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا
۵۹	الحشر	۱	سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	جتنی چیزیں آسمان میں ہیں اور جتنی زمین میں ہیں (سب) اسکی پاکی بیان کرتی ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا
۶۱	الصف	۱	سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	آسمان اور زمین میں جتنی چیزیں ہیں سب اسکی پاکی بیان کر رہی ہیں (اسکی خدائی کا اقرار کر رہی ہیں) اور وہ زبردست ہے حکمت والا
۶۲	الجمعہ	۱	يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝	جتنی چیزیں آسمان میں ہیں اور جتنی زمین میں ہیں (سب) اسکی پاکی بیان کر رہی ہیں جو سارے جہان کا بادشاہ) پاک ذات زبردست اور حکمت والا ہے
۶۴	التغابن	۱	يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	جتنی چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جتنی زمین میں سب اللہ کی پاکی بیان کر رہی ہیں اسی کی سارے جہان میں بادشاہت ہے اور اسی کو تعریف سجتی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے
۶۷	الملک	۱	تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	بڑی برکت والا ہے وہ (خدا) جسکے ہاتھ میں (سارے جہان کی) بادشاہت ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے
۶۹	الحاقۃ	۲	فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝	(اے پیغمبر) اپنے بڑائی والے پروردگار کی پاکی بیان کرتا رہ

اِبْتِلَاءُ اللّٰهِ ۶ — باب ۶ اللہ تعالیٰ کی آزمایش

۲	البقرۃ	۱۹	وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۗ	اور البتہ ہم تمکو کچھ ڈر کچھ بھوک کچھ مال کچھ جان کچھ پیداوار (یا اولاد) کے نقصان سے آزمائیں گے۔
۳	»	۲۶	اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا	(مسلمانو) کیا تم سمجھتے ہو جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تمکو تو

۴	آل عمران	۱۴	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۚ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۚ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۚ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۚ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۚ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۚ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۚ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝	تمہاری دعوات نہیں ہوئیں جبکہ تم پر تکلیف کی ہوئی تھی مصیبت (تکلیف) انکو لگ گئی (یعنے مفلسی اور بیماری نے گھیر لیا) اور (اسپر) چڑھ چڑھ کے گئے کہ آخر خود پیمبر اور انکے ساتھ کے ایمان والے (کبھی) بول اٹھے (پکار اٹھے) اللہ کی مدد کب آویگی سن لو اسکی مدد نزدیک ہے کیا تم یہ سمجھے کہ جنت میں چلے جاؤگے اور ابھی اللہ نے یہ نہیں دیکھا کہ کون تم میں جہاد کرتے ہیں اور نہ یہ دیکھا کہ کون ثابت قدم رہتے ہیں اور تم تو خود موت آنے سے پیشتر اُس کی آرزو کیا کرتے تھے اب تو تم نے آنکھوں سے اُس کو دیکھ لیا اللہ تو مسلمانوں کو جس حالت پر تم ہو چھوڑنے والا نہیں جب تک ناپاک (منافق) کو پاک (مومن) سے جدا نہ کر دے اور اللہ تم کو غیب کی بات بتلانے والا نہیں لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہتا ہے چن لیتا ہے تو اللہ اور اسکے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤگے اور (شرک و نفاق سے) پرہیز کروگے تو تمکو بڑا ثواب ملیگا۔ پھر خدا نے تمکو آزمانے کے لیے کافروں کی طرف سے پھیر دیا اور (اس شکست میں ایک حکمت یہ تھی) کہ اللہ جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اسکو تمہاری دل کی باتوں کو آزمائے (نیز) البتہ تم اپنی جان اور مال سے آزمائے جاؤگے اور البتہ تم سے پہلے جنکو کتاب دی گئی ہے (یعنے یہود و نصاریٰ) ان سے اور (مکے) مشرکوں سے تم کو بہت سی تکلیف کی باتیں سننا پڑیگا اور اگر تم صبر کیے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو بیشک یہ ہمت کا کام ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تم (مسلمین) کو ایک ہی امت کر دیتا مگر تمکو جو (مختلف احکام) دیے اس سے تمہارا آزمانا منظور ہے۔
۴	آل عمران	۱۷۹	مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝	
۴	آل عمران	۱۵۲	ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ	
۴	آل عمران	۱۵۴	وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ	
۴	آل عمران	۱۸۶	لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۡ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝	
۶	المائدۃ	۷	وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ	

ظالموں نے بڑی طرح کی ایذائیں دیں اور جب جانا واللہ تک یہ آیت تک خواب میں تری کافر ہار طرف سے مسلمانوں پر چڑھ آئے اور وہ ایک ٹھکانے پر کھڑے خود دینوں بے ہوش ہو گئے تب بعضے لوگ کہنے لگے کہ پیغمبر صاحب نوید کرتے تھے روم اور ایران کی فتح ہونے کی خوشخبری دیتے تھے اور اب یہ حال ہے کہ اپنے بال بچوں میں بھی بیا احمال ہے اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے جب یہ دیکھا کہ ہم کو مفلس اور ناداری گھیرے ہوئے ہیں اور صبر کی طاقت اب نہیں رہی تب خدا نے رحم کیا اور ارشاد فرمایا واللہ یعنی اسی مصیبت کے وقت تمہارے ایمان کی آزمائش ہو گئی تھی تاکہ ثابت قدم رہنے والے اور ڈگمگا جانے والے الگ الگ ہو جائیں اور کچھ کمزور ایمان والے ایسے تھے جو اس آزمائش کے وقت بھی اپنی جان بچانے کی فکر میں تھے اور کہتے تھے کہ کیا ہم کو بھی کچھ اختیار ہے یا نہیں اور کون لوگ جہاد کرتے ہیں اور لڑائی میں صبر کرتے ہیں اور اس سے پیشتر کبھی تم کو جنت ملنے کی طلب ہے کہ بغیر اس کی آزمائش کے کیونکر مل جائے مومن اور منافق سب ملے جلے ہیں واللہ بعضے وقت ایسا ہوتا ہے کہ ظاہر میں مومن ہے فلاں منافق ہے ایسے احکام آثار کو دیکھ کر پہلے زمانے سے مومن اور منافق کی تمیز ہوتی تھی جیسے جنگ احد میں ایسے واقعے ہوئے کہ لوگ منافقوں کو نام لے لے کر اور انکی کارروائی سے واللہ یہ آیت کفار قریش کے کافروں اور منافقوں سے خطاب کیے ہوئے تھے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے پیغمبر ہیں تو ہم کو کیوں نہیں بتلا دیتے کہ فلاں مومن ہے فلاں منافق واللہ شعیب کی بات بتلانے کے لئے واللہ اور اسکو کوئی کر سکتا ہے واللہ غریب کے بیچ میں پڑے واللہ جیسے بادشاہ جہاں میں رہتے ہیں اور واللہ اور ان کا نقصان ہوتا ہے اور بیماری میں جان کا اندیشہ ہوتا ہے اور صدقہ میں مال کا واللہ اور تم اپنے مومن ہونے کی بڑائی کرتے تمہاری عورتوں پر چھپ کر کہیں کے جیسے کعب بن اشرف یہودی کیا کرتا تھا واللہ قصور سے زیادہ سزا دی واللہ ایک ہی غریب واللہ کون اور تب کے نئے نئے حکموں کیا جاتا ہے کون نہیں مانتا واللہ کہ مصیبت کے وقت تمہاری کیا حالت ہوتی ہے یا تم میں کون سچا ہے کون جھوٹا واللہ جیسے تم بھاگے اور تمہاری شکست ہوئی واللہ لوگوں پر کہو دے کہ کون سچے مسلمان ہیں اور کون منافق ہو خواہ ۱۲ |

۷	المائدہ	۳	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝	اور اے ایمان والو اللہ تمہیں ضرور آزمائیگا شکار کے جانور سے جسکو تمہارے ہاتھ اور برچھیاں پہنچ سکتی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ دیکھ لے کہ کون اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے پھر جو کوئی اس کے بعد زیادتی کرے (شکار ماری) تو اسکو تکلیف کا عذاب ہوگا ؎
۶	الانعام	۱۹	وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝	اور اسی طرح ہمنے ایک کو دوسرے سے آزمایا ہے اسلیے کہ یہ لوگ کہیں کیا انہیں لوگوں پر اللہ نے ہم میں سے چنکر احسان کیا ہے اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو اچھی طرح نہیں جانتا۔
۸	۷	۲۰	وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۝	اور وہی خدا ہے جس نے تم کو زمین میں نائب بنایا اور تم میں سے ایک کے درجے دوسرے پر بلند کیے اسلیے کہ تم کو جو دیا ہے اس میں تم کو آزمائے ؎
۹	الانفال	۴	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۙ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ	اور جو کافر ہیں وہ (قیامت کے دن) دوزخ کی طرف ہانکے جائینگے تاکہ اللہ ناپاک کو پاک سے جدا کرے
۱۰	التوبہ	۲	اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝	(مسلمانو) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم (یونہی) چھوٹ جاؤگے اور ابھی تک اللہ نے ان لوگوں کو نہیں کھولا جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور اللہ اور اسکے رسول کے سوا کسی کو اپنا سازدار نہیں بنایا اور اللہ تعالیٰ کو جو تم کرتے ہو اسکی خبر ہے ؎
۱۱	ھود	۱	لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ	کہ تم کو آزمائے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے۔
۱۵	الکہف	۱	اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝	ہمنے جو کچھ زمین پر بنایا اسکی رونق کے لیے بنایا اسلیے کہ ہم لوگوں کو جانچیں ان میں کون اچھے کام کرتا ہے ؎
۱۷	الانبیاء	۳	وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۭ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝	اور ہم تم کو برائی اور بھلائی میں مبتلا کرکے آزماتے ہیں اور تمکو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے ؎
۲۰	العنکبوت	۱	الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ	کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ جب زبان سے ہم کہدیں گے کہ ایمان لائے تو چھوڑ دیے جائینگے اور انکی جانچ نہ ہوگی اور ہم انسے پہلے اگلے (ایماندار) لوگوں کو آزما چکے ہیں تو (اسی طرح) اللہ تعالےٰ

؎ اور برچھیوں سے پکڑا کرتے ہو آزمائیگا تاکہ اللہ تعالیٰ دیکھ لے کہ کون اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے پھر جو کوئی اس کے بعد زیادتی کرے (شکار ماری) تو اسکو تکلیف کا عذاب ہوگا

؎ اور اسی طرح ہمنے ایک کو دوسرے سے آزمایا ہے اسلیے کہ یہ لوگ کہیں کیا انہیں لوگوں پر اللہ نے ہم میں سے چنکر احسان کیا ہے اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو اچھی طرح نہیں جانتا۔

؎ اور وہی خدا ہے جس نے تم کو زمین میں نائب بنایا اور تم میں سے ایک کے درجے دوسرے پر بلند کیے اسلیے کہ تم کو جو دیا ہے اس میں تم کو آزمائے ؎

؎ اور جو کافر ہیں وہ (قیامت کے دن) دوزخ کی طرف ہانکے جائینگے تاکہ اللہ ناپاک کو پاک سے جدا کرے

؎ (مسلمانو) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم (یونہی) چھوٹ جاؤگے اور ابھی تک اللہ نے ان لوگوں کو نہیں کھولا جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور اللہ اور اسکے رسول کے سوا کسی کو اپنا سازدار نہیں بنایا اور اللہ تعالیٰ کو جو تم کرتے ہو اسکی خبر ہے ؎

؎ کہ تم کو آزمائے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے۔

؎ ہمنے جو کچھ زمین پر بنایا اسکی رونق کے لیے بنایا اسلیے کہ ہم لوگوں کو جانچیں ان میں کون اچھے کام کرتا ہے ؎

؎ اور ہم تم کو برائی اور بھلائی میں مبتلا کرکے آزماتے ہیں اور تمکو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے ؎

؎ کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ جب زبان سے ہم کہدیں گے کہ ایمان لائے تو چھوڑ دیے جائینگے اور انکی جانچ نہ ہوگی اور ہم انسے پہلے اگلے (ایماندار) لوگوں کو آزما چکے ہیں تو (اسی طرح) اللہ تعالےٰ

؎ اور لوگوں کو جانوروں کے شکار کی ممانعت کرکے

			اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقُوْا وَلَمْ يَعْلَمُوْنَ ۝	بیشک جو ہم سے آگے نکل گئے وہ ہمارے ہاتھ سے نہ بچے ۱۲
۲۹	العنکبوت	۱	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝	اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب اللہ کی راہ میں ایذا پائی تو لوگوں کی ستانی کو اللہ کے عذاب کی طرح سمجھ لیتے ہیں اور اگر تیرے رب کی طرف سے مسلمانوں کو کوئی مدد آن پہنچی تو ایسے لوگ ضرور یوں کہینگے ہم تو تمہارے ساتھ تھے (ہمکو بھی لوٹ میں شریک کرو) کیا اللہ (یہ لوگ) کیا (سمجھ میں) اللہ کو سارے جہان کے دلوں کا حال معلوم نہیں ہے اور اللہ تو ایمانوالوں کو ضرور جدا کریگا اور منافقوں کو جدا (ہر ایک کا حال کھولدے گا)
۲۱	الاحزاب	۲	هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝	وہاں (اس موقع پر) مسلمان جانچے گئے اور زور سے جھنجھوڑے گئے ۱۲
۴۷	محمد	۱	وَلَوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۭ	اور اگر اللہ چاہتا تو (بغیر تمہارے لڑے) کافروں سے بدلہ لیتا مگر اسکو یہ منظور ہے کہ تمکو ایکدوسرے سے لڑا کر جانچے ۱۲
۴۷	۴	۴	وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ۝	اور ہم تو (اے مسلمانو) تمکو ضرور آزمائینگے یہانتک کہ ہم کھلدینگے تم میں کون لوگ جہاد کرتے ہیں اور کافروں کی ایذا دہی پر صبر کرتے ہیں اور تمہارے حالات بھی ہم جانچینگے ۱۲
۶۴	التغابن	۲	اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝	تمہارے مال اور اولاد اور کچھ نہیں (اللہ نے) انکی جانچ رکھی ہے اور جو کوئی مال اور اولاد پر رکھکر اللہ کو نہ بھولا تو) اللہ کے پاس اسکو بڑا ثواب ہے ۱۲
۶۷	الملک	۱	الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ	موت اور زندگی (دونو کو) اسلیے پیدا کیا کہ تم کو آزما کر دیکھے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے (اور کون برے) ۱۲
۶۸	القلم	۱	اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۙ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝ فَطَافَ عَلَيْهَا طَاۗىِٕفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَاۗىِٕمُوْنَ ۝ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۙ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۙ اَنِ اغْدُوْا عَلٰي حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ۝ فَانْطَلَقُوْا	ہمنے ان مکہ کے کافروں کو اس طرح جانچا ہے جیسے ایک باغ والونکو جانچا جب وہ باغ والے قسم کھا بیٹھے تھے کہ صبح ہوتے ہی اسکا میوہ توڑ ڈالینگے اور انشاء اللہ نہ کہا تو وہ سوہی رہے تھے کہ تیرے مالک کی طرف سے ایک پھیرا کرنیوالی (بلا) باغ پر پھیرا کر گئی پس (ساسا) باغ ایسا ہوگیا جیسے کوئی (سب میوہ) کاٹکر لے گیا صبح ہوئی (باغ والی) ایکدوسرے کو پکارنے لگے چلو (بھائی) سویرے ہی اپنے کھیت پر چلیں اگر تم

۱ یعنی تم کو یوں ہے استعمالی ضرور معلوم کرے گا سچے کون ہیں اور جھوٹے کون جانچ کا مطلب یہی ہے کہ ظاہر کرکے دکھلائیگا کیونکہ اسکو سب کا حال پہلے سے معلوم ہے ۱۲ ۲ یعنی کافروں اور بدعتیوں کی طرف سے ۱۲ ۳ اور حدیث سے کافر اور بدعتیوں کا کہنا ان لیتے ہیں اور حق بات کو چھوڑ بیٹھتے ہیں ۱۲ ۴ حدیث میں ہے کہ سرتھی کی رات میں جبرائیل آیا اور کہا کہ آپ کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام مخلوقات سے زیادہ اس رات کو مصیبتیں ستانے جانے اور صبر کرنے والے ہیں ۱۲ ۵ یعنی ہم کو تکلیف نہ پہنچے نہیں اور تعالیٰ کی اور اسکی شریعت کی پیروی میں تکلیف پہنچنا پیغمبروں کی میراث ہے سالک میں وہ بندے جانچے جاتے ہیں جو اپنے مالک کی خوشی کے لئے ستانے جانے اور مرجانے روپیہ جانے مار کھانے پر سب انکے لئے فخر ہے۔ گرفتار قدم ہائے گرامی مخلص و جوہر ہاں بہ کار و گرم باز آید ۱۲ ۶ یعنی ان کو سب اسباب دنیا کے دیکر جانچا ہے یا ان کو دنیا سے محروم رکھکر جانچا ہے ۱۲ ۷ یعنی ان کافروں کو ڈھیل دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے وعدے پر انکا یقین قائم رہتا ہے کہ ایک دن ضرور آئیگا کوئی بچا نہ سکیگا ۱۲ ۸ یعنی تم کو ظاہر میں مال اور اولاد کا فروں کو دنیا میں ہی ملتی ہے اور آخرت سے عذاب کرانا منظور ہے ۱۲ ۹ یعنی تم کو دیکر تمہاری آزمائش کی ہے دیکھے تم اللہ کی یاد کے بدلے مال اور اولاد میں مشغول ہوکر اللہ کو بھلا دیتے ہو یا نہیں ۱۲ ۱۰ یعنی تم کو دیکر تمہاری آزمائش کی ہے دیکھے تم اللہ کی یاد کے بدلے مال اور اولاد میں مشغول ہوکر اللہ کو بھلا دیتے ہو یا نہیں ۱۲ ۱۱ ترجمہ کیا ہے تمہارے مال اور اولاد اور کچھ نہیں (وہاں کے) مال اور اولاد میں سے ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطاب کر رہے تھے اصحاب جنت سے مراد حبش کے نصاریٰ ہیں جو یمن میں آباد ہوئے تھے ۱۲ ۱۲ یعنی باغ والے آپس میں کہنے لگے کہ ہم کو ایسا نہ چاہیئے کہ مسکین لوگ ہمارے باغ میں آکر پھل توڑ لے جائیں اور ہم کو خبر بھی نہ ہو ۱۲ ۱۳ یعنی باغ والے قسم کھا بیٹھے تھے کہ صبح ہوتے ہی اسکا میوہ توڑ ڈالینگے اور انشاء اللہ نہ کہا تو وہ سو ہی رہے تھے کہ تیرے مالک کی طرف سے ایک پھیرا کرنیوالی (بلا) باغ پر پھیرا کر گئی پس (ساسا) باغ ایسا ہوگیا جیسے کوئی (سب میوہ) کاٹکر لے گیا صبح ہوئی (باغ والی) ایکدوسرے کو پکارنے لگے چلو (بھائی) سویرے ہی اپنے کھیت پر چلیں اگر تم

أَيْمَانُكُمْ ۚ أَنْ لَا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ
عَلَيْكُمْ مِسْكِينٌ ۚ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ
قَادِرِينَ ۚ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ
بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۚ قَالَ أَوْسَطُهُمْ
أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ۚ قَالُوا
سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۚ فَأَقْبَلَ
بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ۚ قَالُوا
يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ۚ عَسَىٰ رَبُّنَا
أَنْ يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ
وَإِنْ لَوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ
مَاءً غَدَقًا ۚ لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ

الجن ۷۲ — ۱

کوکا ٹا ہر پہنچے جبکے انہیں یوں کہتے ہوئے سنا کہ کوئی فقیر تم تک نہ آجائے اور صبح سویرے ہی خوب بندوبست کرکے روانہ ہوئے سمجھے اب کیا ہے (سارا میوہ) اپنا کر لیا جب انہوں نے باغ کو دیکھا تو (پہلے) کہتے ہیں، کہنے لگے ہم رستہ بھولے نہیں بلکہ ہماری قسمت پھوٹ گئی انہیں جو زیادہ عقلمند تھا (اچھا آدمی تھا) وہ کہنے لگا میں نے تمسے نہیں کہا تھا تم انشاء اللہ کیوں نہیں کہتے کہنے لگے ہمارا مالک پاک ہے بیشک ہم گنہگار تھے پھر ایک دوسرے کی طرف منہ کرکے لگے اولاہنا دینے (آخرکار سب) کہہ اٹھے ہائے ہماری کم بختی ہم خود حد سے بڑھ گئے تھے کیا عجب ہے ہمارا مالک اس سے بہتر باغ ہمکو دے ہم اپنے مالک سے (یہی) امید رکھتے ہیں اور (ہاں پیغمبر لوگوں سے کہہ) اگر وہ (ایمان کے) سیدھے رستے پر جمے رہتے تو ہم انکو آزمانے کے لیے خوب پانی دیتے

لَا افْتِرَاءَ عَلَى اللّٰهِ فِي التَّكْذِيبِ

باب اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا

۷	الأنعام	۳
″	″	۱۱
″	″	۱۷
″	″	۲۰

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝
وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ
وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ ۗ
فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝
فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَ
صَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ
عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ

اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان لگائے یا اسکی آیتوں کو جھٹلائے اس سے بڑھکر اور کون ظالم ہوگا بیشک ظالموں کی بھلائی نہیں ہوسکتی اور اس سے بڑھکر کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آئی اور اس پر کوئی وحی نہ آئی ہو اور جو کہے میں بھی ایسا ہی (قرآن) اتاروں گا جیسے اللہ نے اتارا۔

پھر جو کوئی اللہ پر بے جانے بوجھے لوگوں کو بہکانیکو جھوٹ باندھے اس سے بڑھکر کون ظالم ہوگا بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ پر نہیں لگاتا

پھر اس سے بڑھکر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے الگ ہوجائے جو لوگ ہماری آیتوں سے الگ ہوجاتے ہیں ہم انکو اس الگ ہوجانے کے بدلے بری مار کی سزا دیں گے

۸	الاعراف	۳	فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ	تو اس سے بڑھکر کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے ایسے لوگوں کے لیے جو حصہ قرآن میں لکھا گیا ہے وہ انکو پہنچے گا ۔ ۱۲
۱۱	یونس	۲	فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۱۷
۱۰		۷	قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۶۹ مَتَاعٌ فِی الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۷۰
۱۱	هود	۲	وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِيْنَ ۱۸ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۱۹ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِی الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ؕ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ۲۰ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۲۱ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۲۲
۱۴	النحل	۱۴	اِنَّمَا يَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۱۰۵

تو اس سے بڑھکر کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے ایسے لوگوں کے لیے جو حصہ قرآن میں لکھا گیا ہے وہ انکو پہنچے گا ۔ ۱۲

تو اس سے بڑھکر کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے بے شک ایسے گنہگار مراد کو نہ پہنچنے والے ہیں (اے پیغمبر) کہدو جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ نہ پنپنے والے ہیں (انکو کبھی فلاح نہ ہوگی) دنیا میں تھوڑا سا مزا اڑالیں پھر ہماری طرف (انکو) آخر لوٹ کر آنا ہے پھر ہم ان کو انکے کفر کی سزا میں سخت عذاب (کا مزہ) چکھائیں گے

اور جو خدا پر جھوٹ باندھے اس سے بڑھکر کون ظالم ہوگا یہ لوگ اپنے مالک کے سامنے لائے جائیں گے اور گواہ گواہی دینگے یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے مالک پر جھوٹ بولا سن لو ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے جو خدا کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور اس میں کجی (عیب) نکالنا چاہتے ہیں اور وہی ہیں جو آخرت کو بھی نہیں مانتے ۔

یہ لوگ دنیا میں خدا کو تھکا نہیں سکتے اور قیامت کے دن بھی خدا کے سوا کوئی ان کا حمایتی نہ ہوگا انکو (اوروں سے) دونا عذاب ہوگا نہ (سیدھی بات) سن سکتے تھے اور نہ (سیدھا رستہ) دیکھ سکتے تھے یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو تباہ کیا اور (دنیا میں) جو جھوٹی باتیں بناتے تھے وہ سب ہوا ہو گئیں ۔ ضرور یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ گھاٹے میں پڑیں گے

جھوٹ تو وہ لوگ بنتے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں ہوتا اور وہی جھوٹے ہوتے ہیں ۔

---

۱۲ یعنی قیامت کے دن انکے مونہ کالے ہونگے یا دنیا کی مقدر میں بدلی (برائی) بھی ہے وہ پوری ہوگی یا جو سزا کی سزا دنیا میں کہا جا چکا ہے وہ انکو ملیگا ۱۲ منہ

یہ قرآن میں نے بنا لیا ہے اگر یہ ایسا ہوتا جس کے بارے میں تم کہتے ہو کہ میں نے خدا پر جھوٹ باندھا ہے اس کے برابر کوئی گواہ تمہیں اور اگر یہ خدا کیطرف سے ہے تو تم نے اس کی آیتوں کو جھٹلایا ہے تو تم سے زیادہ کون گنہگار ہوگا ۱۲ منہ

اور اس سے زیادہ ایسے گنہگاروں کو کامیاب نہیں کرنے کا ۱۲ منہ آخرت میں نجات نہیں ملنے کی ۱۲ منہ اللہ پر جھوٹ باندھکر کہدینا کہ ہمیں وحی آئی ہے حالانکہ نہیں آئی یہ بھی ان کا حال ہے ۱۲ منہ

نہیں ہے بندوں کو اللہ کا شریک بنانے نذر غیر اللہ کی مٹھائی کہنے ۱۲ منہ انکے پیغمبر یا فرشتے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ ۱۲ منہ

اللہ تعالیٰ مومن کو ڈانٹ لیگا ۔ پھر اس سے فرماویگا تو نے فلاں گناہ کیا تھا وہ کیا تھا وہ عرض کریگا بیشک قصوروار ہوں اللہ تعالیٰ فرماویگا جا میں نے دنیا میں تیرا گناہ چھپا رکھا تھا آج میں اسکو بخش دیتا ہوں اور نیکیوں کی کتاب اسکے ہاتھ میں دیجاوے گی بخلاف کافروں کے کہ انکے گناہ سب کے سامنے بلا دیئے اور پکار کر کہدیا جاویگا ان ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے ۱۲ منہ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جن کو یہ اپنا حمایتی سمجھتے ہیں بلکہ ان سے بھی نہ ہو سکے گا ۱۲ منہ

تو وہ اگلی حمایت کیا کریگے بقول بعضے ۱۲ منہ اور بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان کو عذاب کرنا چاہیے ۱۲ منہ کیونکہ دنیا میں ۱۲ منہ یہ کفار اور مسرفین میں فرق ہے ۱۲ منہ ایسے شخص بن گئے تھے ۱۲ منہ پیغمبر تو تمام ایمان والوں کا سردار ہے دوسرے پیغمبر سے پہلے کیسی اس نے ہمارے علماء کو ویسا ہی سمجھو ۱۲ منہ

۱۶	النحل	۱۰۵	إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝	ہے تو یہ کہ جو لوگ خدا تعالےٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کبھی بامراد نہ ہوں گے ۱۲
۱۶	طٰہٰ	۳	وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ ۝	اور (دیکھو جس نے خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھا وہ تباہ ہو چکا
۲۱	العنکبوت	۷	وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۝	اور اس سے بڑھکر کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے (اسکا شریک ٹھیرائے) یا جب سچی بات (اللہ تعالیٰ کی کتاب) اس تک پہنچے تو اسکو جھٹلائے کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا دوزخ نہیں ہے
۲۴	الزمر	۴	فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۝	پھر اس سے بڑھکر کون ظالم ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور سچی بات (قرآن) کو جب وہ اسکے پاس پہنچ گئی جھٹلایا کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا دوزخ میں نہیں ہے (ضرور وہیں انکا ٹھکانا ہے)
۲۵	الشوریٰ	۳	أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ فَإِن يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝	کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا اللہ تعالےٰ تو اگر چاہے تیرے دل پر مہر لگا دے اور اللہ تو جھوٹ کو مٹا دیتا ہے اور اپنے کلام سے حق بات (اسلام) کو جماتا ہے بے شک وہ تو دلوں تک کی بات جانتا ہے
۲۸	الصف	۱	وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝	اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جسکو اسلام لانے کے لیے بلایا جائے وہ اللہ پر (الٹا) جھوٹا طوفان باندھے اور اللہ تو بے انصاف لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا۔
			عَذَابُ اللّٰہِ	**باب اللہ تعالیٰ کا عذاب**
۱۱	یونس	۵۱	قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ۝ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ ۖ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ۝ وَيَسْتَنْبِئُونَكَ	(اے پیغمبر) کہدو بھلا بتاؤ تو سہی اگر خدا کا عذاب تمپر رات کے یا دن کو آن پڑے تو گنہگار لوگ کیسی (ہولناک) چیز کی جلدی مچا رہے ہیں کیا پھر جب عذاب آن ہی پڑیگا تب اسپر یقین کروگے اب تمکو یقین آیا اور تم تو اسکی جلدی مچا رہے تھے پھر اسکو بعد (قیامت کے دن) گناہگاروں سے کہینگے ہمیشہ کے عذاب (کا مزہ) چکھو جیسا تم (دنیا میں) کرتے تھے اسی کا بدلہ تم کو مل رہا ہے اور (یہ کافر) تجھ سے دریافت کرتی ہیں

فلاح ہر طلب کے لئے خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں ۱۲ ف اُس کے کام کو فروغ نہیں ہو سکتا جسے پیغمبری پر ایک بڑی نشانی یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی مدد اُس کے ساتھ ہوتی ہے اور دشمنوں کے مکر و فن اُس کے دین کو ترقی ہوتی جاتی ہے کسی دشمن کے مٹائے دین نہیں مٹتا اور جھوٹے آدمی کے کام کو بقا نہیں ۱۲ ف دوزخ انہیں کے لئے بنی ہے وہ اس میں ضرور جائینگے ۱۲ ف یعنی پیغمبر کا جھوٹا ہونے کیا اور قرآن کو اسکا کلام جھوٹ کہدیا ۱۲ ف جسکے ایک مضمون پر بھی نہ سوچے تو قرآن کیونکر جانا سکتا ہے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ اگر پیغمبر جھوٹا ہو اور قرآن کو اُس نے اپنے دل سے تراش کر اللہ کا کلام کہا ہو تو اللہ تعالیٰ اسکے ارادے میں ہرگز برکت نہ دیتا بلکہ اُس کے دل پر ایسی مہر لگا دیتا کہ ایک بات بھی نہ کر سکتا اور قرآن کو اُس نے تراش کر اللہ کا کلام کہا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسکے ارادے میں ہرگز برکت نہ دیتا بلکہ اُس کے دل پر ایسی مہر لگا دیتا کہ ایک بات بھی نہ کر سکتا اور قرآن کو اُس نے تراش کر اللہ کا کلام کہا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسکے ارادے میں ہرگز برکت نہ دیتا بلکہ اُس کے دل پر ایسی مہر لگا دیتا کہ ایک بات بھی نہ کر سکتا

			أَنتُم تَحْزَنُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝	یہ ہیں کہ انکا ماں باپ یا کنبہ قبیلہ کی عورت یہ سے اور تم (رہکو) تھکا نہیں سکتے اور جس جس شخص نے شرک کیا اگر اسکو پاس اتنا کچھ زمین میں ہو سب ہو تو بھی وہ اسکو اپنی چھڑائی میں دیڈالے اور جب وہ عذاب کو دیکھینگے تو دل ہی دل میں شرمندہ ہونگے اور انصاف سے انکا فیصلہ کیا جائیگا اور انپر ظلم نہ ہوگا
۱۱	هود	۱	وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝	اور اگر ہم گنتی کے چند روز انپر عذاب آنارنے میں دیر کریں تو کہینگے (کیا ہوا) عذاب کیوں روک گیا سن لے جس دن عذاب انپر آپہونچیگا۔ پھر وہ اُن سے ٹل نہیں سکتا اور جس (عذاب) کا ٹھٹھا اُڑاتے تھے وہی انکو گھیرے گا۔
۱۱	۔	۹	وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ ۝	اور تیرا مالک جب ظالم بستی والوں کو پکڑتا ہے تو اسی طرح اُس کی پکڑ ہوا کرتی ہے بیشک اسکی پکڑ تکلیف کی سخت ہے ۝
۱۳	یوسف	۱۲	أَفَأَمِنُوا أَن تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝	کیا ان لوگوں کو اسکا ڈر نہیں رہا کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب انپر ایسا آئے جو چھا جائے یا ایک ہی ایکا قیامت انپر آن پہنچے اور انکو خبر نہ ہو ۝
۱۴	ابراهيم	۷	وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ۝ وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ۝	اور لوگو تم اس دن سے ڈر قیامت کے دن سے جبکہ انپر عذاب آئیگا تب ظالم (یعنی مشرک) کہینگے مالک ہمارے ہم کو تھوڑی سی اور مہلت دے ہم تیری بلاوے کو مان لینگے اور پیغمبروں کی راہ پر چلینگے (اللہ تعالیٰ فرماویگا) کہ تمنے دنیا میں یہ قسم نہیں کہائی تھی کہ ہم مٹ نہیں سکتے اور تم انہی لوگوں کی بستیوں میں رہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ستم کیا اور تم پر کھل گیا جو ہمنے انکو ساتھ کیا اور ہمنے تمہاری (عبرت کے) لیے کئی مثالیں بیان کیں ۝
۱۴	النحل	۶	أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ۝	کیا جو لوگ برے برے مکر کر رہے ہیں انکو یہ ڈر نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو زمین میں دھنسا مارے (جیسے قارون کو دھنسا مارا) یا جدہر سے انکو خیال بھی نہ ہو ادہر سے انپر (اللہ تعالیٰ کا) عذاب آوے یا چلتے پھرتے انکو دھر پکڑے پھر وہ (خدا کو) ہرا نہیں سکتے ۝

ف۱ یعنی بھاگ کر نہیں بچ سکتے ۝ ف۲ مال و اسباب اونچی سامان ۝ ف۳ یعنی شرمندگی کو چھپا لیں گے ایسا نہ ہو کہ دوسرے کافر دیکھ کر عبرت پکڑیں اور عذاب کی سختی ایسی ہو کہ فرشتوں کو بات بنانے سے خیال نہ کریں گے ۝ ف۴ یعنی ان بستیوں کو پکڑا ۝ ف۵ یعنی اللہ تعالیٰ کا عذاب آنے کا وقت مقرر ہے جب پہنچتا ہے تو پھر اس کی پکڑ سے وہ بھاگ نہیں سکتا یا یہ مراد ہے کہ ظالم کو شامل ہے ایک بڑی سزا کا جو کہ اس کی سلطنت کے زوال کا سبب ہوگا ۝ ف۶ یعنی عذاب آنے کے پہلے یا بعد لازم ہے کہ ان کافروں کو ہلاک کریں ۝ ف۷ یعنی تم کو ان کی ہلاکت سے عبرت ہونی چاہیے ۝ ف۸ یعنی ایک بار یا بتدریج ۝ ف۹ یعنی ان کو ڈر نہیں کہ ہم ان کو ہلاک کر دیں ۝ ف۱۰ یعنی ان کافروں کو اس کی طرف جانا ہے اور حال ہماری مملکت سے نکل کر ہمیشہ کا گھر ہے جو کہ دنیا سے آخرت کی طرف ہے ۝ ف۱۱ یعنی ہم کو ان کی شرارت سے بچانے پر قادر ہے ۝ ف۱۲ یعنی ان کو ہلاک کرنے پر قادر ہے ۝ ف۱۳ یعنی ان کو ہلاک کرنے پر قادر ہے ۝ ف۱۴ یعنی ان کو ہلاک کرنے پر قادر ہے ۝ ف۱۵ یعنی ان کو ہلاک کرنے پر قادر ہے ۝

			أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝	اور انکو کھٹکا ہو اس وقت دہر پکڑے ملے تو (اے لوگو) تمہارا مالک شفقت والا مہربان ہے ۝
۱۵	بنی اسرائیل	۲	وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ۝	اور جب ہم کسی بستی کو برباد کرنا چاہتے ہیں تو وہاں کے بیں بڑاؤ والوں کو حکم دیتے ہیں پھر وہ اس بستی میں بدکاریاں کرنے لگتے ہیں آخر وہ بستی عذاب کے لائق ہو جاتی ہے تب اسکو اکھاڑ کر ہم پھینک دیتے ہیں ۝
۱۵	۰	۶	وَإِن مِّن قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ۝	اور (نافرمان لوگوں کی) کوئی بستی ایسی نہیں ہے جسکو ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں یا اس پر سخت عذاب نہ اتاریں یہ بات کتاب (لوح محفوظ) میں لکھ لی گئی ہے ۔
۱۵	۰	۷	أَفَأَمِنتُمْ أَن يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا ۝ أَمْ أَمِنتُمْ أَن يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ۝	کیا تم کو اسکا ڈر نہیں کہ وہ (اگر چاہے) خشکی کا کنارہ تمپر دھسا دے یا آندھی کا پتھراؤ کرے (یا اول برسائے) پھر (اسکے عذاب سے) بچانیوالا کسی کو تم نہ پاؤ کیا تم کو یہ ڈر بھی نہیں رہا کہ اور تم کو دوبارہ سمندر میں لیجائے پھر ہوا کا ایک جھکڑ بھیجے اور تمہاری ناشکری کی سزا میں تم کو ڈبو دے اور تم کو کوئی حمایتی نہ ملے جو اس بات کو ہم سے پوچھے (ہم پر دعوی کرے)
۱۵	الکہف	۸	وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝	اور جب انلوگوں پاس ہدایت آگئی (قرآن اور پیغمبر) تو اب انکو ایمان لانے اور اپنے مالک کی بخشش چاہنے سوا اور کسی بات نے نہیں روکا مگر (خدا کی تقدیر نے) یہ کہ اگلے لوگوں کا سا حال انکا بھی ہو (کہ جب ایمان نہ لائے تو ہلاک کیے گئے) یا انکے سامنے عذاب آن موجود ہو (یا طرح طرح کے عذاب اپر آجائیں)
۱۶	مریم	۵	حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ۝	جب وہ اسکو دیکھینگے جسکا انسے وعدہ ہے (دنیا کا) عذاب یا قیامت اس وقت (کچہ) جان لیں گے کہ کسکا مکان برا ہے (موحدوں کا یا انکا) اور کس کا جتھا کمزور ہے
۱۶	طٰہٰ	۹	وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى ۝	اور (اے پیغمبر) اگر تیرے مالک نے ایک بات نہ فرمائی ہوتی اور (عذاب کے لیے) ایک میعاد نہ ٹھیرائی ہوتی تو (اپنپر ضرور ایسی ہوتا) عذاب (اترتا)
۱۷	الحج	۶	وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ	اور (اے پیغمبر) یہ لوگ تجھ سے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں اور اللہ اپنا

(۱۵) غفلت کی حالت میں کہ عذاب کا خوف ہو اس وقت عذاب آگئے ۔ (۱۶) تک وہ عذاب آنے میں جلدی نہیں کرتا ۔ (۱۷) تک پہلے امیروں کو عیش و عشرت میں مبتلا کرتے ہیں انکے دل میں ڈال دیتے ہیں وہ شراب خواری وغیرہ ۔ (۱۸) حضرت کا قول اسپر ثابت ہوتا ہے ۔ (۱۹) تک جڑ پکڑنے سے تباہ اور برباد کیے جاتے ہیں کہ کوئی اپنا ٹھکانا نہیں رہتا ۔ (۲۰) قیامت میں سب ہی تباہ ہونگے ۔ (۲۱) اسکا ہمارا وعدہ کرنے اس بات پر اسکے کسی قول سے پہنچنے کی وجہ سے تو ساری زمین کو دیکھ کر کہ کوئی نہیں کرتا ۔ (۲۲) اس سے کافروں کی جلد تباہی بھی ہوتی ہے ۔ (۲۳) تک بدر میں مسلمانوں سے ۔ (۲۴) قیامت کا دن ہزار برس کا دن بات سے ۔ (۲۵) وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے فرمایا ہے کہ ان کا عذاب آخرت پر رکھا ہے ۔ (۲۶) تک کہ یہ معلوم نہیں کہ عذاب ایک دن ضرور آئیگا ۔

			اللّٰہ وعدہ وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون ۝	وعدہ کبھی خلاف نہیں کریگا اور یہ جو تم نے کہا ہے کہ تیرے رب کے نزدیک ایک دن تمہاری شمار کے ہزار برس کے برابر ہے ۱۲
۱۹	المومنون	۴	ولقد اخذنٰھم بالعذاب فما استکانوا لربھم وما یتضرعون حتی اذا فتحنا علیھم بابا ذا عذاب شدید اذا ھم فیہ مبلسون ۝	اور ہم ان کافروں کو عذاب میں پکڑ چکے ہیں جب بھی وہ اپنے مالک کے سامنے جھکے اور نہ عاجزی کی یہانتک کہ جب ہم ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھولدینگے تو وہاں آس توڑ بیٹھے رہیں گے
۱۹	الشعراء	۱۱	افبعذابنا یستعجلون ۝ افرایت ان متعنٰھم سنین ثم جاءھم ما کانوا یوعدون ۝ ما اغنی عنھم ما کانوا یمتعون ۝	کیا یہ لوگ (دنیا میں) ہمارے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں (ذرا) دیکھ (تو) اگر ہم انکو برسوں (دنیا کا) فائدہ (بھی) اٹھانے دیں پھر جس عذاب کا انسے وعدہ ہے وہ (سر پر) آن کھڑا ہو تو یہ فائدے جو انہوں نے اٹھائے تھے کس کام آئیں گے ۱۲
۲۱	العنکبوت	۶	ویستعجلونک بالعذاب ولولا اجل مسمی لجاءھم العذاب ولیاتینھم بغتۃ وھم لا یشعرون ۝ یستعجلونک بالعذاب وان جھنم لمحیطۃ بالکٰفرین ۝ یوم یغشٰھم العذاب من فوقھم ومن تحت ارجلھم ویقول ذوقوا ما کنتم تعملون ۝	اور (اے پیغمبر) یہ لوگ تجھ سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں اور اگر (اسکے لئے) ایک (ٹھیرائی ہوئی) مدت نہ ہوتی (تو) عذاب (کبھی) انپر آچکتا اور (ایک نہ ایک دن) ایک ہی (ایکا) انپر عذاب آجائیگا اور وہ بیخبر ہونگے (اور) عجب حال ہے یہ لوگ تجھ سے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں اور دوزخ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے (یعنی عنقریب گھیر لیگی) جسدن (عذاب) اوپر سے اور انکے پاؤں تلے سے (دوزخ کا) عذاب ان کو ڈھانک لیگا اور (اللہ تعالیٰ) فرمائیگا اپنے اعمال کا جو تم کرتے رہے مزہ چکھو (یعنے سزا)
۳۲	السجدۃ	۲	ولنذیقنھم من العذاب الادنٰی دون العذاب الاکبر لعلھم یرجعون ۝	اور ہم ان (فاسقوں) کو بڑی عذاب (آخرت کے عذاب) سے اوپر ہی ایک چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائینگے تاکہ یہ (اپنے گناہوں سے) پھر جائیں
۳۷	والصّٰفّٰت	۵	افبعذابنا یستعجلون ۝ فاذا نزل بساحتھم فساء صباح المنذرین ۝	کیا وہ ہمارے عذاب (آنے) کی جلدی مچا رہے ہیں جب (وہ) انکے صحن (میں) عذاب آ اتریگا تو جن لوگوں کو ڈرایا گیا تھا انکی صبح بری (منحوس) ہوگی
۴۴	الدخان	۱	فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین ۝ یغشی الناس ھذا عذاب الیم ۝ ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون ۝	تو (اے پیغمبر) آسمان کا انتظار کر جب آسمان سے ایک کہلا دھواں اٹھیگا لوگوں پر چھا جائیگا (کہیں گے) یہ تو تکلیف کا عذاب ہے (تب کہینگے کہ) اے مالک ہمارے یہ عذاب ہم سے ٹال دے ہم ایمان لائیں گے انکو کہاں نصیحت ہوگی

			ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝
			بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝
			وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝
			فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
			فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝
			فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
			قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۝
			اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝
			قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝
			اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ۝
			آٰلْـَٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝
			قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝
			اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ۝
			آٰلْـَٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝
			قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝
			اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ۝
			آٰلْـَٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝
			قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝
			اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ۝
			آٰلْـَٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝
			قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝
			اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ۝
			آٰلْـَٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝

اَلتَّذْكِيْرُ بِاٰلَآءِ اللّٰهِ ۹

باب ۹ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بیان

۱	البقرۃ	۳	اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝
۲	البقرۃ	۵	يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ

جس نے زمین کو تمہارا بچھونا بنایا اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی برسا کر میوے نکالے تمہارے کھانے کو تو جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کے برابر کسی کو مت بناؤ

اے بنی اسرائیل (حضرت یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم کی اولاد سیرا وہ احسان یاد کرو جو تم نے مجھ پر کیا ہے اور اپنا وہ اقرار پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا ہے میں بھی اپنا

واذکروا ما فیہ لعلکم تتقون (اور یاد رکھو جو کچھ اس میں ہے شاید تم بچو) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ فلاں شخص کو قرآن سکھایا جاتا ہے اور کبھی کبھی کچھ پڑھ بھی لیتا ہے اور ہم ان پڑھ ہیں ہمیں کوئی نہیں سکھاتا (۱۲) ف کہتے ہیں تمہارے کہنے کے موافق ہم نے قرآن تمہاری زبان میں اتارا ہے اور اس میں تمہارے لئے نصیحت ہے اور ہدایت ہے اور رحمت ہے اور بشارت ہے اور ڈر ہے اور عبرت ہے اور ہر طرح کی خوبی ہے اور ہر طرح کی بھلائی ہے اور ہر طرح کی دانائی ہے اور ہر طرح کی حکمت ہے اور ہر طرح کی سچائی ہے اور ہر طرح کی راستی ہے اور ہر طرح کی درستی ہے اور ہر طرح کی سیدھی بات ہے اور ہر طرح کی روشنی ہے اور ہر طرح کی صفائی ہے اور ہر طرح کی تسلی ہے اور ہر طرح کی تشفی ہے اور ہر طرح کی شفا ہے اور ہر طرح کی رہنمائی ہے اور ہر طرح کی راہ نمائی ہے اور ہر طرح کی پیشوائی ہے اور ہر طرح کی سرداری ہے اور ہر طرح کی بزرگی ہے اور ہر طرح کی بڑائی ہے اور ہر طرح کی عزت ہے اور ہر طرح کی شرافت ہے اور ہر طرح کی بلندی ہے اور ہر طرح کی اونچائی ہے اور ہر طرح کی برتری ہے اور ہر طرح کی فضیلت ہے اور ہر طرح کی خوبی ہے اور ہر طرح کی بھلائی ہے اور ہر طرح کی دانائی ہے اور ہر طرح کی حکمت ہے اور ہر طرح کی سچائی ہے اور ہر طرح کی راستی ہے اور ہر طرح کی درستی ہے اور ہر طرح کی سیدھی بات ہے اور ہر طرح کی روشنی ہے اور ہر طرح کی صفائی ہے اور ہر طرح کی تسلی ہے اور ہر طرح کی تشفی ہے اور ہر طرح کی شفا ہے اور ہر طرح کی رہنمائی ہے اور ہر طرح کی راہ نمائی ہے اور ہر طرح کی پیشوائی ہے اور ہر طرح کی سرداری ہے اور ہر طرح کی بزرگی ہے اور ہر طرح کی بڑائی ہے اور ہر طرح کی عزت ہے اور ہر طرح کی شرافت ہے اور ہر طرح کی بلندی ہے اور ہر طرح کی اونچائی ہے اور ہر طرح کی برتری ہے اور ہر طرح کی فضیلت ہے

			كَذَا فِي الْمُوَضَّحِ ۔	
۴	البقرة	۶	يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝	اے اسرائیل کی اولاد! میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے سارے جہان میں تم کو بڑا کیا اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آوے گا نہ اس کی سفارش سنی جاوے گی نہ بدلہ (یعنے روپیہ وغیرہ بطور فدیہ کے) منظور ہوگا نہ مدد ملے گی ۔
۴	″	۱۵	يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝	اے اسرائیل کی اولاد! میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے سارے جہان میں تم کو بڑا کیا اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے گا نہ اس کی طرف سے بدلہ منظور کیا جائے گا نہ سفارش کچھ فائدہ دیگی نہ مدد ملے گی ۔
۶	المائدة	۱	اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۝	آج میں نے تمہارا دین پورا کر دیا اور تم پر اپنا احسان تمام کیا اور دین اسلام کو تمہارے لیے پسند کیا ۔
″	″	۲	وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝	اور اللہ تعالے نے جو احسان تم پر کیا ہے اسکو اور اس اقرار کو جو پکا کر کے تم سے لیا یاد کرو جب تم نے کہا تھا ہم نے سنا اور مانا اور اللہ سے ڈرو (اپنا اقرار نہ توڑو) کیونکہ اللہ تو دلوں کی بات جانتا ہے (تو کھلی بات کیوں کر نہ جاوے گا)
″	″	۷	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝	مسلمانو! اللہ تعالے کا وہ احسان تم پر یاد کرو جب کچھ لوگوں نے تم پر ہاتھ چلانا چاہا تھا پھر اللہ تعالے نے ان کا ہاتھ تم سے روک دیا اور اللہ تعالے سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ تعالی ہی پر بھروسا رکھنا چاہیے ۔
″	″	۲۰	وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَاۗءَ	جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا بھائیو اللہ نے جو تم پر احسان کیا اسکو یاد کرو اس نے تم میں کئی نبی پیدا کیے اور تم کو

ف۱ اسرائیل کے معنے عبد اللہ ہے یہ لقب ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کا اور یہود یوں کی قوم ہے اسی لقب سے منسوب ہے ف۲ اپنے باپ دادوں پر تجھے بڑے احسان کیے تھے ف۳ وقت پیغمبر کے باپ دادوں کو وہ لوگ یہود کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں کچھ نہیں ہمارے باپ دادے پیغمبر تھے وہ ہم کو چھڑا لیں گے اس لئے انکا ڈر نکالا اور فرمایا کہ قیامت کا دن ایسا ہوگا کہ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی اگر ایک کا حال دوسرا نہ پوچھے گا تو وہ کافر کے کچھ کام نہ آوے گا اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کافر کے لئے سفارش منظور نہ ہوگی اور مسلمان گنہگاروں کے لئے تو ہمارے پیغمبر صلعم اور اولیاء اور شہداء سفارش کرینگے مگر اس حال اللہ کے حکم اور مرضی سے ہوگا اس آیت کی تفسیر پہلے گذر چکی ہے ف۴ وقت اس کی یہی تفسیر ہے گذر چکی ہے اور مطلب کھلا ہے ف۵ کہ بنی اسرائیل کے جو حال بیان کئے جاتے تھے اب وہ ختم ہوتے ہیں تو آخر کلام پر ان کو تنبیہ کر دی گئی ہے کہ خدا کے احسان سے بیباک ہوں اور اپنے کاموں پر غور کریں ف۶ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے شان نزول میں روایت ہے کہ آنحضرت صلعم اکاسی دن اور زندہ رہے اور اس دن وہ آیت اتری اس دن عید تھی اور جمعہ کا دن تھا یہود و نصاریٰ کی یہ عید بھی ہے اور یہود کی بھی اس حال عید تھی اور نصاریٰ اس دن عید کرتے تھے اس آیت کے اترنے سے پہلے کسی ایک دن میں نہ دو دین کو پورا کیا تھا نہ دو نعمتوں کو اس کے احسان اور فضل اور کرم اور عنایت اور بندہ نوازی کے ساتھ پورا کیا تھا اس لئے اس دن کی بڑی عظمت ہوئی اور اس دن کی تعظیم کا حکم ہوا ف۷ اس حکم کی تعمیل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس دن کی خوشی کی تھی اور اس دن کو عید کا دن ٹھہرایا تھا ف۸ اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کے بہت سے قول ہیں ہم نے ان میں سے وہ قول لکھا ہے جو سب سے زیادہ صحیح ہے ف۹ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلعم کے صحابہ کا ایک گروہ بنی نضیر کے یہودیوں کے پاس گیا تھا کہ ان سے کچھ مدد لیں اس وقت بنی نضیر نے آنحضرت صلعم کو شہید کرنے کا ارادہ کیا تھا اللہ تعالے نے آپ کو اطلاع دے دی آپ وہاں سے چلے آئے اور یہ آیت اتری ف۱۰ اس آیت کی تفسیر میں بہت سے قول ہیں ہم نے ان میں سے وہ قول لکھا ہے جو سب سے زیادہ صحیح ہے

			اَحْسَنِ الْخٰلِقِيْنَ ۝	سے، بادشاہ بنادیا اور علم کو وہ دیا جو دنیا جہان میں کسی کو نہیں دیا ہے
۸	الاعراف	۱۰	وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝	(آدمیو) ہمنے تم کو زمین میں جگہہ دی اور اسی میں تمہاری گذران کے سامان بنائے تم بہت کم شکر کرتے ہو
۷	"	۲۶	يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝	(۱۰) اے آدمیو، ہمنے تمپر کپڑا اتارا جو تمہاری شرمگاہ کو چھپاتا ہے اور نہاؤ کا سامان اور پرہیزگاری کا لباس یہ (سب سے) بہتر ہے یہ اللہ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت لیں
۹	الانفال	۲۶	وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝	اور (۱۱) وہ وقت یاد کرو جب تم زمین (مکہ) میں تھوڑے سے تھے کمزور (یعنی ہجرت سے پہلے) تم ڈرتے تھے کہیں (کافر لوگ) تمکو اچک نہ لیجائیں پھر اللہ تعالیٰ نے تمکو جگہہ دی اور (مدد کے دن) اپنی مدد سے تمکو زور دیا اور تمکو حلال چیزیں کھانیکو دیں اسلیے کہ تم شکر کرو۔
۱۳	ابراھیم	۵	وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ	اور (۱۲) اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گنو تو پورا گن نہ سکوگے
۱۴	النحل	۱	وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۭ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	اور (۱۳) اس نے چوپایہ جانور کو پیدا کیا ان میں تمہاری جڑاول ہے اور بھی کئی طرح کے فائدے ہیں اور انمیں (کہ گوشت) کو کھاتے ہو اور تمکو ان سے رونق ہوتی ہے جب شام کو (چراکر) لاتے ہو اور جب صبح کو (چرانے) لیجاتے ہو اور یہ جانور تمہارے بوجھ ایسے (دور) شہر کو اٹھا کر لیجاتے ہیں کہ تم وہاں پہنچ ہی نہ سکتے مگر جان توڑ کر بیشک تمہارا مالک بڑی شفقت والا مہربان ہے اور اسی نے تمہاری سواری اور رونق کیلیے گھوڑوں اور خچروں اور گدہوں کو پیدا کیا اور وہ چیزیں پیدا کرتا ہے جنکو تم نہیں جانتے
۱۶	"	۲	وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اور (۱۴) اگر خدا تعالیٰ کی نعمتیں گننا چاہو تو ان کو پورا گن نہ سکوگے بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے
۱۶	"	۶۵	وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً	اور اللہ تعالیٰ ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین کو مرے بعد اس پانی سے جلایا بیشک (جو لوگ دل لگاکر) سنتے ہیں انکو لیے اس میں (خدا تعالیٰ کی قدرت کی) نشانی ہے اور (لوگو) تمکو چوپایہ جانوروں میں بھی

ف فرعون کے وقت میں بنی اسرائیل مصر میں بڑی ذلت اور خواری سے عرصہ کرتے اور غلاموں کی طرح فرعون کی قوم یعنی قبطیوں کی خدمت گاری کیا کرتے ۱۲ منہ

یعنی من وسلوی اترنا انہاے دشمنوں کو دم بھر میں تباہ کردینا ۱۲ منہ ف تم کو مالک اور متصرف بنایا ۱۲ منہ کہا نا پینا کما تا ۱۲ منہ .....

..... ف پہلے کپڑا پیدا کیا یا آسمان سے پانی اترتا ہے روئی پیدا ہوتی ہے اس سے کپڑا بنتا ہے لوگو کپڑا بھی آسمان ہی سے اترتا ہے ۱۲ منہ کوئی کام اب بے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ منہ زیب وزینت وسجاوٹ ۱۲ منہ اتارا مال واسباب ۱۲ منہ پرہیزگاری کا لباس خدا کے گناہوں سے بچنا یا خدا کا خوف دل میں ہونا یہ سب سے اچھا لباس ہے ۱۲ منہ ایک دم تباہ کریں ۱۲ منہ جیسے لوٹ کا مال جو تم سے پہلے کسی امت کو درست نہ تھا ۱۲ منہ جب انکی نعمتوں کا شمار نہیں ہوسکتا تو شکر کیونکر ہوسکے ۱۲ منہ

ف اونٹ گھوڑے خچر گدھے رہنے کے گھر بنانے ہوتے ہیں اور کپڑوں اور برتنوں اور ہتھیاروں سے طرح طرح کے سامان بناتے ہیں اور لڑائی سے بچاؤ کرتے ہیں اور کھانے کے کام آتے ہیں ۱۲ منہ ف اور ان سے کھیتی باڑی کا کام لیتے ہیں اور کبھی کبھی کھانے میں بھی آتے ہیں ۱۲ منہ ف شام کو جنگل سے چراکر لاتے ہو اور صبح کو پھر لیجاتے ہو ۱۲ منہ

ف جب کہ پہنچ نہ سکے تو پھر کیا کرتے ۱۲ منہ ف انہوں نے اسی آیت کو ان چیزوں کے حلال ہونے کی دلیل ٹھہرایا ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے یعنی ہر چیز حلال ہے جب تک کسی دلیل سے حرام ہونا ثابت نہ ہو ۱۲ منہ

وَدِيْمَ لَبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ وَ
مِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ
سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ وَاَوْحٰى رَبُّكَ
اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ
بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝ ثُمَّ
كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ
رَبِّكِ ذُلُلًا ۝ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ
مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۝ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ
ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۝ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ
الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۝ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى
بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۝ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا
بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ
فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۝ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ
جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَ
حَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۝ اَفَبِالْبَاطِلِ
يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۝
وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۱۱ النحل ۱۶
لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۝ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ
وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۝ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

سو ہے کا سو تم اسکے پیو [illegible] اور خون میں
ہم تمکو خالص (اپوٹ) دودھ پلاتے ہیں جو پینے والے اسکو مزے سے
(غٹغٹ) پی جاتے ہیں اور (اسی طرح) کھجور، انگور کے پھلوں سے
تم شراب بناتے ہو اور عمدہ کھانا جو لوگ عقل رکھتے ہیں انکو یہ اس میں
(خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور (اے پیغمبر) تیرے مالک نے
شہد کی مکھی کو سکھلایا کہ پہاڑوں اور درختوں اور چھتوں میں گھر
بنا (یعنی چھتے لگا) پھر ہر قسم کے پھل اور پھول چوستی پھر (تو مکھی)
اپنے مالک کے آسان رستوں میں چلی جا اور (چھتے میں داخل ہو جا)
اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز نکلتی ہے (یعنے شہد) اسکی طرح طرح کے
رنگ ہیں اس میں لوگوں کی تندرستی (شفا) ہے جو لوگ غور کرتے ہیں انکے
لیے اس میں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور (لوگو) اللہ ہی نے تم کو پیدا
کیا پھر وہی تمہاری جان نکالتا ہے اور تم میں سے کوئی کوئی نکمی (خراب)
عمر کو پہونچ جاتا ہے اسلیے کہ (بہت کچھ) جاننے کے بعد پھر کچھ نہ جانے
بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے قدرت والا (سب کچھ کر سکتا ہے) اور اللہ نے
تم میں سے ایک کو دوسرے سے زیادہ روزی دی ہے پھر جنکو زیادہ روزی
ملی ہے وہ اپنی روزی اپنے غلاموں کو دینے والے اور غلاموں کو مال
و دولت میں اپنے برابر کرنیوالے نہیں کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کو منکر
ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تم ہی میں سے تمہاری بیبیوں کو بنایا اور تمہاری
بی بیوں سے تمہارے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کیے (یا بیٹیاں یا سسرالی
رشتہ دار) اور تم کو مزیدار چیزیں کھانے کو دیں کیا یہ لوگ جھوٹ کو
(بتوں کو) مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احسان کو نہیں مانتے
اور (لوگو) اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا (اسوقت)
تم کچھ نہیں جانتے تھے اور تمکو (سننے کیلیے) کان دیے اور (دیکھنے کو)
آنکھیں دیں اور (سوچنے کو) دل دیے اسلیے کہ تم شکر کرو کیا ان

			أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّن بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُم مِّن جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ۝ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ ۝			لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا وہ ادھر بیچ آسمان میں حکم کے تابع (اللہ کے) ہیں، اللہ تعالیٰ ہی انکو سنبھالتا ہے بے شک جو ایماندار ہیں انکے لیے اس میں (ایک قدرت کی) نشانی ہے اللہ نے تمہارے گھروں کو تمہارے لیے ٹھکانا بنایا اور چوپائے جانوروں کی کھالوں سے تمہارے لیے ڈیرے بنائے جب تم سفر میں کوچ کرتے ہو اور جب ٹھہرتے ہو تو انکو ہلکا پھلکا پاتے ہو اور انکی اون اور روئیں اور بالوں سے کئی طرح کے سامان اور کام کی چیزیں ایک وقت تک اور اللہ تعالیٰ نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں سے تمہارے لیے سایے بنائے اور پہاڑوں میں تمہارے رہنے کے غار اور تمہارے لیے ایسے کرتے بنائے جو تمکو گرمی (اور سردی) سے بچاتے ہیں اور (لوہے کی) کرتے جو تمکو لڑائی میں تمہاری (مار سے) بچاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسطرح اپنا احسان تمپر پورا کرتا ہے اسلیے کہ تم اسکا حکم مانو پھر اگر یہ لوگ (اتنا سمجھانے پر بھی) نہ مانیں تو تیرے ذمے کھول کر (اللہ تعالیٰ کا حکم) پہونچا دینا ہے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو (خوب) پہچانتے ہیں پھر انکو نہیں مانتے اور ان میں اکثر ناشکرے ہیں
۱۷	الحج ۲۲	۸	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً ۚ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝	(اے دیکھنے والے) کیا تو نے نہیں دیکھا زمین سوکھی پڑی ہے اسپر آسمان سے پانی برسایا تو پھر زمین زندہ ہو کر سرسبز ہو جاتی ہے بیشک اللہ مہربان (اور باریک بین) ہے خبردار ہے
۱۸	″	۹	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَن تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝	کیا تو نے (اے دیکھنے والی) نہیں دیکھا کہ اللہ نے زمین میں جتنی چیزیں ہیں تم لوگوں کے بس میں کر دی ہیں اور کشتی کو بھی (تمہارے) بس میں کر دیا ہے جو اللہ کے حکم سے سمندر میں چلتی ہے اور آسمان کو زمین پر گرنے سے بھی وہی روکتا ہے مگر جب حکم ہو تو وہ اور بات ہے بیشک اللہ لوگوں پر بڑا پیار کرنے والا (شفقت کرنیوالا) مہربان ہے
۱۸	المؤمنون ۲۳	۱	وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ ۝ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ	اور ہمنے تمہارے اوپر سات رستے (یعنے سات آسمان) بنائے اور ہمنے جو چیز بنائی ہے اس سے ہم بے خبر نہیں ہیں اور ہمنے ایک اندازے کے ساتھ آسمان سے پانی برسایا پھر زمین میں اسکو ٹھہرا رکھا اور ہم اس پانی کو اڑا لیجانے

			وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۝ فَاَنْشَاْنَا	تو ہو سکتا ہے پھر اُس پانی سے ہم تمہارے لیے کھجور اور انگور
			لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ لَكُمْ فِيْهَا	کے باغ اُٹھائے تم کو ان باغوں میں سے بہت سے میوے ملتے ہیں
			فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَشَجَرَةً	اور انہی پر تمہاری گذر ہے[۱۱] اور وہ درخت جو طور سینا (پہاڑ)
			تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ	میں (بہت) نکلتا ہے جو تیل لیکر اگتا ہے اور کھانے والوں کے
			وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ۝ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ	لیے سالن (اس کے تیل میں روٹی ڈبو کر کھاتے ہیں) اور (تمکو
			لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ	تمکو چاہئے جانوروں میں غور کرنا چاہیے انکے پیٹوں میں سے ہم تم کو
			فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝	پلاتے ہیں[۱۲] اور ان سے تمکو (اور بھی) بہت سے فائدے ہیں اور ان فائدوں
			وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝	میں سے ایک یہ ہے) انہیں پر تم کہاتے ہو اور اونٹ اور کشتیوں پر لدے پھرتے ہو[۱۳]
۲۰	النمل	۷	اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ	کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا (نہیں سمجھا) ہمنے رات انکے آرام کے لیے بنائی
			النَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ	اور دن کو سوجھا نیوالا بنایا (اسکی روشنی میں ہر چیز سوجھ پڑتی ہے) بے
			لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝	شک جو لوگ ایماندار ہیں انکے لیے دن اور رات میں نشانیاں ہیں[۱۴]
۲۱	العنكبوت	۷	اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ	کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہمنے (انکا شہر مکہ) امن والا حرم بنایا اور انکے
			النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ ۝	آس پاس (حرم کے باہر) لوگ لٹ جاتے ہیں کیا یہ لوگ جھوٹی بات (شرک) کا
			وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ۝	تو یقین کرتی ہیں اور اسکی سچی نعمت (آنحضرتؐ کی نبوت) کو نہیں مانتے
۳۲	السجدة	۳	اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ	کیا ان لوگوں نے اس پر بھی نظر نہیں کی کہ ہم پانی (کو ابر) کو اجاڑ چٹیل زمین
			الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ	کیطرف ہانک لیجاتی ہیں پھر ہمیں سے کھیتی نکالتے ہیں جسمیں سے انکے جانور اور وہ خود بھی
			وَاَنْفُسُهُمْ ۭ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ۝	کھاتے ہیں کیا ان لوگوں کو آنکھ نہیں (اللہ کی قدرت نہیں دیکھتے)
۳۳	الاحزاب	۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	اے ایمان والو اللہ تعالےٰ نے جو تم پر احسان کیا اس کو یاد کرو جب
			اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا	(چار طرف سے کافروں کے) لشکر تم پر ٹوٹ پڑے پھر بھیجے اُن پر
			وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ	آندھی بھیجی[۱۵] اور وہ (فرشتوں کے) لشکر بھیجے جن کو تمنے نہیں
			بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝	دیکھا اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا تھا[۱۶]
۳۵	فاطر	۱	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ	لوگو اللہ تعالیٰ کا جو احسان تم پر ہے اسکو یاد کرو بھلا اس کے سوا
			هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ	کوئی اور بھی پیدا کرنے والا ہے جو آسمان اور زمین سے تم کو
			السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝	روزی[۱۷] دیتا ہے کوئی معبود نہیں اسکے سوا پھر تم کدھر اُلٹے جا رہے ہو[۱۸]

[۱۱] اور کھانے کی چیزوں سے کہا کر بس رہے ہو۔ [۱۲] یعنے دودھ یا انکے پیٹوں میں جو اور طرح طرح کی چیزیں مثلاً کھال پوستین چربی لید گوبر وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اس میں سے ہم صاف دودھ نکال کر پلاتے ہیں۔ [۱۳] اور انہیں سے بعضوں کو کھاتے ہو۔ [۱۴] یعنے آنکھ والے جانتے ہیں رات میں دن سے فائدے ہیں آگے بیان ہے دن کے فائدوں سے سب کاموں کی جڑ روشنی ہے اسی کی بدولت آنکھ کام کرتی ہے۔ [۱۵] یعنے آندھی کا کام اُٹھا لیا جاتا ہے گرد و پتے خاندے تھے انکا گوشمار مردود آدمی کی نذر ہے اور انکی چیرہ دستی ہے اس لئے ہوا کو کیا وہ دیکھ سکتے ہیں کہ جو خدا ایسا قادر مطلق ہے کہ روشنی سے اندھیرا اور اندھیرے سے روشنی کو دور کر دیتا ہے دہوپ کے بعد پھر چھاؤں بھی کر سکتا ہے وہ فقط ہوا کو نہیں بلکہ وہ لشکر بھیجے آنکھوں میں خاک ڈالنے والے اور دل پر خوف و خشیت کا غلبہ کرنے والے جس میں بڑے بڑے جوانمرد بہادر لوگوں کے ہوش و حواس جاتے رہے اور ہیبت سے کانپنے لگے کہ موت سامنے آ گئی۔ [۱۶] یعنے جو کافر لشکر مدینہ پر چڑھا لایا تھا اور جو مدینہ والوں میں سے بنی قریظہ اور بنی نضیر نے بیوفائی کی تھی یہ دونوں سامانوں پر نہایت تنگ تھا اللہ نے ہوا کو حکم دیا اس نے کافروں کے خیمے وغیرہ سب سامان اڑا دیئے ایک ہنڈیا رہنے نہ دی کے لئے اترے انہوں نے کافروں کے گھوڑے کھول دیئے چراگاہ کو بھاگ گئے اونٹ بدحواس ہو کر جدھر سینگ سمائے بھاگ گئے۔ [۱۷] آسمان سے پانی برسانے زمین سے اگانے کا فقط اس کے سوا کوئی دعویدار نہیں تم نے بھی سمجھ لیا ہو گا۔ [۱۸] پھر تم کدھر اُلٹے جا رہے ہو۔

۲۲	فاطر	۴	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ	(آیہ) دیکھنے والے کیا تو نے نہیں دیکھا اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس پانی سے کئی رنگ کے پھل اگائے اور اسی طرح پہاڑوں میں گھاٹیاں بنائیں (یا طبقے) کچھ تو ان میں سفید ہیں اور سرخ کئی رنگ کی اور کچھ کالے بھجنگ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں طرح طرح کے رنگ ہیں اور ان کے لیے یہ زمین نشانی ہے جب پانی برسا کر اس کو جلایا اور اس میں سے اناج نکالا یہ لوگ اسی میں سے کھاتے ہیں اور زمین میں ہم نے کھجور اور انگور کے باغ لگائے اور اس میں (پانی کے) چشمے بہائے اس لیے کہ یہ لوگ اس کا میوہ کھائیں اور میوہ اللہ کے ہاتھوں سے نہیں بنایا کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے اور ایک نشان ان کے لیے یہ ہے کہ ہم نے انکی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں لادا اور ہم نے انکے لیے کشتی کی طرح ایک اور چیز بنائی ہے جس پر وہ سوار ہوتے ہیں اور اگر ہم انکو ڈبو دیں تو کوئی انکی فریاد سننے والا نہیں اور نہ انکو بچا سکے الا مگر ہماری ہی مہربانی ہو اور ایک وقت تک ہم انکو دنیا کے مزے اٹھانے دیں
۲۳	یٰسٓ ۳۶	۳	وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝	(آیہ) اور ان کے لیے مردہ زمین نشانی ہے جسکو ہم نے جلایا اور اس میں سے اناج نکالا یہ لوگ اسی میں سے کھاتے ہیں اور زمین میں ہم نے کھجور اور انگور کے باغ لگائے اور اس میں (پانی کے) چشمے بہائے اس لیے کہ یہ لوگ اس کا میوہ کھائیں اور میوہ اللہ کے ہاتھوں سے نہیں بنایا کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے
〃	〃	〃	وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝	(آیہ) اور ایک نشان ان کے لیے یہ ہے کہ ہم نے انکی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں لادا اور ہم نے انکے لیے کشتی کی طرح ایک اور چیز بنائی ہے جس پر وہ سوار ہوتے ہیں اور اگر ہم انکو ڈبو دیں تو کوئی انکی فریاد سننے والا نہیں اور نہ انکو بچا سکے الا مگر ہماری ہی مہربانی ہو اور ایک وقت تک ہم انکو دنیا کے مزے اٹھانے دیں
〃	الزمر ۳۹	۲	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ	(آیہ) دیکھنے والے کیا تو نہیں دیکھتا اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین میں اسکے چشمے چلا دیئے پھر اس پانی سے رنگ برنگ کھیتی نکالتا ہے پھر جب وہ پک جاتی ہے تو اسکو دیکھتا ہے زرد ہو گئی پھر اللہ نے اسکو سکھا کر چورہ چورہ کر دیا ہے ان باتوں میں عقلمندوں کو بڑی نصیحت ہے
۲۱	لقمٰن ۳۱	۴	اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝	(دیکھنے والے) کیا تو نہیں دیکھتا کہ سمندر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاز چلتے ہیں اس سے مطلب یہ ہے کہ تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھلائے بیشک اس میں ہر صبر اور شکر کرنیوالے کے لیے نشانیاں ہیں
۲۵	الشوریٰ ۴۲	۴	وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝	اور اسکی نشانیوں میں سے جہاز ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح

(۱) یعنی سفید اور سرخ یعنے کچھ سفید گلابی ۱۲ (۲) یعنے ہم مردوں کو بھی جلا دیتے ہیں اس سے نوع انسانی کی بقا ہوتی ہے وہ تمام قسم کے جانوروں اور انسان سے بھری ہوئی ہے اور ہر ایک کشتی بھی مراد ہو سکتی ہے اس میں آدمی کی اولاد سوار ہو کر سفر کرتی ہے ۱۲ (۳) اس سے اونٹ مراد ہے یا ہر جانور ۱۲ (۴) یہ بات ہے وہ ڈبونے سے بچ سکتی ہیں ۱۲ (۵) وہ پانی ایک جگہ سے بہتا ہوا دوسری جگہ گیا ۱۲ (۶) کوئی زرد کوئی سبز کوئی سرخ کوئی سفید ۱۲ (۷) یہی حال آدمی کا بھی ہے کہ ہوتا ہے جوان ہوتا ہے پھر بوڑھا کمزور ہوتا ہے پھر بوڑھا پھوس ہو کر مرجاتا ہے اور دنیا کی بھی یہی حال ہے اس میں کسی بات کو قرار نہیں ایک قوم ابھرتی ہے پھر کمال پر پہنچتی ہے پھر تباہ ہو جاتی ہے کھیتیاں بالکل سٹ جاتی ہیں اب دوسری قومیں پھلنے لگتی ہیں ۱۲ (۸) اگر پانی ہوا کی طرح ہلکا ہوتا تو ہر چیز اس میں ڈوب جاتی کشتی چل نہ سکتی نہ جہاز ۱۲ (۹) یعنے مومن کے لئے یہ گناہ سے صبر کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرنا ہے ۱۲ (۱۰) یعنے بڑے بڑے بادبانی جہازوں سے سمندر میں پہاڑ نما نظر آتے ہیں (۱۱) اس میں دلیل ہے اس کی طرف اشارہ ہے جو اخیر زمانے میں ایجاد ہوئی یعنے بھاپ کی کشتیوں کی طرف ۱۲

			إِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ۝ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝			وکھلائی دیتے ہیں اگر وہ چاہے تو ہوا کو تمہاری پہریہ (بادی) جہاز سمندر کی پیٹھ پر کھڑے رہجائیں بیشک ان (جہازوں) میں ہر صبر اور شکر کرنیوالے (بندے) کے لیے نشانیاں ہیں یا اگر وہ چاہے تو جہاز والوں کے اعمال کی سزا میں انکو تباہ کردے اور بہتوں کو معاف کردے (بچادے) اور اسلیے کہ وہ لوگ جو ہماری نشانیوں میں جھگڑتے ہیں یہ جان لیں کہ (اب) بھاگنے کا انکو کوئی رستہ نہیں
۲۷	النجم ۵۳	۳	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۝	پھر (اے آدمی) اپنے پروردگار کی کس کس نعمت میں شبہ کریگا
″	الرحمٰن ۵۵	۱۳	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝	تو (جنو اور آدمیو) تم دونو اپنے مالک کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے
″	الواقعہ ۵۶	۵۸ تا ۷۲	اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝	بھلا دیکھو تو جو نطفہ تم میں سے نکلتا ہے تم اس کو بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں
″	″	″	اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ۝ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ۝	بھلا دیکھو تو سہی تم جو اناج (وغیرہ) بوتے ہو کیا تم اسکو اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں اگر ہم چاہیں تو اناج پکنے سے پیشتر ہی) اسکو چورا چورا کردیں پھر تم یہ باتیں بناتے رہ جاؤ (رہ جائے) ہم تو ڈوب گئے (ہمارا پیسہ برباد ہوگیا) نہیں ہماری قسمت ہی پھوٹی ہے بھلا دیکھو تو سہی جو پانی تم پیتے ہو کیا تمنے اسکو ابر (بادل) سے اتارا یا ہمنے اتارا ہم چاہتے تو اسکو ایسا کھاری کردیتے جو زبان پر بھی نہ رکھا جاتا پھر تم (ہماری احسان کا) شکر کیوں نہیں کرتے بھلا دیکھو تو سہی آگ جسکو تم سلگاتے ہو کیا تمنے اس کا درخت بنایا یا ہمنے بنایا ہمنے (دنیا کی) آگ کو (دوزخ کی آگ) یاد دلانے اور مسافروں کے فائدے کے لیے بنایا ہے
″	الحدید ۵۷	۳	وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ	اور ہم ہی نے لوہا پیدا کیا جس سے (بڑی) لڑائی کا سامان بنتا ہے اور لوگوں کو (بہت) فائدے ہوتے ہیں
۳۰	عبس ۸۰	۱	فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝	آدمی کو چاہیے (اگر اپنی حقیقت پر غور نہیں کرتا تو) اپنے کھانے ہی پر نظر ڈالے (پہلے) ہمنے (اوپر سے) پانی برسایا پھر ہمنے بیج کو

(۱) جہاز میں جب کوئی مصیبت آتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور جب خوشی آتی ہے تو شکر کرتے ہیں مسلمانوں کو جہاز میں صبر اور شکر کا بہت موقع ملتا ہے ۱۲ (۲) تاکہ اسے بدلہ دینے کے لئے بہتوں کو ڈبو دے ۱۲ (۳) کہ تم ایک نعمت ہرگز ادا نہیں کرسکتے ہزاروں نعمتوں کا کون انکار کرسکتا ہے یہ آیت اکثر اوقات سورتوں میں آتی ہے سننے والے پر تعجب پڑھنے والا یہ آیت پڑھ کر تو یوں کہتا جائے لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد ۱۲ (۴) یعنی تم نطفہ بناتے ہو نطفہ کا بچہ کرنا ہمارا کام ہے کوئی دوا کھا کے بیٹے نر کیا چاہے تو لڑکی پیدا ہو ۱۲ (۵) تم نے ہماری تخلیق میں روزی میں کچھ دخل نہیں رکھا ہے ۱۲ (۶) ہماری قدرت کا انکار کرتے ہو ۱۲ (۷) مشرق و مغرب اور شام میں دو درخت ہیں جن کا کھلا رنج و رضا ہے آگ بنانا اگرچہ آگ کی منفعت عظیم اور مسافروں کو اسکی بہت ضرورت پڑتی ہے مگر اس سے بچنے اور دنیا کی آگ کو دوزخ کی آگ یاد دلانے کے لئے ۱۲ (۸) یعنی ابن عباس نے کہا ہے کہ حضرت آدم کے ساتھ جنت سے سندان اور سنسی اور چمٹا اترا تھا ۱۲ (۹) یعنی توپ و بندوق توپ وغیرہ ۱۲ (۱۰) جانور یعنی گیہوں جو وغیرہ سینکڑوں طرح کے کھانے اس سے بناتے ہیں ۱۲

		فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۙ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۙ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۙ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۙ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۙ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ؕ	طاقت دیکر زمین کو پھاڑ ڈالا پھر ہم ہی نے اس میں دانے اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجور اور گھنے گھنے باغ اور میوے اور چارہ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدے کے لیے	
		اَلتَّذْكِيْرُ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ وَالْاُمَمِ الْمَاضِيَةِ ۱۰	باب اللہ تعالیٰ کی نشانیوں اور اگلی امتوں کی تباہی کا بیان	
۲	البقرۃ ۲۰ ۱۶۴	اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۖ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝	بیشک عقلمندوں کے لیے آسمان اور زمین کی پیدائش پر اور رات دن کے ادلے بدلے پر اور کشتیوں میں جو لوگوں کا فائدہ کا سامان لیکر سمندر میں چلتی ہیں اور مینہ میں جسکو اللہ نے آسمان سے برسایا پھر مرے پیچھے زمین کو اس سے جلا دیا یعنے تر و تازہ کیا) اور سب قسم کے جانوروں کو اس میں پھیلایا۔ اور ہواؤں کے پھیرنے میں اور بادل (ابر) میں جو آسمان اور زمین کے درمیان حکم کا تابع ہے (خدا تعالیٰ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں۔	
۳	آل عمران ۲۰ ۱۹۰	اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۙ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ	بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے آنے جانے میں عقلمندوں کے لیے (اس کی قدرت کی) نشانیاں ہیں جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے (ہر حالت میں) یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (کہ)	
۳	〃 ۲	قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً	تمہارے (سمجھنے کے) لیے ایک بڑی نشانی (خدا کی قدرت کی) ان دو فوجوں میں ہو چکی ہے جو (بدر کے دن) بھڑ گئی تھیں ایک فوج تو اللہ کی راہ میں لڑتی تھی اور دوسری منکروں کی تھی وہ آنکھوں سے انکو اپنے سے (یا اپنے سے) دونا دیکھتے تھے اور اللہ جسکو چاہے اپنی مدد سے زور دیتا ہے جو لوگ عقل	

فک اپنے اول معنی میں ایک کے بعد دوسرا ہے ۱۲ فک جب آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کی صفت بیان کی تو مشرک کہنے لگے اچھا اگر وہ خدا ایک ہی خدا ہے اُسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو ہم کو کوئی نشانی دکھلاؤ تب ہم تیری باتیں مانیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی آٹھ نشانیاں بڑی بڑی بتلائی گئیں ہیں اگر کوئی شخص ذرا بھی اپنے عقل سے کام لیوے اور غور کرے تو بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اس عالم کا بنانیوالا اور سارا کارخانہ چلانیوالا بجز اُس سچے اور برحق خدا کے کوئی دوسرا نہیں ہے اور وہی پوجا پاٹ کے لائق ہے رات دن کا ایک پیچھے ایک آنا جانا یعنے رات کا دن میں اور دن کا رات میں داخل ہونا ہے دن آگے ہے تو رات رخصت ہوتی ہے اگر ہمیشہ دن رہتا یا ہمیشہ رات رہتی تو زندگی دوبھر ہو جاتی ہمارا کبھی ایک پہر کبھی دو پہر کبھی پہلی کبھی دوسری رات کہنا کچھ ٹھکانہ نہیں ہے ۱۲ فلک سے مراد مطلق فلک ہے جو سونے کا دروازہ ہوا میں ہے کہ انسان یا کوئی جان تین حالتوں میں رہتا ہے یا کھڑا ہوگا یا بیٹھا یا لیٹا ۱۲ فلک جہاں تک انسانی نظر پہنچ سکتا ہے نیلی نیلی چھتوں کو کہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ بنا اغلظ ۱۲ فلک اپنی رضامندی کے لئے ۱۲ فلک اپنے باوجود کہ جنگ بدر میں مسلمان تین سو تیرہ تھے اور مکا ایک ہزار کے لشکر سے مقابلہ تھا اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے کافروں کی آنکھوں میں یہ دکھلایا کہ مسلمان اُنسے بیسے کافروں سے دوچند یعنے دو بار کے قریب ہیں یا بھلے مسلمان تھے اس سے دوچند ہونا چاہیئے تھا یہ تین سو تیرہ کا دونا ہے ۱۲

			لِأُولِي الْأَبْصَارِ ۝	کی عبرت رکھتے ہیں انکو اسمیں (یعنے اس واقعہ میں) بیشک بڑی عبرت ہوگی
۴	آل عمران	۱۳	قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝	تم سے پہلے بہت سے واقعے گذر چکے ہیں تو زمین کی سیر کرو۔ دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا
۷	الانعام	۱	أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَ أَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَ جَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ	کیا ان لوگوں نے (یعنے مکہ کے کافروں نے) یہ نہیں دیکھا کہ ہمنے انسے پہلے کتنی امتوں کو تباہ کر دیا جنھے انکو زمین میں ایسا جمایا تھا کہ ویسا تم کو نہیں جمایا اور آسمان سے انپر موسلا دھار مینہ برسایا اور انکے نیچے نہریں بہا دیں آخر انکے گناہوں کی سزا میں ہمنے انکو غارت کر دیا اور انکے بعد دوسری امت پیدا کی
۷	"	۲	ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝	(اے پیغمبر) کہدو زمین میں تو پھر دوڑ پھر (کر دیکھ لو) پھر (یا سمجھ لو) پیغمبروں کو جھٹلانیوالوں کا کیا انجام ہوا
۸	الاعراف	۱	وَ كَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ قَائِلُونَ ۝ فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا إِلَّا أَنْ قَالُوا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝	اور کتنی بستیاں جنھیں ہمنے انکو کھپا مارا (تباہ) کرنا چاہا تو ہمارا عذاب انپر رات کو یا دن کو پڑی سو رہے تھے تو جسوقت ہمارا عذاب انپر آن پہنچا کچھ نہ کہہ سکے مگر یہی کہنے لگے بیشک ہم گنہگار تھے
۹	"	۱۸۳	أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ وَ أَنْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ۝	کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی بادشاہت (یا انتظام) میں اور اللہ تعالے نے جو چیزیں پیدا کی ہیں ان میں غور نہیں کیا اور نہ اس میں کہ شائد انکی موت آگئی ہو تو اسکے بعد پھر کس بات پر ایمان لائیں گے
۱۰	التوبہ	۹	أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَ عَادٍ وَ ثَمُودَ وَ قَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَ أَصْحَابِ مَدْيَنَ وَ الْمُؤْتَفِكَاتِ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝	کیا انکو (منافقوں) کو انکی خبر نہیں پہونچی جو انسے پہلے گذر چکے ہیں نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ابراہیم کی قوم اور مدین والے (شعیب کی قوم) اور الٹی بستیوں والے (لوط کی قوم) انکے پاس انکے پیغمبر کھلی نشانیاں لیکر آئے پھر اللہ نے انپر ظلم نہیں کیا لیکن یہ لوگ (خود) اپنے اوپر آپ ظلم کرتے تھے
۱۱	یونس	۲	وَ لَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ	اور تم سے پہلے ہمنے کتنی قوموں کو جب وہ ظالم بنگئے غارت کر دیا اور انکے پیغمبر انکے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے اور

نہ اور وہ سمجھ لیں گے کہ نفع اور شکست اللہ کے ہاتھ میں ہے لشکر کے زیادہ اور کم ہونے سے کچھ نہیں ہوتا ۱۲ سورہ بقرہ میں سود کا بیان آگیا تھا کیونکہ وہ بھی ایک لڑائی ہے اللہ اور رسول سے اب پھر جہاد کا بیان شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمانو تم کو جو جنگ احد میں شکست ہوئی تو یہ خیال کر دا اور ہمت نہ ہارو اگر تم ملکوں میں پھرو تو تم کو معلوم ہو جاویگا کہ تم سے پہلے بڑے بڑے واقعات گذرے ہیں اور پیغمبر اور انکے ساتھی ایمان لانے والوں نے اپنے دشمنوں سے سخت سخت تکلیفیں اٹھائیں ہیں لیکن آخر میں تم ہی غالب رہے اور پیغمبر کے مخالف اور جھٹلانے والے مغلوب اور تباہ ہو گئے اب بھی ایسا ہی ہوگا اور انجام کار یہ مشرک اللہ کا فر مغلوب ہو گئے گو ایک آدھ لڑائی میں وہ غالب ہو گئے اس آیت میں یہ حکم ہے کہ زمین کی سیر کرو یہ بطور استحباب کے ہے نہ وجوب کے اور بہت سے بزرگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرتیں دیکھنے کے لئے دنیا میں سیر و سیاحت کی ہے ۱۲ منہ نوح کی قوم عاد کی قوم ثمود کی قوم ۱۲ وقت اللہ نے انکو تم سے زیادہ قوت اور طاقت دی تھی ۱۲ وقت یعنی بارش کی انکے ملک میں بہت افراط تھی بارش بھی اچھی ہوتی تھی اور زمین بھی اچھی تھی نہریں اور کھیتی جاری تھے ۱۲ وقت اللہ جل جلالہ کا قاعدہ دنیا میں یہی ہے کہ ایک قوم کو بڑھاتا ہے خوب بڑھا کر تا ہے مال دولت دیتا ہے پھر جب انمیں فساد اور شر پیدا ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم (رکوع) کو چھوڑ دیتی ہے تو اسکو تباہ و برباد کر کے دوسری قوم کو حکومت دیتا ہے پھر انکے اعمال دیکھتا رہتا ہے اسیطرح قیامت تک ہوتا رہیگا ۱۲ منہ یعنی فرعونیوں کی سرتوڑ کر دیا عقل کا گھوڑا دوڑا سوچو وہ شوکت تباہ و برباد ہو گئے کہ نام و نشان باقی نہ رہا ۱۲ منہ ان بستی والوں پر ۱۲ منہ یعنے ظلمت میں ایک ہی ایسا اللہ کا عذاب آن پڑا یہ بہت سخت اور ہولناک ہوتا ہے کافروں کو ڈرانا منظور ہے کہ ایمان لائیں پر ضرور نہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب آپڑنا کوئی مقرر وقت انکو معلوم نہیں ہے ۱۲ منہ یعنے ٹھہرا کر کم کرتے دھرتے ہیں نپٹ ہی سولہ آنکے کا اپنے تئیں وہ کاروبار کرنے لگے اور اللہ کے ساتھ شریک بنانے لگے اور دوسرے معبود انکو بالکل ہیچ ہیں مگر اللہ کا اختیار کیا کہا ہے ۱۲ منہ

			وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝	وہ ایمان لانے والے نہ تھے ہم گنہگار لوگوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں پھر انکے تباہ ہونے کے بعد ہمنے تمکو اُن کا جانشین بنایا اسلیے کہ ہم دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو
۱۱	یونس	۱۰	قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِي الْآيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ۝	(اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہہ (ذرا) دیکھو تو آسمان اور زمین میں کیا کیا (نشانیاں ہیں) اور جن کی قسمت میں ایمان نہیں انکو نہ نشانیوں سے کچھ فائدہ ہوتا ہے نہ ڈرانیوالوں سے
۱۲	ھود	۱۰	فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ۝	تو اُن قوموں میں جو تمسے پہلے گذر چکیں ایسے اچھے لوگ کیوں نہ پیدا ہوئے جو ملک میں فساد مچانے سے منع کرتے رہتے مگر تھوڑے سے اُنکو ہمنے بچا دیا اور ظالم لوگوں نے تو وہی (دنیا کے) مزے اختیار کیے جن میں مست ہو رہے تھے اور وہ بدکار (قصوروار) تھے
۱۳	یوسف	۱۲	وَكَأَيِّن مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ۝	اور آسمان اور زمین میں تمہاری نشانیاں ایسی ہیں جنپر لوگ گذرتے رہتے ہیں (انکو دیکھتے رہتے ہیں) اور ادھر خیال ہی نہیں کرتے
۱۳	الرعد	۶	أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ	کیا یہ لوگ (کافر) ملک میں نہیں پھرے (اگر پھرتے) تو (آنکھ سے) دیکھ لیتے کہ اگلے لوگوں کا انجام کیا ہوا
۱۳	الرعد	۶	أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ	کیا یہ (مکے کے) کافر نہیں دیکھتے کہ ہم (کفر کی) زمین سب طرف سے کم کرتے چلے آرہے ہیں
۱۴	ابراھیم	۴	أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝	کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہونچی جو تمسے پہلے گذر چکے ہیں نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور انکے بعد والے جنکو اللہ ہی جانتا ہے انکے پاس انکے پیغمبر نشانیاں لیکر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنے منہ تک پہنچایا اور کہنے لگے ہم تو جو تم دیکر بھیجے گئے ہو اسکو نہیں مانتے اور جس دین کی طرف تم ہمکو بلاتے ہو اس میں ہم کو ایسا شک ہے جس سے دل ہی نہیں جمتا
۱۴	الحجر	۱	وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُومٌ ۝ مَّا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا	اور ہمنے جس بستی کو تباہ کیا اسکی مدت لکھی ہوئی (ان کی) کوئی قوم اپنی میعاد سے (جو اللہ نے مقرر کر رکھی ہے) نہ آگے بڑھ سکتی

ف۱ اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں پر مہر کر دی تھی ف۲ اگر تم بھی انہیں کی طرح ظلم اور گناہ پر کمر باندھ لوگے تو تمہاری بھی تباہی رکھی ہوئی ہے ف۳ اور اللہ تعالیٰ کی عذاب سے ہلاک ہونیں ف۴ شرک اور کفر اور گناہ پھیلانے ف۵ جو ایسے لوگ ان میں ہوئے تھے ف۶ عذاب آنے وقت ف۷ اور آخرت کا خیال تک نہ کیا ف۸ اپنے مزے ہی وہ اختیار کیئے جو گناہ تھے اور منع تھے آخر اُنپر عذاب اترا اس آیت سے نکلتا ہے کہ جس قوم میں اچھے لوگ کثرت سے ہوں اور برائی اور گناہ سے روکتے رہیں تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سب محفوظ رہتے ہیں ف۹ جنہوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا ف۱۰ انکے تمام حالات سے وہی واقف ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا جو لوگ حضرت آدم علیہ السلام تک نسب لگاتے ہیں وہ جھوٹے ہیں عروہ رحمہ اللہ نے کہا معدبن عدنان کے پرے کوئی نہیں جانتا کون لوگ تھے ف۱۱ مگر غصہ کے مارے ہاتھ کاٹنے جیسے جاہلوں کا دستور ہوتا ہے ف۱۲ یا شک ہی لینے بہت شک۔ بعضوں نے کہا اُن میں دو فریق ہو گئے تھے ایک تو وہ جو یقیناً پیغمبروں کو جھوٹا جانتا تھا دوسرا وہ جو شک اور تردد میں تھا اور وہ لوگ فرقے ف۱۳ اللہ تعالیٰ کے پاس مقرر تھی جب مدت اُن پہونچی اُسوقت تباہ کی گئی ف۱۴

			يَسْتَأْخِرُوْنَ ۝	ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے ۝
۱۴	النحل ۱۶	۴	قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝	اُن سے پہلے جو (کافر) گذرے گئے اُنھوں نے بھی داؤں کیا اللہ تعالیٰ نے انکے داؤں کی عمارت کی جڑ سے خبر لی اور (ہر دو طرف سے) اوپر کی چھت آرہا (کر کی ساری عمارت بیٹھ گئی) اور جدہر سے ان کو خیال (بھی) نہ تھا ادھر سے عذاب اُن پہونچا
″	″	۶	اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝	کیا ان لوگوں نے اُن چیزوں کو نہیں دیکھا جو اللہ نے پیدا کی ہیں اُنکے سائے کبھی داہنی طرف کبھی بائیں طرف ڈھلتے ہیں ۝ اللہ تعالیٰ کو عاجزی کے ساتھ سجدہ کر رہے ہیں ۝
۱۵	نبی اسرائیل ۱۷	۲	وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝	اور ہمنے رات اور دن کے دو نمونے بنائے پھر رات کا نمونہ تاریک رکھا اور دن کا نمونہ روشن رکھا ۝ اس لیے کہ تم (دن میں) اپنے مالک کا فضل چاہو یعنے کمائی کرو، اور اس لیے کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جان لو ۝ اور ہر چیز کو ہمنے کھولکر بیان کر دیا ہے ۝
″	″	۶	وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝	اور ہمنے نوح کے بعد کتنی امتوں کو تباہ کر ڈالا ۝ اور (اے پیغمبر) تیرا مالک اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے والا اور دیکھنے کے لیے بس ہے ۝
″	″	۶	وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۭ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۭ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝	اور ہمنے جو نشانیاں بھیجنا موقوف رکھا تو اسوجہ سے کہ اگلے لوگوں نے انکو جھٹلایا اور ہمنے ثمود کو اونٹنی دی کھلم کھلا معجزہ اُنھوں نے اسپر ظلم کیا ۝ اور ہم جو نشانیاں بھیجتے ہیں تو صرف لوگوں کو) ڈرانے کے لیے ۝
″	الکہف ۱۵	۸	وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝	اور ان بستیوں کو ۝ ہمنے (دنیا میں) تباہ کر دیا جب اُنھوں نے شرارت کی اور انکی ہلاکت کا (آخرت میں بھی) ہمنے ایک وعدہ مقرر کیا ہے ۝
۱۶	مریم ۱۹	۵	وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ۝	اور ہمنے تو ان سے پہلے کتنے جتھوں کو تباہ کر دیا جو ان سے اچھا سامان اور ان سے اچھی نمود رکھتے تھے ۝

(ولے بینے وقت عرصے پیشتر کا نہیں ہو سکتی اور وقت آجانیکے بعد ہم نہیں سکتی ۱۲ منہ) یا صبح کو داہنی طرف سایہ پڑتا ہے شام کو بائیں طرف ۱۲ منہ ہر چیز کا سایہ پہلے بیں معروف ہے اکثر بزرگوں نے کہا ہے کہ جب سورج چڑھتا ہے تو ہر چیز اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتی ہے اور داہنی طرف سے آسمان کا پھر اور بائیں طرف سے آسمان کا پھر مراد ہے صبح کو سایہ پچھم کی طرف ڈھلنے لگتا ہے پھر شام کو پورب کیطرف ۱۲ منہ دیکھا نہ والا یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ رات دن کی طرح روشن ہوتی تو نیند میں فعل رہتا، اور دن نہ ہوتے ہمیشہ ایک سمان آسمان رہتا تو سال اور مہینہ کچھ معلوم نہ ہو سکتا ۱۲ منہ یا ہر چیز کو ہمنے دوسری چیز سے الگ الگ پہچان کیلئے بنایا ہے جیسے ایک آدمی دوسرے آدمی سے ہر بات میں الگ ہے کچھ نہ کچھ فرق ضرور پڑتا ہے ایسے ہی جانوروں میں بھی ہر ایک جانور دوسرے جانور سے فرق رکھتا ہے گو دیکھنے میں ہر ایک سب کیسان معلوم ہوتے ہیں ۱۲ منہ عاد اور ثمود اور مدین والے ۱۲ منہ اسپر کوئی چیز پوشیدہ نہیں تو بھی کے کافروں کو اس سے کچھ ڈانا منظور ہے ۱۲ منہ اور ثمود کی کوئی بات اُنکو یاد دلا کر ڈرایا اور سمجھایا کہ لوگ آخرت کے عذاب سے ڈریں اور اسلام پر ایمان لاویں مطلب یہ ہے کہ ہدایت اللہ تعالیٰ کی توفیق پر موقوف ہے کسی کی قسمت میں ایمان ہوتا ہے اسکو کسی نشانی کی ضرورت نہیں پڑتی خود بخود اسکا دل اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع ہو جاتا ہے اور ہر ہر بات کی صحت کر لیتا ہے اور جسکی قسمت میں ایمان نہیں ہوتا ہے اسکی نظر بندی نشانی دیکھنے پر بھی اسکے دل کا شبہ نہیں جاتا آنحضرت صلعم نے بہت سے معجزے دکھلائے مگر ابو جہل اور ابو لہب وغیرہ کافروں نے کسی طرح نہ مانا اور آپکو جادوگر اور کاہن اور شاعر بتلاتے رہے ۱۲ منہ یعنے عاد اور ثمود اور مدین کی بستیوں کو جو قریش کے کافروں کے ملک شام کے راستہ میں پڑتی ہیں ۱۲ منہ دنیا میں بھی تباہ ہوئے اور آخرت کا عذاب الگ ہے ۱۲ (از شیخ)

۱۶	مریم	۶	وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝	اور (ان لوگوں کی حقیقت ہی کیا ہے) ہم تو ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو تباہ کر چکے ہیں بھلا تو ان میں سے کسی کو دیکھتا ہے یا انکی بھنک بھی (کہیں) سنتا ہے۔
〃	طٰہٰ	۱	طٰهٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝	ہمنے (اے پیغمبر) قرآن تجھ پر اسلیے نہیں اتارا کہ تو تکلیف اٹھائے مگر ہمنے تو قرآن اسلیے اتارا (کہ وہ) ڈرنیوالے کے لیے نصیحت ہو یہ قرآن اسکا اتارا ہوا ہے جس نے زمین کو اور اونچے اونچے آسمانوں کو بنایا
〃	〃	۵	كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ	(اے پیغمبر) یوں ہم تجھ کو اگلے گذرے ہوئے حال سناتے ہیں
〃	〃	۶	اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ۝	کیا ان کو خبر نہیں ہوئی کہ ہمنے ان سے پہلے کتنی قومیں تباہ کر دیں یہ تو انکے گھروں میں (بستیوں میں) آتے جاتے رہتے ہیں بے شک اس میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں
۱۷	الانبیاء	۱	وَمَآ اَهْلَكْنٰهَا مِنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝	(فرمائشی نشانی دیکھنے پر) ان سے پہلے کوئی بستی والے ایمان نہیں لائے جنکو ہمنے تباہ کر دیا یہ (بھلا) کیا ایمان لائیں گے
〃	〃	۲	وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝	اور بہت سی بستیاں جہاں کے لوگ شریر تھے ہمنے توڑ پھوڑ ڈالیں (تباہ کر دیں) اور انکے بعد دوسرے لوگ پیدا کیے جب انہوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی تو لگے وہاں سے جلدی جلدی بھاگنے (انکو فرشتوں نے آواز دی) بھاگو نہیں اور جہاں تم نزے کرتے تھے (چین اڑاتے تھے) ان مقاموں میں اور اپنے گھروں میں لوٹ جاؤ وہاں شاید کوئی تم کو پوچھے کہنے لگے ہائے ہماری خرابی ہم (خود) قصوروار تھے بیشک ہم وہ یہی کہتے رہے (ہائے واے اپنے قصور کا اقرار کرتے رہے) یہانتک کہ ہمنے انکو (کھیت کی طرح) کاٹ کر (آگ کیطرح) بجھا دیا (یعنے مار ڈالا
〃	〃	۶	وَحَرٰمٌ عَلٰي قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝	اور جن بستی والوں کو ہمنے کھپا دیا (تباہ کر دیا) اُن کا پھر دنیا میں) آنا حرام (ناممکن) ہے
〃	الحج	۶	وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝	اور بہت سی بستیاں جو نافرمان تھیں ہمنے انکو تباہ کر دیا اب وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور (بہت سی) کنوئیں جو بیکار پڑی ہیں

(۱) انکا نام و نشان تک باقی نہ رہا یہ ہی ہر جبار و کافر کا انجام ہے اگر یہ لوگ بھی کفر و نافرمانی کرینگے تو تباہ ہونگے ۱۲ (۲) اپنے تئیں بالکل تھکا ڈالے ہوئے کہ شروع شروع میں جب قرآن اترنے لگا تو آنحضرت ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم بہت عبادت اختیار کی رات رات بھر قرآن پڑھتے اور نماز میں کھڑے رہتے۔ مشرک کہنے لگے اے محمد قرآن تم پر کیا اترا کہ تم مصیبت میں پڑ گئے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ (۳) یعنے جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ قرآن سے نصیحت لے ۱۲ (۴) یعنے جب شام کے ملک کو جاتے ہیں تو ثمود اور لوط کی بستیاں راہ میں پڑتی ہیں ۱۲ (۵) وہ یہ کہنے لگے ہیں کہ جب اتنی بڑی بڑی قوموں کو اللہ تعالیٰ نے دم بھر میں تباہ کر دیا تو ہماری کیا بساط ہے اور نشانیاں اور معجزے دیکھنے کے بعد بھی ایمان نہیں لاتے ۱۲ (۶) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے ہر بستی میں ایک پیغمبر بھیجا تھا اور یہ وہ شعیب نہیں ہیں جو مدین کیطرف بھیجے گئے تھے یہ شعیب بن صہدم تھے انکی قبر یمن میں ہے حضرموت پہاڑ پر) پھر ایک غلام نے انکو اللہ سے مارا اللہ تعالیٰ نے بخت نصر (یا نظام بادشاہ کو) اوپر مسلط کیا اس نے ہمیرا ایک آدمی نہ چھوڑا سب کو مار ڈالا اسی باب میں روایت تیری ۱۲ (۷) اپنے جانوروں کو پیٹتے ہوئے دوڑتے ہوئے وہاں سے بھاگیں مگر اللہ کا عذاب کہاں چھوڑنے والا تھا انہوں نے ایک آواز سنی بھاگو نہیں اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ یہ سنکر وہ لوٹ آئے سوچا ہوگا ایک آدمی نے جھوٹ موٹ کہدیا ہوگا بادشاہ کا لشکر پھوٹ پڑا کے سب مارے گئے ۱۲ (۸) تمہارا مال دولت دیکھ کر کوئی ترس کرے۔ (۹) فرشتوں نے شاید کہا ہوگا جب عذاب آن پہنچا تو اس وقت شرمندہ ہوئے لیکن فائدہ کیا ۱۲ (۱۰) بعضوں نے کہا ہے وہ جس بستی کو اللہ نے تباہ کر دیا اس بستی والوں کو قیامت کے دن اللہ کے سامنے اٹھنا ضرور ہے ۱۲ (۱۱) یعنے یہاں کے رہنے والے نافرمان تھے ۱۲ (۱۲) یہ بھی اکثر کا قاعدہ ہے پہلے بہت گناہ پھر دیا میں اس پر

			وَقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝	اور بہت سی عالیشان محل (خالی پڑے ہیں)۔
۱۷	الحج	۶	وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝	اور بہت سی بستیوں کو کہ (چند روز) انکی (حالت) پر (جب وہ) غافل ہو گئے تو ڈھیل دیئے رکھی پھر ایک ہی ایکا دیکر پکڑ لیا اور (سب کو) میرے ہی پاس (سب کو) لوٹ کر آنا ہے
۱۸	النور	۶	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ۚ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۝ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	(کیا تو نے) یہ نہیں دیکھا کہ اللہ ہی بادل کو ہانکتا لیجاتا ہے پھر اسکو جوڑتا ہے پھر اسکو تہ بر تہ جماتا ہے (تاکہ وہ غلیظ ہو) پھر اسکے سوراخوں میں سے تو دیکھتا ہے مینہ نکلتا ہے اور اولوں کو جو پہاڑ آسمان میں ہیں وہی انمیں سے اولے برساتا ہے پھر جس (آدمی) پر چاہتا ہے اور (اگراتا ہے اور جس سے چاہتا ہے وہ اولے ہٹا دیتا ہے بادل کی بجلی کی چمک (ایسا معلوم ہوتا ہے) گویا آنکھوں کی روشنی اب اچک لیجائیگی رات اور دن کو اللہ ہی الٹ پلٹ کرتا ہے جو لوگ عقل رکھتے ہیں انکو ان باتوں میں فکر کرنا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ ہی نے ہر جانور کو پانی سے (نطفہ سے) پیدا کیا بعضے جانور تو پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعضے دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعضے چار پاؤں پر چلتے ہیں (بعضے چار سے بھی زیادہ بہت سے پاؤں پر) اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے بناتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے۔
۱۹	الفرقان	۵	اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۝ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝	(اے پیغمبر) کیا تو نے اپنے مالک کی قدرت نہیں دیکھی اسنے سایہ کیونکر پھیلایا اور اگر وہ چاہتا تو سایہ ٹھیرا رکھتا کبھی ہٹنے نکلتی پھر ہمنے سورج کو اسکا دلیل (سائے کی پہچان کی) پھر سائے کو ہمنے دھیرے دھیرے اپنی طرف سمیٹ لیا
۲۰	الشعراء	۱	اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۚ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝	کیا ان لوگوں نے زمین کو نہیں دیکھا ہمنے کیسی عمدہ عمدہ قسم کی چیزیں اگائی ہیں بیشک اسمیں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور (تو بھی) ان میں کے بہت لوگ نہیں مانتے (اکثر کافر ہیں یا مشرک)
۲۱	"	۱۱	وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ۝ ذِكْرٰى ۚ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝	اور ہمنے کوئی بستی اسوقت تک تباہ نہیں کی جب تک اسکو یاد دلانے کو ڈرانیوالے (پیغمبر) نہیں بھیجے اور ہم ظالم نہیں ہیں
۲۲	النمل	۶	قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ	(اے پیغمبر) کہدو (ذرا) ملک میں (چلو) پھرو تو دیکھو گناہ

(اور بہت سی بستیاں ہیں عالیشان محل (خالی پڑے ہیں)۔
اور بہت سی بستیوں کو کہ (چند روز) انکی (حالت) پر (جب وہ) غافل ہو گئے تو ڈھیل دیئے رکھی پھر ایک ہی ایکا دیکر پکڑ لیا اور (سب کو) میرے ہی پاس (سب کو) لوٹ کر آنا ہے
(کیا) تو نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ ہی بادل کو ہانکتا لیجاتا ہے پھر اسکو جوڑتا ہے پھر اسکو تہ بر تہ جماتا ہے (تاکہ وہ غلیظ ہو) پھر اسکے سوراخوں میں سے تو دیکھتا ہے مینہ نکلتا ہے اور اولوں کو جو پہاڑ آسمان میں ہیں وہی انمیں سے اولے برساتا ہے پھر جس (آدمی) پر چاہتا ہے اور (اگراتا ہے اور جس سے چاہتا ہے وہ اولے ہٹا دیتا ہے بادل کی بجلی کی چمک (ایسا معلوم ہوتا ہے) گویا آنکھوں کی روشنی اب اچک لیجائیگی رات اور دن کو اللہ ہی الٹ پلٹ کرتا ہے جو لوگ عقل رکھتے ہیں انکو ان باتوں میں فکر کرنا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ ہی نے ہر جانور کو پانی سے (نطفہ سے) پیدا کیا بعضے جانور تو پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعضے دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعضے چار پاؤں پر چلتے ہیں (بعضے چار سے بھی زیادہ بہت سے پاؤں پر) اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے بناتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے۔
(اے پیغمبر) کیا تو نے اپنے مالک کی قدرت نہیں دیکھی اسنے سایہ کیونکر پھیلایا اور اگر وہ چاہتا تو سایہ ٹھیرا رکھتا کبھی ہٹنے نکلتی پھر ہمنے سورج کو اسکا دلیل (سائے کی پہچان کی) پھر سائے کو ہمنے دھیرے دھیرے اپنی طرف سمیٹ لیا
کیا ان لوگوں نے زمین کو نہیں دیکھا ہمنے کیسی عمدہ عمدہ قسم کی چیزیں اگائی ہیں بیشک اسمیں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور (تو بھی) ان میں کے بہت لوگ نہیں مانتے (اکثر کافر ہیں یا مشرک)
اور ہمنے کوئی بستی اسوقت تک تباہ نہیں کی جب تک اسکو یاد دلانے کو ڈرانیوالے (پیغمبر) نہیں بھیجے اور ہم ظالم نہیں ہیں
(اے پیغمبر) کہدو (ذرا) ملک میں (چلو) پھرو تو دیکھو گناہ

گناہ میں چراغ تک فیس بلتا تا نسیان سے تندہا بام کسری فنکبوت ہو چند نوبت نیز مدبر گنبد افراسیاب۔ دنیا کا یہی حال ہے ہر ایک ملک اور ولایت میں جاؤ تو اگلے لوگوں کے بڑے بڑے عالیشان محل اور مکانات دیکھنے میں آئینگے ۱۲ منہ اس کے ٹکڑوں کو ملا کر ایک سا ں کرتا ہے ۱۲ منہ ابر گویا چھلنی کی طرح ہے کہ کچے پکے پانی اس میں چھن کر بند بند ہوتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا اور ایک دم سے پرنالے کی طرح پانی آسمان سے بہ پڑتا تو ساری زمین میں گڈھے پڑ جاتے درخت تباہ ہو جاتے کھیتی برباد ہو جاتی ۱۲ منہ اور گرتے ہیں لیکن دیکھ جاتا ہے ۱۲ منہ آنکھیں اس کی چمک سے بند ہے جھپکے قریب ہو جاتی ہیں سبحان اللہ کیا قدرت ہے ایک ہی چیز سے پانی اور آگ اور روشنی اور تاریکی سب نکالتا ہے ۱۲ منہ پہلے دن پہر رات پہروں پہر رات کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ دن کے بعد پھر دوسرا دن آجائے رات چھٹ پہر یا رات کے بعد دوسری رات دن چھٹ ہو بیچ حدیث میں ہے اور میں رات کو بھگاتا ہے اللہ تعالیٰ تو میرے ہاتھ میں ہے میں ہی رات اور دن کو الٹا پلٹا رہتا ہوں بعضوں نے کہا الٹے پلٹنے سے یہ مراد ہے کہ دن گھٹتا ہے تو رات بڑھتی ہے رات گھٹتی ہے تو دن بڑھتا ہے اگر خلاف نہ ہوتا تو یہ سب انتظام کیونکر چلتے ۱۲ منہ بعضوں نے کہا اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ عالم کی خلقت پانی سے شروع ہوئی پہلے زمانی پانی ہی تھا پھر اس کے جھاگ سے جما پیدا ہوئی اور پھر اسکے باہم ٹکرانے سے آگ پیدا ہوئی پانی کی تہ میں جو چیزیں ملی ہوئی تھیں وہ مٹی ہو گئیں تو پانی ساری خلقت کی اصل ہے ۱۲ منہ جب سورج کی روشنی ہوتی ہے تو سورج نکلنے تک سایہ ہوتا ہے ۱۲ منہ اگر سورج نہ ہوتا تو سایہ کی بھی شناخت نہ ہوتی کیونکہ ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے دھوپ سائے سے سایہ دھوپ سے ۱۲ منہ گرمی سردی سے ۱۲ منہ طے کرنے کو یا جوں جوں سورج بلند ہوتا جاتا ہے سایہ کچھ کی طرف سے کم ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ بعض لکھوں میں یہاں سورج آتا ہے ٹھیک دوپہر کو سایہ معدوم ہو جاتا ہے معدوم ہو جانے کو نہ ایک کی طرف سمیٹ لیا ۱۲ رحمانی وضیمیری

			كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝	گاردن کا انجام کیسا (خراب) ہوا
۲۰	القصص	۷	وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۭ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝	اور انہوں نے اسپر غور نہیں کیا کہ ہمنے بہت سی ایسی بستیاں کھپا دیں جو اپنی معاش پر اترا رہی تھیں اور دیکھو انکے گھر انکے تباہ ہوئے پیچھے پھر نہیں بسے مگر کوئی کوئی اور (آخر ہم ہی انکے) گھر بار مال متاع کے وارث ہوئے (کیونکہ انکا کوئی وارث بھی نرہا) اور (اے پیغمبر) تیرا مالک بستیوں کو اس وقت تک تباہ نہیں کرتا جب تک وہاں کی بڑی بستی میں (ان بستیوں کے صدر مقام میں) ایک پیغمبر نہ بھیجے جو ہماری آیتیں پڑھکر انکو سنادے اور ہمارے حکم پہونچادے اور ہم ان بستیوں کو اسوقت تباہ کرتے ہیں جب وہاں کے رہنے والے ظالم (بدکار) ہوتے ہیں
			قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَاۗءٍ ۭ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝	(اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھ بھلا بتلاؤ تو سہی اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ قیامت تک تمپر رات کیے رہے (کبھی سورج نہ نکلے برابر اندھیرا رہے) تو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرا کون خدا ہے جو تمپر روشنی لیکر آئے (دن نکالے) کیا تم (دل لگاکر یہ بات) نہیں سنتے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھ بھلا بتلاؤ تو سہی اگر اللہ نہ ہمیشہ قیامت تک تمپر دن کیے رہے (رات نہ آئے سورج نہ ڈوبے) تو اللہ کے سوا دوسرا کون خدا ہے جو تمپر رات لیکر آئے جس میں تم آرام کرو کیا تم (ایسی کھلی بات بھی) نہیں دیکھتے اور اسی خدا کی مہربانی ہے کہ رات تمہارے آرام کے لیے بنائی اور دن اسلیے بنایا کہ اسکا فضل (روزی رزق) ڈھونڈھو اور اسکا شکر کرو
۲۹	العنکبوت	۲	اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	کیا ان لوگوں نے یہ نہیں سمجھا کہ اللہ شروع میں کیونکر پیدا کرتا ہے پھر (جس نے شروع میں پیدا کیا) وہی دوبارہ بھی پیدا کریگا اللہ کے نزدیک یہ دونو آسان ہیں (اے پیغمبر) کہدیجئے (دنیا) زمین میں چلو پھرو دیکھو اللہ نے پیدائش کیونکر شروع کی پھر وہی اللہ (قیامت کو دن) پچھلا اٹھان بھی اٹھائیگا (آخری پیدائش بھی وہی کریگا) بیشک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے
〃	〃	۳	خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝	اللہ تعالےٰ نے آسمان اور زمین حکمت سے بنائے ہیں بیشک ایمانداروں کے لیے اس میں نشانی ہے

ف۱ جہاں کے لوگ حد سے زیادہ کھاپی کر مال دولت میں مست ہو رہے تھے ۱۲ ف۲ یا کبھی کبھی تھوڑی دیر کے لئے جیسے کوئی مسافر وہاں اترا ۱۲ ف۳ تمہارے وہ جھوٹے دیوتا اور بھی کچھ کرسکتے ہیں سورج نکالنا تو بہت بڑی بات ہے ایک مکھی کو تو مار کر جلادیں یا ایک مکھی کو بالکل فنا کردیں ۱۲ ف۴ تمہارے وہ جھوٹے دیوتا اور بھی کچھ کرسکتے ہیں رات لانا اور سورج ڈبانا تو بڑی بات ہے ایک چیونٹی کو مار کر جلادیں یا ایک چیونٹی کو بالکل فنا کردیں ۱۲ ف۵ معلوم ہوا کہ فطرت یہی ہے کہ انسان رات کو آرام کرے اور دن کو کام کاج محنت مزدوری اور جو کوئی اسکا الٹا کرے یعنی دن آرام کرے اور رات کو کام کاج وہ الٹی کھوپڑی کا آدمی ہے ۱۲ ف۶ مطلب یہ ہے کہ پہلی پیدائش کیا کم عجیب ہے زمین پر پانی برستا ہے اس میں سے پھل اور میوے پیدا ہوتے ہیں انکو آدمی کھاتا ہے پیٹ میں جاکر وہ منی بنتے ہیں پھر منی ماں کے پیٹ میں جاکر نطفہ ہوتی ہے پھر خون پھر گوشت کا ٹکڑا پھر اعضا بن جاتے ہیں اور جان بھی پڑجاتی ہے یہی سلسلہ آدمیوں کا جاری ہے جو پروردگار ایسے عجیب کام کرتا ہے اسکو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے ۱۲ ف۷ اس کی قدرت کی اور اس بات کی دلیل ہے کہ عبادت اور پوجا کھلا ہوا اسی کی ذات ہے ۱۲

۱۲	العنکبوت ۲۹	۶	وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) اگر تو ان (کافروں) سے پوچھے کس نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور سورج اور چاند کو کام میں لگایا تو ضرور یہی کہیں گے اللہ تعالیٰ پھر کہاں بہکے جا رہے ہیں ف۱
۶	" ۶۳	۶	وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝	اور اگر تو ان سے پوچھے آسمان سے پانی کس نے برسایا پھر زمین کو مری پیچھے پانی برسا کر کس نے جلایا تو ضرور یہی کہینگے اللہ تعالیٰ (اے پیغمبر) کہدے شکر ہے اللہ کا (ابھی تک تم یہ اقرار کرتے ہو) بات یہ ہے کہ ان (کافروں میں) اکثر بیعقل ہیں ف۲
۷	الروم ۳۰	۱	اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ۭ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝	کیا ان لوگوں نے اپنے دلوں میں سوچا نہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور جو انکے بیچ میں ہے حکمت ہی کے ساتھ اور ایک ٹھیری ہوئی مدت کے لیے بنائی ہیں اور بہت سے آدمی تو اپنے مالک سے ملنے کو بھی نہیں مانتے ف۳ کیا ان لوگوں نے ملکوں کی سیر نہیں کی (اگر کرتے) تو (اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے اگلے لوگوں کا کیا انجام ہوا جو زور میں انسے (کہیں) زیادہ تھے انہوں نے زمین کو جوتا اور جتنا انہوں نے آباد کیا ہے اس سے زیادہ آباد کیا اور ان کے پیغمبر انکے پاس نشانیاں لیکر آئے تو اللہ تعالیٰ ایسا نہیں جو اپنے ظلم کرتا لیکن وہ خود اپنی جانوں پر (شرک اور کفر اور گناہ کرکے) ظلم کرتے تھے
۷	" ۳۰	۳	وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ	اور اسکی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تمکو مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم آدمی ہو کر (ساری زمین میں) پھیل پڑے ہو اور اسکی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تمہاری بی بیاں تم ہی میں سے (یعنی آدمیوں میں سے) بنائیں اسلیے کہ تم انکے پاس چین کرو اور تم (میاں بی بی) میں الفت اور محبت رکھی بیشک ان باتوں میں ان لوگوں کے لیے جو سوچتے ہیں نشانیاں ہیں ف۴ اور اسکی (قدرت) کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کا بنانا ہے اور تمہاری زبانوں

ف۱ ایسی قدرت والے مالک کو چھوڑ کر دوسروں کی پوجا کر رہے ہیں ۱۲ ف۲ اگر عقل رکھتے ہوتے تو خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ پوجتے ۱۲ ف۳ قیامت ہی کے سرے سے منکر ہیں ۱۲ ف۴ سمجھے پر انہوں نے نہ مانا آخر اپنے کئے کی سزا پائی ۱۲ ف۵ اگرچہ میاں بی بی میں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بالکل معرفت اور شناسائی تک نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد ایسی محبت ہو جاتی ہے کہ ایک دوسرے پر جان نثار کرتا ہے ۱۲

			اَلَوَاِكُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝	اور رنگوں کا الگ الگ ہونا بیشک ان باتوں میں علم والوں کے
			وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ	لیے نشانیاں ہیں[۲۵] اور اسکی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے جو
			وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ	رات اور دن کو تم سو جاتے ہو[۲۶] اور (جاگ کر) اسکا فضل تلاش کرتے
			لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ	ہو اور رزق روتے ہیں بیشک اس میں ان لوگوں کے لیے جو دل لگا کر سنتے ہیں اس کی
			الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ	نشانیاں ہیں اور اسکی نشانیوں میں سے یہ ہے وہ تمکو ڈرانے اور (بارش کی)
			مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ	امید دلانیکے لیے بجلی (چمک) دکھلاتا ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس
			فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ وَمِنْ	پانی سے زمین کو مرے پیچھے زندہ کرتا ہے بیشک ان باتوں میں ان لوگوں کے لیے جو عقل
			اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ	رکھتے ہیں اسکی (قدرت کی) نشانیاں ہیں[۲۷] اور اسکی (قدرت کی) نشانیوں
			ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۡ مِّنَ الْاَرْضِ ۡ	سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اسکے حکم سے (بلا ستون) تھمے ہوئے ہیں پھر جب (قیامت
			اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝	کے دن) وہ تمکو ایکبارگی زمین سے پکاریگا تم (سب) اسیوقت نکل پڑوگے۔
۲۱	الروم	۴	اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ	کیا[۲۸] ان لوگوں نے اسپر نظر نہیں کی کہ اللہ جسکو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ
	۳۰		يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ	روزی دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے بیشک جو لوگ ایماندار
	30.37		لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝	ہیں انکے لیے اس معاملہ میں (خدا کی قدرت کی) نشانیاں ہیں
〃	〃	۵	قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ	(اے پیغمبر) کہدو[۲۹] ذرا ملکوں کی سیر تو کرو اور دیکھو اگلے لوگوں کا
			عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ۝	انجام کیا ہوا ان میں اکثر مشرک تھے
〃	〃	〃	وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ	اور[۳۰] اسکی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ بارش کی خوشخبری دینے
	۳۰.۴۶		وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا	والی ہواؤں (بارش سے پہلے) بھیجتا ہے اور اس سے مطلب یہ ہے کہ
			مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ	اپنی مہربانی (کا مزہ) تمکو چکھائے[۳۱] اور اسکے حکم سے (دریاؤں میں) جہاز
			تَشْكُرُوْنَ ۝	چلیں اور اسلیے کہ (دریا کا سفر کرکے) تم اسکا فضل (یعنی ہوا روپیہ کماؤ)
				اور اسلیے کہ تم (اسکے احسانوں کا) شکر کرو
〃	لقمٰن ۳۱	۳	اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ	کیا[۳۲] تم لوگوں نے اسپر نظر نہیں ڈالی کہ اللہ نے جو کچھ آسمانوں میں ہے
	۳۱.۲۰		وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ	اور جو زمین میں ہے سبکو تمہارے کام میں لگا یا اور تمپر اپنی کھلی
			ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۭ	اور چھپی نعمتیں پوری کردیں
〃	〃	〃	وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ	اور (اے پیغمبر) اگر تو ان (کافروں) سے پوچھے آسمان اور زمین

(۱) ساری دنیا میں سات سو سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں اور کوئی قوم کالی ہے کوئی گوری کوئی گندم گون کوئی سانولی یہ اسکی قدرت نہیں تو کیا ہے اگر سب کی زبان ایک ہی ہوتی اور رنگ بھی ایک ہوتا تو بڑی مشکل پڑتی بات کرنے میں ہر ایک اسکا مطلب سمجھ لیتا اور پہچانا نہ جاتا ۱۲ (۲) علم والے ہی سمجھ سکتے ہیں کہ! پہ ایک ان ایک ملک ایک مادہ ایک پھر یہ قسم قسم کے رنگ اور روپ کہاں سے آئے اس سے حق تعالیٰ کا وجود ثابت ہوتا ہے ۱۲ (۳) سونے سے تمہاری ساری تھکاوٹ مٹ جاتی ہے ۱۲ (۴) بارش اور بجلی طرح طرح سے ہوتی ہیں کہیں زیادہ کہیں کم اور ایک ہی وقت میں سب جگہ نہیں ہوتی جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے وہاں بارش ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ برسوں بارش نہیں ہوتی اگر یہ کھیل ہوتا تو ہر جگہ یکساں ہوتا ۱۲ (۵) اس نے ایسی کشش رکھی ہے کہ ایک جسم دوسرے جسم کو کھینچے ہوئے ہے لیکن اس سارے عالم کو کون کھینچے ہوئے ہے وہی خدا نے حکیم قادر مطلق ۱۲ (۶) بارش کو سیرے اور اناج پیدا ہوں تم کھاؤ ۱۲ (۷) ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار زندہ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نہ خوری ۱۲ (۸) کہنی غنیں جو محسوس ہوتی ہیں جیسے کھانا پانی وغیرہ اور کچھ غنیں جیسے عقل اور حواس وغیرہ ۱۲

			وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	کہ بنائی ہیں تو ضرور یہی کہیں گے اللہ نے (بنائی ہیں اور کہیے) کہ سب شکر خدا کا بات یہ ہے کہ ان کافروں میں اکثر بے علم (جاہل لوگ) ہیں
۲۱	لقمٰن ۳۱	۳	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۚ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝	کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ رات کو دن میں شریک کر دیتا ہے اور دن کو رات میں شریک کر دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے ہر ایک ٹھیرائی ہوئی مدت تک چلتے ہیں گے (یعنے قیامت تک) اور اللہ تعالے کو تمہارے کاموں کی (سب) خبر ہے
۲۱	السجدہ ۳۲	۳	اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ۝	کیا ان (مکہ کے) کافروں پر (ابتک) یہ نہیں کھلا کہ ہمنے ان سے پہلے کتنی قومیں تباہ کر دیں یہ لوگ (ابھی تک) انکے مکانوں میں جاتے کرتے ہیں بیشک اسمیں نشانیاں ہیں کیا ان لوگوں کو کان نہیں
۲۲	السبا ۳۴	۱	اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝	کیا ان لوگوں نے جو انکے سامنے اور پیچھے آسمان اور زمین ہے اسکو نہیں دیکھا اگر ہم چاہیں تو (دم بھر میں) انکو زمین میں دھنسا دیں یا آسمان کا ایک ٹکڑا ان پر گرا دیں جس بندے کو خدا تعالے کا خیال ہے اس کو تو اس میں ضرور (خدا کی قدرت) کا پتہ ملتا ہے
۲۲	فاطر ۳۵	۵	اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ	کیا ان لوگوں نے ملکوں کی سیر نہیں کی (اگر کرتے) تو دیکھ لیتے اگلے لوگوں (کافروں) کا انجام کیسا ہوا اور وہ زور قوت میں اُن سے بڑھ کر تھے
۲۳	یٰس ۳۶	۲	اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۭ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝	کیا ان لوگوں نے اس پر نظر نہیں ڈالی کہ ہمنے اُن سے آگے کتنی قوموں کو تباہ کر دیا وہ اب اُن کے پاس لوٹ کر آنیوالے نہیں البتہ یہ سب لوگ (قیامت کے دن) ہماری پاس حاضر ہونگے
۲۳		۳	وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۙ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۭ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ	اور رات (بھی) انکے لیے نشانی ہے ہم دنکو اس میں سے سورج (کی روشنی) کھینچ لیتے ہیں پھر وہ ایک ہی دم انکا اندھیرے میں آجانا ہے اور سورج اپنے ٹھیرائے کے وقت تک چل رہا ہے یہ کارخانہ اس زبردست اور علم والے خدا کا باندھا ہوا ہے اور چاند کی ہمنے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہانتک

ف۱ اس سے زیادہ جہالت کیا ہوگی۔ جانتے ہیں کہ آسمان اور زمین اور سب چیزوں کا بنانیوالا اللہ ہے پھر اُسکو چھوڑ کر دوسروں کا پوجا پاٹ کرتے ہیں انپر لعنت خدا کہتے کیا ہیں۔ اس تک رسائی ہماری نہیں ہوتی اس لئے دوسرے دیوتاؤں اور بزرگوں کا وسیلہ بناتے ہیں جیسے دنیا کے بادشاہوں تک پہونچنے کے لئے اُس کے امرا اور مصاحبوں سے ملتے ہیں بیوقوف کہیں کے یہ نہ سمجھے کہ دنیا کے بادشاہ دل کے بودے کان کے کچے آنکھ کے اندھے ہیں انکا یہ دل اور دماغ کہاں کہ سب کام خود کریں ہر ایک کی فریاد خود سنیں اللہ تعالی دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہیں ہے اُسکو کسی کا ڈر نہیں نہ اُسکو کسی وزیر یا امیر کی ضرورت ہے نہ اُسکو کسی کی پرواہ ہے وہ سارے کام خود کرتا ہے ایک ایک چیونٹی کی فریاد خود سنتا ہے رتی رتی سب چیزیں اُس کی نظر میں ہیں جو کوئی بندہ کہیں کسی وقت اسکو پکارے وہ سن لیتا ہے پھر ایسے شہنشاہ با اقتدار کو چھوڑ کر ہم اُس کے چیلے چاپڑوں کو پکاریں اور ایسے شہنشاہ کو ناراض کریں یہ کونسی عقل ہے ربنا انت ولینا فاغفر لنا وارحمنا وانت خیر الغافرین واھدنا لصالح الاعمال سواک فانصرنا وانت خیر الناصرین واحفظنا انت خیر الحافظین وارزقنا انت خیر الرازقین ۱۲ ف۲ بعضوں نے اس آیت سے یہ نکالا ہے کہ رات اور دن میں سورج حرکت کرتا ہے اور زمین تھمی ہوئی ہے جیسے اگلے عالموں کا قول تھا ۱۲ ف۳ راہ میں ٹوٹے اجڑے گھر دیکھتے ہیں ۱۲ ف۴ نصیحت کی بات نہیں سنتے ۱۲ ف۵ اسپر غور نہیں کیا کہ وہ چاروں طرف انکو گھیرے ہے ۱۲ ف۶ ایک ڈوہ وہ بگڑ کر جا ئیں ۱۲ ف۷ کہ اسکی عنایت اور فضل سے ہم بچے ہوئے ہیں ورنہ ایک میں وہ ہم کو ہلاک کر سکتا ہے کیونکہ آسمان ہم کو چار طرف سے گھیرے ہوئے ہے بھاگ کر کہیں جا نہیں سکتے ۱۲ ف۸ معلوم ہوا کہ رات دن سے پہلے ہے کیونکہ رات میں سے دن کھینچ کر نکالا جاتا ہے اور یہاں اسمیں ڈالا جاتا ہے گو بات خلاف ہوا اور دن تو رہا دن سا نہ ہوا اور رات اُسکی کیچلی ۱۲ ف۹ یعنے قیامت تک قیامت کے قریب وہ ٹھہر جائیگا اور تو نہ یا جائیگا ٹھہرنے کے مقام تک جیسے حدیث میں ہے کہ اس کے ٹھہرنے کا مقام عرش کے تلے ہے ۱۲ منہ ف۱۰ ظاہر منزلوں میں وہ ایک رات رہتا ہے ۱۲

			الْقَدِيْمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝	کہ (خیر منزل میں) پہر پر اپنی سنی کیطرح (ایک) رہتا ہے نہ تو سورج سے ہو سکتا ہے کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے اور سب ایک ایک گھیرے میں تیر رہے ہیں
۲۳	یٰسٓ	۳	وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝	اور ان کے پاس انکے مالک کی نشانیوں میں سے جب کوئی نشانی آتی ہے تو اس پر دھیان ہی نہیں کرتے۔
″	″	۵	اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝	کیا ان لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہمنے اپنے ہاتھوں سے بنا کر انکیلیے چوپائے جانور پیدا کر دیے اب وہ انکے مالک بن بیٹھے ہیں اور ہمنے ان جانوروں کو انکے بس میں کر دیا ہے بعضو پر وہ سوار ہوتے ہیں اور بعضو کو کھاتے ہیں اور ان جانوروں میں انکو اور بھی فائدے ہیں پیتے ہیں اور پینے کی چیزیں کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے
″	″	۷	اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۭ	کیا آدمی نے یہ نہیں دیکھا کہ ہمنے اسکو نطفے سے بنایا پھر (اتنا بڑا ہو کر وہ (ہم ہی سے) کھلم کھلا جھگڑنے لگا اور ہم ہی سے باتیں بنانے لگا اور اپنی پیدائش بھول گیا کہنا کیا ہے بھلا ان گلی (کھوکھلی) ہڈیوں کو کون جلا سکتا ہے (اے پیغمبر) کہدو ان ہڈیوں کو وہی (خدا تو) جلائیگا جس نے پہلی بار انکو پیدا کیا تھا اور وہ ہر چیز کا پیدا کرنا خوب جانتا ہے (جس نے سبز (کچے) درخت سے تمہارے لیے آگ نکالی پھر تم اس سے سلگاتے ہو کیا جس اللہ نے (اتنے بڑے بڑے) آسمان پیدا کر دیے اور زمین اس میں اتنی قدرت نہیں کہ ان جیسے (آدمی دوبارہ) پیدا کر دے
″	″	۱۰	اَوَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝	ان کافروں سے پہلے ہمنے کتنی قومیں تباہ کر دیں (جب عذاب آن پہونچا) اس وقت چلا اٹھے اور وہ چیخکاری کا وقت نہا
۲۴	المؤمن	۳	اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ	کیا ان (مکہ کے) کافروں نے ملک کی سیر نہیں کی (سیر کرتے) تو دیکھ لیتے انسے پہلے جو (کافر) ہو گذرے ہیں انکا انجام کیا ہوا بل بوتے (زور قوت میں) اور جو نشان (عمارتیں قلعے) زمین پر چھوڑ گئے

ف۱ دونو ایک منزل میں آجائیں ۱۲ ف۲ کہ وقت پر دن نہ نکلے رات ہی رہے ۱۲ ف۳ کیا سورج کیا چاند کیا اور تارے ۱۲ ف۴ اس آیت سے کئی باتیں نکلتی ہیں ایک یہ کہ سورج پھر رہا ہے اور آسمان زمین ساکن ہیں دوسرے یہ کہ آسمان گول کرہ ہے اور زمین بھی کرہ ہے اسپر سب کا اتفاق ہے ابن عباسؓ نے کہا سب ایک چرخ میں پھر رہے ہیں جیسے چرخے کا دورہ ہوتا ہے۔ ابن عربی نے کہا آسمان ساکن ہیں اور سورج اور چاند اور تارے سب پھرتے ہیں تیسرے یہ کہ آسمان ایسا جسم ہے کہ سورج اور چاند اس میں تیرتے چلے جاتے ہیں اور وہ انکا مزاحم نہیں ہوتا اور یہ بعینہ ایسا ہی جیسے بجلی لوہے میں سے صاف تیر کر نکل جاتی ہے اور لوہا اسکو صدمہ نہیں دیتا بہرحال ان سیاروں کے گھومنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ آسمان کا وجود ہی نہ ہو جیسے بعضے بے دین محض خیال کرتے ہیں کیونکہ آسمان کا وجود مشاہدہ اور قرآن اور حدیث سے ثابت ہے اسکا انکار کرنا محض اور قرآن حدیث کو جھٹلانا ہے ۱۲ ف۵ بنائے ہوئے تو اسکے اور وہ کہتے ہیں ہمارے ملک میں سب چیزیں اسی کی بنائی ہوئی ہیں جانور بھی اسی کے بنائے ہوتے ہیں یہ جو فرمایا اپنے ہاتھوں سے اسکا مطلب یہ ہے کہ اسکے بنانے میں اور کوئی ہمارا شریک نہیں ہے ۱۲ ف۶ انکی کمال اور چربی اور سینگ سے سینکڑوں چیزیں بنتی ہیں ۱۲ ف۷ دودھ یا پینے کے کھال انکے تھن ۱۲ ف۸ وہ اپنی حقیقت بھول گیا ایک قطرہ ناپاک پانی ایک مشت خاک اور لگا اس شہنشاہ مالک الملک کی تحقیر کرنے جھگڑنے کہتے ہیں عاص بن وائل ایک گلی سڑی ہڈی اٹھا کر لایا اور ہاتھ سے مل کر اس کو چورا کر دیا پھر کہنے لگا اے محمدؐ کیا اس کے بعد اللہ تم اس کو جلائیگا آپ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ اسکو جلائیگا اور تجھے بھی مارنگا پھر جلائیگا پھر دوزخ میں بھیجوائیگا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۹ کون انہیں پچڑوں سے یہ نکلتا ہے کہ جو اجزاء پہلے جسم کے ہیں اللہ انہی اجزاء کو اکٹھا کر کے قیامت کے دن ہم کو زندہ کھڑا کر دیگا ۱۲ ف۱۰ اسوقت لطفے میں ہڈی کہاں تھی ۱۲ ف۱۱ کہتے ہیں بانس یا رخ یا غفار یا پیڑ کا درخت سبز رہتا ہے اور اسکو رگڑو تو اس میں سے آگ نکلتی ہے ہمارے ملک میں ایک لکڑی ہے جسکو کروی کہتے ہیں جو رات کو تیل کی بتی کی طرح جلتی ہے انمیں اللہ نے اپنی قدرت سے تیل رکھا ہے

			ثم الله يبدؤا الخلق ثم يعيده ثم اليه ترجعون ۝ ويوم تقوم الساعة يبلس المجرمون ۝ ولم يكن لهم من شركائهم شفعؤا وكانوا بشركائهم كافرين ۝ ويوم تقوم الساعة يومئذ يتفرقون ۝ فاما الذين آمنوا وعملوا الصالحات فهم في روضة يحبرون ۝ واما الذين كفروا وكذبوا بآياتنا ولقاء الآخرة فاولئك في العذاب محضرون ۝ فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون ۝ وله الحمد في السموات والارض وعشيا وحين تظهرون ۝ يخرج الحي من الميت ويخرج الميت من الحي ويحيي الارض بعد موتها وكذلك تخرجون ۝ ومن آياته ان خلقكم من تراب ثم اذا انتم بشر تنتشرون ۝ ومن آياته ان خلق لكم من انفسكم ازواجا لتسكنوا اليها وجعل بينكم مودة ورحمة ان في ذلك لآيات لقوم يتفكرون ۝ ومن آياته خلق السموات والارض واختلاف السنتكم وألوانكم ان في ذلك لآيات للعالمين ۝ ومن آياته منامكم بالليل والنهار وابتغاؤكم من فضله ان في ذلك لآيات لقوم يسمعون ۝ ومن آياته يريكم البرق خوفا وطمعا وينزل من السماء ماء فيحيي به الارض بعد موتها ان في ذلك لآيات لقوم يعقلون ۝ ومن آياته ان تقوم السماء والارض بامره ثم اذا دعاكم دعوة من الارض اذا انتم تخرجون ۝ وله من في السموات والارض كل له قانتون ۝ وهو الذي يبدؤا الخلق ثم يعيده وهو اهون عليه وله المثل الاعلى في السموات والارض وهو العزيز الحكيم ۝ ضرب لكم مثلا من انفسكم هل لكم مما ملكت ايمانكم من شركاء فيما رزقناكم فانتم فيه سواء تخافونهم كخيفتكم انفسكم كذلك نفصل الآيات لقوم يعقلون ۝ بل اتبع الذين ظلموا اهواءهم بغير علم فمن يهدي من اضل الله وما لهم من ناصرين ۝ فاقم وجهك للدين حنيفا فطرت الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله ذلك الدين القيم ولكن اكثر الناس لا يعلمون ۝ منيبين اليه واتقوه واقيموا الصلوة ولا تكونوا من المشركين ۝ من الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا كل حزب بما لديهم فرحون ۝ واذا مس الناس ضر دعوا ربهم منيبين اليه ثم اذا اذاقهم منه رحمة اذا فريق منهم بربهم يشركون ۝ ليكفروا بما آتيناهم فتمتعوا فسوف تعلمون ۝ ام انزلنا عليهم سلطانا فهو يتكلم بما كانوا به يشركون ۝ واذا اذقنا الناس رحمة فرحوا بها وان تصبهم سيئة بما قدمت ايديهم اذا هم يقنطون ۝ اولم يروا ان الله يبسط الرزق لمن يشاء ويقدر ان في ذلك لآيات لقوم يؤمنون ۝ فآت ذا القربى حقه والمسكين وابن السبيل ذلك خير للذين يريدون وجه الله واولئك هم المفلحون ۝ وما آتيتم من ربا ليربوا في اموال الناس فلا يربوا عند الله وما آتيتم من زكوة تريدون وجه الله فاولئك هم المضعفون ۝ الله الذي خلقكم ثم رزقكم ثم يميتكم ثم يحييكم هل من شركائكم من يفعل من ذلكم من شيء سبحانه وتعالى عما يشركون ۝ ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس ليذيقهم بعض الذي عملوا لعلهم يرجعون ۝ قل سيروا في الارض فانظروا كيف كان عاقبة الذين من قبل كان اكثرهم مشركين ۝ فاقم وجهك للدين القيم من قبل ان يأتي يوم لا مرد له من الله يومئذ يصدعون ۝ من كفر فعليه كفره ومن عمل صالحا فلانفسهم يمهدون ۝ ليجزي الذين آمنوا وعملوا الصالحات من فضله انه لا يحب الكافرين ۝ ومن آياته ان يرسل الرياح مبشرات وليذيقكم من رحمته ولتجري الفلك بامره ولتبتغوا من فضله ولعلكم تشكرون ۝ ولقد ارسلنا من قبلك رسلا الى قومهم فجاؤهم بالبينات فانتقمنا من الذين اجرموا وكان حقا علينا نصر المؤمنين ۝ الله الذي يرسل الرياح فتثير سحابا فيبسطه في السماء كيف يشاء ويجعله كسفا فترى الودق يخرج من خلاله فاذا اصاب به من يشاء من عباده اذا هم يستبشرون ۝ وان كانوا من قبل ان ينزل عليهم من قبله لمبلسين ۝ فانظر الى آثار رحمة الله كيف يحيي الارض بعد موتها ان ذلك لمحيي الموتى وهو على كل شيء قدير ۝ ولئن ارسلنا ريحا فرأوه مصفرا لظلوا من بعده يكفرون ۝ فانك لا تسمع الموتى ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرين ۝ وما انت بهدي العمي عن ضلالتهم ان تسمع الا من يؤمن بآياتنا فهم مسلمون ۝ الله الذي خلقكم من ضعف ثم جعل من بعد ضعف قوة ثم جعل من بعد قوة ضعفا وشيبة يخلق ما يشاء وهو العليم القدير ۝ ويوم تقوم الساعة يقسم المجرمون ما لبثوا غير ساعة كذلك كانوا يؤفكون ۝ وقال الذين اوتوا العلم والايمان لقد لبثتم في كتاب الله الى يوم البعث فهذا يوم البعث ولكنكم كنتم لا تعلمون ۝ فيومئذ لا ينفع الذين ظلموا معذرتهم ولا هم يستعتبون ۝ ولقد ضربنا للناس في هذا القرآن من كل مثل ولئن جئتهم بآية ليقولن الذين كفروا ان انتم الا مبطلون ۝ كذلك يطبع الله على قلوب الذين لا يعلمون ۝ فاصبر ان وعد الله حق ولا يستخفنك الذين لا يوقنون ۝	۳۰ الروم	۶	ان میں بھی اسنے (کہیں) بڑھکر تھے پھر انکے گناہوں کی سزا میں اسنے انکو دھر پکڑا اور اللہ (کے غضب) سے کوئی انکو نہ بچا سکا کیونکہ یہ ہوئی کہ انکے پیغمبر انکو معجزے دکھاتے رہے جب بھی انہوں نے نہ مانا آخر اللہ نے انکو دھر پکڑا بیشک وہ زوردار سخت عذاب والا ہے البتہ آسمان اور زمین کا پیدا کرنا آدمیوں کے پیدا کرنے سے (کہیں) بڑا کام ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے ۵ اور اللہ تعالیٰ تمکو اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے تو تم اللہ کی کونسی نشانی نہیں مانتے کیا ان کافروں نے ملک کی سیر نہیں کی (اگر کرتے تو دیکھ لیتے انسے پہلے جو کافر) گذر چکے ہیں انکا کیسا انجام ہوا وہ ان کافروں سے زیادہ تھے اور بل بوتے اور زمین میں نشانیاں چھوڑ جانے میں بھی بڑھکر تھے پھر انکی کمائی کچھ انکے کام نہ آئی پھر جب انکے پیغمبر انکے پاس نشانیاں معجزے لیکر آئے تو وہ لگے اپنے علم (اور لیاقت پر) پھولنے اور جس (عذاب) کا ٹھٹھا اڑاتے تھے وہی انپر الٹ پڑا اور جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو (اسوقت) کہنے لگے ہم اکیلے خدا پر ایمان لائے اور جنکو ہم خدا کا شریک سمجھتے تھے اب انکو چھوڑا لیکن جب انہوں نے ہمارا عذاب (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیا تو انکا ایمان کچھ انکے کام نہیں آسکتا تھا اللہ تعالیٰ کا یہی قانون ہے جو اس کے بندوں پر چلتا رہا ہے اور عذاب اترے بعد کافر (ضرور) تباہ ہوئے ہیں
۳۴	حم السجدة ۴۱	۵	اور خدا کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں تم سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو اور اسی (پیغمبر) کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو
۳۴	″	″	اور اسکی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تو زمین کو دیکھتا ہے دبی ہوئی (سوکھی) جب ہم اسپر پانی برساتے ہیں تو لہلہانے لگتی ہے اور ابھر آتی ہے بیشک جس (خدا) نے اس زمین کو جلایا وہی مردوں کو بھی جلائیگا بیشک وہ سب کچھ کر سکتا ہے
۳۵	″	۶	ہم ان لوگوں کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں ملکوں میں اور خود انکی ذات میں

ف۱ اس سے ان کافروں کا رد کرنا منظور ہے جو حشر کے منکر تھے جس خدا نے اتنے بڑے آسمان زمین پیدا کر دیئے اُس کے نزدیک آدمیوں کو دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے ۱۲ ف۲ یعنے تم کو کس نشانی میں شک ہے اُس کی نشانیاں تو ہر دن میں کہاں تک نہیں مانتے کے آخر تھک ہی بیٹھے گا ۱۲ ف۳ جب خدا کا عذاب آیا تو نہ ان کی کثرت کچھ بچا سکی، نہ اُن کا مال دولت کچھ کام آیا ۱۲ ف۴ اور پیغمبروں کو دیوانہ، اُنکے تابعداروں کو نادان اور جاہل بنانے لگے۔ علم سے مراد یہاں دنیا کے علم ہیں جیسے تجارت زراعت وغیرہ یا فلسفہ کے علم جیسے حکیم سقراط یا افلاطون سے منقول ہے اسکو جب حضرت موسیٰ کے دین کی طرف بلایا گیا تو کہنے لگا ہم لوگ خود داہ پائے ہوئے ہیں ہم کو راہ بتلانے کی حاجت نہیں ۱۲ ف۵ کیونکہ ایمان وہی فائدہ دیتا ہے جو غیب پر ہو اور عذاب دیکھنے پر تو ہر شخص ایمان لاتا ہے ۱۲ ف۶ اس آیت سے ان مفسروں کا رد منظور ہے جو سورج اور چاند یا تاروں کی پرستش کرتے ہیں اور رات دن کی تو کوئی پرستش نہیں کرتا مگر دیکھ کا اثر دن اور رات کا اثر ہے۔ اس لئے انکو بیان کیا بعضوں نے کہا اس میں اشارہ ہے کہ جیسے رات اور دن اپنی ذات سے قائم نہیں ہیں ایسے ہی چاند اور سورج بھی اپنی ذات سے قائم نہیں ہیں اس قادر مطلق کی ذات سے قائم ہیں ۱۲ ف۷ اولیاء اللہ کا اس پر اتفاق ہے عالم کی ساری چیزیں عرض ہیں جو ذات الٰہی سے قائم ہیں اور وہی قیوم یعنے سب کو قائم رکھنے والا ہے اگر قیومیت کا سایہ اُٹھا لے تو ایک دم میں سارا عالم فنا ہو جائے ۱۲

			حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝	عنقریب ہم کہلائینگے یہانتک کہ انکو کھل جائیگا کہ قرآن برحق ہے (اور کفار مکہ کے) کیا (تیری سچائی کی) یہ دلیل کافی نہیں ہے کہ تیرا مالک ہر چیز کے سامنے حاضر ہے
۲۴	الشوریٰ ۴۲	۳	وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ۝	اور اسی کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کی پیدائش ہے اور ان دونوں میں جو جاندار پیدا کیے ہیں اور وہ جب چاہے گا (یعنی قیامت کے دن) انکو اکٹھا کر سکتا ہے
۷	الزخرف ۴۳	۱	وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝	اور جب انکے پاس کوئی پیغمبر آتا تو (وہ تیری قوم کیطرح) اسکا ٹھٹھا اڑاتے پھر ہمنے ان مکہ کے کافروں سے کہیں زیادہ زوردار لوگوں کو تباہ کر دیا اور ان اگلے لوگوں کا حال (قرآن میں) بیان ہو چکا ہے۔
〃	الدخان ۴۴	۲	اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ اَهْلَكْنٰهُمْ ۖ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝	(کوئی ان سے پوچھے) یہ قریش کے کافر (دل بوتے میں) اچھے ہیں یا تبع کی قوم والے اور جو لوگ ان سے پہلے گذر چکے ہیں ہمنے ان سب کو تباہ کر دیا کیونکہ وہ قصور وار تھے ۱۲
۲۵	الجاثیہ ۴۵	۱	اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝	بیشک آسمانوں میں اور زمین میں ایمانداروں کیلیے نشانیاں ہیں اور تمہاری پیدائش میں اور جو جانور وہ زمین میں پھیلاتا ہے ان کی پیدائش میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو قیامت پر یقین رکھتے ہیں اور رات دن کو آگے پیچھے آنیمیں اور آسمان سے جو اللہ نے پانی اتارا پھر زمین کو مری پیچھے اس پانی سے جلایا اسمیں اور ہواؤں کے رخ بدلنے میں عقلمند لوگوں کیلیے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں
۲۶	الاحقاف ۴۶	۴	وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝	اور ہم تمہارے آس پاس کی (کئی) بستیاں تباہ کر چکے ہیں اور نشانیوں کو بار بار بیان کر چکے ہیں اسلیے کہ وہ (کفر سے کسی طرح تو باز آئیں
〃	محمد ۴۷	۱	اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝	کیا ان لوگوں نے ملک کی سیر نہیں کی (اگر کرتے) تو دیکھ لیتے اگلے (کافر) لوگوں کا انجام کیا ہوا اللہ نے انکو جڑ پیڑ سے اکھیڑ ڈالا (بالکل تباہ کر دیا) اور ان (قریش کے) کافروں کو بھی اسی قسم کی سزائیں ہونگی
〃	〃	۲	وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝	اور کئی بستیاں (اس بستی (یعنے مکہ) سے کہیں زبردست تھیں جس نے تجھ کو نکال باہر کیا ہمنے انکو تباہ کر دیا اور کسیکو انکی مدد نہ کی ۱۵

۱۵ یعنے قرآن میں جو خبریں دوسرے ملکوں میں اسلام پھیلنے کی اور خود اُن قریش کے کافروں کی تباہی کی لکھی ہیں وہ خبریں عنقریب پوری ہونگی اسوقت انکو معلوم ہو جائیگا کہ قرآن سچ اللہ کا کلام تھا ۱۲ ۱۵ اگر پیغمبر نے قرآن جھوٹ بنا لیا ہوتا تو اللہ تو ہر چیز کو دیکھ رہا ہے وہ کبھی جھوٹ کو پھیلنے نہیں دیتا ۱۲ ۱۵ مراد فرشتے ہیں وہ بھی جان رکھو ہیں ۱۲ ۱۵ تبع حمیری یمن کا بادشاہ تھا جس نے دنیا فتح کر لی تھی اسی نے مدینہ بسایا تھا وہ نبی نہ تھا مسلمان تھا لیکن اسکی قوم والے کافر تھے اور تبع لقب ہے یمن کے بادشاہوں کا جیسے کسریٰ شاہان ایران کا اور قیصر و سلطان شاہان روم کا اور فرعون اور خدیو شاہان مصر کا اور نجاشی شاہان حبش کا اور خاقان شاہان چین کا۔ حدیث میں ہے تبع کو برا نہ کہو وہ مسلمان ہو گیا تھا کہتے ہیں وہ حضرت عیسےٰ کے زمانے میں تھا ۱۲ ۱۵ جیسے عاد اور ثمود اور نمرود اور شداد اور فرعون کی قوم والے ۱۲ ۱۵ اُن قریش کے کافروں کی طرح وہ بھی اپنے پیغمبروں کو ستاتے تھے کٹ حجتیاں کرتے تھے کہتے اگر دنیا ہی میں تمہارے باپ دادا پھر زندہ ہو کر آ جائیں تو قیامت سے پہلے قیامت ہو جائے حالانکہ قیامت کا وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے اس سے پہلے یہ کیونکر زندہ ہو سکتے ہیں ۱۲ ۱۵ جیسے ثمود اور لوط کی بستیاں ۱۵ بستیوں سے مراد بستی والے ہیں جیسے عاد اور ثمود وغیرہ مطلب یہ ہے کہ ان قریش کے کافروں کی کیا ہستی ہے اللہ تعالیٰ ان سے کہیں بل بوتے میں بڑھ چڑھ کر بستی والوں کو دم بھر میں غارت کر دیا ہے ۱۲

۴۶	ق ۳۰	۱	اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۝ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۝ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝	کیا ان کافروں نے (اتنا بڑا) آسمان نہیں دیکھا جو انکے اوپر ہے ہمنے اسکو کس خوبی سے بنایا اور اسکو کیسا آراستہ کیا اور اسمیں کہیں درز نہیں اور زمین کو ہمنے (فرش کیطرح) پھیلایا اور اس میں پہاری بہرکم پہاڑ ڈالے اور سب قسم کی خوشنما رونق دار چیزیں اسمیں اگائیں اسلیئے کہ جو بندہ ہماری طرف رجوع ہونیوالا ہے وہ انکو دیکھے اور (ہماری قدرت) سمجھے اور ہمنے برکتوالا پانی آسمان سے اتارا (اس سے) باغ اور اناج کے کھیت اور لمبی لمبی کھجور کے درخت جنکی گیلیر (خوشے) گھتی ہوئی ہیں اور اسی پانی سے ہمنے مرے ہوئے (اجاڑ) بستی کو زندہ کیا اسیطرح (لوگ بھی قبروں سے) نکل آئیں گے ۱۱
〃	〃	۲	وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝	اور ہمنے ان (مکے) کافروں سے پہلے کتنی قومیں تباہ کردیں جو بل (قوت) میں انسے (کہیں) بڑھکر تھیں (ہمارا عذاب اترتے وقت) وہ لوگ شہروں کو چھانتے پھرے (موت سے بھاگتے پھرے) کہیں انکو پناہ ملی جو شخص عقل رکھتا ہو یا کان لگاکر دل سے سنتا ہو اسکے لیے تو ان (قصوں) میں پوری نصیحت ہے ۱۲
۵۱ الذّٰريٰت ۲۶	۱		وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝	اور جو لوگ (اللہ پر) یقین رکھتے ہیں انکے لیے زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں ۱۲ اور خود تم میں کیا تم (غور سے) نہیں دیکھتے اور آسمان ہی میں تمہاری روزی ہے اور جس چیز کا تم سے وعدہ ہے ۱۲
۵۴ القمر ۲۷	۳		وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝	اور ہم (تم سے پہلے) تمہاری ذات والوں (کافروں) کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے نصیحت لینے والا ۱۲
۵۵ الرحمٰن ۲۷	۱		اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝	سورج اور چاند حساب سے گھوم رہے ہیں اور بیل اور درخت (یا ستارے اور درخت) دونو (اسی کو) سجدہ کر رہے ہیں اور اسی نے آسمان کو اونچا کیا اور ترازو کو نیچا کیا (زمین پر رکھا)
〃	〃	〃	وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝	اور اسی نے زمین کو خلقت کے (فائدے کے) لیے بچھایا اسمیں (ہر قسم کے) میوے ہیں اور غلاف چڑھے ہوئے کھجور اور طرح طرح کے اناج بھوسے اور دانے والے ۱۲

ف پھل پھول غلہ ترکاری وغیرہ ۱۲ ف یہ اللہ تم نے کافروں کے تعجب کو رفع کیا جو وہ حشر کی نسبت کرتے تھے کہ یک لخت مردہ ہوتا ہے جہاں سبزی کا نام نہیں ہوتا پہر پانی پڑتے ہی سارا شہر تختہ زمردین بن جاتا ہے ایسی ہی اگر وہ زندگی کا پانی برساکر مردوں کو بھی جلا دے تو کونسی تعجب کی بات ہے ۱۲ ف۲ مگر اللہ تم کے عذاب سے کہاں پناہ مل سکتی ہے جہاں گئے وہیں ہلاک ہوئے ۱۲ ف۳ تو سمجھ جائیگا اگر ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا نہ مانیں گے تو اگلی امتوں کی طرح ہم بھی تباہ ہونگے ۱۲ ف۴ جنکو دیکھ کر وہ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتے ہیں اور یقین پر یقین بڑہتا ہے ۱۲ ف۵ آدمی ایک چھوٹا مجموعہ ہے بڑی دنیا کا دنیا کی سب چیزیں اس کے اندر موجود ہیں پانی اور ہوا اور آگ اور مٹی۔ آدمی کا معدہ ایک چکی ہے جو رات دن گھوم رہی ہے اندر چلتی ہی ہے جسمیں سے غذا چھنکر جگر میں جاتی ہے اور چھاننے والی اور دفع کرنیوالی اور کھینچنے والی اور صاف کرنیوالی کلیں اس کے جسم میں چل رہی ہیں اور اتنی باریک باریک نلیاں ہیں جو بغیر خوردبین کے انکا جوف نظر ہی نہیں آتا سب سے زیادہ باریک آنکھ کے طبقے اور جلیاں ہیں جو ایسی لطافت کیساتھ بنائی گئی ہیں کہ اگر ذرا سا بھی صدمہ پہنچ جاتا ہے تو بینائی میں فتور آجاتا ہے لیکن احسن الخالقین البدیع ۱۲ ف۶ وہیں سے پانی برستا ہے تو نطفہ پیدا ہوتا ہے ۱۲ ف۷ یعنے بہشت اور دوزخ ثواب اور عذاب ۱۲ ف۸ جہان اگلے کافروں کی تباہی سے عبرت لے ۱۲ ف۹ اپنے معین وقت پر دورہ کرتے ہیں ایک پلک بھی کبھی آگے پیچھے نہیں چلتے اسی حساب اور شمار سے اوقات کا چاند اور سورج کی وجہ سے ہے ۱۲ ف۱۰ اس کے حکم کے تابع ہیں اسکی بارگاہ میں سربسجود ہیں ۱۲ ف۱۱ ترازو سے مراد عدل اور انصاف ہے زمین پر رکھنے سے یہ مراد ہے کہ زمین والوں کو عدل اور انصاف کرنیکا حکم دیا ہے ۱۲ ف۱۲ تو بہت سا جانوروں کی غذا ہے اور دانہ آدمیوں کی ۱۲

۷۷	الرحمٰن	۱	مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَـَٔاتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝	اسی نے دو دریا (میٹھے اور کھاری) چھوڑ دیے ہیں وہ دونو (دیکھنے میں) ملکر چلتے ہیں (پر ملتے نہیں) انکے بیچ میں ایک آڑ ہے ایک دوسرے پر زیادہ نہیں سکتے دونو دریاؤں) میں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں[۹۴] اور جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کیطرح ہیں اسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں
۶۴	التغابن	۱	اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝	(لوگو) کیا تمکو اگلے کافروں کی خبر نہیں پہونچی (انہوں نے بری کام کیے) پھر اپنے کام کا وبال چکھا (دنیا میں مصیبت ہوئی) اور (آخرت میں انکو تکلیف کا عذاب ہوگا اسکیوجہ یہ ہوئی کہ انکے پیغمبر انکے پاس نشانیاں لے کر آتے رہے اور یہ لوگ یوں کہتے رہے کیا ہم جیسے آدمی ہمکو راہ بتائینگے آخر انہوں نے (کسیطرح) نہ مانا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے بھی انکی کچھ پروا نہ کی (کہ خواہ مخواہ ایمان لائیں) اور اللہ بے پروا ہی خوبیوں والا ہے
۶۵	الطلاق	۲	وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ	اور کتنی بستیاں ایسی گذر چکی ہیں جنہوں نے (یعنے وہاں کے رہنے والوں نے) اپنے پروردگار اور اس کے پیغمبروں کے حکم کو نہ مانا (سرکشی کی) تو ہم نے سختی سے ان کا حساب لیا (باز پرس کی) اور ان کو بڑی آفت میں پھنسا دیا (بیماری محنت وغیرہ) آخر انہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھا اور انکو (برے) کام کا انجام یہ ہوا کہ تباہ ہو گئے ان لوگوں کیلیے اللہ نے (قیامت کو دن) سخت عذاب تیار کر رکھا ہے
۲۹	الملک	۱	وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝	اور ہم نے نزدیک والے (یعنی پہلے) آسمان کو چراغوں سے (ستاروں سے) جو بن دی (سجایا) اور ان چراغوں کو شیطانوں کیلیے مار بھی بنایا اور (آخرت میں) ان شیطانوں کیلیے ہم نے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے
〃	〃	۲	وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰۗفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ	اور (یعنے مکے کے کافروں سے) پہلے جو (کافر) گذر چکے ہیں انہوں نے بھی (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا پھر میرا عذاب (انپر) کیسا ہوا کیا انہوں نے اڑتے جانوروں کو نہیں دیکھا وہ ان کے اوپر پر پھیلائے (ہوا میں) پھرتے ہیں اور (کبھی) پر سمیٹ لیتے ہیں

[۹۴] سورہ فرقان میں اس کی تفسیر گذ چکی ہے مرد بحر روم اور بحر فارس سے بعضوں نے کہا زمین کے اوپر کا سمندر اور نیچے کا سمندر مراد ہے اوپر کا تو کھاری ہے اور زمین کے اندر کا میٹھا جس میں اللہ تعالیٰ نے آڑ رکھی ہے یہ خدا کی قدرت ہے سمندر کے کنارے نہاں میں کنواں کھودو تو اندر سے میٹھا پانی نکلتا ہے [۹۵] حالانکہ موتی اور مونگا کھاری سمندر سے نکلتا ہے مگر جب دونو کھاری اور میٹھا ایک مقام پر آ جاتے ہیں تو کوئی دونو میں سے نکلے [۹۶] انہوں نے خیال کیا کہ پیغمبر آدمی نہیں ہو سکتا فرشتہ ہونا چاہیے حالانکہ یہ نکمی دلیل تھی [۹۷] ان کو سمجھانے اور راہ پر لانے کے لئے آدمی ہی ہونا ضرور ہے یہاں تک کہ اپنی ہی قوم اور اپنے ہی ملک کا نبی ہو تو اور زیادہ فائدہ ہوتا ہے [۹۸] ان میں سے کتنے ہی جانوروں پر پھیلے جاتے ہیں [۹۹] آگ کے جتنے جو آسمان سے برسائے جاتے ہیں یا دنیا میں ان کی سزا ہے جو بات چھپا کر یا کھلم کھلا کہی جاتی ہے اس کا بیان اوپر گذر چکا ہے [۱۰۰] وہ کسی کی عبادت کا محتاج نہیں

			بھیجیگا۔	
۲۹	نوح	۱۵	اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝	کیا تم نہیں دیکھتے اللہ تعالےٰ نے سات آسمان تہ بتہ (ایک کے اوپر ایک) بنائے ہیں۔
″	القیمہ	۳۷	اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۝ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۝	کیا وہ (پہلے) منی کا ایک قطرہ نہ تھا پھر (خون کی) پھٹکی ہوا پھر (خدا تعالےٰ نے) اس کو بنایا اور ٹھیک کیا پھر اسکی دو قسمیں کیں نر اور مادہ کیا جس (خدا) نے یہ سب کیا وہ (قیامت میں) مردوں کو نہیں جلا سکتا ؟
۲۹	المرسلٰت	۱۶	اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝	کیا ہمنے اگلے کافروں کو نہیں کھپایا پھر (اسطرح) ہم پچھلے کافروں کو بھی انکے پیچھے لگا دینگے (انکو بھی کھپا دینگے) ہم گنہگاروں سے ایسا ہی (برتاؤ) کرتے ہیں (رہی قیامت تو) اسدن جھٹلانیوالوں کی خرابی ہے (لوگو) کیا ہمنے تمکو ایک بیحقیقت پانی (منی) سے نہیں بنایا پھر ہمنے اسکو ایک مقرر وقت (نو مہینے یا کم یا زیادہ) تک ایک محفوظ جگہ (عورت کے رحم) میں کھا پا انداز ہمنے مقرر کیا اور ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھیرانیوالے ہیں اسدن یعنے قیامت کے دن جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی کیا ہمنے زمین کو زندوں اور مردوں کے سمیٹنے والی نہیں بنایا اور اسمیں اونچے اونچے اٹل پہاڑ رکھدیے اور تم لوگوں کو میٹھا پانی پلایا اس دن (یعنے قیامت کے دن) جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی۔
۳۰	النبا	۶	اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝	کیا ہمنے زمین کو (تمہارا) بچھونا نہیں بنایا اور پہاڑوں کو زمین کی میخیں نہیں کہیں اور ہمنے تمکو جوڑا جوڑا (نر مادہ) بنایا اور ہمنے نیند کو تمہارے لیے آرام رکھا اور ہمنے رات کو تمہارا اوڑھنا مقرر کیا (پردہ پوش) اور ہمنے دن کو تمہاری روزی کمانیکا وقت ٹھیرایا اور ہمنے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ہمنے ایک چمکتا چراغ (سورج) بنایا اور ہمنے بادلوں (یا ہواؤں) سے زور کا مینہ برسایا اسلیے کہ اسکے ذریعے غلہ اور چارہ اگائیں اور گھنے گھنے باغ نکالیں

ف اللہ نے اپنی قدرت سے مچھلی کو پانی سے اور پرندے کو جب وہ پر پھیلاوے ہوا سے ہلکا بنایا ہے اس لئے مچھلی پانی پر تیرتی رہتی ہے اور پرندہ ہوا میں معلق رہتا ہے جب پرندہ اپنے پر سمیٹ لیتا ہے تو ہوا سے بھاری ہو جاتا ہے ہوا اسکا بوجھ نہیں اوٹھا سکتی اس لئے نیچے آتا ہے۔ ۱۲ منہ۔ ف۲ یہیں فریب میں ہے دیکھو تمام خلائق چڑیوں سے بھی غافل نہیں ہے جو بازار میں پیسہ کی دو بکتی ہیں کیا وہ تم کو سے نا لو بھلا دیکھا۔ ۱۲ منہ۔ ف۳ اس کے سب معنے بتائے اس میں ہمان پھونکی ۱۲ منہ۔ ف۴ حدیث میں ہے کہ جب اس آیت پر پہنچے تو فرمائے سبحانک اللھم بلی ایک روایت میں یوں ہے سبحانک بلی وبلی ایک روایت میں ہے بلے وانا علی ذلک من الشاہدین ۱۲ منہ۔ ف۵ اس سے معلوم ہوا کہ اس آیت کے بعد ان میں سے کوئی کلمہ کفر یا اسلام کہے اور اقتدی کے واسطے ثابت نہیں ۱۲ منہ۔ ف۶ یعنے کافروں سے مراد کفر کے کافر ہیں ۱۲ منہ۔ ف۷ حدیث جو ترک ہے زمان میں چلا جاتا ہے ۔ دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار کہ پیدا نشد تخته بر کنار ۱۲ منہ۔ ف۸ کیونکہ اس میں روشنی ہوتی ہے ۱۲ منہ۔ ف۹ جو کبھی خراب نہیں ہوتے ہزاروں برس گذر جاتے ہیں ۱۲

۳۰	النّٰزعٰت	۲	ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰىهَا ۞ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۞ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۞ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۞ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ۞ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۞ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۞	(بھلا تم آسمان سے)	
″	الانشقاق ۸۴	۱	لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۞	(تو کہ) تم کو ایک درجے سے دوسرے درجے پر چڑھنا ہے ۞
″	الغاشیۃ	۱	اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۞ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۞ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۞ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۞	کیا یہ لوگ اونٹوں کو نہیں دیکھتے وہ کیسے (عجیب) بنائے گئے ہیں ۞ اور آسمان کو وہ کیسا اونچا کیا گیا ہے ۞ اور پہاڑوں کو وہ کیسے (کھڑے) جمائے گئے (کھڑے کیے گئے) ہیں اور زمین کو وہ کیونکر بچھائی گئی ہے ۞
″	البلد ۹۰	۱	اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۞ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۞ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۞	کیا ہم نے اسکو (یہ) نہیں دیا کہ اسکی دو آنکھیں ہیں ۞ اور ایک زبان اور دو ہونٹ ۞ اور (اچھے اور برے) دو نوں رستے دکھلا دیے

اَلْمَلٰٓئِكَةُ ۱۱

باب ۱۱ فرشتوں کا بیان

۲	البقرۃ	۱۲	قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۞ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۞	(محمدؐ) کہدو جو کوئی جبریل (فرشتے) کا دشمن ہو (تو یہ اسکی بیوقوفی ہے دشمنی کی کوئی وجہ نہیں) اس نے تو خدا کے حکم سے قرآن کو تیرے دل پر اتارا ہے وہ اگلی کتابوں کو سچا بتاتا ہے اور مسلمانوں کو نیک رستہ سوجھاتا ہے اور خوشخبری دیتا ہے جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا دشمن ہو تو اللہ بھی کافروں کا دشمن ہے ۱۵
۷	الانعام	۱۵	وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۚ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۞	اور تم پر چوکیدار (فرشتے) مقرر کرتا ہے یہانتک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اسکی جان نکال لیتے ہیں اور وہ (حکم میں) کوتاہی نہیں کرتے ۱۲
۹	الاعراف	۲۲	اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۞	جو لوگ تیرے مالک کے پاس ہیں وہ اسکے بوجھ (بندگی) سے سر نہیں پھیرتے اور اسکی پاکی بولتے رہتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں

ف۱ رات اور دن کو آسمان کی طرف منسوب کیا کیونکہ دونو آفتاب کے چھپنے اور نکلنے سے پیدا ہوتے ہیں اور آفتاب آسمان میں ہے ۱۲ ف۲ تو زمین کا پھیلانا آسمان کی پیدائش کے بعد ہوا لیکن اُس کی پیدائش آسمان سے پہلے ہوئی جیسے سورہ فصلت میں گذا ثم استوی الی السماء مگر اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ سورت فصلت میں صاف یہ مذکور ہے کہ پہاڑ رکھے اور اس میں کھانے کی چیزیں چار دن میں پیدا کیں پھر آسمان کی طرف چڑھا جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ زمین کا پھیلانا بھی آسمان کی پیدائش سے پہلے ہو چکا تھا اور صحابہؓ کے کلام سے بھی یہی نکلتا ہے کہ زمین اتوار یا پیر کو بنائی گئی اور پہاڑ منگل یا چہارشنبہ کو اور آسمان پنجشنبہ کو یا جمعہ کو بنایا گیا تو بہتر یہ ہے کہ اس آیت کا ترجمہ یوں کیا جائے اُس کے بعد زمین کا ذکر کر اسکو پھیلایا یا اُس کے علاوہ زمین کو پھیلایا ۱۲ ف۳ زمین پر نہریں اور میٹھے بہنے لگے کھانے کے لئے درخت اور میوے اور گانے جانوروں کے لئے گھاس نکالی یا رہنے اور گانے کی جگہ بنائی ۱۲ ف۴ اگر زمین باقی ساتوں پہاڑوں کا ذکر کر دیا جاتا یا اس میں کچھ پیدا نہ ہوتا تو دونوں جینا نہ جانوروں ف۵ ایک حال سے دوسرے حال پر بدلنا پہلے نطفے تھے پھر بچے ہوئے پھر جنمے ہوئے پھر زندہ ہوئے پھر مرو گے پھر اٹھائے جاؤ گے یا بچے تھے پھر جوان ہوئے پھر بوڑھے ہو گئے پھر مرو گے اسی طرح دوزخ اور بہشت کے مرتبوں کو طے کرتے رہو گے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے (وَيُنَزِّلُ) تو ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر پڑھے گا یعنے شب معراج میں) ف۶ اُس کے عضا کو جب ذبح کرتے ہیں گردن ضابت یعنی ہے کاٹنے وغیرہ کو کہتا ہے اسکا دودھ گوشت حلال ہے کام میں آتا ہے دس دس دن تک پاس میں بسر کرتا ہے ۱۲ ف۷ جنبی کو جیسے مرد و عورت کو حائضہ کو اور اسکے سوا اور اسکا گوشت حرام ہے اسلئے اسکا ذکر نہیں فرمایا ۱۲ ف۸ اللہ کی ذات سے متعلق کھڑا ہے اسکے طول عرض کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے ان سے ہزاروں لاکھوں جتھے بڑے بڑے ہیں ۱۲ ف۹ ان میں بندے اور مردے اور درندے اور ہر قسم کے حیوانات رہتے ہیں ۱۲ (از قاضی)

۱۱	یونس	۳	إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ۝	اور ہمارے فرشتے تمہاری چالیں سب لکھتے جاتے ہیں ۱۵
۱۳	الرعد	۲	لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۝	آدمی کے ساتھ لگے اور پیچھے باری باری سے فرشتے لگے رہتے ہیں جو خدا کے حکم سے اسکو بچاتے ہیں
۱۴	الحجر ۱۵	۱	مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُّنظَرِينَ ۝	فرشتوں کو تو ہم عذاب دیکر اتارتے ہیں ۱۵ اور اگر (فرشتے اتریں) اسوقت انکو مہلت نہ ملے گی ۱۵
۱۶	النحل	۶	وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِن دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝	اور آسمان اور زمین میں جتنے جاندار ہیں اور فرشتے سب اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ (اسکی عبادت سے) غرور نہیں کرتے وہ (یعنے فرشتے) اوپر کی طرف سے اپنے مالک سے ڈرتے ہیں ۱۵ اور انکو جو حکم ہوتا ہے وہ بجالاتے ہیں
۱۶	مریم ۱۹	۴	وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۝	اور (اے فرشتو ہماری پیغمبر کو کہدو) ہم نہیں اترتے مگر تیرے مالک کے حکم سے ۱۵
۱۷	الانبیاء ۲۱	۲	وَمَنْ عِندَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ۝ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝	اور جو خود اسکے پاس ہیں (یعنے فرشتے) اس کے بوجے میں شیخی نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں رات اور دن تسبیح کرتے ہیں اور سست نہیں ہوتے ۱۵
〃	〃	〃	بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ۝ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ۝	بلکہ سرفراز بندے ہیں (جنکو اس نے عزت دی ہے) وہ اسکے سامنے بڑھ کر بات نہیں کرسکتے اور وہ اس کے حکم پر چلتے ہیں
〃	〃	〃	وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ۝ وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِّن دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝	اور وہ فرشتے کسی کی سفارش نہیں کرسکتے مگر جسکے لیے خدا کی مرضی ہو ۱۵ اور وہ اسکی ہیبت سے کانپ رہے ہیں ۱۵ اور ان میں سے جو کہے میں اللہ کے سوا بندگی کے لائق ہوں ۱۵ تو اسکو ہم جہنم کی سزا دینگے اور شریروں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں
۲۲	فاطر ۳۵	۱	جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۚ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ ۝	فرشتوں کو پیغام پہنچانے کے لیے مقرر کیا جنکے دو دو اور تین تین چار چار بازو ہیں وہ جتنے چاہے (فرشتوں میں) اور (بازو) زیادہ پیدا کرسکتا ہے ۱۵
۶	والصفت ۳۷	۵	أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ ۝	یا جنہیں فرشتوں کو عورت ذات بنایا اور وہ دیکھ رہے تھے
۲۳	〃	〃	وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ۝ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ۝	اور ہم تو صف باندھے رہتے ہیں اور ہم (خدا کی) خوبی بیان کرتے رہتے ہیں ۱۵
۲۴	الزمر ۳۹	۸	وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ	اور (اے پیغمبر تو دیکھے) فرشتوں کو دیکھیگا عرش کے گرد گھیرا باندھے کھڑے

ف مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لینے کے لئے ایک آفت بھیجے قحط یا بیماری بھیجتا ہے اور سوفت لوگ گڑگڑاتے ہیں عاجزی کرتے ہیں تو وہ آفت جاکر رحمت آتی ہے مثلاً ارزانی آب و ہوا کی صحت جن کی قسمت میں ایمان نہیں ہے وہ اس نعمت کو زمانہ کی گردش کا معمولی اثر سمجھتے ہیں اور کسی طرح بھی اللہ کی طرف رجوع نہیں ہوتے بلکہ اور زیادہ غفلت پر مستعد ہوتے ہیں اور اسکی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں دنیاداروں سے ایسی گفتگو کرتے ہیں چالیں چلتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انکی چال کچھ کام نہیں آنے کی اللہ تعالیٰ کی چال بہت تیز ہے جب چاہتا ہے جلد تا کسی کام کا اخیر فیصلہ کرنا منظور ہوتا ہے ۱۲ منہ کیونکہ اسکے ہاں سے جب اس کا حکم ہوتا ہے تو زمین پر اترتے ہیں پس حکم نہیں ہوسکتا ہے اور کہ جب کافروں نے آنحضرت صلعم سے اصحاب کہف اور ذوالقرنین کا قصہ پوچھا تو وحی اترنے میں دیر لگی ۱۲ منہ یعنے وہ چاہے کہ کسی کی سفارش کریں تو اس وقت اسکی سفارش کرسکتے ہیں ۱۲ منہ اہل توحید میں جملہ اقوال کہتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن فرشتے انکی سفارش کرینگے ۱۲ ف یا اس کی جلال سے ڈر رہے ہیں ۱۲ ف جیسے حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے شب معراج میں حضرت جبرئیل کو دیکھا انکے چھ سو بازو تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں سے فرشتے ہوں یا اور کوئی جو چاہے وہ بنا سکتا ہے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے صف باندھے یا نماز پڑھتے رہتے ہیں ۱۲ منہ بلکہ فرماں بردار ہوتے ہیں ۱۲ منہ تسبیح انکے لئے ایسی ہے جیسے آدمی کے لئے خدا فرمائی ہے کہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اللہ کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم انکی تسبیح کو نہیں سمجھتے ۱۲ منہ غرض فرمایا ایسا کہ فرشتے تو کیا شیطان بھی خدائی کا دعوے نہیں کرتا ۱۲

			يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝	ہیں اپنے مالک کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں[۱۱] اور لوگوں کا فیصلہ انصاف کے ساتھ کر دیا جائیگا[۱۲] اور (ہر طرف سے) یہی کہا جائے گا[۱۳] کہ اصل تعریف اسی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا مالک ہے
۴۰	المؤمن	۱	اَلَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ اٰمَنُوا ۚ	جو[۱۴] فرشتے عرش کو اٹھا رہے ہیں اور جو (فرشتے) عرش کے گرد ہیں وہ اپنے مالک کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کرتے ہیں[۱۵] اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے بخشش مانگتے ہیں[۱۶]
۴۱	حٰمٓ السجدۃ	۵	فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُونَ ۝	تو خدا کے پاس جو فرشتے ہیں وہ رات اور دن اسکی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور وہ (کبھی) تھکتے ہی نہیں[۱۷]
۴۲	الشوریٰ	۱	تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۗ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝	قریب ہے کہ آسمان (اسکی ہیبت اور جلال کی وجہ سے) اوپر سے پھٹ پڑیں[۱۸] اور فرشتے (اس حال میں ہیں کہ) اپنے مالک کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کر رہے ہیں اور زمین والوں کے لیے (جو ایماندار ہیں) بخشش کی دعا کر رہے ہیں سن لو بیشک اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے۔
۴۳	الزخرف	۲	وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ۝	اور[۱۹] ان کافروں نے فرشتوں کو جو اللہ کے بندے ہیں عورت ذات ٹھیرایا کوئی ان سے پوچھے، کیا جس وقت فرشتے پیدا ہوئے اسوقت یہ لوگ موجود تھے[۲۰] خیر انکی بات لکھ لی جائیگی اور ان سے پرسش ہوگی[۲۱]
۵۰	قٓ	۱۰	اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝	جب[۲۲] دو (لکھنے) لینے والے (فرشتے) داہنی اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے (لکھنے) لیتے جاتے ہیں[۲۳] منہ سے بات نکالنے کی دیر ہے اس کے پاس ایک (فرشتہ طیار) ہے جو (اسے) دیکھ رہا ہے[۲۴]
۵۳	النجم	۱	عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝	اسکو بڑے زور والے (فرشتے جبریل) نے سکھائی[۲۵]
〃	〃	۲	وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْضٰى ۝	آسمان کے فرشتے تو کتنے ایسے ہیں کہ انکی سفارش کچھ کام نہیں آسکتی مگر ہاں اللہ جسکے لیے چاہے حکم دے اور اسکی مرضی ہو (تو یہ اور بات ہے)[۲۶]
۶۶	التحریم	۱	وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ	اور[۲۷] اگر تم دونوں (ایکدوسرے کے مددگار بنکر) پیغمبر پر زور ڈالنا چاہو گی تو یہ سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ اور جبریلؑ اور نیک مسلمان سب

[۱] فرشتوں کی غذا یہی ہے ۱۲ [۲] کچھ بہشت میں جائیں گے کچھ دوزخ میں ۱۲ [۳] فرشتے کہیں گے یا مومنین ۱۲ [۴] سبحان اللہ وبحمدہ کہتے رہتے ہیں ۱۲ [۵] عرش کے اوٹھانے والے چار فرشتے ہیں قیامت کے دن چار اور شریک ہونگے آٹھ ہو جائیں گے ۱۲ [۶] اونگتے ہی نہیں کیونکہ تسبیح اور تقدیس الٰہی فرشتوں کی زندگی ہے جیسے ہوا ہم لوگوں کی زندگی ہے ۱۲ [۷] انہوں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ فرشتے عورت ذات پیدا ہوئے ۱۲ [۸] تمنے کیا سمجھ کر یہ کہا تھا کہ فرشتے عورت ذات ہیں ۱۲ [۹] ایک نیکیاں لکھ لیتا ہے دوسرا بدیاں مراد کرام کاتبین فرشتے ہیں مجاہد نے کہا ہر آدمی پر دو فرشتے معین ہیں اسکی زبان انکا قلم ہے اور اس کا تھوک انکی سیاہی ہے جانا کہ یہ دو فرشتے ہر آدمی پر مقرر ہیں مگر اس نقرہ کو انکی بھی احتیاج نہیں ہے وہ خود ہر آدمی سے اسکی شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور اس کے تمام کام بلکہ دل کے خیالات تک اس کو معلوم ہیں ۱۲ [۱۰] ادھر بات منہ سے نکلی ادھر اس نے لکھ لی ۱۲ [۱۱] بعضوں نے کہا بڑے زور والے سے یہ وہ کا رسول ہے ۱۲ [۱۲] اس صورت میں ان کی سفارش کچھ فائدہ دے گی جب آسمان کے فرشتوں کا یہ حال ہو کہ بے خدا کے حکم اور مرضی کے انکی سفارش کچھ کام نہیں آسکتی حالانکہ یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے مقرب اور عزت والے منصب پر ہیں تو تمہارے یہ بے حقیقت دیوتا کیا خاک سفارش کر سکتے ہیں ۱۲

			بِمَنْ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۔	
۲۹	التحریم	۱	عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۔	پیغمبر کے حمایتی ہیں اور فرشتے انکے سوا مدد کو حاضر ہیں۔ وہ ان کیسے فرشتے تعینات ہیں جو کڑے رحم ہیں اور جو انکو حکم دے وہ نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ہوتا ہے وہ (فوراً) بجا لاتے ہیں
۳۰	التکویر	۱	اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۔	بیشک یہ قرآن عزت والے رسول کا پہنچایا ہوا ہے جو قوت والے خداوند کے پاس اسکا بڑا درجہ ہے وہاں اسکی بات مانی جاتی ہے اور امانتدار ہے
۸۲	الانفطار	۱	وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۔ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۔ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۔	حالانکہ تم پر ہماری چوکیدار فرشتے ہیں عزت دار لکھنے والے (فرشتے) جو تم کرتے ہو انکو خبر ہے
۸۶	الطارق	۱	اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۔	ہر شخص پر ہماری طرف سے ایک نگہبان (فرشتہ) مقرر ہے
۹۷	العلق	۱	سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۔	ہم بھی اب اپنے سخت جلاد فرشتوں کو (اسکی سزا دینے کے لیے) بلائیں گے
۹۷	القدر	۱	تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا	اس شب میں فرشتے اور جبریل اپنے مالک کے حکم سے ہر کام پر اترتے ہیں

اَلْجِنُّ وَالشَّيَاطِيْنُ وَالسِّحْرُ وَالْكِهَانَةُ

باب ۱۲ جن اور شیطان اور جادو اور کہانت کا بیان

۱	البقرۃ	۱۳	وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ ۔	اور سلیمان کی بادشاہت میں شیطان جو پڑھا کرتے تھے اسکی پیروی کرنے لگے حالانکہ سلیمان کافر نہ تھا البتہ شیاطین کافر تھے جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے اور وہ باتیں جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتاری گئی تھیں اور وہ دونوں (یعنے ہاروت اور ماروت) کسی کو (جادو) نہیں سکھلاتے جب تک یہ نہیں کہہ لیتے ہم آزمایش (میں ڈالنے) والے ہیں تو کافر مت بن اس پر بھی وہ ان سے ایسی باتیں سیکھتے ہیں جن کی وجہ سے جورو خصم میں جدائی کرا دیں حالانکہ بے حکم خدا کے یہ جادو سے کسیکا بگاڑ نہیں کر سکتے اور ایسی باتیں سیکھتے ہیں جن میں فائدہ کچھ نہیں نقصان ہی نقصان ہے

ف بریدہ رض نے کہا نیک مسلمان سے ابوبکرہ اور عشر رض مراد ہیں ابن مسعود رض نے بھی ایسا ہی کہا۔ اسماء بنت عمیس رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نیک مسلمان سے علی رض مراد ہیں۔ ابن عباس رض نے کہا میں نے حضرت عمر رض سے پوچھا وہ دو دنبی بیان کو تمہی ہیں جنکی نسبت اس نے فرمایا اگر تم وہ دو پیغمبر پر نذر کرنا چاہو گی انہوں نے کہا عائشہ رض اور حفصہ رض حضرت عمر رض نے ایک بار اپنی صاحبزادی حضرت حفصہ رض کو خوب دھمکایا اور فرمایا تو عائشہ رض کی برابری نہ کرا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مت ستا اور تجھے جو درکار ہو وہ مجھ سے مانگ۔ ایک بار آنحضرت صلعم کو آپ کی بی بیوں نے بہت ستایا تھا آپ رنجیدہ ہو کے الگ جا بیٹھے حضرت عمر رض انکے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ اپنی بی بی کا تم لیا وہ مجھ سے کچھ مانگتی ہے تو میں اسکی گردن ناپتا ہوں یہ سنکر حضرت صلعم ہنس دیئے آپکا رنج جاتا رہا ۱۲ منہ قیامت کے دن جب دوزخ سامنے آئے گی تو کافروں سے کہا جائیگا کہ فرمانبرداروں میں داخل ہو جاتے ہیں وہ فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں ۱۲ منہ اس کے خیال میں اس آیت کا مضمون ہے لیکن یہ ہے بعضوں نے کہا وہ فرشتے ہیں جو ہر ایک شخص کی حفاظت کے لئے مقرر ہے شیطان اور جن اور سب آفتوں سے اسکو بچاتا رہتا ہے ۱۲ منہ اور بعضوں نے کہا جبرئیل مراد ہیں۔ کعب احبار نے کہا اس شب میں اتنے فرشتے اترتے ہیں کہ ان کا کوئی شمار نہیں ہے ان میں کوئی فرشتہ جو زمین کے کسی ٹکڑے پر کھڑا ہوا نہ ہو وہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور وہاں سے ہٹتے نہیں جب تک صبح نہ ہو جائے اور ان کے ساتھ کی یہ نشانی ہے کہ وہ اس کتے ہو جائیں آنکھوں سے آنسو بہائیں ایک سو بیس برس کافروں کے شہر سے بلا عذاب فرشتے اس شب میں اترتے ہیں ۱۲ منہ اول ایک فرشتہ آتا ہے پھر اس کے قریب ٹھہر کر وہ آواز دیتا ہے کہ اے فلانے کام کر کیونکہ اب تیرا کام بنا ہے یہ سنکر وہ کام کرنے لگتا ہے ۱۲ منہ اس کے پاس جاوے اور اسکو سلام کہے اور اسکے لوگ فرمانبردار ہو گئے ۱۲ منہ بعضوں نے جنکے دلوں کا ایمان تازہ کیا ہے تو کافر ہو گئے ۱۲ منہ

			مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝	اور البتہ یہودیوں کو یہ معلوم ہے کہ جو کوئی جادو خریدے (ایمان دے کر) وہ آخرت میں بے نصیب ہے۔ بیشک اگر وہ سمجھتے ہوتے تو بُرا بدلہ ہے جس کے عوض انہوں نے جانوں کو بیچ ڈالا۔ ف۱
۲	بقرہ	۲۱	اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	وہ تو تم کو برائی اور بے شرمی کے کام اور اللہ پر ان سمجھے جھوٹ بولنے کو (یعنے بہتان کرنے کو) کہیگا ف۲
۵	النساء	۱۸	وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝	اور جو کوئی خدا کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے ف۳ وہ کھلے نقصان میں سرتاپا ڈوب گیا۔ شیطان (نے صحیح کہا تھا اسی طرح) لوگوں کو وعدے دیتا ہے (پورے نہیں کرتا) اسیدیں دلاتا ہے (پر نہیں لاتا) ف۴ اور شیطان جو کچھ انسے وعدہ کرتا ہے وہ دغا ہی دغا ف۵ انلوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے وہ وہاں سے تمہیں بھاگنے کی جگہ نہ پائینگے
۹	الانعام	۱۴	وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝	اور ہمنے یسیطرح شریر آدمیوں اور جنوں کو ہر پیغمبر کا دشمن بنایا ایک دوسرے کو ملمع دار باتیں فریب کے لیے سکھاتے ہیں ف۶ اور اگر تیرا مالک چاہتا تو وہ ف۷ ایسے کام نہ کرتے تو ان کو اور ان کے بہتانوں کو چھوڑ دے ف۸ اور اس لیے (نبی) کہ جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے ف۹ ان کے دل ان باتوں پر جھک جائیں اور اسلیے کہ وہ ان باتوں سے خوش ہوں اور اسلیے کہ جو (برے) کام وہ کیا کرتے ہیں یہ بھی کریں ف۱۰
〃	〃	〃	وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰۗـِٕهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۝	اور شیطان تو اپنے دوستوں کے دل میں ڈالتے ہیں اسلیے کہ وہ تم سے (ناحق کا) جھگڑا کریں اور اگر تم انکا کہا مان لو تو تم بھی مشرک ہو چکے ضرور ہو چکے ف۱۱
۸	الاعراف	۳	يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ	آدمیو (خیال رکھو) شیطان تمکو بہکانہ دے ف۱۲ جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکلوا دیا انکے کپڑے اتروا دیے انکا ستر انکو دکھانے کو کیونکہ وہ (شیطان) اور اسکا کنبہ تمکو وہاں سے دیکھ لیتا ہے

ف۱ پہلے یہ فرمایا کہ یہودیوں کو معلوم ہے پھر فرمایا۔ لو نہ جانتے ہوتے ان دونوں لفظوں میں ظاہراً خلاف معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت خلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ علم بغیر عمل کے گویا جہل ہے جب ایک شخص جانتا ہے کہ یہ بات بری ہے اور پھر اسکو کرتا ہے تو گویا وہ نہیں جانتا ف۲ سوجھتے ہیں بُری بات کو اور فحشا وہ کام جو عادت زیادہ برا ہو ف۳ اس کا سا کام کرے اپنا حمایتی بنادے اسکا کہا مانے اسکی فرمانبرداری کرے ف۴ یعنی اُس نے اپنی اس پونجی یہی گمنامی نفع کا تو کیا ذکر ہے دنیا کو فضیحتا کیا اور بہشت کو کھو دیا اس سے بڑھکر کیا نقصان ہوگا ف۵ شیطان کہتا ہے ابھی تمہاری عمر بہت باقی ہے پھر موت دفعۃً آجاتی ہے اوسوقت شیطان کی کچھ نہیں چلتی ف۶ ظاہر میں شکر اندر میں زہر اُس کے ہر وعدے میں دھوکا اور فریب بھرا ہوا ہے ف۷ جو شیطان کے دل میں آگئے ف۸ اے پیغمبر جسطرح کہ کافر تیرے دشمن ہیں ف۹ اپنے دھوکا اور فریب رچنے کے لئے ایک کے کان میں ایک چکنی چپڑی باتیں پھونکتے ہیں یعنی جنوں میں جو شیطان اور شریر ہیں وہ آدمیوں کے شیطان اور شریر لوگوں کے کان میں ایک بات پھونک دیتے ہیں جو ظاہر میں بہت اچھی خوشنما معلوم ہوتی ہے اور دراصل بالکل جھوٹ اور فریب ہوتی ہے ف۱۰ کافر یا شیطان ف۱۱ کافر تیری دشمنی کرتے تجھ پر بہتان نہ لگاتے کہ تو نے کہا ہے یا شیطان دوسرے شیطانوں کو ہوٹی باتیں نہ سکھاتے ف۱۲ بھلا دے اسے بھلا دینا کیا بعید ہے لیکن سنکر بات اسوقت کی ہے جب جہاد کا حکم نہیں اترا تھا ف۱۳ شیطان ایک دوسرے کو ایسی باتیں پھونکتے رہتے ہیں ف۱۴ کافر ہے ایمان اور دل میں ف۱۵ جنکے پہلے چکنی چپڑی ہوتی باتیں بنا کر یہ شیطان کافروں کو فریب دیتے ہیں پھر آخر وہ ان کی طرف مائل کر لیتے ہیں پھر وہ کافر انکی باتوں کو پسند کرتے ہیں پھر انہی کے سے کرتوت خود بھی کرنے لگتے ہیں ف۱۶ دوسرے اور غلط خیالات ف۱۷ کیونکہ جس چیز کو حلال کر چکے اور کوئی اسکو حرام کرے کوئی اسکو حلال کہے وہ شرک کی طرح کا کفر ہوگیا اُس کے خدا کے سوا دوسرے کو حاکم بنایا اور بات ماننی

			لَا تَرَوْنَهُمْ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ أَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝	جہان سے تم انکو نہیں دیکھتے ہمنے شیطانوں کو انکا دوست بنا دیا ہے جو بے ایمان ہیں (کافر اور مشرک)
۸	الاعراف	۳	فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝	اسنے ایک گروہ (مومنوں) کو راہ پر لگایا اور ایک گروہ جنکی تقدیر میں گمراہی لکھدی گئی تھی انہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنایا اور (اسپر بھی) وہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں
۹	"	۲۴	وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ إِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ إِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَإِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝	اور اگر شیطان کا وسوسہ تجکو ابھارے تو اللہ کی پناہ مانگ وہ (سب) سنتا جانتا ہے جو لوگ پرہیزگار ہیں انکو جہان شیطان کا وسوسہ آیا چونک پڑتے ہیں اور (بری بات کی) انکو سوجھ آجاتی ہے اور شیطان کے بھائی (یہ کافر) شیطان انکو گمراہی میں گھسیٹ کر لیجاتے ہیں پھر کچھ کمی نہیں کرتے
۱۳	ابراھیم ۱۴	۴	وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ إِلَّآ أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا أَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ إِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ أَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ إِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۝	اور جب (لوگوں کا) فیصلہ ہو چکیگا تو شیطان کہیگا بیشک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا وہ تو خلاف کیا تھا اور میرا کیا کچھ زور نہ تھا مگر یہی کہ میں نے تمکو گمراہی کیطرف بلایا تم نے میرا کہا مان لیا تو مجھ کو الزام نہ دو اپنے کو آپ الزام دو میں تمہاری فریاد کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ تم میری فریاد کو پہونچ سکتے ہو تم جو اس سے پہلے مجھ کو خدا کا شریک بناتے تھے (اب) میں اسکا انکار کرتا ہوں بیشک نافرمانوں کو تو تکلیف کا عذاب ہوگا
۱۴	الحجر ۱۵	۲	وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝	اور ہمنے آسمان کو ہر ایک شیطان مردود (کو وہاں جانے) سے بچا رکھا ہے
۱۵	"	۳	وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝	اور جان کو ہمنے پہلے ہی سے (اسنے آدم سے پہلے) بہت گرم آگ سے پیدا کیا
۱۶	النحل ۱۷	۱۳	إِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ إِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ۝	کیونکہ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے مالک پر بھروسا کرتے ہیں اسپر شیطان کا کچھ زور نہیں چلتا شیطان کا زور بس انہی پر چلتا ہے جو اس سے دوستی رکھتے ہیں اور اسکے ساتھ شرک کرتے ہیں
۱۹	الشعراء ۲۶	۰	هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيْمٍ ۝ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ	(اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدو) کیا میں تمکو بتلاؤں شیطان کس پر اترتے ہیں ہر جھوٹے (طوفان جوڑنیوالے) بدکار پر اترتے ہیں جو سنی

ف۱ اور ایسے دشمن سے بہت ڈرنا اور احتیاط کرنا چاہئے جو ہم کو دیکھ سکے پر ہم اسکو نہ دیکھ سکیں اگر شیطان اپنی اصل صورت کے سوا کسی آدمی یا جانور کی شکل میں مجسم ہو تو دکھائی دیتا ہے اور بہت لوگوں نے اسکو دیکھا ہے اسیطرح جنوں کا بھی حال ہے اور بہت سے بزرگوں نے جنوں سے ملاقات کی ہے حدیث میں ہے کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی مثال دوڑتا ہے اور آدمیوں کے دلوں کا گھر ہیں اور شیطان آدمیوں کو دیکھتا ہے آدمی اسکو نہیں دیکھتے ۱۲ ف۲ کافروں کو گمراہ کیا ۱۲ ف۳ خدا کے حکم کے برخلاف گناہ کرنے لگے جو شیطان کا پنسہ ہے ۱۲ ف۴ اس آیت سے معتزلہ کا رد ہوا جو یہ نکالتے کہ ہدایت اور گمراہی دونوں خدا کی طرف سے ہیں ۱۲ ف۵ یہی ثابت ہوا کہ جو کافر پناہ دین حق لیتا ہے اور جو کافر نفاق سے کفر کرتا ہے اسکو ایک کرتا ہے دونوں کفر میں برابر ہیں ۱۲ ف۶ یعنی جب دوزخ میں پڑیں گے ۱۲ ف۷ اے ہمارے مالک ہمکو کیا کروں اسوقت یہ آیت اتری یعنی غصہ کے وقت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھا کرے تیری مدد کریگا اور غصہ کھو دیگا ۱۲ ف۸ گناہوں سے بچے رہتے ہیں ۱۲ ف۹ اسیوقت توبہ استغفار کرتے ہیں ۱۲ ف۱۰ اس سے باز رہتے ہیں اور ٹھیک رستہ دیکھ لیتے ہیں اور بھلائی کو پہچانتے ہیں یا اپنی غلطی معلوم کر لیتے ہیں اللہ نے پرہیزگاروں کی کیا عمدہ تعریف کی ہے کہ آدمی سے غلطی ہوتی ہے اسپر کبھی نہ چھوڑے کہ میں بڑا ہو جاؤں یا میرے باپ دادا یا ستاد یا قوم کے لوگ بڑے مولوی صاحب کی بتائی ہوئی یہ غلط نہیں ہو سکتی بلکہ قرآن و حدیث میں غور کرے اور دوسرے بھائی مسلمانوں کی تقریر پر دل کھلے اپنے دل میں سمجھ لے کہ یہ طریقہ یا مذہب غلط تھا اسکو فوراً چھوڑ دے اور سچی بات کو اختیار کرے ۱۲ ف۱۱ شیطان جو کافروں کے ساتھی ہیں کافروں کو گناہ پر جلدی کراتے ہیں اور نیکی سے روکتے ہیں طلب اور خواہش کیسی ہی ہو ۱۲ ف۱۲ اللہ کے راہ کرنے میں کچھ کسر نہیں رکھ چھوڑتے کوئی گناہ ہی نہیں کرتے ۱۲ ف۱۳ اور ذلیل و خوار ہیں اللہ کی رحمت سے دور ہیں ۱۲ ف۱۴ یعنی ان لوگوں سے جلد ان کو الزام دیتے کہ تو ہی نے ہمکو ضلالت میں پھنسایا ۱۲ ف۱۵ اللہ کی رحمت میں جنت میں جاویں گے ۱۲ ف۱۶ یعنی ہمیشہ جنت میں رہینگے ۱۲ ف۱۷ اور جو کافر ہیں ہمیشہ دوزخ میں رہینگے ۱۲

وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۝

۳۷	فاطر	۱	اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝
۳۷	والصّٰفّٰت	۱	وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝
۳۸	ص	۳	وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۝
۴۳	الزخرف	۴	وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝
۴۶	الاحقاف	۴	وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۝
۵۵	الرحمٰن	۲	يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝
〃	〃	〃	يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۝ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝
۵۸	المجادلة	۳	اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝
۶۷	الملك	۱	وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ
۷۲	الجن	۱	قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْٓ

سانی بات (جبر کے بیکار ہونے کا ان میں) خالدینی میں ہم نہیں اگر جھوٹی ہوتی ہیں ۱۲
بیشک شیطان تمہارا جانی دشمن ہے تم بھی اسکے (جانی) دشمن رہو وہ اپنی
(یار) لوگوں کو اسلیے بلاتا ہے کہ سب (اسکے ساتھ) دوزخی بنیں
اور ہر ایک شیطان باغی سے اسکو محفوظ کیا وہ فرشتوں (کی باتوں)
تک کان نہیں لگا سکتے اور ہر طرف سے (آگ کی کوڑی) مار کر ہانک دیے جاتے
ہیں اور انکو آخرت میں ہمیشہ کا عذاب ہوگا ہاں مگر کوئی کوئی (شیطان
کبھی موقع پاکر کوئی بات) اچک لیجاتا ہے تو ایک چمکتا انگارا اسکا پیچھا کرتا ہے
اور شیطانوں کو بھی جنہوں نے معمار اور غوطہ خور تھے (سب اسکو اختیار میں کر دیئے
اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھ چرائے (غفلت کرے) ہم اسپر ایک
شیطان تعینات کر دیتے ہیں وہ (ہر وقت) اسکے ساتھ رہتا ہے ۵
اور (یاد کر) جب ہم کئی جنوں کو تیرے پاس پھیر کر لائے وہ
قرآن سننے لگے
جنوں اور آدمیوں کے گروہ تم سے اگر ہو سکتا ہے کہ آسمان اور زمین کے
کناروں سے ہو کر (کہیں) نکل بھاگو (اور اللہ تعالیٰ کے اختیار سے باہر ہو
جاؤ) تو (اچھا) نکل دیکھو (یہ یاد رہے) نکلنا جب ہی ہو سکتا ہے
جب زور ہو تم میں بن دھوئیں کی آگ اور دھوئیں دار چھوڑی جائے
گی پھر تم اسکو روک نہ سکو گے ۱۲
شیطان انپر چڑھ بیٹھا ہے اور اس نے اسکی یاد انکو بھلا دی یہ لوگ
شیطان کے لشکر ہیں (اسکی فوج ہیں) سن رکھو شیطان کے لشکر
والے ہی ضرور تباہ ہونگے۔
اور ہم نے نزدیک والے (یعنے پہلے) آسمان کو چراغوں سے (ستاروں سے) جو زینت
دی (سجایا) اور ان چراغوں کو شیطانوں کے لیے مار بھی بنایا ۱۲
(اے پیغمبر اپنے لوگوں سے) کہدے مجھے (خدا کیطرف سے) یہ وحی آئی ہے کہ
جنات میں سے چند شخصوں نے (تین سے دس تک قرآن مجید سے) سنا پھر

وہ بیخبر ان بیکاروں میں (یا شیطانوں میں) ۱۲ (۱) اپنی طرف سے بہت باتیں ملا دیتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ کاہن لوگ کوئی چیز نہیں ہیں لوگوں نے عرض کیا حضرت بعضی بات تو انکی سچ نکلتی ہے آپنے فرمایا یہ بات شیطان چوری سے فرشتوں سے سن آتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں پھونک دیتا ہے وہ اپنی طرف سے سو سے زیادہ جھوٹ اس میں ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے ۱۲ (۲) اسکی ایک بات نہ مانو مردود جو بھائے اس کے خلاف کرو ۱۲ (۳) تارے یا تاروں کو آسمان کی زینت کے لئے اور آسمان کو شیطان باغی سے محفوظ رکھنے کے لئے (بھی) پیدا کیا جب شیطان اوپر جانا چاہتا ہے تو فرشتے ان تاروں سے اسکو مارتے ہیں ۱۲ (۴) فرشتوں سے سنکر ایک دم بھاگ جاتا ہے ۱۲ (۵) کبھی تو وہ جلکر خاک ہو جاتا ہے اور کبھی زخمی اور کبھی بچ نکلتا ہے اور اپنے دوستوں کے پاس دنیا میں آکر اسمیں سو جھوٹ ملا کر وہ بات انکے کان میں پھونک دیتا ہے ۱۲ (۶) معمار کو عمارتیں بناتے اور غوطہ خوری اور جواہر دریا میں سے نکالتے ۱۲ (۷) اسکو نیک کام کرنے نہیں دیتا برے کام میں اسکا جی لگاتا ہے کہتے ہیں مشرکوں نے یہ صلاح کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ایک صحابی پر ایک ایک آدمی تعینات کریں وہ اس کو بہکاتا رہے تو ابوبکر رض پر طلحہ کو تعینات کیا۔ ابوبکر رض نے طلحہ سے پوچھا تم مجھ سے کیا چاہتے ہو طلحہ نے کہا لات اور عزے کو نہ پوجو ابوبکر نے کہا لات کون ہے طلحہ نے کہا اللہ کی اولاد ہے ابوبکر رض نے کہا انکی ماں کون ہے یہ سنکر طلحہ خاموش ہو رہے اور اپنے لوگوں سے کہا جواب دو وہ بھی جواب نہ دے سکے آخر طلحہ نے کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ اور مسلمان ہو گئے۔ اس وقت یہ آیت اتری صحیح مسلم میں ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک جن ہے جو اس کا رفیق ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۝
وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا
وَلَدًا ۝ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى
اللَّهِ شَطَطًا ۝ وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن تَقُولَ
الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝ وَأَنَّهُ
كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ
مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ۝ وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا
كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا ۝
وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا
شَدِيدًا وَشُهُبًا ۝ وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ
مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۖ فَمَن يَسْتَمِعِ الْآنَ
يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَّصَدًا ۝ وَأَنَّا لَا نَدْرِي
أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَن فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ
رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ
وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا ۝
وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن نُّعْجِزَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ
وَلَن نُّعْجِزَهُ هَرَبًا ۝ وَأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا
الْهُدَىٰ آمَنَّا بِهِ ۖ فَمَن يُؤْمِن بِرَبِّهِ
فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَلَا رَهَقًا ۝ وَأَنَّا
مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ ۖ فَمَنْ
أَسْلَمَ فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ وَأَمَّا
الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝
وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا ۝ ١٣
يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝

الجن ٧٢ ١ ٢٩

(وہ اپنے لوگوں پاس لوٹ گئے اور) کہنے لگے ہمنے ایک عجیب قرآن سنا
جو سچائی کا رستہ بتلاتا ہے سو ہم تو اسپر ایمان لے آئے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے
مالک کا شریک نہ بنائیں گے اور ہمارے مالک کی شان بلند ہے وہ نہ
تو کسی کو رکھتا ہے نہ اولاد اور ہم میں کوئی بیوقوف تھا جو اسپر بڑا جھوٹ
لگاتا تھا اور ہم یہ سمجھتے تھے کہ آدمی اور جن بھلا اللہ پر کیوں جھوٹ
باندھنے لگے اور (ہوا یہ کہ) بعضے آدم زاد لوگ بعضے جن لوگوں کی پناہ
لیتے تھے اس سے انکا دماغ اور چڑھ گیا اور آدمی بھی جیسے تم سمجھتے
تھے یہ سمجھنے لگے کہ اللہ تعالیٰ (مرنے کے بعد) کسی کو جلا کر نہیں اٹھائیگا
اور ہمنے آسمان کو جا کر ٹٹولا دیکھا تو وہ زبردست پہروں اور آگ کی
شعلوں سے بھرا ہوا ہے اور پہلے تو یہ تھا کہ (فرشتوں کی باتیں) سننے کے
لیے ہم آسمان میں کئی ٹھکانوں میں بیٹھا کرتے تھے اب تو جو کوئی سننے
جائے تو ایک شعلہ اپنے لیے تیار پائے اور ہمکو معلوم نہیں کہ اس انتظام
سے زمین والوں کی برائی منظور ہے یا ان کا مالک ان سے بھلائی کرنا
چاہتا ہے اور ہم میں کچھ تو نیک ہیں اور کچھ دوسری طرح کے (یعنی
کافر بدکار) ہماری کئی طرح کے گروہ (پہلے سے) چلے آتے ہیں اور
(اب تو) ہمنے سمجھ لیا کہ ہم زمین میں رہکر اللہ کو نہیں ہرا سکتے اور
نہ کہیں بھاگ کر اسکو عاجز کر سکتے ہیں اور ہمنے جب راہ کی ہدایت
کی بات سنی تو اسکو مان لیا اور جو کوئی اپنے مالک پر ایمان لائیگا
اسکو نہ نقصان کا ڈر ہوگا نہ ظلم کا اور ہم میں بعضے تو (خدا تعالیٰ کے)
تابعدار ہیں اور بعضے (کافر) نافرمان پھر جن لوگوں نے (خدا کی) تابعداری
کی انہوں نے سیدھے رستہ پر چلنا چاہا اور جنہوں نے نافرمانی کی وہ دوزخ
کے کندے بنے ۝
اور جس وقت اللہ کا بندہ (محمد) اسکی عبادت میں کھڑا ہتا تو جنات
(چاروطرف سے گھیر کر) اس سے چمٹنے ہی کو تھے ۝

---

۱۳ عجب کے الفاظ اور مضامین تعجب کے لائق ہیں ۱۲ منہ اس کو معلوم ہوتا ہے کہ پہلے جن مشرک تھے ۱۲ منہ کہا تھا سو اللہ کی کوئی جورو یا اولاد ہے۔ بیوقوفوں کو مراد مشرک جن ہیں۔ حدیث میں ہے کہ بیوقوف سے مراد ابلیس ہے ۱۲ منہ اور اسی غلط خیال کی وجہ سے ہمنے بھی باتیں لی تھیں اور فریب میں گرفتار ہو گئے تھے جو اب معلوم ہوا کہ بڑے بیوقوف تھے ۱۲ منہ عرب میں بعضے مشرکوں کا اعتقاد تھا جب سفر کی حالت میں کسی خوفناک مقام پر اترتے تو پکار کر یوں کہتے ہم اس مقام کے شر کی پناہ میں آتے ہیں اور سردار جن کو مراد لیتے متقدمین نے کہا پہلے جن والوں نے جنوں کی پناہ لینا شروع کی پھر جنوں نے بھی ضد سے ہر سامنے آنے والے لوگوں کو ستانا شروع کیا جب اسلام کا زمانہ آیا تو اللہ کی پناہ لینے لگے اور جنوں کی پناہ لینا چھوڑ دی ۱۲ وجہ جن کہنے کے اب تو ہم آدمیوں کے بھی سردار جن کہتے ہماری پناہ لیتے ہیں ۱۲ منہ فرقہ کثرت سے مراد دور ہے ہیں آگ کے ٹکڑے ہم پہارنے کے لیے بے حد تیار ہیں۔ غرض وہاں کا انتظام ہوا ہے اور پہرے کا بہت بندوبست ہو گیا ہے جیسا پہلے نہ تھا اتنا سنکی کوئی وجہ ضرور ہوگی ۱۲ منہ گرہا شہاب کا گولہ مگر اتنا ہے آسمان پر پہنچ کر جلا بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ کا وقت تھا بعضوں نے کہا تھا تو یہی مگر اس کثرت سے نہ تھا اور بھی کچھ ہے ۱۲ منہ کوئی زمین کوئی یہودی کوئی نصرانی کوئی مجوسی آدمیوں کی طرح جنوں میں بھی مختلف مذہب ہیں ۱۲ منہ یعنی زمین یا آسمان میں کہیں بھاگنے اختیار سے باہر نہیں ہو سکتے ہر جگہ اسکی حکومت ہے ۱۲ منہ اس بات سے یہ نکلتا ہے جنات میں بھی بعضے دوزخ میں جائینگے بعضے بہشت میں ۱۲ منہ شاید یہ دوسرا واقعہ ہے جب آپ کرسے نکل کر جنوں کو ضلیع دینے کیلئے طائف کو گئے اور وہاں سے ناامید ہو کر واپس آتے تھے نخلہ میں ٹھہرے تھے جن سنکر آئے ہوں ۱۲ منہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آپ کے ہمراہ تھا آپ نے زمین پر ایک لکیر کھینچی اور فرمایا خبردار کوئی تیر سے پاس نہ آئے تو میں نماز پڑھنے لگا اور کیا دیکھتا ہوں کہ بہت سے کالے کالے آدمی جیسے گدھے ہوتے ہیں ہمارے گرد جمع ہو گئے ۱۲ منہ ان میں نے کالے کالے کتے دیکھے گویا وہ اور کتے ہیں۔ زرقانی کہتے ہیں سودان کے قدآور لوگوں کو اسی لیے آدمی کہا ہے ورنہ تمام کالے جن کہنے لگے ۱۲ منہ یا اشارہ ہو کہ کوئی جن ہمراہ نہ تھا یہ ہے کہ حضور رسالت کے متعلق تھے ۱۲

سورۂ قدر اللہ ۱۳

باب ۱۳ تقدیر کا بیان

۵	النساء	۱۱	وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۘ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۭ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝
۵۴ القمر	۳	اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝
۶۵ الطلاق	۱	قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝
۸۷ الاعلیٰ	۱	وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝

وَاور اے پیغمبر) اگر انکو کوئی بھلائی ہوتی ہے تو کہتے ہیں یہ خدا کی طرف سے ہے (یہانتک تو سچ کہتے ہیں) اور اگر کوئی برائی (بلا) آتی ہے تو کہنے لگتے ہیں یہ تیری وجہ سے ہوئی (اے پیغمبر) کہدے سب خدا کیطرف سے ہے تو ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے بات سمجھنے کے پاس تک نہیں پھٹکتے (قریب بھی نہیں آتے) اے بندے جو بھلائی تجھ کو پہنچے وہ تو اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی تجھ کو پہنچے وہ بھی اللہ کیطرف سے ہے لیکن (اے گناہ کی شامت اور (اے پیغمبر) ہمنے تجھ کو اللہ کا پیغام لوگوں کو پہنچانیوالا (بنا کر) بھیجا اور اللہ تعالےٰ کی گواہی (تیری پیغمبری پر) بس کافی ہے

ہمنے تو ہر چیز کو تقدیر کے موافق بنایا ہے

بیشک اللہ ہر چیز کا اندازہ ٹھہرا چکا ہے

اور جس نے (سب کچھ) ٹھہرایا پھر (اسیطرح) چلایا ہے

اَللَّوْحُ الْمَحْفُوْظُ

باب ۱۴ لوح محفوظ کا بیان

۲۷	القمر	۳	وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝
۲۷	الحدید	۳	مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ

اور جو بات انہوں نے کی ہے وہ (خدا کی) دفتر میں لکھی گئی ہے ہر کام چھوٹا ہو یا بڑا (لوح محفوظ میں ہماری پاس) لکھا ہوا ہے۔

(لوگو) جو آفت زمین پر آتی ہے (مثلاً قحط زلزلہ طوفان وغیرہ) اور جو خود تم پر آتی ہے (مثلاً دکھ بیماری موت وغیرہ) وہ اس کے پیدا کرنے سے پہلے ہی لوح محفوظ میں لکھی ہوئی موجود ہے بیشک اللہ کے نزدیک (یہ سب باتیں لکھ لینا) آسان ہے (یہ ہمنے تم کو اسلیے بتلا دیا) کہ جو چیز تم سے جاتی رہے اسکا حد سے زیادہ غم نہ کھاؤ اور جو نعمت اللہ تم کو دے

ف یعنی منافقوں اور یہودیوں کو ۱۲ ف فائدہ ہوتا ہے مثلاً غلہ کی یا ذاتی مال اولاد وغیرہ ۱۲ ف مثلاً قحط و گرانی مال یا جان کا نقصان ۱۲ ف یعنی پیغمبر اور آپ کے اصحاب کو قریش جاہلیت کہا کرتے ان کی نحوست کہتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ۱۲ ف یعنی بھلائی اور برائی دونوں اسی کے حکم اور اسی کی تقدیر سے ہوتے ہیں ہر چیز کا پیدا کرنیوالا وہی ہے ۱۲ ف یہ بات سے مراد قرآن ہے اگر وہ اس کو سمجھتے تو یقین کر لیتے کہ ہر چیز اللہ کی طرف سے ہے ۱۲ ف یعنی گناہ اس بلا کا سبب ہوا لیکن درحقیقت بلا کا اتارنیوالا اللہ تعالیٰ ہی ہے مطلب یہ ہے کہ یہ منافق اور یہود جو تجھ میں جو بھلائی کو اللہ کیطرف سے اور برائی کو تیری طرف سے سمجھتے ہیں اگر بھلائی اور برائی کی اصل علت یعنی خالق کو دیکھیں تو دونوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے اور دونوں اسکی طرف سے ہیں اور اگر فاعل اور سبب اور واسطہ کو دیکھیں تب تو برائی انکو شامت اعمال کی وجہ سے ہے وہ اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں اس کے رسول صلعم کو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ انکی سزا میں اوپر برائی اور بلا بھیجتا ہے بھلائی اپنی ذات پاک کی طرف سے بھیجتا ہے اس کیوجہ سے بلائیں دفع ہوتی ہیں اور رحمت کے سامنے جہان کھلتے جیسے دوسری آیت میں فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم اور وما لہم الا یعذبہم اللہ وہم یصدون ۱۲ ف قریش کے مشرکین آنحضرت صلعم کے پاس آکر تقدیر کے بارے میں جھگڑنے لگے اسوقت یہ آیت اتری صحیح حدیث میں ہے کہ ہر چیز تقدیر سے ہے یہانتک کہ بیوقوفی اور دانائی ۱۲ ف حدیث میں ہے اگر تم جیسا چاہیے ویسا اللہ پر بھروسا کرو تو پرندوں کی طرح تم کو بھی روزی ملے وہ صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے لوٹتے ہیں ۱۲ ف زیادہ جنتی کے لئے فرمایا ہر شخص کو جنت میں اسکا ٹھکانا دکھایا کہ اگر نیک کام کرے یا سعادت ازلی اسکے شامل حال ہو تو یہ جنت اسکی ہے ۱۲ ف یعنی ہر ایک کو اسکی توفیق دی جس کے لئے ٹھہر چکا تھا ۱۲ ف یعنی تم کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر ایسی ہی ملی ہے

۳۰	النبا	۱	وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۝	اسپر (غرض کسی) بھول نہ جاؤ اور اللہ کسی ترانیوالے (شیخی باز) کو پسند نہیں کرتا اور ہمنے ہر چیز کو اچھی طرح لکھ لیا ہے ۵
			الْإِيمَانُ وَالْإِسْلَامُ ۱۵	**باب ۱۵ ایمان اور اسلام کا بیان**
۲	البقرة	۴۰	آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ ۖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ ۖ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝	یہ پیغمبر (حضرت محمدؐ) اس کتاب پر ایمان لایا جو اسکے مالک کی طرف سے اسپر اتری اور اسکے ساتھ مسلمان بھی سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اسکے پیغمبروں پر ایمان لائے ۵ ہم اسکے کسی پیغمبر کو جدا نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں (ای پروردگار ہمنے تیرا ارشاد سنا اور مان لیا ہمارے گناہ بخشدے مالک ہمکو تیری ہی طرف (ہمکو) لوٹ کر جانا ہے
۱	″	۱۶	قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝	(مسلمانو) تم کہو ہم تو اللہ پر اور جو ہمپر اترا (قرآن) اور جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور انکی اولاد پر اترا اور جو موسیٰؑ اور عیسےٰؑ اور دوسرے پیغمبروں کو اپنے پروردگار سے ملا سب پر ایمان لائے ہم ان پیغمبروں میں سے کسی ایک کو بھی الگ نہیں کرتے اور ہم اس کے تابعدار ہیں ۵
۳	آل عمران	۹	قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝	(اے پیغمبر) کہدو ہم تو ایمان لائے اللہ پر اور جو ہمپر اترا (قرآن) اور جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور اسکی اولاد (شعیا اور ارمیا اور داؤد اور تمام نبی اسرائیل کے پیغمبروں) پر اترا اور اسپر جو موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے پیغمبروں کو اپنے اپنے مالک کیطرف سے ملا ہم انمیں سے کسیکو الگ نہیں کرتے اسکو مانتے ہیں اور سچا پیغمبر جانتے ہیں اور ہم اسی (ایک خدا) کے تابعدار ہیں
۳	آل عمران	۷	وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝	اور جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے تو ہرگز اسکی طرف سے قبول نہ ہوگا اور آخرت میں اسکا خراب ہوگا ۵
۵	النساء	۲۰	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ	ایمان لاؤ لوا اللہ پر ایمان لاؤ اور اسکے رسول (حضرت محمد) پر اور اس کتاب پر جو اسنے اپنے رسول (حضرت محمد) پر اتاری اور ان کتابوں پر

حلوا تراوٹ نہیں سمجھ لو کہ یہ صدقہ کی دین ہے ہماری کوشش سے نہیں ملی ۱۲ ف کوئی بات نہیں چھوڑی انکے اعمال بھی لکھے ہوئے ہیں ۱۲ ف اس آیت کا شان نزول اوپر گذر چکا جب صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یوں کہا ہمنے سنا اور مانا تو اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی اور یہ آیت اتاری اس میں ان کی تعریف کی اور فرمایا وہ کہتے ہیں ۱۲ ف یعنے سب کو مانتے ہیں یہود اور نصاریٰ کی طرح یہ نہیں کرتے کہ بعضوں کو مانیں اور بعضوں کو نہ مانیں ۱۲ ف سمعنا و اطعنا کو ہمنے سب باتوں سے تسلیم کر لیا ۱۲ ف یا ہم کو تیری بخشش چاہئے ۱۲ ف جیسے یہود کرتے ہیں کہ ایک کو مانتے ہیں اور کو نہیں مانتے ۱۲ ف یعنے خدائے واحد کے فرمانبردار ہیں اور اسکے سب پیغمبروں کو حق جانتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں یہ آیت قولوا آمنا باللہ سے آخر تک اور دوسری میں آمنا باللہ واشہد بانا مسلمون پڑھتے تھے ۱۲ ف یعنے جو کوئی سوا محمدی اس طریقے کے جو اللہ نے شروع کیا ہے کسی اور طریقے پر چلے گا تو وہ طریق اس شخص سے ہرگز قبول نہ ہوگا بلکہ آخرت میں وہ ٹوٹا پانے والوں کو ہوگا جیسے کہ صحیح حدیث میں آیا ہے جس نے عمل کیا ایسا عمل جسپر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے یعنے اللہ کے یہاں قبول نہیں تو جس نے کوئی عقیدہ یا کوئی عبادت نئی نکالی اور اسکا ثبوت قرآن سے نہ ہو تو وہ بات اور باطل اور مردود ہے جیسا کہ اس زمانے کے بعض لوگ کلمنی پر کلمہ وغیرہ لکھتے ہیں اور تیجا دسواں چالیسواں اور برسی اور میلادوں کے کرتے ہیں تو ان لوگوں کے عمل اور اقوال سلف صالح اور مردود ہیں اور بعض لوگوں نے اعتقاد میں نئی باتیں نکالی ہیں جیسا کہ کہتے ہیں کہ جب تک عیسیٰ آسمان پر نہیں اتریں گے اور بعض امام مہدیؑ کے پیدا ہونے سے انکار کرتے ہیں اور بعض ثابتہ الارض اور عرش اور لوح محفوظ سے انکار کرتے ہیں یہ سب باتیں سلف صالحین کے اعتقاد سے برخلاف اور باطل ہیں ۱۲ ف بعضوں نے کہا یہ اہل کتاب کے مخاطب کو خطاب ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلعم ہم آپ پر اور آپکی کتاب (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور موسیٰؑ اور توراۃ اور عزیر پر انکے سوا ہم کسی کتاب اور کسی پیغمبر پر ایمان نہیں لاتے یا یہود اور نصاریٰ کو خطاب ہے ۱۲

			الَّذِيْ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝	جو قرآن سے پہلے اُس نے اتارے اور جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اُس کے پیغمبروں اور پچھلے دن (قیامت) کو نہ مانے وہ پرلے سرے کا گمراہ ہو گیا۔ ۱۲
۲۶	الحجرات ۴۹	۲	قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	گنوار لوگ کہتے ہیں ہم ایمان لائے کہدے تم (ابھی) مومن نہیں ہوئے البتہ یوں کہو ہم (ڈر کے ماری) مسلمان ہو گئے ابھی تو تمہارے دلوں میں ایمان گھسا تک نہیں اور اگر تم اللہ اور اسکے رسول کا کہا مانو گے تو تمہارے اچھے اعمال کے ثواب میں وہ کچھ کمی نہیں کریگا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے
〃	〃	۷	يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝	(اے پیغمبر) یہ لوگ اسلام لاکر اپنا احسان تجھ پر جتاتے ہیں تو ان سے کہدے اپنے مسلمان ہونیکا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اُسنے تمکو ایمان کا رستہ دکھلایا اگر تم سچے (مسلمان) ہو ۱۲
۲۷	الذّٰریٰت ۵۱	۲	فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝	آخر اس بستی میں جتنے ایماندار تھے انکو تو ہمنے نکال لیا وہاں ایک ہی گھر مسلمانوں کا ہمنے پایا ۱۲
اَلْوَحْيُ وَاِثْبَاتُ النُّبُوَّةِ ۲۶				**باب ۲۶ وحی اور پیغمبری کا ثبوت**
۱	البقرۃ	۱۴	اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ۝	ہمنے تجھ کو (مسلمانوں کو) خوشخبری دینے والا اور (کافروں کو) ڈرانیوالا کرکے بھیجا اور دوزخیوں کی بوجھ تجھ سے نہیں ہوگی ۱۲
〃	〃	۱۹	كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝	جیسے ہمنے ایک رسول بھیجا تمہاری طرف تمہاری قوم میں سے جو ہماری آیتیں پڑھکر تمکو سناتا ہے اور تمکو پاک کرتا ہے اور قرآن اور حدیث سکھلاتا ہے اور وہ باتیں بتلاتا ہے جو تم اپنی عقل سے معلوم نہ کر سکتے تھے ۱۲
۲	〃	۲۶	كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۪ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ	(پہلے) لوگ ایک ہی طریق (دین) پر تھے (پیر لگے اختلاف کرنے) تو اللہ نے پیغمبروں کو بھیجا (مومنوں کو) خوشی سناتے ہوئے اور (کافروں بدکاروں کو) ڈراتے ہوئے اور انکو ساتھ سچی کتاب اتاری تاکہ جو

ف توریت انجیل زبور ہر ایک آسمانی کتاب پر ۱۲ ف اگر ایک پیغمبر یا ایک کتاب کو بھی تم نے نہ مانا تو گویا سب پیغمبروں اور سب کتابوں کا انکار کیا ۱۲ ف یہ آیت چند کفار منافقوں کے حق میں اتری جنہوں نے قید اور قتل ہونے کے ڈر سے ظاہر میں اسلام قبول کر لیا تھا بعضوں نے کہا یہ لوگ مسلمان تو ہو نافق نہ تھے مگر ایمان کا مرتبہ اسلام سے اعلیٰ ہے تو اللہ نے فرمایا ابھی تم لوگ ایمان کے درجے تک نہیں پہونچے ہو اکثر سلف کا ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف یعنی ہر نیک عمل کا تم کو پورا اجر ملے گا ۱۲ ف شعب ابن ابی اوفی ایک شخص تھا اُس نے آنحضرت صلعم سے کہا ہم اپنے مال بیچ اور سامان لیکر آپ کے پاس آگئے اور دوسروں کی طرح آپ کا مقابلہ نہ کیا گویا اُس نے اپنا احسان جتایا اُس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف صرف لوط ۱۲ اور انکی بیٹیوں کا سعید بن جبیر رضہ نے کہا کل تیرہ مسلمان تھے ۱۲ ف یعنی تجھ پر کوئی الزام نہ ہوگا کہ مسلمان کیوں نہیں کیا تیرا کام راہ بتا دینا اور اللہ کا پیام پہونچا دینا ہے اب کسی راہ پر لانا یہ اللہ کا کام ہے اور اللہ کو جنت اور دوزخ دونو بھرنا منظور ہیں بعضوں نے یوں پڑھا ہے ولا تسئل عن اصحاب الجحیم یعنے دوزخیوں کا حال مت پوچھ کہ عبدالرزاق نے کعب قرظی سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میرے ماں باپ کا کیا حال ہوا اُس وقت یہ آیت اتری سیوطی نے کہا یہ مرسل ہے اور سند ہی کا ضعیف ہے ۱۲ ف جیسے قبر کے عذاب اور ثواب اور حشر و نشر کی باتیں عقل ان میں کچھ کام نہیں کرتی ۱۲ ف شرک اور کفر کی نجاست سے بڑے اخلاق اور عادات سے ۱۲

			النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝		باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں انکا فیصلہ کر دے اور صاف صاف حکم پہنچنے کے بعد آپس کی ضد سے انہی لوگوں نے اختلاف کیا جن کو یہ کتاب دی گئی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے ایمان والوں کو ان باتوں میں جن میں وہ اختلاف کر رہے تھے سچی بات بتلا دی اور اللہ سبحانہ وتعالےٰ جسکو چاہتا ہے سیدھی راہ بتلاتا ہے ۔
۲	البقرہ	۲۵۳	تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۖ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ ۖ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ۚ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَٰكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۝	۹۰ ۱۱۰	یہ اللہ تعالیٰ کی سچی آیتیں ہیں (یعنے سب سچ قصے ہیں) جو ہم تجھ کو سناتے ہیں اور تو بے شک پیغمبروں میں سے ہے (کہ ان پڑھ ہو کر ایسے سچے واقعے بیان کرتا ہے) یہ پیغمبر (یا سب پیغمبر) ان میں ہم نے ایک دوسرے پر بڑائی دی ان میں سے کسی سے اللہ نے کلام کیا اور بعضوں کے درجے بلند کیے اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس (جبرئیل) سے اس کی مدد کی اور اگر اللہ تعالےٰ چاہتا تو بعد والے لوگ کھلی نشانیاں آجانے پر اختلاف نہ کرتے لیکن (اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا) انہوں نے اختلاف کیا کوئی ان میں سے مومن ہوا کوئی کافر اور اگر اللہ نہ چاہتا تو یہ پھوٹ نہ پڑتی لیکن اللہ تو جو چاہتا وہ کرتا ہے ۔
۴	ال عمران	۱۴۴	وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ۝		اور محمد تو صرف رسول ہے (یعنے اللہ کا بھیجا ہوا بندہ) اس سے پہلے اور کئی رسول ہو گذرے ہیں کیا اگر وہ مر جائے یا مارا جائے تو تم الٹے پاؤں (اسلام سے کفر کیطرف) پھر جاؤ گے اور جو کوئی الٹے پیروں پھرے (کفر کیطرف) پھر جائے تو خدا کا کچھ نہیں بگاڑیگا اور اللہ شکر کرنیوالوں کو جلد بدلہ دیگا ۔
״	״	۱۶۴	لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝		اللہ نے مسلمانوں پر بڑا فضل کیا ان میں ایک پیغمبر بھیجا انہی میں کا (یعنے آدمی نہ فرشتہ یا جن) جو اسکی آیتیں پڑھکر انکو سناتا ہے اور (شرک کی گندگی سے) انکو پاک کرتا ہے اور قرآن اور حدیث انکو سکھلاتا ہے اور بیشک وہ تو اس (نبی کے آنے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ۔

ف لیکن لوگوں نے اب بھی اختلاف نہ چھوڑا اور لگے اس کتاب میں اختلاف کرنے ۱۲ ف اختلاف مٹانے اور دور کرنے کے لئے ۱۲ ف پہلے لوگ ایک طریق پر تھے یعنے آدم علیہ السلام کی اولاد اور بعضوں نے کہا نوح علیہ السلام کی اولاد بعضوں نے کہا عرب لوگ سب موحد تھے آخر عمرو بن لحی ایک شخص پیدا ہوا جس نے بت پرستی سکھلائی اللہ نے نبیوں کو بھیجا کہتے ہیں کہ دنیا میں سب ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہوئے ان میں تین سو تیرہ صاحب کتاب اور شریعت پر تھے اور قرآن میں اٹھائیس پیغمبروں کے نام مذکور ہیں ۱۲ ف اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ بعض پیغمبر بعض سے افضل ہیں اور حدیث میں ہے کہ مجھکو پیغمبروں پر فضیلت مت دو یعنے پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت عنت و طعنہ سے کرنا مناسب ہے کہ اس طرح پر فضیلت دینا منع ہے کہ دوسرے پیغمبر کی تحقیر ہو ۱۲ ف اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی شب معراج میں اور حضرت آدم سے بھی جیسے ایک حدیث میں ہے ۱۲ ف مراد ہمارے پیغمبر ہیں اور بعضوں نے کہا اولوالعزم علیہ السلام بعضوں نے کہا ابراہیم علیہ السلام بعضوں نے کہا اولوالعزم پیغمبروں کا درجہ اور پیغمبروں سے زیادہ ہے ۱۲ ف مرنے کو دنیا کھوٹی کو اچھا کر دینا اندھے ماں زاد کی آنکھیں روشن کر دینا ساتھ رہتے تھے ۱۲ ف اسکی کچھ حکمت اسی میں ہے کہ دنیا میں ہمیشہ اختلاف قائم رہے اور ایمان اور کفر کی آزمائش باقی رہے بہشت اور دوزخ دونوں آباد ہوں ۱۲ ف اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ میں ثابت قدمی کیساتھ کافروں سے لڑنے میں حضرت علی نے کہا ہے کہ صدیق اکبر کی تلوار سے ان کی تلوار زیادہ چمکتی ہے اللہ نے انکو ایسی زندگی میں کہا کہ تو قسم خدا کی ہم تجھ کو نہ چھوڑیں گے جب تک تیرا سر نہ اڑا دیں پس تو بھی ہماری طرف سے اپنے ساتھیوں کو جا کر کہہ دے کہ ہم تم کو نہ چھوڑیں گے جب تک تمہارا سر نہ اڑا دیں یا ہمارا سر نہ اڑا دیں تو ہمیں تلوار سے ڈراتا ہے ان باتوں پر جن کیلئے آپ نے تو بڑے بڑے کام کیے ہیں ہاں ہاں ہم تیار ہیں ہمارا سر حاضر ہے ۱۲ ف اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو ہمیشہ لڑائی سے کیا فائدہ ہے بغیر کافر تباہ ہو جائیں ۱۲ ف کوئی کہے کہ اگر سب رسول توحید لے کر آئے تو پھر کیوں اللہ نے کہا کہ ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت سے بچو اس کا جواب یہ ہے کہ اصل دین سب کا ایک تھا مگر ہر رسول کے وقت میں بعض احکام بدلتے رہے جیسے نماز کا قبلہ کبھی کچھ تھا کبھی کچھ ہوا اسی طرح اور احکام بدلتے رہے ۱۲ ف

۵	النساء	۶	فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ ۚ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا ۝	شبر (اسوقت) کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت پر ایک گواہ (نبا کر) لائینگے اور تجکو انلوگوں پر گواہ (نبا کر) لائینگے اسدن جن لوگوں نے کفر کیا اور پیغمبر کی نافرمانی کی وہ آرزو کرینگے کاش وہ زمین میں سما جائیں اور زمین انکے برابر ہوجائے اور اللہ سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے ان کے ہاتھ پاؤں ان کے گواہی دیں گے۔
۵	״	۱۱	وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝	اور (اے پیغمبر) ہم نے تجھکو اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں کو پہنچانے والا (نبا کر) بھیجا اور اللہ کی گواہی (تیری پیغمبری پر) بس کرتی ہے
״	״	۱۷	وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَن يُضِلُّوكَ ۖ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِن شَيْءٍ ۚ وَأَنزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۝	اور (اے پیغمبر) اگر اللہ تعالیٰ کی عنایت اور اسکی رحمت تجھ پر نہ ہوتی تو انمیں کا ایک گروہ (یعنے طعمہ کی قوم کے لوگ) تجھے بہکا دینے پر مستعد ہو ہی گیا تھا اور (درحقیقت) وہ اپنے تئیں بہکا رہے ہیں اور تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب اتاری (قرآن شریف) اور حدیث (شریف) اور جو تو نہیں جانتا تھا وہ تجھ کو سکھلایا اور اللہ تعالے کا تجھ پر بڑا فضل ہے ۞
۶	״	۲۳	لَٰكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنزَلَ إِلَيْكَ أَنزَلَهُ بِعِلْمِهِ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝	لیکن اللہ تعالیٰ جو اس نے تجھ پر اتارا اسکی گواہی دیتا ہے اس میں اسکا علم ہے اور فرشتے بھی (اللہ کے ساتھ) گواہی دیتے ہیں اور اللہ کی گواہی بس کرتی ہے
״	״	״	يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝	لوگو یہ پیغمبر (یعنے محمد) تمہارے پاس مالک کی طرف سے سچی بات لیکر آیا ہے اسپر ایمان لاؤ یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر تم نہ مانو تو اللہ تعالیٰ کو کیا پرواہ ہے، اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے حکمت والا
۶	المائدہ	۱۰	يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝	اے پیغمبر تیرے پروردگار کی طرف سے جو تجھ پر اترا وہ لوگوں کو پہونچا دے (کسکے پہونچا دے) بسا دی، اور اگر تو ایسا نہ کرے تو (گویا) تو نے اسکا پیغام (بالکل) نہیں پہونچایا اور اللہ تعالیٰ تجھ کو لوگوں سے بچائیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا۔

فائدہ یعنی یہود و نصاریٰ و مشرکین و منافقین کا باخاص قتل کے کافروں کا ۱۲ گواہی دینے کو اس کے پیغمبر علیہ السلام کو ۱۲ ان لوگوں سے مراد سب پیغمبر ہیں یعنی ہمارے پیغمبر سب پیغمبروں کے گواہ ہیں گے کہ انھوں نے اپنی اپنی امت کو اللہ کا حکم پہونچا دیا یا تمام امتیں ہیں اگلی اور پچھلی یا منافق یا مشرک یا مومنین آنحضرت نے ابن مسعود سے فرمایا کچھ قرآن سناؤ انہوں نے عرض کیا بھلا میں آپکے سامنے کیا پڑھوں آپ پر تو قرآن اترا ہے آپنے فرمایا بیشک مگر مجھے اچھا لگتا ہے کہ کوئی اور پڑھے میں نے سورہ نساء شروع کی جب اس آیت پر پہونچا تو آپنے فرمایا بس کرو اور آپ کی آنکھوں میں آنسو بھرا آئے تھے ۱۲ بعضوں کے نزدیک ترجمہ کیا ہے کاش زمین اپنے برابر کر دیجائے مطلب یہ ہے کہ وہ عذاب دیکھ کر تمنا کرینگے کاش پھر وہ زمین میں سما جاویں اور انکا حشر نہ ہو یا خاک ہو جاویں جیسے دوسری آیت میں ہے کہ کافر کہیگا کاش میں مٹی ہوتا ۱۲ مگر اسکے فضل ہوا ان کو بہکانے کا اثر تجھ پر نہ ہوا ۱۲ کیونکہ مکار دل ہی پر چڑھیگا ۱۲ یعنے کیونکر اسے تیرا نگہبان ہے اس نے اگلی پچھلی تجھے کہدی ۱۲ شاید میں تمام خلق کی بھری ہوئی ہے یا تجھکو بکلیہ عطا فرمائی جھوٹ سچ پہچان لینے کی یا فیصلہ کرنیکا ڈھنگ سکھلایا ۱۲ کیونکہ نبوت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے وہ مختلق نے تجھکو عنایت فرمائی ۱۲ یعنی خدا کا علم قرآن میں بھرا ہوا ہے اسکی ذات و صفات اس کی قدرت کی نشانیاں قیامت اور حشر و نشر کے حالات غیب کی باتیں اگلوں پچھلوں کی خبریں وغیرہ سکھلا دیں ۱۲ یعنے قرآن و دین اسلام ۱۲ یا وہ کام کرو جو تمہارے لئے بہتر ہے ۱۲ کچھ پہونچا نہ کچھ نہ پہونچایا تو گویا ۱۲ کیونکہ پیغام میں ہو جب کچھ چھپا لیا تو گویا پیغام ہی نہیں پہنچایا ۱۲ کسی نے آپکا ایک گھن چھوڑ دیا تو کہا یا تو ہی نہیں پڑھی اس آیت کے ان بے باکوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں آنحضرت نے بہت سی باتیں قرآن کی عام لوگوں کو نہیں سنائیں اور سن کر پوشیدہ رکھا۔ کئی حدیثوں سے حضرت عائشہ کی گواہی ہے جو کہتے ہیں کہ حضرت محمد نے معراج کی رات اپنے رب کو دیکھا یا وہ جھوٹا ہے ۱۲ شاید تیری جان لینا چاہیں ۱۲ اور اس سے اپنی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے ۱۲ آنحضرت نے رات کو پہرہ موقوف کر دیا آپکے خیموں کے گرد پہرہ کی باری لگتی تھی ۱۲ یعنے کیونکر اسے تیرا نگہبان ہے

۷	المائدہ	۱۳	مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝	رہے تجھ کو دے چکے نہیں کرتا کام رسول کا مگر پہونچا دینا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کہتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو ۱۲
۷	الانعام	۲	وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ	اور یہ قرآن (اللہ کی طرف سے) مجھ پر اتارا گیا ہے اسلیے کہ میں تمکو اور جن لوگوں کو یہ قرآن پہونچے (قیامت تک) ڈراؤں ۱۲
۷	"	۵	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	اور (اے پیغمبر) ہم تجھ سے پہلے کتنی امتوں پاس پیغمبر بھیج چکے ہیں پھر جب انہوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا تو) ہمنے انکو سختی اور تکلیف میں اسلیے گرفتار کیا کہ وہ عاجزی کریں پھر جب ہمارا عذاب آیا تو عاجزی کیوں نہ کی مگر انکے دل سخت ہو گئے تھے اور شیطان نے انکے (برے) کاموں کو انکی نظر میں اچھا کر دکھایا تھا پھر جب وہ اس مصیبت کو بھول بیٹھے جو خبردار کرنیکے لیے انپر آئی تھی ہمنے ہر چیز کے دروازے کھولدیے یہانتک کہ وہ ان چیزوں (نعمتوں) میں جو انکو ملی تھیں مست ہو گئے اسوقت ایک دم سے ہمنے انکو پکڑ لیا اور ناامید ہو کر رہ گئے آخر ان ظالموں کی جڑ کٹ گئی اور شکر ہے خدا کا جو سارے جہان کا مالک ہے
۷	"	۶	وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ	اور ہم پیغمبروں کو اسی لیے بھیجتے ہیں اور کچھ نہیں کہ (نیکوں کو) خوشخبری سنائیں اور (منکروں کو) ڈرائیں
۸	الاعراف	۴	يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝	اے بنی آدم جب تمہارے پاس تم میں ہی سے (یعنی آدمی) پیغمبر آئیں اور میری آیتیں تمکو سنائیں تو جو لوگ (گناہوں سے) بچیں گے اور نیک کام کریں گے انکو نہ ڈر ہوگا نہ غم
۹	"	۱۳	وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۝ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا	اور ہمنے جب کسی بستی میں کوئی پیغمبر بھیجا تو وہاں کے رہنے والوں پر ہمنے محتاجی (مثلاً قحط وغیرہ) اور بیماری (طاعون وغیرہ) بھیجی اسلیے کہ وہ گڑگڑائیں پھر ہمنے مصیبت کی جگہ (انکو) آرام دیا یہانتک کہ وہ بڑھ گئے اور کہنے لگے ہمارے باپ دادا پر بھی رنج اور خوشی (دونو) آتی ہیں آخر ایک ہی بیکلی ہمنے انکو دھر پکڑا اور اُن کو خبر نہ تھی اور یہ بستیوں والے ایمان لاتے اور بچے رہتے تو ہم انپر آسمان

ف لوگوں کو سنا دیا جب پیغمبر نے سنا دیا تو وہ بری ہو گئے اور تم کو کوئی عذر باقی نہ رہا ۱۲ ف تو اُسکے سامنے نفاق نہیں چلنے کا ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اُس کی نافرمانی سے جب اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ نے آنحضرت ﷺ کی پیغمبری سے انکار کیا تو قریش کے کافر کہنے لگے اب تمہارا گواہ کون ہے اسوقت یہ آیت اتری حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو آپ نے روم اور ایران اور حبش کے بادشاہوں کو خط بھیجے اور انکو اسلام کی دعوت دی دوسری حدیث میں ہے کہ جس کو یہ قرآن پہونچا گویا اُس نے مجھ کو دیکھا ف اللہ تعالیٰ کی بندگاہ میں گڑگڑا کر دعا کریں اپنی نافرمانی سے توبہ کریں سختی اور تکلیف سے قحط اور بادشاہ کا ظلم مراد ہے یا بھوک اور بیماری یا مفلسی اور بیماری ۱۲ ف اگر عاجزی کرتے اور روتے تو ہم عذاب دفع کر دیتے ۱۲ ف خدا تعالیٰ کی طرف سے انکو طرح طرح کی نعمتیں دیں ۱۲ ف یعنی ہر طرح کی دولت اور بادشاہت دی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کو بالکل فراموش کر گئے ۱۲ ف یعنی دفعتہً ایسا سخت عذاب آیا کہ بچنے کی امید نہ رہی اور اسی ناامیدی کی حالت میں تباہ اور برباد ہو گئے ۱۲ ف یہاں کا آخری لفظ بھی تباہ ہو گیا یعنی کوئی بچا نہیں ۱۲ ف پھر اس پہلی والوں نے اُس کا کہنا نہ مانا ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہم کو اس

			عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ	اور زمین کی برکتیں کھولدیتے مگر انہوں نے تو جھٹلایا تو ہمنے (بھی) انکے کاموں
			كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝	کی سزا میں انکو دھر پکڑا کیا یہ بستیوں والے اس سے نہیں ڈرتے کہ
			اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا	ہمارا عذاب راتوں رات انپر آپڑے اور وہ سوتے ہوں یا
			بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى	یہ بستیوں والے اس سے نہیں ڈرتے کہ دن دہاڑے انپر
			اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝	عذاب ہمارا آن پڑے اور وہ کھیل رہے ہوں کیا اللہ تعالی
			اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا	کے داؤں سے نہیں ڈرتے اللہ تعالے کے داؤں سے وہی لوگ
			الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ	نہیں ڈرتے جو تباہ ہونے والے ہیں کیا جو لوگ ایک ملک
			الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ	والوں کو تباہ ہوئے پیچھے انکی جگہ لیتے ہیں ان کو یہ معلوم
			بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ	نہیں ہوا کہ اگر ہم چاہیں تو انکو بھی انکے گناہوں کے بدل مصیبت
			لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ	میں ڈالدیں اور ہم انکے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں وہ نہیں سنتے
			مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ	(اے پیغمبر) یہ وہ بستیاں ہیں جنکا کچھ حال ہم تجھ کو سناتے ہیں اور بیشک انکے پیغمبر انکے پاس نشانیاں لیکر آئے پھر وہ ان باتوں پر
			بِالْبَيِّنٰتِ ۖ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ	ایمان لانیکو لائق نہ ہوئے جنکو پہلے جھٹلا چکے تھے اللہ تعالے ایسے ہی
			كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝	کافروں کے دلپر مہر لگا دیتا ہے اور ہمنے ان لوگوں میں اکثر لوگوں
			وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ	کو اپنے اقرار پر قائم نہ پایا اور ہمنے ان میں اکثر لوگوں کو نافرمان تو البتہ پایا
۹	الاعراف	۲۰	وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے میں تم سب لوگوں کیطرف (عرب ہوں یا عجم) اللہ
			قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ	تعالی کا بھیجا ہوا ہوں جس کی آسمان اور زمین (سب جگہ)
			جَمِيْعًا ۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ	بادشاہت ہے اسکے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہی جلاتا ہے وہی مارتا
			لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ	ہے تو (لوگو) اللہ پر اور اسکے بیٹے پیغمبر پر جو اللہ تعالی اور اسکی کلاموں
			وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ	پر یقین رکھتا ہے ایمان لاؤ اور اسکی پیروی کرو تا کہ تم راہ پاؤ
			وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝	وہی خدا ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت کی باتیں اور سچا دین
۱۰	التوبة	۵	هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ	(اسلام) دے کر بھیجا اسلیے کہ اسکو ہر دین پر غالب کرے
			الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ	گو مشرک برا مانیں ف
			الْمُشْرِكُوْنَ ۝	اور جو لوگ اللہ کے پیغمبر کو ستاتے ہیں انکو تکلیف کا عذاب ہوگا
″	″	۸	وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝	

ف ہمارے پیغمبروں کو وہ تک یعنی دنیا کے دھندوں میں پھنسے ہوئے تھے اس کی تدبیر اور اس کے انتظام سے ۱۲ سورہ بقرہ کے دوسرے رکوع میں گذر چکا ہے کہ عربی زبان میں ایک کام کا جو دوسرے کام کی سزا میں کیا جاتا ہے اسی کا نام رکھدیتے ہیں مثلاً برائی کا بدلہ برائی ہے اور دھوکہ دینا دھوکہ دینے والے کو ہی دیا دھوکہ دینا قرآن شریف میں یہ مجازی کلام عام ہے جیسے سورۂ فساد کے رکوع میں اور اس آیت میں اور دھوکہ دینا وغیرہ ۱۲ اور تباہ کر دیں گے لوگوں کو تباہ کیا جگہ انہوں نے نبی ہوتے نصیحت کی بات ۱۲ فائدہ آگے اور وہاں تباہ ہوئے ابد تک لوگ انکی جگہ لیتے ہیں ۱۲ یعنی نوح اور ہود اور صالح اور لوط کی بستیاں ۱۲ تا کہ ان کے کافروں کو ہمیشہ ہماری نشانیاں دیکھنے ہیں ۱۲ تا نشانیاں دیکھنے ہیں ۱۲ طلب ہے کہ حضرت پیغمبروں کی سب باتوں کو جیسے وہ کافروں کے آگے پیش کرتے تھے اور نشانیاں دیکھنے پر ایمان لاتے تھے ۱۲ اور ہمنے ان لوگوں میں اکثر لوگوں کے اس بات کی صلاحیت ہی پیدا نہیں ہونے دی کہ وہ ان باتوں کو دیکھ کر ایمان لاتے کیونکہ ہر ایک کو ہر ایک شے کی صلاحیت ہونا ضروری ہے ۱۲ اور ہمنے ان لوگوں میں اکثر لوگوں کے دلوں میں ایمان کا مادہ نہیں پایا کہ نشانیاں دیکھ کر ایمان لاتے ۱۲ تا کہ ان کے کافروں کی ۱۲ اور ہمنے ان میں اکثر لوگوں کو نافرمان پایا ۱۲ اس بات پر ۱۲ یہ خدا کے حکم ۱۲ اور اسلام کے دین کی ۱۲ یہ خدا کی ہوئی مسلمانوں کا کام ہے اور ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں مسلمانوں پر فرض ہے ۱۲

۱۱	التوبہ	۱۲۸	لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝	(لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آیا جسکو تمہاری تکلیف اسکو ناگوار ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کی اسکو لگی ہوئی ہے مسلمانوں پر بہت شفقت کرنیوالے مہربان ہیں ۝
۱۰	یونس	۱	اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝	کیا لوگوں کو (کافروں کو) اس بات سے تعجب ہوا کہ ہمنے انہی میں سے ایک مرد کی طرف وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈر سنا دے اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دے کہ انکو انکے مالک کے پاس سچائی کا مرتبہ ملیگا کافروں نے کہا یہ (پیغمبر) کھلا جادوگر ہے ۝
〃	〃	۵	لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	اور ہر قوم کی طرف ایک پیغمبر بھیجا گیا پھر جب ان کا پیغمبر آیا تو انصاف کے ساتھ انکا فیصلہ ہو گیا اور انپر ظلم نہیں ہوتا ۝
〃	〃	۱۰	ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	پھر ہم اپنے پیغمبروں اور ایمان والوں کو بچا دیتے ہیں ایسے ہی ہمارا ذمہ ہے ہم ایمان والوں کو بچا دیں گے ۝
۶	النساء	۱۶۳	اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ	بیشک ہمنے تیری طرف اسی طرح وحی بھیجی جیسے ہمنے نوحؑ اور اسکے بعد دوسرے پیغمبروں کیطرف بھیجی
۱۲	یوسف	۱۱	ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝	یہ غیب کی چند خبریں ہیں جو ہمنے تجھ کو بھیجیں اور تو تو اسوقت انکے پاس نہ تھا جب انہوں نے ملکر ایک بات ٹھیرالی تھی اور وہ فریب کر رہے تھے اور اکثر لوگ ایسے ہیں تو کتنی ہی حرص کرے وہ ایمان نہ لائیں گے اور تو ان سے قرآن سنانے پر کچھ نیگ نہیں مانگتا قرآن تو اور کچھ نہیں سارے جہان کے لیے نصیحت ہے
〃	〃	۱۲	وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْــَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ	اور ہمنے تجھ سے پہلے جو پیغمبر بھیجے وہ مرد ہی تھے بستیوں کے رہنیوالے کیا یہ لوگ (کافر) ملک میں نہیں پھرے (اگر پھرتے) تو انکو (سوچ سے) دیکھ لیتے کہ اگلے لوگوں کا انجام کیسا ہوا اور اس میں شک نہیں کہ پرہیزگاروں کے لیے آخرت کا گھر بہتر ہے کیا تم کو عقل نہیں ہے یہانتک کہ جب پیغمبر ناامید ہو گئے اور ان کی قوم کے لوگ یہ سمجھنے لگے کہ پیغمبر جھوٹے ہیں

ف۱ یعنی قرآنی قرشی ف۲ یعنی تم سب کے عذاب میں پڑو اس کو خلق گذرتا ہے ف۳ یعنی دات دن انکی یہی کوشش ہے یہی حرص ہے کہ جس طرح سے ہو سکے تم صریح سے بچ جاؤ دنیا اور آخرت کی بھلائی پاؤ یہاں اسمان سے زیادہ بھلے تم پر مہربان ہیں اور ان کا احسان ہم پر تمام جہان سے زیادہ ہے ف۴ اسمیں تنے اپنے پاک ناموں میں سے دو نام یعنی رؤف اور رحیم آنحضرت صلعم کو دیدیے یہ شرف اور کسی پیغمبر کو عنایت نہیں ہوا ف۵ یعنی آدمیوں میں سے ف۶ کہ قریش کے کافر کہنے لگے بھلا اللہ کو دیکھو اور محمد کو دیکھو اللہ نے اپنا رسول ایسے شخص کو بنایا جو بازار میں پھرتا ہے پاس نہ ہو دولت حکومت نہ ہو ایت اتری ف۷ کہ سچائی کا مکان یعنی جنت انہوں نے کہا سچائی کے مرتبہ سے آنحضرت مراد ہیں جو انکی شفاعت کرینگے ف۸ کہ نیک عمل جانوں نے کہا یہ قرآن کھلا جادو ہے ف۹ کہ انہوں نے انکو جھٹلایا ف۱۰ کہ پیغمبر اپنے ساتھی بچ گئے جھٹلانیوالے تباہ ہوئے ف۱۱ کہ انہوں نے قریش ترجمہ کیا ہے قوم کا ایک پیغمبر ہے جب قیامت میں وہ انکا پیغمبر اپنی قوم سمیت اللہ کے پاس حاضر ہوگا تو انصاف کے ساتھ انکا فیصلہ کیا جاویگا اور انپر ظلم نہ ہوگا ف۱۲ کہ انکو تباہ کر دیگے ف۱۳ کہ یعنی کفار نے سچا پیغمبر جانا تو یہ انہیں پیغمبر کو کیسے علوم ہو سکتیں ف۱۴ کہ یوسف کے بھائیوں کو پاس نہ تھا کہ یوسف کو کنوئیں میں ڈالیں ف۱۵ کہ کرتے پر جھوٹا خون لگا کر لے آئے تھے ف۱۶ کہ قریش کے کافروں نے آنحضرت صلعم کے امتحان کے لئے یوسف کا قصہ پوچھا جب یہ قصہ اچھی طرح سے اپنے پڑھا قرآن کو زبانی سے سنا دیا تو کچھ بھید نہ رہی کہ یہ قریش سمان ہوا پھر کہ اس کے بعد بھی یہ مسلمان نہیں ہوئے تسلی پر یہ آیت آپکی تسلی کے لیے اتری ف۱۷ کہ اسمیں تمام کا حکم ہے کافر کے لئے ف۱۸ کہ خالص خدا کے لئے ساتھ ہے ف۱۹ کہ انہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا ف۲۰ کہ ہمارے عذاب سے جس کو چاہا بچا لیا ف۲۱ کہ ان کے لوگوں کے

			كُنَّا بِهٖ حَاكِمِيْنَ ۝ لَوْ اَنَّ لَنَا بِكُمْ نَصْرًا كَمَا نَحْنُ مِنْ تَكَابِيْرِهٖ	(ایکبھی ایکا) ہماری مدد کے پاس آن پہونچی پھر جسکو ہمنے چاہا ایسا
			كَمَا يُرَدُّ بِاَسْنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝	دیا اور گنہگار لوگوں سے ہمارا عذاب ٹل نہیں سکتا
۱۳	الرعد ۱۳	۱	اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝	تو تو ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کو ایک ایک راہ بتانے والا ہوا
۴	۴	۲	كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ	(جیسے ہمنے اور پیغمبروں کو بھیجا ویسے ہی) ایک گروہ کیطرف بھیجا
			مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ	جس سے پہلے کئی گروہ گذر چکے ہیں اسلیے کہ تو ان کو وہ (قرآن) پڑھکر
			اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ	سنادے جسے ہمنے تجکو بھیجا حالانکہ وہ (رحمن (خدا) کو نہیں مانتے (اے
			قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ	پیغمبر) کہدے کہ وہ میرا مالک ہے اس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اسی
			تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ	پر میرا بھروسا ہے اور اسی کیطرف مجھ کو لوٹ جانا ہے ۵
۱۳	۶		وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا	اور بیشک ہمنے تجسے پہلے کئی پیغمبر بھیجے اور ہمنے انکو بی بیان اور
			لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ	اولاد دیں اور کسی پیغمبر سے یہ نہیں ہو سکا کہ کوئی نشانی دکھلائے
			اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝	مگر خدا کے حکم سے ہر چیز کی میعاد لکھی ہے ۵
			وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ	اور جس عذاب کا وعدہ ہم ان کافروں سے کر رہے ہیں اس میں سے کچھ
			اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا	تجکو دکھلا دیں یا تجکو (عذاب آنے سے پہلے) اٹھا لیں بات یہ ہے
			الْحِسَابُ ۝	کہ تیرا کام صرف پہونچا دینا ہے اور ان سے حساب لینا ہمارا کام ہے
۱۴	ابراھیم ۱۴	۱	وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ	اور ہمنے جب کوئی پیغمبر بھیجا تو اسکی قوم کی بولی والا تاکہ انکو
			لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۭ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ	سمجھا سکے پھر (پیچھے) اللہ تعالے جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو
			مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔
۱۴	۲		قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِيْدُوْنَ	وہ لوگ کہنے تم تو اور کچھ نہیں ہماری طرح ایک آدمی ہو تم یہ چاہتے ہو کہ
			اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا فَاْتُوْنَا	ہمارے باپ دادا جنکو پوجتے رہے انسے ہمکو روک دو (اگر تم پیغمبر ہو تو ایک
			بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ	کھلی نشانی (جیسی ہم چاہتے ہیں) ہمکو لا دکھلاؤ انکے پیغمبروں نے انسے کہا
			اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ	(یہ تو تم سچ کہتے ہو) بیشک ہم اور کچھ نہیں تمہاری طرح آدمی ہیں مگر خدا
			عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ	تعالی اپنے بندوں میں سے جسپر چاہتا ہے احسان کرتا ہے ۵
۱۴	الحجر ۱۵	۱	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝	اور ہم تجسے پہلے اگلے کئی فرقوں میں پیغمبر بھیج چکے ہیں
۱۴	النحل ۱۶	۱	يُنَزِّلُ الْمَلٰۗىِٕكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ	وہی اپنے حکم سے فرشتوں کو وحی دیکر اپنے بندوں میں سے جس پر

(ایسے پیغمبروں کے پاس یا قوم کے لوگوں پاس ہمارا عذاب آن پہونچا ۱۲ فائدہ اے پیغمبر خدا کے عذاب سے تو تم ہی کوئی انوکھے پیغمبر نہیں ہو کہ خواہ مخواہ نشانیاں بتلاؤ تو وہ تمہارا ہی ہونا نہیں نشانیاں تو اور رتبہ کے ہاتھ ہیں ۱۳ فائدہ اللہ نے یہ فصل کیا کہ پیغمبر کو انکی ہدایت کے لواہی بھیجا کہتے ہیں یہ آیت اسوقت اتری جب قریش کے کافروں کو حکم ہوا رحمن کو سجدہ کرو وہ کہنے لگے رحمن کون ہے ہم نہیں جانتے ۱۴ فائدہ رحمن اسی خدا کی ایک صفت ہے ۱۴ فائدہ یا اسی کی صفتوں میں سے توریت ہوں ۱۴ فائدہ بعض مشرک یا یہودیوں نے کہا کہ اگر یہ پیغمبر ہوتے تو اسی بہت بڑی بیان کا ہے کو کرتے اسوقت یہ آیت اتری اللہ نے فرمایا کہ تم سے پہلے کئی پیغمبر ایسے ہی ہوئے ہیں جنکی بہت بڑی بیان تھی جیسا حضرت سلیمان کی تین سو بیبیاں اور ساٹھ سو لونڈیاں تھیں اور حضرت داؤد کی سو بی بیاں تھیں حضرت محمد نے تو صرف دو بی بیاں کی تھیں اور یہ بھی شہوت رانی کی نیت سے نہیں بلکہ اس میں ہزاروں دین اور دنیا کے فائدے تھے شہوت رانی کی نیت ہوتی تو یہ جوانی میں حضرت سارا سال تک ایک بوڑھی عورت حضرت خدیجہ پر کیوں قناعت فرماتے اس زمانے میں بھی بہتیرے باوری اللہ پر ہی اعتراض کرتے ہیں کہ داؤد سلیمان اور سلیمان کی پیغمبری کو تم بھی مانتے ہو پھر انہوں نے اتنی بہت بی بیاں کیوں کی تھیں ۱۵ فائدہ ہر کام کی مدت مقرر ہے تیری زندگی ہی میں ۱۶ فائدہ انکے اعمال کا بدلہ دینا ۱۷ فائدہ اپنی قوم کی زبان کا اسلیے کہ غیر زبان والے کا مطلب کہنے میں اکثر لوگوں کو غلطی ہوتی ہے اور بھی طرح سمجھتے ہی نہیں حضرت محمد سے پہلے جتنے پیغمبر آئے وہ ایک ایک قوم کی طرف بھیجے گئے اور ہر قوم کی زبان بھی وہی تھی جو انکی قوم میں کا ایک شخص تھا اور انہی کی زبان بولتا تھا اور حضرت محمد صلعم کو تمام دنیا کی طرف بھیجے گئے مگر پہلے آپ نے عرب ہی میں تعلیم شروع کی سو بھی اللہ تعالے نے آپکو عرب میں سے پیدا کیا اور عمدہ یہ کہ عرب تمیم ہار بہ اور قوموں کو تعلیم شروع کرنے کیونکہ پیغمبری آپ پر ختم ہو گئی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے عالم اور دوسری بنی اسرائیل کے پیغمبروں کیطرح ہیں ۱۸ فائدہ یعنی تو ڈرانے والا ہے ہدایت کرنا ہمارا کام ہے ۱۲ منہ)

			أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنَا فَاتَّقُونِ ۝	چاہتا ہے اتارتا ہے (وحی یہ ہے) کہ لوگوں کو جتلا دو میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے تو مجھ سے ڈرتے رہو
۱۴	النحل	۵	وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝	اور ہم نے ہر قوم میں ایک پیغمبر (یہ حکم دیکر) بھیج چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو پوجو اور طاغوت سے بچے رہو تو (پیغمبروں کے سمجھانے سے) کسی کو اللہ تعالےٰ نے راہ پر لگا دیا اور کسی پر گمراہی جم گئی تو (اے قریش کے کافرو) ذرا ملک میں سیر کرو دیکھو تو (پیغمبروں کو جھٹلانے) والوں کا کیا انجام ہوا
〃	〃	۶	وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝	تجھ سے پہلے (بھی) مردوں ہی کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا انکو وحی بھیجتے رہے (لوگو) اگر تم نہیں جانتے تو کتاب والوں (یہود اور نصاریٰ) کو (جو) عالموں سے پوچھ لو اور ان پیغمبروں کو (معجزے اور کتابیں دیکر بھیجا اور اسیطرح) ہم نے تجھ پر (بھی) قرآن اتارا اسلیے کہ تو لوگوں کو سمجھائے جو انکی طرف اترا اور اسلیے کہ وہ (خود بھی) غور کریں
〃	〃	۸	تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝	قسم اسکی ہم تجھ سے پہلے کئی قوموں کی طرف پیغمبر بھیج چکے ہیں پھر شیطان نے جو کام وہ کر رہے تھے وہی انکو اچھے کر دکھائے تو آج (دنیا میں) شیطان ہی انکا رفیق ہے اور انکو آخرت میں (عذاب) الیم ہوگا
〃	〃	۱۲	وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا	اور (وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے
〃	〃	۱۴	وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ	(اور وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے اور تجھ کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے
۱۵	بنی اسرائیل	۲	وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا	اور ہم اسوقت تک کسی کو عذاب کرنیوالے نہیں جب تک کوئی پیغمبر بھیج لیں
〃	〃	۶	وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَىٰ بَعْضٍ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ۝	اور ہم نے ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر بزرگی دی ہے اور ہم نے داؤد کو زبور عنایت کی
۱۵	〃	۱۱	وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَن قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا ۝ قُل لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ	اور جب لوگوں پاس ہدایت آچکی (یعنے قرآن) تو انکو ایمان لانے سے اسی بات نے روکا کہ وہ کہنے لگے کیا اللہ نے آدمی کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اگر زمین میں فرشتے چلتے بستے ہوتے تو بیشک ہم

طاغوت جو اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا جائے ۱۲ انکی امت میں روز اول سے گمراہی چلی آئی ہے ہر پیغمبر کے زمانے کا اوپر کچھ نہ کچھ حصہ گذرا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا ہے تم سے پہلے ہر قوم میں پیغمبر آچکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم سنا چکے ہیں جنکی قسمت میں ایمان تھا انکو اللہ تعالیٰ نے راہ پر لگا دیا اور جو بدبخت تھے وہ اپنی گمراہی پر قائم رہے مشرکوں کا یہ بہانہ کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارا شرک کرنا منظور ہے اللہ تعالیٰ نے تو پیغمبروں کے ذریعہ اپنی رضامندی کا رستہ سب کو بتلا دیا جس کو انکا کہا مانا اسی سے خدا راضی ہے ۱۲ منہ یعنی ہر پیشوا ہی پیغمبر نہیں کبھی کبھی نہیں ۱۲ منہ اے مشرکو اگر تم کو اس بات میں شک ہے تو کتاب والوں الخ ۱۲ منہ مکہ کے مشرک اہل کتاب کو علم والا سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم کو اس میں شک ہے کہ کوئی انسان پیغمبر ہو سکتا ہے یا نہیں تو جن کو تم علم والا سمجھتے ہو ان سے دریافت کر لو تورات اور قرآن کا مطلب کہیں جو مشکل یا مجمل معلوم ہو تو مجھ سے پوچھ لیں تو تفصیل سے انکو سمجھا دے قرآن شریف کے اکثر احکام ایسے ہیں مثلاً نماز درستی سے ادا کرو زکوٰۃ دو حج کرو۔ اب اگر حدیث شریف نہ ہو تو کوئی آدمی قرآن پر عمل نہیں کر سکتا نماز کیونکر پڑھے گا اور کتنی رکعتیں۔ زکوٰۃ کتنی دیگا حج کیونکر کریگا یہ سب باتیں حدیث شریف سے معلوم ہوتی ہیں آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو قرآن ملا اور اس کے ساتھ ایک اور قرآن کی طرح یعنے حدیث اور جو کوئی حدیث کو قابل اعتبار نہ سمجھے وہ درحقیقت قرآن کا بھی منکر ہے اور ایسا شخص جہنم میں جائیگا یہ حکم وہی ہے جو کافروں کا ہے ۱۲ منہ کافر اور مشرک کی بابت پیغمبر کو یہ فرمانا کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بہت اچھے کام کر رہے ہیں حالانکہ وہ اپنے فریب کے کاموں کا آج شیطان ہی مددگار ہے یا مراد وہی کافر ہیں جو گذرے ۱۲ منہ ان کا پیغمبر خدا کے سامنے کیا ہوگا اور گواہی دیگا ۱۲ منہ یعنی قرآن کی مستند ہے ۱۲ (بالفضہ تعالیٰ)

			يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ	(انکی ہدایت کیلیے) آسمان سے ایک فرشتہ کو پیغمبر بنا کر ان پر اتارتے
			مَلَكًا رَّسُولًا ۝ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي	(اے پیغمبر) کہدو اللہ کی گواہی مجھ میں اور تم میں بس ہے بیشک
			وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا	وہ اپنے بندوں (کے حال) سے خبردار ہے اور (ان کے کاموں کو)
			بَصِيرًا ۝	دیکھ رہا ہے ۝
۱۵	الکہف	۸	وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَ	اور ہم تو پیغمبروں کو صرف اسلیے بھیجتے ہیں کہ (سومنوں کو نجات کی) خوشخبری دیں اور
			مُنْذِرِينَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا	کافروں کو عذاب سے) ڈرائیں اور کافر لوگ جھوٹی باتیں بنا کر سچ کو میٹ دینے
			بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوا	کیلیے (یا اپنی جگہ سے) اکھڑا یا ڈگمگا دینے کیلیے) جھگڑا کرتے ہیں اور انہوں نے
			آيَاتِي وَمَا أُنْذِرُوا هُزُوًا ۝	نے ہماری آیتوں اور ہمارے ڈرانیکو (یا ان چیزوں کو جنسے وہ ڈرائے گئے) ہنسی کھیل بنا لیا
۱۷	الانبیاء	۱	وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ	اور ہم نے تجھ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ مرد (آدمی) ہی تھے ہم ان پر
			فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝	وحی اتارا کرتے تھے (اے کافرو) اگر تم کو (اسبات کا) علم نہیں تو علم
			وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ	والوں سے پوچھ لو اور ہم نے ان پیغمبروں کے بدن ایسے نہیں بنائے
			وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ ۝ ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ	تھے جو کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ (دنیا میں) سدا رہنے والے تھے پھر جو
			فَأَنجَيْنَاهُمْ وَمَن نَّشَاءُ وَأَهْلَكْنَا	وعدہ ہم نے کیا تھا انکو سچ کر دکھایا انہیں اور جنکو ہم نے چاہا بچا
			الْمُسْرِفِينَ ۝	دیا اور حد سے بڑھ جانیوالوں (کافروں) کو تباہ کر دیا
″	″	۲	وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي	اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس پر یہی وحی بھیجتے
			إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ۝	رہے دیکھو میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو مجھ ہی کو پوجتے رہنا
″	″	۴	قُلْ إِنَّمَا أُنْذِرُكُم بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ	(اے پیغمبر) کہدو میں تمکو وحی سے (خدا کے حکم کے موافق) ڈراتا ہوں
			الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنذَرُونَ ۝	اور جو بہرے ہیں وہ تو ڈراتیوقت پکار تک نہیں سنتے (وہ کیا خاک ڈریں گے)
″	″	۷	وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝	اور (اے پیغمبر) ہم نے تو تجھ کو ساری جہان کیلیے رحمت بنا کر بھیجا ہے
″	الحج	۷	قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ	کہدو لوگو میں تمکو خدا کے عذاب سے کھلم کھلا ڈرانیوالا ہوں
			مُّبِينٌ ۝	اور کوئی بات نہیں ۝
″	″	″	وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ	اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول یا نبی ایسا نہیں بھیجا مگر اسکو
			إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ ۖ	یہی بات پیش آئی (جب اس نے کوئی خیال باندھا تو شیطان نے
			فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ	(اپنی طرف سے) اسکے خیال میں کچھ ملا دیا پھر جو شیطان ملا دیتا ہے

ف مطلب یہ ہے کہ آدمی کے سمجھانے کو آدمی ہی آتے ہیں چونکہ زمین پر اللہ نے آدمیوں کو بسایا ہے تو انکی ہدایت کرنے بھی اللہ تعالیٰ آدمیوں ہی میں سے پیغمبر بنا کر بھیجتا ہے اسکی وجہ یہ نہیں کہ اور نوع بلکہ ہر قوم بلکہ ہر ملک والے اپنے ہم جنس کی بات سمجھتا ہے اور اس سے مانوس ہوتا ہے غیر نوع اور غیر قوم والے سے نہیں ہو سکتا تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ آدمیوں کی ہدایت کیلئے اُس نے آدمی کو بھیجا اسمیں کسی کا کوئی حق نہیں ۱۲ اگر میں پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہوں تو بھی اللہ تم سب دیکھ اور سن رہا ہے وہ کبھی میرے دعوے کو نافذ نہ ہونے دیگا بلکہ ذرا سا بھی کرے تو بخوبی سمجھ لیگا کہ جھوٹ جھوٹ ہی ہے اور سچ سچ ہے ۱۲ منہ کہتے ہیں بھلا آدمی اللہ کا رسول کیونکر ہو سکتا ہے کبھی کہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کو بھی منظور تھا کہ آدمی ہی رسول ہو تو کسی بڑے آدمی کو اپنا رسول کرتا یہ سب انکے بیجا دل کو تراش کر جھگڑے نکالتے ہیں انکا سبب یہ ہے کہ ان جھگڑوں سے جو حق بات ہے وہ ڈگمگا جائے ۱۲ منہ یہود و نصاریٰ کے علماء سے اور تم کو اللہ کی کتابوں سے بتلا دیتے کہ اگلے پیغمبر سب آدمی ہی گذرے ہیں کوئی فرشتہ آدمیوں کے پاس پیغمبر بنکر نہیں آیا ۱۲ منہ فرشتوں کی طرح بن کھائے پیئے زندہ رہیں ۱۲ منہ مطلب یہ ہے کہ اگلے پیغمبروں میں تین باتیں موجود تھیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ فرشتے نہ تھے بلکہ آدمی تھے ایک یہ کہ انکا بدن آدمیوں کی طرح گوشت اور پوست اور ہڈی کا بنا تھا دوسرے وہ کھاتے پیتے تھے تیسرے فرشتوں کی طرح سدا دنیا میں نہیں رہے بلکہ آدمیوں کی طرح مر مر کر گذر گئے ۱۲ منہ کہ اسکا عذاب بہت ترگا اور تم نہ جا دگے ۱۲ منہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے (قرارت دلا شیع کا) تو بہروں کو پکار نہیں سنا سکتا ڈراتے وقت ۱۲ منہ نیکوں کے لئے تو پکار رحمت ہے ظاہر ہے کہ آپکی فضل سے دنیا کی زندگی ہی میں نیکی اور بدی کا بدلہ ملتا ہے اور آخرت میں ہمیشہ کا بدلہ ملیگا اور بدوں کیلئے بھی آپکی ذات بابرکات رحمت ہے جسکے آپ دنیا میں تشریف آوری سے اور دین اسلام نازل ہونے سے مرفوع ہو گئے ۱۲ منہ

اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ يَجْعَلُ
مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۝
وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۝

اسکو اسمنسوخ کردیتا ہے اور اپنی (پکی) باتوں کو مضبوط کردیتا ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے اس سے یہ غرض ہے کہ شیطان جو (اپنی طرف سے) ملا دیتا ہے اسکی وجہ سے ان لوگوں کو آزمائے جن کے دلوں میں (شک اور) نفاق کی بیماری ہے اور جنکے دل سخت ہیں بیشک ظالم (کافر) بڑے کی مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں ۝ یہ غرض ہے کہ جو لوگ علم دیئے گئے ہیں وہ جانیں کہ یہ (قرآن) تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے پھر اسپر ایمان لائیں تو انکے دل اسکے آگے جھک جائیں اور بیشک اللہ ایمان والوں کو ضرور سیدھا رستہ دکھاتا ہے ۝

۲۲	۱۰	اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ	اللہ تعالےٰ فرشتوں اور آدمیوں میں سے پیغام پہونچانیوالے چنلیتا ہے کیونکہ اللہ سنتا دیکھتا ہے
		النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝	
۱۸	۳۰	ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝	پھر نوح کی قوم کے بعد ہمنے ایک اور قوم پیدا کی اور انہی میں سے
		فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا	ایک شخص کو پیغمبر بنا کر ان کیطرف بھیجا (اور یہ کہلایا) کہ اسکو پوجو ہمکو
		اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝	سوا کوئی تمہارا سچا خدا نہیں کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے اور اسکی قوم کے
		وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ	سردار جنہوں نے (پیغمبر کو) نہ مانا اور قیامت آنیکو جھٹلایا اور دنیا کی
		كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي	زندگی میں ہمنے انکو مست کر دیا تھا (جو) میں سے (کہنے لگے) کہ یہ
		الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ	(پیغمبر) تمہارے جیسا آدمی ہے جو تم کھاتے ہو وہی یہ کھاتا
		يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ	ہے اور جو تم پیتے ہو وہی یہ پیتا ہے اور اگر تم ایک آدمی کی پیرو
		مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ ۙ	چلے جو تمہاری طرح (کا) ہے تو بیشک اس صورت میں تم خراب (اور) کھوئے
		اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ	گئے کیا یہ (پیغمبر) تمکو یہ خبر دیتا ہے (اور وعدہ دیتا ہے) کہ جب تم مر گئے اور مٹی
		اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ	اور ہڈیاں رہ گئے پھر (دوبارہ) تم (زمین سے) نکالے جاؤ گے یہ
		مُّخْرَجُوْنَ ۝ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا	بہت (بعید) جو تم کو دیا جاتا ہے کہیں ہو سکتا ہے بھلا کہیں ہو سکتا ہے
		تُوْعَدُوْنَ ۝ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا	(کچھ عقل کی بات ہے) بس یہی ہماری زندگی (ہے) دنیا کی مرتے ہیں
		نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝	اور جیتے ہیں اور ہمکو پھر (کبھی) جی اٹھنا نہیں ہے اس مرد نے اور کچھ
		اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا	نہیں مگر یہ جھوٹ باندھا ہے اور ہم تو اسکا کہا ماننے والے
		وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ	نہیں (پیغمبر (ہود یا صالح یا شعیب) نے) کہا یا پروردگار انہوں نے مجھکو

(۱) شیطانی باتوں اور وسوسوں کو اسکے ذمہ وہ خیال کرتے ہیں اور جس سے دل کو غلط لگتا ہے تو اسکو پیغمبر کی نسبت شبہے کرتے ہیں (۲) یا اُس کو منکروں کے دل کی گمراہیں جانچنے کریں (۳) تاکہ وہ سمجھ جائیں گے کہ قرآن غیر خدا کی طرف سے نہیں ہے ممکن نہیں ضرور یہ شیطان کا دھوکہ ہے (۴) یا اس فرشتے کو جانتا ہے اور جس آدمی کو چاہتا ہے اپنا پیغمبر بناتا ہے اس میں تمہارا کیا تردد ہے (۵) یہ سب دلیلیں قریش کے ایک کافر نے کہا اس لئے غیر کو کیسے پسند کیا وہ تو نہ ہماری قوم میں بڑا ہے نہ دولت میں بڑھا ہوا ہے پیغمبر تمام قریش میں بہت زیادہ فارغ البال اور بڑی اصل کا ہے (۶) یہ غرے ایک کافر نے کہا اس لئے انکو جھٹلاتا ہے (۷) یا مشرکوں کی یہ عادت ہے کہ جو کچھ اپنے باپ دادا کا طریق دیکھتے ہیں اسکو اچھا سمجھتے ہیں (۸) تمہاری عقل میں یہ نہیں آتا ہے کہ مرنے کے بعد پھر جینا کیونکر ہو سکتا ہے (۹) یہ بات ایک کافر نے کہی تھی اور کہہ گیا تھا کہ ہماری ہڈیوں کا خاک ہو جانا ہمیں یاد رکھیں گے تم مرکر بھی اٹھو گے ۱۲

بِمَا كَذَّبُونِ ۝ قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِينَ ۝
فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ
غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ۝ ثُمَّ
أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونًا اٰخَرِينَ ۝ مَا
تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝
ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۚ كُلَّمَا جَآءَ أُمَّةً
رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا
وَجَعَلْنٰهُمْ أَحَادِيثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ
لَّا يُؤْمِنُونَ ۝

جھٹلایا اسوجہ سے میری مدد کر خدا تعالیٰ نے فرمایا (فدا صبر کر تھوڑی ہی
مدت میں شرمندہ ہونگے آخر (ایسا ہی ہوا) انصاف کیساتھ ایک چنگھاڑ نے
انکو آپکڑا پھر ہم نے تو کوڑا کچرا کر دیا (کوڑے کی طرح پامال ہوگئے) ظالم لوگ خدا کی رحمت سے دور ہوگئے
پھر انکے بعد ہم نے دوسری قومیں پیدا کیں (جیسے ابراہیم اور لوط کی
قومیں) کوئی قوم اپنی مدت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی
ہے پھر ہم اپنے پیغمبر لگاتار بھیجتے رہے اور (ایسا ہوا) کہ جب کسی قوم کے
پاس اسکا پیغمبر آیا وہ اسکو جھٹلاتی رہی اور ہم بھی ایک قوم کو دوسری
قوم کے بعد ہلاک کرتے گئے اور انکو (نیست نابود کرکے) کہانیاں بنا دیا
(انکے قصے رہگئے) اور بے ایمان لوگ (خدا کی رحمت سے) دور پڑ گئے

۱۹	الفرقان ۲۵	۱	تَبٰرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى
			عَبْدِهٖ لِيَكُونَ لِلْعٰلَمِينَ نَذِيرًا ۝
″	″	۲	وَمَآ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّآ
			إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي
			الْأَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً
			أَتَصْبِرُونَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ۝
″	″	۳	وَقَالَ الرَّسُولُ يٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا
			هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُورًا ۝ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا
			لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ ۗ وَكَفٰى
			بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ۝
″	″	۵	وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا ۝
″	″	۵	وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ قُلْ
			مَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَآءَ
			أَنْ يَّتَّخِذَ إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيلًا ۝
۲۳	الاحزاب ۳۳	۶	يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ

ہم نے تیری مدد کی (تیرے دشمن ہلاک ہوئے) اور ہم نے تجھکو بڑی بزرگی دی
اور ہم نے تجھکو بڑی بزرگی دی (اور بڑا اقبال) کی کیلیے بنایا ہے (دیکھیو)
تم صبر کرتے ہو یا نہیں اور (اے پیغمبر) تیرا مالک (سبکا حال) دیکھ رہا ہے
اور پیغمبر (اسوقت) یہ عرض کریگا مالک میری (میں کیا کروں) میری
قوم اس قرآن کو چھوڑ بیٹھی اور (صریح) کافر (اے پیغمبر تیری دشمن ہیں)
ایسے ہی ہم نے گنہگاروں کو ہر ایک پیغمبر کا دشمن بنایا اور لوگوں کو
راہ بتلانے اور (پیغمبروں کی) مدد کرنے کو تیرا مالک بس کرتا ہے
اور اگر ہم (تیری رضا میں) چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈرانیوالا (پیغمبر) بھیجتے
اور (اے پیغمبر) ہم نے تجھکو بس اسلیے بھیجا ہے کہ (نیکوں کو بہشت کی) خوشخبری
دے اور (کافروں کو خدا کے عذاب سے) ڈرائے (اے پیغمبر) کہدے میں تم سے اس خوشخبری
سنانے اور ڈرانے پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا مگر جسکا جی چاہے وہ اپنے مالک تک پہنچنے کا رستہ کر
اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہ بنا کر بھیجا اور (مسلمانوں کو بہشت کی) خوشخبری

فلما جو سزا انکو دی گئی وہ واجبی تھی اور عین عدل و انصاف تھا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے آخر کچھ وعدے کے مطابق ایک چیخ نے انکو آدبوچا وہ جتنی مدت انکی امر تھا تھوڑی کردی ہو اتنی ہی مدت دنیا میں رہے گی پھر تباہ ہوگی وہ خدا کے عذاب سے دنیا کے تمام آدمیوں اور جنوں کو ڈالے اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ آنحضرت تمام دنیا کی طرف بھیجے گئے تھے اور کوئی پیغمبر ایسا دنیا میں نہیں آیا جو حضرت عیسے تو ہر ایک بازار اور مجمع میں جاکر لوگوں کو سمجھاتے اور نصیحت کرتے۔ یہ انکے اس گھمنڈ پن کا جواب ہے جو کہتے تھے یہ شخص تو بازاروں میں پھرتا ہے اسکو پیغمبر کیونکر مان سکتے ہیں مالداروں کی سلئے کہ وہ غریبوں کو یہ نظر حقارت نہ دیکھیں اللہ کا شکر کریں غریب کو اس لئے کہ وہ صبر کرے اور مالدار پر حسد نہ کرے۔ مومن اسلئے کہ وہ کافر سے عبرت لے اور اللہ کا شکر کرے کافر اس لئے کہ وہ مومن کو ستاتے دیکھیں مومن اسکے بھڑکانے میں آتا ہے یا نہیں پیغمبر اس لئے کہ وہ امت کو سمجھائیں اور انکی ایذا دہی پر صبر کریں امت اسلئے کہ وہ اپنے پیغمبر کو نمونے میں رکھیں کہ کیا پہلے سے کم کو دیکھو اور اپنے سے بڑے کو مت دیکھو تاکہ تم کو اللہ تعالیٰ کا شکر پیدا ہو اور ناشکری نہ کرو غرض خداوند کریم کا ہر فعل حکمت سے بھرا ہوا ہے ۱۲ منہ اور کے دوسرے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے میری قوم نے اس قرآن کو بیہودہ بکواس سمجھا اور کہے (دوسری کتابیں پڑھنے) ہمارے زمانہ میں تو باطل یہی حال ہے جب سے مدرسہ نیچری قائم ہوا ہے اور مسلمان اس سے فرنگ پڑھنے لگے ہیں مگر قرآن کو ایک بار بھی اول سے آخر تک سمجھ کر پڑھنا نصیب نہیں ہوتا اپنے گھر میں قرآن کو کچھ غلط غلط کی طرح پڑھا جاتا ہے اور یہی بات مسلمانوں کی تنزل کا باعث ہے مدرسہ کو ہوش آنے ہی اردو فارسی حکایات اگر زبانی شروع کرا دیتے ہیں ایسے مسلمانوں پر خدا کا غضب نہ اترے تو اور کیا ہو گا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہوش آتے ہی قرآن ترجمہ سمیت پڑھیں اور اسکا مطلب سمجھ کر نماز میں پڑھیں کونسا علم و کونسی عمدہ تعلیم ہے جو قرآن میں نہیں موجود ہیں قصص اور تاریخی واقعات اس میں موجود ہیں

			مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝	(اور) اللہ کیطرف بلانیوالا اور روشن کرنیوالا چراغ
۲۲	السبا	۳	وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	اور اے پیغمبر ہمنے تجکو ساری (دنیا کے) لوگوں کو خوشخبری سنانے اور (عذاب سے) ڈرانے کو لیے بھیجا ہے پر اکثر لوگ نادان ہیں ف
۲۲	"	۴	وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝	اور جب ہمنے کسی بستی میں کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) بھیجا تو وہاں کے آسودہ لوگ (پیغمبر سے) یہی کہتے رہے تم جو دیکھ بھیجے گئے ہو ہم اسکو نہیں مانتے
۲۲	فاطر	۳	اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝	ہمنے تجکو سچا خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا بنا کر بھیجا اور کوئی قوم ایسی نہیں ہوئی جس میں (کوئی نکوئی) ڈرانیوالا (پیغمبر) نہ گذرا ہو
۲۲	یٰسٓ	۱	اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	بیشک تو پیغمبروں میں سے (ایک پیغمبر) ہے سیدھے رستے پر ہے
۲۳	والصّٰفّٰت	۲	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝	اور انکے پاس بھی ہم ڈرانیوالے (پیغمبر) بھیج چکے ہیں:
۲۵	الشوریٰ	۱	حٰمٓ ۚ عٓسٓقٓ ۚ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	ایسے ہی (یہ مضمون اس صورت میں ہے) اللہ زبردست حکمت والا تجھ پر اور تجھ سے پہلے پیغمبروں پر وحی بھیجتا ہے ق
"	"	۵	وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ۚ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝	اور آدمی کا یہ حوصلہ نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے مگر وحی کے ذریعہ سے یا پردے کی آڑ سے یا وہ ایک پیغام پہنچانیوالا (فرشتہ) بھیجتا ہے وہ اللہ کے حکم سے جو اسکو منظور ہے پہنچا دیتا ہے بیشک وہ (سب سے) اوپر ہے (اور) حکمت والا
۲۶	الفتح	۱	اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۝ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝	اے پیغمبر ہمنے تجکو (تیری امت پر) گواہ اور (ایمان والوں کو) خوشخبری دینے والا اور (کافروں کو) ڈرانیوالا بھیجا کہ تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اسکے رسول کا ادب کرو اور اسکی تعظیم کرو اور صبح اور شام اللہ کی پاکی بیان کرو
"	"	۲۹	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۝	محمد اللہ تعالے کا پیغمبر ہے
۵۳	النجم	۱	مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝ ذُوْ مِرَّةٍ ۚ فَاسْتَوٰى ۝ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ فَاَوْحٰٓى اِلٰى	تمہارا ساتھی (یعنے پیغمبر) نہ تو بہکا ہے نہ بھٹکا اور نہ اپنے دل کی خواہش سے وہ (کوئی) بات کرتا ہے اسکی جو بات ہے وہ وحی ہے جو اسپر بھیجی جاتی ہے اسکو زبردست قوت والے (فرشتے جبریل) نے سکھائی ہے جو بڑے خوبصورت نے سیدھا اور وہ کنارے آسمان کے اونچے کنارے میں پھر وہ اترا اور (پیغمبر کے) پاس آگیا اتنا کہ دو کمان کا یا اس سے بھی کم (پیغمبر اور جبریل

ف اگر سوال ہو کہ پیغمبری کیا چیز ہے اور پیغمبر کیوں بھیجے جاتے ہیں تو ہم نے کہا اللہ نے حضرت محمد کو عرب اور عجم سب قوموں کی طرف بھیجا ہے حدیث میں ہے کہ پہلے زمانے میں ہر پیغمبر اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے اور میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں مطلب یہ ہے جن باتوں کو تم بیان کرتے ہو کہ ہم خدا کی طرف سے نہیں ہیں بلکہ انہیں مانتے کہتے ہیں یہ محض غلط ہے اس زمانے کے عہد میں ایک شخص النجاشی نے ایک دوسرے شخص کو آپ کا حال دریافت کرنے کے لئے مکہ میں بھیجا اس نے اسکو خط لکھا کہ میں آپ سے ملا اور کہا کہ آپکے پیرو وہی لوگ ہیں جو غریب کمزور ہیں جب یہ خط اسکو پہنچا تو وہ تخت سلطنت چھوڑ کر چلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس حاضر ہو کر کہنے لگا بیشک آپ اللہ تعالے کے پیغمبر ہیں آپنے فرمایا تجھے کہاں سے معلوم ہوا اس نے کہا جب کوئی پیغمبر ہوتا ہے تو پہلے اسکے پیرو غریب کمزور لوگ ہی اسکے ساتھ ہوتے ہیں یہ سنکر اللہ تعالے نے آیت اتاری آپنے اسکو پڑھا اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے اس بات کی تصدیق اتاری ہے اس سے ثابت ہے کہ ہر طبقہ اور ہر قوم میں اللہ تعالے کے پیغمبر گذرے ہیں اور بہت سے پیغمبروں کا ذکر اللہ نے قرآن شریف میں نہیں فرمایا ہے نہ فرمایا ہے نہ فرمایا ہے نہ

			عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝	میں) فاصلہ ہوگیا پھر اس نے اپنے بندے (حضرت محمدؐ) کو جو پیغام بھیجنا تھا وہ پہنچا دیا پیغمبر نے جو دیکھا تھا اسمیں دل نے جھوٹ نہیں ملایا کیا پیغمبر نے جو دیکھا تم اس بات میں اس سے جھگڑتے ہو حالانکہ پیغمبر تو اسکو (جبریل کو) ایک بار اور دیکھ چکا ہے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اسی کے پاس بہشت ہے جو (نیک بندوں کا) ٹھکانا ہے جب اس سدرے پر کچھ چھا رہا تھا پیغمبر کی نگاہ چوکی نہیں حد سے بڑھی بیشک پیغمبر نے اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں
۲۷	النجم ۵۳	۳	هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝	کھلے ڈرانے والوں میں سے یہ (پیغمبر) بھی ایک ڈرانیوالا ہے
۲۹	الطلاق ۶۵	۲	قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ	اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاس قرآن بھیجا پیغمبر بھیجا (یا تمہارے سمجھانے کو پیغمبر بھیجا جو اللہ کی کھلی کھلی آیتیں تم کو پڑھ کر سناتا ہے اسلیے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو جہالت اور کفر کے اندھیروں سے نکالکر (ایمان اور نیک اعمال کی) روشنی میں لائے
۲۹	المزمل ۷۳	۱	اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ	(لوگو) ہمنے تمہاری پاس ایک پیغمبر (یعنے حضرت محمدؐ کو) بھیجا ہے جو (قیامت کے دن) تمپر گواہی دیگا
۲۷	الحدید ۵۷	۱	هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ	وہی تو اللہ ہے جو اپنے بندے (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) پر صاف صاف آیتیں (قرآن کی) اتارتا ہے
۲۸	الصف ۶۱	۱	هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ	وہی خدا ہے جس نے اپنے پیغمبر (محمدؐ) کو ہدایت (قرآن) اور سچا دین دیکر بھیجا۔
〃	الجمعۃ ۶۲	۱	هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ	وہی خدا ہے جس نے عرب کے اَن پڑھ لوگوں میں ان ہی میں کا ایک پیغمبر بھیجا۔ ث

صِفَاتُ النَّبِيِّ وَ عُجْزُهٗ عَنِ الْاِتْيَانِ بِالْاٰيَاتِ فِي الْهِدَايَةِ

باب ۱۷ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اور نشانیاں دکھلانے اور ہدایت سے اُن کا عجز

ط یعنی آپ کو وحی سنائی ۱۲ ف اسلیے کہتے ہو کہ پیغمبرؐ نے جبرئیلؑ کو نہیں دیکھا بعضے کہتے ہیں جب آپنے معراج کا حال بیان کیا تو مشرک اسکا انکار کرنے لگے اور کہنے لگے اچھا بیت المقدس کی نشانیاں بیان کرو آپنے بیان کر دیا جب تو وہ حیران ہوئے ۱۲ ف سدرۃ المنتہیٰ بیری کا ایک درخت ہے چھٹے یا ساتویں آسمان پر حضرت جبرئیل اور دوسرے مقرب فرشتے وہیں تک جا سکتے ہیں اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے اس لئے اسکو سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہیں ۱۲ ث یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عربی تھے اور اپنے بھی عرب کہتے ہیں عرب کے جتنے قبیلے تھے آنحضرتؐ کو انمیں ہر ایک کے ساتھ کچھ نہ کچھ رشتہ داری تھی گرنہی کلب نصاریٰ تھے ۱۲

۴	آل عمران	۱۷	وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۭ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	اور پیغمبر کا کام نہیں کہ لوٹ کے مال میں چوری کرے اور جو کوئی چوری کرے وہ قیامت کو اس چرائی چیز لیے ہوئے آئیگا پھر ہر شخص کو اسکے کیے کا پورا بدلہ ملیگا اور انکا حق مارا نہ جائے گا۔
۷	الانعام	۵	قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّىْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ	(اے پیغمبر) کہدو میں تمسے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کی خزانے ہیں اور (یہ بھی) کہدو میں غیب نہیں جانتا اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو بس پیرو چلتا ہوں جو (اللہ کیطرف سے) مجھ کو حکم ہوتا ہے
"	"	۷	قُلْ اِنِّىْ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ۭ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ يَقُصُّ الْحَقَّ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ۝ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے میں تو اپنے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل پر (قرآن پر) قائم ہوں اور تم اسکو جھٹلاتے ہو جس (عذاب) کی تم جلدی کرتے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے اللہ کے سوا کسیکو اختیار نہیں وہ سچی بات بیان کرتا ہے اور وہی سب فیصلہ کرنیوالوں میں بہتر (بھی) ہے (اے پیغمبر) کہدے اگر تم جس عذاب کی جلدی کرتے ہو وہ میرے پاس (میرے اختیار میں) ہوتا تو میرا تمہارا (جھگڑا کبکا) فیصلہ ہو چکتا اور اللہ بے انصافوں کو خوب جانتا ہے
"	"	۱۳	وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۭ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝	اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے (بلکہ سب ایمان لاتے) اور ہم نے تجھ کو ان پر داروغہ نہیں کیا اور نہ تو انکا پاسبان ہے (اور پیغمبر تعینات ہے کہ وہ پٹکنے نہ پائیں)
"	"	۱۰۹	وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَاۗءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝	اور یہ (مکے کے) کافر سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تو انکے پاس ایک نشانی لیکر آئے تو وہ ضرور اسپر ایمان لائیں گے (اے پیغمبر) کہدے نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں اور (اے مسلمانو) تم کیا جانو شاید جب یہ نشانیاں آئیں تو یہ ایمان (نہ لائیں یا) نہ لائیں
۹	الاعراف	۱۸۳	اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۭ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝	کیا ان لوگوں نے سوچا نہیں انکے ساتھی (محمدؐ) کو کوئی جنون ہے وہ تو کوئی نہیں مگر (اللہ کے عذاب سے) کھلا ڈرانیوالا ہے
۱۰	التوبہ	۱۲۸	لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝	(لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں کا ایک پیغمبر آچکا تمہاری تکلیف اسکو ناگوار ہے تمہاری بھلائی کی اسکو لگی ہے مسلمانوں پر بہت شفقت کرتا ہے مہربان ہے۔

ف یعنی اس کی قدرت کے خزانے کہ جو نشانی تم چاہو یا جو چیز تم مانگو میں دیدوں ۱۲ ف کہ جو بات آئندہ کی تم پوچھو میں بتلادوں ۱۲ ف بلکہ تمہاری طرح ایک آدمی ہوں تو فرشتوں کی طرح آسمان پر چڑھنے کی فرمایش مجھسے کیوں کرتے ہو ۱۲ ف اور کہتے ہو اگر یہ سچ ہے تو ہم پر عذاب اتر ے آسمان سے پتھر برسیں یا اور کوئی تکلیف کا عذاب آوے ۱۲ ف یعنے میرے اختیار میں ۱۲ ف یعنی عذاب کا لانا یا اور کوئی نشانی یا معجزہ دکھلانا جس کے تم طلبگار ہو میرے اختیار کی بات نہیں اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے وہی جبتک چاہے زبانی تکلیف کرتا ہے اور جن باتوں لوگوں کو سوجھتا ہے اور جب اس کو فیصلہ کرنا منظور ہوگا تو فیصلہ ہی یعنے تم کو تباہ کر کے سارا قضیہ تمام کر سکتا ہے ۱۲ ف جو وہ چاہتے ہیں انہوں نے کہا تھا کہ صفا پہاڑ سونے کا ہو جائے تو ہم ایمان لاویں گے ۱۲ ف اسی کے اختیار میں ہیں ۱۲ ف یا یہ ایمان نہ لاویں گے اللہ کو معلوم ہے اس لئے نشانیاں نہیں اتارتا تم کو کیا معلوم بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم کو کیا معلوم کہ نشانیاں آنے پر یہ لوگ ایمان لاویں گے ۱۲ ف یا کوئی جنون نہیں ہے ۱۲ ف یعنے عربی قرشی ۱۲ ف یعنے تم اللہ تعالیٰ کے عذاب میں پڑو یہ اس کو شاق گذرتا ہے ۱۲ ف تاکہ راستہ دن اسکی یہی کوشش ہے یہی حرص ہے کہ جس طرح سے ہو سکے تم دوزخ سے بچ جاؤ اور دنیا اور آخرت کی بھلائی پاؤ یہاں اللہ باپ سے زیادہ ہمارے پیغمبر ہمپر مہربان ہیں اور انکا احسان ہم پر تمام جہان سے زیادہ ہے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک ناموں میں سے دو نام یعنی رؤف اور رحیم آنحضرت صلعم کو دیدیے یہ شرف اور کسی پیغمبر کو عنایت نہیں ہوا ۱۲ ف اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر کے کل احکام جو دین اور دنیا میں آپنے دیے اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھے اور حدیث بھی اسی طرح حضوری ہے جیسے قرآن پر چلنا۔ ایک حدیث میں ہے خبردار ہو مجھ کو قرآن ملا اور اس کے ساتھ ایک اور چیز مثل اس کے اور یعنی حدیث ۱۲

۱۳	الرعد	۶	وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ	اور کسی پیمبر سے یہ نہیں ہوسکا کہ کوئی نشانی دکھلائے مگر خدا کے حکم سے
۱۴	ابراہیم	۲	وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰي مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝	اور (اب بھی نشانی) نشانی بغیر خدا کے حکم کے ہم تمہارے پاس نہیں لا سکتے (تمکو دکھلا نہیں سکتے) اور ایمانداروں کو چاہیئے کہ اللہ ہی پر بھروسا کریں اور ہمکو کیا ہوا جو ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسا نہ کریں حالانکہ وہ ہم کو ہماری (ہدایت کے) رستے بتا چکا اور تم نے جو ہم کو تکلیف دی ہے بیشک ہم اسپر صبر کیے رہیں گے اور بھروسا کرنیوالوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔
۲۰	النمل	۹	اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاۗءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝	(دوسری یہ کہ) تو مردوں کو (اپنی بات نہیں سنا سکتا نہ بہروں کو جب وہ پیٹھ موڑ کر چلدیں (اپنی) آواز سنا سکتا ہے اور نہ تو اندھوں کو جب وہ بھٹک جائیں رستے پر لگا سکتا ہے تو تو انہی لوگوں کو سنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں پھر ایسے ہی لوگ (تیرا کہنا) مانینگے
۲۸	القصص	۶	اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝	(اے پیغمبر) تو جسکو چاہے اسکو راہ پر نہیں لگا سکتا یہ اللہ کا کام ہے وہ جسکو چاہتا ہے راہ پر لاتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے کون راہ پر آنیکے لائق ہے
۳۰	الروم	۵	فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاۗءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝	تو (اے پیغمبر) تو مردوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکتا اور نہ بہروں کو سنا سکتا ہے جب وہ پیٹھ موڑ کر چلدیں اور نہ تو اندھوں کو انکی گمراہی سے (نجات دیکر) راہ سوجھا سکتا ہے تو تو انہی لوگوں کو سنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں کا یقین کرتے ہیں اور (تیری بات) مان لیتے ہیں
۳۳	الاحزاب	۱	اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ۚ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ	پیغمبر تو مسلمانوں پر خود ان سے زیادہ مہربان ہے اور پیغمبر کی بیبیاں مسلمانوں کی مائیں ہیں
۳۳	۔	۵	مَا كَانَ عَلَي النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَۨا ۝ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ	پیغمبر پر کوئی گناہ نہیں اس کام کے کرنے میں جو اللہ نے اسکے لیے ٹھہرا دیا کچھ مضائقہ نہیں ان (پیغمبروں) میں جو پہلے گذر چکے ہیں اللہ تعالیٰ کی یہی عادت رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا جو کام ہے وہ (روز ازل میں) ٹھہر چکا ہے مقرر ہو چکا ہے جو اللہ کے پیغام (لوگوں کو) پہنچاتے رہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرتے رہے اسکے سوا کسی سے نہیں ڈرے

ف اگر تم ہمارے ساتھ دشمنی کرنے پر آمادہ ہو تو ہمارا بھروسا اللہ تعالیٰ ہی پر ہے وہ بچانیوالا ہے ۱۲ ف ہم کو جھوٹا بنایا طرح طرح سے ستایا ۱۲ ف اور کافر بھی مردہ دل ہیں اُنپر حق بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا مردے کا بھی یہی حال ہے کہ وہ سنتا ہے لیکن جواب نہیں دیتا نہ کچھ فائدہ اُٹھا سکتا ہے ۱۲ ف بہرا اگر مخاطب ہو اور دل لگا کر سنے تو شاید کچھ نہ کچھ سمجھ اور سن بھی لے لیکن جب پیٹھ موڑ کر بھاگے تو پھر کیا خاک سنے گا ایک تو بہرہ اوپر سے پیٹھ موڑ کر بھاگ رہا ہے ۱۲ ف یہ آیت اسوقت اُتری جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت چاہا کہ کسی طرح ابوطالب مسلمان ہو جائیں ایک ہی بار کلمہ شہادت پڑھ لیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انکی قسمت میں ایمان نہیں رکھا تھا وہ مرتے وقت یہی کہکر مرے کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں ایک صحیح حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ ہلکا عذاب قیامت کے دن ابوطالب کو ہوگا انکو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اُنکا بھیجا کھولنے لگے گا معاذ اللہ ۱۲ ف یعنے ایسا سخت جس کا وہ جواب دیں یہ ہے حضرت عمر رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اُسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اُن مردوں سے زیادہ نہیں سن سکتے مگر وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے ۱۲ ف مردہ کافر ہیں انکو مردوں سے مشابہت دی اور بہروں سے جو پیٹھ موڑ کر بھاگیں وہ کیا خاک سنیں گے حضرت عائشہ رضہ نے اس آیت سے یہ دلیل لی کہ مردے نہیں سنتے اور اس مسئلہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۱۲ ف وہ حق کے طالب ہیں اور حق پر چلنا چاہتے ہیں ۱۲

حَسِيبًا ۝

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى

حساب لینے والا ہے

(لوگو) محمدؐ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے البتہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہے اور پیغمبروں کا ختم کرنے والا اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے

(اے پیغمبرؐ) ہم نے تیرے لیے وہ بی بیاں حلال کر دیں جنکا مہر تو نے ادا کر دیا اور جن لونڈیوں کا تو مالک ہوا جو خدا نے تجھ کو (لڑائی میں) دلوائیں اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھی کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ مدینہ میں) ہجرت کی اور کوئی سی مسلمان عورت اگر وہ اپنے تئیں تجھ کو (مفت بے مہر کے) دے ڈالے بشرطیکہ پیغمبر اس سے نکاح کرنا چاہے یہ حکم خاص تیرے لیے ہے مسلمانوں کے لیے نہیں ہم کو معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر انکی بی بیوں اور لونڈیوں کے باب میں ٹھیرا دیا ہے غرض یہ ہے کہ تجھ کو کوئی تکلیف نہ ہو اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے (بخشنے یہ بھی اختیار ہے) تو ان عورتوں میں سے جسکو چاہے پیچھے رکھ دے (اسکی باری ٹالدی) اور جسکو چاہے اپنے پاس جگہ دی (اور) جسکو اسکی باری نہ ہو تو اور جن عورتوں کو تو پیچھے ڈالدی اگر انمیں سے (پھر) کسیکو بلالے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں یہ جو اختیار تجھ کو دیا گیا اس سے زیادہ امید ہے کہ انکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور انکو رنج نہ ہوگا اور جو تو انکو دیگا اس پر وہ سب راضی رہیں گی اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ علم والا ہے تحمل والا (اے پیغمبر) اب سے تجھ کو اور عورتیں درست نہیں اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ انکے بدل دوسری بی بیاں کرے گو انکی صورت تجھ کو بھلی لگے البتہ لونڈیاں جنکا تو مالک ہو کر سکتا ہے اور اللہ ہر چیز پر

ف برے بھلے کا بدلہ دیگا اسی سے سابقہ پڑتا ہے پھر جو کام اس نے درست اور حلال رکھا ہے اس میں لوگوں سے ڈرنے کی کیا وجہ ۱۲ ف آپکے چار دن صاحبزادے ابراہیم اور قاسم طیب و طاہر بچپنے میں گذر گئے اور گو نانا باپ ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو اپنا بیٹا فرمایا مگر جو وقت یہ آیت اتری یہ دونو صاحب زادے ہی نابالغ اور کم سن تھے انکو مرد نہیں کہہ سکتے تو اس کا مقصود یہ ہے کہ تم حضرت کو زید کا باپ نہ سمجھو منہ بولی کی بی بی کو آپ کی ہوا اس سورت کے پہلے رکوع میں جو گذرا کہ پیغمبر مسلمانوں کے باپ ہیں اور آپ کی بی بیاں انکی مائیں ہیں اس کے خلاف نہیں ہے کہ باپ دینی باپ اور ماں دینی ماں مراد ہے ۱۲ ف جیسے کہ سر سے خط ختم ہوتا ہے اسی طرح نبوت کو آپ خاتم ہیں یعنے آپ کے بعد دنیا میں کوئی نیا پیغمبر آنیوالا نہیں اور حضرت عیسیٰ جو قیامت کے قریب اتریں گے وہ نئے پیغمبر نہیں ہیں پہلے دنیا میں آچکے ہیں دوسرے وہ جب اتریں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت پر چلیں گے گویا آپ کی امت میں داخل ہونگے۔ ابن عباسؓ سے بسند صحیح منقول ہے کہ دوسری زمینوں میں بھی تمہارے پیغمبر کی طرح ایک ایک پیغمبر ہے گو اس کا علم نہیں آتا کہ وہ ہمارے پیغمبر کے بعد ان زمینوں میں بھیجے گئے ہیں بلکہ ممکن ہے کہ ہمارے پیغمبر کے پہلے آگئے ہوں اور ہمارے پیغمبر کے آخر میں آئے ہوں بہرحال پیغمبری آپ کی ذات شریف پر ختم ہوگئی اور جو کوئی آپ کے بعد قیامت تک پیغمبری کا دعوی کرے سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وہ جھوٹا کذاب ہے ہمارے زمانہ میں بھی ایک شخص نے قادیان میں نبوت کا دعوی کیا ہے اور عنقریب دجال بھی دنیا میں نکلے گا یہ اس کا مختصر حال ہے ۱۲ ف اسلئے کہ ہر نکاح کے ساتھ ہی ادا کرنا ضرور نہیں ہے مگر افضل یہی ہے کہ ادا کرے ۱۲ ف اور جنہوں نے ہجرت نہیں کی وہ آپ کو درست نہ تھیں بعضوں نے کہا یہ قید اتفاقی ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

۰			كُلَّ شَيْءٍ رَّقِيبًا ۝	نگاہ رکھتا ہے ۱۵
۳۳	الاحزاب	۷	إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝	اللہ تعالیٰ پیغمبر پر (اپنی رحمت اتارتا ہے) اور فرشتے (پیغمبر پر) درود بھیجتے ہیں۔ مسلمانو تم بھی پیغمبر پر درود بھیجو اور سلام بھیجو سلام۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ستاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں پھٹکار کی اور انکے لیے ذلت کا عذاب طیار رکھا ہے ۱۵
۳۵	فاطر	۳	وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ۝ إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ ۝	اور تو ان لوگوں کو نہیں سنا سکتا ہے جو قبروں میں ہیں ۱۵ تو تو اور کچھ نہیں مگر ایک ڈرانے والا ہے ۱۵
۳۸	ص	۵	مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝ إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝	بھلا اوپر والے لوگ (فرشتے) جب جھگڑنے لگے تو مجھے کچھ معلوم نہ تھا ۱۵ مجھ کو تو یہی وحی کی جاتی ہے اور کچھ نہیں میں کھلا ڈرانے والا پیغمبر ہوں
۳۹	الزمر	۲	أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۚ أَفَأَنتَ تُنقِذُ مَن فِي النَّارِ ۝	بھلا جس شخص پر عذاب کا فرمودہ پورا ہو ۱۵ تو کیا ایسے شخص کو دوزخ سے نکال باہر کر سکتا ہے ۔
۴۰	المؤمن	۸	وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ۝	اور کسی پیغمبر کا یہ مقدور نہیں کہ بحکم خدا کے کوئی نشانی (معجزہ) دکھلائے پھر جب خدا کا حکم آن پہنچیگا تو پیغمبروں اور انکی استوکار) انصاف سے فیصلہ کر دیا جائیگا اور اسوقت جھوٹے بدکار گھاٹے میں پڑ جائینگے ۱۵
۴۱	حم السجدہ	۱	قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ	کہدے میں اور کچھ نہیں تمہاری طرح ایک آدمی ہوں مجھ پر (خدا کیطرف سے) حکم آتا ہے تمہارا (سب کا) خدا ایک ہی خدا ہے سیدھے اسی کیطرف منہ کیے رہو اسیکا پوجا کرو اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو
۱۴	ابراھیم	۲	إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ	بیشک ہم اور کچھ نہیں تمہاری طرح آدمی ہیں مگر خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسپر چاہتا ہے احسان کرتا ہے ۱۵
۴۲	الشوریٰ	۵	وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ۝	تو ہی سیدھی راہ (لوگوں کو) دکھلاتا رہتا ہے اس خدا کی راہ جسکا (سب کچھ ہے) جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں (سب کا مالک وہی ہے) سن لے امر ہی تک سب کام پہونچیں گے ۱۵

---

۱۵ سید علاء الدین نے کہا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جس عورت کو نکاح کا پیغام دے اس کی طرف دیکھنا درست ہے۔ یہ مضمون حدیث میں وارد ہے ۱۲ ۱۵ یوں کہو اللھم صل علی محمد کما صلیت الخ اب اختلاف ہے اس میں کہ آپ پر درود بھیجنا واجب ہے یا مستحب لیکن اس میں اتفاق ہے کہ عمر میں ایک بار آپ پر درود بھیجنا فرض ہے۔ بعضوں نے کہا جب آپ کا ذکر آوے اس وقت درود بھیجنا واجب ہے ۱۲ ۱۵ اللہ تعالیٰ کو ستانا یہ ہے کہ کسی کو بیٹا کسی کو قرار دینا یا اس کے ساتھ شرک کرنا یا اس کے اسماء و صفات کا انکار کرنا اور رسول کو ستانا یہ ہے کہ شریعت کے خلاف کوئی بات کہنا یا کرنا اور آپ کی پیروی چھوڑ کر دوسرے لوگوں کی پیروی اختیار کرنا کسی رائے یا قیاس کو آپ کی حدیث پر مقدم کرنا ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت اسوقت اتری جن لوگوں نے صفیہ سے نکاح کرنے میں آپ پر طعن کیا بعضوں نے کہا ان لوگوں کے حق میں یہ ہوا جنہوں نے حضرت عائشہ رضؓ کو تہمت لگائی ۱۲ ۱۵ مردوں سے مراد وہ کافر ہیں جو اپنے کفر اور غفلت پر مرے ہوئے ہیں انکو موقوف سے تشبیہ دی جیسے مردوں پر نصیحت کی بات کا کوئی اثر معلوم نہیں ہوتا اسی طرح ان کافروں کو پیغمبر کا سمجھانا اثر نہیں کرتا اس آیت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں مردے نہیں سنتے اہل حدیث یہ جواب دیتے ہیں کہ اس میں اسماع کی نفی ہے نہ سماع کی جیسے مردوں سے جواب لینا اور اپنی بات قبول کرا دینا یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے اوپر اس مسئلہ کی بحث گذر چکی ہے ۱۲ ۱۵ اللہ تم کی طرف سے لوگوں کو ڈر سنا تو اللہ ہے باقی ہدایت کرنا یہ تیرا کام نہیں ۱۲ (وحیدی ذیل حدیث)

۲۵	الزخرف ۴۳	۲	أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَن كَانَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝	تو (اے پیغمبر) کیا تو بہرے کو سنا سکتا ہی یا اندھے کو اور جو شخص کھلی گمراہی میں ہے اسکو رستہ پر لا سکتا ہے
۲۶	الاحقاف ۴۶	۱	قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝	(اے پیغمبر) کہدے میں کوئی نیا پیغمبر تھوڑا ہی ہوں اور مجھے معلوم نہیں (آیندہ دنیا میں) مجھ سے کیا سلوک) کیا جائیگا اور تم سے کیا (سلوک) کیا جائیگا میں تو اسیپر چلتا ہوں جو مجھ کو (خدا کی طرف سے) حکم ہوتا ہے اور میں کچھ نہیں ایک کھلا ڈرانیوالا (بندہ) ہوں
۲۹	القلم ۶۸	۱	مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ۝ وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ۝ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝	تو اپنے مالک کے فضل سے (خدانخواستہ) دیوانہ نہیں ہے (جیسا کافر تجھ کو سمجھتے ہیں) اور تجھ کو بے انتہا نیگ (اجر) ملیگا اور تو بے شک بڑی خلق والا ہے
۲۹	الجن ۷۲	۲	قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَّا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا ۝	(اے پیغمبر) کہدے میں نہیں جانتا جس (عذاب) کا تم سے وعدہ ہی وہ نزدیک ہی یا ابھی میرا مالک ایک مدت میں اسکو بھیجیگا۔
۳۰	عبس ۸۰	۱	عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ ۝ أَن جَاءَهُ الْأَعْمَىٰ ۝ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّىٰ ۝ أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنفَعَهُ الذِّكْرَىٰ ۝ أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ ۝ فَأَنتَ لَهُ تَصَدَّىٰ ۝ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ ۝ وَأَمَّا مَن جَاءَكَ يَسْعَىٰ ۝ وَهُوَ يَخْشَىٰ ۝ فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ ۝	(پیغمبر نے) تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا اسبات پر کہ اندھا اسکے پاس (دین کی باتیں پوچھنے کو) آیا اور تجھ کو کیا معلوم شاید وہ (دین کی باتیں تجھ سے سیکھ کر سنور جاتا یا نصیحت مان لیتا اور نصیحت اسکو فائدہ دیتی لیکن تو تو جو بڑا امیر ہے اسکی طرف مخاطب ہوتا ہی (اس پر جو تو جہ کرتا ہی حالانکہ اگر وہ نہ سنورے تو تجھ پر کوئی الزام نہیں اور جو کوئی (بیچارہ خدا سے) ڈر کر تیرے پاس دوڑ کر آتا ہے اسکی طرف تو خیال ہی نہیں کرتا
۳۰	التکویر ۸۱	۱	وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ۝ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ۝ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝	اور (اے اہل مکہ والو) تمہارا ساتھی (محمد) باولا نہیں ہی (جیسا تم سمجھتے ہو) اور محمد نے اس فرشتے کو آسمان کے صاف کھلے ہوئے کنارے میں دیکھا ہی اور وہ جو باتیں غیب کی اسکو معلوم ہوتی ہیں اسے بتلاتا ہی انکی بیان کردینے میں بخیل نہیں ہی
۳۲	الغاشیۃ ۸۸	۱	لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ۝	تو انپر کوئی کڑی (داروغہ) نہیں ہے۔
۰	الضحیٰ ۹۳	۱	مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ۝	(اے پیغمبر) تیرے مالک نے تجھ کو نہ چھوڑا نہ تجھ سے ناراض ہوا
۰	۰	۰	وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝ أَلَمْ	(اے پیغمبر) کیا اس نے تجھ کو یتیم نہیں پایا پھر (تجھ کو) ٹھکانا دیا اور اس نے

ف مجھ سے پہلے ہزاروں پیغمبر آچکے ہیں ۱۲ ف لوگ مجھ کو مار ڈالیں گے یا مکہ سے نکالدینگے ۱۲ ف تم پر ایسی عذاب اترے گا یا کچھ مدت کے بعد یہ سب غیب کی باتیں ہیں جنکا علم اللہ ہی کو ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ مجھکو معلوم نہیں کہ قیامت میں میرا کیا حال ہونا ہے اور تمہارا کیا حال ہونا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے جب عثمان بن مظعون مرگئے تو ام العلاء نے کہا اللہ تعالیٰ کے پاس تم عزت دار ہو میں اسکی گواہی دیتی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ام العلاء تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا اور میں اللہ کا پیغمبر ہوں لیکن مجھ کو معلوم نہیں کہ میرا کیا حال اور تمہارا کیا حال ہونا ہے ام العلاء نے کہا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا میں کسی کو نہیں کہہ سکتی کہ وہ اچھا ہے ۱۲ ف یعنی خدا کا پیغام پہونچانے اور وہاں تکلیفوں کے اٹھانے پر بے انتہا نیگ ملے گا ۱۲ ف کافروں کی ایسی ایسی تکلیفیں اٹھاتا ہے اور صبر کرتا ہے انکے لئے بددعا نہیں کرتا ۱۲ ف دوسری تاویل یہ ہے کہ قیامت قریب ہے اور مرنے میں ہے کہ کس وقت آوے قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہے اور کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا پھر یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ کہیں نہیں جانتا قیامت نزدیک ہے یا اسی اس میں ایک مدت آنی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ دونوں باتوں میں کوئی اختلاف نہیں قیامت کے قریب ہونے سے یہ مراد ہے کہ جسقدر زمانہ دنیا کا گذر چکا اُس سے اب کم باقی ہے اسلئے حدیث کا یہ مطلب ہے کہ مجھ میں اور قیامت کے بیچ میں اب اور کوئی نیا پیغمبر نہیں آئیگا اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ نزدیکی کا تمہیں مجھ کو معلوم نہیں پھر کتنے سال قیامت میں آئی ہیں ۱۲ (ثنائی رحیمیہ)

			يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝	تجھ کو بھولا بھٹکا پایا پھر راہ پر لگایا اور اس نے تجھ کو نادار پایا پھر مالدار کر دیا۔ ۱۲
۳۰	الانشراح ۹۴	۱	اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝	(اے پیغمبر) کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا اور ہم نے تیرا بوجھ تجھ پر سے اتار دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ رکھی تھی اور ہم نے تیرا نام بلند کر دیا (تو گھبراتا کیوں ہے)
۴	الکوثر ۱۰۸	۱	اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝	(اے پیغمبر) ہم نے تجھ کو کوثر دیا ۱۲
〃	〃	〃	اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝	بیشک تیرا دشمن (عاص بن وائل یا کعب بن اشرف یا ابوجہل) وہی بے نام و نشان ہے (دم کٹا) ۱۲

اِتِّبَاعُ اللّٰهِ وَالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ۱۰ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کا حکم

Note that all but the first sura were revealed in Medina

۳	آل عمران ۳	۴	قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدو اگر تم کو اللہ کی محبت ہو تو میری راہ پر چلو اللہ بھی تم سے محبت رکھیگا اور تمہارے گناہ بخشدیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (اے پیغمبر) کہدو (ہر معاملہ میں دین کا ہو یا دنیا کا) اللہ اور اسکے رسول کی بات مانو پھر اگر وہ نہ سنیں تو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا ۱۲
۴	〃	۱۴	وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝	اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو اس لیے کہ تم پر (اللہ کا) رحم ہو ۱۲
۴	النساء ۴	۲	تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝	یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلیں تو اللہ انکو آخرت میں ایسے باغوں میں لیجائے گا جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے اور جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کریگا اور اسکی حدوں سے بڑھ جائے تو اللہ تعالے اسکو دوزخ میں لے جائے گا وہ ہمیشہ اس میں رہے گا اور ذلت کی مار کھائیگا ۱۲
۵	〃	۸	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا	مسلمانو اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور اسکے رسول کا حکم مانو اور حکومت والوں کا

فائدہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوان ہوئے تو اپنی قوم کے طریق اور مذہب سے بیزار ہو کر حق رستے کی فکر میں تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر بنایا اور دین حق کی تعلیم کی ۱۲ عباس رضؓ نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گمراہ لوگوں میں پایا پھر انکی گمراہی سے آپ کو بچایا ۱۲ ف حضرت خدیجہ رضہ سے نکاح کرا کر ۱۲ ف صحیح یہ ہے کہ کوثر سے نہر یا حوض کوثر مراد ہے حدیث میں ہے کہ وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے بہشت میں مجھ کو دی ہے میری امت کے لوگ قیامت کے دن وہاں پانی پینے آئیں گے کچھ لوگ وہاں آئیں گے جو ہٹا دیے جائیں گے میں کہونگا یا میرے لوگ ہیں جواب ملیگا تم نہیں جانتے انہوں نے جو کچھ تمہارے بعد کئے اس وقت میں کہونگا دور ہو دور ہو ۱۲ ف جسکا کوئی نام لیوا نہ رہیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صاحبزادے گذر گئے تو ابوجہل بولا اب محمد صلعم کا کوئی نام لیوا نہ رہا اسوقت یہ آیت اتری۔ بعضے کہتے ہیں کعب بن اشرف یہودیوں کا سردار مکہ میں آیا اور قریش سے کہنے لگا تم محمد صلعم سے بہتر ہو تب یہ آیت اتری ۱۲ ف ان مشرکوں یا یہودیوں یا نصاریٰ سے ۱۲ ف بعض لوگوں نے آنحضرتؐ کے سامنے کہا ہم کو اللہ سے محبت ہے تب یہ آیت اتری بعضوں نے کہا یہود کہنے لگے ہم تو اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اسکے پیارے ہیں تب یہ آیت اتری ۱۲ ف معلوم ہوا کہ اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرنا کفر ہے اور کافروں کا یہ دعوے غلط ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے ۱۲ ف تنبیہ ہے ان لوگوں کو جنہوں نے جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کیا آخر نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی شکست ہوئی بہت سے مسلمان شہید ہوئے حضرت حمزہؓ آنحضرت کے چچا جنگ کی لڑائی میں شہید ہوئے اس آیت سے یہ نکلا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت خدا کے رحم اور کرم کا باعث ہے انکی نافرمانی کرنے سے خدا کا غضب اترتا ہے ۱۲ ف بیٹی کو بھی دی بڑے بیٹے کو زیادہ دیوے اور چھوٹے کو کچھ نہ دیوے جائداد میں رخنہ ہے ۱۲ منہ

		الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝	جو تم میں کے ہوں[ط] پھر اگر تم میں اور حاکم وقت میں کسی مقدمہ میں جھگڑا ہو تو اسکو اللہ تعالیٰ اور رسول کی طرف رجوع کرو[ف] اگر تمکو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان ہے[ف] یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اس کا انجام بہت اچھا ہے۔
النساء	۹	وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ	اور[ف] ہم نے جو رسول بھیجا وہ اسی لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کا کہا مانا جائے[ف]
"	"	وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝ وَاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝	اور[ف] اگر ہم انکو (یعنے ان منافقوں کو) حکم دیتے کہ اپنے کو آپ مار ڈالو[ط] یا اپنے دیس سے نکل جاؤ[ط] تو ان میں چند لوگوں کے سوا کوئی اس پر عمل نہ کرتا اور اگر یہ لوگ (یعنے منافق) جو انکو نصیحت کی جاتی ہے[ف] اس پر چلتے تو یہ انکے حق میں بہتر ہوتا اور دین پر خوب جمے رہتے[ف] اور ہر وقت (جب وہ ایسا کرتے) ہم انکو اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے اور انکو سیدھی راہ پر ضرور لگا دیتے اور
"	"	وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰۗىِٕكَ رَفِيْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝	جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مانیں وہ جنت میں) ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جنکو اللہ تعالےٰ نے سرفراز کیا یعنے پیغمبر اور صدیق اور شہید اور نیکوں کے ساتھ اور ان لوگوں کا ساتھ اچھا ساتھ ہے[ف] یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے (کہ کہا ماننے والوں کو بھی بڑے درجہ والوں کے ساتھ رکھیگا) اور اللہ کا جاننا بس کرتا ہے۔[ف]
"	۱۱	مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝	جو رسول کا کہا مانے اس نے اللہ کا کہا مانا اور جو کوئی نہ مانے تو ہمنے تجھ کو انپر سزاول نہیں بنایا۔
"	۱۷	وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝	اور[ف] جو کوئی سچی راہ کھلجانے کے بعد[ط] پیغمبر کا خلاف کرے اور مسلمانوں کے رستہ کو سوا دوسرا رستہ لے[ط] ہم اسکو اسی رستہ پر چلنے دینگے اور (آخرت میں) اسکو دوزخ میں لے جا کر ڈالدیں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی[ف]

ف یعنے مسلمان حاکموں اور بادشاہوں کا۔ اگلی آیت میں اللہ نے حاکموں کو حکم کیا کہ انصاف کریں۔ اب حکم کرتا ہے کہ حاکموں کو حکم ماننے میں بشرطیکہ حاکم کا حکم خلاف شرع نہ ہو ورنہ اس کا ماننا ضرور نہیں ۱۲ ف یعنے قرآن اور حدیث اور جو اس میں نکلے حاکم اور محکوم دونوں کو اس پر چلنا چاہئے ۱۲ ف اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم مومن ہو تو اپنے جھگڑے کو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے فیصلہ کرو گے اگر ایسا نہ کرو تو تم میں ایمان نہیں ہے ۱۲ ف یعنی اللہ نے حکم فرمایا ہے کہ ہر ایک امت اپنے رسول کی اطاعت کرے اور اس کا کہا مانے ۱۲ ف جیسے بنی اسرائیل کے بچھڑے پوجنے کی سزا میں دیا تھا ۱۲ ف پردیس کو جیسے بنی اسرائیل کو دیا تھا کہ مصر سے نکل کر شام کے ملک میں بسو ف کہ دل وجان سے اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور اسکے رسول کی اطاعت کرو ۱۲ ف یعنے کر کے مسلمان اپنے دین پر ثابت قدم رہتا ہے ۱۲ ف صدیق کے معنے بہت سچا بعضوں نے کہا پیغمبر کے برابر درجہ کا ولی ہے جو کبھی پیغمبر سے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صدیق سے حضرت ابوبکرؓ اور شہید سے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اور نیکوں سے باقی صحابہ (وحیدی) ۱۲ ف یعنے جس شخص نے آنحضرت سے پوچھا قیامت کب آویگی اور تو نے قیامت کے لئے کیا سامان کیا ہے وہ بولا کچھ نہیں مگر مجھکو اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے اپنے کہا جس سے تجھکو محبت ہے اقو اسی کے ساتھ ہوگا انس رضؓ نے کہا ہم آپکے اس فرمانے سے بہت خوش ہوئے انس رضؓ نے کہا مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ سے بہت محبت ہے مجھکو امید ہے کہ انکی محبت کیوجہ سے میں انکے ساتھ ہونگا گو میرے اعمال ایسے نہیں ہیں ۱۲ ف اور غریب جانتا ہے کہ کون پیغمبر کا کہا مانتا ہے اور کون نہیں مانتا تو جو کوئی مانتا ہے تجھکو ہر ضرور ملیگا ۱۲ ف یعنی پیغمبر کی تابعداری معلوم ہو چکنے کے بعد جو شخص دین اسلام کو چھوڑ کر مخالفت کرے گا جب مرنے کے بعد اللہ کے سامنے جائیگا اللہ کا حکم ہوگا اور دوزخ میں ڈالا جائیگا

۷	المائدۃ	۱۲	وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝	اور اللہ تعالیٰ کا کہا مانو اور رسول کا کہا مانو اور بچتے رہو پھر اگر تم نہ مانو تو یہ سمجھ لو تمہارے رسول کا کام یہی ہے (اللہ کا حکم تم کو) کہولکر پہونچا دینا ۔
۹	الاعراف	۱۹	الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝	یہ لوگ وہ ہیں جو اس پیغمبر ان پڑھ نبی (یعنے حضرت محمدؐ) کی پیروی کرتے ہیں جسکا ذکر اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ انکو اچھے کام کرنے کا حکم دیتا ہے اور بری کاموں سے منع کرتا ہے اور ستھری (پاکیزہ) چیزیں انکے لیے حلال کرتا ہے اور پلید (ناپاک چیزیں) انپر حرام کرتا ہے اور انکا بوجھ ہلکا کر دیتا ہے اور وہ پھندے (کھولدیتا ہے) جو انپر پڑے تھے پھر جو لوگ اس پیغمبر پر ایمان لائے اور اسکی عزت کی اور اسکی مدد کی اور اس نور پر چلے جو اس کے ساتھ اتارا گیا یہی لوگ مراد پانے والے ہیں
۹	〃	۲۰	فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝	تو (لوگو) اللہ پر اور اس کے ان پڑھ پیغمبر پر جو اللہ اور اس کے کلاموں پر یقین رکھتا ہے ایمان لاؤ اور اس کی پیروی کرو تاکہ تم راہ پاؤ ۔
۹	الانفال	۱	وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝	اور اللہ تعالے اور اس کے رسول کا کہا مانو اگر تم میں ایمان ہے ۔
〃	〃	۲	ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَن يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝	یہ سزا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے بیر کیا اور جو کوئی اللہ تعالے اور اس کے رسول سے بیر کریگا تو اللہ تعالے اسکو سخت عذاب دینے والا ہے ۔
〃	〃	۳	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝	مسلمانو۔ اللہ تعالی اور اس کے رسول کا کہا مانو اور رسول کا حکم سُنکر اس سے منہ نہ پھیرو۔ اور ان لوگوں کیطرح مت ہوجو (منہ سے) کہدیتے ہیں ہم نے سنا اور وہ سنتے نہیں۔

ف ان دونوں کی نافرمانی سے ۱۲ ف باقی راہ پر لانا یہ اللہ تم کے اختیار میں ہے۔ اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ قرآن کی طرح حدیث شریف بھی واجب الاتباع ہے اور جیسے قرآن شریف کی مخالفت باعث تباہی اور بربادی آخرت ہے ویسی حدیث کی بھی ۱۲ ف مراد مسلمان ہیں یا وہ یہود جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ۱۲ ف صاحبو کہ انجیل اب تک نہیں اتری تھی مگر اللہ تم کو تو معلوم تھا اسواسطے اسکا بھی ذکر دیا عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا توریت میں آنحضرت صلعم کی یہ صفت مذکور ہے اے پیغمبر ہم نے تجھکو گواہ بنا کر بھیجا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا اور تو بچاؤ ہے ان پڑھ لوگوں کا تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے نہ بدمزاج ہے اللہ پر بھروسا کریگا تو سخت زبان نہیں بیچ کھچ کرنیوالا نہ بازاروں میں گستاخی کرنیوالا تو برائی کا بدلہ برائی نہیں کریگا بلکہ معاف کریگا اللہ تم تجھکو دنیا سے نہ اٹھائیگا یہانتک کہ تو ایک ٹیڑھے مذہب کو سیدھا نہ کردے اور لا الہ الا اللہ نہ کہوادے اور تجھ سبب سے اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غافل دل کھل جاوینگے ۱۲ ف ستھری پاکیزہ چیزیں جیسے اونٹ کا گوشت چربی وغیرہ جو یہودیوں پر ان کے گناہ کی وجہ سے حرام ہوگئی تھیں اللہ تم کے قبضہ دست کریں ۱۲ ف یعنی اُس کی کتابوں پر آیتوں پر یا جیسے پر یا قرآن مجید پر ۱۲ ف اس آیت سے صاف ظاہر کہ حدیث پر چلنا واجب ہے اور جو کوئی حدیث پر چلے وہ بموجب نص قرآنی مؤمن ہے ۱۲ ف علامہ نے کہا اللہ اور رسول کا کہا ماننا یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کی پیروی کرے اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ بغیر قرآن اور حدیث کے چلنے والے مومن نہیں ہو سکتا اور جو کوئی قرآن یا حدیث کو نہ مانے وہ کافر ہے ملعون لعنہ اللہ وغضب علیہ ولعنۃ لاعنین ۱۲ ف خدا نے کہا پانچ جماعت کے بنایا ۱۲ ف کافروں کو بھی سخت عذاب ہوگا دنیا کا اور یہ اس کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہے جو آگے فرمایا

۹	الأنفال	۳	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝	مسلمانو جب رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمکو ایسے کام کے لیے بلائے جس میں تمہاری زندگی ہے تو اللہ اور رسول کا حکم مانو اور یہ سمجھ لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے بیچ میں آڑ ہو جاتا ہے اور تمکو (آخر) اسی کی طرف جمع ہونا ہے ف
۱۰		۶	وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	اور اللہ تعالے اور اس کے رسول کا کہا مانو
۱۰	التوبة	۸	اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝	ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ جو اللہ تعالہ اور اسکے رسول سے بیر کرے اس کے لیے دوزخ کی آگ (تیار) ہے ہمیشہ اس میں رہیگا یہ بڑی رسوائی ہے
۱۸	النور	۷	وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝	اور جو شخص اللہ تعالی اور اس کے رسول کا حکم مان لے اور اللہ تعالی سے (اگلے گناہوں پر) ڈرتا رہے اور (آئندہ) اس کی نافرمانی سے بچتا رہے تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہونچیں گے
〃	〃	〃	قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝	(اے پیغمبر) کہدو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم نہ مانو گے تو رسول کا بوجھ انہیں پر ہے اور تمہارا بوجھ تم پر ہے اور اگر تم رسول کے کہے پر چلوگے تو سیدھی راہ پر لگ جاؤ گے (ہدایت پاؤ گے) اور رسول پر اور کچھ نہیں (ہمارا حکم) پہونچا دینا ہے ف
〃	〃	〃	وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝	اور نماز کو درستی سے ادا کرو اور زکوۃ دو اور رسول کا کہا مانو اسلیے کہ تمپر (اللہ) کا رحم ہو۔
〃	〃	۹	فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝	پھر جو لوگ پیغمبر کا حکم نہیں مانتے انکو ڈرنا چاہیے دنیا میں کوئی مصیبت ان پر آن پڑے یا آخرت میں کوئی تکلیف کا عذاب انکو نہ پہونچے ف
۲۱	الاحزاب ۳۳	۳	لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝	مسلمانو تم کو اللہ کے رسول کی پیروی کرنا تھی وہ ان لوگوں کے لیے اچھی ہے جو اللہ تعالہ اور پچھلے دن (قیامت) سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالی کی بہت یاد کرتے ہیں ف
〃	〃	۵	وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى	اور کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کے لیے یہ نہیں ہو سکتا کہ جب

ف یعنی آخرت کا فائدہ حیات ابدی مطلب یہ ہے کہ جب دین کی باتیں سنانے کیلئے رسول بلاویں تو اور اُنا حاضر ہو اور کہا مانو ۱۲ ف مومن کو کفر نہیں کرنے دیتا اور کافر کو ایمان نہیں لانے دیتا دل میں ہی کوئی خواہش جبتک وہ نہ چاہے پیدا نہیں ہوتی بادل کا حکم اور ارادہ جب وہ چاہے تو فوراً ٹوٹ جاتا ہے ۱۲ ف وہ ہر ایک کام کا بدلہ دیگا ۱۲ ف انکی مخالفت پر کمر باندھے ۱۲ ف یعنی قرآن اور حدیث دونوں پر چلو ۱۲ ف یعنی رسول کا حکم پہونچا دینا اسکی ذمہ داری رسول پر ہے ۱۲ ف یعنی رسول کی اطاعت کرنا اس کے ذمہ دار تم ہو ۱۲ ف اگر تم کو ہدایت نہ ہو تو اس کے ذمہ دار رسول نہیں ہیں انہوں نے اپنا کام کر دیا صاف صاف اللہ تعالہ کا حکم تم کو پہونچا دیا یہی انکا فرض ہے زمین اسلم نے آنحضرتؐ سے پوچھا اگر ہم پر ایسے حاکم مقرر ہوں جو اپنا حق تو وصول کریں لیکن ہمارا حق نہ دیں آپ نے فرمایا تمہارا بوجھ تم پر ہے انکا بوجھ انپر ہے ف جو لوگ پیغمبر کا خلاف کریں انکو اللہ نے ڈرایا کہ دنیا میں مصیبت میں مبتلا ہونگے اور آخرت میں عذاب الیم میں گرفتار ہونگے جب سے مسلمانوں نے حدیث شریف پر عمل کرنا چھوڑ دیا اسی آفت میں پڑ گئے ہیں اللہ تعالہ انکو ہدایت کرے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ اللہ کے رسول کا تم کو نمونہ دنیا ہے اور جہاد کی تکلیفوں پر صبر کرنا تھا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کیا جنگ احد میں آپ کا دندان مبارک شہید ہوا سر زخمی ہوا جنگ خندق میں آپ کو سخت تکلیف پہنچی یہانتک کہ کئی نمازیں قضا ہو گئیں یہ آیت عام ہے ہر موقع اور ہر محل کے لئے گو خاص جہاد کے باب میں اتری ہو اور اہل حدیث ہر مسئلہ اسی آیت پر عمل کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور سوا تمام جہان کے قانونوں اور دستوروں کی پیروی پر مقدم سمجھتے ہیں ۱۲

ف یا جواب دو اور حاضر ہو ۱۲

			اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَہُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِہِمْ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ۝	اللہ تعالیٰ اور اُسکا رسول کسی بات کا حکم کردیں تو پھر انکو اس بات میں کوئی اختیار رہے اور جو کوئی اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کا فرمانہ مانے تو وہ کھلا گمراہ ہوچکا
۲۲	الاحزاب ۳۳	۹	وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۔	اور جو کوئی اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کے کہے پر چلا اس نے بڑی مراد پائی
۲۶	محمد ۴۷	۴	یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ ۝	مسلمانو اللہ کا حکم مانو اور پیغمبر کا حکم مانو اور (انکا خلاف کرکے) اپنے نیک کام ملیامیٹ نہ کرو
۷	الفتح ۴۸	۲	وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ ۚ وَمَنْ یَّتَوَلَّ یُعَذِّبْہُ عَذَابًا اَلِیْمًا ۔	اور جو کوئی اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کا کہنا مان لے تو اللہ تعالےٰ اسکو ایسے باغوں میں لیجائیگا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں اور جو کوئی نہ مانے اسکو تکلیف کا عذاب دیگا
۲۶	الحجرات ۴۹	۲	وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَا یَلِتْکُمْ مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا ؕ	اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کا کہا مانوگے تو تمہارے (اچھے) اعمال (کے ثواب) میں وہ کچھ کمی نہیں کرنے کا
۲۸	المجادلہ ۵۸	۲	فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ؕ	تو (اتنا تو ضرور کرو کہ) نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ اور اسکے رسول کا حکم مانتے رہو
۷	الحشر ۵۹	۱	وَمَآ اٰتٰىکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ ۗ وَمَا نَہٰىکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۔	اور (مسلمانو) جو مال (یا حکم) پیغمبر تم کو دے تو اسکو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے
۲۸	التغابن ۶۴	۲	وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۔	اور اللہ تعالےٰ کا کہا مانو اور اس کے رسول کا کہا مانو پھر اگر (تم نہ مانو) منہ پھیر لو تو (یہ سمجھ رکھو) ہماری پیغمبر کا کام صرف یہ ہے کہ تم کو (خدا کا حکم) پہونچا دینا تھا
۲۹	جن ۷۲	۲	وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا ۝	اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کریں انکے لیے دوزخ کی آگ (تیار) ہے وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے

تَسْلِیَۃُ الرَّسُوْلِ ۱۰

باب ۱۹ پیغمبر کی تسلی اور تشفی کا بیان

ف۱ چاہیے اس حکم پر چلیں چاہے نہ چلیں ایسا نہیں ہوسکتا بلکہ جب اللہ یا اُس کے رسول کا حکم ملجائے تو اب کسی کو کوئی اختیار نہیں رہا اب اپنی رائے کو دخل نہیں دے سکتے فوراً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ارشاد پر چلنا چاہیئے ۱۲ ف۲ دوسروں کی رائے پر چلے ۱۲ ف۳ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زینب بنت جحش کے پاس گئے اور زید بن حارثہ کا پیام انکو دیا انہوں نے تامل کیا اور کہنے لگیں میں سوچ کر کہوں گی۔ اسوقت یہ آیت اتری انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کے حکم کے خلاف نہ کرونگی میں نے زید سے اپنا نفس کرلیا ۱۲ ف۴ خوب کامیابی حاصل کی سیدھی سچی بات سے سچی بات مراد ہے یعنی زید کو اُنکے باپ حارثہ کا بیٹا کہو یہی سچ ہے حضرت محمد کا بیٹا نہ کہو یہ غلط ہے بعضوں نے کہا سیدھی سچی بات سے لا الٰہ الا اللہ مراد ہے ۱۲ ف۵ حسن ۱۲ نے کہا بیٹے گناہ کرکے اپنی نیکیاں نہ بیٹو ۱۲ ف۶ بلکہ ہر نیک عمل کا تم کو پورا اجر ملیگا ۱۲ ف۷ اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ پیغمبر کا حکم بھی واجب الاتباع ہے پیرو خدا تعالیٰ کا حکم سید علامہ نے کہا گو یہ آیت لوط کے مال میں وارد ہے مگر یہ ہر حکم اور نہی کو شامل ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے گودنا لگانے والیوں پر لعنت کی ایک عورت بولی قرآن میں تو کہیں اس پر لعنت نہیں آئی ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا تو نے قرآن نہیں پڑھا اگر پڑھتی تو یہ آیت ہی دیکھتی ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا اور آنحضرت نے گودنا لگانے والیوں پر لعنت کی اور آنحضرت جس پر لعنت کریں میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں ۱۲ ف۸ اب اگر تم نہ مانوں گے اپنی ہی ہانی خراب کروگے ۱۲ ف۹ حدیث شریف پر عمل کرو جیسے قرآن شریف پر ۱۲

۴	آل عمران	۱۹	فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ	(اے پیغمبر) اگر یہ لوگ تجھ کو جھٹلاویں تو تجھ سے پہلے بہت سے پیغمبر جھٹلائے گئے جو معجزے اور چھوٹی کتابیں اور چمکتی کتاب لے کر آئے۔ ۱۲
۷	الانعام ۶	۱	وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝	اور (اے پیغمبر) تجھ سے پہلے کئی پیغمبروں پر ٹھٹھا اڑ چکا ہے پھر جنہوں نے ان سے ٹھٹھا کیا تھا ان پر وہی جس پر ٹھٹھا مارتے تھے الٹ پڑا۔ ۱۲
۷	״	۳	قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِي الْمُرْسَلِينَ ۝ وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ۝	(اے پیغمبر) ہم جانتے ہیں کہ انکی (کافروں کی) باتوں سے تجھ کو رنج ہوتا ہے (وہ جو تجھ کو جھٹلاتے ہیں) تو وہ تجھکو اصل میں نہیں جھٹلاتے لیکن یہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور تجھ سے پہلے بہت پیمبر جھٹلائے جا چکے ہیں پھر انہوں نے جھٹلائے جانے اور ستائے جانے پر صبر کیا یہانتک کہ ہماری مدد انکو پاس آپہونچی اور اللہ کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور (دوسرے) پیغمبروں کے کچھ قصے تو تجھ کو معلوم ہو چکے ہیں اور اگر تجھ پر کافروں کا منہ پھیرنا (ایمان نہ لانا) سخت گذرتا ہے تو اگر تجھ سے ہو سکتا ہے کہ زمین میں ایک سرنگ یا آسمان تک ایک سیڑھی ڈھونڈھ نکالے اور انکو ایک نشانی لا کر بتائے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب کو راہ پر لگا دیتا (کفر کا نام باقی نہ رہتا) دیکھ تو ہرگز نادانوں میں شریک مت ہو (اے پیغمبر تیری بات) وہی لوگ مانتے ہیں جو سمجھ کر سنتے ہیں اور مردوں کو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن جلا اٹھائے گا پھر اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ ۱۲
۶	المائدہ ۶	۶	يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ	(اے پیغمبر) جو لوگ کفر پر دوڑے پڑتے ہیں ان پر رنج نہ کر۔ ۱۲
۷	الانعام ۶	۱۸	فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ ۖ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ	(اے پیغمبر) اس پر بھی اگر یہود (یا مشرک) تجھ کو جھٹلائیں تو کہدے تمہارے مالک کی رحمت بہت کشادہ ہے اور اس کا

ف کوئی نئی بات نہیں ہے ۱۲ ف چھوٹی کتابوں سے صحیفے مراد ہیں جن میں کچھ نصیحت اور اخلاق کی باتیں ہوتی ہیں انجیل اور زبور اور حضرت شعیاء اور سلیمان اور دانیال کے صحیفے ایسے ہی ہیں اور چمکتی کتاب سے بڑی جامع کتاب ہے جس میں شریعت کے احکام اور اخلاق اور قصص اور مواعظ سب مذکور ہوں جیسے توریت شریف اور قرآن شریف ۱۲ ف اس آیت سے اللہ نے پیغمبر کو تسلی دی کہ ان کافروں کے جھٹلانے سے تم ملول کیوں ہوتے ہو تم سے پہلے بہت سے پیغمبروں کو جھٹلا چکے ہیں اور صبر کیا ۱۲ ف یعنی پیغمبروں کے قصے اس کا حال ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر جو لوگ پیغمبروں پر ہنسی اڑاتے تھے تو وہی چیز جس کی ہنسی کرتے تھے اُن پر آ اتری یعنی خدا کا عذاب جس پر ہنستے تھے وہی اُن پر نازل ہوا ۱۲ ف کیونکہ انکے دلوں میں ایمان کا یقین ہو گیا تو بچا ہے ۱۲ ف اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو تسلی دیتا ہے ۱۲ ف اس نے جو وعدہ کیا ہے وہ ضرور پورا ہوگا اور تو کافروں پر غالب ہوگا ۱۲ ف یعنی قرآن میں اُن کے حالات تم کو پہونچ چکے ہیں انہوں نے اپنی اپنی امتوں کو کیسی کیسی تکلیفیں اٹھائیں آخر اللہ نے انکو غلبہ دیا اور . . . . پیغمبروں کے دشمن تباہ اور برباد ہوئے ۱۲ ف آنحضرت جب کافروں کو دل توڑ کر نصیحت کرتے اور وہ نہ مانتے تو آپ کو سخت رنج ہوتا اللہ نے فرما کر بھیجا تو مزور پیغمبر ہے کیونکہ اللہ نے جو کچھ مقدر کیا ہے اس کے خلاف نہیں ہو سکتا اور یہ تیری قدرت سے باہر ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو بدل دے اور کافروں کا دل اپنی طرف کر لیوے ۱۲ ف کہ لیکن یہ تو کبھی نہیں ہو سکتا پیغمبر کا کام تو اللہ تعالیٰ کے دوسرے کام نکالنا ہے ۱۲ ف یعنی وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مشیت اور حکمت کے خلاف کسی کام کا خواہ مخواہ ہونا چاہیں پھر اس کے نہ ہونے پر رنج اور بے صبری کریں ۱۲ ف یعنے کافر کو ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

			الْخٰسِرِيْنَ ۝	عذاب (جب آئیگا) تو گنہگار لوگوں سے ٹلنے والا نہیں ف
۱۱	یونس	۷	وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۭ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝	اور (اے پیغمبر) تو ان (کافروں) کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہو کیونکہ ساری عزت اللہ ہی کی ہے اور وہ (سب) سنتا جانتا ہے ف
۱۲	ھود	۲	فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَاۗىِٕقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَاۗءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝	تو (اے پیغمبر) کیا تو اس وحی میں سے جو تجھ پر آتی ہے کچھ چھوڑ دینا چاہتا ہے ف اور کیا تیرا دل اس بات پر خفا ہوتا ہے کہ وہ کہہ اٹھیں ف تو اس پر ایک خزانہ کیوں نہ اتارا یا ایک فرشتہ اس کے ساتھ کیوں نہ آیا تو تو اور کچھ نہیں صرف ڈرانے والا ہے اور (ربانی) سب چیزیں اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہیں ف
"	"	۱۰	وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ	اور ہم (اگلے) پیغمبروں کی سب وہ خبریں جنسے ہم تیرا دل مضبوط کرتے ہیں ف تجھ سے بیان کرتے ہیں
۱۳	الرعد ۱۳	۵	وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۡ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝	اور (اے پیغمبر) تجھ سے پہلے بھی کئی پیغمبروں پر ٹھٹھا اڑ چکا ہے تو میں نے کافروں کو (چند روز تک) ڈھیلا چھوڑ دیا ہے پھر انکو دھر پکڑا تو میرا عذاب کیسا (سخت) تھا ف
۱۴	الحجر ۱۴	۶	اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۝	ہم نے تیری طرف سے ٹھٹھا مارنے والوں کا کام تمام کر دیا جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک کرتے ہیں اب آگے چلکر انکو (اس ٹھٹھے اور شرک کا جو انجام ہے) وہ معلوم ہو جائیگا اور ہم جانتے ہیں کہ کافر جو باتیں کرتے ہیں اس سے تیرا دل تنگ ہوتا ہے ف
۱۵	الکہف ۱۵	۱	فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝	تو (اے پیغمبر) اگر یہ (کافر) اس قرآن پر یقین نہ لائیں، تو انکے پیچھے رنج کے مارے شاید تو اپنی جان گنوائے گا (اپنے تئیں ہلاک کریگا) ف
۱۷	الانبیا ۲۱	۳	وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝	اور تجھ سے پہلے جو پیغمبر ہوئے ان کو (بھی) مسخرہ بنایا آخر جو لوگ ان میں سے ٹھٹھا کرتے تھے ان پر خود وہی الٹ پڑا جسکا ٹھٹھا کرتے تھے ف
۱۷	الحج ۲۲	۶	وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ۙ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ	اور اگر یہ کافر تجھ کو جھٹلائیں (تو کچھ رنج کی بات نہیں) انسے پہلے نوح اور عاد اور ثمود کی قومیں (بھی اپنے اپنے پیغمبروں کو)

ف مطلب یہ ہے کہ گو اسکی رحمت وسیع ہے پر اسپر مغرور نہ ہو جاؤ اس کے عذاب سے ڈرتے رہو جب عذاب آجاویگا تو پھر ٹلنے والا نہیں سب تباہ ہو جاؤگے ف ان کے شرک اور کفر اور ایذا رسانی سے ۱۲ ف اور تو اس کا پیغمبر ہے اس کے بعد تیری عزت ہے اگر تجھ پر طعنہ مار یں تجھکو جھٹلاویں تو اس سے تیری عزت میں فرق نہیں آسکتا ۱۲ ف گو وہ عنقریب ان کافروں کو سمجھ لیگا ۱۲ ف جس میں ان کے جھوٹے معبودوں کی برائی اور انکے دین کا عیب ہو اس ڈر سے کہ کافر تجھ کو برا بھلا کہیں گے ۱۲ ف اگر یہ سچا پیغمبر ہوتا تو اللہ جو اسکی تصدیق کرتا ۱۲ ف ان باتوں کا خیال ہرگز نہ کر اور اللہ تعالےٰ جو وحی بھیجے اسکو بے دھڑک انکو سنا اور انکے طعن اور تشنیع سے کوئی اندیشہ نہ کر اللہ تو ہے ہی تیرا نگہبان ۱۲ ف تو ہمنے تیرے بدلہ لیا اور سارا جنسی ٹھٹھا کی ناک کے راہ نکل گیا ایسا ہی ان کافروں سے بھی قریب بدلہ لیا جائیگا ۱۲ ف یہ بھی ایک قسم ان رئیسوں کی طبیعت میں رہی ہے اور ابتدا اسلام میں ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل اور اسود بن عبد المطلب اور ابو البختری اور قریش کے کئی رئیس کہا ہوا تھا آنحضرت نے انکو بہت سمجھایا ایک سلام قبول کریں لیکن انہوں نے کسی طرح دانا آپ کو بہت غم ہوا اس وقت یہ آیت اتری کہ تو اپنی جان انکے پیچھے کیوں ہلاک کرتا ہے ۱۲ ف اپنے خدا کے عذاب پر ٹھٹھے مارتے تھے اسی عذاب میں پھنس گئے اگا ٹھٹھہ خود انہی پر الٹ پڑا یعنے اس کے وبال میں گرفتار ہوئے دوسرے لوگ ان پر ٹھٹھا لگانے لگے ۱۲ منہ

			وَقَوْمُ لُوطٍ ۚ وَأَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوسٰى فَأَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝	قوم لوط اور اصحاب مدین اور موسیٰ بھی جھٹلایا گیا تو میں نے (چند روز تک) کافروں کو مہلت دی پھر انکو دھر پکڑا تو (تم نے) دیکھا (میرا) بدلا کیسا ہوا (کس بلا کا پہنچانا تھا)
۱۹	الشعراء	۱	لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝	(اے پیغمبر) تو تو ایسا رنجیدہ معلوم ہوتا ہے (شاید تو اس بات پر کہ وہ (یعنے مکے کے کافر) مسلمان کیوں نہ ہوئے اپنے تئیں گھلا کر مار ڈالیگا
۲۰	النمل	۶	وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) تو ان کافروں (کے جھٹلانے) کا رنج مت کر اور ان کے داؤں سے جو وہ کرتے ہیں تنگ نہ ہو ف
۲۹	العنکبوت	۲	وَإِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝	اور اگر تم مجھکو جھٹلاؤ تو تم سے پہلے کئی اُمتیں (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکی ہیں اور پیغمبر کا کام اور کچھ نہیں کہولکھ (اللہ تعالےٰ کا پیغام پہونچا دینا ہے ف
۳۱	لقمٰن	۳	وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝	اور جو شخص کفر کرے تو (اے پیغمبر) تو اس کے کفر سے رنجیدہ نہ ہو ایسے لوگوں کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے ہم ان کے کام انکو (سزا دے کر) تبلا دیں گے، بیشک اللہ تعالےٰ دلوں کی بات جانتا ہے ہم انکو تھوڑا سا (دنیا کا) مزا اٹھانے دینگے پھر انکو سخت عذاب میں پکڑے جائیں گے
۳۵	فاطر	۱	وَإِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۚ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ ۝	اور (اے پیغمبر) اگر یہ لوگ تجھکو جھٹلائیں (تو کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ تجھ سے پہلے بہت پیغمبر جھٹلائے جا چکے ہیں اور اللہ ہی تک سب کاموں کو پہونچنا ہے
״	״	۲	أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۚ فَإِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝	کیا وہ شخص جسکو اسکا برا کام بھلا سوجھایا گیا وہ اسکو بھلا سمجھنے لگا اللہ تعالےٰ جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے سیدھے رستے پر لگاتا ہے (اے پیغمبر) تو لوگوں پر افسوس کر کر کے اپنی جان مت کھو اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے جو وہ کر رہے ہیں ث
״	״	۳	وَإِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ ثُمَّ أَخَذْتُ	اور اگر (اے پیغمبر) یہ کافر تجھکو جھٹلائیں (تو کچھ رنج نہ کر ان سے پہلے کافروں نے ان پیغمبروں کو جھٹلایا جو انکے پاس کھلی نشانیاں (معجزے) اور صحیفے اور چمکتی کتاب لیکر آئے تھے پھر (جب ان کافروں

ف اگر موسیٰ کو انکی قوم نے نہیں جھٹلایا بلکہ فرعون اور اسکی قوم نے ف اپنے عذاب میں گرفتار کیا ف یا تو ایسے آرام اور عزت سے بسر کرتے تھے یا ایسے تباہ ہوئے کہ نام و نشان تک نہ رہا بستی رہی نہ عمارت و حکومت نہ بادشاہت نہ کھیتی نہ تجارت رہنگ شاید سے یہاں تک اور احتمال مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالےٰ کو کسی کام میں شک نہیں ہو سکتی بلکہ شاید مہربانی کے لئے ہے یعنے اپنے نفس پر آسانی کرو اور اس رنج کو کم کرو ان حضرت کو بڑی آرزو تھی کہ قریش کے لوگ مسلمان ہو جائیں اور انکے اسلام نہ لانے کا بڑا رنج تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلعم کو تسلی دی کہ تم اتنا رنج کیوں کرتے ہو کیا اپنے تئیں ہلاک کر لوگے ۱۲ ث اللہ تعالےٰ جسکو چاہتا ہے دھوکے میں ڈالتا ہے وہ اپنے مکر فریب کی سزا میں خود گرفتار ہونگے چاہو کن راچہ دشمنی ۱۲ ف کوئی مانے یا نہ مانے اس کو کچھ کام نہیں۔ یہ حضرت ابراہیمؑ کا کلام ہے بعضوں نے کہا اللہ تعالےٰ کا کلام ہے اور مطلب یہ ہے کہ اگر تم (مکہ کے) کافر محمدؐ کو جھٹلاؤ تو یہ کوئی نئی بات نہیں تم سے پہلے کئی امتیں جیسے ثمود اور عاد اور نوحؑ اور ہودؑ اور صالحؑ اور لوطؑ اور شعیبؑ وغیرہ کی امتوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا ہے ۱۲ ف اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو بد کام کو بھلا سمجھتا ہے ہرگز نہیں بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ جسکو چاہتا ہے ث اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے اس نے سب بندوبست کر رکھا ہے جو گمراہ ہیں وہ بھی اسکی تقدیر سے اور جو ہدایت پر ہیں وہ بھی اسی کی توفیق سے ۱۲ ف صحیفے لکھے ہوئے کتابیں جیسے حضرت ابراہیمؑ پر نازل ہوئے اور حضرت موسیٰؑ پر توریت سے پہلے اور زبور داؤدؑ پر سامنے صحیفے اور روشن چمکتی کتاب سے انجیل مراد ہے ۱۲

			الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝	نے نہ سنا تو میں نے ان کافروں کو (عذاب میں) گانٹھ لیا اور کس طرح انکو تباہ کر دیا۔
۲۳	یٰسٓ	۵	فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝	تو (اے پیغمبر) تو ان کی باتوں سے رنجیدہ مت کر ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو کہتے ہیں
۲۴	حٰمٓ السجدۃ	۵	مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝	(اے پیغمبر) تجھ سے وہی کہا جاتا ہے جو تجھ سے پہلے اگلے پیغمبروں سے کہا جا چکا ہے بیشک تیرا مالک بخشنے والا بھی ہے اور اسکے ساتھ ہی تکلیف کا عذاب دینے والا بھی ہے

اَلْاَنْبِيَاءُ

باب پیغمبروں کا بیان

۳	آل عمران	۴	اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝	بیشک اللہ تعالیٰ نے ساری جہان کے لوگوں میں آدم اور نوح کو اور ابراہیم کی اور عمران کی اولاد کو چن لیا ہے (یا پسند کر لیا ہے) ایک خاندان دوسرے خاندان کی نسل سے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔
۳	"	۹	وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو وہ وقت یاد دلاؤ جب اللہ نے (بنی اسرائیل کے) پیغمبروں سے اقرار لیا (یا ہر ایک پیغمبر سے) میں جو تمکو کتاب اور شریعت دیتا ہوں تو اگر کوئی رسول ایسا آئے جو تمہاری کتاب کو سچ بتائے تو اسپر ایمان لانا اور اسکی مدد کرنا اللہ نے فرمایا کیا تمنے یہ اقرار کیا اور میرے اس عہد کو قبول کیا (یہ بوجھ اپنے ذمہ لیا) انہوں نے عرض کیا ہمنے اقرار کر لیا فرمایا (دیکھو) گواہ رہو (ایکدوسرے پر یا فرشتو تم گواہ رہو) میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں پھر اسکے بعد (یعنی اسقدر پکا اقرار ہونیکے بعد) جو کوئی (اپنے عہد سے) پھر جائے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں
۶	النساء	۲۴	اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ	بیشک ہمنے تیری طرف اسی طرح وحی بھیجی جیسے ہمنے نوح اور اس کے دوسرے پیغمبروں کی طرف بھیجی اور ہم نے

ف۱ جیسے اگلے پیغمبروں کو انکی قوم والے جادوگر شاعر دیوانہ اور نہیں معلوم کیا کیا کہتے تھے ویسا ہی تیری قوم کے کافر تجھ کو کہتے ہیں اگلے پیغمبروں نے جیسا صبر کیا ویسا ہی صبر کر ۱۲

ف۲ اگلی آیتوں میں یہ مذکور ہے کہ پیغمبر صلعم کی پیروی کرو تو اسکی جنت تم کو حاصل ہوگی اب یہ بیان ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی انہی خاندانوں میں کیوں ہوئے اللہ نے تمام جہان کے خاندانوں پر فضیلت دی ہے بعضے ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ہیں اور عمران حضرت مریمؑ کے والد کا نام تھا سو ۳ منجملہ عمران کا خاندان ابراہیمؑ کی نسل سے تھا ابراہیمؑ خاندان نوحؑ کی نسل سے تھا نوحؑ آدمؑ کی اولاد تھے ۱۲ منہ سعید اور قتادہ اور طاؤس اور ایک جماعت مفسرین نے کہا ہے کہ اللہ نے یہ عہد ہر ایک پیغمبر سے لیا کہ وہ دوسرے پیغمبر کی تصدیق اور اسکی مدد کرنا اگر اسکے ہوتے تک دوسرا پیغمبر آجائے تو موسیٰ سے عہد لیا عیسیٰؑ کی اور عیسیٰ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرنے کا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں سے عہد لیا جو پیغمبروں کے ساتھ تھے اور ابن مسعودؓ نے جو قرأت کی ہے واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب اسکی تائید کرتی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جو کتاب اور شریعت تم کو دی ہے وہ لوگوں کو سکھلانا اور ان سے یہ کہدینا کہ اگر کوئی رسول ایسا آوے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو اسپر ایمان لانا اور اسکی مدد کرنا بعضوں نے کہا یہ عہد خاص بنی اسرائیل کے پیغمبروں سے لیا گیا تھا ۱۲ منہ بغوی نے کہا یہ عہد اللہ نے اس وقت لیا تھا جب آدم کی اولاد انکی پشت سے نکالی تھی ۱۲

إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَ
يَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ
وَيُونُسَ وَهَٰرُونَ وَسُلَيْمَٰنَ ۚ وَءَاتَيْنَا
دَاوُۥدَ زَبُورًا ۝ وَرُسُلًا قَدْ
قَصَصْنَٰهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلًا
لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ ٱللَّهُ
مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ۝ رُّسُلًا مُّبَشِّرِينَ
وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ
عَلَى ٱللَّهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ ٱلرُّسُلِ ۚ وَكَانَ
ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝

ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور انکی
اولاد اور عیسےٰ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ایوبؑ اور یونسؑ اور ہارونؑ
اور سلیمانؑ کی طرف بھی وحی بھیجی اور ہمنے داودؑ کو زبور
عنایت کی اور ہم نے کئی پیغمبر بھیجے جنکا حال ہم پہلے تجھ سے
بیان کر چکے ہیں اور کئی پیغمبر ایسے بھیجے جن کا حال ہمنے تجھ سے
بیان نہیں کیا اور موسےٰ سے تو اللہ نے بول کر باتیں کیں ہم
نے یہ سب پیغمبر جو (نیکوں کو) خوشی سنانے والے اور
(بدکاروں کو) ڈرانے والے تھے اس لیے بھیجے کہ پیغمبروں
کے آجانے کے بعد پھر کوئی عذر لوگوں کو اللہ کے سامنے
باقی نہ رہے اور اللہ زبردست ہے حکمت والا ۔ ع ۱۵

۷	الانعام	۱۰

وَوَهَبْنَا لَهُۥٓ إِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ ۖ كُلًّا
هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَ
مِن ذُرِّيَّتِهِۦ دَاوُۥدَ وَسُلَيْمَٰنَ وَأَيُّوبَ
وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَٰرُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ
نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ ۝ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ
وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ۝
وَإِسْمَٰعِيلَ وَٱلْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۖ
وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ۝ وَمِنْ
ءَابَآئِهِمْ وَذُرِّيَّٰتِهِمْ وَإِخْوَٰنِهِمْ ۖ
وَٱجْتَبَيْنَٰهُمْ وَهَدَيْنَٰهُمْ إِلَىٰ صِرَٰطٍ
مُّسْتَقِيمٍ ۝ ذَٰلِكَ هُدَى ٱللَّهِ يَهْدِى
بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا
لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ۝
أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ءَاتَيْنَٰهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَ

اور ہمنے ابراہیمؑ کو (بیٹا) اسحاق اور (پوتا) یعقوب دیئے اور ہر
ایک کو راہ پر لگایا اور نوحؑ کو تو ہم پہلے ہی راہ پر لگا چکے تھے اور
ابراہیم (یا نوح) کی اولاد میں سے (ہمنے) داود اور سلیمانؑ اور ایوبؑ
اور یوسفؑ اور موسےٰؑ اور ہارونؑ کو راہ پر لگایا اور نیکی کرنے
والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اور زکریاؑ اور یحییٰ (ابن
زکریا) اور عیسےٰ (ابن مریم بنت عمران) اور الیاس کو یہ سب
نیک بختوں میں سے تھے اور اسمٰعیل (ابن ابراہیم) اور الیسعؑ اور
یونس (بن متی) اور لوط (بن ہارون) کو اور ان سب کو ہمنے
سارے جہان پر بزرگی دی تھی اور ان کے بعضے باپ دادوں اور اولاد
اور بھائیوں کو بھی اور ہمنے ان کو چن لیا تھا اور ان کو سیدھی
راہ بتلائی یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے اپنے بندوں میں سے جسکو
چاہے سو جتائے اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو انکا کیا کرایا
(سب) اکارت ہوتا انہی لوگوں کو (پیغمبروں کو) ہمنے کتاب اور
شریعت اور پیغمبری دی اگر یہ لوگ ان چیزوں کو نہ مانیں تو

ف۱ اس بیان سے یہود کو الزام دینا مقصود ہے کہ ان سب پیغمبروں کی نبوت تم تسلیم کرتے ہو حالانکہ ان پر موسیٰ کی طرح ایکبارگی کوئی کتاب نہیں اتری پھر حضرت محمدؐ پر اگر
قرآن ایک بارگی نہ اترا تو کیا قباحت ہے ۱۲ ف۲ یعنی خود اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اسکو حضرت موسیٰؑ نے سنا تو جانا کہ حضرت موسیٰؑ نے سنی وہ اللہ کی آواز تھی اس سے رد ہوا جہمیہ اور
معتزلہ اور منکرین صفات کا جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خود بات نہیں کی تھی بلکہ درخت میں بات کرنیکی طاقت پیدا کر دی تھی یا کسی فرشتے نے اللہ کی طرف سے بات کی تھی ان بیچاروں
کو اتنا معلوم نہیں کہ جو درخت میں بات کرنیکی قوت پیدا کر سکتا ہے وہ خود بات کرنے سے عاجز ہو سکتا ہے اور اگر درخت یا فرشتے نے بات کی ہوتی تو وہ یہ کیسے کہہ سکتا تھا انکی مجال
تھی یا انا اللہ رب العالمین اور پھر خاص حضرت موسیٰؑ کو کلیم اللہ کا لقب کیوں دیا جاتا کیونکہ فرشتے کے ذریعہ سے تو اللہ نے تمام پیغمبروں سے بات کی ہے ۱۲ ف۳ اور وہ یہ کہیں گے
تو نے ہم کو دین کی باتوں سے بیخبر رکھا ۱۲ ف۴ صحیحین میں ابن مسعودؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ سے زیادہ کسی کو غیرت نہیں ہے اور اسی وجہ سے اس نے فحش باتوں کو
حرام کیا کھلی ہوں یا چھپی اور اللہ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے تب اپنی تعریف کی اور اللہ سے زیادہ کوئی عذر پسند نہیں کرتا یہی وجہ ہے کہ اس
نے پیغمبروں کو خوشی اور ڈر سنانے کے لئے بھیجا ۱۲ ف۵ اگر کتاب لے تیری پیغمبری اور قرآن کو نہ مانیں تو نہ مانیں ۱۲ ف۶ یعنی اسحاقؑ اور یعقوبؑ دونوں ابراہیم کی طریق پر تھے ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

			الحكم والنبوة فان يكفر بها هؤلاء فقد وكلنا بها قوما ليسوا بها بكفرين ۝ اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده ۝ قل لا اسئلكم عليه اجرا ۝ ان هو الا ذكرى للعلمين ۔	کچھ پرواہ نہیں) ہم نے ان (پر ایمان لانے) کے لیے ایسے لوگوں کو تیار کر دیا ہے جو ان کا انکار نہیں کرتے ۝ یہی (اٹھارہ پیغمبر) وہ لوگ ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے راہ پر لگایا تو بھی انہی کی راہ پر چل ۝ اے پیغمبر) کہدے میں قرآن سنانے پر تم سے کچھ اجرت (مزدوری) نہیں مانگتا قرآن تو اور کچھ نہیں سارے جہان کے لیے نصیحت ہے ۝
۱۵	بنو اسرائیل	۸	سنة من قد ارسلنا قبلك من رسلنا ولا تجد لسنتنا تحويلا ۝	تجھ سے پہلے جتنے پیغمبر ہم نے بھیجے انکا یہی قاعدہ رہا ہے اور تو ہمارا قاعدہ بدلتا نہ پائے گا ۔
۱۶	مریم	۴	اولئك الذين انعم الله عليهم من النبيين من ذرية ادم وممن حملنا مع نوح ومن ذرية ابرهيم واسرائيل وممن هدينا واجتبينا ۔ اذا تتلى عليهم ايت الرحمن خروا سجدا وبكيا ۔	(یہ پیغمبر) وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا آدم کی اولاد میں سے اور ان لوگوں کی (اولاد میں سے) جنکو ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) چڑھا لیا تھا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد میں سے اور (یہ) انلوگوں میں سے ہیں جنکو ہم نے ہدایت کی اور بھلائی اور انکو (ساری خلقت میں سے پیغمبری کے لیے چن لیا جب ان لوگوں کو اللہ کی آیتیں پڑھکر سنائی جاتی تھیں تو سجدے میں گر پڑتے اور رو جاتے
۱۷	الانبیاء	۶	واسمعيل وادريس وذا الكفل كل من الصبرين ۝ وادخلنهم في رحمتنا انهم من الصلحين ۝	اور (اے پیغمبر) اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل (پیغمبر) کو یاد کر یہ سب صبر کرنے والوں میں سے تھے اور ہم نے انکو اپنی رحمت میں داخل کیا کیونکہ وہ نیک بختوں میں تھے ۔
۱۸	المؤمنون ۲۳	۴	يايها الرسل كلوا من الطيبت واعملوا صالحا ۝ اني بما تعملون عليم ۝	(اے پیغمبر ہمعصر زمانہ میں پیغمبروں کو یہی حکم دیا ہے) پیغمبرو ستھری (پاکیزہ) چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرتے رہو (جو شرع کے موافق ہوں) جو تم کرتے ہو میں جانتا ہوں ۝
۲۱	الروم ۳۰	۵	ولقد ارسلنا من قبلك رسلا الى قومهم فجاءوهم بالبينت فانتقمنا من الذين اجرموا ۝ وكان حقا علينا نصر المؤمنين ۝	اور (اے پیغمبر) ہم تجھ سے پہلے کئی پیغمبر ان کی قوم کیطرف بھیج چکے ہیں وہ نشانیاں (معجزے) لیکر انکو پاس آئے (مگر انہوں نے نہ مانا) آخر گنہگاروں (نافرمانوں) سے ہم نے بدلہ لیا اور ایمان والوں کی مدد ہم کو ضرور تھی ۝

فائدہ کتاب اور شریعت اور نبوت کو مانتے ہیں مراد صحابہ کرام ہیں یا ماننے والے انصاری لوگ یا اہل کتاب کے وہ لوگ جو آنحضرت پر ایمان لائے یا یہ اٹھارہ پیغمبر جنکا ذکر اوپر گذرا اور انکے تابعین ۝ فائدہ یعنی اصل توحید اور اصول عقائد میں کیونکہ تمام پیغمبر انہوں میں متفق ہیں ۝ فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ساری دنیا کے طرف بھیجے گئے تھے یہانتک کہ جنوں کی طرف بھی ۝ فائدہ جب انکی امت نے انکو نہ مانا تو امت پر عذاب نازل ہوئے اور وہ تباہ ہو گئے ۝ فائدہ حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام اور زکریا و یحییٰ اور عیسیٰ یہ سب یعقوب کی اولاد میں اس لیے کہا ہے کہ یہ سب انبیاء بنی اسرائیل کی اولاد میں سے تھے ۝ فائدہ تمہارے ہر ایک کام سے بڑا ہو یا چھوٹا سب سے واقف ہوں اور اسی کے موافق بدلہ دینا صحیح حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے اور پاکیزہ ہی چیز قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو بھی وہی حکم دیا جو پیغمبروں کو دیا پھر یہ آیت پڑھی پھر فرمایا ایک شخص لمبا سفر کرتا ہے گرد و غبار میں پریشان اس کا کھانا حرام کا پینا حرام کا پہننا حرام کا اور حرام ہی کی غذا ہے وہ اپنے ہاتھ اللہ تعالیٰ کو اٹھاتا ہے اور کہتا ہے یارب یارب اس کی دعا کیونکر قبول ہو گی ۝ فائدہ اس آیت میں ایمان والوں کے لیے بڑی خوشخبری ہے کہ اللہ انکا مددگار ہے حدیث میں ہے جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی عزت بچائے تو اللہ تعالیٰ پر ضرور ہے کہ دوزخ کی آگ اس کے پہنچنے پھر آپنے یہ آیت پڑھی ۝

۰	الاحزاب ۳۳	۱	وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۪ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝	اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد کر جب ہم نے پیغمبروں سے انکا اقرار لیا اور (خاص) تجھ سے بھی اور نوح اور ابراہیم اور موسےٰ اور عیسےٰ مریم کے بیٹے سے بھی ہم نے اُن سے پکا اقرار لیا اس سے یہ مطلب تھا کہ قیامت کے دن (پیغمبروں) سے ان کے سچ کا حال پوچھے اور کافروں کے لیے تکلیف کا عذاب طیار رکھے۔
۲۳	والصّٰفّٰت ۳۷	۵	وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝	اور ہم تو پہلے ہی اپنے بھیجے ہوئے بندوں کو (پیغمبروں کے) باب میں فرما چکے ہیں کہ (آخر ایک روز) ضرور ان کو (ہماری) مدد پہونچے گی اور ضرور ہمارا ہی لشکر غالب ہوگا۔
۲۳	ص	۷	وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝	اور سلام ہے پیغمبروں پر۔
۲۴	المؤمن ۴۰	۸	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۭ	اور ہم نے تجھ سے پہلے بہت پیغمبر بھیج چکے ہیں انمیں کوئی ایسے ہیں جنکا حال ہمنے تجھ کو سنایا اور کوئی ایسے ہیں جنکا حال ہمنے تجھ کو نہیں سنایا۔
۲۵	الزخرف ۴۳	۱	وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝	اور ہمنے اگلے لوگوں میں بہت سے پیغمبر بھیجے
۲۶	قٓ ۵۰	۱	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝	ان (مکہ کے) کافروں سے پہلے نوح کی قوم نے اور کوئیں والوں (شعیب کی قوم نے) اور ثمود اور عاد نے اور فرعون نے اور لوط کی قوم والوں نے اور مدین کے رہنے والوں نے اور تبع کی قوم والوں نے جھٹلایا انمیں سے ہر ایک نے پیغمبر کو جھٹلایا آخر ہمارا عذاب انپر اتر کر رہا
۲۷	الحدید ۵۷	۳	لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا	ہم تو اپنے پیغمبروں کو کھلی کھلی نشانیاں دیکر بھیج چکے اور ان کو ساتھ کتاب اور ترازو اتاری (توریت انجیل زبور قرآن وغیرہ) اور انصاف کا ترازو اتارا اسلیے کہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم ہی نے لوہا پیدا کیا اس سے تو بڑی لڑائی کا سامان بنتا ہے اور لوگوں کو بہت فائدے ہوتے ہیں اور اسکے پیدا کرنے سے یہ بھی مطلب ہے کہ اللہ دیکھ لے کون بن دیکھے اسکی اور اسکے پیغمبروں کی مدد کرتا ہے بیشک اللہ زبردست

فاکر اپنے مالک کے حکم لوگوں کو پہونچا دیں گے اور ایک دوسرے کی تصدیق کرینگے ۱۲ فاک کافروں نے لوگوں کو اللہ کے حکم پہونچانے نہیں دیا اور لوگوں نے انکو کیا جواب دیا۔ جب پیغمبروں کی مدد پہونچی ہوگی تو دوسرے لوگوں کو بہت ڈرنا چاہیے ۵ کہاں تک کہتے ہیں ۱۲ فاک توحید والوں کا غلبہ ہوگا شرک والوں کے لشکر ہار کھائیں گے اگر لڑائی میں وہ ہیں تو فکر یہ ہیں ہارینگے دنیا میں اور آخرت میں دونوں میں ۱۲ فاک قرآن میں صرف کچھ پیغمبروں کا حال مذکور ہوا ہے کہ سب پیغمبروں کا حال مذکور ہونا ضرور نہیں اللہ کے پیغمبر ۱۲ لاکھ ہیں اور لوگوں کو توحید اور سچی باتوں کی ہدایت کرنے ایک حدیث میں ہے کہ دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آچکے ہیں ایک حدیث میں ۳۱۳ ہزار پیغمبر آچکے ہیں چار پیغمبر فرشتے اسرافیل میکائیل جبرئیل عزرائیل ہیں چار ہزار اور قوموں میں ۱۲ فاک ان کا ذکر ہوا ہے کہ ایک ایک پیغمبر کا جھٹلانا گویا سب کا جھٹلانا ہے ۱۲ فاک یعنی عدل اور انصاف کا حکم دیا جنوں نے کہا حضرت جبرئیل حضرت نوح پر ایک ترازو لیکر اترے اور فرمایا اپنی قوم سے کہو اس سب چیزیں تول کریں ۱۲ فاک یا ایسا جیسے ابن عباس رض نے کہا ہے کہ حضرت آدم کے ساتھ جنت سے سندان اور سنسی اور ہتھوڑا اترا تھا ۱۲ فاک جیسے تلوار بندوق توپ وغیرہ سب لوہے سے بنتے ہیں استرا نشتر سوئی کترنیں طرح طرح کے آلات اسی سے بناتے ہیں ۱۲

			وَابْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا	والا ہی زبردست اور ہم نوحؑ اور ابراہیمؑ کو پیغمبر بنا کر بھیج چکے ہیں اور انکی اولاد میں ہمنے پیغمبری اور کتاب کو (جاری) رکھا اسپر بھی (انکی اولاد میں سے بعضے توراہ پر آئے اور بہتیرے نافرمان ہی ہے پھر ہمنے انکے پیچھے پیغمبروں کا تار باندھ دیا
۲۵	الزخرف	۴	وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ ق	اور (اے پیغمبر) تجھ سے پہلے جو ہم پیغمبر بھیج چکے ہیں ان سے پوچھ لے۔

صِفَاتُ الْقُرْاٰنِ

باب ۲۱ قرآن کی صفات کا بیان

۱	البقرۃ	۱	الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝	اس کتاب میں (یعنے اسکے سچ ہونے میں کسیطرف سے) کوئی شک نہیں ہے راہ بتاتی ہے ڈر والوں کو جو بن دیکھی باتوں پر یقین کرتے ہیں (اسی کو غیب کہتے ہیں) اور نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو ہمنے دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو یقین کرتے ہیں اسپر جو اترا تجھ پر اور جو اترا تجھ سے پہلے اور آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں (قیامت کا اور حشر و نشر کا)
〃	〃	۳	وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝	اور اگر تم کو شک ہو اس کلام میں جو ہمنے اتارا اپنے بندہ پر (یعنے قرآن میں) تو ایک ہی سورت اس کے جوڑ کی بنا لاؤ اور جو حمایتی تمہارے اللہ کے سوا ہوں انکو بھی بلا لو اور اسسے مدد لو اس سورت کے بنانے میں اگر تم سچے ہو اگر ایسا نہیں کرتے اور البتہ نہ کر سکو گے تو اس آگ سے بچو جسکے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (بجائے لکڑیوں کے اس میں جلیں گے) وہ منکروں کے لیے تیار ہے
〃	〃	۱۲	وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝	اور محمدؐ ہمنے تجھ پر کھلی (اور صاف) آیتیں اتاریں اور ان کو وہی نہیں مانتے جو نافرمان ہیں۔
〃	〃	۱۳	مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ	ہم جو آیت منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی

دنیا اور دین کا انتظام بغیر ایک قانون کے چل نہیں سکتا یہ قانون اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اب قانون اُسوقت تک کام نہیں آسکتا جبتک انصاف کی نیت نہ ہو اس لئے انصاف کا حکم دیا۔ انصاف اسوقت تک نہیں ہو سکتا جبتک ظالموں اور بے انصافوں کو سزا ندی جاوے اُنکے سزا دینے کے لئے اور انکو راہ پر لانے کے لئے دو ہاتھ پیدا کیا غرض قانون اور تلوار اصل ان تین چیزوں کے بغیر کوئی انتظام قائم نہیں رہ سکتا ہے اس طرح کے حروف جو سورتوں کی ابتدا میں آتے ہیں کل چودہ ہیں۔ خلفاء اربعہؓ نے انکی بارے میں فرمایا ہے کہ اُنکے معنی اللہ جل جلالہٗ کے سوا کوئی نہیں جانتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکے معنے میں کوئی بات نقل نہیں ہوئی تو سب تفسیروں میں سو خلفاء اربعہ کی تفسیر مقدم ہے ۱۲ صاحب الفوائد السلفیہ۔ اس طرح کے حروف جو قرآن شریف کی بعض سورتوں کے شروع میں آتے ہیں انکو اسرار اللہ کہتے ہیں اور یہ ان متشابہات میں سے ہیں جنکے معنی کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور ایک یہودی قتادہ بن دعامہ نے مسلمانوں کے دل میں شک ڈالنا چاہا کہ یہ کتاب نہیں ہے جسکی خبر اگلی کتابوں میں دی گئی ہے تب اللہ تعالیٰ نے اُسکے رد میں یہ آیتیں اتاریں ۱۲ منہ قولہ ہدی للمتقین مطلب یہ ہے کہ جنکے لئے اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں متقی ہونا مقرر ہو چکا تو انکو اس قرآن کریم سے تقویٰ حاصل ہو جاتا ہے اور جنکے لئے تقویٰ مقدر نہیں وہ محروم رہجاتے ہیں جیسے بیمار دوائی کھاتے ہیں جس کے نصیب میں صحت ہوتی ہے وہ شفایاب ہو جاتا ہے اور جسکے واسطے صحت نہیں مقدر اور اسی بیماری سے اسکی موت مقدر ہو تو اسکو فائدہ نہیں ہوتا یہ مطلب کہ جو لوگ پہلے ہی سے متقی ہوتے ہیں انکا تقویٰ قرآن مجید کے سننے سے روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے جیسا کہ فرمایا واللذین آمنوا زادتھم ایمانا ۱۲ منہ بشیرون ۱۲ صاحب الفوائد السلفیہ۔ اس کتاب سے مراد قرآن مجید ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانوں پر جس کتاب کی اتارنے کا وعدہ کیا تھا وہی کتاب ہے ۱۲ باقی حاشیہ ضمیمہ

			مِنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۭ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	دوسری (اتنے) میں کیا تجھ کو معلوم نہیں اللہ تعالے سب کچھ کر سکتا ہے ف۱
۳	آل عمران	۱	نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝	اُس نے (تھوڑا تھوڑا کرکے) تجھ پر سچی کتاب اتاری (قرآن) جو اگلی کتابوں کو سچ بتاتی ہے اور اسی نے لوگوں کی ہدایت کے لیے قرآن مجید اترنے سے پہلے توریت شریف اور انجیل مقدس اتاری ف۲ اور اسی نے فیصلہ اتارا ف۳ جن لوگوں نے خدا کی آیتوں کا انکار کیا ف۴ انکو سخت عذاب ہوگا اور اللہ زبردست ہے (جو کوئی اسکی کتاب اور پیغمبر کو نہ مانے اس سے) بدلہ لینے والا
۴	"	"	هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝	اسی نے تجھ پر یہ کتاب اتاری (یعنے قرآن شریف) اس میں کی بعضی آیتیں کھلی صاف مضمون کی ہیں وہ تو قرآن شریف کی جڑ ہیں ف۵ اور بعضی آیتیں گول گول مضمون کی ہیں ف۶ سو جن کے دل میں کجی ہو رہی ہیں ف۷ وہ لوگوں کو گمراہ کرنے اور اصلی حقیقت دریافت کرنے کی نیت سے گول گول آیتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں ف۸ حالانکہ اصلی حقیقت اُن کی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو پکے عالم ہیں (نہ کٹھ ملا) وہ کہتے ہیں ہم اپر ایمان لائے یہ سب آیتیں ہماری پروردگار کی طرف سے (اتری) ہیں ف۹ اور جن کو عقل ہے وہی سمجھانے سمجھتے ہیں
۴	"	۱۱	تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝	(اے پیغمبر) یہ اللہ کی سچی آیتیں ہیں جو ہم تجھ کو جبریل کی زبانی پڑھکر سناتے ہیں اور اللہ جہان کے لوگوں پر ذرہ بھی ظلم نہیں کرنا چاہتا ف۱۰
"	"	۱۴	هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝	(عام) لوگوں کے واسطے تو یہ ایک تاریخی بیان ہے ف۱۱ اور جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں انکے لیے ہدایت اور نصیحت بھی ہے ف۱۲
۵	النساء	۱۱	اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝	کیا لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اور اگر وہ خدا کے سوا اور کسیر سے آیا ہوتا (جیسے کافر اور منافق سمجھتے تھے) تو اس میں بہت سا اختلاف پاتے ۔ ف۱۳

ف۱ یہود کہتے تھے کہ حضرت محمد صلعم ایک بات کا حکم کرتے ہیں پھر اُس کے برخلاف حکم دیتے ہیں اس کو معلوم ہوا کہ قرآن انہی کا بنایا ہوا ہے اللہ تعالے کا کلام نہیں کیونکہ اللہ تعالے کے کلام میں نسخ دینے ایک حکم کا موقوف کر دینا) نہیں ہو سکتا تب یہ آیت اتری یعنے اللہ تعالی کو اختیار ہے کہ ایک حکم تا ایک وقت تک چاہے اسکو قائم رکھے اور جب چاہے اسکو منسوخ کر کے دوسرا حکم اُس کی جگہ لائے ویسا ہی یا اُس سے بہتر یعنے اس کو آسان اور زیادہ مفید اور تمام علماء سلف و خلف کا اس پر اتفاق ہے کہ نسخ جائز ہے اللہ تعالے کی کلام میں اور حدیث شریف میں ہے ایک بار کی حضرت موسیٰ پر توریت اور حضرت عیسے پر انجیل ۱۲ ف فیصلے سے مراد آسمانی کتابیں ہیں جو دوسرے پیغمبروں پر اتریں جیسے زبور حضرت داؤد پر اور صحیفے حضرت آدم اور نوح ۱۲ اور ابراہیم اور موسیٰ ۱۲ اور ارمیاء ۱۲ یہود اور نصاریٰ جو نجران کے آئے تھے قرآن اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ مانا ۱۲ ف دنیا میں قتل اور جزیہ اور غلام لونڈی بننا آخرت میں دوزخ میں جانا ۱۲ ف جملہ محکم کہتے ہیں ۱۲ ف کئی پہلو کہتے ہیں جسکو متشابہ کہتے ہیں ۱۲ ف مجاہد بن عبداللہ اور شعبی اور سفیان ثوری نے کہا محکم وہ آیتیں جنکا معنے معلوم ہے اور متشابہ جنکا علم معلوم نہیں ہو سکتا جیسے حروف مقطعات سورتوں کے شروع میں مثلاً الٓمّٓ الٓرٰ وغیرہ ۱۲ ف یعنی کج باطل کی طرف جنکے ہوئے ۱۲ ف یعنے رات دن اس قسم کی آیتوں میں بحث کرتے ہیں اور اُن میں طرح طرح کی تاویلیں اپنے دل سے تراش کر لگاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ ان تکراروں میں پڑ کر گمراہ ہو جاویں اور دین کا اصل مطلب فوت ہو جائے سید علامہ نے کہا اہل بدعت کا یہی حال ہے وہ اسی کتاب سے گویا کھیل کر تھے ہیں وہ قرآن کریم سے نہیں ڈرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے اس نے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لیا ۱۲ ف محکم ہیں یا متشابہ ۱۲ (باقی در حاشیہ ۴)

۶	النساء	۲۴	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝	لوگو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے دلیل آچکی[۱] اور ہم نے تم پر ایک جگمگاتا نور بھیجا[۲] پھر جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کا سہارا لیا ان کو اللہ تعالےٰ اپنی رحمت (جنت) اور فضل (دیدار الٰہی) میں داخل کرے گا اور اپنے تک پہونچنے کی سیدھی راہ انکو سوجھائے گا۔
۶	المائدۃ ۵	۳	قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	بیشک اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا ہے[۳] اور قرآن جو بیان کرنیوالا ہے اللہ اس سے (یعنے اس نور یا کتاب سے) ان لوگوں کو جو اسکی مرضی پر چلتے ہیں (دوزخ سے) بچاؤ کی راہیں دکھلاتا ہے اور اندھیرے (کفر) سے انکو نکالکر اپنے حکم سے اجالے (اسلام) میں لاتا ہے اور انکو (شریعت کا) سیدھا رستہ بتلاتا ہے
۷	الانعام	۱۱	وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝	اور یہ[۴] کتاب (بھی یعنے قرآن مجید) ہمنے اتاری برکتوالی اگلی کتابوں کو سچ بتانے والی[۵] اسلیے کہ تو مکہ اور اس کے گرد (تمام جہان کے) لوگوں کو ڈرائے[۶] اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں وہ قرآن پر (بھی ضرور) ایمان لائیں گے[۷] اور وہ اپنی نماز کا (بھی ضرور) خیال رکھیں گے[۸]
۷	"	۱۳	قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝	تمہارے[۹] مالک کیطرف سے تمکو دل کی آنکھیں (دلیلیں) پہونچ چکیں[۱۰] اب جو کوئی دیکھے[۱۱] تو اپنا ہی فائدہ کریگا اور جو اندھا بن جائے[۱۲] تو اپنا ہی برا کریگا اور میں تمہر دار وغہ (کروڑی) نہیں ہوں[۱۳]
"	"	"	وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝	اور ہم اسیطرح آیتوں کو پھیر پھیر کر لاتے ہیں[۱۴] اور اسلیے کہ وہ کہیں[۱۵] تو پڑھا ہوا ہے[۱۶] اور اسلیے کہ جو علم والے ہیں انکو صاف سمجھا دیں[۱۷]
"	"	۱۴	اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝	اے پیغمبر[۱۸] ان لوگوں سے کہدو کیا میں اللہ کے سوا اور کسی فیصلہ کرنیوالے کو ڈھونڈھوں[۱۹] اور اسی نے تمپر یہ کتاب (قرآن) اتاری جسمیں کھلا بیان ہے[۲۰] اور جن لوگوں کو ہمنے کتاب دی[۲۱] وہ دل میں خوب جانتے ہیں کہ قرآن سچ تیرے مالک کیطرف سے اترا ہے[۲۲] خبردار تو ہرگز شک کرنیوالوں میں سے ہو[۲۳]

ف۱ یعنے سنہ وہ کیا ہے قرآن یا پیغمبر یا معجزے ۱۲ ف۲ یعنے حضرت محمد یا دین اسلام ۱۲ ف۳ جس میں نہ افراط ہے نہ تفریط ۱۲ ف۴ جیسے توراۃ کو ہم نے اتارا اسی طرح الخ ۱۲ ف۵ توراۃ انجیل زبور وغیرہ ۱۲ ف۶ لفظی ترجمہ یوں ہے اور اس لیے کہ تو ڈرائے ام القریٰ یعنی مکہ اور آس پاس والوں کو ۱۲ ف۷ کیونکہ قرآن آخرت ہی کو درست کرنے کی تدبیریں بتلاتا ہے ۱۲ ف۸ کیونکہ نماز سب عبادتوں کی چوٹی اور بہبودی آخرت کی کنجی ہے ۱۲ ف۹ جو اللہ تعالےٰ نے اوپر بیان کیں ۱۲ ف۱۰ سمجھے اور غور کرکے ایمان لائے ۱۲ ف۱۱ ان دلیلوں میں غور نہ کرکے ایمان نہ لائے ۱۲ ف۱۲ یہ اللہ نے حضرت محمد صلعم کی زبان پر فرمایا ہے یعنے میں اسکا ذمہ وار نہیں کہ خواہ مخواہ تم کو ہدایت ہو جاوے اور تمہارا راست پر آجانا یا نہ آنا میرا کام نہیں میرا کام صرف حکم سنا دینا اور اسکی توحید کی دلیلیں بتا دینا ہے ۱۲ ف۱۳ کبھی مومنوں کو خوشخبری کبھی کافروں کو ڈرانا کبھی نصیحت کبھی قدرتوں کا بیان کبھی حکم احکام ملکہ کافروں کو عبرت ہو اللہ کی حجت پوری ہو ۱۲ ف۱۴ یعنے بعضے کافر کہتے تھے کہ آنحضرت صلعم کو یہودی عالم سکھلاتے اور پڑھاتے ہیں اور بعضے کہتے کہ دو شخصوں کو آپنے علم حاصل کیا ہے ۱۲ ف۱۵ تو ایمانوں کا پیرو بن کر ان کافروں کی بات کا سبب ہو جو اپنا ایمان لاتے ہیں اور عمل کرتے ہیں اور بعضوں کی تباہی کا باعث ہو وہ کہتے ہیں تم کیسی سے باتیں بیکیہ کرتے ہو ایک بار تو بیان کر چکے اب پھر کہوں بیان کرتے ہو ۱۲ ف۱۶ آنحضرت صلعم سے یہ خواہش کی کہ پہلے اور آپکے درمیان جو اختلاف ہیں انکو فیصلہ کر دیجائے تو کسی یہودی یا نصرانی عالم کو منصف بنا دیجئے اسکا فیصلہ ہم اور آپ دونوں ان میں منظور کرینگے یہ آیت اتری اللہ تعالےٰ نے فیصلہ اس کو ہو سکتا ہے ۱۲ ف۱۷ یعنے یہود و نصاریٰ ۱۲ ف۱۸ اگر ان پر تاریکی کریں تو کیا ہوتا ہے وہ انکا بغض حسد اور عداوت ہے ۱۲ ف۱۹ یعنے اس میں شک نہ کر کہ یہود و نصاریٰ کے دلوں میں قرآن کی سچائی کا یقین ہے باہر ملک کے شک ۱۲ ف۲۰ قرآن شریف جسکی چمک قیامت تک کم نہ ہوگی ۱۲

۷	الانعام	۱۵۱	وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) یہ تیرے مالک کی سیدھی راہ ہے جو لوگ سمجھتے ہیں انکے لیے ہمنے کھولکر (اپنی) آیتیں بیان کردی ہیں
〃	〃	۱۵۲	وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰي طَاۗىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ	اور (اے پیغمبر) یہ کتاب (قرآن) برکت والی ہمنے اسکو اتارا تو (اسی کو مانو) اسپر چلو اور (اسکے جھٹلانے سے) بچتے رہو اسلیے کہ تم پر (اسکی) رحمت ہو کہیں تم ایسا نہ کہو کہ ہمسے پہلے دو ہی گروہوں (یہود و نصاریٰ) پر کتاب اتری اور ہم تو ان لوگوں کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے یا ایسا نہ کہو اگر ہم پر کتاب اترتی تو ہم ان سے بڑھ کر راہ پاتے لو اب تو تمہارے پاس تمہارے مالک کی طرف سے دلیل اور ہدایت اور رحمت (سب چیزیں) آچکیں
۸	الاعراف	۱	الٓمّٓصٓ ۚ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝	یہ کتاب تجھ پر اتاری گئی ہے اس لیے کہ تو اس سے (کافروں کو) ڈرائے اور ایمان والوں کو نصیحت کرے اس لیے اس کے پہونچا دینے میں تیرا دل تنگ نہ ہو
۹	〃	۶	وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰي عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝	اور ہمنے تو ان (کافروں) کو ایک کتاب بھی پہنچا دی جسمیں ہمنے جانکر تفصیل (ہر ایک حکم) بیان کیا ہے وہ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے
۹	〃	۲۰۳	هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝	یہ (قرآن کیا ہے) سوجھ بوجھ کی باتیں ہیں جو تمہارے مالک کی طرف سے آئیں اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے اور جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگاکر سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم ہو
۱۰	یونس	۱	الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝	یہ پکی کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں
〃	〃	۳۷	وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝	اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسکو اپنے دل سے بنالے بلکہ وہ اگلی کتابوں کو سچ بتاتا ہے اور انکو کھولکر بیان کرتا ہے کوئی شبہ نہیں وہ اللہ کیطرف سے (اترا ہے) جو سارے جہان کا مالک ہے کیا یہ لوگ (قرآن کی نسبت) کہتے ہیں کہ اسکو پیغمبر نے بنا لیا ہے کہدو اگر تم سچے ہو تو ایک سورت تو اسکی سی بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جن جن کو تم بلا سکو (اپنی مدد کے لیے) بلا لو

ف۱ یعنے اسلام کا دین یا قرآن ۱۲ ف۲ یہ کتاب ہمنے اس لئے اتاری ۱۲ ف۳ یا اس کو برا جانکر کہ تم ایسا کہو ۱۲ ف۴ توریت اور انجیل اور ہمپر کوئی کتاب نہیں اتری ۱۲ ف۵ یعنی انکی وہ زبان نہیں سمجھتے تھے جس زبان میں یہ کتابیں اتری تھیں ۱۲ ف۶ یعنے قرآن شریف جس میں یہ سب باتیں موجود ہیں ۱۲ ف۷ اس کی تفسیر سورہ بقرہ کے شروع میں گذر چکی ابن عباسؓ نے کہا اس کا معنے یہ ہے میں اللہ تم ہوں جو تفصیل سے بیان کرتا ہوں بعضوں نے کہا یہ ایک نام ہے اللہ تم کا جس سے قسم کھائی اُس نے سدی رحمۃ نے کہا المص سے المصور اللہ تم کا نام مراد ہے قرظی نے کہا اللہ الرحمن الصمد مراد ہے ضحاک نے کہا انا اللہ الصادق اور یہ سب گمان ہیں لوگوں کے اور حق یہی ہے کہ اس قسم کے حروف جو سورتوں کے شروع میں آتے ہیں وہ اللہ تم کے نام ہیں اور وہ سنتے ہی جاتا ہے کہ ان سے کیا مراد ہے ۱۲ ف۸ ان لوگوں کے تین درجے ہیں عین الیقین والے اور علم الیقین والے عام مسلمان قرآن اول والوں کے لئے سوجہ ہے انکو ایسا یقین ہے گویا دیکھ رہے ہیں دوسروں کے لئے بلاغت تیسروں کے لئے رحمت ۱۲ ف۹ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے معلوم ہوا کہ قرآن جس گھر میں پڑھا جاتا ہے اور لوگ دل لگاکر اسکو سنتے ہیں تو وہاں اللہ کی رحمت اترتی ہے ۱۲ ف۱۰ یعنے اس سورت میں ۱۲ ف۱۱ یہ انہی حروف میں سے ہیں جو اللہ تم کے اسرار کہلاتی ہیں جیسے سورہ بقرہ کے شروع میں بیان ہو چکا ابن عباسؓ نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ میں اللہ ہوں جو دیکھ رہا ہوں گویا مختصر ہے انا اللہ اری کا ۱۲ ف۱۲ اسکی ایک سورت بھی کسی سے نہ بنی ۱۲ ف۱۳ ان میں جو باتیں ہیں ۱۲ ف۱۴ اور جھوٹ کہدیا کہ اللہ تم کا کلام ہے ۱۲ ف۱۵ پیغمبر تو بڑے ہیں کچھ نہیں اور شاعر ہیں بڑے شاعر تو بڑے فصیح اور شاعر اچھے ہیں کہتے لوگ موجود ہیں ان سب کو بلاکر مقابلہ کرکے ایک ہی سورت قرآن کی کسی سورت کی سی بنا لاؤ اسوقت البتہ یہ خیال کر سکتے ہو کہ قرآن شاید پیغمبر نے بنا لیا ہوگا جب تم سب مل کر اس کی سی ایک سورت بھی نہ بنا سکے تو دل میں یہ تم جان سکتے ہو کہ کسی ایک بڑے شخص نے بڑا قرآن بنا لیا ۱۲ ف۱۶ پکی کتاب ہونے کی یہ بھی حکمت بھری ہوئی ہے یا جو غلطیوں اور اختلاف سے پاک ہے ۱۲

۱۱	یونس	۹	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۭ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝	لوگو تمہارے پاس تمہارے مالک کی طرف سے نصیحت آئی ہے (یعنی قرآن) اور دلوں میں جو بیماریاں ہیں ان کی دوا اور ہدایت اور رحمت ایمان داروں کے لیے (اے پیغمبر) کہدو اللہ کے فضل اور رحمت پر (انہی دونوں چیزوں) پر خوش ہونا چاہیے یہ اس سے بہتر ہے جو وہ سمیٹتے ہیں ۵
〃	〃	۱۰	فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔـلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۭ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝	تو (اے پیغمبر) ہمنے جو تجھ پر اتارا (یعنی قرآن) اسمیں اگر تجھ کو شک ہو تو ان لوگوں سے پوچھ (جو تجھ سے پہلے کی کتاب (توریت) پڑھتے ہیں بے شک تیرے مالک کی طرف سے تجھ کو سچی کتاب پہونچ گئی تو ہرگز شک کرنے والوں میں سے مت ہو اور ان لوگوں میں مت ہو جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا (ایسا کرے) تو پھر تو ٹوٹا پانے والوں میں سے ہوئے
〃	〃	۱۱	قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝	(اے پیغمبر) کہدو لوگو تمہارے پاس تمہارے مالک کی طرف سے سچ آچکا پھر جو کوئی راہ پر لگ جائے تو وہ اپنے ہی فائدے کے لیے راہ پر لگتا ہے اور جو کوئی بہٹک جائے وہ بہٹک کر اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور میں تمہارا کڑوڑی نہیں ہوں ۵
۱۲	هود	۱	الٓرٰ ۣ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝	یہ ایسی کتاب ہے جسکی آیتیں جا بجا لی گئی ہیں پھر کھولکر بیان کی گئی ہیں حکمت والے خبردار کی طرف سے (اتری ہے)
〃	〃	۲	اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝	بلکہ وہ کافر کہتے ہیں کہ اس نے قرآن کو (جھوٹ) بٹ لیا ہے کہدو اگر تم سچے ہو تو قرآن کی طرح دس بنی ہوئی سورتیں بنا کر لے آؤ اور خدا کے سوا تم جن جنکو بلا سکتے ہو بلا لو پھر اگر یہ کافر جو بنے چاہا وہ نہ کر سکیں تو تم یقین کرلو کہ قرآن اللہ کا علم لے کر اترا ہے اور یہ کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے تو کیا اب بھی تم مانتے ہو (یا نہیں)
۱۲	〃	۱۰	وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ	اور سب (اگلے) پیغمبروں کی سب وہ خبریں (جنسے) ہم تیرا دل مضبوط کرتے ہیں تجھ سے بیان کرتے ہیں اور اس سورت میں جو حق بات ہے وہ

ف کفر اور شرک اور شک کی ۱۲ ف یہ بھی قرآن کی صفت ہے کہ وہ دل کی بیماریوں کو دفع کرتا ہے حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یہ جو سینے میں کچھ بیماری ہے آپ فرمایا قرآن پڑھا کر کیونکہ وہ اسینوں کی دوسری روایت میں ہے کہ قرآن سینوں کی دوا ہے اور شفا ہر بیماری کی دوا ہے ۱۲ ف ابن عباسؓ نے کہا فضل قرآن ہے اور رحمت دین اسلام بعضوں نے کہا فضل ایمان اور رحمت قرآن حدیث میں ہے کہ اللہ کا فضل قرآن ہے اور رحمت یہ ہے کہ تم کو قرآن والوں میں کیا ۱۲ ف دنیا کا مال و اسباب اس لائق نہیں کہ انسان اسپر خوشی کرے دل کو فانی کام میں لگانے کی بجائے باقی کام میں لگانا چاہیے ۱۲ ف یہ خطاب آنحضرتؐ کو ہے اور مراد دوسرے لوگ ہیں ۱۲ ف یعنے قرآن یا دین اسلام یا پیغمبرؐ ۱۲ ف سیدھی راہ اختیار کرے ۱۲ ف اسی کو جنت ملنی اور دوزخ سے بچے گا ۱۲ ف قیامت کے دن وہی خطاب میں پڑیگا اور تم کو نہیں ہو کچھ فائدہ نہ اس پر ۱۲ ف کہ خواہ مخواہ تمکو زبردستی سیدھی راہ پر لگاؤں یا گمراہوں پر نہ آؤ تو تم سے باز پرس ہو ۱۲ ف یعنی پیغمبرؐ نے اپنے دل کو بنا لیا ہے اور کہتا ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے ۱۲ ف یہ سورت پہلے اتری اس لیے اس میں سورتیں بنانے کو کہا اس کے بعد سورۂ یونس اور رعد اتری اسمیں یہی سورت بنانا نکو فرمایا ۱۲ ف اپنی مدد کے لئے اور اللہ کے سوا کرکے یا مشورہ کرکے یا خدا کو تم زبان دان پر بھیج ہو شاعر ہو تم میں پڑھے لکھے ہو کوئی بھی مدد میں بلا لو ۱۲ ف اسے سلام اور پیغمبر ۱۲ ف دس سورتیں قرآن کی طرح بنانا ۱۲ ف اے کافرو اگر تمہارے معبود تمہارا مطلب پورا نہ کرسکیں ۱۲ ف اس میں بتلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جو کسی کا کام بنا سکے بعضوں نے کہا یہ خطاب کافروں کو ہے یعنی جب تم اور تمہارے حمایتی اور والی سب مکر کر بھی قرآن کی طرح دس سورتیں بھی نہیں بنا سکتے تو تم کو لیکن کر لینا چاہئے کہ یہ اللہ کا کلام ہے پیغمبرؐ کا بنایا ہوا نہیں ہے ۱۲ ف تاکہ کافروں کی ایذا دہی پر تجھ کو صبر ہو اللہ تعالیٰ کی مدد تجھ پر ہو ۱۲ ف دین قبول کرلیں ۱۲

			الحق وموعظة وذكرى للمؤمنين ۝	تجھ کو پہونچ گئی اور مسلمانوں کو نصیحت اور عبرت ہو گئی
۱۲	یوسف	۱	الر تلك ايت الكتب المبين ۝ انا انزلنه قرءنا عربيا لعلكم تعقلون ۝ نحن نقص عليك احسن القصص بما اوحينا اليك هذا القرءان وان كنت من قبله لمن الغفلين ۝	یہ آیتیں کھلی کتاب (قرآن) کی ہیں ہم نے اس کتاب کو اتارا جو عربی زبان میں پڑھی جاتی ہے اس لیے کہ تم سمجھو ہم یہ قرآن تیرے پاس بھیجکر اچھے سے اچھا ایک قصہ تجھ کو سناتے ہیں اور تو اس (سورت کے اترنے) سے پہلے اس قصہ سے) بے خبر تھا
۱۲	〃	۱۱۱	لقد كان في قصصهم عبرة لاولي الالباب ما كان حديثا يفترى ولكن تصديق الذي بين يديه وتفصيل كل شيء وهدى ورحمة لقوم يؤمنون ۝	جو لوگ عقل والے ہیں ان کو بے شک ان لوگوں کے قصوں سے عبرت ہوتی ہے قرآن کوئی بنی ہوئی (بنائی ہوئی) بات نہیں ہے بلکہ قرآن اگلی کتابوں کا سچا کرنے والا اور ہر چیز کو کھولکر بیان کرنے والا ہے اور ایمان داروں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے
۱۳	الرعد	۱	المر تلك ايت الكتب والذي انزل اليك من ربك الحق ولكن اكثر الناس لا يؤمنون ۝	(اے پیغمبر) یہ قرآن (شریف) کی آیتیں ہیں اور تیرے مالک کی طرف سے جو تجھ پر اترا وہ حق ہے (سرتا سچ ہے) مگر اکثر لوگ نہیں مانتے
〃	〃	۲	ولو ان قرءانا سيرت به الجبال او قطعت به الارض او كلم به الموتى	اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا جس سے پہاڑ سرک جاتے یا زمین پھٹ جاتی (یا اسکی مسافت طے ہو جاتی) یا مردے بات کرنے لگتے
〃	〃	۵	وكذلك انزلنه حكما عربيا ولئن اتبعت اهوآءهم بعد ما جآءك من العلم ما لك من الله من ولي ولا واق	اور ایسے ہی ہم نے قرآن کو حکمت سے بھرا ہوا عربی زبان میں اتارا اور اگر علم تیرے پاس آجانے کے بعد (پھر) تو انکی خواہش پر چلے تو خدا سے تیرا حمایتی اور بچانے والا کوئی نہ ہوگا
〃	ابراهيم	۱	الر كتب انزلنه اليك لتخرج الناس من الظلمت الى النور باذن ربهم الى صراط العزيز الحميد الله الذي له ما في السمٰوٰت وما في الارض	یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تجھ پر اسلیے اتاری کہ تو لوگوں کو انکے مالک کے حکم سے اندھیروں سے نکالکر (ایمان کی) روشنی میں لائے یعنے اس زبردست خوبیوں والے خدا کے راہ پر جس خدا کا سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے
〃	〃	۵۲	هذا بلغ للناس ولينذروا به وليعلموا	یہ قرآن لوگوں کو نصیحت کرنے کے لیے اور ڈرانے کے لیے

ف ۱ تجھ کو اپنی پیغمبری اور حشر اور نشر پر بہ یقین ہو گیا اگرچہ سب سورتوں میں حق باتیں ہیں مگر اس سورت میں اگلے پیغمبروں کے حالات اور وہ باتیں ہیں جو اور سورتوں میں نہیں ہیں ۱۲ ف ۲ جس سورت میں ۱۲ ف ۳ کھلی کتاب یعنے جس کے مضمون صاف ہیں ہر ایک کی سمجھ میں آتے ہیں ۱۲ ف ۴ کیونکہ اگر دوسری زبان میں ہوتی تو تم اسکو اچھی طرح سمجھ نہ سکتے ۱۲ ف ۵ جس میں بڑے بڑے فائدے ہیں سننے والے کو عبرت ہوتی ہے غمگین کو تسلی ہوتی ہے پرہیزگار کو خوشی ہوتی ہے صبر کرنیوالے کو امید ہوتی ہے اور قرنوں کا کرتوت معلوم ہوتا ہے ابن عباسؓ نے کہا صحابہؓ نے عرض کیا کاش آپ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ ہمکو سناتے اسوقت یہ سورت اتری ۱۲ ف ۶ یعنی پیغمبروں کے قصوں کو یا یوسفؑ اور اگلی باتوں کے قصوں کو ۱۲ ف ۷ تم کو ہم کو ان لوگوں میں سمجھکر اور جبتک دنیا میں زندہ ہیں قرآن اور صدقے پر قائم رکھیں ۱۲ ف ۸ اسکی تفسیر کئی بار اوپر گذر چکی ہے ۱۲ ف ۹ کافروں کی بات کرنے اگر وہ سنے اور سمجھے اور جواب دینا تو تب ہی یہ لوگ ایمان لاتے اسقدر عبارت محذوف ہے بعضوں نے کہا اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا تو وہی قرآن ہوتا ابن عباسؓ نے کہا نبی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمایش کی تھی کہ اگلے باپ دادا کو کہلا دو ہم ان سے بات کریں اور ان پہاڑوں کو ہٹا کر زمین کشادہ کر دو اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف ۱۰ جیسے ہنود کی کتابوں ہر ایک امت پر اس کی زبان میں اتاریں ۱۲ ف ۱۱ یا ہمنے اسکو عربی فرمان کر کے اتارا ۱۲ ف ۱۲ یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور مراد مسلمان ہیں یعنی سورتہ کا حکم معلوم ہو جانیکے بعد پھر عمل نکرنا اور دوسرے کسی کی خواہش پر چلنا ایسا سخت گناہ ہے کہ اگر پیغمبر بھی اور تمام دنیا سے زیادہ ہے وہ بھی ایسا کریں تو خدا کے عذاب میں گرفتار ہوں اس آیت میں سخت تہدید ہے ان مقلدوں کے لئے جو آیت یا حدیث سنکر بھی ہر کسی مجتہد ظالم کی رائے پر چلیں ۱۲ ف ۱۳ اسکی تفسیر کئی بار گذر چکی ہے ۱۲ ف ۱۴ اس کے کہ اس کے کہنے اور شریعت اسلام پر ۱۲ ف ۱۵ اسی کی ملک ہے اسی کی مخلوق ہے ۱۲

			اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝	اور یہ جاننے کے لیے کہ اسہی ایک سچا معبود ہے اور بس اور عقلمند لوگوں کو غور کرنے کے لیے کافی ہے
۱۴	الحجر ۱۵	۱	الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝	یہ کتاب اور کھلی قرآن کی آیتیں ہیں ف
〃	〃	۱	اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝	بیشک قرآن ہم ہی نے اتارا ہے اور ہم ہی اسکے نگہبان ہیں ف
〃	〃	۶	وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝	اور ہمنے تجکو سات (سورتیں یا آیتیں) دیں جو دہرائی جاتی ہیں اور بڑا قرآن دیا ف
〃	〃	〃	كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ۝ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	جیسا (عذاب) ہمنے ان قسم کھانیوالوں پر اتارا جنہوں نے قرآن کی ٹکڑے بوٹیاں کر لیں ف تو قسم تیرے مالک کی ہم ان سب سے (ان کاموں کی) پرسش کرینگے جو وہ (دنیا میں) کرتے ہونگے
〃	النحل ۱۶	۶۴	وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) ہمنے تجہ پر یہ کتاب اسلیے اتاری ہے کہ تو لوگوں سے وہ باتیں کھولکر بیان کردے جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں ف اور یہ کتاب ایمان والوں کو راہ سوجھانیوالی اور رحمت ہے
〃	〃	۸۹	وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝	اور ہمنے تجہ پر یہ کتاب اتاری (یعنی قرآن) جسمیں ہر چیز کا اچھا بیان ہے اور مسلمانوں کو (دین کی) سچی راہ بتانیوالی اور رحمت اور خوشخبری ہے
〃	〃	۹۸	فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝	تو جب تو قرآن پڑہنا چاہے تو شیطان مردود (کے وسوسوں) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کر ف
〃	〃	۱۰۱	وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	اور جب ہم ایک آیت کو بدل دوسری آیت اتارتے ہیں ف اور اللہ جو اتارتا ہے اسکو اسکی مصلحت کو خوب جانتا ہے تو کہتے ہیں تو تو بس اپنے دل سے (آپ) بنا لیتا ہے ف بات یہ ہے کہ ان کا فر میں اکثر بیعلم ہیں ف کہدے اس (قرآن) کو تو پاک روح (حضرت جبریل نے) سچائی کے ساتھ (یا حکمت کے ساتھ) تیرے مالک کے پاس سے اتارا ہے اسلیے کہ ایمان والونکو (انکے دلوں کو ایمان پر) مضبوط کرے اور مسلمانونکو ہدایت اور خوشخبری ہو اور ہمکو خوب معلوم ہے وہ کہتے ہیں کہ فلان شخص اسکو (یعنی پیغمبر کو) سکھاتا ہے ف (ان بے وقوفوں نے) اتنا بھی نہ سمجھا جسکا نام لگاتے ہیں اسکی تو زبان
〃	〃	۱۰۳	وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا	

ف کہلا قرآن یعنے اسکے مضمون صاف ہیں ف کافروں نے دو باتیں کہیں تھیں ایک یہکہ قرآن کو جو محمد صلعم کا اتارا ہوا کہتا ہے یہ تیرا دیوانہ بن ہے دوسرے اگر تو سچا ہے تو فرشتوں کو جاکے سامنے لاکر کھڑا کیوں نہیں کر دیتا اگلی آیت میں اللہ نے دوسری بات کا جواب دیا اور اس آیت میں پہلی بات کا قرآن کے لئے اصل قسم نے فرمایا کہ ہم خود اس کے نگہبان ہیں یہ شرف خاص قرآن شریف کو حاصل ہے اور توریت انجیل کو بھی عنایت نہیں ہوا ان میں لوگوں نے بہت کچھ کمی بیشی تحریر کر ڈالی مگر قرآن شریف آجتک ایسا محفوظ ہے کہ بجان اللہ ف سبع مثانی سے سورہ فاتحہ مراد ہے اس میں سات آیتیں ہیں اور مثانی اس لئے کہا کہ سورہ فاتحہ ہر رکعت میں دوہرائی جاتی ہے اکثر مفسرین کا یہی قول ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ سبع مثانی اور قرآن عظیم اور ام القرآن سورہ فاتحہ ہے اور جب حدیث میں صاف اسکی صراحت موجود ہے تو اور کوئی تفسیر اختیار نہیں کر سکتے ف یا بانٹ لینے والوں پر الخ ف اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے (اے پیغمبر ہمنے تجہ پر قرآن اس طرح سے اتارا جیسے بانٹ لینے والوں پر اتارا (یعنے ہود اور صالح پر) جنہوں نے اپنے قرآن (یعنی کتاب توریت اور انجیل کو) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا یعنے کچھ حصہ چھپا ڈالا کچھ ظاہر کیا ایک حصے کو مانا ایک حصے کو نہ مانا ف پیغمبروں کو قتل کرنے کیلئے قسم کھانا اللہ نام کی کتابکے ٹکڑے بوٹیاں کرنا ف توحید اور حشر و نشر کی باتیں ف اور قرآن مجید کا تمام حدیث شریف دونوں کو ملا کر دیکھنے کے بعد آدمی کو دین کی ضروری سب باتیں معلوم ہو جاتی ہیں ف یعنی قرآن شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہا کر ف اور پہلی آیت کو اٹھا لیتے ہیں یا منسوخ کر دیتے ہیں ف شک لیتا ہے اور کہتا ہے اللہ نے تمایں ف جاہل ہیں انکو نہ اگلی شریعتوں کا علم ہے نہ اگلی کتابوں کا اگر کچھ علم ہوتا تو سمجھتے کہ اللہ کا یہ قاعدہ ہمیشہ سے چلا آتا ہے کہ وہ ایک حکم اتارتا ہے پھر جب چاہتا ہے اسکو منسوخ فرما دیتا ہے اور نسخ کی صحت کے موافق دو سو حکم اتارتا ہے نسخ کا بیان سورہ بقر کی تفسیر میں کچھ لکھ چکا ہے ۱۲

			لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ۝	عجمی ہے اور یہ قرآن صاف عربی زبان میں ہے ۱۲
۱۵	بنی اسرائیل	۱	اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝	بے شک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو بہت ٹھیک ہے اور جو ایمان دار لوگ نیک کام کرتے ہیں ان کو یہ خوشخبری دیتا ہے کہ انکو (آخرت میں) بڑا اجر ملے گا (یعنے بہشت) اور (اس بات کی بھی خبر دیتا ہے کہ) جو لوگ آخرت کا یقین نہیں کہتے انکے لیے ہمنے تکلیف کا عذاب تیار رکھا ہے
۱۵	″	۵	وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ۭ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝	اور (ہمنے اس قرآن میں ہیر پھیر کر) بیان کیا اسلیے کہ یہ لوگ سمجھیں اور (الٹا) یہ ہو رہا ہے کہ) انکو نفرت بڑھ رہی ہے
″	″	″	وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝ وَّجَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝	اور (اے پیغمبر) جب تو قرآن پڑھتا ہے تو ہم تجھ میں اور ان لوگوں کے بیچ میں جنکو آخرت پر یقین نہیں ایک گاڑھا پردہ ڈال دیتے ہیں اور انکے دلوں پر ہم غلاف ڈال دیتے ہیں اسلیے کہ وہ قرآن کو نہ سمجھیں اور انکے کانوں میں بوجھ ڈال دیتے ہیں اور جب تو قرآن میں اکیلے اپنے مالک کا ذکر کرتا ہے (انکو معبودوں کا نام تک نہیں لیتا) تو نفرت سے پیٹھ موڑ کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں
۱۵	″	۹	وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝	اور ہم قرآن میں سے جو اتارتے ہیں) وہ تندرستی اور رحمت ہے مسلمانوں کے لیے اور کافروں کو تو اور زیادہ نقصان دیتا ہے
″	″	۱۰	وَلَىِٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ۝ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝	اور اگر ہم چاہیں تو جو قرآن (وحی کے ذریعے) ہمنے تجھ کو بھیجا ہے اسکو اٹھا لیں پھر تو کوئی حمایتی ہمارے مقابلہ میں نہ پائیگا (جو قرآن کو دوبارہ لوٹا لائے) مگر تیرے مالک کا رحم ہے بیشک تجھ پر اسکا بڑا فضل ہے
″	″	۸۸	قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓي اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	(اے پیغمبر) کہہ (ایک دو شخص تو قرآن کیا بنا سکتے ہیں) اگر سارے آدمی اور جن ملکر یہ چاہیں کہ اس طرح کا قرآن (بنا) لائیں تو بھی اس طرح کا (بنا کر) نہ لا سکینگے چاہے ایک کی ایک مدد بھی کریں اور ہمنے تو اس قرآن میں ہر ایک مطلب مثال کے طرح

فصحاء عرب کے سوا دوسرے کسی کی زبان ۱۲ ف بڑے بڑے زبان دان اور فصاحت کا ایک سوت اسکی نہیں بنا سکتے یہ غیر ملک والا شخص یہ قرآن کو کیونکر بنا سکتا ہے صریح ناواقفی کی بات کہتے ہیں اس غلام کو ٹوٹی پھوٹی کچھ بات عربی میں کرنا آتی تھی جبھی طرح وہ بات بھی نہیں کر سکتا تھا ۱۲ ف یعنی اسلام کی راہ ۱۲ ف دو دو تین تین کلیجات کو ۱۲ ف یا ایسا پردہ ڈال دیتے ہیں جو دکھلائی نہیں دیتا ۱۲ ف اور یہ قرآن کی تاثیر سے محروم رہتے ہیں انکے دل پر کچھ اثر نہیں ہوتا ۱۲ ف یا اسلیے کہ ہم نے یہ برا چاہا کہ وہ قرآن کو کہیں ۱۲ ف وہ تو شرک پسند کرتے ہیں توحید سے انکو نفرت آتی ہے ۱۲ ف قرآن الٰہی ظاہری و باطنی دونوں کی دعا ہے حدیث میں ہے کہ سورۂ فاتحہ ہماری کامل تر حق ہے اور قرآن اترتا جاتا ہے انکا غصہ اور بیچ بڑھتا جاتا ہے کفر میں ترقی ہوتی ہے ۱۲ ف تعجب میں رہ گئے کہ جو قرآن نہیں لکھا پڑھا یہ بات کہتے ہیں آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تین آدمی آئے اور کہنے لگے پھر جلا دے کیا قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے کیونکہ ہم قرآن میں وہ ترتیب نہیں پاتے جو توریت میں ہے آپ نے فرمایا قسم خدا کی تم جانتے ہو کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے انہوں نے کہا ہم ایسا قرآن بنا کر لا سکتے ہیں اسوقت یہ آیت اتری ۱۲

Call. No ..... Acc. No ..... Printed ..... BALARJUNG MUSEUM LIBRARY HYDERABAD

۱۵	بنی اسرائیل	۱۲	مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝	لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے پھیر پھیر کر بیان کیا ہے اس پر بھی اکثر لوگ انکار کے سوا کچھ نہیں مانتے ۱۲
			وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۗ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَىٰ مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلًا ۝ قُلْ آمِنُوا بِهِ أَوْ لَا تُؤْمِنُوا ۚ إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ۝ وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا ۝	اور ہمنے تجھکو (اے پیغمبر) اور کچھ نہیں صرف مومنوں کو خوشخبری سنانے والا اور (کافروں کو) ڈرانیوالا بنا کر بھیجا اور قرآن کو ہمنے حصہ حصہ کر دیے اسلیے کہ تم اسے ٹھیر ٹھیر کے لوگوں کو سناؤ اور (اسی لیے) ہمنے اسکو آہستہ آہستہ اتارا (اے پیغمبر ان کافروں سے) کہدو تم قرآن کو مانو یا نہ مانو جو لوگ قرآن اترنے سے پہلے علم دیے گئے تھے ان کو جب پڑھکر سنایا جاتا ہے تو ٹھوڑیوں کے بل وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں ہمارا مالک (خلاف وعدگی سے) پاک ہے بیشک جو وعدہ ہمارے مالک کا تھا وہ پورا ہوا اور ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے گرتے ہیں اور قرآن (سننے) سے اور زیادہ انکو ڈر پیدا ہوتا ہے
	الکہف ۱۵	۴	وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۖ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۝	اور (اے پیغمبر) تیرے مالک کی کتاب جو تجھ کو بھیجی گئی ہے اس کو پڑھا کر اسکی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور تجھ کو اس کے سوا اور کہیں پناہ نہ ملیگی۔
〃	〃	۸	وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۝	اور ہمنے اس قرآن میں لوگوں کے سمجھنے کے لیے ہر طرح کی مثالیں بار بار بیان کی ہیں مگر (بات یہ ہے کہ) آدمی سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ ۱۲
۱۶	مریم ۱۶	۶	فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُدًّا ۝	(اے پیغمبر) ہمنے تو قرآن کو تیری زبان میں اسلیے آسان کر دیا کہ تو اسکو سنا کر پرہیزگاروں کو خوشخبری دے اور اکھڑ (جھگڑالو) لوگوں کو ڈر سنائے
〃	طٰہٰ ۱۶	۵	وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا ۝ مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ۝ خَالِدِينَ فِيهِ ۖ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا ۝	اور ہمنے تجھ کو اپنے پاس سے قرآن دیا جو لوگ اس سے (یعنی قرآن سے) منہ پھیر لیں وہ قیامت کے دن (گناہوں کا) بوجھ لادے ہوں گے ہمیشہ اس میں (رہیں گے) رہیں گے اور قیامت کے دن یہ بوجھ انکو برا لگے گا۔ ۱۲

۱۲ یعنی اس فصاحت اور بلاغت کیساتھ اور ایسے پُر اثر تقریر میں بیان کیا ہے جیسی مثال ہوتی ہے جو دل میں کھب جاتی ہے ۱۲ ف یعنے انکار ہی کئے جاتے ہیں اور کسی طرح تسلیم نہیں کرتے اور ایمان نہیں لاتے ۱۲ ف اس میں جو حکم ہیں وہ سب حق ہیں اور سراسر مصلحت اور حکمت کے موافق ہیں ۱۲ ف جیسے ہمنے اتارا تھا اسیطرح اتارنے میں کسی نے کچھ تصرف نہیں کیا ۱۲ ف ایک ایک دو دو چار چار دن کے فاصلے سے ۱۲ ف اگرچہ شب قدر میں قرآن شریف ایک ہی دم اترا مگر وہ پہلے آسمان پر لاکر رکھا گیا پر تیئس برس میں تھوڑا تھوڑا آنحضرت صلعم پر اترتا رہا الگ الگ حکم جسے ہوتا اسی وقت اسیں یہ فائدہ ہوا کہ لوگوں کو یاد کرتے ہیں اور پڑھنے والے کو پڑھنے میں آسانی ہوتی ہے ۱۲ ف تمہارے ایمان لانے اور نہ لانے سے قرآن کی عظمت میں کچھ فرق نہیں آتا ۱۲ ف اسمیں تم نے انکو اگلی آسمانی کتابوں کا علم دیا تھا ۱۲ ف مراد وہ لوگ ہیں جو اگلی کتابوں کا علم رکھتے تھے اور پھر آنحضرت صلعم پر بھی ایمان لائے جیسے زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل اور عبداللہ سلام اور سلمان فارسی اور ابو ذر رضی اللہ عنہم جب سجدہ کرتا ہے تو پہلے ٹھوڑی زمین کے قریب ہوتی ہے پھر ناک اور پیشانی زمین سے لگ جاتی ہے ٹھوڑی کے بل بھی کرنے سے یہی مراد ہے ۱۲ ف اللہ نے اگلی کتابوں میں وعدہ فرمایا تھا کہ ہمارے آخری زمانہ میں ایک پیغمبر ہوگا جسپر پیغمبری ختم ہوگی اور اسپر قرآن اترے گا جو علم والے تھے وہ سمجھ گئے کہ آنحضرت صلعم وہی پیغمبر ہیں اور یہ قرآن وہی قرآن ہے جسکا وعدہ اللہ تعالے نے فرمایا تھا ۱۲ ف اور زیادہ اللہ تعالے کے سامنے عاجزی اور تواضع کرتے ہیں روتے ہیں گڑگڑاتے ہیں قرآن کی تلاوت میں رونا مستحب ہے ۱۲ ف خواہ مخواہ انکار کئے جاتا ہے حق بات مانتا ہی نہیں کہتے ہیں اس سے مراد نضر بن حارث ہے یا ابی بن خلف قاتل نے عربی زبان میں ۱۲ ف جو کسی طرح حق بات نہیں مانتے اس میں مبتلا تھے قرآن میں ایسے لوگوں کے لئے سخت عذاب کا ڈراوا ہے ۱۲ ف جسمیں دین کی ہر ضروری بات کا ذکر ہے ۱۲ ف بہت رویا گڑگڑایا ۱۲ علاج

۱۶	طٰہٰ	۶	وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۚ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝	اور جیسے ہمنے تجھ سے اگلی خبریں بیان کیں ایسے ہی ہمنے قرآن کو عربی زبان میں اتارا اور اسمیں طرح کی باتیں بار بار سنائیں (جگہ جگہ عذاب کا ذکر ہے) اسلیے کہ لوگ ڈریں (گناہ سے بچے رہیں) یا یہ قرآن انکو سوچ بچار پیدا کردے تو اللہ کی شان بلند ہے جو سچا بادشاہ ہے (وہی مالک حقیقی ہے) اور (اے پیغمبر) جبتک تجھ پر قرآن کا اترنا پورا نہ ہو (وحی ختم نہ ہو) اس کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کر اور دعا کر مالک میری سمجھ کو اور زیادہ علم دے ف
۱۷	الانبیاء ۲۱	۱	مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۙ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ	ان کے مالک کے پاس سے انپر جب کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسکو کھیل بنا کر سنتے ہیں انکے دل کھیل میں لگے ہیں
〃	〃	〃	لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝	(اے قریش کے لوگو) بیشک ہمنے تمپر ایسی کتاب اتاری ہے جس سے تمہاری عزت ہے کیا تم کو عقل نہیں ف
〃	〃	۴	وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۭ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝	اور یہ قرآن (بھی) نصیحت ہے برکت والا اسکو ہمنے اتارا کیا تم اسکو نہیں مانتے ف
〃	〃	۷	اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝	جو لوگ (اللہ تعالیٰ کی) بندگی کرنے والے ہیں انکو یہ نصیحتیں کافی ہیں ف
〃	الحج ۲۲	۲	وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝	اور ہمنے قرآن کو اسیطرح اتارا کھلی کھلی آیتیں اور (ہدایت تو) جسکو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے ف
۱۸	النور ۲۴	۱	سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝	یہ ایک سورت ہے جسکو ہمنے اتارا اور اسپر چلنا ہمنے لازم کیا اور اس میں کھلی کھلی باتیں اتاریں اسلیے کہ تم (انکو) یاد رکھو
〃	〃	۴	وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝	(مسلمانو) ہم تو تمکو کھلی کھلی آیتیں اور جو لوگ تم سے پہلے گذر گئے ان کے حال اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت (کی باتیں) بھیج چکے
〃	〃	۶	لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	ہم تو (اپنے پہچاننے کے لیے) کھلی کھلی نشانیاں اتار چکے ہیں ف اور (اسپر بھی) اللہ جسکو چاہتا ہے سیدھی رستے پر لگاتا ہے ف
۱۹	الفرقان ۲۵	۳	وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ	اور کافر کہتے ہیں اس پیغمبر (یعنے حضرت محمدؐ) پر قرآن سبکا سب

ف انکو عبرت اور نصیحت ہو دل میں سوچیں کہ اگلی امتوں کا کیا انجام ہوا اگر ہم بھی گناہ کرینگے تو انہی کی طرح تباہ ہونگے ۱۲ ف جب جبرئیل ۱۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی آیتیں لاکر سناتے تو آپ انکی قرأت ختم ہونے سے پہلے اسکو پڑھنے لگتے شوق سے اس خیال سے کہ کہیں بھول نہ جائیں اسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ۱۲ ف علم ہی وہ چیز ہے جس کے زیادہ ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا ۱۲ ف یعنی قرآن کی جب کوئی نئی سورت یا نئی آیت اترتی ہے تو اس میں دل نہیں لگاتے ہنسی ٹھٹھے کے طور پر اسکو سنتے ہیں اس آیت سے یہ نہیں نکلتا کہ قرآن مخلوق ہے جیسے جہمیہ اور معتزلہ کا قول ہے۔ محدث سے یہ لازم نہیں آتا کہ سکا اتنا جدید ہے بعضوں نے کہا قرآن کے لفظ محدث ہیں اور کلام نفسی قدیم ہے یہ متکلمین کا مذہب ہے اور اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ قرآن کے لفظ اور معنے دونو غیر مخلوق ہیں اور یہی عربی الفاظ جن کو ہم پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور کلام اسکی ایک صفت ہے اور صفات کی طرح مخلوق نہیں ہو سکتی اور اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اور جسوقت چاہتا ہے کلام کرتا ہے اور اس کے کلام میں حروف ہیں اور آواز ہے اور فرشتے اسکا کلام سنتے ہیں اور آخرت میں تمام لوگ اسکا کلام سنیں گے اور حضرت موسیٰؑ نے دنیا میں اسکا کلام سنا تھا اس میں آواز بھی اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کے کلام میں آواز اور حروف نہیں ہیں وہ حقیقت و کلام خداوندی کے منکر ہیں اور ہمارے مالک کو بیجسم بتاتے ہیں انکا فیصلہ ہو گیا ہے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ازل سے لیکر ابد تک ہر وقت برابر کلام کر رہا ہے سبحان اللہ اسکی تکذیب خود قرآن سے ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ جب موسیٰ پہاڑ پر آئے اسوقت انکو آواز دی گئی معلوم ہوا کہ پہاڑ پر آنے سے پیشتر اللہ تعالیٰ نے کلام نہیں کیا تھا اسکے بعد کیا اور صحیح حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے تو آسمان والے اسکی آواز سنتے ہیں اگر ہر وقت کلام ہوتا جیسا ان بیعقلوں کا خیال ہے تو یہ باتیں بے معنی ہو جاتی ہیں ۱۲ باقی در ضمیمہ ۱۲

			جملۃ واحدۃ	ایکبارگی کیوں نہیں اترا
۱۹	۲۵ الفرقان	۳	وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝	اور پیغمبر (اُسوقت) یہ عرض کرے گا، اے میرے رب میری قوم اس قرآن کو چھوڑ بیٹھی ف۱
〃	〃	۵	وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝	اور ہم نے بارش کو ان لوگوں میں بانٹ دیا ہے اسلیے کہ وہ (اللہ کی قدرت کو سمجھیں اور اسکی نعمت کا شکر کریں تو بھی اکثر لوگوں نے ناشکری کے سوا کچھ (احسان) نہ مانا
〃	۲۶ الشعرا	۱	طٰسٓمٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝	یہ (سورت) کھولکر سنانیوالی کتاب کی آیتیں ہیں
〃	〃	۲	وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝	اور انکا تو یہ قاعدہ ہی ہے جب خدا کی طرف سے انکے پاس کوئی نئی نصیحت کی بات آتی ہے تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ف۲
〃	〃	۱۱	وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ۝ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝	اور بیشک یہ قرآن اُسیکا اتارا ہوا ہے جو سارے جہانکا مالک ہے اسکو سچی (امانتدار) روح (یعنے جبریل) صاف عربی زبان میں لیکر تیرے دلپر اتری ہے اسلیے کہ تو لوگوں کو (خدا کے عذاب سے) ڈرائے ف۳ اور یہ (یعنے قرآن) اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں بھی موجود ہے ف۴ کیا ان کافروں کو یہ نشانی (بس) نہیں ہے کہ بنی اسرائیل کی عالم لوگ اسکو جانتے ہیں ف۵ اور اگر ہم اس قرآن کو (جو عربی زبان میں ہے) کسی دوسرے ملک والے پر اتارتے (جسکی زبان اور ہوتی) اور وہ پیغمبر انکو پڑھکر (اس زبان کا قرآن) سناتا تو بھی یہ اسپر ایمان نہ لاتے ف۶ جیسے کافروں کے دلوں میں ایسا ہی غصہ اور انکار ڈالدیا ہے وہ اسپر ایمان لانیوالے نہیں جب تک تکلیف کا عذاب (دیکھیں یعنے موت یا قیامت کا) وہ تو ایک ہی بار آجائیگا اور انکو خبر نہ ہوگی اسوقت کہینگے کیا ہمکو کچھ مہلت مل سکتی ہے ف۷
〃	〃	〃	وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ۝ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ۝	اور شیطان یہ قرآن لیکر نہیں اترے (جیسے کافر مردود خیال کرتے ہیں) اور نہ ان کو لائق یہ کام ہے اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں ف۸ وہ تو بیشک قرآن کے سننے سے ہٹا دیے گئے ہیں ف۹
〃	۲۷ النمل	۱	طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝	یہ سورت قرآن اور کھلی کتاب کی آیتیں ہیں ف۱۰ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے جو نماز کو درستی سے

ف۱ اور اگلے دوسری باتوں پر عمل کرنے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے میری قوم نے اس قرآن کو بیہودہ بکواس سمجھا اور اگلے دوسری کتابیں پڑھنے) ہماری زبان میں تو بالکل یہی حال ہے جب سے یہ جہایا ہے۔ اسلامی مدرسوں میں صدرہ اور شمس بازغہ تک پڑھ جاتے ہیں مگر قرآن کو ایک بار بھی اول سے اخیر تک سمجھ کر پڑھنا نصیب نہیں ہوتا پہلے بچپنی میں قرآن کے کچھ لفظ طوطے کی طرح پڑھائے جاتے تھے اب وہ بھی بہت سے مسلمانوں نے چھوڑ دیا ہے اور بچہ کو ہوش آتے ہی اردو فارسی حکایات۔ انگریزی شروع کرا دیتے ہیں ایسے مسلمانوں پر خدا کا غضب نہ ٹوٹے تو اور کیا ہوگا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ بچے کو ہوش آتے ہی قرآن ترجمہ سمیت پڑھائیں اور اسکا مطلب بچہ کے ذہن نشین کرائیں وہ کونسی عمر تعلیم ہے جو قرآن میں نہیں اخلاق اس میں موجود ہیں قصص اور تاریخی واقعات اس میں موجود ہیں۔ غرض قرآن کے ساتھ اور کسی اخلاقی کتاب پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے ہر ایک اسلامی مدرسہ میں قرآن اور بخاری کی تعلیم لازم کر دینا چاہیئے جب بچہ ان دونوں کتابوں سے فارغ ہو جائیں تو اب انکو روٹی پیدا کرنے کے لئے کوئی عمدہ ہنر جو ناموس میں کا مانع ہے سکھانا چاہیئے جیسے بجاری زرعت حرفت وغیرہ اگر ایسا کرینگے تو انکے دین اور دنیا درست ہونگے اور اب جو تعلیم مسلمانوں میں رائج ہے کہ شروع ہی سے منطق پڑھا پڑھا کر بچہ کو کج بحث کر دیتے ہیں اس سے نہ دنیا کا فائدہ ہے نہ دین کا ہوتا بعضوں نے کہا ناشکری کی مراد یہ ہے کہ پانی تو برستا ہے اور لوگ کہتے ہیں اب کے طوفان کا پانی آئی اس وجہ سے پانی پڑا طوفان کا طوفان برسا ہے میں ہے تو بارش اچھی ہوگی نہ معلوم کیا کیا ہی باتیں بناتے ہیں صحیح حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں میں سے دو قسم کے لوگوں نے صبح کی ایک تو وہ جو میرے ایمان لاتا ہے ستاروں کی تاثیر کو نہیں مانتا دوسرے وہ جو ستاروں کی تاثیر کو مانتا ہے تو میں مانتا مسلمان ہی کہتے ہیں اصل کے فضل اور رحمت سے پانی برسا اور کافر کہتے ہیں پانی کی فلانی کی وجہ سے برسا ہے تمہارے جی میں جو آئے کہا کرو ہمارے لئے تو اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے سارے ہماری طرح بالکل عاجز ہیں وہ کیا کر سکتے ہیں ۱۲ (تنبیہ)

			الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝	ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت کا وہ یقین رکھتے ہیں۔
۱۹	النمل	۱	وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝	اور (اے پیغمبر) تجھے تو قرآن اُس کے پاس سے ملتا ہے جو حکمت والا خبردار ہے ف
۲۰	〃	۶	اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝	بیشک یہ قرآن بنی اسرائیل کو وہ بہت سی باتیں بتا دیتا ہے جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور بیشک یہ قرآن مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے
〃	〃	۷	وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝	اور قرآن پڑھ کر (لوگوں کو) سناتا رہوں اب جو کوئی راہ پر لگ جائے وہ اپنے ہی بھلے کو راہ پر لگتا ہے اور جو کوئی بہک جائے (میرا کیا بگاڑ سکتا ہے) تو کہدے میں تو اور ڈرانیوالے پیغمبروں کیطرح بس ایک ڈرانیوالا ہوں
۲۰	القصص	۱	طٰسٓمٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝	یہ سورت آیتیں ہیں کھلی کتاب کی ۱۲
〃	〃	۹	وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝	اور (اے پیغمبر پیغمبری سے پہلے) تجھکو یہ امید کہاں تھی کہ تجھ پر کتاب اتریگی مگر یہ تو تیرے مالک کی مہربانی ہوئی (کہ تجھ پر قرآن شریف اترا) تو کافروں کی رعایت مت کر (انکو صاف) صاف اللہ کا حکم سنا دے۔
۲۱	العنكبوت	۵	وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۝	اور (اے پیغمبر جیسے ہمنے اگلے پیغمبروں پر کتابیں اتاریں اسیطرح تجھ پر بھی ہمنے کتاب اتاری
〃	〃	〃	وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) قرآن (اترنے) سے پہلے تو تو کوئی کتاب پڑھ سکتا تھا اور نہ اپنے ہاتھ سے اسکو لکھ سکتا تھا کیونکہ تو امی تھا نہ پڑھا نہ لکھا اگر پڑھا لکھا ہوتا تو یہ جھوٹے (دغاباز) ضرور شبہ کرتے بات یہ ہے کہ یہ قرآن کیا ہے کھلی کھلی آیتیں ہیں ان لوگوں کے سینوں میں جنکو خدا کیطرف سے علم دیا گیا ہے اور ہماری آیتوں کو وہی نہیں مانتے جو بے انصاف ہیں
〃	〃	〃	اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝	کیا ان لوگوں کو (یہ نشانی) بس نہیں کہ ہمنے تجھ پر قرآن اوتارا جو انکو پڑھ کر سنایا جاتا ہے اس میں ایمان والوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے ف
〃	الزمر	۶	وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	اور ہمنے تو اس قرآن میں (لوگوں کو سمجھانے کے لیے) ہر طرح کی

ف یعنے پروردگار کی طرف سے اترتا ہے ۱۲ ف یہود میں اسی طرح نصاریٰ میں بہت سے فرقے ہوگئے تھے یہودیوں کا ایک فرقہ قیامت کا قائل تھا ایک فرقہ قیامت ہی کا منکر تھا نصاریٰ کوئی حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ کا بندہ کہتا کوئی اللہ تعالیٰ کا بیٹا پھر بیٹا کہنے والے بھی کئی فرقے ہوگئے تھے کوئی کہتا بیٹا باپ کی طرح قدیم ہے کوئی کہتا نہیں بیٹا مخلوق ہے لیکن باپ نے سب حکومت اسکے سپرد کردی غرض اسی قسم کے واہی اختلافات میں پڑ گئے تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف اتار کر یہ سب اختلاف رفع کر دیئے اور بہت سی باتوں میں جو حق تھا وہ ظاہر کر دیا ۱۲ ف ان میں کسی کی ہدایت کا ذمہ دار نہیں ہوں ۱۲ ف اگلی کتابیں دیکھ کر اس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے اور قرآن بنا لیا ہے ابن عباسؓ نے کہا اگر نہ پڑھ سکتے تو نہ کہہ سکتے تھے توریت شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی صفت مرقوم ہے کہ وہ امی ہونگے نہ پڑھیں گے نہ لکھیں گے ۱۲ ف وہ اس کو حفظ کر لیں گے ابن دیبع نے کہا اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن کا خاصہ رکھا ہے کہ ہزاروں مسلمان اس کے حافظ ہیں اگلی کتابوں کا کوئی حافظ نہ ہوتا مگر شاذ و نادر جیسے کہتے ہیں کہ حضرت عزیر علیہ السلام کو توریت شریف حفظ تھی اور اس امت کی صفت اللہ تعالیٰ نے اگلی کتابوں میں یہ بیان فرمائی ہے کہ ان کی انجیلیں انکے سینے ہونگے ۱۲ ف اس کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲ باقی در ضمیمہ ۱۲

			مِنْ كُلِّ مَثَلٍ مَوْلَيْنِ جُنَّتُهُمْ بِاٰيَةٍ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	مثالیں بیان کردی ہیں اور (اے پیغمبر) اگر تو ان (کافروں) کو کوئی معجزہ دکھلائے تو یہ کافر تجھکو اور تیرے ساتھ والے ایمانداروں کو) کہینگے تم تو سکا (فریبی) ہو اللہ تعالیٰ جاہلوں کے دلوں پر اسیطرح مُہر لگا دیتا ہے ف
۱۱	لقمٰن ۳۱	۱	الٓمّٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝	ا۱ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ۳ اس میں نیکوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے جو نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت کا وہ یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے مالک کی سیدھی راہ پر ہیں اور یہی مراد پائیں گے۔
۶	السجدۃ ۳۲	۱	الٓمّٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝	ف یہ کتاب اسکی طرف سے اتری ہے جو سارے جہان کا مالک ہے اسمیں کوئی شک نہیں کیا کہتے ہیں اسنے قرآن جھوٹ بنالیا ہرگز نہیں وہ سچ ہے تیرے مالک کیطرف سے (اسلیے اترا ہے) کہ تو ان لوگوں کو ڈرائے جنکے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) نہیں آیا تاکہ وہ راہ پائیں انکو ہدایت ہو
۲۲	السبا ۳۴	۱	وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝	اور (اے پیغمبر) جن لوگوں کو (اگلی کتابوں کا) علم دیا گیا ہے وہ تو تجھپر تیرے مالک کی طرف سے جو اترا ہے (یعنی قرآن) اسکو برحق اور زبردست خوبیوں والے (خدا) کا رستہ دکھلانیوالا سمجھتے ہیں ف
۷	فاطر ۳۵	۴	اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝	جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن) پڑھتے رہتے ہیں اور نماز درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو (مال) ہمنے انکو دیا ہے پوشیدہ اور کھلم کھلا خرچ کرتے رہتے ہیں انکو ایسے بیوپار کی امید رکھنا چاہیے جس میں گھاٹا ہرگز نہیں ہو سکتا
۷	״	۴	وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ	اور (اے پیغمبر) یہ کتاب جو ہمنے تیری طرف بھیجی ہے (بالکل سچی) ہے اور اگلی کتابوں کو سچ بتاتی ہے بیشک اللہ اپنے بندوں کی خبر رکھتا ہے (انکو) دیکھتا ہے پھر ہمنے (تیرے بعد) اس قرآن کا وارث اپنے ان بندوں کو کیا جن کو ہمنے چن لیا۔ ف
۷	یٰسٓ ۳۶	۱	يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝	(اے پیغمبر) حکمت والے قرآن کی قسم ف

ف ڈھونگ اور شعبدہ دکھا کر لوگوں کو پھانس لیتے ہو ۱۲ ف وہ حق و حق میں تمیز نہیں کرتے کیا شعبدہ اور جادو اور کیا معجزہ ۱۲ ف اسکی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲ ف اس میں تمام شریعت اور خلقی کی باتیں بھری ہوئی ہیں ۱۲ ف مراد اہل کتاب کے وہ عالم ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ قیامت تم پر ضرور آئیگی تاکہ ایسا انصاف کرے والوں کو خدا تعالیٰ بدلہ دے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ قرآن برحق ہے اور خدا تعالیٰ کا رستہ بتانیوالا تا اللہ ان کو اور صحابہ اور تابعین اور آپ کی امت والے میں قیامت تک ۱۲ ف ہمارا تو یہی صحیح ہے کہ آیات کی طرح یہ متشابہات میں سے ہے اسی کو اسکا معنی معلوم ہے ۱۲ ف اس میں تمام سراسر حکمت اور دانائی کی باتیں بھری ہوئی ہیں ۱۲ ف اسکی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲

۲۲	یٰسٓ	۱	تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝	یہ قرآن زبردست رحم والے (خدا) کا اتارا ہوا ہے اسلیے کہ تو (عرب کے) ان لوگوں کو ڈرائے جنکے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے تھے اور اسی سبب سے (محمد صلعم) غافل ہیں
۲۳	〃	۷	وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ۝ لِّیُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَیًّا وَّیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ۝	اور ہمنے اسی (محمد صلعم) کو شعر نہیں سکھلائی اور نہ شاعری اسکو لائق ہے (قرآن شعر نہیں ہے) وہ تو نصیحت اور صاف صاف پڑھنے کے لائق ہے (وہ اسلیے اتارا ہے) کہ جو زندہ دل ہو اسکو ڈرائے اور منکروں پر (ہمارا) کہنا پورا ہو
〃	صٓ	۱	صٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۝	قسم ہے قرآن کی جس میں نصیحت ہے
〃	〃	۳	كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ	(اے نبی) یہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جسکو ہمنے تجھ پر اتارا (بڑی) برکتوں والی اسلیے کہ لوگ اسکی آیتوں میں غور کریں اور عقل والے اس سے نصیحت لیں
〃	〃	۴	هٰذَا ذِكْرٌ ؕ	یہ تو (دنیا میں آگے) ذکر (خیر) ہے
〃	〃	۵	اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِیْنٍ ۝	قرآن اور کچھ نہیں سارے جہان (جن اور آدمیوں) کو نصیحت ہے اور تمکو (اے کافرو) کچھ دنوں بعد اسکی حقیقت ضرور معلوم ہو جائیگی
۳۹	الزمر	۱	تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	اس کتاب (یعنی قرآن) کا اتارنا اللہ ہی کی طرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا ہمنے یہ کتاب سچائی کے ساتھ تجھ پر اتاری
〃	〃	۳	اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ	اللہ نے بہت اچھی بات کتاب اتاری (یعنے یہ قرآن جسکی آیتیں) ملی جلی (یعنی دوہرائی گئی) ہیں جو لوگ اپنے مالک سے ڈرتے ہیں انکی کھال کے رونگٹے (اسکو پڑھکر) کھڑے ہو جاتے ہیں پھر اللہ کی یاد کی طرف انکے (بدن کے) پوست اور دل نرم ہو جاتے ہیں
۳۹	الزمر	۴	وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۝ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ۝	اور ہمنے تو اس قرآن میں لوگوں کو (سمجھانے) کیلیے (دین کی) ہر ایک مثال بیان کر دی ہے کسیطرح انکو نصیحت ہو یہ قرآن عربی زبان میں ہے اسمیں کوئی ایچ پیچ نہیں اسلیے کہ (لوگ اسکو سمجھیں اور کفر سے) بچتے رہیں
〃	〃	۴	اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ	(اے پیغمبر) ہمنے لوگوں کے (سمجھانیکیلیے) تجھ پر سچی کتاب اتاری (قرآن)
۴۰	المؤمن	۱	حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝	اس کتاب (قرآن) کا اتارا اللہ تعالے کی طرف سے ہے جو زبردست ہے علم والا
۴۱	حم السجدہ	۱	حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ كِتٰبٌ	یہ بہت رحم والے مہربان (خدا) کی اتری ہوئی کتاب ہے جس کی

ف کوئی پیغمبر انکے پاس نہیں آیا ۱۲ ف شاعری اس کے درجے اور مرتبے سے نہایت کم ہے آنحضرت صلعم کی طبیعت ہی اللہ تعالے نے ایسی رکھی تھی کہ آپ شعر کو موزوں نہیں کر سکتے اور کبھی کسی دوسرے شاعر کا بھی شعر پڑھتے تو اسکا وزن توڑ دیتے جو ایک آدھ بیت آپ سے منقول ہے جیسے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب یہ بلا قصد آپ کی زبان سے نکلی اسکو شعر نہیں کہہ سکتے ۱۲ ف جو مومن دل ہیں انپر قرآن کا کچھ اثر نہ ہوگا اللہ تعالے نے انکے لئے دوزخ کا وعدہ فرمایا ہے وہ وعدہ قرآن اترنے سے اور مضبوط ہو گیا کیونکہ اب حجت تمام ہو گئی عذر کا کوئی موقع نہ رہا ۱۲ ف معلوم ہوا کہ قرآن اس لئے اترا ہے کہ لوگ اسکا مضمون اور مطلب سمجھیں اور اس میں غور کریں ہر بات میں اسکی ہدایت کو موافق عمل کریں نہ اسلئے کہ زبان سے صرف اسکے لفاظ رٹ لئے جائیں یا تعویذ بنا کر گلے میں یا بازو پر باندھ لیا جائے یا اس سے فال کھولی جائے ۱۲ ف یعنے مرنے کے بعد یا قیامت میں تم کو معلوم ہو جائیگا کہ قرآن بیشک اللہ کا کلام تھا اور جن باتوں کا قرآن میں تذکرہ تھا وہ سب صحیح تھیں ۱۲ ف یعنے ایک آیت دوسری آیت کے مضمون سے ملتی جلتی ہے کوئی آیت کسی دوسری آیت کے خلاف نہیں ہے ۱۲ ف اس کے قصے اور احکام اور نصیحتیں دو دو تین تین بار اس میں مذکور ہوئی ہیں ۱۲ ف شاید عبد اللہ بن زبیر نے اسماء بنت ابی بکر سے پوچھا جب قرآن پڑھا جاتا تو آنحضرت کے صحابہ رض کا کیا حال ہوتا انہوں نے کہا انکی آنکھوں میں آنسو جاتے اور بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے عبد اللہ نے کہا ہمارے زمانہ میں تو بعضے لوگ ایسے ہیں کہ قرآن سنتے ہیں کچھ خوف نہیں آتا ہے اسماء نے کہا اللہ کی پناہ شیطان موجود ہے ۱۲ باقی در ضمیمہ ۱۲

			فصلت ایته قرانا عربیا لقوم یعلمون	آیتیں بیان کی ہیں عربی قرآن سمجھدار لوگوں کے لیے جو مانیوالوں کو
			بشیرا ونذیرا فاعرض اکثرھم فھم	خوشخبری سناتا ہو اور (کافروں کو) ڈراتا ہے لیکن اکثر لوگوں نے
			لا یسمعون ۝	منہ موڑ لیا ہے
۲۴	حم السجدۃ	۵	ان الذین کفروا بالذکر لما جاءھم	بیشک جن لوگوں نے قرآن کو نہ مانا جب انکے پاس پہونچا اور بے
			وانہ لکتب عزیز لا یاتیہ الباطل	شک قرآن عزت والی کتاب ہے جھوٹ کا قیاس میں دخل ہی نہیں
			من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل	نہ آگے سے نہ پیچھے سے حکمت والے تعریف کے لائق (خدا)
			من حکیم حمید	کی اتاری ہوی ہے
			ولو جعلنہ قرانا اعجمیا لقالوا لو	اور اگر ہم اس قرآن کو دوسری زبان میں کرتے تو یہ لوگ (عرب کے کافر)
			لا فصلت ایتہ ءا اعجمی وعربی	کہتے اسکی آیتیں صاف کیوں نہیں ہوئیں کیا عجیب کی بات ہے دوسری
			قل ھو للذین امنوا ھدی وشفاء	زبان کا (تو قرآن) اور پیغمبر عرب کا (ای پیغمبر) یہ قرآن ایمان والوں کے لیے
			والذین لا یؤمنون فی اذانھم وقر	تو ہدایت اور (دل کی بیماری کیلیے) تندرستی ہے اور جن لوگوں میں ایمان نہیں
			وھو علیھم عمی اولئک ینادون	انکے کانوں میں قرآن ایک بوجھ ہی اور وہ (انکی آنکھوں) پر پردہ ہے
			من مکان بعید	ان لوگوں کو (جیسے) کوئی دور جگہ سے پکار رہا ہے
		۶	قل ارءیتم ان کان من عند اللہ ثم	(ای پیغمبر) ان کافروں سے کہدو بھلا بتلاؤ تو سہی اگر قرآن اللہ کے
			کفرتم بہ من اضل ممن ھو فی	پاس سے آیا ہو پھر تمنے اسکو نہ مانا تو اس سے بڑھکر گمراہ کون ہوگا جو
			شقاق بعید ۝	(سیدھی) راہ سے اتنی دور ضد میں پڑا ہو
۲۵	الشوری	۱	وکذلک اوحینا الیک قرانا عربیا	اور ہمنے اسی طرح تجھ پر عربی زبان کا قرآن بھیجا اسلیے کہ تو مکہ
			لتنذر ام القری ومن حولھا وتنذر	والوں کو اور جو انکے گرد رہتے ہیں ڈرائے اور (حشر) کے دن کی خبر سنائے
			یوم الجمع لا ریب فیہ فریق فی الجنۃ	جسدن لوگ اکٹھا ہونگے جسمیں کوئی شک نہیں (اسدن) ایک
			وفریق فی السعیر	گروہ بہشت میں ہوگا اور ایک گروہ دوزخ میں
		۷	وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا ۝	اور اسیطرح (ای محمد) ہمنے اپنے حکم سے ایک روح تیری طرف بھیجی
			ما کنت تدری ما الکتب ولا الایمان	(اس سے پہلے) تجھ کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ کتاب کیا چیز ہے اور
			ولکن جعلنہ نورا نھدی بہ من نشاء	نہ ایمان معلوم تھا لیکن ہمنے قرآن کو ایک نور بنایا ہم اپنے بندوں
			من عبادنا	میں سے جسکو چاہتے ہیں اس قرآن سے راہ پر لگا دیتے ہیں

آیتیں بداعمال عربی قرآن سمجھدار لوگوں کے لیے جو مانیوالوں کو خوشخبری سناتا ہو اور (کافروں کو) ڈراتا ہے لیکن اکثر لوگوں نے منہ موڑ لیا ہے

بیشک جن لوگوں نے قرآن کو نہ مانا جب انکے پاس پہونچا اور بے شک قرآن عزت والی کتاب ہے جھوٹ کا قیاس میں دخل ہی نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے حکمت والے تعریف کے لائق (خدا) کی اتاری ہوی ہے

اور اگر ہم اس قرآن کو دوسری زبان میں کرتے تو یہ لوگ (عرب کے کافر) کہتے اسکی آیتیں صاف کیوں نہیں ہوئیں کیا عجیب کی بات ہے دوسری زبان کا (تو قرآن) اور پیغمبر عرب کا (ای پیغمبر) یہ قرآن ایمان والوں کے لیے تو ہدایت اور (دل کی بیماری کیلیے) تندرستی ہے اور جن لوگوں میں ایمان نہیں انکے کانوں میں قرآن ایک بوجھ ہی اور وہ (انکی آنکھوں) پر پردہ ہے ان لوگوں کو (جیسے) کوئی دور جگہ سے پکار رہا ہے

(ای پیغمبر) ان کافروں سے کہدو بھلا بتلاؤ تو سہی اگر قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہو پھر تمنے اسکو نہ مانا تو اس سے بڑھکر گمراہ کون ہوگا جو (سیدھی) راہ سے اتنی دور ضد میں پڑا ہو

اور ہمنے اسی طرح تجھ پر عربی زبان کا قرآن بھیجا اسلیے کہ تو مکہ والوں کو اور جو انکے گرد رہتے ہیں ڈرائے اور (حشر) کے دن کی خبر سنائے جسدن لوگ اکٹھا ہونگے جسمیں کوئی شک نہیں (اسدن) ایک گروہ بہشت میں ہوگا اور ایک گروہ دوزخ میں

اور اسیطرح (ای محمد) ہمنے اپنے حکم سے ایک روح تیری طرف بھیجی (اس سے پہلے) تجھ کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ کتاب کیا چیز ہے اور نہ ایمان معلوم تھا لیکن ہمنے قرآن کو ایک نور بنایا ہم اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتے ہیں اس قرآن سے راہ پر لگا دیتے ہیں

ف ۱ یہ سورت بھی حم سے شروع ہوتی ہے اور اسکے معنی وہی ہیں جو پہلے گذر چکے ۲ یعنی اس میں کچھ شک نہیں کہ قرآن ایسی ہی محفوظ کتاب ہے جسپر تمام مذہب والے شک کرتے ہیں اسکی آیتیں اور الفاظ اور حروف سب کے سب ہو بہو ہیں اور صدہا انسانوں کے دلوں میں محفوظ ہیں ۳ یعنی قرآن شریف ہی ایک ایسا معجزہ ہے جو انصاف کرنیوالے کیلئے اسلام کی حقیت پہچاننے کو کافی ہے اسکی موجودگی میں کسی کو نئی کتاب کے مطالبہ کی ضرورت نہیں ۴ یعنی اسکی تعلیم میں اس امت کا بھی ذکر ہے اور بتلایا ہے کہ انکی مجلس رکنے کے مہینوں میں ہوگی ۵ یعنی اسکو ایسا بنا دیتا ہے ۶ یعنی دنیا و عقبیٰ کے فائدے اسی سے حاصل ہوتے ہیں ۷ یعنی اسکے سننے سے بہرے ہیں ۸ یعنی قیامت کے دن کی ۹ یعنی اسکے ہاتھ میں نہ تھا ۱۰ یعنی بہشت والوں کے اور انکے باپ دادا کے نام ہیں نہ وہ بہشت کے حوروں کو بڑھ سکتے ہیں اور نہ حوریں انکو ۱۱ یعنی ہم نے اپنے حکم سے قرآن کو اتارا ہے جو روح ہے ۱۲ یعنی ہم نے قرآن کو ایک نور بنایا ہم اپنے بندوں کو اسی سے راہ پر لگاتے ہیں ۱۳ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۱۴ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۱۵ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۱۶ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۱۷ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۱۸ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۱۹ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۲۰ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۲۱ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۲۲ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۲۳ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۲۴ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۲۵ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۲۶ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۲۷ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۲۸ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۲۹ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۳۰ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۳۱ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۳۲ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۳۳ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۳۴ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۳۵ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۳۶ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۳۷ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۳۸ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۳۹ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۴۰ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۴۱ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۴۲ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۴۳ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۴۴ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۴۵ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۴۶ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۴۷ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۴۸ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۴۹ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۵۰ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۵۱ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۵۲ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۵۳ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۵۴ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۵۵ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۵۶ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۵۷ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۵۸ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۵۹ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۶۰ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۶۱ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۶۲ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۶۳ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۶۴ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۶۵ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۶۶ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۶۷ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۶۸ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۶۹ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۷۰ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۷۱ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۷۲ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۷۳ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۷۴ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۷۵ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۷۶ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۷۷ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۷۸ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۷۹ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۸۰ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۸۱ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۸۲ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۸۳ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۸۴ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۸۵ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۸۶ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۸۷ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۸۸ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۸۹ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۹۰ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۹۱ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۹۲ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۹۳ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۹۴ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۹۵ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۹۶ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۹۷ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۹۸ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۹۹ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں ۱۰۰ یعنی اسکی تعلیم ایسی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں

〃	الزخرف	۱	حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۚ	حٰمٓ قسم ہے اس کتاب کی جو کہ واضح کرنے والی ہے ہم نے اس کتاب کو جو کہ عربی زبان کا قرآن ہے لوح محفوظ میں لکھا اسلیے کہ تم سمجھو اور یہ قرآن بڑی کتاب میں (لوح محفوظ میں) لکھا ہوا ہے ہمارے نزدیک تو بلند درجہ والا حکمت سے بھرا ہوا ہے ۵
〃	〃	۳	وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ ۭ	اور جب انکے پاس سچا قرآن آپہنچا تو کہنے لگے کہ یہ جادو ہے اور ہم اسکو نہیں مانتے اور کہنے لگے (اگر) یہ قرآن (رسول اللہ کا کلام ہے تو) دو بستیوں (مکہ اور طائف) کے کسی بڑے (رئیس) آدمی پر کیوں نہیں اتارا کیا تیرے مالک کی رحمت (نبوت) یہ بانٹتے ہیں
〃	〃	۴	وَاِنَّهٗ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝	اور یہ قرآن (خود) تیرے اور تیری قوم کے لیے نصیحت ہے اور (اللہ تعالیٰ تم سے) پوچھ ہوگی
۴۴	الدخان	۱	حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝	حٰمٓ قسم ہے اس کتاب کی جو کہ واضح کرنے والی ہے ہم نے اسکو برکت کی رات میں اتارا ہم ڈر سنانے والے ہیں اسی رات میں ہر ایک حکمت کا کام ہمارے پاس سے حکم لیکر ہمیشہ ہم پیغمبر بھیجتے ہیں تیرے مالک کی مہربانی سے وہ (سب کچھ) سنتا جانتا ہے۔
〃	〃	۳	فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝	(اے پیغمبر ہم نے) تو اس قرآن کو تیری زبان (عربی) میں .... آسان کر دیا اسلیے کہ عرب لوگ اسکو یاد رکھیں
۴۵	الجاثیہ	۱	حٰمٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝	اس کتاب (قرآن) کا اتارنا اللہ کیطرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا
〃	〃	۶	تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تجھ کو ٹھیک ٹھیک سناتے ہیں پھر اللہ اور اسکی آیتوں کے بعد (اور) کونسی بات پر ایمان لائیں گے۔ ۵
〃	〃	۸	وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝	یہ قرآن (تو سچی) راہ بتلاتا ہے اور جو لوگ اپنے مالک کی آیتوں کو نہیں مانتے انکو بلا کا تکلیف کا عذاب ہوگا ہے
〃	〃	۲۰	هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ	یہ قرآن کیا ہے لوگوں کے لیے عقل کی باتیں ہیں اور جو لوگ

وں اس کی تفسیر اوپر لکھی جا چکی ہے اور حدیث شریف کی باتیں بھی صاف صاف بیان ہو گئی ہیں ۱۲ منہ اہل حدیث کے نزدیک قرآن اللہ کا کلام ہے یعنی یہ قرآن اپنی زبان سے کہہ رہا ہے کہ میں اللہ کا کلام ہوں مخلوق نہیں ہوں اور معتزلہ اہل بدعت اسکو مخلوق کہتے ہیں ابن عباسؓ سے ایک شخص نے پوچھا قرآن اللہ کا کلام ہے یا اسکی مخلوق ہے ابن عباسؓ نے کہا قرآن اللہ کا کلام ہے کیا تو نے یہ آیت نہیں سنی جس میں کلام اللہ کا ایک شخص نے جواب دیا ابن عباسؓ نے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے قرآن کو لوح محفوظ میں کسی اور زبان میں نہیں بھیجا بلکہ قرآن عربی لوح محفوظ میں ہے پھر ان لوگوں کو جنہوں نے اس کو عربی زبان میں یوں کہا ہے اسکو اپنی زبان کا قرآن بنایا اور شاذان لوگوں کو صاحب کشاف کی بھگیے نے دھوکہ دیا ہے اور قرآن کو مخلوق کہتا ہے اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے تم کو تم اس کی قدر اور منزلت نہ کرو بہت سے کلام بڑا دی ولید بن مغیرہ کو اور طائف کا بڑا آدمی عروہ بن مسعود کو کہتے تھے اللہ کی تقدیر اور اپنے پیغمبر کی حکمت کی بات کو کفار نہیں سمجھتے اس لیے کا سارا ذکر صحف سے اتار کر پہلے آسمان پر کیا گیا پھر وہاں سے تھوڑا تھوڑا ضرورت کے موافق ہر موقع پر تئیس برس تک بتدریج اتارا گیا اختلاف ہے کہ شب قدر کس رات ہے کوئی طاق رات بتاتی ہے ۱۲ شب سے سال بھر تک بڑے بڑے کام ہونے والے ملائکہ کے سپرد ہوتے ہیں شب قدر میں ان کاموں کی تفصیل لکھ دی جاتی ہے ۱۲ اللہ کی بڑی رحمت ہے

			تنزیل الکتٰب من اللہ العزیز	(قیامت ہے) تعین رکھتے ہیں انکے لیے ہدایت اور رحمت ہے
۳۰	المؤمن	۱	الحکیم۔	اس کتاب (قرآن مجید) کا اتارنا اللہ غالب کیطرف سے ہے جو
۰	۰	۰	غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب	زبردست ہے حکمت والا۔
۰	۰	۰	ذی الطول لا الٰہ الا ھو الیہ المصیر۔	(اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدو) بتلاؤ تو سہی اگر یہ قرآن اللہ کیطرف سے
۰	۰	۰	ما یجادل فی اٰیٰت اللہ الا الذین	آیا ہو اور تم نے اسکو نہ مانا اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ ایسی ہی کتاب
۰	۰	۰	کفروا فلا یغررک تقلبھم فی البلاد۔	(اترنے) کی گواہی دے چکا اور وہ ایمان لے آیا لیکن تم اکڑ رہے ہو تو
۰	۰	۰	کذبت قبلھم قوم نوح والاحزاب من	تمہارا حال کیا ہوگا ہی) بیشک اللہ نافرمانوں کو راہ پر نہیں لگاتا۔
۰	۰	۰	بعدھم وھمت کل امۃ برسولھم	حالانکہ قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب امام (راہنما) ہو پیروی کرنے اور رحمت تھی
۰	۰	۰	لیاخذوہ وجٰدلوا بالباطل لیدحضوا	اور یہ قرآن بھی ایک کتاب ہے جو اگلی کتابوں کو سچا بتلاتی ہے عربی زبان میں
۰	۰	۰	بہ الحق فاخذتھم فکیف کان عقاب۔	(اسلیے اتری ہے) کہ گناہگاروں کو ڈرائے اور نیکوں کو خوشخبری دے
۰	۰	۰	وکذلک حقت کلمت ربک علی الذین	اور یاد کر جب ہم کئی جنوں کو تیرے پاس پھیر کر لائے وہ قرآن سننے
۰	۰	۰	کفروا انھم اصحٰب النار۔ الذین	لگے جب اس کے پاس پہنچے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے چپ
۰	۰	۰	یحملون العرش ومن حولہ یسبحون	ہو جب (قرآن کا پڑھنا) ختم ہوا تو اپنے بھائیوں کی پاس لوٹ گئے
۰	۰	۰	بحمد ربھم ویؤمنون بہ ویستغفرون	ان کو (عذاب سے) ڈرانے لگے کہنے لگے بھائیو ہم ایک کتاب سنکر آئے
۰	۰	۰	للذین اٰمنوا ربنا وسعت کل شیء	ہیں جو موسیٰ کے بعد اتری ہے وہ اگلی (آسمانی) کتابوں کو
۰	۰	۰	رحمۃ وعلما فاغفر للذین تابوا	سچ بتلاتی ہے اور سچا دین اور سیدھا رستہ دکھلاتی ہے
۰	۰	۰	واتبعوا سبیلک وقھم عذاب الجحیم۔	بھائیو اللہ تعالیٰ کی (طرف) بلانے والے کا کہنا مانو اور اسپر
۰	۰	۰	ربنا وادخلھم جنت عدن التی وعدتھم	ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخشدیگا اور تمکو تکلیف کے
۰	۰	۰	ومن صلح من اٰبائھم وازواجھم	عذاب سے (آخرت کے عذاب سے) بچا لیگا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی
۰	۰	۰	وذریتھم انک انت العزیز الحکیم۔	(طرف) بلانیوالے (اس پیغمبر) کا کہنا نہ مانیگا وہ اللہ کو (کہیں بھاگ کر)
۰	۰	۰	وقھم السیاٰت ومن تق السیاٰت یومئذ	زمین پر تھکا نہیں سکتا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسکا حامی نہیں
۰	۰	۰	فقد رحمتہ وذلک ھو الفوز العظیم۔	ہو سکتا ایسے ہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں
۰	۰	۰	ان الذین کفروا ینادون لمقت اللہ	کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے نہیں بلکہ انکے دلوں پر قفل پڑے ہیں
۰	۰	۰	اکبر من مقتکم انفسکم اذ تدعون	قسم ہے قرآن کی جو بڑی شان والا ہے
۰	۰	۰	الی الایمان فتکفرون۔ قالوا ربنا	
۰	۰	۰	امتنا اثنتین واحییتنا اثنتین	
۰	۰	۰	فاعترفنا بذنوبنا فھل الی خروج	
۰	۰	۰	من سبیل۔ ذلکم بانہ اذا دعی اللہ	
۰	۰	۰	وحدہ کفرتم وان یشرک بہ تؤمنوا	
۰	۰	۰	فالحکم للہ العلی الکبیر۔ ھو الذی	
۰	۰	۰	یریکم اٰیٰتہ وینزل لکم من السماء	
۰	۰	۰	رزقا وما یتذکر الا من ینیب۔	
۰	۰	۰	فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین ولو	
۰	۰	۰	کرہ الکٰفرون۔ رفیع الدرجٰت ذو	
۰	۰	۰	العرش یلقی الروح من امرہ علی من	
۰	۰	۰	یشاء من عبادہ لینذر یوم التلاق۔	
۰	۰	۰	یوم ھم بارزون لا یخفی علی اللہ	
۰	۰	۰	منھم شیء لمن الملک الیوم للہ	
۰	۰	۰	الواحد القھار۔ الیوم تجزی کل	
۰	۰	۰	نفس بما کسبت لا ظلم الیوم ان اللہ	
۰	۰	۰	سریع الحساب۔ وانذرھم یوم الازفۃ	
۰	۰	۰	اذ القلوب لدی الحناجر کٰظمین ما	
۰	۰	۰	للظلمین من حمیم ولا شفیع یطاع۔	
۰	۰	۰	یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی	
۰	۰	۰	الصدور۔ واللہ یقضی بالحق والذین	
۰	۰	۰	یدعون من دونہ لا یقضون بشیء	
۰	۰	۰	ان اللہ ھو السمیع البصیر۔ اولم	
۰	۰	۰	یسیروا فی الارض فینظروا کیف	
۰	۰	۰	کان عٰقبۃ الذین کانوا من قبلھم	
۰	۰	۰	کانوا ھم اشد منھم قوۃ واثارا فی	
۰	۰	۰	الارض فاخذھم اللہ بذنوبھم وما	
۰	۰	۰	کان لھم من اللہ من واق۔ ذلک	
۰	۰	۰	بانھم کانت تاتیھم رسلھم بالبینٰت	
۰	۰	۰	فکفروا فاخذھم اللہ انہ قوی شدید	
۰	۰	۰	العقاب۔ ولقد ارسلنا موسیٰ بایٰتنا	
۰	۰	۰	وسلطٰن مبین۔ الی فرعون وھمٰن	
۰	۰	۰	وقارون فقالوا ساحر کذاب۔ فلما	
۰	۰	۰	جاءھم بالحق من عندنا قالوا اقتلوا	
۰	۰	۰	ابناء الذین اٰمنوا معہ واستحیوا	
۰	۰	۰	نساءھم وما کید الکٰفرین الا فی	
۰	۰	۰	ضلل۔ وقال فرعون ذرونی اقتل	
۰	۰	۰	موسیٰ ولیدع ربہ انی اخاف ان	
۰	۰	۰	یبدل دینکم او ان یظھر فی الارض	
۰	۰	۰	الفساد۔ وقال موسیٰ انی عذت	
۰	۰	۰	بربی وربکم من کل متکبر لا یؤمن	
۰	۰	۰	بیوم الحساب۔ وقال رجل مؤمن من	
۰	۰	۰	ال فرعون یکتم ایمانہ اتقتلون	
۰	۰	۰	رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم	
۰	۰	۰	بالبینٰت من ربکم وان یک کٰذبا	
۰	۰	۰	فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم	
۰	۰	۰	بعض الذی یعدکم ان اللہ لا یھدی	
۰	۰	۰	من ھو مسرف کذاب۔ یٰقوم لکم	
۰	۰	۰	الملک الیوم ظٰھرین فی الارض فمن	
۰	۰	۰	ینصرنا من باس اللہ ان جاءنا قال	
۰	۰	۰	فرعون ما اریکم الا ما اری وما	
۰	۰	۰	اھدیکم الا سبیل الرشاد۔ وقال	
۰	۰	۰	الذی اٰمن یٰقوم انی اخاف علیکم	
۰	۰	۰	مثل یوم الاحزاب۔ مثل دأب قوم	
۰	۰	۰	نوح وعاد وثمود والذین من بعدھم	
۰	۰	۰	وما اللہ یرید ظلما للعباد۔ ویٰقوم	
۰	۰	۰	انی اخاف علیکم یوم التناد۔ یوم	
۰	۰	۰	تولون مدبرین ما لکم من اللہ من	
۰	۰	۰	عاصم ومن یضلل اللہ فما لہ من	
۰	۰	۰	ھاد۔ ولقد جاءکم یوسف من قبل	
۰	۰	۰	بالبینٰت فما زلتم فی شک مما	
۰	۰	۰	جاءکم بہ حتی اذا ھلک قلتم لن	
۰	۰	۰	یبعث اللہ من بعدہ رسولا کذلک	
۰	۰	۰	یضل اللہ من ھو مسرف مرتاب۔	
۰	۰	۰	الذین یجادلون فی اٰیٰت اللہ بغیر	
۰	۰	۰	سلطٰن اتٰھم کبر مقتا عند اللہ	
۰	۰	۰	وعند الذین اٰمنوا کذلک یطبع اللہ	
۰	۰	۰	علی کل قلب متکبر جبار۔ وقال	
۰	۰	۰	فرعون یٰھمٰن ابن لی صرحا لعلی	
۰	۰	۰	ابلغ الاسباب۔ اسباب السمٰوٰت	
۰	۰	۰	فاطلع الی الٰہ موسیٰ وانی لاظنہ	
۰	۰	۰	کاذبا۔ وکذلک زین لفرعون سوء	
۰	۰	۰	عملہ وصد عن السبیل وما کید	
۰	۰	۰	فرعون الا فی تباب۔ وقال الذی	
۰	۰	۰	اٰمن یٰقوم اتبعون اھدکم سبیل	
۰	۰	۰	الرشاد۔ یٰقوم انما ھذہ الحیوۃ	
۰	۰	۰	الدنیا متاع وان الاٰخرۃ ھی دار	
۰	۰	۰	القرار۔ من عمل سیئۃ فلا یجزی	
۰	۰	۰	الا مثلھا ومن عمل صالحا من ذکر	
۰	۰	۰	او انثی وھو مؤمن فاولٰئک یدخلون	
۰	۰	۰	الجنۃ یرزقون فیھا بغیر حساب۔	
۰	۰	۰	ویٰقوم مالی ادعوکم الی النجوۃ	
۰	۰	۰	وتدعونی الی النار۔ تدعونی لاکفر	
۰	۰	۰	باللہ واشرک بہ ما لیس لی بہ علم	
۰	۰	۰	وانا ادعوکم الی العزیز الغفار۔	
۰	۰	۰	لا جرم انما تدعونی الیہ لیس لہ	
۰	۰	۰	دعوۃ فی الدنیا ولا فی الاٰخرۃ	
۰	۰	۰	وان مردنا الی اللہ وان المسرفین	
۰	۰	۰	ھم اصحٰب النار۔ فستذکرون ما	
۰	۰	۰	اقول لکم وافوض امری الی اللہ	
۰	۰	۰	ان اللہ بصیر بالعباد۔ فوقٰہ اللہ	
۰	۰	۰	سیاٰت ما مکروا وحاق بال فرعون	
۰	۰	۰	سوء العذاب۔ النار یعرضون علیھا	
۰	۰	۰	غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعۃ	
۰	۰	۰	ادخلوا ال فرعون اشد العذاب۔	
۰	۰	۰	واذ یتحاجون فی النار فیقول	
۰	۰	۰	الضعفٰؤا للذین استکبروا انا کنا	
۰	۰	۰	لکم تبعا فھل انتم مغنون عنا	
۰	۰	۰	نصیبا من النار۔ قال الذین	
۰	۰	۰	استکبروا انا کل فیھا ان اللہ قد	
۰	۰	۰	حکم بین العباد۔ وقال الذین فی	
۰	۰	۰	النار لخزنۃ جھنم ادعوا ربکم	
۰	۰	۰	یخفف عنا یوما من العذاب۔ قالوا	
۰	۰	۰	اولم تک تاتیکم رسلکم بالبینٰت	
۰	۰	۰	قالوا بلی قال فادعوا وما دعٰؤا	
۰	۰	۰	الکٰفرین الا فی ضلل۔ انا لننصر	
۰	۰	۰	رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوۃ	
۰	۰	۰	الدنیا ویوم یقوم الاشھاد۔ یوم	
۰	۰	۰	لا ینفع الظلمین معذرتھم ولھم	
۰	۰	۰	اللعنۃ ولھم سوء الدار۔ ولقد	
۰	۰	۰	اٰتینا موسی الھدی واورثنا بنی	
۰	۰	۰	اسرائیل الکتٰب۔ ھدی وذکری	
۰	۰	۰	لاولی الالباب۔ فاصبر ان وعد اللہ	
۰	۰	۰	حق واستغفر لذنبک وسبح بحمد	
۰	۰	۰	ربک بالعشی والابکار۔ ان الذین	
۰	۰	۰	یجادلون فی اٰیٰت اللہ بغیر سلطٰن	
۰	۰	۰	اتٰھم ان فی صدورھم الا کبر ما	
۰	۰	۰	ھم ببالغیہ فاستعذ باللہ انہ ھو	
۰	۰	۰	السمیع البصیر۔ لخلق السمٰوٰت	
۰	۰	۰	والارض اکبر من خلق الناس ولکن	
۰	۰	۰	اکثر الناس لا یعلمون۔ وما یستوی	
۰	۰	۰	الاعمی والبصیر والذین اٰمنوا	
۰	۰	۰	وعملوا الصلحٰت ولا المسیء قلیلا	
۰	۰	۰	ما تتذکرون۔ ان الساعۃ لاٰتیۃ لا	
۰	۰	۰	ریب فیھا ولکن اکثر الناس لا	
۰	۰	۰	یؤمنون۔ وقال ربکم ادعونی	
۰	۰	۰	استجب لکم ان الذین یستکبرون	
۰	۰	۰	عن عبادتی سیدخلون جھنم	
۰	۰	۰	داخرین۔ اللہ الذی جعل لکم	
۰	۰	۰	اللیل لتسکنوا فیہ والنھار مبصرا	
۰	۰	۰	ان اللہ لذو فضل علی الناس ولکن	
۰	۰	۰	اکثر الناس لا یشکرون۔ ذلکم	
۰	۰	۰	اللہ ربکم خٰلق کل شیء لا الٰہ	
۰	۰	۰	الا ھو فانی تؤفکون۔ کذلک یؤفک	
۰	۰	۰	الذین کانوا باٰیٰت اللہ یجحدون۔	
۰	۰	۰	اللہ الذی جعل لکم الارض قرارا	
۰	۰	۰	والسماء بناء وصورکم فاحسن	
۰	۰	۰	صورکم ورزقکم من الطیبٰت ذلکم	
۰	۰	۰	اللہ ربکم فتبرک اللہ رب العلمین۔	
۰	۰	۰	ھو الحی لا الٰہ الا ھو فادعوہ	
۰	۰	۰	مخلصین لہ الدین الحمد للہ رب	
۰	۰	۰	العلمین۔ قل انی نھیت ان اعبد	
۰	۰	۰	الذین تدعون من دون اللہ لما	
۰	۰	۰	جاءنی البینٰت من ربی وامرت ان	
۰	۰	۰	اسلم لرب العلمین۔ ھو الذی	
۰	۰	۰	خلقکم من تراب ثم من نطفۃ ثم	
۰	۰	۰	من علقۃ ثم یخرجکم طفلا ثم	
۰	۰	۰	لتبلغوا اشدکم ثم لتکونوا شیوخا	
۰	۰	۰	ومنکم من یتوفی من قبل ولتبلغوا	
۰	۰	۰	اجلا مسمی ولعلکم تعقلون۔ ھو	
۰	۰	۰	الذی یحیی ویمیت فاذا قضی امرا	
۰	۰	۰	فانما یقول لہ کن فیکون۔ الم تر	
۰	۰	۰	الی الذین یجادلون فی اٰیٰت اللہ	
۰	۰	۰	انی یصرفون۔ الذین کذبوا بالکتٰب	
۰	۰	۰	وبما ارسلنا بہ رسلنا فسوف	
۰	۰	۰	یعلمون۔ اذ الاغلل فی اعنقھم	
۰	۰	۰	والسلسل یسحبون۔ فی الحمیم ثم	
۰	۰	۰	فی النار یسجرون۔ ثم قیل لھم	
۰	۰	۰	اینما کنتم تشرکون۔ من دون اللہ	
۰	۰	۰	قالوا ضلوا عنا بل لم نکن ندعوا	
۰	۰	۰	من قبل شیئا کذلک یضل اللہ	
۰	۰	۰	الکٰفرین۔ ذلکم بما کنتم تفرحون	
۰	۰	۰	فی الارض بغیر الحق وبما کنتم	
۰	۰	۰	تمرحون۔ ادخلوا ابواب جھنم	
۰	۰	۰	خٰلدین فیھا فبئس مثوی المتکبرین۔	
۰	۰	۰	فاصبر ان وعد اللہ حق فاما نرینک	
۰	۰	۰	بعض الذی نعدھم او نتوفینک	
۰	۰	۰	فالینا یرجعون۔ ولقد ارسلنا	
۰	۰	۰	رسلا من قبلک منھم من قصصنا	
۰	۰	۰	علیک ومنھم من لم نقصص علیک	
۰	۰	۰	وما کان لرسول ان یاتی باٰیۃ الا	
۰	۰	۰	باذن اللہ فاذا جاء امر اللہ قضی	
۰	۰	۰	بالحق وخسر ھنالک المبطلون۔	
۰	۰	۰	اللہ الذی جعل لکم الانعم لترکبوا	
۰	۰	۰	منھا ومنھا تاکلون۔ ولکم فیھا	
۰	۰	۰	منافع ولتبلغوا علیھا حاجۃ فی	
۰	۰	۰	صدورکم وعلیھا وعلی الفلک	
۰	۰	۰	تحملون۔ ویریکم اٰیٰتہ فای اٰیٰت	
۰	۰	۰	اللہ تنکرون۔ افلم یسیروا فی	
۰	۰	۰	الارض فینظروا کیف کان عٰقبۃ	
۰	۰	۰	الذین من قبلھم کانوا اکثر منھم	
۰	۰	۰	واشد قوۃ واثارا فی الارض فما	
۰	۰	۰	اغنی عنھم ما کانوا یکسبون۔ فلما	
۰	۰	۰	جاءتھم رسلھم بالبینٰت فرحوا	
۰	۰	۰	بما عندھم من العلم وحاق بھم ما	
۰	۰	۰	کانوا بہ یستھزءون۔ فلما راوا	
۰	۰	۰	باسنا قالوا اٰمنا باللہ وحدہ	
۰	۰	۰	وکفرنا بما کنا بہ مشرکین۔ فلم	
۰	۰	۰	یک ینفعھم ایمانھم لما راوا باسنا	
۰	۰	۰	سنت اللہ التی قد خلت فی عبادہ	
۰	۰	۰	وخسر ھنالک الکٰفرون۔	
۴۱	حٰمٓ	۱	حٰمٓ۔	
۰	۰	۰	تنزیل من الرحمٰن الرحیم۔	
۰	۰	۰	کتٰب فصلت اٰیٰتہ قرءانا عربیا	
۰	۰	۰	لقوم یعلمون۔ بشیرا ونذیرا فاعرض	
۰	۰	۰	اکثرھم فھم لا یسمعون۔ وقالوا	
۰	۰	۰	قلوبنا فی اکنۃ مما تدعونا الیہ	
۰	۰	۰	وفی اٰذاننا وقر ومن بیننا وبینک	
۰	۰	۰	حجاب فاعمل انا عملون۔ قل انما	
۰	۰	۰	انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم	
۰	۰	۰	الٰہ واحد فاستقیموا الیہ واستغفروہ	
۰	۰	۰	وویل للمشرکین۔ الذین لا یؤتون	
۰	۰	۰	الزکوۃ وھم بالاٰخرۃ ھم کٰفرون۔	
۰	۰	۰	ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت	
۰	۰	۰	لھم اجر غیر ممنون۔ قل ائنکم	
۰	۰	۰	لتکفرون بالذی خلق الارض فی	
۰	۰	۰	یومین وتجعلون لہ اندادا ذلک	
۰	۰	۰	رب العلمین۔ وجعل فیھا رواسی	
۰	۰	۰	من فوقھا وبرک فیھا وقدر فیھا	
۰	۰	۰	اقواتھا فی اربعۃ ایام سواء	
۰	۰	۰	للسائلین۔ ثم استوی الی السماء	
۰	۰	۰	وھی دخان فقال لھا وللارض	
۰	۰	۰	ائتیا طوعا او کرھا قالتا اتینا	
۰	۰	۰	طائعین۔ فقضٰھن سبع سمٰوٰت فی	
۰	۰	۰	یومین واوحی فی کل سماء امرھا	
۰	۰	۰	وزینا السماء الدنیا بمصٰبیح	
۰	۰	۰	وحفظا ذلک تقدیر العزیز العلیم۔	
۰	۰	۰	فان اعرضوا فقل انذرتکم صعقۃ	
۰	۰	۰	مثل صعقۃ عاد وثمود۔ اذ جاءتھم	
۰	۰	۰	الرسل من بین ایدیھم ومن خلفھم	
۰	۰	۰	الا تعبدوا الا اللہ قالوا لو شاء	
۰	۰	۰	ربنا لانزل ملئکۃ فانا بما ارسلتم	
۰	۰	۰	بہ کٰفرون۔ فاما عاد فاستکبروا	
۰	۰	۰	فی الارض بغیر الحق وقالوا من	
۰	۰	۰	اشد منا قوۃ اولم یروا ان اللہ	
۰	۰	۰	الذی خلقھم ھو اشد منھم قوۃ	
۰	۰	۰	وکانوا باٰیٰتنا یجحدون۔ فارسلنا	
۰	۰	۰	علیھم ریحا صرصرا فی ایام نحسٰت	
۰	۰	۰	لنذیقھم عذاب الخزی فی الحیوۃ	
۰	۰	۰	الدنیا ولعذاب الاٰخرۃ اخزی وھم	
۰	۰	۰	لا ینصرون۔ واما ثمود فھدینٰھم	
۰	۰	۰	فاستحبوا العمی علی الھدی فاخذتھم	
۰	۰	۰	صعقۃ العذاب الھون بما کانوا	
۰	۰	۰	یکسبون۔ ونجینا الذین اٰمنوا	
۰	۰	۰	وکانوا یتقون۔ ویوم یحشر اعدآء	
۰	۰	۰	اللہ الی النار فھم یوزعون۔ حتی	
۰	۰	۰	اذا ما جاءوھا شھد علیھم سمعھم	
۰	۰	۰	وابصٰرھم وجلودھم بما کانوا	
۰	۰	۰	یعملون۔ وقالوا لجلودھم لم شھدتم	
۰	۰	۰	علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق	
۰	۰	۰	کل شیء وھو خلقکم اول مرۃ والیہ	
۰	۰	۰	ترجعون۔ وما کنتم تستترون ان	
۰	۰	۰	یشھد علیکم سمعکم ولا ابصٰرکم	
۰	۰	۰	ولا جلودکم ولکن ظننتم ان اللہ	
۰	۰	۰	لا یعلم کثیرا مما تعملون۔ وذلکم	
۰	۰	۰	ظنکم الذی ظننتم بربکم ارداکم	
۰	۰	۰	فاصبحتم من الخسرین۔ فان یصبروا	
۰	۰	۰	فالنار مثوی لھم وان یستعتبوا	
۰	۰	۰	فما ھم من المعتبین۔ وقیضنا لھم	
۰	۰	۰	قرنآء فزینوا لھم ما بین ایدیھم	
۰	۰	۰	وما خلفھم وحق علیھم القول فی	
۰	۰	۰	امم قد خلت من قبلھم من الجن	
۰	۰	۰	والانس انھم کانوا خسرین۔ وقال	
۰	۰	۰	الذین کفروا لا تسمعوا لھذا القراٰن	
۰	۰	۰	والغوا فیہ لعلکم تغلبون۔ فلنذیقن	
۰	۰	۰	الذین کفروا عذابا شدیدا ولنجزینھم	
۰	۰	۰	اسوا الذی کانوا یعملون۔ ذلک	
۰	۰	۰	جزآء اعدآء اللہ النار لھم فیھا	
۰	۰	۰	دار الخلد جزآء بما کانوا باٰیٰتنا	
۰	۰	۰	یجحدون۔ وقال الذین کفروا ربنا	
۰	۰	۰	ارنا الذین اضلنا من الجن والانس	
۰	۰	۰	نجعلھما تحت اقدامنا لیکونا من	
۰	۰	۰	الاسفلین۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ	
۰	۰	۰	ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ	
۰	۰	۰	الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا	
۰	۰	۰	بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ نحن	
۰	۰	۰	اولیؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی	
۰	۰	۰	الاٰخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم	
۰	۰	۰	ولکم فیھا ما تدعون۔ نزلا من	
۰	۰	۰	غفور رحیم۔ ومن احسن قولا ممن	
۰	۰	۰	دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال	
۰	۰	۰	انی من المسلمین۔ ولا تستوی	
۰	۰	۰	الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی	
۰	۰	۰	ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ	
۰	۰	۰	عداوۃ کانہ ولی حمیم۔ وما یلقٰھا	
۰	۰	۰	الا الذین صبروا وما یلقٰھا الا	
۰	۰	۰	ذو حظ عظیم۔ وامآ ینزغنک من	
۰	۰	۰	الشیطٰن نزغ فاستعذ باللہ انہ ھو	
۰	۰	۰	السمیع العلیم۔ ومن اٰیٰتہ الیل	
۰	۰	۰	والنھار والشمس والقمر لا تسجدوا	
۰	۰	۰	للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی	
۰	۰	۰	خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون۔ فان	
۰	۰	۰	استکبروا فالذین عند ربک یسبحون	
۰	۰	۰	لہ بالیل والنھار وھم لا یسئمون۔	
۰	۰	۰	ومن اٰیٰتہ انک تری الارض خشعۃ	
۰	۰	۰	فاذا انزلنا علیھا الماء اھتزت	
۰	۰	۰	وربت ان الذی احیاھا لمحی الموتی	
۰	۰	۰	انہ علی کل شیء قدیر۔ ان الذین	
۰	۰	۰	یلحدون فی اٰیٰتنا لا یخفون علینا	
۰	۰	۰	افمن یلقی فی النار خیر ام من	
۰	۰	۰	یاتی اٰمنا یوم القیٰمۃ اعملوا ما	
۰	۰	۰	شئتم انہ بما تعملون بصیر۔ ان	
۰	۰	۰	الذین کفروا بالذکر لما جاءھم	
۰	۰	۰	وانہ لکتٰب عزیز۔ لا یاتیہ الباطل	
۰	۰	۰	من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل	
۰	۰	۰	من حکیم حمید۔ ما یقال لک الا ما	
۰	۰	۰	قد قیل للرسل من قبلک ان ربک	
۰	۰	۰	لذو مغفرۃ وذو عقاب الیم۔ ولو	
۰	۰	۰	جعلنہ قراٰنا اعجمیا لقالوا لولا	
۰	۰	۰	فصلت اٰیٰتہ ءاعجمی وعربی قل ھو	
۰	۰	۰	للذین اٰمنوا ھدی وشفآء والذین	
۰	۰	۰	لا یؤمنون فی اٰذانھم وقر وھو	
۰	۰	۰	علیھم عمی اولٰئک ینادون من	
۰	۰	۰	مکان بعید۔ ولقد اٰتینا موسی	
۰	۰	۰	الکتٰب فاختلف فیہ ولولا کلمۃ	
۰	۰	۰	سبقت من ربک لقضی بینھم وانھم	
۰	۰	۰	لفی شک منہ مریب۔ من عمل	
۰	۰	۰	صالحا فلنفسہ ومن اسآء فعلیھا	
۰	۰	۰	وما ربک بظلم للعبید۔ الیہ یرد	
۰	۰	۰	علم الساعۃ وما تخرج من ثمرٰت	
۰	۰	۰	من اکمامھا وما تحمل من انثی ولا	
۰	۰	۰	تضع الا بعلمہ ویوم ینادیھم این	
۰	۰	۰	شرکآءی قالوا اذنٰک ما منا من	
۰	۰	۰	شھید۔ وضل عنھم ما کانوا یدعون	
۰	۰	۰	من قبل وظنوا ما لھم من محیص۔	
۰	۰	۰	لا یسئم الانسان من دعآء الخیر	
۰	۰	۰	وان مسہ الشر فیؤس قنوط۔ ولئن	
۰	۰	۰	اذقنٰہ رحمۃ منا من بعد ضرآء	
۰	۰	۰	مستہ لیقولن ھذا لی وما اظن	
۰	۰	۰	الساعۃ قائمۃ ولئن رجعت الی	
۰	۰	۰	ربی ان لی عندہ للحسنی فلننبئن	
۰	۰	۰	الذین کفروا بما عملوا ولنذیقنھم	
۰	۰	۰	من عذاب غلیظ۔ واذا انعمنا علی	
۰	۰	۰	الانسان اعرض ونای بجانبہ واذا	
۰	۰	۰	مسہ الشر فذو دعآء عریض۔ قل	
۰	۰	۰	ارءیتم ان کان من عند اللہ ثم	
۰	۰	۰	کفرتم بہ من اضل ممن ھو فی	
۰	۰	۰	شقاق بعید۔ سنریھم اٰیٰتنا فی	
۰	۰	۰	الاٰفاق وفی انفسھم حتی یتبین	
۰	۰	۰	لھم انہ الحق اولم یکف بربک	
۰	۰	۰	انہ علی کل شیء شھید۔ الا انھم	
۰	۰	۰	فی مریۃ من لقآء ربھم الا انہ	
۰	۰	۰	بکل شیء محیط۔	
۴۲	۰	۲	حٰمٓ۔ عسٓقٓ۔ کذلک یوحی الیک	
۰	۰	۰	والی الذ

۲۶	ق	۳	فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيدِ	اور قرآن سے انکو نصیحت کر جو میرے وعدہ (عذاب) سے ڈرتے ہیں
۲۷	القمر	۱	وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ	اور ہم نے تو قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے کوئی ہے جو سوچے
۲۸	الرحمن	۱	الرَّحْمَٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ	بڑی رحم والے (خدا) نے قرآن (محمد) کو سکھلایا۔
۲۹	الواقعہ	۳	إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ	یہ قرآن عزت والا ہے جو چھپی ہوئی (یا محفوظ) کتاب میں لکھا ہوا ہے
			لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ تَنْزِيلٌ مِنْ	اسکو وہی چھوتے ہیں جو پاک ہیں سارے جہان کے مالک کی
			رَبِّ الْعَالَمِينَ	طرف سے اترا ہے
۵۹	الحشر	۳	لَوْ أَنْزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ	(اے پیغمبر) اگر ہم اس قرآن کو ایک پہاڑ پر اتارتے (اور) تو دیکھتا وہ
			خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ	پہاڑ بہت سخت ہوتا ہے تو دیکھتا وہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے جھک
			الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ	رہا ہے پھٹ رہا ہے اور ہم یہ مثالیں لوگوں سے اس لیے
			يَتَفَكَّرُونَ	بیان کرتے ہیں کہ وہ سوچیں (اور سمجھیں)
۶۸	القلم	۲	وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ	حالانکہ قرآن سارے جہان کے لیے نصیحت ہے
۶۹	الحاقۃ	۲	إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ	بیشک یہ قرآن عزت والے فرشتے کا لایا ہوا ہے اور وہ شاعر کا کلام
			شَاعِرٍ قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ وَلَا بِقَوْلِ	نہیں ہے تم بہت کم یقین کرتے ہو اور نہ کاہن (نجومی) کا کلام ہے
			كَاهِنٍ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ تَنْزِيلٌ مِنْ	تم بہت کم غور کرتے ہو سارے جہان کے مالک کا اتارا ہوا ہے اور اگر
			رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ	پیغمبر (محمد) کوئی بات ہمپر بنا لیتا (جو جھوٹ بنا لیتا) تو ہم (گنہگاروں
			الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ	کی طرح) اسکا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے اور اسکی شاہ رگ کاٹ ڈالتے پھر
			لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ فَمَا مِنْكُمْ	تم میں سے کوئی بھی اس کی طرف سے آڑے نہ آتا اور بے
			مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ وَإِنَّهُ	شک یہ قرآن پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے اور ہم جانتے
			لَتَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ	ہیں کہ تم میں بعض لوگ اس کو جھٹلائے ہیں اور بے شک یہ
			مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى	قرآن کافروں کو قیامت میں، افسوس دلائے گا اور بیشک
			الْكَافِرِينَ وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ	قرآن پورا الیقینی ہے
۷۲	الجن	۱	إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ	ہمنے ایک عجب قرآن سنا جو سیدھا رستہ بتلاتا ہے
۷۳	المزمل	۱	وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا إِنَّا سَنُلْقِي	اور قرآن کو ٹھیر ٹھیر کر اچھی طرح پڑھا کر کیونکہ ہم تجھ پر
			عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا	ایک بھاری کلام (قرآن) اتارینگے

ف ۱ اور ہم کو بھی ان لوگوں میں سے کر ۱۲ ..... ف ۲ یعنی ان کافروں کو

۲۹	المزمل	۱۹	إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ
			إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝
"	المدثر	۲	لِيُنْذِرَ ۙ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝
"	القيمه	۱۶	لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝
		۱۷	إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَإِذَا
		۱۸	قَرَأْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا
		۱۹	بَيَانَهٗ ۝
"	الدهر	۳	إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۝
"	"	۲۹	إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ
			إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝
۳۰	عبس	۱۱	كَلَّآ إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ
		۱۲	ذَكَرَهٗ ۝ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوْعَةٍ
		۱۳	مُّطَهَّرَةٍ ۝ بِأَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍ
		۱۶	بَرَرَةٍ ۝
"	التكوير	۱۹	إِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ ذِيْ قُوَّةٍ
		۲۰	عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ مُّطَاعٍ
		۲۱	ثَمَّ أَمِيْنٍ ۝
"	"	۲۲	وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيْمٍ ۝ فَأَيْنَ تَذْهَبُوْنَ
		۲۷	إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ لِمَنْ شَآءَ
		۲۸	مِنْكُمْ أَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝
۳۱	الانشقاق	۲۱	وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝
"	البروج	۲۱	بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝
"	الطارق	۱۳	إِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝
"	الاعلى	۶	سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝ إِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۝

یہ آیتیں نصیحت کی ہیں ہر جسکا جی چاہے اپنے مالک
کی طرف رستہ چلے ۱۲

سنیں نہیں قرآن یہ کہ ہر ایک نصیحت ہر جگہ کی ہے اسکو جہاں زیادہ
(اے پیغمبر قرآن اتارتے وقت) اسکو جلدی سے لینے کے لیے اپنی زبان
نہ ہلایا کر (تیرے دل میں) اسکا جما دینا اور اسکا پڑھا دینا ہمارا کام
ہے پھر جب ہم (فرشتے کے ذریعہ سے تجھکو) پڑھ سنا چکیں اسکو پڑھ چکنے کے بعد
تو پڑھا کر پھر اس (میں جو مشکل پڑے اس) کا کھولدینا بھی ہمارا کام ہے
(اے پیغمبر) ہمنے تجھ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کرکے اتارا ۱۲
یہ باتیں نصیحت ہیں ہر جسکا جی چاہے اپنے مالک تک پہونچنے کا
رستہ کرلے (توحید اور اسلام قبول کرے)
سن لے قرآن تو ایک (عام) نصیحت ہے جسکا جی چاہے اس
سے نصیحت لے عزت والے ورقوں میں لکھا ہوا عمدہ جگہوں میں
جگہ رکھے ہوئے ہیں پاک صاف ہیں لکھنے والے فرشتوں
کے ہاتھوں میں جو عزت دار تابعدار ہیں ۱۲
بیشک یہ قرآن عزت والے زور والے پیغمبر کا پہونچایا ہوا ہے
تخت والے خداوند کے پاس اسکا بڑا درجہ ہے وہاں اسکی
بات مانی جاتی ہے۔ امانت دار ہے
اور قرآن شیطان مردود کا کلام نہیں ہے تم لوگ کدھر (بیکار) جا
رہے ہو (تمہارا کیا خیال ہے) یہ قرآن تو سارے جہان کیلئے نصیحت
ہے (مگر) اسی کیلئے (نصیحت) ہے جو تم میں سے سیدھی رستہ پر چلنا چاہے
اور جب انکے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے
قرآن کچھ معمولی کلام نہیں ہے بلکہ بڑی بزرگی والا ہے لوح محفوظ میں لکھا ہوا
بیشک قرآن ایک فیصلہ کرنیوالا کلام ہے اور وہ کچھ ہنسی دل لگی نہیں ہے
(اے پیغمبر) ہم تجھکو جلد قرآن پڑھا دینگے پھر تو نہیں بھولیگا مگر جو اللہ چاہے

ف ۱ تو جو چاہے اختیار کرے یہ رستہ سکو بہشت تک پہونچا دیگا ۱۲ ف ۲ یعنی ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ ملیگا کہ بہشت میں ہمیشہ رہے گا یا دوزخ میں ہمیشہ جلے گا ۱۲ ف ۳ یعنی قرآن اور وہ لانیوالے فرشتے کہ کہیں ہی بھول نہ جائے اسوقت اللہ نے یہ بتا دیا کہ اسکے بعد سے آپ بھول نہ کرینگے پھر جو کچھ بھولے تو یہ بھی اللہ ہی کی طرف سے ہوا ۱۲ ف ۴ یعنی ہر ایک کو اسکی طاقت کے موافق حکم دیتے ہیں ۱۲ ف ۵ یعنی ہر ایک کو اسکی طاقت کے موافق حکم دیتے ہیں ۱۲ ف ۶ یعنی ہر ایک کو اسکی طاقت کے موافق حکم دیتے ہیں ۱۲ ف

۳	القصص	۲	إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ	بیشک ہم نے تم پر آسمان سے یہ کتاب بھیجی ہے
۴	النبأ	۱	رَسُولًا مِّنَ الَّذِينَ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِ اللَّهِ	اللہ تعالیٰ کا رسول جو پاکیزہ اور مقدس ہے جو پڑھ کر سناوے ان کو
			فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ	جس میں لکھی ہوئی ہیں
۵	الانعام	۳	وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم	اور یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر اتارا گیا ہے اس لئے کہ
			بِهِ وَمَن بَلَغَ	تم کو اور جن لوگوں کو یہ قرآن پہنچے ڈر سناؤں

كَالْأَخْلَاقِ وَالْأَوَامِرِ وَالنَّوَاهِي وَذِكْرِ لُقْمَانَ

باب ۳۳ اخلاق اور اوامر اور نواہی کا بیان اور حضرت لقمان علیہ السلام کا ذکر

۱	البقرة	۴۴	أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ	تم لوگوں کو تو کہتے ہو نیکی کرو اور اپنی خبر ہی نہیں لیتے
			أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ	اور کتاب پڑھتے ہو (توریت شریف) کیا تم کو عقل
			أَفَلَا تَعْقِلُونَ	نہیں ہے
۳	آل عمران	۱۵۹	فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ	(اے پیغمبر) یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی ہے کہ تو ان پر (یعنی
			كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا	مسلمانوں پر) نرم دل ہے اگر کہیں تند اور سخت دل ہوتا تو
			مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ	تیرے گرد ایک نہ لگتا سو تیرے پاس سے تتر بتر ہو جاتے
			اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ	اب ان کا قصور معاف کر دے اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر
			فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ	اور شامل مشورہ ان کو رکھ پھر جب تو ایک بات کا پکا ارادہ کر لے تو اللہ پر
			يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ	بھروسا کر بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت رکھتا ہے جو اس پر
			فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن	بھروسا کرتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکتا اور
			ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ وَعَلَى	اگر وہ تم کو چھوڑ دے تو پھر اور کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کرے
			اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ	اور مسلمانوں کو چاہیے اللہ ہی پر بھروسا رکھیں
۱۰			وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا	اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ مال دیا ہے اللہ

			اللہ تمہیں تمہارے خیال میں جھوٹا نہیں ٹھہراتا لیکن	ایسی بخیلی کرنا اور فرض نہ ادا کرنا اللہ کو بھی بخیلی کو، اپنے حق میں
			بل هو خير لكم سيطوقون ما بخلوا	بہتر نہ سمجھیں بلکہ وبال ہے جس مال میں تم نے بخیلی کی ہے وہی قیامت
			به يوم القيمة ولله ميراث السموت	کے دن ان کے گلے کا طوق ہوجائیگا اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے
			والارض والله بما تعملون خبير	اور اسی کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے
۴	آل عمران	۱۸۸	لا تحسبن الذين يفرحون بما اتوا	جو لوگ اپنے کیے پر پھول جاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ انکی
			ويحبون ان يحمدوا بما لم يفعلوا	تعریف ہو انکو نہ سمجھنا ہرگز نہ سمجھنا کہ عذاب سے بچ جائینگے اور
			فلا تحسبنهم بمفازة من العذاب ولهم عذاب اليم	انکو دکھ کا عذاب ہوگا ۔
۴	النساء	۳	ولا تعضلوهن لتذهبوا ببعض ما	۵ اور ان کو تکلیف مت دو اس نیت سے کہ جو تم نے ان کو دیا
			اتيتموهن الا ان يأتين بفاحشة	ہے اس میں سے کچھ اڑا لو مگر جبکہ وہ کھلی بدکاری کریں اور
			مبينة وعاشروهن بالمعروف	عورتوں سے اچھی نگہداشت کرو۔ پھر اگر وہ تم کو نہ بھائیں تو ایسا
			فان كرهتموهن فعسى ان تكرهوا	ہوسکتا ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالی اس میں
			شيئا ويجعل الله فيه خيرا كثيرا ۔	بہت برکت دے ۔
۵	۶	۳۶	وبذي القربى واليتمى والمسكين والجار	۶ اور ناتے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور نزدیک ہمسایہ اور
			ذي القربى والجار الجنب والصاحب بالجنب	غیر ہمسایہ اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر اور لونڈی غلام سے
			وابن السبيل وما ملكت ايمانكم ان الله	بے شک اللہ تعالے ان لوگوں کو نہیں چاہتا جو اترانے
			لا يحب من كان مختالا فخورا ۔ الذين	بڑھارتے ہیں ۔ آپ بخیلی کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخیلی
			يبخلون ويامرون الناس بالبخل ويكتمون	سکھاتے ہیں اور جو اللہ تعالے نے ان کو اپنے فضل سے
			ما اتىهم الله من فضله واعتدنا للكفرين	دیا اسکو چھپاتے ہیں اور ہمنے ایسے ناشکروں کے لیے ذلت
			عذابا مهينا ۔	کا عذاب تیار کیا ہے
۵	۷	۵۸	ان الله يامركم ان تؤدوا الامنت الى اهلها	(مسلمانو) اللہ تمکو حکم کرتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہونچاؤ ۔
۵	۷	۸۶	واذا حييتم بتحية فحيوا باحسن منها	اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم (اسکو جواب میں) اس سے
			او ردوها ان الله كان على كل شئ	اچھا سلام کرو یا اتنا ہی کرو بے شک اللہ تعالے ہر چیز کا حساب
			حسيبا ۔	لینے والا ہے ۔
۵	۷	۱۰۷	ولا تجادل عن الذين يختانون انفسهم	اور جو لوگ اپنی نفسوں سے آپ دغا دے رہے ہیں ان کی طرف

ف ۱ یعنی جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے کچھ دیا ہے اور وہ اس میں بخیلی کرتے ہیں تو مت سمجھیں کہ یہ انکے حق میں اچھی ہے بلکہ یہی بخیلی انکے گلے کا طوق ہوگی ۔ ف ۲ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۳ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۴ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۵ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۶ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۷ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۸ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۹ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۰ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۱ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۲ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۳ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۴ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۵ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۶ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۷ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۸ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۹ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۲۰ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۲۱ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۲۲ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۲۳ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۲۴ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۲۵ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۲۶ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۲۷ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۲۸ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۲۹ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۳۰ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۳۱ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۳۲ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۳۳ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۳۴ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۳۵ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۳۶ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۳۷ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۳۸ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۳۹ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۴۰ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۴۱ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۴۲ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۴۳ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۴۴ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۴۵ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۴۶ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۴۷ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۴۸ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۴۹ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۵۰ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۵۱ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۵۲ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۵۳ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۵۴ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۵۵ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۵۶ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۵۷ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۵۸ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۵۹ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۶۰ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۶۱ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۶۲ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۶۳ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۶۴ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۶۵ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۶۶ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۶۷ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۶۸ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۶۹ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۷۰ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۷۱ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۷۲ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۷۳ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۷۴ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۷۵ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۷۶ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۷۷ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۷۸ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۷۹ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۸۰ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۸۱ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۸۲ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۸۳ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۸۴ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۸۵ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۸۶ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۸۷ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۸۸ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۸۹ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۹۰ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۹۱ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۹۲ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۹۳ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۹۴ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۹۵ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۹۶ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۹۷ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۹۸ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۹۹ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۰۰ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۰۱ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۰۲ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۰۳ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۰۴ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۰۵ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۰۶ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۰۷ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۰۸ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۰۹ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۱۰ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۱۱ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۱۲ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۱۳ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۱۴ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۱۵ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۱۶ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۱۷ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۱۸ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۱۹ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۲۰ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۲۱ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۲۲ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۲۳ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۲۴ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۲۵ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۲۶ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۲۷ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۲۸ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۲۹ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۳۰ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۳۱ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۳۲ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ پیسہ کے ٹکڑے بنا کر انکے گلے میں لٹکا دیئے جائینگے ۔ ف ۱۳۳ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں وہ سب روپیہ

			إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ۝	سے منت جھگڑ کیونکہ اللہ تعالیٰ خیانت پیشہ گناہگار کو پسند نہیں کرتا
			يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ	لوگوں سے (اپنی چوری) چھپاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے
			مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا	نہیں چھپاتے اور جب وہ رات کو ایسی تجویز کرتے ہیں جس
			لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا	سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ
			يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ۝ هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ	رہتا ہے اور وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ کے علم میں ہے سنو جی تم
			جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ	لوگوں نے دنیا کی چند روزہ زندگی میں تو انکی طرف ہو کر جھگڑا کر
			فَمَنْ يُجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ	لیا اب (یہ تو کہو) قیامت کے دن انکی طرف سے اللہ سے کون
			أَمْ مَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ۝	جھگڑا کریگا یا کون انکا وکیل بنے گا
۵	النساء	۱۷	لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ	اکثر انکے صلاح و مشورہ میں بھلائی نہیں ہوتی مگر وہ صلاح جو خیرات
			أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ	دینے یا اچھے کام کرنے یا لوگوں میں ملاپ کرنیکے لیے کیجائے (وہ بے
			بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ	شک اچھی ہے) اور جو کوئی خدا کی رضامندی حاصل کرنیکے لیے ایسا
			مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝	کرے (نہ ناموری کے واسطے) تو ہم اسکو بڑا ثواب دیں گے۔
۶	۷	۲۱	لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ	اللہ تعالیٰ بری بات پکار کر کہنا پسند نہیں کرتا مگر جس پر ظلم ہوا ہو (اور اسے
			إِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ۝	(مظلوم کی دعا) سنتا ہے اور (ظالم نے جو کیا وہ) جانتا ہے
۷	الأنعام	۶	وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ	اور جو لوگ اپنے مالک کو صبح اور شام پکارتے ہیں انکو
			بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۚ مَا	مت چاہتے ہیں ان کو (اپنے پاس سے) مت نکال (جو کافر
			عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا	کہتے ہیں) تجھ کو ان کا حساب دینا نہیں نہ تیرا حساب ان کو
			مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ	دینا ہے اگر تو ان کو نکالے گا تو بے انصافوں میں شریک
			فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝	ہوگا
۸		۱۹	وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۝	اور ماں باپ سے بھلائی کرو
۹		۲۰	وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا	اور بے شرمی کی باتیں (جیسے زنا لواطت وغیرہ) کھلی ہوں
			وَمَا بَطَنَ ۝	یا چھپی انکے پاس نہ پھٹکو
۱۰		۲۲	وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۝	اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو گو (جسکا) مطلب والے کا مقدمہ
			وَبِعَهْدِ اللّٰهِ أَوْفُوا ۝	ہو اور اللہ کا قول پورا کرو

ف ۱ یعنی خیر نہیں کرتے لوگوں سے باتیں بہتے ہوئے جو کوئی قسم کھائے اللہ کے بے قصور پر چوری لگانے کی یا کوئی بات بری کہتا سنتا ہے پھر اس کو پھیر کر کہاں جا دیتے ہو ف ۲ یعنی جو کوئی برائی کرے یا اپنے اوپر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش مانگے اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے ف ۳ یعنی جو کوئی کسی کو کچھ دے یا بھلائی کرے یا لوگوں میں صلح کرا دے اور یہ کام کرے اللہ کی رضا کے واسطے پھر کسی سے کچھ نہ چاہے ف ۴ یعنی جو کوئی اللہ کے رسول سے جھگڑے پیچھے اس کے کہ اس پر سچی راہ کھل چکی اور مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ چلے ہم اس کو پھیر دیں گے جدھر وہ پھرا ہے اور ڈالیں گے اس کو دوزخ میں اور بری جگہ پہنچنا ہے ف ۵ یعنی جو کوئی شرک کرے اللہ کے ساتھ تو بہک کر جا پڑا بڑی گمراہی میں ف ۶ یعنی جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں عورتوں کو یا بتوں کو ف ۷ یعنی شیطان کو ف ۸ یعنی شیطان نے کہا کہ میں ضرور لوں گا تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ ف ۹ یعنی ان کو راہ سے بہکاؤں گا اور ان کو جھوٹی آرزوئیں دلاؤں گا ف ۱۰ یعنی ان کو حکم دوں گا تو وہ جانور کاٹیں گے کان اور بدلیں گے اللہ کی بنائی صورت ف ۱۱ یعنی شیطان نے کہا کہ میں ضرور ان کو بہکاؤں گا اور ان کو جھوٹی آرزوئیں دلاؤں گا اور ان کو حکم دوں گا تو وہ جانور کاٹیں گے کان اور بدلیں گے اللہ کی بنائی صورت ف ۱۲ یعنی جو کوئی شیطان کو دوست بنائے اللہ کو چھوڑ کر وہ صریح نقصان میں پڑا ف ۱۳ یعنی شیطان ان سے وعدے کرتا ہے اور ان کو جھوٹی آرزوئیں دلاتا ہے ف ۱۴ یعنی شیطان کے وعدے سراسر دھوکا ہیں ف ۱۵ یعنی ان کا ٹھکانا دوزخ ہے وہاں سے بھاگنے کی راہ نہ پائیں گے ف ۱۶ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ہم ان کو داخل کریں گے بہشت میں جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے اس میں ہمیشہ کا وعدہ ہے اللہ کا اور اللہ سے کس کی بات سچی ہے ف ۱۷ یعنی یہ بات تمہاری آرزو پر موقوف نہیں اور نہ اہل کتاب کی آرزو پر موقوف ہے جو کوئی برا کام کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور نہ پائے گا اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ مددگار ف ۱۸ یعنی جو کوئی نیک کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو ایمان پر اچھے رہے یہ نیکی دونوں جہان میں اچھے رہنے کی ہے اور آخرت کی بہت اچھی ہے اور اپنے مسلمانوں کو جانا اور دین میں ان سے بہتر کون ہے جو اللہ کے آگے گردن جھکا دے اور آپ بھی نیکوکار ہو اور ابراہیم کا دین قبول کرے جو ایک طرف کا ہو رہا تھا اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست بنایا ہے ف ۱۹ یعنی اللہ کا ہے سب کچھ جو آسمان میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ سب کچھ گھیرے ہوئے ہے ف ۲۰ یعنی عورتوں کے حق میں تم سے حکم پوچھتے ہیں کہہ دو اللہ تم کو حکم دیتا ہے ان کے حق میں اور جو حکم تم کو پہلے سنایا گیا ہے کتاب میں یتیم لڑکیوں کے حق میں جن کو تم نہیں دیتے جو ان کا مقرر حق ہے اور رغبت کرتے ہو کہ ان سے نکاح کر لو اور کمزور لڑکوں کے حق میں اور اس کے حکم ہوا ہے کہ یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو اور جو بھلائی تم کرو گے اللہ کو اس کی خبر ہے ف ۲۱ یعنی اگر عورت کو اندیشہ ہو اپنے خاوند کی بدخوئی یا بے پروائی کا تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں کچھ صلح کر لیں اور صلح بہتر ہے اور طبیعتوں میں بخل رکھا گیا ہے اور اگر تم نیکی کرو اور پرہیزگاری کرو تو اللہ کو خبر ہے تمہارے کام کی ف ۲۲ یعنی تم سے ہو نہیں سکتا کہ عورتوں میں برابر انصاف رکھو اگرچہ تم چاہو سو ایک ہی طرف کو نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو بیچ میں لٹکتی چھوڑ دو اور اگر تم صلح رکھو اور پرہیزگاری کرو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف ۲۳ یعنی اگر میاں بی بی جدا ہو جائیں تو اللہ سب کو غنی کر دے گا اپنی وسعت سے اور اللہ کی سلطنت بڑی ہے اور حکمت والی ہے ف ۲۴ یعنی تاکید کر دی ہے ہم نے ان کو جنہیں کتاب دی تھی پہلے تم کو اور اب تم کو کہ ڈرتے رہو اللہ سے اور اگر تم ناشکری کرو تو اللہ کا کچھ نہیں بگڑتا اللہ کی سلطنت میں جو کچھ ہے آسمان میں اور زمین میں اللہ کو سب خبر ہے اور سب تعریف اللہ کو ہے اور اللہ کی سلطنت میں جو کچھ ہے آسمان میں اور زمین میں اللہ کو سب خبر ہے اور سب تعریف اللہ کو ہے اور اللہ کی سلطنت میں جو کچھ ہے آسمان میں اور زمین میں اللہ کو سب خبر ہے اور سب تعریف اللہ کو ہے

۹	الاعراف	۲۴	خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝	۱۲ (اے پیغمبر) درگذر اپنا طریق کرتے اور اچھی بات کا حکم کر اور جاہلوں سے الگ ہو جا ۱۲
۱۱	التوبہ	۱۱۹	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۝	۱۲ (مسلمانو) اللہ (سبحانہ و تعالے) سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو ۱۲
۵	النساء	۴۰	كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ	۱۲ انصاف پر قائم رہو خدا سے ڈر کر گواہی دو (یعنی سچی بات کہو) اگرچہ خود تمہاری یا ماں باپ یا عزیزوں کے خلاف ہو ۱۲
۱۲	هود	۱۰	وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝	۱۲ اور (اے پیغمبر) صبر کر کیونکہ اللہ نیکوں کا (نمازیوں کا) بدلہ برباد نہیں کرتا ۱۲
۱۴	النحل	۱۶	وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ۖ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ ۝	۱۲ اور اگر بدلہ لو تو اتنا ہی جتنا تم کو نقصان پہونچایا ہے اور جو تم (لوگوں کی ایذا پر) صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے لیے (بدلہ لینے سے) بہتر ہے۔
۱۵	بنی اسرائیل	۳	وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ۝	۱۲ اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے (یعنی تیری زندگی میں) ان میں سے ایک (ماں یا باپ) یا دونوں بڑھاپے تک پہونچ جائیں تو ان سے ہوں تک نہ کرنا اور نہ جھڑکنا اور نرمی سے ان سے بات کرنا (ادب سے) اور مہربانی سے اپنی عاجزی کا بازو انکے لیے جھکا دے اور دعا کر مالک میرے انپر رحم کر جیسے ان دونوں نے (مجھ پر رحم کر کے) بچپنے میں مجھ کو پالا ۱۲
"	"	"	وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝ وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ۝ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا	۱۲ اور اے پیغمبر) رشتے والے کا حق ادا کر اور مسکین کا اور مسافر کا اور بیجا مت اڑا (مال) بیجا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں (شیطان کے دوست اور اسکے تابع ہیں) اور شیطان اپنے مالک کا ناشکرا ہے اور اگر تو ان (غریبوں ناطے والوں اور مسکین اور مسافروں کی) اپنے مالک کے فضل کے انتظار میں جسکی تجھے امید ہو خبر نہ لے سکے تو (خیر) بات تو ان سے نرمی سے کر اور اپنا ہاتھ اتنا سکیڑ بھی نہیں کہ گردن میں باندھ دے (ایک پیسہ خرچ نہ کرے) اور نہ اتنا پھیلا دے بالکل پھیلا مار کہ جو کچھ تیرے پاس ہے سب اڑا دے

(یعنی حتی الوسع لوگوں کے قصور سے چشم پوشی کرے اور زیادہ کاوش اور کاوہد پر معاف کی مت کرے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو لوگ خوشی سے خیرات میں دین وہ لے لے تو یہ حکم اس وقت کا ہوگا جب زکوٰۃ فرض نہیں ہوئی تھی حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے پوچھا اسکا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا یہ کہ جو کوئی تجھ پر ظلم کرے تو اسکو معاف کرے اور جو کوئی تجھ سے روکھائی سے پیش آئے تو اس کو نرمی سے اور جو تجھ سے (دوستی یا ناطہ) کاٹے تو اس سے جوڑ ۱۲ (یعنی اگر کوئی بات نہ مانیں اور بیجا ہٹ کریں تو ان سے جھگڑا مت کر خاموش ہو جا بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے کہتے ہیں جب آنحضرت نے احد کے دن حمزہؓ اپنے چچا کی نعش کو دیکھا تو فرمایا کہ میں ان مشرکوں کے ستر مقتولوں سے مثلہ کرونگا (یعنی انکے ناک کان کترونگا اسوقت حضرت جبرئیل یہ آیت لیکر آئے ۱۲ (یعنی حضرتؐ اور آپکے اصحاب کے ساتھ بعضوں نے کہا ابوبکر صدیقؓ اور عمرؓ کے ساتھ ابن عباس نے کہا علی ابن ابیطالبؓ کے ساتھ ۱۲ (خود اپنے خلاف گواہی دو یا جسکے حق کا اقرار کرے انکار نہ کرے نہ چھپائے ۱۲ (یعنی انکی نیکی کا اجر ضرور دیگا ۱۲ (بدلہ لینے میں زیادتی نہ کرو یہ آیت اسوقت اتری جب آنحضرتؐ نے قسم کھائی کہ احد میں اپنے چچا حمزہؓ کو دیکھا مشرکوں نے انکا ناک کان کاٹ ڈالے تو آپنے فرمایا اگر میں مشرکوں پر غالب ہوا تو انکے ستر آدمیوں کے ناک کان کاٹونگا جسکا یہ سبب ہوا کہ یہ سورت مکی ہے مگر یہ تین سورتیں اتریں گو یہ آیت وہ ہے جو مدنی سورتوں میں اتری گو اسکا حکم عام ہے ہر حق اور مطالبہ میں صاحب حق کو ضرور ہے کہ اپنے حق سے زیادہ نہ لیوے ورنہ ظلم ہوگا ۱۲ (ماں باپ خواہ بوڑھے ہوں یا جوان ہوں ہر حال میں انکا ادب کرنا ان سے نرمی سے بات کرنا واجب ہے اور مطالبہ میں صاحب حق کو ضرور ہے کہ اپنے حق سے زیادہ نہ لیوے ورنہ ظلم ہوگا ۱۲ (ماں باپ خواہ بوڑھے ہوں یا جوان ہوں ہر حال میں انکا ادب کرنا ان سے نرمی سے بات کرنا واجب ہے اور مگر کرنا ان کا گناہ کبیرہ ہے اس آیت میں جو بڑھاپے کی قید لگائی اس کا یہ قصہ ہے کہ بوڑھے ماں باپ کی اولاد کو پیشاب پاخانہ نہیں چھوتا اسلئے خود یا کسی اور ذریعہ سے ہو جاویں تو انکو برا نہ کہے کوئی سے بے فکری نہ کرے ۱۲ (مال بیجا اڑانے کا یہ ہے کہ سید ابن جبیر نے کہا اپنے مال میں جو کوئی ناحق خرچ کرے وہ بیجا اڑاتا ہے اگر کوئی شخص اپنا سارا مال حق میں خرچ کر ڈالے تو بیجا نہیں ۱۲ (یعنی جو کچھ تیرے پاس ہے سب اڑا دے

			مَحْسُوْرًا ۝	پھر تو جگ سے بُرا (یا) خالی ہاتھ ہو کر بیٹھ رہے
۱	البقرہ	۴۱	وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ	اور جو بنے (اب) اوتارا (یعنے قرآن) اس پر ایمان لاؤ وہ سچ بتاتا
		۵	وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا	ہے اس کتاب کو جو تمہارے پاس ہے (یعنے توریت کی تصدیق
			بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۠ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۝	کرتا ہے) اور تم اس کے پہلے منکر مت بنو اور میری آیتوں پر
			وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا	تھوڑا مول مت لو اور میرا ہی ڈر رکھو اور سچ کو جھوٹ کے ساتھ
			الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	گڈمڈ نہ کرو اور جان بوجھکر حق بات کو مت چھپاؤ
″	″	۱۰۴	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ	اے ایمان والو تم راعنا نہ کہو انظرنا کہا کرو اور بات مانو اور
			قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝	کافروں کو دکھ کی مار ہوگی۔
″	″	۱۵۲	فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا	تم میری یاد کرتے رہو میں تم کو یاد رکھوں گا اور میرا شکر
			تَكْفُرُوْنِ ۝	کرتے رہو ناشکری نہ کرو۔
″	″	۱۵۳	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ	اے ایمان والو (مصیبت کے وقت) صبر اور نماز سے مدد لو
			وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَا	بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جو لوگ
			تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ	اللہ کی راہ میں ماری جائیں انکو مردہ مت کہو بلکہ زندہ ہیں
			بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝	لیکن تم کو خبر نہیں
″	″	۱۶۸	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا	لوگو زمین میں جو چیزیں حلال پاکیزہ ہیں اُن کو کھاؤ
			طَيِّبًا ۡ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ	اور شیطان کی راہوں پر مت چلو وہ تمہارا کھلا
			اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝	دشمن ہے
″	″	۱۷۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ	مسلمانو جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں کھاؤ اور اگر
			مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ	تم خاص اللہ تعالیٰ کی بندگی کا دم بھرتے ہو تو اُسی کا
			اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝	شکر بجا لاؤ
″	″	۱۸۸	وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ	اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ نہ مال
			وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا	کا مقدمہ حاکموں تک اسلئے لے جاؤ کہ لوگوں کے مال
			مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	میں سے ایک حصہ تم جان بوجھ کر ناحق ہضم کر لو
″	″	۲۰۸	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ	(مسلمانو پوری مسلمانی میں آجاؤ (یا سب مسلمان مسلمان ملکر

فائدہ پہلے منکر مت بنو یعنی جب تم قرآن کا انکار کروگے تو تمہاری اولاد بھی تمہاری پیروی کریگی تو اُنکے کفر کا بھی وبال تم ہی پر پڑیگا کیونکہ اول کافر تم ہی ہوئے اور جو کوئی بری بات کی بنا ڈالے قیامت تک اُس پر بوجھ بڑ رہیگا ۱۲ فائدہ جب آنحضرت صلعم نصیحت فرماتے اور مسلمان کوئی بات نہ سمجھتے تو عرض کرتے راعنا یعنے دوبارہ فرمایئے یہودیوں نے جو یہ لفظ مسلمانوں کو کہتے سنا وہ بھی راعنا کہنے لگے اُنکی زبان میں راعنا کا ہے سے احمق اردبا کر کہو تو راعینا ہو جاتا ہے یعنی ہمارا چرواہا (گڈریا) یہود مردود اس لفظ پر خوش ہوتے تھے اور برا منے مراد کہتے تھے اور ظاہر میں یہ حیلہ تھا کہ مسلمان بھی یہ لفظ کہتے ہیں تب اللہ نے مسلمانوں کو منع کر دیا کہ تم راعنا کا لفظ ہی کہنا چھوڑ دو اُسکے بدل انظرنا کہا کرو یعنے ذرا ہمیں لیجئے اور ہمکو سمجھ لینے دیجئے۔ واسمعوا کا ترجمہ یہ ہے کہ اسکا پھر تو بدلنے راعنا کو چھوڑنا اور انظرنا کہنا ۱۲ فائدہ یعنے تم شب و روز میری عبادت میں مصروف ہو میں تم کو ثواب اور مغفرت دیتا ہونگا صرف میں ہی کیا اپنے بندے کے ساتھ ہوں جبتک وہ میری یاد کرتا ہے اور اسکو اب بتلاتے ہیں ۱۲ شکر کے معنے ہیں کہ اللہ کی نعمتوں کو اسکی اطاعت میں صرف کرنا مثلاً روپیہ پیدا ہو تو نیک کاموں میں صرف کرنا زور دیوے تو غریبوں کی مدد کرنا ۱۲ شان نزول اس آیت کی کچھ پہلے تذکرہ ہو چکی ہے سید علامہ نے کہا قرآن شریف میں جہاں یہ مذکور ہے کہ اللہ نیکوں اور پرہیزگاروں یا صابروں کے ساتھ ہے تو یہی مراد ہے کہ اعانت اور مدد سے اور ساتھ ہی اور جہاں یہ مذکور ہے کہ وہ سب کے ساتھ ہے تو مراد ہے کہ علم و قدرت کے ساتھ ہے اور اتفاق کیا ہے اسپر سلف اور پچھلے مفسرین اور تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کہ اللہ کی معیت علمی ہے کیونکہ اسکی ذات مقدس بالا عرش ہے اور اسکا علم ہر جگہ ہر شے کو محیط ہے اور قدرت وغیرہ ۱۲ فائدہ بعضوں نے کہا جنگ بدر میں جب آدمی مہاجرین میں سے اور آٹھ انصار میں سے شہید ہو چکے تو لوگ افسوس و زاری کرنے لگے اور بعضوں نے کہا ہم نے فلاں فلاں کو مارا اور بعضوں نے کہا ہم نے فلاں فلاں کو قید کیا اور بعضوں نے کہا ہم نے فلاں فلاں کا مال لوٹا اور مارے خوشی کے بعضوں نے کئی قسم کے جانوروں اور سامان کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اسپر آیت اتری ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

			كَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ	ایک ہو جاؤ[ف۱] اور شیطان کے راہوں پر مت چلو بیشک وہ
			اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ	تمہارا کھلا دشمن ہے[ف۲] اگر کھلی نشانیاں آنیکے بعد بھی تم
			بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ	پھسل جاؤ (اور شیطان کے پھندے میں پھنس جاؤ) تو یہ
			اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝	سمجھ رکھو بے شک اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا
۳	آل عمران	۳	لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ	مسلمان[ف۳] مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں
			مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ	اور جو کوئی ایسا کرے (یعنے کافروں سے دوستی جوڑے)
			ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ	تو اسکو اللہ تعالیٰ سے کچھ تعلق نہیں رہتا[ف۴] مگر ہاں جب ایسے
			تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ	ابر کا ڈر ہو جس سے بچنا ضرور ہے[ف۵] اور اللہ تعالیٰ اپنی ذات
			نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝	مقدس سے تمکو ڈراتا ہے[ف۶] اور اللہ ہی کے پاس جانا ہے[ف۷]
۴		۱۱	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ	(مسلمانو) اللہ تعالیٰ سے جیسا ڈرنا چاہیے ویسا ڈرو اور مرتے تک
			وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝	اسلام پر قائم رہو[ف۸] اور سب ملکر اللہ کی رسی کو (یعنے اس کے دین یا
			وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۚ	عہد یا جماعت یا قرآن کو) تھامے رہو اور پھوٹ نکرو (جیسے کتاب والے الگ
			وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ	الگ فرقے ہو گئے) اور اللہ کا وہ احسان یاد کرو (جو اس اوس خزرج کے
			اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ	لوگوں) جب تم ایکدوسرے کے دشمن تھے (رات دن تم دونوں میں لڑائی رہتی)
			بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا	پھر اللہ نے تمہارے دل ملا دیے تم اسکے فضل سے بھائی بھائی بنگئے[ف۹]
			حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ	اور تم آگ کے گڑھے (دوزخ) کے کنارے انگے تھے (اب اسمیں گرنیوالے
			كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ	تھے) اللہ نے تمکو اس سے بچا لیا اللہ اسیطرح تمکے اپنی آیتیں بیان
			تَهْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ	کرتا ہے اسلیے کہ تم سیدھی راہ پر قائم رہو[ف۱۰] اور تم میں کچھ لوگ ایسے بھی
			يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	ہونے چاہییں جو بھلائی کی طرف (لوگوں) کو بلائیں اور اچھی بات
			وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ	کا حکم کریں اور برے کام سے منع کریں اور یہی لوگ (آخرت میں)
			الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا	بامراد ہونگے[ف۱۱] اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے
			وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ	پھوٹ کر لی اور صاف صاف حکم آنے کے بعد اختلاف کرنے
			وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝	لگے[ف۱۲] اور یہی لوگ ہیں جنکو (آخرت میں) بڑا عذاب ہوگا[ف۱۳]
۴		۱۲	كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ	لوگوں[ف۱۴] کے (فائدے اور اصلاح کے) لیے جتنی امتیں پیدا

ف۱ پوری مسلمانی میں آجاؤ یعنے شریعت کی سب باتوں پر عمل کرو آپس میں پھوٹ نہ کرو ف۲ یعنے جس راہ کیطرف شیطان بلاتا ہے اور ہجرت جاؤ اور اللہ کی راہ مضبوط تھام لو ف۳ کیونکہ تم کے دشمن ہیں مسلمانوں سے دوستی کرنا اسے دشمنی کرنا ہے ف۴ مثلاً جان مال کی ہو تو ضرورت کیوقت کافروں سے ظاہرداری کرلے پر دلمیں ہمیشہ انسے دشمنی رکھے اکثر علماء کے نزدیک ضرورت کیوقت کافروں سے ایسی ظاہری دوستی کرنا درست ہے اور ایک جماعت علماء نے اسکا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اب اسکی ضرورت نہیں اللہ نے مسلمانوں کی تعداد بہت بڑھا دی ہے اور اسلام کو عزت دیدی ہے ابن عباسؓ نے کہا یہ تقیہ ہے یعنے زبان سے ایسی بات کہنا جو اگر نہ کہے تو آفت میں پڑتا ہے لیکن دل سے اسکو برا سمجھے ضرورت کیوقت جائز ہے اگر کسی گناہ کا ارتکاب درست نہیں نہ خون کرنا ابو العالیہ نے کہا تقیہ صرف زبان سے ہوتا ہے نہ عمل سے ف۵ وہ بڑے جلال اور غضب والا ہے جسکو رحم خالا ہے ف۶ سب کو اسی کا سامنا کرنا ہے اس سے ڈرتے رہو اور اس کے حکم کے خلاف مت کرو ف۷ جیسا حق ہے ڈرنے کا یعنے جن کاموں کا اس نے حکم دیا ہے انکو بجالاؤ جن کاموں سے منع کیا ہے انسے باز رہو جب یہ آیت اتری تو صحابہ بہت گھبرائے اور عرض کیا کہ یہ کس سے ہو سکتا ہے اسوقت یہ آیت اتری فاتقوا اللہ ما استطعتم یعنے جہانتک ہو سکے اللہ سے ڈرو اور یہ آیت منسوخ ہو گئی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی پھر فرمایا کہ اگر تمام دنیا کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکے تو سب لوگوں کا کھانا بگڑ جائے ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جنکو فقط کھانا پکا دینے دوزخ والوں کا ف۸ یعنی اسلام کی تمکو توفیق دی آپس میں بڑی بھائی ہو گئے ف۹ اور اپنے دشمنوں کے بہکانے سے خرابی میں نہ پڑو ف۱۰ شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا یعنے مسلمانوں میں فرض ہے کہ ایک جماعت قائم رہے جہاد کرنے کو اور دینداری کرنے تفقہ کرنے کو تاکہ شریعت کے خلاف کوئی نہ کر سکے اور جو اسکام پر قائم ہوں تو وہی کامیاب ہیں یہ نہ ہو کہ کوئی سرحد پر جا بیٹھے کوئی دین خود مسلمانی کی راہ نہیں ہے جسے زمانہ میں عجب فائدہ اسلئے ہے کہ مسلمانوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے بالکل ہاتھ اٹھا لی ہے علانیہ ہر طرح کی بدعتیں شرک کی باتیں ہوتی ہیں اور کوئی نہیں ٹوکتا ایک کلمہ منہ سے نکالنا (باقی آئندہ)

			يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط	ہو میں ان سب میں تم بہتر ہو تم اچھا کام کرنیکا حکم دیتے ہو اور
۴	آل عمران	۱۱۸	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً	برے کام سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو
			مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ط وَدُّوْا	(مسلمانو جو مسلمان نہ ہوں انکو اپنا ہمراز نہ بناؤ وہ تمہاری خرابی
			مَا عَنِتُّمْ ج قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ج	میں کچھ کمی نہیں کرینگے تمہاری تکلیف سے ان کو خوشی ہوتی
			وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ط قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ	ہے اُن کی باتوں سے دشمنی کھل گئی ہے اور جو دشمنی اُنکے
			الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ	دلوں میں چھپی ہے وہ اس سے بھی زیادہ اگر تم سمجھ سکو تو ہمنے
			تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ	تم سے پنچ کی باتیں کہدیں تم سنتے ہو تم انکے دوست ہو وہ تمہارے
			بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ج وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ق	دوست نہیں حالانکہ تم سب کتابوں کو مانتے ہو اور جب وہ تم سے
			وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ	ملتے ہیں تو کہدیتے ہیں ہم بھی مومن ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں
			الْغَيْظِ ط قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ	تو غصے کے مارے تمپر اپنی انگلیاں دانتوں سے چباتے ہیں (اے پیغمبر
			عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اِنْ تَمْسَسْكُمْ	کہدو اپنے غصہ میں جل مرو بیشک اللہ تمہ دلوں کی بات جانتا ہے
			حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ز وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ	اگر تمہارا فائدہ ہو تو انکو برا لگے اور جو نقصان ہو تو خوش ہوں
			يَّفْرَحُوْا بِهَا ط وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا	اور اگر تم صبر اختیار کرلو اور ان (کی دوستی) سے بچے
			لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ط اِنَّ اللّٰهَ بِمَا	رہو تو اُن کے فریب سے تمہارا کچھ بھی نہیں بگڑنے کا
			يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝	(اس لیے) وہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ تعالے کو سب
				معلوم ہے ف
״	״	۱۳۲	وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ	اور اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جسکا چوڑاؤ آسمانوں
			جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ	اور زمین کو برابر ہے (تو لمبائو کا کیا کہنا) اُن پرہیزگاروں کے لیے
			اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝	تیار ہوئی ہے ف
״	النساء	۱	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ	لوگو اپنے مالک سے ڈرتے رہو جس نے تمکو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا اور اُسی جان
			مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا	میں سے (پیدا) اسکی بی بی (حوا) کو پیدا کیا اور آدم کی ایک پسلی سے حوا کو نکالا
			وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ج وَ	اور اندونو (یعنی آدم اور حوا سے) بہت سے مرد عورت پھیلا دیے اور اللہ سے
			اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ	ڈرتے رہو جسکا (تم میں واسطہ دیا کرتے ہو (مثلاً کہتے ہو خدا کیواسطے ہمارا
			الْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝	یہ کام نکالدو) اور ناطہ توڑنے سے بیشک اللہ تم کو تک رہا ہے ف

ف اپنے امت محمدی تمام امتوں سے افضل اور اعلے ہے ۱۲ ف معلوم ہوا کہ اور امتوں سے بہتر ہونے کی یہی وجہ ہے کہ مسلمان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہتے ہیں اگر اس امر کو چھوڑ دیں تو انکی فضیلت جاتی رہے گی اور پھر وہ دوسری امتوں کی طرح ہو جاویں گے ۱۲ ف یعنی جہانتک ڈرنے سے ہو سکا تم کو خواہ کرنیکے تو کوئی بات ٹھانہ رکھی ۱۲ ف ہوا یہ نہ کہ بعض مسلمانوں میں اور بعض میں عزیز داری تھی وہ کبھی راز کی باتیں بھی انسے کہدیتے تب یہ آیت اتری بعضوں نے کہا منافقوں کا کہدینا تو انکو مسلمان ہو کر انکی باتوں سے دشمنی کی کمی نہیں بلکہ اور زیادہ ہوئی جس سے بعض مسلمان قتل ہوئے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے دوست نہیں ہیں عقلمند دوست دشمن کو انکی بات اور طرز کلام اور چہرے کے رنگ سے پہچان لیتا ہے ۱۲ ف تو انکی کتاب کو بھی مانتے ہو وہ تمہاری کتاب نہیں مانتے تو چاہیے یہ تھا کہ تم بھی انکے دشمن ہوتے اور وہ تمہارے دوست ہوتے لیکن معاملہ الٹا ہے ۱۲ ف روز بروز اسلام کی ترقی ہوتی جائیگی ۱۲ ف شیطان سے ڈرتے رہو اور تقوے اور پرہیزگاری اختیار کرلو ۱۲ ف اسکا علم اور قدرت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ایک ذرہ بھی اسپر چھپا نہیں ۱۲ ف جب تک وہ صاحب تھے فرمایا یہود میں اکثر منافق ہی تھے انکے ذکر کے ساتھ انکا بھی ذکر کیا اب انکے جھگڑے کے مال بیان ہوتے ہیں کہ کس طرح یہ لوگ مسلمانوں کے کانوں کا کہنا سن لیتا تھا اور گواہی کو چھوڑ کر جھوٹ کے فکر میں پڑ گئے پھر منافقوں کو نفاق کی باتیں ظاہر کی تھیں ۱۲ ف بخشش کی طرف لپکو یعنی اُن کاموں کی طرف جو بخشش کے سبب ہیں جیسے سب نیک کام اور عبادتیں ۱۲ ف تمہارے ہر ایک کام کو دیکھ رہا ہے ۱۲ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ڈرتے رہو اسسے اور ناطے سے جسکا واسطہ دیتے ہو آپس میں عرب کے لوگ ناطے کا واسطہ بھی دیکر اپنا کام نکالتے مثلاً کہتے انشدک باللہ وبالرحم اس آیت سے یہ نکلا کہ ناطے رشتے کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے ہمیشہ ناطہ والوں سے نیک سلوک کرنا چاہیے صحیح حدیث میں ہے کہ ناطہ عرش سے لٹک رہا ہے اور کہتا ہے جو کوئی مجھ کو جوڑیگا اللہ بھی اس سے جوڑیگا اور جو کوئی مجھ کو توڑے گا اللہ بھی اس سے توڑے گا ۱۲

۴	النساء	۱	وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝	اور اپنے مال جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا سہارا بنایا ہے بیوقوفوں کے حوالے مت کرو اور انکو اس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور اچھی طرح (نرمی سے) ان سے بات کرو ۵
۵	۶	۵	یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ۝ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ۝	۳۹ مسلمانو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور سے مت کھاؤ مگر سوداگری کرکے آپس کی خوشی سے اور اپنا خون نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے (وہ تمہاری ہلاکت نہیں چاہتا) اور جو کوئی ظلم زور سے ایسا کریگا (یعنے خون کریگا یا کسی کا مال ناحق اڑالے) تو ہم ضرور اسکو (قیامت کو) دوزخ میں ڈالیں گے اور اللہ پر یہ (دوزخ میں ڈالنا) آسان ہے
۵	۷	۱۱	وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَاسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝	۴۰ اور اللہ تعالیٰ نے جو تم میں سے کسی کو دوسرے سے زیادہ دیا ہے اسکی ہوس نہ کرو مرد اپنی کمائی کا ثواب پائیں گے اور عورتیں اپنی کمائی کا ثواب پائیں گی اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ۵
۵	۷	۱۲	فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِیَآءَ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝	۴۱ ان میں سے کسی کو دوست مت بناؤ۔ اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ
۵	۷	۲۱	یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ۝	۴۲ مسلمانو مسلمانوں کو چھوڑ کر تم کافروں کو دوست نہ بناؤ (کیونکہ یہ منافقوں کا طریقہ ہے) کیا تم یہ چاہتے ہو کہ خدا کا صریح الزام اپنے اوپر لو ۵
۶	المائدۃ	۱	یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ	۴۳ مسلمانو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پورا کرو
۶	۲	۲	یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآىِٕدَ وَلَاۤ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ	۴۴ مسلمانو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں (اور اس کے حکموں کی) بیحرمتی نہ کرو نہ حرمت والے مہینے کی نہ نیاز کے جانور کی نہ ان جانوروں کی جنکے گلے میں نشان ہوں نہ ان لوگوں کی جو عزت والے گھر (خانہ کعبہ) کو جا رہے ہوں اپنے مالک کا فضل اور اسکی رضامندی چاہتے ہوں اور جب احرام کھول ڈالو تو شکار کرو اور

ف یہ نصیحت ہے ہر بندہ کو کہ مال کی ہی فکر جسکا پیدا کرنا مشکل ہو خرچ کرنا بہت سہل ہے بیوقوف بچوں اور عورتوں کے ہاتھ میں مت پکڑاؤ اور بیسمجھے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اپنی بی بی یا بچوں کو خوش کرنیکے لئے ساری کمائی انکے ہاتھ میں دیدیتے ہیں وہ نادان سب اڑا دیتے ہیں یا ایمان کو ایک پیسہ نہیں دیتے اب ایمان انکے سامنے عاجزی کرتے ہیں یا ازسرنو کمانیکی دھن میں لگتے ہیں اور تکلیفیں اٹھاتے ہیں اسوقت اپنے کئے پر پچھتاتے ہیں یہ مطلب جو غریبت میں درست نہیں ہے جیسے سود جوا زبردستی چوری ڈاکہ خیانت رشوت وغیرہ یعنی تجارت کرکے ایک دوسرے کی رضامندی سے جو تم کو ملجائے وہ کھاؤ کیونکہ یہ حلال ہے اور اگرچہ مال حلال اور زمینوں کی بھی فنا ہے مثلاً بیاعہ یا ہبہ یا وصیت یا میراث سے مگر تجارت کمائی کا بڑا ذریعہ تھا اس لئے اسی کو بیان فرمایا اور تجارت میں سب حلال سودے آگئے ف یعنے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا خون نہ کرے لفظی ترجمہ یہ ہے کہ مت قتل کرو اپنی جانوں کو چونکہ سب مسلمان ملکر ایک جان ہیں لہذا دوسرے مسلمان کو مارنا گویا اپنی جان کو مارنا ہے ف یوں مت کہو یہ تجھ سے ساتھ کاش یہ روپیہ یا یہ مال ہمکو ملتا صرف آرزو تو بری نہیں مگر یہاں وہ آرزو مراد ہے جس میں دوسرے کے حق یا مال پر افسوس ہو یا دوسرے کی نعمت کا زوال چاہے تو وہ حسد ہے اور سخت گناہ ہے ف یعنی ہر ایک کے اعمال کا اسکو جزا ملیگا تو عمل کرنے میں کوشش کرو خالی آرزو کرنے سے کیا فائدہ ہے یعنی آرزو کرنے میں کیا فائدہ یوں کیوں نہیں کہتے جیسا تجھ سے رشید سے اللہم انی اسالک من فضلک وحسنک فانہ لا یملکہا الا انت اسکا فضل بے انتہا ہے لیکن چونکہ یہ تم کو بہت زیادہ دیدو جیسی تم ہو اس کے لائق ہو ف ہر ایک کی ضرورت اور احتیاج کو واقف ہے انجیل شریف میں ہے مانگو تو تم کو دیا جاویگا اور کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لئے دروازہ کھولا جاویگا ف یعنی کسی سے ایسی عداوت کہ ظلم پیدا ہو کیونکہ اسد تعالیٰ نے کافروں کی دوستی سے منع کیا اور تم کرو تو خدا کے مخالف ہو یہ اکثر مسلمانوں کی سلطنتیں اور حکومتیں اسی وجہ سے غارت ہوئیں کہ انکے بادشاہ یا باقی دولت نے کافروں اور بدمذہبوں سے دوستی کی اور مسلمانوں کو ڈبو دیا ف (باقی درضمیمہ)

			شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ	جن لوگوں نے تم کو (حدیبیہ کے سال) مسجد حرام میں آنے
			الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ	سے روکا تھا ان کی دشمنی تم سے زیادتی نہ کرائے اور آپس میں
			وَالتَّقْوٰى ۘ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۘ	ایک دوسرے کی نیکی اور پرہیزگاری میں مدد کرو اور گناہ اور ظلم
			وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ	میں مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے
۶	المائدہ ۵	۵	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا	(مسلمانو) اللہ تعالے سے ڈرو اور اس تک (پہونچنے کا) وسیلہ
			اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ	ڈھونڈو اور (دین کے دشمنوں سے) اس کی راہ میں لڑو تا
			لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝	کہ تم مراد کو پہونچو
״	״	۸	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ	(مسلمانو) یہود اور نصاریٰ کو دوست مت بناؤ وہ تمہاری
			وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَاۗءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ	خلاف میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو کوئی ان
			وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ	سے دوستی رکھے وہ انہی میں کا ایک ہے خدا تعالیٰ ایسے
			اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝	ظالم لوگوں کو (کبھی) راہ پر نہیں لانے کا
״	״	۹	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ	(مسلمانو) جن لوگوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل
			اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ	بنایا اگلی کتاب والے اور کافر (مشرک یا منافق) ان
			اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَاۗءَ ۚ	کو دوست مت بناؤ اور اگر تم میں ایمان ہے تو خدا
			وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝	تعالے سے ڈرتے رہو
״	״	۱۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ	(مسلمانو) جو ستھری چیزیں اللہ نے تم کو حلال کر دی ہیں انکو اپنے
			مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ	اوپر) حرام نہ کرو اور حد سے (بھی) مت بڑھو کیونکہ اللہ حد سے
			لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ	بڑھ جانیوالوں کو پسند نہیں کرتا اور جو اللہ تم کو حلال ستھری روزی
			حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ	دے اسکو کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تمہارا ایمان ہے
״	״	۱۴	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَاۗءَ	(مسلمانو) ایسی باتیں مت پوچھو جو اگر تمسے بیان کی جائیں تو تمکو بری
			اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا	لگیں اور اگر ایسے وقت میں پوچھو گے جب قرآن اتر رہا ہے تو
			حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۭ عَفَا اللّٰهُ	خواہ مخواہ تمسے بیان کی جائینگی اب تو جو تم پوچھ چکے (اس سے) اللہ نے
			عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ قَدْ سَاَلَهَا	درگذر کی اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے ایسی باتیں کچھ لوگ تم سے پہلے
			قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۝	(انپر پیغمبروں سے) پوچھ چکے ہیں پھر (جب بتادی گئیں) تو اسپر نہ چلے

ف۱ یعنی ایسا نہ ہو کہ یہ دشمنی ظلم اور زیادتی کی باعث ہو مشرکوں نے ہجرت کے چھٹے سال مسلمانوں کو مکہ میں آنے سے روکا اور عمرہ نہ کرنے دیا آخر صدیبیہ ایک مقام تھا وہاں صلح ہوئی اسکے دو برس کے بعد کہ فتح ہوا الا بعض مشرک حج یا عمرے کی نیت سے آتے تھے انکو صحابہ نے اس دشمنی سے روکنا چاہا کہ انہوں نے ہم کو روکا تھا اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا۔ اور کہا گیا کہ یہ آیت منسوخ ہے ۱۲ ف۲ یعنی اسکی رضامندی کیلئے ۱۲ ف۳ یعنے بہشت پاؤ جس ہمیشہ چین کرو وسیلہ سے مراد وہ عبادت ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور وسیلہ بہشت میں ایک بلند درجہ بھی ہے حدیث میں ہے کہ اللہ سے میرے لئے وسیلہ مانگو یعنی دعا کرو کہ اللہ مجھ پر درجہ مجھکو عطا فرمائے اذان کے بعد دعا میں کہتے ہیں اٰت محمدا الوسیلۃ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما ایک حدیث میں ہے کہ جو میرے لئے وسیلہ مانگے گا اسکو میری شفاعت ملیگی ۱۲ ف۴ یعنی دل سے ان کی دوستی نہ کرو ظاہری برتاؤ کے لئے دوسری آیت میں اجازت ہو چکی ہے یہ آیت اسوقت اتری کہ عبداللہ بن ابی ابن سلول منافقوں کا سردار کہلاتا ہے اور بنی قریظہ کے یہود سے دوستی ہے اور میں ڈرتا ہوں کہیں چکر میں نہ آجاؤں پھر کافر ہو گیا ۱۲ ف۵ اکثر ملتہ واحدۃ کافر کا فر مسلمانوں کے مقابلہ میں سب ایک ہو جاتے ہیں اسلئے انکی دوستی کرنا بڑی نادانی ہے وہ وقت پر کام نہ آوینگے بلکہ نقصان پہونچا دینگے ۱۲ ف۶ معاذ اللہ آخرت میں منہ کالا ہوگا مسلمانوں کو اس آیت سے سبق لینا چاہیے غضب تو یہ ہے کہ ہمارے زمانہ میں بعضے نام کے مسلمان مسلمانوں سے تو دشمنی کرتے ہیں اور انکے خلاف میں کافروں کے دوست بن جاتے ہیں ۱۲ ف۷ یعنی اس دوستی سے انکو کچھ فائدہ نہیں ہوگا سدا برباد تباہ اور ذلیل و خوار ہوتے جاوینگے ۱۲ ف۸ کافروں سے دوستی نہ کرنے کا حکم دیکر اب ان چیزوں کا بیان فرماتا ہے جنکو لوگ نیکی اور دینداری سمجھ کر کرتے ہیں کہ اللہ نے جو کھانے اور پہننے کی پاکیزہ اور ستھری چیزیں پیدا کی ہیں انکو چھوڑ دینا اور جانور کو کھانا گوشت کھانا یہ سب کا عہد کر لیا کسی نے ٹھنڈا پانی چھوڑ دیا اللہ نے اس سے ممانعت فرمائی ایسے لوگ نیکی کے کوچہ سے بالکل ناواقف ہیں نیکی یہ ہے کہ اللہ جس حال میں رکھے اسمیں خوش اور شکر گذار رہے اور ستھری چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینا یہ ناشکری ہے جو شخص مرنے کے بعد اپنے مال اللہ کے سپرد کر دیتا ہے وہ اچھا کہلاتا ہے اور اچھا پلاؤ تو جان اور مزے سے کہائے اور اسکا شکر کرے اگر برا کھلائے اور برا پلاوے تو بھی کہا جائے اور بچے اور اسکے عیال میں کوئی شکوہ ہو نہ وہاں سے ناشکری کرے اپنے مالک کا جو دیا ہوا ہے اسی کو اپنے حق میں اچھا سمجھے ۱۲ منہ

۷	المائدۃ	۱۴	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	(مسلمانو) تم اپنے تئیں سنبھالو اگر تم (خود) راہ پر ہو تو کسی کی گمراہی سے تمہارا نقصان نہ ہوگا تم سبکو اللہ ہی کے پاس لوٹ جانا ہے وہ تم کو جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے (اسکا بدلہ دیگا)
۵	النساء	۲۰	وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۚ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ	حالانکہ اللہ نے کتاب (قرآن مجید) میں تمپر یہ اتار چکا ہے جب تم سنو کہیں اللہ کی آیتوں سے کفر اور ٹھٹھا کیا جاتا ہے تو ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو یہانتک کہ وہ دوسری کسی بات میں لگ جائیں (اگر تم ایسا کروگے تو) تو تم بھی انہی کیطرح (کافر) ہوجاؤگے
۷	الانعام	۸	وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمَا عَلَي الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) جب تو انلوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں کو کرید تے ہیں تو انکے پاس سے سرکجا یہانتک کہ وہ (اسکو چھوڑکر) دوسری بات میں لگ جائیں اور اگر (کبھی) شیطان (یہ نصیحت) تجھ کو بھلا دے تو یاد آنے (پر ایسے) ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ اور پرہیزگاروں کو ان لوگوں کا کوئی حساب نہیں دینا ہوگا لیکن نصیحت تو کرنا چاہیے شاید وہ بھی (آیندہ اس بری کام سے) بچیں اور (اے پیغمبر) جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا لیا ہے اور دنیا کی زندگی نے ان کو فریب دے رکھا ہے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دے اور قرآن کے ذریعہ سے نصیحت کرتا رہ ایسا نہ ہو کوئی جان اپنی کرتوت کے بدل ہلاکت میں پڑ جائے اللہ تعالیٰ کے سوا نہ اسکا کوئی حمایتی ہو اور نہ سفارشی اور اگر وہ سب طرح کی چھوڑا (فدیہ) بھی دے تو بھی اسکی طرف سے قبول نہ ہوں یہی ہیں وہ لوگ جو اپنے کیے کے بدل آفت میں پھنس گئے انکو پینے کے لیے گرم کھولتا پانی ہوگا اور تکلیف کا عذاب کیونکہ وہ (دنیا میں) کفر کرتے رہے
۷	الانعام	۱۳	اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝	جو تیرے مالک نے تجھ کو حکم بھیجا اس پر چل اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور مشرکوں کا خیال چھوڑ دے
〃	〃	〃	وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اور (اے مسلمانو) یہ مشرک جنکو پکارتے ہیں اللہ کے سوا انکو برا مت کہو

ف۱ جو کفر اور ٹھٹھا کرتے ہیں ۱۲ فلاں سورۃ میں اللہ نے ایک آیت کہیں اتاری تھی کہ جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں بک بک کرتے ہیں تو ان کے پاس سے چل دے جبتک وہ دوسری بات میں لگیں اور اگر شیطان تجھکو بھلا دے تو یاد آنے پر ان ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھ ۱۲ غرض کیونکہ قرآن اور حدیث بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ادنی سنت یا مستحب یا عادت کی تحقیر اور توہین کرنا یا اسپر ٹھٹھا مارنا کفر ہے اور جو شخص کفر سے راضی ہو کافروں کی صحبت سے خوش ہو وہ بھی کافر ہے ۱۲ فلاں میں ہونگے اور کھیل کرتے ہیں اور ان میں گڑبڑ کرتے ہیں بک بک لگاتے ہیں ایک آیت کو دوسری آیت سے لڑا کر قرآن پر طعنے ملتے ہیں اور ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں ۱۲ شیخ علامہ نے کہا اس آیت میں اللہ نے اپنے پیغمبر کو ایسی صحبتوں میں بیٹھنے سے منع کیا جہاں اسکی آیتوں کی توہین اور تحقیر ہوتی ہو اور آجکل بڑی آفت ہے اس شخص کو جو بدعتیوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے جہاں قرآن و حدیث کو کھیل بنایا جاتا ہے اور اماموں اور مجتہدوں کے قول کو سند نہ مانا جاتا ہے کم درجہ یہ ہے کہ آدمی ایسی صحبت میں نہ بیٹھے اور بدعتیوں کی صحبت کو ہر قابل پر ترجیح دیتا ہے اس سبب سے جیسے اور کوئی گناہ کیا جاتا ہو خصوصاً اس شخص کے لئے جسکا قدم مضبوط نہ ہو بدعتی اسکو جلد پھسلا دیتے ہیں پھر اسکو راہ پر لانا دشوار ہو جاتا ہے ۱۲ اور تو بھولے سو اکے ساتھ بیٹھا رہ ۱۲ بعضوں نے کہا وہ حقیقت یہ نصیحت امت کے لئے ہے کیونکہ شیطان آنحضرت کو بھلا نہیں سکتا لیکن یہ کچھ نہیں ہے اسلئے کہ پیغمبر سے بھی بھول چوک جاتی ہے ۱۲ یعنی ہماری آیتوں کو کرید تے ہیں ۱۲ یعنی انکا کوئی مواخذہ پرہیزگاروں پر نہیں ہوتا ۱۲ فلاں سورۃ میں ٹال رکھا ہے یعنی جاتے نے کہا ہے یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ یعنی اپنے بتوں کو یعنی حاکموں کے بنے ہوئے ہیں شک نہیں وہ بھی اچھا ہے ایسا نہ ہو تم انکے بتوں کو برا کہو الخ ۱۲ یعنی اپنے دین سے ٹھٹھا کرتے یا کھیل اور ہنسی کی باتوں کو دین میں شریک کر لیا ہو مثلاً سانڈ وغیرہ چھوڑنا شراب پینا گانا بجانا بتوں کو پوجنا ۱۲ یعنی ان کی کچھ پرواہ نہ کر بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیت سے۔ مجاہد نے کہا چھوڑ دینے سے یہ مطلب ہے کہ ان کو سزا دینے کے لیے رہنے دے اس صورت میں یہ آیت منسوخ نہ ہوگی ۱۲

			فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	وہ نادانی (اور گمراہی) سے اللہ کو برا کہنے لگیں ایسے ہی ہم نے ہر فرقہ کے کاموں کو ان کی نزدیک بھلا کر دیا ہے پھر ان (سب) کو اپنے مالک کے پاس لوٹ کر جانا ہے وہ انکو جو کرتے تھے جتا دے گا
۸	الانعام	۱۴	وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۭ	اور کہا گناہ اور چھپا گناہ (دل کا گناہ) دونوں چھوڑ دو
〃	〃	۱۷	كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۠ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝	(اور بیچا) مت اڑاؤ (اسراف نکرو) کیونکہ بیجا اڑانیوالوں کو پسند نہیں کرتا
〃	〃	〃	كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝	(لوگو) خدا نے جو تمکو رزق دیا اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے قدم پر مت چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے
〃	〃	۱۹	قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۭ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـــًٔا ۭ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝	کہدیجئے آؤ میں تم کو وہ باتیں سناؤں جو تمہارے مالک نے تم پر حرام کی ہیں (تم کو لازم ہے) کہ تم کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اپنی اولاد کو محتاجی کے ڈر سے مار نہ ڈالو ہم (ہی) تم کو روزی دیتے ہیں اور انکو (بھی دینگے) اور بےشرمی کی باتیں (جیسے زنا لواطت وغیرہ) کھلی ہوں یا چھپی انکے پاس نہ پھٹکو اور جس جان کا مارڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے اسکو مت مارو مگر حق پر یہ وہ باتیں ہیں جنکا اللہ نے تمکو حکم دیا اسلیے کہ تم سمجھو اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جاؤ جب تک وہ جوان نہ ہو مگر اس طرح سے کہ اسکی بہتری ہو جب تک وہ پورا جوان نہ ہو اور ماپ اور تول کو انصاف سے پورا کرو ہم ہر شخص پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو گو ناتے والے کا معاملہ ہو اور اللہ کا قول پورا کرو یہ وہ باتیں ہیں جنکا تمکو خدا نے حکم دیا ان لیے کہ تمکو نصیحت ہو اور (خدا نے یہ بھی فرمایا ہے) میری سیدھی راہ یہی ہے اسپر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو وہ تمکو خدا کی راہ سے ہٹا دینگی یہ وہ باتیں ہیں جنکا خدا نے تمکو حکم دیا اسلیے کہ تم (انکا خلاف کرنے سے) بچے رہو
۹	الاعراف	۱	اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا	(لوگو) جو تمہارے مالک کی طرف سے تمپر اترا (یعنی قرآن و حدیث) اسکی

ف تم انکا سبب ۱۲ واس آیت سے یہ نکلا کہ بعضے وقت میں ایک اچھے کام کا چھوڑ دینا بہتر بلکہ واجب ہوتا ہے جب کہ اس سے ایسی خرابی پیدا ہو جو حضرات محدثین ہوا مام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب اس پر باندھا ہے ۱۲ منہ جیسے ہمنے ان مشرکوں کی نسبت کہا کہ انکے عمل اچھے کر دیئے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھے کام کر رہے ہیں ۱۲ منہ یعنی کافروں کے بہکانے پر بظاہر ہرگز عمل کرو نہ دل میں شبہ کرو بعضوں نے کہا کھلا گناہ وہ جسکا حد یا تعزیر ہو اور چھپا جعل ہو اور شرک کفر نفاق حسد کبر بغض وغیرہ بعضوں نے کہا کھلا گناہ علانیہ زنا کرنا اور چھپا گناہ پوشیدہ بدکاری کرنا ابن عباسؓ نے کہا گناہ محرم عورتوں سے نکاح کرنا چھپا گناہ زنا کرنا بعضوں نے کہا اس سب گناہ آگئے اور بھی سمجھ لے ۱۲ منہ ف یعنی کچھ تھوڑا اسکی راہ میں خرچ کرنا بھی کنجوسی ہے اور بڑی کمیت کتنے وقت یا دخت کہ اول تو نے وقت حاضر میں بعضوں نے کہا یہ صدقہ فطر کو لگا کے علاوہ واجب ہے بعضوں نے کہا مکتب ہے بعضوں نے کہا یہ آیت زکوٰۃ کی آیت سے منسوخ ہے کیونکہ یہ سورۃ مکہ میں اتری اور زکوٰۃ کی آیت مدینہ میں اتری ابن عباسؓ نے کہا زکوٰۃ کی آیت نے ہر صدقہ کو منسوخ کر دیا جسکا قرآن میں ذکر آیا ہے ایک حدیث میں ہے جو غلہ کے بالا گڑ پڑے وہ صدقہ دیدا ابن عمرؓ نے کہا گائے کے سوا دھان مویشیوں کو جو حاضر ہوتے پھر دیا کرتے ۱۲ منہ مثلاً سب اس خیرات کرنے والے پر حرام ہو گئے مریں منہ عثمانؓ نے کہا جو گناہوں میں خرچ کرے وہ اسراف ہے اگرچہ تھوڑا ہی خرچ کرے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ بےسمجھ مت کرو کہ اسکا حق ہی نہ دو بعضوں نے کہا باتوں کو اسکا شریک مت کرو یعنی انکے نام پر کچھ نہ نکالو زہری نے کہا اسکے گناہ میں کچھ خرچ نہ کرو مجاہد نے کہا اگر اسکی راہ میں ساری کمائی خرچ کرے تو بھی اسراف نہ ہوگا لیکن گناہ میں اگر ایک صاع غلہ صرف کرے تو وہ بھی اسراف ہے ۱۲ منہ کیونکہ شرک کرنا حرام ہے اسی طرح اس آیت میں اخیر تک جو حکم بیان کئے گئے ہیں جنکا خلاف کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے ۱۲ منہ جیسے جاہلیت کے زمانہ میں مشرک لوگ کرتے اور ہندوستان میں بھی بعضے کافر ایسا کرتے تھے بعضے مرد بیٹیوں کو مار ڈالتے اور بعضے ان کو پال کر کچھ حاصل نری کمانے کے واسطے ہیں کمانے کو نہیں ۱۲ منہ جیسے قصاص وغیرہ میں انکا خلاف کرنا حرام کیا ۱۲ منہ باقی در ضمیمہ ۔

			يَتَذَكَّرُونَ ۝ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝	پیروی کرو اور اسکو چھوڑ کر اور حمایتیوں کی پیروی مت کرو تم بہت کم نصیحت
۹	الاعراف	۳	وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ۝	اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ نکلو کیونکہ اللہ تعالے حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔
۹	"	۷	وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ۝	اور جب ملک سنور گیا ہو تو اس میں خرابی نہ مچاؤ اور اللہ تعالے کو (اسکے عدل سے) ڈر کر اور (اس کے فضل کی) امید رکھ کر پکارو کیونکہ اللہ تعالے کی رحمت نیک لوگوں سے نزدیک ہے
۹	"	۲۴	وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِينَ ۝	اور (اے پیغمبر) اپنے دل میں صبح اور شام گڑگڑا کر اور ڈر ڈر کر اور پکار کر بات کرنے سے کم آواز میں اپنے مالک کی یاد کرتا رہ اور غافل نہ ہو
۹	الانفال	۳	وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝	اور اس عذاب سے ڈرتے رہو جو تم میں سے خاص گناہگاروں پر نہیں پڑیگا اور جانے رہو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے
۹	"	۲۷	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝	مسلمانو! اللہ تعالی اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو اور اپنی (آپس کی) امانتوں میں بھی جان بوجھکر چوری نہ کرو اور یہ جانو کہ تمہارے مال اور اولاد بھی تمہارے امتحان کی چیز ہیں اور اللہ کے پاس تمکو بڑا ثواب ملنے والا ہے
۱۰	"	۶	وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝	اور اللہ تعالی اور اسکے رسول کا کہا مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو (اگر کروگے) تو بودے بن جاؤگے اور تمہاری ہوا جاتی رہیگی اور صبر کرو کیونکہ اللہ تعالے صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جو اپنے گھروں سے اِتراتے اور لوگوں کو دکھلاتے اور اللہ کی راہ سے روکتے نکلے اور اللہ (کا علم) انکے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے
۱۰	التوبة	۳	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝	مسلمانو! اگر تمہارے باپ اور بھائی ایمان کو چھوڑ کر کفر کو پسند کریں تو تم انسے (بھی) دوستی نہ رکھو (چہ جائیکہ غیر کافروں سے) اور جو کوئی تم میں سے انکی دوستی رکھیں تو وہی بے انصاف ہیں

۱۱	یونس	۱۱	وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝	اور تیری طرف جو وحی آتی ہے اسپر چلتا رہ اور صبر کر یہانتک کہ اللہ فیصلہ کردے اور اللہ سب فیصلہ کرنیوالوں میں بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے ۝
۱۲	ھود	۱۰	فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ۝	تو (اے پیغمبر) تجھے جیسا حکم ہوا ہے اسپر جما رہ اور تیرے ساتھ جن لوگوں نے توبہ کی ہے اور حد سے مت بڑھو بیشک تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے اور جو لوگ ظالم ہیں ان کیطرف مت جھکو پھر اگر ایسا کروگے تمکو دوزخ کی آگ چٹ جائیگی اور اللہ تعالیٰ کے سوا تو تمہارا کوئی مددگار نہیں پھر تمکو مدد نہ ملے گی ۝
۱۴	الحجر ۱۵	۴	نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ۝	میرے بندوں کو خبر کردے کہ میں بخشنے والا مہربان ہوں اور میرا عذاب (بھی) بڑی تکلیف کا عذاب ہے ۝
"	"	۶	لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ۝	(تو) اپنی آنکھیں (بھی) ان چیزوں کی طرف مت اٹھا جو ہم نے کئی قسم کے کافروں کو مزہ اٹھانیکو دی ہیں ۝ اور نہ اُن کے ایمان نہ لانے کا رنج کر اور ایمان لانیوالوں کیلیے اپنا بازو جھکا دے ۝ اور کہدے میں تمکو کھولکر (اس عذاب سے) ڈرانیوالا ہوں ۝
"	"	"	فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝	تو جو حکم تجھکو ملا ہے اسکو کھولکر سنادے اور مشرکوں کا کچھ خیال نہ کر ۝
"	"	"	فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ۝ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ۝	تو اپنے مالک کی خوبیاں بیان کر (تسبیح اور تحمید کر) اور سجدہ کرنیوالوں (نمازیوں) میں شریک رہ اور مرنے تک اپنے مالک کو پوجتا رہ ۝
"	النحل ۱۶	۱۳	إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدتُّمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ مَا عِندَكُمْ يَنفَدُ ۖ وَمَا عِندَ اللَّهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝	اللہ تعالیٰ بیچ کی راہ چلنے اور احسان کرنیکا حکم دیتا ہے اور رشتہ داروں کو دینیکا (جو اپنے ذمہ سے بچ رہے) وہ ناطے والوں کو دینیکا اور بیحیائی اور بری کام جو شرع کے خلاف ہو اور ظلم سے منع کرتا ہے اللہ تمکو اسلیے نصیحت کرتا ہے کہ تم یاد رکھو ۝ اور اللہ کا اقرار پورا کرو جب تم اقرار کرو اور اللہ کے ساتھ جو عہد کیا تھا اسکو بدل (دیناکا) تھوڑا سا فائدہ مت قبول کرو کیونکہ اللہ کے پاس جو (ثواب ملنیوالا) ہے وہ تمہارے لیے (دنیا کے مال متاع سے کہیں بہتر ہے اگر تم سمجھو تمہارے پاس جو ہے وہ ختم ہونیوالا ہے اور اللہ کے پاس جو ہے وہ (ہمیشہ) باقی رہیگا اور جن لوگوں نے صبر کیا انکو ہم ضرور انکے بہتر کاموں کا بدلہ دیں گے ۝

ف کافروں کی ایذا دہی پر ۱۲ ف قرآنی حکم اتار کے ۱۲ ف تلوار کے حکم اتارکے یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیت سے اور آنحضرت ﷺ تیرہ برس تک کافروں کی ایذا دہی پر صبر کیا یہانتک کہ آپ مدینہ میں تشریف لائے اور مسلمانوں کو جہاد کا حکم اترا ۱۲ اور اسلام کو عزت دی سید علامہ نے کہا قرآن اور حدیث میں ہے بالاتفاق پانچ آیتیں اور دس حدیثیں منسوخ ہیں انکے سوا کوئی آیت یا حدیث بالاتفاق منسوخ نہیں ہے اور جن پانچ آیتوں اور دس حدیثوں کو منسوخ کہا ہے تو غور سے دیکھا جائے تو ان میں بھی کوئی منسوخ نہیں ہے اور جس کو منسوخ کہا ہے تو سوچ کر دیکھے تو معلوم ہوگا کہ منسوخ کہنا بالکل نامعقول ہے اور قرآن اور حدیث پر عمل کرنے کیلئے کوئی مانع نہیں ہے ۱۲ ف شرک اور کفر سے ۱۲ ف یعنی اللہ کے حکم اور شریعت پر قائم رہے ہزاروں لاکھوں کرامتوں کے برابر ہے کہ آدمی شریعت پر چلتا رہے اسی کو استقامت کہتے ہیں ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا مجھ کو کوئی ایسی بات بتلائیے کہ پھر پوچھنے کی حاجت نہ رہے آپ نے فرمایا میرے اوپر ایمان لا پھر اسپر قائم رہ ۱۲ ف کسی بات میں دین کی ہو یا دنیا کی جو حد میں اللہ اور اُس کے رسول نے باندھ دی ہیں انکے اندر رہو ۱۲ ف شریعت کے خلاف چلتے ہیں کافروں یا مسلمان ۱۲ ف انتہی دنیا کو مال نہ انکے کاموں کو پسند کرو ۱۲ ف بلکہ اللہ اور اسکے غضب سے ڈرتا رہیگا اور عذاب میں گرفتار رہیگا ۱۲ ف ان لوگوں کو جو شرک اور کفر سے پھر نہ رکیں ۱۲ ف یعنی جو وقت عمل ہوا اور بیچ کی اپیل کی اپیل تک اور اُس کے ساتھ ہی بھگت لیا اور گناہوں کا باندھ صدیث میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کو آخرت کی فکر تو ہے ہی دنیا کی فکر کیوں نہ کریں فرمایا تم کو اختیار ہے جو چاہو کرو جیسا کرو گے ویسا بھرو گے ۱۲ ف اللہ کے ساتھ شریک کرنے سے اور اللہ کے نام کی قسم کھا کر جھوٹ بولنے سے اور اللہ کے نام کی قسم کھا کر توڑنے سے ۱۲ ف یعنی اللہ کے نام کی قسم کھا کر عہد کر

۱۴	النحل	۱۱۴	فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّ	تو اللہ نے جو تمکو پاکیزہ حلال روزی دی ہے اسکو کھاؤ اور اگر تم خاص
			اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝	خدا کو پوجتے ہو تو اسکی نعمت کا شکر (بھی) کرو
۱۶		۱۱۶	وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ	اور تمہاری زبانوں سے جو جھوٹ نکلتا ہے اسکے (بنا پر) کہ یوں
			هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا	مت کہو یہ حلال ہے یہ حرام ہے تاکہ خدا تعالےٰ
			عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۝	پر جھوٹ باندھنے لگو
۱۶		۱۲۵	اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ	لوگوں کو حکمت (اور تدبیر) اور اچھی نصیحت سے (جسمیں سختی نہ ہو) اپنے
			الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ	سے سمجھا کر اپنے مالک کی راہ کی طرف بلاؤ اور ان سے بحث کرو تو اسطور پر
			اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ	جو پسندیدہ ہو بیشک تیرا مالک خوب جانتا ہے کون اسکی راہ سے
			سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝	بھٹک گیا ہے اور جن لوگوں نے راہ پائی انکو بھی وہ خوب جانتا ہے
۱۴		۱۲۷	وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ	اور (اے پیغمبر) صبر کر اور اللہ ہی کی مدد سے تو صبر کر سکتا ہے اور
			عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝	انکا رنج مت کر اور نہ انکے مکر (اور فریب) سے دلتنگ ہو
۱۵	بنی اسرائیل	۳۱	وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ	اور محتاجی کے ڈر سے اپنے بچوں کو مار نہ ڈالو ہم انکو اور تمکو (دونوں کو)
			نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ	روزی دیتے ہیں بیشک انکا مار ڈالنا بڑا گناہ ہے اور زنا کے پاس نہ
			خِطْاً كَبِيْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ	پھٹکو بیشک زنا بیشرمی (بیحیائی) اور برا چلن ہے اور جس جان کا
			فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ	مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اسکو مت مارو مگر حق پر اور جو شخص
			الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا	ناحق مار ڈالا گیا تو ہمنے اس کے وارث کو اختیار (زور) دیا ہے
			فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ	(اب اگر وہ قصاص لینا چاہے) تو خون کرنے میں زیادتی نہ
			فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ۝ وَلَا	کرے اسکو تو مدد ملی ہے اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ (اس میں
			تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ	تصرف نہ کرو) مگر اس طرح جو (اس کے حق میں) بہتر ہو یہانتک
			حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ	کہ وہ جوانی کو پہونچ جائے اور اپنا اقرار پورا کرو بیشک (قیامت
			اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ	کے دن) اقرار کی پرسش ہوگی اور جب ماپ کرو تو پوری ماپ دو
			اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ	اور جب تولکر دینا چاہو تو) ٹھیک ڈنڈی سے تولو یہ اچھی بات ہے
			خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ	اور اسکا انجام بھی اچھا ہے اور جو بات تو نہیں جانتا اس کے
			لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ	پیچھے نہ پڑ اسلئے کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے (قیامت

ف۱ یہ حکم مسلمانوں کو ہے اور بعضوں نے کہا کہ کافروں کو ہے ف۲ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مت کہو اپنی زبانوں کے جھوٹ بنانے سے کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام مطلب یہ ہے کہ صرف زبانی باتوں کو کسی چیز کو حلال اور حرام ٹھیرا دو بیشک اللہ اور اسکے رسول کی کلام میں اسکی دلیل ہے ابو نضرہ نے کہا جب سے میں نے یہ آیت پڑھی کوئی مسئلہ میں فتویٰ دیتے میں ڈرتا ہوں ف۳ یعنی دین کی دعوت بڑی خلق کی اور تدبیر سے کہ ہنسی اور مجبت کیساتھ کشادہ پیشانی سے نہ جھڑکی اور گھرکی سے منہ بناکر ف۴ وہ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اللہ تیرا نگہبان ہے ف۵ یہ کمسنی نماز سے ذمہ نہیں گھٹتا ف۶ وہ کام جنکی طرف طبیعت کھنچتی ہے جن میں مثلاً غیر محرم جوان عورت کیساتھ تنہائی وغیرہ اس سے بدن کتا وغیرہ وہی منع ہے بہت ناکرنے کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں گھر میں محبت رہتی ہے ف۷ یہ حکم کسے لئے شروع میں جان لینا درست تھا مثلاً کوئی آدمی اسلام سے پھر جائے اور بجائے پھر بھی نہ مانے یا محصن ہوکر زنا کرے یا کسی کا ناحق خون کرے ف۸ قصاص لینے یا دیت قبول کرنے یا معاف کرنیکا اختیار مقتول کو بڑی مصلحت ہے اسمیں کہ اس کی ناک کان کاٹے یا قاتل پاتے نہ نکلے تو اس کے بدلے دوسروں کو مار ڈالے ف۹ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اسکی طرف ہے اور علانیہ بھی اسکی مدد کریں سب گرفتی کو پہنچتے ہیں اور اس کے حوالے کرتے ہیں ف۱۰ یعنی اسکو خائن کما دو اور اسکا مال محفوظ کر دو ف۱۱ اس میں ہر ایک قسم کا عہد آگیا جو اللہ سے کیا جائے یا لوگوں سے ف۱۲ جو کوئی کام ترشے گا اسکو مزدوری ملیگی اور ترشوانے والے کو قیامت میں ایک عہدا اٹھانا جاوے گا ف۱۳ یعنی ہیچ اب تول میں خدا فرق نہ آوے حال اور کل دونوں پر جبر حال کا ظاہر ہے حال بتلے اور تدبیر سے کہ بات بنے اور محبت کیساتھ کشادہ پیشانی سے نہ جھڑکی اور گھرکی سے منہ بناکر ف۴ وہ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اللہ تیرا نگہبان ہے ف۵ یہ کمسنی نماز سے ذمہ نہیں گھٹتا ف۶ وہ کام جنکی طرف طبیعت کھنچتی ہے جن میں مثلاً غیر محرم جوان عورت کیساتھ تنہائی وغیرہ اس سے بدن کتا وغیرہ وہی منع ہے بہت ناکرنے کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں گھر میں محبت رہتی ہے ف۷ یہ حکم کسے لئے شروع میں جان لینا درست تھا مثلاً کوئی آدمی اسلام سے پھر جائے اور بجائے پھر بھی نہ مانے یا محصن ہوکر زنا کرے یا کسی کا ناحق خون کرے ف۸ قصاص لینے یا دیت قبول کرنے یا معاف کرنیکا اختیار مقتول کو بڑی مصلحت ہے اسمیں کہ اس کی ناک کان کاٹے یا قاتل پاتے نہ نکلے تو اس کے بدلے دوسروں کو مار ڈالے ف۹ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اسکی طرف ہے اور علانیہ بھی اسکی مدد کریں سب گرفتی کو پہنچتے ہیں اور اس کے حوالے کرتے ہیں ف۱۰ یعنی اسکو خائن کما دو

			كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝ ذٰلِكَ مِمَّآ	کے دن) پوچھ ہوگی اور زمین پر اکڑ کر (یا اترا کر) نہ چل کیونکہ تو
			اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۭ وَلَا تَجْعَلْ	زمین کو پھاڑ نہیں سکیگا اور نہ پہاڑوں کے برابر لمبا ہو سکیگا
			مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا	تھوڑا ہی تن کر چلے ۔ جو جو باتیں اوپر بیان ہوئیں ان میں جو بُری
			مَّدْحُوْرًا ۝	ہیں وہ تیرے مالک کو پسند نہیں ہیں ۔ یہ وہ دانشمندی کی باتیں
۱۵	بنی اسرائیل	۶	وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ	ہیں جو تیرے مالک نے تجھ کو (وحی کے ذریعہ سے) بھیجیں اور اللہ
			اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ	تعالے کے ساتھ دوسرے کسی کو معبود نہ بنا (ایسا کریگا) تو جگہ سے
			كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝	بُرا (خدا کی رحمت سے) محروم ہو کر جہنم میں پڑے گا ۔ ف
″	″	۹	وَقُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ	اور تو میرے بندوں سے کہدے وہ بات منہ سے نکالیں جو اچھی
			الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝	ہو کیونکہ شیطان (سخت کلامی کرا کر) لوگوں کو لڑاتا ہے بے
۱۵	الکہف	۴	وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّىْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝	شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے ۔ ف
			اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ	اور (اے پیغمبر لوگوں سے) کہدے سچا دین آگیا اور جھوٹا دین
			وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ	مٹ گیا کیونکہ جھوٹ تو (ایک دن) ضرور مٹنے والا ہے ۔ ف
			مِنْ هٰذَا رَشَدًا ۝	اور کسی بات کو مت کہہ میں کل اسکو کروں گا مگر یوں کہ اگر اللہ
″	″	۲۸	وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ	تعالی چاہے ۔ ف اور اگر تو (انشاء اللہ کہنا) بھولا جائے تو جب خیال
			رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۚ	آئے (اپنے مالک کی یاد کر (انشاء اللہ کہنے کی) اور کہدے مجھکو
			وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ	امید ہے کہ میرا مالک اس سے بھی زیادہ ہدایت کی بات مجھکو بتلائے ۔ ف
			الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ	اور جو لوگ صبح اور شام اپنے مالک کو پکار رہے ہیں ۔ ف اسی کی رضا
			ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝	مندی چاہتے ہیں (یعنے طالب مولی ہیں نہ طالب دنیا) انکی صحبت
			وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۡ فَمَنْ شَاۗءَ	اپنے تئیں روک رکھ اور دنیا کا ساز و سامان چاہیے کہ لیے اپنی
			فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاۗءَ فَلْيَكْفُرْ ۝	آنکھیں انکو چھوڑ کر (دوسروں کیطرف) مت دوڑا اور ایسے شخص کا
۱۶	طٰہٰ	۸	فَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ	کہا مت مان جسکا دل ہمنے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور اپنی
				خواہش پر چلتا ہے اور اسکا کام حد سے بڑھ گیا ہے ۔ ف اور (اے پیغمبر) کہدے یہ قرآن
				حق ہے تمہارے مالک کیطرف سے (اترا ہے) اب جسکا جی چاہے مانے اور جسکا جی چاہے نہ مانے ۔ ف
				تو (اے پیغمبر) ان کافروں کی بات پر صبر کر اور سورج نکلنے سے پہلے اپنے مالک

فلو اسکی جڑ کو خلیں کر سکے گا کتنا ہی زور کیوں نہ لگا لے ۔ ف مطلب یہ ہے کہ تیرا غرور نادانی ہے اگر چلتا تو اس وقت زیب دیتا جب تجھ سے زیادہ کوئی چیز نہ ہوتی زمین اور پہاڑ تجھ سے زیادہ سخت اور زیادہ لمبے ہیں تو ان کا خلاف کیوں نہیں ۔ ف یہ باتیں اوپر بیان ہوئیں یہ باتیں حکمت اور پرعلم ہونے کی ہیں یا نصیحت ہوئی کہ یہ باتیں وہ سب تیرے مالک کے نزدیک بُری ناپسند ہیں ۔ ف اس کلام سے امت کی تعلیم اور انکو ڈرانا منظور ہے شرک نہ کریں ورنہ آخرت کے ہمیشہ بندی کریں تو دنیا میں ذلیل خوار ہوتے ہوتے ہو جائیں ۔ ف شاید نبی اور عائشہ کیساتھ گفتگو کرنے اخلاق کے ساتھ بھائیں اسی اور دشمنی سے اسکے روکنے ہو سکتی ہے خدا کا فرمانا یوں کہنا کہ تو نہی ہے دوسری آیتوں سے کہ ان کے معبودوں کو بھی بُرا نہ کہو ایسا نہ ہو وہ جہالت سے خدا کو برا کہیں ۔ بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی حکم سے منسوخ ہے ۔ ف اس تعلیم میں دنیا دار کے فائدے حاصل ہوتے ہیں ۔ ف یہ تیری زبانی لطف و نرمی تا قیامت کیلئے ہو گئی ۔ ف حسن نے کہا جب کوئی تجھ سے بات کہے تو اچھا کہو کہ ایسا ہی ہو ۔ ف اس کو یہ نہیں کہا کہ ہو گا انشاء اللہ کہو ۔ ف یہ قصہ یوں ہوا کہ قریش نے آپ کو آزمانے کیلئے یہود سے کہا تھا کہ ہمکو کچھ بتلاؤ جو ہم محمد سے پوچھیں تو یہود نے کہا کہ ان سے روح کا حال پوچھو ۔ ف اور یہ بھی کہا کہ اصحاب کہف اور ذوالقرنین کا قصہ پوچھو ۔ ف اس کل تمہارے سوال کا جواب دونگا اور انشاء اللہ نہیں کہا تو وحی کچھ دن بند رہی ۔ ف ابن عباس نے کہا کہ ایک سال کے بعد یہ آیت اتری ۔ ف یہ آیت اتری

			قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝			کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کرو (یعنی عصر کی نماز پڑھو) اور سورج ڈوبنے سے پہلے (یعنے عصر کی نماز) اور رات کی گھڑیوں میں بھی پاکی بیان کرو اور دن کے کناروں میں اسلیئے کہ تو آخرت میں اسکا ثواب پاکر خوش ہو اور ہمنے جو کسی قسم کے کافروں کو دنیاوی زندگی کی رونق کا سامان دے رکھا ہے انکو اس میں آزمانے کے لیے (یا بلا میں ڈالنے کی لیے) تو اسکی طرف اپنی آنکھیں ہرگز نہ اٹھا (اسکی خواہش مت کر) اور تیرے مالک کا دیا اس سے کہیں بہتر اور دیرپا ہے
۱۷	الحج ۲۲	۴	وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ	اور جھوٹ بولنے سے بچتے رہو
〃	〃	۸	ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۙ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝	یہ تو (سب ٹھیک ہی) اور جو کوئی اتنا ہی بدلہ لے جتنا وہ ستایا گیا تھا پھر (ظالم کیطرف سے) اسپر زیادتی ہو (دوبارہ اسکو ستائے) تو بیشک اللہ اسکی مدد کریگا (کیونکہ وہ مظلوم ہے) بیشک اللہ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے
〃	〃	۱۰	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ	اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو (یعنے نماز پڑھو) اور اپنے مالک کو پوجو اور نیکی کرتے رہو اس لیے کہ تم مراد کو پہونچو اور اللہ تعالے کی راہ میں جو کوشش کرنے کا حق ہے ویسی کوشش کرو
۱۸	المؤمنون ۲۳	۱	قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِىْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝	ایمان والے مراد کو پہونچ گئے وہ جو اپنی نماز میں دل لگاتے ہیں اور وہ جو نکمی باتوں کیطرف دھیان نہیں کرتے اور وہ جو زکوۃ دیا کرتے ہیں اور وہ جو اپنی خواہش کا مقام (شرمگاہ) تھامے رہتے (کسی سے اپنی خواہش پوری نہیں کرتے) مگر اپنی بی بیوں یا لونڈیوں سے اسپر کوئی الزام نہیں پر جو کوئی ان (دو) کے سوا اور طرح سے شہوت نکالنا چاہے تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھے ہوئے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے اور وہ جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں
〃	〃	۶	اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۚ نَحْنُ	اے پیغمبر اگر کوئی تیری سامنہ برائی کرے تو برائی کا دفعیہ اسطرح سے کر جو بہت اچھا

قولہ یعنے مغرب اور عشا کی نماز پڑھو الخ کی نماز کیونکہ وہ آدھے دن کے ختم ہونے پر اور دوسرے آدھے کے شروع ہونے پر پڑھی جاتی ہے ۱۲ منہ قولہ اور تعالی نے تحفہ کو مقام محمود عطا فرمایا وہ یہ ہے کہ قیامت کے دن لوگ گھبرا کر پہلے آدم پھر نوح پھر ابراہیم پھر موسی پھر عیسی علیہم السلام کے پاس جائینگے اور ہر ایک اپنے سوا دوسرے کو شفاعت کے لائق بتلائیگا آخر سب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئینگے اور آپ شفاعت کرینگے یہی مقام محمود ہے ۱۲ منہ قولہ اور ان کو ان کے گھر میں ٹھکانا دیا الخ یہ آیت بنی نضیر کے حق میں نازل ہوئی جب یہ لوگ مدینہ سے نکالے گئے تو بعضے خیبر میں جا رہے اور بعضے ملک شام میں جا کر بسے ۱۲ منہ قولہ اور ان کے گھروں کو اپنے ہاتھ سے اجاڑ الخ یہ آیت اتری گویا اللہ نے مسلمانوں کو تسلی دی کہ دنیا کی دولت محض بے حقیقت ہے اور پھر اگر یہی نہ ملی ۱۲ منہ قولہ جو مسلمان ہیں الخ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ہے آنحضرت نے خطبہ میں فرمایا لوگو جیسی گواہی شرک کے برابر ہے دوسری حدیث میں ہے سب سے بڑا گناہ شرک ہے ماں باپ کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی ۱۲ منہ قولہ کہ مسلمان سفر میں جا رہے تھے انکو مشرک لوگ ملے اور یہ سمجھ کر کہ ہتھیار ہونگے مشرکوں نے انکو اپنا مسلمانوں نے انکو حملہ کی نیت سے مشرکوں نے دانا اور وہ لوگ ہتھیار ڈالے ہوئے تھے یہ آیت اتری الخ منہ قولہ کہ وہ حرام مہینہ تھا الخ یہ بھی مشرکوں کی ایک نادانی تھی سب ہی مہینے اللہ کے ہیں ۱۲ منہ قولہ اجاڑ دیتے ہیں الخ یعنی جو بستیاں جاتی رہیں سب اسی کے اوپر گر پڑیں ۱۲ منہ قولہ اس میں تمام نعمتیں آگئیں الخ یعنی اس مقام میں ہمیشہ رہیں گے ۱۲ منہ قولہ یعنے ظہر کی نماز الخ یہ آیت اسی نماز کے حق میں اتری ۱۲ منہ قولہ اور دوسری آیت میں دو بار ہے الخ یعنی سورۃ ہود میں اور سورۃ طہ میں ۱۲ منہ قولہ اور یہ آیت اسی نماز کے حق میں ہے الخ یعنی سورۃ ہود میں ۱۲ منہ قولہ اور اس کے بعد ہی فرمایا الخ یعنی سورۃ طہ میں ۱۲ منہ قولہ اور ان کو ان کے گھر میں ٹھکانا دیا الخ یہ آیت بنی نضیر کے حق میں نازل ہوئی جب یہ لوگ مدینہ سے نکالے گئے تو بعضے خیبر میں جا رہے اور بعضے ملک شام میں جا کر بسے ۱۲ منہ قولہ اور ان کے گھروں کو اپنے ہاتھ سے اجاڑ الخ یہ آیت اتری گویا اللہ نے مسلمانوں کو تسلی دی کہ دنیا کی دولت محض بے حقیقت ہے اور پھر اگر یہی نہ ملی ۱۲ منہ قولہ جو مسلمان ہیں الخ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ہے آنحضرت نے خطبہ میں فرمایا لوگو جیسی گواہی شرک کے برابر ہے دوسری حدیث میں ہے سب سے بڑا گناہ شرک ہے ماں باپ کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی ۱۲ منہ قولہ کہ مسلمان سفر میں جا رہے تھے انکو مشرک لوگ ملے اور یہ سمجھ کر کہ ہتھیار ہونگے مشرکوں نے انکو اپنا مسلمانوں نے انکو حملہ کی نیت سے مشرکوں نے دانا اور وہ لوگ ہتھیار ڈالے ہوئے تھے یہ آیت اتری الخ منہ قولہ کہ وہ حرام مہینہ تھا الخ یہ بھی مشرکوں کی ایک نادانی تھی سب ہی مہینے اللہ کے ہیں ۱۲ منہ قولہ اجاڑ دیتے ہیں الخ یعنی جو بستیاں جاتی رہیں سب اسی کے اوپر گر پڑیں ۱۲ منہ قولہ اس میں تمام نعمتیں آگئیں الخ یعنی اس مقام میں ہمیشہ رہیں گے ۱۲ منہ قولہ یعنے ظہر کی نماز الخ یہ آیت اسی نماز کے حق میں اتری ۱۲ منہ قولہ اور دوسری آیت میں دو بار ہے الخ یعنی سورۃ ہود میں اور سورۃ طہ میں ۱۲ منہ قولہ اور یہ آیت اسی نماز کے حق میں ہے الخ یعنی سورۃ ہود میں ۱۲ منہ قولہ اور اس کے بعد ہی فرمایا الخ یعنی سورۃ طہ میں ۱۲ منہ

			اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝	ہم خوب جانتے ہیں جو یہ کافر بکتے ہیں (اور بدلیوں) دعا کر (کہ) اے میرے مالک میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اے مالک میرے تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں ۔
۱۸	النور ۲۴	۳	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝	مسلمانو! شیطان کے قدم بقدم مت چلو (اسکی پیروی نہ کرو) اور جو کوئی شیطان کی پیروی کرے (وہ گمراہ ہوگا) اسلئے کہ شیطان تو بے حیائی اور برے ہی کام کرنے کو (اسے) کہیگا اور اگر اللہ کا فضل اور کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی (گناہ) سے پاک نہ رہ سکتا لیکن اللہ تعالےٰ (اپنے) بندوں میں سے (جسکو چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ (سب) سنتا جانتا ہے ۔
〃	〃	〃	وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۠ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اور جو لوگ تم میں بزرگی والے اور مالدار ہیں وہ (اپنے ناطے والوں اور محتاجوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنیوالوں کو (خیرات) نہ دینے کے لیے قسم نہ کھا بیٹھیں بلکہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالےٰ تمکو (تمہاری خطاؤں کو) بخشے اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے ۔
۱۹	〃	۴	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ	مسلمانو! تم اپنے گھروں کے سوا (پرائے) گھروں میں مت گھسو جب تک ان گھر والوں سے اذن نہ لو اور (باہر رہکر) سلام علیک نہ کر لو یہ (اذن لینا اور سلام کرنے اندر جانا) تمہارے حق میں بہتر ہے تاکہ تم یاد رکھو پھر اگر ان گھروں میں کسیکو نہ پاؤ (اندر سے) کچھ جواب نہ آئے تو جبتک تمکو اذن نہ ہو اندر مت گھسو اور اگر (اندر سے) تم کو یہ جواب ملے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ یہ بہت عمدہ (تہذیب) ہے تمہارے لیے اور اللہ تو جانتا ہے جو تم کرتے ہو جس مکان میں تمہارا اسباب دھرا ہو وہاں کوئی رہتا نہ ہو اس میں (بے اذن لیے) جانا تم پر کوئی گناہ نہیں اور جو تم کھل کر کرتے ہو اور جو چھپا کر کرتے ہو اللہ تعالےٰ (سب) جانتا ہے (اے پیغمبر)

ف۱ یعنی ایسا کرے کہ شیطان میرے قریب بھی نہ ہونے پائے وسوسہ ڈالنا تو کجا ۱۲ ف۲ گناہ ہی سرزد کہتا ہے یا گناہ کے بعد توبہ کی توفیق دیتا ہے ۱۲ ف۳ تو اس سے دوستی رہو اور شیطان کے قریب میں مت پھٹکو ۱۲ ف۴ یا انکی خیرات دینے میں قصور نہ کریں ۱۲ ف۵ جب تم یہ چاہتے ہو تو تم بھی لوگوں کی خطائیں معاف کرو ۱۲ ف۶ اوپر گذرچکا کہ مسطح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی تھے اس تہمت میں شریک تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ میں جو مسطح سے سلوک کیا کرتا تھا اب نہ کرونگا اسوقت اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اتاری کہتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کیوں نہیں میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ کو بخشے اور مسطح سے جو سلوک کیا کرتا تھا پھر وہی کرنے لگے ۱۲ ف۷ یا جبتک ان گھر والوں کو اپنا حال معلوم نہ کرا دو اور ان سے سلام علیک نہ کر لو ۱۲ ف۸ کیونکہ دوسرے کے مکان میں بے اجازت گھسنا اور تصرف کرنا حرام ہے البتہ اگر کوئی خاص ضرورت ایسی ہو کہ بغیر گھسے چارہ نہ ہو مثلاً اندر آگ لگ گئی ہو سکا بھائی مضروب ہو کسی مسلمان کی جان جا رہی ہو تو اندر گھس جاؤ ۱۲ ف۹ ایک صحابی کہا کرتے تھے یہ آیت کو آرزو رہگئی میں کسی گھر میں بلانے کی اجازت مانگوں اور اندر سے جواب آئے جاؤ لوٹ جاؤ اسوقت اندر آنے کا موقع نہیں ہوتا میں خدا کے اس حکم پر ایک بار بھی عمل کروں ۱۲ ف۱۰ وہ دیکھ رہا ہے کہ تم خدا کے حکم کے موافق گھر میں اجازت لیکر جاتے ہو یا بے اجازت گھس پڑتے ہو بعضے یہ کہ اگر اندر سے کہا جاؤ لوٹ جاؤ تو اب وہیں جا بیٹھتے ہو خواہ مخواہ اندر جانے کے لیے اصرار کرتے اور ناراض ہوتے بلکہ لوٹ جاؤ اور یہ دوسری قسم آداب ابن عباس رضی اللہ عنہ حدیث شریف سننے کے لیے انصاریوں کے گھر پر جاتے تو دروازے پر بیٹھے رہتے ۔ جب گھر کا مالک باہر آتا تو ان سے کہتا آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی تم نے خبر کیوں نہ کی وہ کہتے کہ میں علم حاصل کرنے کے لیے آیا ہوں اور اس میں ایسا ہی حکم ہے کہ کسی کو باہر نکلنے کے لیے تکلیف دو ۱۲ ۔

		يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ	مسلمانوں سے کہدو اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو تنہائی میں یہ انکے لیے بہتر ہے (عمدہ بات ہے) وہ جو کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اسکی خبر ہے اور (اے پیغمبر) مسلمان عورتوں سے کہدو اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہ تنہائی میں رہیں (باڈھانپے رہیں)
۱۸ النور	۴	وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۠ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۭ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَي الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اور تمہارے غلاموں لونڈیوں میں سے جو مکاتب ہونا چاہیں یہ انکر اگر اس لائق سمجھو تو مکاتبہ کر دو اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنا مال تم کو دیا ہے اس میں سے انکو (بھی) دو اور تمہاری لونڈیاں اگر پاک دامن رہنا چاہیں تو ان سے دنیا کی زندگی کا سامان کمانے کے لیے (روپیہ پیدا کرنے کے لیے) زبردستی حرامکاری نہ کراؤ اور جو کوئی ان پر زبردستی کریگا تو زبردستی کے بعد (انپر گناہ نہ ہوگا) اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے
	۸	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ ۭ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاِذَا	مسلمانو! تمہاری غلام لونڈی اور جو لڑکے (لڑکیاں) تم میں سے ابھی جوان نہیں ہوئے وہ تین وقتوں میں (تمہارے پاس آنے کی) اجازت لیا کریں (ایک تو) فجر کی نماز سے پہلے اور (دوسرے) دوپہر کو جب تم (سونے کے لیے) اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو اور (تیسرے) عشا کی نماز کے بعد یہ تین وقت تمہاری بے پردگی کے وقت ہیں ان وقتوں کے سوا (بے اجازت آنے میں) نہ تم پر گناہ ہے نہ انپر تم ایکدوسرے پاس آتے جاتے رہتے ہو یوں ہی اللہ (اپنے) حکم تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے (تاکہ تم اچھی طرح سمجھ جاؤ اور انپر عمل کرو) اور اللہ (سب) جانتا ہے حکمت والا اور جب تمہارے لڑکے جوان
	۱۱	بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاۗءِ	ہو جائیں تو جس طرح وہ لوگ (ہر وقت) اجازت لیتے ہیں جو انسے پہلے جوان ہو چکے ہیں یہ بھی اجازت لیا کریں یونہی اللہ اپنے حکم تمکو کھولکر بیان کرتا ہے اور اللہ (سب) جانتا ہے حکمت والا
	۱۲	فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ	پھر جب تم گھروں میں (کھانے کے لیے) گھسنے لگو تو اپنے لوگوں کو سلام

(۱) جب نامحرم پر نظر پڑجائے تو فوراً نظر پھیر لینا معاف ہے دوسری نظر درست نہیں جیسے حدیث میں ہے ۱۲ (۲) شرمگاہ تنہائی میں رہنے کا یہ مطلب ہے کہ سوائے اپنی بیوی اور لونڈی کے اور کسی کی صحبت نہ کرو حرامکاری اور بدکاری کا بہانہ ہے شرمگاہ ڈھانپنے سے یہ غرض ہے کہ ایسا ستر اس شخص پر نہ کھولے جسکے سامنے کھولنا حرام ہے ۱۲ (۳) یعنی جس پر نظر ڈالنا درست نہیں اسکو ننگی نہیں حدیث میں ہے کہ اپنا ستر نہ دیدار اپنے باغ میں ننگی نہیں عورتیں انکے سامنے ننگی آنے لگیں سر اور سینے کھلے ہوئے تو اسماء نے کہا یہ کیا بری بات ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہے مرد کو غیر عورت کے ستر کی طرف دیکھنا درست نہیں اسطرح عورت کو بھی غیر مرد کی طرف دیکھنا درست نہیں اور جیسے مرد کو دوسرے مرد سے اپنا ستر چھپانا چاہیے ایسا ہی عورت کو بھی دوسری عورت سے اپنا ستر چھپانا چاہیے ۱۲ (۴) مکاتب وہ غلام یا لونڈی ہے جسکا مالک یہ کہدے کہ اگر تو اتنا روپیہ اتنی قسطوں میں ادا کردے تو تو آزاد ہے مطلب ہے کہ اگر اس غلام یا لونڈی کو یہ توقع ہو کہ وہ اپنی کتابت کا بدل ادا کر سکے گا تو اسکو مکاتب کر دو ۱۲ (۵) یعنے لونڈی کو اس کا مالک زبردستی خیرات پر چلائے اور دل میں اس بری کام سے ناراض ہو لیکن بیچاری لونڈی پر گناہ نہ ہوگا بلکہ اس کے مالک پر ہوگا اسپر بھی جو کچھ قصور ہو کرے تو اللہ تعالیٰ اسکا بخشنے والا ہے اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر لونڈی راضی ہو تو اس کو حرام کاری کرنا جائز ہے لونڈی سے حرام کاری کرنا ہر حال میں شنیع اور سخت گناہ ہے خواہ وہ مدتی ہو یا نہ ہو آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب لونڈی خود برے کام کرنے کو راضی نہ ہو تو اس سے زبردستی یہ کام کرانا جیسے جاہلیت کا رواج تھا سخت

(باقی در ضمیمہ)

			تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝	کردیا ایسی ہی ہے خدا کی طرف سے (یعنے خدا تعالیٰ اسکا حکم دیا ہی) برکت والی پاکیزہ اللہ تعالیٰ یونہی اپنے حکم تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہی اسلیے کہ تم کو عقل آئے (یا تم سمجھو)
۱۸	النور ۲۴	۹	لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝	(مسلمانو) جب رسول تمکو بلائے تو اسکا بلانا ایسا مت سمجھو جیسا آپس میں ایک دوسرے کو بلانا سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں آنکھ بچاکر سرک جاتے ہیں پھر جو لوگ پیغمبر کا حکم نہیں مانتے انکو ڈرنا چاہیے (دنیا میں) کوئی مصیبت انپر نہ آن پڑے یا (آخرت میں) کوئی تکلیف کا عذاب انکو نہ پہونچے
۱۹	الفرقان ۲۵	۵	فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝	تو کافروں کا کہنا مت مان اور قرآن کے زور سے ان سے خوب جہاد کر
〃	〃	〃	وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۝	اور (اے پیغمبر کافروں سے مت ڈر) اس خدا پر بھروسا کر جسکو موت نہیں (ہمیشہ) زندہ ہے اور تعریف کے ساتھ اسکی پاکی بیان کر اور اپنے بندوں کے گناہوں سے اسکا خبردار ہونا بس کرتا ہے (وہ سب بندوبست کرلیگا)
〃	〃	۶	وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝	اور خدا (تعالیٰ کے نیک) بندے وہ ہیں جو عاجزی کے ساتھ (یا آہستگی اور وقار کے ساتھ) زمین پر چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ انسے بحث جاتے ہیں تو کہتے ہیں (اچھا صاحب سلام)
〃	الشعراء ۲۶	۱۱	وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ۝ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝	اور اپنے نزدیک کے رشتہ داروں کو ڈرا اور جو مسلمان تیرے تابعدار بنگئے ہیں انکے سامنے بازو جھکائے رہ (یعنی خاطر اور محبت سے پیش آ تواضع کے ساتھ) پھر اگر وہ تیرا کہنا نہ مانیں تو کہدے میں تمہارے کاموں سے الگ ہوں اور زبردست مہربان خدا پر بھروسا کر جو تجھکو (نماز میں اکیلے) کھڑے ہوتے وقت اور نمازیوں کے ساتھ (جماعت میں) تیرے لوٹنے بیٹھنے (ہر ایک حرکت) کو دیکھ رہا ہی بیشک وہی سنتا اور جانتا ہی۔
۲۰	النمل ۲۷	۶	فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ۝	تو (اے پیغمبر) اللہ پر بھروسا کر کیونکہ تو صریح حق پر ہے
〃	القصص ۲۸	۶	اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا	ان لوگوں کو انکی مضبوطی کے بدلے دوہرا ثواب دیا جائیگا اور یہ لوگ برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں اور

فاذا جاء أحدكم فليسلم إن كان في المسجد أو في غيره فليسلم على من عند باب المسجد وإن لم يكن فيه أحد فليسلم على من في المسجد فإن لم يكن فيه أحد فليسلم على من في البيت فإن لم يكن فيه أحد فليسلم على من في الدار فإن لم يكن فيها أحد فليسلم على من في الطريق فإن لم يكن فيها أحد فليسلم على من في السوق فإن لم يكن فيها

			اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝	اعراض کیا اس سے اور کہا ہمارے لیے ہمارے کام اور تمہارے لیے تمہارے کام سلام ہے تم پر ہم جاہلوں کو نہیں چاہتے
۲۹	العنکبوت	۱	وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ اِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	اور تاکید کی ہم نے آدمی کو ساتھ ماں باپ کے اچھا کرنا اور اگر وہ زبردستی چاہیں کہ تو میرا شریک بنائے اس کو جس کو تو نہیں جانتا تو ان کا کہنا مت مان تم سب کو میرے پاس (ایک دن) لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ تم دنیا میں کرتے رہے ہیں تمکو جتلا دونگا
۲۹	″	۵	وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۚ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝	اور کتاب والوں (یہود اور نصاریٰ) سے جھگڑا نہ کرو مگر اچھے طور سے مگر جو ان میں شرارت کریں اور یوں کہو ہم ایمان لائے اس پر جو ہم پر اتارا یعنے قرآن پر) اور جو تم پر اترا اور ہمارا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے اور ہم اسی کے تابعدار ہیں
۳۰	الروم	۴	فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝	تو (اے پیغمبر) ایک طرف کا ہو کر اپنا منہ دین پر قائم رکھ اس دین پر جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی بناوٹ بدل نہیں سکتی یہی سچا ٹھیک دین ہے (جو فطرت کے موافق ہے) مگر اکثر لوگ (اس بات کو) نہیں سمجھتے اسی (ایک خدا) کیطرف رجوع رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو درستی سے ادا کرتے رہو اور شرک کرنیوالوں میں شریک نہ ہو ان لوگوں میں جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی اور کئی گروہ ہو گئے (اور پھر) ہر گروہ اپنے (جھوٹے) اعتقاد پر پھولا ہوا ہے
″	″	۴	وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝	تو (اے پیغمبر) ناطے والے کو اسکا حق دے اور محتاج اور مسافر کو (اُن کا حق) جو لوگ خدا کا منہ (دیکھنا) چاہتے ہیں انکے لیے یہ بہتر ہے اور وہی مراد پائیں گے
″	لقمٰن	۲	وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝	اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا اللہ کا شریک کسی کو مت بنانا کیونکہ شرک بڑا (سخت) گناہ ہے
″	الروم	۵	فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ	تو (اے پیغمبر) اس دن کے آنے سے پہلے جو خدا کی طرف سے ٹل

کوئی خواستہ (جیسے مشرکوں کی حالت ہے) سنتے ہیں تو انجان بنجاتے ہیں اور کہتے ہیں (اچھا بھائی تم جانو) ہمارے کیے ہمارے ساتھ تمہارے کیے تمہارے ساتھ (اچھا بھائی) سلام ہم جاہلوں کو نہیں چاہتے

اور ہم نے آدمی کو حکم دیا ہے کہ ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرے اور (یہ بھی حکم دیا) اگر وہ زبردستی چاہیں کہ تو میرا شریک بنائے اسکو جسکو تو نہیں جانتا تو ان کا کہنا مت مان تم (سب کو) میرے پاس (ایک دن) لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ تم دنیا میں کرتے رہے ہیں تمکو جتلا دونگا

اور کتاب والوں (یہود اور نصاریٰ) سے جھگڑا نہ کرو مگر اچھے طور سے مگر جو ان میں شرارت کریں اور یوں کہو ہم ایمان لائے اس پر جو ہم پر اترا یعنے قرآن پر) اور جو تم پر اترا اور ہمارا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے اور ہم اسی کے تابعدار ہیں

تو (اے پیغمبر) ایک طرف کا ہو کر اپنا منہ دین پر قائم رکھ اس دین پر جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی بناوٹ بدل نہیں سکتی یہی سچا ٹھیک دین ہے (جو فطرت کے موافق ہے) مگر اکثر لوگ (اس بات کو) نہیں سمجھتے اسی (ایک خدا) کیطرف رجوع رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو درستی سے ادا کرتے رہو اور شرک کرنیوالوں میں شریک نہ ہو ان لوگوں میں جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی اور کئی گروہ ہو گئے (اور پھر) ہر گروہ اپنے (جھوٹے) اعتقاد پر پھولا ہوا ہے

تو (اے پیغمبر) ناطے والے کو اسکا حق دے اور محتاج اور مسافر کو (اُن کا حق) جو لوگ خدا کا منہ (دیکھنا) چاہتے ہیں انکے لیے یہ بہتر ہے اور وہی مراد پائیں گے

اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا اللہ کا شریک کسی کو مت بنانا کیونکہ شرک بڑا (سخت) گناہ ہے

تو (اے پیغمبر) اس دن کے آنے سے پہلے جو خدا کی طرف سے ٹل

			إِنَّ تَالِيَ يَوْمَ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ۝	
۳۱	روم ۳	۵	فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۠ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	سنیں سکتا اپنا منہ پھیرے ہوئے اور بیشک تو نہیں ہدایت پر لا سکتا اندھوں کو ان کی گمراہی سے (سب لوگ) الگ الگ ہو جائیں گے (مومن جدا کافر جدا) تو (اے دیکھنے والے) اللہ کی رحمت کے اثر دیکھ کہ زمین کو مرے بعد پھر کیونکر جلاتا ہے بیشک وہی خدا (جو زمین کو مرے پیچھے جلاتا ہے قیامت کو ان) مردوں کو بھی جلائے گا اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے
″	″	۶	فَاصْبِرْ ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۠ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝	تو (اے پیغمبر) صبر کیجیو اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے (ایک دن تو ضرور ہونا ہی ہوگا) اور کہیں ایسا نہ ہو (یہ) بے ایمان لوگ تجھ کو بے صبر بنا لیں (تجھ پر جلد باز ہو جائے)
″	لقمان ۳۱	۲	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝	اور ہم (تجھ سے پہلے) لقمان کو حکمت دے چکے ہیں اور ہم نے (اس کو فرمایا) اللہ کا شکر کر اور جو کوئی شکر کریگا وہ اپنے ہی بھلے کو لیے شکر کریگا اور جو کوئی ناشکری کرے تو اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے خوبیوں والا
″	″	″	وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰي وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	اور ہم نے آدمی کو اپنے ماں باپ کے لیے اچھا سلوک کرنیکا حکم دیا (اس کی) ماں نے تو اسکو تنگ تنگ کر (اپنے پیٹ میں) اٹھایا اور دو برس میں (کہیں) اسکا دودھ چھوٹا (ہم نے آدمی کو یہ حکم دیا) کہ میرا شکر کر یارہ اور اپنے ماں باپ کا اور (آخر) تجھ کو (مر کے بعد) میری پاس لوٹ کر آنا ہے اور اگر تیرے ماں باپ تجھ پر زبردستی کریں کہ اللہ کو ساتھ اسکو شریک کر جسکو شریک ہونے کی تیرے پاس کوئی سند نہیں تو انکا کہنا مت مان اور دنیا میں انکے ساتھ دستور کے موافق رہ (اور دین میں) اسکی راہ پر چل جو میری طرف رجوع ہے پھر میری ہی پاس تمکو لوٹ کر آنا ہے میں تمکو جو تم (دنیا میں) کرتے رہے (اسکا بدلہ دیکر) جتلا دونگا
″	″	″	يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ	میرا نماز کو درستی سے ادا کرتا رہ اور اچھی بات کرنیکا حکم کرتا رہ۔ اور بری بات سے منع کرتا رہ اور جو آفت تجھ پر آن پڑے اس پر صبر کر بیشک کام بڑے ضروری کام ہیں اور لوگوں سے اپنی گال نہ پھلا اور زمین میں اترا کر (اکڑ کر) ہوا مت چل کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی خور کو پسند نہیں کرتا اور بیچ کی چال چلا کر اور اپنی آواز آہستہ رکھ کیونکہ گدھوں کی آواز سب آوازوں

ف یعنی قیامت کا دن ۱۲ ف وہ حکیم تھے اور بعضوں نے کہا پیغمبر تھے کہتے ہیں وہ حضرت ایوب کے بھانجے تھے اور سندی یا نوبی کا پیشہ کرتے تھے ایک حدیث میں ہے کہ وہ حبشی تھے ۱۲ ف اسکو شکر اور نعمتیں دیگا ۱۲ ف اسکی ذات میں تمام کمال موجود ہیں اسکو کسی کی تعریف کی پرواہ نہیں ہے ۱۲ ف یعنی کسی کی شکرگزاری کی ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ ماں باپ اور ان دونوں کا حق ادا کرنا اور بہت بڑا ادا کرنا چاہیے کیونکہ ان نے اس کیلئے بڑی تکلیف اٹھائی نو مہینے پیٹ میں رکھا ضعف پر ضعف برداشت کیا پھر دو برس تک دودھ پلایا ۱۲ ف یہ شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کس کو سلوک کروں فرمایا اپنی ماں سے پوچھا پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سے پوچھا پھر کس سے فرمایا اپنے باپ سے تو ماں کا حق باپ سے تین حصے بڑھ کر ہے ۱۲ ف اللہ اپنے اعمال کا جواب دہ بنائیگا ۱۲ ف اللہ تعالیٰ نے ہر امت کے لیے جدا جدا شریعت اور عبادت اور خلق اور تواضع کیساتھ بھیجے ۱۲ ف یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے میں جو سختیاں پیش آئیں انکو جھیلے اور صبر کرے ۱۲ ف یعنی نماز اور سوا نماز کے ۱۲ ف اللہ نے انکو فرض کیا ہے ہر حال میں انکو ادا کرنا لازم ہے ۱۲ ف مطلب یہ ہے متوسط لوگوں کی عادت ہوتی ہے اور اللہ کو یہی بات پسند ہے کہ ہر ایک کی بات سن ۱۲ ف اکڑ کر چلنا اور تکبر ہے اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناپسند ہے ۱۲ ف یہ بہت تیز بہت سست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی چال تھی۔ حدیث میں ہے کہ آپ جب چلتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ کوئی بلندی سے نیچے اتر رہا ہے ۱۲ ف گدھا بولی یا شکر نہ چلا کر گدھوں کی طرح ۱۲

			إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝	میں بھی ہے۔
۲۲	الاحزاب	۱	يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝	اے پیغمبر اللہ سے ڈرتا رہ اور کافروں اور منافقوں کا کہنا مت مان بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے حکمت والا ہے اور جو تیرے مالک کی طرف سے تجھ پر وحی اترتی ہے اسپر چلتا رہ بیشک اللہ تعالیٰ کو تمہارے (سب) کاموں کی خبر ہے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھ اور وہ بس ہے کام بنانے والا
۲۲	"	۶	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝	مسلمانو! اللہ تعالیٰ کی یاد بہت کیا کرو اور صبح شام اسکی پاکی بیان کرتے رہو
۲۲	"	"	وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝	اور اے پیغمبر کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مان اور وہ جو تکلیف دیتے ہیں اسکا خیال چھوڑ دے اور اللہ پر بھروسا رکھ اور اللہ تعالیٰ بس ہے کام بنانے والا۔
۲۲	"	۷	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝	مسلمانو جب تمکو کھانے کے لیے بلایا جائے تو پیغمبر کے گھروں میں نہ جاؤ مگر اجازت ہو (وہ بھی ایسے وقت میں جاؤ کہ) اس کے پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے بلکہ جب بلائے جاؤ اسوقت جاؤ پھر کھانا کھا چکتے ہی وہاں سے چلدو اور باتوں میں نہ لگ جاؤ کیونکہ ایسا کرنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی ہے وہ تم سے شرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو تو سچ بات کہنے میں کوئی شرم نہیں اور جب پیغمبر کی بی بیوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو اس سے تمہارے دل اور انکے دل (شیطان کے وسوسوں سے خوب پاک رہیں گے اور تمہارے لیے یہ زیبا نہیں کہ اللہ کے پیغمبر کو تکلیف پہونچاؤ۔ اور نہ یہ کہ اس کے پیچھے اس کی عورتوں سے کبھی نکاح کرو خدا تعالےٰ کے نزدیک یہ بڑا گناہ ہے ۔
۲۲	"	۹	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ	مسلمانو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے موسیٰ کو

ظاہر ہوا کہ کافروں منافقوں کے کہنے سننے پر اور انکی ایذا دہی کی پروا نہ کرکے حضرت صلعم سے یہ کہنا آپ ہمارے معبودوں کی برائی کرنا چھوڑ دیجئے اور یوں کہا کیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس سفارش کرینگے اور منافقوں کا یہ کہنا کہ ہمارے دل غلاف میں ہیں اور عبداللہ بن ابی اور عبداللہ بن سعود نے بھی یہی رائے دی اس وقت یہ آیت اتری اور اسکا بدلہ لینے کی فکر نہ کرنا اس کی پروا نہ کرنا۔ قولہ آیت اسوقت اتری جب حضرت زینب کے ولیمہ میں آنحضرت صلعم نے کھانا کھایا وہ کھا چکے لیکن باتیں کرتے ہوئے وہیں بیٹھے رہے آنحضرت صلعم شرم سے کچھ نہ فرما سکے یہانتک کہ آپ خود اٹھکر باہر تشریف لے گئے پھر گئے تو بھی بیٹھے رہے آنحضرت صلعم پھر باہر تشریف لے گئے اور پھر گئے تو بھی بیٹھے رہے آنحضرت صلعم کو ابھی یہ معلوم نہ تھا کہ اب وہ لوگ اٹھ گئے تب آپ تشریف لائے اور حضور زینب سے صحبت کی اور آنے سے پہلے پردہ کی آیتیں اتریں اور آنحضرت صلعم کی بی بیاں ہی عام عورتوں کی طرح باہر نکلنا بند ہوا ..... ذکر حضرت موسےٰ کے پردے کا اسلئے کیا کہ حضرت موسےٰ نے انکا حکم دیا یہانتک کہ یہ آیت اتری اسوقت سے آپ کی بی بیاں پردے میں رہنے لگیں ۱۲ منہ

			اذ دا سوئی قبل اذ اللہ شیئا قالہ وجیہا عند اللہ وجیہا ۰	
۲۲	الاحزاب ۳۳	۹	یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۝ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۰	مسلمانو اللہ تعالے سے ڈرتے رہو اور سیدھی درست بات کہو (ایسا کرو گے تو) اللہ تعالی تمہارے کام بنا دیگا اور تمہارے گناہ بخشدیگا اور جو کوئی اللہ تعالی اور اس کے رسول کے کہنے پر چلے اس نے بڑی مراد پائی ۵
۲۲	السبا ۳۴	۶	قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ ۰ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَاۤ اَضِلُّ عَلٰی نَفْسِیْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْۤ اِلَیَّ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ ۰	کہدو (توحید کا) آن پہونچا اور جھوٹا دین (شرک) کچھ نہ سوجھا سکتا ہے نہ پلٹ سکتا ہے کہدو اگر میں بہک گیا ہوں تو بہک کر اپنا ہی برا کرونگا اور جو میں ہدایت پر آگیا ہوں تو میرے مالک کی مجھ پر وحی بھیجنے سے بیشک وہ سن رہا ہے نزدیک ہے
۲۲	فاطر ۳۵	۱	یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۪ وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۰	لوگو اللہ تعالی کا وعدہ (قیامت) برحق ہے ایسا نہ ہو تمکو دنیا کی زندگی دھوکا دے اور ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو اللہ تعالے کے باب میں فریب دے ۵
۲۳	والصفت ۳۷	۱	فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ	اب ان کافروں سے پوچھ (کہ) کیا (دوبارہ) پیدا کرنا مشکل ہے یا جو ہم پیدا کر چکے ہیں
۲۳	"	۱۱	فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنٰتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۰	اب ان (مکہ کے) کافروں سے پوچھ کیا تیرے مالک کے لیے بیٹیاں ہیں اور انکے لیے بیٹے ہیں
۲۳	"	۱۷۴	وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰی حِیْنٍ ۰ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ۰	تو چند روز تک ان (مشرکوں) کا خیال چھوڑ دے اور ان کو دیکھتا رہ وہ آگے (اپنی غلطی) دیکھ لیں گے
۲۳	"	۱۷۸	وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰی حِیْنٍ ۰ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ۰	اور چند روز تک انکا خیال چھوڑ دے اور دیکھتا رہ یہ بھی آگے چلکر (اپنا نتیجہ) دیکھ لیں گے
۲۳	ص ۳۸	۲	اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ	(اے پیغمبر) ان کی باتوں پر صبر کیے رہو
۲۳	"	۵	قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۰	(اے پیغمبر) کہدو میں تو اور کچھ نہیں (اللہ کے عذاب سے تمکو) ڈرانیوالا ہوں
۲۳	"	۸۶	قُلْ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ ۰	(اے پیغمبر لوگوں سے) کہدو میں اس (تم کے حکم پہونچانے) کا تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتا اور نہ میں اپنے تئیں بنانا چاہتا ہوں

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب مسلمانوں نے غزوۂ تبوک کو سنایا یہ بن عجرہ کیا کرتے تھے بعضوں نے کہا آپنے ایک بار لوٹ کا مال تقسیم کیا ایک شخص کہنے لگا اس تقسیم میں خدا کی رضامندی مقصود نہیں آپنے فرمایا اللہ تعالی ہی پر رحم کرے وہ مجھ سے زیادہ ستائے گئے تو انہوں نے صبر کیا اسی طرح لوگوں نے یہ طوفان جوڑا کہ نوح کا طوفان ہے یا عرص ہے جب کرتا تھا ایک سال پھر پر کہ پہنچ کر کہا تھا اللہ تعالی کے حکم سے وہ پھر کہ پہنچ کر بیٹھا حضرت موسے نکلے اسکے پیچھے دوڑے بنی اسرائیل نے دیکھ لیا کہ انہیں کوئی عیب لگا ہے بعضوں نے کہا یہ فلاں نے اپنے پیچھے کھال کنوں میں ڈالدی اللہ تعالی نے موسے کی بات سچی کی پھر بات کرتے کرتے ہارون کا انتقال ہوا موسے بنی اسرائیل کے پاس آئے کہا ہارون کا انتقال ہوا ہے بعضوں نے کہا آپ ہارون کو مارڈالا ہے یہ بھی کہا کہ ہارون کو موسے سے بہت محبت تھی بنی اسرائیل نے یوں سمجھ لیا ہے جو موسے کو محبوب رکھتا ہے وہ ہارون کو بھی رکھتا ہے جب ہارون کا انتقال ہوا تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسے نے ہارون کو مارڈالا ہے اللہ تعالی نے فرشتوں کو بھیجا انہوں نے بنی اسرائیل کو ہارون کی لاش دکھائی تب بنی اسرائیل نے موسے کو ایذا دینے سے باز آئے اللہ تعالی نے موسے کو وحی بھیجی کہ تیرے بھائی کا انتقال ہوا ہے تو ہی اسکو غسل دے کفن دے دفن کر اور اسکی نماز جنازہ پڑھ اور اسکی قبر کھود کر لحد بنا اور اسکی لاش کو قبر میں رکھ کر اوپر سے مٹی ڈال دے موسے نے ایسا ہی کیا جب موسے واپس آئے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ ہارون کو موسے نے مارڈالا ہے اللہ تعالی نے ہارون کی قبر کھول کر ہارون کو زندہ کر دیا ہارون نے کہا کہ موسے نے مجھے مارا نہیں ہے بلکہ میرا انتقال ہوا ہے موسے نے مجھے غسل دیا کفن دیا دفن کیا ہے اللہ تعالی نے ہارون کو پھر موت دیدی اور قبر کو بند کر دیا ہارون کی قبر کا نشان باقی نہیں رہا بعضوں نے یوں سمجھ لیا ہے جو موسے کو محبوب رکھتا ہے وہ ہارون کو بھی رکھتا ہے جب ہارون کا انتقال ہوا تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسے نے ہارون کو

۳		۲	قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
		۳	قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝
		۴	قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِيْنِيْ ۝ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۭ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝
		۴	قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝
		۵	قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ ..... اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰي مَا فَرَّطْتُّ

(۱) اگر کسی ملک میں رہ کر تم احکام خدا کی بجا آوری نہ کر سکو تو خدا کی زمین کشادہ ہے (۲) اس ملک سے ہجرت کر کے دوسرے ملک میں چلے جاؤ (۳) مکان کی گنجائش نہ ہو یا پانی نہ ملے تو یہ (۴) اس کا سوا ہے اپنے تئیں خدا کی بندگی اختیار کی جب کہ لوگ سب خدا کے دشمن بن کر گھیرے ہوئے تھے اور اپنی جان اور عزت کی کچھ پروا نہ کی قیامت تک جتنے بندے مسلمان گذریں گے سب کا اجر آنحضرت کو ملتا رہے گا (۵) یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب مشرکوں نے آنحضرت کو بہکایا کہ اپنے باپ دادوں کا طریق اختیار کر لو اور اس نئے دین کو چھوڑ دو جب آنحضرت کو یہ سن کر بہت رنج ہوا اس کے بعد یہ آیتیں نازل ہوئیں جن میں جگہ عذاب کا ڈر ہو (۶) دوزخ میں ڈالے جائیں گے (۷) یہ بڑا گناہ ہے جس کو ہر کوئی نہیں پہنچ سکتا یہ کہہ کر اللہ نے ان لوگوں کی دلجوئی کی ہے جو اگلے گناہوں سے توبہ کر لیں (۸) یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب مشرکوں نے آنحضرت کو بہکایا کہ اپنے باپ دادوں کا طریق اختیار کر لو اور اس نئے دین کو چھوڑ دو جب آنحضرت کو یہ سن کر بہت رنج ہوا اس کے بعد یہ آیتیں نازل ہوئیں جن میں جگہ عذاب کا ڈر ہو (۹) دوزخ میں ڈالے جائیں گے (۱۰) یہ بڑا گناہ ہے جس کو ہر کوئی نہیں پہنچ سکتا یہ کہہ کر اللہ نے ان لوگوں کی دلجوئی کی ہے جو اگلے گناہوں سے توبہ کر لیں

(۱) اے پیغمبر کہدے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ناامید نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو بخش دیتا ہے (۲) بیشک وہی (بڑا) بخشنے والا مہربان ہے (۳) اور تم پر عذاب آنے سے پہلے تم اپنے مالک کی طرف رجوع ہو جاؤ (۴) اور اسکی فرمانبرداری کرو عذاب آنے پر پھر کوئی تمہاری مدد نہ کریگا (۵) اور تم پر خبر میں ناگاہ عذاب آجانے سے پہلے جو اچھا کلام (تمہارے مالک کیطرف سے تمہارے پاس آیا ہے (یعنے قرآن) اس پر چلو (ایسا نہ ہو تم میں سے) کوئی شخص یوں کہنے لگے ہائے افسوس میں نے اللہ کی طاعت میں (کیسی) کوتاہی کی اور میں تو بے شک (دنیا میں دین کا)

(۱) اگر کسی ملک میں رہ کر تم احکام خدا کی بجا آوری نہ کر سکو تو اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ ہے (۲) اس ملک سے ہجرت کر کے دوسرے ملک میں چلے جاؤ (۳) مکان کی گنجائش نہ ہو یا پانی نہ ملے تو یہ (۴) اس کا سوا ہے اپنے تئیں خدا کی بندگی اختیار کی جب کہ لوگ سب خدا کے دشمن بن کر گھیرے ہوئے تھے اور اپنی جان اور عزت کی کچھ پروا نہ کی قیامت تک جتنے بندے مسلمان گذریں گے سب کا اجر آنحضرت کو ملتا رہے گا (۵) یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب مشرکوں نے آنحضرت کو بہکایا کہ اپنے باپ دادوں کا طریق اختیار کر لو اور اس نئے دین کو چھوڑ دو جب آنحضرت کو یہ سن کر بہت رنج ہوا اس کے بعد یہ آیتیں نازل ہوئیں جن میں جگہ عذاب کا ڈر ہو (۶) دوزخ میں ڈالے جائیں گے (۷) یہ بڑا گناہ ہے جس کو ہر کوئی نہیں پہنچ سکتا یہ کہہ کر اللہ نے ان لوگوں کی دلجوئی کی ہے جو اگلے گناہوں سے توبہ کر لیں (۸) یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب مشرکوں نے آنحضرت کو بہکایا کہ اپنے باپ دادوں کا طریق اختیار کر لو اور اس نئے دین کو چھوڑ دو جب آنحضرت کو یہ سن کر بہت رنج ہوا اس کے بعد یہ آیتیں نازل ہوئیں جن میں جگہ عذاب کا ڈر ہو (۹) دوزخ میں ڈالے جائیں گے (۱۰) یہ بڑا گناہ ہے جس کو ہر کوئی نہیں پہنچ سکتا یہ کہہ کر اللہ نے ان لوگوں کی دلجوئی کی ہے جو اگلے گناہوں سے توبہ کر لیں

			فِي جَنْبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝	سخولیت ہی کرتا رہا تھا یا یوں کہتے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو
			اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ	رستہ بتلاتا تو (آج) میں بھی پرہیزگاروں میں ہوتا یا جب
			الْمُتَّقِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ	عذاب دیکھ لے تو یوں کہے کاش ایک بار (اور) میں دنیا میں پھیر
			لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝	دیا جاؤں تو میں بھی نیکوں میں شامل ہو جاؤں (اسوقت اللہ تعالیٰ
			بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا	فرمائیگا) کیوں نہیں (اے کافر دنیا میں تو میری آیتیں تجھ تک پہونچی
			وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝	تھیں لیکن تو نے انکو جھٹلایا اور شیخی کرنے لگا اور منکرین میں سے ہو گیا
۲۴	المؤمن	۶	فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ	تو (اے پیغمبر) صبر کیے رہ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے
			لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ	قصور کی بخشش مانگتا اور صبح اور شام اپنے مالک کی تعریف
			وَالْاِبْكَارِ ۝	کے ساتھ پاکی بیان کرتا رہ
"	"	"	فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ	تو (اے پیغمبر) اللہ کی پناہ مانگ بیشک وہ (سب کچھ) سنتا دیکھتا ہے
"	"	۸	فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ	تو (اے پیغمبر) صبر کیے رہ کیونکہ اللہ کا وعدہ سچا ہے پھر جو ہم نے
			بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ	ان سے وعدہ کیا ہے اگر اسمیں سے کچھ تجھ کو دکھلا دیں یا ہم تجھ کو دنیا
			فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝	سے اٹھا لیں تو بھی یہ کافر ہمیں سے کہیں آخر انکو ہمارے پاس لوٹکر آنا ہے
"	حٰمٓ السجدہ	۱	فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۝	سو تم اسی کیطرف منہ کیے رہو (سیدھا چلا کرو) اور اس سے (اپنے گناہوں کی معافی
"	"	۵	اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ	برائی کا بدلہ اچھے سے اچھا کرو تو ایسا کریگا تو دیکھیگا جو تیرا دشمن
			وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا	تھا وہ ایک دم سے ایسا ہو جائیگا جیسے (تیرا) دلسوز دوست اور
			يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ	یہ بات انہی کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور انہی کو اسکی
			اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝	توفیق ہوتی ہے جو نصیبے والے ہیں
"	"	"	وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ	اور (اے پیغمبر) اگر شیطان کی گدگدانی سے تجھکو گدگدی ہو تو اللہ کی
			بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝	پناہ مانگ (وہ تجھ کو بچا لیگا) بیشک وہ (سب) سنتا جانتا ہے
"	"	۲	لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ	سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو (وہ تو تمہاری طرح ایک مخلوق ہیں) اور خدا کو سجدہ
۲۵	الشوریٰ	۲	فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ	کیجیو سو تو (لوگوں کو) بلاتا رہ اور تو خود بھی جس طرح تجھکو حکم ہوا ہے اور
			وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ	انکی خواہش پر مت چل اور کہدے میں تو اللہ نے جتنی کتابیں اتاری سب پر ایمان
			اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ	لایا اور مجھے یہ حکم ہے کہ تمہارے آپس کے جھگڑوں میں انصاف

وما یلقاھا الا الذین صبروا الخ یعنی ان باتوں پر ہمیشہ ہی بہائی کتابوں اور پیغمبروں کا ٹھٹھا اور ہنسی مسلمانوں سے مسخرہ پن کرتا رہا ۱۲ قلہ اصرفتہ نے پیغمبر اور قرآن کو سمجھکر اس فقرہ کا یہی کوئی معنی سمجھا ہے کہ اگر میں ان باتوں کو کیا کام کل سکتا ہے تجھ سے کوئی ہوتی ہوائی ہو جاؤں تو نیک بخت آدمی ہو جاؤں اب پچھتاوت کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کہ ہوت ھذا کہ ان ضرورتوں کا فوں پر نہ ہوا ہو ۱۲ شرح عقائد میں ہے کہ ہمارے نزدیک خدا کا وجود بدیہی ہے تو ہر چیز کا خدا ہونا چاہیے اور خدا کا خدا ہونا محال ہے پس ثابت ہے کہ وجود خدا کے سوا ہر چیز ممکن ہے اور ممکن کے لیے وجوبی کے بدل ہونا ضرور ہے پس اسلام تک برائی کے بدلے برائی کرنے میں ہے اور اچھے سے اچھا برتاؤ کرنے میں ہے ۱۲ شرح عقائد میں ہے کہ ہمارے نزدیک خدا کا وجود بدیہی ہے تو ہر چیز کا خدا ہونا چاہیے اور خدا کا خدا ہونا محال ہے پس ثابت ہے کہ وجود خدا کے سوا ہر چیز ممکن ہے اور ممکن کے لیے وجوبی کے بدل ہونا ضرور ہے پس اسلام تک برائی کے بدلے برائی کرنے میں ہے اور اچھے سے اچھا برتاؤ کرنے میں ہے ۱۲

			يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَىٰ اللَّهِ كَذِبًا ۖ فَإِن يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَابَّةٍ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ۝ وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ۝ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝ إِن يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝ أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَن كَثِيرٍ ۝ وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ۝ فَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ۝ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ ۝ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ وَلَمَنِ انتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ ۝ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ مَا لَكُم مِّن مَّلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم مِّن نَّكِيرٍ ۝ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنسَانَ كَفُورٌ ۝ لِّلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ ۝ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ۝ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ۝	۲۵	الشوریٰ	۳	کہتے ہیں کہ اس نے خدا پر جھوٹ باندھا ہے تو خدا چاہے تو تمہارے دل پر مہر کر دے اور خدا تو جھوٹ کو مٹاتا اور سچ کو اپنے کلام سے ثابت کرتا ہے بیشک وہ دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے واقف ہے اور جو ایمان لائے اور نیکوکار ہوئے ان کی دعا قبول فرماتا ہے اور اپنے فضل سے ان کو اور بھی دیتا ہے اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہے اور اگر خدا اپنے سب بندوں کو فراخ روزی دیتا تو وہ روئے زمین پر سرکشی کرنے لگتے لیکن وہ اندازے سے جو چاہتا ہے نازل فرماتا ہے بیشک وہ اپنے بندوں سے باخبر اور ان کو دیکھ رہا ہے اور وہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد مینھ برساتا اور اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے اور وہی کارساز اور قابل تعریف ہے اور اس کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کا پیدا کرنا اور ان جانداروں کا جو اس نے دونوں میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ جب چاہے ان کے جمع کرنے پر قادر ہے اور تم پر جو مصیبت واقع ہوتی ہے تو تمہارے ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں سے اور بہت سے گناہ تو وہ معاف ہی کر دیتا ہے تم زمین میں (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے اور خدا کے سوا تمہارا نہ کوئی دوست ہے نہ مددگار اور اس کی نشانیوں میں سے دریا میں چلنے والے جہاز پہاڑ کی طرح (اونچے) ہیں اگر وہ چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے تو وہ دریا کی سطح پر کھڑے رہ جائیں بیشک اس میں ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے لئے نشانیاں ہیں یا ان کے اعمال کے سبب ان کو غرق کر دے اور بہت سے گناہ تو وہ معاف ہی کر دیتا ہے اور (اس لئے بھی کہ) جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں جو لوگ ہماری آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں وہ جان لیں کہ ان کے لئے کوئی جائے گریز نہیں ہے تو جو کچھ تم کو دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور جو خدا کے ہاں ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے رہتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کا حکم مانتے ہیں اور نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور ان کا کام آپس کی صلاح (اور مشورہ) سے چلتا ہے اور جو مال (متاع) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ جن پر کوئی ظلم کرتا ہے تو وہ (ظالم سے) بدلہ لیتے ہیں اور برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہے اس پر بھی جو کوئی معاف کر دے اور (معاملے کی) اصلاح کرے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے بیشک اللہ ظلم کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا اور جس پر ظلم ہوا وہ اگر بدلہ لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں الزام تو انہی لوگوں پر ہے جو (شرارت ہی سے) لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق دھوم مچاتے ہیں ایسے لوگوں کو تکلیف کا عذاب ہوگا اور البتہ جو کوئی (دوسرے کے ظلم کرنے پر بھی) صبر کرے اور معاف کر دے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں (لوگو) اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں اپنے مالک کا کہا مانو اس دن تم کو نہ تو (کہیں) پناہ ملے گی اور نہ تمکو (اپنے گناہوں کا) انکار کرتے بنے گا تو (اے پیغمبر) تجھ کو جو حکم آیا اسکو (مضبوط) تھامے رہو (اور شریعت				
۲۵	الزخرف	۴	تو اے پیغمبر تجھ کو جو حکم آیا اسکو (مضبوط) تھامے رہو (اور شریعت		

کرداں سے ہمارا مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے ہمارا کیا ہمارے لیے اور تمہارا کیا تمہارے لیے ہم میں تم میں کوئی جھگڑا نہیں اللہ تم کو ہمکو (تم کو) اکٹھا کریگا اور اسی کیطرف (آخر سب کو) لوٹنا ہے کہدو (لوگو) میں تم سے خدا کا پیغام پہونچانے پر کوئی نیگ نہیں مانگتا مگر رشتے کی محبت تو رکھو آن لوگوں کے لیے ہو جو ایماندار ہیں اور اپنے مالک پر بھروسا رکھتے ہیں اور (یہ ثواب ان لوگوں کے لیے ہو) جو بڑی بڑی گناہوں سے اور بیحیائی کے کاموں سے بچے رہتے ہیں اور جب انکو غصہ آتا ہو تو معاف کر دیتے ہیں اور جو اپنے مالک کا حکم مانتے ہیں اور نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور انکا کام آپس کی صلاح (اور مشورہ) سے چلتا ہے اور جو (مال متاع) ہمنے انکو دیا ہے اسمیں سے وہ خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ جنپر کوئی ظلم کرتا ہو تو وہ (ظالم سے) بدلہ لیتے ہیں اور برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہے اس پر بھی جو کوئی معاف کر دے اور (معاملے کی) اصلاح کرے (صلح کرلے) تو اسکا ثواب اللہ تعالے کے ذمہ ہے بے شک اللہ ظلم کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا اور جسپر ظلم ہوا وہ اگر بدلہ لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں الزام تو انہی لوگوں پر ہے جو (شرارت ہی سے) لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق دھوم مچاتے ہیں ایسے لوگوں کو تکلیف کا عذاب ہوگا اور البتہ جو کوئی (دوسرے کے ظلم کرنے پر بھی) صبر کرے اور معاف کر دے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں (لوگو) اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ کیطرف سے ٹلنے والا نہیں اپنے مالک کا کہا مانو اس دن تم کو نہ تو (کہیں) پناہ ملے گی اور نہ تمکو (اپنے گناہوں کا) انکار کرتے بنے گا تو (اے پیغمبر) تجھ کو جو حکم آیا اسکو (مضبوط) تھامے رہو (اور شریعت

---

(۱) کسی کتاب یا پیغمبر کو ہم نہ مانیں یا انصاف سے تمہارے مقدمے فیصل کریں (۲) یعنی اب جھگڑے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ حق بات بھی دن بدن ظاہر ہوتی جاتی ہے بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے یعنی اب ہمارا انصاف ہو جائیگا (۳) یہ خطاب ہے قریش کے کافروں کی طرف مطلب یہ ہے کہ مجھے دنیا کا فائدہ سے کچھ مطلب نہیں ہے مگر اتنا تو کرو کہ قرابت کا پاس رکھو اور مجھ کو ناحق نہ ستاؤ ابن عباس نے کہا قریش کے ہر خاندان سے آپ کی کچھ نہ کچھ رشتہ تھا جب قریش کے لوگوں نے آپ کو جھٹلایا اور آپ سے بیعت نہ کی تو اللہ نے فرمایا خیر بیعت نہ کرو جو کرو کہ قرابت کا تو خیال رکھو ایسا نہ ہو کہ عرب کے دوسرے لوگ تمہاری حمایت نہیں ہم میں انکی حفاظت میں آجاؤں (۴) یعنی کبیرہ گناہوں کا بیان اوپر گذر چکا ہے (۵) جیسے زنا لواطت وغیرہ (۶) یعنی دیکھ کر برائی کا بدلہ برائی نہ کرے بلکہ معاف کر جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی کرے (۷) جو پیغمبر کے ذریعہ سے آکر ٹلا ہے (۸) یعنی اس دن کوئی شفیع نہیں چلیں گے اور نہ کسی کو کوئی بات چلا سکتے ہیں ابن عربی نے کہا جو قوم مشورے پر چلی اسکو ٹھیک رستہ ملیگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کل کام دین اور دنیا کے مشورے سے چلاتے تھے اور یہ شان ہی مشورے سے قائم کرتے تھے اور سب کے اپنی خلافت میں ابوبکر کی خلاف مشورے ہی سے قائم ہوئی اور ابوبکر نے خلیفہ ہونے کے بعد ہی ہر ایک کام میں مشورہ لیا اور جس نے مشورہ کیا اور جس نے مشورہ کیا اور جس نے مشورہ ک

۲۵	الزخرف ۴۳	۷	فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۝	تو (اے پیغمبر) انکو پڑا بکنے اور کھیلنے دو یہانتک انکا دن (ہلاکت) سے وعدہ ہے آن پہونچے ۱۲
۲۶	"	"	فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝	تو (اے پیغمبر) انکو سرسے ٹال دو اور کہدو (اچھا بھائی) سلام (تم پر) پھر انکو معلوم ہوجائیگا ۱۲
۲۷	الجاثیہ ۴۵	۲	قُلْ لِلَّذِينَ اٰمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝	تو (اے پیغمبر) مسلمانوں سے کہدو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے کاموں کی امید نہیں رکھتے ان سے درگذر کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ہی ان لوگوں کو انکے کاموں کا بدلہ دے ۱۲
"	"	"	ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝	پھر (موسیٰ کے بعد) ہمنے تجھ کو دین کی ایک راہ (شریعت) پر لگا دیا تو اسپر چلتا رہ اور نادانوں کی خواہشوں پر مت چل ۱۲ (نادان) لوگ
"	"	"	اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝	اسکے مقابلے میں تیرے کچھ کام نہیں آئینگے اور (تجھ میں ان میں دوستی کیسے ہوسکتی ہے گنہگار گنہگاروں ہی کے دوست ہوتے ہیں اور پرہیزگاروں کا اللہ دوست ہے
۲۸	الاحقاف ۴۶	۲	وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ	اور ہمنے آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنیکا حکم دیا ہے ماں نے تکلیف اٹھاکر (چھ مہینہ یا زیادہ اسکو پیٹ میں رکھا) اور تکلیف اٹھاکر اسکو جنا اور اسکا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھٹنا تیس مہینے ہیں (پورا ہوتا ہے) یہانتک کہ وہ جب اپنے زور کو پہونچا اور (پورے) چالیس برس کی عمر ہوئی تو کہنے لگا
"	"	۴	فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝	تو (اے پیغمبر) جسطرح ہمت والے پیغمبروں نوح کافروں کے ستانے پر) صبر کیا تو ہی صبر کر اور (عذاب کے لیے) جلدی مت کر جسدن وہ اس عذاب کو دیکھیں گے جسکا ان سے وعدہ ہے تو (انکو ایسا معلوم ہوگا جیسے وہ (دنیا میں) رہے ہی نہیں مگر گھڑی بھر دن رہے ہوں تو رہے ہوں قرآن کہا ہے خدا کا حکم پہنچا دینا ہے اب (خدا کے عذاب سے وہی تباہ ہونگے جو نافرمان ہیں
۲۹	محمد ۴۷	۲	فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ۝	تو (اے پیغمبر) اس (اعتقاد) پر جمارہ کہ اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اپنے گناہ کی بخشش کیلیے اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتوں کے لیے دعا مانگتا رہ اور اللہ ہی جانتا ہے تم (دنیا میں) کیا کرتے رہوگے (اور آخرت میں) کہاں رہوگے ۱۲

(۱) یعنی قیامت کا دن یا دنیا کے عذاب کا دن مگر وقت سب حقیقت کھل جائیگی اور اس بک بک کا نتیجہ دیکھ لیں گے بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ (۲) یعنی جبتک ان سے جنگ کا حکم اترا نہ تھا اور یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ (۳) یعنی جبتک ان سے جنگ کا حکم اترا نہ تھا اور یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ (۴) یعنی شروع نادانوں کی جنکی عادت ہے کافروں کی جنکی عادت ہے ایذا دہی پر صبر کریں خاموش ہو خدا پر چھوڑ دیں اور گذر جائیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ (۵) یعنی قریش کے کافروں نے انکو کیا کیا ایذائیں دیں ۱۲ (۶) یعنی تیس مہینے ہیں کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہے کیونکہ دو برس تک دودھ پیتا ہے اور دو برس کی مدت دودھ پینے کی بعضوں نے کہا تو یہ حکم اس کی ماں کے لیے ہے اور اگر ماں نہ ہو تو دودھ پلانے کی مدت جب عورت نو مہینے میں جنے تو بچے کو اکیس مہینے تک دودھ پلانا کافی ہوتا ہے اور جب بچہ نو مہینے میں جنے تو تیس مہینے دودھ پلانا کافی ہوتا ہے ۱۲ (۷) یعنی تیس برس کا ہوا یا اٹھارہ برس کا ۱۲ (۸) جو بعد کو ہمت والے ہوئے اولوالعزم پیغمبر ۱۲ (۹) یعنی ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام سے ۱۲ (۱۰) یعنی ہاجر پیغمبروں نوح اور ابراہیم اور محمد علیہم السلام سے ۱۲ (۱۱) یعنی ہاجر سے ۱۲ (۱۲) یعنی بخشش کی دعا کیونکہ بغیر گناہ کے پیغمبر کی شان نہیں ۱۲

(۱) یعنی قیامت کا دن یا دنیا کے عذاب کا دن مگر وقت سب حقیقت کھل جائیگی اور اس بک بک کا نتیجہ دیکھ لیں گے بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ (۲) یعنی جبتک ان سے جنگ کا حکم اترا نہ تھا اور یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ (۳) یعنی جبتک ان سے جنگ کا حکم اترا نہ تھا اور یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ (۴) یعنی شروع نادانوں کی جنکی عادت ہے کافروں کی جنکی عادت ہے ایذا دہی پر صبر کریں خاموش ہو خدا پر چھوڑ دیں اور گذر جائیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ (۵) یعنی قریش کے کافروں نے انکو کیا کیا ایذائیں دیں ۱۲ (۶) یعنی تیس مہینے ہیں کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہے کیونکہ دو برس تک دودھ پیتا ہے اور دو برس کی مدت دودھ پینے کی بعضوں نے کہا تو یہ حکم اس کی ماں کے لیے ہے اور اگر ماں نہ ہو تو دودھ پلانے کی مدت جب عورت نو مہینے میں جنے تو بچے کو اکیس مہینے تک دودھ پلانا کافی ہوتا ہے اور جب بچہ نو مہینے میں جنے تو تیس مہینے دودھ پلانا کافی ہوتا ہے ۱۲ (۷) یعنی تیس برس کا ہوا یا اٹھارہ برس کا ۱۲ (۸) جو بعد کو ہمت والے اولوالعزم پیغمبر ۱۲ (۹) یعنی ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام سے ۱۲ (۱۰) یعنی ہاجر پیغمبروں نوح اور ابراہیم اور محمد علیہم السلام سے ۱۲ (۱۱) یعنی ہاجر سے ۱۲ (۱۲) یعنی بخشش کی دعا کیونکہ بغیر گناہ کے پیغمبر کی شان نہیں ۱۲

خلقت ۞ والله علیم وان تبدلوا
اعمالکم ۞
۹ الحجرات ۱ یاایها الذین امنوا لاتقدموا بین یدی
الله ورسوله واتقوا الله ان الله سمیع
علیم ۞ یاایها الذین امنوا لاترفعوا
اصواتکم فوق صوت النبی ولاتجهروا
له بالقول کجهر بعضکم لبعض ان تحبط
اعمالکم وانتم لاتشعرون ۞ ان الذین
یغضون اصواتهم عند رسول الله
اولئک الذین امتحن الله قلوبهم
للتقوی ط لهم مغفرة واجر عظیم ۞
ان الذین ینادونک من وراء الحجرات
اکثرهم لایعقلون ۞ ولو انهم
صبروا حتی تخرج الیهم لکان خیرا
لهم ط والله غفور رحیم ۞ یاایها
الذین امنوا ان جاءکم فاسق
بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجهالة
فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین ۞
واعلموا ان فیکم رسول الله ط لو
یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم
ولکن الله حبب الیکم الایمان
وزینه فی قلوبکم وکره الیکم
الکفر والفسوق والعصیان ط اولئک

اور (اسلام بھیجا) اور تم کو خبر نہ ہو ۞ بے شک جو لوگ
تمہارے ۞ سامنے ہیں اور وہ تمہارے کاموں کو (ثواب) ہیں تم کو گمان نہیں ہوتا
مسلمانو اللہ اور اسکے رسول کے سامنے (بڑھکر) بات نہ کرو اور اللہ سے
ڈرتے رہو بیشک اللہ سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے ۞ مسلمانو پیغمبر کی
آواز سے اپنی آوازوں کو اونچا نہ ہونے دو اور پیغمبر سے اس
طرح پکار کر بات نہ کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے
پکار کر کرتے ہو ایسا نہ ہو تمہارے (نیک) اعمال غارت ہو جائیں
(اکارت ہوں) اور تم کو خبر نہ ہو ۞ بے شک جو لوگ اللہ کے
رسول کے سامنے اپنی آوازیں پست (رکھتے) ہیں انہی کے
دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری (کی کسوٹی) پر کس لیا ہے انکو
لیے آخرت میں گناہوں کی معافی اور بڑا ثواب (ثواب)
ہے (اے پیغمبر) جو لوگ تجھ کو حجروں کے باہر سے (جن میں
آپ تشریف رکھا کرتے ہیں) آواز دیتے ہیں ان میں اکثر
بے عقل ہیں ۞ اور اگر یہ لوگ اس وقت تک دم لیتے جب
تک تو ان کے پاس برآمد ہوتا تو انکے لیے (دین اور دنیا
دونوں میں) بہتر ہوتا اور اللہ انکے اس قصور اور بے ادبی پر
بھی اگر وہ توبہ کریں بخشنے والا مہربان ہے ۞ مسلمانو جلدی مت کیا
کرو اگر کوئی بدکار شخص کوئی خبر لائے تو اسکو تحقیق کر لیا کرو ایسا
نہ ہو کہ تم بے جانے بوجھے کسی قوم پر چڑھ دوڑو پھر جب اصل حال
معلوم ہو تو اپنے کیے پر پچھتاؤ اور یہ جان رکھو کہ اللہ کا پیغمبر تم میں موجود
ہے (اسلئے کوئی خبر کہ کا حال بتلا دیگا) بہت باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر
وہ تمہارا کہنا انہیں مان لیا کرے تو تم آفت میں پھنس جاؤ مگر اللہ
بات یہ ہے) کہ اس نے تمکو ایمان کی محبت دی اور تمہارے دلوں میں اسکو اچھا

ف ۱ تک کافر مسلم کا پیام نہ دیں سوف تک صلح کرو برابر لڑتے جاؤ اگر وہ صلح کا پیغام بھیجیں تو سوچ اگر مناسب ہو تو صلح کر لو جیسے دوسری آیت میں ہے وان جنحوا للسلم فاجنح لہا وتوکل علی اللہ ہر ایک نیک کام کا پورا ثواب دیگا ۞ جو فرمایا ہم ہی غالب ہونگے اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر ایک جنگ میں ہم کو غلبہ ہوگا خود آنحضرت کی جنگ احد میں غلبہ نہیں ہوا بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ آخر ہم ہی غالب ہونگے وہ ہوا اور مسلمان احد میں غالب آکر کیسے سب کافر زیر ہو گئے بعضوں نے کہا غلبہ کے معنے نہیں ہیں کہ کفار کی طرح سے ہمیشہ دلیل اور حجت سے غلبہ رہیگا کہ کافر مسلمان کو کسی مذہب سے کسی زمانہ میں ہٹا نہ سکے اور

			عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝	اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے خبر رکھتا ہے
۲۶	الحجرات ۴۹	۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝	مسلمانو! نہ ہنسیں مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں ممکن ہے وہ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پر (ہنسیں) ممکن ہے وہ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) ان سے اچھی ہوں اور ایک دوسرے پر طعنہ نہ مارو اور نہ کسی کو برے نام سے (جس سے وہ چڑتا ہو) پکارو ایمان لانے کے پیچھے (ایسی بدزبانی کرنا) فسق (بدنامی) کی بات ہے اور جو لوگ ایسی حرکتوں سے توبہ نہ کریں وہ (بڑی) شریر ہیں ۝
۲۶	ق	۳	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝	مسلمانو! (اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ) بہت گمان کرنے سے بچے رہو کیونکہ بعض گمان گناہ ہے اور کھوج نہ کیا کرو (ٹوہ نہ لگایا کرو) اور کوئی تم میں سے دوسرے کی غیبت نہ کرے بھلا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تم (ضرور) اس سے گھن کرو گے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ (بڑا) معاف کرنیوالا مہربان ہے
۲۶	ق	۳	فَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۚ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝	تو (اے پیغمبر) ان کافروں کی باتوں پر صبر کیے رہ اور سورج نکلنے اور سورج ڈوبنے سے پہلے اپنے مالک کی خوبی تعریف کے ساتھ بیان کرتا رہ اور رات کے وقت اور نماز کے بعد بھی اسکی پاکی بیان کر اور (اے پیغمبر) کان لگا کر سن جس دن پکارنے والا (فرشتہ) جو مقام نزدیک ہے وہاں سے (مردوں کو) پکارے گا۔
۲۶	الذّٰريٰت ۵۱	۳	فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝	تو (اے لوگو) اللہ تعالیٰ کیطرف بھاگو (اسکی پناہ لو) میں اس کی طرف سے تم کو کھولکر ڈراتا ہوں ۝
۲۶	ق	۴	نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝	تو انکا کچھ خیال نہ کر تجھ پر کیا عیب ہے اور (سب لوگوں کو) نصیحت کیے جا بیشک ایمان والوں کو نصیحت فائدہ دیگی ۝

			بِرَبِّكَ بِاٰمِنِيْنَ ۝	تو اے پیغمبر تو اولوں کی [illegible] سے جہاد کرنے کے حق
			بِكٰفِرِيْنَ ۝	: تو تو کافر ہیں ۱۲۱ سے بدلا ہے
			فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ	۱۲۱ تو (اے پیغمبر) انکو اپنے حال پر چھوڑ دے یہانتک کہ اپنے
			فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ	دن کو پائیں جسدن بیہوش ہو جائینگے ۱۲۲ جس دن ان کا
			كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝	داؤں (فریب) انکے کچھ کام نہ آئیگا اور نہ انکو (کہیں سے) مدد ملیگی
			وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا	۱۲۲ اور (اے پیغمبر) اپنے مالک کے حکم کا انتظار کرتا رہ ۱۲۳ کیونکہ تو ہماری آنکھوں
			وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ وَمِنَ	کے سامنے ہے ۱۲۴ اور جب تو (بیٹھکر) اٹھے تو اپنے مالک کی خوبی تعریف کے
			الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝	ساتھ بیان کر ۱۲۵ اور رات کو بھی اسکی پاکی بیان کر اور جب ستارے ڈوب جائیں
۵۳	النجم	۲	فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۝ عَنْ ذِكْرِنَا	۱۲۶ تو (اے پیغمبر) جو کوئی ہماری یاد سے منہ موڑ لے (قرآن اور آخرت
			وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ ذٰلِكَ	کا خیال نہ کرے) اور صرف دنیا کی زندگی سے غرض رکھے تو اسکی
			مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۝	طرف سے منہ پھیر لے ۱۲۷ انکی عقل یہیں تک پہونچی ہے ۵
			هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝	۱۲۸ تو اپنی پاکیزگی مت جتاؤ وہ خوب جانتا ہے کون پرہیزگار ہے ۵
		۳	فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝	۱۲۹ تو اے سونوالہ کو سجدہ کرو اور اسیکا پوجا کرتے رہو ۵
۵۴	القمر	۱	فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۝	۱۳۰ تو (اے پیغمبر) ان کا خیال چھوڑ دے ۵
۵۵	الرحمٰن	۱	اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ	۱۳۱ اس لیے کہ تم انصاف کی حد سے نہ گذرو (یا تولنے میں فرق
			بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝	نہ کرو) اور ٹھیک تولا کرو اور قرار دست مارو ۵
۵۶	الواقعة	۳	فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝	۱۳۲ تو (اے پیغمبر) اپنے مالک کے نام کی تسبیح کرتا رہ جو سب سے بڑا ہے ۵
۵۷		۳	فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝	۱۳۳ تو (اے پیغمبر) اپنے مالک کے نام کی تسبیح کرتا رہ جو سب سے بڑا ہے
۵۷	الحدید	۱	اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ	۱۳۴ اللہ پر اور اسکے پیغمبر پر ایمان لاؤ اور جس مال کا تمکو وارث بنایا ہے اس سے اللہ کی
			فِيْهِ ۝ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ	راہ میں خرچ کرو ۱۳۵ کیونکہ جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے اللہ کی راہ میں
			اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۙ وَالرَّسُوْلُ	خرچ کیا انکو بڑا نیک (ثواب) ملیگا ۱۳۶ اور (لوگو) تمکو کیا ہوا ہے تم اللہ اور اسکے پیغمبر پر
			يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ	ایمان نہیں لاتے اور پیغمبر تمکو اپنے مالک پر ایمان کے لیے بلا رہا ہے اور اگر تم کو
			اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝	یقین آئے تو خود تمہارا مالک (روز الست میں) تم سے اقرار لیچکا ہے ۵
۵۸		۲	اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۝	۱۳۷ یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو مرے پیچھے رطوبت بہم پہنچا کر ہلا دیتا ہے ۵

۱۳۸ یعنی جب کسی کو موت آتی ہے تو اسکا ایمان اور توبہ قبول نہیں ہوتا ۵ ۱۳۹ یعنی قیامت کا دن جب ہر ایک سر پر کھڑا ہوگا ۵ ۱۴۰ بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۵ ۱۴۱ یعنی جب کوئی مرنے لگتا ہے تو اسکا ایمان اور توبہ قبول نہیں ہوتا ۵ ۱۴۲ یعنی جب کوئی مرنے لگتا ہے تو اسکا ایمان اور توبہ قبول نہیں ہوتا ۵ ۱۴۳ یعنی جب مجلس برخاست ہو تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو ۵ ۱۴۴ یعنی جب مجلس سے اٹھتے وقت کہے ۱۴۵ یعنی صبح کے وقت سورج نکلنے کے بعد کی نماز ۵ ۱۴۶ یعنی ایسے بے ایمانوں کو بہشت اور دیدار سے محروم رکھے گا ۵ ۱۴۷ یعنی جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۵ ۱۴۸ یعنی دنیا کی زندگی کھیل ہے ۵ ۱۴۹ یعنی ہر ایک اپنی اپنی فکر میں ہے ۵ ۱۵۰ یعنی کافروں کو ۵ ۱۵۱ یعنی جب کسی کو موت آتی ہے ۵ ۱۵۲ یعنی جب کسی کو موت آتی ہے ۵ ۱۵۳ یعنی جب کسی کو موت آتی ہے ۵ ۱۵۴ یعنی جب کسی کو موت آتی ہے ۵

				تمہارا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں آسمان اور زمین کی میراث ہے اور جو تم میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے پہلے فتح مکہ کے بعد) لڑے وہ (دوسروں کے) برابر نہیں ہیں ان کا درجہ ان لوگوں سے بڑا ہے جنہوں نے (فتح مکہ کے) بعد خرچ کیا اور لڑائی کی اور اللہ نے سب سے اچھا (بدلہ دینے) کا وعدہ کیا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے واقف ہے ۱۰
				کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے پھر اللہ اس کے لیے اس کو بڑھا دے اور اس کے لیے عمدہ صلہ ہے ۱۱
				جس دن تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور (ایمان) ان کے آگے اور ان کی داہنی طرف دوڑ رہا ہوگا (ان سے کہا جائے گا) آج تمہارے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ہمیشہ ان میں رہو گے یہ بڑی کامیابی ہے ۱۲
۲۸	المجادلہ	۲		اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تمہیں جگہ دے گا اور جب کہا جائے اٹھ جاؤ تو اٹھ جاؤ اللہ تمہارے درجے بلند کرے گا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ۱۳
۵۹	الحشر	۱		اور جو لوگ ان کے آنے سے پہلے دار الہجرت میں رہتے تھے اور ایمان لا چکے تھے وہ ان کی طرف ہجرت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو دیا جائے اس کی وجہ سے اپنے دلوں میں حسد نہیں پاتے اور اپنے اوپر ان کو مقدم رکھتے ہیں اگرچہ خود محتاجی ہو اور جو شخص حرص نفس سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں ۱۴
		۳		اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لیے (قیامت کے لیے) کیا (سامان) آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تمہارے سب کاموں کی خبر رکھتا ہے ۱۵
				اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے ان کو ایسا کر دیا کہ وہ اپنے تئیں بھول گئے یہ لوگ نافرمان ہیں ۱۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّیَبْسُطُوْٓا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝

۲ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝

الصف ۶۱ ۱ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝

۲ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ

المنافقون ۶۳ ۲ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ

نشان ۱ اے ایمان والو میرے دشمن اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان سے دوستانہ برتاؤ کرتے ہو اور وہ تو جو سچا دین (یا کلام) تمہارے پاس آیا اسکو مانتے ہی نہیں وہ (تو ایسے ظالم ہیں کہ) تمکو اور پیغمبر کو اسی (سچی) بات پر کہ تم اپنے مالک اللہ پر ایمان لائے (مکہ سے) نکال باہر کرتے ہیں اگر تم میری راہ میں جہاد کرنیکے لیے اور اپنے وطن سے نکلے ہو اور میری خوشی چاہتے ہو تو انسے ہرگز دوستی نہ رکھو تم چپکے انسے دوستی لگاتے ہو اور (یہ نہیں جانتے کہ) میں تمہارے چھپی اور کھلی (ہر دو) باتوں سے خوب آگاہ ہوں اور جو کوئی تم میں سے ایسا کریگا وہ کافروں سے دوستی رکھیگا) وہ سیدھے رستے سے بہک گیا اگر کہیں تم کو وہ پالیں (تو غالب ہو جائیں) تو تمہارے دشمن ہی ہو جائیں اور برائی کے لیے اپنے ہاتھ اور زبانیں تم پر چلائیں گے اور (یہ) چاہینگے کہ تم (کسی طرح پر) کافر ہو جاؤ۔

نشان ۲ اے ایمان والو! اُن لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہوا ہے یہ لوگ تو آخرت (کے ثواب) سے ناامید (محروم) ہو چکے ہیں جیسے کافر قبر والوں (مردوں) سے ناامید ہو چکے ہیں

نشان ۱ اے ایمان والو! ایسی بات منہ سے کیوں کہتے ہو جسکو کرکے نہیں دکھاتے اللہ تعالیٰ کو تو یہ بہت ناپسند ہے کہ منہ سے کہو اور کرو نہیں

نشان ۲ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار بنے رہو

نشان ۳ اے ایمان والو! ایسا نہ ہو تمہارے مال اور اولاد تم کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل بنا دیں اور جو لوگ ایسا کریں گے (خدا کو بھول جائینگے) وہ ٹوٹا اٹھائیں گے اور جو (مال) ہمنے تم کو دیا ہے اس میں سے کچھ خرچ کرو اس سے پہلے کہ موت تم میں سے کسی کو موجود ہو اس

			اَنْ يَّاْتِيَهُمُ عَذَابٌ مِّنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝	وقت یوں کہنے لگے کہ ہائے ہم کو افسوس ہے کہ ہم اللہ کی نافرمانی
۶۴	التغابن	۱	فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝	دیتا تو ہم خیرات کرتے اور نیک بندوں میں شریک ہوتے) تو اللہ اور اسکے رسول اور نور (قرآن) پر جسکو ہم نے اتارا ایمان لاؤ اور تم جو کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے
		۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	مسلمانو! تمہاری بی بیوں اور تمہاری اولاد ہی میں بعضے تمہارے دشمن ہیں ان سے بچے رہو اور اگر تم (ان کا قصور) معاف کردو درگذر کرو بخشدو تو اللہ بھی بخشنے والا مہربان ہے (وہ تمہارا قصور بخشدیگا)
		۳	فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝	مسلمانو جہانتک تم سے ہوسکے اللہ سے ڈرتے رہو اور (اسکا حکم) سنو اور مانو اور اپنی جانوں کی بھلائی کے لیے (اسکی راہ میں) خرچ کرتے رہو اور جو کوئی اپنی طبیعت کی لالچ اور بخیلی سے بچایا گیا (اللہ نے اسکو بچا دیا) تو ایسے ہی لوگ (آخرت میں) مراد کو پہنچیں گے
۶۵	الطلاق	۱۰	فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ	تو اے عقل والو ایمان دار لوگو اللہ سے ڈرو
۶۶	التحریم	۱	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰۗىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝	مسلمانو اپنی جانوں کو اور اپنے بال بچوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ جسکے ایندھن آدمی ہیں اور پتھر وہاں ایسے فرشتے تعینات ہیں جو اکھڑ بے رحم ہیں اللہ جو ان کو حکم دے وہ نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ہوتا ہے وہ (فوراً) بجالاتے ہیں
		۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰي رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ	مسلمانو اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں سچی توبہ کرو عجب نہیں تمہارا مالک (توبہ کی وجہ سے) تمہاری برائیاں تم سے اتار دے معاف کردے اور تم کو ان باغوں میں لیجائے جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں
۶۸	القلم	۱	فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝	تو (اے پیغمبر) تو جھٹلانے والے (کافروں) کا کہا مت مان
"	"	"	وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَمَّازٍ	اور اسکی بات مت سن جو بہت قسمیں کھاتا ہے جھوٹا ذلیل بکا

طلاق میں جو شخص کے پاس مال ہو کہ زکوٰۃ واجب ہو اور ادا کرے تو مستحق ہو دنیا میں بڑھنے کی اور ادا کرنا کہ کر لوگوں نے [illegible]

تحریم [illegible] اول ترجمہ کیا ہے جو تخت دل [illegible] ہے کہ ان فرشتوں کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے غضب سے ہے ان کو کسی کے [illegible] خالص دل سے [illegible] کہا تو ہر ایک گناہ سے واجب ہے صغیرہ ہو یا کبیرہ فوراً بلا تاخیر۔ حدیث میں ہے میں ہر روز سو بار توبہ کرتا ہوں ایک روایت میں ہے ستر بار سے زیادہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی شخص بے آب و دانہ جنگل میں اپنے کھوئے ہوئے اونٹ کے ملنے سے خوش ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے اس لیے کہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور دن کو پھیلاتا ہے اس لیے کہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہاں تک کہ سورج جہنم سے نکلے ایک حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جبکہ موت کا غرغرا شروع نہ ہو [illegible] پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھاتے تھے کہ اپنے باپ دادا کے طریق چھوڑ دو تو ہم تم کو [illegible] دیگا اللہ تعالیٰ [illegible] فرمایا کہ [illegible]

			لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝	سوال کرنیوالے اور محروم (نہ مانگنے والے غریب) کا ان کے مال میں حق ہے ت
			وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝	اور جو روز جزا کو سچ مانتے ہیں ت
			وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝	اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں ت
			اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝	بیشک انکے رب کا عذاب بے خوف ہونیکی چیز نہیں ت
			وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝	اور جو اپنی شرمگاہوں کو (حرام سے) بچاتے ہیں ت
			اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝	مگر اپنی بیبیوں اور لونڈیوں سے (کہ) ان سے (مباشرت کرنے میں) انپر کچھ الزام نہیں ت
			فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝	پھر جو اسکے سوا اور کا خواستگار ہو تو ایسے لوگ حد سے بڑھنیوالے ہیں ت
			وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝	اور جو امانتوں اور اپنے اقرار کا لحاظ رکھتے ہیں ت
			وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝	اور جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں ت
			وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝	اور جو اپنی نماز کی خبرداشت کرتے ہیں ت
			اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝	یہ لوگ باغہائے بہشت میں عزت کیساتھ رہیں گے ت
			فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ۝	پھر کافروں کو کیا ہوا ہے کہ تیری طرف دوڑے چلے آتے ہیں ت
			عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ۝	داہنے اور بائیں سے گروہ گروہ ت
			اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۝	کیا ان میں سے ہر شخص اس کا خواستگار ہے کہ نعمت کے باغ میں داخل کیا جائے ت
			كَلَّا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝	ہرگز نہیں ہم نے ان کو جس چیز سے پیدا کیا ہے وہ انکو معلوم ہے ت
			فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝	پس میں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم قادر ہیں ت
			عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝	کہ ان سے بہتر (اور) لوگ پیدا کر دیں اور ہم عاجز نہیں ہیں ت
			فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝	تو ان کو بیہودہ باتیں کرنے اور کھیلنے دو یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کا سامنا کریں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ت
			يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۝	جس دن قبروں سے نکلکر جلدی جلدی اس طرح چلیں گے گویا کسی نشان کی طرف دوڑے جاتے ہیں ت
			خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝	انکی آنکھیں نیچی ہونگی ان پر ذلت چھا رہی ہوگی یہ وہ دن ہے جسکا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا ت
۲۹	القلم	۲	فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ	تو اپنے مالک کے حکم پر صبر کیے رہو اور مچھلی والے (یعنی یونس پیغمبر) کی طرح (جلد باز) مت بنو
"	المعارج	۱۱	فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝	(اے پیغمبر) تو (ان لوگوں کے جھٹلانے پر) اچھا صبر کیجیے ت
"	"	۲	اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝	وہ اسکو دور سمجھ رہے ہیں ت اور ہم اسکو نزدیک دیکھ رہے ہیں ت
"	"	۳	يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝	جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائیگا ت
"	"	۴	وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝	اور پہاڑ رنگ برنگ کی اون کی طرح ہونگے ت
"	"	۵	وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝	اور کوئی دوست کسی دوست کا حال نہ پوچھیگا ت
"	"	۶	يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِ ۝	(اگرچہ) ایک دوسرے کو دکھائے جائینگے (مگر) گنہگار (کافر) چاہیگا کہ (ہائے) کاش اس دن کے عذاب سے بچنے کے بدلے اپنے بیٹے
"	"	۷	وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝	اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی
"	"	۸	وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝	اور اپنے کنبہ (قبیلہ) جو اسکو پناہ دیتا تھا
"	"	۹	وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝	اور جتنے لوگ روئے زمین پر ہیں (سب کو) دیدے اور یہ (فدیہ) اسکو نجات دلا دے ت
"	"	۱۰	كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ۝	ہرگز نہیں وہ تو شعلہ آتش ہے ت
"	"	۱۱	نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝	جو کھال کھینچ لیگی ت
"	"	۱۲	تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝	(اور) جو (حق سے) پیٹھ پھیرے اور روگردانی کرے (اسکو) بلائیگی ت
"	"	۱۳	وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝	اور (مال) جمع کیا اور (توڑ توڑ کر) بند کر رکھا ت
"	"	۱۴	اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝	بیشک انسان بڑا بیصبرا پیدا ہوا ہے ت
"	"	۱۵	اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝	جب اسکو تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے ت
"	"	۱۶	وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝	اور جب اسکو آسودگی حاصل ہوتی ہے تو بخیل بن جاتا ہے ت
"	"	۱۷	اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝	مگر نمازی ت
"	"	۱۸	الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝	جو اپنی نماز پر ہمیشہ مداومت کرتے ہیں ت
"	"	۱۹	وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝	اور جنکے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (بے نوا) کا مقرر حق ہے ت
"	"	۲۰	لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝	
"	"	۲۱	وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝	اور جو روز جزا کو سچ مانتے ہیں ت
"	"	۲۲	وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝	اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں ت
"	"	۲۳	اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝	بیشک انکے رب کا عذاب بے خوف ہونیکی چیز نہیں ت
"	"	۲۴	وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝	اور جو اپنی شرمگاہوں کو (حرام سے) بچاتے ہیں ت
"	"	۲۵	اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝	مگر اپنی بیبیوں اور لونڈیوں سے (کہ) ان سے (مباشرت کرنے میں) انپر کچھ الزام نہیں ت
"	"	۲۶	فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝	پھر جو اسکے سوا اور کا خواستگار ہو تو ایسے لوگ حد سے بڑھنیوالے ہیں ت
"	"	۲۷	وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝	اور جو امانتوں اور اپنے اقرار کا لحاظ رکھتے ہیں ت
"	"	۲۸	وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝	اور جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں ت
"	"	۲۹	وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝	اور جو اپنی نماز کی خبرداشت کرتے ہیں ت
"	"	۳۰	اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝	یہ لوگ باغہائے بہشت میں عزت کیساتھ رہیں گے ت
"	"	۳۱	فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ۝	پھر کافروں کو کیا ہوا ہے کہ تیری طرف دوڑے چلے آتے ہیں ت
"	"	۳۲	عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ۝	داہنے اور بائیں سے گروہ گروہ ت
"	"	۳۳	اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۝	کیا ان میں سے ہر شخص اس کا خواستگار ہے کہ نعمت کے باغ میں داخل کیا جائے ت
"	"	۳۴	كَلَّا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝	ہرگز نہیں ہم نے ان کو جس چیز سے پیدا کیا ہے وہ انکو معلوم ہے ت
"	"	۳۵	فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝	پس میں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم قادر ہیں ت
"	"	۳۶	عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝	کہ ان سے بہتر (اور) لوگ پیدا کر دیں اور ہم عاجز نہیں ہیں ت
"	"	۳۷	فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝	تو ان کو بیہودہ باتیں کرنے اور کھیلنے دو یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کا سامنا کریں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ت
"	"	۳۸	يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۝	جس دن قبروں سے نکلکر جلدی جلدی اس طرح چلیں گے گویا کسی نشان کی طرف دوڑے جاتے ہیں ت
"	"	۳۹	خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝	انکی آنکھیں نیچی ہونگی ان پر ذلت چھا رہی ہوگی یہ وہ دن ہے جسکا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا ت
"	المزمل	۱	وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝	اور اپنے مالک کا نام پڑھتا رہ اور سب سے توڑ کر اسیکا ہو جا ت
"	"	۲	وَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝	اور کافر جو (تیری نسبت) کہتے ہیں اس پر صبر کیے رہو اور عمدگی کے ساتھ ان سے الگ ہو جاؤ ت
"	"	۳	وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝	اور مجھ کو اور مال کے جھٹلانے والے (کافروں) کو چھوڑ دو اور انہیں تھوڑی سی مہلت دو ت
"	"	۴	اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝	ہمارے پاس بیڑیاں اور بھڑکتی آگ ہے ت
"	"	۵	وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝	اور گلے میں اٹکنے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے ت
"	"	۶	يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝	جس دن زمین اور پہاڑ لرز اٹھیں گے اور پہاڑ ریت کے تودے ہو جائینگے ت
"	"	۷	اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝	ہم نے تمہاری طرف تمہارے اوپر گواہ پیغمبر بھیجا ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف پیغمبر بھیجا تھا ت
"	"	۸	فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝	تو فرعون نے پیغمبر کا کہا نہ مانا تو ہم نے اسکو بڑی سختی سے پکڑ لیا ت
"	"	۹	فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۝	پس اگر تم کافر رہے تو قیامت کے دن جو لڑکوں کو بوڑھا کر دیگا تم کیونکر بچو گے ت
"	"	۱۰	السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ ۭ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝	جس سے آسمان پھٹا جا رہا ہے اسکا وعدہ (ضرور) پورا ہو کر رہیگا ت
"	"	۱۱	اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاۗءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝	یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے مالک کی طرف راستہ اختیار کرے ت
"	"	۱۲	اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَاۗىِٕفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ۭ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۠ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۭ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۡ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۣ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	تمہارا مالک جانتا ہے کہ تم کبھی دو تہائی رات کے قریب اور کبھی آدھی رات اور کبھی تہائی رات (عبادت میں) کھڑے رہتے ہو اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی ایک جماعت (ایسا کرتی ہے) اور اللہ ہی رات اور دن کا اندازہ رکھتا ہے اس نے معلوم کیا کہ تم اسکی نگہداشت نہیں کر سکتے تو اس نے تم پر مہربانی کی تو جتنا قرآن پڑھنا آسان ہو پڑھو اس نے معلوم کیا کہ تم میں بیمار بھی ہونگے اور کچھ اور لوگ ہونگے جو روزی کی تلاش میں سفر کرتے ہیں اور کچھ اور لوگ ہونگے جو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو جتنا آسانی سے پڑھا جائے پڑھو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو قرض حسن دو اور جو نیکی اپنے لئے آگے بھیجو گے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے وہ بہت بہتر اور بڑا اجر ہے اور اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ت
"	المدثر	۱	يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝	اے (وحی کی ہیبت سے) کپڑا لپیٹنے والے اٹھ اور (لوگوں کو اللہ کے عذاب سے) ڈرا اور اپنے مالک کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھ اور (بتوں کی) پلیدی سے الگ رہ اور اس نیت سے احسان نہ کر کہ اس سے اور بدلہ ملے اور اپنے مالک (کی خوشنودی) کیلئے (جو مصیبتیں تجھ کو پیش آئیں ان پر) صبر کر
"	"	۲	فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝	پھر جب صور میں پھونکا جائیگا ت تو وہ دن (کافروں پر) سخت دن ہوگا ت (اور) آسان نہ ہوگا ت
"	"	۳	ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝ وَّ	مجھکو اور اسکو چھوڑ دے (اسکی سزا کیلئے) جسکو میں نے (دنیا میں اکیلا

				بھلائی کی دعا مانگتا ہے اور انسان بڑا جلد باز ہے ۔
۹۰	الم نشرح	۲	۱	(اے پیغمبر) کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہیں کر دیا ۔
			۲	اور تم پر سے بوجھ اتار دیا ۔
			۳	جو تمہاری پیٹھ پر لدا ہوا تھا ۔
			۴	اور تمہارا نام آوازہ بلند کیا ۔
			۵	تو (یاد رکھو) سختی کے ساتھ آسانی بھی ہے ۔
			۶	بیشک سختی کے ساتھ آسانی بھی ہے ۔
			۷	تو جب فارغ ہو تو عبادت میں مشقت اٹھانا ۔
			۸	اور اپنے پروردگار کی طرف دل لگانا ۔
۹۱	والتین	۱	۱	انجیر اور زیتون کی قسم ۔
			۲	اور طور سینین کی قسم ۔
			۳	اور امن والے شہر (مکہ) کی قسم ۔
			۴	کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ۔
			۵	پھر اسے الٹا پھیر کر نیچوں میں سے نیچ کر دیا ۔
			۶	لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے ان کے لئے بے انتہا اجر ہے ۔
			۷	تو (اے پیغمبر) اس کے بعد کون سی چیز تمہیں جزا (وسزا) کے بارے میں جھٹلانے والی ہے ۔
			۸	کیا خدا سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے ۔
۹۲	والعلق	۱	۱	پڑھو اپنے پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا ۔
			۲	انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا ۔
			۳	پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے ۔
			۴	جس نے قلم سے لکھنا سکھایا ۔
			۵	انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو وہ نہ جانتا تھا ۔
			۶	انسان سرکشی کرتا ہے ۔
			۷	اس بنا پر کہ اپنے تئیں بے نیاز دیکھتا ہے ۔
			۸	(حالانکہ) سب کو تمہارے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے ۔
			۹	بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے ۔
			۱۰	ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے ۔
			۱۱	بھلا دیکھو تو اگر وہ (بندہ) سیدھے راستے پر ہو ۔
			۱۲	یا پرہیزگاری کا حکم کرتا ہو ۔
			۱۳	بھلا دیکھو تو اگر (منع کرنے والا) جھٹلائے اور منہ پھیرے ۔
			۱۴	تو کیا وہ نہیں جانتا کہ خدا دیکھ رہا ہے ۔
			۱۵	ہرگز نہیں اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے ۔
			۱۶	(یعنی) پیشانی جو جھوٹی (اور) خطاکار ہے ۔
			۱۷	تو وہ اپنے حامیوں کو بلا لے ۔
			۱۸	ہم بھی عذاب کے فرشتوں کو بلا لیں گے ۔
			۱۹	ہرگز نہیں تم اس کا کہا نہ مانو اور سجدہ کرو اور (خدا کے) قریب ہوتے جاؤ ۔
۹۳	والضحیٰ	۱	۱	روشن دن کی قسم ۔
			۲	اور رات کی جب (سب کو) ڈھانک لے ۔
			۳	کہ تمہارے پروردگار نے نہ تو تمہیں چھوڑا اور نہ تم سے ناخوش ہوا ۔
			۴	اور البتہ تمہارے لئے پچھلا (زمانہ) پہلے (زمانے) سے بہتر ہے ۔
			۵	اور البتہ تمہارا پروردگار تمہیں (اتنا) دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے ۔
			۶	بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی ۔
			۷	اور رستہ سے ناواقف دیکھا تو رستہ دکھایا ۔
			۸	اور تنگدست پایا تو غنی کر دیا ۔
			۹	تو یتیم پر سختی نہ کرنا ۔
			۱۰	اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا ۔
			۱۱	اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا تذکرہ کرتے رہنا ۔
۹۴	الم نشرح	۱	۱	کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہیں کر دیا ۔
			۲	اور تم پر سے بوجھ اتار دیا ۔
			۳	جو تمہاری پیٹھ پر لدا ہوا تھا ۔
			۴	اور تمہارا نام آوازہ بلند کیا ۔
			۵	تو (یاد رکھو) سختی کے ساتھ آسانی بھی ہے ۔
			۶	بیشک سختی کے ساتھ آسانی بھی ہے ۔
			۷	تو جب فارغ ہو تو عبادت میں مشقت اٹھانا ۔
			۸	اور اپنے پروردگار کی طرف دل لگانا ۔
۹۵	والتین	۱	۱	انجیر اور زیتون کی قسم ۔
			۲	اور طور سینین کی قسم ۔
			۳	اور امن والے شہر (مکہ) کی قسم ۔
			۴	کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ۔
			۵	پھر اسے الٹا پھیر کر نیچوں میں سے نیچ کر دیا ۔
			۶	لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے ان کے لئے بے انتہا اجر ہے ۔
			۷	تو (اے پیغمبر) اس کے بعد کون سی چیز تمہیں جزا (وسزا) کے بارے میں جھٹلانے والی ہے ۔
			۸	کیا خدا سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے ۔
۹۶	والعلق	۱	۱	پڑھو اپنے پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا ۔
			۲	انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا ۔
			۳	پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے ۔
			۴	جس نے قلم سے لکھنا سکھایا ۔
			۵	انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو وہ نہ جانتا تھا ۔
			۶	انسان سرکشی کرتا ہے ۔
			۷	اس بنا پر کہ اپنے تئیں بے نیاز دیکھتا ہے ۔
			۸	(حالانکہ) سب کو تمہارے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے ۔
			۹	بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے ۔
			۱۰	ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے ۔
			۱۱	بھلا دیکھو تو اگر وہ (بندہ) سیدھے راستے پر ہو ۔
			۱۲	یا پرہیزگاری کا حکم کرتا ہو ۔
			۱۳	بھلا دیکھو تو اگر (منع کرنے والا) جھٹلائے اور منہ پھیرے ۔
			۱۴	تو کیا وہ نہیں جانتا کہ خدا دیکھ رہا ہے ۔
			۱۵	ہرگز نہیں اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے ۔
			۱۶	(یعنی) پیشانی جو جھوٹی (اور) خطاکار ہے ۔
			۱۷	تو وہ اپنے حامیوں کو بلا لے ۔
			۱۸	ہم بھی عذاب کے فرشتوں کو بلا لیں گے ۔
			۱۹	ہرگز نہیں تم اس کا کہا نہ مانو اور سجدہ کرو اور (خدا کے) قریب ہوتے جاؤ ۔
۹۷	والضحیٰ	۱	۱	روشن دن کی قسم ۔
			۲	اور رات کی جب (سب کو) ڈھانک لے ۔
			۳	کہ تمہارے پروردگار نے نہ تو تمہیں چھوڑا اور نہ تم سے ناخوش ہوا ۔
			۴	اور البتہ تمہارے لئے پچھلا (زمانہ) پہلے (زمانے) سے بہتر ہے ۔
			۵	اور البتہ تمہارا پروردگار تمہیں (اتنا) دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے ۔
			۶	بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی ۔
			۷	اور رستہ سے ناواقف دیکھا تو رستہ دکھایا ۔
			۸	اور تنگدست پایا تو غنی کر دیا ۔
			۹	تو یتیم پر سختی نہ کرنا ۔
			۱۰	اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا ۔
			۱۱	اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا تذکرہ کرتے رہنا ۔

۱۰۹	العلق	۱	اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ	(اے پیغمبر) اپنے پروردگار کے نام سے جس نے (سب کچھ) پیدا کیا (قرآن پڑھ۔
۱۰۹	۰	۹	اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ	(اے پیغمبر) پڑھ اور تیرا مالک بڑی کرم والا ہے
۱۰۹	۰	۹	الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ	(اے پیغمبر) ہر گز اسکا کہنا مت مان اور (اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں سجدہ
۱۰۹	۰	۹	عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ	کرتا رہ اور (اسکی) نزدیکی حاصل کرتا رہ
۱۰۴	الھمزۃ	۱	وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ الَّذِیْ جَمَعَ	ہر طعنہ مارنے والے غیبت کرنے والے کی خرابی ہو (جس نے
۱۰۴	۰	۱	مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ	مال سمیٹا اور اسکو گن گن کر رکھا (وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس
۱۰۴	۰	۱	اَخْلَدَهٗ ۚ	کا مال سدا اسکو زندہ رکھے گا ؟
۱۰۶	القریش	۱	فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۙ الَّذِیْۤ	تو انکو چاہئے کہ (کعبہ میں اطمینان سے رہیں) اس گھر کے مالک کو پوجیں جس نے
۱۰۶	۰	۱	اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۠	انکو بھوک میں کھانا کھلایا (سوداگری کرا کر پیسے کموا دیا) اور انکو ڈر سے امن دیا
۱۱۰	النصر	۱	فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ	تو تعریف کے ساتھ اپنے مالک کی پاکی بیان کر اور اس سے بخشش مانگ
۱۱۰	۰	۱	اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۠	بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنیوالا ہے ؕ
۱۱۳	الفلق	۱	قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا	(اے پیغمبر) کہدو میں پناہ میں آیا اس خدا کی جو صبح کا مالک ہے ہر چیز
۱۱۳	۰	۱	خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ	کی بدی سے جو اسنے بنائی اور اندھیری رات کی بدی سے جب وہ چھا جائے
۱۱۳	۰	۱	وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ وَ	اور گنڈوں پر پھونکنے والیوں کی بدی سے (جادوگرنیوں کے جادو سے)
۱۱۳	۰	۱	مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۠	اور حسد کرنے والے (حسد کرنیوالی) کی بدی سے جب وہ حسد کرنے
۱۱۴	الناس	۱	قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ	(اے پیغمبر) کہدو میں پناہ میں آیا لوگوں کے مالک کے لوگوں کے بادشاہ کے
۱۱۴	۰	۱	اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ	لوگوں کے خدا کے اس وسوسہ ڈالنے والے چھپ جانیوالے کی بدی
۱۱۴	۰	۱	الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ	سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے (یہ وسوسہ ڈالنے
۱۱۴	۰	۱	النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۠	والا شیطان) جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے ؕ

فَضْلُ الْعِلْمِ ۲۳

باب ۲۳ علم کی فضیلت

۱	البقرۃ	۳۰	یُّؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّؤْتَ	وہ جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جسکو حکمت ملی
۱	۰	۳۰	الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا ؕ وَمَا	اس کو بڑی نعمت ملی اور جو عقل والے ہیں وہی

فسوسہ ہے اللہ تعالیٰ بیان کرتا ہے وہ اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرکے اسکو کچھ چھوڑا ہے ؕ اور ہمیشہ اپنے مال اور دولت سے خوش ہوتا رہیگا کبھی مرے گا نہیں ؕ ولید اصحاب فیل سے پہلا یا بعضوں نے کہا تھا ابوجہل نے فخر کیا اور انکے شہر کو امن کی جگہ قرار دی سارے عرب لوگ کہ کا ادب کرتے تھے وہاں کے لوگوں کو نہیں ستاتے تھے یا خود قریش کے لوگوں کا ادب کرتے تھے اگر کوئی ان پر چڑھائی کرتا تھا ؕ اس میں کوئی فضیلت نہیں کرتا تھا کوئی انکو لوٹتا نہیں تھا ؕ وشبادھ اتنے کفر کے آپکو حکم ہوا کہ اللہ سے توبہ مانگ ؕ آپ ہمیشہ استغفر کی درگاہ میں عاجزی کرتے رہتے اور اپنے قصوروں کی معافی مانگتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپکے اگلے اور پچھلے قصور سب معاف کر دیئے تھے ؕ اس سورت کے بعد سورۃ اتری الیوم اکملت لکم دینکم تک اسکے بعد آپ اکیاسی دن جیتے رہے ؕ اس دن چھبیسویں آیت اتری واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ اس کے بعد سات دن یا اکیس دن جیتے رہے ؕ پھر وفات پائی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم الدین ؕ فضیلت چاند کی بدی کی جب وہ گہنا جائے ایک حدیث میں ہے جادو کیا تھا لبید بن اعصم کی بیٹیوں نے آپ پر جادو کیا تھا ؕ حدیث میں ہے جو کوئی گنڈا باندھے پھر اس پر پھونکے اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا ؕ ابن مسعود کی نسلی نے کہا اللہ تعالیٰ کی کلام اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کلام کو منہ کے بل پڑھ سکتے ہیں اور دوسری زبانوں کے منتر پڑھنا درست نہیں ؕ وسواس اور حسد بھی کیا بدی ہے جسے ہر گناہ کی جڑ ابلیس نے کیا پہلا گناہ ؕ وسواس کا مالک وہ شیطان کا مالک ہے ؕ اسکی اصل وفات ہے اس لئے اسکو خاص کیا ؕ وقال خناس کے معنی ہیں پیچھے جا بیٹھنا ؕ جب بندہ اللہ کا نام لیتا ہے شیطان بھاگ جاتا ہے اور آدمی کو جب غافل پاتا ہے دل پر قبضہ کر لیتا ہے ؕ شیطان آدمی کے دل پر جما رہتا ہے جب آدمی غافل ہوتا ہے یا اس نے اللہ تعالیٰ کی یاد کو چھوڑ دیا ہے وسوسہ ڈالتا ہے ؕ وسوسہ سے مراد گمراہ کرنا ہے شیطان کا آدمی کی طرح سے دوسری آیت میں فرمایا شیاطین الانس والجن جن سے مراد شیطان آدمی کے دل پر جما رہتا ہے جب کہ اللہ کا نام لیتا ہے شیطان ذلیل ہو کر بھاگتا ہے اور آدمی کو غفلت میں ڈالتا ہے ؕ

(باقی آئندہ)

			يَذَّكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ	نصیحت مانتے ہیں ۱۲
۷	آل عمران	۱	وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ	حالانکہ اصلی حقیقت ان کی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو پکے عالم ہیں
۸	"	۲	شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ	اللہ تعالےٰ اس بات کا گواہ ہے اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے بھی (گواہ ہیں)
۳۵	فاطر	۴	اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝	اللہ تعالےٰ سے تو اسکے وہی بندے ڈرتے ہیں جو (خدا تعالےٰ کی مخلوقات اور اسکی قدرتوں کا) علم رکھتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ زبردست ہے بخشنے والا ہے
۳۹	الزمر	۱	قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝	(اے پیغمبر) کہدے کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے (دونو) برابر ہو سکتے ہیں نصیحت وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں
۵۸	المجادلة	۲	يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝	جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جنکو علم ملا ہے (دین کے عالم ہیں) اللہ تعالیٰ انکے درجے (دنیا اور آخرت میں) بلند کریگا اور اللہ تعالےٰ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے

اَلْبَعْثُ وَالْقِيٰمَةُ وَاَهْوَالُهَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا مِنَ الْحِسَابِ وَالْمِيْزَانِ

باب چوبیسواں قیامت اور حشر و نشر حساب و کتاب کا بیان

۱	البقرة	۶	وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـــًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝	اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آویگا نہ اسکی سفارش سنی جاویگی نہ بدلہ (یعنے روپیہ وغیرہ بطور فدیے کے) منظور ہوگا نہ مدد ملے گی ۱۲

فائدہ: یہ آیت اہل ایمان گناہگاروں پر گفتگو ہے مجاہد نے کہا عالم وہی ہے جو خدا کا ڈر رکھے ۱۲ منہ یعنی عالم اور بے علم برابر نہیں ہو سکتے اس آیت کریمہ سے نکلتا ہے کہ علم کے لئے عمل ضروری ہے اور جو علم عمل نہ کرے وہ گویا علم نہیں ہے ۱۲ منہ حدیث میں ہے کہ علم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنےٰ شخص پر بعضوں نے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر پیغمبر سے تم کو اس جگہ سے اٹھا دیا اور بعد والوں کو وہاں بٹھلا تو جو کچھ کہ پہلے پاس ہی ہوا کرتا ہے کہ لوگوں کے دینے مقرر ہیں بیان اور علم والوں کا مرتبہ بہت بلند ہے ہر رد والے بھی تم لوگوں سے بیان اور علم میں زیادہ ہیں ۱۲ منہ حدیث میں ہے کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو اسکی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھے بلکہ کہیں بیٹھو اور جگہ دو ۱۲ منہ یہود کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں کچھ نہیں ہمارے باپ دادے پیغمبر تھے وہ ہمکو چھڑا لیں گے اور کہتے تھے کہ قیامت کا دن ایسا ہولناک ہوگا کہ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑے گی اگر ایک بھائی دوسرے بھائی کو دیکھے تو وہ کانوں سے کچھ کام نہ آویگا اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کافر کے لئے کسی کی سفارش منظور نہ ہوگی اور مسلمان گناہگاروں کے لئے تو ہمارے پیغمبر صلعم اور اولیا اور شہدا سفارش کریں گے مگر اللہ جلا کے حکم اور مرضی سے ۔ اور حق تعالےٰ سے امید ہے کہ وہ سفارش قبول ہوگی جیسے احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور معتزلہ نے اپنی شامت سے ان احادیث کا انکار کیا ہے ۱۲

۱	البقرہ	۱۵	وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝	اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئیگا نہ اس کی طرف سے بدلہ منظور کیا جائے گا نہ سفارش کچھ فائدہ دیگی نہ مدد ملے گی ۱۵
۳	آل عمران	۳	يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝	جس دن ہر شخص جو بھلائی یا برائی اس نے کی ہے اپنے سامنے موجود پائے گا (یا پوری نہ کم نہ زیادہ) آرزو کرے گا کاش یہ دن اس سے بہت دور ہوتا اور اللہ تعالے تم کو اپنی ذات مقدس سے ڈراتا ہے ۳ اور اللہ تعالے اپنے بندوں پر شفقت رکھتا ہے ۳
۴	"	۱۱	يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۫ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	جس دن کچھ منہ سفید ہوں گے کچھ کالے ہوں گے تو جن کے منہ کالے ہوں گے (ان سے کہا جائیگا) تم تو ایمان لائے بعد پھر کافر ہو گئے تھے تو اب کفر کے بدلے عذاب (کا مزہ) چکھو اور جن کے منہ سفید ہوں گے وہ اللہ تعالی کی رحمت (یعنے جنت) میں ہوں گے اور ہمیشہ وہیں رہیں گے ۳
۶	المائدہ	۱۵	يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝	(اے پیغمبر اس دن کو یاد کر) جس دن اللہ تعالے پیغمبروں کو اپنے سامنے اکٹھا کرے گا ۳ پھر فرمائے گا تم کو کیا کیا جواب ملا ۳ وہ عرض کریں گے ہمکو کیا معلوم تو ہی غیب کی باتیں خوب جانتا ہے
"	"	۱۶	قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۭ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	اللہ تعالے فرمائے گا یہی دن تو وہ دن ہے جب سچوں کو ان کی سچائی کام آوے گی ان کے لیے باغ ہیں جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ تعالے ان سے خوش وہ اللہ سے خوش یہ (یعنے جنت کا ملنا اللہ تعالے کا راضی ہونا) بڑی مراد پانا ہے ۳
۷	الانعام	۲	يَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ	وہ تم کو قیامت کے دن جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ضرور اکٹھا کریگا جن لوگوں نے اپنی جانوں کو

۱ اوپر کی تفسیر میں پہلے گذر چکی ہے اور مطلب کر مانیسے یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے جو حال بیان کئے جاتے تھے اب وہ قوم ہو گئی ہیں تو آخر کلام پر پہنچکو تنبیہ کر دی گئی تاکہ خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اپنے کاموں پر نظر کریں ۱۲ منہ ۲ یہ ایک بات ذکر ہو چکی ہے دوبارہ پھر بیان فرمایا تاکہ لوگوں کو زیادہ تاکید ہو یا بعضوں نے کہا پہلے سلسلے بیان کیا تھا کہ لوگ کافروں کی دوستی چھوڑیں دوبارہ اسلئے کہ نیک کام کرنیکی ترغیب ہو ۱۲ منہ ۳ جب تو انکو خسارہ کا رد ہوگا جب نامہ اعمال تقسیم ہونگے تو سردار کو دیکھ کر پہچان لیں گے اور خوشی سے منہ پر نور آجاویگا۔ اور کافر مقدر بخیل ہونگے کہ منہ پر تیرگی چھا جاویگی ابن عباسؓ نے کہا اہل سنت اور جماعت کے منہ سفید ہونگے۔ اور بدعتیوں اور گمراہوں کے منہ کالے ہونگے شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا تمام گمراہ فرقے سارے ہیں کہ ظاہر میں اسلام کا دعوی کرتے ہیں اور نکلا عقیدہ اسلام کے برخلاف ہے ۱۲ منہ ۴ معلوم ہوا کہ جنت اللہ کے فضل اور رحمت سے ملیگی نہ بدلے اعمال کی وجہ سے حدیث میں ہے کہ اعمال کیوجہ سے کوئی جنت میں نہ جائیگا بلکہ اللہ کے فضل سے صحابہؓ نے پوچھا آپ یا رسول اللہ تو فرمایا میں بھی ایسا ہی ہوں مگر اللہ رحمت کرے تو اور بات ہے ۱۲ منہ ۵ یعنے قیامت کے دن ۱۲ منہ ۶ بتوں نے تمہاری بات کرنا ابتدا کیا تھا ۱۲ منہ ۷ شرک کی حقیقت آگے جا کر آویگی اور جب تک تو وہی سمجھ جاوے گی یہ مطلب ہے کہ ہمارے مرنیکے بعد جو ہمارا حال ہوا وہ ہم کو معلوم نہیں ہے یا جیسا تو جانتا ہے اسکے مقابل ہم کیا بتلائیں ۱۲ منہ ۸ یعنی وہ لوگ کہ انکی نیکیوں کا کام آنا ہے اور شرک پاک اور تباہ ہونگے ابن عباس ؓ کا یہ ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ ۹ اسکے برابر دنیا میں کوئی چیز نہیں ہو سکتی یا اسکے برابر کوئی فدیہ نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ ۱۰ یعنی جو لوگ کہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں ۱۲ منہ

۷	الانعام	۲۰	قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ۝	(اے پیغمبر) کہدے میں اپنے مالک کی نافرمانی کروں تو مجھ پر بڑے دن (قیامت کے دن) کے عذاب کا ڈر ہے اس دن جسپر سے عذاب ٹل گیا تو اللہ تعالے نے اسپر رحم کیا اور یہ بڑی مراد پانا ہے (کھلی کامیابی ہے)
〃	〃	۲۲	وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۝ انْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝	اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کرینگے پھر ہم مشرکوں سے کہینگے وہ تمہارے شریک کدھر گئے جنکو تم (خدا تعالہ کا) شریک سمجھتے تھے پھر کوئی بہانہ انکو نہ ملے گا مگر جھوٹ بولنا) یوں کہینگے اللہ تعالے کی قسم جو ہمارا مالک ہے ہم شرک نہیں کرتے تھے (اے پیغمبر) دیکھ اپنے اوپر آپ کیسا جھوٹ بولے اور جتنی باتیں بنایا کرتے تھے سب ان سے گئی گذریں
〃	〃	۲۷	وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝	اور (اے پیغمبر) اگر تو انکو اسوقت دیکھے جب اپنے پروردگار کے سامنے ٹہرائے جائینگے پروردگار فرمائیگا کیا یہ سچ نہیں ہے وہ کہیں گے بیشک سچ ہے اپنے پروردگار کی قسم پروردگار فرمائیگا تم جو انکار کرتے تھے اب اسکے عذاب کا مزہ چکھو
〃	〃	۳۱	قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ۝	جن لوگوں نے اللہ سے ملنے کو (مرنے بعد پھر جی کر) جھٹلایا وہ گھاٹے میں پڑ گئے یہانتک کہ جب ایک دم قیامت انکے سر پر آپہنچی تو کہیں گے ہائے افسوس ہمنے قیامت کے باب میں جو قصور کیا اور اپنے گناہوں کی بوجھ اپنی پیٹھ پر لادی ہونگے کیا برا بوجھ لادے ہیں
〃	〃	۳۶	وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ۝	اور مردوں کو اللہ (قیامت کے دن) جلا اٹھائیگا پھر اسکیطرف لوٹائے جائینگے
〃	〃	۳۸	وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ ۚ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ۝	اور جو جاندار زمین میں چلتا ہے اور جو پرندہ اپنے دونو بازو سے اڑتا ہے (ان میں سے) تمہاری طرح ہر ایک کی ایک جماعت ہے ہمنے کوئی چیز نہیں چھوڑی جو کتاب (لوح محفوظ) میں نہ لکھی ہو پھر (قیامت کے دن سب) اپنے مالک کے سامنے اکٹھا ہونگے

فلا تعقل اور فطرت سے کام لیتا چھوڑ دیا ۱۲ منہ یعنی ان ظالموں کو جو اسقدر پر چھوٹے بڑے گناہ کرتے ہیں کبھی کبھی بیماریوں کو بھیجتے ہیں یا مشرکین اور انکے معبودوں کو ۱۲ منہ یعنی ان لوگوں کو وہ خدا کا شریک بتاتے تھے وہاں موجود ہونگے لیکن ایسے بے حال ہیں ہونگے کہ انکا ہونا نہ ہونا برابر ہوگا یا اس وقت اللہ تعالی انسے پوچھیگا وہ سب شریک کہاں گئے نظر سے غائب ہو جاوینگے ۱۲ منہ یا کوئی جواب بنا کر عذر ۱۲ منہ بعضوں نے ترجمہ کیا ہے پھر اونکی گمراہی اور بتوں کی محبت کا نتیجہ ہی ہوگا کہ نہیں کہا کہ نہیں کہینگے ہم دنیا میں مشرک نہ تھے اور ان بتوں ہی پر رہینگے جنہیں دنیا میں پوجتے تھے اور انپر بھروسا رکھتے تھے ۱۲ منہ یعنی اور کام یاد نہ کرکے گروہ در گروہ جو لوگ دنیا میں اسوقت تک ہو چکے رہے ۱۲ منہ یعنی ایک عجیب تماشا ایک نیا سا جانور دیکھے گا ۱۲ منہ یعنی اسوقت ایمان لانیسے کیا فائدہ ۱۲ منہ یعنی عذاب میں گرفتار ہونگے اونکا یہ چھٹلانا دنیا میں تک ہے جبتک قیامت نہ آوے ۱۲ منہ یعنی حشر کا دن اونکو نہ کہہ کر نہیں ہو کوئی ۱۲ اور کسی قیامت ہو گئی ۱۲ منہ یعنی اس کے لئے کچھ تیاری نہ کی ہائے افسوس ہم نے دنیا میں جا اپنی عمر ضائع کی کہیں کود میں ساری زندگی تمام کی عاقبت کی کچھ فکر نہ کی ۱۲ منہ یعنی اون کے برے اعمال ایک بدصورت جانور کی شکل میں بنکر اونکی پیٹھ پر سوار ہو جاوینگے اور انہیں لے کے پھریں گے آخر دوزخ میں پہنچا دینگے ۱۲ منہ یعنی ایسے کافر و مشرک کہ اس کے اعمال کا بدلہ دیگا ۱۲ منہ اس آیت میں اللہ تعالی نے کافر و مشرکوں کی بیحد خراب حالت بیان فرمائی ہے کہ کتنا ہی انکو پکارو جواب نہیں دیتے جیسے اسکو پکارو جو اصلا نہیں سنتا یا جو سنتا ہے تو کان نہیں رکھتے ہیں تیری آواز سنتے ہیں مگر جب انہیں فرمائش کرتے ہیں کہ کہیں سنتے تو کچھ سنتے ہی نہیں ۱۲ منہ یعنی سب جانور اکٹھے اور پھر ان جانوروں میں بھی ایسا انصاف ہوگا کہ بیسینگ والی بکری کے بیسینگ نہ ہونے والی بکری سے بدلہ دلایا جائیگا ۱۲ منہ

(باقی در ضمیمہ)

		ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۝
		لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝
		ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُسَمًّى ۚ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝
		وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ ۚ
		وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُمْ مَا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ ۖ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ ۚ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝
الانعام		وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُمْ مِنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنْفُسِنَا

اصدای پیغمبر) قرآن کے ذریعہ سے ان لوگوں کو جو آخرت کے دن اپنے مالک کے پاس اکٹھا ہونے کا خوف رکھتے ہیں (اور) خدا کے سوا نہ انکا کوئی حامی ہوگا نہ سفارش کرنیوالا (اسلیے کہ وہ دل سے ہی) بچتے ہیں ۝ وہی تو ہے جس نے تمکو ایک مقررہ مدت پوری ہونے کے لیے جگا تا ہے پھر اسی کی طرف تمکو لوٹ جانا ہے پھر جو کچھ تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے (وہ) تم کو جتلا دے گا ۝ اور جس دن صور (بگل) پھونکا جائیگا اسدن اُسی کی بادشاہت ہوگی ۝ اور تم تو اکیلے اکیلے ہماری پاس آئے جیسے پہلی ہم نے تمکو (دنیا میں) پیدا کیا تھا اور جو (سامان) ہمنے (دنیا میں) تم کو دیا تھا وہ سب اپنی پیٹھ پیچھے (دنیا ہی میں) چھوڑ آئے اور تمہارے سفارشی (جنکو تم معبود) تو ہمکو نظر ہی نہیں پڑتے وہ کہاں ہیں جنکو تم اپنے کاموں میں (ہمارا) شریک سمجھتے تھے اب تمہارے آپس کے (سب) رشتے اور تعلق کٹ گئے اور جو تم سمجھتے تھے وہ (سب) گیا گذرا ہوا ۝ خدا ہی دانہ اور گٹھلی کو پھاڑ کر (درخت) اگاتا ہے وہی جاندار سے بے جان کو نکالتا ہے اور وہی بے جان سے جاندار کو نکالنے والا ہے یہی خدا تو تم (ایسے) ہو کر کہاں الٹے چلے جاتے ہو ۝ وہی صبح کا نکالنے والا ہے اور اسی نے رات کو (باعث) آرام (بنایا) ہے اور سورج اور چاند کو (وقت کا) حساب (مقرر کیا) ہے یہ اندازے ہیں زبردست (اور) علم والے (خدا) کے ۝ اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے تارے بنائے تاکہ جب تم جنگل اور دریا کے اندھیروں میں رستہ معلوم کرو تو ان سے معلوم کرو ہم نے نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں ۝ اور وہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا پھر (ہر ایک کے لیے) ایک ٹھکانا (یعنی ماں کا پیٹ) اور ایک سونپے جانے کی جگہ (یعنی باپ کی پیٹھ) ہے ہم نے سمجھنے والوں کے لیے نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں ۝ اور وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس سے ہر قسم کے نباتات نکالے پھر ہم نے اس سے سبز کھیتی نکالی جس سے ہم تہ بتہ دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے سے گچھے جو جھکے پڑتے ہیں اور انگور اور زیتون اور انار کے باغ ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی اور الگ الگ بھی ہر ایک درخت کے پھل کو جب وہ پھلتا ہے اور اسکے پکنے کو دیکھو اس میں بھی ایمان والوں کے لیے (قدرت خدا کی) نشانیاں ہیں ۝ اور جنوں کو خدا کا شریک بنایا حالانکہ اس نے ان کو پیدا کیا ہے اور بے سمجھے بوجھے اس کے لیے بیٹے اور بیٹیاں تراش لیں وہ پاک اور ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں بالاتر ہے ۝ وہی آسمان اور زمین کا موجد ہے اسکے اولاد کیونکر ہو سکتی ہے جبکہ اسکی بیوی نہیں اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز سے واقف ہے ۝ یہی خدا تمہارا پروردگار ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے تو اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے ۝ نگاہیں اسکا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا احاطہ کر سکتا ہے اور وہ باریک بین (اور) خبردار ہے ۝ (لوگو) تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے بصیرت افروز دلیلیں پہنچ چکی ہیں تو جس نے (انکو دیکھ کر) بینائی حاصل کی اسکا بھلا اور جو اندھا بنا رہا اسکا برا (نتیجہ) خود اسی کو ملیگا میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں ۝ اور ہم اسی طرح طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں (تاکہ لوگ سمجھیں) اور (تمہارے انکار اور شرارت کے سبب سے) یہ کہیں کہ تم نے (کسی سے) پڑھ لیا ہے اور تاکہ ہم جاننے والے لوگوں کے لیے اسکو کھول کھول کر بیان کر دیں ۝ جو (کتاب) تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہے اسکی پیروی کرو اسکے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لو ۝ اور اگر خدا چاہتا تو یہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تم کو انکا نگہبان نہیں بنایا اور تم انکے ذمہ دار نہیں ہو ۝ اور جن کو یہ خدا کے سوا پکارتے ہیں انکو برا نہ کہو کہ یہ بھی خدا کو بے سمجھے بوجھے برا کہنے لگیں اسی طرح ہم نے ہر جماعت کے اعمال (کے دیکھنے) کو اسکی نظر میں اچھا کر دکھایا ہے پھر (جب مریں گے تو) انکو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے تب وہ انکو جتلا دیگا کہ وہ کیا کرتے تھے ۝ اور یہ لوگ خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر انکے پاس کوئی نشانی آئے تو ضرور اس پر ایمان لائینگے کہدو کہ نشانیاں تو خدا کے پاس ہیں اور تمکو کیا خبر کہ جب نشانی آئیگی تو یہ ایمان نہ لائینگے ۝ اور ہم بھی انکے دلوں اور آنکھوں کو پھیر دینگے جیسا کہ یہ پہلی دفعہ ایمان نہیں لائے تھے اور ہم انکو انکی سرکشی میں حیران چھوڑ دینگے ۝ اور اگر ہم فرشتے بھی انکی طرف بھیج دیتے اور مردے بھی ان سے باتیں کرتے اور ہر چیز کو ہم انکے سامنے لا کر جمع بھی کر دیتے تو بھی یہ ایمان لانیوالے نہ تھے مگر (ہاں) خدا چاہے لیکن ان میں اکثر جہالت کرتے ہیں ۝ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن شیطان انسان اور جن بنائے تھے کہ وہ دھوکے کی باتیں ایک دوسرے کے دل میں ڈالتے تھے اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو یہ کام نہ کرتے تو تم ان کو اور جو کچھ یہ افترا کرتے ہیں اسکو چھوڑ دو ۝ اور (یہ) اسلیے (کرتے ہیں) کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے انکے دل اسکی طرف مائل ہوں اور وہ اسکو پسند کریں اور جو کام یہ کرتے ہیں وہ کریں ۝ بھلا میں خدا کے سوا کسی اور کو منصف تلاش کروں حالانکہ اسی نے تمہاری طرف کتاب نازل فرمائی ہے جسکو ہم نے کھول کھول کر بیان کر دیا ہے اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ (کتاب) تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق نازل ہوئی ہے تو تم شک کرنیوالوں میں سے نہ ہونا ۝ اور تمہارے پروردگار کی بات سچائی اور انصاف میں پوری ہوئی اسکی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ سنتا (اور) جانتا ہے ۝ اور اگر تم ان لوگوں کی اکثریت کا کہنا مانو جو روئے زمین پر آباد ہیں تو وہ تمکو خدا کے رستے سے بہکا دینگے یہ لوگ تو صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں اور صرف اٹکل سے کام لیتے ہیں ۝ تمہارا پروردگار ہی خوب جانتا ہے کہ کون اسکے رستے سے بہکا ہوا ہے اور وہی ہدایت پانیوالوں کو بھی خوب جانتا ہے ۝ تو جس جانور پر خدا کا نام لیا گیا ہو اگر تم اسکی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو تو اسکو کھاؤ ۝ اور تمکو کیا ہوا ہے کہ جس جانور پر خدا کا نام لیا گیا ہو اسکو نہ کھاؤ حالانکہ جو چیزیں خدا نے تم پر حرام کی ہیں وہ تفصیل سے بتا دی ہیں مگر جس چیز کے کھانے کی (شرع میں) اضطرار کی حالت میں اجازت دی ہے (اسکا کھانا درست ہے) اور بہت سے لوگ اپنی خواہشوں سے بے سمجھے بوجھے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں تمہارا پروردگار حد سے تجاوز کرنیوالوں کو خوب جانتا ہے ۝ اور ظاہر کے گناہ کو بھی چھوڑ دو اور پوشیدہ کے بھی جو لوگ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں انکو انکے کئے کی سزا ملیگی ۝ اور جس جانور پر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو اسکو نہ کھاؤ کہ یہ گناہ کی بات ہے اور شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں تاکہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے انکا کہا مانا تو بیشک تم بھی مشرک ہو ۝ بھلا جو شخص مردہ تھا پھر ہم نے اسکو زندہ کیا اور اسکو روشنی عطا کی کہ اسکی مدد سے لوگوں میں چلتا پھرتا ہے اسکا حال اس شخص کا سا ہو سکتا ہے جو اندھیرے میں پڑا ہوا ہو اور وہاں سے نکل نہ سکتا ہو اسی طرح کافروں کو انکے اعمال خوشنما دکھائی دیتے ہیں ۝ اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں بڑے بڑے گنہگار بنائے ہیں کہ وہاں اپنے مکر کریں اور وہ اپنے مکر کا وبال اپنے سوا کسی پر نہیں سمجھتے ۝ اور جب انکے پاس کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں کہ جو (رتبہ) خدا کے پیغمبروں کو دیا گیا ہے جب تک ویسا ہی ہمکو نہ دیا جائے ہم ہرگز ایمان نہ لائینگے خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ اپنی پیغمبری کسکے سپرد کرے جو لوگ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں انکو خدا کے ہاں ذلت اور سخت عذاب (ملیگا) اسکے بدلے جو مکر کرتے تھے ۝ تو جسکو خدا چاہتا ہے کہ ہدایت بخشے اسکا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسکو گمراہ کرنا چاہتا ہے اسکا سینہ تنگ بہت تنگ کر دیتا ہے گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے اسی طرح خدا ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے عذاب بھیجتا ہے ۝ اور یہ تمہارے پروردگار کا سیدھا رستہ ہے ہم نے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں ۝ انکے لیے خدا کے ہاں سلامتی کا گھر (یعنی بہشت) ہے اور وہ انکے اعمال کے سبب انکا دوست ہے ۝ اور جس دن خدا ان سب کو اکٹھا کریگا (اور کہیگا) اے جنوں کے گروہ تم نے انسانوں میں سے بہت سوں کو اپنا تابع بنا لیا تھا ۝ تو جنکے انسان دوست تھے وہ کہیں گے مالک ہماری ہم میں سے ہر ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور ہمارے لیے جو وعدہ تو نے مقرر کیا تھا اس (وعدے) تک ان پہنچے (اللہ) فرمائیگا (اب) دوزخ تمہارا ٹھکانا ہے اسی میں ہمیشہ رہیں گے مگر جب تک اللہ چاہے بیشک تیرا مالک حکمت والا (اور) جاننے والا ہے ۝ اور اسیطرح ہم (دنیا میں) ایک ظالم کو دوسرے ظالم پر انکے اعمال کی سزا میں حکومت دیتے ہیں ۝ (اور اللہ فرمائیگا) اے جنوں اور آدمیو کیا تمہارے پاس تم ہی میں کے پیغمبر نہیں آئے جو میری آیتیں تم کو پڑھ کر سناتے اور اس دن کے سامنے آنے سے تم کو ڈراتے تھے وہ کہیں گے ہمنے خود اپنے اوپر گواہی دی ۝ اور (اصل یہ ہے کہ)

فائدہ: ان لوگوں کو حشر و نشر کا یقین ہو تو ہی قرآن سے خوب فائدہ اٹھا سکیں گے اور جو کوئی بالکل منکر ہے نہ خدا کا قائل ہے نہ حشر و نشر کا اسپر قرآن کا نظم و اثر نہ ہوگا ۱۲ منہ یعنی قرآن سنکر اور سمجھ بوجھ کر گناہوں سے باز آجائیں اس بات سے ان کافروں پر رد ہوا جو یہ گمان کرتے تھے کہ انکے معبود (بتوں) وغیرہ قیامت کے دن اللہ کے پاس سفارش کرکے انکو چھڑا لیں گے ۱۲ منہ یعنی اکیلے اکیلے پیدا ہوئے تھے ۱۲ منہ یعنی جن کو تم اپنے ساتھ لائے نہ وہ تمہارے کچھ کام آئے ۱۲ منہ مثلاً عبادت یا دعا یا نذر نیاز وغیرہ میں یا تمہارے پیدا کرنے اور پالنے اور رزق دینے میں تو وقت اور کچھ ہو کر اس ہماری سفارش کرینگے ہم کو بچا لینگے اب دیکھ لیا کہ کچھ نہ ہوا ۱۲ منہ یہ آیت نضر بن حارث کے باب میں اتری وہ کہتا تھا لات و عزی (بت) قیامت کے دن ہماری سفارش کرینگے ۱۲ منہ شیطان اور جن یا جسدن ہم ان سب کو اکٹھا کرینگے پھر جنوں سے فرمائیگا یعنی الجن الایہ ۱۲ منہ یعنی جنوں نے بہت فائدہ اٹھایا انسانوں سے اپنا مطلب نکالنے کے تو ہم سے یہ فائدہ اٹھایا کہ ہمارے بزرگ بنے رہے ہمنے انکی اطاعت کی اور ہم نے یہ فائدہ اٹھایا کہ طرح طرح کے گناہ اور برے کام کرتے رہے اور جو سزا ڈرائے جنوں کو ملیگی وہی ہمکو ملیگی ۱۲ منہ یعنی ہمارے ہی جنس کے آدمی ہمارے پاس رہتے تھے وہ ہمکو ڈراتے تھے ۱۲ منہ یعنی ہمارا دل ہمکو گواہی دیتا ہے ۱۲ منہ

فائدہ: ان لوگوں کو حشر و نشر کا یقین ہو تو ہی قرآن سے خوب فائدہ اٹھا سکیں گے اور جو کوئی بالکل منکر ہے نہ خدا کا قائل ہے نہ حشر و نشر کا اسپر قرآن کا نظم و اثر نہ ہوگا ۱۲ منہ یعنی قرآن سنکر اور سمجھ بوجھ کر گناہوں سے باز آجائیں اس بات سے ان کافروں پر رد ہوا جو یہ گمان کرتے تھے کہ انکے معبود (بتوں) وغیرہ قیامت کے دن اللہ کے پاس سفارش کرکے انکو چھڑا لیں گے ۱۲ منہ یعنی اکیلے اکیلے پیدا ہوئے تھے ۱۲ منہ یعنی جن کو تم اپنے ساتھ لائے نہ وہ تمہارے کچھ کام آئے ۱۲ منہ مثلاً عبادت یا دعا یا نذر نیاز وغیرہ میں یا تمہارے پیدا کرنے اور پالنے اور رزق دینے میں تو وقت اور کچھ ہو کر اس ہماری سفارش کرینگے ہم کو بچا لینگے اب دیکھ لیا کہ کچھ نہ ہوا ۱۲ منہ یہ آیت نضر بن حارث کے باب میں اتری وہ کہتا تھا لات و عزی (بت) قیامت کے دن ہماری سفارش کرینگے ۱۲ منہ شیطان اور جن یا جسدن ہم ان سب کو اکٹھا کرینگے پھر جنوں سے فرمائیگا یعنی الجن الایہ ۱۲ منہ یعنی جنوں نے بہت فائدہ اٹھایا انسانوں سے اپنا مطلب نکالنے کے تو ہم سے یہ فائدہ اٹھایا کہ ہمارے بزرگ بنے رہے ہمنے انکی اطاعت کی اور ہم نے یہ فائدہ اٹھایا کہ طرح طرح کے گناہ اور برے کام کرتے رہے اور جو سزا ڈرائے جنوں کو ملیگی وہی ہمکو ملیگی ۱۲ منہ یعنی ہمارے ہی جنس کے آدمی ہمارے پاس رہتے تھے وہ ہمکو ڈراتے تھے ۱۲ منہ یعنی ہمارا دل ہمکو گواہی دیتا ہے ۱۲ منہ

		عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝	آپ یہ گواہی دی کہ وہ دنیا میں کافر تھے
۸	الانعام	۱۵۸ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ	جس دن تیرے مالک کی کچھ بڑی نشانیاں آجائیں گی تو جو شخص اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا یا اس نے ایمان میں کوئی نیک کام نہ کیا ہوگا تو اسکا ایمان کوئی فائدہ نہ دیگا
۸	الاعراف	۱ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝	تو ہم بے شک جنکے پاس پیغمبر آچکے انسے باز پرس کرینگے اور خود پیغمبروں سے بھی ضرور پوچھیں گے پھر جو کچھ گذرا ہے وہ ہمکو معلوم ہے انکو سنا دینگے اور ہم غائب نہ تھے
۸	"	۲۹ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝	جیسے تم کو پہلے پیدا کیا ویسے ہی پھر (دوبارہ) پیدا ہوگے
۹	"	۲۳ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	یہ لوگ تجھ سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ کب ہے اسکا ٹھکانا بھی ہے کہدے یہ تو صرف میرے مالک ہی کو معلوم ہے وہی اپنے وقت پر قیامت کو لا دکھلائیگا وہ آسمان اور زمین میں ایک بھاری بات ہے وہ نہیں آئیگی مگر اچانک یہ لوگ تجھ سے قیامت کو اس طرح پوچھتے ہیں جیسے تو اس سے واقف ہے کہدے قیامت کا علم تو صرف خدا ہی کو ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے
۱۱	یونس	۱ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝	تم سب (کو مرکے بعد) اسی کیطرف لوٹ جانا ہے اللہ تعالے کا وعدہ ہے سچا وہی شروع میں پیدا کرتا ہے (عدم سے) پھر وہی (قیامت کے دن) دوبارہ پیدا کریگا تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو انصاف سے بدلہ دے اور جو (دنیا میں) کافر رہے انکے لیے انکے کفر کی سزا میں کھولتا ہوا پینے کو اور تکلیف کا عذاب ہے
۱۱	"	۳ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا	اور جسدن ہم ان سب کو اکٹھا کرینگے پھر ہم مشرکوں سے کہینگے تم اور جنکو تمنے (خدا کا) شریک بنایا تھا اپنی اپنی جگہ ٹھیرے رہو پھر انکے آپس میں ہم لگاڑ کردینگے اور جنکو انہوں نے شریک بنایا تھا وہ کہنے لگیں گے (تم جھوٹے ہو) تم ہمکو نہیں پوجتے تھے ہم میں

اور وہ عذاب دوزخ میں ہمیشہ رہے اور پیغمبروں کی ایک نشانی ۱۲ منہ مطلب یہ ہے کہ سورج جب پچھم سے نکلیگا تو اُس کے بعد کسی کا ایمان قبول نہ ہوگا اسی طرح اس شخص کا نیک عمل بھی قبول نہ ہوگا جسنے اُس سے پہلے نیک عمل نہ کیا ہو البتہ جو لوگ پہلے سے ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی کرتے رہے ہیں اُنکی نیک عمل اُس نشانی آنیکے بعد بھی قبول ہوتے رہیں گے اس آیت سے موت کا مذہب رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ نجات کے لئے صرف ایمان کافی ہے عمل کی ضرورت نہیں اور کہتے ہیں کہ مومن کبھی دوزخ میں نہ جائیگا گو وہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوا در بہت سی آیتیں اور صحیح حدیثیں اس مذہب کو باطل کرتی ہیں ۱۲ منہ لوگوں کو یہ جواب دیا تھا اور پیغمبروں کو یہ جواب دینگے کہ تمنے ہمارا پیغام انکو پہونچا دیا تھا یا نہیں ۱۲ منہ بلکہ سب سن رہے تھے اور سب دیکھ رہے تھے مطلب یہ ہے کہ یہ سوال ہوگا جب ڈر کے مارے یہ خاموش رہینگے تو اللہ تعالے خود فرمائیگا کہ تم نے یہ جواب دیا تھا تو تمنے یہ کہا تھا ۱۲ منہ جیسے پہلے کچھ نہ تھے اور اللہ تعالے نے پیدا کر یا عقل اور شعور دیا ویسی ہی دوبارہ انسانی زندگی دیگا ۱۲ منہ حشر کے دن حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالے لوگوں کو ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کریگا پھر آپنے یہ آیت پڑھی کما بدانا اول خلق نعیدہ وعداً علینا انا کنا فاعلین ۱۲ منہ قریش کے کافروں نے یوں ترجمہ کیا ہے کس وقت ہے اُسکا ٹھہراؤ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اسکا کہیں ٹھکانا بھی ہے ۱۲ منہ اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب آویگی ۱۲ منہ آسمان اور زمین کی بھاری چیز سب اُسکے نام سے تھرائینگے حدیث میں ہے کہ ہر جمعہ کے دن جانتک خوف زدہ رہتے ہیں کہ شاید قیامت آج ہی ہو ۱۲ منہ ایک ہی ایکا دفعہ ۱۲ منہ طاقوں کی ٹوہ میں لگا ہے اسکا کوئی ٹھکانا نہیں ہے جیسے قریش کے لوگوں نے آنحضرتؐ سے کہا تھا ہمارے عزیز ہم کو مرے سے قبلا دو قیامت کب ہوگی ۱۲ منہ کسی کو نہیں دوبارہ یہی جواب دینگے ۱۲ منہ قیامت کا علم سوا اللہ کے کسی کو نہیں ہے اور اسی لئے لوگوں کی جو عادت ہے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب ہوگی یا کہ لوگ سمجھ نہیں جانتے کہ قیامت کا علم اللہ تعالے کے سوا کسی کو نہیں دیا ۱۲ منہ (باقی در ضمیمہ)

بھیجنا ہم نے قرآن تجھ پر جو بیان کرتا ہر چیز کا اور راہ
اور رحمت اور خوشخبری مسلمانوں کو ۔ ۱۰۳ سو جب ہم نے بھیجا ہر امت میں
رسول انکی طرف انکے رسول آئے ساتھ نشانیوں کے پھر جھٹلایا
انہوں نے سو ہم نے بدلہ لیا ان سے گناہوں کے سبب سے اور
تھا ہم پر مدد دینا مسلمانوں کی ۔ ۱۰۴ پھر پیچھے ان رسولوں کے
بھیجا ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اسکے سرداروں کی طرف
ساتھ نشانیوں اپنی کے پھر تکبر کیا انہوں نے اور تھے
لوگ گنہگار ۔ ۱۰۵ پھر جب آئی انکے پاس سچی بات ہماری طرف سے
بولے بیشک یہ جادو ہے کھلا ۔ ۱۰۶ موسیٰ نے کہا کہتے ہو
سچ کو جب آئی تمہارے پاس کیا یہ جادو ہے اور نہیں
بھلا پاتے جادوگر ۔ ۱۰۷ بولے کیا تو آیا ہے ہمارے پاس کہ
پھیر دے ہم کو اس راہ سے جس پر پایا ہم نے اپنے
باپ دادوں کو اور ہو تم دونوں کو بڑائی ملک میں اور
نہیں ہم تمہاری بات ماننے والے ۔ ۱۰۸ اور کہا فرعون نے
لاؤ میرے پاس ہر جادوگر علم والا ۔ ۱۰۹ پھر جب آئے
جادوگر بولے موسیٰ سے کہ ہمارا کچھ انعام ہے اگر ہم
غالب رہے ۔ ۱۱۰ بولا ہاں اور تم ہو جاؤ گے
نزدیک کے ۔ ۱۱۱ بولے موسیٰ سے کہ یا تو ڈال یا ہم
ڈالتے ہیں ۔ ۱۱۲ کہا ڈالو سو جب ڈالا انہوں نے
جادو کر دیا لوگوں کی آنکھوں پر اور ڈرا دیا انکو
اور لائے بڑا جادو ۔ ۱۱۳ اور ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کی طرف
کہ ڈال اپنی لاٹھی سو ناگہاں وہ نگلنے لگی جو کچھ
بنا رہے تھے وہ جھوٹ ۔ ۱۱۴ سو ثابت ہوا حق اور
باطل ہوا جو کچھ وہ بناتے تھے ۔ ۱۱۵ سو مغلوب ہوئے
وہاں اور پھرے ذلیل ہو کر ۔ ۱۱۶ اور گر پڑے جادوگر
سجدہ میں ۔ ۱۱۷ بولے ایمان لائے ہم رب پر سارے جہان کے
۔ ۱۱۸ رب موسیٰ اور ہارون کے ۔ ۱۱۹ فرعون نے کہا
ایمان لائے تم اس پر پہلے اسکے کہ میں تمہیں اجازت دوں
یہ تو ایک داؤ ہے جو تم نے کیا ہے اس شہر میں
تاکہ نکالو اس میں سے اہل اس کے سو تم کو
معلوم ہو جائیگا ۔ ۱۲۰ البتہ کاٹونگا میں تمہارے ہاتھ اور
پاؤں مخالف رخ سے پھر البتہ سولی دونگا تم سب کو
۔ ۱۲۱ بولے ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں
۔ ۱۲۲ اور تو نہیں بدلہ لیتا ہم سے مگر اس بات کا
کہ ایمان لائے ہم اپنے رب کی نشانیوں پر جب وہ آئیں
ہمارے پاس اے رب ہمارے انڈیل دے ہم پر صبر اور
اٹھا ہم کو اس حال میں کہ ہم مسلمان ہوں ۔ ۱۲۳ اور
بولے سردار فرعون کی قوم کے کیا چھوڑ دے گا تو موسیٰ
اور اسکی قوم کو کہ فساد کریں ملک میں اور چھوڑ دے
تجھ کو اور تیرے ٹھاکروں کو بولا ہم مارینگے بیٹوں
انکے کو اور زندہ رکھینگے بیٹیوں کو اور ہم ان پر
غالب ہیں ۔ ۱۲۴ بولا موسیٰ اپنی قوم سے مدد مانگو
اللہ سے اور صبر کرو بیشک زمین اللہ کی ہے دیتا ہے
اس کو جس کو چاہے اپنے بندوں میں سے اور آخر
بہتری ہے پرہیزگاروں کو ۔ ۱۲۵ بولے ہم ایذا میں پڑے
پہلے اسکے کہ تو آیا ہمارے پاس اور پیچھے اسکے کہ تو
آیا ہمارے پاس بولا امید ہے کہ رب تمہارا ہلاک کرے
دشمن تمہارے اور تم کو کرے ملک میں پھر دیکھے
کیسے کام کرتے ہو تم ۔ ۱۲۶ اور ہم نے پکڑا فرعون
کے لوگوں کو قحط سالی سے اور کمی سے پھلوں کی
تاکہ وہ نصیحت پکڑیں ۔ ۱۲۷ پھر جب آتی انکو بھلائی
کہتے ہمارا یہ حق ہے اور اگر پہنچتی انکو برائی
موسیٰ اور اسکے ساتھیوں کی نحوست بتاتے سنو
نحوست انکی اللہ کے پاس ہے ولیکن اکثر انکے نہیں
جانتے ۔ ۱۲۸ اور بولے جو کچھ تو لائے ہمارے پاس
کہ جادو کریں ہم پر اس سے تو ہم نہیں ماننے والے
تجھ کو ۔ ۱۲۹ سو بھیجا ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈی
اور سرسری اور مینڈک اور لہو نشانیاں جدا جدا
پھر تکبر کیا انہوں نے اور تھے لوگ گنہگار ۔ ۱۳۰ اور
جب پڑا ان پر عذاب بولے اے موسیٰ دعا کر ہمارے
واسطے اپنے رب سے بموجب اس عہد کے جو اس نے
تجھ سے کیا ہے اگر تو دور کر دے ہم سے عذاب کو
تو ہم ضرور ایمان لائینگے تجھ پر اور ضرور بھیج دینگے
ساتھ تیرے بنی اسرائیل کو ۔ ۱۳۱ پھر جب دور کر دیا
ہم نے ان سے عذاب کو ایک مدت تک کہ وہ پہنچنے
والے تھے اس تک ناگہاں وہ عہد توڑنے لگے ۔ ۱۳۲ سو
بدلہ لیا ہم نے ان سے اور ڈبو دیا ان کو دریا میں
بسبب اس کے کہ جھٹلایا انہوں نے ہماری نشانیوں کو
اور تھے وہ ان سے بے خبر ۔ ۱۳۳ اور وارث کیا ہم نے
قوم کو جو دبائے ہوئے تھے پورب ملکوں کے اور پچھم
ملکوں کے جس میں برکت رکھی ہم نے اور پورا ہوا
وعدہ نیک تیرے رب کا بنی اسرائیل پر بسبب اس کے
کہ صبر کیا انہوں نے اور برباد کر دیا ہم نے جو
بناتے تھے فرعون اور اسکی قوم اور جو اونچے
بناتے تھے ۔ ۱۳۴ اور پار اتارا ہم نے بنی اسرائیل کو
دریا سے پھر آئے وہ ایک قوم پر کہ بیٹھے تھے
اپنے بتوں کے آگے جو انہوں نے بنا رکھے تھے
بولے اے موسیٰ بنا دے ہمارے واسطے ایک بت جیسے
ان کے بت ہیں بولا تم لوگ ہو جاہل ۔ ۱۳۵ بیشک
یہ لوگ برباد ہونے والے ہیں جو کام کر رہے ہیں
وہ اکارت ہے اور باطل ہے جو کچھ وہ بنا رہے ہیں
۔ ۱۳۶ بولا کیا اللہ کے سوا اور معبود ڈھونڈوں
تمہارے لئے اور اس نے تم کو بڑائی دی ہے سارے
جہان پر ۔ ۱۳۷ اور جب ہم نے تم کو نجات دی
فرعون کے لوگوں سے کہ دکھ دیتے تھے تم کو برا
دکھ قتل کرتے تھے بیٹوں کو تمہارے اور زندہ رکھتے
تھے بیٹیوں کو تمہاری اور اس میں بڑی آزمائش تھی
تمہارے رب کی طرف سے ۔ ۱۳۸ اور وعدہ کیا ہم نے
موسیٰ سے تیس رات کا اور پورا کیا ان کو دس سے
سو پورا ہوا وعدہ اس کے رب کا چالیس رات کا اور
کہا موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہ میرا جانشین
ہو تو میری قوم میں اور اصلاح کرتا رہ اور نہ چل
راہ فسادیوں کی ۔ ۱۳۹ اور جب آیا موسیٰ ہمارے
وعدہ پر اور بولا اس سے اس کے رب نے بولا اے
رب مجھ کو دکھا کہ میں دیکھوں تجھ کو بولا تو
ہرگز نہ دیکھ سکیگا مجھ کو ولیکن دیکھ پہاڑ کی
طرف سو اگر ٹھہرا رہا وہ اپنی جگہ پر تو عنقریب
دیکھ سکیگا تو مجھ کو پھر جب ظاہر ہوا اس کا رب
پہاڑ پر ایک تجلی سو کر دیا اس کو ٹکڑے ٹکڑے
اور گر پڑا موسیٰ بیہوش ہو کر پھر جب ہوش میں
آیا بولا پاک ہے تو میں توبہ کرتا ہوں تیری طرف
اور میں پہلا ہوں ایمان لانے والا ۔ ۱۴۰ بولا اے
موسیٰ میں نے چن لیا تجھ کو لوگوں پر اپنی
پیغامبری سے اور اپنے بولنے سے سو پکڑ جو کچھ
دیا میں نے تجھ کو اور ہو جا شکر گزاروں میں
۔ ۱۴۱ اور لکھ دیں ہم نے اس کے واسطے تختیوں
میں ہر قسم کی نصیحت اور ہر بات کا صاف بیان
سو پکڑ ان کو زور سے اور حکم کر اپنی قوم کو کہ
پکڑیں اچھی اچھی باتیں اس کی میں دکھاؤں گا
تمہیں گھر نافرمانوں کا ۔ ۱۴۲ پھیر دونگا میں اپنی
نشانیوں سے ان کو جو تکبر کرتے ہیں ملک میں
ناحق اور اگر دیکھ لیں ہر نشانی کو ایمان نہ لائیں
اس پر اور اگر دیکھ لیں راہ ہدایت کی نہ پکڑیں
اس کو راہ اور اگر دیکھ لیں راہ گمراہی کی پکڑ لیں
اس کو راہ یہ اس سبب سے کہ جھٹلایا انہوں نے
ہماری نشانیوں کو اور تھے وہ ان سے بے خبر
۔ ۱۴۳ اور جو لوگ جھٹلائیں ہماری نشانیوں کو اور
ملنے آخرت کے کو اکارت ہوئے کام ان کے بدلہ
دیئے جائینگے وہ مگر اسی کا جو کرتے تھے
۔ ۱۴۴ اور بنا لی قوم موسیٰ کی اس کے بعد اپنے
زیوروں سے ایک بچھڑا دھڑ کا سا جس سے آواز
نکلتی تھی بیل کی کیا نہ دیکھا انہوں نے کہ وہ
نہ بولتا ہے ان سے اور نہ راہ بتاتا ہے ان کو
کسی راہ کی لے گئے اس کو اور تھے وہ بے انصاف
۔ ۱۴۵ اور جب پشیمان ہوئے اپنے کئے پر اور
دیکھا کہ وہ گمراہ ہوئے بولے اگر نہ رحم کرے ہم
پر ہمارا رب اور نہ بخشے ہم کو تو ہم ہو جائینگے
نقصان والے ۔ ۱۴۶ اور جب پھرا موسیٰ اپنی قوم
کی طرف غصہ اور رنج میں بھرا ہوا بولا بری
جانشینی کی تم نے میرے پیچھے میری قوم میں
کیا تم نے جلدی کی اپنے رب کے حکم سے اور
ڈال دیں تختیاں اور پکڑا سر اپنے بھائی کا
کھینچتا تھا اپنی طرف بولا ہارون اے ماں جائے
بیشک قوم نے مجھ کو دبا لیا اور قریب تھا کہ
مار ڈالیں مجھ کو سو نہ خوش کر مجھ پر دشمنوں
کو اور نہ شامل کر مجھ کو ظالم لوگوں میں
۔ ۱۴۷ بولا اے رب میرے بخش مجھ کو اور میرے
بھائی کو اور داخل کر ہم کو اپنی رحمت میں اور
تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے
۔ ۱۴۸ بیشک جن لوگوں نے بنا لیا بچھڑے کو
پہنچے گا ان کو غضب اپنے رب کا اور ذلت
دنیا کی زندگی میں اور ہم یوں ہی بدلہ دیتے ہیں
افترا کرنے والوں کو ۔ ۱۴۹ اور جو لوگ کرتے
برائیاں پھر توبہ کی پیچھے اس کے اور ایمان لائے
تو تیرا رب اس توبہ کے پیچھے بخشنے والا مہربان
ہے ۔ ۱۵۰ اور جب ٹھنڈا ہوا موسیٰ کا غصہ لے لیں
تختیاں اور تھا لکھا ان کے لکھے میں ہدایت اور
رحمت واسطے ان لوگوں کے جو اپنے رب سے ڈرتے
ہیں ۔ ۱۵۱ اور چن لئے موسیٰ نے اپنی قوم سے
ستر مرد میقات کے واسطے ہمارے وعدہ پر سو جب
پکڑا ان کو زلزلہ بولا اے رب اگر چاہتا تو ہلاک
کر دیتا ان کو پہلے اور مجھ کو اے رب ہمارے
ہلاک نہ کر ہم کو اس کام پر جو کیا بیوقوفوں نے
ہم میں سے اور نہیں ہے یہ مگر آزمائش تیری
گمراہ کرے تو اس سے جس کو چاہے اور راہ دکھائے
جس کو چاہے تو ہی ہے ہمارا کارساز سو بخش دے
ہم کو اور رحم کر ہم پر اور تو سب سے بہتر بخشنے
والا ہے ۔ ۱۵۲ اور لکھ دے ہمارے واسطے اس دنیا
میں بھلائی اور آخرت میں بھی بیشک ہم رجوع
لائے تیری طرف بولا میں پہنچاتا ہوں اپنا عذاب
جس پر چاہوں اور رحمت میری سمائی ہے ہر چیز
پر سو لکھ دونگا میں رحمت کو ان لوگوں کے واسطے
جو ڈرتے ہیں اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور جو لوگ
ایمان لاتے ہیں ہماری نشانیوں پر ۔ ۱۵۳ جو
پیروی کرتے ہیں رسول کی نبی امی کی جس کو
پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس توریت اور انجیل میں
حکم کرتا ہے ان کو اچھی بات کا اور منع کرتا ہے
برائی سے اور حلال کرتا ہے ان کو ستھری چیزیں
اور حرام کرتا ہے ان پر گندی چیزیں اور اتارتا ہے
ان پر سے بوجھ ان کے اور طوقوں کو جو تھے ان
پر سو جو لوگ ایمان لائے اس پر اور عزت کی اس
کی اور مدد کی اس کی اور پیروی کی اس نور کی
جو اترا اس کے ساتھ وہی لوگ ہیں مراد کو پہنچنے
والے ۔ ۱۵۴ کہہ اے لوگو میں بھیجا ہوا ہوں تم
سب کی طرف اللہ کا جس کی بادشاہی ہے آسمان
اور زمین کی نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جلاتا
ہے اور مارتا ہے سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے
رسول پر نبی امی پر جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر
اور اس کی باتوں پر اور پیروی کرو اس کی تاکہ
تم راہ پاؤ ۔ ۱۵۵ اور بنا لی موسیٰ کی قوم نے
اس کے بعد اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا دھڑ کا سا
جس سے آواز نکلتی تھی بیل کی کیا نہ دیکھا
انہوں نے کہ وہ نہ بولتا ہے ان سے اور نہ راہ
بتاتا ہے ان کو کسی راہ کی لے گئے اس کو اور
تھے وہ بے انصاف ۔ ۱۵۶ اور جب پشیمان ہوئے
اپنے کئے پر اور دیکھا کہ وہ گمراہ ہوئے بولے اگر
نہ رحم کرے ہم پر ہمارا رب اور نہ بخشے ہم کو
تو ہم ہو جائینگے نقصان والے ۔ ۱۵۷ اور جب
پھرا موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ اور رنج میں
بھرا ہوا بولا بری جانشینی کی تم نے میرے پیچھے
میری قوم میں کیا تم نے جلدی کی اپنے رب کے
حکم سے اور ڈال دیں تختیاں اور پکڑا سر اپنے
بھائی کا کھینچتا تھا اپنی طرف بولا ہارون اے ماں
جائے بیشک قوم نے مجھ کو دبا لیا اور قریب تھا
کہ مار ڈالیں مجھ کو سو نہ خوش کر مجھ پر
دشمنوں کو اور نہ شامل کر مجھ کو ظالم لوگوں میں
۔ ۱۵۸ بولا اے رب میرے بخش مجھ کو اور میرے
بھائی کو اور داخل کر ہم کو اپنی رحمت میں اور
تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے
۔ ۱۵۹ بیشک جن لوگوں نے بنا لیا بچھڑے کو
پہنچے گا ان کو غضب اپنے رب کا اور ذلت
دنیا کی زندگی میں اور ہم یوں ہی بدلہ دیتے ہیں
افترا کرنے والوں کو ۔ ۱۶۰ اور جو لوگ کرتے
برائیاں پھر توبہ کی پیچھے اس کے اور ایمان لائے
تو تیرا رب اس توبہ کے پیچھے بخشنے والا مہربان
ہے ۔ ۱۶۱ اور جب ٹھنڈا ہوا موسیٰ کا غصہ لے لیں
تختیاں اور تھا لکھا ان کے لکھے میں ہدایت اور
رحمت واسطے ان لوگوں کے جو اپنے رب سے ڈرتے
ہیں ۔ ۱۶۲ اور چن لئے موسیٰ نے اپنی قوم سے
ستر مرد میقات کے واسطے ہمارے وعدہ پر سو جب
پکڑا ان کو زلزلہ بولا اے رب اگر چاہتا تو ہلاک
کر دیتا ان کو پہلے اور مجھ کو اے رب ہمارے
ہلاک نہ کر ہم کو اس کام پر جو کیا بیوقوفوں نے
ہم میں سے اور نہیں ہے یہ مگر آزمائش تیری
گمراہ کرے تو اس سے جس کو چاہے اور راہ دکھائے
جس کو چاہے تو ہی ہے ہمارا کارساز سو بخش دے
ہم کو اور رحم کر ہم پر اور تو سب سے بہتر بخشنے
والا ہے ۔ ۱۶۳ اور لکھ دے ہمارے واسطے اس دنیا
میں بھلائی اور آخرت میں بھی بیشک ہم رجوع
لائے تیری طرف بولا میں پہنچاتا ہوں اپنا عذاب
جس پر چاہوں اور رحمت میری سمائی ہے ہر چیز
پر سو لکھ دونگا میں رحمت کو ان لوگوں کے واسطے
جو ڈرتے ہیں اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور جو لوگ
ایمان لاتے ہیں ہماری نشانیوں پر ۔ ۱۶۴ جو
پیروی کرتے ہیں رسول کی نبی امی کی جس کو
پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس توریت اور انجیل میں
حکم کرتا ہے ان کو اچھی بات کا اور منع کرتا ہے
برائی سے اور حلال کرتا ہے ان کو ستھری چیزیں
اور حرام کرتا ہے ان پر گندی چیزیں اور اتارتا ہے
ان پر سے بوجھ ان کے اور طوقوں کو جو تھے ان
پر سو جو لوگ ایمان لائے اس پر اور عزت کی اس
کی اور مدد کی اس کی اور پیروی کی اس نور کی
جو اترا اس کے ساتھ وہی لوگ ہیں مراد کو پہنچنے
والے ۔ ۱۶۵ کہہ اے لوگو میں بھیجا ہوا ہوں تم
سب کی طرف اللہ کا جس کی بادشاہی ہے آسمان
اور زمین کی نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جلاتا
ہے اور مارتا ہے سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے
رسول پر نبی امی پر جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر
اور اس کی باتوں پر اور پیروی کرو اس کی تاکہ
تم راہ پاؤ ۔ ۱۶۶ اور بنا لی موسیٰ کی قوم نے
اس کے بعد اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا دھڑ کا سا
جس سے آواز نکلتی تھی بیل کی کیا نہ دیکھا
انہوں نے کہ وہ نہ بولتا ہے ان سے اور نہ راہ
بتاتا ہے ان کو کسی راہ کی لے گئے اس کو اور
تھے وہ بے انصاف ۔ ۱۶۷ اور جب پشیمان ہوئے
اپنے کئے پر اور دیکھا کہ وہ گمراہ ہوئے بولے اگر
نہ رحم کرے ہم پر ہمارا رب اور نہ بخشے ہم کو
تو ہم ہو جائینگے نقصان والے ۔ ۱۶۸ اور جب
پھرا موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ اور رنج میں
بھرا ہوا بولا بری جانشینی کی تم نے میرے پیچھے
میری قوم میں کیا تم نے جلدی کی اپنے رب کے
حکم سے اور ڈال دیں تختیاں اور پکڑا سر اپنے
بھائی کا کھینچتا تھا اپنی طرف بولا ہارون اے ماں
جائے بیشک قوم نے مجھ کو دبا لیا اور قریب تھا
کہ مار ڈالیں مجھ کو سو نہ خوش کر مجھ پر
دشمنوں کو اور نہ شامل کر مجھ کو ظالم لوگوں میں
۔ ۱۶۹ بولا اے رب میرے بخش مجھ کو اور میرے
بھائی کو اور داخل کر ہم کو اپنی رحمت میں اور
تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے
۔ ۱۷۰ بیشک جن لوگوں نے بنا لیا بچھڑے کو
پہنچے گا ان کو غضب اپنے رب کا اور ذلت
دنیا کی زندگی میں اور ہم یوں ہی بدلہ دیتے ہیں
افترا کرنے والوں کو ۔ ۱۷۱ اور جو لوگ کرتے
برائیاں پھر توبہ کی پیچھے اس کے اور ایمان لائے
تو تیرا رب اس توبہ کے پیچھے بخشنے والا مہربان
ہے ۔ ۱۷۲ اور جب ٹھنڈا ہوا موسیٰ کا غصہ لے لیں
تختیاں اور تھا لکھا ان کے لکھے میں ہدایت اور
رحمت واسطے ان لوگوں کے جو اپنے رب سے ڈرتے
ہیں ۔ ۱۷۳ اور چن لئے موسیٰ نے اپنی قوم سے
ستر مرد میقات کے واسطے ہمارے وعدہ پر سو جب
پکڑا ان کو زلزلہ بولا اے رب اگر چاہتا تو ہلاک
کر دیتا ان کو پہلے اور مجھ کو اے رب ہمارے
ہلاک نہ کر ہم کو اس کام پر جو کیا بیوقوفوں نے
ہم میں سے اور نہیں ہے یہ مگر آزمائش تیری
گمراہ کرے تو اس سے جس کو چاہے اور راہ دکھائے
جس کو چاہے تو ہی ہے ہمارا کارساز سو بخش دے
ہم کو اور رحم کر ہم پر اور تو سب سے بہتر بخشنے
والا ہے ۔ ۱۷۴ اور لکھ دے ہمارے واسطے اس دنیا
میں بھلائی اور آخرت میں بھی بیشک ہم رجوع
لائے تیری طرف بولا میں پہنچاتا ہوں اپنا عذاب
جس پر چاہوں اور رحمت میری سمائی ہے ہر چیز
پر سو لکھ دونگا میں رحمت کو ان لوگوں کے واسطے
جو ڈرتے ہیں اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور جو لوگ
ایمان لاتے ہیں ہماری نشانیوں پر ۔ ۱۷۵ جو
پیروی کرتے ہیں رسول کی نبی امی کی جس کو
پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس توریت اور انجیل میں
حکم کرتا ہے ان کو اچھی بات کا اور منع کرتا ہے
برائی سے اور حلال کرتا ہے ان کو ستھری چیزیں
اور حرام کرتا ہے ان پر گندی چیزیں اور اتارتا ہے
ان پر سے بوجھ ان کے اور طوقوں کو جو تھے ان
پر سو جو لوگ ایمان لائے اس پر اور عزت کی اس
کی اور مدد کی اس کی اور پیروی کی اس نور کی
جو اترا اس کے ساتھ وہی لوگ ہیں مراد کو پہنچنے
والے ۔ ۱۷۶ کہہ اے لوگو میں بھیجا ہوا ہوں تم
سب کی طرف اللہ کا جس کی بادشاہی ہے آسمان
اور زمین کی نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جلاتا
ہے اور مارتا ہے سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے
رسول پر نبی امی پر جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر
اور اس کی باتوں پر اور پیروی کرو اس کی تاکہ
تم راہ پاؤ ۔ ۱۷۷ اور بنا لی موسیٰ کی قوم نے
اس کے بعد اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا دھڑ کا سا
جس سے آواز نکلتی تھی بیل کی کیا نہ دیکھا
انہوں نے کہ وہ نہ بولتا ہے ان سے اور نہ راہ
بتاتا ہے ان کو کسی راہ کی لے گئے اس کو اور
تھے وہ بے انصاف ۔ ۱۷۸ اور جب پشیمان ہوئے
اپنے کئے پر اور دیکھا کہ وہ گمراہ ہوئے بولے اگر
نہ رحم کرے ہم پر ہمارا رب اور نہ بخشے ہم کو
تو ہم ہو جائینگے نقصان والے ۔ ۱۷۹ اور جب
پھرا موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ اور رنج میں
بھرا ہوا بولا بری جانشینی کی تم نے میرے پیچھے
میری قوم میں کیا تم نے جلدی کی اپنے رب کے
حکم سے اور ڈال دیں تختیاں اور پکڑا سر اپنے
بھائی کا کھینچتا تھا اپنی طرف بولا ہارون اے ماں
جائے بیشک قوم نے مجھ کو دبا لیا اور قریب تھا
کہ مار ڈالیں مجھ کو سو نہ خوش کر مجھ پر
دشمنوں کو اور نہ شامل کر مجھ کو ظالم لوگوں میں
۔ ۱۸۰ بولا اے رب میرے بخش مجھ کو اور میرے
بھائی کو اور داخل کر ہم کو اپنی رحمت میں اور
تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے
۔ ۱۸۱ بیشک جن لوگوں نے بنا لیا بچھڑے کو
پہنچے گا ان کو غضب اپنے رب کا اور ذلت
دنیا کی زندگی میں اور ہم یوں ہی بدلہ دیتے ہیں
افترا کرنے والوں کو ۔ ۱۸۲ اور جو لوگ کرتے
برائیاں پھر توبہ کی پیچھے اس کے اور ایمان لائے
تو تیرا رب اس توبہ کے پیچھے بخشنے والا مہربان
ہے ۔ ۱۸۳ اور جب ٹھنڈا ہوا موسیٰ کا غصہ لے لیں
تختیاں اور تھا لکھا ان کے لکھے میں ہدایت اور
رحمت واسطے ان لوگوں کے جو اپنے رب سے ڈرتے
ہیں ۔ ۱۸۴ اور چن لئے موسیٰ نے اپنی قوم سے
ستر مرد میقات کے واسطے ہمارے وعدہ پر سو جب
پکڑا ان کو زلزلہ بولا اے رب اگر چاہتا تو ہلاک
کر دیتا ان کو پہلے اور مجھ کو اے رب ہمارے
ہلاک نہ کر ہم کو اس کام پر جو کیا بیوقوفوں نے
ہم میں سے اور نہیں ہے یہ مگر آزمائش تیری
گمراہ کرے تو اس سے جس کو چاہے اور راہ دکھائے
جس کو چاہے تو ہی ہے ہمارا کارساز سو بخش دے
ہم کو اور رحم کر ہم پر اور تو سب سے بہتر بخشنے
والا ہے ۔ ۱۸۵ اور لکھ دے ہمارے واسطے اس دنیا
میں بھلائی اور آخرت میں بھی بیشک ہم رجوع
لائے تیری طرف بولا میں پہنچاتا ہوں اپنا عذاب
جس پر چاہوں اور رحمت میری سمائی ہے ہر چیز
پر سو لکھ دونگا میں رحمت کو ان لوگوں کے واسطے
جو ڈرتے ہیں اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور جو لوگ
ایمان لاتے ہیں ہماری نشانیوں پر ۔ ۱۸۶ جو
پیروی کرتے ہیں رسول کی نبی امی کی جس کو
پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس توریت اور انجیل میں
حکم کرتا ہے ان کو اچھی بات کا اور منع کرتا ہے
برائی سے اور حلال کرتا ہے ان کو ستھری چیزیں
اور حرام کرتا ہے ان پر گندی چیزیں اور اتارتا ہے
ان پر سے بوجھ ان کے اور طوقوں کو جو تھے ان
پر سو جو لوگ ایمان لائے اس پر اور عزت کی اس
کی اور مدد کی اس کی اور پیروی کی اس نور کی
جو اترا اس کے ساتھ وہی لوگ ہیں مراد کو پہنچنے
والے ۔ ۱۸۷ کہہ اے لوگو میں بھیجا ہوا ہوں تم
سب کی طرف اللہ کا جس کی بادشاہی ہے آسمان
اور زمین کی نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جلاتا
ہے اور مارتا ہے سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے
رسول پر نبی امی پر جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر
اور اس کی باتوں پر اور پیروی کرو اس کی تاکہ
تم راہ پاؤ ۔ ۱۸۸ اور بنا لی موسیٰ کی قوم نے
اس کے بعد اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا دھڑ کا سا
جس سے آواز نکلتی تھی بیل کی کیا نہ دیکھا
انہوں نے کہ وہ نہ بولتا ہے ان سے اور نہ راہ
بتاتا ہے ان کو کسی راہ کی لے گئے اس کو اور
تھے وہ بے انصاف ۔ ۱۸۹ اور جب پشیمان ہوئے
اپنے کئے پر اور دیکھا کہ وہ گمراہ ہوئے بولے اگر
نہ رحم کرے ہم پر ہمارا رب اور نہ بخشے ہم کو
تو ہم ہو جائینگے نقصان والے ۔ ۱۹۰ اور جب
پھرا موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ اور رنج میں
بھرا ہوا بولا بری جانشینی کی تم نے میرے پیچھے
میری قوم میں کیا تم نے جلدی کی اپنے رب کے
حکم سے اور ڈال دیں تختیاں اور پکڑا سر اپنے
بھائی کا کھینچتا تھا اپنی طرف بولا ہارون اے ماں
جائے بیشک قوم نے مجھ کو دبا لیا اور قریب تھا
کہ مار ڈالیں مجھ کو سو نہ خوش کر مجھ پر
دشمنوں کو اور نہ شامل کر مجھ کو ظالم لوگوں میں
۔ ۱۹۱ بولا اے رب میرے بخش مجھ کو اور میرے
بھائی کو اور داخل کر ہم کو اپنی رحمت میں اور
تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے
۔ ۱۹۲ بیشک جن لوگوں نے بنا لیا بچھڑے کو
پہنچے گا ان کو غضب اپنے رب کا اور ذلت
دنیا کی زندگی میں اور ہم یوں ہی بدلہ دیتے ہیں
افترا کرنے والوں کو ۔ ۱۹۳ اور جو لوگ کرتے
برائیاں پھر توبہ کی پیچھے اس کے اور ایمان لائے
تو تیرا رب اس توبہ کے پیچھے بخشنے والا مہربان
ہے ۔ ۱۹۴ اور جب ٹھنڈا ہوا موسیٰ کا غصہ لے لیں
تختیاں اور تھا لکھا ان کے لکھے میں ہدایت اور
رحمت واسطے ان لوگوں کے جو اپنے رب سے ڈرتے
ہیں ۔ ۱۹۵ اور چن لئے موسیٰ نے اپنی قوم سے
ستر مرد میقات کے واسطے ہمارے وعدہ پر سو جب
پکڑا ان کو زلزلہ بولا اے رب اگر چاہتا تو ہلاک
کر دیتا ان کو پہلے اور مجھ کو اے رب ہمارے
ہلاک نہ کر ہم کو اس کام پر جو کیا بیوقوفوں نے
ہم میں سے اور نہیں ہے یہ مگر آزمائش تیری
گمراہ کرے تو اس سے جس کو چاہے اور راہ دکھائے
جس کو چاہے تو ہی ہے ہمارا کارساز سو بخش دے
ہم کو اور رحم کر ہم پر اور تو سب سے بہتر بخشنے
والا ہے ۔ ۱۹۶ اور لکھ دے ہمارے واسطے اس دنیا
میں بھلائی اور آخرت میں بھی بیشک ہم رجوع
لائے تیری طرف بولا میں پہنچاتا ہوں اپنا عذاب
جس پر چاہوں اور رحمت میری سمائی ہے ہر چیز
پر سو لکھ دونگا میں رحمت کو ان لوگوں کے واسطے
جو ڈرتے ہیں اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور جو لوگ
ایمان لاتے ہیں ہماری نشانیوں پر ۔ ۱۹۷ جو
پیروی کرتے ہیں رسول کی نبی امی کی جس کو
پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس توریت اور انجیل میں
حکم کرتا ہے ان کو اچھی بات کا اور منع کرتا ہے
برائی سے اور حلال کرتا ہے ان کو ستھری چیزیں
اور حرام کرتا ہے ان پر گندی چیزیں اور اتارتا ہے
ان پر سے بوجھ ان کے اور طوقوں کو جو تھے ان
پر سو جو لوگ ایمان لائے اس پر اور عزت کی اس
کی اور مدد کی اس کی اور پیروی کی اس نور کی
جو اترا اس کے ساتھ وہی لوگ ہیں مراد کو پہنچنے
والے ۔ ۱۹۸ کہہ اے لوگو میں بھیجا ہوا ہوں تم
سب کی طرف اللہ کا جس کی بادشاہی ہے آسمان
اور زمین کی نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جلاتا
ہے اور مارتا ہے سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے
رسول پر نبی امی پر جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر
اور اس کی باتوں پر اور پیروی کرو اس کی تاکہ
تم راہ پاؤ ۔ ۱۹۹ اور بنا لی موسیٰ کی قوم نے
اس کے بعد اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا دھڑ کا سا
جس سے آواز نکلتی تھی بیل کی کیا نہ دیکھا
انہوں نے کہ وہ نہ بولتا ہے ان سے اور نہ راہ
بتاتا ہے ان کو کسی راہ کی لے گئے اس کو اور
تھے وہ بے انصاف ۔ ۲۰۰ اور جب پشیمان ہوئے
اپنے کئے پر اور دیکھا کہ وہ گمراہ ہوئے بولے اگر
نہ رحم کرے ہم پر ہمارا رب اور نہ بخشے ہم کو
تو ہم ہو جائینگے نقصان والے ۔ ۲۰۱ اور جب
پھرا موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ اور رنج میں
بھرا ہوا بولا بری جانشینی کی تم نے میرے پیچھے
میری قوم میں کیا تم نے جلدی کی اپنے رب کے
حکم سے اور ڈال دیں تختیاں اور پکڑا سر اپنے
بھائی کا کھینچتا تھا اپنی طرف بولا ہارون اے ماں
جائے بیشک قوم نے مجھ کو دبا لیا اور قریب تھا
کہ مار ڈالیں مجھ کو سو نہ خوش کر مجھ پر
دشمنوں کو اور نہ شامل کر مجھ کو ظالم لوگوں میں
۔ ۲۰۲ بولا اے رب میرے بخش مجھ کو اور میرے
بھائی کو اور داخل کر ہم کو اپنی رحمت میں اور
تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے
۔ ۲۰۳ بیشک جن لوگوں نے بنا لیا بچھڑے کو
پہنچے گا ان کو غضب اپنے رب کا اور ذلت
دنیا کی زندگی میں اور ہم یوں ہی بدلہ دیتے ہیں
افترا کرنے والوں کو ۔ ۲۰۴ اور جو لوگ کرتے
برائیاں پھر توبہ کی پیچھے اس کے اور ایمان لائے
تو تیرا رب اس توبہ کے پیچھے بخشنے والا مہربان
ہے ۔ ۲۰۵ اور جب ٹھنڈا ہوا موسیٰ کا غصہ لے لیں
تختیاں اور تھا لکھا ان کے لکھے میں ہدایت اور
رحمت واسطے ان لوگوں کے جو اپنے رب سے ڈرتے
ہیں ۔ ۲۰۶ اور چن

	ابراہیم		وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝ سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ۝ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝
۱۴	الحجر	۵	وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝
״	״	۶	وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ۝
״	النحل	۱	أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝
״	״	۵	وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَن يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ۝
״	״	۱۱	وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝
״	״	۱۲	وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا
״	״	״	وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا
״	״	״	يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَن نَّفْسِهَا وَتُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝
״	بنی اسرائیل	۵	يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ وَتَظُنُّونَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ۝

جس دن پیدا ہوں گے دوسری زمین اور آسمان اور (سب لوگ) اپنی اپنی قبروں سے نکلکر اس خدا کے سامنے کھڑے ہونگے جو اکیلا ہے بہت قہر کرنیوالا کافروں پر اور گنہگاروں کو اس دن مجرم ہونگے میں جکڑے ہوئے دیکھیگا انکے کرتے گندھک کے ہونگے اور انکے منہ آگ سے ڈھکے ہونگے (یہ سب) اسلیئے کہ اللہ ہر شخص کو اسکے کیے کا بدلہ دے بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے ۵

اور بیشک تیرا مالک ان سب کو اکٹھا کریگا وہ حکمت والا خبردار ہے ۵

اور قیامت ضرور آئیگی تو (اے پیغمبر) کافروں اور مشرکوں سے (اچھی طرح) درگذر کر ۵

(اے کافرو) اللہ تعالیٰ کا حکم آن پہنچا تو اسکی جلدی نہ مچاؤ اللہ تعالیٰ کی ذات ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے ۵

اور ان کافروں نے اللہ کی قسمیں کھائیں زور کی قسمیں جو کوئی مر جائے پھر اللہ اسکو (زندہ کرکے) نہیں اٹھائیگا (کہدے) کیوں نہیں ضرور اللہ نہ اٹھائیگا سچا وعدہ ہے اس پر لیکن کفر لوگ نہیں جانتے (اللہ تعالیٰ انکو پھر زندہ کرکے) اسلیے (اٹھائیگا) کہ جن باتوں میں وہ (دنیا میں) اختلاف کرتے رہے انپر کھولدے اور اسلیے کہ کافر یہ جان لیں وہ جھوٹے تھے ۵

اور قیامت کا قائم ہونا (اللہ کے نزدیک) ایسا ہے جیسے آنکھ جھپکنا یا اس سے بھی کم بیشک اللہ تو سب کچھ کر سکتا ہے

اور (وہ دن یاد کر) جسدن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے ۵

اور (وہ دن یاد کر) جسدن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے

جسدن ہر شخص اپنی ذات کے لیے بحث کریگا اور ہر ایک کو اسکے کیے کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا

جسدن (وہ خدا) تمکو قبروں سے بلائیگا تم اسکی تعریف کرتے ہوئے چلے آؤ گے اور خیال کروگے کہ ہم تھوڑی ہی دیر ٹھیرے ۵

---

۵ حدیث میں ہے کہ اسوقت لوگ تاریکی میں پل صراط کے پاس ہونگے بعضے کہتے ہیں حشر کی زمین ہی اور ہوگی وہ چاندی کی ہوگی اور آسمان سونے کے ۱۲ ابن مسعود رضہ نے کہا چاندی کی طرح سفید نہ ہوگی جسپر کوئی گناہ نہ ہوا ہوگا نہ کوئی ناحق خون کیا گیا ہوگا۔ صحیح حدیث میں ہے کہ یہ زمین ایک روٹی ہو جاویگی جسکو پروردگار خود اپنے ہاتھ سے الٹیگا ۱۲ قطران وہ کالا روغن جو خارشی اونٹوں پر ملا جاتا ہے وہ کھال کو جلا دیتا ہے اور کھجلی کو وہ دیتا ہے اسمیں آگ خوب لگتی ہے بدبودار بعضوں نے کہا تانبا پگھلا ہوا۔ حدیث میں ہے کہ جو عورت سوت پر نوحہ کرتی ہے وہ اگر توبہ نکرے اور مرجائے تو اسکو قطران کا کرتہ پہنایا جاویگا ۱۲ تمام مخلوقات کا حساب چوتھے گھنٹے میں لیا جائیگا جیسے اوپر گذرچکا ۱۲ مطلب یہ ہے کہ قیامت برحق ہے کافروں اور مشرکوں کو انکی شرارتوں کا بدلہ ضرور ملیگا۔ تو انکی شرارتوں کا بدلہ لینے کی فکر نہ کر معاف کردے مجاہد نے کہا یہ آیت جہاد فرض ہونے سے پہلے اتری عکرمہ رضہ نے کہا یہ فرض ہے جہاد کی آیت سے ۱۲ قریب آگیا یعنے قیامت کا دن اللہ نے کہا مشرکوں کا قتل ہونا ۱۲ جیسے نضر بن حارث ایک کافر جلدی مچاتا تھا کہنے لگا یا اللہ اگر محمد کا دین سچا ہو تو ہم پر آسمان سے پتھر برسیں ۱۲ شاکر وہ ہیں کہ بات اللہ کے شریک کی نہ کریں اور اللہ کے عذاب کو (انکی سفارش کرکے) کیسا ہی ٹالیں گے محض غلط اور جھوٹ ہے ۱۲ وعدہ کی قدر تم میں نہیں کرتے (بنی کہ قتل ہونا خدا کے کاموں کو اپنے کاموں پر قیاس کرنے کے بعد پھر زندہ ہونا مشکل سمجھے ہیں ۱۲ حق کیا ہے وہ ظاہر ہو جاتے ۱۲ قبر کہتے تھے مرنیکے بعد پھر کہاں اٹھنا ہے بہشت اور دوزخ کی حقیقت کہ کیا ہے۔ مرے ہوئے کو زندہ کرنا اللہ کو کیا مشکل ہے ۱۲ حکم دیگا فرشتے کو اور صور پھونکنے کی تکلیف نہ ہوگی ۱۲ یہ نہیں (اور بھی بہت سے مفسرین کا یہی قول ہے) کہ قبر کا ذبح ہونا اللہ کی قدرت کو لوگوں کے سمجھ میں نہ آنیکے سبب سے ۱۲ تکبر کا ذکر اسلیے کیا کہ اوروں سے بڑھکر ہیں ۱۲

			يَوْمَئِذٍ اَهْلَ الْكِتٰبِ بِمَا يُوْعَظُوْنَ ۚ لَيْسَ	جسدن ہم سب لوگوں کو انکے سوار سمیت (یا کتاب سمیت) بلائینگے
			الَّذِيْ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ	پھر جنکو انکی کتاب انے ہاتھ میں دیجائیگی وہ (خوشی سے) اسکو پڑھینگے
			كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ وَمَنْ	اور کھجلی کے برابر بھی انپر ظلم نہ ہوگا اور جو اس دنیا میں
		۸	كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى	اندھا رہا وہ آخرت میں اور زیادہ اندھا اور راہ سے دور بھٹکا
			وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝	ہوا ہوگا (وہاں نجات کا رستہ نہ ملیگا)
		۱۱	وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ	اور ہم قیامت کے دن انکو منہ کے بل اندھے اور گونگے اور بہرے
			عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ	اٹھائینگے (آخر) انکا ٹھکانا دوزخ ہے ہر بار جب تیسے کی (ذرا
			كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝	شعلہ کم ہوگا) تو ہم اور زیادہ انپر بھڑکا دیں گے
	الکہف ۱۵	۶	وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ	اور (اے پیغمبر وہ دن یاد کر) جبکہ ہم پہاڑوں کو چلائینگے اور
			وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝	زمین کو دیکھیگا کہ (سب) سیدان ہے اور سب لوگوں کو ہم اکٹھا
			وَعُرِضُوْا عَلٰي رَبِّكَ صَفًّا ۭ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا	کرینگے تو ان میں سے کسیکو چھوڑ نہ دینگے اور سب لوگ صفیں باندھکر تیرے
			كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ بَلْ زَعَمْتُمْ	مالک کے سامنے لائے جائینگے (ہم انسے کہینگے) تم تو ہمارے پاس اسی طرح
			اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ۝ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ	(ننگے کھلے) آئے جس طرح ہمنے تمکو پہلی بار (دنیا میں) پیدا کیا تھا بلکہ تم تو
			فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ	یہ سمجھتے تھے کہ ہم تمہارے لیئے کوئی وقت ہی نہیں ٹھہرائینگے اور لوگوں
			وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ	کے اعمالنامے (انکے ہاتھوں میں) رکھدیے جائینگے تو دیکھیگا گنہگار
			لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ	لوگ انکو دیکھکر (کہیں) ہائے (ہم) ہماری کمبختی یہ کیسا
			وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ	اعمالنامہ ہے کہ کوئی عمل چھوٹا یا بڑا ایسا نہیں جو اسمیں لکھا ہوا اور جو جو کام انہوں نے
			رَبُّكَ اَحَدًا ۝	(دنیا میں) کیئے تھے وہ سامنے آجائینگے اور تیرا مالک کسی پر ظلم نہیں کریگا
		۷	وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ	اور (وہ دن بھی یاد کر جب اللہ (کافروں سے) فرمائیگا تم جنکو میرا شریک
			زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَ	سمجھا کرتے تھے انکو پکارو (وہ تمہاری کچھ مدد کریں) پھر وہ انکو پکاریں گے پر
		۱۰	جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۝ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ	وہ جواب ہی نہ دینگے (مدد کرنا کجا) اور ہم انکے بیچ میں ایک ہلاکت کی آڑ کر
			النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ	دینگے اور گنہگار لوگ (جاہلیں برس کی راہ سے) دوزخ کو دیکھینگے اور وہ
			يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝	انکو اسمیں جانیکا یقین ہو جائیگا اور دوزخ سے بچاؤ کی کوئی آڑ نہ پائینگے
۱۶	مریم ۱۹	۵	فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ	تو قسم تیرے مالک کی ہم تو ان آدمیوں کو اور جو قیامت کے منکر ہیں) اور

ف مشرکوں سے ۱۲ ف اے محمدؐ کی امت اے موسیٰ کی امت اے عیسیٰ کی امت یا اے توریت والے اے انجیل والو اے قرآن والو حضرت علیؓ نے کہا امام سے انکے بلائے گا ۱۲ ف جسکے حکم پر وہ چلتے تھے ۱۲ ف اپنی نیکیاں کبھی دیکھکر خوش ہونگے ۱۲ ف اس نے نہایت کا رستہ اختیار نہیں کیا ۱۲ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی دنیا میں اسکی قدرت کی نشانیوں سے جو آنکھ سے دکھائی دیتی ہیں غافل رہیگا اور ان میں غور کریگا وہ آخرت کو اور زیادہ غافل ہوگا کیونکہ آخرت آنکھ سے دکھائی نہیں دیتی ۱۲ ف یعنی دنیا میں پیروں کے بل چلتے ہیں ۱۲ ف یہ صحیح حدیث میں ہے اللہ کی قدرت سے ۱۲ ف اپنی جگہ سے نکل کر اڑتے پھرینگے ۱۲ ف زمین ہموار ہوگی نہ پہاڑ نہ ٹیلہ ۱۲ ف یا سب لوگوں کی ایک صف ہوگی حدیث میں ہے کہ اللہ جل جلالہ ایک بلند آواز سے جو ہر ایک سنیگا ہوگی یوں پکاریگا اے میرے بندو میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں میں سب سے زیادہ رحم کرنیوالا اور سب حاکموں کا حاکم ہوں سب سے جلد حساب لینے والا ہوں اے میرے بندو آج تمکو ڈر نہیں نہ رنج کرو بلکہ اپنی دلیل پیش کرو اور اپنا مطلب آسانی کے ساتھ دو کیونکہ آج تم سے پرسش ہوگی تمہارا حساب ہوگا اے میرے فرشتو میری بندوں کو پکڑ کر انکے لیئے کہ انکو حدیث کو حفاظ ابن منذہ نے کتاب التوحید میں معاذ ابن جبل سے نکالا ۱۲ ف اپنے تمہاری جزا اور سزا کیلئے ۱۲ ف یہ خطاب ان لوگوں کو ہوگا جو قیامت کے منکر تھے ۱۲ ف اعمالنامے میں ان کی بڑی اور سزا سامنے دیکھ لینگے ۱۲ ف کسی کو سزا دے اور گرفت کرے تو بیجا نہیں کرتا کیونکہ سب بندے اسکے ملک میں ہیں جو چاہے کرے اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں حدیث میں ہے کہ قیامت میں لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ لائے جائینگے ۱۲ ف اور کتابیں کھلی ہونگی اور میزان اور کتابیں ہاتھوں میں آن پڑیں گی کسی کے داہنے ہاتھ میں اور کسی کے بائیں ہاتھ میں ۱۲ ف انکے نام کی دوزخ ۱۲ ف یعنی ان کافروں کو اور شیطانوں کو جو وہاں کافروں تک پہنچایا انکا ان کافروں تک آنا بالکل نہ ہوگا کہتے ہیں کہ گہری خندق خون اور پیپ سے بھری ہوئی حائل ہوگی اس میں آگ لگی ہوگی اور کنارہ پر فرشتے برچھے لیئے کھڑے ہونگے ۱۲ باقی در ضمیمہ

			ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ۝
			ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ۝
۱۶	مریم ۱۹	۶	يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ۝ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝
״	״	״	وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۝
״	طٰہٰ ۲۰	۱	إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ۝
״	״	۳	مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۝
״	״	۱۰۲	يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝ يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ۝ نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ۝ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ۝
״	״	۷	وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ۝

شیطانوں کو (جنہوں نے ان آدمیوں کو بہکایا) اکٹھا کرینگے پھر جہنم کے گرد گھٹنوں پر گرا ہوا انکو حاضر کرینگے پھر ہر جماعت میں سے ہم اسکو الگ کر لینگے جو خدا کے مقابلہ پر بہت دلیر تھا پھر ہم ان لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو دوزخ میں زیادہ جلنے کے لائق ہیں ۝

(اے پیغمبر وہ دن یاد کر) جسدن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کے پاس (مہمانوں کیطرح) اکٹھا کرینگے اور گنہگاروں کو پیاسا دوزخ کیطرف ہانکتے ہوئے لیجائینگے اور سب اسکے سامنے قیامت کے دن اکیلے اکیلے حاضر ہونگے ۝ بیشک قیامت (ایک دن ضرور) آنیوالی ہے میں اسکو چھپایا چاہتا ہوں (یعنی اسکے وقت کو) اسلیے کہ ہر شخص کو اس کے کام کا بدلہ ملے ۝ ہم نے تمکو اسی (زمین) سے پیدا کیا اور اسی میں (مرنیکے بعد) پھر لیجائینگے اور اسی سے تمکو دوسری بار (قیامت کے دن) نکالینگے ۝ جسدن صور پھونکا جائیگا اور گنہگاروں (مشرکوں اور کافروں) کو ہم اسدن اکٹھا کرینگے انکی آنکھیں نیلی (یا اندھی) ہونگی (اور منہ کالے) اسمیں چپکے چپکے باتیں کرینگے تم (دنیا میں یا قبر میں) کچھ نہیں رہے مگر دس دن (رہے ہو سمجھ کر) کہتے ہو ہم خوب جانتے ہیں جو وہ (اسدن) باتیں کرینگے جب انمیں ٹھیک جانچنے والا کہیگا نہیں (دس دن کہانے رہے بہت رہے ہوگے تو) ایک دن رہے ہوگے پھر اور کافر تجھ سے پوچھتے ہیں (قیامت کے دن) پہاڑ کیا ہونگے کہدے پروردگار میرا ملک (ریزہ ریزہ کرکے) بکھیر کر اڑا دیگا پھر زمین کو ایسا چٹیل میدان چھوڑیگا (صاف ہموار) نہ تو اس میں نیچا دیکھیگا نہ اونچا اسدن وہ بلانیوالے کے پیچھے ہولینگے کوئی اور طرف نہیں مڑیگا اور (خدا کے ڈر کے مارے) رحمٰن کے سامنے آوازیں بیٹھ جائینگی کہ سرسراہٹ کے سوا اور کچھ تو نہ سنے گا ۔ اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اٹھائینگے وہ کہیگا مالک تو نے مجھ کو اندھا کیوں اٹھایا اور میں تو (دنیا میں) دیکھتا بھالتا تھا اسنے فرمایا

ف۱ یا جہنم کے گرد انکی جماعتیں کرکے حاضر کرینگے ۱۲ ف۲ کافروں کے ہر ایک گروہ ہر ایک مذہب والوں میں سے ۱۲ ف۳ یعنے ہر گروہ میں سے انکے سردار اور پیشوا جنہوں نے انکو کفر اور شر کی طرف بلایا اور دنیا میں خدا سے اکڑے پھرتے تھے الگ الگ کپڑے کئے جائینگے جب ایسے لوگ سب اکٹھا ہولیں گے تو پہلے انہیں کو دوزخ میں جھونکیں گے اسکے بعد اور غریبوں کی جو انکے تابعدار تھے ۱۲ ف۴ یعنے جو جہنم میں پہلے جانیکے سزاوار ہیں ۱۲ ف۵ جیسے جانور ہانکے جاتے ہیں ۱۲ ف۶ نہ سامان بیشمار نہ لشکر نہ مال نہ دولت نہ اولاد ۱۲ ف۷ اگر قیامت کا وقت معلوم ہوتا تو ہر شخص اطمینان کے ساتھ گن کر بتا دیتا کہ ابھی قیامت میں بہت دیر ہے تو کیا کرلیں گے اسنے اسکو بالکل پوشیدہ رکھا یہانتک کہ پیغمبر کو بھی نہیں بتایا ۱۲ ف۸ آدم علیہ السلام کا پتلا مٹی سے بنایا گیا ۱۲ ف۹ اگر آدمی جل جائے تو ہڈیوں کے اجزا مٹی میں شریک ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابراہیم رضہ کو جب قبر میں رکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اور مٹی دیتے وقت اس آیت کا پڑھنا مستحب ہے طالب متفکر اور ہوشیار شخص ۱۲ منہ دنیا کو اگر آخرت سے ملایا جائے تو آدمی کی زندگی آخرت کے ایک دن سے بھی کم ہے آخرت کا ایک دن ہزار برس کا ہوتا ہے اور آدمی بہت جیا تو سو برس ۱۲ منہ یعنی ہوا پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کرکے اڑا دیگی پھر کوئی نشانی نہ رہیگی ۱۲ ف۱۰ جبرئیل یا اسرافیل یا اور کوئی فرشتہ ۱۲ ف۱۱ یعنے پیدا ہوتے ہی ماں کے پیٹ سے قبر میں پہنچ جائینگے اور وہاں سے اٹھائے جائینگے ۱۲ منہ صور پھونکنے کے وقت پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائینگے اور آواز دینگے اے گلی ہڈیو اور بکھرے ہوئے بالو اور گوشت کے ٹکڑو اور کٹے ہوئے چیتھڑو اور تم کو حساب کے لئے حاضر ہونا ہے یہ سنکر ہر طرف سے لوگ اسکی طرف دوڑ پڑینگے اور قبروں سے نکلتے وقت ہاتھ یا پاؤں کی آہٹ ۱۲ ف۱۲ یعنے اسکو دوزخ کے سوا اور کچھ نہ دکھائی دیگا اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی یہانتک کہ اس کا قرآن سے رد ہونا بھی ۱۲ منہ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص دنیا میں سانپ سے ڈرتا ہو قیامت کے دن اسکو سانپ سے ڈر نہ ہوگا

۱۰	الانبیاء ۱۲	۱	قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ۝	تو (اللہ) کہیگا تم زمین میں کتنے برس رہے ہو
"	"	۲	قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ ۝	وہ کہینگے ایک دن یا دن کا کچھ حصہ گنتی کرنیوالوں سے پوچھ لیجئے
"	"	۳	قَالَ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝	(اللہ) کہیگا تم تھوڑی ہی دیر رہے ہو کاش تم (اس وقت) جانتے ہوتے
"	"	۴	أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۝	کیا تم نے خیال کیا تھا کہ ہم نے تمکو بیکار پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹائے نہ جاؤگے
"	"	۵	فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ۝	سو اللہ جو بادشاہ برحق ہے بلند (و برتر) ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ عرش کریم کا مالک ہے
"	"	۶	وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ۝	اور جو کوئی اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو پکارے جسکی اسکے پاس کوئی سند نہیں تو اسکا حساب اسکے پروردگار کے پاس ہے بیشک کافر رستگار نہیں ہوتے
"	"	۷	وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝	اور کہو کہ اے میرے پروردگار بخش دے اور رحم کر تو سب سے بہتر رحم کرنیوالا ہے
"	النور ۱۲	۱	سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝	یہ ایک سورت ہے جسکو ہم نے نازل کیا اور اسکے احکام مقرر کئے اور اس میں کھلی کھلی آیتیں نازل کیں تاکہ تم یاد رکھو
"	"	۲	الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝	زانیہ عورت اور زانی مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو درے مارو اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ کے دین (کے حکم) میں ان پر ذرا رحم نہ کھانا چاہیئے اور چاہیئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہو
"	"	۳	الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝	زانی مرد تو زانیہ یا مشرکہ عورت ہی سے نکاح کرتا ہے اور زانیہ عورت کو زانی یا مشرک ہی نکاح میں لاتا ہے اور مومنوں پر یہ کام حرام کر دیا گیا ہے
"	"	۴	وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝	اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی درے مارو اور کبھی بھی انکی گواہی قبول نہ کرو اور یہی لوگ فاسق ہیں
"	"	۵	إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝	مگر جو اسکے بعد توبہ کر لیں اور اصلاح کرلیں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے
"	"	۶	وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝	اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور خود ان کے گواہ ہوں تو ان میں سے ایک شخص کی گواہی (یہ ہے کہ) چار بار خدا کی قسم کھائے کہ وہ سچا ہے
"	"	۷	وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝	اور پانچویں بار کہے کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر خدا کی لعنت
"	"	۸	وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۝	اور عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ چار بار خدا کی قسم کھا کر کہے کہ یہ (مرد) جھوٹا ہے
"	"	۹	وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝	اور پانچویں بار کہے کہ اگر وہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب
"	"	۱۰	وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ۝	اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی اور یہ نہ ہوتا کہ خدا توبہ قبول کرنیوالا اور صاحب حکمت ہے
"	"	۱۱	إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝	جو لوگ یہ بہتان لائے ہیں تمہی میں کا ایک گروہ ہے اس بہتان کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ یہ بھی تمہارے حق میں اچھا ہے جو شخص ان میں سے جتنا گناہ کا کام کرتا تھا اسکو اتنا ہی عذاب ہوگا اور جس نے ان میں سے اس کا بڑا بوجھ اٹھایا ہے اسکو بڑا عذاب ہوگا
"	"	۱۲	لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُبِينٌ ۝	جب تم نے یہ بات سنی تھی تو مومن مرد اور مومن عورتیں اپنے لوگوں کے حق میں نیک گمان کیوں نہ کرتے اور کیوں نہ کہدیا کہ یہ صریح بہتان ہے
"	"	۱۳	لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝	(یہ) تہمت لگانے والے اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے پس جب گواہ نہیں لائے تو خدا کے نزدیک یہی جھوٹے ہیں
"	"	۱۴	وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝	اور اگر دنیا اور آخرت میں تم پر خدا کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی تو جس بات میں تم پڑ گئے تھے اس کے سبب تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا
"	"	۱۵	إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ ۝	جب تم اسکو اپنی زبانوں سے ایک دوسرے سے نقل کرتے تھے اور اپنے منہ سے ایسی بات کہتے تھے جسکا تمکو کچھ علم نہیں اور تم اسکو معمولی بات سمجھتے تھے حالانکہ وہ خدا کے نزدیک بڑی بات ہے
"	"	۱۶	وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ۝	اور جب تم نے یہ بات سنی تھی تو کیوں نہ کہدیا کہ ہمکو ایسی بات منہ سے نکالنا زیبا نہیں خدایا تو پاک ہے یہ بڑا بہتان ہے
"	"	۱۷	يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝	خدا تمکو نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو پھر کبھی ایسا کام نہ کرنا
"	"	۱۸	وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝	اور خدا تمکو اپنے احکام کھول کھول کر سناتا ہے اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے
"	"	۱۹	إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝	جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی کی بات پھیلے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہے اور خدا (سب کچھ) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے
"	"	۲۰	وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝	اور اگر خدا کا فضل اور اسکی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ نہ ہوتا کہ خدا شفقت کرنیوالا مہربان ہے
"	"	۲۱	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝	اے ایمان والو شیطان کے قدم بقدم نہ چلو اور جو شیطان کے قدم بقدم چلتا ہے تو وہ تو بے حیائی اور برے کام ہی کا حکم دیتا ہے اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی شخص کبھی پاک نہ ہو سکتا لیکن خدا جسکو چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور خدا سنتا جانتا ہے
"	"	۲۲	وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝	اور تم میں جو بزرگ اور صاحب مقدور ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ رشتہ داروں اور محتاجوں اور خدا کے رستے میں ہجرت کرنیوالوں کو کچھ نہ دینگے انکو چاہیئے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ خدا تمہارے گناہ بخشے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے
"	"	۲۳	إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝	جو لوگ پاکدامن بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی اور ان کو بڑا عذاب ہوگا
"	"	۲۴	يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝	جس دن ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے کاموں کی گواہی دینگے
"	"	۲۵	يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ۝	اس دن خدا ان کو ان کا پورا پورا بدلہ دیگا اور وہ جان لینگے کہ خدا ہی برحق اور کھلا کھلا (سچ) کرنیوالا ہے
"	"	۲۶	الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝	خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لائق ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لائق ہیں اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لائق ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لائق ہیں یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں ان سے بری ہیں ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے
"	"	۲۷	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝	اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں گھر والوں سے اجازت لئے اور انکو سلام کئے نہ جایا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے تاکہ تم یاد رکھو
"	"	۲۸	فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝	اور اگر گھر میں کسی کو نہ پاؤ تو جب تک تمکو اجازت نہ دیدی جائے گھر میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ یہ تمہارے لئے بہت پاکیزہ طریقہ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسکو جانتا ہے
"	"	۲۹	لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ۝	جو گھر رہنے کے نہیں (اور) جن میں تمہارا کچھ فائدہ ہے ان میں جانے سے تم پر کچھ گناہ نہیں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو خدا سب جانتا ہے
"	"	۳۰	قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝	مومن مردوں سے کہدو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ انکے لئے بہت پاکیزہ طریقہ ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں خدا اس سے خبردار ہے
"	"	۳۱	وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝	اور مومن عورتوں سے کہدو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنے بناؤ (کے مقامات) کو ظاہر نہ کریں مگر جو ظاہر ہو رہے اور اپنے سینوں پر اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں اور اپنے بناؤ کو اپنے شوہروں اور باپ دادا اور شوہروں کے باپ دادا اور اپنے بیٹوں اور شوہروں کے بیٹوں اور اپنے بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (میل جول کی) عورتوں اور اپنی لونڈی غلاموں اور نوکر چاکر مردوں جو عورت سے کچھ مطلب نہ رکھتے ہوں اور لڑکوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے واقف نہ ہوں ظاہر کریں اور چلتے وقت اپنے پاؤں زمین پر (اس طرح) نہ ماریں کہ انکا پوشیدہ بناؤ معلوم ہو جائے اور مومنو تم سب کے سب خدا کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ
"	"	۳۲	وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝	اور تم میں جو مرد اور عورت بے نکاح کے ہوں ان کا نکاح کر دو اور اپنے نیک غلاموں اور لونڈیوں کا بھی اگر وہ مفلس ہونگے تو خدا اپنے فضل سے انکو غنی کر دیگا اور خدا بڑی وسعت والا (اور) جاننے والا ہے
"	"	۳۳	وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝	اور جو لوگ نکاح کا مقدور نہ پائیں انکو چاہیئے کہ پاکدامن بنے رہیں یہاں تک کہ خدا اپنے فضل سے انکو غنی کر دے اور جو غلام تم سے مکاتبت چاہیں اگر تم ان میں نیکی معلوم کرو تو مکاتبت کر لو اور خدا نے جو مال تمکو دیا ہے اس میں سے تم بھی انکو دو اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ پاکدامن رہنا چاہیں تو دنیا کی زندگی کے فائدے کی خاطر بدکاری پر مجبور نہ کرو اور جو ان کو مجبور کریگا تو خدا (ان کی) مجبوری کے بعد (ان کو) بخشنے والا مہربان ہے
"	"	۳۴	وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ ۝	اور ہم نے تمہاری طرف کھلی کھلی آیتیں اور تمہارے اگلوں کی مثالیں بھیجی ہیں اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت
"	"	۳۵	اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝	خدا آسمان اور زمین کا نور ہے اسکے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہے جس میں چراغ ہے اور چراغ ایک شیشہ میں ہے اور شیشہ (ایسا صاف ہے) گویا موتی کا سا چمکتا ہوا ستارہ ہے اور زیتون کے مبارک درخت سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ پورب کا ہے نہ پچھم کا قریب ہے کہ اسکا تیل آپ ہی جل اٹھے اگرچہ اسے آگ نہ بھی چھوئے (تو بھی) روشنی پر روشنی ہے خدا اپنے نور سے جسکو چاہتا ہے سیدھا رستہ دکھاتا ہے اور خدا لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے مثالیں بیان فرماتا ہے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے
"	"	۳۶	فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۝	(وہ چراغ) ایسے گھروں میں (ہے) جنکے بارے میں خدا نے حکم دیا ہے کہ (ان کی تعظیم کی جائے) اور ان میں اپنا نام (کثرت سے) یاد کیا جائے ان میں صبح و شام اسکی تسبیح کرتے ہیں
"	"	۳۷	رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۝	(وہ) لوگ جنکو خدا کی یاد سے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے سوداگری اور خرید و فروخت غافل نہیں کرتی وہ اس دن سے جس میں بہت سے دل اور آنکھیں الٹ جائینگی ڈرتے رہتے ہیں
"	"	۳۸	لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝	(یہ اس لئے) کہ خدا انکو انکے اعمال کا بہتر بدلہ دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ دے اور خدا جسکو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے
"	"	۳۹	وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِنْدَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝	اور جو کافر ہیں انکے اعمال (نیک) ایسے ہیں جیسے دھوپ میں ریت کا میدان کہ پیاسا اسکو پانی سمجھے یہاں تک کہ جب وہاں پہنچے تو کچھ نہ پائے اور خدا کو اپنے پاس موجود پائے تو خدا اسکا پورا پورا حساب چکا دے اور خدا جلد حساب لینے والا ہے
"	"	۴۰	أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ ۝	یا جیسے دریائے عمیق کی تاریکیاں کہ اسکو موج پر موج (چلی آتی) ہے اور اوپر بادل (کی تاریکی) غرض اندھیرے ہی اندھیرے ہیں ایک پر ایک چھایا ہوا ہے کہ اگر کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اسکو بھی نہ دیکھ سکے اور خدا جسکو نور نہ بخشے اسکو کہیں روشنی نہیں
"	"	۴۱	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ۝	کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو لوگ آسمان اور زمین میں ہیں خدا کی تسبیح کرتے ہیں اور پرند جو پر پھیلائے اڑتے ہیں (سب اپنی اپنی نماز اور تسبیح کا حال معلوم ہے) ہر ایک اپنی نماز اور تسبیح کو جانتا ہے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں خدا اس سے واقف ہے
"	"	۴۲	وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۝	اور خدا ہی کے لئے آسمان اور زمین کی بادشاہت ہے اور خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے
"	"	۴۳	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَنْ مَنْ يَشَاءُ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ۝	کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا بادل کو آہستہ آہستہ چلاتا ہے پھر اسکے ٹکڑوں کو ملا دیتا ہے پھر اسکو تہ بتہ کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ اسکے بیچ میں سے مینہ نکلتا چلا آتا ہے اور آسمان میں جو پہاڑ (جیسے بادل) ہیں ان سے اولے برساتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے ان کو گرا دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے نہیں گرنے دیتا اور بجلی کی چمک ایسی ہوتی ہے کہ نگاہوں کو بینائی نہ رہے
"	"	۴۴	يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ ۝	خدا ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے بیشک اس میں عقلمندوں کے لئے عبرت ہے
"	"	۴۵	وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ أَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	اور خدا نے ہر چلنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا پھر بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ چار پاؤں پر چلتے ہیں خدا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے
"	"	۴۶	لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝	ہم نے کھلی کھلی آیتیں نازل کی ہیں اور خدا جسکو چاہتا ہے سیدھا رستہ دکھاتا ہے
"	"	۴۷	وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِنْهُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝	اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور رسول پر ایمان لائے اور (ان کا) حکم مانا پھر اسکے بعد ان میں سے ایک فریق منہ پھیر لیتا ہے اور یہ لوگ مومن نہیں ہیں
"	"	۴۸	وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ مُعْرِضُونَ ۝	اور جب ان کو بلایا جاتا ہے خدا اور اسکے رسول کی طرف تاکہ وہ ان میں فیصلہ کر دے تو ان میں سے ایک فریق منہ پھیر لیتا ہے
"	"

			ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا	(تمکو پالتی ہیں) اسلیے کہ جوانی تک پہونچو اور تم میں سے کوئی (پہلے
			اَشُدَّكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ	عمر ہونے سے پہلے) مرجاتا ہو اور کوئی بڑی نکمی عمر تک پہونچ جاتا ہو
			مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ	کہ (سب کچھ) جانتے (اور سمجھنے) کے بعد پھر بچہ بنجاتا ہے اور) کچھ نہ جاننے
			مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً	اور دیکھنے والی تو دیکھتا ہے زمین سوکھی اسپر سبزہ کا نام نہیں پھر
			فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَ	جب ہم اسپر پانی برسا دیتے ہیں تو وہ (سبزہ سے) لہلہانے اور اُبھرنے
			رَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝	لگتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار چیز میں اُگاتی ہے ف
۱۷	الحج	۱	وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَ	اور قیامت ضرور آنیوالی ہے اسمیں کوئی شک نہیں اور جو لوگ
			اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝	قبروں میں ہیں انکو اللہ ضرور جلا اُٹھائے گا
״	״	۲	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَ	جو لوگ ایمان لائے (اسلام قبول کیا) اور جو یہودی ہیں اور صابی
			الصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَ	اور نصاریٰ اور مجوس (پارسی آتش پرست) اور مشرک (ہندو
			الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ	مدہ وغیرہ) قیامت کے دن اللہ تعالے ان (سب کا) فیصلہ
			يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝	کرے گا ہر چیز اللہ تعالے کے سامنے ہے ف
״	״	۴	اَلْمُلْكُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۭ	اُسدن اللہ ہی کی بادشاہت ہوگی وہ انکے آپس کے جھگڑوں میں فیصلہ کردیگا
״	״	۹	اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا	جن باتوں میں تم اختلاف کررہے ہو انکا فیصلہ اللہ قیامت کے
			كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝	دن تم میں کردے گا ف
۱۸	المؤمنون	۱	ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝	پھر قیامت کے دن تم بیشک اُٹھائے جاؤگے ف
״	״	۶	فَوْرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝	اور اُنکے مرے پیچھے ایک پردہ ہے جسدن تک دوبارہ زندہ ہونگے
			فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ	(وہیں رہینگے) پھر جب (اخیر کا) صور پھونکا جاویگا تو نہ رشتہ
			يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۝	ناتا اسدن ان میں ہوگا اور نہ ایکدوسرے کی بات پوچھینگے ف
۲۴	النور	۳	يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ	جسدن انکی زبانیں اور انکے ہاتھ اور انکے پاؤں خود انکی
			وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ يَوْمَىِٕذٍ	خلاف انکے اعمال کی گواہی دینگے اسدن اللہ انکو پورا (اور سچا
			يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ	بدلہ (انکے اعمال کا) دیگا اور وہ جان لینگے کہ اللہ تعالی ہی
			اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۝	سچا کھولنے والا ہے ف
۲۵	الفرقان	۲	وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ	اور جسدن اللہ کافروں کو اور اُنکے معبودوں کو جنکو وہ خدا کے سوا

ف جب آدمی بہت بوڑھا ہوجاتا ہے یعنی اسی بڑھاپے کے بعد تو حواس بے کار ہوجاتے ہیں دماغ میں بھی فتور آجاتا ہے اکثر لوگ اس عمر میں بچوں کی طرح باتیں کرنے لگتے ہیں بعض مفسرین نے کہا جو لوگ قرآن پڑھتے ہیں وہ اس بلا سے محفوظ رہتے ہیں ۱۲ ف اس آیت میں اصل حشر کی دو عمدہ دلیلیں بیان کی ہیں ایک خود آدمی کا مختلف طریقوں میں بدلتے رہنا پہلے نطفہ پھر خون پھر گوشت پھر بچہ پھر جوان پھر بوڑھا پھر مرجانا دوسری سوکھی خشک زمین کا پانی اترتے ہی زندہ ہوکر لہلہا سبز ہوجانا جو ہر روز یہ کام کرتا ہے اُس کے نزدیک آدمی کو دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے اگر ذرا بھی آدمی غور کرے اور دل کی آنکھ سے نظر ڈالے تو اسکو صاف کھل جائیگا کہ حشر تعالی کی قدرت اور حکمت بالغہ کا انتہا ہے اور اسکے سامنے کوئی مشکل نہیں ۱۲ ف شاہ پرست انکا بیان سورہ بقر میں گذر چکا ہے ۱۲ ف ہر ایک کو اُسکے اعمال کا بدلہ ملیگا ۱۲ ف سب کو دیکھ رہا ہے ہر ایک کے اعمال سے واقف ہے ۱۲ ف یہاں معلوم ہوجائیگا کہ جو بات کیا بیٹھے کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ ف اپنی اپنی قبروں سے زندہ ہوکر نکلینگے ۱۲ ف عالم برزخ ایک عالم ہے دنیا اور آخرت کے بیچ میں تو فی مرنیکے بعد حشر تک وہیں رہیگا اچھے لوگ چین اور آرام سے بسر کرینگے اور بروں پر عذاب ہوگا ۱۲ ف یعنی دوست دوست کو پوچھیگا نہ نفع دینے والا اپنے رشتہ دار کو سورہ یونس میں گذر چکا ہے کہ جب حشر ہوگا تو ایک دوسرے کو پہچانیں گے اور ایک آیت میں ہے کہ ایک دوسرے کی طرف نہ کرکے سوال جواب کرینگے یہ آپس میں مخالف نہیں ہے کیونکہ مختلف موقعوں کا ذکر ہے پہلے جب آخری صور پھونکا جائیگا تو قبروں سے اُٹھیں گے اور ایکدوسرے کو پہچانیں گے لیکن جب حشر کی شدت شروع ہوگی تو نفسی نفسی کا عالم ہوگا کوئی کسی کو نہ پوچھے گا ۱۲ ف ہڈی نکلی لاالہ الا اللہ ہے یہ ایک کلمہ ساری ہر قسم کی بیماری کا علاج ہے اگر یہ بیماریاں انہی کی بھاری ہوں گی جو شرک اور کفر اور گناہ کرتا تھا ۱۲ ف کہ بے ایمانی برے کیا کرتے ہیں حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن کافر اپنے برے کاموں سے مکر جائیگا اور جھگڑا کریگا اللہ تعالی اسکے منہ پر مہر کردیگا پھر اسکی زبان اور ہاتھ پاؤں گواہی دینگے ۱۲ ف جو چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے ہر کو ہر کرکے بنانے والا ہے اسکا اختصاص ہے ۱۲

هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ۝ ١٩ الفرقان ٣ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ۝ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ۝ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِۨالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝ ٢٣ النمل ٦،٦ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَاۗبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا

پوجتے ہے (اپنے سامنے) اکٹھا کریگا پھر ان معبودوں سے) فرمائیگا کیا تم نے میرے ان بندوں کو بہکایا یا وہ (آپ ہی آپ) بہک گئے وہ عرض کرینگے سبحان اللہ ہمسے یہ ہو سکتا تھا کہ ہم تیرے سوا اور کسی کو (اپنا) مالک بناتے ہوا یہ کہ تو نے ان لوگوں اور انکے باپ دادوں کو (دنیا میں) آسودہ رکھا (عیش میں پڑ گئے) یہانتک کہ تیرا فرمان (جو تو نے پیغمبروں پر اتارا تھا) بھول گئے اور یہ تو کہنے والے لوگ تھے ہی سو (تم) تو جو تم کہتے تھے اسکو جھٹلا چکے اب نہ تم (عذاب کو اپنے اوپر سے) ٹال سکتے ہو اور نہ تم کو مدد مل سکتی ہے اور جو کوئی تم میں سے شرک کریگا اسکو ہم بڑا عذاب چکھائینگے جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن ان گناہگاروں کو کچھ خوشی نہ ہوگی اور فرشتے یہ کہینگے (اب تم پر) بہشت یا خوشی یا راحت یا رحمت حرام ہے بالکل حرام اور انہوں نے (دنیا میں) جو (نیک) کام کیے تھے انپر ہم متوجہ ہونگے اور انکو اڑتی خاک کی طرح کر دینگے بہشت والے تو اسدن اچھے ٹھکانے اور اچھے آرام کی جگہ میں ہونگے اور جسدن آسمان پھٹ کر ایک ابر نمود ہوگا اور فرشتے (اس ابر میں) جوق جوق اتارے جائینگے اس دن خدا ہی کا سچا راج ہوگا اور وہ دن کافروں پر سخت ہوگا اور جسدن گنہگار (مارے افسوس کے) اپنے ہاتھ کاٹ کھائیگا کہیگا کاش میں بھی (دنیا میں) پیغمبر کے ساتھ (سلام کا) رستہ لیتا (یا کوئی نجات کی راہ حاصل کر لیتا) ہائے میری کمبختی کاش میں فلانے (یعنے اُبی بن خلف) کو دوست نہ بناتا اس نے مجھکو نصیحت پہونچنے کے بعد بہکا دیا (یعنے قرآن سُننے کے بعد) اور شیطان تو آدمی کو (وقت پر) دغا دیتا ہے

اور جب ان (کافروں) پر (قیامت کا) عذاب آن پڑیگا تو ہم زمین سے انکے لیے ایک جانور نکالینگے جو انسے بات کریگا (یا انپر دعا کریگا) کیونکہ لوگ اس

ف اس آیت میں معبودوں سے وہ معبود مراد ہیں جو عقل رکھتے ہیں جیسے حضرت عیسٰے یا عزیر دوسرے آدمی اور جن اور فرشتے ہندوؤں کے اوتار ف اسکا پوجا کرنا جب ہم خود توحید پر قائم تھے تو دوسروں کو شرک کی تعلیم کیونکر کر سکتے تھے ف انکی قسمت میں تباہی لکھی جا چکی تھی ویسا ہی ہوا ف اُس وقت کافروں سے فرمائیگا ف تم جو دنیا میں سمجھتے تھے کہ یہ خدا کے شریک ہیں وہ جھوٹ نکلا خود اپنی زبان سے انہوں نے کہدیا کہ اللہ کے سوا اور کسی کو ہم نہیں پوجتے تھے ف وہ دن موت کا یا قیامت کا ان دونوں دنوں میں فرشتے اُن کی تباہی اور ہلاکت کی خبر دینگے خوشی کاہے کی بجز کے مارے بُرا حال ہوگا ف شاہ عبدالقادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور کہیں گے کہیں روکی جاوے کوئی اوٹ شاہ رفیع الدین صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور کہیں گے بند کئے جاؤ بند کئے جا حسنؒ اور قتادہؒ نے کہا حجرًا محجورًا تحریر کے محاورہ میں اس وقت کہتے ہیں جب کوئی سخت آفت آن پڑتی ہے ماتحصہ کہتا ہے ہمارے ملک میں یوں کہتے ہیں یا اللہ بچاؤ یا اللہ بچاؤ ف ابن مسعودؓ نے کہا ابھی دوپہر نہ ہوگی کہ اللہ تعالےٰ سے جانب سے فیصلہ ہو جائیگا اور بہشتی لوگ بہشت میں جا کر ٹھیریں گے اور دوپہر کو آرام کرینگے ف ابن عباسؓ نے کہا اللہ تم حشر کے دن سب جن اور آدمیوں اور جانوروں اور ہر پرند اور ہر چرند کو ایک میدان میں اکٹھا کریگا پھر پہلا آسمان پھٹے گا اور وہاں کے فرشتے اُتریں گے پھر دوسرے آسمان کے پھر تیسرے آسمان کے اسی طرح ساتوں آسمان کے پھر اللہ ابر کی چھتریوں میں اُتریگا اُسکے گرد گرد بڑی بڑی مخلوقات ہونگے خیر تک ف اللہ اور دونوں پر نہایت آسان حدیث میں ہے کہ مومن پر قیامت کا دن ایسا ہلکا گذریگا جیسے ایک فرض نماز کا وقت دنیا میں ف اللہ یہ آیت عقبہ بن ابی معیط کے حق میں تھی وہ مرد مسلمان ہو گیا تھا لیکن پھر اُبی بن خلف کی دوستی میں بدبخت کافر مرتد ہو گیا ف اللہ اسکی دوستی میں آج تباہ ہوا حدیث میں ہے کہ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوگا تو خوب سمجھ کر کسی کو دوست بنانا چاہیے دوسری حدیث میں ہے کہ صحبت نہ کر مگر مومن کی اور نہ کھا تیرا کسی کو مگر پرہیزگار کو ف اللہ

(باقی در ضمیمہ)

بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ
كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا
فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ
اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا
اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَوَقَعَ الْقَوْلُ
عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝
وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي ۷۰
السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ
اللّٰهُ ۭ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ۝ وَتَرَى
الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ
السَّحَابِ ۭ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ
شَيْءٍ ۭ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ۝

۲۰ القصص ۷

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ
الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ
حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ
اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ
اِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۝ وَ
قِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَاۗءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ
فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ
لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ۝ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ
فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَعَمِيَتْ
عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَاۗءُ يَوْمَىِٕذٍ فَهُمْ لَا
يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۝

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ

وقت) ہماری نشانیوں پر یقین نہ رکھتے ہونگے اور (اے پیغمبر) دن
یاد کر (جسدن) ہر امت میں سے ایک گروہ (نکالکر) اکٹھا کرینگے جو ہماری
آیتوں کو دنیا میں جھٹلاتا تھا پھر انکی مثل لگائی جائیگی یہانتک کہ جب
وہ (سب حساب کے مقام میں) آجائینگے تو اللہ فرمائیگا کیوں تم نے میری
میری آیتوں کو اچھی طرح سمجھا بھی نہیں اور نگر انکو جھٹلایا تو تم یہ نہیں تھے کیا
کرتے تھے اور انکی شرارت کی سزا میں عذاب کا وعدہ انپر پورا ہوگا وہ کچھ بول ہی سکینگے
اور (جس دن صور پھونکا جائیگا پھر جتنے (آدمی اور جن اور فرشتے)
آسمان اور زمین میں ہیں (سب) گھبرا جائینگے مگر جسکو اللہ چاہے
اور سب پروردگار کے سامنے عاجزی سے حاضر ہونگے اور تو (قیامت
کے دن) پہاڑوں کو دیکھے گا اپنی جگہ پر تھمے ہوئے ہیں لیکن وہ
بادل کیطرح چل رہے ہونگے یہ اللہ کی بناوٹ ہے جس نے ہر چیز کو درستی
کے ساتھ بنایا ہے اسکو خبر ہے جو تم کرتے ہو

اور (اے پیغمبر) جسدن اللہ مشرکوں کو پکاریگا اور فرمائیگا میرے
شریک کہاں گئے (یعنے) جنکو تم میرا شریک سمجھتے تھے (افسوس) وہ
لوگ جنپر اسکا فرمودہ پورا ہوچکا (کہ وہ دوزخی ہیں) بول اٹھینگے
مالک ہمارے (بیشک) یہ لوگ وہ ہیں جنکو ہمنے بہکایا ہمنے ان کو
اسیطرح بہکایا جیسے ہم خود بہکے تھے ہم ان سے الگ ہوئے (انکی عبادت
سے بیزار ہیں) وہ ہمکو نہیں پوجتے تھے اور (ان مشرکوں سے) کہا جائیگا
اپنے شریکوں کو پکارو (کہ تمہاری مدد کریں) تو وہ پکارینگے پر وہ انکو جواب تک
نہ دینگے اور اپنی آنکھوں سے (اللہ کا) عذاب دیکھ لینگے (کیسے) کاش (دنیا
میں) وہ ٹھیک رستہ پر ہوتے اور جسدن اللہ کافروں کو پکاریگا انسے فرمائیگا تم
پیغمبروں کو (دنیا میں) کیا جواب دیا تھا اسدن (سب) باتیں بھول
جائینگی اور آپس میں ایک دوسرے سے (بھی) پوچھ نہ سکینگے
اور جسدن خدا مشرکوں کو پکاریگا فرمائیگا میرے شریک کہاں ہیں

وله اکثر کافر ہونگے قرآن بڑا بیان نہ کچھ ہونگے یہ جانور جو مکہ کی زمین میں سے نکلے گا قیامت کی ایک نشانی ہے ایک حدیث میں ہے کہ اسکے پاس حضرت موسیٰ کی عصا ہوگی اور حضرت سلیمان کی مہر وہ مسلمانوں کے چہرہ پر مہر کریگا اور کافروں کی ناک پر عصا سے داغ کریگا حدیث میں ہے کہ پہلی نشانی قیامت کی سورج کا پچھم سے اوجانا کہ زمین سے دن چڑھے نکلتا ہے وہ فلاں آگے والے روک لئے جائینگے
گے تاکہ پیچھے والے سنلے اگر لیا میں یہ ایک جداگانہ حشر ہوگا خاص عام حشر کے بعد ۱۲ منہ یعنے دنیا میں تمہارا مشغلہ یہ کہ ان جھوٹے خداؤں کو پکارتے جہان کوئی آیت یا حدیث ایسی نہیں
تمہاری سمجھ میں نہیں آئی تو اسکی تکذیب کردی گئی اسکو جھوٹے بتاتے ہمارے زمانہ میں اہل بدعت کا یہی حال ہے صحیح صحیح حدیثوں کو اپنے خاندان یا مذہب یا سمجھ کے خلاف پاکر جھٹلا دیتے
ہیں اور قرآن کی تاویل ایسی کرتے ہیں کہ وہ بھی جھٹلانا ہی ہے ۱۲ منہ کچھ جواب نہ دے سکیں گے نہ کوئی عذر بیان کرسکیں گے ۱۲ منہ ڈوبے ہوئے کے قریب ہوجائینگے ۱۲ منہ وہ اطمینان سے
حوض کوثر میں یا پیغمبر یا فرشتے یا جبرئیل ۱۲ اور میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت صور تین بار پھونکا جائیگا پہلی بار میں سب لوگ گھبرا اٹھیں گے۔ دوسری بار میں سب بیہوش ہوجائیں گے تیسری
بار میں پھر سب زندہ ہوکر اٹھیں گے ۱۲ منہ بے ہوش ہوچکے ہونگے اپنے تئیں قصوروار سمجھکر جیسے غلام اپنے مالک کے سامنے حاضر ہوتا ہے ۱۲ منہ کس مضبوطی کے ساتھ گڑے ہوئے ہیں ۱۲ منہ اور
دیکھنے میں ایسا معلوم ہوگا کہ اپنی جگہ پر ہیں اسلئے کہ بڑا جسم جب ہلتا ہے تو اسکی حرکت معلوم نہیں ہوتی ۱۲ منہ ظاہر ہر چیز کو پائمال بنایا ہے ہزاروں لاکھوں برس گذرتے جاتے ہیں ہر زمانہ اپنے حال
پر ہے سو بیچ اوجاوے اپنے حال پر ہیں ہاں پر شاید آدمی ہلتی ہو رصور پھونکنے کی رات اور دن آتے ہیں کسی کام میں خلل نہیں ہوتا ۱۲ منہ ہم انکے معبود بنے ۱۲ منہ اپنی مرضی سے کہ آخر وہ بندے ہیں
نہیں کی سب ہم الخ ۱۲ منہ (باقی در ضمیمہ)

			الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝	رہے تھے جنکو تم میرا شریک سمجھتے تھے اور اس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ نکالیں گے پھر ہم فرمائینگے تم اپنی (صفائی کی) سند پیش کرو تب وہ جان لینگے کہ سچا خدا اللہ ہی تھا اور جن کو وہ جھوٹ خدا سمجھتے تھے انکا پتہ ہی نہ ہوگا۔
۲۱	الروم ۳	۲	وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۝	اور جسدن قیامت برپا ہوگی گنہگار (اپنی بھلائی سے) ناامید ہوجائینگے اور جنکو یہ (خدا کا) شریک ٹھیراتے ہیں انمیں سے کوئی انکی سفارش نہ کریگا اور (اُسوقت) یہ لوگ بھی اپنے شریکوں سے پھر بیٹھیں گے اور جسدن قیامت برپا ہوگی اسدن لوگوں کو الگ الگ فرقے ہوجائینگے۔
۲۱	الروم ۳	۳	وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۭ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۚ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝	اور جس دن قیامت قائم ہوگی گناہگار لوگ قسمیں کھائینگے وہ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھیرے (جھوٹ بولیں گے) ایسے ہی (دنیا میں بھی) وہ گمراہ رہے اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا ہے وہ کہیں گے تم تو (جیسے) لوح محفوظ میں (لکھا ہے) قیامت تک ٹھیرے تو یہی دن قیامت کا دن ہے مگر تم کو تو اسکا یقین ہی نہ تھا تو اُس دن گنہگاروں کا کوئی عذر کام نہ آئے گا۔ اور نہ انکو توبہ کرنے کا (اور پروردگار کو راضی کرنیکا) موقع دیا جائے گا۔
۳۱	لقمان ۳	۳	مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝	تمہارا (شروع میں) پیدا کرنا اور (مار کر پھر) جلا اٹھانا اسکے نزدیک ایسا (آسان) ہے جیسے ایک جان کا بیشک اللہ سنتا اور دیکھتا ہے
۳۲	السجدہ ۲	۲	فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۡ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ ۭ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	پھر (انسے کہا جائیگا جیسے دنیا میں تم اسدن کے آنیکو بھول گئے تھے اب (عذاب کا) مزہ چکھو ہم بھی تمکو چھوڑ بیٹھیں گے (عذاب میں پڑا رہنے دینگے) اور جیسے بُرے کام تم (دنیا میں) کرتے تھے اسکے بدلے ہمیشہ کی تکلیف اٹھاؤ۔
"	"	۳	اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝	بیشک تیرا مالک قیامت کے دن اُن باتوں کا فیصلہ کردیگا جن میں وہ دنیا میں جھگڑتے رہے۔
"	"	"	وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ	اور کہتے ہیں بھلا یہ فیصلے (کا دن) کب ہوگا اگر تم سچے

ف۱ اس حکم کی دوسری آیت کا بھی مضمون یہی تھا دوبارہ فرمایا معلوم ہوا کہ کافروں کو کئی بار اس قسم کی آواز دی جائے گی ۱۲ ف۲ اسکا پیغمبر یہ گواہی دیگا کہ یہ لوگ مشرک تھے ۱۲ ف۳ کیونکہ انکو معلوم ہوجائیگا کہ ہم غلطی پر تھے جو انکو فریب سے یہ توحید کہہ نہیں کرسکتے ۱۲ ف۴ ایک فرقہ مومنوں کا دوسرا جنت میں جائیگا ایک کافروں کا ایک مشرکوں کا ایک منافقوں کا وہ دوزخ میں جائیں گے ۱۲ ف۵ حق بات کو پہچانا آخرت میں جی ہی جان پر ملیں گے اور جھوٹ بولنا چھوڑ دینگے حالانکہ دنیا میں برسوں سے مگر قسم کھا کر کہیں گے ہم ایک گھڑی رہے ہوں تو رہے ہوں اور ایسی تھوڑی مدت میں ہم کیا گنا کرسکتے تھے ۱۲ ف۶ یعنی جتنی عمر تمہارے پروردگار نے لوح علم میں تجویز کی تھی یا لوح محفوظ میں لکھی تھی تم اتنی مدت تک دنیا میں ٹھیرے بلکہ قیامت تک دنیا ہی میں رہے ۱۲ ف۷ جب رات کو ایک چراغ جلا کر رکھا جائے تو کیڑے مکوڑے پتنگے اسپر جمع ہوتے ہیں اور دم بھر میں اپنے تئیں ہلاک کرتے ہیں تو تم کو معلوم ہوجائیگا کہ جان کی چیز اسکے نزدیک کیسی بے قدر ہے اگر ساری دنیا کے مال اور کنبے جمع ہوں تو ایک پتنگے میں جان نہیں ڈال سکتے اُسکے پاس وہی ہے جیسے ایک جان کو جلا اُٹھانا کچھ بات نہیں ایسے ہی سارے عالم کو جلا اٹھانا ۱۲ ف۸ کہ ہمارا ان کا فعال نہیں کرتے تھے ۱۲ ف۹ ہاں معلوم ہوجائیگا کون ہدایت پہ تھا کون گمراہی پر ۱۲

			صٰدِقِيْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝	ہوگا اسی پر ایمان لے آنا انکے حق میں (قیامت کے دن) کافروں کا ایمان لانا انکو فائدہ نہ دے گا اور نہ انکو مہلت ملیگی ۔ ف۱
۲۲	الاحزاب ۳۳	۸	يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝	(اے پیغمبر) لوگ تجھ سے قیامت کو پوچھتے ہیں تو (کہدے) قیامت کا علم تو اللہ تعالے ہی کے پاس ہے اور تجھے کیا معلوم ہے شاید قیامت قریب ہو
〃	〃	〃	يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝	جس دن انکے منہ (کباب کی طرح) آگ میں پلٹائے جائینگے کہینگے کاش ہمنے (دنیا میں) اللہ کا فرمانا مانا ہوتا اور رسول کا کہا مانا ہوتا اور (وہاں) کہینگے مالک ہمارے ہمسے غلطی ہوئی ہمنے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہا مانا (انکی تقلید کی) انہوں ہی نے ہمکو گمراہ کر دیا مالک ہمارے ان (سرداروں اور بڑوں) کو دونا عذاب دے اور انپر بڑی لعنت کر
〃	السجدۃ ۳۲	۳	قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۭ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ۝	کہدے ہمارا مالک (قیامت کے دن) ہم دونو کو اکٹھا کریگا پھر ہم دونو (فریقوں) میں سچا فیصلہ کر دیگا اور وہ ٹھیک فیصلہ کرنیوالا جاننے والا ہے
〃	〃	〃	قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ۝	کہدے کہ جس دن کا تمسے وعدہ ہے اسمیں نہ ایک گھڑی کی دیر کر سکوگے نہ (گھڑی بھر) آگے بڑھ سکوگے ۔ ف۵
〃	〃	۵	وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝	اور جس دن اللہ تعالی ان سب مشرکوں کو اکٹھا کریگا پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہی لوگ تم کو پوجتے تھے ف۱ وہ کہیں گے خداوندا تو (ہر عیب سے) پاک ہے ان سے ہمیں کیا کام تو ہمارا مالک ہے (یہ لوگ ہمکو نہیں پوجتے تھے) بلکہ شیطان کو پوجتے تھے ف۲ ان میں اکثر لوگ شیطانوں کو ہی مانتے تھے ف۳ (اللہ تعالی فرمائیگا) پھر آج کے دن تم میں سے کوئی کسی کے بھلے یا برے کا اختیار نہیں رکھتا اور ہم مشرکوں سے کہیں گے اب تم دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو جسکو (دنیا میں) تم جھٹلاتے تھے
۲۳	یٰسٓ ۳۶	۴	وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ	اور (پھر دوبارہ) صور پھونکا جائیگا تو وہ ایک دم اپنی قبروں سے

ف۱ فیصلے کے دن کو قیامت مراد ہے مسلمانوں نے کافروں کو کہا اب وہ دن قریب آپہنچا ہمارا تمہارا فیصلہ ہوگا اور ہم کو آرام ملیگا کافروں نے کہا وہ دن کب آئیگا آخر تک یہ آیت آخری بعضوں نے کہا فیصلے کے دن کو بدر کا دن مراد ہے ۱۲ ف۱ بعضوں نے کہا فیصلے کے دن سے وہ دن مراد ہے جب کہ فتح ہوگی اور ایسا ہی ہوا کہ فتح ہوئی یعنی کنانہ کے کہنے کا فر بہاگ نکلے خالد بن الولید نے تعاقب کیا اکثر قتل کیا اکثر اسلام قبول نہ کیا ۱۲ ف۱ یا وہ جہنم آگ میں ڈالے جائیں گے اسوقت ۱۲ ف۱ سید علامہؒ نے کہا اس آیت سے تقلید کی بڑی مذمت نکلی اور قرآن شریف میں ایسی بہت آیتیں ہیں لیکن انصاف شرط ہے اور تو مقلدوں کو ایکدوسری ۱۲ ف۱ یعنی اس میں تدبر ہو سکتی ہے نہ سو پردہ اپنے مقرری وقت پر ہوگا ۱۲ ف۱ حالانکہ مشرک لوگ فرشتوں کو سوا شیطان اور بتوں کے کچھ نہیں جانتے ہیں مگر ان سب جھوٹوں میں چونکہ فرشتے بڑے درجے کے ہیں پہلے انہی سے پوچھکر ان مشرکوں کو شرمندہ کریگا ۱۲ ف۱ انہی نے انکو شرک کی تعلیم کی تھی ۱۲ ف۱ بدکاروں اور مشرکوں کو اس طرح کہیں جانے گے جن بدوں شیطان انکے پاس نہ تھے اور بتوں کے اندر بھی جب جاتے ہیں اور مشرکوں کو یہ دھوکا دیتے ہیں کہ ہم خدا کے فرشتے ہیں ۱۲

مَرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ۝ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰي مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝ وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَاٰبَاۗؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ۝ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ يَّتَسَاۗءَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ۝

اور (جب) ہماری قبروں سے اٹھ کھڑے ہوئے (تو) کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے ہمکو ہمارے سونے کی جگہ سے اٹھا دیا (فرشتے جواب دیں گے) یہی تو وہ (قیامت) ہے جسکا پروردگار نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا (یعنے کہ قیامت آنیوالی ہے) قیامت کیا ہے بس ایک چنگاڑ (صور کی آواز) ہے ایکدم سے سب ہماری پاس آن موجود ہونگے تو آج کے دن کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہیں ہوگا اور تم لوگوں کو ایسا ہی بدلہ ملیگا جیسا کرتے رہے۔ اور (ہم کافروں کو حکم دینگے) اے کافرو آج تم (بہشت والوں سے) الگ ہو جاؤ آج ہم انکے مونہوں پر مہر لگا دینگے اور جو (برے) کام وہ دنیا میں کیا کرتے تھے انکے ہاتھ ہمکو بتلا دینگے اور انکے پاؤں (ہمارے سامنے) گواہی دینگے اور اگر ہم چاہیں تو انکی آنکھیں میٹ دیں (اندھی کر دیں) پھر وہ (جلدی سے چلے جانے کو) رستے پر لپکیں تو دیکھیں گے کہاں سے (آنکھ تو ہے نہیں) اور اگر ہم چاہیں تو جہاں ہیں وہیں انکی صورت بدل دیں تو نہ آگے بڑھ سکیں اور نہ لوٹکر ہی بن پڑے

قیامت کیا ہے بس ایک ڈانٹ (جھڑکی) ہے ایک ہی اچانک (سب زندہ ہوکر) دیکھنے لگیں گے۔ گنہگاروں کو اور ان کے جوڑ والوں کو اور جن چیزوں کو اللہ کے سوا یہ پوجتے تھے اکٹھا کرو پھر ان کو دوزخ کا رستہ بتلاؤ اور (ذرا) انکو ٹھہراؤ تو ان سے کچھ پوچھنا ہے تمہیں کیا ہوا ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے (وہ کچھ جواب دینگے) بلکہ آج گردن جھکائے کھڑے ہیں اور ایک دوسرے کیطرف منہ کرکے پوچھ پاچھ کریں گے کہیں گے تم ہی تو ہمپر (بہکانے کیلیے) پلے آتے تھے وہ کہیں گے (واہ) تم خود ایماندار نہ تھے

			قالوا بل لم تكونوا مؤمنين ۝ وما كان لنا عليكم من سلطن ۚ بل كنتم قوما طغين ۝ فحق علينا قول ربنا ۖ إنا لذآئقون ۝ فأغويناكم إنا كنا غوين ۝ فإنهم يومئذ في العذاب مشتركون ۝ إنا كذلك نفعل بالمجرمين ۝	ہوا ہم کو (عذاب کا مزہ) چکھنا ہوگا ہم خود گمراہ تھے اس لیے تم کو بھی گمراہ کیا غرض اس دن یہ ہوگا (سب) عذاب میں شریک ہوں گے ہم گناہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں (انکو ایسی ہی سزا دیتے ہیں)
۲۳	ص	۵	قل هو نبؤا عظيم ۝ أنتم عنه معرضون ۝	(اے پیغمبر) کہدے یہ ایک بڑی (ہولناک) خبر ہے تم اسکا خیال نہیں کرتے۔ ف
۲۴	الزمر	۳	ثم إنكم يوم القيمة عند ربكم تختصمون ۝	پھر قیامت کے دن تم سب اپنے مالک کے سامنے جھگڑو گے ف
"	"	۶	ويوم القيمة ترى الذين كذبوا على الله وجوهههم مسودة ۚ ألیس في جهنم مثوى للمتكبرين ۝	اور (اے پیغمبر) قیامت کے دن تو دیکھے گا جن لوگوں نے (دنیا میں) اللہ پر جھوٹ باندھا انکے منہ کالے ہونگے کیا غرور کرنیوالوں کا ٹھکانا دوزخ میں نہیں ہے ف
"	"	۷	ونفخ في الصور فصعق من في السموت ومن في الأرض إلا من شآء الله ۚ ثم نفخ فيه أخرى فإذا هم قيام ينظرون ۝ وأشرقت الأرض بنور ربها ووضع الكتب وجآئ بالنبيين والشهدآء وقضي بينهم بالحق وهم لا يظلمون ۝ ووفيت كل نفس ما عملت وهو أعلم بما يفعلون ۝	اور صور (پہلی بار) پھونکا جائے گا تو جو آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں (سب) بیہوش ہو جائیں گے مگر جنکو اللہ چاہے ف پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو ایک ہی ایکا وہ (سب قبروں سے نکلکر) دیکھنے کھڑے ہونگے اور زمین اپنے مالک کے نور سے چمک اٹھے گی اور اعمالنامہ (سامنے) رکھا جائیگا اور پیغمبر اور گواہ حاضر کیے جائینگے اور انصاف کے ساتھ انکا فیصلہ کیا جائیگا اور انپر ظلم نہ ہوگا اور ہر شخص نے جو کام کیا ہے اسکو پورا (بدلہ) ملیگا اور وہ (اپنے خدا نے) انکے کاموں کو خوب جانتا ہے
۴۰	المؤمن	۲	لينذر يوم التلاق ۝ يوم هم بارزون ۚ لا يخفى على الله منهم شئ ۚ لمن الملك اليوم ۖ لله الواحد القهار	اسلیے کہ وہ بندہ (لوگوں کو) ملاقات کے دن سے ڈرائے جبکہ یہ لوگ (قبروں سے نکلکر) سامنے آئینگے اللہ تعالیٰ سے انکی کوئی بات چھپی نہ رہیگی آج کے دن کسکا راج ہے اکیلے خدا کا جو زبردست ہے

ف تمہارے خمیر میں شرارت تھی اسی کو تمنے بہتر کا دیا ف وہ فرمودہ تھا میں تم سب دوزخ کو بھر دونگا ف ہم نے یہ باتیں تم ہی سے کہی تھیں ف پیروی کرنیوالے اور جنکی پیروی کی گئی سب عذاب میں گرفتار ہونگے ف قیامت کا واقعہ ایک سخت ہولناک واقعہ ہے لیکن تم غفلت میں پڑے ہو اور یہاں ہی نہیں کہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے قرآن کا اترنا ایک بڑی بات ہے تم اسکو دھیان میں نہیں لاتے ۱۲ ..... ف ہم سے جھگڑا کریگا اور مظلوم ظالم سے اپنی ادا پائیگا وہ احکم الحاکمین سب کا انصاف کیسا تنخصہ کریگا ف بیشک انکا ٹھکانا دوزخ ہی ہے اسلئے انکے منہ کالے ہونگے ف اور فرشتے ہونگے ف صور کیا ہے ف اور اسرافیل اور عزرائیل اور ملک الموت اور رضوان اور حاملین عرش اور بہشت کے داروغہ اور حوریں یہ سب ف اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ صور دو ہی بار پھونکا جائیگا بعضوں نے کہا تین بار پھونکا جائیگا پہلی بار میں بیہوش ہونگے دوسری بار میں موت ہوگی تیسری بار میں پھر زندہ ہونگے جیسے بگل بجا کر سب سپاہی کو تین ہی طرح تین بار صور پھونکے سب خلقت کو پیدا کرنا یا فنا کرنا یا پھر زندہ کرنا خدا کی قدرت سے ایک امر ہے ف اس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کے اعمال اسکے ساتھ آئینگے جو اگلی امتوں کے اعمال پچھلی امتوں نے دیکھے وہ ہمارے پیغمبر کی امت کے لوگ ہونگے جیسے سورت بقر میں ہے کہ ہم تم کو بیچ کی امت کیا ہے کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو ف شہادت کے معنی ہیں کسی کے حق میں گواہی دینا سب انبیاء کی شہادت ہے اپنی اپنی امت کے حق میں کہ انہوں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا ف اس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کے دل کا حال اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ف یعنی قیامت کے دن ہر شخص کے ساتھ پورا انصاف کیا جائیگا ف اور فرشتے ہونگے ف قیامت کے دن ہر شخص کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ ہر ایک

يَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ ۝
يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝
إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۝
وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ ۚ وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ ۝

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ كَذَٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝ فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا ۖ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

جب (ماری ہوئی کے) دل گھٹ کر گلوں کے پاس آجائیں گے ۱۲ جبکہ ظالموں کو ان کا عذر کوئی فائدہ نہ دیگا اور ان پر لعنت رہیگی اور برا گھر (رہنے کی) ملیگا (دوزخ) بیشک قیامت ضرور آوے گی اس میں شبہ نہیں لیکن اکثر لوگوں کو (اسکا) یقین نہیں اور جس دن اللہ تعالےٰ کے دشمن دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے پھر وہ (جو آگے ہیں) روکے جائیں گے یہانتک کہ جب (سب) دوزخ پر آپہونچیں گے اسوقت جیسے جیسے کام یہ (کرتے رہے) انکے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے انپر گواہی دینگے اور یہ لوگ اپنے چمڑوں سے کہینگے تمنے ہماری خلاف کیوں گواہی دی وہ کہینگے اللہ تعالےٰ نے جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت دی ہمکو بھی بلا دیا اور اسی نے تمکو پہلی بار (دنیا میں) پیدا کیا تھا اور اسی کے پاس تم لوٹ کر آئے ہو اور تم جو (دنیا میں) چھپ کر گناہ کرتے تھے تو اس ڈر سے نہیں کہ تمہاری کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے تمہاری خلاف گواہی دینگے بلکہ تم یہ سمجھتے تھے کہ تمہاری بہت سی کام خدا کو معلوم نہیں ہیں اور اسی گمان نے جو تمنے اپنے مالک کی ساتھ گمان کیا تمکو تباہ کیا اور تم اسی بدگمانی کی بدولت (آج) گھاٹے میں پڑ گئے پھر (اسوقت) اگر یہ لوگ چپکے رہینگے تو دوزخ انکا ٹھکانا ہے اور اگر منانا چاہینگے (کہ کوئی انکو راضی کرلی تو کوئی نہیں سنیگا)

اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے شاید قیامت قریب ہی آنگی ہو جن لوگوں کو قیامت کا یقین نہیں وہ اسکی جلدی مچاتے ہیں اور جو لوگ ایماندار ہیں وہ قیامت سے ڈرتے رہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اسکا آنا برحق ہے سن لو جو لوگ قیامت میں شک کرتے

وہ ٹیڑھی کرنا چاہتے ہیں یعنی حق نہیں مانتے ہیں ۱۲ ف اور قیامت ان اعضاء میں بات کرنے اور سمجھنے کی طاقت پیدا کردیگا ۱۲ ف جانے ہی ہاتھ پاؤں اور آنکھیں کہ دشمن نکلے ۱۲ اس میں تعجب کیا ہے انسان زبان سے بول لیتا ہے کان سن لیتا ہے اگر خدا چاہے تو کان سے بولے زبان سے سنے دونوں کے چمڑے اور اعضاء میں بولنے کی قدرت ہے کہ اس نے بھیجا اور بنائے اگر کہے ایک عضو کو خاص کیا اسکی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک سے سنائی کیوں نہیں دیتا اور کان سے دکھائی کیوں نہیں دیتا ۱۲ ف یہ انہی چمڑوں کا کلام ہے ۱۲ ف تم کو دھوکا ہوا اس لئے کہ تم کو یہ معلوم نہ تھا کہ اللہ تعالےٰ کان اور آنکھ اور کمال سے گناہ کا پتہ لگا سکتا ہے دوسرے تم قیامت ہی کے قائل نہ تھے گویا تم کو اس کے علم پر بھی شک تھا اس لئے تم کو ہلاک کیا ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ آنحضرت نے شام کے ملک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا تم لوگ عنقریب وہاں جاؤ گے کچھ سوار ہونگے کچھ پیدل منکر لوگ اوندھے منہ گھسیٹے جائیں گے ہونگی پہلے تم پر تمہاری زبان اور تمہارے ہاتھ گواہی دے گی پھر آپ نے اس آیت کو پڑھا ۔ وما کنتم تستترون الخ مکہ کے کافر بیت اللہ میں آکر چھپ کر بات کرتے تھے کہ کوئی سن نہ لے ۱۲ ف یہ ابوسفیان اور ابوجہل اور ایک تیسرا شخص ثقیف کے یا ایک ثقفی اور دو قریش کے تھے پیٹ بڑے تھے کم سمجھ تھے آپس میں کہنے لگے ۱۲ ف اگر ہم بولتے ہیں تو یہ سنتا ہے اور سن لیتا ہے اور اگر چپکے ہو رہتے ہیں تو تب بھی سنتا ہے مگر آہستہ بولیں تو نہ سنے ۱۲ ف اس آیت سے ثابت ہوا کہ

			يَعْمَهُونَ ۝	ہیں وہ پرلے سرے کے گمراہی میں ہے
۲۵	الزخرف ۴۳	۴	وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝	جب تمنے (دنیا میں) شرک کی تو آج تمکو اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا کہ تم (سب) عذاب میں شریک ہو ؏
″	″	″	اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝	اس دن تو جانی دوست ایک دوسرے کے دشمن بنجائیں گے مگر جو پرہیزگار ہیں ؏
″	الدخان ۴۴	۲	اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝	بیشک فیصلے کا دن انکا وعدہ ہے سب کا جن دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئیگا اور نہ اُن کو مدد ملے گی مگر جسپر اللہ تعالیٰ رحم کرے بے شک وہ زبردست ہے رحم والا ؏
۲۵	الجاثية ۴۵	۴	وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	اور (قیامت کے دن اے پیغمبر) تو ہر ایک امت کو گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے دیکھیگا ہر امت اپنا اعمالنامہ دیکھنے کیلئے بلائی جائیگی (اور اس سے کہدیا جائیگا) آج تم جیسے کام کرتے رہے ویسا بدلہ پاؤگے یہ ہمارا دفتر ہے جو ٹھیک ٹھیک تمہارے کام بتلا رہا ہے کیونکہ تم جو (دنیا میں) کرتے تھے وہ ہم لکھواتے جاتے تھے ؏
۲۶	الاحقاف ۴۶	۲	وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) جسدن کافر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے (اُنسے کہا جائیگا) تم دنیا کی زندگی میں اپنے مزے اڑا چکے اور اُس سے فائدہ لے چکے اب دنیا میں جو تم ناحق اکڑے پھرتے تھے اور نافرمانیاں کرتے تھے اُس کے بدلے آج تم کو ذلت کا عذاب ہوگا ؏
″	″	۴	وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝	اور جس دن کافر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے (اُن سے پوچھا جائے گا) کیا یہ دوزخ (اب بھی) سچ نہیں ہے وہ کہیں گے بے شک سچ ہے ہمارے مالک کی قسم مالک فرمائیگا اچھا اب اپنے کفر کی سزا میں عذاب (کا مزہ) چکھو ؏
″	ق ۵۰	۱	اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ	کیا ہم پہلی بار (دنیا میں) پیدا کرکے تھک گئے کہ پیچھے نہیں انکو

ف۱ وہ اتنا غور نہیں کرتے کہ اگر قیامت نہ ہو اور اچھے برے کا کوئی انصاف نہ ہو تو خداوند کریم کی بادشاہت اور حکمت پر حرف آتا ہے ۱۲ ف۲ جیسے کہتے ہیں مرگیا وہ بھلے سے اترا اور دنیا کی وہی نصیب ہوگا جو ایک دوزخی کو دیکھکر ایسا سخت عذاب کریں گے کہ معاذ اللہ ۱۲ ف۳ وہ کہیں گے ہی دوست نے مجکو خراب کیا یا دوست کو دیکھکر اسطرح بھاگیں گے جیسے کوئی دشمن سے بھاگتا ہے ان کو یہ خیال ہوگا کہیں ان کے ساتھ ہم بھی نہ پکڑے جائیں ۱۲ ف۴ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھتے تھے اگلی دوستیاں ظالم رہیں گی اُنسے کہا جائیگا اے میرے بندو آج تم کو کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم غمگین ہوگے ۱۲ ف۵ باپ بیٹے سے اور بھائی بھائی سے بھاگیگا ہر ایک کو نفسی نفسی لگی ہوگی ۱۲ ف۶ جسپر اللہ تعالیٰ کا رحم ہوگا وہ اپنے عزیز یا دوست کے کچھ کام آسکتا ہے اسکی سفارش کریگا اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا ۱۲ ف۷ جیسے کوئی بڑے بادشاہ کے سامنے دوزانو ادب سے جھکتا ہے ہر ایک امت اپنے حساب کتاب کا انتظار کر رہی ہوگی کہتے ہیں یہ دن ایسا سخت ہوگا کہ بڑے بڑے پیغمبر بھی یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہی کہیں گے نفسی نفسی ہماری بیڑی پار ہو جائے تو بڑی بات ہے ۱۲ ف۸ جو سب سے بلند ہوگا وہی مقام محمود پر ہوگا ۱۲ ف۹ جن فرشتوں پر سوال اسکی نقل اُتارتے جاتے ہیں ۱۲ ف۱۰ دنیا کے مزے اور آسائش میں غرق ہو جانا کافر کا شیوہ ہے مسلمان کو چاہئے کہ دنیا میں بقدر ضرورت ہی خوش رہے اور ہمیشہ آخرت کی فکر کرتا رہے عبدالرحمن بن عوف کے سامنے طرح طرح کے کھانے چنے گئے انہوں نے کہا مصعب بن عمیر جو ہم سے بہتر تھے انکو کفن کو کپڑا بھی نہیں ملا جو ہمارے سامنے لیے کھاتے رہے ہیں ایسا نہ ہو ہمارا بدلہ ہمیں دنیا ہی میں مل جائے جسکی شان میں یہ آیت ہے پھر رونا شروع کیا اور بہت روئے کہا ہم نہیں کہا جا سکتا دوسری اور آخرت میں پہنچ کر کیا ہو ۱۲

				لَيْسَ مِنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝	نئے سرے سے (دوبارہ) پیدا ہونے میں شک ہے ف
				وَّذٰكِّرْ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝	اور (حشر کے دن) صور پھونکا جائیگا یہی تو سزا کا دن ہے ف اور ہر
				وَجَاۗءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَاۗىِٕقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝	شخص (جواب ہی کے لئے) حاضر ہوگا اسکے ساتھ (دو فرشتے ہونگے)
				لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاۗءَكَ فَبَصَرُكَ	ایک ہنکنے والا ایک (حال بتانیوالا) گواہ ف (کافر سے) کہا جائیگا
				الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا	بیشک تو (دنیا میں) اسدن سے غافل تھا پھر (آج) ہمنے تیرا پردہ
				مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝	تجھ پر سے اٹھا دیا ہے تیری نگاہ آج (خوب) تیز ہے ف اور اسکا ساتھی
				يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ	(فرشتہ جو اعمالنامہ لایا تھا) کہیگا میرے پاس تو یہ (تیرا اعمالنامہ) حاضر ہے ف
				السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝	اسدن (فرشتے کا) چیخنا واقعی سن لیں گے اسی دن
				يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝	(قبروں سے) نکلیں گے۔
				يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۭ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝	جس دن زمین پھٹ کر اندر سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے
الذّٰرِيٰت	۱			اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝	ہمکو تو یہ (انکا) اکٹھا کرنا آسان ہے۔
الطور	۱			يَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَاۗءُ مَوْرًا ۝ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝	جس (قیامت) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچ ہے اور
النجم	۳			وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۝	بے شک اعمال کا بدلہ ضرور دیا جائیگا۔
"	"			اِذْ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝	جس دن آسمان (پھٹ کر) چکر کھانے لگیگا اور پہاڑ (روئی
القمر	۵۴			اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝	کی طرح) اڑتے پھریں گے ف
"	"			يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝	اور یہ کہ دوبارہ (جلا کر) اٹھانا اسنے اپنے اوپر لے لیا ہے۔
					دیکھو نزدیک آنیوالی نزدیک آپہونچی اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی
					اسکی تکلیف ٹالنے والا نہیں ف
					قیامت قریب آن پہونچی اور چاند پھٹ گیا ف
					جسدن بلانیوالا (فرشتہ اسرافیل انکو) ایسی چیز کیطرف بلائیگا
					جو دیکھنے میں نہیں آئی ف آنکھیں نیچے کیئے ہوئے قبروں سے
					اس طرح نکل پڑیں گے جیسے ٹیڈیاں بکھر پڑیں بلانیوالے
					کی طرف بھاگتے ہوئے چلیں گے کافر کہیں گے یہ دن تو
					(بڑا) کٹھن (اجیرن) ہے۔

ف اللہ تعالےٰ نے جو پہلی بار ہر کو اسے فنا ہی سے پیدا کیا اگر دوسری بار پیدا ہونے میں شک کرتے ہیں تو شک شیطان نے انکے دلوں میں ڈالدی ہے اگر ذرا بھی غور کریں تو شیطان کے دھوکے سے بچ سکتے ہیں اور اسکے جواب دے سکتے ہیں کہ جس خدا نے ہمکو پہلی بار پیدا کر دیا اسکو دوبارہ تو پیدا کرنا اور زیادہ آسان ہے ۱۲ ف یہ آخر کا پھونکنا ہے جس سے سب لوگ قبروں سے اٹھائے جائینگے ۱۲ شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا ایک فرشتہ تو سنکھ پھونکے گا اور دوسرا اسکا اعلانامہ لیکر ہوگا حضرت عثمان رض سے ایسا ہی منقول ہے۔ قرطبی نے کہا یہی زیادہ صحیح ہے بعضوں نے کہا ہے کہ ساتھ ایک فرشتہ تو ہانکنے والا ہوگا دوسرا اسکے ہاتھ پاؤں جو اسپر گواہی دینگے۔ بعضوں نے کہا سائق سے اسکا ہمزاد شیطان مراد ہے ۱۲ ف قیامت کا نام آنا دلیل ہے کہ یہ سب باتیں اسی دن ہونگی ۱۲ ف یہ معجزہ ہے آنحضرت صلعم کی رسالت کا جو بہت سے حدیثوں سے ثابت ہے کہ مکے کے کافروں نے آن حضرت صلعم سے کوئی نشانی چاہی آپ نے چاند کی طرف اشارہ کیا وہ دو ٹکڑے ہو کر ایک ٹکڑا پہاڑ پر گیا ۱۲ ف بعضوں نے کہا کافر کہنے لگے حضرت محمد نے ہمپر جادو کیا یہ شخص ہمیں سے جواب پائیگا سب لوگوں پر جادو کر دیا تو نہیں ہو سکتا ۱۲ ف قیامت کا ہولناک عذاب ۱۲

۲۸	الحشر	۳	وَالْاٰخِرُ ۚ	اور پیچھے آنیوالا
۷۸	الرحمٰن	۲	فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۚ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۚ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۚ	پھر جب (قیامت کا دن) آسمان پھٹ کر گلابی (یا سرخ رنگ کی) کھال ہو جائے گا۔ اس دن نہ آدمیوں سے انکے گناہ پوچھے جائینگے نہ جنوں سے۔ اس دن گنہگار اپنے چہرے سے پہچان لیے جائیں گے (منہ کالا آنکھیں نیلی) اور پیشانی اور پاؤں (ملا کر) پکڑ لیے جائیں گے۔ ف
۵۶	الواقعہ	۱	اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۚ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ	جب اُن پڑنیوالی (قیامت) اُن پڑے اسکا اُن پڑنا جھوٹ نہیں ہے (کسیکو) نیچا دکھائیگی (کسیکا) درجہ بلند کریگی جب زمین بل کر بھکولے کھانے لگیگی اور پہاڑ ٹوٹ کر بکھیا چور ہو جائیں گے (ریزہ ریزہ ہو کر) گرد (غبار) کی طرح پھیل جائیں گے اور تم لوگوں کی (آدمیوں کی) تین ٹکڑیاں ہو جائیں گی ایک تو داہنے ہاتھ والی (داہنے ہاتھ والوں کا) کیا پوچھنا ہے دوسری بائیں ہاتھ والی (بائیں ہاتھ والوں کی) کیا خرابی ہے تیسرے آگے بڑھنے والے تو وہ آگے بڑھنے والے ہیں ہی
۵۶	"	۲	قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۙ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۙ	اے پیغمبر ان کافروں سے جو قیامت کو نہیں مانتے کہدے اگلے پہلے اور پچھلے سب لوگ ایک مقرر دن کے وقت پر ضرور اکٹھے ہونگے (یعنے قیامت کے دن)
۵۶	"	۳	وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۙ	اور تم تو پہلی بار پیدا کرنا جان چکے ہو پھر کیوں نہیں سمجھتے۔ ف
۵۸	المجادلہ	۱	يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۔	جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو جلا اٹھائیگا پھر جیسے کام وہ (دنیا میں) کرتے ہے انکو جتلا دے گا اللہ تعالیٰ کو تو وہ سب یاد ہیں اور وہ اپنے کیے ہوئے کام (کرکے) بھولگئے اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے
۵۸	"	۳	يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰي شَيْءٍ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۔	جس دن اللہ ان منافقوں کو جلا اٹھائیگا وہاں اسکے سامنے بھی ایسی ہی قسمیں کھائیں گے جیسے دنیا میں تمہارے سامنے کھاتے ہیں اور سمجھتے ہیں اس کچھ مطلب نکل آئیگا سن رکھو یہی لوگ تو بالکل جھوٹے ہیں ف

ف ان لوگوں کا عذاب تیزی کیساتھ دنیا کا عذاب انکے سامنے ہے ف۲ یہ قیامت کے ایک موقع کا ذکر ہے جب انکے منہ پر مہر لگا دیجائیگی اور انکے ہاتھ پاؤں کو گواہی کرینگے ف۳ یہ ایک قسم کا عذاب ہے جو دنیا میں بھی ہوگا جیسے دوسری آیت میں ہے فرد بک لنسالنھم اجمعین ف۴ ایک تیر سے پیشانی اور پاؤں دونوں کو جہنم میں ڈالینگے ف۵ یہ حزب اللہ کا اور حزب شیطان کے دونوں کا ذکر ہے ف۶ یہ قیامت کے دن کا ذکر ہے جب اللہ تعالیٰ ان سب کو جلا اٹھائیگا ف۷ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب اللہ تعالیٰ ان سب کو جلا اٹھائیگا ف۸ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب اللہ تعالیٰ ان سب کو جلا اٹھائیگا ف۹ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب اللہ تعالیٰ ان سب کو جلا اٹھائیگا

			بِهِمْ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝	نہیں آئے گی اللہ تعالےٰ تم کو ان کو جدا کر دے گا اور اللہ تعالےٰ جو تم کرتے ہو وہ دیکھ رہا ہے
۶۴	التغابن	۱	زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝	کافر یہ گمان کرتے ہیں کہ کبھی (مرنے کے بعد) پھر جی اٹھنا نہیں ہے (اے پیغمبر) کہدو کیوں نہیں قسم میرے مالک کی تم ضرور جلا کر اٹھائے جاؤ گے پھر تمکو جو تم نے (دنیا میں) کیا ہے اسکا بدلہ دیکر جتلایا جائیگا اور اللہ پر یہ بات کچھ مشکل نہیں ہے آسان ہے
۶۴	〃	〃	يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ	(تم کو اسدن جتلایا جائیگا جسدن حشر کے روز تم سب کو جمع کریگا یہی تو ہار جیت کا دن ہے ۱۲
۶۶	التحریم	۲	يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ	جسدن اللہ نہ (اپنے) پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے شرمندہ (رسوا) نہ کریگا ان (کے ایمان) کا نور انکے آگے آگے اور داہنی طرف دوڑتا جاتا ہوگا
۶۷	الملک	۲	فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـــَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝	تو یہ لوگ جب قیامت کو اپنے پاس آن موجود دیکھیں گے اسوقت رہیت کے ماری ان کافروں کے منہ بگڑ جائینگے اور انسے کہا جائیگا (فرشتے کہینگے) یہی (عذاب) تو وہ ہے جسکو تم (دنیا میں) مانگا کرتے تھے ۱۲
۶۸	القلم	۲	يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝	جسدن (حقتعالیٰ کی) پنڈلی کھولی جائیگی اور (سب) لوگ سجدہ کو بلائے جائیں گے تو یہ (کافر اور منافق) سجدہ نہ کر سکیں گے (اسوقت شرمندگی کے ماری) انکی آنکھیں نیچے ہونگی ان (کے چہروں) پر ذلت برس رہی ہوگی اور جب وہ (دنیا میں) اچھے صحیح سالم تندرست تھے اور انکو سجدہ کے لیے بلاتے تھے (تو وہ سجدہ نہیں کرتے تھے) ۱۲
۶۹	الحاقہ	۱	اَلْحَاۗقَّةُ ۝ مَا الْحَاۗقَّةُ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاۗقَّةُ ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ	حق ہونے والی اور کیا چیز ہے حق ہونیوالی اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے حق ہونے والی کیا چیز ہے ثمود اور عاد (دونوں نے) کھڑکھڑا ڈالنے والی (یعنے قیامت) کو جھٹلایا ۱۲
〃	〃	〃	فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝	پھر جب صور ایک بار پھونکا جائیگا اور زمین اور پہاڑ دونوں کو

جہنم میں جائے گا اور تمہارے ناطے رکھنے والے جو کافر ہیں وہ دوزخ میں جائیں گے تم کہاں وہ کہاں ۱۲ کافر نار جہنم اور مومن انکے ٹھکانے جو بہشت میں ہیں ۱۲ بہشتیوں کو یہ تو ہوگا دوزخیوں کا ان بہشتیوں کو پکارنا اور فریاد کرنا اور ان سے پانی مانگنا ۱۲ کافر قیامت کے دن اپنے جھٹلانے پر افسوس کرینگے اور مومن اور نیکوں کی ذکر نیک ہے ۱۲ ف بار بار پیغمبر اور مسلمانوں سے کہتے تھے بلاؤ وہ دن کب پورا ہوگا ۱۲ ف انکی پنڈلی پتھر کی ایک تختی کی طرح ہو جائیگی جو سجدہ کے لئے جھک نہ سکیں گے بعضوں کو یہ عذاب ہوگا ۱۲ بخاری اور مسلم نے ابوسعید رضی سے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن ہمارا مالک ہمارا اپنی پنڈلی کھولے گا تو ہر مومن مرد اور عورت سجدہ میں گر پڑیگا اور جو لوگ دنیا میں دکھانے اور سنانے کیلئے سجدہ کرتے تھے انکی پیٹھ ایک تختہ ہو جائیگی دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت کی تفسیر میں کہا ایک بڑا ہولناک دن ہوگا اور لوگ سجدہ میں گر پڑینگے متکلمین نے اس حدیث کی تاویل کی ہے اور کشف عن ساق کا سرچھپانا کیا ہے جسدن سخت دن ہوگا اور ہولناک ہوگا اور اہل حشر اور ہر قوم اور شخص کی علامت ہوگا کہ اسی ساق پنڈلی کی نسبت ثابت کرتے ہیں اور اس کے اپنے ظاہری معنے پر محمول رکھتے ہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ انکی ساق ایسی ہے جیسی کسی مخلوق کی ساق ہو یہ کہنا ثابت نہیں ہے اور فرمان کہ آپس میں مخلوق کی ساق سے مشابہت نہیں ہے صاحب مدارک اور بیضاوی اور کشاف اور عینی نے جنہوں نے ساق کی تاویل کی اور اسکو ہولناک حشر کی علامت ٹھہرایا ہے اسکو ثابت نہیں کیا ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے فرمایا کہ یہ لوگ خطا پر ہیں اہل حدیث کو مجسمہ اور مشبہ قرار دیتے ہیں ۱۲ ف اسی کی سزا دی کہ قیامت کے دن انکو سجدہ سے روک دیا کما سبق ۱۲ قیامت کے دن ان لوگوں کے باپ دادا تک ہوش میں نہ ہونگے ۱۲ ف یعنی یہ حقیقت اسکی کچھ کوئی معلوم نہیں کر سکتا پیغمبر یہ جانتے تھے کہ قیامت آئے گی مگر اسکی حقیقت سے واقف نہ تھے ۱۲ ف یعنی قیامت کا ایک نام صیحہ ہے کہ کان پھاڑ دینے والی اور بہرا کر دینے والی ہوگی ۱۲

			وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِلطَّاغِينَ مَآبًا ۝ لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ۝ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۝ جَزَاءً وِفَاقًا ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۝ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ۝ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۝ فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ۝			
			وَاحِدَةً فَوْقَ مَيِّدٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ ۝ وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ۝ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝			
۲۹	المعارج	۱	يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ ۝ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ۝ يُبَصَّرُونَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۝ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ۝ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ۝ كَلَّا ۝	جسدن آسمان پگھلے تانبے کی طرح (لال) ہو جائیگا اور پہاڑ رنگی ہوئی اون کی طرح (اڑتے پھریں گے) کوئی رشتہ والا اپنے رشتہ دار کو (یا کوئی دوست اپنے دوست کو) دکھائے جانے پر بھی پوچھیگا گناہگار (کافر) اسدن کی سزا سے بچنے کیلئے چاہیگا کاش اپنے بیٹے اور اپنی جورو اور اپنے بھائی اور اپنے کنبے والوں کو (یا اپنی ماں کو جو مصیبت کے وقت) اسکو پناہ دیا کرتے تھے (انکے پاس جا کر رہتا تھا) اور زمین کے سارے لوگوں کو (جو لڑائی میں دی ڈالے پھر (کسیطرح) یہ دنیا اسکو چھوڑ دے یہ ہونا نہیں ہے۔
۷۰	″	۲	يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۝ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝	جسدن وہ قبروں سے نکلیں گے بھاگتے جائیں گے گویا وہ نشانوں کی طرف دوڑے جا رہے ہیں (شرمندگی کے مارے) انکی آنکھیں نیچی ہونگی ذلت (اور خواری) انپر چھا رہی ہوگی یہی تو وہ دن ہے جسکا اُن سے وعدہ ہے۔
″	المزمل	۱	يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَهِيلًا ۝	جسدن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں گے اور پہاڑ بہربہرے ریت کے ٹیلے بن جائیں گے (ان میں دم نہ رہے گا)۔
″	″	″	فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ۝ السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ۝	پھر اگر تم اسدن کو نہ مانو گے جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا اس (کی ہیبت) سے آسمان پھٹ جائیگا تو تم (عذاب سے) کیونکر بچو گے اسکا وعدہ (ضرور) ہو کر رہے گا۔
″	المدثر	۱	فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ	پھر جب (دوبارہ) صور پھونکا جائیگا تو یہی دن تو مشکل دن ہوگا

ف۱ یہ اس وقت ہوگا جب لوگ اپنی قبروں سے نکل پڑیں گے زمین اور پہاڑ ٹکرا کر دونوں کو ملا کر صاف میدان کر دیں گے کہیں اونچا نیچا نہ رہے گا ف۲ پھر زمین کے اندر سے ف۳ یا آٹھ صفیں بنائیں گی ان کی گنتی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آٹھ فرشتے جو قیامت کے دن عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں بکریوں کی صورت پر ہونگے انکے سر عرش سے لگے ہونگے اور ان کے پاؤں تحت الثریٰ سے ان کے سینگ پل صراط پر ہونگے جو بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے فرشتے عرش کو اوٹھائے ہوئے ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا آسمان سے زمین تک پانسو برس کی راہ ہے اور ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے اور آسمان اور زمین کا دل بھی پانسو برس کی راہ ہے ساتویں آسمان سے کرسی تک پانسو برس کی راہ ہے کرسی سے پانی تک پانسو برس کی راہ ہے اور عرش پانی پر ہے اور اللہ تعالیٰ تخت کے اوپر ہے اور تمہارا کوئی کام اس سے پوشیدہ نہیں (یعنی عرش پر رہکر وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے) ابن شریح اور داری نے نکالا ۱۲ ف۴ یعنی ہر شخص کو اسکے دوست عزیز کہلائے جائیں گے وہ اگر دیکھے گا پہچانیگا مگر فکر اپنی اپنی ہوگی ۱۲ ف۵ یعنی جو ہوائی مخلوق نہ ہوگی ۱۲ ف۶ یا جنے ہوائوں کی طرف جن کو وہ دنیا میں پوجا کرتے تھے ۱۲ ف۷ یعنی بچوں کو بوڑھا بنا دے گا یہ ہول قیامت سے ہے

۳۹	المدثر	۲	اَلْكُبَرِ ۝ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ۝ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝	(دوزخ ایک بڑی بلا ہے) ان لوگوں کے ڈرانے کیلیے (بس کرتی ہے) جو تم میں (ایمان لاکر) آگے بڑھنا (بہشت میں جانا) چاہتے ہیں (یا کافر رہکر) پیچھے ہٹنا (دوزخ میں جانا) چاہتے ہیں
۷۵	القيمة	۱	فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ ۝ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝	پھر جب (ہیبت سی) آنکھ پر چھا جائیگی اور چاند گہنا جائیگا اور سورج اور چاند دونو ملا دیئے جائیں گے اور آدمی اس دن کہیگا اب کہاں بھاگیں بھاگ ہی نہیں سکتے کہیں پناہ نہ ملیگی تیرے مالک ہی کے پاس اس دن ٹھکانا ملیگا اس دن آدمی کو جتلا دیا جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا
〃	〃	〃	وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝ وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِۨالْمَسَاقُ ۝	(اسدن (یعنی قیامت کو دن بعضے منہ تو تر و تازہ (خوش خرم) ہونگے اپنے مالک کو دیکھتے ہوئے اور بعضے منہ اسدن سوکھے ہونگے (آدا اس اور رنجیدہ) وہ سمجھتے ہونگے کہ (اب) انپر سختی کیجائیگی نہیں نہیں (کافر مانتے والے نہیں) جب جان ہسلیوں میں آجائیگی اور (بیمار کو پاس والی) بول اٹھینگے (اری کوئی (جھاڑ پھونک) کرنیوالا ہے (جو اسکی جان بچائے) اور بیمار سمجھیگا اب (یار دوستوں سے) جدا ہوا اور پنڈلی سے پنڈلی ملجائیگی (جیسے مرتیوقت ہوتا ہے) اس دن (اس سے کہا جائیگا) تجھکو اپنے مالک کے پاس چلنا ہے
۷۷	المرسلت	۱	اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝	تمسے جسکا وعدہ ہے (یعنی قیامت کا) وہ ضرور آئیگی پھر جبوقت تارے (روشنی نہ دیں) اور جب آسمان پھٹ جائے اور جب پہاڑ اڑا دیے جائیں اور جب پیغمبروں (کے حاضر ہونے) کا ایک وقت مقرر کیا جائے (اسوقت سمجھو کہ قیامت آئی) کس (بڑی) کے لیے انکا حاضر ہونا ملتوی کیا گیا فیصلے کے دن کے لیے اور (اے پیغمبر) تو کیا سمجھا فیصلہ کا دن کیا ہوگا اسدن (قیامت کو) جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی
〃	〃	〃	هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ	یہ وہ دن ہوگا جسدن گنہگار (ہیبت کی ماری) بات نہ کرسکیں گے اور انکو عذر کرنیکی اجازت ملیگی اس دن جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی

(فائدہ) قیامت کے کئی نام ہیں کسی کے اس میں بعضی کو اس لیے یہ مطلب ہے کہ رات اور دن باقی نہ رہیں گے ایکساں وقت ہو جائیگا بعضوں نے کہا لمبا ہے یہ مراد ہے کہ دونو کے درمیان کے کل زمانے جو آگے ہیں اور ہے اعمال کے مرادیہ ہے کہ اپنے بعد چھوڑ دیئے وہ اعمال جنکا ثواب اور عذاب مرے بعد بھی پہنچا کرتا ہے جیسے اوپر گذرچکا کہ جو نیک بات نکالے اسکو اپنی ثواب اور قیامت تک عمل کرنیوالوں کا ثواب اور جو کوئی بری رات نکالے اسکو اپنا بھی عذاب اور قیامت تک اسپر چلنے والوں کا بھی عذاب ملیگا یا جو کوئی دین کا مدرسہ بنائے یا پل چھتڑا بنائے یا سرائیں یا کنوئیں مسافروں کے فائدے کے لئے بنا جائے یہ سب اوپر میں داخل ہیں جنکو پیچھے چھوڑا ۱۲ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن مومن اپنے اپنے نیک عملوں کے سایہ میں ہونگے بعضے کو کچھ تکلف دیکھتے ہیں سو اس صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایت کو اور معتزلہ اور روافض نے اسکا انکار کیا ہے ۱۲ فائدہ پیرائف آیندلی ہے یا آگے کی کرتوتوں والی ہے یعنی جو کچھ کیا ہے اب بھگتنے کا وقت آگیا ۱۲ فائدہ پیغمبر اپنی اپنی امتوں کو لے کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونگے ہر ایک کا وقت مقرر کیا جائیگا انکا فیصلہ کرنے کو دوسری آیتوں میں ہے کہ فرشتے پہرہ کی آواز سنی جائیگی ایک دوسرے کی طرف سنکر بھاگیں گے بلایا جانا کوئی کرنے کو ہو اسکے خلاف ہوگا کہ وہ دن بہت لمبا ہوگا اس میں کسی کا کوئی حکم نہ چلیگا یہ قول ہے علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے ۱۲

			لِلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۙ	لئے ٹھکانا ہے
			لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۚ	(جسمیں) مدتوں پڑے رہینگے
			لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ	(وہاں) نہ تو کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے نہ پینے کا
			اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۙ	مگر کھولتا پانی اور پیپ
			جَزَآءً وِّفَاقًا ۙ	(یہ) پورا پورا بدلہ (ملیگا)
			اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ	کیونکہ وہ حساب کی توقع نہیں رکھتے تھے
			وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۙ	اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے
			وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۙ	اور ہر چیز کو ہم نے لکھ رکھا ہے
			فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۙ	(اب) چکھو (اپنے کئے کا مزہ) ہم تمہارے لئے عذاب ہی بڑھاتے جائینگے
			اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۙ	بیشک پرہیزگاروں کیلئے کامیابی ہے
			حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۙ	باغ اور انگور
			وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ	اور نوجوان ہمسن عورتیں
			وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۙ	اور چھلکتے ہوئے جام
			لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۙ	وہاں نہ بیہودہ بات سنیں گے نہ جھوٹ
			جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ	(یہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے صلہ اور بخشش بیشمار ہے
			رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۙ	(جو) آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان ہے کسی کو مقدور نہیں کہ اس سے بات کر سکے
			يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ	جس دن روح اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہونگے
			لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۙ	کوئی بات نہ کر سکیگا مگر جسکو خدا اجازت دے اور وہ ٹھیک بات کہے
			ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ	وہ دن ضرور ہونیوالا ہے
			فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۙ	پھر جسکا جی چاہے اپنے مالک کے پاس ٹھکانا کرلے
			اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۙ	(لوگو) ہم نے تم کو (اس) عذاب سے ڈرایا جو نزدیک (آنے والا) ہے
			يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۧ	جس دن (ہر) آدمی جو عمل اس نے آگے بھیجے انکو دیکھے گا اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہوتا (یا مٹی ہو جاتا)
النّٰزِعٰت	۱		وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ	قسم ہے ڈوب کر (کافروں کو نکالنے) اکھاڑ دینے والوں کی
			وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ	اور (نرمی سے) کھول دینے والوں کی
			وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ	اور (بادل کی طرح) تیرنے والوں کی
			فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ	پھر (حکم پاتے ہی) دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی
			فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ	پھر (کاموں کا) انتظام کرنے والوں کی
			يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ	جس دن (زمین) کانپنے لگے گی
			تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۘ	اسکے ساتھ ہی دوسرا زلزلہ ہوگا
			قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ	اس دن کتنے دل دہڑک رہے ہونگے
			اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ	ان (دل والوں) کی آنکھیں نیچی ہونگی
			يَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۙ	(کافر) کہتے ہیں کیا ہم (پھر) پہلی حالت پر لوٹائے جائینگے
			ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۙ	کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائینگے
			قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ	(تو) کہتے ہیں پھر تو یہ لوٹنا (ہمارے حق میں) نقصان (کا لوٹنا) ہے
			فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ	(حالانکہ) وہ تو ایک ڈانٹ بتائی (دوسری بار صور پھونکا گیا) تو سب
			فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۘ	لوگ ایک دم سے میدان میں آن موجود ہوئے
			فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۙ	پھر جب بڑی آفت آن پہنچے گی
			يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۙ	(قیامت) جس دن آدمی کو اپنا کیا (نامہ اعمال دیکھ کر) یاد آجائے گا
			وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۙ	اور جو کافر کہ دیکھنے والے (قریب کے) کافر
			فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۙ	جسکو قیامت کا ڈر ہوا اسکو (اس کے عذاب سے ڈرائیے)
			وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۙ	جس نے سرکشی کی
			فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۙ	اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا
			وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ	تو دوزخ اسکا ٹھکانا ہوگا
			فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۙ	اور جس نے اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے خوف کیا اور نفس کو بری خواہش سے روکا
			يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۙ	تو بہشت اسکا ٹھکانا ہوگا
			فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ۙ	(لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اسکا لنگر کب (پڑیگا)
			اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۙ	تم کو اسکے بیان سے کیا (تعلق)
			اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ۙ	اسکا انتہا تمہارے پروردگار کی طرف ہے
			كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ۧ	تم تو صرف اسکو جو اس سے ڈرے ڈرانے والے ہو
				جس دن یہ لوگ قیامت کو دیکھیں گے (تو ایسا معلوم ہوگا جیسے) وہ (دنیا میں)

قسم ہے ڈوب کر (کافروں کو) نکالنے اکھاڑ دینے والوں کی (نرمی سے) کھول دینے والوں کی (بادل کی طرح) تیرنے والوں کی پھر (حکم پاتے ہی) دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی پھر (کاموں کا) انتظام کرنے والوں کی جس دن (زمین) کانپنے لگے گی اسکے ساتھ ہی دوسرا زلزلہ ہوگا اس دن کتنے دل دہڑک رہے ہونگے ان (دل والوں) کی آنکھیں نیچی ہونگی (کافر) کہتے ہیں کیا ہم (پھر) پہلی حالت پر لوٹائے جائینگے کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائینگے (تو) کہتے ہیں پھر تو یہ لوٹنا (ہمارے حق میں) نقصان (کا لوٹنا) ہے (حالانکہ) وہ تو ایک ڈانٹ بتائی (دوسری بار صور پھونکا گیا) تو سب لوگ ایک دم سے میدان میں آن موجود ہوئے پھر جب بڑی آفت آن پہنچے گی (قیامت) جس دن آدمی کو اپنا کیا (نامہ اعمال دیکھ کر) یاد آجائے گا اور جو کافر کہ دیکھنے والے (قریب کے) جسکو قیامت کا ڈر ہوا اسکو (اس کے عذاب سے ڈرائیے) جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا تو دوزخ اسکا ٹھکانا ہوگا اور جس نے اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے خوف کیا اور نفس کو بری خواہش سے روکا تو بہشت اسکا ٹھکانا ہوگا (لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اسکا لنگر کب (پڑیگا) تم کو اسکے بیان سے کیا (تعلق) اسکا انتہا تمہارے پروردگار کی طرف ہے تم تو صرف اسکو جو اس سے ڈرے ڈرانے والے ہو جس دن یہ لوگ قیامت کو دیکھیں گے (تو ایسا معلوم ہوگا جیسے) وہ (دنیا میں)

۳۰ النبا ۱ بیشک فیصلے کے دن (قیامت) کا ایک وقت مقرر ہے جسدن صور پھونکا جائیگا اور تم پرے پرے (جتھے جتھے) ہوکر (حشر کے میدان میں) آؤگے اور آسمان پھٹ جائیگا اسمیں چھید ہو جائینگے اور پہاڑ اپنی جگہ سے اکھیڑ کر چلائے جائینگے وہ سراب کیطرح (بالکل نابود) ہو جائیں گے ۲ جسدن روح اور فرشتے صف باندھکر (اسکے سامنے) کھڑے ہونگے کوئی بات تک نہ کر سکیگا مگر جسکو خدا اجازت دے اور وہ ٹھیک بات کہے ۳ وہ دن ضرور ہونیوالا ہے پھر جسکا جی چاہے وہ اپنے مالک کے پاس ٹھکانا کرلے (لوگو) ہم نے تم کو اس عذاب سے ڈرایا جو نزدیک (آنے والا) ہے جس دن (ہر) آدمی جو عمل اس نے آگے بھیجے انکو دیکھے گا اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہوتا (یا مٹی ہو جاتا) ۴ جسدن زمین کانپنے لگے گی اسکے ساتھ ہی دوسرا زلزلہ ہوگا اس دن کتنے دل دہڑک رہے ہونگے ان (دل والوں) کی آنکھیں نیچی ہونگی ۵ بس ایک ڈانٹ بتائی (دوسری بار صور پھونکا گیا) تو سب لوگ ایک دم سے حشر کے میدان میں آن موجود ہوئے ۶ پھر جب بڑی آفت آن پہنچے گی (قیامت) جسدن آدمی کو اپنا کیا (نامہ اعمال دیکھ کر) یاد آجائے گا ۷ جسکو قیامت کا ڈر ہوا اسکو (اس کے عذاب سے ڈرائیے) (قریب کے) کافر جسدن قیامت کو دیکھیں گے انکو ایسا معلوم ہوگا جیسے وہ (دنیا میں)

قسم سراب کی اس ریتی کو جو دور سے پانی کی طرح چمکتی ہے آدمی کہتا ہے یہ پانی ہے جب اس جا آتا ہے تو پانی وانی کچھ نہیں ۸ فقط اپنے مالک کی سنا دیکھ کر نکالا اور خالق کی ۹ بعضوں نے ترجمہ کیا ہے گھر جس کے لئے فقط اجازت دے اور اس نے (دنیا میں) ٹھیک بات کہی ہو یعنی کلمہ توحید پڑھا ہو ابن عباس رضی سے ایسا ہی منقول ہے ۱۰ روح سے تو فرشتہ ہے جو سارے آسمانوں اور زمین سے بڑا ہے یا جبرئیل ہیں یا ایک جنس کی مخلوق ہے فرشتوں کے سوا جیسے وہ بنی آدم ہیں کہ سر اوپر ہاتھ میں باندھے ہوئے کھڑے ہیں ۱۱ یعنی قیامت کے دن جو کچھ کہیں یا کریں ٹھیک کہیں یا کریں ۱۲ وہ دن ضرور ہونیوالا ہے پھر جسکا جی چاہے وہ اپنے مالک کے پاس ٹھکانا کرلے (لوگو) ہم نے تم کو اس عذاب سے ڈرایا جو نزدیک (آنے والا) ہے جس دن (ہر) آدمی جو عمل اس نے آگے بھیجے انکو دیکھے گا اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہوتا (یا مٹی ہو جاتا) ۱۳ جسدن زمین کانپنے لگے گی اسکے ساتھ ہی دوسرا زلزلہ ہوگا اس دن کتنے دل دہڑک رہے ہونگے ان (دل والوں) کی آنکھیں نیچی ہونگی ۱۴ بس ایک ڈانٹ بتائی (دوسری بار صور پھونکا گیا) تو سب لوگ ایک دم سے حشر کے میدان میں آن موجود ہوئے ۱۵ پھر جب بڑی آفت آن پہنچے گی (قیامت) جسدن آدمی کو اپنا کیا (نامہ اعمال دیکھ کر) یاد آجائے گا ۱۶ جسکو قیامت کا ڈر ہوا اسکو (اس کے عذاب سے ڈرائیے) (قریب کے) کافر جسدن قیامت کو دیکھیں گے انکو ایسا معلوم ہوگا جیسے وہ (دنیا میں)

فَإِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ
الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَ
صَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ
مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝ وُجُوهٌ
يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝
وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝
تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ
الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝

التکویر ۸۱ ۱

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّجُومُ
انكَدَرَتْ ۝ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝
وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَإِذَا الْوُحُوشُ
حُشِرَتْ ۝ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَ
إِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ
سُئِلَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنۢبٍ قُتِلَتْ ۝ وَإِذَا
الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ وَإِذَا السَّمَآءُ
كُشِطَتْ ۝ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝
وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ
مَّآ أَحْضَرَتْ ۝

الانفطار ۸۲ ۱

إِذَا السَّمَآءُ انفَطَرَتْ ۝ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ
انتَثَرَتْ ۝ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ وَإِذَا
الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا
قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ۝

" " "

وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ ثُمَّ مَآ

پھر بہر تمام کو بار بار صبح کو رہے ہے

پھر جب کان بہرا کرنیوالی (قیامت) آن پہنچیگی جس دن آدمی
اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی جورو اور اپنے
بیٹوں (کو دیکھ کر ان) سے بھاگے گا تو اس دن ہر آدمی کا
ان لوگوں میں سے ایسا حال ہوگا کہ اسکو دوسرے کا خیال بھی
نہیں ہیگا کچھ منہ تو اس دن چمکتے ہوئے ہنستے خوش ہونگے ہے
اور کچھ منہ اس دن گرد پڑے ہوئے (تاریک) ہوں گے کالک
ان پر چھا رہی ہوگی یہ وہ لوگ ہونگے جو (دنیا میں) کافر
بدکار تھے۔

جب سورج تاریک ہوجائے اور جب تارے جھڑ جائیں اور جب
پہاڑ اڑا دیے جائیں اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں
ماری پھریں اور جب جنگلی جانور (سب) اکٹھا کیے جائیں
اور جب سمندر آگ ہوجائیں اور جب جانیں (بدنوں سے)
جوڑی جائیں اور جب اس لڑکی سے جو جیتی گاڑی گئی
پوچھا جائے وہ کس قصور میں ماری گئی اور جب اعمال
نامے پھیلائے جائیں اور جب آسمان کی کھال کھینچ لیجائے
اور جب دوزخ دہکائی جائے (سلگائی جائے) اور
جب بہشت (مومنوں کے) نزدیک لائی جائے اسوقت
ہر شخص جان لے گا وہ کیا لایا ہے ؎

جب آسمان چر جائے اور جب ستارے جھڑ پڑیں اور جب
سمندر بہ پڑیں اور جب قبریں الٹ دی جائیں (ان میں سے
مردے نکل پڑیں) (اس وقت) ہر شخص جان لے گا جو
عمل اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا ؎

اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے بدلے کا دن کیسا (سخت) ہوگا پھر ہم

ف ایک دن ہی پورے نہیں ہے ۱۲ ف کان بہرا کرنیوالی یعنے صور کی آواز ۱۲ ف ایسا نہ ہو وہ کچھ نیکیاں مانگیں ۱۲ ف کیا باپ اور کیا بیٹا اپنی اپنی پڑے گی۔ معاذ اللہ کیا بُرا وقت ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم ننگے پاؤں اور ننگے بدن حشر کئے جاؤگے حضرت عائشہ رضی نے کہا یا رسول اللہ ایک دوسرے کا ستر دیکھے گا آپ نے فرمایا اس دن ہر ادمی کو ایسی فکر پڑیگی جو اسکو بس کرتی ہوگی ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ ف ابن عباس رضی نے کہا بیٹے مومنین کے منہ کیونکر معلوم ہوجائیگا کہ ہاں یہ بیٹا اللہ تعالیٰ کا ہے ۱۲ ف کہ پہلے ایک یا اندھیا میں ڈالدیئے جائیں جیسے حدیث میں ہے کہ ستارے دوزخ میں گر پڑینگے اور جتنی چیزیں اللہ تعالیٰ کے سوا پوجی جاتی ہیں وہ سب دوزخ میں ڈالی جائینگی کہ پوجنے والے اور انکی ماں اور گروہ اس دوزخ میں ہوتے کہ لوگ انکو پوجیں تو وہ بھی دوزخ میں ڈالدیے جاتے ۱۲ ف اپنی جگہ سے اور کہیں کہ دیر نہ رہیگی کہ اکھاڑ دی جائیگی ۱۲ ف ایک سال میں بیتی ہے دس مہینے کی گابھن اونٹنی کی بڑی قدر ہوتی ہے کیونکہ اب چند ہی روز میں وہ دودھ دیگی اور بچہ جنے گی لیکن قیامت کا وقت ایسا پریشانی کا ہوگا کہ ایسی چیز کی بھی کسی کو پروا نہ ہوگی ۱۲ ف یہ بھی ہوگا کہ ہر جانور کا حشر ہوگا جانوروں کا حشر ہونا صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن حق والوں کا حق دلایا جائیگا یہاں تک کہ بغیر سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائیگا قتادہ نے کہا ہر جانور کا حشر ہوگا بدلہ لینے کے لئے یہاں تک کہ کہی کا بھی بدلہ لے کے بعد وہ خاک ہوجائیگی ۱۲ ف اب سمندروں کا پانی آگ ہوجائے یا سمندر سوکھ جائیں یا لال ہوجائیں ابو العالیہ نے کہا جب تک دنیا میں ہونگی انہوں نے ایسا نہیں کیا اور جب سے بحر بحر ہے تک اور جب سے آخرت میں داخل ہونے تک ۱۲ ف اچھے کام لیکر آیا ہے یا برے کام ۱۲ ف چھوٹ جائے اس میں نکات پڑے جاتے کہتے ہیں فرشتوں کے اترنے کے لئے چھوٹا جائیگا

			اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝	یہی کہتے ہیں) تجھے کیا معلوم ہے (کہ) بدلہ (کا) دن کیا (ہوگا) ہاں (یہ) جس (کے) بارے میں کوئی شخص کسی شخص کا کچھ مقدور نہ رکھیگا اور اس دن (سب) کام (خدا) ہی کے اختیار میں ہوگا
۳۴	الانشقاق	۴	اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝	جب آسمان پھٹ جائیگا اور اپنے مالک کا حکم مان لیگا اور اسکو ماننا ہی چاہیئے اور جب زمین (اونچ نیچ برابر کرکے) تان دی جائیگی اور جو کچھ اس میں ہے (مردے خزانے وغیرہ) وہ (سب) باہر ڈال دیگی اور خالی ہو جائیگی اور اپنے مالک کا حکم مان لیگی اور اسکو ماننا ہی چاہیئے
۳۵	الطارق	۱	يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝	جس دن (آدمی کی) چھپی باتیں جانچی جائیں گی اس دن نہ تو اسکو کوئی زور ہوگا نہ اسکا کوئی مدد کرنے والا
۳۶	الغاشية	۱	هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝	(اے پیغمبر) تجھ کو چھا جانیوالی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے کتنے (لوگوں کے) منہ اس دن جھکے ہوئے (وہ دوزخ میں) محنت مشقت کر رہے ہونگے تھک (کر چور ہو) گئے ہونگے بھڑکتی آگ میں جا داخل ہونگے انکو ایک کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلایا جائیگا انکو ضریع کے سوا اور کوئی کھانا نصیب نہ ہوگا اسکے کھانے سے نہ تو بدن موٹا ہوگا اور نہ بھوک بند ہوگی کچھ (لوگوں کے) منہ اس دن تازہ (خوش) ہونگے اپنی کوشش سے راضی وہ اونچے درجہ کے) باغ میں رہیں گے وہاں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے اس میں چشمے بہ رہے ہونگے اس میں اونچے اونچے تخت (بچھنے کے لیے) اور آبخورے (پانی اور شراب پینے کو لیے) رکھے ہوں گے اور گاؤ تکیے ایک قطار میں لگے ہوئے اور چاندنیاں (یا توشکیں) بچھی ہوئیں۔
۸۸	الغاشية	۲۵	اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝	بیشک ان (سب) کو (مرنیکے بعد) ہماری پاس لوٹ کر آنا ہے پھر ان (سب) سے حساب کتاب لینا بھی ہمارا ہی کام ہے
۸۹	الفجر	۱	كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَّجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۝ يَوْمَئِذٍ	دیکھو ایسا نہیں کرنا چاہیئے جب زمین ہماری دیکھوں کو چکنا چور ہو جائیگی اور (اے پیغمبر) تیرا مالک تشریف لائیگا اور فرشتے قطاریں باندھ کر حاضر ہونگے اور اس دن دوزخ (سامنے) لائی جائیگی اس دن آدمی سمجھیگا اور اپنے اعمال

ف یہی شفاعت وہابی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوگی باقی اپنے اختیار سے کوئی شفاعت بھی نہیں کر سکتے کا ۱۲ ف یہ قیامت کے قریب ہوگا آسمان پھٹ کر ایک سفید ابر ظاہر ہوگا ۱۲ ف جب یہ باتیں ہوں تو سمجھنا کہ قیامت آئی ۱۲ ف اس کے سب راز کھل جائیں گے ۱۲ ف قیامت کو چھا جانیوالی کہا کیونکہ سکا ہول اور ڈر سب کے دلوں پر چھا جائیگا ۱۲ ف خوف زدہ ہونگے کام کو ہوگا کہ اکھڑا جاتے ہوئے اترتے پڑتے ہونگے ۱۲ ف حدیث میں ہے دوزخ کی آگ ہزار برس سلگائی گئی تو وہ سرخ ہو گئی پھر ہزار برس سلگائی گئی تو وہ سفید ہو گئی پھر ہزار برس سلگائی گئی تو وہ سیاہ ہو گئی اب بالکل کالی تاریک ہے ۱۲ ف حدیث میں ہے انتہا گرم ہوگا کہتے ہیں اگر اسکا ایک قطرہ کسی پہاڑ پر گرے تو وہ گل جائے ۱۲ ف حدیث میں ہے اسکے ایک کانٹے کا وزن دنیا بھر کی آگ کے برابر ہے اسکو جہنمی زقوم کہتے ہیں جب وہ سوکھ جاتی ہے تو کوئی جانور اسکو نہیں کھاتا کچھ میں سوکھ کر وہ زہر ہو جاتی ہے ۱۲ خلاصہ ان سوں نے دنیا میں نیک اعمال میں کئے تھے ۱۲ ف تاویل کرنے والوں نے یہاں یہی تاویل کی ہے کہ تیرے مالک کا حکم آپہنچا سکا قرآن ہو چکے ۔ احادیث تاویل نہیں کرنے دیتے اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ آتا ہے اور جاتا ہے اترتا ہے اور چڑھتا ہے ہمارا اس فرمانا جیسے اسکے شان کے لائق ہے ۱۲ ف ستر ہزار فرشتے اسکو کھینچ رہے ہونگے عرش کی بائیں طرف رکھی جائیگی ۔ کوئی فرشتہ یا پیغمبر ایسا نہ ہوگا جو اس وقت نفسی نفسی نہ کہتا ہو یہ حدیث میں ہے ۱۲

			يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝	پر ظاہر ہوگا (اسوقت) اسکو سمجھنے سے فائدہ کیا
۳۰	العٰدیٰت	۱	فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝	قسم ہے دوڑنے والے آدمی یا سب جانکر (یا گھوڑے) کی (قیامت میں)
۹۶	العلق	۱	اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝	بیشک تیرے مالک کیطرف لوٹ جانا ہے
۹۹	الزلزال	۱	اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۝ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝	جب زمین جوب زور سے ہلادی جائیگی اور زمین اپنے بوجھ (مال دولت مردے وغیرہ) نکال (کر پھینک) دیگی اور آدمی (زمین کا یہ حال دیکھ کر) کہیگا اسکو کیا ہوا ہے (ایسی ہلتی کیوں ہے) اس دن زمین اپنی (ساری) خبریں بیان کردیگی اسلیے کہ تیرا مالک اسکو حکم دیگا (کہ اپنی خبریں بیان کردے) اسدن لوگ (اپنی قبروں سے اٹھکر) الگ الگ (محشر کے میدان کو) چلینگے اسلیے کہ انکو (اچھی بری) کام انکو دکھائے جائیں پھر جو کوئی چیونٹی برابر نیکی کریگا وہ (آخرت میں) اسکو (اپنا نامہ اعمال میں) دیکھ لیگا اور جو کوئی چیونٹی برابر برائی کریگا وہ اسکو دیکھ لیگا
۱۰۰	العٰدیٰت	۱	اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝	کیا وہ نہیں جانتا کہ جب قبروں کو (مردے کر) کریدکر نکالے جائیں گے (جلا کر اٹھائے جائیں گے) اور جو باتیں (بری یا بھلی) دلوں میں ہیں (کھل جائینگی تو ان کا مالک اسدن انکی خوب خبر لیگا
۱۰۱	القارعۃ	۱	اَلْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝	کھڑکھڑانے والی کیا ہے کھڑکھڑانے والی اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے کھڑکھڑانے والی کیا چیز ہے (اسدن لوگ (محشر کے میدان میں) بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہونگے اور پہاڑ اس طرح (اڑ رہے) ہونگے جیسے دھنکا ہوا اون
۱۱	یونس	۵	وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ۝ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۝	اور (یہ کافر) تجھ سے دریافت کرتے ہیں کیا یہ سچ ہے کہدے ہاں ہاں بے شک میرے مالک کی قسم یہ سچ ہے
۶	الانعام	۹	وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۝	اور جس دن صور (بگل) پھونکا جاویگا اسدن اسی کی بادشاہت ہوگی

صِفَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ

باب ۲۵ مؤمنین اور

ف قیامت کے قریب مسیح کی آواز سے زمین ہلنے لگے گی ۱۲ ف اپنا سارا کچرا نکال ڈالے گی حدیث میں ہے وہ بیان کریگی کہ فلاں فلاں مرد نے اور فلاں فلاں عورت نے میری پشت پر یہ کام کئے تو ایک ایک قبر میں جو زمین کا ٹکڑا ہے وہ تمہاری مان ہے تم جو عمل کروگے وہ مجھکو ایک دن بیان کرنے والی ہے ۱۲ ف ایک ایک قسم کے اس سے پہلو ہے کہ منافق ایک گروہ ہے کافر ایک گروہ مشرک ایک گروہ ۱۲ ف کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں دو شخص تھے ایک تو فقیر کو ایک نوالہ یا ایک کھجور دینے کو کم سمجھتا دوسرا چھوٹے گناہ جیسے جھوٹ غیبت بدنگاہی کو ہیچ جانتا ان دونوں کے بارہ میں یہ آیت اتری بعض احبار نے کہا یہ دو آیتیں ساری توریت اور انجیل کے مضمون کو ادا کرتی ہیں جب یہ آیتیں اتریں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضرت صلعم نے فرمایا اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ ایسے لوگ پیدا کرے جو گناہ کریں پھر اکو بخشے ۱۲ ف نا شمار میں نہ رہ جائیں گی جب دل کی باتیں کھل جائیں تو نامہ اعمال سے جو کام بھولے وہ تو ضرور کھلیں گے ۱۲ ف مراد قیامت ہے کیونکہ اس سے دل کھڑکھڑا جائینگے سہم جائینگے ۱۲ ف عذاب یا قیامت کا ہونا ۱۲ ف دنیا کا کوئی بادشاہ باقی نہ رہے گا ایک بار صور پھونکا جائیگا تو ساری خلقت فنا ہو جاوے گی پھر دوبارہ پھونکا جاویگا تو سب پھر زندہ ہو جاوے گی ۱۲

			وَالْمُحْسِنِيْنَ وَالْمُتَّقِيْنَ وَدُخُوْلِهِمْ فِي الْجَنَّةِ		مُحْسِنِین اور متقین کے صفات اور ان کے بہشتی ہونے کا بیان
۱	البقرۃ	۱	اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝		یہی لوگ اپنے پروردگار کے راہ پر ہیں اور وہی مراد کو پہونچنے والے ہیں ۱
〃	〃	۶۲	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصَّابِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ		بیشک مسلمان اور یہودی اور عیسائی اور صابی ان میں سے جو لوگ اللہ تعالے اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو اپنے مالک کے پاس انکی مزدوری ملے گی نہ انکو ڈر ہوگا نہ رنج ۲
〃	〃	۸۲	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝		اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جنتی ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے ۳
۲	〃	۱۶۵	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ		اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ اللہ کی محبت سب سے زیادہ رکھتے ہیں ۴
۱	〃	۱۱۲	بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝		ہاں یہ ہے کہ جس نے اپنا منہ خدا کے سامنے جھکا دیا اور نیک بھی ہے یعنی سنت محمدی کا پیرو ہے اور شریعت کا پابند ہے تو اپنے مالک کے پاس اپنا ثواب پائیگا اور آخرت میں ایسے لوگوں کو نہ ڈر ہوگا نہ غم ۵
۳	〃	۲۱۷	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝		بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ملک کو (اللہ کے لیے) چھوڑا (ہجرت کی) اور خدا کی راہ میں لڑے انہی کو اللہ کی رحمت کی امید ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۶
۳	〃	۲۵۶	لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ		دین میں زبردستی نہیں نیک راہی اور گمراہی کھل گئی ہے ۷ پھر جو کوئی جھوٹے خدا کو نہ مانے اور اللہ تعالے پر ایمان لائے اس نے مضبوط کنڈا تھام لیا جو ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سنتا جانتا ہے ۸ اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے انکو (کفر کے)

ظلمات سے نکال کر نور میں داخل کرتا ہے ۹ صابی اسکو کہتے ہیں جو ایک دین چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرے ۱۰ اگر یہ اعمال صالحہ اہل صریح کے نزدیک خدا ان کو قبول نہیں کرتا ہے ۱۱ مطلب یہ ہے کہ پہلے ایمان لائے پھر اس ایمان پر قائم رہے مرتے تک یعنی نیک عمل کرتے رہے اور انکا خاتمہ بخیر ہوا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمکو ان لوگوں میں سے کرے ۱۲ یعنی اپنے خدا کا کہا مانا اخلاص اور سچائی کے ساتھ عمل کیا اپنے خالص خدا کی رضامندی کے لئے ۱۳ اس آیت سے صحابہ کرام کی جنہوں نے آنحضرت صلعم کے ساتھ ہجرت کی اور اپنا گھر بار چھوڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا فضیلت ثابت ہوتی ہے اور ان بے ایمانوں کا رد ہوتا ہے جو صحابہ کرام کے ساتھ بے ادبی کرتے ہیں ۱۴ مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کی نیک باتوں کو تو دیکھو کہ مال چھوڑا وطن چھوڑا عزیزوں کو چھوڑا اللہ کی رفاقت اختیار کی پھر خدا کی راہ میں جان بھی دینے کو مستعد ہوئے ان بڑی بڑی نیکیوں کے ساتھ انکی ان سے کوئی غلطی بھی ہوگئی کہ احرام میں قربانی توڑ بیٹھے تو اس پر تم کو طعنہ دینا اور ان سے دشمنی رکھنا کہاں تک مناسب ہے ۱۵ اس سے معلوم ہوگیا کہ ایمان اور کفر دو ایسے کھل گئے ہیں اور سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں اب زبردستی کسی کو مسلمان بنانے کی کوئی ضرورت نہیں اکثر علماء کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیتوں سے

			.....	اندھیرے سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاتا ہے۔
۳	البقرہ	۳۰	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور نماز کو درستی سے ادا کیا اور زکوٰۃ دی ان کا ثواب ان کے مالک کے پاس انکو ملے گا نہ ان کو ڈر ہوگا نہ غم
۴	آل عمران	۲	الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ۝	(وہ) کون لوگ ہیں مصیبت پر صبر کرنیوالے اور سچ بولنے والے اور عاجزی کرنے والے (یا فرمانبردار) اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنیوالے اور پچھلی رات کو استغفار (بخشش کی دعا) کرنیوالے
۴	۷	۱۴	الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝	جو فراغت اور تنگی (دونوحالوں) میں خرچ کیے جاتے ہیں اور غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں سے درگذر کرتے ہیں (انکا قصور معاف کردیتے ہیں) اور اللہ احسان کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے اور وہ جو اگر کوئی برا کام کر بیٹھتے ہیں (یعنی کبیرہ گناہ) یا اپنے تئیں نقصان پہونچاتے ہیں (یعنے صغیرہ گناہ تو خدا کو یاد کرکے اس سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور خدا کے سوا بخشنے والا اور کون ہے اور جان بوجھ کر اپنے کیے پر ہٹ نہیں کرتے وہ انہی لوگوں کا بدلہ انکے مالک کی طرف سے بخشش ہے اور باغ ہیں جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور (نیک) کام کرنیوالوں کی مزدوری کیسی عمدہ ہے
۴	۷	۲۰	لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ ۝	لیکن جو لوگ اپنے مالک سے ڈرتے رہے (ایمان لائے نیک اعمال کیے) انکے لیے (آخرت میں) باغ ہیں جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہینگے اللہ کی طرف سے یہ انکی مہمانی ہوگی اور جو سامان اللہ کے پاس ہے نیکوں کے لیے وہی بہتر ہے
۵	النساء	۸	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ	اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے انکو ہم باغوں میں لیجائیں گے جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے انکو

(اگر کوئی شخص بیوقوفی یا نافرمانی سے کسی کو تکلیف نہیں دیتا) (حدیث میں ہے جو کوئی غصہ پی جاوے حالانکہ اسکو قدرت ہو اپنا غصہ چلانیکی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام خلقت کے سامنے اسکو بلاکر اختیار دیگا کہ جونسی حور چاہے پسند کرلے (نافرمانی پر جانکر کہ یہ گناہ ہے ہٹ کرنا بہت برا ہے حدیث میں ہے کہ جس نے استغفار کیا اسنے ہٹ کرنیوالے کو اگرچہ ایک دن میں ستر مرتبہ گناہ کرکے جاوے ایمان میں ہے کہ مسلمانوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بنی اسرائیل سے بہتر تھے ان میں جب کوئی گناہ کرتا تو لکھ کر اسکے دروازے پر کفارہ لکھا ہوا جاتا کہ یہ کفارہ کرلے تو ایسا ایسا کرلے اور یہ کفارہ ہے پھر یہ آیت اتری اور حق تعالیٰ نے اس امت کے لئے بڑی آسانی دی کہ استغفار کو تمام گناہوں کا کفارہ کردیا حدیث میں ہے جو شخص یہ آیت پڑھے اور ان کے حق میں کچھ عذر نہیں ہے (سب کتابوں اور سب پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں کسی آیت کا انکار نہیں کیا) (یعنے سحر کو سحر کے قریب جو رات کے اخیر حصہ کو کہتے ہیں اور دعا اور استغفار کرتے ہیں)

			فِيهَا أَبَدًا ۗ لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ۝	ساون ستھری بی بیاں ہیگی اور ہم انکو گھنی چھاؤں میں لیجائیں گے ۝
۵	النساء	۱۶	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ۝	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیئے انکو ہم باغوں میں لے جائیں گے جنکے تلے نہریں بہ رہی ہونگی وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ اللہ تعالی کا سچا وعدہ ہے اور اللہ تعالی سے بڑھ کر بات کا سچا اور کون ہے
۵	〃	۱۲۴	وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ۝	اور جو کوئی کچھ بھی نیکی کرے گا مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ایماندار ہو تو اس قسم کے لوگ بہشت میں جائیں گے اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی انپر ظلم نہ ہوگا ۝
۵	〃	۲۱	مَّا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ۝	اگر تم لوگ اللہ تعالی کا شکر کرو اور ایمان لاؤ تو اللہ تم کو تمہارے عذاب دینے سے کیا فائدہ ہے اور اللہ جل جلالہ قدردان ہے جانتا ہے ۝
۶	〃	۱۵۲	وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝	اور جو لوگ اللہ اور اسکے پیمبروں پر ایمان لائے اور انمیں سے کسی کو جدا نہیں سمجھا (سبکو سچا پیغمبر مانا) ایسے ہی لوگوں کو اللہ انکو اجر (آخرت میں) دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝
〃	〃	۲۴	فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ	پھر جو لوگ (دنیا میں) ایمان رکھتے تھے اور نیک کام کرتے تھے انکو انکا پورا ثواب اور اپنے فضل سے اور زیادہ بھی دیگا
〃	المائدہ	۲	وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ نے انکو بخشش اور بڑا ثواب دینے کا وعدہ کیا ہے ۔
〃	〃	۸	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ	مسلمانو جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اگر اللہ تعالی ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جن سے اللہ محبت کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کرینگے مسلمانوں پر مہربان کافروں پر کڑے اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے دے

ول دا کوئی جن ہونے گا نہ نفاس ۱۲ وقت جہاں کبھی دھوپ کی گرمی نہیں آسکتی بعضوں نے کہا عرش کا سایہ ہوگا اور یہی صحیح ہے کیونکہ جنت کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ۳ فورا اگر اسکا غصہ سنکر عذاب ہو کر، فقیر وہ کہتے تھے کہ جنت میں ہر دی جاویگے نصاری یہ کہتے تھے کہ نصاری ہی جاوینگے اسنے انپر رد کیا اور فرمایا کہ جو کوئی نیک کام کریگا ایمان کے ساتھ وہ جنت میں جائیگا ۱۲ چکی پر اسکی سزا پائے گا ۱۲ مطلب یہ ہے کہ جب ان میں سے مرتد پیدا ہوئے اور تری تو مسلمانوں کو سخت تشویش پیدا ہوئی کہ ہر بڑی کی سزا ضرور ہے گی خضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چند روز کی چہل پہل ہے انکی پھر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو مسلمان کی یہ صفت پیش آتی ہے وہ انکی بات کو ذرا روا نہیں رکھتے یہانتک کہ ٹھوکر کھا جاتا جا سکو گے ۱۲ وقت وہ بعض مفسرین اور بعض نے کہا کہ قیامت کے دن سب مومن اور شکر ہونگے تو اسکی سلطنت کے بڑے بڑے حاکم سب کافر و منافق ہونگے تو اسکی حکومت میں ذرا بھی خلل نہ ڈالیگا عذاب یا ثواب جو کچھ دینا ہے آخرت کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ وقت فقیر کا دل دیا ہوا ہے کام کا ۱۲ وقت وہ کسی کی محنت اور عبادت ضائع نہیں کریگا ۱۲ وقت تمہارے ظاہر و باطن سب کے واقف ہے ۱۲ وقت جب ہمارے پیارے اس کے تمام پیغمبروں پر ہو تو اور گناہوں کے بخشے جانے کی امید ہے ۱۲

			وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝		تمہارا حمایتی تو اللہ اور اسکا رسول اور ایمان والے ہیں جو درستی سے نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ جھکے رہتے ہیں ۝ اور جو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ایمان والوں سے دوستی رکھیگا (وہ) اللہ ہی کا گروہ غالب رہے گا ۝
۶	المائدہ	۱۰	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝	جو لوگ (زبان سے) مسلمان ہیں (اور دل میں منافق ہیں) اور یہودی اور صابی اور نصاریٰ (ان میں سے جو) اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان لائیں (دل سے یقین کریں) اور اچھے کام کریں تو انکو (قیامت کے دن) نہ ڈر ہوگا اور (دنیا کا مال اسباب جانے کا) نہ غم ۝
۶	″	۱۱	فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝	انکے اس کہنے کے بدلے اللہ تعالیٰ نے انکو باغ دیئے جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں ۝ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور نیکوں کا یہی بدلہ ہے ۝
۷	الانعام	۵	فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝	پھر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے کاموں کی اصلاح کی (یعنی اچھے کام کئے) انکو نہ (عذاب کا) کھٹکا ہوگا اور نہ وہ غمناک ہونگے ۝
۷	″	۶	وَاِذَا جَاۗءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْۗءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو کہہ سلام علیکم تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر (رحمت کو) لکھ لیا ہے کہ وہ مہربانی کریگا (یعنے) جو کوئی تم میں سے نادانی سے کوئی گناہ کر بیٹھے پھر اسکے بعد توبہ کرے اور اپنے تئیں سنوار لے تو وہ بخشنے والا مہربان ہے اور ہم اسیطرح کھولکر اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں (تاکہ سب لوگ سمجھ جائیں) اور گنہگاروں کا رستہ صاف معلوم ہوجائے ۝
۷	″	۱۰	اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم (یعنے شرک) نہیں ملایا انہیں کو خاطر جمعی ہے اور وہی راہ پر ہیں ۝
۸	الاعراف	۵	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۚ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور ہم تو کسی پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے وہ جنتی ہیں ۔

ف کہتے ہیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں عرب کے تین قبیلے مرتد ہوگئے تھے اور ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت میں سات قبیلے مرتد ہوگئے اور حضرت عمر رضؓ کی خلافت میں ایک قبیلہ مرتد ہوگیا تھا جو فرمایا اللہ نے کہ ایسے لوگوں کو پیدا کریگا جن سے اللہ محبت کریگا اس سے مراد ابوبکر صدیق رضؓ اور انکے ساتھی صحابہ اور تابعین جنہوں نے مرتد لوگوں سے جہاد کیا اور اگلا کلام ظاہر ہے کہ ایک صحابی نے کہا ہے پیغمبروں کے بعد پھر ابوبکر صدیق سے بہتر کوئی شخص پیدا نہیں ہوا انہوں نے پیغمبر کیطرح مرتد لوگوں سے جہاد کیا اور جب وقت ان لوگوں سے لڑنیکا قصد کیا تو بعضے صحابہ نے کہا ہم اہل قبلہ سے کیوں لڑتے ہیں ابوبکر صدیق رضؓ نے ذوالفقار حمائل کی اور اکیلے لڑنے کے لئے نکلے تب سب صحابہ بھی انکے پیچھے نکلے ابن مسعود نے کہا شروع میں تو ہم نے اس کام کو بُرا سمجھا مگر انکی بات سمجھ میں آگئی ف مسلمان یہود اور نصاریٰ تمہارے دوست نہیں ہوسکتے ف قلب بمعنے عاجزی اور فروتنی انکی طبیعت میں ہے غرور اور تکبر کا نام نہیں پائینگے ف اس آیت اور اگلی آیت سے لڑتے ہیں یہ آیت اسوقت اتری جب عبداللہ ابن سلام نے کہا یا رسول اللہ میری قوم (یہود) نے تو مجھکو چھوڑ دیا ف وہ اللہ کے گروہ میں ہے ف مسلمان کے گروہ پہلے کافروں سے مغلوب نہیں ہوگا کوئی ملک میں مغلوب ہوجاوے جیسے احد کی لڑائی میں اللہ کا گروہ مغلوب ہوگیا تھا اس آیت میں یہی جو وعدہ اللہ نے فرمایا تھا وہ پورا ہوا ف مسلمان کا فرقہ ذخار ہوئے ف ملکاریان سورہ البقرہ کے آٹھویں رکوع میں گذر چکا ف بعضوں نے شروع آیت میں ان الذین آمنوا سے مسلمان مراد لئے ہیں تو مطلب یہ ہوگا کہ جو مسلمان دین اور نیک حال پر رہے تھے اور یہ ترجمہ تفسیر ہے کہ ان الذین آمنوا سے منافق مراد ہیں ف شاید یہ بہشتیوں میں انکو کہہ لیا ف اپنے فضل وکرم سے ف اپنی حالت پر مسلمان رہنے کا قول (حضرت ابراہیم کا قول ہے) جو ابن مسعود سے روایت ہے جب یہ آیت اتری تو صحابہ کے صحابہ بہت پریشان ہوئے اور کہنے لگے ہم میں کون ہے جس سے گناہ نہ ہوا ہو اور اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو تب یہ آیت اتری تو صحابہ کے دل ٹھکانے ہوئے اور سمجھے کہ ظلم سے مراد وہ ظلم نہیں ہے جو ہم سمجھے ہیں بلکہ ظلم سے مراد حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا تھا بیٹا شرک مت کر کیونکہ شرک بڑا ظلم ہے

			هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝	ہمیشہ جنت ہی میں رہیں گے ۝
۹	الأعراف	۱۸۱	وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝	اور ہمنے جو لوگ پیدا کیے ہیں ان میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو سچی بات سمجھاتے ہیں اور سچا انصاف کرتے ہیں ۝
۸	الأنفال	۱	إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝	ایمانداروں تو وہی لوگ ہیں کہ جب اسکا نام لیا جاتا ہے تو انکے دل دہل جاتے ہیں ۝ اور جب انکو اسکی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو انکے ایمان کو اور بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے مالک پر بھروسا کرتے ہیں ۝ جو نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور ہمنے جو انکو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ۝ یہی لوگ پکے ایماندار ہیں انکے لیئے درجے ہیں انکے مالک کی پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی ۝
۱۰	التوبة	۹	وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝	اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں ۝ اچھی بات سکھلاتے ہیں اور بری بات سے منع کرتے ہیں اور نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ تعالے اور اس کے رسول کا کہا مانتے ہیں ۝ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالی ضرور رحم کرے گا بے شک اللہ تعالے زبردست ہے حکمت والا مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کے لیے اللہ تعالے نے اُن باغوں کا وعدہ فرمایا ہے جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہینگے اور جنۃ العدن میں (رہنے کے لیے) عمدہ مکانوں کا اور سب نعمتوں سے بڑھکر خدا کی خوشنودی ہوگی یہی بڑی کامیابی ہے
۱۱	ے	۱۲۰	وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللَّهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ ۚ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَهُمْ ۚ سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ	اور بعضے گنوار ایسے بھی ہیں جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچتے ہیں اسکو اپنے حق میں اللہ تعالی کی نزدیکی اور پیغمبر کی دعا کا سبب سمجھتے ہیں سن لو بیشک انکا خرچنا انکی نزدیکی ہے (خداوند کریم سے) امید ہے کہ اسکو قبول اپنی رحمت میں لیگا

وف یہ جملہ کہ (ہم کسی پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے) جملہ معترضہ ہے اصل ترجمہ یوں ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ جنتی ہیں ہمیشہ جنت ہی میں رہینگے اس آیت میں لانیوالے یہ اشارہ ہے کہ جنت میں جانیکے لئے اللہ تعالے نے سہل اور آسان کام فرض کئے ہیں جو انسانی طاقت کے موافق ہیں تو ہر شخص کو اونکے بجالانے کی کوشش کرنا چاہیئے ۝ حضرت عرفان صاحب اصحاب و تابعین اور جو لوگ انکے رستے پر چلیں محمدیہ میں ہے کہ میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ خدا کے حکم پر قائم رہیگا اون کا کوئی کچھ بگاڑ نہ کر سکیگا یہانتک کہ قیامت آویگی ۝ کرہ اللہ ہے اور قیامت تک اسکو حق پر قائم کہیگا اور یہ بھی اسکو خوشخبری اور مبشرہ اور سلامتی اور صلاح کہتے ہیں گے اور طرح طرح کی آفتیں اٹھاتے رہیں گے گو اسکا اصل ٹھکانا ہے ۝ مطلب یہ ہے کہ جب اذان ہوتی ہے اسکا نام سنتے ہی توڑ کر فوراً فرض ادا کرتے ہیں ۝ گو ظاہر میں اللہ تعالے نے اسباب مقرر کر دیئے ہیں لیکن ان اسباب پر نہیں بھروسا کرتا بلکہ اللہ تعالے کی رحمت پر بھروسا رکھتا ہے کہ اللہ تعالے چاہیگا وہ ہوگا اصل بھروسا اسی پر ہوتا ہے نہ اسباب پر ۝ اس میں زکوۃ اور صدقہ اور فضل سب آگئے ۝ رحمت اور فضل کے یا جنت میں ۝ وہ ان دونوں پر چڑھ جاویں گے ۝ جنت کے کمالات دیکھے اور یہاں تینوں کی عبادت کا بیان کیا اب ایک تیسرا طبقہ اللہ تعالے کی طرف سے ہے ۝ تیسرے مالی یعنے زکوۃ اور صدقہ خیرات کے ذریعے اور جنکی کوشش اور مالی کمبل خرچ کی مدد سے اللہ تعالے کی طرف ہے ۝ اللہ تعالے کو مسلمان کہنا چاہیئے اور یہ مسلمان سارے مسلمانوں کی طرف سے ہیں ۝ اللہ تعالے کی طرف سے ۝ ظاہر میں قرآن کی آیت ہی پر عمل کیا اور اسپر چلے گے ۝ اللہ تعالے کی دنیا پر ہے ہونگے ۝ کہ اس میں شک نہیں ہے اس کا ہے اور شک کرنے والے شخص سے پوچھا جاتا ہے ۔۔۔ ہر فرقہ بیک بڑی باتوں کا حاصل ہے ۔۔۔ ہر گروہ میں ۔۔۔ اسباب پر نہیں ۔۔۔ رحمت اور فضل کے یا جنت میں ۝ وہ ان دونوں پر چڑھ جاویں گے ۝ جنت کے کمالات دیکھے اور یہاں تینوں کی عبادت کا بیان کیا اب ایک تیسرا طبقہ اللہ تعالے کی طرف

			إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ وَالَّذِيْنَ	بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس والا مہربان ہے اور مہاجرین اور
			الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ	انصار میں سے جن لوگوں نے اول ہجرت کی اور پہلے اسلام
			الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ	لائے اور جنہوں نے نیکی کی ساتھ انکی پیروی کی اللہ تعالیٰ ان سے
			عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ	راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ نے انکے
			تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ	لیے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں وہ
			اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے ۝
۱۱	التوبة	۱۲	اَلتَّاۗىِٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ	(یہ) لوگ ایسے ہیں (کہ) توبہ کرنیوالے اللہ کی عبادت کرنے والے
			السَّاۗىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ	اللہ کی تعریف کرنیوالے روزہ رکھنے والے رکوع کرنیوالے سجدہ
			الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ	کرنیوالے (یعنے نمازی) اچھی بات کا حکم دینے والے بری بات سے
			الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ	منع کرنیوالے اور اللہ تعالیٰ نے جو حدیں باندھ دی ہیں انکو سنبھالنے
			الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	والے اور ایسے مسلمانوں کو خوشخبری دے دو ۝
۱۰	یونس	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ایمان کی وجہ سے
			يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ	نیک کام کیے انکا مالک انکو (جنت کا رستہ) دکھائے گا انکے
			مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝	تلے عیش کے باغوں میں (ہر وقت) نہریں بہ رہی ہونگی
			دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ	انکی پکار (اپنے خادموں کو) یہ ہوگی سبحانک اللھم اور (آپس میں)
			تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ	ان کی ملاقات سلام اور آخر پکار انکی یہ ہوگی الحمد للہ
			اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	رب العالمین ۔
		۳	لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۭ	جن لوگوں نے بھلائی کی انکو بھلائی ملے گی اور کچھ بڑھ کر بھی
			وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۭ	اور انکے چہروں پر نہ کالک چھائیگی نہ رسوائی یہی لوگ جنتی
			اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے (یعنے جنت میں)
		۷	اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	سن رکھو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ولی (دوست) ہیں نہ
			وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ	ان کو ڈر ہوگا نہ غم جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگار
			كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ	رہے ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی خوشی ہے
			الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ	اور آخرت میں بھی ۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں بدل نہیں

ف۱ یہ وہ صحابہ ہیں جنہوں نے دو قبلوں کی طرف نماز پڑھی یا جو بیعۃ الرضوان میں حاضر تھے یا جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے مرتضیٰ نے کہا تمام صحابہ مراد ہیں ۱۲ ف۲ اس میں سارے مسلمان داخل ہیں قیامت تک جو مسلمان صحابہ کے طریق پر ہیں اور انکے افعال اور اقوال نیک ہیں ۱۲ ف۳ خدا اُن سے خوش وہ خدا سے خوش ۱۲ ف۴ اسحاق بن ابراہیم نے کہا مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے اور عورتوں میں سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور لڑکوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور غلاموں میں زید بن حارثہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر یہ لوگ مسلمان ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پھر بہت لوگ مسلمان ہونے لگے اور یہ صابرین اولین اور سابقین ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا اور انصار میں سے سابقین اولین وہ پانچ شخص ہیں جنہوں نے لیلۃ العقبہ میں بیعت کی اسعد اور ذکوان اور رافع اور قطبہ اور عباد یہ چھ نے دوسرے عقبہ میں بیعت کی وہ بارہ شخص تھے پھر تیسرے عقبہ والے وہ ستر تھے ۱۲ منہ ف۵ خواص کے ساتھ ہر حال میں شکر گذار ۱۲ ف۶ یا دین میں سیر و سیاحت کرنیوالے یا مجاہدین یا طالب العلم کے لئے معنوں میں پھرنے ۱۲ ف۷ یعنے شریعت پر قائم رہنے والے مطلب یہ ہے کہ وہ نیکی کی صفت کو پہنچے اور خدا کی عبادت عمل کرتے ہیں ۱۲ ف۸ بہشت اور اسکی رضامندی کی ۱۲ ف۹ وہ بے کھٹکے جنت میں داخل ہوجاوینگے ۱۲ ف۱۰ تیری ذات پاک ہے ہم اسے ہر عیب سے پاک جانتے ہیں ساری تعریف اللہ کے لئے ہے ۱۲ ف۱۱ یہ بہشتیوں کا کلمہ ہے جب جنتیوں کو کسی چیز کی خواہش ہوگی تو یہ کہیں گے اسی وقت وہ خواہش پوری ہوگی اور کسی کلمہ سے جنت میں نہ کہیں گے تو خدا وہ چیز چھین لیگا کوئی نہ ہوگا کہ سلام کہے اور سلام کا جواب دیوے اور جب یہ کہیں گے تو سب فرشتے آکر کہیں گے ۱۲ ف۱۲ یہ بات ہے کہ جب کوئی شخص اللہ کی راہ میں کوئی چیز دیتا ہے تو اللہ اس کو اس سے بہتر عطا فرماتا ہے اور اس کا ثواب آخرت میں ملیگا ۱۲ منہ

			الله ۔ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝	
۱۱	هود ۱۰	۲	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	سکتیں بی جی کا سا بی ہے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے اور اپنے مالک کے سامنے عاجزی کرتے رہے وہی جنتی ہیں جو ہمیشہ جنت میں رہیں گے
۱۱	۔	۹	وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِى الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝	اور جو لوگ نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں رہیں گے ہمیشہ اسی میں جب تک (جنت کے) آسمان اور زمین قائم رہیں گے مگر جن کو تیرا مالک (ف) منظور ہے جسکی کوئی انتہا نہیں اور (ف) اللہ کے ساتھ جو عہد ہے اسکو پورا کرتے ہیں (ف) اور قول شکنی نہیں کرتے (اپنا اقرار نہیں توڑتے) اور جس چیز کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اسکو جوڑے رکھتے ہیں (ف) اور اپنے مالک سے ڈرتے ہیں (ف) اور (قیامت کے دن) بری طرح حساب ہونے سے خوف کرتے ہیں (ف) اور جن لوگوں نے اپنے مالک کی خوشی کے لیے صبر کیا (ف) اور نماز کو درستی سے (ف) ادا کیا اور جو ہمنے انکو (مال) دیا اسمیں سے چھپے اور کھلے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا (زکوٰۃ دی) اور برائی کے بدل (لوگوں سے) بھلائی کی (ف) انہیں لوگوں کو پچھلا گھر ملیگا (وہ کیا ہے) رہنے کے باغ ہیں جنمیں وہ (خود) جائیں گے اور انکے باپ دادوں اور بی بیوں اور اولاد میں سے جو نیک ہونگے (ف) اور (جنت کے) ہر ایک دروازے سے فرشتے انکے پاس آئینگے (کہیں گے) تم سلامت رہو (یہ جو تم کو ملا) تمہارے صبر کا بدلہ ہے تم کو یہ پچھلا گھر مبارک
۱۳	الرعد ۱۳	۳	اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝	جو لوگ اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور (اپنا) قول نہیں توڑتے (ف) اور جن چیزوں کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے انکو جوڑے رکھتے ہیں (ف) اور اپنے مالک سے ڈرتے ہیں (ف) اور (قیامت کے دن) برے طرح حساب ہونے سے خوف کرتے ہیں (ف) اور جن لوگوں نے اپنے مالک کی خوشی کے لیے صبر کیا (ف) اور نماز کو درستی سے (ف) ادا کیا اور جو ہمنے انکو (مال) دیا اسمیں سے چھپے اور کھلے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا (زکوٰۃ دی) اور برائی کے بدل (لوگوں سے) بھلائی کی (ف) انہیں لوگوں کو پچھلا گھر ملیگا (وہ کیا ہے) رہنے کے باغ ہیں جنمیں وہ (خود) جائیں گے اور انکے باپ دادوں اور بی بیوں اور اولاد میں سے جو نیک ہونگے (ف) اور (جنت کے) ہر ایک دروازے سے فرشتے انکے پاس آئینگے (کہیں گے) تم سلامت رہو (یہ جو تم کو ملا) تمہارے صبر کا بدلہ ہے تم کو یہ پچھلا گھر مبارک
۔	۔	۴	اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۗ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝	جو ایمان لائے اور انکے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے تسلی ہوتی ہے (ف) سن لو اللہ ہی کی یاد سے دلوں کو چین آتا ہے جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے انکو (آخرت میں) خوشی اور اچھا ٹھکانا ہے (ف)

(ف) وہ چند روز تک جنت میں جاتے دیکھ لیں گے انکو عذاب ہوگا بعد اس کے وہ بھی جنت میں جاویں گے مراد وہی گنہگار موحد ہیں ۱۲ (ف) یہ جنت تیرے مالک کی مرضی کبھی آخر ہوگی ۱۲ (ف) روز الست کا عہد یا وہ عہد جو اس نے قرآن میں اور نبیوں کی زبان سے کیا ہے ۱۲ (ف) یعنی ناطہ نہیں توڑتے یا ہر ایک کا حق ادا کرتے ہیں اللہ کا اور پیغمبر کا اور مسلمانوں کا اور ہمسایہ کا اور جو زیادہ مستحق ہو اسکا ۱۲ (ف) کے فرض ادا کرتے ہیں اور اس کے گناہوں سے باز رہتے ہیں ۱۲ (ف) جیسے کافروں سے ہوگا کہ کوئی قصور معاف نہ کیا جاویگا سرپٹ ہی پکڑیں گے حساب میں پکڑا ہوگا وہ تباہ ہوگا مومنین کا حساب یوں ہوگا کہ انکے اعمال انکو دکھا دیئے جاویں گے بقول بعض حساب جو ہوگا بخش دیں گے ۱۲ (ف) اللہ کے حکم بجا لانے پر اور گناہ سے باز رہنے پر ۱۲ (ف) عبادت اور نیکی پر قائم ہے ۱۲ (ف) اپنے وقت پر شرائط اور آداب کے ساتھ ۱۲ (ف) یا نیک عمل کر کے گناہ کو مٹا جیسے مرپٹ میں ہے کہ برائی کے بعد ہی نیکی کر برائی مٹ جاوے گی ۱۲ (ف) اس میں ان باتوں میں داخل ہونے نیک سے مراد یہ ہے کہ جو دنیا میں ہوں ہمنے طلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ بلا کر اوے جو انکے عزیز و اقارب ہیں جنت میں جاویں گے اگرچہ وہ عمل میں ان سے کم ہوں بشرطیکہ ایمان رکھتے ہوں ۱۲ (ف) ایمان کی نشانی ہے مومن کو کتنی ہی فکر ہو جہاں تک ہو سکے اس کی ادائیگی میں مستعد رہتا ہے کہ مبادا موت آوے اور یہ ذمہ کسی پر نہیں ۱۲ (ف) ایک دوسرے کے وقت ملنے کے وقت ہوئے ہوئے کہ ہم نے تم کو یاد کیا ہے انہوں نے کہا ہم نے بھی تم کو یاد کیا اور روک جاگ ٹھنڈی باتوں میں ہمارے پہنچے اب کہاں ملیں گے ۱۲ (ف) نہ اور کسی کی یاد سے دلوں کو چین آتا ہے ایک یہ ہی ہے جسکی یاد سے دل کو چین آتا ہے کہ اس کے سوا اور کسی کی یاد سے دل کو چین آتا ہے ۱۲

۱۳	ابراهیم	۴	وَاُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ (بہشت کی) باغوں میں داخل کیے جاوینگے جنکے تلے نہریں بہ رہی ہونگی وہ اپنے مالک کے حکم سے انمیں ہمیشہ رہینگے ملاقات ان کی وہاں سلام ہوگی۔ ف۱
۱۴	۰	۴	یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ	جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ انکو ٹھیک بات (یعنے کلمہ شہادت) پر دنیا کی زندگی میں قائم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی۔ ف۲
۱۵	الحجر ۱۴	۴	اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ لَا یَمَسُّهُمْ فِیْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ	جو لوگ پرہیزگار ہیں (شرک اور کفر سے بچتے ہیں) وہ باغوں اور چشموں میں ہونگے (اُنسے جاتیوقت فرشتے کہینگے) تم ان میں سلامتی کے ساتھ (بے کھٹکے) جاؤ اور جو کچھ (دنیا میں) انکے دلوں میں رنج تھا وہ ہم نکال ڈالینگے بھائی بھائی کی طرح تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے (بیٹھے) ہونگے انکو بہشت میں نہ کسیطرح کی تکلیف ہوگی اور نہ وہ (کبھی) اس میں سے نکالے جائیں گے۔ ف۳
۱۶	النحل ۱۴	۴	وَقِیْلَ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَیْرًا لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ كَذٰلِكَ یَجْزِی اللّٰهُ الْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ	اور جو لوگ پرہیزگار (مومن) ہیں انسے کہا گیا کہ تمہارے مالک نے کیا اتارا تو کہنے لگے اچھا (اتارا) جنہوں نے بھلائی کی انکو اس دنیا میں بھی بھلائی ملیگی اور آخرت کا گھر تو (انکے لیے کہیں) بہتر ہے اور پرہیزگاروں کا گھر کیا اچھا ہے رہنے کے لیے باغ ہیں جن میں جاؤ تمیں گے انکے تلے نہریں بڑی بہ رہی ہیں جو چاہیں گے وہ انکے لیے وہاں حاضر اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو ایسا ہی بدلہ دے گا جنکی جانیں فرشتے جب نکالتے ہیں تو وہ کفر (اور شرک سے) پاک ہوتے ہیں فرشتے کہتے ہیں تم سلامت رہو (مرنے سے) اپنے (نیک) کاموں کے بدل بہشت میں جاؤ تو
۱۷	۰	۱۳	مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً وَّلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ	مرد ہو یا عورت جو کوئی ایمان کے ساتھ نیک کام کرے تو ہم (دنیا میں) اسکی زندگی پاک زندگی کرینگے اور ان کو (آخرت میں) ضرور ان کے بہتر کاموں کا بدلہ دیں گے۔ ف۴

ف۱ یعنے ایک دوسرے سے ملتے وقت سلام علیکم کہا کرینگے یا فرشتے اُنسے ملکر سلام کرینگے ۱۲ ف۲ یعنی قبر میں بھی وہ منکر نکیر کا جواب برابر دیتے ہیں اور توحید پر مضبوط رہتے ہیں حاصل حدیث میں ہے کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ سو یہ ثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت سے یہی مراد ہے ۱۲ سید علامہ رحمۃ اللہ نے کہا سلام اور خدا کے بخشوے تحیت و سلام وارد ہیں مترجم کہتا ہے اس باب میں اسقدر حدیثیں آئی ہیں جو بدرجہ تواتر معنوی کو پہنچ گئی ہیں اور جس نے عذاب قبر کا انکار کیا وہ گمراہ اور اہلسنت و جماعت سے خارج ہے ۱۲ منہ ف۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امید ہے کہ میں اور عثمان رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں ہوں دوسری روایت میں ہے کہ یہ آیت اہل صبر کے باب میں اتری ۱۲ ف۴ یعنے ایسی زندگی جس سے گذرے گی انکو خدا کیطرف سے وہ باتیں کہ جس کی جن میں مزہ آویگا ۱۲ ف۵ دنیا سے بہت زیادہ انکو چین ملیگا ۱۲ ف۶ یعنے شرک اور کفر اور گناہوں سے پاک ہیں ۱۲ ف۷ راحت کے وقت خوش اور شادان ہوتے ہیں کیونکہ اپنے مالک کی حاضری کا وقت ہے ۱۲ ف۸ سلام علیکم کہتے ہیں موت کی خبر سناتے ہیں یا جنت کی خوشخبری۔ منہ ف۹ کہ اب اس کے بعد کوئی تکلیف نہیں ہے حدیث میں ہے کہ جب مومن مرنے لگتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے السلام علیک یا ولی اللہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو سلام فرمایا ہے [illegible] اللہ تعالیٰ اسکو بھلا کام کے ساتھ اسکی قبر کی آزمائش نہ کرینگے حدیث میں ہے جو مسلمان ہوا اور ضرورت کے موافق اسکو رزق ملا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس پر قناعت دی [illegible] اس کو بہشت میں داخل کرینگے یا ایک حال میں یہ عبادت کی اسکو توفیق ہوگی یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکو حاصل ہوگی یہ عبادت کی لذت ہے ۱۲ ف۱۰ چاہے دنیا اور آخرت کی [illegible] ہے جس کے حاصل کرنیکا ہر ایک عقلمند شخص کو فکر کرنا چاہیے ۱۲

۱۶		۱۶	اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ الْعَمَلَ ۝	کفر اور گناہوں سے بچتے ہیں) اور جو نیک ہیں
۱۸	الکہف ۱۵	۳	اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۭ نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو اچھے کام کرنیوالے کا بدلہ ہم ضائع نہیں ہونے دینگے ان لوگوں کے لیے ہمیشہ رہنے کی باغ ہیں جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں انکو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائینگے اور سبز مہین ریشمی کپڑے اور موٹے ریشمی کپڑے پہنیں گے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے (سبحان اللہ انکے کاموں کا کیا اچھا بدلہ ملے گا اور بہشت بھی کیا عمدہ جگہ ہے۔ ف
۱۶	۴	۱۲	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝	البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے انکی مہمانی فردوس کے باغ ہیں ف وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے کبھی ان کو چھوڑنا نہ چاہیں گے ف
۱۶	مریم ۱۵	۴	اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۝ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ۝	مگر جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے کام کرے ف تو ایسے لوگ بہشت میں جائیں گے اور انپر ظلم نہ ہوگا (وہ بہشت کیا ہے) ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جنکا اللہ نے اپنے بندوں کو بن دیکھے وعدہ کیا ہے بندوں نے ان باغوں کو نہیں دیکھا بیشک اسکا وعدہ آکر رہیگا (یا اسکا وعدہ ضرور پورا ہوگا)
〃	〃	۷۶	وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۭ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝	اور جو لوگ سیدھی راہ پر ہیں انکو اور زیادہ ہدایت کرتا جاتا ہے ف اور قائم رہنے والی نیکیاں تیرے مالک کے نزدیک اچھا بدلہ رکھتی ہیں اور اچھا انجام ف
〃	〃	۹۶	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ انکی محبت (لوگوں کے دلوں میں) ڈال دے گا ف
〃	طٰہٰ	۷۴	وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجُ الْعُلٰى ۝ جَنّٰتُ	اور جو کوئی ایمان کہ کر اسکے سامنے حاضر ہوگا وہ (دنیا میں نیک کام) کر چکا ہو تو ایسے لوگوں کو بلند درجے ملینگے ہمیشہ رہنے کے

ف ایک زینت میں یہ ہے کہ چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے ایک میں یہ ہے کہ سونے اور موتی کے مطلب یہ ہے کہ ہر طرح کنگن ملینگے سونے کے چاندی کے جواہرات کے جڑاؤ مرتبہ کے لحاظ سے ۱۲ فردوس بہشت کا بیچ اور سب میں بلند طبقہ ہے حدیث میں ہے اسی سے فردوس انگور وہاں کے رہنے والے عرش کی چھت بہشت نہریں اسی سے نکلتی ہیں اور وہیں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں ۱۲ فک کیونکہ ان کی بہتر کوئی روش کا مقام نہیں ہے ۱۲ فک وقت پر نماز احتیاط اور اوکے ساتھ ادا کرے خواہش کی پیروی ہرگز نہ کرے ۱۲ فک انکی ذرا بھی حق تلفی نہ ہوگی ۱۰ اس آیت سے نکلتا ہے کہ اگلی آیت میں نالائق لوگوں سے کافر مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا جو نماز چھوڑ دے وہی کافر ہے اور اکثر سلف کا یہی قول ہے ۱۲ فک اور زیادہ انکا ایمان بڑھتا جاتا ہے ۱۲ فک جنکا بیان سورہ کہف کے چھٹے رکوع میں گذر چکا ہے ۱۲ فک اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ کافر جو برے کام کرتے ہیں انکا بھی بدلہ اچھا ہے یا انکا بھی کچھ اچھا انجام بہتر ہے اور رہنے والی نیکیوں کا بدلہ اور انجام انسے ہی اچھا ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ برے کاموں کا جو برا بدلہ اور برا انجام ہے تو نیک کاموں کا اچھا بدلہ اور اچھا انجام ہے (نبی ہمائی میں کس دوسرے کی برائی سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے جیسے کہتے ہیں گرمی بہ نسبت جاڑے کے زیادہ گرم ہے حالانکہ گرمی کی حرارت جاڑے کی حرارت سے بڑھ کر ہے ۱۲ فک جب مسلمان کمزور تھے تو انکے دشمن اور مخالف بن گئے تھے اور دوسرے لوگوں کو بھی انکا دشمن کر دیا تھا اور مسلمان بہت پریشان تھے اسمیں اللہ نے خوشخبری دی کہ عنقریب اسلام کو غلبہ ہوگا اور تمہاری محبت لوگوں کے دلوں میں سما جائے گی یہ وعدہ پورا ہوا ۱۲ فک معلوم ہوا بلند درجہ ملنے کے لئے وہاں کے ساتھ نیک اعمال بھی ضرور ہیں ۱۲ فک یعنی صرف ایمان نجات کے لئے کافی ہے یعنے دائمی ہمیشہ کے لئے دوزخ میں نہ رہے گا کبھی کبھی وہاں سے نکالا جائیگا اور جنت میں داخل ہوگا ۱۲

			عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝	باغ انکے تلے نہریں بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ انمیں رہیں گے اور جو کوئی (کفر اور گناہوں کی نجاست سے پاک ہے) اسکا یہی بدلہ ہے
۱۶	طٰهٰ	۶	وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ۝	اور جو ایمان کیساتھ اچھے کام کرے گا اسکو نہ بے انصافی کا ڈر ہوگا نہ حق تلفی کا ف
۱۶	الانبیآء	۷	فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۝	تو جو کوئی میری ہدایت پر چلا وہ (دنیا میں) بہکے گا اور نہ آخرت میں بدنصیب ہوگا ف
۱۷	″	۷	فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۝	پھر جو کوئی نیک کاموں میں سے کچھ کام کرے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو اسکی محنت اکارت نہ ہوگی اور ہم اسکے کاموں کو لکھنے والے ہیں ف
″	″	۱۰۱	اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝	بیشک جن لوگوں کیلیے ہماری طرف سے پہلے ہی بھلائی ہو چکی ہے (لکھی جا چکی ہے) وہ دوزخ سے دور رہیں گے ف وہ تو دوزخ کی بھنک بھی نہ سنیں گے ہمیشہ جو جی چاہے اسمیں بسر کرینگے (ہر ایک خواہش پوری ہوگی) انکو بڑی گھبراہٹ (قیامت) کا کچھ رنج نہ ہوگا اور فرشتے (جنت کے دروازوں پر) انکا استقبال کرینگے (کہیں گے) یہی تو وہ دن ہے جسکا تم سے (دنیا میں) وعدہ کیا جاتا تھا ف
″	″	۱۰۵	وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝	اور ہم تو زبور میں لوح محفوظ کے بعد لکھ چکے ہیں کہ (بہشت یا بیت المقدس) کی زمین کے مالک میرے نیک بندے ہوں گے
″	الحج	۲	اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝	جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے انکو (آخرت میں) اللہ تعالیٰ باغوں میں لیجائیگا جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں بیشک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے ف
″	″	۳	اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَ	جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے انکو اللہ ایسے باغوں میں لیجائیگا جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہاں انکو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس ریشمی ہوگا ف اور انکو پاکیزہ بات کی طرف لیجائینگے اور خوبیوں والے (خدائے تعالیٰ) کی راہ پر

ف تاکہ وہ نے کہا بے انصافی یہ ہے کہ اس کے گناہ بڑھا دیئے جائیں اور حق تلفی یہ ہے کہ نیکیاں برباد ہوں ۱۲ ف اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پہلے دنیا اور آخرت دونوں بنا لیتا ہے ۱۲ ف اسکا ہر ایک کو ہم حال میں کم و بیش حاصل ہوگیا کہ جب پیدا ہونے والے اور جنکو پوجتے ہیں وہ تو دوزخ کے ایندھن نہیں گے تو پھر فرشتے اور حضرت عیسیٰ انکو بھی پہلے لوگ پوجتے آئے ہیں وہ بھی دوزخ میں نہ جائینگے۔ اس آیت میں فرما دیا کہ جنکے لیے پہلے نیکی لکھی گئی ہے وہ تو دوزخ کی بھنک بھی نہ سنیں گے ۱۲ ف اس کی آہٹ تک نہ پائیں گے ۱۲ ..... ف کہ اس دن ہم کو بڑا عیش نصیب ہوگا باقی دنیا تو مومن کے لئے قید خانہ ہے اگر کوئی اور بزرگ ہو تو یہی نظر کیا کرے ۱۲ منہ کہیے خاتمہ کیسا ہوتا ہے اور قبر میں کیونکر گذرتی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ابن الدین بہت غم منائے اخیر تک پھر کہا کہ میں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمن بن عوف ان لوگوں میں سے تھے۔ بڑی گھبراہٹ کا وقت سارے لوگوں پر ہوگا کسی کی مجال نہیں کہ اسکے حکم میں چوں چرا کرے ۱۲ ف یعنی جو خالص لیٹی پڑے کو کفن میں ہے حدیث میں ہے جو کوئی دنیا میں ریشم پہنے گا اسکو آخرت میں ریشم پہننے کو نہ ملے گا ف یعنی اس مقام پر جہاں بہتر اور پاکیزہ کلام سنیں گے فرشتوں کا سلام اور انکی مبارکبادی ۱۲

۱۷	الحج ۱۰	۵	اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝	اللہ تو بیشک ایمان والوں سے ہو انکے دشمنوں کو ہٹا دیتا ہے کیونکہ اللہ کسی دغا باز ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔ ق
″	″ ۱۰	۶	اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝	یہ (مسلمان) ایسے ہیں کہ اگر ہم انکو ملک میں جما دیں (انکی حکومت قائم کر دیں) تو نماز کو درستی سے پڑھیں گے اور زکوٰۃ دینگے اور اچھی بات کا حکم کرینگے اور بری بات سے منع کرینگے اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے ث
″	″ ۱۱	۷	فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝	پھر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام (بھی) کیے انکے لیے آخرت میں گناہوں کی بخشش اور عزت کی روزی (یعنی جنت) ہے ج
″	″ ۱۲	۸	فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝	تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے وہ آرام کے باغوں میں ہونگے (چین اڑائیں گے)
۱۸	المؤمنون ۱۳	۱	قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاۗءَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰي صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	ایمان والے مراد کو پہنچ گئے ۝ جو اپنی نماز میں دل لگاتے ہیں ۝ اور وہ جو بیکہی باتوں کی طرف دھیان نہیں کرتے اور وہ جو زکوٰۃ دیا کرتے ہیں ۝ اور وہ جو اپنی خواہش کا مقام (شرمگاہ) تھامے رہتے ہیں (کسی سے اپنی خواہش پوری نہیں کرتے) مگر اپنی بی بیوں یا لونڈیوں سے اسپر کوئی الزام نہیں پھر جو کوئی ان (دو) کے سوا اور طرح سے شہوت نکالنا چاہے تو ایسے ہی لوگ (حد سے) بڑھے ہوئے ہیں ۝ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں ۝ اور وہ جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں ۝ یہی لوگ (جنت کے) وارث ہیں ۝ جو فردوس کے وارث ہونگے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ق
″	″ ۱۴	۴	اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝	جو لوگ اپنے مالک کے خوف سے لرزتے رہتے ہیں

ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور وہ (دنیا میں ہر بات کی) ہدایت دیے گئے تھے (یعنے) کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی اور انکو اچھا راستہ (یعنی خوبیوں والا مذہب اسلام) بتایا تھا اور وہ (آخرت میں) انکو داخل (جنت) کریں گے (یعنی) جسکی تعریف کے کارخانے بے انتہا ہیں وہ کسی نہ کسی طرح سے (یا) فائدہ انکو پہنچا لیگا اس آیت کے موافق اسلام کا دین پھیلا ہوا مسلمان ہر جگہ کافروں پر غالب رہے اور آخر اسلام کو غلبہ ہو گیا ف کافر جو دغا باز ناشکرے اپنے سچے مالک کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش کرتے ہیں اللہ اور اسکے رسول سے مقابلہ پڑتے ہیں چوری اور چھپے سے سرزدی ہے ف اس آیت میں اللہ نے صحابہ رضؓ کی تعریف کی اور اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو انکا انتظام منظور ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ صحابہ رضؓ باوجود اس کے کہ تھوڑے بے سروسامان اور فقیر تھے بڑے بڑے سامان والوں بادشاہوں پر غالب ہوئے اور ایران اور روم اور شام اور مصر اور توران اور عرب اور افریقہ کے کئی حصوں میں انکا حکم جاری ہوا۔ حضرت عثمان رضؓ کے کہنے آیت ہم لوگوں کے جواب میں اتری ہم ناحق اپنے ملک سے نکالے گئے اور جب اللہ تعالیٰ نے ہم کو جما دیا تو ہم نے اندیشہ سے پہلی زکوٰۃ دی اچھی بات کا حکم دیا بری بات سے منع کیا ف اگلی دنیا بھی اچھی ہوئی اور آخرت تو بیان اللہ ف توبہ کی تاثیر ہے کہ اسکے بعد نیک کام کرنے کی توفیق ہوتی ہے اور پہلے برے کیے کے علم پر ہے اور ایمان میں یہ بھی خلوص فرض ہے ف یہ بھی بات ہے ف مراد ہر فضول کہنی اور کرنا ہے ف شگون کا انتظار ہے ف اللہ کے ہاں سے جو ملے اسکا انتظار ہے ف اگر مطلق زکوٰۃ میں بھی واجب نہیں ہے مگر مطلق زکوٰۃ میں بھی واجب نہیں ہے ف یہ سورت مکی ہے اور زکوٰۃ مدینہ میں فرض ہوئی ۱۲ ف اس آیت سے نکلتا ہے کہ دولت اور خلق خدا کی ہے اور خلق کی خدمت میں اور بہت دل میں رحم نہ کرنا فضول ہے اور اپنے کو (النا) خدا جب کوئی اچھا کھانے کپڑے میں خیانت نہیں کرتے اسی طرح جس کسی سے کوئی قرار کرتے ہیں تو سکھ پورا کرتے ہیں دغا بازی نہیں کرتے ۱۲ منہ جماعت کہلانا اور نافرمانی کرنے ۱۲ (تنبیہ ما شیہ صحیحہ)

			وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝	اور جو اپنے مالک کی آیتوں پر یقین رکھتے ہیں (انکو مطلب کو حق سمجھتے ہیں) اور جو اپنے مالک کے ساتھ شرک نہیں کرتے (کسیکو اسکا شریک نہیں سمجھتے) اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں (اپنا مال) دیتے ہیں اور دینے پر انکے دل ہیں ڈرتا ہے کہ انکو اپنے مالک کے پاس لوٹ کر جانا ہے ایسے ہی لوگ نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور ان میں آگے بڑھ جاتے ہیں
۲۴	النور	۷	اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ	ایسا مدار لوگ جب (انکا جھگڑا) فیصلہ کرنیکے لیے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کیطرف بلائے جاتے ہیں تو بس یہی کہتے ہیں ہمنے سنا اور مان لیا۔
〃	〃	۸	وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝	جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ تعالیٰ نے انسے وعدہ کیا ہے کہ (ایک نہ ایک دن) انکو ضرور ملک میں حکومت دیگا جیسے اُس نے اگلے لوگوں کو انسے پہلے حکومت دی تھی اور جس دین کو انکے لیے پسند کیا ہے وہ انکے لیے جما دیگا اور انکو (دشمنوں سے اسوقت) ڈر ہے اسکے (بعد ڈر کے) بدل انکو امن دیگا وہ مجھکو پوجتے رہینگے میرے ساتھ کسیکو شریک نہیں کرینگے اور جو شخص اسکے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں
〃	〃	۹	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	پکے آیا مدار وہی ہیں جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائے اور جب کسی جمع ہونیکے کام میں پیغمبر کے ساتھ ہوتے ہیں تو جب تک اس سے اجازت نہ لیں وہاں سے (اٹھکر) نہیں جاتے بے شک جو لوگ تجھ سے (جا بتوقت) اجازت لیتے ہیں وہی اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول پر ایمان رکھتے ہیں پھر جب یہ لوگ اپنے کسی کام کے لیے تجھ سے (جانے کی) اجازت مانگیں تو جسکو تو چاہے ان میں سے اجازت دے اور اللہ سے انکی بخشش کی دعا کر بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

طلوع اور بنی اسرائیل وغیرہ کو وہ قطعہ ارض عطا فرمائے گا جو کافروں کی دشمنی سے اسلام کا وطن گزشتہ سکیگا ۱۲ بے فکری اور اطمینان سے زندگی بسر کرینگے کہ
پھر اس وقت اتنی جب صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کبھی ایسا وقت بھی آئیگا یا نہیں جب ہتھیار کھول دیئے جائیں گے اور ہتھیار رکھ دیئے جائیں گے
جہاد اور مسلمانوں کی تمام عمر کی زندگی ہی میں عرب کے کافروں سے بے فکری ہوگئی اور عرب کے حاکم بننے پر حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض کی خلافت میں تو اسلام کو بہت ترقی ہوئی روم
اور فارس اور مصر وغیرہ سے ملک مسلمانوں نے فتح کر لیے اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ ابوبکر رض اور عمر رض کی خلافت سچی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہی کی خلافت میں اپنا وعدہ پورا
کیا ہے کہ یہ بعد تیس سال تک خلافت رہے گی پھر سلطنت اور بادشاہت ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا ابوبکر رض نے دو برس تین مہینے خلافت کی اور عمر رض نے دس برس چھ مہینے اور
اس حساب سے یہ بعد تیس سال تک خلافت رہی پھر حضرت عثمان رض نے بہ بہت بارہ برس اور علی رض نے چار برس نو مہینے اور امام حسن رض نے چھ مہینے ۱۲ فکر تر رہا جانے یا کفری پر چار ہے ۱۲ طلب یہ ہے کہ یہ جماعت اصلاح پر مشورہ دیا ہوا اور غرور ۱۲ فک آخر
میں رسول اللہ کی مجلس سے بے اجازت اٹھکر چلا جانا بڑا گناہ اور منافقوں کا طریقہ تھا ۱۲ فک کر وہ اس قصور پہنے تیری مجلس سے چلے جانے پر مواخذہ نکرے ۱۲ فک غزوہ تبوک
میں رسول اللہ کی مجلس سے بے اجازت اٹھکر چلا جانا گناہ اور منافقوں کا طریقہ تھا ۱۲ فک کر وہ اس قصور پہنے تیری مجلس سے چلے جانے پر مواخذہ نکرے ۱۲ فک غزوہ تبوک
میں رسول اللہ کی مجلس سے بے اجازت اٹھکر چلا جانا گناہ اور منافقوں کا طریقہ تھا ۱۲ فک کر وہ اس قصور پہنے تیری مجلس سے چلے جانے پر مواخذہ نکرے ۱۲ فک غزوہ تبوک

هَوْنًا وَّإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا
سَلٰمًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا
وَّقِيَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ
عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ
غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝
وَالَّذِيْنَ إِذَآ أَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ
يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ وَ
الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ
وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا
بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
يَلْقَ أَثَامًا ۝ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝ إِلَّا مَنْ
تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ
يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۗ وَكَانَ
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ
صَالِحًا فَإِنَّهٗ يَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝ وَ
الَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَإِذَا
مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ إِذَا
ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا
صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا
هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ
أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا ۝ أُولٰٓئِكَ
يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ

اور وقار کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے
بحث کرتے ہیں تو کہتے ہیں (تم سے بحث نہیں) تمہیں سلام اور جو راتوں کو اپنے رب
کے آگے سجدے اور قیام میں رہتے ہیں اور جو دعائیں مانگتے ہیں
کہ اے ہمارے دوزخ کا عذاب ہم سے ٹالدے کیونکہ دوزخ کا عذاب کا فروں
اور گنہگاروں کے لیے اٹل ہے وہ (ہر طرح) بری ہے وہاں تھوڑی
دیر رہنا ہو یا ہمیشہ رہنا ہو اور جو خرچ کرتے وقت بیکار (اپنا پیسہ)
نہیں اڑاتے اور نہ تنگی کرتے ہیں (کہ ضرورت میں بھی نہ اٹھائیں) اور بیچ
بیچ میں (اعتدال سے) خرچ رہتا ہے اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو
نہیں پکارتے اور جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اسکو نہیں
مارتے مگر حق پر (جیسے خون کے بدلے خون) اور زنا نہیں کرتے اور جو
کوئی یہ کام کرے گا وہ (اپنے کیے کا) بدلہ پائیگا اسکو قیامت کے
دن دونا عذاب ہوگا اور وہ اس میں ذلیل ہو کر ہمیشہ رہیگا مگر جو
شخص (دنیا ہی میں ان گناہوں سے) توبہ کرے اور ایمان لائے
اور نیک کام کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے
بدل دے گا اور اللہ نہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو کوئی (گناہ سے)
توبہ کرے اور نیک کام کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کیطرف پورا پھرآتا
ہے اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے (یا جھوٹ فریب نہیں کرتے)
اور جب بیہودہ مقام پر نکلیں (اتفاق سے اسپر گذر ہو) تو عزت
بچا کر چلدیتے ہیں اور جنکو انکے مالک کی آیتیں سنائی جاتی ہیں
تو وہ انہے بہرے ہو کر انپر نہیں گرتے اور جو یہ دعا کرتے ہیں
کہ اے ہمارے مالک ہمکو ایسی بی بیاں اور اولاد عطا فرما جنکی طرف سے
(تمہاری) آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہمکو پرہیزگاروں کا سردار
بنا ان لوگوں کو بہشت کے بالا خانے انکے صبر کے بدلے میں ملیں گے

		تُرْجَعُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝	اور اسکا شکر ہے آسمان اور زمین میں اور پچھلے پہر اور جب تم دوپہر کرتے ہو
۲۲	النمل	۸۹ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝	جو شخص قیامت کو (کوئی) نیکی لیکر آئیگا اسکو اس سے بہتر بدلہ ملیگا اور ایسے لوگ اس گھبراہٹ سے بیخطر رہینگے (انکو گھبراہٹ نہ ہوگی)
۲۸	القصص	۶۷ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ۝	البتہ جس نے (دنیا میں شرک سے) توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے اسکو نجات کی امید رکھنا چاہیے
۲۸	"	۸۳ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝	یہ آخرت کا گھر ان لوگوں کو ہم دینگے جو دنیا میں بڑائی کرنا نہیں چاہتے اور نہ دھندمچاتا اور انجام انہی کا بھلا ہوگا جو پرہیزگار ہیں
۲۹	العنکبوت	۷ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکی برائیاں ہم ضرور اتار دیں گے (مٹا دیں گے) اور ان کے اچھے کاموں کا بدلہ اچھے سے اچھا دیں گے۔
"	"	۹ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو ہم ضرور نیکوں میں شریک کریں گے ؎
۳۱	"	۵۶ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو ہم بہشت کے بالاخانوں (مکانوں) میں جگہ دینگے انکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہونگی ہمیشہ ان میں رہینگے (نیک) عمل کرنے والوں کا جنہوں نے تکلیف پر صبر کیا اور اپنے مالک پر بھروسا کیے رہے۔ کیا عمدہ بدلہ ہے
"	"	۶۹ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝	اور جن لوگوں نے ہماری (طلب) کوشش کی (یا جہاد کیا کافروں سے لڑے) ہم انکو ضرور اپنے (قرب کے) رستے دکھلائینگے اور بیشک اللہ (اپنی مدد سے) نیک لوگوں کے ساتھ ہے
۳۰	الروم	۱۵ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝	پھر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ایک باغ میں انکی آؤ بھگت ہوگی ؎
۳۱	لقمٰن	۸ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکے لیے (بڑے) لطف کے (مزے کے) باغ ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے (یہ) ٹھیرائی ہوئی

ہوا (کا تحفہ) اور فرشتے ملاقات کے وقت انکو سلام کرینگے ۱۲ ف یا نیک لوگ جس مقام میں رہیں گے اپنے جنت میں وہاں کہا جائیں گے ۱۲ ف یعنی وہ اصل الی صدیوں جائیں گے
کہیں یہ کہا گیا ہے کہ یہ عبادت کی اور شکر کی مثل۔ بعضوں نے کہا عمل عامل کیا۔ سہل بن عبداللہ نے کہا مراد یہ ہے کہ حدیث شریف کا پڑھنا یا اور بدعت کو مٹانا ہر حال میں کہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے کیا جائے وہ نیک ہے اس میں داخل ہے ۱۲ ف وہ کبھی ذلیل نہیں ہو سکتے بلکہ مرنے کے بعد بھی انکی عزت قائم رہتی ہے اور دنیا میں [illegible]
[illegible] ایک حدیث میں ہے قیامت کے دن اللہ فرمائیگا وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے اپنے کان اور آنکھ دنیا میں شیطان کے [illegible]
سے مراد یہاں لا الہ الا اللہ ہے اور برائی سے مراد شرک ہے بعضوں نے کہا نیکی سے اخلاص مراد ہے یا ہر ایک قسم کی نیکی مراد ہے ۱۲ منہ
مسلمانوں سے تکبر اور غرور نہیں کرتے یا ان پر ظلم نہیں کرتے ۱۲ منہ یعنے فساد کرنا چاہتے ہیں مثلاً خون۔ ڈاکہ۔ چوری۔ زنا شراب خواری وغیرہ
ہاشر کہ پھیلانا چاہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز (جو خلفائے راشدین میں سے ہوئے ہیں) مرتے وقت اس آیت کو پڑھتے رہے یہاں تک کہ انکی جان نکل گئی۔ حضرت علی رضہ نے کہا یہ آیت عادل بادشاہ اور عادل حاکموں کے حق میں اتری ہے ۱۲۔

			الغفور وھو العزیز الحکیم	
۲۱	لقمٰن ۳۱	۳	ومن یسلم وجھہ الی اللہ وھو محسن فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ ط والی اللہ عاقبۃ الامور ۝	یعنی اللہ تعالیٰ کا پکا وعدہ ہے اور وہ زبردست ہے حکمت والا اور جو شخص خدا تعالیٰ کے سامنے اپنا سر جھکائے رہے اور وہ نیکی پر ہو تو اس نے مضبوط کنڈہ تھام لیا اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سب کاموں کا انجام ہے ف۱
۲۲	السجدۃ ۳۲	۲	انما یؤمن بایٰتنا الذین اذا ذکروا بھا خروا سجدا وسبحوا بحمد ربھم وھم لا یستکبرون ۩ تتجافیٰ جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا ز ومما رزقنٰھم ینفقون ۝	ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انکو وہ آیتیں سمجھائی جاتی ہیں تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے مالک کی تعریف کے ساتھ خوبی بیان کرتے ہیں ف۲ اور غرور نہیں کرتے ف۳ کروٹیں بچھونوں سے الگ رہتی ہیں ف۴ اپنے مالک کو (اسکے عذاب سے) ڈر کر اور (اسکی رحمت کی) امید رکھ کر پکارتی ہیں ف۵ اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتی ہیں
۲۱	״ ״	״	اما الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت فلھم جنٰت الماوٰی نزلا بما کانوا یعملون ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو (آخرت میں) رہنے کے باغ ملینگے یہ مہمانداری انکے (اچھے) کاموں کو بدلہ ہوگی۔
۲۲	الاحزاب ۳۳	۵	ان المسلمین والمسلمٰت والمؤمنین والمؤمنٰت والقنتین والقنتٰت والصدقین والصدقٰت والصبرین والصبرٰت والخشعین والخشعٰت والمتصدقین والمتصدقٰت والصائمین والصٰئمٰت والحفظین فروجھم والحفظٰت والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرٰت اعد اللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما ۝	بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنیوالی عورتیں اور (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنیوالے مرد اور ڈرنیوالی عورتیں اور خیرات کرنیوالے مرد اور خیرات کرنیوالی عورتیں اور روزہ رکھنیوالے مرد اور روزہ رکھنیوالی عورتیں اور اپنی شرمگاہ کو (گناہ سے) بچانیوالے مرد اور بچانیوالی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنیوالے مرد اور یاد کرنیوالی عورتیں ان سب کے لیے اللہ نے (گناہوں کی) بخشش اور بڑا ثواب تیار رکھا ہے ت
״	״ ״	״	والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنٰت بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتٰنا واثما مبینا ۝	اور جو لوگ مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو بغیر کچھ کیے دیے قصور ستاتے ہیں تو انہوں نے اپنی گردن پر (جھوٹ اور کھلم کھلا گناہ کا بوجھ لیا ت
״	السبا ۳۴	۵	وما اموالکم ولا اولادکم بالتی تقربکم	اور (لوگو) تمہارے مال اور اولاد کے زیادہ ہونے سے تم یہ ہماری

ف۱ وہی انکا بنانیوالا ف۲ سجان اللہ سجدہ کرنے کو کیا کہتے نہیں جیسے کہ کافر کہتے تھے ابن عباسؓ نے کہا جماعت کی نہ ہیں تیرے فرشتے کرتے اس مقام پر آیت والے اور سننے والے دونوں کو سجدہ کرنا چاہیے ف۴ یعنی رات کو بیدار ہو کر تہجد کی نماز ادا کرتے ہیں بعضوں نے کہا مغرب اور عشا کے بیچ میں نفل پڑھتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یعنی عذاب سے ڈر کر اور جنت کی امید رکھ کر عبادت کرتے ہیں ف۵ بی بی ام سلمہؓ نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا قرآن میں ہم عورتوں کا ذکر نہیں ہوتا مردوں کا جہاد ذکر ہوتا ہے اسوقت یہ آیت اتری ف۶ کہتے ہیں یہ آیت حضرت علیؓ کے حق میں اتری ہے کہ لوگ انپر ناحق طوفان جوڑتے تھے بعضوں نے کہا حضرت عائشہؓ کے باب میں نازل ہوئی ہے بعضوں نے کہا ہے زانیوں کے بارے میں اتری ہے جو زبردستی عورتوں کا پیچھا کرتے اور وہ زنا سے ناراض ہوتیں فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ایک کتے یا سور کو بھی بے سبب تکلیف دینا نہ چاہیے تو مومن کو تکلیف دینا کیونکر درست ہوگا ۱۲

			عِنْدَهٗ كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ اٰمَنَ اَنْ اَدْخِلْ صٰلِحًا	تردیل کا درجہ نہیں مل سکتا البتہ جو کوئی ایمان لائے اور اچھے
			تَاْوِيْلَهٗ ۭ كَذٰلِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۭ	کام کرے تو ایسے لوگوں کو انکے کاموں کا دوسرا ثواب ملیگا اور
			فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاۗءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ	وہ بہشت کے جھروکوں میں امن سے رہینگے (کوئی فکر نہ ہوگی)
			فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ۭ	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکے گناہوں کی
			لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ۭ وَالَّذِيْنَ لَمْ	بخشش ہوگی اور انکو بڑا ثواب ملیگا ۔ رکوع
			يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا	ان میں کچھ تو گنہگار ہیں اور کچھ بیچ بیچ میں چلنے والے ہیں اور
			وَّمِثْلَهُ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ سُوْۗءُ	کچھ اللہ تعالے کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں
			الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝	یہی تو خدا کا بڑا فضل ہے (ان لوگوں کے لیے) ہمیشہ رہنے
			اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ	کے باغ ہیں ان میں داخل ہونگے وہاں انکو سونے کے کنگن
			كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝	پہنائے جائیں گے اور موتی اور انکی پوشاک ریشمی ہوگی اور
			الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝	یہ لوگ بہشت میں داخل ہوکر کہیں گے شکر اللہ تعالہ کا جس نے
			وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ	ہمسے (ہر طرح کا) رنج دفع کر دیا بیشک ہمارا مالک (بڑا)
			رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْۗءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا	بخشنے والا قدردان ہے جس نے اپنے فضل سے ہم کو ہمیشہ
			ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا	رہنے کے گھر (جنت میں) لا اُتارا ہمکو اس گھر میں نہ کوئی
			رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ	تکلیف پہونچیگی نہ ہمکو اس میں کسیطرح کی تھکن ہوگی ۔ رکوع
			اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا	تو تو اسی شخص کو ڈرا سکتا ہے جو قرآن کی پیروی کرے اور بن
			وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۚ	دیکھے خدا سے ڈرے اسکو بخشش اور اچھے ثواب کی خوشخبری سنا
			وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ	مگر پروردگار کو خاص (چنے ہوئے) بندے انکے لیے رات کی روزی ہے
			عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ۭ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ وَالَّذِيْنَ	(طرح طرح کے) میوے اور آرام کے باغوں میں انکی عزت ہورہی
			يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ	ہے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہونگے (پانی کی نہر کیطرح) بہتی ہوئی صاف
			مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ	ستھری شراب کا دور (پہر چل) رہا ہوگا پینے والوں کو مزہ دیگا (اس سے بھی
			اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ۝ اَللّٰهُ	آنکھ (سر پہریگا) اور نہ اس (کے پینے) سے عقل جاتی رہیگی اور انکے پاس
			يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ	نیچے نگاہ رکھنے والی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہونگی گویا وہ (شتر
			الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝	مرغ کے انڈے ہیں جو ڈھانپ کر رکھے گئے ہیں ۔ یہ وہ بہشتی لوگ ایک

۱۰ بہشت یا آگ کی یا اللہ تعالہ کا دیدار ۱۲ ۔ ۲ یہ سب مسلمان ہونے مراد ہیں گناہگار تو محشر میں دیر تک کھڑے رہینگے اور بہت تکلیف اور سزا کا فر بہشت میں جائیں گے اور بہشتی ہو کر بھی یہ لوگ بہشت میں جاتے وقت کہیں گے الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن اور بیچ والے وہ جنکی نیکی برائی برابر ہوگئی ہے انکو آسان حساب ہوکر نجات ملے گی اور رحمت کے ثبوت ہونگے اور شہداء اور صلحاء اور بچے یہ تو جیسا بہ بہشت میں داخل ہونگے مقبولان حضرت کا نشانہ ہونے سے اس آیت کریمہ کا انکے حق میں ہونا ظاہر ہے ۱۲ منہ ۔ ۳ یعنی جو فرشتے بہشت کے دروازوں پر انکے استقبال کو جائینگے وہ انکے طریقے پر چلنے اور گناہگار ہونے میں اسلئے شریک ہیں کہ ان دونوں سے مسلمان مراد ہیں ۔ ہمارا نہ کہنا ہوں کہ یہ سب کافر ہیں ۱۲ ۔ ۴ یعنی جو لوگ بہت مردود ہے یا گناہ جو لوگ قیامت میں بہشت میں جائینگے اور بیشمار قیامت کے ہول کا اندیشہ ۱۲ ابن عباس نے کہا وہ لوگ ہیں جو عصر کی عبادت میں پیشاب اور غائط کو لفظ کہتے ہیں اور کہتے دلوں میں وسوسہ ہے کہیں انکی عبادت قبول نہ ہو ان کے گناہوں کی وجہ سے وہ سب بہشت میں داخل ہونگے ۱۲ منہ ۔ ۵ یعنی ہم تو ہر طرح تمہاری نگہداشت کرتے ہیں اور یہ حدیث میں ہے کہ لا آلہ الا اللہ کہنے والوں کو نہ قبر میں وحشت ہوگی نہ حشر میں اور گویا ہیں ان لوگوں کو جیسا ہوں پنے سروں سے گرد جھاڑتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالہ نے ہر ایک کو دوسرے کا ولی کیا ہے ۱۲ ۔ ۶ یعنی دنیا کے فریب میں مبتلا نہ ہوگا ۱۲ ۔ ۷ بعضوں نے کہا ہے کہ جو کوئی بات کہے گی اسی کے مطابق ہوگی اور اس کے پینے سے نشہ ہوگا ۱۲ ۔ ۸ یعنی جو اخلاق کے اچھے جوانمرد ہوتے ہیں سخی دنیا میں ایسے ہی بہشت میں ہونگے ۱۲ ۔ ۹ یعنی بہشت کے دروازوں پر فرشتے انکے استقبال کو جائینگے اور کہیں گے سلام علیکم بما صبرتم الخ ۱۲ ۔ ۱۰ یعنی بہشت کے درجے ہیں ۱۲ ۔ ۱۱ یعنی جو لوگ بہت مردود ہے یا گناہ جو لوگ قیامت میں بہشت میں جائینگے اور بیشمار قیامت کے ہول کا اندیشہ ۱۲ ابن عباس نے کہا وہ لوگ ہیں جو عصر کی عبادت میں پیشاب اور غائط کو لفظ کہتے ہیں اور کہتے دلوں میں وسوسہ ہے کہیں انکی عبادت قبول نہ ہو ان کے گناہوں کی وجہ سے وہ سب بہشت میں داخل ہونگے ۱۲ منہ ۔ ۱۲ یعنی ہم تو ہر طرح تمہاری نگہداشت کرتے ہیں اور یہ حدیث میں ہے کہ لا آلہ الا اللہ کہنے والوں کو نہ قبر میں وحشت ہوگی نہ حشر میں اور گویا ہیں ان لوگوں کو جیسا ہوں پنے سروں سے گرد جھاڑتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالہ نے ہر ایک کو دوسرے کا ولی کیا ہے ۱۲ ۔ ۱۳ یعنی دنیا کے فریب میں مبتلا نہ ہوگا ۱۲ ۔ ۱۴ بعضوں نے کہا ہے کہ جو کوئی بات کہے گی اسی کے مطابق ہوگی اور اس کے پینے سے نشہ ہوگا ۱۲ ۔ ۱۵ یعنی جو اخلاق کے اچھے جوانمرد ہوتے ہیں سخی دنیا میں ایسے ہی بہشت میں ہونگے ۱۲ ۔ ۱۶ یعنی بہشت کے دروازوں پر فرشتے انکے استقبال کو جائینگے اور کہیں گے سلام علیکم بما صبرتم الخ ۱۲ ۔ ۱۷ یعنی بہشت کے درجے ہیں ۱۲

			يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ	کہیں مخلوق ۔ قائل ہوگا ان میں سے
			لِي قَرِينٌ ۝ يَقُولُ أَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ۝	یہ تساءلون ۔ قال قائل منھم انی کان
			ءَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا ءَإِنَّا	لی قرین ۔ یقول ائنک لمن المصدقین ۔
			لَمَدِينُونَ ۝ قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ۝	ءاذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا
			فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۝ قَالَ تَاللَّهِ	لمدینون ۔ قال ھل انتم مطلعون ۔
			إِن كِدتَّ لَتُرْدِينِ ۝ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي	فاطلع فراٰہ فی سواء الجحیم ۔ قال تاللہ
			لَكُنتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۝ أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ۝	ان کدت لتردین ۔ ولولا نعمۃ ربی
			إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝	لکنت من المحضرین ۔ افما نحن بمیتین ۔
			إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ لِمِثْلِ	الا موتتنا الاولی وما نحن بمعذبین ۔
			هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ۝	ان ھذا لھو الفوز العظیم ۔ لمثل
				ھذا فلیعمل العاملون ۝
۲۳	والصّٰفّٰت	۲	إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝	الا عباد اللہ المخلصین ۝
"	ص ۳۶	۲	وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ۝ جَنَّاتِ	وان للمتقین لحسن مآب ۔ جنّٰت
			عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ۝ مُتَّكِئِينَ	عدن مفتحۃ لھم الابواب ۔ متکئین
			فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ	فیھا یدعون فیھا بفاکھۃ کثیرۃ
			وَشَرَابٍ ۝ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ	وشراب ۔ وعندھم قٰصرٰت الطرف
			أَتْرَابٌ ۝ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ	اتراب ۔ ھذا ما توعدون لیوم
			الْحِسَابِ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن	الحساب ۔ ان ھذا لرزقنا ما لہ من
			نَّفَادٍ ۝	نفاد ۝
"	الزمر ۳۹	۲	لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا	للذین احسنوا فی ھذہ الدنیا
			حَسَنَةٌ ۝ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۝ إِنَّمَا	حسنۃ ۔ وارض اللہ واسعۃ ۔ انما
			يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ	یوفی الصّٰبرون اجرھم بغیر حساب
"	"		وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَن	والذین اجتنبوا الطاغوت ان
			يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ	یعبدوھا وانابوا الی اللہ لھم البشریٰ

کہیگا (دنیا میں) میرا ایک ساتھی تھا (کافر) وہ کہا کرتا تھا کیا تو (بھی)
(اسبات کو) مانتا ہے جب ہم مرجائینگے اور (صرف) ہڈیاں رہجائینگے
تو ہم (پھر) دوبارہ زندہ ہونگے بدلہ پائینگے (جو) کچھ (اچھا یا برا) ہم نے کیا ہوگا
سے (یا اللہ) کہیگا کیا تم اسکو جھانکنا چاہتے ہو پھر وہ جھانکیگا تو اپنے
ساتھی کو بیچ جہنم میں (پڑا ہوا) دیکھیگا وہ (اپنے ساتھی کو دیکھ
دیکھکر) بول اٹھیگا قسم خدا کی تو تو مجھے بھی تباہ کرنے ہی کو تھا اور اگر
میرے مالک کا مجھ پر احسان نہ ہوتا تو میں بھی انھی لوگوں میں ہوتا جو دوزخ
میں (تیرے ساتھ) ہیں کیا ہم (بھی) بعضیوں کا یہ حال نہیں ہے کہ (ایکبار
جو مرنا تھا مرچکے اب (کبھی) ہم کو موت نہیں ہے اور نہ ہمکو عذاب ہوگا بیشک
یہ تو بڑی کامیابی ہے ایسی چیز کے (حاصل کرنے) کے واسطے محنت کرنیوالوں کو محنت کرنی چاہیئے
مگر جو (ان میں) اللہ تعالے کے خالص بندے تھے (وہ بچ گئے)
اللہ پرہیزگاروں کے لیے (آخرت میں بھی) اچھا ٹھکانا ہے یعنی ہمیشہ رہنے
کے باغ جنکے دروازے انکے لیے کھلے ہیں ان میں تکیے لگائے (بیٹھے)
ہونگے وہاں بہت سے میوے منگوائینگے اور پینے کے لیے شراب (مزے
کی) اور انکے پاس نیچی نگاہ والی (شرمگین) عمدہ
ہونگی ایکہی عمر کی یہ وہ (نعمتیں) ہیں جنکا تم سے قیامت کے دن
وعدہ کیا جاتا ہے بیشک یہ ہماری دی ہوئی روزی ہوگی جو کبھی
ختم نہ ہوگی ۔

جو لوگ اس دنیا میں اچھا کام کرینگے انکے لیے (آخرت میں) اچھا بدلہ
ہے اور اللہ تعالے کی زمین کشادہ ہے جو لوگ (بلاؤ پر) صبر کرنے
ہیں انکو (آخرت میں) انکا ثواب بیحساب دیا جائیگا
اور جو لوگ شیطان کی پوجنے سے بچ رہے اور اللہ تعالے کی طرف
ہوئے انکے لیے (جنت کی) خوشخبری ہے

تحتها الانهر ۚ وعد الله حقا ۚ ومن اصدق من الله قيلا ۝

فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين ۚ وحسن اولئك رفيقا ۝

ذلك الفضل من الله ۚ وكفى بالله عليما ۝

ان الله لا يظلم مثقال ذرة ۚ وان تك حسنة يضاعفها ويؤت من لدنه اجرا عظيما ۝

فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيدا ۝

يومئذ يود الذين كفروا وعصوا الرسول لو تسوى بهم الارض ۚ ولا يكتمون الله حديثا ۝

يا ايها الذين امنوا لا تقربوا الصلوة وانتم سكارى حتى تعلموا ما تقولون ولا جنبا الا عابري سبيل حتى تغتسلوا ۚ وان كنتم مرضى او على سفر او جاء احد منكم من الغائط او لامستم النساء فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا فامسحوا بوجوهكم وايديكم ۚ ان الله كان عفوا غفور

			يُحْبَرُونَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّأَكْوَابٍ ۚ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۖ وَأَنتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ۝			جسے تم خوب پسند کرو، فرشتے اور بھی بہت سی نعمتیں لے کر آئیں گے ہم کو نہیں معلوم ہے نہ رنجیدہ کرو اور جس بہشت کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اسکی خوشی مناؤ تم دنیا کی زندگی میں بھی ہمارے نگہبان تھے اور آخرت میں بھی اور بہشت میں جو تمہارا جی چاہے گا تمہارے لیے حاضر اور جو منگواؤ وہاں تمہارے لیے موجود بخشنے والے مہربان (خدا) کے مہمان ہوگے اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور خود بھی) اچھے کام کرے اور (زبان سے) کہے میں بھی (خدا کا) تابعدار ہوں ۝
۲۵	الشوریٰ ۴۲	۳	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ ۖ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝ ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۗ			اور جو لوگ ایماندار تھے اور انہوں نے اچھے کام کیے تھے وہ بہشت کے باغوں میں (عیش کرتے) ہونگے اور جو چاہیں گے انکو انکے مالک کے پاس سے انکو ملیگا یہی تو (خدا کا) بڑا فضل ہے یہی تو وہ (نعمت) ہے جسکی خدا تعالیٰ اپنے ان بندوں کو جو ایماندار ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں خوشخبری سناتا ہے
		〃	وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ	〃	〃	اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکی دعا قبول کرتا ہے اور وہ (جو مانگتے ہیں اس سے) زیادہ انکو اپنے فضل سے دیتا ہے
		〃	لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝	〃	〃	ثواب ان لوگوں کے لیے ہے جو ایماندار ہیں اور اپنے مالک پر بھروسا رکھتے ہیں
		〃	وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ۝ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۖ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ ۖ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ ۝	〃	〃	وہ بہتر اور زیادہ پائدار ہے اور یہ ثواب ان لوگوں کے لیے ہے جو بڑے بڑے گناہوں اور بےحیائی کے کاموں سے بچے رہتے ہیں اور جب انکو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور جو اپنے مالک کا حکم مانتے ہیں اور نماز کو پوری پابندی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور انکا کام آپس کے صلاح اور مشورے سے چلتا ہے اور جو مال ہم نے انکو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ جنپر کوئی ظلم کرے تو وہ (ظالم سے) بدلہ لیتے ہیں
۲۸	الزخرف ۴۳	۷	يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنتُمْ			اے میرے بندو تمکو آج کوئی ڈر نہیں اور نہ کوئی غم (یہ وہ لوگ ہونگے)

(ولی خدا ہونے کا دعویٰ ہے تو نہیں کہا ابن عباس نے کہا جسکے دل سے یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اسکو بخشے گا اور بہشت میں لے جائیگا اور یہ بات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے شان کے موافق ہے اور وہ آیت یا قرب صالحہ تو ہے تو نہیں لینے قیامت یا آخرت کے ہولناک واقعوں سے ڈر نہیں اور نہ دنیا کے جاتے رہنے کا یا ظاہر اور عزیز ہونا قیامت کے بعد ایسے کام کرو کہ بہشت میں جاؤ جہاد سے ساتھ تم کو خلافت سے بہشت کا پہنچنا مراد ہے کہتے ہیں اس کو مراد خدا خضر علیہ السلام ہیں بعضوں نے کہا یہ آیت مؤذنوں کے حق میں اتری ہے کہ یہ آیت تو کہیں اتری اذان کا حکم مدینہ میں ہوا اور حق یہ ہے کہ یہ آیت ان سب لوگوں کو شامل ہے جو پیغمبر کی اطاعت کی طرف بلائیں اور نیک کام کریں اور بدی سے روکیں اور نہ ہو سکے مسلمان اس کے مقابلہ میں کوئی عبادت بھی نہیں رکھا وہ باقی وفانی روشن یعنی کبیرہ گناہوں سے وہ کام جو ان پر گناہ ہے کہ ایسا کام کرے جو غصہ کو دور کرے اس سے ثابت ہے کہ بدی کا بدلہ اتنی ہی برائی کرے اور عفو خیر

			تَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝	جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرمانبردار رہے (اُنسے کہا جائیگا)
			اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝	تم اور تمہاری بی بیاں بہشت میں جاؤ (وہاں) تمہاری خاطر ہوگی
			يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّكُوْبٍ	اُنپر سونے کی رکابیوں اور کوزوں کا دور چلے گا اور (اُنکے سوا) جو اُنکے
			وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا	جی خواہش کرینگے اور آنکھوں کو اچھا معلوم ہوگا (وہ وہاں موجود
			خٰلِدُوْنَ ۝ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ	ہوگا) اور (اُنسے یہ بھی کہا جائیگا) تم یہاں ہمیشہ رہوگے اور یہ
			اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ لَكُمْ	باغ تم کو ملا ہے تو اُن (نیک) کاموں کے سبب جنکو تم (دنیا
			فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝	میں) کرتے رہے تمہارے لیئے اس باغ میں بہت میوے ہیں
				(طرح طرح کے) انہی کو کھاتے رہوگے
۲۵	الدخان	۳	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ	بے شک پرہیزگار لوگ (اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے) امن کی جگہ میں ہونگے
			وَّعُيُوْنٍ ۝ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ	باغوں اور چشموں میں ریشمی باریک اور سنگین پوشاکیں پہنے ہوئے
			اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ	آمنے سامنے (بیٹھے ایکدوسرے سے باتیں کر رہے ہونگے) ایسا ہی ہوگا
			بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ	اور ہم بڑی آنکھوں والی حوروں سے اُنکا جوڑا لگا دینگے وہاں اطمینان سے
			اٰمِنِيْنَ ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ	ہر طرح کا میوہ منگوائینگے (اور مزے سے کھائینگے) بس جو ایک بار (دنیا
			اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ	میں) ہو چکے اُسکے سوا پھر موت (کا مزہ) وہاں نہ چکھیں گے اور اللہ تعالیٰ
			الْجَحِيْمِ ۝ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ	اُنکو دوزخ کے عذاب سے بچائے رکھیگا (اے پیغمبر) یہ تیرے مالک
			الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	کا فضل (اُنپر) ہوگا بیشک یہی تو بڑی کامیابی ہے۔
۲۵	الجاثیۃ	۴	فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	پھر جو لوگ ایماندار ہیں اور اُنہوں نے اچھے کام (بھی) کیئے اُنکو تو
			فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۚ ذٰلِكَ	اُنکا پروردگار اپنی رحمت میں لے لیگا (جنت میں داخل کریگا)
			هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝	یہی تو کھلی کامیابی ہے۔
۲۶	الاحقاف	۲	اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا	بے شک جن لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ ہمارا مالک ہے پھر (اسپر)
			فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝	جمے رہے (شرک نہیں کی) انکو (قیامت کے دن) نہ ڈر ہوگا نہ
			اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ	غم یہی لوگ تو بہشت والے ہیں وہ اپنے (نیک) کاموں کے
			جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	کے بدلے میں (جو دنیا میں کرتے رہے) ہمیشہ اسمیں رہیں گے۔
〃	〃	〃	اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ	یہی لوگ تو وہ ہیں جنکے ہم اچھے کام قبول کرلیں گے اور

ف عزت ہوگی چین کروگے خوشی مناؤگے ۱۲ ف رکابیوں میں طرح طرح کے کھانے اور میوے اور کوزوں میں طرح طرح کے شراب ہونگے ۱۲ ف ابد کبھی اُنکو موت نہیں ۱۲ ف جتنا کھاؤگے اتنا ہی پھر موجود کوئی میوہ کم نہ ہوگا ۱۲ ف حوران کو اس لیئے کہتے ہیں کہ اُنکی آنکھیں کالی ہونگی جیسا گائے اور ہرن کی آنکھیں کہتے ہیں حور کا درجہ عورت کی عورت سے زیادہ ہے لیکن ابن مبارک نے کہا کہ جو عورت بہشت میں جائیگی اسکا درجہ حور سے زیادہ ہوگا ایک حدیث میں ہے کہ بہشتی عورت حور سے ستر ہزار درجے زیادہ افضل ہوگی ۱۲ ف اور دنیا کی موت تو گذر گئی اب پھر اسکا مزہ چکھنے سے کیا مطلب ہے کہ وہاں موت نہ ہوگی ۱۲

			مَا عَمِلُوْا وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝	ان کی برائیاں معاف کردیں گے بہشت والوں میں سچا وعدہ (پورا ہوگا) جو اُن سے (دنیا میں) کیا جاتا تھا۔
۲۶	محمد	۱	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰي مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝	اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے اور جو محمدؐ پر اُترا (قرآن) اسپر بھی ایمان لائے اور وہ برحق ہے انکے مالک کے پاس سے (اُترا ہے) انکے گناہ اللہ تعالیٰ نے بخشدیے اور انکا کام بنا دیا
〃	〃	۲	وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝	اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں وہ اپنے مالک کی ٹھیک سنتر پر چلے ہیں اللہ تعالیٰ لوگوں کے (سمجھانے کے) لیئے انکے حالات بیان کرتا ہے
〃	〃	۳	اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو اللہ ایسے باغوں میں لیجائیگا جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں
〃	〃	〃	وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝	اور جو لوگ راہ پائے ہوئے ہیں انکو اللہ اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور انکو پرہیزگاری عنایت فرماتا ہے ؎
〃	〃	۴	وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ	اور جو لوگ (سچے) ایماندار ہیں وہ کہتے ہیں کاش (جہاد کے باب میں) کوئی سورت اُترتی ؎
۴۸	الفتح	۱	لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝	کہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں لیجائے جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ انہی میں رہیں گے اور ان کے گناہ انپر سے اُتار دے اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے ؎
۴۹	الحجرات	۲	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝	مومن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور رسولؐ پر دل سے یقین لائے پھر انکو (ایمان کی باتوں میں کسی طرح کا) شک نہیں رہا۔ اور انہوں نے اپنی جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کی ایسے ہی لوگ سچے (ایماندار) ہیں
۵۰	قٓ	۳	لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝ مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاۗءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِۨ ادْخُلُوْهَا	اللہ کیطرف رجوع ہونیوالوں (اللہ کے حکموں کو) نگاہ کرنیوالوں سے وعدہ کیا جاتا ہے جو لوگ بن دیکھے اللہ سے ڈرتے تھے اور (یہاں) اخلاص سے برابر دل لیکر آئے (ایسے لوگوں سے)

ف یا تو خود نے اپنے مالک کے سچے کلام یعنے قرآن کو مانا ۱۲ ..... ف کہتے ہیں جب دوسری آیت اس سورت کی اتری تو صحابہؓ نے کہا آپ کو مبارک ہو یا رسول اللہ ہمارا کیا ہونا ہے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف جہاد کیا زکوٰۃ دی اور دوسرے فرض سب بجالائے ۱۲ ع یعنے تقوے کا مرتبہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ان کی پرہیزگاری کا ثواب ان کو عطا فرماتا ہے سید علامہ رح نے کہا تقوی کا مرتبہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں آدمی غرق ہو جائے اور اسکے سوا کسی کا خیال نہ رہے صوفیہ کی اصطلاح میں اسکو فنا فی اللہ کہتے ہیں ۱۲ ع اور ہم اللہ تعالےٰ کی راہ میں اس کے دشمنوں سے لڑتے اور شہید ہوتے ۱۲ اللعہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کا تم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والے گناہوں سے بچنے والے کے لیئے وعدہ کیا جاتا تھا ۱۲

			يُسْلَمُوْهُ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝	کیا جائیگا تم سلامتی کے ساتھ بہشت میں جاؤ یہ دن ہمیشہ قائم رہے گا ۱۲
۳۶	الدخان مکیۃ	۱	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝	بیشک پرہیزگار خدا تعالیٰ سے ڈرنیوالے اس (دن) باغوں اور چشموں میں (مزے کرتے) ہونگے اُن کو جو اُن کا مالک دیتا جائیگا لیتے جائینگے (خدا تعالیٰ دے اور بندہ لے نعمت پر نعمت) بیشک یہ لوگ بہشت میں جانے سے پہلے ہی نیک تھے ۱۲ رات کو تھوڑا ہی سوتے تھے اور سحر کے وقت استغفار کرتے رہتے تھے اور اُن کے مال میں سبیک مانگنے والے (فقیر) اور چُپ رہنے والے (فقیر) دونوں کا حصہ ہے
۵۲	الطور مکیۃ	۱	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۝ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْۗـــًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ مُتَّكِـــِٕيْنَ عَلٰي سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِۍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ۝ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ يَّتَسَاۗءَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝	کیا جائیگا تم سلامتی کے ساتھ بہشت میں جاؤ یہ دن ہمیشہ قائم رہے گا ۱۲ بیشک پرہیزگار خدا تعالیٰ سے ڈرنیوالے اس (دن) باغوں اور چشموں میں (مزے کرتے) ہونگے اُن کو جو اُن کا مالک دیتا جائیگا لیتے جائینگے (خدا تعالیٰ دے اور بندہ لے نعمت پر نعمت) بیشک یہ لوگ بہشت میں جانے سے پہلے ہی نیک تھے ۱۲ رات کو تھوڑا ہی سوتے تھے اور سحر کے وقت استغفار کرتے رہتے تھے اور اُن کے مال میں سبیک مانگنے والے (فقیر) اور چُپ رہنے والے (فقیر) دونوں کا حصہ ہے ۱۲ جو پرہیزگار ہیں وہ تو بیشک باغوں میں اور چین میں ہونگے جو میوے انکو مالک (کھانیکو) انکو دیئے ہونگے انکے نرے اُڑا رہے ہونگے اور انکا مالک انکو دوزخ کے عذاب سے بچا لیگا (انسے کہا جائیگا) تم جو (دنیا میں نیک) کام کیا کرتے تھے انکے بدل (آج) مزے سے کھاؤ اور پیو وہ ان تختوں پر جو برابر برابر بچھے ہونگے تکیے لگائے (بیٹھے) ہونگے اور ہم بڑی آنکھوں والی حوروں سے انکا جوڑا لگا دینگے اور جو لوگ ایمان لائے اور انکی اولاد بھی ایمان کے ساتھ انہی کی راہ پر چلی تو انکی اولاد کو بھی ہم (بہشت میں) اُن سے ملا دینگے اور انکے (نیک) کام کا ثواب کچھ کم نہیں کرینگے ہر شخص اپنے عمل میں گرو ہے (گٹھا ہوا ہے) اور جو میوہ اور گوشت وہ چاہینگے ہم انکو برابر پہونچاتے رہینگے آپس میں (شراب کا) جام ایک دوسرے کے ہاتھ سے جھپٹ لینگے اسکے پینے سے نہ تو بیہودہ بکواس کرینگے اور نہ کوئی بُری حرکت انسے سرزد ہوگی اور (حسب نسب) لڑکے (خدمت کے لیے) انکے چھوکرے انکے پاس پھرتے رہیں گے (ایسے خوبصورت) جیسے چھپے ہوئے موتی اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف منہ کرکے پوچھا چاہی کرینگے کہینگے (کہیا) ہم تو اس سے پہلے (جب دنیا میں) اپنے گھر میں تھے تو (بہت) ڈرا کرتے تھے لیکن (حقیقت تو یہ ہے کہ) اللہ نے ہمپر (بڑا) احسان کیا اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا لیا ہم تو اس سے پہلے (دنیا میں) اسیکو پکارا کرتے تھے بیشک وہ بڑا احسان کرنیوالا بڑا مہربان ہے

ف کبھی تم کو فنا نہیں نہ کبھی بہشت سے نکلنا ہے ۱۲ ف دنیا میں نیک کام کرتے رہے گناہوں سے بچتے رہے ۱۲ ف اکثر رات عبادت میں گذارتے ۱۲ ف سحر کے وقت سے تہجد کا وقت یعنے رات کا اخیر حصہ مراد ہے ۱۲ ف بعضوں نے کہا محروم وہ شخص ہے جس کا کھیت یا گلہ تباہ ہو گیا ہو یا جو کمائی نہ کر سکتا ہو یا جسپر کوئی آفت آئی ہو۔ مراد صدقہ نفل ہے کیونکہ یہ سورت مکی ہے۔ اور زکوۃ مدینہ میں فرض ہوئی۔ فاطمہ بنت قیس نے آنحضرت صلعم سے اس آیت کا مطلب پوچھا آپ نے فرمایا زکوۃ کے سوا دوسرا حق بھی مال میں ہے ۱۲ ف یعنے اولاد کو انکے ساتھ ملا دینے سے یہ نہ ہوگا کہ اُنکے کسی عمل کا ثواب کم ہو جائے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگا کہ بہشتیوں کی اولاد گو اُن سے درجے میں کم ہو مگر ان کا دل خوش کرنیکے لئے انکے درجے میں رکھی جائے گی ۱۲ ف جیسے گروی چیز بے پیسہ دیے چھٹ نہیں سکتی اسیطرح آدمی بھی عمل کا ثواب یا عذاب پائے ہوئے بغیر رہ نہیں سکتا ۱۲ ف ہر چیز وقت پر پہونچتی رہیگی خوب ریل پیل ہوگی کسی چیز کی کمی نہ ہوگی ۱۲ ف جو سیپی کے اندر ہوں ابھی انکو مانند لگا ہو یا جو غلاف میں رکھکر جواہر کی ڈبیا میں چھپائے گئے ہوں ۱۲ ف ایک دوسرے کا حال پوچھے گا کہ دنیا میں کیسی گذری اور قبر میں کیسی گذری حدیث میں ہے کہ جب بہشتی لوگ بہشت میں جا چکیں گے تو اپنے یار دوستوں بھائیوں کو دیکھنا چاہینگے پھر انکے تخت اس کے تخت کے برابر آ لگیں گے اور دنیا میں جو حال گذرا وہ بیان کرینگے ان میں سے ایک کہیگا بھیا تجھ کو معلوم ہے اللہ تعالیٰ نے ہم کو کب بخشا فلانے دن فلانی جگہ جب ہمنے دعا کی تھی وہ دعا قبول ہوئی ۱۲ ف اللہ دیکھئے انجام کیا ہوتا ہے اور عذاب سے بچتے ہیں یا نہیں ۱۲ ف سموم دوزخ کا ایک نام ہے حضرت عائشہ نے کہا اگر اس عذاب میں سے اللہ تعالیٰ ایک پور برابر دنیا والوں پر ڈالے تو سب کے سب جلکر خاک ہو جائیں ۱۲

۲۷	القمر ۵۴	۳	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۙ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝	جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ بیشک باغوں اور نہروں میں (بہشت میں) (جہاں لغو اور جھوٹ نہ ہوگا) اُس بڑے بادشاہ پاس ہیں گے جسکو سب قدرت ہے
۷	الواقعة ۵۶	۱	وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۝ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝	جو لوگ (بہشت میں) آگے بڑھنے والے وہ تو آگے بڑھنے والے ہیں ہی (انکا درجہ سب سے زیادہ ہے یہ لوگ آرام کے باغوں میں (ہمارے) نزدیک والے ہونگے ان آگے بڑھنے والوں میں اگلے لوگ بہت ہونگے اور تھوڑی پچھلے لوگ ہونگے (سونے چاندی جواہرات کے) جڑاؤ تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہونگے اپنے لڑکے (خوبصورت بے ریش و بروت جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے) کوزے اور صراحیاں اور گلاس شراب کے لیے پھرتے ہونگے اُس (شراب) کے پینے سے نہ تو سر میں درد ہوگا (خمار ہوگا) اور نہ عقل میں فتور ہوگا (کہ بکواس کریں) اور میوہ جو وہ پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو وہ چاہیں اور بڑی آنکھ والی (یا بہت کالی آنکھ والی حوریں (وہاں انکو ملیں گی) گویا چھپائے ہوئے (احتیاط سے لپیٹے ہوئے) موتی ہیں یہ اُنکے اچھے کاموں کا بدلہ ہے جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے۔ وہاں نہ کوئی بیہودہ بات ہوگی نہ گناہ کی بات البتہ (ہر طرف سے سلام سلام کی پکار ہوگی اور داہنے ہاتھ والے داہنے ہاتھ والوں کا کیا پوچھنا (وہ لوگ) بے کانٹے کی بیریوں میں ہونگے اور لدے ہوئے کیلوں (موز) کے درختوں میں اور پائدار سائے میں اور بہتے ہوئے (رواں) پانی میں اور بہت سے میووں میں جو ہمیشہ (بے فصل) بے روک ٹوک انکو ملتے رہیں گے اور شاندار عورتوں (یا اونچے فرشوں) میں ہم انکو ایک دم سے اُٹھا کر کھڑا کر دیں گے۔ اور اُن کو کواریاں پیاری پیاری داہنے ہاتھ والوں کی ہم عمر بنا دیں گے
۷	۷	۲	فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ فَرَوْحٌ	پھر (جب وہ بیمار مر جائے) اگر وہ نزدیک والوں میں سے ہے تو اُسکے

ف امام جعفر صادق علیہ وعلی آبائہ السلام نے فرمایا۔ یہی صحبت ہوگی۔ وہاں وہی لوگ جائیں گے جو سچے ہونگے۔ یا اسر تو ہمارے اماموں کے ساتھ ہم غلاموں کو بھی اس مجلس والوں کی خاطر داری عطا فرما۔ ہم اس قابل تو نہیں ہیں کہ ایسی سچائی کی مجلس میں شریک ہوں مگر ان سچوں کی خدمت میں ہم کو رکھ لے آمین یا رب العالمین ۱۲ ف آگے بڑھنے والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو ایمان اور نیک کاموں میں سبقت کرتے ہیں یا جنہوں نے آن حضرت ﷺ کے ساتھ پہلے ہجرت کی یا جو پیغمبر ﷺ کی بات سب سے پہلے سنتے ہیں ۱۲ ف یہ حضرت آدم ؑ سے لیکر حضرت عیسٰے ؑ تک کے پیرو بہت ہونگے اور اس امت کے تھوڑے لوگ ہونگے چونکہ اگلے بہت پیغمبر ہو گذرے ہیں لہذا انکے سب سابقین پیرو ملا کر اس امت کے سابقین سے زیادہ ہونگے لیکن یہ مطلب نہیں ہے کہ اگلے پیغمبروں کے پیرو بہشت میں مسلمانوں سے زیادہ ہونگے کیونکہ صحیح حدیث میں ہے کہ ﷺ نے فرمایا کہ بہشت والوں میں چوتھائی تم لوگ ہوگے پھر فرمایا تہائی پھر فرمایا آدھے کہتے ہیں جب یہ آیت اتری تو آن حضرت صلعم کے صحابہ کو رنج ہوا۔ اسکے بعد یہ آیت اتری ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین اسمیں بتایا کہ فرمایا کہ سچے یہ ہے کہ آدھے بہشت والے تم لوگ ہوگے ۱۲ ف کبھی جوان اولاد نہ ہونگے یا کبھی نہیں مریں گے ۱۲ ف گویا پیلے کو شراب اور گرک کے پرندوں کا گوشت اور میوہ ۱۲ ف مثلاً انگور غیبت بہتان جھوٹ وغیرہ ۱۲ ف ایک گنوار نے آن حضرت ﷺ سے کہا جنت میں بیر کے درخت کا کیا کام ہے اس میں تو ایذا ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا جنت کے بیر میں کانٹا نہ ہوگا ہر کانٹے کے بدلے اسمیں بیر لگا ہوگا۔ اور ہر بیر میں ستر کھانوں کے جز ہونگے ۱۲ ف بعضوں نے کہا طلح ایک درخت ہے کانٹے دار کسی نے کہا وہ ببول ہے کہتے ہیں مگر بہشت میں کانٹے نہ ہونگے۔ میں کہتا ہوں ہر کانٹے کے بدل ایک پھل لگا ہوگا اسمیں بھی مزہ ہوگا ۱۲ ف ایک پر ایک بچھا کر اونچے کیے جائیں گے یا تختوں پر بچھائے جائیں گے ۱۲ ف یا اپنے فرشوں کی عائشہ یا الاذل یا عربی زبان بولنے والیاں ۱۲ ف جب عورتیں کہ تھی تھیں کہ مراد دنیا کی عورتیں ہیں یا حوریں نئی پیدا کرنا خلاف حکمت ہے اس لئے کہ بہشت میں اگلے ہی رہیں گی سو یہ ایک وہم ہے آنحضرت ﷺ کے پاس کئی لوگ آئے اور کہنے لگے کہ ہم نے سنا ہے کہ بہشت میں ہر شخص کو سو مرد کی طاقت ملے گی اور بہت سی عورتیں ملیں گی آپ نے فرمایا ہاں ایک ایک کو سو مرد کی طاقت ملے گی ۱۲ ف

			وَرَيْحَانٌ ۙ وَجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝	لیے راحت ہے اور روزی اور نعمت کا باغ اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے تو (اُس سے کہا جائیگا) تجھ پر سلام تو داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے۔
۲۷	الحدید	۲	يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	جسدن (اے پیغمبر) تو ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو دیکھے گا اُن (کے ایمان) کا نور اُنکے آگے اور اُنکی داہنی طرف (پلصراط) پر دوڑتا جاتا ہوگا (فرشتے اُنسے کہتے جائینگے) آج تم کو خوشی ہو خوشی ہے وہ کیا ان باغوں میں جانا جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں سدا انہی میں رہوگے یہی تو بڑی کامیابی ہے
"	"	"	اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝	کیا ایمانداروں کے لیے ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ کا ذکر کرنے پر اور جو اللہ تعالے کی طرف سے (قرآن) اترا (اُس کے سننے پر) انکے دل پگھل جائیں اور اُن کتاب والوں (یہود اور نصاری) کی طرح نہ ہوجائیں جنکو (قرآن اترنے سے) پہلے (اللہ تعالی کی) کتاب دی گئی تھی پھر اُنپر لمبی مدت گذری تو اُنکے دل سخت ہوگئے اور اب انمیں اکثر لوگ بدکار (نافرمان) ہیں
"	"	"	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ڬ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ	اور جو لوگ اللہ تعالے اور اُسکے (سب) پیغمبروں پر ایمان لائے وہی اپنے مالک کے پاس صدیق اور شہید ہیں۔
۲۸	المجادلة	۳	لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَاۗدُّوْنَ مَنْ حَاۗدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ اَوْ اَبْنَاۗءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ	(اے پیغمبر) جو لوگ اللہ پر اور پچھلے دن (آخرت) پر یقین رکھتے ہیں انکو تو (ایسا) نہ دیکھیگا کہ وہ اُن لوگوں سے دوستی رکھیں جو اللہ تعالے اور اُسکے رسول کے دشمن ہیں گو وہ اُنکے باپ دادا ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا کنبے والے ہوں ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالے نے ایمان جما دیا ہے اور اپنی (پاک) روح (روح القدس) سے انکی مدد کی ہے اور انکو (بہشت کے) اُن باغوں میں لیجائیگا جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں ہمیشہ اُنمیں رہیں گے اللہ ان سے خوش اور

ف قتادہ رض نے کہا بعض مومنوں کا نور اتنی دور تک پہونچیگا جیسے مدن سے صنعا اور بعضے مومن ایسے بھی ہونگے کہ انکا نور انکے پاؤں سے آگے نہ بڑھے گا۔ ابن مسعود رض نے کہا بعضوں کا نور پہاڑ کے برابر ہوگا بعضوں کا درخت کے برابر ادنے درجہ وہ نور ہوگا جو صرف اسکے انگوٹھے پر ہوگا کبھی روشنی دیگا کبھی بجھ جائیگا ۱۲ ف ان حضرت رض مسجد میں برآمد ہوئے دیکھا تو بعضے لوگ ہنس رہے تھے آپنے فرمایا کیا تمکو امان لگگئی ہے اللہ آپ نے یہ آیت سنائی انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ اسکا کفارہ کیا ہے آپ نے فرمایا اتنا ہی رونا جتنا ہنسے ہو ابن مسعود رض نے کہا ہمارے اسلام لانے کے چار برس کے بعد یہ آیت اتری لیکن ابن عباس رض نے کہا قرآن جب سے اترنا شروع ہوا اس سے تیرہ یا پندرہ برس کے بعد یہ آیت اتری اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ سورت مدنی ہے فضیل بن عیاض رح بڑے کاموں میں مصروف رہتے ایک شخص نے کسی سے یہ آیت پڑھی پس مر گئے اسی وقت توبہ کی اور اولیاء اللہ میں شریک ہوگئے ۱۲ ف اللہ تعالے کی کتاب میں تحریف کرنے ۱۲ ف ابن مسعود رض نے کہا ہر مومن صدیق اور شہید ہے ایک شخص نے ان حضرت صلعم سے پوچھا اگر میں توحید اور رسالت پر یقین کروں اسکی گواہی دوں اور پانچوں نمازیں ادا کرتا ہوں اور زکوۃ دیتا رہوں اور رمضان کے روزے رکھا کروں اور رمضان کی راتوں میں عبادت کیا کروں تو میں کیا ہونگا آپ نے فرمایا تو صدیق اور شہیدوں میں سے ہوگا ۱۲ ف یا صدیق اور شہید کا درجہ انکو ملیگا حدیث میں ہے کہ میری امت کے مومن شہید ہیں پھر آپنے یہ آیت پڑھی ۱۲ ف کیونکہ دشمن کا دوست بھی دشمن ہوتا ہے ۱۲ ف گو کئی ہوں جب اللہ تعالے اور اسکے رسول کے دشمن ہوئے تو مسلمان انکا دوست نہیں ہوسکتا یہ آیت صحابہ رض کے شان میں اتری ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے باپ عبداللہ بن جراح کو بدر کے دن مارڈالا اور ابوبکر رض نے اپنے بیٹے سے مقابلہ کرنا چاہا اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو اور عمر رض نے اپنے ماموں عاص ابن ہشام بن مغیرہ کو بدر کے دن مارڈالا اور حضرت علی رض اور حمزہ رض اور عبیدہ رض نے اپنے چچا اور بھائیوں عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ کو قتل کیا غرض ان لوگوں نے خدا اور اسکے رسول کے مقابلہ میں باپ کا لحاظ کیا نہ بیٹے کا نہ بھائی کا نہ کنبے والوں کا مسلمانی اسی کو کہتے ہیں حقیقت میں ایمان اسکا ہے جسکے دل میں یہ کوئی تم ہے اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اسکو میری محبت اپنے باپ اور بیٹے اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو جو کہتے ایسے جان نثار ہیں ایمان اور

			حِزْبُ اللّٰهِ ۚ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝	وہ اللہ سے خوش یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے لشکر والے ہیں سن رکھو اللہ کے لشکر والے ہی (آخرکار) کامیاب ہونگے۔
۲۸	التغابن	۱	وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو اللہ اسکی برائیاں اس پر سے اتار دے گا اور اسکو ایسے باغوں میں لیجائیگا جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے یہی تو بڑی کامیابی ہے
"	"	۲	وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝	اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوگا اللہ (مصیبت میں بھی) اسکا دل ٹھکانے رکھیگا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے
۲۹	الطلاق	۱	وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ	اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے اللہ (ہر آفت میں) اسکے لیے ایک رستہ نکال دیتا ہے اور اسکو وہاں سے روزی پہنچاتا ہے جہاں سے اسکو گمان بھی نہیں ہوتا اور جو کوئی اللہ پر بھروسا رکھے تو وہ اسکو بس ہے
"	"	"	وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝	اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اسکا کام آسانی سے نکال دیتا ہے
"	"	"	وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝	اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے گناہ اس پر سے اتار دیتا ہے اور اسکو بڑا نیگ (اجر) دیتا ہے
"	"	۲	وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝	اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاویں گے اور اچھے کام کرینگے اُن کو اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں لیجائے گا جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے اللہ تعالیٰ نے انکو اچھی روزی دی
۲۹	الملک	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝	بیشک جو لوگ بن دیکھے اپنے مالک سے ڈرتے ہیں اُنکے لیے (آخرت میں گناہوں کی) بخشش ہے اور بڑا نیگ (بہشت)
۶	القلم	۲	اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝	پرہیزگاروں کے لیے تو اپنے مالک کے پاس آرام کے باغ ہیں
۷	الحاقة	۱	فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَاۗؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۚ اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۚ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ	تو جسکا اعمالنامہ اسکے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ (خوشی خوشی) لوگوں سے) کہیگا لو ذرا میرا اعمالنامہ تو پڑھو مجھے (دنیا میں) یقین تھا کہ (ایکدن) مجھکو حساب دینا ہوگا پھر وہ تو بڑے آرام

وہ کوئی کفریا ناشکری کا کلمہ زبان سے نہیں نکالنے کا بلکہ صبر کریگا اور راضی برضا۔ سعید بن جبیرؓ نے کہا دل کو ٹھکانے رکھنے سے یہ مراد ہے کہ وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہے گا۔ ابن عباسؓ نے کہا یہ سمجھے کہ تقدیر ایسی ہی تھی جو تقدیر میں لکھا ہے وہ ضرور ہونے والا تھا ۱۲ سہل بن عبداللہ نے کہا جو شخص سنت کی پیروی کرے اللہ تعالیٰ سے ڈرا تو اللہ تعالیٰ سے اسکو بچالے گا اور اسکو بہشت عطا فرمائیگا۔ روزی پہنچانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ مالدار ہوگا کیونکہ بہت متقی ایسے ہوتے ہیں جو غریب ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ ضرورت کے موافق کمانے کو دیگا ۱۲ اُس کو مشکل نہیں پڑتی سچ ہے۔ ع خدا خود میر سامان ست ارباب توکل را ۱۲ یعنے بہشت ۱۲ جو کبھی فقاہ ہوگی مکہ ہوگی ۱۲ یعنے یہ مراد ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا نہ اُس کے عذاب کو یا یہ مراد ہے کہ تنہائی میں خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں جہاں کوئی آدمی دیکھنے والا نہیں ہوتا۔ حدیث میں ہے جو کوئی خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اسکی آنکھیں بہ نکلیں تو اسکو قیامت کے دن سایہ ملیگا جب کہیں سایہ نہ ہوگا ۱۲ اس طرح جو کوئی سنت کے موافق طلاق دیگا اور عورت کے ستانے کی نیت نہ رکھے اسکے لیے بھی اللہ تعالیٰ کوئی عمدہ سبیل کریگا اور دوسری عورت اس سے اچھی عطا فرمائیگا یہ آیت اسوقت اتری جب اشجع کا ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اس نے اپنی محتاجی اور کثیر العیالی کا شکوہ کیا اور کہنے لگا میرا بیٹا بھی کافروں نے قید کر لیا ہے آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرا صبر کر لا حول ولا قوۃ الا باللہ بہت پڑھا کر اس نے ایسا ہی کیا اس کا بیٹا کافروں کے بہت سے جانور بھگا کر اسکے پاس آگیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس شخص کا نام عوف بن مالک اشجعی تھا ۱۲

			۞ ثَانِيَةٍ ۙ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ۝ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝
۳۹	المدثر ۷۴	۲	كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۙ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۛ فِي جَنَّاتٍ ۖ يَتَسَاءَلُونَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ۙ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۙ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۙ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۙ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۙ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ۝ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ۝
۴۰	الدهر ۷۶	۱	إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝ إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَ لَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝ وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا

کی زندگی میں اونچے باغ میں رہیگا جسکے میوے جھکے ہونگے (اُنسے کہا جائیگا) تمنے جو (نیک) کام اگلے دنوں میں (دنیا میں) کیے تھے اُنکے بدل (آج) مزے سے کھاؤ پیو (چین کرو)

ہر شخص اپنے (بُرے) کاموں کے بدل گرفتار رہیگا مگر داہنے ہاتھ والے وہ (بہشت کے) باغوں میں (چین کرتے) ہونگے گنہگاروں (کافروں) سے پوچھ رہے ہونگے (کہ) تم دوزخ میں کیوں پڑے وہ جواب دیں گے ہم (دنیا میں) نماز نہیں پڑھتے تھے اور محتاج کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور (اوپر سے یہ کرتے تھے کہ) بیہودہ بکنے والوں کے ساتھ ہم بھی بکواس لگاتے تھے اور بدلے کے دن (یعنے قیامت) کو ہم جھوٹ سمجھتے تھے یہانتک کہ موت ہمپر آن پہونچی (مرتے تک اسی حال میں رہے) تو انکو سفارش کرنیوالوں کی سفارش فائدہ نہ دیگی

جو لوگ نیک ہیں (وہ آخرت میں) ایسے شراب کا جام پئیں گے جس میں کافور ملا ہوگا کافور ایک چشمہ ہے (بہشت میں) جس میں سے اللہ تعالے کے (نیک) بندے پئیں گے اسکو خوب بہا مینگے (انکو یہ نعمت اسوجہ سے ملے گی کہ وہ دنیا میں) اپنی نذر پوری کرتے تھے اور اس دن سے ڈرتے تھے جسکی مصیبت پھیل جائیگی اور اللہ تعالی کی محبت سے (یا کھانے کی احتیاج رکھکر) مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے تھے (اور کہتے تھے) ہم تمکو اللہ کی رضامندی کے لیے کھلاتے ہیں ہم تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتے نہ شکرگذاری ہم کو اپنے مالک سے اس دن کا ڈر لگا ہوا ہے جو بہت اوداس اور سخت ہوگا تو خدا تعالے نے بھی اس دن کی مصیبت سے انکو بچا لیا اور اسی کے بدل) انکو تازگی اور خوشی عنایت فرمائی اور جیسا انہوں نے دنیا میں صبر کیا تھا اس کے بدل میں اُن کو بہشت اور ریشمی پوشاک دی وہاں

ف آدمی ہاتھ سے توڑ لیگا ۱۲ ف ابن عباسؓ نے کہا یعنے دنیا میں جو اللہ کے لئے تم بھوکے رہے تھے رمضہ رکھا تھا اُس کے بدل آج کھاؤ پیو ۱۲ ف جنکا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں لیگا ف نماز عبادت بدنی ہے اور محتاج کو کھانا کھلانا مالی عبادت ہے مطلب یہ ہے ..... کہ نہ بدنی عبادت کرتے تھے نہ مالی ۱۲ ف کبھی خدا تعالہ کو جھٹلاتے کبھی پیغمبر کو کبھی نماز پڑھتے مارتے بیان آیتوں سے اس شخص نے دلیل لی ہے جو کہتا ہے کہ کافروں کو بھی نماز روزے کی ترک پر عذاب ہوگا ۱۲ ف کیونکہ وہ کفر پر مرے اور کافر کے لئے سفارش قبول نہ ہوگی اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ مومن کو سفارش فائدہ دیگی ۱۲ ف کافور کی خوشبو ہوگی اور مشک کی طرح بیشوں پر لگی ہوگی ۱۲ ف جدھر چاہیں گے بہالے جائینگے ۱۲ ف یعنے قیامت کے دن سے جو ایک بلائے عام ہے ہر شخص اس دن پریشان ہوگا ۱۲ ف یعنی اپنی ضرورت اور حاجت پر اُن لوگوں کا کھانا مقدم رکھتے تھے حالانکہ خود اپنے بچے کھانے کی خواہش ہوتی مگر آپ بھوکا رہکر اُن لوگوں کو کھلا دیتے ۱۲ ف سبحان اللہ ایسا ہی کھانا مقبول ہے دنیا کی نمود نامودی کے لئے کھلانا یا بدلہ کی توقع رکھکر کچھ ثواب نہیں ہے۔ حدیث میں ہے اس طرح صدقہ دو کہ داہنے ہاتھ کی بات بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ ایک بزرگ جسکو قرض دینا تھا اسکی دیوار کے سائے میں نہ بیٹھتے اس خیال سے کہ کہیں میرے ثواب میں فرق نہ آجائے ۱۲ ف یعنے اس دن لوگوں پر ایسی سردی ہوگی جیسے ٹھنڈی چڑھاتے ہونگے۔ مراد قیامت کا دن ہے ۱۲ ف دنیا میں کھانے سے صبر کیا تھا تو بہشت کے عمدہ عمدہ کھانے ملے۔ اور ریشمی کپڑے دنیا میں نہیں پہنا تھا تو آخرت میں ملا ۱۲

شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝ وَدَانِيَةً
عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا
تَذْلِيْلًا ۝ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ
مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝
قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا
تَقْدِيْرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا
كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۝ عَيْنًا
فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝ وَيَطُوْفُ
عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ
حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝ وَاِذَا رَاَيْتَ
ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۝ عٰلِيَهُمْ
ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۖ وَّ
حُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ
شَرَابًا طَهُوْرًا ۝ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ
جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝

۲۹ المرسلٰت ۲ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّ
فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا
هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّا
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

۳۰ النبا ۲ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ حَدَآئِقَ وَ
اَعْنَابًا ۝ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ وَّكَاْسًا
دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ
لَا كِذّٰبًا ۝ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً

تختوں پر تکیئے لگائے (مزے سے) بیٹھے ہونگے نہ تو دھوپ کی
گرمی وہاں دیکھیں گے اور نہ جاڑے کی سختی اور وہاں کے
درختوں کے سائے انپر جھکے ہونگے اور وہاں کے پھل (میوے یا گچھے)
بالکل قریب ہونگے اور انپر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور
چل رہا ہوگا۔ وہ شیشے کے ہونگے چاندی کے شیشے (یعنی سفید شفاف
جنکو پلانیوالوں نے (بہشت کے خادموں نے) ٹھیک اندازکی موافق
بنالیا ہوگا اور انکو وہاں ایک اور شراب کا جام پلایا جائیگا جسمیں سونٹھ
ملی ہوگی سونٹھ ایک چشمہ ہے بہشت میں جسکا نام سلسبیل ہے اور انپر
(خدمت کیلیئے لڑکے گھوم رہے ہونگے جو ہمیشہ لڑکے (نابالغ) ہی رہینگے
(ایسے خوبصورت) جب تو انکو (جابجا چلتے پھرتے) دیکھے تو سمجھے
بکھرے ہوئے موتی ہیں اور (اے پیغمبر) جب تو بہشت کو دیکھے تو وہاں
(ہر طرحکی) نعمت اور بڑی بادشاہت (کا سامان) دیکھے گا بہشتیوں
کی اوپر کی پوشاک سبز باریک اور موٹے ریشمی کپڑوں کی ہوگی اور انکو
چاندی کے کنگن پہنا دیجائینگے اور انکا مالک انکو پاکیزہ شراب
پلوائیگا (اُنسے کہا جائیگا) یہ تمہارے نیک اعمال کا) بدلہ ہے اور تم
جو (دنیا میں) محنت اٹھاتے رہے آج اسکا پھل ملا۔
بے شک جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ سایوں اور چشموں اور میووں میں جو انکو
بھائیں (مزے کرتے) ہونگے (اُنسے کہا جائیگا) تم جیسے (اچھے اعمال دنیا
میں) کرتے تھے (آج) انکے بدلہ مزے سے کھاؤ پیو بیشک ہم نیکوکاروں کو
ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (مگر) اس دن جھٹلانیوالوں کی تو خرابی ہوگی
بیشک پرہیزگار (آخرت میں) مراد کو پہونچیں گے انکو (رہنے کو) باغ
اور (کھانے کو) انگور ملیں گے اور (دل بہلانے کو) نوجوان عورتیں
ہم سن اور (پینے کو) بھرا جام وہاں بیہودہ بکواس (کسی کے
منہ سے نہ سنیں گے) اور نہ جھٹلانا (یا جھوٹ) (اے پیغمبر) یہ تیرے مالک کا

وہ نہایت معتدل خوشگوار موسم ہوگا۔ حدیث میں ہے دوزخ نے پروردگار سے فریاد کی کہ میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا گیا اسکو سال میں دو سانس لینے کی اجازت ہوئی تو جاڑے کی سخت سردی اور گرمائی گرمی اسی کا اثر ہے ۱۲ ف ۲ ہر وقت جب چاہیں گے کھڑے بیٹھے توڑ لیں گے اگرچہ بہشت میں دھوپ نہ ہوگی مگر درختوں کا سایہ پڑیگا یا اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے ۱۲ ف بہشتیوں کی خواہش کے موافق وہ کم و بیش زیادہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا دنیا میں چاندی کو کتنا ہی باریک کریں گو کبھی کے برابر مگر وہ شفاف نہیں ہوتی لیکن بہشت کی چاندی شیشے کی طرح شفاف ہوگی ۱۲ ف عرب لوگ شراب میں سونٹھ ملانا پسند کرتے ہیں تاکہ خوشبودار ہو جائے دوسری یہ کہ کافور ملا ہوا شراب سرد ہوگا اور یہ گرم دونوں کا مزہ اٹھائیں گے بہشت کی سونٹھ بھی دنیا کی سونٹھ سے مگر ہے یہاں ایسی تیزی نہیں جو زبان اور حلق کو تکلیف پہونچائے ۱۲ ف یہ بندہ اس شہنشاہ کا گھر ہے جس کے سب بادشاہ غلام ہیں کہتی ہیں ہر بہشتی کے سر پر بادشاہی تاج ہوگا اور ان میں اعلیٰ درجے والا وہ ہوگا جسکو ہر روز اپنے مالک کا دیدار نصیب ہوگا ۱۲ ف بعضے کہتے ہیں کبھی چاندی کے کنگن پہنیں گے کبھی سونے کے جیسے دوسری آیت میں ہے کبھی موتی کے بعضوں نے کہا مرد چاندی کے پہنیں گے اور عورتیں سونے کے۔ بعضوں نے کہا چاندی کے کنگن پہنیں گے اور عورتیں سونے کے ۱۲ ف یہ ایک اور قسم کا شراب ہے جسکو شراب طہور کہتے ہیں اسکے پینے سے دل کی تمام کثافتیں دور ہو جائیں گی۔ مالک کی محبت دل میں جم جائے گی اسکے دیدار کے سوا اور کسی چیز میں رغبت نہ رہیگی یہ آخری مقام ہے کہا شراب طہور کا چشمہ جنت کے دروازے پر ہے جو اسمیں سے پئے گا اسکا دل حسد اور بغض اور تمام برے اخلاق سے پاک ہو جائے گا ابراہیم نخعی نے کہا کھانے کے بعد یہ شراب ملے گی تاکہ کھانا ہضم ہو جائے اور بدن سے ایک پسینہ نکلیگا جس میں مشک کی خوشبو ہوگی ۱۲ ف کواعب جمع ہے کاعب کی جو اس لڑکی کو کہتے ہیں جو جوانی کو پہنچ کر اسکی چھاتی ابھر آئے پھٹا نہ پستان ۱۱

			حسابہ۔	
۳۰	النزعٰت	۲	وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝	اور جو کوئی (دنیا میں) اپنے مالک کے سامنے (ایک روز حساب کتاب کے لیے) کھڑے ہونیسے ڈرتا رہا اور نفس کو بری خواہش سے روکتا رہا تو اسکے رہنے کی جگہ بہشت ہی ہوگی۔
۳۱	الانفطار	۱	اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝	بے شک اچھے نیک لوگ تو آرام میں ہیں گے۔
۳۲	التطفیف	۱	كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۝ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۝ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝	بیشک نیک لوگوں کے اعمالنامے علیین میں رہتے ہیں اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے علیین کیا ہے ایک دفتر ہے لکھا ہوا مقرب فرشتے وہاں حاضر رہتے ہیں بیشک نیک لوگ بڑے آرام میں تختوں پر بیٹھے ہوئے (بہشت کا سامان) دیکھ رہے ہونگے (اے شخص اگر تو انکو دیکھے تو دیکھتے ہی) انکے چہروں پر خوشحالی کی تازگی پہچان لے گا انکو خالص (پوٹ) شراب سر مہر پلائی جائیگی پی چکنے پر اسمیں سے مشک کی خوشبو آئیگی اور ایسے پاکیزہ شراب کی ریس کرنیوالوں کو ریس کرنا چاہیے اور اس شراب میں تسنیم کا پانی ملا ہوگا جو ایک چشمہ ہے (بہشت کا) جسکو (خاص) مقرب لوگ پئیں گے۔
۳۳			كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝	(دوبارہ)
۳۴			اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۝ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝	بیشک جو لوگ گنہگار تھے وہ ایمان والوں (مسلمان) پر ہنسی کرتے تھے ف اور جب انکے پاس سے گذرتے تھے تو آپس میں آنکھ سے اشارے کرتے تھے ف اور جب اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر جاتے تھے تو دل لگی کرتے ہوئے جاتے تھے ف اور جب انکو دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ یہ لوگ بیشک بہکے ہوئے ہیں ف حالانکہ وہ انپر نگہبان بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے ف پس آج (اسکے بدلہ یعنے آخرت میں) مسلمان کافروں پر ہنس رہے ہیں ف تختوں پر بیٹھے سیر کر رہے ہیں ف
۳۵	الانشقاق	۱	فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝	پھر جسکو اسکا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ملے گا اس سے تو آسانی سے حساب لیا جاویگا اور وہ خوش خوش اپنے گھر والوں (اس جمع بہشت میں ہونگے) لوٹ جائیگا۔ ف
۳۶			اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝	مگر (البتہ) جو لوگ ایمان لائیں اور اچھے کام کریں انکو بیحد ثواب ملے گا۔
۳۷	البروج	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝	بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے انکے لیے (آخرت میں بہشت کے) باغ ہیں جنکے تلے نہریں بہتی ہیں یہی بڑی بھاری کامیابی ہے

ف ان کی کہے نے دیں نیکیو نکا حساب لیا کرے ۱۲ ف علیین بلند مقام یعنے ساتواں آسمان مومنوں کی روحیں وہیں رہتی ہیں ۱۲ ف ابن عباسؓ نے کعب احبار سے اس آیت کو پوچھا۔ ان کتاب الابرار لفی علیین انہوں نے کہا مومن کی روح بدن سے نکلجاتی ہے تو اس کو آسمان پر لیجاتے ہیں جسکے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور فرشتے خوشی کے ساتھ اس کا استقبال کرتے ہیں یہانتک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتی ہے پھر عرش کے نیچے سے اسکے لیے ایک کتاب نکالی جاتی ہے اسپر مہر کرکے بعلیین بھیجا جاتا ہے ۱۲ ف نیک لوگوں کا نامہ اعمال ۱۲ ف یا فرشتے قیامت کے دن اسکی سچائی کی گواہی دینگے ۱۲ ف ابن عباسؓ نے کہا اس دفتر میں نیکوں کے اعمال اور انکے نام سب لکھے جاتے ہیں ۱۲ ف جو آدمی آرام اور راحت میں آسودہ زندگی بسر کرتا ہے اس کے چہرے پر طراوت اور تازگی اور خوشی نمایاں رہتی ہے۔ دیکھنے سے معلوم ہو جاتی ہے۔ جنتیوں کا یہی حال ہوگا جو کوئی انکا چہرہ دیکھے گا تو سمجھ لے گا کہ یہ آرام اور خوشی میں ہیں۔ حضرت علی رضؓ نے کہا کہ تسنیم ایک چشمہ ہے جنت میں جنتی اسمیں وضو اور غسل کریں گے اور انکے چہرے پر رونق آجائے گی ۱۲۔ ف اولیاء اللہ اور خاص لوگ جو مقرب بن جائیں گے یہی اس سے پئیں گے۔ باقی عام بہشتیوں کو ملا کر دیا جائے گا ابن زید نے کہا یہ چشمہ عین کے نیچے بہتا ہے ۱۲ ف جب کافروں کی خرابی پر نظر کریں گے اور دوزخ میں انکی تباہی دیکھیں گے تو ہنسیں گے ابو صالح نے کہا کہ دوزخ کے دروازے کھولدیے جائیں گے اور دوزخیوں سے کہا جائیگا باہر نکلو وہ نکلنے کے لیے دوڑیں گے جنتی لوگ یہ حال دیکھ رہے ہونگے جب وہ دروازے کے قریب پہونچیں گے تو دروازے بند کر دیے جائیں گے جنتی لوگ ہنسیں گے ۱۲ ف یا دوزخیوں کا برا حال دیکھ رہے ہیں ۱۲ ابن عباسؓ نے کعب احبار سے

۳۰	الاعلیٰ ۸۷	۱	سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝	جسکو اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے وہ سمجھ جائے گا۔
۳۰	الفجر ۸۹	۱	يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝	(اور مومن سے اللہ تعالیٰ یوں فرمائیگا) اے چین کرنے والی جان تو اپنے مالک کے پاس لوٹ چل تو اس سے خوش وہ تجھ سے خوش ۝ اور میرے نیک بندوں میں جا داخل ہو ۝ اور میری بہشت میں جا داخل ہو ۝
۳۰	البلد ۹۰	۱	اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝	یہی لوگ (قیامت کے دن) داہنی جانب والے ہونگے۔
۳۰	الشمس ۹۱	۱	قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝	جس کی جان کو اللہ تعالےٰ نے سنوارا اس نے مراد پالی ۝
۳۰	اللیل ۹۲	۱	فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝	پھر جسنے (اللہ کی راہ میں) دیا اور (حرام کاموں سے) بچا رہا ۝ اور اچھی بات پر یقین کیا تو ہم اسکو آسانی سے اس کام میں لگا دینگے جس سے اسکو آرام ہو ۝
″	″	″	وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝	اور وہ بڑا پرہیزگار اس سے بچا لیا جائیگا جو اپنا مال اللہ کی راہ میں اسلیے دیتا ہے کہ وہ پاک ہو اور اسپر کسیکا کوئی احسان نہیں کہ وہ (دیکر اسکو اتارتا ہو) وہ تو بس اپنے مالک کی رضامندی چاہتا ہے جو سب سے بلند اپنے عرش پر ہے) اور وہ (اپنے مالک سے) ضرور راضی ہوگا ۝
″	التین ۹۵	۱	اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝	البتہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے (وہ اگر بوڑھے بھی ہو جائیں تو کچھ ڈر نہیں) انکو بے انتہا ثواب ملے گا۔ ف
″	البینۃ ۹۸	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝	بیشک جو لوگ ایمان لائے انہوں نے سب پیغمبروں کو مانا اور اچھے کام کیئے وہ ساری خلقت میں بہتر ہیں ف
″	″	″	ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝	جو کوئی اپنے مالک سے (دنیا میں) ڈرتا رہا اسکو ایسا ہی بدلہ ملیگا۔

الاعراف (۲۶)

باب ۲۶ اعراف کا بیان

۸	الاعراف ۷	وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْٓا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ۝ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ	اور بہشت اور دوزخ کے بیچ میں ایک آڑ ہے اور اعراف پر کچھ لوگ ہونگے جو جنتیوں اور دوزخیوں کو انکے نشان سے پہچان لینگے ف اور یہ اعراف والے جنتیوں کو پکار کر کہینگے سلام علیکم ابھی جنت میں گئے نہ ہونگے اور امید رکھتے ہونگے ف ۱۲ اور جب انکی نگاہ دوزخیوں کیطرف جا پڑیگی ف تو کہینگے مالک ہمارے ہم کو ان ظالم لوگوں

ف ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جسوقت یہ آیت تری ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلعم یہ کیا اچھی آیت ہے آپ نے فرمایا تجھ سے بھی کہا جائیگا۔ نفس مطمئنہ سے وہ نفس مراد ہے جسکو توحید اور ایمان پر پورا یقین ہو کوئی شک نہیں مجاہد نے کہا کہ جو کوئی اللہ کی تقدیر پر راضی ہو کہتے ہیں موت کے وقت کہا جائیگا یا قبر میں یا وقت یا جنت میں داخل ہوتے وقت ۱۲ ف کہتے ہیں مرتیوقت یہ کہا جاتا ہے میرے نیک بندو نیمن حال اور قیامت کے دن کہا جائیگا میری بہشت میں داخل ہو طبرانی نے سعید بن جبیر سے نکالا ابن عباس طائف میں مری ایک نئی قسم کا پرندہ آیا جس کو کبھی نہیں دیکھا تھا وہ انکی نعش میں سما گیا پھر کسیسے اسکو باہر نکلتے نہ دیکھا جب انکو دفن کیا تو قبر کے کنارے سے یہ آیت سنائی دی یا ایتہا النفس المطمئنہ اخیر تک ہم نہیں جانتے کسنے پڑھی ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جسنے اپنی جان کو سنوارا یعنے شرک اور کفر اور بری کاموں سے بچایا وہ مراد کو پہنچ گیا مگر پہلا ترجمہ زیادہ صحیح ہے۔ حدیث میں ہے اس جان نے مراد پائی جسکو اللہ تعالےٰ نے سنوارا یہ جملہ اگلی سب قسموں کا جواب ہے ۱۲ ف بڑھاپے میں بھی اگر اچھے نیک عمل نہ ہو سکے تو جتنے عمل وہ جوانی میں کیا کرتے تھے اسکا ثواب ملتا رہیگا جیسے حدیث میں ہے کہ بندہ جب سفر کرے یا بیمار ہو جائے تو جو عمل وہ حالت صحت و اقامت میں کرتا تھا اسکا ثواب اسکو ملتا رہیگا۔ رواہ البخاری ف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مومن کا درجہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک قیامت میں فرشتوں سے زیادہ ہوگا اور تم کو شبہ ہو تو یہ آیت پڑھو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلعم سے پوچھا اللہ تعالےٰ کے نزدیک ساری خلقت میں کون بہتر ہے آپ نے فرمایا کیا تو یہ آیت نہیں پڑھتی ۱۲ ف جسکو اعراف کہتے ہیں وہ ایک دیوار ہے بہشت اور دوزخ کے درمیان ۱۲ ف مثلاً جنتیوں کا منہ سفید نورانی ہوگا اور دوزخیوں کا کالا کلوٹا ۱۲ ف یعنے اعراف والے یا جنتی ۱۲ منہ رحیمہ

قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ

کے ساتھ مت کر اور اعراف والے کچھ لوگوں کو پکاریں گے جنکو انکے نشان سے پہچان لیں گے کہینگے اب تمہارا جتھا رجمائی یا خزانہ کچھ کام نہ آیا اور نہ وہ (کام آئیں جو تم شیخیاں مارتے تھے ف کیا یہی لوگ ہیں جن کے لیے تم قسم کھاتے تھے کہ اللہ اُنپر رحمت نہیں کرنے کا تم تو (مزے سے) جنت میں جاؤ نہ تم کو کوئی ڈر ہے نہ تم رنجیدہ ہوگے ۳۰

اَلْجَنَّةُ وَنَعِيْمُهَا ۲۷ باب بہشت اور اسکی نعمتوں کا بیان

۱ البقرہ ۲۵ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

جب اُس باغ کا کوئی میوہ اُنکو کھانیکو دیا جاویگا تو کہینگے یہ تو وہی ہے جو پہلے ہم کو مل چکا تھا کیونکہ جو میوے وہاں لائے جاوینگے اُنکی صورتیں ملتی جلتی ہونگی (لیکن مزہ جدا جدا) اور اُنکے لیے وہاں ستھری (پاکیزہ) عورتیں ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اُن باغوں میں رہینگے ف

۸ الانعام ۱۵ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اُنکے مالک کی پاس اُنکے لیے سلامتی کا گھر (یعنے جنت) طیار ہے اور اُنکے کیے کے بدل ف وہی (خدا) اُنکا مددگار ہے

۷ الاعراف ۵ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ

اور اُنکے دلونمیں جو کچھ کینہ ہوگا وہ ہم نکالڈالیں گے ف اُنکے تلے نہریں بہ رہی ہونگی اور وہ کہینگے خدا کا شکر جس نے ہم کو یہ رستہ ف دکھلایا اور اگر اللہ ہم کو راہ پر نہ لگاتا تو ہم (جنت کی) راہ نہ پاتے ف بیشک ہمارے مالک کے پیغمبر سچی باتیں کر آئے تھے ف اور آواز پکار کر کہدیا جائیگا یہ جنت ہے تم اپنے کاموں کے بدل اُسکے وارث ہوئے ف اور جنتی دوزخیوں کو ف پکارینگے ہمسے جو ہمارے مالک نے وعدہ کیا تھا وہ تو ہمنے سچ پایا اب تم سے جو تمہارے مالک نے وعدہ کیا تھا اُس کو تمنے سچ پایا (یا نہیں) وہ کہینگے ہاں سچ پایا) اتنے میں ایک پکارنے والا ف اُنکے بیچ میں پکار کہیگا کہ ظالموں پر خدا تعالی کی پھٹکار

ف غرور اور تکبر کرتے تھے ۱۲ ف اور جنتیوں کی طرف اشارہ کرکے ان دوزخیوں سے کہینگے ۱۲ ف بعضوں نے یوں تفسیر کی ہے کہ جب اعراف والے ان کافروں سے کہینگے تو وہ یہ جواب دیں گے خیر یہ لوگ تو بہشت میں گئے مگر تم کو بہشت نہ ملی اسوقت فرشتے اللہ تعالے کے حکم سے ان اعراف والوں کو کہینگے تم بھی جنت میں جاؤ نہ تم کو ڈر ہوگا نہ تم رنجیدہ ہوگے بعضوں نے یوں تفسیر کیا ہے کہ یہ لوگ ہیں جنکی نسبت قسمیں کھاتے تھے کہ اِنپر اللہ کی مہربانی نہیں ہوسکتی انکو تو حکم ہوگیا کہ بے کھٹکے اور بے رنج جنت میں جاؤ ۱۲ ف اور وہ انکی میووں اور نعمتوں اور بی بیوں سے مزے لوٹا کریں گے شاہ عبدالقادر نے فرمایا یعنے جنت کی ہر میوے کا مزہ جدا ہے اگرچہ صورت ملتی ہو صورت دیکھ کر جانیں گے کہ وہی قسم ہے جو کھا چکے ہیں جب کھیں گے تو مزہ جدا پاویں گے۔ ابن حبان نے ابوہریرہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جنت کی نہریں مشک کے پہاڑوں سے پھوٹی ہیں۔ ابن عباس نے کہا کہ جنت کی چیزوں میں سے کوئی چیز دنیا میں نہیں ہے صرف نام وہی ہیں (یعنے حقیقت اور ہے) مسلم نے جابر سے روایت کیا کہ آنحضرت نے فرمایا جنتی کھاویں گے پئیں گے لیکن پیشاب اور پاخانہ نہ کریں گے نہ تھوکیں گے نہ ناک سنکینگے سانس کی بجائے ہمجان (مشک) اور الہام (تسبیح) ہوگا۔ انکا کھانا ایک ڈکار لینے سے ہضم ہوجائیگا اور انکے پسینے میں مشک کی خوشبو ہوگی جنتی ہر ایک دو عرس میں جنت کی حور سے ہمبستر ہوگا نہ وہ پاخانہ اور پیشاب کرینگی نہ بچہ جنیں گی ۱۲ ف یعنے انکی نیکی کا مول بدل ۱۲ ف یعنے بہشتیوں میں ایک دوسرے کی بہ رہی ہونگی اور وہ کہتے ہونگے خدا کا شکر جس نے ہم کو یہ رستہ ف دکھلایا اور اگر اللہ ہم کو راہ پر نہ لگاتا تو ہم (جنت کی) راہ نہ پاتے ف بیشک ہماری مالک کے پیغمبر سچی باتیں کر آئے تھے ف اور آواز پکار کر کہدیا جائیگا یہ جنت ہے تم اپنے کاموں کے بدل اُسکے وارث ہوئے ف اور جنتی دوزخیوں کو ف پکارینگے ہمسے جو ہمارے مالک نے وعدہ کیا تھا وہ تو ہمنے سچ پایا اب تم سے جو تمہارے مالک نے وعدہ کیا تھا اُس کو تمنے سچ پایا (یا نہیں) وہ کہینگے ہاں سچ پایا) اتنے میں ایک پکارنے والا ف اُنکے بیچ میں پکار کہیگا کہ ظالموں پر خدا تعالی کی پھٹکار

ف غرور اور تکبر کرتے تھے ۱۲ ف اور جنتیوں کی طرف اشارہ کرکے ان دوزخیوں سے کہینگے ۱۲ ف بعضوں نے یوں تفسیر کی ہے کہ جب اعراف والے ان کافروں سے کہینگے تو وہ یہ جواب دیں گے خیر یہ لوگ تو بہشت میں گئے مگر تم کو بہشت نہ ملی اسوقت فرشتے اللہ تعالے کے حکم سے ان اعراف والوں کو کہینگے تم بھی جنت میں جاؤ نہ تم کو ڈر ہوگا نہ تم رنجیدہ ہوگے بعضوں نے یوں تفسیر کیا ہے کہ یہ لوگ ہیں جنکی نسبت قسمیں کھاتے تھے کہ اِنپر اللہ کی مہربانی نہیں ہوسکتی انکو تو حکم ہوگیا کہ بے کھٹکے اور بے رنج جنت میں جاؤ ۱۲ ف اور وہ انکی میووں اور نعمتوں اور بی بیوں سے مزے لوٹا کریں گے شاہ عبدالقادر نے فرمایا یعنے جنت کی ہر میوے کا مزہ جدا ہے اگرچہ صورت ملتی ہو صورت دیکھ کر جانیں گے کہ وہی قسم ہے جو کھا چکے ہیں جب کھیں گے تو مزہ جدا پاویں گے۔ ابن حبان نے ابوہریرہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جنت کی نہریں مشک کے پہاڑوں سے پھوٹی ہیں۔ ابن عباس نے کہا کہ جنت کی چیزوں میں سے کوئی چیز دنیا میں نہیں ہے صرف نام وہی ہیں (یعنے حقیقت اور ہے) مسلم نے جابر سے روایت کیا کہ آنحضرت نے فرمایا جنتی کھاویں گے پئیں گے لیکن پیشاب اور پاخانہ نہ کریں گے نہ تھوکیں گے نہ ناک سنکینگے سانس کی بجائے ہمجان (مشک) اور الہام (تسبیح) ہوگا۔ انکا کھانا ایک ڈکار لینے سے ہضم ہوجائیگا اور انکے پسینے میں مشک کی خوشبو ہوگی جنتی ہر ایک دو عرس میں جنت کی حور سے ہمبستر ہوگا نہ وہ پاخانہ اور پیشاب کرینگی نہ بچہ جنیں گی ۱۲ ف یعنے انکی نیکی کا مول بدل ۱۲ ف یعنے بہشتیوں میں ایک دوسرے کی

			بَيْنَهُمْ اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ الَّذِيْنَ	سے (لوگوں کو) روکتے ہیں۔ اور اس کو ٹیڑھا کرنا
			يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا	چاہتے ہیں ف اور وہ آخرت کو (بھی) نہیں
			عِوَجًا ۭ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۝	مانتے ف
۱۳	الرعد	۵	مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ	جس باغ کا پرہیزگاروں کے لیے وعدہ ہے اسکا حال یہ ہے کہ
			مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اُكُلُهَا دَاۗىِٕمٌ وَّظِلُّهَا	اسکے تلے (پانی کی) نہریں بہ رہی ہیں ف ہمیشہ (ہر فصل میں)
			تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۡ وَّعُقْبَى	اسکا میوہ تیار (کبھی فنا یا کم نہ ہوگا) اور سایہ بھی ہمیشہ قائم پرہیزگاروں
			الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝	کا انجام یہ ہے اور کافروں کا انجام دوزخ ہے ف
۱۶	مریم ۱۹	۴	لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ	وہاں کوئی بیہودہ بات سننے میں نہ آئیگی۔ البتہ سلام (کی آواز) ف
			رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝ تِلْكَ	سنتے رہیں گے اور وہاں انکو صبح و شام کھانا ملتا رہیگا ف
			الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ	یہی وہ بہشت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے انکو
			كَانَ تَقِيًّا ۝	کرینگے جو پرہیزگار ہیں ف
۱۹	الفرقان ۲۵	۳	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَىِٕذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا	بہشت والے تو اسدن اچھے ٹھکانے اور اچھے آرام کی جگہ
			وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ۝	میں ہونگے۔ ف
۲۳	یس ۳۶	۴	اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ	بیشک بہشتی لوگ آج ایک دھندے میں جی بہلا رہے ہیں ف وہ
			فٰكِهُوْنَ ۝ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ	اور انکی بیبیاں چھاؤں میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے ف
			عَلَى الْاَرَاۗىِٕكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝ لَهُمْ فِيْهَا	انکو وہاں میوہ ملے گا اور جو خواہش کرینگے (وہ حاضر)
			فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۝ سَلٰمٌ	سب سے بڑھ کر یہ ہوگا کہ مہربان پروردگار کی طرف سے
			قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ	انکو سلام کہا جائے گا۔ ف
۲۵	الزخرف ۴۳	۷	وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ	اور (انکے سوا) جو انکے جی خواہش کرینگے اور آنکھوں کو
			الْاَعْيُنُ ۚ	اچھا معلوم ہوگا (وہ وہاں موجود ہوگا۔
۲۶	محمد ۴۷	۲	مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَا	جو بہشت کا پرہیزگاروں سے وعدہ ہے اسکا تو حال یہ ہے کہ
			اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ	اسمیں مے (صاف) پانی کی نہریں بہ رہی ہیں اور دودھ
			مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ	کی بھی نہریں ہیں جسکا مزہ نہیں لاف اور (شراب کی بھی) نہریں ہیں
			خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ	جو پینے والوں کو اچھا مزہ دینگی ف اور صاف (شفاف) شہد کی

ف صلاحکہ وہ سیدھے ہے تاکہ لوگ اس سے نفرت کریں ۱۲ ف جیسے ہمارے زمانہ میں بہت سے کافر ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اسلام کی پیروی کو بدنام کرنیکی کوشش کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جس طرح ہو سکے جھوٹے بہتان لگا کر اس دین سے لوگوں کو نفرت دلادیں کبھی کہتے ہیں کہ اسلام میں عورتوں کو لونڈیاں بنا کر قید رکھنے کا حکم ہے کبھی کہتے ہیں اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اسلام میں جہاد ہے یعنے بندگان خدا کی مفت جان لینا اور انکا مال لوٹنا اس قسم کی باتیں تو پادریوں نے یورپ کے جاہلوں میں مشہور کر رکھی ہیں جن کو اسلام کے اصلی مسائل معلوم نہیں ہیں ۱۲ ف تو کیسا شاداب اور پربہار ہوگا ۱۲ ف پرہیزگاروں سے مومن مراد ہیں جو شرک سے پرہیز کرتے ہیں۔ سید علامہ نے کہا ہیں آیتیں جہنم کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں جنت کی نعمتیں ایک روز فنا ہو جائینگی ۱۲ ف بہشتی آپس میں ایکدوسرے کو سلام کرینگے یا اللہ تم انکو سلام کہلا بھیجو گے یا فرشتے انکو سلام کریں گے ۱۲ ف بہشت میں نہ تو دن ہوگا نہ رات ہمیشہ ایکسان حالت رہیگی۔ تو مطلب یہ ہے کہ انکی اتنی دیر کے بعد جتنی دیر دنیا میں صبح سے شام تک ہوتی ہے کچھ کھانا چنا جائیگا ۱۲ ف کفر اور شرب سے پرہیز کرتے ہیں ۱۲ ف ابن مسعود نے کہا ابھی دو پہر ہوگی کہ اللہ تعالے حساب سے فارغ ہو جائیگا اور بہشتی لوگ جنت میں جا کر نہریں گے اور دوپہر کو آرام کریں گے ۱۲ ف وہ دھندا کیا ہے باکرہ حوروں سے صحبت کرنا۔ ابن عمر نے کہا بہشت میں جب کوئی مسلمان اپنی عورت پاس جائیگا اسکو باکرہ (کنواری) پائیگا۔ بعضوں نے کہا کہ دھندا یہ کہ اللہ تعالے کے مہمان ہونگے طرح طرح کی لذتوں میں مصروف ہونگے ف چھاؤں بہشت کی وسیع اور مکانوں کی ہوگی ۱۲ ف فرشتے ہر دروازے سے انکے پاس آئینگے اور کہیں گے سلام علیکم یا اہل الجنۃ من رب رحیم۔ ایک حدیث میں ہے کہ بہشت کے لوگ آپس میں ایکدوسرے کو دیکھنے کے لئے ملاقات پر جایا کرینگے وہ سر اٹھائیں گے تو کیا دیکھیں گے پروردگار انکے اوپر برآمد ہے وہ فرمائیگا السلام علیکم اے بہشتی الو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ابن عباس نے کہا کہ اللہ تعالے خود انکو سلام کہیگا ۱۲ ف ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تازہ دودھ پیا نہ کھٹا میرا ف نہ دنیا کی شراب کی طرح جو کڑوا اور تیز اور بدمزہ ہوتا ہے

مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ
الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۝
وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۝
هٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ۝
مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ
مُّنِيبٍ ۝ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ۝
لَهُمْ مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا
مَزِيدٌ ۝

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ۝
ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۝ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ۝
فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ۝
مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ
إِسْتَبْرَقٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝
فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ
إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۝
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
وَمِن دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ۝ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
مُدْهَامَّتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ۝
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ
وَرُمَّانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ۝
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ
حِسَانٍ ۝

(یعنی) نہریں ہیں اور انکے سوا ہر طرح کے میوے انکے لیے وہاں
موجود ہیں اور (سب سے بڑھکر) انکے مالک کیطرف سے بخشش
اور بہشت پرہیزگاروں کے پاس لائی جائیگی کچھ دور نہوگی (انسے کہا جائے
گا) یہی تو وہ بہشت ہے جسکا تم ایسے (اللہ کیطرف) رجوع ہونیوالوں
(اللہ کے حکموں کو) نگاہ رکھنے والوں سے وعدہ کیا جاتا تھا جو لوگ بن دیکھے
اللہ سے ڈرتے تھے اور (یہاں) اخلاص سے بھرا ہوا دل لیکر آئے
(ایسے لوگوں سے کہا جائیگا) تم سلامتی کے ساتھ بہشت میں جاؤ یہ دن ہمیشہ
قائم رہیگا وہ جو چاہیں گے وہاں انکو ملیگا اور کچھ زیادہ بھی ہماری پاس ہے

اور جو کوئی اپنے مالک کے سامنے کھڑا ہونیسے ڈرتا رہا اسکو دو باغ
ملینگے دونو باغ (ہری ٹہنیوں والے ہونگے ان دونوں میں دو چشمے
بہ رہے ہونگے دونوں باغوں میں ہر میوے کی دو دو قسمیں ہونگی بہشت
کے لوگ ایسے بچھونوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر
تانے (ریشمی کپڑے کے ہونگے اور دونوں باغوں کے میوے (زمین سے)
جھکے ہونگے وہاں نیچی نگاہ والی (سرگیں) عورتیں (حوریں)
ہونگی جن کو بہشتیوں کے پہلے نہ کسی آدمی نے توڑا ہوگا نہ
کسی جن نے گویا وہ یاقوت اور موتی کی بنی ہوئی ہیں اور
دو باغوں سے اترکر اور دو باغ ہیں یہ دونو باغ (بہت سبزی)
کالے ہو رہے ہیں ان میں دو چشمے میں جو ابل رہے ہیں ان
میں ہر قسم کے میوے ہیں اور (خاصکر) کھجور اور انار انمیں
اچھی خصلت کی خوبصورت عورتیں ہونگی جو خیموں میں بند
بیٹھی ہونگی پہشتیوں سے پہلے انکا بکر نہ کسی آدمی نے توڑا
ہوگا نہ جن نے یہ لوگ وہاں سبز غالیچوں اور عمدہ عمدہ بچھونوں
پر تکیے لگائے بیٹھے ہونگے

ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کا تم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والے گناہوں سے بچنے والے کے لیے وعدہ کیا جاتا تھا ۱۲ ف کہیں تم کو فائدہ نہیں کہیں بہشت سے محروم نہ ہو جائے ۱۲ ف وہ کیا ہے دیدار الٰہی ہے جو تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہر جمعہ کی رات کو اللہ تعالیٰ انکے لیے تجلی کریگا ۱۲ ف اور گناہ سے بچتا رہا ۱۲ ف یک جنۃ العدن اور یک جنۃ النعیم ابو الدرداء نے کہا کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی تو میں نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے آپنے فرمایا ہاں گو ابو الدرداء کی ناک کو مٹی لگے۔ ابو موسیٰ اشعری نے کہا انکے مسلمانوں کے لیے دو باغ ہیں سونے کے اور برتنوں کے لیے دو باغ رہیں چاندی کے ۱۲ ف ایک کا نام سلسبیل دوسرے کا نام تسنیم ہے ۱۲ ف رنگت یا مزہ یا بو کے اعتبار سے ۱۲ ف جب اللہ تعالیٰ ایسے عمدہ کپڑے کے ہونگے تو اوروں کو خیال کرنا چاہیے وہ کیسا عمدہ ہوگا ۱۲ ف ایسے قریب ہونگے کہ توڑنے میں کوئی تکلیف نہ ہوگی ف بالکل کنولیاں ہونگی بہشتی ہی انکا بکر توڑیں گے۔ کتنے محبت کرینگے ۱۲ ف جیسے انکا رنگ یاقوت کی طرح چمکتے ہونگے اور موتی کی طرح سفید کیونکہ بہشتیوں کے دانت سفید ہونگے زردی مائل حدیث میں ہے حور کی پنڈلی کی سفیدی ستر جوڑوں پر سے نظر آئے گی یہانتک کہ اندر کا مغز بھی دکھلائی دیگا ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ فردوس میں چار باغ ہیں دو سونے کے اور دو چاندی کے تو سونے کے دو باغ تو مقرب اور اعلیٰ درجہ کے بہشتیوں کے لیے ہیں اور چاندی کے دو باغ اصحاب الیمین اور کم درجہ والوں کے لیے ۱۲ ف ہر وقت ان میں پانی جوش مار رہا ہے فوارہ چل رہا ہے ۱۲ ف میوے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو فوراً کام دیتے ہیں اور کھجور غذائی میووں میں افضل ہے ۱۲ ف یعنی یہ دو قسمیں یہ حوریں اگلی حوروں سے اتر کر ہونگی کیونکہ انکی نگاہ خود اپنے اور سوا خاوندوں کے کسی پر نہ پڑے گی اور یہ پردے میں بیٹھا کرینگی حدیث میں ہے کہ ہر ایک کو لولاریوں کا ہوگا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اس کی نبائی ساٹھ میل چوکھٹا اور دروازے بھی ہونگے جو دوسرے محل والوں کو دکھلائی نہ پڑیں گی مومن آپس میں ملاقات کریگا ۱۲ ف معلوم ہوا کہ مومن بھی جماع کرتے ہیں اور وہیں بہشت میں جائیں گے جہاں ان میں مومن ہونگے ۱۲ ف جب لوگ جنت البقیع کو کہتے تھے جو چیز وہ لطیف اور عمدہ پاتے تو کہتے یہ جنت البقیع ہے ۱۲

صِفَاتُ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ وَدُخُوْلِهِمْ فِي النَّارِ

باب ۳۸ مشرکین اور کفار کی صفات اور اُنکے دوزخی ہونیکا بیان

۱ البقرہ ۱	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝	جو لوگ منکر ہوئے اُنکو برابر ہے تو ڈراوے یا نہ ڈراوے وہ نہ مانیں گے ف۱ اُنکے دلوں اور اُنکے کانوں پر اللہ تعالےٰ نے مہر کردی ہے اور اُنکی آنکھوں پر پردہ ہے اور اُن پر بڑی مار ہے ف۲
〃 〃	۹	بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	ف۲ بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے گناہ کیا اور گناہ کے پھیر میں آگئے وہی دوزخی ہیں ف۳ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔
〃 〃	۱۳	مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝	ف۳ اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) اور مشرکوں میں سے جو کافر ہیں اُنکا دل نہیں چاہتا تمہارے مالک کے پاس سے تم پر کچھ بھلائی اُترے ف۴ اور اللہ تعالےٰ جسکو چاہتا ہے اپنی مہربانی کے لیے خاص کرلیتا ہے ف۵ اور اللہ تعالےٰ کا فضل بہت بڑا ہے ف۶
۶ 〃 〃	۱۳	وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۭ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝	اور جو لوگ (عرب کے کافر ہیں سو یا یہود اور نصاریٰ میں سے) جاہل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے بات کیوں نہیں کرتا یا ہماری پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی ف۱ اگلے لوگوں نے بھی ایسی ہی باتیں کہیں جیسی یہ کرتے ہیں انکا اور اُنکا دل ملتا ہے جن لوگوں کو یقین ہے اُنکو تو ہم نشانیاں دکھا چکے۔
۲ 〃 〃	۱۹	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝	جو لوگ (جیتے جی) کافر ہے اور کفر ہی میں مر گئے اُن پر اللہ تعالےٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے ف۲ ہمیشہ اُسی (لعنت یا دوزخ) میں رہیں گے نہ اُنکا عذاب ہلکا ہوگا نہ اُنکو فرصت ملے گی ف۳

ف۱ یہ اُن لوگوں کا بیان تھا جنکے نصیب میں کفر ہے اور دوسرے صحابہ کرام اور اُن سے آگے اُن لوگوں کا ذکر شروع ہوا جو کفر کے بعد ایمان لائے ف۲ یعنی ان کی بداعمالیوں کی سزا میں اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں پر مہر کردی ہے کہ ایمان کی باتیں دل میں جگہ نہ دیتے ہے انکو بھی کا سمجھنا نہ سمجھنا دونو برابر ہے ف۳ یعنی آخرت یا دنیا میں ہمیشہ ف۴ یعنی قرآن کے نازل ہونے کے وقت سے موجود ہے ف۵ یعنی نبوت ف۶ یعنی جنت ف۱ یعنی جیسی ہی ہٹ دھرمی ہے ف۲ یعنی فرشتے اور سب مسلمان کیونکہ تمام مسلمان دوسرے مسلمانوں سے لعنت کرتے ہیں جب یہ دوزخ میں جائینگے ف۳ یعنی نہ تو عذاب میں کمی ہوگی نہ موت آئیگی

۲	البقرة ۱	۲۰	اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۝	جب وہ لوگ جنکو مانتے ہیں اپنے ماننے والوں سے الگ ہو جائینگے اور عذاب آنکھوں سے دیکھ لینگے اور آپس کے تعلق اور محبت کے رشتے کٹ جائینگے ف۱ اور جو ماننے والے ہیں وہ کہینگے کاش ایکبار اور ہم دنیا میں جاتے اور ہم انسے الگ ہوتے جیسے (آج کل دن) یہ ہمسے الگ ہوئے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ انکے اعمال انکو دکھلائیگا جو انپر افسوس ہی افسوس ہونگے اور انکو دوزخ سے نکلنا نصیب ہوگا
۲	۷	۲۱	هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝	کیا یہ لوگ اس انتظار میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کے چھتر لگائے ہوئے فرشتوں کو ساتھ لیے ہوئے انکے پاس آجائے اور جو ہونا ہے وہ ہو جائے ف۲ اور سب کام اللہ ہی کے سامنے پیش ہونگے ف۳
۲	۷	۲۶	زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝	کافروں کو دنیا کی زندگی بھلی معلوم ہوتی ہے اور مسلمانوں سے ٹھٹھا کرتے ہیں حالانکہ جو شرک سے بچے ہیں (یعنے مسلمان) وہ قیامت کے دن انکے اوپر ہونگے ف۴ اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بیحساب روزی دیتا ہے ف۵
۲	۷	۲۷	وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین (اسلام) سے پھر جاوے اور کافر بنجائے اور کفر ہی میں مرے تو ایسے لوگوں کا کیا کرایا دنیا اور آخرت دونوں میں برباد اور وہ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ف۶
۳	۷	۳۴	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِيٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	اور کافروں کے حمایتی طاغوت ہیں انکو روشنی سے (ایمان کی جو اللہ نے ہر آدمی کی فطرت میں رکھی ہے) نکالکر (کفر کی) اندھیرے میں لیجاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ اسمیں رہیں گے ف۷
۳	ال عمران ۳	۱۰	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ	بیشک کافروں کے مال اور اولاد اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے انکو کچھ بچا نہ سکیں گے (یا اسکے پاس کچھ کام نہ آئیں گے) اور وہ دوزخ کے ایندھن بنیں گے انکی گت بھی وہی ہونیوالی ہے جو فرعون والوں

ف۱ یعنے گڑگڑا کے بیزار ہو جائیں گے ف۲ یعنے جو لوگ مشرکوں کے سردار گدی نشین ہیں اور مشرک انکو اپنے گرو اور مرشد سمجھ کر پوجتے ہیں کہ یہ ہمکو بخشوا لیں گے وہ بھی وقت پر ان سے الگ ہو جائیں گے جیسے انکے اور انمیں کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ یہ پیر چند غل مچا دیں گے کہ ہم نے دنیا میں مدتوں تک تم کو مانا اور تمہاری اطاعت کی اب ہماری آؤ وہ کہیں گے جاؤ دور ہو ہم نہیں جانتے تم کون ہو۔ ہاں ہو یہاں اپنی اپنی پڑی ہے بڑے آئے وہاں سے چیلے بن کر کیسا چیلہ کیسا گرو ف۳ یعنے ہر ایک عمل کو دیکھ کر افسوس کریں گے کہ کاش ہم نے یہ نہ کیا ہوتا اور ہر ایک نیک عمل کے چھوڑ دینے پر جدا افسوس کریں گے گویا سرتاپا وہ حسرت اور افسوس ہی کی تصویر ہونگے ف۴ یعنے یہ سب ہلاک ہوں یا قیامت آجائے ف۵ وہی نیکی کا بدلا دیگا حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب آگلوں اور پچھلوں کو اکٹھا کریگا اور سب کے سامنے آسمان کو کھولیں ہونگی ملک کے منتظر ہونگے تب میں اللہ تعالیٰ بادلوں کے چھتر تلے ہوئے عرش سے کرسی پر اتریگا۔ عبداللہ بن عمر رضی نے کہا جب اللہ تعالیٰ اترے گا اور اسکی خلق کے پیر میل سر ہزار پردے نور اور ظلمت اور پانی کے ہونگے اور پانی میں سے ایسی آواز نکلے گی جس سے دل بیٹھ جاویں گے ف۶ یعنے کافر دوزخ میں رہینگے اور مسلمان جنت میں جنت کہیں بلند ہے اور دوزخ بہت نیچے۔ بعضے کافر جو اللہ اور رسول کی باتوں پر جیسے بلال اور عمار رضی کے ہنستے تھے اور انکو حقیر سمجھتے تھے یہ آیت اتاری ف۷ تو دنیا میں زیادہ مالدار ہونا اس امر کی دلیل نہیں کہ آخرت بھی اچھی ہوگی ف۸ اس آیت سے یہ نکلا کہ اگر مسلمان مرتد ہو جائے یعنے اسلام سے برگشتہ تو اسکے اعمال اسی موت میں اکارت ہونگے جب کفر پر مرے اور جو پھر مسلمان ہو جاوے تو اسکے اگلے اعمال کا ثواب قائم رہے گا امام شافعی اسی حدیث سے یہ نکالتے ہیں ف۹ وہی بت اور انکے حامی طاغوت ہیں جنکو پوجتے تھے یعنے بت اور پتھر اور شیطان اور غدر اور علم یہ سب دوزخ کے ایندھن ہونگے جیسے دوسری آیت میں ہے انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم

			وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ	اور انسے پہلے لوگونکی ہوئی ہماری آیتوں کو جھٹلایا آخر اللہ نے
			اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ	انکے گناہونکی سزامیں انکو پکڑلیا اور اللہ کا عذاب سخت ہے ف۱
۳	آل عمران	۹	كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ	اللہ تم ایسے لوگونکو کیونکر راہ پر لاویگا جنکو یقین ہو چکا اور انہوں نے
			وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ	گواہی دی کہ یہ رسول (یعنے حضرت محمد صلعم) سچے (پیغمبر ہیں) اور کھلی کھلی
			الْبَيِّنٰتُ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ	نشانیاں انکو پہنچ گئیں (اسکے بعد کر گئے) اور اللہ تعالی ہٹ دھرم
			الظّٰلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ	لوگوں کو راہ پر نہیں لاتا ۝ ان لوگونکی سزا یہ ہے کہ انپر اللہ اور
			عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ	فرشتوں اور سب لوگونکی پھٹکار ف۲ وہ ہمیشہ اسمیں رہیں گے نہ
			اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ	انکا عذاب ہلکا ہوگا نہ انکو مہلت ملے گی ف۳ مگر جن لوگون نے
			عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝	ایسا کرنے کے بعد توبہ کرلی (یعنے پھر صدق دل سے مسلمان
			اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ	ہوگئے) اور اپنا ایمان درست کرلیا ف۴ تو بیشک اللہ
			اَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	تعالے بخشنے والا مہربان ہے۔ جو لوگ ایمان لانے کے
			اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ	بعد کافر ہوگئے ف۵ پھر اور کفر پر بڑھے (یا حضرت محمد صلے اللہ علیہ
			ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ	وآلہ وسلم کا پہلے انکار کیا) انکی توبہ کبھی قبول نہ ہوگی
			وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ	اور یہی لوگ ہیں جو گمراہ ہوئے ف۶ جو لوگ منکر ہوئے
			كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ	ہیں اور منکر ہی رہ کر مرگئے (یعنے کفر پر انکا خاتمہ ہوا)
			مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّ	انمیں سے اگر کوئی (قیامت کے دن) زمین بھر سونا اپنی
			لَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ	چھوڑائی میں دے تو کبھی قبول نہ ہوگا۔ یہی لوگ ہیں جن کو
			اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝	تکلیف کا عذاب ہوگا اور کوئی انکا مددگار نہ ہوگا ف۷
۴	〃	۱۳	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ	اور جو لوگ کافر ہیں انکے مال اور اولاد اللہ تعالے کے آگے کچھ کام
			اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۗ وَاُولٰٓئِكَ	نہ آئینگے (یعنے اللہ تعالی کے عذاب کو روک نہ سکینگے) اور
			اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	یہ لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے۔
〃	〃	۱۶	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	اے مسلمانو! اگر تم کافرونکا کہا مانوگے تو وہ تم کو الٹے پاؤن
			يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ	کفر کیطرف پھیر دینگے اور تم گھاٹے میں جا پڑوگے ف۸
〃	〃	۱۸	وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ	اے پیغمبر جو لوگ دوڑ کر کفر کی مدد کرتے ہیں ف۹ انکی وجہ سے

ف۱ ان کافروں سے وہی یہود ان کے انصار کی مراد ہیں کہتے ہیں کہ اس سورت کی اسّی آیتیں انہی کے باب میں اتری ہیں ف۲ جیسے یہود اور نصاری جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارتیں دیکھ کر دل سے یقین کر لیا تھا کہ وہ پیغمبر جنکا وعدہ تھا آپ ہی ہیں پھر جھٹلا دیا یا جیسے ایک شخص مسلمان ہوا پھر مرتد ہو کر مشرک ہو گیا۔ پھر اسکے آنحضرت صلعم کو کہلا بھیجا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے جب آپ نے فرمایا ہاں ہو گیا اسکے نسائی اور ابن جریر اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا اسکی اسناد صحیح ہے ف۳ یعنے ان لوگونسے مراد مسلمان ہیں جو ہمیشہ کافر رہنے کی نیت سے کفر چھوڑ کر پھر مسلمان ہوئے ہیں اور قیامت میں بھی انکار کرینگے۔ بعضوں نے کہا قیامت کے دن ایک کافر دوسرے کافر کی فریاد کو پہنچے گا جیسے حدیث میں وارد ہے ف۴ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکر پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۵ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۶ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۷ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۸ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۹ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۰ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۱ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۱۲ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۳ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۴ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۱۵ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۶ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۷ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۱۸ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۹ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۲۰ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۲۱ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۲۲ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۲۳ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۲۴ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۲۵ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۲۶ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۲۷ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۲۸ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۲۹ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۳۰ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۳۱ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۳۲ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۳۳ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۳۴ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۳۵ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۳۶ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۳۷ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۳۸ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۳۹ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۴۰ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۴۱ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۴۲ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۴۳ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۴۴ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۴۵ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۴۶ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۴۷ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۴۸ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۴۹ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۵۰ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۵۱ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۵۲ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۵۳ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۵۴ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۵۵ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۵۶ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۵۷ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۵۸ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۵۹ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۶۰ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۶۱ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۶۲ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۶۳ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۶۴ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۶۵ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۶۶ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۶۷ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۶۸ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۶۹ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۷۰ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۷۱ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۷۲ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۷۳ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۷۴ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۷۵ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۷۶ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۷۷ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۷۸ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۷۹ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۸۰ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۸۱ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۸۲ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۸۳ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۸۴ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۸۵ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۸۶ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۸۷ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۸۸ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۸۹ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۹۰ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۹۱ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۹۲ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۹۳ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۹۴ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۹۵ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۹۶ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۹۷ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۹۸ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۹۹ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۰۰ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۰۱ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۱۰۲ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۰۳ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۰۴ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۱۰۵ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۰۶ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۰۷ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۱۰۸ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۰۹ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۱۰ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۱۱۱ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۱۲ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۱۳ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۱۱۴ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۱۵ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۱۶ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۱۱۷ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۱۸ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۱۹ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۱۲۰ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۲۱ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۲۲ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۱۲۳ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۲۴ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۲۵ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۱۲۶ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۲۷ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۲۸ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۱۲۹ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۳۰ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۳۱ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۱۳۲ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۳۳ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۳۴ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۱۳۵ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۳۶ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۳۷ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۱۳۸ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۳۹ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۴۰ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۱۴۱ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۴۲ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۴۳ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے ف۱۴۴ یعنے جس کو انہوں نے بھلا دیا انہا تر ہو کر بعضوں نے کہا اصلوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اخلاص درست کر لیا یعنے جو قسم کی ہے اسکو پورا کیا ان آیتوں سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے ف۱۴۵ یعنے اس انکار میں دوزخ میں کیونکہ پہنچا رہا تو انکا ٹھکانا دوزخ ہے ف۱۴۶ اس

			أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝	تو بہتر ہے ہمنے اسلیے انکو ڈھیل دی ہے کہ اور زیادہ گناہ کریں اور ان کو ذلت کا عذاب ہوگا ۔
۴	آل عمران	۲۰	لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ۖ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝	(اے پیغمبر) کافروں کے اِدہر اُدہر شہروں میں پھرنے سے تجھ کو دھوکا نہ ہو (یہ دنیا کا) تھوڑا مزا ہے پھر ٹھکانا وہی دوزخ ہے اور کیا بُرا سامان ہے ۔
۵	النساء	۸	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا ۖ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝	جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا انکو ہم آگ میں ڈالیں گے ہر بار جب انکی کھال گل جائیگی تو ہم انپر دوسری کھالیں چڑھائیں گے اسلیے کہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں بے شک اللہ تعالے زبردست ہے حکمت والا ہے ۔
۴	″	۲۰	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ۝	جو لوگ (تورات پر) ایمان لائے پھر (بچھڑا پوجکر) کافر ہوگئے پھر ایمان لائے پھر (حضرت عیسےٰ کا انکار کرکے) کافر ہوگئے پھر اور زیادہ کفر کیا (حضرت محمد کا بھی انکار کرکے) اللہ تعالیٰ انکو بخشنے والا نہیں نہ راہ پر لگانے والا ہے ۔
۶	″	۲۱	إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝	جو لوگ اللہ اور اسکے پیغمبروں کو نہیں مانتے اور اللہ اور اسکے پیغمبروں میں جدائی ڈالنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں ہم بعضے پیغمبروں کو مانیں گے اور بعضوں کو نہیں مانیں گے اور (کفر و ایمان کے) بیچ میں ایک (نیا) رستہ بنانا چاہتے ہیں یہی لوگ (پکے) کافر ہیں اور ہمنے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار رکھا ہے ۔

تو بجبیدہ مت ہو وہ ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اللہ تعالےٰ یہ چاہتا ہے کہ آخرت میں اُن کا کوئی حصہ نہ رکھے اور اُن کو بڑا عذاب ہوگا بے شک جن لوگوں نے ایمان دیکر کفر مول لیا وہ خدا تعالیٰ کا کچھ بگاڑ نہیں کر سکیں گے اور انکو تکلیف کا عذاب ہوگا اور کافروں کو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ہمنے جو اُن کو ڈھیل چھوڑ دیا ہے وہ ان کے حق میں بہتر ہے ہمنے اسلیے انکو ڈھیل دی ہے کہ اور زیادہ گناہ کریں اور ان کو ذلت کا عذاب ہوگا ۔

(اے پیغمبر) کافروں کے اِدہر اُدہر شہروں میں پھرنے سے تجھ کو دھوکا نہ ہو (یہ دنیا کا) تھوڑا مزا ہے پھر ٹھکانا وہی دوزخ ہے اور کیا بُرا سامان ہے ۔

جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا انکو ہم آگ میں ڈالیں گے ہر بار جب انکی کھال گل جائیگی تو ہم انپر دوسری کھالیں چڑھائیں گے اسلیے کہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں بے شک اللہ تعالےٰ زبردست ہے حکمت والا ہے ۔

جو لوگ (تورات پر) ایمان لائے پھر (بچھڑا پوجکر) کافر ہوگئے پھر ایمان لائے پھر (حضرت عیسےٰ کا انکار کرکے) کافر ہوگئے پھر اور زیادہ کفر کیا (حضرت محمد کا بھی انکار کرکے) اللہ تعالیٰ انکو بخشنے والا نہیں نہ راہ پر لگانے والا ہے ۔

جو لوگ اللہ اور اسکے پیغمبروں کو نہیں مانتے اور اللہ اور اسکے پیغمبروں میں جدائی ڈالنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں ہم بعضے پیغمبروں کو مانیں گے اور بعضوں کو نہیں مانیں گے اور (کفر و ایمان کے) بیچ میں ایک (نیا) رستہ بنانا چاہتے ہیں یہی لوگ (پکے) کافر ہیں اور ہمنے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار رکھا ہے ۔

ف ۱ یعنے اس کی حکومت کا یا اسکے دوستوں کا ۱۲ ف ۲ کافروں کی کفر پر ہر مسلمان کا جی کڑھتا ہے آنحضرت صلعم کو اور زیادہ رنج ہوتا تھا کیونکہ آپ سارے عالم کے لیے خدا تعالیٰ کی رحمت تھے اللہ تعالےٰ نے آپ کو تسلی دی کہ تم اتنا بہت رنج کیوں کرتے ہو ان کی کوششوں سے اسکی سلطنت اور حکومت میں کوئی خلل نہیں آسکتا اسکا دین کچھ بگاڑ نہیں سکتا خود انہی کا نقصان ہوگا کہ آخرت میں عذاب ہی عذاب اُن کی قسمت میں رکھا گیا ہے اور ذرا سی راحت ان کے لیئے وہاں نہیں ہے ۱۲ ف ۳ اپنا ہی نقصان کریں گے ف ۴ اس میں اللہ تعالیٰ کی کچھ حکمت ہے کہ کافر اور زیادہ گناہ کریں اور سخت عذاب کے مستحق ہوں ۱۲ ف ۵ کہ اللہ تعالیٰ کی انپر مہربانی ہے جب تو وہ شہر بہ شہر سوداگریاں کرتے پھرتے ہیں اور خوب مال پیدا کرتے ہیں بعضے مسلمانوں نے ایسا کہا تھا کہ کافر اللہ تعالےٰ کے دشمن ہیں مگر وہ تو مالدار اور آرام و راحت میں ہیں اور ہم تکلیف میں تب یہ آیت اتری ۱۲ ف ۶ جو یہ کافر اپنے لیے آخرت میں کر رہے ہیں یا اللہ تعالےٰ نے ان کے لیئے تیار رکھا ہے مطلب یہ ہے کہ ان کافروں کی تجارت اور سوداگری اور مالداری یہ سب چند روزہ ہے اور اس فائدے کے ساتھ جو اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے لیئے رکھا ہے یہ بہت تھوڑا فائدہ ہے کیونکہ یہ فانی ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ باقی ہے ۱۲ ف قرآن یا تورات یا انجیل یا کسی آسمانی کتاب کو نہ مانا ۱۲ ف ۸ جو کھال پیدا کر دیتا اس کے نزدیک کیا مشکل ہے دنیا میں کھال جل جاتی ہے تو پھر دوسری کھال تازی چند روز میں پیدا ہو جاتی ہے کھال اس لیئے بدلی جاویگی کہ پھر ایذا اس کو ہو ۱۲ ف ۹ یہ آیت شروع میں ہوئی تھی کیونکہ جلی کے جلنے سے اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی ترو تازہ کھال کے جلانے سے ہوتی ہے ۱۲ ف ۱۰ جب ہوسکے توبہ کرلے ۱۲ ف ۱۱ یعنی اگر کافر کفر سے پھر توبہ کرے اور ایمان لاوے تو بخشش کی امید ہے مگر ان لوگوں نے تو کفر کیا اور کفر میں بڑھتے گئے یہانتک کہ کفر ہی پر مرے ایسوں کی بخشش کیونکر ہو سکتی ہے ۱۲ ف ۱۲ یعنے کفر سب کا خلاصہ انسے ہوگا بعضوں نے کہا یہ آیت مرتد لوگوں کے بارے میں اتری جو کئی بار مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے اور مطلب یہ ہے کہ ان کا ایمان کچھ ایمان نہیں کفر اور ایمان سب کچھ ہیچ ہے ایسے شخص کبھی ایسے نہیں کہ وہ دل سے تو پکا کرینگا ۱۲ باقی در ضمیمہ

۶	النساء	۲۳	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ۝ إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۝	بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ کی راہ سے روکا وہ بڑی گمراہی میں پڑ گئے (کیوں کہ خود گمراہ تھے دوسروں کو بھی گمراہ کیا) بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور انہوں نے (اپنی جانوں پر) ظلم کیا اللہ تعالیٰ انکو بخشنے والا نہیں نہ انکو جہنم کے سوا کوئی (نجات کی راہ) سوجھائے گا وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے اور اللہ تعالیٰ پر یہ آسان ہے
″	″	۲۴	وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۙ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝	اور جن لوگوں نے (دنیا میں اسکی بندگی سے) شرم کی اور اپنی تئیں بڑا سمجھا تو ان کو تکلیف کا عذاب کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی (اپنا) حمایتی پائیں گے نہ مددگار (جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے انکو چھڑائے یا کچھ سفارش یا مدد کرے)
۶	المائدة	۱	الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ	آج کافر تمہارے دین کی طرف سے ناامید ہو گئے تو ان سے (کافروں سے) مت ڈرو مجھ سے ڈرو
″	″	۲	وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝	اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہیں
″	″	۶	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝	جو کافر ہوئے اگر ان کے پاس زمین میں جو کچھ ہے سب (مال و متاع) ہو اور اتنا ہی اور اسلیے کہ اس کو دیکر اپنے تئیں قیامت کے عذاب سے چھڑائیں تو بھی انکی طرف سے قبول نہ ہوگا اور انکو تکلیف کا عذاب ہوگا وہ دوزخ کی آگ سے نکلنا چاہیں گے اور وہ اس میں سے نکلنے نہ پائیں گے اور انکو ہمیشہ عذاب ہوتا رہے گا
″	″	″	يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۛ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ	اے پیغمبر جو لوگ کفر پر دوڑ پڑتے ہیں اپنے رنج نہ کر (یہ لوگ یا تو منافق ہیں) ان لوگوں میں سے جو منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور ان کے دلوں میں ایمان (کا نام) نہیں اور (یا) ان لوگوں میں سے جو یہودی ہیں جھوٹی باتیں سننے والے جو لوگ

ف اسلام لانے سے دوسروں کو بھی ۱۲ ف جیسے فرعون یا نمرود نے خود اپنے تئیں خدا کہا ۱۲ ف یعنے اب انکو امید نہ رہی کہ اسلام کا دین مٹ جاوے گا اور یہ لوگ پھر ہماری طرح اپنے باپ دادا کے طریق پر آجاویں گے کیونکہ اسلام کو قوت ہو گئی اور مسلمانوں کی تعداد بہت ہو گئی ۱۲ ف صحیح حدیث میں ہے جس کو دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے فرماویگا اگر تیرے پاس ساری دنیا ہو تو اپنی چھٹائی میں دیگا یا نہیں وہ کہیگا میں دیدونگا اللہ تعالیٰ فرماویگا میں نے تو تجھ سے بہت آسان بات چاہی تھی کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر تجھکو جنت ملیگی اور دوزخ سے بچیگا تو نے نہ مانا اور شرک کی ۱۲ ف یہ آیت کافروں کے حق میں ہے جیسے پہلی میں صاف موجود ہے جو کافر ہوئے صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ دوزخ سے نکلکر جنت میں جاویں گے پھر گنہگار مسلمان ۱۲ ف کفر پر دوڑے پڑتے ہیں یعنے موقع ملتے ہی کافر ہو جاتے ہیں یا کافروں کے شریک ہو جاتے ہیں ۱۲ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے یا ایہا الرسول کہکے خطاب کیا یہ بڑی عزت کا خطاب ہے جو سارے قرآن میں صرف دو جگہ ہے ایک اس آیت میں دوسرے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک میں اور یا ایہا النبی کئی مقاموں میں ہے ۱۲ ف یعنے گناہ کیا یا حضرت محمد مصطفےٰ پر ظلم کیا انکی نشانیاں جو اگلی کتابوں میں تھیں یا دوسرے پر ظلم کیا اسلام سے روک کر ۱۲ ف جب وہ اسی حال میں مر جاویں کیونکہ کافر کی مغفرت نہیں ہو سکتی ۱۲ ف یعنے انکا ٹھکانا جہنم میں ہے جاتا اور ہمیشہ وہاں ۱۲

سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ
يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ
يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ
اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ
اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ
قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَّلَهُمْ
لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ سَمّٰعُوْنَ
لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ

۷ المائدہ ۱۱ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

" الانعام ۱ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ
اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْا
بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا
مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

" " " وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ
فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَقَالُوْا لَوْلَآ
اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا
لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝ وَلَوْ
جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا
عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝

" " ۳ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ

تیرے پاس نہیں آتے اُن کے جاسوس لفظوں کو اللہ کے رکھے
ہوئے ٹھکانے سے بے ٹھکانے کرتے ہیں (اور اپنے لوگوں سے)
کہتے ہیں اگر تم کو یہی حکم دیا جائے تو اسکو مان لینا (یا اسپر عمل کرنا)
اور جو یہ حکم نہ ملے تو نہ ماننا اور اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کرنا چاہے
تو اسکے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ پر تیرا کچھ زور نہیں چل سکتا یہی
لوگ وہ ہیں جنکے دلوں کو اللہ تعالےٰ نے پاک کرنا نہ چاہا وہ
دنیا میں ذلیل ہونگے اور آخرت میں انکو بڑی مار پڑے گی
جھوٹ بنانے کے لیے جاسوسی کرنے والے حرام مال خوب
چکھنے والے (یا رشوت اُڑانے والے)

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور جھٹلایا وہ
دوزخی ہیں

اور ان کافروں کے پاس جب کوئی نشانی انکے مالک کی نشانیوں
میں سے آتی ہے تو اُس سے غافل ہو جاتے ہیں انہوں نے سچ کو بھی
جھٹلایا جب اُن کے پاس آیا اب ان کو اسکی حقیقت معلوم ہو جائیگی
جس پر وہ ہنستے رہے

اور اگر ہم تجھ پر (اے پیغمبر) کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب اُتارتے اور
یہ لوگ ہاتھوں سے اسکو چھو لیتے تب بھی کافر یہی کہتے یہ تو اور
کچھ نہیں کھلا جادو ہے اور (کافر) کہتے ہیں اس (پیغمبر) پر فرشتہ
کیوں نہ اُترا اور اگر ہم (اس طرح سے) فرشتہ اتارتے تو قضیہ
ہی چُک جاتا پھر ان کو (ذرا بھی) مہلت نہ ملتی اور اگر ہم فرشتے
کو پیغمبر بناتے (تو آخر) اس کو بھی ایک مرد بناتے اور وہی شبہ
اُنپر ڈالتے جو شبہ اب وہ کر رہے ہیں

اور ان میں بعضے ایسے بھی ہیں جو تیری طرف کان لگاتی ہیں
اور انکے دلوں پر ہمنے پردے ڈالدیے ہیں اور انکے کانوں

			اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝			کو بہرا کردیا ہے وہ اسکو سمجھ نہیں سکتے اور اگر وہ سب نشانیاں دیکھیں تو ایک پر بھی ایمان نہ لائیں (وہ تو جہالت میں) یہانتک (پہنچے ہیں) کہ جب تیرے پاس جھگڑتے آتے ہیں تو یہ کافر (سردود) کہتے ہیں (قرآن ہے کیا) اسمیں (کیا رکھا ہے) اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں اور کچھ نہیں اور وہ (لوگوں کو) اس سے روکتے ہیں اور خود بھی الگ رہتے ہیں اور یہ لوگ کچھ نہیں مگر اپنے تئیں آپ تباہ کرتے ہیں اور سمجھتے نہیں
۷	الانعام ۶	۳	وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝	اور (کافر یہی) کہتے ہیں کہ جو کچھ زندگی ہے دنیا ہی کی زندگی ہے اور کچھ نہیں اور مرے پیچھے ہم اُٹھنے والے نہیں ۵
۷	〃	۴	وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	اور (کافر) کہتے ہیں اسکے مالک کی طرف سے اسپر کوئی نشانی کیوں نہیں اُتری تو کہدے اللہ (ایک صاف کھلی نشانی (بھی) اتار سکتا ہے مگر انمیں سے اکثر لوگ (خدا کی حکمت اور مصلحت کو) نہیں جانتے ۵
۷	〃	۵	وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ۭ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۭ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں (انکی مثال ایسی ہے گویا) وہ اندھیرے میں گونگے اور بہرے ہیں جسکو چاہے اللہ گمراہ کردے اور جسکو چاہے سیدھی راہ پر لگادے
〃	〃	۸	وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمْسَسْهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝	اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اُن کو نافرمانی کی سزا میں عذاب ہوگا۔
۸	〃	۱۱۰	وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰۗىِٕكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۝	اور ہم اُنکے دل اور آنکھیں اُلٹ دینگے جیسے پہلی بار نشانی پر ایمان نہیں لائے اور ہم انکو انکی شرارت میں بہکتا چھوڑ دینگے اور اگر ہم اُنپر (آسمان سے) فرشتے اتاریں اور مردے ان سے بات کریں اور ہر چیز کو انکے سامنے لاکر اکٹھا کردیں جب بھی وہ ایمان لانے والے نہیں مگر اللہ چاہے (تو وہ اور بات ہے) لیکن ان میں اکثر نادان ہیں ۵
۸	〃	۱۴۸	سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَاۗؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ	قریب ہیں مشرک یہ کہیں گے اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا کوئی شرک نہ کرتے اور نہ کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرتے

فائدہ اس لیئے کہ ان کا سمجھنا ہم سے بعید ہے ۱۲ ف یعنی کیا جب کان بہرے ہوں تو جانور کی طرح صرف آواز سنتے ہیں اس کا مطلب نہیں سمجھتے ۱۲ ف تمام جہان کے معجزے ۱۲ ف یعنی اور نشر اور آخرت کے قائل نہیں ہیں ہمارے زمانے میں یہ بلا بہت پھیل گئی ہے اور دنیا کے ہر ایک حصہ میں ایسے کافر پیدا ہوگئے ہیں جن کو نیچر اور ناتیسٹ اور فیلسوف اور لامذہب اور دہری اور باطنی اور بابی اور طبعی اور مادی اور ملحد کہتے ہیں ان لوگوں سے جب بحث کیجیئے تو اخیر میں خدا کے وجود کا ان کو قائل ہونا پڑتا ہے کیونکہ اتنے بڑے عالم کا انتظام بغیر ایک حاکم مدبر منتظم کے عقل میں نہیں آتا جب خدا تعالے کے قائل ہوگئے پھر انکو الزام دینا سہل ہے کہ اگر حشر و نشر اور جزا سزا نہ ہو تو اچھے برے نیک بد ظالم عادل سب کی حالت یکسان ٹھہر گئی اور یہ اس ذات پاک کے عدل اور انصاف سے بعید ہے ۱۲ ف یعنے اس پیغمبر کو ایسا صاف کوئی معجزہ کیوں نہ ملا جیسے اگلے پیغمبروں کو ملا تھا ۱۲ ف اگر صاف کھلی نشانی آوے جیسے مائدہ حضرت عیسے کے وقت اونٹنی حضرت صالح کے عہد میں دیکھی تھی اور پھر یہ لوگ نہ مانیں تو اسی وقت عذاب سے سب تباہ ہوجاویں گے اسرتم کو آن حضرت کے زمانہ میں عربوں کا اس طرح سے ہلاک کرنا منظور نہ تھا تو ایسی صاف کھلی نشانی بھی نہیں اوتاری قرآن شریف کی نشانی کیا کم تھی مگر افسوس یہ لوگ بیعلم اور جاہل تھے ف و اب بھی اگر نشانیاں اتریں تو ایمان نہ لاویں گے ۱۲ ف یعنے حضرت موسے اور عیسے کے زمانہ میں یا خود ہمارے زمانہ میں جب چاند پھٹ گیا تھا ۱۲ ف ہر نشانی کو چاہتے ہیں اور ہر جاندار کو ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہر جاندار کو گروہ گروہ لاکر انکے سامنے اکٹھا کریں یعنے حشر بھی انکے سامنے ہوجاوے ۱۲ ف یعنے ایک نشانی کی بھی حاجت نہیں وہ خود بخود ایمان لاویں گے ۱۲ ف یعنے کافروں میں سے جو سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم اگر نشانی دیکھیں تو ضرور ایمان لاویں گے یا اون مسلمانوں سے جو نشانی اترنا چاہتے ہیں اس امید سے کہ یہ کافر اسکو دیکھ کر مسلمان ہوجاویں گے ۱۲

(باقی آئندہ پرچہ)

			كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ	اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے گذرے انہوں نے بھی اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا آخر ہمارے عذاب کا مزہ چکھا
۷	الانعام	۱۸	قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝	(اے پیغمبر ان کافروں سے) کہدو اپنے گواہوں کو لاؤ جو یہ بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے ان چیزوں کو حرام کیا ہے پھر اگر وہ گواہی بھی دیں تو بھی تو انکے ساتھ ہو کر (انکی سی) گواہی مت دے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور جو آخرت کا یقین نہیں کرتے اور اپنے مالک کے برابر دوسرے کو کرتے ہیں (شرک کرتے ہیں) انکی خواہش پر مت چل
۸	″	۲۰	اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝	جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور کئی فرقے بن گئے تجھ کو ان سے کوئی غرض نہیں انکا کام خدا کے حوالے ہے پس وہی انکو جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے جتائے گا
۹	الاعراف	۳۶	وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور ان (کے ماننے) سے اکڑ بیٹھیں گے وہ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے۔
۹	″	۴۰	اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝	بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور انپر اکڑ بیٹھے نہ انکے لیے آسمان کے دروازے کھلیں گے اور نہ وہ جنت میں جائیں گے یہانتک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھس جائے اور گنہگاروں (کافروں) کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں
۹	″	۱۷	وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	اور جو لوگ ہماری آیتوں کو اور آخرت کا دن آنے کو جھٹلائیں ان کا کیا کرایا سب اکارت ہوا انکو وہی بدلہ ملے گا جیسے کام کرتے تھے
۹	″	۲۳	وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝	اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم انکو رفتہ رفتہ (یا اس طرح سے کہ) انکو معلوم نہ ہو کھینچ لے جائیں گے اور میں انکو مہلت دونگا بے شک میرا داؤں پکا ہے۔
۹	″	۲۴	وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا	اور جب تو (ایک مدت تک) ان کافروں پاس کوئی آیت نہ لائے تو

ف بحیرہ اور سائبہ وغیرہ کو ۱۲ ف کافروں کے موافق کہیں ۱۲ ف ان کی بات اور گواہی کو مت مان ۱۲ ف کچھ باتیں مانیں کچھ نہ مانیں جیسے یہود اور نصاریٰ یا مشرکین بعضے بت پوجتے ہیں بعضے فرشتے بعضے تارے یا جیسے بدعتی کہ بعضی آیتوں اور حدیثوں کو لیتے ہیں اور بعضی کو نہیں لیتے کہتے ہیں ہمارے امام نے ان حدیثوں کو نہیں لیا حدیث میں ہے کہ ان افترقوا دینہم سے بدعتی اور خواہش پر چلنے والے مراد ہیں اسی امت کے دوسری حدیث میں ہے کہ اُن کی توبہ قبول نہ ہوگی اور وہ مجھ سے کچھ تعلق نہیں رکھتے اس آیت سے ان مقلدین کو نصیحت لینا چاہیئے جو اپنے امام کی تقلید میں ایسے غرق ہیں کہ حدیث اور قرآن کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور اپنے مذہب کے خلاف جو حدیثیں آتی ہیں اُن کی بیجا تحریف اور تاویل کرتے ہیں ۱۲ ف جب ہاں اس اختلاف کا بدلہ ملیگا اسوقت مزہ معلوم ہوگا حدیث میں ہے کہ میری امت بھی بہتر فرقے ہو جاوے گی سب دوزخ میں ہیں مگر ایک فرقہ جس میں ہم اور میرے صحابہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب سنت کے حکم کے تابع تھے پھر جو لوگ اب بھی تابع حدیث اور قرآن کے پیرو ہیں وہی آن حضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب کے طریق پر ہیں ف یعنی قرآن اور حدیث سے اُن آیتوں پر ایمان نہ لاویں گے اور نہ عمل کریں گے ۱۲ ف اونٹ کا سوئی کے ناکے میں گھسنا محال ہے تو انکا بھی جنت میں جانا محال ہے ۱۲ ف یا جو کفر کی حالت میں اگر کوئی نیک کام بھی کیے مثلاً خیرات وغیرہ اور خاتمہ کفر پر ہوا تو وہ سب کام گئے گذرے صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ اگر کافر مسلمان ہو کر کفر کے وقت کی نیکیاں بھی اُسکی قائم رہیں گی ۱۲ ف یعنی دھیرے دھیرے یا بیچ بیچ میں آہستہ آہستہ ف یعنی عذاب یا ہلاکت کی طرف سے وہ غافل اور بے فکر ہیں کہ ہم کو ڈھیل دیتا ہے اور ہم کو عذاب نہیں کرتا ہم اس ڈھیل کے لیے دنیا کی اور زیادہ تعمیلیں ہیں کہ وہ خوب پھول جاویں خدا کو بالکل ہی بھول جاویں پروردگار عالم کا استدراج عمدہ کر کہلاتا ہے تمام نعمتوں سے پناہ مانگی ہے ۱۲ منہ

			قُلْ اِنَّمَا اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ	کہتے ہیں تو اے محمد کیوں نہ تابع ہوں میں اس کا جو بھیجا ہے میرے رب کی طرف سے حکم آتا ہے اسی پر چلتا ہوں۔
۹	الانفال	۲	ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ۝	اب یہ (عذاب) تو چکھ لو اور (جان لو کہ آخرت میں) کافروں کو دوزخ کا عذاب ہونے والا ہے ۲
۹	"	۳	اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۝ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝	بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک بہرے گونگے کافر ہیں جو عقل نہیں رکھتے اور اگر اللہ ان بہرے گونگے کافروں میں کچھ بھی بھلائی پاتا تو بے شک انکو سناتا اور اگر ان کو سناتا بھی جب بھی وہ منہ پھیر کر چلدیتے ۲
۹	"	۴	وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۝ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۝ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۝ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۝ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ۝	اور (اے پیغمبر جب (تو مکہ میں تھا) کافر داؤں کرنے لگے کہ تجھ کو قید کریں یا قتل یا (ملک سے) نکال باہر کریں اور وہ (اپنا) داؤں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ (اپنا) داؤں کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ سب داؤں کرنے والوں میں بہتر داؤں کرنے والا ہے اور جب ہماری آیتیں اُن کافروں کو پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں ہم سُن چکے ہم بھی اگر چاہیں تو ایسا قرآن کہہ ڈالیں (تصنیف کرلیں) یہ ہے کیا اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں بس اور (اے پیغمبر جب ان کافروں نے دعا مانگی یا اللہ اگر یہ قرآن سچ ہے تیری ہی پاس سے اُترا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا اور کوئی تکلیف کا عذاب ہم پر لیکر آ اور اللہ یہ تو اُن کو عذاب کرنیوالا نہیں جب تک تو ان میں (موجود) ہے اور اللہ تعالیٰ انکو عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ استغفار کرتے ہیں اور (اے پیغمبر) اب ان میں کونسی بات ہے جو اللہ تعالیٰ انکو عذاب نکرے حالانکہ وہ لوگوں کو ادب والی مسجد سے روکتے ہیں اور وہ اس ادب والی مسجد کے متولی نہیں ہیں اس مسجد کے متولی وہی ہیں جو پرہیزگار ہوں لیکن انمیں اکثر یہ نہیں جانتے اور کعبے کے پاس انکی نماز یہی ہے سیٹیاں اور تالیاں بجانا تو (اے کافرو)

۱ اپنے دل سے بنالی ہوتی ۱۲ ۲ میں کیا آیتیں خود بناتا ہوں ۱۲ ۳ دنیا میں مارے جاتے اور قید ہونیکا ۱۲ ۴ جو اس سے کہیں سخت ہے ۱۲ ۵ یعنے جو کافر کان سے اچھی بات نہ سنیں اور زبان سے اچھی بات نہ کہیں اور عقل سے غور نہ کریں وہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں ۱۲ ۶ کہ وہ فائدہ اٹھاتے ۱۲ ۷ بعضوں نے کہا اللہ انکو سناتا اس کا یہ مطلب ہے کہ جو وہ پوچھتے اوسکا جواب سناتا یا مردوں کا کلام سناتا کیونکہ قریش نے آن حضرتؐ سے درخواست کی تھی کہ آپ قصی بن کلاب کو پھر زندہ کردیں اور وہ آپ کی پیغمبری کی گواہی دے ۸ ۸ واقعہ یہ تھا کہ قریش کے کافر دارالندوہ (مشورہ کے مکان) میں اکٹھا ہو کر آن حضرتؐ کے بارے میں مشورہ کرنے لگے کسی نے کہا ان کو قید کرلو کسی نے کہا ملک سے باہر کردو اللہ تعالیٰ نے اُس کی خبر آن حضرتؐ کو دیدی آپ نے اپنے بچھونے پر حضرت علی رضؓ کو سلادیا اور خود اسی شب کو ابوبکر صدیق رضؓ کے ساتھ نکل کر غار ثور میں چھپ رہے ۹ ۹ صبح کافر آکے تو علی رضؓ کو آپ کے بچھونے پر پایا پوچھا تمہارے ساتھی کہاں ہیں انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں آخر قدموں کے نشان پر اس پہاڑ تک پہونچے اور اس غار کے منہ پر مکڑی نے جالا لگا ہوا دیکھا تو کہنے لگے جس میں آن حضرتؐ اور ابوبکر رضؓ چھپے ہوئے تھے مگر دیکھا تو اس کے دروازے پر مکڑی کا جالا لگا ہے انہوں نے کہا اگر اسکے اندر کوئی جاتا تو جالا ٹوٹتا یہاں نہیں ہیں کافر پھر لوٹ گئے اور آپ تین رات اوسی غار میں رہے چوتھے دن ایک تیز سانڈنی پر جسکو ابوبکر رضؓ نے تیار کر رکھا تھا سوار ہو کر مدینہ کو روانہ ہوئے ۱۰ ۱۰ کسی وقت پر اس وقت تک نہیں عذاب اوترا جب تک ولکا پیغمبر اوس میں رہا ۱۲ ۱۱ ہوا یہ کہ ابوجہل مرادی نے اوس سے کافروں نے کہا تو نے کہا تھا کہ ہم اگر چاہیں تو ایسا قرآن کہہ ڈالیں تصنیف ہم ہر سال ہر شام کو متفرق ہوتے اور طواف کے وقت غزانک غزانک کہتے تھے ۱۲ ۱۲ حدیبیہ کے سال میں مسلمانوں کو بیت اللہ سے روکنے سے روکا اس کا بیان آگے آتا ہے ۱۲ ۱۳ تو مکہ میں اترتی تھیں اور ہجرت سے دو سو قبل اتری جب آپ مکہ سے نکل کر مدینہ کو روانہ ہوئے ۱۲

			كَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝	اب اپنے کفر کی سزا میں عذاب کا مزہ چکھو بے شک جو لوگ
			اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	کافر ہیں وہ اپنے مالوں کو اس لیے خرچ کرتے ہیں کہ
			لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا	(لوگوں کو) اللہ (سبحانہ وتعالے) کی راہ سے روکیں یہ
			ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۭ	لوگ ابھی اور خرچ کریں گے پھر ان کو (یہ مال خود ایک)
			وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝	افسوس ہوگا پھر مغلوب ہونگے اور جو کافر ہیں وہ (قیامت
			لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ	کے دن) دوزخ کی طرف ہانکے جائینگے تاکہ اللہ ناپاک کو پاک
			الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰي بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ	سے جدا کرے اور ناپاک (چیزوں یا لوگوں) کو ایک کے اوپر
			جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ	ایک رکھکر ان سبکا ڈھیر لگا کر اسکو جہنم میں جھونک دے
			هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	یہی لوگ ہیں جو گھاٹے میں ہے ۵
۹	الانفال	۸	قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ	(اے پیغمبر) ان کافروں سے کہدو اگر یہ باز آئیں تو ان کے
			مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ	اگلے قصور معاف کر دئے جائیں گے اور اگر پھر ایسا کریں ۵
			مَضَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝	تو اگلے لوگوں (میں اللہ تعالے) کی عادت گذر چکی ہے ۵
۱۰	۷	۷	اِنَّ شَرَّ الدَّوَاۗبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ	اللہ تعالی کے نزدیک سب جانوروں میں بدتر کافر ہیں جو ایمان
			كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ	نہیں لاتے ۵ یہ کافر وہ ہیں جن سے تو نے عہد کیا پھر ہر بار وہ اپنا
			عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ	عہد توڑ ڈالتے ہیں اور (اللہ تعالے سے) نہیں
			عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝	ڈرتے ۵
〃	〃	۸	وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۭ	اور ۵ کافر لوگ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ وہ (ہمارے) قابو سے نکل گئے
			اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝	وہ ہمکو ہرگز تھکا نہیں سکتے ۵
〃	التوبہ	۴	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ	مسلمانو! مشرک تو نرے گندے ہیں ۵ تو اس سال کے بعد ادب
			نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ	والی مسجد کے نزدیک نہ آئیں ۵ اور اگر تم کو محتاجی کا ڈر
			عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ	ہو ۵ تو آگے چل کر اللہ تعالے تم کو اپنے فضل سے
			يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَاۗءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ	اگر چاہے گا تو مالدار کر دے گا ۵ بے شک اللہ تعالی جانتا
			عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝	ہے حکمت والا۔
〃	〃	۷	فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا	تو (اے پیغمبر) انکے مال اور اولاد (کی کثرت) یہ تعجب نہ کر ۵ اللہ اور کچھ

ف۱ اسلام قبول کرنے سے ف۲ جب کافر بدر سے بھاگ کر مکہ میں گئے تو ابوسفیان سے مدد چاہی اسنے بہت سا روپیہ سوداگری کے لئے اونکو قرض دیا پھر جنگ احد میں کافروں پر چائیں اور یہ سونا اس نے خرچ کیا اخیر میں کافر مغلوب ہوئے اور ابوسفیان کف افسوس ملتا رہگیا مال کا مال تلف ہوا اور فتح بھی نہ ملی۔ اس آیت میں صاف ایک معجزہ ہے کہ کافروں کے مغلوب ہونے کی خبر دی اور ایسا ہی ہوا ف۳ بدبخت شخص کو یا شیطان کی راہ میں جو مال خرچ ہو اسکو پاک ہے الخ ف۴ نبک بخت شخص سے یا اس مال سے جو اس کی راہ میں خرچ ہوا ہے ف۵ ناپاک سے کافر اور پاک سے مسلمان مراد ہیں یا ناپاک سے وہ مال جو کافروں نے آن حضرت ﷺ کی دشمنی میں صرف کیا ہے اور پاک سے وہ مال جو مسلمانوں نے دین حق کی تائید میں خرچ کیا ف۶ یعنے ابوسفیان اور اسکے ساتھیوں سے ف۷ آن حضرت ﷺ کی دشمنی اور شرارت سے باز نہ آویں ف۸ یعنے اگلوں کیطرح یہ بھی تباہ ہونگے امر حق کی عادت یہی ہے کہ جو کوئی اسکے پیغمبروں سے مقابلہ کرتا ہے اُس کو تباہ اور برباد کرتا ہے۔ ف۹ اگلوں سے مراد انکی امتیں ہیں یا خود قریش کے کافر جو جنگ بدر میں مارے گئے ف۱۰ آدمی کا بھی عجب حال ہے بڑے سے بڑے فرشتوں کے چڑھ جانے کہنے تو جانوروں سے بھی اوتر جاتا ہے ف۱۱ یہ عہد بنی قریظہ کے یہودی ہیں اون سے اور آن حضرت ﷺ سے یہ عہد ہوا کہ آپ کے دشمن کی مدد نہ کریں گے پھر انہوں نے اپنا عہد توڑ کر مشرکوں کی مدد کی تیاریوں سے جب آن حضرت ﷺ نے اون سے پوچھا تو کہنے لگے ہم کو اپنا عہد یاد نہیں ف۱۲ ہم پھر لے خیبر پھر ۴ برس بعد یہی عہد ہوا پھر خندق کے دن انہوں نے پھر مشرکوں کی مدد کی اور مشرکوں کے ساتھ ہو کر مسلمانوں کو ستانے لگے ف۱۳ کافر لوگ سمجھے تھے کہ ہم جیت جائیں گے ہم جیت جائیں گے اون کو عذاب کے لشکر میں گرفتار کرینگے

(باقی در قعیصہ)

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝
الْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ ۱۲
اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَمِنَ
الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا
وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ
السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝
وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕ ۱۳
وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ؕ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ؗ
لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ ؗ
مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝
يونس ۱ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا
بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ
هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ
النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ ۲
الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ
غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ
لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ
اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ
اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝
قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ
اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا

منہیں یہی چاہتا ہے کہ انکو دنیا کی زندگی میں ان چیزوں کا مزہ
لگا دے اور ان کی جانیں نکلتے وقت وہ کافر رہیں ۔
گاؤں کے لوگ کفر اور نفاق میں زیادہ پختہ ہوئے ہیں اور
اللہ تعالیٰ نے جو اپنے پیغمبر پر حکم اتارے انکو نہ جاننے کے وہ زیادہ
لائق ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے حکمت والا ۔ اور بعضے گنوار ایسے ہیں
(اللہ کی راہ میں) جو خرچتے ہیں اسکو ڈنڈ سمجھتے ہیں اور تمہارے
(اے مسلمانو زمانہ کی گردش تاکتے رہتے ہیں انہی پر بری گردش پڑے
اور اللہ تعالیٰ (انکی باتیں) سنتا ہے (اور انکے حال) جانتا ہے ۔
اور (مسلمانو) تمہارے گرد جو گنوار ہیں اُن میں بعضے منافق ہیں
اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے بھی بعضے نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں تو
انکو نہیں جانتا ہم انکو جانتے ہیں اب ہم انکو (دنیا میں) دوبار عذاب
دینگے پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے ۔
جو لوگ (مرے بعد) ہمسے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور دنیا ہی کی
زندگی پر خوش ہیں اور اسی پر انکی خاطر جمع ہے اور جو لوگ ہماری
(قدرت کی) نشانیوں سے غافل ہیں ان لوگوں کا ٹھکانا ان کے
کاموں کی سزا میں دوزخ ہے ۔
اور جب ان لوگوں کو ہماری صاف صاف آیتیں پڑھکر سنائی
جاتی ہیں تو جن کو ہمسے ملنے کا خیال نہیں (قیامت کے منکر ہیں)
وہ (اے پیغمبر) تجھ سے کہتے ہیں اس (قرآن) کے سوا اور کوئی قرآن
لیکر آ یا اسی کو بدل ڈال کہدے میرا کیا مقدور جو میں اپنی طرف
سے اسکو بدل ڈالوں میں تو حکم کا تابعدار ہوں جو مجھ پر آتا ہے
میں اگر اپنے مالک کی نافرمانی کروں تو بڑے دن (قیامت) کے
عذاب سے ڈرتا ہوں (اے پیغمبر) کہدے اگر خدا چاہتا (کہ میں نہ سناؤں) تو
میں اسکو پڑھکر تم کو نہ سناتا اور نہ اسکی خبر کرتا میں تو اس (نبوت) سے

ف رات دن مال جوڑنے اور اولاد کی فکروں میں لگے رہیں ۱۲ ف اپنے مال اور اولاد ہی کیطرف اونکا خیال ہو نہ عاقبت کی فکر نہ خدا سے کوئی غرض اگرچہ مسلمان کو بھی اپنے مال اور
اولاد کی فکر ہوتی ہے مگر وہ خداوند کریم کی رضامندی کا خیال سب پر مقدم رکھتا ہے تو اسکے حق میں یہ چیزیں عذاب نہیں ہیں ۱۲ ف کیونکہ گنوار جاہل اور وحشی اور سخت دل ہوتے
ہیں ۱۲ ف کیونکہ جہالت انکے خمیر میں ہے ۱۲ ف کہتے ہیں یہ آیت بنی اسد اور غطفان کے لوگوں کے باب میں اتری حدیث میں ہے جو شخص جنگل میں رہا اسکا دل سخت ہوا اور جو
شکار کے پیچھے لگا وہ غافل ہو گیا اور جو شخص بادشاہ کا مصاحب ہوا وہ آفت میں پڑا دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے جو شخص بادشاہ سے قرب بڑھاوے وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا
جاویگا ۱۲ ف کہ کوئی آفت آوے اور تم مغلوب ہو جاؤ ۱۲ ف یہ بددعا ہے ان کے لیے یا اونہی پر گردش آوے گی وہی تباہ ہونگے تم اطمینان رکھو ۱۲ ف آس پاس کے بدو
طرف ۱۲ ف یا نفاق پر جم گئے ہیں ۱۲ ف ایک قتل اور قید دوسرے قبر کا عذاب یا قتل اور قید دوسرے سزائی نفاق کا کہیں جانا یا مال اور اولاد کے نقصان دوسرے قبر کا عذاب ظاہر شدہ کی
جان نکالتے وقت دوسرے قبر کا عذاب یا قحط دوسرے قتل یا قبر کا عذاب دوسرے عذاب کا عذاب ۱۲ ف بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ مرے بعد پھر کچھ نہیں حشر نشر کے قائل نہیں ہیں
ف جس میں ہمارے بتوں کی برائی نہ ہو ۱۲ ف اپنی طرف سے وہ آیتیں جو ہم کو پسند نہیں نکال کر دوسری آیتیں تجویز کر دے ۱۲ ف تا میں تو خدا کے حکم سے تم کو یہ قرآن سنا
ہوں ۱۲ منہ دوزخ کا عذاب یا دوزخ کا نیچے کا طبقہ جہاں بہت سخت عذاب ہے جیسے فرمایا ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ۱۲

			مِّن قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝	پہلے مدتوں تم میں رہچکا ہوں کیا تم کو عقل نہیں ؏
۱۱	یونس	۲	وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝	اور (یہ مشرک) کہتے ہیں اس پیغمبر پر اسکے مالک کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ اتری کہدو غیب کی خبر اللہ ہی کو معلوم ہے اور بس ؏ تو انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ؏
۱۲	"	۳	وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	اور جن لوگوں نے برائیاں کیں تو برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ؏ اور رسوائی اُن پر چھا جائے گی اللہ تعالے سے انکو کوئی بچانے والا نہیں ؏ جیسے ان کے موہوں پر اندھیری رات کے ٹکڑے اوڑھا دیے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے
۱۳	"	۴	بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝	بلکہ یہ لوگ ایسی بات کو جھٹلاتے ہیں جسکو سمجھ نہ سکے اُسکو جھٹلایا ؏ اور ابھی اسکی حقیقت انپر کھلی نہیں اگلے لوگوں نے بھی اسیطرح جھٹلایا تو دیکھ ان ظالموں کا کیسا انجام ہوا اور ان (کافروں) میں بعضے ایسے ہیں جن کے دل میں اسکا یقین ہے اور بعضے ایسے ہیں جنکے دل میں بھی اسکا یقین نہیں اور (اے پیغمبر) تیرا مالک مفسدوں کو خوب جانتا ہے ؏
۱۴	"	۵	وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْۗـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝	اور اگر یہ لوگ تجھ کو جھٹلائیں تو کہدے میرا کام میرے لیے اور تمہارا کام تمہارے لیے میں جو کرتا ہوں اسکا میں ذمہ وار ہوں اور تم جو کرتے ہو اُس کے تم ذمہ وار ہو ؏ اور ان میں بعضے ایسے بھی ہیں جو (صرف) تیری طرف کان لگاتے ہیں ؏ بھلا کیا تو بہروں کو سنائیگا گو وہ عقل نہ رکھتے ہوں ؏ اور ان میں بعضے ایسے ہیں جو صرف تجھ کو تکتے ہیں بھلا کیا تو اندھوں کو رستہ دکھا سکتا ہے گو وہ سمجھ نہ سکتے ہوں ؏
۱۵	"	۶	وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝	اور کہتے ہیں بھلا اگر تم سچے ہو تو یہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا ۔
۱۶	"	۷	وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ۭ قُلْ اِيْ وَ	اور (یہ کافر) تجھ سے دریافت کرتے ہیں کیا یہ سچ ہے کہدے

چالیس برس تک دنیا نے کچھ پڑھا نہ لکھا ؏ اور کون بڈھا عالی شخص ایسا قرآن اپنے دل سے بنا سکتا ہے جسکی ایک چھوٹی سورت کی طرح تمام پڑھے لکھے لوگ مل کر بھی نہیں بنا سکتے ۔ آنحضرت ؐ چالیس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے پھر تیرہ برس کہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں تریسٹھ برس کی عمر میں وفات ہوئی اور بعضوں نے ؏ کی عمر میں بعضوں نے کہا پینسٹھ برس کی عمر میں اور صحیح تریسٹھ برس ہیں ؏ مثلاً مکہ کے پہاڑ سب سونے کے کر دیتا یا ہمارے باپ دادوں کو جلا کر سامنے کھڑا کر دیتا ؏ اس کے سوا کوئی غیب کی بات نہیں جانتا اور نشانی اور تماشا بھی ایک غیب کی بات ہے ؏ کہ شاید اللہ تعالے کوئی نشانی اتار کر ہمارا تمہارا فیصلہ کر دے ؏ انکو برا بھلا کہہ کر سزا دینگے ؏ اسکے عذاب و قہر سے ان کے ہونہار ایسے کالے کلوٹے ہونگے ؏ رات کا اندھیرا انکے منہ پر ڈھانک دیا ہے رات کو ایک چادر کیطرح مغرب کی طرف سے ڈھانک لیا ہے گویا چادر کے ٹکڑے ہوئے ؏ جیسے جاہلوں کی عادت ہوتی ہے جو بات ان کی سمجھ سے باہر ہوئی اسکو جھٹلانے لگے قرآن میں مرنے کے بعد قیامت اور حشر نشر کی باتیں ہیں جو آسمان اور زمین کی پیدائش اگلے پیغمبروں کے معجزے اللہ تعالے کی قدرتیں جو بیان ہوئی ہیں وہ اُن کی سمجھ میں نہیں آئیں تو بجائے اسکے کہ غور اور فکر کرتے یا دوسرے سمجھدار سے دریافت کرتے سہل سا انکا یہ اختیار کر لیا کہ انکار کرنے لگے ؏ جیسے انہوں نے اللہ تعالے کی آیتوں کو ؏ الایسی کھلی باتوں کے ماننے پر بھی ؏ توحید اور خالص عبادت ؏ غیر کی عبادت پرستی ؏ اللہ نے تمہارے اعمال کا سوا عذر کے تجھ سے اور میرے اعمال کا تم سے ذمہ ہوگا ہر ایک کو اپنے عمل کا خود جواب دینا ہوگا کچھ بس نہیں چلتا ؏ جاہلوں کی بات ایسے ہی پر اڑتے نہیں ؏ اے جب دل میں یقین نہیں تو گمان سے کیطرح ہے بہرے پن کے ساتھ ہو تو بھی ہو ؏ اللہ تعالے کو دنیا بنانے سے کچھ لیتا ؏

(باقی در حاشیہ)

			رَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۭ	ہاں ہاں بیشک میرے مالک کی قسم یہ سچ ہے۔
۱۱	یونس ۱۰	۱۰	اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ عَلَیْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰیَةٍ حَتّٰى یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ۝	(اے پیغمبر) جن لوگوں پر تیرے مالک کا قول پورا ہوا وہ ایمان لانے والے نہیں گو ان کے پاس تمام نشانیاں آجائیں جب تک تکلیف کا عذاب (اپنی آنکھوں سے) نہ دیکھیں ۲
۱۲	ھود ۱۱	۱	وَلَىِٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝	اور (اے پیغمبر) اگر تو (ان کافروں سے) کہے تم بیشک مرنیکے بعد جی اٹھوگے تو وہ کافر ضرور کہیں گے یہ (تمہاری بات) تو ایک کھلے جادو کی طرح ہے اور بس ۳
″	″	۹	فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّشَهِیْقٌ ۙ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۝	پھر جو لوگ بدبخت ہونگے وہ دوزخ میں رہیں گے وہاں چلیں پوں مچائیں گے ہمیشہ اسی میں رہیں گے جب تک (آخرت کی) آسمان اور زمین قائم رہیں گے مگر جن لوگوں کو تیرا مالک چاہے گا بے شک تیرا مالک جو چاہے وہ کر گذرتا ہے۔
۱۳	الرعد ۱۳	۱	وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۭ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَیَسْتَعْجِلُوْنَكَ	اور اگر تو تعجب کرے تو کافروں کا یہ کہنا زیادہ عجیب ہے کہ جب ہم خاک ہوجائیں گے تو کیا پھر ہم نئے سرے سے پیدا ہونگے یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے مالک کو نہ مانا اور یہی لوگ ہیں جنکی گردنوں میں (قیامت کے دن) طوق پڑینگے اور یہی لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور یہ لوگ بھلائی سے آگے ہی برائی کی جلدی مچاتے ہیں حالانکہ ان سے پہلے کئی بلائیں گذر چکی ہیں اور بے شک تیرا مالک لوگوں سے درگذر کرتا رہتا ہے وہ گناہ کیے جاتے ہیں اور اس میں بھی شک نہیں کہ تیرے مالک کا عذاب سخت ہوتا ہے اور کافر کہتے ہیں اس پر اسکے مالک کیطرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری تو تو ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کو ایک ایک راہ بتانے والا ہے ۴
″	″	۲	لِلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ۭ وَالَّذِیْنَ لَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ	جن لوگوں نے اپنے مالک کا کہا مانا انکیلیے بھلائی (جنت) ہے اور جن لوگوں نے اسکا کہا نہ مانا اگر انکے پاس ساری زمین کی دولت ہو

۱ کہ وہ کفر پر مرینگے ۱۲ ۲ اس وقت ایمان لاویں گے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوگا ۱۲ ۳ جیسے جادو کی حقیقت کچھ نہیں ہوتی ایک خیال بندی ہے اسطرح یہ قرآن اور تمہاری باتیں بھی جادو کی طرح ایک دھوکا اور مکر ہیں ۱۲ ۴ جنمیں چلائیں گے پکاریں گے وہاڑیں گے ۱۲ ۵ آخرت کے آسمان اور زمین کو کبھی فنا نہیں کہ تو یہ بھی کبھی دوزخ سے نہ نکلیں گے بعضوں نے کہا دنیا کے آسمان اور زمین مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے کیونکہ عرب کا محاورہ یہ ہے کہ جب کسی چیز کو کہتے ہیں ہمیشہ رہے گی تو یہ کہتے ہیں کہ آسمان اور زمین کے قائم رہنے تک رہیگی ۱۲ ۶ یعنے گنہگار موحد دو ایک نہ ایک دن دوزخ سے نکالے جاویں گے اور جنت میں داخل ہوں گے جیسے متواتر حدیثوں سے ثابت ہے ۷ کافروں نے انبوں نے اتنی نشانیاں دیکھ کر بھی تجھ کو جھٹلایا ۱۲ ۸ یعنے حشر کے واسطے کافروں کے اس کہنے پر اسد تم نے بہت تعجب فرمایا کیونکہ وہ خدا کی ہزاروں قدرتیں دیکھتے جاتے ہیں کہ زمین سے طرح طرح کے میوے اور پھل اگاتا ہے ہزاروں جانور ایک ہی دن میں زمین سے پیدا کر دیتا ہے کیا جو ایسا خالق ہو مرنے کے بعد پھر زندہ نہیں کر سکتا ۱۲ ۹ جیسے قیدیوں کے گلے میں ڈالے جاتے ہیں ۱۲ ۱۰ کیونکہ وہ قیامت کے منکر تھے معلوم ہوا کہ کافر اور مشرک دونو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے ۱۲ ۱۱ ٹھٹھے کی راہ سے کہتے ہیں اسد تم کا عذاب بھیجدے ترے اسد تم سے تندرستی تو نہیں مانگتے بلا مانگتے ہیں ۱۲ ۱۲ دوسرے کافر پر ۱۲ ۱۳ اور سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا ۱۲ ۱۴ جب یہ آیت اتری تو آں حضرت صلے اسد علیہ وسلم نے فرمایا اگر اسد تم درگذر نہ کرے تو زندگی دشوار ہو جائے اور اگر انکے عذاب کا ڈر نہ ہو تو ہر شخص بے کھٹکے گناہ کرے ۱۲ ۱۵ اگر یہ کہا پیغمبر ہوتا تو ۱۲ ۱۶ یعنے وہ نشانی جس کو کافر چاہتے تھے مثلاً کہ سب پہاڑ سونے کے ہو جاویں یا موسے علیہ السلام کی طرح عصا اور ید بیضا ہو یا عیسے علیہ السلام کی طرح مردوں کو زندہ کریں ۱۲ ۱۷ اے پیغمبر تو خدا کے عذاب سے ۱۲ ۱۸ آخری کوئی تو کہیں نہیں ہے مگر خواہ مخواہ نشانیاں بگھارتے ہو تمہارا بھی ہونا ایسی نشانیاں لانا اسد تم کا قدرت میں ۱۲

			ثمانی الارض جنبا ومثله معه لافتدوا	اور اتنا ہی اور تو وہ (قیامت کے دن) اپنی چھڑائی میں دیڈالیں
			به اولئك لهم سوء الحساب ومأواهم	یہی لوگ ہیں جن سے بُری طرح حساب لیا جائے گا اور انکا ٹھکانا
			جهنم وبئس المهاد ۝	دوزخ ہے اور دوزخ بُرا مقام ہے۔
؏	الرعد	۳	والذين ينقضون عهد الله من بعد	اور جو لوگ اللہ تعالے سے پکا قول کرکے پھر اُسکو توڑ ڈالتے ہیں
	۱۳		ميثاقه ويقطعون ما امر الله به	اور اللہ تعالی نے جس کے جوڑنیکا حکم دیا ہے (مثلاً ناطہ جوڑنیکا)
			ان يوصل ويفسدون في الارض	اسکو پھوڑ ڈالتے ہیں اور ملک میں (ناحق) دھند مچاتے ہیں انہی
			اولئك لهم اللعنة ولهم سوء الدار ۝	لوگوں پر لعنت پڑے گی اور رہنے کو بُرا گھر ملے گا۔
؏	؏	۴	ويقول الذين كفروا لولا انزل عليه	اور کافر کہتے ہیں اسکے مالک کی طرف سے اسپر کوئی نشانی
			اية من ربه قل ان الله يضل من	کیوں نہیں اُتری تو کہدے اللہ تعالی جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے
			يشاء ويهدي اليه من اناب ۝	اور جو اسکی طرف رجوع ہوتے ہیں انکو اپنی راہ بتاتا ہے
؏	؏	؏	ولا يزال الذين كفروا تصيبهم بما	اور (مکہ کے) کافروں کو انکے اعمال کی سزا میں کوئی نہ کوئی
			صنعوا قارعة او تحل قريبا من	آفت پہونچتی رہے گی یا انکی بستی کے نزدیک آفت اُتریگی
			دارهم حتى ياتي وعد الله ان	یہانتک کہ اللہ تعالے کا وعدہ (موت یا قیامت یا فتح مکہ)
			الله لا يخلف الميعاد ۝	آلگے بے شک اللہ تعالے اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا
؏	؏	۵	بل زين للذين كفروا مكرهم وصدوا	ہے یہ کہ ان (کافروں) کو اپنا کفر اچھا معلوم ہوتا ہے اور
			عن السبيل ومن يضلل الله فما	(سچی) راہ سے روک دیے گئے ہیں اور جسکو اللہ گمراہ کرے
			له من هاد ۝ لهم عذاب في الحيوة	اسکو کوئی راہ پر نہیں لاسکتا ان لوگوں کے لیے دنیا کی زندگی
			الدنيا ولعذاب الاخرة اشق وما	میں بھی عذاب (رکھا ہوا) ہے اور آخرت کا عذاب تو بیشک
			لهم من الله من واق ۝	بہت سخت ہے اور اللہ (کے عذاب) سے انکو کوئی بچانیوالا نہیں
؏	؏	۶	وقد مكر الذين من قبلهم فلله المكر	اور ان (مکہ کے) کافروں سے پہلے جو لوگ گذرے ہیں انہوں نے بھی
			جميعا يعلم ما تكسب كل نفس	مکر (اور فریب) کیے ہیں لیکن سارا مکر اللہ کے اختیار میں ہے وہ تو
			وسيعلم الكفر لمن عقبى الدار ۝	ہر شخص جو کر رہا ہے اسکو جانتا ہے اور اب قریب ہیں کافر لوگ یہ
			ويقول الذين كفروا لست مرسلا	جان لینگے کس کا انجام اچھا ہوتا ہے اور کافر کہتے ہیں تو اللہ
			قل كفى بالله شهيدا بيني وبينكم	کا بھیجا ہوا نہیں ہے کہدے مجھ میں اور تم میں اللہ تعالے کی گواہی

ف۱ آخر میں حساب وکتاب کے بعد ۱۲ ف۲ نامے والوں سے بدسلوکی کرتے ہیں ۱۲ ف۳ لوٹ مار طرح طرح کی ظلم بدعت ۱۲ ف۴ یعنے وہ نشانی جو کافر چاہتے تھے مثلاً کہ کے پہاڑ سونے کے ہوجاویں یا ایک فرشتہ کہلکم کہلا سامنے آوے ۱۲ ف۵ یعنے نشانی اُترنے سے کچھ نہیں ہوتا اگلے پیغمبروں کو کہلی کہلی نشانیاں دیگئی ہیں مگر جنکی قسمت میں ایمان نہ تھا وہ کسی طرح یقین نہ لائے ۱۲ ف۶ قتل ہونگے قید ہونگے یا قحط یا بیماری میں مبتلا ہونگے ۱۲ ف۷ یعنے انکے آس پاس والوں پر بلا آوے گی وہ انکا حال دیکھ کر ڈریں گے یا اے پیغمبر تو انکے گھر کے پاس جاکر اترے گا یعنے انکو گھیر لیگا ۱۲ ف۸ ایسا ہی ہوا اور سب کا وعدہ پورا ہوا کہ فتح ہوگیا قریش کے کافر بالکل تباہ اور برباد ہوگئے ۱۲ ف۹ شیطان نے انکو یہکا دیا ہے ۱۲ ف۱۰ اللہ تعالے نے انکی قسمت میں ہدایت نہیں رکھی ۱۲ ف۱۱ عنقریب قتل اور قید اور ذلیل اور خوار ہوں گے ۱۲ ف۱۲ جن کو اپنا سفارشی سمجھ کر ان کا پوجا پاٹ کرتے ہیں وہ کچھ کام نہ آوینگے اصل تو وہ فرضی نام ہیں ان کی حقیقت ہی کچھ نہیں اگر ہو بھی تو وہ خود عاجز بندے ہیں قیامت میں ان کو اپنی فکر پڑے گی وہ انکو پوچھیں گے بھی نہیں ان کی صورت سے بیزار ہوں گے ۱۲ ف۱۳ اپنے اپنے پیغمبروں سے ۱۲ ف۱۴ تو نے پیغمبری کا جھوٹا دعوے کیا ہے ۱۲ ف۱۵ اور اس قدر مال و دولت کی بھی اس عذاب کے مقابل کچھ پرواہ نہ کریں ۱۲ ف۱۶ ایک برائی کا مواخذہ ہوگا کوئی قصور معاف نہ ہوگا ۱۲ ف۱۷ ان کو سزا کی بہت بہت تدبیریں کی ہیں یہ کوئی نئی بات خاص تیرے ساتھ نہیں ہے ۱۲ ف۱۸ یعنے اللہ کے سامنے وہ محض بے حقیقت ہے ۱۲ ف۱۹ ایسے لائق کہ پیغمبر بھیجا کوئی چل سکتا ہے ۱۲ ف۲۰ دنیا میں کس کو عزت ملتی ہے اور کون غالب ہوتا ہے یا آخرت میں کون کچھ پا کر رہتا ہے یعنے جنت ۱۲

وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝

۱ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ

۳ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ

۵ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ

۷ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ

۹ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ

۱۰ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۛ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۭ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ

۱۱ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ

۱۲ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

۱۳ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰي مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ

۱۴ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ

۱۵ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ

۱۶ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۙ

۱۷ مِّنْ وَّرَاۗىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاۗءٍ صَدِيْدٍ ۙ

۱۸ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ

۱۹ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ

۲۰ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

۲۱ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَا اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ

۲۲ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

۲۳ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۭ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ

۲۴ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاۗءِ

۲۵ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ

۲۶ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۣ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ

۲۷ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ

۲۸ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۙ

۲۹ جَهَنَّمَ ۭ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ

۳۰ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ

۳۱ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ

۳۲ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ

۳۳ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَاۗىِٕبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

۳۴ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ

۳۵ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ

۳۶ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

۳۷ رَبَّنَآ اِنِّىْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ

۳۸ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ

۳۹ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ

۴۰ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ

۴۱ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

۴۲ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ

۴۳ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَاۗءٌ

کمائی ہو اور اُن لوگوں کی جنکو (اگلی) کتابوں کا علم ہے ۱۲

اور کافروں کی ایک سخت عذاب سے خرابی ہونیوالی ہے جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور اس میں عیب لگاتے ہیں یہی لوگ پرلے درجہ کی گمراہی میں ہیں (راہ سے بہت دور بہک گئے)

اور کافروں نے اپنے پیغمبروں سے کہا ہم تمکو اپنے ملک سے ضرور نکال باہر کرینگے (تو یا تو نکلنا گوارا کرو) یا پھر ہمارے دین میں لوٹ آؤ تب انہوں نے انکو وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو برباد کرینگے اور تم کو انکے بعد اس ملک میں بسائینگے جو شخص میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اور میرے عذاب کا خوف رکھے اسکو یہی انعام ملیگا اور انہوں نے (یعنے پیغمبروں نے اللہ سے) فتح مانگی اور (ایسا ہوا کہ) ہر ایک گھمنڈ والا ضدی تباہ ہوا اور آخرت میں) اسکے سامنے جہنم ہے اور (وہاں) پیپ کا پانی اسکو پلایا جاویگا جسکے لے لیکر اسکو پیے گا اور پھر بھی حلق سے اُتارنا مشکل ہوگا اور (وہ سختی ہوگی گویا) ہر طرف سے موت اسپر چلی آرہی ہے حالانکہ وہ مر نہیں سکتا اور (اس عذاب کے سوا) اسکو آگے (یا پیچھے) ایک اور سخت عذاب ہے اور بدکاروں (کافروں) کو خدا بہکا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے ۱۲

کیا تو نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کے احسان کو بدل ناشکری کی اور (نتیجہ یہ ہوا کہ) اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں لیجا اتارا (وہ تباہی کا گھر کیا ہے) جہنم ہے جس میں اُترینگے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے

اور یہ مت سمجھ کہ اللہ تعالیٰ ظالموں (یعنی کافروں) کے کاموں سے بیخبر ہے نہیں اللہ ان (کے عذاب) کو اسدن کے لیے اُٹھا رکھتا ہے جسدن آنکھیں کھلی کی کھلی رہجائینگی سر اُٹھائے بھاگ رہے ہونگے انکی نگاہ اپنی طرف نہ پھرے گی اور دل ہوا ہونگے (عقل و شعور سے خالی)

ف ۱ یعنے یہود اور نصاریٰ کے وہ عالم جو آنحضرت صلعم پر ایمان لائے تھے انکی گواہی ۱۲ ف ۲ یعنے قیامت کے عذاب سے انکی مٹی پلید ہونے والی ہے ۱۲ ف ۳ آخرت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے ف ۴ ان کو ایمان لانے سے منع کرتے ہیں ۱۲ ف ۵ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اس میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں یعنے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ کی راہ یعنے اسکی شریعت سیدھی ہے بے عیب ہے لیکن یہ کافر اس میں عیب نکالتے ہیں اور سیدھی کی کج اور ٹیڑھا بنانا چاہتے ہیں بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے اور یہ کافر دنیا کو ٹیڑھی راہ پر چلنے کے لیے طلب کرتے ہیں یعنے گناہ اور ظلم اور بدکاری کی نیت سے دنیا کماتے ہیں اور دنیا کا مال بُرے کاموں میں خرچ کرتے ہیں ۱۲ ف ۶ یا ہمارا دین اختیار کرلو کیونکہ پیغمبر پہلے کبھی انکے دین میں تھے ۱۲ ف ۷ پیغمبر اور ان کے ساتھی بہت پریشان ہوئے آخر اللہ تعالیٰ نے مدد کی ۱۲ ف ۸ قیامت کے دن حساب کے لیے ۱۲ ف ۹ دنیا میں آسائش اور حکومت حاصل ہوگی امن چین سے رہینگے کہ ۱۲ ف ۱۰ کافروں کے مقابلہ میں خدا کی مدد چاہی ۱۲ ف ۱۱ پیغمبروں نے کی اور کافروں کی کچھ دشمنی انکی دعا قبول نہیں ہوئی وہ سب تباہ اور برباد ہو گئے ہیں دنیا میں ہوا اور آخرت الخ ۱۲ ف ۱۲ یا اسکے پیچھے یعنے اسکے مرنے کے بعد جہنم ہے ۱۲ ف ۱۳ جو دوزخیوں کے زخموں سے بہے گا یا بدکاروں کی شرمگاہوں سے ۱۲ ف ۱۴ کیونکہ بہت خراب بدبودار کڑوا ہوگا فرشتے مار مار کر زبردستی پلائینگے ۱۲ ف ۱۵ صحیح حدیث میں ہے کہ وہ پانی ایسا گرم ہوگا کہ پیتے ہی آنتیں کٹکر دبر سے نکل پڑیں گی منہ کے سامنے آتے ہی منہ جل بھن جائے گا۔ سر کی کھال نکل پڑے گی معاذ اللہ ۱۲ ف ۱۶ یا ہر عضو سے موت کا سامان محسوس ہوگا ۱۲ ف ۱۷ کیونکہ وہاں موت نہیں ہوگی تو راحت ہو جاوے اور خدا کو تکلیف دینا منظور ہے ۱۲ ف ۱۸ یعنے اللہ تعالیٰ کے عذاب بے انتہا ہیں ایک عذاب ختم نہ ہوگا کہ دوسرا عذاب اس سے بھی سخت درپیش ہوگا ۱۲ ف ۱۹ وہ فرشتوں کا جواب نہیں سکتے اپنے دل کی کہتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نہیں مانتے فرشتے انکو لوہے کی گرزوں سے مارتے ہیں (یہ مضمون صحیح حدیثوں میں آیا ہے) ۱۲ ف ۲۰ کچھ مال نہیں کہ دیکر چھڑا لیں ۱۲ ف ۲۱ آخرت

۱۳	ابراهیم	۸	وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ	اور وہ لوگ اپنا ہی داؤں چلتے رہے اور انکا داؤں اللہ کو معلوم ہے اور گو انکا داؤں ایسا (سخت) ہو جس سے پہاڑ ٹل جائیں
۱۳	ابراهیم	۹	وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ	اور گنہگاروں کو اس دن زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا انکے کرتے
			سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ	گندھک (یا ڈامر تارکول) کے ہونگے اور اُن کے منہ آگ سے ڈھنکے ہوں گے
۱۴	الحجر ۱۵	۱	رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ	بہت بار کافر یہ آرزو کرینگے کاش وہ (دنیا میں) مسلمان ہوتے
			ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ	انکو (اپنے حال پر) چھوڑ دے وہ کھاتے (پیتے) اور مزے اڑاتے رہیں اور (دنیا کی) آرزوؤں انکو غفلت میں رکھے اب قریب انکو معلوم ہو جائے گا
"	"	"	وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ	اور کافر ہنسی ٹٹھے سے تجھ کو کہتے ہیں اے وہ شخص جس پر قرآن اترا (یعنے اسکے گمان کے موافق) تو تو دیوانہ ہے
"	"	"	لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ	بھلا اگر تو سچا ہے تو فرشتوں کو ہمارے سامنے کیوں نہیں لاتا
"	"	"	وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ	اور جب انکے پاس کوئی پیغمبر آیا تو وہ اس سے ہنستے رہے ایسی ہی
			كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ	ہم ان بدکاروں کے دلوں میں (یہی) کفر اور ٹھٹھا مذاق ڈال دیتے ہیں وہ قرآن پر ایمان نہ لائیں گے اور یہی طریقہ اگلوں سے چلا آیا ہے
			وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ	اور (ان کافروں کا تو یہ حال ہے) اگر ہم آسمان کا ایک دروازہ کھولدیں پھر وہ دن دہاڑے اسپر چڑھتے رہیں
			لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ	تو بھی ضرور کہیں گے کچھ نہیں ہماری آنکھیں متوالی ہو گئی ہیں بلکہ ہم لوگوں پر جادو ہوا ہے
۱۴	النحل ۱۶	۳	فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ	پھر جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے اُن کے دل میں انکار بس گیا ہے اور وہ غروری (مکر) میں (وہ بچ کے کہاں جائیں گے)
"	"	"	وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ	اور جب ان (بے ایمانوں) سے کوئی کہتا ہے تمہارے مالک نے کیا اُتارا تو کہتے ہیں (اجی) اگلوں کی کہانیاں ہیں
			لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَلَا سَاءَ مَا	آخر وہ اپنے (گناہوں کے) پوری بوجھ قیامت کے دن اُٹھائیں گے اور جن لوگوں کو بے جانے بوجھے گمراہ کرتے ہیں اُنکے کچھ بوجھ (اُٹھائیں گے)

ف۱ پیغمبر کو قتل یا قید یا اخراج کی فکر میں رہے ۱۲ ف۲ اس سے کچھ چھپا نہیں ۱۲ ف۳ جب بھی اللہ تعالے کے سامنے انکو داؤں سے کچھ اثر نہ ہوگا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور انکے داؤں سے پہاڑ نہیں ٹل سکتے یعنے آن حضرت صلعم کا معاملہ جو تائید الٰہی پہاڑ کی طرح مضبوط اور راسخ ہے اسپر انکا داؤں کچھ اثر نہیں کر سکتا ۱۲ ف۴ قطران وہ کالا رغن جو خارش اونٹوں پر ملا جاتا ہے وہ کھال کو جلا دیتا ہے اور کچلی کہو دیتا ہے اس میں آگ خوب لگتی ہے بدبودار بعضوں نے کہا تانبا پگھلا ہوا۔ حدیث میں ہے کہ جو عورت مُردوں پر نوحہ کرتی ہے وہ اگر توبہ نہ کرے اور مر جاوے تو قیامت کے دن قطران کا کرتہ اسکو پہنایا جاویگا ۱۲ ف۵ یعنے مرتے وقت یا قیامت کے دن یا جب گنہگار مسلمان اور کافر دوزخ میں اکٹھا ہونگے اور کافر ان کو طعنہ دیں گے تمہاری مسلمانی کچھ کام نہ آئی اور اللہ تعالے سے ہو کر مسلمانوں کو دوزخ سے نکال لیگا جیسے صحیح حدیث میں ہے ۱۲ ف۶ موت آتے ہی آنکھیں کھل جاویں گی ۱۲ ف۷ شیخ سے دل میں یہی خبط سما گیا ہے کہ قرآن جو مجھ پر اترتا ہے وہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے اور میں اُسکا پیغمبر ہوں فرعون نے بھی حضرت موسے کو دیوانہ کہا تھا کہ تمکا فر بھی اسی راہ پر چلے ۱۲ ف۸ وہ سامنے آکر گواہی دیں کہ یہ اللہ تعالے کا سچا پیغمبر ہے اس کا کہنا تو ۱۲ ف۹ ان دونوں آیتوں سے اللہ تعالے نے حضرت محمد صلعم کو تسلی دی کہ تم کافروں نے ٹھٹھے اڑانا کچھ نہ کرو تم سے پہلے ہر پیغمبر پر ہنسی اڑائی گئی ہے ۱۲ ف۱۰ جیسے ہم نے اگلے کافروں کے دلوں میں کفر اور ٹھٹھا مذاق ڈالا ہے تا ۱۲ ف۱۱ معلوم ہوا کہ کفر اور گمراہی کا دل میں ڈالنے والا اور پیدا کرنے والا اللہ تعالے ہی ہے اور معتزلہ کا رد ہوا ۱۲ ف۱۲ اور اوپر چڑھنے کا سامان کریں پھر جادو کر دیا ہے ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم آسمان پر چڑھ رہے ہیں اصل حقیقت کچھ نہیں جو شخص کسی طرح سے ڈبیٹ پنا کر کے آنکھوں سے یہی اللہ تعالے کی نشانی دیکھ کر نہ مانے اسکو سحر اور جادو کے سوا اور کیا بات کی توقع نہیں ہو سکتی ۱۲

(باقی در علیحدہ)

يَزِرُونَ ۝

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ ۖ فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوءٍ ۚ بَلَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝

وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ ۚ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ ۝

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا

---

۴ ۵ ۸ ۱۲

سن لو کیا بُرا بوجھ اُٹھا رہے ہیں

پھر قیامت کے دن خدا انکو رسوا کریگا اور فرمائیگا میرے وہ شریک کہاں ہیں جنکے مقدمے میں تم (ایمان والوں سے) جھگڑا کیا کرتے تھے جن لوگوں کو (دنیا میں) علم دیا گیا تھا بول اُٹھینگے آج کے دن تو رسوائی اور بُرائی کافروں کی ہی ہوگی جن کی (دنیا میں) فرشتوں نے جب جانیں نکالیں تھیں وہ اپنے پر آپ ظلم کر رہے تھے پھر (بر تیوقت) صلح کی لینے لگے ہم تو کوئی بُرا کام نہیں کرتے تھے (فرشتوں نے کہا) کیوں نہیں بے شک اللہ تو کو معلوم ہے جو تم کرتے تھے تو (اب) جہنم کے دروازوں میں گھسو ہمیشہ اسی میں رہو گے غروری لوگوں کا کیا بُرا ٹھکانا ہے

اور مشرک کہتے ہیں (ہمارا کیا قصور ہے) اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا اسکے سوا اور کسی چیز کو نہ پوجتے اور نہ ہم اللہ کے بغیر حرام کئے (اپنی طرف سے) کسی چیز کو حرام ٹھیراتے ان سے پہلے جو کافر گذرے ہیں انہوں نے بھی ایسا ہی کیا تو پیغمبروں کے ذمہ کچھ کام نہیں صرف کھولکر (اللہ تعالیٰ کا حکم پہونچا دینا ہے

اور اللہ تعالیٰ کے لیے وہ تجویز کرتے ہیں جو اپنے لیے پسند نہیں کرتے اور اپنی زبانوں سے جھوٹی باتیں نکالتے ہیں کہ (آخرت میں) انکو بھلائی ہوگی بیشک (بھلائی تو نہیں) انکے لیے (دوزخ کی) آگ موجود ہے بلکہ پہلے دوزخ میں جائیں گے

اور (وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ اُٹھا کھڑا کریں گے پھر جو لوگ کافر رہے انکو (بولنے کی یا عذر کرنے کی) اجازت نہ ہوگی اور نہ وہ لوٹنے پائیں گے اور جب یہ ظالم (مشرک) عذاب دیکھینگے تو پھر (کسی صورت سے) انکا عذاب ہلکا نہ ہوگا اور نہ انکو مہلت ملے گی اور جب یہ مشرک ان کو دیکھیں گے جن کو خدا کا شریک

ف یعنے جن کو تم میرا شریک سمجھتے تھے ۱۲ ف یہ پیغمبر یا اور نیک لوگ ۱۲ ف تم نے تو سب سے بڑا بگڑا کام کیا ہے پیغمبر سے شرک ۱۲ ف شرک کرنے سے کیا ہوتا ہے ساری عمر تو خدا سے اور ایمان والوں سے لڑتے رہے جب عاجز ہوئے تو لگے صلح کی لینے ۱۲ ف اب سب غرور ناک کی راہ نکل جائے گا ۱۲ ف جیسے سائبہ اور بحیرہ وغیرہ کو ہم نے حرام کر لیا ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم ایسا نہ کرتے مشرکوں کا مطلب ایسا کہنے سے یہ تھا کہ اپنے پیغمبروں کو لاجواب کریں حالانکہ یہ انکی نادانی تھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر بیشک کوئی کام نہیں ہوتا مگر مشیت اور چیز ہے رضامندی دوسری چیز ہے اللہ تعالیٰ بُرے کام سے راضی نہیں ہے رضا اور مشیت میں بڑا فرق ہے دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کو پوشیدہ رکھا ہے اور ظاہر میں بندے کو اختیار دیا ہے جسپر بندے کو جزا اور سزا ملتی ہے ان مشرکوں سے کوئی پوچھے کہ اگر کوئی تمہارے باپ کو مار ڈالے یا تمہارا مال چھین لے تو تم اسکو سزا کیوں دیتے ہو وہ بھی کہیگا میرا کیا قصور اللہ تعالیٰ کی مشیت ایسی ہی تھی پھر اسکا کیا جواب دیں گے ۱۲ ف اگر کافر بحث دیرینی اور کجبحثی کرتے رہیں اور نہ مانیں تو پیغمبر اس کی ذمہ رس نہ ہوگی کہ ان کو ہدایت کیوں نہیں ہوئی ہدایت اور گمراہی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ۱۲ ف کلیں کہتے ہیں انکی پیشیاں ہیں کہیں اسکا شریک بھیجا ہے ۱۲ ف کہتے ہیں جب دنیا میں ہم کو اللہ تعالیٰ نے یہ آرام اور چین دیا تو آخرت میں اس سے زیادہ ملیگا ۱۲ ف اور دوزخیوں سے ۱۲ ف یا دوزخ میں جھونکے جائینگے کوئی انکو یاد بھی نہ کریگا ۱۲ ف جلا کہ شکے ۱۲ ف ان کا پیغمبر خدا تعالیٰ کے سامنے گواہ ہوگا اور گواہی دیگا ۱۲ ف کہ پھر دنیا میں جاویں اور نیک عمل کریں آخرت ہی میں نیک عمل اختیار کریں کیونکہ آخرت عمل کا گھر نہیں ہے عمل کا گھر دنیا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور نہ انکو یہ موقع دیا جاویگا کہ اپنے مالک کو راضی کریں یعنے نیک عمل کر کے ۱۲ ف دوزخ میں داخل ہونگے ۱۲

شُرَكَآؤُهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ۝

بنایا تھا تو بول اٹھیں گے، مالک ہمارے یہی ہیں وہ شریک ہمارے جنکو ہم تیرے سوا پکارتے تھے تب وہ اُلٹ کر انکو جواب دیں گے تم تو بالکل جھوٹے ہو اور (آخر) کافر لوگ اس دن اللہ کے سامنے سر جھکا دینگے اور جتنی جھوٹی باتیں بنایا کرتے تھے وہ سب گئی گذری ہو جائینگی جو لوگ کافر ہے اور (دوسروں کو) اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے رہے (انکو بھی مسلمان نہ ہونے دیا) انکو شرارت کے بدل عذاب پر عذاب ہم بڑھاتے جائیں گے ۔

١٦ النحل ١٤ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر یقین نہیں کرتے اللہ تعالیٰ انکو (حق بات کی) ہدایت نہیں کرتا اور انکو تکلیف کا عذاب ہوگا ۔

" " " مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

جس شخص پر زبردستی کی جائے اور اسکا دل ایمان پر جما ہوا ہو (تو اسپر کچھ گناہ نہ ہوگا) لیکن جو کوئی ایمان لائے پیچھے دل کھولکر کفر کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب اُترے گا اور ان کو بڑا عذاب ہوگا یہ (غضب اور عذاب انپر اسلیے ہوگا) کہ اُنہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں پسند کیا اور اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا (سچی راہ پر نہیں لگاتا) یہی لوگ ہیں جنکے دلوں اور جنکے کانوں اور جنکی آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مُہر کردی ہے اور یہی لوگ (خدا تعالےٰ کے عذاب سے جو انکو ہونے والا ہے) غافل ہیں آخرت میں یہی لوگ ضرور ٹوٹا پائیں گے ۔

" " ١٥ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

اور ان لوگوں پاس انہیں میں کا (یعنے عربی) ایک پیغمبر آچکا لیکن اُنہوں نے اُسکو جھٹلایا آخر عذاب نے انکو دھر پکڑا اور وہ قصوروار تھے (اس عذاب کے سزاوار تھے)

١٥ بنی اسرائیل ٥ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ قُلْ كُوْنُوْا

اور کہتے ہیں کیا جب ہم (مرے پیچھے) ہڈیاں اور چورا (ریزہ ریزہ) ہو جائیں گے کیا ہم پھر نئے بنکر جی اٹھیں گے (اے پیغمبر) کہہ

دیجئے اپنے جھوٹے معبودوں اور آقاؤں اور مُہاکروں کو ١٢ ف٢ مصیبت یا تکلیف میں یا ان سے حاجت مراد چاہتے تھے ان کی منت نذر نیاز کرتے تھے ١٢ ف٣ کیونکہ انکا قصور بہت سخت ہے ایک تو خود مسلمان نہ ہوئے دوسرے خدا کے دوسرے بندوں کو بھی بہکاتے رہے ابن مسعود رضہ نے کہا کھجور کے درخت کے برابر بچھو انپر مسلط ہونگے وہ انکو ڈنگ ماریں گے سعید بن جبیر رضہ نے کہا سانپ کتنی اونٹوں کے برابر اور بچھو خچروں کے برابر انکو کاٹیں گے ١٢ ف٤ وہ ایسی ہی بے سروپا باتیں بکا کرتے ہیں جنپر ہر شخص کو ہنسی آتی ہے بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ قرآن ایسا فصیح اور بلیغ کلام جس کی ایک سورت بنانے میں سارے اہل زبان عاجز ہیں وہ ایک غیر زبان والا الہام بنالیوے ١٢ ف٥ وہ جھوٹا قرآن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے تھے کہ تمنے یہ آیت خود بنا لی ہے اُسکا جواب اللہ تعالیٰ دیتا ہے ١٢ ف٦ اور وہ منہ سے اپنی جان بچانے کے لیے کفر کا کلمہ کہدے اور اسکا دل ایمان پر جما ہوا ہو ١٢ ف٧ اسیطرح اگر کفر کا کام زبردستی کی وجہ سے کرے مثلاً بت کو سجدہ کرے تب بھی گنہگار نہ ہوگا جامع البیان میں ہے کہ جب جان کا ڈر ہو تو زبان سے کفر کا کلمہ کہنا درست ہے لیکن اگر نہ کہے اور مارا جاوے تو بڑا ثواب پائے گا ١٢ ف٨ یعنے رضامندی اور خوشی سے ١٢ ف٩ حق بات کو نہ سمجھتے ہیں نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں کیونکہ یہ چار آفتوں میں گرفتار ہوئے اللہ تعالیٰ کا انپر غصہ ہوا عذاب کے سزاوار ہوئے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی ہدایت سے محروم ہوئے دل اور آنکھ اور کان بیکار ہوئی نقصان میں پہنچے گئے ١٢ ف١٠ حضرت عمار رضہ کے کافروں کے ڈر سے پیغمبر صلعم کو بُرا کہا اور بتوں کی تعریف کی جب آں حضرت صلعم پاس آئے تو آپ سے یہ بیان کیا آپ نے فرمایا ہرگز ایسا نہ کہنا تیرا دل کیسا ہے انہوں نے کہا دل تو اسلام پر جما ہوا ہے آپ نے فرمایا پھر کچھ مضائقہ نہیں اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو پھر ایسا کر (اور اپنی جان بچالے) من اکرہ والی آیت میں عمار رضہ اور من شرح سے عبداللہ بن سعد بن ابی سرح مراد ہے جسنے خوشی سے کفر اختیار کیا آنحضرت صلعم نے فتح مکہ کے روز اسکے قتل کا حکم دیا لیکن حضرت عثمان رضہ نے اسکو پناہ دی آپ نے معاف کردیا ١٢ ۔

حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا ۝ أَوْ خَلْقًا مِّمَّا
يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ ۚ فَسَيَقُولُونَ مَن
يُعِيدُنَا ۖ قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ
فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ
وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هُوَ ۖ قُلْ عَسَىٰ أَن
يَكُونَ قَرِيبًا ۝

وَإِن كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي
أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ
وَإِذًا لَّاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ۝ وَلَوْلَا أَن
ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا
قَلِيلًا ۝ إِذًا لَّأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ
وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا
نَصِيرًا ۝ وَإِن كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ
مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا وَإِذًا لَّا
يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا ۝

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ۖ قُلِ الرُّوحُ مِنْ
أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ۝

وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ
الْأَرْضِ يَنبُوعًا ۝ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ
مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا
تَفْجِيرًا ۝ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ
عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ
قَبِيلًا ۝ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ
أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ ۖ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ

تو کہہ تم (اگر) پتھر ہو جاؤ یا لوہا یا کوئی اور چیز جو تمہارے دلوں میں بڑی معلوم ہو تو اب یہ کافر کہیں گے (جب ہم پتھر یا لوہا ہو جائیں تو) کون ہمکو دوبارہ زندہ کریگا کہدے وہی (تمکو دوبارہ زندہ کریگا) جس نے پہلی بار تم کو پیدا کیا پھر (یہ سنکر اب تعجب سے) تیرے سامنے اپنے سر ہلائینگے اور پوچھیں گے (بلا) تو یہ کب ہونا ہے (قیامت) کب آئیگی، کہدے عجب نہیں وہ نزدیک ہو ۳

اور (اے پیغمبر) یہ کافر تو تجھے ان حکموں سے جو ہمنے تجھ کو بھیجے بہکانے ہی کو تھے اِنکا مطلب تھا کہ تو ہم پر جھوٹ باندھے اور تو ایسا کرتا تو وہ تجھ کو دوست بنا لیتے اور اگر ہم تجھ کو مضبوط (ثابت قدم) نہ رکھتے تو تو اُنکی طرف ذرا سا جھکنے ہی کو تھا اگر تو ایسا کرتا (جھکنے کے قریب ہوتا) تو ہم تجھ کو دوہری سزا زندگی میں اور دوہری سزا مرنے کے بعد چکھاتے پھر تجھ کو ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار نہ ملتا اور یہ لوگ تو تجھ کو گھبرا کر مکہ سے نکالنے والے تھے اور ایسا کرتے بھی تو وہ تیرے بعد (کیا بہت دنوں ٹھیرتے نہیں) چند روز ٹھیرتے ث

اور تجھ سے پوچھتے ہیں روح کیا ہے کہدے روح میرے مالک کا حکم ہے اور تم لوگوں کو اللہ تعالے کے علم میں سے کچھ نہیں ملا مگر تھوڑا ۱۲

اور کہتے (کیا) ہیں ہم تو کبھی تیری بات ماننے والے نہیں جب تک تو ہماری لیے ایک چشمہ پانی کا زمین سے نہ بہائے یا (ایسا تو نہیں ہو سکتا) تیرا ایک باغ ہو کھجور اور انگور کا اور اس کے بیچ میں تو پانی کی بھرپور نہریں بہا دے یا جیسا تو کہا کرتا ہے ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دے یا اللہ تعالی اور فرشتوں کو ہمارے آگے سامنے لا کھڑا کر (ہم خود آنکھ سے دیکھیں) یا تیرا ایک گھر ہو سونے کا (طلائی) یا تو آسمان میں چڑھ جائے اور صرف چڑھ جانے سے ہم ماننے والے

ف تب بھی اللہ جب چاہے گا انکو جلا اٹھائیگا ۱۲ ف سبحان اللہ کیا عمدہ دلیل ہے جس سے آدمی کو پوری تسلی ہو جاتی ہے ہر چیز کا پہلی بار پیدا کرنا دوبارہ بنانے سے بہت مشکل ہوتا ہے جب اس خالق کریم نے ہم کو پہلی بار پیدا کر دیا تو دوبارہ اسکو جلا اٹھانا اور آسان ہے ۱۲ ف قیامت کتنی ہی دور ہو جب وہ ضرور آنے والی ہے تو ثرو کہے ہے عرب میں ایک مثل ہے جو گذر گئی وہ دور جو آنیوالی وہ نزدیک ۱۲ ف اُن کی مرضی کے موافق جھوٹا قرآن بنا لیتا ۱۲ ف امیہ بن خلف اور ابوجہل اور چند رئیل کے کہ قرآن سنکر اس کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ ہمارے بتوں پر ہاتھ پھیر دیجئے تو ہم آپ کے دین میں شریک ہو جاتے ہیں آپ کے دل میں خیال آیا کہ ایسا کر لوں کیونکہ آپ بہت چاہتے تھے کہ میری قوم کے لوگ مسلمان ہو جائیں اُسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف سبحان اللہ نزدیکاں را بیش بود حیرانی۔ عام آدمیوں کو دل میں خطرہ آنے یا برے کام کیطرف جھکنے میں ہی کوئی سزا نہیں ملتی جب وہ کام کریں نہیں لیکن آں حضرت صلعم کا مرتبہ بہت بلند ہے جھکنا تو کیا جھکنے کے قریب ہونے پر بھی سزا دے ڈرایا ۱۲ ف اخیر میں بہت جلد بتا دیا ہے کہ آپ کو ستانے گوانہوں نے آپ کو نہیں نکالا مگر ایسا ستایا کہ آخر آپ کو مکہ سے نکل گئے۔ جنگ بدر کے بعد تھوڑے ہی دنوں میں مسلمان غالب ہوئے اور انہوں نے کفر کو زیر کر دیا ۱۲ ف یعنی جس کی وجہ سے آدمی زندہ ہے ۱۲ ف جسکی حقیقت اللہ تعالی ہی جانتا ہے اپنے بندوں کو نہیں بتلائی حکیموں نے روح کے بارہ میں بہت غور کیا مگر اسکی حقیقت نہ سمجھ سکے اور ہر ایک نے اپنے اپنے خیال سے ایک ایک بات کہی ہے یہانتک کہ اٹھارہ سو قول روح کے بارہ میں ہو گئے ہیں ۱۲ ف اس فقرہ کا مطلب بہت عمدہ ہے ۱۲ ف کفار کا یہ مطالبہ کرنا بچوں کے جیسے ہٹ کرتے ہیں ۱۲ ف دوسری آیت میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے اگر ہم چاہیں تو زمین پر دھنسا دیں یا آسمان کے ٹکڑے گرا دیں جیسا کہا آسمان ہم پر گرا دے ۱۲

			حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ۭ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝	نہیں جب تک ہم پر ایک کتاب نہ آتار لائے جسکو ہم (خود) پڑھ لیں (ان لوگوں کے جواب میں) کہدے سبحان اللہ میں ہوں کیا ایک بندہ ہوں (اللہ کا) پیغام پہونچانے والا ؎
۱۵	الکہف	۱۴	اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاۗءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَاۗءَتْ مُرْتَفَقًا ۝	ہمنے کافروں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے اسکی قناطیں انکو گھیر لینگی اور اگر پیاس کے مارے فریاد کریں گے تو یہ فریاد رسی ہوگی کہ پگھلی ہوئی تانبے کیطرح (گرم) پانی (پینے کو) ملیگا جس سے (سامنے آتے ہی) منہ بھن جائینگے کیا بُرا پانی ہوگا اور دوزخ بھی کیا بُری جگہ ہے ؎
۱۵	″	۸	وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝	اور اس سے بڑھکر کون ظالم (گنہگار) ہوگا جسکو اسکے مالک کی آیتوں سے نصیحت کیجائے اور وہ انسے منہ پھیرلے اور اپنے اگلے کاموں (گناہوں) کو بھولجائے ہمنے انکے دلوں پر پردے ڈالدیے ہیں ایسا نہ ہو وہ قرآن کو سمجھ جائیں اور انکے کانوں کو بہاری کردیا ہے (تاکہ وہ حق بات برابر نہ سنیں) اور اگر تو انکو سیدھے رستے کیطرف بلائے تو وہ ہرگز کبھی راہ پر آنیوالے نہیں
۱۶	″	۱۲	اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَاۗءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاۗىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝ ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ۝	کیا یہ کافر سمجھتے ہیں کہ مجھ کو چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا حمائتی بنالیں گے ہمنے تو انکے لیئے دوزخ کی مہمانی تیار کر رکھی ہے (اے پیغمبر) کہدے میں تم کو وہ لوگ بتلاؤں جو عمل کے راہ سے بہت گھاٹے میں پڑ گئے یہ وہ لوگ ہیں جن کی (ساری) کوشش دنیا کی زندگی میں اکارت ہوئی اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھے کام کر رہے ہیں انہیں لوگوں نے اپنے مالک کی آیتوں کو (اللہ تعالی کے کلام یا اس کی قدرت کی نشانیوں کو) اور اس سے ملنے کو نہ مانا تو ان کے (نیک) کام (کفر کی وجہ سے) اکارت ہوگئے قیامت کے دن ہم ان کے (نیک کاموں کی) تول نہیں چڑھائیں گے یہ دوزخ کی سزا انکو اس لیے ملے گی کہ انہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور پیغمبروں کی ہنسی اڑائی۔
۱۶	مریم ۱۹	۲	فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ	پھر (حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد نصاری کے) فرقے آپس میں

قشا مطلب یہ ہے کہ اول تو یہ کرکہ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ ہم دیکھتے رہیں اور پھر اگر یہ بھی کرے تو ہمکو یقین نہیں آئیگا شاید تو نے نظر بندی کردی ہو نہیں آسمان پر چڑھ کر وہاں سے ایک کتاب اتار کر لا جس میں ہم سب لوگوں کے نام لکھے ہوں اور اللہ تعالی کی طرف سے ہمکو یہ حکم لکھا ہو کہ یہ سچا پیغمبر ہے اسکا کہا مانو ۱۲ ف ۲ اور جن کاموں کی تم فرمائش کرتے ہو وہ انسانی قوت سے باہر ہیں اگر تم یہ چاہتے ہو کہ میں اللہ تعالی سے ان باتوں کے لیئے دعا کروں تو یہ بھی اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالی کی مرضی معلوم نہ کرلوں دوسرے جو نشانی اللہ تعالی نے مجھ کو عنایت فرمائی ہے اگر تم غور کرو تو وہی کافی ہے اور جب تم غور نہیں کرنا چاہتے اور تمہاری غیت حق طلبی کی نہیں ہے تو ان نشانیوں سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا اسوقت بھی کوئی اور شبہ نکالدو گے ۱۲ ف ۳ چار طرف سے آگ کی دیوار ہوگی کہیں بھاگنے کا ٹھکانا نہ ملے گا حدیث میں ہے کہ دوزخ کے گرد اگرد چار دیواریں ہوں گی ہر ایک دیوار کا عرض چالیس برس کی راہ ہوگا ۱۲ ف ۴ جیسے پگھلا ہوا لوہا یا تانبا یا سیسہ یا نجیٹ ۱۲ ف ۵ اس لیئے کہ وہ قرآن کو سمجھ نہ سکیں ۱۲ ف ۶ وہ سخت وقت میں انکے کچھ کام آئینگے میرے عذاب سے بچا لینگے یہ خیال غلط ہے ۱۲ ف ۷ انکے جھوٹے معبود جو خود ہمارے بندے ہیں جیسے فرشتے یا عیسے ۱۲ ف ۸ جن یا شیطان یا اوتار ہرگز انکو بچا نہیں سکتے ۱۲ ف ۹ انکے سارے نیک کام اکارت ہو گئے سعد بن وقاص نے کہا میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا اس سے خارجی لوگ مراد ہیں انہوں نے کہا نہیں یہود اور نصاری مراد ہیں یہود نے حضرت عیسے اور حضرت محمد کو جھٹلایا اور نصاری نے جنت کا انکار کیا ۱۲ ف ۱۰ یعنی انکے نیک اعمال انہوں نے کفر کی وجہ سے وہ سب بے کار گئے ۱۲ ف ۱۱ آخرت میں ہم ہی کو بہشت ملیگی ہم حق پر ہیں ۱۲ ف ۱۲ اور توحید کو چھوڑ کر شرک میں پھنسے رہے ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

			تَوَيْلُ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ لا يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝	لگے اختلاف کرنے تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا بڑے دن میں حاضر ہوتے وقت اُنکی خرابی ہے جس دن ہمارے سامنے آئیں گے (یعنے قیامت کے دن) اس دن خوب سنتے اور دیکھتے ہونگے لیکن آج تو (دنیا میں) یہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ف
۱۶	مریم	۴	فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝	ف۱۵ پھر ان کے بعد ایسے نالائق پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو تو گنوا دیا اور (دنیا کے) مزوں میں لگ گئے تو اُن کی گمراہی ضرور اُنکے سامنے آئیگی ف
〃	〃	۶	وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ۝	ف۱۶ اور جب ہماری کھلی کھلی (صاف مضمون کی) آیتیں انکو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں (بلایہ تو بتاؤ) دونوں فریق (یعنی ہم میں اور تم میں) کس فریق کے مکان اچھے ہیں اور کس کی مجلس شاندار ہے
〃	〃	〃	اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا ۭ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ۝	ف۱۷ اے پیغمبر کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور کہتا ہے (اگر بالفرض آخرت میں بہشت ملیگی) تو مجھکو ضرور مال ملیگا اور اولاد بھی ملیگی کیا اُسکو غیب کی بات معلوم ہوئی یا اس نے اللہ سے کوئی اقرار لے لیا ہے (کہ ضرور اسکو بہشت ملیگی) ہرگز نہیں جو کچھ یہ کہتا ہے ہم اسکو لکھ رکھیں گے اور اسکا عذاب خوب بڑھائینگے اور جسکا ذکر کرتا وہ (سب) ہم لیلیں گے اور وہ اکیلا (یکہ و تنہا دوگوش) ہمارے پاس آئیگا
〃	〃	۶	اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۝ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝	ف۱۸ اے پیغمبر کیا تو نے نہیں دیکھا ہمنے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے (اُنپر مسلط کر دیا ہے) وہ انکو اُکساتے رہتے ہیں ف۱۹ (اے پیغمبر) تو انکے (عذاب) کے لیے جلدی نکر ہم (خود) انکے لیے دن گن رہے ہیں ف۲۰
۱۶	طٰهٰ	۶	وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ۝	ف۲۱ اور جس نے شرک کا بوجھ اُٹھایا وہ (اس دن) خراب ہو چکا ف۲۲
〃	〃	۷	وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ	ف۲۳ اور جس نے میری کتاب (قرآن) سے منہ موڑ لیا (دنیا میں) اسکی زندگی تنگ (گذرے گی) اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اُٹھائینگے ف۲۴ وہ کہیگا مالک تو نے مجھکو اندھا کیوں اُٹھایا اور میں تو (دنیا میں) دیکھتا بھالتا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیگا تو نے ایسا ہی کیا ہماری آیتیں تیرے پاس

ف حضرت جیسے کو خدا یا خدا کا بیٹا سمجھنے لگے ۱۲ ف خدا تعالےٰ کے سامنے قیامت کے دن ذلیل و خوار ہونگے عذاب میں گرفتار ۱۲ ف اور حق بات نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں آخرت میں اچھی طرح دیکھیں اور سنیں گے پر وہاں کا دیکھنا اور سننا کوئی فائدہ نہ دیگا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اے پیغمبر ۱۲ انکا حال لوگوں کو سنا دے اور سمجھا دے یہ بھی اچھا ہے ۱۲ ف یا انکی تباہی و بربادی۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو جھوٹ عمر بھر بولتا رہا وہ دوزخ کی ایک وادی میں ڈالے جاویں گے حدیث میں ہے کہ وادی ایک نالہ ہے دوزخ کا جس میں سے دوزخیوں کا پیپ اور لہو بہے گا اس میں زانی اور شراب خوار سود خوار ماں باپ کو ستانیوالے ڈالے جاویں گے ان نالائق لوگوں سے یہود اور نصاریٰ مراد ہیں ۱۲ ف وہ دنیا کے ساز و سامان اور ظاہری شوکت سے اپنی فضیلت جتاتے ہیں ۱۲ ..... ف یعنے عاص بن وائل سہمی نے جو مسلمان ہونیوالے خباب کا کچھ قرض عاص پر آتا تھا خباب نے تقاضا کیا تو عاص کہنے لگا کیا تم اسکے قائل نہیں ہو کہ بہشت میں سونا چاندی ہیرے موتی سب ہاتھ آئے گا اگر ہم بھی تیرا قرضہ آخرت میں ادا کرینگے کیونکہ امید تو ضرور مجھ کو وہاں مال اولاد دیگا ۱۲ ف کہ وہ بہشت میں جائیگا اور وہاں جا کر مال و دولت پائے گا ۱۲ ف بڑے کاموں کی رغبت دلاتے ہیں گڑیوں کی طرح انکو لوہا تانبا بنانا کہا ہے ۱۲ ف ایام شماری کر رہے ہیں کہ کب تک یہ کافر دنیا میں رہیں اور انکو عذاب ہو یہ آیتیں مشرک کی مغفرت نہ ہوگی ۱۲ ف یا وہ سکرات دوزخ کے سوا اور کچھ بد دیکھا ہی نہ دیگا اسکے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی بعضوں نے کہا تک نہ ملنے سے یہ مراد ہے جیسے ایک حدیث میں ہے حاکم نے اسکو صحیح کہا ایک حدیث میں ہے کہ تنگ زندگی سے یہ ہے کہ قبر میں اسپر ننانوے سانپ مسلط ہونگے جو قیامت تک اسکو کاٹتے رہیں گے ۱۲

			لِكُلِّ اَمْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝	آئیں تو نے انکا خیال نہیں کیا اور اسی طرح تجھکے دن تو بھی چھوڑ دیا جائیگا اور جو شخص ہدایت سے گذر جاتا ہے اور اپنے مالک کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتا ہے اسکو ہم ایسی ہی سزا دینگے اور بیشک آخرت کا عذاب (دنیا کی تکلیف سے) بہت سخت ہے اور بہت دیرپا ہے (ہمیشہ رہنے والا ہے)۔
۱۶	طٰهٰ	۸	وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ۝	اور اگر ہم ان (کافروں کو) اسکے (یعنی پیغمبر یا قرآن آنے کے) پہلے ہی ہلاک کر دیتے تو یہ ضرور یوں کہتے (مالک ہمارے) تو نے ہمپر ایک پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم اس (دنیا کی ذلت اور قیامت کی) رسوائی سے پیش از پیش ہر حکم پر چلنے لگتے ت
۱۷	الانبیاء	۱	وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۚ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝	اور یہ ظالم چپکے چپکے صلاح کرتے ہیں کہ یہ شخص (یعنی پیغمبر) کیا (اپنے تئیں) تمہارے برابر آدمی (اور پیغمبر تو کوئی فرشتہ ہونا چاہیے) کیا تم دیکھ بھالکر جادو میں پڑتے ہو ث
〃	〃	〃	بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝	بلکہ کہنے لگے پریشان خوابی ہے بلکہ اسنے (اپنے دل سے) جھوٹ بنا لیا ہے بلکہ یہ شاعر ہے (مضمون بنا رہا ہے اگر وہ ہمارا سچا پیغمبر ہے) تو جس طرح اگلے پیغمبر (اشانیاں) کا ہاتھ گئے ہیں یہی کوئی نشانی لیکر ہماری پاس آئے ت
〃	〃	۳	وَاِذَا رَاَكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) کافر جب تجھکو دیکھتے ہیں تو اور کچھ نہیں تجھکو مسخرہ بناتے ہیں (کہتے ہیں) کیا یہی شخص ہے جو تمہارے معبودوں کو (برائی سے) یاد کرتا ہے اور وہ خود اللہ کی یاد سے پھرے ہوئے ہیں ث
〃	〃	〃	وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝	اور (کافر) کہتے ہیں (اپنا) اگر تم سچے ہو تو بتلاؤ، یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا کاش انکو معلوم ہوتا (ایک وقت ایسا آنیوالا ہے) جب (چاروں طرف سے) انکو دوزخ کی آگ گھیر لیگی اور یہ لوگ، نہ اپنے منہ پر سے آگ کو ہٹا سکینگے نہ پیٹھ پر سے، اور نہ (کہیں سے) انکو مدد ملیگی۔
〃	〃	۴	قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۭ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝	اے پیغمبر (ان سے) کہدے اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے رات اور دن کون تمہاری نگہبانی کرتا ہے بلکہ وہ اسکی یاد سے بھاگتے ہیں ث
〃	〃	〃	بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ	ہوا یہ کہ ہمنے ان لوگوں اور انکے باپ دادوں کو (دنیا میں)

ف۱ خبر تک نہ لی قرآن و حدیث کو چھوڑ دیا کبھی نہیں دیکھا جھوٹے قصوں اور دنیا کے جھگڑوں میں اپنی عمر گنوائی ۱۲ ف۲ کوئی تیری خبر نہ لیگا اندھا پڑا دوزخ میں جلتا رہیگا ۱۲ ف۳ شرک میں پڑ کر بجائے نفس کی خواہش پر چلنا ہے ۱۲ ف۴ اور اس آفت میں مبتلا نہ ہوتے ۱۲ ف۵ مطلب یہ ہے کہ جب یہ تمہاری طرح ایک آدمی ہے تو پیغمبر تو نہیں ہو سکتا اب جو خلاف عادت باتیں دکھلاتا ہے مثلاً اس قسم کا تعلیم و تبلیغ قرآن سناتا ہے تو یہ جادو ہے بہت لوگ دنیا میں جادو اور شعبدے کیا کرتے ہیں عقلمند آدمی ان کے فریب میں نہیں آتا ۱۲ ف۶ یہ صرف خرخرہ و دغا کی باتیں ہیں انکا دل بات کی طرف مائل نہ تھا کفر میں پھنسے ہوئے تھے لیکن چہرا اتارنے کے لئے یوں کہتے کہ اگر اگلے پیغمبروں کی طرح یہ کوئی نشانی دکھلاتا تو ہم ضرور ایمان لاتے حالانکہ تم کو خوب معلوم ہوتا کہ اگر انکی فرمائشی نشانی بھی انکو دکھلائی جاتی جب بھی وہ ایمان نہ لاتے اس وجہ سے انکا سوال پورا نہیں کیا ۱۲ ف۷ درحقیقت وہ خود سوچ رہے ہیں کہ لوگ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ۱۲ ف۸ دنیا کا عذاب یا قیامت کا آنا ۱۲ ف۹ وہی بچاتا ہے اس کے سوا کوئی اس کے عذاب کو روک نہیں سکتا اس سے تو نہیں ڈرتے بلکہ اسکا نام تک نہیں لیتے ۱۲

			عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۭ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝	چین سے رکھا یہانتک کہ انکی عمر لمبی ہوگئی کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم (کفر کی) زمین کناروں سے کم کرتے آرہے ہیں[۱۱۱] کیا یہ غالب ہیں یا مسلمان (ہرگز نہیں مسلمان غالب ہیں)
۱۷	الانبیاء ۲۱	۴	وَلَىِٕنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝	اور[۱۱۲] (اے پیغمبر) اگر تیرے مالک کے عذاب کی ہوا بھی انکو لگ جائے تو وہ ضرور کہ اٹھیں گے ہائے ہماری خرابی بیشک ہم گنہگار تھے[۱۱۳]
〃	〃	۶	وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ۝	اور[۱۱۴] لوگوں نے اپنے مذہب میں آپس میں پھوٹ ڈال لی سبکو ہماری پاس لوٹ کر آنا ہے[۱۱۵]
〃	〃	۷	فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰي سَوَاۗءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝	پھر[۱۱۶] اگر یہ لوگ نہ مانیں تو (اے پیغمبر ان سے) کہدیجیے تو تم (سب) کو ایک سان خبر کردی[۱۱۷] اور میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ ہے وہ قریب آلگا ہے یا ابھی دور ہے[۱۱۸]
〃	〃	۸	وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝	اور[۱۱۹] میں نہیں جانتا شاید یہ مہلت تمہارے آزمانے کو لیے ہے[۱۲۰] یا ایک مدت تک (دنیا سے) فائدہ اٹھانے رہو اسکے لیے۔
〃	الحج ۲۲	۱	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝	اور[۱۲۱] لوگوں میں بعض ایسا ہے جو بنجانے بوجھے اللہ تعالیٰ کے باب میں جھگڑتا ہے اور ہر سرکش مغرور شیطان کی پیروی کرتا ہے[۱۲۲] شیطان کے لیے تو یہ حکم ہو چکا ہے جو کوئی اس سے دوستی کریگا اسکو بہکا (کر اپنے) پیچھے لے چلے گا تو وہ اسکو بہکا دیگا اور دوزخ کے عذاب میں پہنچا کر رہے گا۔
〃	〃	۳	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝	اور[۱۲۳] لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو اللہ کے مقدمے میں جھگڑتا ہے نہ اسکو علم ہے اور نہ عقل ہے اور نہ کوئی روشن کتاب رکھتا ہے[۱۲۴] اپنی گردن پھیرے ہوئے (اینٹھا ہوا) تاکہ (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے بہکا دے اسکے لیے (سزا) دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسکو جلن کا عذاب چکھائیں گے (اور اس سے کہیں گے) یہ عذاب تیرے اُن کاموں کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجے تھے[۱۲۵] اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا[۱۲۶]
〃	〃	۲	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰي حَرْفٍ ۚ	اور[۱۲۷] لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو ایک کنارے رہکر اللہ تعالیٰ کو

ف ہر طرف مسلمان پھیلتے جاتے ہیں اور کافروں کا ملک گھٹتا جاتا ہے ۱۲ ف۲ جو ہمنے خدا کے ساتھ شرک کی اور اسکے پیغمبروں کو نہ مانا ۱۲ ف۳ باپ دادا کی تقلید اور خاندانی پیروی سے انحراف کریگا مگر آخر سب کو لوٹکر ہمارے پاس آنا ہے ۱۲ ف۴ ہر ایک فرقہ قیامت کے دن ہمارے حضور میں حاضر ہوگا اُس وقت معلوم ہو جائے گا کہ حق پر کون تھا اور ناحق پر کون ۱۲ ف۵ دنیا کی اور اسلام کے غلبے کی یا قیامت آنے کی ایک سان خبر کردی یعنے سب کچھ پورا پورا حال بتلا دیا یہ نہیں کہ کسی کو بتا یا کسی سے چھپایا یا کسی کو زیادہ بتلایا کسی کو کم ۱۲ ف۶ اسکا ٹھیک وقت اللہ ہی جانتا ہے جب پیغمبروں کو کسی ولے واقعات کا ٹھیک وقت معلوم نہ ہو تو دوسرے نجومی یا پنڈت کس شمار میں ہیں انکو یہ کیونکر معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں کام کیلئے اتنی مدت باقی ہے یہ سب نکادہی اور بلہ فریبی کی باتیں ہیں بیچارے کم علم جاہل لوگ انکے دام میں پھنس جاتے ہیں اور انکی باتوں پر پھول پھول جاتے ہیں اور سمجھ یہ ہے کہ آیندہ کا علم بجز خداوند کریم کے اور کسی کو نہیں ہے ۱۲ ف۷ خدا نے جو ابھی چند روز کی مہلت دی ہے اور عذاب اوتارنے میں دیر کر رہا ہے تو یہ مہلت الخ ۱۲ ف۸ تاکہ یہ کہلا جائے کہ تم اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع ہوتے ہو یا غفلت میں آنکر اور مغرور ہو جاتے ہو ۱۲ ف۹ کہتے ہیں یہ آیت نضر بن حارث کے باب میں اتری یا طلحہ بن خویلد وغیرہ بعضوں نے کہا ایک کافر کے باب میں جو بے ادب اور سرکش تھا وہ کہتا تھا محمد صہ تمہارا خدا سونے کا ہے یا چاندی کا یا تانبے کا آخر اس مردود پر بجلی گری اور فی النار والسقر ہوا ۱۲ ف۱۰ یعنے وہ تو اسکو فطری اور پیدائشی طور پر ہے نہ عقل کی پیروی کرتا ہے نہ کسی آسمانی کتاب سے دلیل لاتا ہے بلکہ محض آلو کی طرح اللہ تعالیٰ کے باب میں تکرار اور جھگڑا کرتا ہے البتہ باپ دادا اور خاندان کی رسم و رواج کی پیروی پیش کرتا ہے مگر یہ کسی کام کی نہیں کیونکہ جیسے یہ اوّل اور احمق ہے کیا اسکے باپ دادا بھی ویسے ہی گدھے نہیں ہو سکتے ۱۲ ف۱۱ یعنے دنیا میں کیسے تھے ۱۲ ف۱۲ یعنے کہ دنیا میں بدکار کو عذاب کرنا عین عدل ہے نظام تعلق کے بدکار کو چھوڑ دیتے ہیں اور نیک کی قدر نہیں کرتے ۱۲

			فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ ۚ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ ۨ انْقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝	پوجتا ہے پھر جو اسکا بھلا ہوا تو اپنے دین پر جما رہا اور جو کوئی مصیبت اس پر آن پڑی تو جدہر سے آیا تھا اُدھر ہی لوٹ گیا اس (کمبخت) نے اپنی دنیا اور آخرت (دونوں) کھوئے یہی تو کھلا گھاٹا ہے ۔
۱۷	الحجر ۲۲	۲	مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ ۝	جو کافر یہ سمجھتا ہو کہ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اپنے پیغمبر (حضرت محمد) کی دنیا اور آخرت میں مدد نہ کرے گا اُس کو چاہیئے کہ ایک رسی چھت پر لٹکائے۔ پھر پھانسی لے ڈالے اور دیکھے اس تدبیر سے اسکا غصہ (اور حسد) دور ہوتا ہے یا نہیں ۔
"	"	۰	هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ۝ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ۝ وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ۝ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝	یہ دو فریق سو من اور کافر ایک دوسرے کے) مخالف (مدعی) ہیں جو اپنے خدا کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں پھر جو لوگ کافر ہیں اُنکے لیے آگ کے کپڑے (ٹھیک) انکے بدن کے موافق) قطع کیے جائیں گے انکے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائیگا جس (کی گرمی) سے جو اُنکے پیٹ میں ہے (آنتیں) اور کھالیں گل جائینگی اور اُنکے (مارنیکے لیے) لوہے کے گرز ہونگے ۔ ہر بار جب وہ گھٹ کر اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اُسی میں دھکیل دیے جائینگے اور (ان سے کہا جائیگا) جلن کا عذاب چکھتے رہو ۔
"	"	۳	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝	جو لوگ کفر کرتے ہیں اور خدا کے رستے اور ادب والے (کعبہ کی) مسجد (اس میں جانے) سے (لوگوں کو) روکتے ہیں جسے ہمنے (عام سب) لوگوں کے لیے یکساں (عبادت کا مقام) ٹھیرایا ہے وہاں کا رہنے والا اور باہر سے آنیوالا (دونوں) برابر ہیں اور جو کوئی اسمیں شرارت سے ٹیڑھی راہ چلنا چاہے اسکو ہم تکلیف کا عذاب چکھائینگے ۔
"	"	۶	أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِنْ تَعْمَى	کیا یہ لوگ زمین میں نہیں پھرے (ملکوں کی سیر نہیں کی اگر سیر کرتے) تو انکے دل ایسے ہو جاتے جن سے (حق بات) سمجھ لیتے یا کان ایسے ہو جاتے جن سے (نصیحت) سُن لیتے بات یہ ہے کہ آنکھیں تو (انکی)

(باقی در ضمیمہ)

				اُلْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ۝	
۱۴	الحجۃ	۱۰	۱۲۱ وَالَّذِیْنَ سَعَوْ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۝	اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے ہرانے میں کوشش کی (یعنی ہمکو عاجز کرنیکے لیئے) یہی لوگ دوزخی ہیں۔	
〃	〃	〃	۱۲۲ وَلَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ یَاْتِیَهُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ ۝	اور جو لوگ کافر ہیں وہ ہمیشہ قرآن میں شک ہی کرتے رہینگے یہاں تک کہ ایک ہی ایکا قیامت اُن پر آجائے یا ایک منحوس دن کا عذاب اُنپر آنگے ۔	
〃	〃	〃	۱۲۳ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝	اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے تو یہی وہ لوگ ہیں جنکو ذلت کا عذاب ہوگا ۔	
۷	〃	۹	۱۲۴ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ یَكَادُوْنَ یَسْطُوْنَ بِالَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمُ ؕ النَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝	اور جب اُنکے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کافروں کے منہ بگڑے ہوئے دیکھتا ہے جیسے وہ اُن لوگوں پر جو ہماری آیتیں اُنکو پڑھکر سناتے ہیں ابھی حملہ کر بیٹھینگے (اے پیغمبر اُن کافروں سے) کہدو میں تم کو اس سے بھی زیادہ ایک بُری بات سناؤں (وہ کیا ہے) دوزخ (تمہارے لیے تیار ہے) اللہ تعالے نے کافروں کیلیے اسکا وعدہ کیا ہے اور (وہ بُرا ٹھکانا ہے ۔	
۱۰	المومنون	۴	۱۲۵ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِیْنٍ ۝	پھر انہوں نے اپنے دین کو آپس میں پھوٹ کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہر فرقہ جو اسکے پاس ہے (یعنے جو دین اسکا ہے) اسی سے خوش ہے تو (اے پیغمبر) ایک وقت تک انکی جہالت میں انکو پڑا رہنے دے (یا ڈوبا رہنے دے)	
〃	〃	〃	۱۲۶ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِیْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِیْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ یَجْـَٔرُوْنَ ۝ لَا تَجْـَٔرُوا الْیَوْمَ ۚ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ قَدْ كَانَتْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ۝ مُسْتَكْبِرِیْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا	مگر انکے دل اس بات سے غافل ہیں اور اس غفلت کے سوا ان کے (دوسرے اور برے) کام ہیں جو وہ کیا کرتے ہیں یہانتک کہ جب ہم انکے آسودہ لوگوں کو عذاب میں گانٹھ لینگے تو اسوقت بلبلا اُٹھیں گے اسوقت ہم ان سے کہیں گے اب کیوں بلبلاتے ہو مت بلبلاؤ تم کو ہماری طرف سے کوئی مدد نہ ملے گی (ایک زمانہ وہ تھا یاد کرو جب) ہماری آیتیں تم کو پڑھکر سنائی جاتی تھیں تو تم اکڑتے ہوئے رات کو گپ شپ لگاتے ہوئے بیہودہ بکواس کرتے ہوئے اپنی ایڑیوں	

وہ تو ظاہر میں بینا ہیں مگر حقیقت میں نابینا ہیں ۱۲ ف۱ وہ سمجھے کہ ہم اُنہیں جانے دینگے یا انپر قابو نہ پائیں گے ۱۲ ف۲ منحوس ان سے مراد قیامت کا دن ہی یا بدر کا دن جسمیں کافر خوب مارے گئے اپنی سزا ملی ۱۲ ف۳ جسکا مطلب کہلا ہوا ہے ۱۲ ف۴ ان کے چہرو پر ناخوشی معلوم ہوتی ہے ۱۲ ف۵ مارنے دوڑیں گے ایسی شکلیں بناتے ہیں جو غصیوں کا ہی حال ہے جب انکو آیت یا حدیث سنائے تو منہ بنا لیتے ہیں گویا کاٹ کھائیں گے لپٹ لگائیں گے ۱۲ ف۶ قنوت یعنے تمنے جو اللہ کی نعمتیں سنکر عرض کیا منہ بنایا ہے اس سے اپنی دعا پر یا اس سے بھی زیادہ ناگوار ایک بات سناؤں یعنے جو آیتیں تمنے سنیں ہیں ان سے کہیں سخت ۱۲ ف۷ جو مومنوں اللہ کا کلام اور اسکے رسول ﷺ کا کلام سنکر منہ بناتے ہو اور جلاؤ کہو تیرے لیئے دوزخ تیار ہے مرے پیچھے تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہوگا ۱۲ ف۸ ہر ایک نے ایک اینٹ کی جدا مسجد بنائی ۱۲ ف۹ ہر فرقہ اپنے تئیں حق پر اور بیشت کا سزاوار سمجھتا ہے اور دوسروں کو ناحق پر اور دوزخ کے لائق سمجھتا ہے ۱۲ ف۱۰ یعنے خدا کا عذاب جب تک نہ آئے یا مریں ۱۲ ف۱۱ ان کو یہ خیال ہی نہیں ہے کہ ان کے اعمال بد کو دیکھ رہے ہیں ۱۲ ف۱۲ شرک اور کفر اور طرح طرح کے گناہ ۱۲ ف۱۳ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور شرک سے اور کفر ان کے اور بھی گناہ ہیں (شاید ان بدیوں سے مراد ان کی وہ بدیاں ہیں جن کو وہ کیا کرتے ہیں بعضوں نے یوں کہا ہے اور اگلے اور بھی کام ہیں جو وہ کئے جائینگے کافروں کے قیامت میں جو کیا کرتے ہیں ۱۲ ف۱۴ یعنے ان کے عذاب کے سامنے یہ عذاب ہلکا ہے ۱۲ ف۱۵ جب اسکا عذاب آگیا تو اب دعا مانگ رہے ہیں ۱۲

يَعْقِلُونَ ۝ أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُمْ
مَّا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ ۝ أَمْ
لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ۝
أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ ۚ بَلْ جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ
وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ۝ وَلَوِ اتَّبَعَ
الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ
وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنَاهُم
بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم مُّعْرِضُونَ ۝
أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ
خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ وَإِنَّكَ
لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝
وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ
عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ ۝ وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ
وَكَشَفْنَا مَا بِهِم مِّن ضُرٍّ لَّلَجُّوا
فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝

١٨ المؤمنون ٥ بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ۝ قَالُوا
أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا
لَمَبْعُوثُونَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا
هَٰذَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ
الْأَوَّلِينَ ۝
٢٣ " ٦ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا
لَا تُرْجَعُونَ ۝
٢٤ النور ٥ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ

بِقِيعَةٍ

کے بل اُلٹے بھاگتے تھے کیا ان کافروں نے قرآن میں غور نہیں کیا یا (سوچ کے) بہت کر گئے (کہ) کہ انکے پاس وہ آیا جو انکے باپ دادوں پاس نہیں آیا تھا یا (وہ نیا) پیغمبر (حضرت محمدؐ) کو نہیں پہچانتے اسوجہ سے اسکو نہیں مانتے یا وہ کہتے ہیں اسکو یعنے پیغمبر کو جنون ہو گیا ہے (ہرگز نہیں) بلکہ (رسول) کہ) وہ سچی بات (قرآن) لیکر آیا ہے اور ان کافروں میں اکثر لوگ حق بات کو ناپسند کرتے ہیں اور اگر (کہیں) حق انکی خوشی پر چلتا تو آسمان اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں (سب) خراب ہو جاتے بلکہ ہم نے انکے پاس وہ کتاب لیکر آئے ہیں جس سے انکو فخر ہونا چاہیئے تو وہ اپنے فخر (اور عزت اور شرف) سے منہ پھیرتے ہیں کیا تو (اے پیغمبر) ان سے کچھ فیس مانگتا ہے (ہرگز نہیں) تیرے مالک کی فیس بہتر ہے اور وہ (سب سے) اچھا روزی دینے والا ہے اور (پھر دوسری بات یہ ہے) تو تو انکو بے شک سیدھے رستے کی طرف بلاتا ہے اور بیشک جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے وہ سیدھے رستے سے ہٹ گئے ہیں اور اگر ہم انپر رحم کریں اور انکو جو تکلیف ہے وہ دور کر دیں تو اور اپنی شرارت میں بہکے پھریں

بلکہ جیسا اگلے لوگ بکتے رہے یہ بھی بکتے ہیں کہتے ہیں کیا جب ہم مر گئے اور خاک ہو گئے ہڈیاں رہ گئے تو پھر اٹھائے جائیں گے (پھر زندہ ہونگے) بے شک ہمسے پہلے ہمارے باپ دادوں سے یہ وعدہ کیا گیا تھا یہ کچھ نہیں مگر اگلے لوگوں کے (بنائے ہوئے) ڈھکوسلے ہیں

لوگو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہمنے تم کو بے کار (یا کھیل) بنایا ہے (مر کر خاک ہو جاؤ گے) اور ہماری پاس لوٹ کر نہ آؤ گے

اور کافروں کے (نیک) اعمال (جیسے خیرات وغیرہ) اُس چمکتی ریتی کی طرح ہیں جو چٹیل میدان میں ہو۔

ف ابھی ان باتوں پر تعجب کیا ہے جب ہماری آیتیں تم کو پڑھکر سنائی جاتی تھیں تو تم اُلٹے پاؤں ایڑیوں کے بل لوٹ جاتے تھے بیت اللہ کی مجاوری پر تم اکڑتے ہوتے تھے۔ رات کو بیٹھکر قرآن اور پیغمبرؐ کے حق میں بیہودہ بکواس بکتے تھے یعنے طرح طرح کے طعنے قرآن اور پیغمبرؐ پر کرتے تھے ابن عباسؓ نے کہا قریش کی عادت تھی رات کو کعبہ شریف کے گرد حلقہ باندھکر بیٹھتے اور آنحضرتؐ کی برائی کرتے اور اسی وجہ سے آنحضرتؐ نے عشا کی نماز کے بعد رات کی گپ شپ سے منع فرمایا ہے ۱۲ ف یعنے پیغمبری کو کچھ بات تھوڑی ہے اگلے زمانے میں بہت سے پیغمبر ان کے باپ دادا پاس آ چکے ہیں پھر انکار اور تعجب کا کیا محل ہے قرآن میں انہوں نے غور نہیں کیا اگر غور کرتے تو صاف معلوم ہو جاتا کہ وہ شریعت کے قابل ہے نہ طعن و تشنیع کے لائق اس میں سراسر حکمت بھری ہوئی ہے اور کلام بھی ایسا فصیح ہے کہ آدمی کا مقدور نہیں جو ایسا بنائے ۱۲ ف ابوسفیان وغیرہ قریش کے لوگ جانتے تھے کہ آنحضرتؐ صادق ہیں اور راستباز ہیں لیکن حسد سے انکار کرنے لگے ۱۲ ف مثل مشہور ہے الحق مر لیکن پھر بات تلخ ہوتی ہے ۱۲ ف جو یہ خواہش کرتے تھے کہ قرآن ہی کے موافق اترتا ۱۲ ف کوئی ایک خواہش کرتا دوسرا اسکے خلاف۔ چلو دیوتا نہ وہ سارا انتظام درہم برہم ہو جاتا یا ان کی آخری خواہش پوری ہوتی اور یہ خواہش پوری ہوتی صدقے سوا دو سر خدا ہی ہوتے تو آسمان زمین سب بگڑ جاتے رات دن لڑائیوں اور جھگڑوں کا بازار گرم رہتا جیسے اوپر گذر چکا ہے قرآن شریف کو ان قریش کو چاہیئے تھا کہ جان و دل سے اسکو قبول کرتے اور یہ خیال کرتے کہ قرآن شریف کی وجہ سے ساری عرب ہماری عزت کرتی ہے ہمارے کعبے کی گرویدہ ہو گئی ہے وہ جو اب اور درجہ کو آخرت میں دیکھا کی نعمتوں سے کہیں بڑھکر

وَيَقُولُونَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور یہ (منافق) لوگ کہتے ہیں ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور (حکم) مانا اور اسکے بعد ان میں کا ایک فرقہ (اللہ اور رسول کا حکم) مان لیا پھر ایسا کہنے کے بعد ان میں کا ایک فرقہ اللہ اور رسول کے حکم سے منہ پھیر لیتا ہے اور یہ لوگ درحقیقت ایمان نہیں رکھتے

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

اور جب انکو اللہ اور اسکے رسول کی طرف انکا جھگڑا فیصل کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے تو ایک ہی ایکا انکا ایک فرقہ گریز کر جاتا ہے

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۭ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

اور (اے پیغمبر) ان منافقوں نے اللہ کی پکی قسمیں کھائیں کہ اگر تو ان کو حکم کرے تو وہ جہاد کے لیے ضرور نکلیں گے کہدے قسم نہ کھاؤ (جھوٹی قسم کھانے سے فائدہ کیا تمہاری) اطاعت معلوم ہے بیشک جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اسکی خبر ہے

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

(اے پیغمبر) یہ مت سمجھ کہ کافر لوگ زمین میں (کہیں بھاگ کر) ہم کو تھکا دینگے (کہ ہم انکو نہ پکڑ سکیں) انکا تو (مقرری) ٹھکانا جہنم ہے (وہ آخر میں ضرور جائینگے) اور بے شک وہ برا ٹھکانا ہے

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُۨ افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَاۗءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا

اور کافر (قرآن کی نسبت) کہتے ہیں یہ تو اور کچھ نہیں جھوٹ ہے جسکو اس شخص نے بٹ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے بھی اس بٹنے میں اسکی مدد کی (سخت افسوس ہے جب بھی انسے کچھ نہ بنا تو ظلم اور فریب پر آگئے) اور کہتے ہیں (قرآن ہے کیا) اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو اس نے لکھوا رکھی ہیں وہ صبح اور شام اسکو پڑھکر سنائی جاتی ہیں (اے پیغمبر) ان کافروں سے کہدے قرآن تو اس (خدا نے) اتارا ہے جو آسمان اور زمین کی چھپی بات (غیب کی بات) جانتا ہے بے شک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور کہتے ہیں یہ کیسا پیغمبر ہے کھانا وہ کھاتا ہے اور بازاروں میں وہ پھرا پھرتا ہے (خیر یہ بھی ہمنے مان لیا) بھلا اسپر ایک فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا وہ بھی اسکے ساتھ ساتھ (لوگوں کو) ڈراتا رہتا یا (آسمان سے) ایک خزانہ کیوں نہیں اسپر ڈالا گیا یا (خیر یہ بھی نہیں تو) ایک باغ تو اسکا ہوتا جس میں سے وہ کھاتا رہتا اور

ف ان کے دل میں یقین نہیں ہے صرف زبان سے اسلام کا دعوے کرتے ہیں ۱۲ ف یعنی اللہ اور رسول کے حکم کی طرف توجہ نہیں کرتا نہ حاضر ہوتا ہے سید علامہ نے کہا ہمارے زمانہ میں مقلدین کا یہی حال ہے جب انسے کہو قرآن اور حدیث کے رو سے اپنا جھگڑا فیصلہ کرلو تو چلدیتے ہیں اور راضی نہیں ہوتے ۱۲ ف خوب مشہور ہے جیسے تم اور رسول کی فرمانبرداری کرتے ہو ایک حکم تو نتے نہیں دل میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلعم کے دشمن ہو سارے جہان کو یہ معلوم ہے اسپر دغا سازی کرکے جھوٹی قسمیں کھا کر اور اپنے تئیں گنہگار کرتے ہو کہ ہم آپ کے ایسے تابعدار ہیں کہ حکم ہوتے ہی نکل کھڑے ہوئے ۱۲ ف بعضے یہود کے چند عالموں نے انجیل کے ۱۲ ف لکھے دیہاتی مفتی کی رائیں کہ ایسا قرآن کو دیکھو اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے اتقی اور پرہیزگار کا اس کو بٹ لینا کیا کہی ہے۔ جس شخص نے ساری عمر جھوٹ نہ بولا ہو اور راست گوئی اور سچائی میں ضرب المثل ہو وہ اپنے مالک پر جھوٹ بھی گز ہرگز۔ بڑا میں نہیں آتا ۱۲ ف ایسا دیہاتی بھول جائے کیونکہ وہ امی ہے خود تو لکھ پڑھ نہیں سکتا ۱۲ ف ورنہ اس بیہودہ اور زبان درازی کی سزا میں جو تم اس کے کلام اور اس کے پیغمبر سے کرتے ہو تم پر فوراً عذاب اترتا ۱۲ ف کہیں ایسا بھی پیغمبر ہو سکتا ہے پیغمبر ہوتا تو ایک فرشتے کی طرح رہتا یہ کچھ کھانا پینا درکار نہ ہوتا کھانا پینا پیدا کرنے کے لیے بازار میں جاتا۔ واللہ کیا بے وقوف کہتے ہیں نہ سمجھے کہ پیغمبر بھی ایک آدمی ہوتا ہے اور آدمیوں کی طرح کھانا پینا بھی ہے بازار میں بھی جاتا ہے ۱۲ ف جہاں یہ جاتا فرشتہ ساتھ رہتا اور لوگوں سے کہتا اس کی بات مان لو یہ سچا پیغمبر ہے ۱۲ ف مینہ کیوں نہیں برساکہ بازار میں جانے اور روٹی کمانے کی نوبت نہ پڑتی ۱۲ ف اصدوئی کا جواب دیتا مطلب یہ کہ پیغمبر کیونکر ہو سکتا ہے فرشتہ ہوتا تو کھانا پینا کیوں بادشاہ ہوتا تو بازاروں میں کیوں پاپیادہ تا خیر کم سے کم اتنا تو ہوتا کہ ساتھ اسکی مدد کے لیے اسرتہ کا ایک فرشتہ تو ہوا کچھ مالدار ہی ہوتا خزانہ والا یا جھگڑا دلوانے والا ہوتا جب یہ کوئی بات نہیں تو ہم کیونکر مانیں کہ یہ شخص اسرتہ کا بھیجا ہوا واقعی سچا پیغمبر ہے ۱۲

			مَسْحُورًا ۝ انْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ	
			الْاَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ	
			سَبِيْلًا ۝	
۱۸	الفرقان	۳	بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۚ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ	
			بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝	
۱۹	"	۳	وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ	
			اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ۭ	
			لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ	
			عُتُوًّا كَبِيْرًا ۝	
"	"	"	وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ	
			الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ	
			لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝	
"	"	"	اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ	
			اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝	
"	"	۴	وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ	
			اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝	
			اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ	
			اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ	
			حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ	
			سَبِيْلًا ۝	
"	"	۵	وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا	
			وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ	
			زَادَهُمْ نُفُوْرًا ۝	
"	"	۶	قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ	

یہ ظالم کہتے ہیں تم تو ایسے شخص کے تابعدار بنگئے ہو جسپر کسی نے جادو کردیا ہے اے پیغمبر دیکھ تو وہ تیرے حق میں کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں تو وہ گمراہ ہوگئے اب راہ پر نہیں آسکتے ۱۲

بات یہ ہے کہ ان کافروں نے قیامت کو جھوٹ سمجھا اور جو کوئی قیامت کو جھٹلائے اسکیلیے ہمنے دوزخ تیار کر رکھی ہے ۱۲

اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں (اگر محمد سچے ہیں تو) ہمپر فرشتے کیوں نہیں اترتے یا ہم اپنے پروردگار کو دیکھ لیں (تو انکی بات مانیں) ان لوگوں نے اپنے دلوں میں غرور پیدا کیا ہے اور شرارت کر رہے ہیں کیسی بڑی شرارت للعہ

اور کافر کہتے ہیں اس پیغمبر یعنے حضرت محمدؐ پر قرآن سب کا سب ایکبارگی کیوں نہیں اترا تھوڑا تھوڑا ہمنے اسلیے اتارا کہ تیرے دلکو اسکیوجہ سے تسلی دیتے رہیں اور ہمنے اسکو ٹھیر ٹھیر کر پڑھ سنایا ۱۲

یہ کافر وہ لوگ ہیں جو اپنے منہ کے بل دوزخ کی طرف ہانکے جائینگے انکا ٹھکانا برا اور سب سے بڑھکر گمراہ یہی لوگ ہیں

اور (اے پیغمبر) جب یہ لوگ تجھکو دیکھتے ہیں تو تجھسے ٹھٹھا ہی کرتے ہیں (کہتے ہیں) کیا یہی وہ (حضرت) ہیں جنکو اللہ نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور کہتے ہیں یہ شخص تو قریب تھا کہ ہمکو ہمارے دیوتاؤں سے بہکا دے (ایسی ایسی باتیں سمجھ میں) اگر ہم اپنے دیوتاؤں پر جمے نہ رہتے (واہ ری عقل) اور آگے چلکر (جب قیامت کا) عذاب دیکھینگے تو انکو معلوم ہوجائیگا کون گمراہ تھا ۱۲

اور جب ان کافروں سے کہا جاتا ہے رحمٰن (یعنے خدا) کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں رحمٰن کون ہے کیا تو جسکو کہے اسکو ہم سجدہ کریں (نہ جان نہ پہچان اور رحمٰن کا نام لینے سے) انکی نفرت اور بڑھ جاتی ہے ۱۲

(اے پیغمبر) کہدے اگر تم خدا کو نہ پکارتے رہتے تو میرے مالک کو

راہ پر وہی آسکتا ہے جس کی مزاج میں انصاف ہو وہ تو ہٹ دھرمی پر مستعد ہوگئے ہیں کہتے پیغمبری کو دنیا کے مال دولت سے کیا علاقہ کیا ناپنا بازار میں جانا یہ سب بیکار کرتے رہے ایسے ناسمجھ لوگ راہ پر کیوں آئیں گے ۱۲ ف چونکہ قیامت اور حشر نشر کے قائل نہیں ہیں اسلیے جو منہ میں آتا ہے وہ بک دیتے ہیں اسد تعالیٰ اور پیغمبر کے ساتھ بادبی کرتے ہیں مثل مشہور ہے بیحیا باش ہرچہ خواہی کن ۱۲ ف جو ان کی پیغمبری کی گواہی دیں ۱۲ ف جیسے توریت شریف حضرت موسے پر اتری تھی ۱۲ ف کبھی آدمیت کے ساتھ تیری بات پر غور نہیں کرتے ۱۲ ف مردود تحقیر کے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف اشارہ کرتے کہ یہی صاحب اسد تعالیٰ کے پیغمبر ہیں ۱۲ ف لیکن ہم شرک پر خوب مضبوط ہیں اس لیے اس کی باتوں سے نہ بہکے ۱۲ ف کون سید ہے راہ سے بہکا ہوا تھا ۱۲ ف یہاں پر سجدہ ہے پڑھنے والے اور سننے والے پر مکہ کے مشرکوں میں اسد تعالیٰ کا نام رحمٰن مشہور نہ تھا جب انسے کہا جاتا رحمٰن کو سجدہ کرو تو ایسی کفر کی بات بکتے اور کہتے ہم تو رحمٰن کو نہیں پہچانتے البتہ یمامہ کا رحمٰن ہمیں معلوم ہے یعنے مسیلمہ کذاب اس کو رحمٰن کہا کرتے تھے جب کسی قوم کی تباہی آتی ہے تو اس کی عقل اسی طرح سے الٹ جاتی ہے ۱۲ ف ایمانداروں سے جو پیغمبر کے تابعدار بنگئے ہیں ۱۲ ف اسکی عقل جاتی رہی کہ وہ تو معمولی آدمی ہے اسکو ایسی بدتر سے کیسی کہتے ہیں اسپر جادو ہوا ہے کبھی کہتے ہیں یہ محتاج ہے بازاروں میں اور اسپر کہ ہے اصل تو اسد تعالیٰ کے پیغمبر ہیں حالانکہ اگلے زمانہ میں بھی پیغمبر عموماً آدمی کے لباس میں آچکے ہیں دوسرے فرشتوں کو چاہتے ہیں وہ اپر اتریں یہ منہ سے بڑی بڑی بات نکالتے ہیں اسد تعالیٰ کو دیکھنا چاہتے ہیں اسد تعالیٰ کو دیکھنا کیا بساط ایک ادنیٰ چیز ایک مردار پر وار تو اس کو دیکھ لیں جو شاہنشاہ زمین و آسمان ہے ۱۲ ف یعنے اگر تم خدا کو نہ پکارتے اور اسکی بندگی نہ کرتے تو تمہاری کیا بساط ایک ادنیٰ چیز ایک مردار پر وار تو اس کو دیکھ لیں جو شاہنشاہ زمین و آسمان ہے ۱۲ ف یعنے اگر تم خدا کو نہ پکارتے رہتے تو میرے مالک کو اس سے کوئی حاجت نہیں تو اچھی طرح سمجھ لو کہ ۱۲ ف جیسی جیسی مخالفت ہوتی جاتی ہے ہم پیغمبر اگلی زبان سے تجھ کو سناتے جاتے ہیں ۱۲

			فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَوْفَ يَكُونُ	
			لِزَامًا ۝	
۱۹	الشعراء	۱	إِنْ نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً	
			فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ ۝	
			فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنبَاءُ مَا كَانُوا	
			بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝	
	النمل	۱	إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ	
			أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ۝ أُولَٰئِكَ	
			الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ	
			فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ۝	
۲۰		۱ و ۶	بَلِ ادَّارَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ ۖ بَلْ	
			هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا ۖ بَلْ هُم مِّنْهَا عَمُونَ ۝	
			وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَ	
			آبَاؤُنَا أَإِنَّا لَمُخْرَجُونَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا	
			هَٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا	
			إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝	
		۱	وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ	
			صَادِقِينَ ۝ قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ	
			لَكُم بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ۝	
۲۰	القصص	۵	وَلَوْلَا أَن تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ	
			أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا	
			رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونَ مِنَ	
			الْمُؤْمِنِينَ ۝ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ	
			عِندِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ	

کہ تمہاری پروا نہیں ہے سو اب تو تم نے (اس کی آیتوں کو) جھٹلایا تو اس کا وبال ضرور پڑے گا ۱۲

اگر ہم چاہیں تو آسمان سے انپر ایک (بڑی اور ہولناک) نشانی اتاریں پھر (اسکو دیکھ کر) ان کی گردنیں اسکے سامنے جھک جائیں ۱۲

خیر انہوں نے تو (اللہ کی آیتوں کو) جھٹلایا (اس سے ٹھٹھا مذاق کیا) اب جسکا وہ ٹھٹھا اڑاتے تھے اسکی حقیقت انکو معلوم ہو جائیگی ۱۲

جو لوگ آخرت کا یقین نہیں کرتے ہم نے انکے (برے) کام انکی نظر میں اچھے کر دکھائے ہیں پھر وہ بھٹکے پھر رہے ہیں یہی لوگ ہیں جنکو (آخرت میں) برا عذاب ہونیوالا ہے اور آخرت میں سب سے زیادہ وہی خراب ہونے والے ہیں۔

بات یہ ہے کہ آخرت میں انکا علم پورا ہو گا (جب سب اسکو سچ دیکھ لینگے) اور (اس دنیا میں تو) وہ آخرت میں شک ہی کرتے رہینگے بلکہ (شک کیا) آخرت سے (بالکل) اندھے بنے رہینگے اور کافر کہتے ہیں بھلا جب ہم اور ہمارے باپ دادا (گل سڑ کر) خاک ہو گئے تو کیا پھر (دوبارہ) زمین سے ہم نکالے جائینگے اس سے پہلے بھی ہمسے اور ہمارے باپ دادوں سے ایسے وعدے ہو چکے ہیں یہ کچھ نہیں صرف اگلے لوگوں کی لکھی ہوئی باتیں ہیں ۱۲

اور کافر (مسلمانوں سے) کہتے ہیں اگر تم سچے ہو (یہ) وعدہ (ہم پر عذاب) انکا کب پورا ہو گا (اسکے جواب میں) کہدو عجب نہیں اس عذاب میں سے جسکی تم جلدی مچا رہے ہو کچھ تمہاری پیٹھ پر آلگا ہو ۱۲

اور (ہم نے تجھ کو اسلیے بھیجا) ایسا نہ ہو جب انکے (برے) اعمال کیوجہ سے انپر کوئی مصیبت (عذاب) آن پڑی تو وہ یوں کہنے لگیں مالک ہمارے تو نے ہمارے پاس ایک پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں پر چلتے اور مسلمان ہو جاتے اور اس عذاب سے بچے رہتے پھر جب ہماری طرف سے سچا (پیغمبر) انکے پاس پہنچا (حضرت محمد) تو کہنے

ف تمہاری سکے سامنے کوئی حقیقت نہیں ہے ایک پیغمبر سے بھی کم ہو چونکہ تم اس سے دعا کرتے رہتے ہو اسکے سامنے گڑگڑاتے رہتے ہو تو وہ اپنے رحم سے تم پر عنایت کرتا ہے اور عذاب نہیں کرتا ۱۲ ف وہ وبال یہ ہوا کہ بدر کے دن مارے گئے اور ذلیل اور قید ہوئے ۱۲ ف یا انکے بڑے سردار لوگ بھی اس کو دیکھ کر جھک پڑیں ۱۲ ف جب عذاب کا وعدہ دیکھینگے اسوقت سمجھ لیں گے کہ پیغمبر سچے تھے اور اللہ تعالیٰ کا کلام برحق تھا ۱۲ ف یا پیروی انہی کاموں کو ہمیشہ کیے جاتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے ہمنے ان کو ہی نیک اعمال بتا دیے ہیں پھر وہ بھٹکے پھرتے ہیں یعنے نیک کام نہیں کرتے باوجود یکہ ان کو حکم ہو گیا ہے کہ یہ نیک کام ہیں ۱۲ شاہ عبدالقادر صاحب یوں ترجمہ کیا ہے کہ گئی ان کی دریافت آخرت میں ۱۲ ف آخرت کا کچھ خیال ہی نہ کریں گے ناس کی دلیلوں میں غور کریں گے رات دن دنیا ہی میں غرق رہیں گے ۱۲ ف حضرت محمد کی پیغمبری سے ۱۲ ف جاہلیت کے زمانہ میں بعضے عرب لوگ یہود اور نصاریٰ سے سن کر یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ قیامت آنے کو ہے اور حشر نشر ہو گا ۱۲ ف تمہوں نے دنیا کے انتظام کے لیے اور بدکاروں اور ظالموں کو ڈرانے کے لیے مصلحت کے طور پر سزا دینا بتلایا ہے کہ مر لینے کے بعد پھر جینا اور اعمال کا حساب دینا ہو گا ۱۲ ف یعنے ان پر کچھ ہو۔ مراد بدر کا عذاب ہے جو آخر کا کافروں سے آلگا اس سے ثابت ہوا کہ عذاب سے ڈرانے کو رسول ہوتے ہیں ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ انکے برے اعمال کی وجہ سے انکو عذاب ہونا تھا لیکن اللہ نے ان کی زبان بند کرنے کے لیے تجھ کو پیغمبر بنا کر ان کی طرف بھیجدیا تاکہ ان پر حجت ہو جائے کہ ہمارے پاس اللہ کا حکم پہنچانے والا کوئی نہیں آیا اگر آتا تو ہم ضرور ایمان لاتے تو یا پیغمبر بھیج کر اللہ نے حجت تمام کر دی ۱۲

مِّثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى
مِنْ قَبْلُ ۖ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۖ وَقَالُوْٓا
فَاِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ۝ قُلْ فَاْتُوْا
بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ
اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ
يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ
اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ
بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ
الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

٢٨ القصص ٦ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ
مِنْ اَرْضِنَا ۚ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا
اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا
مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

٢٩ العنكبوت ١ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا
سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ وَمَا هُمْ
بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ۝ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا
مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

" " ٣ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ
اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰۗىِٕكَ
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

" " ٥ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ
اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

" " ٦ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ
مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

" " ٧ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ
اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

" " ٨ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ
النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ
وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

" " ٩ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

" " ١٠ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ
اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ
الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

" " ١١ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ
وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

" " ١٢ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

" " ١٣ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ۚ
ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

" " ١٤ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ
وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝

" " ١٥ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

" " ١٦ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ
اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰۗىِٕكَ
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

" " ١٧ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا
اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

" " ١٨ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ
مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

" " ١٩ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ
اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

" " ٢٠ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ
النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ
وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

" " ٢١ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

" " ٢٢ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ
اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ
الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

" " ٢٣ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ
وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

" " ٢٤ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

" " ٢٥ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ۚ
ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

" " ٢٦ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ
وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝

" " ٢٧ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

" " ٢٨ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ
اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰۗىِٕكَ
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

" " ٢٩ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا
اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

" " ٣٠ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ
مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

" " ٣١ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ
اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

" " ٣٢ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ
النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ
وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

" " ٣٣ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

" " ٣٤ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ
اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ
الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

" " ٣٥ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ
وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

" " ٣٦ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

" " ٣٧ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ۚ
ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

" " ٣٨ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ
وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝

" " ٣٩ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

" " ٤٠ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ
اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰۗىِٕكَ
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

" " ٤١ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا
اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

" " ٤٢ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ
مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

" " ٤٣ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ
اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

" " ٤٤ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ
النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ
وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

" " ٤٥ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

" " ٤٦ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ
اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ
الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

" " ٤٧ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ
وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

" " ٤٨ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

" " ٤٩ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ۚ
ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

" " ٥٠ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ
وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝

" " ٥١ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

" " ٥٢ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ
اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰۗىِٕكَ
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

" " ٥٣ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا
اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

" " ٥٤ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ
مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

" " ٥٥ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ
اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

" " ٥٦ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ
النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ
وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

" " ٥٧ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

" " ٥٨ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ
اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ
الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

" " ٥٩ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ
وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

" " ٦٠ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

" " ٦١ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ۚ
ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

" " ٦٢ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ
وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝

" " ٦٣ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

" " ٦٤ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ
اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰۗىِٕكَ
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

" " ٦٥ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا
اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

" " ٦٦ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ
مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

" " ٦٧ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ
اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

" " ٦٨ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ
النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ
وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

" " ٦٩ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

" " ٧٠ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ
اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ
الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

" " ٧١ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ
وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

" " ٧٢ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

" " ٧٣ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ۚ
ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

" " ٧٤ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ
وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝

" " ٧٥ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

" " ٧٦ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ
اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰۗىِٕكَ
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

" " ٧٧ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا
اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

" " ٧٨ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ
مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

" " ٧٩ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ
اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

" " ٨٠ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ
النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ
وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

" " ٨١ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

" " ٨٢ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ
اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ
الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

" " ٨٣ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ
وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

" " ٨٤ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

" " ٨٥ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ۚ
ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

" " ٨٦ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ
وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝

" " ٨٧ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

" " ٨٨ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ
اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰۗىِٕكَ
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

" " ٨٩ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا
اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

" " ٩٠ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ
مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

" " ٩١ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ
اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

" " ٩٢ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ
النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ
وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

" " ٩٣ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ

			قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝	سے نشانیاں کیوں نہ آئیں کہدو نشانیاں اللہ کے اختیار میں ہیں اور میں تو اور کچھ نہیں ایک کھلا ڈرانے والا ہوں
۲۱	العنکبوت	۶	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	اور جو لوگ جھوٹے معبودوں پر ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کو نہ مانا (قیامت کے دن) وہی نقصان پائیں گے۔
〃	الروم	۱	يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝	وہ تو دنیا کی زندگی کے ظاہر (سامان) جانتے ہیں (زراعت حرفت تجارت نوکری) اور آخرت سے بے خبر ہیں
〃	〃	۱۰	ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوا السُّوْٓآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝	پھر جن لوگوں نے برا کیا اُن کا انجام بھی برا ہوا کیونکہ انہوں نے اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی آیتوں کو جھٹلایا اور اُن پر ٹھٹھے مارتے تھے۔
〃	〃	۲	وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَاۗئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰۗئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝	اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور قیامت کے ملنے کو جھٹلایا وہ عذاب میں گھٹے رہیں گے (سدا اُس میں پڑے رہیں گے)
〃	〃	۴	بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝	بات یہ ہے کہ ان ظالموں (مشرکوں) نے بن سمجھے بوجھے اپنی خواہش کی پیروی کی ہے تو جسکو اللہ بہکا دے اسکو کون راہ پر لا سکتا ہے (اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں) کوئی اُنکی مدد نہیں کر سکتا۔
〃	〃	۵	وَلَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ۝	اور اگر ہم آندھی (پچھاؤ) بھیجیں پھر لوگ کھیت کو دیکھیں پیلا پڑا ہے تو اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں گے
۲۱	لقمٰن	۱	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۡ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝	اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو واہی (لغو بیکار رضا کو بہلانیوالی) باتیں مول لیتے ہیں یعنے بن سمجھے بوجھے اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) بہکا دیں اور اللہ کی راہ کو ہنسی ٹھٹھا بنائیں ان لوگوں کو (قیامت کے دن) ذلت کا عذاب ہوگا اور جب (ان لوگوں میں سے) کسیکو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اکڑتا ہوا پیٹھ موڑ کر چلدیتا ہے گویا اُس نے انکو سنا ہی نہیں گویا اسکے دونوں کانوں میں بوجھ ہے (بہرا ہے) تو (اے پیغمبر) ایسے شخص کو تکلیف کے عذاب کی خوشخبری سنا دے

ف جیسے حضرت موسےٰ کو عصا اور حضرت صالح ؑ کو اونٹنی ملی تھی ۱۲ ف۲ تمام دنیادار دنکا یہی حال ہے دنیا کی ظاہری آرایش اور ساز و سامان کی فکر میں ہیں خدا تم سے غرض ہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دنیادار فتح اور شکست کو دنیا کے ظاہری سامان پر منحصر جانتے ہیں اور جس کے پاس جنگ کا سامان مال دولت لشکر ہتھیار زیادہ ہوتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اسی کی فتح ہوگی ان کو انجام کی خبر نہیں انجام اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے ۱۲ ف۳ جس کو چاہا دیوتا بنا لیا ۱۲ ف۴ اور دے پیٹنے لگیں گے مطلب یہ ہے کہ آدمی کا دل نہایت ضعیف ہے دم بھر میں خوش ہوتا ہے اور دم بھر میں رونے لگتا ہے ۱۲ ف۵ واہی بات سے گانا بجانا قصے کہانیاں جھوٹ میں ناولیں اور تمام کھیل کود کی باتیں مراد ہیں حسن نے کہا واہی بات سے گانا اور بیجا نامراد ہے بعضوں نے کہا کفر اور شرک کی باتیں ابن عباس رضؓ نے کہا گانا مراد ہے اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے باب میں اتری وہ بادشاہوں کے قصے لوگوں کو سناتا اور قرآن سننے سے لوگوں کو روکتا۔ ابن مسعود رضؓ نے قسم کھا کر کہا واہی باتوں سے گانا مراد ہے اور ایسا ہی منقول ہے ایک جماعت تابعین سے اور اکثر علماء نے غنا اور مزامیر کا سننا حرام اور مکروہ کہا ہے۔ امام مالک رح نے راگ اور اسکے سننے سے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ جو کوئی ایک لونڈی مول لے اور معلوم ہو کہ وہ گانے والی ہے مشتری کو اختیار ہے کہ اسکو عیب کے باعث واپس کرے اور اسنے کسی سے اس راگ کا حال پوچھا جس کی عبادت مرتبہ والے دیتے ہیں فرمایا ہمارے نزدیک تو یہ امر فاسق ہی کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح راگ کو مکروہ فرماتے ہیں اور اسکو گناہوں میں سے حقیر لیتے ہیں اور یہی ہے مذہب اہل کوفہ اور سفیان رح اور حماد رح اور ابراہیم رح اور شعبی رح وغیرہم کا ۱۲ ف۶ عذاب کی خبر کو ہنسی کی راہ سے خوشخبری فرمایا ۱۲

۲۱	لقمٰن ۳۱	۳	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝	اور لوگوں میں کوئی ایسے بھی ہیں جو (خواہ مخواہ) اللہ تعالیٰ کے مقدمے میں جھگڑتے ہیں نہ انکو سمجھ ہے نہ سوجھ نہ کوئی روشن کتاب انکے پاس ہے اور جب انسے کہا جاتا ہے اللہ نے جو (قرآن) اتارا اسپر چلو تو کہتے ہیں ہم تو اسپر چلیں گے جسپر ہمنے اپنے باپ دادوں کو پایا بھلا اگر شیطان اُن کے باپ دادوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو؟
۲۱	السجدہ ۳۲	۱	وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۭ بَلْ هُمْ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝	اور یہ (کافر) کہتے ہیں جب ہم زمین میں (خاک ہوکر) غائب ہوجائیں گے تو کیا پھر ہم نئے سرے سے پیدا ہونگے بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے مالک سے ملنے کو نہیں مانتے ؎
۲۱	״	۲	وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) کاش تو وہ سماں دیکھے جب یہ گنہگار اپنے مالک کے سامنے سر جھکائے (کھڑے) ہونگے (اور کہہ رہے ہونگے) مالک ہماری (اب) ہمنے دیکھا اور سنا تو (ایک بار اور) ہمکو (دنیا میں) لوٹا دے ہم (اب کے) اچھے کام کرینگے اور (اب) ہم کو یقین ہوا ؎
۲۱	״	״	وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝	اور اُس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جسکو اسکے مالک کی آیتیں سنائی جائیں پھر وہ اُن پر خیال نہ کرے بیشک ہم گنہگاروں سے (اپنی نافرمانی کا) بدلہ لیں گے ؎
۲۲	الاحزاب ۳۳	۸	اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝	بیشک اللہ نے کافروں کو پھٹکار دیا ہے اور انکے لیے (جیسی دنیا میں ذلت ہو ویسے آخرت میں) دہکتی ہوئی آگ تیار رکھی ہے وہ ہمیشہ اس میں رہینگے اور کوئی حمایتی (اپنا) نہ پائینگے اور نہ مددگار
״	السبا ۳۴	۱	وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ	اور کافر کہتے ہیں قیامت تو ہمپر آنیوالی نہیں (اے پیغمبر) کہہ دو کیوں نہیں قسم میرے مالک کی
״	״	״	وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝	اور جن لوگوں نے یہ سمجھ کر ہماری آیتوں (کے بگاڑنے) میں کوشش کی کہ وہ ہماری قابو سے نکلجائیں گے اُنکو بڑا سخت تکلیف کا عذاب ہوگا
״	״	״	وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى	اور کافر (ہنسی سے ایک دوسرے سے) کہتے ہیں اجی ہم تمکو ایک آدمی بتائیں

؎ یعنے اللہ تعالیٰ کی کتاب یہ آیت نضر بن حارث اور ابی بن خلف اور امیہ بن خلف کے حق میں اتری وہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں ناحق جھگڑا کرتے تھے ۱۲ ؎ تو یہی لوگ ساتہ دوزخ ہی میں جا دھنسیں گے ایسے بیوقوف دیکھنے میں نہیں آئے بن سمجھے بوجھے پرائی لکیر کے فقیر انسان کو ہر امر میں خود غور اور فکر کرنا چاہیئے ۱۲ ؎ انکی قسمت کے سامنے یہ کچھ مشکل نہیں ؎ سمجھتے ہیں جو کچھ ہے یہی دنیا کی زندگی ہے آخرت وآخرت کچھ نہیں ۱۲ ؎ جب سب آنکھ سے دیکھ لیا مگر اُسوقت کا ایمان کچھ فائدہ نہ دیگا ۱۲ ؎ حدیث میں ہے کہ تین کاموں کا کرنیوالا گنہگار ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم گنہگاروں سے بدلیں گے ایک تو وہ جو ناحق ظلم کا جھنڈا اوٹھائے دوسرے وہ جو ماں باپ کو ستائے تیسرے وہ جو ظالم کے ساتہ ہوکر اسکی مدد کرے ۱۲

			رَجُلٌ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۞ أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ۞	جو تمکو یہ خبر دیتا ہے کہ جب تم مرکر ریزہ ریزہ ہو جاؤگے تو پھر تم نئے سرے سے پیدا ہوگے (عجیب آدمی ہے) کیا اس نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ہے یا وہ سودائی ہے (نا) بلکہ یہ کوئی بات نہیں جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے وہ (خود احمق ہیں آخرت میں) عذاب پائیں گے اور دنیا میں اپر لے سرے کے گمراہ ہیں۔
۳۴	السبا ۴	۳۴	وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۞	اور کہتے ہیں بھلا اگر تم سچے ہو تو (بتلاؤ) یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔
۳۵		۳۱	وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ ۖ الْقَوْلَ ۖ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ۞ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُم بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ ۞ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا ۚ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۚ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۞	اور (سبا کے) کافر کہتے ہیں ہم تو اس قرآن کو کبھی نہیں مانتے کہ اور نہ اُن کتابوں کو جو قرآن سے پہلے ہیں اور کاش تو (وہ سماں) دیکھے جب یہ ظالم (قیامت کے دن) اپنے مالک کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے ایک کی بات ایک کاٹ رہا ہوگا کمزور لوگ زور والوں (سرداروں) سے کہیں گے کہ اگر (دنیا میں) نہ ہوتے تو ہم ضرور ایماندار ہوتے زور والے لوگ کمزوروں کو جواب دیں گے (واہ یہ اچھا ٹھیرا) کیا ہم نے تم کو ہدایت کی بات آئے پیچھے (زبردستی) اس سے روکا (بات یہ ہے) تم (خود) قصوروار تھے اور کمزور لوگ زور والوں سے کہیں گے (تم نے زبردستی تو نہیں کی) مگر رات دن فریب کرتے رہتے تھے تم ہی تو ہم سے کہتے تھے خدا کو نہ مانو اور اس کے ساجھی ٹھیراتے رہو اور جب یہ (دونوں فریق) عذاب کو دیکھ لیں گے تو دل ہی دل میں شرمندہ ہونگے اور کافروں کی گردنوں میں ہم طوق پہنائیں گے جیسا وہ (دنیا میں) کرتے رہے ویسا ہی انکو بدلہ ملیگا۔
۳۶		۳۵	وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ	اور (سبا مکہ کے) کافر کہتے ہیں ہم مال اور اولاد (اے مسلمانو) تم سے زیادہ رکھتے ہیں اور جب (دنیا میں ہم تم سے اچھے ہیں

غلط (درست اور انجیل اور زبور وغیرہ ۱۲ ف۲ ہر ایک دوسرے پر بات ڈال رہا ہوگا اس سے کہیگا سارا قصور تیرا تھا وہ کہیگا نہیں تو ہی نے ہمکو خراب کیا غرض ایک دوسرے کو الزام کریگا اور قصور ٹھہرائیں گے ۱۲ ف۳ تم اپنی خوشی سے ہمارے کہنے پر چلے اور ہدایت کی بات کو نہ مانا ۱۲۔

مُعَذِّبِيْنَ ۝

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا
هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا
كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا
مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۚ وَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ
اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ
كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ
قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ۝ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ
اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ
كَانَ نَكِيْرِ ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ
اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ
تَتَفَكَّرُوْا ۚ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۚ
اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ
عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ
اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى
اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا
مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ
وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝
وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ

تو) آخر شامیں (بھی) ہمکو عذاب ہونے والا نہیں ۔

اور جو لوگ ہماری آیتوں (کو بگاڑنے) میں کوشش کر رہے ہیں یہ سمجھکر کہ وہ ہماری قابو میں نہ آئیں گے وہ عذاب میں گرفتار ہونگے ۔

اور جب ان کافروں کو ہماری آیتیں پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو کہتے کیا ہیں یہ شخص (پیغمبر) تو ایک آدمی ہے (ہماری طرح) اسکا مطلب ہے کہ تمہارے باپ دادا جنکا پوجا کرتے تھے ان (کے پوجے) سے تم کو روک دے اور کہتے ہیں یہ قرآن تو (اس نے) بنایا ہوا جھوٹ ہے اور کچھ نہیں اور کافروں پاس جب حق بات (اللہ کی کتاب) آن پہونچی تو کہنے لگے یہ تو اور کچھ نہیں کھلا جادو ہے اور ان (مکہ کے) کافروں کو تو ہمنے کوئی کتاب بھی ایسی نہیں دی جسکو وہ پڑھتے پڑھاتے رہتے ہیں اور نہ تجھ سے پہلے ہمنے ان کے پاس کوئی پیغمبر بھیجا اور ان سے پہلے کافروں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا اور یہ عرب کے کافر تو اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہونچے جو ہمنے اگلے کافروں کو دے رکھا تھا غرض اونہوں نے میرے پیغمبروں کو جھٹلایا پھر میرے کیسا انکو بگاڑ دیا (اے پیغمبر) کہہ دے میں تم کو ایک نصیحت کرتا ہوں تم دو دو اور ایک ایک اللہ تعالے کیواسطے کھڑے ہو پھر (دلمیں) سوچو (تم خود سمجھ لوگے) کہ تمہارا ساتھی (یعنی پیغمبر) باولا نہیں ہے وہ تو اور کچھ نہیں بس ایک سخت عذاب کے آجانے سے پہلے تمکو ڈرانے والا ہے (اے پیغمبر) کہدے اگر میں تمسے کچھ نیگ مانگوں تو وہ تم ہی لیلو (تم ہی کو مبارک ہو) میرا نیگ تو بس اللہ ہی پر ہے اور ہر چیز اسکے سامنے ہے

اور (اے پیغمبر) کاش تو (وہ سماں) دیکھے جب یہ کافر گھبرا جائیں گے (مرتے وقت) بھاگ نہ سکیں گے اور نزدیک جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے اور (اس وقت) کہہ اٹھیں گے ہم (قرآن پر) ایمان لائے اور بھلا اتنے دور مقام پر ان کا ہاتھ کہاں پہونچ سکتا ہے اور پہلے تو

ف ۱ اونکا مطلب یہ ہے کہ دنیا ہی آخر اسی خدا کی ہے جب اسنے دنیا میں ہمکو عزت اور چین سے رکھا ہے تو آخرت میں بھی ہم چین سے رہیں گے ۱۲ ..... ف معلوم ہوا کبھی تو وہ قرآن کی نسبت یہ کہتے کہ جھوٹ بٹ لیا گیا ہے کبھی یوں کہتے کہ وہ جادو ہے یا ان میں سے بعضے یوں کہتے اور بعضے یوں کہتے ۱۲ ف جیسے یہود اور نصاریٰ کو دی ۱۲ ف پھر یہ کس دلیل سے شرک کرتے ہیں اور کس دلیل سے تمکو جھٹلاتے ہیں ۱۲ ف یعنے اگلے کافروں کو جو مال اور دولت اور دنیا کی شوکت بخشی تھی ان عرب کے کافروں پاس اسکا دسواں حصہ بھی نہیں ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اسکا دسواں حصہ بھی انکے پاس نہیں ہے یعنے دسویں حصے کا دسواں حصہ ۱۲ ف ایسا تباہ اور برباد کر دیا کہ نام و نشان تک نہ رکھا ۱۲ ف پیغمبر سے پہلے تم سب لوگوں میں عقلمند اور سچا اور سچا سمجھا جاتا تھا ایسا شخص کبھی باولا دیوانہ نہیں ہو سکتا وہ کچھ دولت کا بھی تم سے طالب نہیں ہے کہ تم پر بوجھ ہو ۱۲ ف یعنے ہمکو کافی ہے کہ ہی شرک اور کفر میں مرجاؤ اور عذاب میں پھنس جاؤ ۱۲ ف قبر سے یا میدان حشر سے بعضوں نے کہا اس آیت سے وہ اسی ہزار لوگ مراد ہیں جو قیامت کے قریب بھاگ جائینگے اور اللہ تعالے انکو مکہ کے قریب جمع کرے ہنسا دیگا ۱۲ ف یعنے اب ایمان لانے کا وقت کہاں آسکتا ہے ایمان دنیا میں لاتے تو کچھ فائدہ ہوتا دنیا ہو گئی دور اسکو کہاں پا سکتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یا وہ اتنی دور مقام پر کہاں لوٹ سکتے ہیں مطلب یہ کہ وہ پھر دنیا میں جانا چاہیں گے لیکن یہ کہاں ممکن ہے ۱۲

			بالغیب من مکان بعید ۝	دوسرے میں اپنے پیغمبر یا قرآن سے انکار کرتے رہے اور دور دور سے
			وحیل بینھم وبین ما	یوں ہی (بن سمجھے بوجھے) تکے چلاتے رہے اور اب ان میں اور
			یشتھون کما فعل باشیاعھم	جو وہ چاہتے ہیں اس میں حائل ہو جائے گی جیسا اگلے لوگوں کے
			من قبل ۭ انھم کانوا فی شک	ساتھ کیا گیا جو انہی کے ہم جنس تھے وہ بھی (انہی کی طرح) شک
			مریب ۝	و شک میں پڑے ہوئے تھے ۱۲
۳۴	فاطر	۱	ان الذین کفروا لھم عذاب شدید ۝	جو لوگ منکر ہوئے انکو سخت عذاب ہوگا
۳۵	۳۵	۳	ثم اخذت الذین کفروا فکیف	پھر جب (ان کافروں سے نہ بنا) تو میں نے ان کافروں کو (عذاب
			کان نکیر ۝	میں) گانٹھ لیا اور کس طرح انکو تباہ کر دیا
۳۶	۳۶	۴	والذین کفروا لھم نار جھنم ۭ لا	اور جو لوگ کافر ہیں انکے لیے دوزخ کی آگ (تیار) ہے نہ تو انکی
			یقضی علیھم فیموتوا ولا یخفف	قضا آئیگی کہ وہ مر جائیں (اور عذاب سے چھوٹیں) اور نہ دوزخ کا
			عنھم من عذابھا ۭ کذلک نجزی	عذاب انپر ہلکا ہوگا ہم ہر ناشکرے (کافر) کو ایسی ہی سزا
			کل کفور ۝ وھم یصطرخون	دیتے ہیں اور وہ دوزخ میں چلاتے رہیں گے (کہ) مالک ہمارے ہمکو یہاں سے
			فیھا ۚ ربنا اخرجنا نعمل صالحا	نکال لے ہم اب کے اچھے کام کرینگے جیسے کام پہلے کرتے تھے (یہ سن کر)
			غیر الذی کنا نعمل ۭ اولم	نہیں کرینگے (پروردگار فرمائیگا) کیا ہمنے تمکو اتنی عمر نہیں دی تھی
			نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر	کہ اگر کسیکو سوچنا منظور ہوتا تو وہ اس میں سوچ لیتا اور تمہارے
			وجاءکم النذیر ۝ فذوقوا فما	پاس ڈرانیوالا (پیغمبر) بھی آچکا تھا (تمنے نہ مانا) اب (اپنے کیے کا بدلہ) چکھتے رہو تو
			للظلمین من نصیر ۝	نافرمان لوگوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا ۱۲
۳۵	۳۵	۵	من کفر فعلیہ کفرہ ۭ ولا یزید	پھر جو کوئی کفر کرے اسکے کفر کا وبال اسیپر پڑے گا اور کافروں پر
			الکفرین کفرھم عند ربھم الا مقتا ۚ ولا یزید	انکے کفر سے خدا کا غصہ اور زیادہ ہی ہوگا اور کافروں کو کفر کی
			الکفرین کفرھم الا خسارا ۝	وجہ سے اور زیادہ ہی گھاٹا ہوگا ۱۲
۳۵	۳۵	۶	واقسموا باللہ جھد ایمانھم لئن	اور یہ کافر (پیغمبر کے آنے سے پہلے) تو بڑے زور کی قسمیں کھایا کرتے
			جاءھم نذیر لیکونن اھدی من احدی	تھے کہ انکے پاس (خدا کیطرف سے) کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) آئیگا تو
			الامم ۚ فلما جاءھم نذیر ما زادھم	وہ کوئی سی بھی امت ہو اس سے بڑھ چڑھ کر سیدھی راہ پر چلیں گے
			الا نفورا ۝ استکبارا فی الارض	پھر جب ڈرانیوالا (پیغمبر) انکے پاس آن پہونچا تو اور نفرت انکی

فاطر یعنے اپنے گمان سے جو چاہا پیغمبر کے حق میں کہتے رہے کبھی کہا جھوٹا ہے کبھی کہا جادوگر ہے کبھی کہا باؤلا ہے اور غور کر کے کوئی بات نہ کہی خیالی تکے چلا کیے ۱۲ منہ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۵ ۳۵ ۳۵ کرتے ہیں عذاب سے بچنا عیش کا سامان ۱۲ منہ ۳۴ اسد تعالیٰ اور رسول ﷺ اور قیامت ہر بات میں انکو شک تھا آخر جب مرے تو عذاب میں پہنچے سے تمام خواہشوں سے محروم کیے گئے بعضوں نے کہا خواہش سے پھر دنیا میں بھیجا جانا مراد ہے اس آیت سے بھی یہ نکلتا ہے کہ شک کرنیوالے منکروں کی طرح عذاب دیے جائیں گے ۱۲ منہ اور دنیا میں پھر بھیجے ۱۲ منہ حدیث میں ہے کہ اس سے ساٹھ برس کی عمر مراد ہے۔ امام زین العابدین نے فرمایا ستر برس کی عمر۔ بعضوں نے کہا چالیس برس کی بعضوں نے کہا اٹھارہ برس کی ایک حدیث میں ہے کہ میری امت کی اکثر عمریں ساٹھ سے لیکر ستر تک ہونگی ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن پکاریں گے ساٹھ برس والے لوگ کہاں ہیں ۱۲ منہ بعضوں نے کہا ڈرانے سے بیماری مراد ہے یا بڑھاپا بخار ۱۲ منہ دوسرے کسی کو کوئی نقصان نہ ہوگا ۱۲ منہ اولیا کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں کا ہماری سفارش کر کے خدا تعالیٰ کو ہم سے خوش کر دیں گے یہ گمان غلط ہے خدا تعالیٰ کافر پر اور سخت غصہ کرے گا اور کسی کی مجال نہ ہوگی کہ کافر کی سفارش کرے ۱۲

			وسکو اپنے پیچھے سے آنکی طرف سے اور نہ وہ غمگین ہونگے	
			اور نہ وہ غمگین ہونگے	
۲۲	یٰسٓ	۱	قسم ہے حکمت والے قرآن کی بیشک تو پیغمبروں میں سے ہے	
			سیدھے راستہ پر ہے یہ قرآن زبردست مہربان کا اتارا ہوا ہے	
			تاکہ تو ڈر سنادے ایسے لوگوں کو جنکے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے	
			تھے سو وہ غافل ہیں (راہ حق سے)	
			البتہ ثابت ہوچکی ہے بات (عذاب کی) اکثر لوگوں پر سو وہ	
			ایمان نہ لائینگے ہم نے انکی گردنوں میں طوق ڈالدیے	
			ہیں وہ ٹھوڑیوں تک (پہنے ہوئے ہیں) تو وہ اپنے سر اٹھائے	
			ہوئے ہیں اور ہم نے انکے سامنے آڑ کردی ہے اور انکے پیچھے آڑ	
			(کردی ہے) اور اوپر سے انکو ڈھانک دیا ہے تو وہ دیکھ ہی نہیں	
			سکتے اور (اے پیغمبر) ان کافروں کو تو (اللہ سے) ڈرائے یا نہ ڈرائے	
			دونو انکو برابر ہیں وہ (کبھی) ماننے والے نہیں	
			اور جب انسے کہا جاتا ہے تمہارے سامنے اور تمہارے پیچھے جو (عذاب لگا	
۲۳	″	۳	ہوا) ہے اس سے ڈرو تاکہ تم پر رحم ہو (تو وہ کچھ پرواہ نہیں کرتے)	
			اور جب ان سے کہا جاتا ہے اللہ نے جو تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ	
″	″	″	کرو تو کافر لوگ ایمانداروں کو (انکی بات کا) یہ جواب دیتے ہیں کیا	
			ہم اس شخص کو کھلائیں جسکو اگر اللہ تعالے کھلانا چاہتا تو (بہت)	
			کھلا سکتا تھا تم تو صاف بہک گئے ہو	
			اور (یہ) کہتے ہیں (اچھا بتلاؤ) اگر تم سچے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ	
″	″	۰	کب پورا ہوگا۔	
			بات یہ ہے کہ تو تعجب کرتا ہے اور وہ (تجھ سے) ٹھٹھا کرتے ہیں	
			اور جب انکو نصیحت کیجاتی ہے تو سمجھتے نہیں اور جب کوئی معجزہ	
۳۷	والصّٰفّٰت	۱	دیکھتے ہیں تو ہنسی اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو کچھ نہیں کھلا	
			جادو ہے کیا جب ہم مرجائیں گے اور (گل سڑکر) خاک اور مٹی ہو	
			رہجائیں گے تو ہم (دوبارہ) زندہ ہوکر اٹھائے جائیں گے اور کیا	
			ہمارے اگلے باپ دادا بھی اٹھائے جائینگے) کہدے ہاں اور ذلیل بھی ہوگے	
۳۸	والصّٰفّٰت	۱	اور کافر کہنے لگینگے ہائے ہماری خرابی یہ تو بدلے کا دن معلوم ہوتا ہے	

ف۱ جہاں راہ ہو وہیں ہو ف۲ وجہ ورود نازل میں اسنے فرمایا تھا کہ میں دوزخ کو آدمیوں اور جنوں سے بھر دونگا، ف۳ کہتے ہیں آیت ابوجہل اور اس کے دو ساتھیوں کے حق میں اتری ہے ف۴ شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں قید کیا ہے پیرانکے سر اگل رہے ہیں مطلب یہ کہ طوق کی وجہ سے وہ سر نیچا نہیں سکتے نہ کسی طرف دیکھ سکتے ہیں انکو ہدایت کیونکر ہو ف۵ ان کو حق بات سوجھتی ہی نہیں پڑتی سوجھے کیسے جب ہر طرف دیوار ہو اور اوپر سے پٹی ہوئی ہو بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ستانے کیلئے آتے تھے اللہ تعالیٰ انکو اندھا کردیتا ہے ف۶ کہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز رح نے غیلان کو جو قدری تھا یہی آیت سنائی اسنے کہا میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ اگر رحم نے کہا ہوتا تو اسکا گناہ معاف کردیتا اور جو چھوٹا ہوتا تو ایسا شخص مسلط کرتا جو اس پر رحم نہ کرے پھر ایسا ہی ہوا ہشام بن عبدالملک نے اسکے ہاتھ پاؤں کٹوالئے اور مدت تک یونہی پڑا رہا ف۷ اور کافروں نے مسلمانوں سے یہ سنا تھا کہ [illegible] ف۸ یہ سب کو کھلا نہ ڈالا ہے اس بنا پر مسلمانوں سے ٹھٹھا کرنے لگے کہ جب خود خدا کو کھلانے والا سمجھتے ہو تو تم مسکین کو کیوں کھلائیں اللہ تعالیٰ نے [illegible] ف۹ اسکے جھٹلانے پر تعجب کرتا ہوں اور وہ ٹھٹھا کرتے ہیں [illegible] ف۱۰ ایک قرأت میں [illegible]

ف۱۱ جہاں راہ ہو وہیں ہو ف۱۲ وجہ ورود نازل میں اسنے فرمایا تھا کہ میں دوزخ کو آدمیوں اور جنوں سے بھر دونگا، ف۱۳ کہتے ہیں آیت ابوجہل اور اس کے دو ساتھیوں کے حق میں اتری ہے ف۱۴ شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں قید کیا ہے پیرانکے سر اگل رہے ہیں مطلب یہ کہ طوق کی وجہ سے وہ سر نیچا نہیں سکتے نہ کسی طرف دیکھ سکتے ہیں انکو ہدایت کیونکر ہو ف۱۵ ان کو حق بات سوجھتی ہی نہیں پڑتی سوجھے کیسے جب ہر طرف دیوار ہو اور اوپر سے پٹی ہوئی ہو بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ستانے کیلئے آتے تھے اللہ تعالیٰ انکو اندھا کردیتا ہے ف۱۶ کہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز رح نے غیلان کو جو قدری تھا یہی آیت سنائی اسنے کہا میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ اگر رحم نے کہا ہوتا تو اسکا گناہ معاف کردیتا اور جو چھوٹا ہوتا تو ایسا شخص مسلط کرتا جو اس پر رحم نہ کرے پھر ایسا ہی ہوا ہشام بن عبدالملک نے اسکے ہاتھ پاؤں کٹوالئے اور مدت تک یونہی پڑا رہا ف۱۷ اور کافروں نے مسلمانوں سے یہ سنا تھا کہ [illegible] ف۱۸ یہ سب کو کھلا نہ ڈالا ہے اس بنا پر مسلمانوں سے ٹھٹھا کرنے لگے کہ جب خود خدا کو کھلانے والا سمجھتے ہو تو تم مسکین کو کیوں کھلائیں اللہ تعالیٰ نے [illegible] ف۱۹ اسکے جھٹلانے پر تعجب کرتا ہوں اور وہ ٹھٹھا کرتے ہیں [illegible] ف۲۰ ایک قرأت میں [illegible]

إِلَٰهَنَا لَشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ۝ بَلْ جَاءَ
بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِنَّكُمْ لَذَائِقُوا
الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ۝
إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ۝ فَهُمْ عَلَىٰ
آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ ۝ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ
أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِم
مُّنذِرِينَ ۝ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُنذَرِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝
أُولَٰئِكَ إِنَّهُمْ مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ۝
وَلَدَ اللَّهُ لَا وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ أَصْطَفَى
الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ
تَحْكُمُونَ ۝ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ
سُلْطَانٌ مُّبِينٌ ۝ فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِن
كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ
وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ
الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝
فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ۝ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ
بِفَاتِنِينَ ۝ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ۝
وَإِن كَانُوا لَيَقُولُونَ ۝ لَوْ أَنَّ عِندَنَا
ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ
الْمُخْلَصِينَ ۝ فَكَفَرُوا بِهِ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝

ان لوگوں سے جب کہا جاتا تھا کہ لا الٰہ الا اللہ (کہو) تو کبر سے
اکڑ کہتے تھے کیا ہم ایک باؤلے شاعر کے کہنے سے اپنے دیوتاؤں کو
چھوڑ دیں؟ (پیغمبر تو نہ باؤلا ہے نہ شاعر) بلکہ سچا کلام لیکر آیا
ہے اور (اگلے) پیغمبروں کو سچا بتلاتا ہے تم کو تو ضرور تکلیف
کا عذاب ہونے والا ہے ۝
(اگلے پیغمبروں) ان (مکہ کے) کافروں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا
پھر یہ انہی کے قدموں پر لپک رہے ہیں اور ان سے پہلے بھی اگلے
بہت لوگ گمراہ ہو چکے ہیں اور انکے پاس بھی ہم ڈرانے والے
(پیغمبر) بھیج چکے ہیں تو (اے پیغمبر) دیکھ یہ لوگ جو ڈرائے گئے انکا کیا
انجام ہوا (اگر جو ان میں) خدا کے خالص بندے تھے (وہ بچ گئے)
اور یہ لوگ یہ ان کا جھوٹ ہے کہتے ہیں اللہ تعالے کی اولاد ہے
اور وہ بے شک جھوٹے ہیں بھلا کیا اس نے بیٹوں پر
بیٹیوں کو پسند کیا تم کو کیا ہوا ہے تم کیسا حکم لگاتے
ہو کیا تم سوچتے نہیں یا تمہارے پاس (اس بات کی) کھلی
کھلی سند ہے اگر سچے ہو تو اپنی کتاب لیکر آؤ اور ان لوگوں
نے خدا تعالے اور جنوں میں ناطہ رشتہ قائم کیا ہے اور
جنوں کو معلوم ہے کہ ایسا بکنے والے (عذاب میں)
پکڑے آئیں گے ۝
(اے مکہ کے مشرکو) تم اور جن (بتوں) کو تم پوجتے ہو کسی کو
(بہکا کر) بت پرستی پر نہیں لگا سکتے مگر اسکو جو دوزخ میں جائے
اور یہ لوگ یوں کہا کرتے تھے اگر اگلے لوگوں کی کوئی کتاب ہمارے
پاس ہوتی تو ہم اللہ کے چنے ہوئے بندے ہو جاتے تو انکے
انکار کرنے آگے چلکر انکو معلوم ہو جائے گا ۝

۲۳	ص	۱	بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۖ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝
۲۳	ص	۲	وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝
۲۳	ص	۳	هٰذَا ۗ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۝ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ۝ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۚ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۚ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا

پہلے ان سے کتنی (سرکش) قوموں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں تو انہوں نے (عذاب کے وقت) بہت واویلا کیا (مگر) وہ وقت رہائی کا نہیں تھا ۝ اور انکو اس بات پر تعجب آیا کہ (انہی میں سے) ایک شخص ڈرانے والا انکے پاس آیا اور کافر کہنے لگے یہ تو جادوگر جھوٹا (لپاٹیا) ہے ۝ اور ان کافروں کے سردار یہ کہہ کر اٹھ گئے چلو بھی اور اپنے دیوتاؤں کے پوجے پر جمے رہو بیشک یہ تو اس شخص کی خواہش ہے ہمنے تو یہ بات پچھلے دین (نصاری کے دین) میں بھی نہیں سنی ہوئی ہوئے مذہب (اس شخص کا) گھڑا ہوا ہے کیا ہم سب میں اسی شخص پر قرآن اترا (بات یہ ہے کہ) انکو تو (سرے سے) میری کلام ہی میں شک ہے بات یہ ہے کہ انہوں نے میرا عذاب نہیں چکھا یا (ابھی پیغمبر) تیرے زبردست بخشنے والے مالک کی مہربانی کے خزانے انکے پاس ہیں یا آسمان اور زمین اور جو انکے بیچ میں ہے اس کی حکومت انکو مل گئی ہے (ایسا ہے) تو یہ سیڑھیاں لگا کر آسمان پر) چڑھ جائیں اور جتھوں میں سے ایک یہ بھی تھوڑا سا جتھا ہے جو یہیں شکست پائیگا ۝

اور یہ کافر (ٹھٹھے سے) کہتے ہیں مالک ہمارے جو ہمارا حصہ ہے وہ حساب کے دن سے پہلے ہی ہمکو جلدی سے دیدے ۝ یہ تو (اچھوں کا حال ہوا) اور شریروں کے لیے برا ٹھکانا ہے دوزخ اس میں جا پڑینگے وہ برا بچھونا ہے (یا بری جگہ ہے) یہ گرم کھولتا پانی اور پیپ اور اسی صورت کی دوسری چیزیں (تیار ہیں) اسکو چکھیں ۝ یہ ایک فوج ہے جو تمہارے ساتھ (دوزخ میں) دھنسنے والی ہے ۝ (فرشتے کہیں گے) دور ہوں بیشک یہ بھی دوزخ میں جانیوالے ہیں (تابعدار لوگ) کہینگے واہ تم دور ہو (کمبخت) تم ہی تو یہ بلا ہمارے سامنے لائے ۝ اب (دونوں کے لیے) برا ٹھکانا ہے دعا کرینگے مالک ہمارے جو شخص ہمارے آگے یہ (بلا) لایا ہمکو

هٰذَا فَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۝ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ۝ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۭ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ۝

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۭ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۝ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰي نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۤ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْۗءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْۗءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا

الزمر ۳۹ ع ۲

(اور دوزخ میں سے زیادہ دور تک ہانکا جائیگا کہ دوزخ کی آنچ بھی) کھینچ گیا بات ہے وہ لوگ جنکو ہم (دنیا میں) برا خیال کرتے تھے یہاں (دوزخ میں) ہمکو نظر نہیں پڑتے کیا ہم انکو ناحق مسخرہ بناتے تھے یا (ہماری) آنکھیں (نہیں دیکھ رہیں) یہ (جو کچھ ہمنے بیان کیا) یہ بیشک (بالکل) سچ ہے (جو ایک دن ضرور ہوگا)۔

انکے اوپر (دوزخ میں) آگ کے چھپر ہونگے اور انکے نیچے بھی (آگ کی) چھپر یہی وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالے اپنے (مسلمان) بندوں کو ڈراتا ہے اے میرے بندو مجھ سے ڈرتے رہو ف

تو ان لوگوں کی خرابی ہے جنکے دل اللہ تعالے کی یاد سے (غافل) ہوکر (سخت ہوگئے ہیں یہی لوگ (جنکے دل سخت ہیں) کھلی گمراہی میں ہیں

اور (اس دن) نافرمانوں (کافروں) سے کہدیا جائیگا تم جیسے کام کیا کرتے تھے (اب انکا مزہ) چکھو (انسے پہلے جو لوگ ہوگئے ہیں انہوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا آخر جدہر سے انکو (گمان بھی) نہ تھا ادہر سے (اللہ کا) عذاب (انپر) آن پہونچا پھر اللہ نے انکو دنیا ہی کی زندگی میں رسوائی (ذلت) کا مزہ چکھا دیا اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے اگر انکو معلوم ہوتا ف

اور جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے انکے سامنے جب اکیلے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل بیچ جاتے ہیں (نفرت کرتے ہیں) اور جب خدا کے سوا (دوسرے دیوتاؤں کا) مذکور ہوتا ہے تو اسی وقت خوش ہوجاتے ہیں ف

اور اگر ان نافرمانوں کے پاس ساری زمین کی دولت ہو اور اتنی ہی اور تو قیامت کے دن اپنی چھوٹائی میں حوالے کردیں (دے کر اپنی خلاصی کرالیں) اور ان لوگوں پر خدا کی طرف سے وہ وہ کہلے گا جس کا انکو گمان بھی نہ تھا اور ان کے

ف ایک عذاب تو اپنی گمراہی کا دوسرے ہمارے گمراہ کرنیکا بعضوں نے کہا دونے عذاب سے یہ مراد ہے کہ سانپ بچھو انکو کاٹیں ۱۲ ف بڑوں میں شمار کرتے تھے یعنے ذلیل اور مفلس لوگوں میں جیسے مشرکان حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ عمار اور خباب اور صہیب اور بلال اور سالم اور سلمان رضے اللہ عنہم کو سمجھتے ۱۲ ف حقیقت میں یہ ایسے دنیا پرست لوگ تھے ۱۲ ف وہ آج بہشت میں گئے دوزخ میں نہیں ہیں ۱۲ ف دوزخ میں ہیں لیکن ہمکو نظر نہیں آتے ۱۲ ف یعنے اوپر بھی اور نیچے بھی دونوں طرف آگ کا سمندر ہوگا چھپر سے مراد آگ کے طبقے ہیں اور نیچے کے طبقے کو بھی چھپر کہدیا حالانکہ چھپر اوپر ہوا کرتے ہیں یہ عرب کا محاورہ ہے کہ ایک چیز کا نام اسکی ضد پر بھی رکھ دیتے ہیں ۱۲ ف کہ کفر کی وجہ سے ہمیشہ کیلئے اس عذاب میں گرفتار ہونگے ۱۲ ف اور کفر اور گناہ سے بچے رہو ۱۲ ف یا کاش انکو معلوم ہوتا دنیا کی رسوائی یہ کہ ذلیل خوار ہوکے مارے گئے انکا مال متاع قید ہوا آگ بھی بھڑکی بندر اور سور ہوگئے ۱۲ ف وہ اپنے جھوٹے دیوتاؤں کی محبت میں ایسے غرق ہیں کہ اللہ سے انکو الفت ہی نہیں رہی جہاں خدا کا ذکر آتا ہے تو فوراً ان کا جی اچاٹ ہوتا ہے (العیاذ باللہ) سارا کرکرا مزہ بگڑ جاتا ہے ۱۲ ف ایسے ایسے عذاب نمودار ہونگے ۱۲ ف یا صرف یاد سے انکا دل سخت ہوجاتا ہے جیسے دوسری جگہ فرمایا فزادتھم رجسا الی رجسھم ۱۲ ف شقاوت قلب والذین لا یؤمنون بالاخرۃ ہے جو کہ ہر وقت دنیا میں غرق ہیں خدا کی یاد سے انکا دل نفرت کرتے ہیں حدیث میں ہے کہ بہت باتیں ہیں جنکا ذکر اللہ کی یاد کے سوا جو کوئی اللہ کی یاد کے سوا بہت باتیں کرے انکا دل سخت ہوجائیگا اور سخت سے بہت دور ہوتا ہے ۱۲ منہ

يَحْتَسِبُوْنَ ۚ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۚ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۚ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۚ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۚ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۚ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۚ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۚ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

المؤمن ۴۰

حٰمٓ ۝

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ ۚ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى

ہماری) بے کام ان پر کھل جائیں گے اور جس (عذاب) کا ٹھٹھا کیا کرتے تھے ۔ ۔ ۔ ۔ وہی ان پر الٹ پڑے گا۔

۱۹۰ ان سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہیں انہوں نے بھی ایسی ہی باتیں کیں آخر (تباہ ہو گئے اور) جو انہوں نے کمایا تھا وہ انکو کچھ کام نہ آیا تو (جو برے) کام انہوں نے کیے انکو وبال انپر پڑ گئے اور ان (قریش کے) کافروں میں بھی جو قصوروار ہیں انکو (برے) کاموں کو وبال انپر ضرور پڑیگا اور (یہ کافر خدا کو) ہرا نہیں سکتے

۱۹۱ کیوں نہیں (ہاری کافر دنیا میں تو) میری آیتیں تجھ تک پہنچی تھیں لیکن تو نے انکو جھٹلایا اور شیخی کرنے لگا اور منکر بن بیٹھا

۱۹۲ اور جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کو نہیں مانا (قیامت میں) وہی نقصان اٹھائینگے۔

۱۹۳ اور کافر ٹولیاں ٹولیاں بنا کر دوزخ کی طرف ہانک دیے جائینگے حب وہاں پہونچیں گے تو اسکے دروازے کھولدیے جائیں گے اور وہاں کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس کوئی پیغمبر تمہاری قوم کے نہیں آئے جو تمہارے مالک کی آیتیں تمکو پڑھ کر سناتے اور اس دن کے پیش آنے سے تم کو ڈراتے وہ جواب دینگے کیوں نہیں مگر (قسمت کا لکھا) عذاب کا وعدہ (ہم) کافروں کے حق میں پورا ہوا (انہی) کہا جائیگا (جب ایسا ہی) تو دوزخ کے دروازوں میں گھسو ہمیشہ اسی میں پڑے رہو مغروروں کا کیا برا ٹھکانا ہے۔

۱۹۴ خدا کی آیتوں میں اور کوئی نہیں وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو کافر ہیں تو (اے محمد) کافروں کا ایک شہر سے دوسرے شہر پڑے پھرنا تجھکو دھوکے میں نہ ڈالے

۱۹۵ اور (اسی طرح ان (مکہ کے) کافروں پر بھی تیرے مالک کی بات پوری ہوئی

ف۱ اب ان باتوں سے کیا کام نکل سکتا ہے ہائے مجھ سے کوتاہی ہوئی ہائے میں پھر دنیا میں جاؤں تو نیک بن کر آؤں۔ اب پچھتاوت کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت ۱۲ ف۲ جیسے قیدی سزا کے لیے بھیجے جاتے ہیں ۱۲ ف۳ پیغمبر تو ہمارے پاس آئے تھے انہوں نے ہمکو ڈرایا بھی تھا ۱۲ ف۴ وہ کلمہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا میں دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سب سے بھر دونگا ہم پر پورا ہو کر رہا ۱۲ ف۵ جدال جھگڑنا دو طرح کا ہے ایک تو حق بات کہلوا دینے کے لیے وہ تو مسنون اور ثواب اور پیغمبروں کا طریق ہے دوسرے نفسانیت سے حق بات کو جھٹلانے کے لیے جھوٹ کو سچ کرنے کے لیے یہ برا اور گناہ ہے یہاں پر جھگڑنے سے وہی مراد ہے کافر قرآن شریف کو کبھی جادو کہتے کبھی شعر کبھی اگلوں کی کہانیاں حدیث میں ہے کہ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے ایک بار دو شخص ایک آیت میں جھگڑ رہے تھے آنحضرت صلعم برافروختہ ہوئے آپ کے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا فرمایا تم سے پہلے اہل کتاب اسی اختلاف کی وجہ سے تباہ ہوئے ۱۲ ف۶ تو اپنے دل میں یہ خیال کرے کہ جب یہ کافر اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں تو ملکوں میں امن کے ساتھ کیوں سوداگری کرتے پھرتے ہیں اور دنیا کا مال و اسباب کیوں پیدا کرتے ہیں انپر تباہی کیوں نہیں آتی ۱۲

			الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنْفُسَهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝	(اور نہیں عذاب آئیگا) کیونکہ یہ دوزخی ہیں ۱۲
۲۴	المؤمن	۲	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝ قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝	جو لوگ کافر ہیں انکے (قیامت کے دن) پکار کر کہدیا جائیگا تم (آج) جتنا اپنی جان سے بیزار ہو اس سے زیادہ (دنیا میں) اللہ تم (تم سے) بیزار ہوتا تھا جب تم کو ایمان کی طرف بلاتے تھے تو تم نہیں مانتے تھے وہ کہیں گے اے ہمارے تو نے دو بار ہمکو مارا اور دو بار ہم کو جلایا اب تو ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تو یہاں سے نکلنے کا بھی کوئی رستہ ہے اسلیے کہ (دنیا میں) تمہارا یہ حال تھا جب اکیلے خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم اس (کی توحید) کا انکار کرتے تھے اور جب اسکے ساتھ شرک کی جاتی تو تم مان لیتے تھے تو (آج تو) اسی خدا تعالیٰ کی بادشاہت ہے جو (سب سے) بلند بڑا ہے ف
"	"	"	مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۝	(اس دن) نافرمانوں کا کوئی دل سوز دوست نہ ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جسکی سفارش مانی جائے۔
"	"	"	وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝	اور (اے پیغمبر) وہ وقت خیال کر جب دوزخی ایک دوسرے سے دوزخ میں جھگڑینگے غریب آدمی بڑے آدمیوں سے کہیں گے ہم تو تمہارے تابعدار تھے (دنیا میں تو تم کو زور تھا یہاں بھی) کیا تم آگ کا کوئی حصہ ہم پر سے ہٹا سکتے ہو؟ بڑے آدمی کہیں گے (تم) ہم سب آگ میں پڑے ہیں (اب ہٹائیں کیا) اللہ تعالیٰ تو بندوں کا (جو فیصلہ کرنا تھا) فیصلہ کر چکا اور جو لوگ دوزخ میں ہونگے وہ دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے تم ہی اپنے مالک سے عرض کرو ایک دن تو (بھلا) ہم پر سے کچھ عذاب ہلکا کر دے وہ جواب دینگے کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر (حق تعالیٰ کی) نشانیاں لیکر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں آئے تو تم نے (ہی) کہا کہ (اچھا) تو تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا (سدا) بیکار ہی ہے
۶	"	۶	اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ	جو لوگ بن سمجھے بوجھے اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں (انکو حق کی پیروی

ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اسی طرح ان کافروں پر (جیسے نوح کی قوم اور ان کے بعد کی اگلی امتوں پر) تیرے رب کا یہ فرمانا پورا ہوا کہ وہ دوزخی ہیں ۱۲ ف دوزخی جب دوزخ میں جائیں گے تو وہاں کی تکلیفیں دیکھ کر اپنی جان سے بیزار ہونگے اور اپنے تئیں آپ کوسیں گے کہ دنیا میں ہم جب کفر کرتے تھے اور پیغمبروں کے بلانے پر انکار کرتے تھے تو خدا ہم سے زیادہ تم سے بیزار تھا اور تمہارا دشمن تھا جتنا تم آج اپنے سے بیزار اور دشمن بنے ہو اور اسکے پیدائش سے پہلے آدمی بیجان تھا وہ ایک موت اور دوسری موت تو سب کو معلوم ہے اسی طرح دو زندگی ایک دنیا کی زندگی پہلی موت دنیا کی موت اور پہلی زندگی قبر میں سوال کے وقت پھر دوسری موت قبر میں سوال کے بعد پھر دوسری زندگی [illegible] وہ حالت مراد ہے جب وہ ماں کے پیٹ میں باپ کی پشت میں ایک بیجان نطفہ تھا ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اکثر سلف سے [illegible] فرمائیگا اب نکلنے کا کوئی رستہ نہیں شرک اور بت پرستی اور شرک پرستی کی سب [illegible] خوشی سے شریک اور یہاں پر اور [illegible] والوں کو دنیا کی کافر بیدین منکر اور سمجھتے تھے ۱۲ ف اب تمہارے وہ دیوتا اور پیر اور مرشد کہاں گئے [illegible] کے ساتھ [illegible] کہ سکتے ہو ۱۲ ف عذاب کی [illegible] کا وعدہ ہم کو اور تم کو [illegible] دوزخی دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے تمہیں اپنے [illegible] ۱۲ ف [illegible]

			سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا	
			كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ	
			اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝	
۲۴	المؤمن	۶	اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ	
			سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝	
″	″	۷	كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	
			يَجْحَدُوْنَ ۝	
″	″	۸	اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِیْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ	
			اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ	
			وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۚ فَسَوْفَ	
			يَعْلَمُوْنَ ۝ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ	
			وَالسَّلٰسِلُ ۚ يُسْحَبُوْنَ ۝ فِی الْحَمِيْمِ ۝	
			ثُمَّ فِی النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝	
″	حٰمٓ السجدۃ	۱	وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ	
			اِلَيْهِ وَفِیْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا	
			وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝	
″	″	۶	وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ	
			الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝	
″	″	۲۵	وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا	
			بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ	
			الْقَوْلُ فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ	
			مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا	
			خٰسِرِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا	
			لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ	

کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں
کدھر پھیرے جا رہے ہیں جنہوں نے کتاب (قرآن) کو جھٹلایا اور ان باتوں
کو بھی جھٹلایا جو ہم نے اپنے پیغمبروں کو دیکر بھیجیں تو آگے چلکر ان
لوگوں کو معلوم ہو جائیگا جب انکی گردنوں میں طوق اور زنجیریں
ہونگی (کتوں کیطرح) کھولتے پانی میں گھسیٹے جائینگے (کہاں تو جائینگی)
پھر آگ میں جھونکے جائیں گے (اسکا ایندھن بنیں گے) ۱۲
اور (اے پیغمبر تجھ سے یہ کافر) کہتے ہیں جس بات کیطرف تو ہمکو بلاتا ہے اسکو ماننے سے
تو ہمارے دل پر غلاف چڑھے ہیں اور ہمارے کانوں میں ٹینٹہ ہے (بوجہ ہی) اور ہمارے
بیچ اور تجھ میں ایک اوٹ ہے تو تو (اپنا کام) کیجا (توحید پر قائم رہ ہم اپنا کام کرینگے)
اور مشرکوں کی (ایک دن) خرابی ہونے والی ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے
اور آخرت کو بھی وہ نہیں مانتے ۱۲
اور ہمنے اُن کے ساتھ ہمزاد (بجولی شیطان) لگا دیے ہیں
اُنہوں نے انکے اگلے اور پچھلے (سب) کاموں کو انکی نظر
میں اچھا کر دکھایا اور جو قومیں جنات اور آدمیوں کی ان سے
پہلے گذر چکیں انکے ساتھ انپر بھی (عذاب کا) قول پورا ہوا کیونکہ
یہ تباہ ہونے والے ہی تھے اور یہ (قریش کے) کافر کہتے ہیں
اس قرآن پر کان ہی نہ لگاؤ اور (پڑھتے وقت خوب) ہلا چلا

ف۱ اکبر بڑائی سے خالی نہیں ۱۲ ف۲ مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن شریف میں جو جھگڑے نکالتے ہیں اسکا باعث یہ ہے کہ انکے دل میں غرور اور تکبر سما گیا ہے قریش کے کافر ہمیشہ
ہیں کہ خود پیغمبر بن بیٹھیں یا تجھ کو قتل کرکے تیرا درجہ خود حاصل کریں اور میرا دادو کی پوری ہونے والی نہیں اسرتم نے انکی قسمت میں ذلت رکھی ہے انکو بڑائی کہاں مل سکتی ہے
تک وہ اللہ کے شر سے تجھ کو پہلے بعضوں نے کہا دجال سے خدا کی پناہ مانگ ۱۲ ف۴ غرور سے اسرتم کا پوجا جانبیں کرتے ۱۲ ف۵ ان کے غرور کی سزا یہ ہوگی کہ قیامت میں
ہوئے کہائیں گے اور ذلت اور رسوائی کے ساتھ جہنم میں جائیں گے ۱۲ ف۶ اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیتیں قدریہ لوگوں کے حق میں اتریں جو تقدیر کے منکر ہیں اور کہتے ہیں
کو میں ہے ۔۔۔ بندوں کا پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ خود اپنے افعال کا خالق ہے ابن سیرین نے کہا اگر یہ آیت قدریہ کے بارہ میں نہ اتری ہو تو مجھے معلوم نہیں اسکا کون
ہیں اتری ۱۲ ف۷ یعنی بکتا ہوں اور شریعتوں کو ۱۲ ف۸ حدیث میں ہے کہ اگر سیسے کی گولی آسمان سے زمین کی طرف پھینکی جائے تو باوجودیکہ یہ مسافت بیس دن کی
لیکن وہ گولی یکدن میں زمین تک آجائے گی اور یہ زنجیریں جو دوزخیوں کی گردنوں میں ڈالی جائیں گی اتنی بڑی ہونگی کہ اگر ان کے ایک سرے پر یہ گولی چھوڑی جائے تو
ہیں برس تک چلتی رہے یہاں تک دوسرے سرے تک پہنچے ۱۲ ف۹ تیری بات ہمارے دل میں سما ہی نہیں سکتی ۱۲ ف۱۰ ہم اپنے باپ دادا کے دین شرک اور بت پرستی پر قائم
ہیں کہ خود پیغمبر بن بیٹھیں یا تجھ کو قتل کرکے تیرا درجہ خود حاصل کریں اور میرا دادو کی پوری ہونے والی نہیں اسرتم نے انکی قسمت میں ذلت رکھی ہے انکو بڑائی کہاں مل سکتی ہے
تک وہ اللہ کے شر سے تجھ کو پہلے بعضوں نے کہا دجال سے خدا کی پناہ مانگ ۱۲ ف۴ غرور سے اسرتم کا پوجا جانبیں کرتے ۱۲ ف۵ ان کے غرور کی سزا یہ ہوگی کہ قیامت میں
ہوئے کہائیں گے اور ذلت اور رسوائی کے ساتھ جہنم میں جائیں گے ۱۲ ف۶ اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیتیں قدریہ لوگوں کے حق میں اتریں جو تقدیر کے منکر ہیں اور کہتے ہیں
کو میں ہے ۔۔۔ بندوں کا پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ خود اپنے افعال کا خالق ہے ابن سیرین نے کہا اگر یہ آیت قدریہ کے بارہ میں نہ اتری ہو تو مجھے معلوم نہیں اسکا کون
ہیں اتری ۱۲ ف۷ یعنی بکتا ہوں اور شریعتوں کو ۱۲ ف۸ حدیث میں ہے کہ اگر سیسے کی گولی آسمان سے زمین کی طرف پھینکی جائے تو باوجودیکہ یہ مسافت بیس دن کی
لیکن وہ گولی یکدن میں زمین تک آجائے گی اور یہ زنجیریں جو دوزخیوں کی گردنوں میں ڈالی جائیں گی اتنی بڑی ہونگی کہ اگر ان کے ایک سرے پر یہ گولی چھوڑی جائے تو
ہیں برس تک چلتی رہے دوسرے سرے تک پہنچے ۱۲ ف۹ تیری بات ہمارے دل میں سما ہی نہیں سکتی ۱۲ ف۱۰ ہم اپنے باپ دادا کے دین شرک اور بت پرستی پر قائم
ہیں کہ خود پیغمبر بن بیٹھیں یا تجھ کو قتل کرکے تیرا درجہ خود حاصل کریں اور میرا دادو کی پوری ہونے والی نہیں اسرتم نے انکی قسمت میں ذلت رکھی ہے انکو بڑائی کہاں مل سکتی ہے

			يُخَلَّوْنَ ۝ فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا	کر دیں گے (شاید اس تہدید سے ہم مراد ہیں ان کافروں کو)
			عَذَابًا شَدِيدًا ۙ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي	ضرور سخت سزا دینگے اور بُرے سے بُرے کام کا ان کو بدلہ دینگے
			كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ	(یہ) اللہ تعالے کے دشمنوں (کافروں) کا یہی بدلہ ہے (دوزخ) جس میں ہمیشہ رہنا ہوگا ہماری
			اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ	آیتوں کا انکار کرتے تھے اسکی سزا میں ان کو ہمیشہ کا گھر (یہی)
			جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝	ملے گا (سدا دوزخ ہی میں رہیں گے) اور (قیامت کے دن)
			وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ	یہ کافر کہیں گے مالک ہمارے (ایک نظر) ہم کو ان شیطانوں
			أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا	آدمیوں کو دکھلا دے جنہوں نے ہمکو دنیا میں گمراہ کیا تھا
			تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ۝	ہم (آج) انکو اپنے پاؤں کے تلے ڈالدیں تاکہ وہ خوب ذلیل ہوں
۲۴	حٰمٓ السجدۃ	۵	إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ	جو لوگ ہماری آیتوں کا (جان بوجھکر) ٹیڑھا مطلب نکالتے ہیں وہ
			عَلَيْنَا ۗ	ہم پر چھپے ہوئے نہیں ہیں ف
″	″	۶	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ	بے شک جن لوگوں نے قرآن کو نہ مانا جب انکے پاس پہونچا اور بیشک
			وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۝ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ	قرآن عزت والی کتاب ہے جھوٹ کا تو اس میں دخل ہی نہیں نہ آگے سے نہ
			مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنْزِيلٌ	پیچھے سے ف حکمت والے تعریف کے لائق (خدا) کی اتاری
			مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝	ہوئی ہے۔
۲۵	″	۶	أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ	سن لے یہ لوگ اپنے مالک سے ملنے میں شک رکھتے ہیں سن لے وہ
			أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ ۝	تو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ف
″	الشوریٰ	۱	وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ	اور جن لوگوں نے اللہ تعالے کے سوا دوسروں کو (اپنا) سرپرست
			اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ	بنا رکھا ہے وہ (سب) اللہ تعالی کی نگاہ میں ہیں ف اور (اے پیغمبر)
			بِوَكِيلٍ ۝	تو ان کا ذمہ وار نہیں ف
″	″	۲	كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ	(اے پیغمبر جس دین) کیطرف تو مشرکوں کو بلاتا ہے وہ انپر بھاری ہے ف
″	″	۲	وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ	اور (پیغمبروں کا تو ایک ہی دین تھا اب) لوگ جو اختلاف کرنے
			الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ	لگے تو سمجھ آجانے کے بعد ہے) آپس کی ضد سے اور (اے پیغمبر) اگر
			سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى	تیرا مالک ایک بات نہ فرما چکا ہوتا (کہ انکو) ایک ٹھیرے ہوئے وقت
			لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا	تک (مہلت ہے) تو (کبکا) انکا جھگڑا چکا دیا جاتا اور جو لوگ ان

ف لوگ مسلمان نہ ہوں آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہیں قرآن شریف پکار کر سناتے تو یہ کافر مودہ لوگ قرآن سننے سے روک دیتے اور ایک دوسرے سے کہتے غوغا بپا کرو شور مچاؤ شاید اسی تدبیر سے تم جیت جاؤ ۱۲ ف برے سے برا کام انکا یہی تھا کہ نہ تو خود اسلام قبول کرتے نہ دوسرے اس رستہ کے بندوں کو قرآن سننے دیتے کہ کہیں ہدایت ہو ۱۲ ف شیطین یا گمراہ لیڈر ۱۲ ف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا جن سے شیطان مراد ہے اور آدمی سے قابیل آدم کا بیٹا جس نے دنیا میں باپ کی بنا قائم کی ۱۲ منہ سچے صاف معنے چھوڑ کر خواہ مخواہ تاویل یا تحریف کرتے ہیں جیسے اہل بدعات جہمیہ اور معتزلہ اور روافض اور خوارج کا طریقہ ہے ۱۲ ف انکا حال ہم کو معلوم ہے وہ اپنی مزلہ دیکھ لیں گے ۱۲ ف پیچھے سے دخل یہ کہ اس میں کچھ بڑھا دیا جائے اور آگے سے دخل یہ کہ اس میں سے کچھ گھٹا دیا جائے درحقیقت قرآن ایسی ہی محفوظ کتاب ہے جس پر تمام مذہب والے رشک کرتے ہیں اس کی آیتیں الفاظ اور حرف سب گنے ہوئے ہیں اور صدہا مسلمانوں کے دلوں میں محفوظ ہیں اگر کچھ بڑھایا جائے تو قرآن حفظ کرنے والے فوراً پکار اٹھیں گے کہ یہ ایسا معجزہ ہے جو انصاف کرنے والے کے لیے اسلام کی حقیقت پہچاننے کو کافی ہے پہلی کسی الہامی کتاب میں ایسی کوئی محفوظ کتاب تو بتلا دیں یا کسی کو اپنی کتاب کا حافظ تو دکھا دیں اگلی آسمانی کتابوں میں اس امت کا پتہ یہ بتلایا ہے کہ ان کی انجیلیں ان کے سینوں میں ہونگی ۱۲ ف ان کو آخرت میں پوری الفت کا یقین نہیں ۱۲ ف اسلام سب کو جامع ہے اب کب یہ لوگ اسکے علم و قدرت سے باہر ہیں وہ اگر چاہے تو ابھی انکو مٹا دینا کیا مشکل ہے ۱۲ ف اللہ تعالی کی طرف سے انکو مہلت ہے ۱۲ ف گواہ گواہ کی بات ہے کہتے ہیں جلد کی آیت سے مفہوم ہے ۱۲ ف ان کو بہت شاق گذرتا ہے ۱۲ ف اسی آجانے کے بعد اس رستہ کا علم جان لو جو کہ وہ اختلافیت سے ایک مدت کے لئے ان علوم سے الگ الگ فرقے ہو گئے ۱۲ ف ایک کب کے ہلاک ہو چکے ۱۲

			ہیں۔
۲۰	الحج	۳	وَالَّذِيْنَ حَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝
۲۰		۴	تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ
″	″	″	وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝
″	″	۴	وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ
″	″	۵	وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ۝
″	″	۶	فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ
۲۱	الرحمٰن	۱	اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ

(کافروں کے بعد اللہ کی) کتاب کے وارث ہوئے وہ (بھی) قرآن کی طرف سے شک و شک میں پڑے ہوئے ہیں

اور (جو) خدا کو (اسکے بندے) مان چکے اسکے بعد جو لوگ خدا کے دین میں جھگڑے نکالتے ہیں انکی دلیل ان کے پروردگار کے نزدیک پھپھسی (واہی اور لغو) ہے اور انپر (اللہ تعالیٰ کا) غضب ہے اور ان کو سخت عذاب ہوگا ۔

تو (ان) گناہگاروں کو دیکھیگا اپنے کیے ہوئے (بری) کاموں سے ڈر رہے ہونگے اور انکے کاموں کا وبال تو انپر پڑکر رہیگا

اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہوتا ہے

اور (لوگو) تم زمین میں خدا تعالیٰ کو تنکا نہیں سکتے اور خدا تم کے سوا تمہارا کوئی کام بنانے والا نہیں ہے ۔

اور (اے پیغمبر) قیامت کے دن تو گنہگاروں کو دیکھ لیگا جب وہ (اللہ تعالیٰ کا) عذاب دیکھینگے تو کہینگے (ہاے دنیا میں) پھر لوٹ جانیکا کوئی رستہ ہے اور تو انکو دیکھیگا وہ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے مارے ذلت کے جھکے ہوئے کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے اور ایماندار لوگ کہیں گے حقیقت میں (بڑے) بدنصیب وہی ہیں جنہوں نے کفر میں مبتلا ہوکر قیامت کے دن اپنے تئیں بھی تباہ کیا اور اپنے گھر والوں کو بھی سن (ظالم گنہگار) ہمیشہ کے عذاب میں پڑے رہینگے اور خدا کے سوا (وہاں) کوئی انکی حمایتی نہ ہونگے جو انکی مدد کریں اور جسکو اللہ بھٹکا دے اسکے لیے (ہدایت) کا رستہ نہیں ہے ۔

تو اگر (اتنا سمجھانے پر بھی) وہ نہ مانیں تو ہم نے تجھ کو انکا داروغہ بنا کر نہیں بھیجا تجھ پر تو بس پہونچا دینا ہے اور کچھ نہیں ۔

کیا ہم لوگ جو (خرارتیں) حد سے بڑھ گئے ہو اسوجہ سے ہم تمکو

---

(۱) تیرے زمانے کے یہود اور نصاریٰ یا عرب کے مشرکین ۱۲ (۲) جب اسلام کو اللہ تعالیٰ نے غلبہ دیا اور جوق جوق لوگ مسلمان ہونے لگے تو یہود اور نصاریٰ کو حسد پیدا ہوا جسکے سبب جاہلیت کا زمانہ آئیگا اور خدا کے بایں اور دین اسلام کی حقیقت میں خواہ مخواہ کٹ حجتیاں کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب انکی کٹ حجتی نہیں چلنے کی اور انکی دلیل بیکار ہو جائے گی اور حق تعالیٰ کا سچا دین ضرور چمکے گا اور ساری دنیا میں اسکا نور پھیل جائے گا ۱۲ (۳) اس سے بھاگ کر کہیں جا نہیں سکتے ۱۲ (۴) جیسے کسی کو کنوارے سے نکلتے دیکھ کر اسے آنکھ بھر کر دیکھتا ہے ۱۲ (۵) یہ دنیا میں کہیں گے یا آخرت میں جب دیکھینگے کہ وہ عذاب میں گرفتار ہونے اپنے آپ کو بتا دیا کہ کر کے اور بہکانے والے تھے کہ ہم کو کچھ نہیں ہوتے یا گہر والے بہشت میں گئے اور یہ دوزخ میں ہیں تو انہوں نے اپنی جان کو آفت میں ڈالا اور گمراہ ہوئے ۱۲ (۶) تیرے ذمہ تو بس پہنچا دینا ہے ۱۲ (۷) اللہ تعالیٰ کا حکم ۱۲ (۸) سنا دینا کوئی مانے یا نہ مانے ۱۲

			قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝	نصیحت کرنا بالکل چھوڑ دیں ۱۲
۲۵	الزخرف ۴۳	۱	وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝	اور اگر تو ان سے پوچھے آسمان اور زمین کس نے بنائے تو ضرور یہی جواب دینگے اس زبردست علم والے خدا نے بنائے ۱۲
″	″	″	وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝	اور ان کافروں نے خدا کے بندوں کو اسکی اولاد بنایا بیشک آدمی بڑا کھلم کھلا ناشکرا ہے ۱۲
″	″	۲	وَقَالُوْا لَوْ شَاۗءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَاۗءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝	اور یہ کافر کہتے ہیں اگر خدا تعالے چاہتا تو ہم فرشتوں کا پوجا نہ کرتے انکو اسبات کا کوئی علم نہیں ہے وہ اور کچھ نہیں اٹکلیں دوڑاتے ہیں یا ہمنے ان کافروں کو قرآن سے پہلے کوئی کتاب دی تھی یہ اسکو تھامے ہوئے ہیں نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں ہمنے اپنے باپ دادوں کو ایک دین پر پایا اور ہم ان ہی کے قدم بہ قدم ٹھیک رستے پر چل رہے ہیں ۱۲
″	″	۴	وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۝ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝	اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھ چرائے (غفلت کرے) ہم اس پر ایک شیطان تعینات کر دیتے ہیں وہ (ہر وقت) اسکے ساتھ رہتا ہے اور یہ شیطان ان کافروں کو (خدا کی) راہ سے روکتے ہیں اور کافر سمجھتے ہیں کہ وہ ٹھیک رستے پر ہیں یہانتک کہ جب یہ کافر ہمارے پاس آئیگا (تو اپنے ساتھی شیطان کو دیکھکر) کہے گا کاش مجھ میں اور تجھ میں پورب پچھم کا فاصلہ ہوتا تو کیا برا ساتھی ہے (تو اللہ تعالی فرمائیگا) جب تم نے (دنیا میں) شرک کی تو آج تم کو اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا کہ تم (سب) عذاب میں شریک ہوئے ۱۲
″	″	۶	فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝	تو جن لوگوں نے ظلم کیا وہ تکلیف والے دن کے عذاب سے خراب ہونگے ۱۲
″	″	۷	اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا	بیشک گنہگار تو ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہیں گے انکا عذاب (کبھی) کم نہ ہوگا وہ ناامید ہوکر اس میں (پڑے) رہیں گے اور ہمنے انپر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود (ظالم تھے) اور دوزخی

فسلہ اور قرآن اتارنا موقوف کردیں یکیونکر ہوسکتا ہے یہی تمہاری شرارت اور گمراہی تو قرآن اترنے کا سبب ہے ۱۲ فلہ اور کسی سے پوچھ جانکر پھر شرک کرتے ہیں اور زبردست علم والے خدا کو چھوڑ کر دوسروں کا پوجا پاٹ کرتے ہیں ۱۲ فلہ فرشتوں کو اسکی بیٹیاں کہا ۱۲ فلہ اپنے مالک کی شان اور عظمت کو نہیں سمجھتا ۱۲ ش یعنے ہمارا شرک اور کفر خدا تعالی کی مشیت سے ہے اگر اسکی مشیت نہ ہوتی تو ہم کیوں کفر اور شرک میں مبتلا ہوتے۔ یہ کہنا صحیح ہے مگر کافر جو مطلب اس سے سمجھتے ہیں وہ غلط ہے ۱۲ ف کہ فرشتے اسد تعالی کی بیٹیاں ہیں یا اگر اسد تعالی چاہتا تو ہم فرشتوں کا پوجا نہ کرتے کوئی علم نہیں ۱۲ ف اپنے دل سے یہ لگا لیا کہ فرشتے عورت ذات ہیں انکو معلوم علوم کچھ بھی نہیں یا یہ جو کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالی چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور اس سے اپنا معذور ہونا نکالتے ہیں یہ بھی غلط ہے اگر انکو علم ہوتا تو یہ جان لیتے کہ گو کل کام اسد تعالی کی مشیت اور ارادے سے ہوتے ہیں مگر اسکی مشیت اسی کو معلوم ہے بندے کو تقدیر کی خبر نہیں اور جو اختیار اسد تعالی نے ظاہر میں دیا ہے وہ اسی لیئے دیا ہے کہ ہم اچھی بات کو اختیار کریں بری بات سے پرہیز کریں دوسرے یہ کہ مشیت اور بات ہے اور اسباب ہے کفر اور شرک کا وجود دنیا میں اسد تعالی کی مشیت سے ہے مگر اسد تعالی کفر اور شرک سے راضی نہیں فرماتا ہے [illegible] فرشتے اسد تعالی کی بیٹیاں ہیں ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ نہ تو خود کوئی علم [illegible] تقلید کا سہارا لیتے ہیں ۱۲ ف اسکو نیک کام کرنے میں [illegible] تعینات کیا تو بدکار ہونے پر بھی تعینات کیا تو بدکار ہے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کی ماں کون ہے یہ سنکر علیہ السلام رونے لگے اور اپنے لوگوں سے کہا جو اب دیا [illegible] اسد تعالی کی اولاد ہے

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ
عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝
لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ
لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا
مُبْرِمُوْنَ ۝ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ
سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا
لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ
اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝

اِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۝ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا
الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۝ فَاْتُوْا
بِاٰبَاۗىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ
اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا
كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ ۝ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـــًٔا
اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ
مُّهِيْنٌ ۝ مِّنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ
عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـــًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ۝

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ
اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰي عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰي سَمْعِهٖ

״	״	۷	
•	״		
״	الدخان	۱	
״	״	۲	
״	الجاثية	۱	
״	״	۳	

اور ہمارے فرشتے (سب) لکھتے جاتے ہیں ۵
اور (اے پیغمبر) اگر تو ان کافروں سے پوچھے انکو کس نے پیدا کیا تو ضرور یہی کہینگے اللہ نے پھر (یہ جانکر) کدھر بہک رہے ہیں ۵
بات یہ ہے کہ یہ لوگ شک میں پڑے کھیل کر رہے ہیں ۵
یہ لوگ (مکہ کے کافر) کہتے ہیں ہمکو تو بس ایک ہی بار مرنا ہے اور ہم زندہ ہوکر نہیں اٹھائے جائینگے اگر تم سچے ہو (کہ قیامت ایکدن ضرور آئیگی) تو ہمارے باپ دادوں کو (جلاکر) لے آؤ۔
ہر جھوٹے بدکار کی خرابی ہوگی جسکو اللہ تعالی کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں وہ سنتا تو ہے لیکن پھر غرور کے مارے ضد پر آجاتا ہے جیسے اُسنے وہ آیتیں سنیں نہیں تو ایسے شخص کو عذاب کی خوشخبری سُنا ۵ اور جب اسکو ہماری کوئی آیت معلوم ہوجاتی ہے تو اسکو ٹھٹھا مقرر کرتا ہے ایسے لوگوں کو (قیامت میں) ذلت کا عذاب ہوگا انکے سامنے دوزخ (تیار) ہے (اور دنیا میں) جو کچھ انہوں نے کمایا وہ اُن کے کچھ کام نہ آئیگا اور نہ وہ (دیوتا) جن کو انہوں نے اللہ تعالے کے سوا اپنا رفیق بنایا تھا (انکے کچھ کام آئینگے) اور انکو بڑا عذاب ہوگا۔
(اے پیغمبر) کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا ہے ۵ اور اللہ تو نے جیسے اسکے علم میں تھا اسکو گمراہ کر دیا ہے ۵

ف۱ کسی طرح مر جائیں جیکر اتمام ہو ۱۲ ف۲ موت نہیں آسکتی۔ مالک اس فرشتے کا نام ہے جو دوزخ کا داروغہ ہے۔ کہتے ہیں مالک چالیس برس یا اسی برس یا سو برس یا ہزار برس تک تو اُن کی بات کا جواب ہی نہیں دیگا پھر دیگا تو یہ جواب دیگا اور برس تین سو ساٹھ دن کا ہوگا اور ہر دن ہزار برس کا ۱۲ ف۳ نفرت کرتے ہیں برا جانتے ہیں ۱۲ ف۴ کافروں نے یہ منصوبہ کیا تھا کہ پیغمبر ؐ کو قتل کر ڈالیں یا مکہ سے نکال باہر کریں اللہ تعالے نے فرمایا کہ جسنے بھی منصوبہ کر لیا ہے آخر اللہ تعالے ہی کا منصوبہ چلا آن حضرت ؐ مکہ سے ہجرت کر کے خیریت کے ساتھ مدینے پہونچ گئے وہاں اللہ تعالے نے انکو ایسا زور دیا کہ مکہ فتح کر لیا اور سارے کافر مغلوب ہو گئے ۱۲ ف۵ یعنے کراماً کاتبین فرشتے جو ہر آدمی پر معین ہیں وہ آدمی کی سب باتیں بری یا بھلی لکھتے جاتے ہیں یحیی بن معاذ رح نے کہا جو اپنے گناہ آدمیوں سے چھپائے اور اللہ تعالے سے اسکو نہیں چھپا سکتا ہو تو یہ نفاق کی نشانی ہے ۱۲ ف۶ اپنے پیدا کرنیوالے مالک کو چھوڑ کر دوسروں کا پوجا کرتے ہیں ۱۲ ف۷ باپ دادا کی تقلید سے یہ کہتے ہیں کہ آسمان اور زمین خدا تعالے نے چھ دن میں پیدا کئے ہیں اُسکا بھی انکو پورا یقین نہیں ہے وہ ان باتوں کو دلیل سمجھتے ہیں ۱۲ ف۸ پھر قبر میں جی اٹھنا اور دوبارہ مرنا نہیں ہے ۱۲ ف۹ اپنے کفر کو نہیں چھپاتا ۱۲ ف۱۰ کہتے ہیں یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں اتری وہ کیا کرتا تھا رستم اور اسفندیار کی کہانیاں لوگوں کو سناتا اور نہ خود دل لگا کر قرآن سنتا نہ دوسروں کو سننے دیتا ۱۲ ف۱۱ جو دل میں آتا ہے وہ کرتا ہے نہ سوچتا ہے نہ سمجھتا ہے نہ دوسرے کی سنتا ہے سعید بن جبیر نے کہا یہ اس کافر کا ذکر ہے جو ایک پتھر کو پوجتا پھر اس سے اچھا دوسرا پتھر پاتا تو اسکو پوجنے لگتا ۱۲ ف۱۲ یعنے ازل سے خدا کے علم میں یہ تھا کہ وہ راہ پانیوالا نہیں اسلئے اسکو گمراہ کر دیا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور علم ہونے سے اللہ تعالے نے اسکو گمراہ کر دیا ہے یعنے وہ جانتا ہے کہ یہ ایک بیجان چیز ہے نہ اس سے فائدہ ہو سکتا ہے نہ نقصان گمراہی کی عقل پر پتھر ہونے ہی کی کو پوجتا ہے ۱۲

وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ
يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝
وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ
وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا
لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا
كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّا اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ
تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا
مُّجْرِمِيْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ
مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا
ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝ وَبَدَا
لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ وَقِيْلَ الْيَوْمَ
نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا
وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝
ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا
وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ
لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ
يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝
٢٦ الاحقاف ١ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا

اور اسکے کان اور دل پر مہر کردی ہے اور اسکی آنکھ پر اندھیری
ڈالدی ہے تو اللہ تعالے کے سوا اسکو کون راہ پر لا
سکتا ہے کیا تم غور نہیں کرتے اور (کافر) کہتے ہیں ہماری تو یہی دنیا
کی زندگی ہے (دنیا ہی میں) مرتے ہیں اور (یہیں) جیتے رہتے ہیں اور زمانہ کی
گردش ہمکو مار ڈالتی ہے اور انکو اسکی تحقیق تو ہے نہیں وہ اٹکلیں دوڑاتے
ہیں اور کچھ نہیں ۱۲ اور جب انکو ہماری کھلی کھلی (صاف صاف مضمون کی)
آیتیں سنائی جاتی ہیں تو بس یہی کٹ حجتی کرتے ہیں (اے محمد صلعم)
اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (جو مر چکے ہیں جلا کر سامنے) لاؤ ۱۲
اور جو لوگ کافر ہیں (انسے پروردگار فرمائیگا) کیا (دنیا میں) تمکو
میری آیتیں پڑھکر سنائی نہیں جاتی تھیں پھر تم (ان سے) تکبر کرتے رہے
(غرور کرتے رہے) اور تم نافرمان لوگ تھے اور جب (تم سے) یہ
کہا جاتا تھا (دیکھو) اللہ تعالی کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں
کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے قیامت کیا
چیز ہے ہاں کچھ تھوڑا سا گمان تو ہمکو بھی ہے (کہ شاید قیامت آئے) مگر
ہمکو یقین نہیں ۱۲ اور جو جو کام اونہوں نے (دنیا میں) کیے تھے ان کی
برائیاں انپر کھل جائینگی اور جس (عذاب) کا وہ ٹھٹھا اڑاتے تھے
وہی انپر الٹ پڑیگا اور (انسے) کہدیا جائیگا آج ہم تمکو بھلا دینگے
جیسے تمنے اپنے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا اور تمہارا ٹھکانا
دوزخ ہے اور کوئی تمہاری مدد کرنیوالا نہیں یہ اسکی سزا ہے جو تم
(دنیا میں) اللہ کی آیتوں کو ہنسی ٹھٹھا بنایا تھا اور (انسے) مسخرپن کرتے تھے
اور دنیا کی زندگی نے تمکو فریب میں رکھا تھا (تم اسکے دھوکہ میں آگئے تھے) تو آج
یہ لوگ (کبھی) دوزخ سے نہ نکالے جائینگے اور نہ انکو منانے کا موقع دیا جائیگا ۱۲
اور جب ہماری کھلی کھلی آیتیں انکو پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو (یہ)
کافر سچی بات کو سنتے ہی کہہ بیٹھتے ہیں یہ تو صریح جادو ہے ۱۲

ف کان سے حق بات سنتا نہیں دل سے اسپر غور نہیں کرتا ۱۲ ف زمانہ کی گردش سے ہم بوڑھے ہو جاتے ہیں پھر مر جاتے ہیں ملک الموت کوئی چیز نہیں ہے اللہ نہ خدا کے حکم سے وہ ہماری جان قبض کرتا ہے جاہلیت کے زمانہ میں بہت سے عربوں کا یہی عقاد تھا اور وہ برائی بھلائی زمانے کا اثر سمجھتے مصیبت کے وقت زمانے کو برا کہتے صحیح حدیث میں ہے کہ آدم کا بیٹا مجھ کو ستاتا ہے زمانہ کو برا کہتا ہے اور زمانہ میں ہوں سب کام میرے ہاتھ میں ہے میں رات اور دن کو الٹا پلٹتا ہوں دوسری حدیث میں ہے کوئی یوں نہ کہے ہائے کمبخت زمانہ کیونکہ زمانہ (بھی) اللہ ہی ہے ۱۲ ف ان کو اتنا شعور نہیں کہ جسکو وہ زمانہ سمجھے ہیں یعنے آفتاب یا زمین یا ستاروں کی گردش سکو آدمی پر کیا اختیار ہے اختیار اسکا ہے جسنے ان سب چیزوں کو بنایا ہے یہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں ۱۲ ف کہ مرنے کے بعد پھر ہم جی اٹھیں گے ۱۲ ف اور وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ تمہارے باپ دادا بھی اسی روز جلائے جائیں گے جس دن تم جلائے جاؤ گے اگر ابھی قیامت آجائے تو پھر تم کو سمجھانے کی کیا ضرورت ہے قیامت میں تو سبھی ایمان لے آئیں گے ۱۲ ف اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ اگر کسی کو حشر نشر حساب کتاب فرشتوں پیغمبروں دین کے ضروری عقائد میں شک ہو تو وہ کافر ہے اور ایمان اس وقت تک پورا نہیں ہوتا جب تک پورا یقین نہ ہو ۱۲ ف تمہارا خیال جھوٹا نکلیگا ۱۲ ف کہ توبہ کرکے اپنے مالک کو راضی کرلیں کیونکہ وہاں قبول نہیں ہوگی ۱۲ ف سوچتے ہیں ۱۲ اس کلام میں غور کرتے ہیں سچی بات سے مراد قرآن کی آیتیں ہیں ۱۲

مُّبِيْنٌ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ
اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ
اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ
كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ
كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ
يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ
قَدِيْمٌ ۝
وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ
اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ
الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ
اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ
فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝
اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ
فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ
وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ
اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝
محمد ۱ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ
اَعْمَالَهُمْ ۝
" " ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ
" " وَاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ
اَعْمَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ

یوں کہتے ہیں اس شخص نے (یعنی پیغمبر نے) اسکو (اپنے دل سے) بٹ لیا ہے (اور کہتا ہے اسکا کلام ہے) (اے پیغمبر) کہدو اگر میں نے (بالفرض) اسکو بٹ لیا ہے تو تم اللہ کے مقابلہ میں مجھے کچھ بچا نہیں سکتے وہ خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم لگ رہے ہو میرے اور تمہارے بیچ میں اسکی گواہی بس کرتی ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے

اور کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں اگر (اسلام کا دین) اچھا ہوتا تو مسلمان ہمسے پہلے (کبھی) اسکو اختیار نہ کرتے اور جب قرآن سے اُن کو ہدایت نہیں ہوئی تو اب کہیں گے یہ تو ایک پرانا جھوٹ (چلا آتا) ہے

اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا تمہیں افسوس کیا تم مجھکو یہ خبر دیتے ہو کہ میں (قبر سے) زندہ ہو کر (پھر) نکالا جاؤنگا (اور حشر ہوگا) اور مجھ سے پہلے تو (ہزاروں) قومیں (دنیا میں) گذر چکیں (اور اسکے) ماں باپ ہیں کہ خدا سے فریاد کر رہے ہیں (ارے تیرا ستیاناس مسلمان ہو جا اللہ کا وعدہ بیشک سچا ہے وہ (پھر) یہی کہتا ہے یہ تو اگلے لوگوں کی (نری) ڈھکوسلے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنپر اگلے جنات اور آدمیوں کی قوموں کی ساتھ جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں اللہ کا فرمودہ پورا ہوا (کہ میں دوزخ کو آدمیوں اور جنوں سے بھر دونگا) بے شک وہ تباہ ہونیوالے ہی تھے اور ہر ایک کو اپنے اعمال کے موافق درجے ملینگے اور یہ اسلیے ہوگا کہ انکے اعمال کا پورا بدلہ انکو ملے اور انپر ظلم نہ ہوگا

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) روکا اللہ تعالے نے انکے (اچھے) کام (سب) اکارت کر دیے

اسکی وجہ یہ ہے کہ کافر غلط (رستی) پر چلے

جو کافر ہیں وہ تباہ ہونگے اور اللہ تعالے انکے کام برباد کر دے گا

اسکی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالے نے جو (قرآن) اتارا اسکو انہوں نے

ف۱ میں اللہ تعالے کے پاس پکڑا جاؤنگا ۱۲ ف۲ قرآن کی نسبت جو جو کفر بکتے ہو ۱۲ ف۳ بلکہ ہم انسے پہلے اسلام کو قبول کرتے کیونکہ وہ اپنے تئیں اشراف خیال کرتے تھے اور مسلمانوں کو کمینہ اور اچھی چیزوں کو اشراف جلدی حاصل کرتے ہیں ۱۲ ف۴ پہلے تو یہ کہتے تھے کہ اس دین میں کوئی بھلائی نہیں پا اس سے اور بڑھیں گے اور کہیں گے یہ تو بالکل جھوٹا دین ہے جو پرانے دنتوں سے چلا آتا ہے ۱۲ ف۵ ان میں کا کوئی پھر قبر سے جی کر نہیں اٹھا وہ تو یہ کفر بکتا ہے ۱۲ ف۶ دعا کر رہے ہیں یا اسے اسکو ایمان کی توفیق دی شکا دل پھیر دے اس کو کہہ رہے ہیں ارے تیرا الخ ۱۲ ف۷ اور کچھ نہیں ہر کہیں کوئی جیا ہے یہ فقط اگلے لوگوں کی بنی ہوئی باتیں ہیں۔ کہتے ہیں معاویہ نے مروان کو حجاز کا حاکم کیا اس نے یزید کے فضائل بیان کرنا شروع کیے تاکہ لوگ اس سے بیعت قبول کر لیں۔ عبدالرحمن بن ابی بکر رضہ نے کچھ گفتگو کی مروان نے حکم دیا کہ عبدالرحمن کو پکڑ لو وہ حضرت عائشہ رضہ کے گھر میں چھپ رہے مروان کی وہاں کچھ پیش چل سکی تو کہنے لگا عبدالرحمن کے باب میں یہ آیت اتری ہے والذی قال لوالدیہ الخ حضرت عائشہ رضہ نے جب یہ سنا تو فرمایا اللہ تعالے نے قرآن میں ہماری کوئی برائی نہیں اتاری البتہ میرا عذر اتارا (یعنے میری برات اور جھوٹوں کا منہ کالا ہوا) دوسری روایت میں ہے جب معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کی بیعت لی تو مروان کہنے لگا یہ تو ابوبکر رضہ اور عمر رضہ کی سنت ہے عبدالرحمن بن ابی بکر رضہ نے کہا نہیں بلکہ ہرقل اور قیصر کی سنت ہے مروان نے کہا تمہارے ہی باب میں تو یہ آیت اتری ہے والذی قال لوالدیہ آخر تک حضرت عائشہ رضہ نے جب یہ سنا تو فرمایا مروان جھوٹا ہے البتہ مروان کے باپ پر آنحضرت صم نے لعنت کی ہو تب مروان اپنے باپ کی پشت میں تھا تو مروان اللہ تعالے کی لعنت کا ایک ٹکڑا ہے ۱۲ ف۸ اللہ تعالے نے انکی تقدیر میں ازل سے جہنم لکھ دیا تھا۔ اس سے صاف یہ نکلتا ہے کہ اگلی آیت سے عبدالرحمن بن ابی بکر رضہ مراد نہیں ہیں نہ مروان جھوٹا ہے کیونکہ عبدالرحمن تو بڑے شان اور علم والے صحابہ میں سے تھے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

			اللہ فاحبط اعمالھم ۝
"	"	۲	والذین کفروا یتمتعون ویاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لھم ۝
"	"	"	ومنھم من یستمع الیک حتی اذا خرجوا من عندک قالوا للذین اوتوا العلم ماذا قال انفا اولئک الذین طبع اللہ علی قلوبھم واتبعوا اھواءھم ۝
"	"	۳	ان الذین ارتدوا علی ادبارھم من بعد ما تبین لھم الھدی الشیطن سول لھم واملی لھم ۝ ذلک بانھم قالوا للذین کرھوا ما نزل اللہ سنطیعکم فی بعض الامر واللہ یعلم اسرارھم ۝
"	"	"	ذلک بانھم اتبعوا ما اسخط اللہ وکرھوا رضوانہ فاحبط اعمالھم ۝
"	"	۴	ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ وشاقوا الرسول من بعد ما تبین لھم الھدی لن یضروا اللہ شیئا وسیحبط اعمالھم ۝
"	"	"	ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ ثم ماتوا وھم کفار فلن یغفر اللہ لھم ۝
۲۶	الفتح	۱	ویعذب المنفقین والمنفقت و

چھوڑ دیں گے یا تو اور لے بھی انکے دین کے کام اکارت کر دیئے
اور جو کافر ہیں (وہ دنیا میں) مزے اڑاتے ہیں اور جیسے جانور کھاتے
ہیں اسطرح (کھاتے) کھاتے ہیں اور انکا (آخری) ٹھکانا دوزخ
ہے
اور (اے پیغمبر ان کافروں) میں (منافق) ایسے بھی ہیں
جو تیری بات کان لگا کر سنتے ہیں مگر جب تیرے پاس سے اٹھکر باہر
جاتے ہیں (وہاں) علم والوں سے کہتے ہیں (کیوں جی) ابھی اس
شخص نے (پیغمبر نے) کیا کہا تھا یہی تو وہ لوگ ہیں جنکے دلوں پر اللہ
نے مہر کر دی ہے اور وہ اپنے (دل کی) خواہشوں پر چلتے ہیں اور
بیشک جن لوگوں کو حق بات معلوم ہو گئی پھر بھی وہ الٹے پاؤں
پھر گئے تو شیطان نے انکو بہکا دیا (جل دیا) اور انکی آرزو کی رسی
لمبی کر دی اسکی وجہ یہ ہوئی کہ ان لوگوں نے ان لوگوں سے کہا جو
خدا کے اتارے ہوئے (قرآن کو) ناپسند کرتے ہیں کہ ہم (ظاہر
میں مسلمان تو ہو جاتے ہیں مگر) بعض باتوں میں تمہارا کہنا
ضرور سنتے رہیں گے اور اللہ تو انکی چھپی چھپائی باتوں کو (خوب) جانتا ہے
اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس راہ پر چلے جس سے اللہ غصہ ہوا اور ان لوگوں نے
اللہ کی خوشی کو برا سمجھا تو اللہ نے بھی انکے (نیک) کام (سب) ملیامیٹ کر
بیشک جن لوگوں نے (خود) کفر کیا اور (دوسرے خدا کے بندوں کو
بھی) خدا کی راہ سے روکا اور حق بات معلوم ہو جانیکے بعد پیغمبر کا
خلاف کیا وہ اللہ کا ہرگز کچھ بھی بگاڑ نہ کر سکیں گے اور (الٹا) یہ ہوگا
کہ اللہ انکے (نیک) کام بھی (سب) ملیامیٹ کر دے گا
بیشک جو لوگ کافر رہے اور (دوسرے لوگوں کو بھی) اللہ کی راہ سے
روکتے رہے پھر کفر ہی کی حالت میں مر گئے تو اللہ انکو ہرگز نہ بخشیگا
اور منافق مرد اور منافق عورتوں اور مشرک مرد اور مشرک عورتوں

ف جانوروں کو سوا کھانے پینے کے اور کوئی فکر نہیں یہی حال کافروں کا ہے دنیا میں غرق ہیں عاقبت کا مطلق خیال نہیں صحیح حدیث میں ہے کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں مطلب یہ ہے کہ مومن بقدر ضرورت کھاتا ہے اور کافر ناکوں ناک اپنا پیٹ بھر لیتا ہے ۱۲ ف گو یا آپ کے کلام کی تحقیر کرتے ہیں اور غصے کی وجہ سے دوسرے عالموں سے اسکو بیان کرتے ہیں پوچھتے ہیں اسکا مطلب کیا ہوا۔ دوسرے عالموں سے مراد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی ان عالموں میں سے تھا مجھ سے بھی پوچھا کرتے تھے عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا حالانکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سب صحابہ میں کم سن تھے مگر یہ لوگ انسے آکر پوچھتے اور وہ بیان کرتے ۱۲ ف انکو پیغمبر کے کلام سے تسلی اور تشفی نہیں ہوتی دوسرے علم والوں سے پوچھکر اپنی تسلی کرتے ہیں خاک پڑے ایسے بے قدروں پر جب قرآن یا حدیث آجائے تو پھر دوسرے کسی کا کلام دیکھنے یا سننے کی ضرورت نہیں اگر تمام جہان کے مولوی فقیہ امام ملا مرشد جمع ہو کر ایک طرف ہوں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف تو جو کوئی پکا مسلمان ہوگا وہ آں حضرت کا فرمودہ بسر و چشم منظور کرے گا اور ان علماء کے کلام کو چھپر پر مارے گا ۱۲ ف انکے دلوں میں بڑا ارمان کر جہاد کر کے قیامت تک دنیا میں زندہ رہیں گے زندگی کا مزہ اڑائیں گے یہ نہ سمجھے کہ موت اپنے مقرری وقت پر کسی حیلے سے ہی ضرور کر کے رہے گی اگر سات قلعوں میں چھپو تو وہیں آکر رہے گی ۱۲ ف یعنے منافقوں نے ۱۲ ف اگر جنگ کا موقع ہوگا تو ہم تمہارے ساتھ ہو کر لڑینگے نہیں یا جنگ کے وقت تمہارے ساتھ ہو کر بھاگ جائینگے ۱۲ ف یہ منافق مرد بظاہر مسلمان ہو گئے تھے مگر دل سے کافر ہی تھے اور مشرکوں سے سازش رکھتے تھے چنانچہ جب غزوہ احزاب ہوا تو مسلمانوں کی حالت تنگ دیکھ کر یہ خبیثوں نے دل کی پوری بھڑاس نکالی اور شرک و نفاق کی راہ سے ۱۲ ف جن کا مونس اللہ تعالیٰ کی رضامندی تھی جیسے ایمان اور توحید اور اخلاص اور تقوی اسکو ناپسند کیا ۱۲ ف یہ آیت کافروں کے حق میں اتری جو بدر کے دن مارے گئے ان کی لاشیں خندق میں ڈالی گئیں اور اس سے صاف یہ نکلتا ہے کہ جس شخص کا خاتمہ شرک یا کفر پر ہوا ہو اسکی مغفرت نہیں ہو سکتی

			الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝	کہ جو اللہ کے ساتھ برا گمان رکھتے ہیں مراد ہے وہی آفت کے چکر میں آ لینگے اور اللہ تعالے کا غضب اپنا اترا اور اللہ تعالے نے ان کو پھٹکار دیا اور ان کے لیے دوزخ طیار کر رکھی ہے اور وہ بری جگہ ہے۔ اور آسمان اور زمین کی فوجیں (سب) اللہ تعالی ہی کی ہیں اور اللہ تعالی زبردست ہے حکمت والا ۳
″	۴	۲	وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝	جو اللہ تعالے اور اسکے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہمنے (ایسے) منکروں کے لیے دہکتی (دوزخ کی) آگ طیار کر رکھی ہے
″	ق ۱۵	۱	بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝	بلکہ ان کو تعجب ہوا کہ ایک ڈرانیوالا (پیغمبر) انہی (کی قوم) میں سے انکے پاس آیا تو کافر کہنے لگے یہ تو (مر کر پھر جی اٹھنا) ایک عجیب بات ہے کیا جب ہم مر جائینگے اور مٹی خاک ہو جائینگے پھر زندہ ہو کر اٹھائے جائینگے یہ دوبارہ لوٹنا تو (عقل سے) دور ہے ۵
″	″	″	بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝	ان کافروں نے تو سچا قرآن جب انکو پہونچ گیا تو اسکو جھٹلایا اور وہ ڈگمگا رہے ہیں ۴
″	″	۲	اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۙ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ۙ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ۝	وہ تو جا کر ہر ناشکرے سرکش بیلائی سے روکنے والے حد سے بڑھ جانے والے (ایمان کی باتوں میں) شک کرنیوالے کو دوزخ میں جھونک دو جس نے اللہ کے سوا دوسرا معبود (ٹھیرایا) اسکو خوب سزا دو اسکا ساتھی (یعنی شیطان) کہیگا مالک میرے نے اسکو گمراہ نہیں کیا وہ (کمبخت) خود پرلے سرے کا گمراہ تھا اللہ تعالی فرمائیگا (بس بس) میرے سامنے یہ جھگڑے نہ نکالو اور میں تو پہلے ہی (دنیا میں) تمکو (پیغمبر بھیجکر) ڈرا چکا تھا۔
الذّٰريٰت ۱۱		۱	يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝	یہ (مردود) کافر پوچھتے ہیں بدلے کا دن کب آئیگا (اسی پیغمبر نے کہدے) جسدن آگ پر تپائے جائیں گے (انسے کہا جائیگا) اب اپنی شرارت کا مزہ چکھو اسی کی تم (دنیا میں) جلدی کرتے تھے۔

۱ اللہ تعالے کے ساتھ برا گمان یہ رکھتے تھے کہ اللہ اپنے پیغمبر کی مدد نہ کریگا مسلمانوں کا غلبہ نہ ہوگا ۲ وہ مردود مسلمانوں کے لیے گردش کا انتظار کرتے رہتے تھے اللہ تعالے کی مار بری گڑی پڑے گی ۳ پہلی آیت میں وہ فوجیں مراد نہیں جو فیک ہیں اور اس آیت میں بری فوجیں مراد ہیں غرض یہ ہے اور پہلے اور فیک و بد دونو اسی بادشاہ کی فوجیں ہیں جیسے ایک سفید کوٹ والے دوسرے کالے کوٹ والوں کی مار بہشت ہے اور کالے کوٹ والوں کی دوزخ اور ان دونو فوجوں کے پیدا کرنے کی حکمت وہی جانتا ہے ۴ یعنی وہ انکو یوں ڈراتا ہے کہ مرنیکے بعد تم پھر جلائے جاؤ گے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا ۵ ہماری سمجھ سے بعید ہے یا عادت کے خلاف ہے کہ یوں کہیں کہ ایک قطرہ نجس اور ناپاک سے شہنشاہ قادر کی قدرت پر تعجب کرنے لگے ۶ اب تک پیغمبر اور قرآن کے باب میں ڈگمگا رہے ہیں ۷ ابھی یہ کبھی پیغمبر کو جادو اور قرآن کو جادو بتلاتے کبھی پیغمبر کو شاعر اور قرآن کو شعر اور کبھی پیغمبر کو کاہن اور قرآن کو کہانت بتلاتے ہیں ایک بات ہی نہیں ہر دم ایک نئی بات بناتے ہیں اب تک اس بھاؤ میں مگر فتار ہیں ۸ شاید جھٹ سیر کہنا سن لیا اور کچھ غور نہ کیا اگر غور کرتا تو وہ تیر بہدف نکالا اور میں تو پہلے ہی سے پوچھتے ہیں ۹ ٹھٹھے سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں ۱۰

۲۷	الذّٰریٰت	۳	كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝	راے پیغمبر ایسے ہی جو لوگ اگلے پہلے گذرے ہیں انکے پاس آئی جب کوئی پیغمبر آیا تو اسکو جادوگر یا باولا بتلایا کیا یہ ایک دوسرے کو پیغمبروں کے جھٹلانے کے لیے کہہ گئے ہیں (وصیت کر گئے ہیں) نہیں یہ ہیں ہی شریر لوگ ۔
۰			فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝	تو ان (مکہ کے) کافروں کا بھی ڈول انکے ساتھیوں (اگلے کافروں) کے ڈول کی طرح (بھرنے والا) ہے تو (عذاب کی) جلدی نہ مچائیں سو ان کافروں کی اس دن خرابی ہوگی جس دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ۔
۰	الطّور	۱	فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۚ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	اس دن ان جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی جو بیہودہ باتوں میں کھیل رہے ہیں جس دن یہ لوگ دوزخ کی آگ کی طرف دھکیلے جائیں گے (ان سے کہا جائیگا) یہی وہ دوزخ ہے جسکو تم دنیا میں جھٹلاتے تھے کیا یہ بھی جادو ہے یا تم کو سوجھ نہیں پڑتا (جاؤ اب) اس میں گھسو اب تم صبر کرو یا بے صبری کرو دونوں باتیں تمہارے حق میں برابر ہیں جیسے کام تم کرتے رہے ویسا ہی تم کو بدلہ ملیگا ۔
۰		۲	اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۝ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۝ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝	(کہتے ہیں شاعر ہے پڑا رہنے دو) ہم اسکو لیے زمانہ کی گردش کا انتظار کر رہے ہیں ۔ کہدو اچھا انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ۔ کیا انکی عقلیں انکو ایسے ہی (بیوقوفی کی) باتیں سکھاتی ہیں نہیں یہ شریر لوگ ہیں ۔ یا یوں کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس قرآن کو (اپنے دل سے) بٹ لیا ہے نہیں بات یہ ہے کہ ان میں ایمان نہیں ہے تو وہ اسطرح کا ایک کلام (بنا کر) لے آئیں اگر سچے ہیں ۔
۰		۳	اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ	کیا تیرے مالک کی (رحمت کی) خزانے انکے ہاتھ میں ہیں یا وہ کوئی داروغے ہیں (وہ جو پیغمبر سے جھگڑتے ہیں تو) کیا انکے پاس کوئی (ایسی لیتھی) سیڑھی ہے جسپر (چڑھکر) وہ آسمان کی باتیں سن لیتے ہیں (اگر ایسا ہے)

(۱) اسلیئے تو کیوں رنج کرتا ہے تجھ سے پہلے اگلے سب پیغمبر اس بلا میں مبتلا ہو چکے ہیں ۱۲ (۲) ان کا خمیر شرارت سے ہوا ہے جب کوئی پیغمبر آئے گا تو یہ جھٹلائیں گے ۱۲ (۳) زندگی کا پیمانہ ایک روز بھر جائے گا ۱۲ (۴) یعنی اگلے کافروں کی طرح ان کافروں کا بھی دنیا میں زندہ رہنے کا ایک وقت مقرر ہے اپنے وقت پر تباہ ہو گے جلدی کیوں کرتے ہیں ۱۲ (۵) بدر کا دن ہے جس دن یہ کافر لڑے گئے قید ہوئے ذلیل اور خوار ہوئے ۱۲ (۶) نہ آخرت کا انکو ڈر ہے نہ عذاب کا خیال بالکل دنیا میں مست ہو رہے ہیں ۱۲ (۷) کہ ان کو دوزخ میں پھینکیں گے ۱۲ (۸) جیسے تم دنیا میں حق تعالیٰ کے کلام کو جادو کہتے تھے ۱۲ (۹) جیسے دنیا میں تم کو حق بات سوجھ نہیں پڑتی یہ بھی نہیں سوجھتا ۱۲ (۱۰) کہ بلا سے تم صبر کرو یا نہ کرو بدلہ ملنا ضرور ہے ۱۲ (۱۱) جیسے اور شاعر مر گئے گذر گئے یہ بھی یکدن دنیا سے چلدے گا ۱۲ (۱۲) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قریش کے سردار دارالندوہ میں آپکی نسبت صلاح کرنے لگے کہ آپ کو قید کر لو اور آپ کی موت کا انتظار کرتے رہو جیسے اور شاعر گذرے ہیں اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ (۱۳) تم میرے مرنے کے منتظر رہو میں تمہاری ہلاکت کا انتظار کرتا ہوں دیکھیں کون پہلے ہلاک ہوتا ہے ۱۲ (۱۴) مکہ میں کاہن یا شاعر کہتے ہیں جنکے لیے بہت عقل لازم نہیں اور کبھی باؤلا بتاتے ہیں جس کو بالکل عقل نہیں ہوتی ۱۲ (۱۵) یعنی بیوقوف تو نہیں ہیں پر شریر ہیں اور شرارت سے اس قسم کی باتیں بناتے ہیں ۱۲ (۱۶) کافر اور مشرک لغلطوں میں پڑ گیا ہے اپنے اسے خدا کا کلام نہیں مانتے ہیں کہ پیغمبر نے اسکو اپنے دل سے بٹ لیا ہے تو پیغمبر کو فرماتے ہیں ان میں اور تم میں جھگڑا ہے جو ہمارے تمہارے درمیان ہے اسکا فیصلہ خدا کرے گا ۱۲ (۱۷) جیسے تم دنیا میں حق تعالیٰ کے کلام کو جادو کہتے تھے ۱۲ (۱۸) جیسے دنیا میں تم کو حق بات سوجھ نہیں پڑتی یہ بھی نہیں سوجھتا ۱۲ (۱۹) کہ بلا سے تم صبر کرو یا نہ کرو بدلہ ملنا ضرور ہے ۱۲ (۲۰) جیسے اور شاعر مر گئے گذر گئے یہ بھی یکدن دنیا سے چلدے گا ۱۲ (۲۱) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قریش کے سردار دارالندوہ میں آپکی نسبت صلاح کرنے لگے کہ آپ کو قید کر لو اور آپ کی موت کا انتظار کرتے رہو جیسے اور شاعر گذرے ہیں اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ (۲۲) تم میرے مرنے کے منتظر رہو میں تمہاری ہلاکت کا انتظار کرتا ہوں دیکھیں کون پہلے ہلاک ہوتا ہے ۱۲ (۲۳) مکہ میں کاہن یا شاعر کہتے ہیں جنکے لیے بہت عقل لازم نہیں اور کبھی باؤلا بتاتے ہیں جس کو بالکل عقل نہیں ہوتی ۱۲ (۲۴) بیوقوف تو نہیں ہیں پر شریر ہیں اور شرارت سے اس قسم کی باتیں بناتے ہیں ۱۲ (۲۵) کافر اور مشرک لغلطوں میں پڑ گیا ہے اپنے اسے خدا کا کلام نہیں مانتے ہیں کہ پیغمبر نے اسکو اپنے دل سے بٹ لیا ہے تو پیغمبر کو فرماتے ہیں ان میں اور تم میں جھگڑا ہے جو ہمارے تمہارے درمیان ہے اسکا فیصلہ خدا کرے گا ۱۲

			سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝	تو کوئی ایسی سند پیش کرے ف
۲۷	الطور ۵۲	۴۰	اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝	یا تو ان سے کوئی مزدوری مانگتا ہے پھر یہ اس تاوان کے بوجھ سے دبے
			اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝	جاتے ہیں ف یا ان کو غیب کی باتیں معلوم ہیں وہ انکو لکھتے رہتے ہیں ف
			اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا	یا وہ (پیغمبر سے) داؤں کرنا چاہتے ہیں تو خود یہ کافر داؤں میں
			هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝	آجائیں گے ف
″	″	۴۴	وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ	اور (یہ کافر ایسے ڈھیٹ ہو گئے ہیں) اگر آسمان سے ایک ٹکڑا
			سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ	(ڈھوکا ڈوہ) گرتا ہوا دیکھیں (جو عذاب کے طور پر آرہا ہو) تو
			مَّرْكُوْمٌ ۝	بھی یوں کہیں یہ جما ہوا ابر ہے ف
″	″	۴۷	وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ	اور ان ظالموں کو اس عذاب کے سوا اس سے ادھر ہی ایک اور
			ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	عذاب ہونے والا ہے مگر ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے ف
۲۷	النجم ۵۳	۲۳	وَلَقَدْ جَاۗءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۝	حالانکہ انکے مالک کی طرف سے انکو ٹھیک رستہ بھی بتلایا جا چکا ف
″	″	۲۷	اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ	جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے وہی فرشتوں پر عورت ذات
			لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰۗىِٕكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ۝	کا نام دھرتے ہیں ف اور ان کو اس بات کی کوئی تحقیق نہیں ہے
			وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ۭ	(کہ فرشتے عورت ذات ہیں)۔
″	″	۳۳	اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۝ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا	(اے پیغمبر) کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے (ایمان سے)
			وَّاَكْدٰى ۝ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ	منہ پھیر لیا اور تھوڑی سی خیرات کی پھر ہاتھ روک لیا ف کیا اسکو غیب
			يَرٰى ۝	کا علم ہے وہ اپنی آنکھ سے (اپنا انجام) دیکھ رہا ہے) ف
″	″	۵۹	اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَتَضْحَكُوْنَ	کیا تم (اے کافرو) قرآن کو سنکر تعجب کرتے ہو (اسکو جھٹلاتے ہو)
			وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝	اور ہنستے ہو روتے نہیں اور غفلت میں پڑے ہوف
″	القمر ۵۴	۲	وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا	اگر کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ٹال دیتے ہیں ف اور کہتے ہیں یہ جادو
			سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا	تو (ہمیشہ سے) چلا آیا ہے اور انہوں نے (پیغمبر کو) جھٹلایا اور
			اَهْوَاۗءَهُمْ ۭ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝	اپنے (دل کی) خواہشوں پر چلے اور ہر کام کا آخر ایک ٹھیرا ؤ ہی ف
			وَلَقَدْ جَاۗءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَاۗءِ مَا فِيْهِ	اور ان کافروں کو تو وہ خبریں (اگلی امتوں کی) پہونچ چکی ہیں
			مُزْدَجَرٌ ۝ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ ۡ فَمَا تُغْنِ	جن سے انکو تنبیہ ہونا تھی سراسر دانائی کی باتیں مگر یہ ڈرانے

ف جس سے معلوم ہو کہ واقعی وہ آسمان تک گیا تھا ۱۲ ف اور اس ڈھے کر اپنے تاوان کا بار پڑیگا ڈنڈ دینا ہوگا تیرا کلام سننا نہیں چاہتے ۱۲ ف اور اسی وجہ سے پیغمبر کا کہنا نہیں مانتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیا ان کے پاس لوح محفوظ ہے وہ اس میں سے لکھ لیتے ہیں (اور لوگوں سے بیان کرتے ہیں) ۱۲ ف اس مقدمہ کا داؤں انہیں پر چل جائیگا اور تباہ ہونگے جیسے بدر کے دن ہوا ۱۲ ف غلیظ بادل ہے اس وجہ سے ایک ڈوہ معلوم ہوتا ہے۔ مترجم کہتا ہے ہمارے زمانے میں کفر اور الحاد اس درجہ پھیل گیا ہے کہ عموماً لوگوں کی توجہ خدا کیطرف نہیں رہی ہے طاعون آتے ہیں قحط پڑتے ہیں ہیضہ کال ستاتے ہیں پر انکی غفلت نہیں جاتی برے کاموں سے توبہ نہیں کرتے نہ استغفار کرتے ہیں بلکہ اپنی عقلی تدبیروں پر نازاں ہو کر ان آفتوں کے ہٹانے کی فکریں کیا کرتے ہیں اور فلاں انکی تدبیر سے کچھ نہیں ہوتا ۱۲ ف وہ عذاب مراد ہے جو بدر کے دن ہوا خوب مارے گئے بعضوں نے کہا وہ عذاب مراد ہے جو سات برس تک انپر قحط پڑا بعضوں نے کہا قبر کا عذاب مراد ہے ابن عباس رض سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف پیغمبر کے آنے قرآن اترنا توحید کا ٹھیک رستہ معلوم ہو گیا مگر وہ اپنی نادانی نہیں چھوڑتے ف انکو اسکی سزائیں کہتے ہیں ۱۲ ف بخیل بنگیا یا بخت دل ہو گیا ۱۲ ف یہ آیتیں ایک شخص کے باب میں اتریں جس کا نام ولید بن مغیرہ تھا پہلے وہ مسلمان ہوا پھر کسی مشرک نے اسکو ملامت کی اور کہا کہ تو دوبارہ مشرک بنجائے تو اسکو عذاب نہ ہونیکا وہ ضامن ہے اسپر وہ دوبارہ مشرک بنگیا اسلام سے پھر گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا اسکو غیب کی بات معلوم ہے اسکو عذاب نہ ہوگا سو وہ اللہ کا خوف دل میں پڑے ہو لگاتے رہتے ہو حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا یہانتک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے ۱۲ ف یعنے ہر کام کی ایک انتہا ہے ایک حد ہے یا ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے تو جن لوگوں کی قسمت میں دوزخ لکھی ہے کفر اور انکار پر مرتے ہیں اور جن لوگوں کی تقدیر میں بہشت لکھی ہے ایمان اور تصدیق انپر جا کر ٹھیرتی ہے ۱۲

۲۷	القمر	۱	الْبُدُرُ ۝	
″	″	۳	اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝	(اے قریش کے لوگو) تم میں جو کافر ہیں کیا وہ ان قوموں سے بڑھ کر ہیں یا تمکو (اللہ نے) کتابوں میں معافی لکھ دی ہے یا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ ہمارا جتھا (زور دار ہے دشمن کو) پچاڑ کھا سکتا ہے اب یہ جتھا شکست کھاتا ہے اور پیٹھ موڑ کر (لوک دم) بھاگتا ہے ۱۲
″	″	″	اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝	بیشک گنہگار گمراہ ہیں اور دہکتی آگ میں پڑینگے جسدن اوندھے منہ (دوزخ کی) آگ میں گھسیٹے جائیں گے (انسے کہا جائیگا) اب دوزخ کی آگ لگنے کا مزہ چکھو۔
۹۶	الواقعة	۲	وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۝ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۝ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۝ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۝ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۝ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۝ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۝ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ۝ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝	اور بائیں ہاتھ والے بائیں ہاتھ والوں کی کیا خرابی ہوگی (دوزخ کی) گرم ہوا اور جلتے ہبلتے پانی میں رہیں گے اور سایہ کیا ہوگا کالا دھواں نہ اس میں ٹھنڈک ہوگی نہ وہ دیکھنے میں بھلا معلوم ہوگا کیونکہ وہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) مزے اڑا چکے تھے اور بڑے گناہ (شرک) پر جمے رہتے تھے اور کہتے کیا تھے بھلا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے کیا پھر ہم یا ہمارے باپ دادا (جی کر) اٹھائے جائیں گے۔
		۳	اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۝ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝ وَاَنْتُمْ	پھر تم کو اے گمراہو (قیامت کے) جھٹلانے والو تھور کا درخت ضرور کھانا پڑے گا اس سے پیٹ بھرنا ہوگا (پیٹ بری بلا ہے) پھر اوپر سے جب پیاس لگے گی تو کھولتا پانی پینا ہوگا اس طرح پیوگے جیسے پیاسے بیمار اونٹ (غٹغٹ) پی جاتے ہیں۔ انصاف کے دن ان کی یہ مہمانی ہوگی ہم ہی نے (اے کافرو) تمکو پیدا کیا اور تم (ہماری بات کا) یقین نہیں کرتے۔ کیا تم لوگ اس کلام (قرآن کا) انکار کرتے ہو اور تمنے اپنا شکریہ (اللہ تعالے کے احسان کا) یہ ٹھیرایا ہے کہ (اسکی نعمت کو) جھٹلاتے ہو پھر اگر تم سچے ہو تو جب (بیمار کی) جان (بدن سے

(۱) عاد ثمود وغیرہ سے بل ہوتے ہیں ۱۲ (۲) ان کو خدا تباہ نہیں کرسکتا ۱۲ (۳) اللہ تعالے نے اپنی کسی کتاب میں یہ تحریر فرمادی ہے کہ قیامت میں تمکو عذاب ہوگا اس لئے اطمینان سے بیٹھے ہو ۱۲ (۴) کہتے ہیں بدر کے دن ابوجہل ملعون کہنے لگا ہمارا جتھا بہت زوردار ہے ہم ان دشمنوں پر ضرور غالب ہونگے اسوقت یہ آیتیں اتریں ۱۲ (۵) کہ ہمارے ہونے کی یہ نشانیاں بہت عمدہ نشانی ہیں کیونکہ ایسی صحیح پیشین گوئی بجز اللہ جل جلالہ کے کوئی نہیں کرسکتا اور ظاہری قرینہ کوئی دیتا کہ مسلمانوں کو فتح ہوگی وہ کل یمن سو بے سامان اور بے ہتھیار۔ اور کافر ایک ہزار تھے وہ بھی پورے سامان سے لیس اور طیار ۱۲ (۶) اسکو دوزخی سایہ سمجھکر دوڑیں گے ۱۲ (۷) نفس کی خواہش پر چلتے یا شرک تھے یا غروری ۱۲ (۸) اور انکی پیاس نہیں بجھتی اونٹ کو ایک بیماری استسقا کیطرح ہوجاتی ہے وہ جتنا پانی پاتا ہے پیتا چلا جاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا کوئی اسی بلا کی پیاس میں مبتلا کریں گے اور پھر پینے کو جیلستا پیلستا پانی دیں گے۔ اظہر حفظہ منہ ۱۲ (۹) کہ ہم پھر تم کو جلائیں گے جس نے پہلی بار پیدا کردیا اس کو دوبارہ جلانا کیا مشکل ہے ۱۲ (۱۰) اسکو نہیں مانتے جھٹلاتے ہو یا شکر نہیں کرتے ہو ۱۲ (۱۱) پانی دینا برسانے اور تم یوں کہو کہ فلاں ستارے فلاں مقام پر ہے تھے سے پانی خوب برسا اب کے مرگ چلتے پر سوار تھا لئے بارش اچھی ہوئی یہ سب کفر کی باتیں ہیں پانی برسانیوالا پروردگار ہے اور سارا اختیار اسکے ہاتھ ہے اور ستارے محض جھوٹے ہیں خیالی تکے اڈاتے ہیں اور جہاں کی بات جھوٹ نکلتی ہے تو پتا جھوٹ نہ کہنے کے لیے ایک بہانہ نکال لیتے ہیں حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم اسی حدیبیہ کے زمانہ میں پانی برسا جسپر کو آپ نے فرمایا لوگوں میں آج کوئی شکر گذار ہے کوئی ناشکرا ہے شکر گذار تو وہ ہے جو کہتا ہے اللہ تعالے کے فضل و کرم سے پانی برسا ہے جو کہتا ہے فلانے ستارے کی آنے سے پانی برسا وہ کافر ہے ۱۲ منہ

		حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ	بھکر حلق میں آن پہنچتی ہے اور تم اسوقت (ٹکر ٹکر پڑے)
		مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ	دیکھتے رہتے ہو اور ہم تم سے زیادہ اس (بیمار) کے قریب
		غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۝ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ	ہوتے ہیں لیکن تم نہیں جانتے پھر اگر تم کسی کے محکوم نہیں ہو
		كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝	تو اس (بیمار) کی جان (گلے سے) پلٹا کیوں نہیں لیتے
۲۷	الواقعہ ۳	وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۝	اور اگر وہ (بیمار) جھٹلانیوالوں گمراہوں (کافروں) میں سے ہے
		فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝	تو اسکے لیے کھولتے پانی کی ضیافت ہے اور دوزخ میں ڈالے جانا
		اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝	بیشک یہ (سب باتیں) بالکل سچ ہیں (جنمیں ذرا بھی شبہ نہیں)
۲۷	الحدید ۲	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ	اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور جھٹلایا وہی
		اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝	دوزخی ہیں۔
۲۸	المجادلۃ ۱	اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول سے خلاف کرتے ہیں وہ ایسے
		كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ	ہی ذلیل ہونگے (یا بدر کے دن ذلیل ہو چکے) جیسے ان سے پہلے
		وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۝ وَلِلْكٰفِرِيْنَ	(اگلے کافر) لوگ ذلیل ہوئے اور ہم تو کھلی کھلی نشانیاں (یا
		عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝	آیتیں) اتار چکے اور جو لوگ نہیں مانتے انکو ذلت کا عذاب ہوگا۔
۲۸	" ۳	اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ	(اے پیغمبر) تو نے ان لوگوں کو (منافقوں کو) نہیں دیکھا جنہوں
		اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ	نے ان لوگوں سے دوستی رچائی جن پر اللہ تعالیٰ کا غصہ ہے
		وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ	(یعنے یہودیوں سے) اب وہ (یعنے منافق لوگ نہ تو تم میں (مسلمانوں
		يَعْلَمُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا	میں) رہے اور نہ ان میں (یہودیوں میں) اور جان بوجھکر
		شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا	جھوٹی بات پر قسم کھاتے ہیں اللہ تعالے نے انکے لیے سخت
		يَعْمَلُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ	عذاب دوزخ کا تیار کر رکھا ہے کیونکہ انکے کام (بہت ہی)
		جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ	بُرے تھے انہوں نے اپنی (جھوٹی) قسمیں ڈھال بنا رکھی
		اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ لَنْ	ہیں اور (لوگوں کو) اللہ تعالے کی راہ سے روکدیا ہے (مسلمانوں
		تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ	ہونے سے منع کرتے ہیں) ان کو ذلت کا عذاب ہونا ہے
		مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ	انکے مال اور انکے بال بچے اللہ تعالے کے (عذاب کو سامنے کچھ کام
		هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	نہیں آئیں گے یہ لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے

(۱) یعنے علم اور قدرت سے یا ہمارے فرشتے تم سے زیادہ اسکے نزدیک ہوتے ہیں ۱۲ (۲) خدا تعالے کے قائل نہیں ہو اور حساب و کتاب اور جزا اور سزا کے ۱۲ (۳) پھر یوں میں پھانسی کو موت سے بچا کیوں نہیں لیتے مطلب یہ کہ جب ہر طرح سے تم میری قدرت اور اختیار کا انکار کرتے ہو اور اناولا غیری کا دم بھرتے ہو اپنے عقل و حکمت پر نازاں ہو تو مرتے ہوئے بیمار پر بھی کچھ اپنی تدبیر چلاؤ۔ اسکو موت سے بچاؤ جب تم ایسا نہیں کر سکتے تو جھک مار کر خدا کے قائل ہو اور جب خدا کے قائل ہوئے تو پھر اسکی قدرت اور طاقت کو بھی تسلیم کرو پھر حشر اور نشر اور پیغمبر کا کیوں انکار کرتے ہو وہ خداوند قادر مطلق سب کچھ کر سکتا ہے ۱۲ (۴) پیغمبر کی سچائی ثابت کرنے کے لیے کہلی ۱۲ (۵) نہ بدر میں یہ ذلت لائی ہو اور علانیہ ذلیل ہونا منافقوں کا انجام یہی ہوتا ہے اسپر کوئی فریق پھر دوسا نہیں کرتا جیسے دھوبی کا گدھا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا ۱۲ (۶) مسلمانوں سے قسم کھا کر کہتے ہیں ہم مسلمانوں میں ہیں یہودیوں سے ہماری دوستی نہیں ہے حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے ۱۲ (۷) یعنے دنیا میں وہ بہت برے کام کرتے رہے ۱۲ (۸) جیسے ڈھال سے تلوار کا حملہ روکتے ہیں یہی حال منافق جھوٹی قسمیں کھا کر اپنی جان اور اپنا مال مسلمانوں سے بچاتے ہیں ۱۲

۲۸	المجادلة	۳	اَسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۝	شیطان ان پر چیرہ بیٹھا ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کی یاد انکو بھلا دی یہ لوگ شیطان کے لشکر ہیں (اسکی فوج ہیں) سن رکھو شیطان کے لشکر والے ہی ضرور تباہ ہونگے جو لوگ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول سے خلاف کرتے ہیں وہ بہت ذلیل ہونگے۔
۶۱	الصف	۱	يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝	آپسے کافر لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ تعالےٰ کے نور (قرآن یا اسلام یا حضرت محمد) کو بجھا دیں اور اللہ تعالےٰ تو اپنا نور پورا کرکے رہیگا گو کافر برا مانیں ع
۶۴	التغابن	۱	زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝	کافر یہ گمان کرتے ہیں کہ انکو (مرنے کے بعد) پھر جی اٹھنا نہیں ہے (اے پیغمبر تم ان لوگوں سے کہو) کہ ہاں مجھ پروردگار ہی کی قسم ہے کہ تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو کچھ تم نے (دنیا میں) کیا ہے (اسکا بدلہ دیکر) تمکو بتا دیا جائیگا اور یہ اللہ کے نزدیک آسان ہے
۶۴	"	۱	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝	اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے اور وہ بری جگہ ہے۔
۶۶	التحریم	۱	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	کافرو اب آج کے دن بہانے مت بناؤ جیسے کام تم (دنیا میں) کرتے رہے (اُن کا) بدلہ پاؤ گے۔
۶۷	الملک	۱	وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۝ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ	اور جو لوگ اپنے مالک کو نہیں مانتے انکے لیے بھی دوزخ کا عذاب ہونا ہے اور وہ بری جگہ ہے جب یہ لوگ اس میں جھونکے جائینگے تو گدھ کی سی آواز سنیں گے اور وہ ایسی بھڑک رہی ہوگی (گویا) اب جوش کے مارے کوئی دم میں پھٹ پڑتی ہے جب (کافروں کا) ایک گروہ اسمیں جھونکا جائیگا تو وہاں کے داروغہ (فرشتے) ان سے پوچھینگے کیا (دنیا میں) کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) تمہارے پاس نہیں آیا تھا وہ کہیں گے کیوں نہیں ڈرانیوالا پیغمبر تو ہمارے پاس آیا تھا پر ہمنے اسکو جھٹلایا اور کہنے لگے اللہ تعالےٰ نے تو کچھ نہیں اتارا تم بہت بہکے گئے ہو (بس یہی بات ہے) اور (یہ بھی) کہینگے اگر ہم (پیغمبروں کا کہنا)

ف۱ یعنے جھوٹی باتیں بنا کر طعن تشنیع کرکے قرآن یا اسلام کو بے اعتبار کردیں جس میں اور لوگ مسلمان نہ ہوں ۱۲ ف۲ ساری دنیا میں اسکی روشنی پھیلا دے گا ۱۲ ف۳ یہ ایک بڑی دلیل ہے قرآن کے حق اور منزل من اللہ ہونے کی۔ ہر چند یہود اور نصاریٰ اور مشرکوں نے بہت زور مارا کہ اسلام کا دین پھیلنے نہ پائے مگر اللہ تعالےٰ نے پہلے عرب کے تمام ملک پھر سارے ایشیا اور افریقہ میں اسکو پھیلا کر جیسا ہمارے زمانہ میں یورپ اور امریکہ میں بھی اسلام پھیل رہا ہے اور گو بادری طرح طرح کے بہتان اسلام اور مسلمانوں پر لگاتے ہیں اور لوگوں کے دل اسلام کی طرف سے منحرف کرنے میں کوئی کوشش باقی نہیں چھوڑتے مگر اللہ تعالےٰ اسلام کا حامی ہے وہ پھیلتا ہی چلا جاتا ہے ۱۲ ف۴ گدھے کی آواز سب آوازوں میں بدتر ہے دوزخی اس قسم کی آواز نکالیں گے یا دوزخ میں سے ایسی آواز نکلے گی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب اس میں ڈالے جائیں گے اسکا دانا یا اسکا شور سنیں گے بعضوں نے یوں کہا ہے سانپ سانپنی کی آواز اس میں سے سنیں گے ۱۲ ف۵ اور تم کہا آج کے دن کی خبر کسی نے دی تھی ۱۲ ف۶ یعنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں کہنے لگے تم اور تمہارے پیرو گمراہی میں پڑ گئے ہیں اللہ تعالےٰ نے کوئی پیغمبر بھیجا نہ کوئی کتاب اتاری ۱۲

			أَصْحٰبِ السَّعِيْرِ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝	سنتے یا اپنی عقل سے) سمجھتے (اللہ کو دلیلوں سے پہچان لیتے) تو آج (اس) دوزخ میں نہ ہوتے تو دوزخی اپنی خطا کو مان لینگے دوزخیوں پر خدا کی پھٹکار ہے
"	"	۳	ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝	کیا تم اس (خدا) سے بیڈر ہو گئے جو آسمان پر ہے وہ چاہے تو تمکو زمین میں دھنسا دے اور زمین ایک ہی ایکا جبکہ لے مارنے لگے یا تم اس (خدا) سے بیڈر ہو گئے جو آسمان پر ہے وہ چاہے) تو تم پر پتھراؤ کی آندھی بھیجدے (یا تم پر تیز اور کریہ) تو (خدا کے) عذاب میں (عذاب دیکھتے ہی) تم جان لوگے میرا ڈرانا کیسا تھا
"	"	"	وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝	اور یہ کافر (مسلمانوں سے) کہتے ہیں (اچھا خیر) اگر تم سچے ہو تو بتلاؤ یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا (اے پیغمبر انکے جواب میں) کہدو یہ تو خدا ہی جانتا ہے اور میں تو اور کچھ نہیں (خدا کے عذاب سے) ایک کھلا ڈرانیوالا ہوں
"	القلم	۱	فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝	اب تو دیکھ لیگا اور کافر بھی دیکھ لینگے تم میں سے کون دیوانہ ہے
"	"	"	وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝	وہ چاہتے ہیں تو ڈھیلا پڑ جائے تو وہ بھی ڈھیلے ہو جائیں
"	"	۲	وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝	(اے پیغمبر) مجھکو اور انلوگوں کو جو اس قرآن کو جھٹلاتے ہیں چھوڑ دے (انکو میرے سپرد کر دے) ہم آہستہ آہستہ انکو ڈھیل دیکر دوزخ میں (لیجائینگے) انکو خبر ہی نہ ہوگی اور میں انکو (دنیا میں) مہلت دونگا (جلدی عذاب نہیں کرتا) کیونکہ میرا داؤں پکا ہے (اے پیغمبر) کیا تو انسے (اسکا پیغام پہونچانے پر) کچھ نیگ چاہتا ہے وہ ڈنڈ (تاوان چٹی) کے بوجھ سے دبا جاتے ہیں یا انکو غیب کا علم ہے وہ خود لکھ لیتے ہیں اور کافر جب قرآن (تیرے منہ سے) سنتے ہیں تو اس طرح اپنی آنکھوں سے گھورتے ہیں جیسے وہ تجھ کو (اپنی جگہ سے) پھسلا دیں گے اور (حسد سے جلکر) کہتے ہیں یہ تو باؤلا ہے۔
"	الحاقة	۱	وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ۝ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ ثُمَّ	اور جسکا اعمال نامہ اسکے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا وہ (افسوس سے) کہے گا کاش میرا اعمالنامہ مجھکو نہ ملتا اور مجھکو اپنے حساب کی خبر ہی نہ ہوتی کاش اگلی موت میرا کام تمام کر دیتی (ہائے افسوس میں نے جو دنیا میں) دولت کمائی وہ بھی کچھ کام نہ آئی میری حکومت بھی خاک میں ملگئی (حکم ہوگا) اسکو پکڑ لو (باندھ لو) گلے میں طوق

ف سعید ابن جبیر نے کہا سقر ایک وادی ہے جہنم میں ۱۲ ف لرزنے لگے زلزلہ آئے اور زمین پھٹ جائے تم اس میں دھنس جاؤ اس آیت سے صاف یہ ثابت ہے کہ پروردگار آسمان پر ہے یعنے اوپر کی جانب ہمارے شیخ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا اس مسئلہ کا آسمان پر ہونا اور عرش پر ہونا دونوں کا ایک ہی مضمون ہے ۱۲ ف سچ کہا یا جھوٹ پہراؤ کی آندھی سے تو اسکی ہوا مراد ہے جس سے کنکر پتھر اڑ کر بدن پر لگتے ہیں ۱۲ ف باقی غیب کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے قیامت کا وقت اسی کو معلوم ہے ۱۲ ف پیغمبر دیوانے ہیں جیسے کافر کہتے ہیں یا خود وہ دیوانے ہیں یعنے عنقریب اللہ تجھکو غلبہ دیگا اور کافر ذلیل اور خوار ہونگے اسوقت معلوم ہو جائیگا کون باؤلا تھا ۱۲ ف یعنے تو انکے معبودوں کو برا کہنا چھوڑ دے اور انکے ساتھ نرمی کرے تو وہ بھی تیرے ساتھ نرمی اور ملائمت سے پیش آئیں اس آیت میں اللہ نے اپنے پیغمبر کو کافروں اور مشرکوں کے ساتھ نرمی اور ملائمت کرنے سے منع فرمایا اسی کو مداہنت کہتے ہیں یہ سخت گناہ ہے کافروں اور مشرکوں سے کھلم کھلا دشمنی اور عداوت رکھنا چاہیئے ۱۲ ف یعنے دنیا میں انکو طرح طرح کے عذاب دینے اور آرام دیں گے تاکہ وہ اور زیادہ غافل ہو جائیں اور غفلت ہی میں مریں مرتے ہی جہنم میں داخل ہوں اللہ تعالیٰ کا استدراج اور مکر ہے خدا کی پناہ ایک حدیث میں ہے جب کوئی بندہ گناہ کرتا جائے اور پروردگار اسکو دنیا دیتا جائے تو سمجھ لو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا استدراج ہے ۱۲ ف یعنے تیری بات نہیں سنتے کہ نیگ دینا ہوگا اور نہ تیرا دین قبول کرتے ہیں ۱۲ ف اسلئے تیری بات سننے کی انکو ضرورت نہیں ۱۲ ف یعنے بدنظری سے تجھ پر دیکھتے ہیں کہ تجھے نظر لگا دیں حسن رحمہ اللہ جسکو نظر لگ جائے تو یہ آیت پڑھا کرتے ہے ۱۲ ف یعنے میں جاہل ہی رہتا جیسے دنیا میں تھا کیا ہے سے مطلب تھا اعمال کا خیال ہی نہ تھا ۱۲ ف میرا نام و نشان اللہ تعالیٰ [illegible] ۱۲

			الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۝ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ۝	ڈالو پھر دوزخ میں پھر سترہاتھ کی ایک زنجیر میں اسکو پروئو کیونکہ یہ (دنیا میں) اللہ تعالےٰ پر یقین نہیں رکھتا تھا جو سب سے بڑا ہے اور محتاج کو کھلانے کی رغبت نہیں دلاتا تھا آب اسکا یہاں کوئی دل جلا دوست نہیں اور نہ ان کے لیے (یہاں) کھانا ہے مگر (دوزخیوں کا) پیپ لہو یہ کھانا وہی کھائیں گے جو گنہگار ہیں (یعنے مشرک اور کافر)۔
المعارج	۱	اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝	یہ لوگ قیامت کو دور از قیاس سمجھتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ وہ نزدیک ہے (ضرور آنے والی ہے)۔
〃	۲	فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ۝ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ۝ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۝ كَلَّا ۝	تو (اے پیغمبر) ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے داہنے اور بائیں طرف سے جٹ کے جٹ تیری طرف دوڑتے آتے ہیں کیا ان میں کا ہر کوئی یہ امید رکھتا ہے کہ وہ آرام کے باغ (بہشت) میں جائیگا یہ کبھی نہیں
الجن	۱	وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝	اور جو کوئی اپنے مالک کی یاد سے منہ موڑے تو وہ اسکو سخت عذاب میں لیجائے گا ۔
〃	۲	حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝	(یہ کافر اس وقت تک ماننے والے نہیں) یہانتک کہ وہ اس عذاب کو دیکھ نہ لیں جسکا ان سے وعدہ ہے تب وہ جان لیں گے کس کا مددگار کمزور ہے اور کس کا جتھہ گنتی میں کم ہے ۔
۲۹ المدثر	۱	اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝ عَلَيْهَا تِسْعَةَ	وہ تو ہماری آیتوں کا منکر ہے (قرآن کو جادو کہتا ہے) میں اسکو عنقریب (دوزخ میں) صعود پر چڑھاؤنگا کیونکہ (جب اس سے قرآن کو پوچھا گیا) تو سوچنے لگا اور اٹکل دوڑائی پھر خدا کی مار کیسا اٹکل دوڑائی پھر خدا کی مار کیسی اٹکل دوڑائی پھر سوچا پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا پھر پیٹھ پھیر کر چلتا ہوا اور شیخی میں آگیا کہنے لگا (ہو نہ ہو) یہ قرآن (ایک قسم کا) جادو ہے (جو پہلے سے) چلا آتا ہے (ہو نہ ہو) یہ آدمی کا (بنایا ہوا) کلام ہے میں عنقریب اسکو دوزخ میں جھونک دونگا اور (اے پیغمبر) تجھے کیا معلوم دوزخ کیسی بلا ہے وہ کچھ باقی نہ رکھیگی کچھ پٹخے گی (کھال کو جلا کر) کالا کر دے گی اس پر انیس (داروغہ) مقرر

ف۱ اسکی دربیں ڈالکر منہ سے نکالو ابن عباسؓ سے ایسا ہی منقول ہے کلبیؒ نے کہا اس زنجیر میں درخی اسطرح پڑے جائیں گے جیسے موتی دھاگے میں کہتے ہیں ۱۲ پروردگار کا حکم ہوگا اسکو پکڑو تو ستر ہزار فرشتے اسپر لپکیں گے اور ہر چیز اسکو دبیا لیگی وہ کہیگا میں تیرا کیا قصور کیا وہ جوابدہی پروردگار تجھپر غصے ہے تو ہر چیز تجھپر غصے ہے ع اذ خدا گشتی ہمہ چیزا ز تو گشت ۱۲ ف۲ یعنے خود تو کھلانا درکنار دوسروں کو بھی یہ نہیں کہتا تھا کہ محتاجوں کو کھانا کھلاؤ مطلب یہ ہے کہ خود ہی بخیل تھا اور دوسروں کو بھی چاہتا تھا کہ بخیل ہو جائیں غریب مسکین کو کھانا نہ دیں۔ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ کفر کے بعد سب سے بڑی بری چیز بخیلی کرنا سخت گناہ ہے ایک حدیث میں ہے کہ بخیل اللہ تعالےٰ کا دشمن ہے گو عابد ہو اور سخی اللہ کا دوست ہے گو گنہگار ہو سخی آدمی کی زندگی بڑی چین سے گذرتی ہے ہزاروں آدمی اس کے ساتھ جان دینے کو تیار رہتے ہیں اور آخرت میں بھی اسکے لیے چین ہے ابو الدرداءؓ اپنی بی بی سے کہتے سالن میں شوربہ بہت رکھا کر محتاجوں کے کام آئے اور کہتے عذاب کی زنجیر آدمی تو ایمان کی وجہ سے اتر گئی آدمی محتاجوں کو کھلانے کی ترغیب سے ہم کیونہ اتاریں ۱۲ ف۱ ایک حدیث میں ہے اگر سلسلین کا ایک ڈول زمین پر ڈالدیا جائے تو ساری دنیا میں بدبو پھیل جائے حاکم نے کہا یہ صفت ہے ۱۲ ف۲ یہ کافر مرد ودان حضرتؐ کے گرد جھنڈ کے جھنڈ دوڑتے آتے اور آپ پر ہنستے اور اڑاتے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۳ مشرک کہتے تھے اگر مسلمان بہشت میں گئے تو ہم انسے پہلے بہشت میں پہونچیں گے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۴ دوزخ کے بارہ میں بعضوں نے کہا صعود ایک پہاڑی جہنم ہے دوزخیوں کو ہمیشہ اسپر چڑھایا جائیگا۔ بڑی مشکل سے منہ اٹھا کر چڑھیں گے جب اسکے اوپر پہونچیں گے تو پھینک دیئے جائیں گے پھر چڑھنے کا حکم ہوگا ۱۲ ف۵ عذاب سے مراد بدر کا عذاب ہے کافر مسلمانوں کو کمزور اور شمار میں تھوڑا سمجھتے تھے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲

			عشیرۃ ۔	
۳۰	المدثر	۲	فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ۝ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ۝ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ۝ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝ كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ۝	ان کو کیا ہوا ہے (قرآن کی) نصیحت سے منہ موڑ لیتے ہیں گویا وہ خبگلی گدہے ہیں جو شیر کو دیکھکر بھاگے اُس پر (یہ حوصلہ) ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اسکو (خدا کی طرف سے) کھلی ہوئی کتابیں ملیں یہ ہونا نہیں بات یہ ہے کہ انکو آخرت کا ڈر ہی نہیں ق
۷۵	القیمۃ	۲	فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ۝ وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ۝ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۝ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۝	تو وہ نہ تو (دنیا میں) ایمان لایا اور نہ نماز پڑھی البتہ یہ کیا کہ (پیغمبر اور قرآن کو) جھٹلایا اور منہ موڑ لیا پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں پاس چلدیا ارے تیری خرابی خرابی پر خرابی پھر تیری خرابی خرابی پر خرابی ق
۷۶	الدھر	۱	إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ۝	ہم نے کافروں کے لیے (آخرت میں) زنجیریں اور طوق اور دہکتی آگ (یہ سب چیزیں) تیار کر رکھی ہیں۔
۷۷	المرسلت	۱	انطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ انطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ۝ لَّا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ۝ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝	(کافروں سے اسدن کہا جائیگا) اب جسکو تم دنیا میں جھٹلایا کرتے تھے اسکی طرف چلو (یعنے دوزخ کی طرف چلو جو تین (ار) سائے کیطرف چلو جسکی تین پھانگیں ہیں (دھواں اوپر اٹھکر تین ٹکڑی ہوگیا ہے)، نہ تو اسمیں ٹھنڈک ہے اور نہ آگ کی لپٹ کا بچاؤ ہے اسمیں سے ایک محل برابر برابر چنگاریاں اڑ رہی ہیں (دور سے دیکھنے میں زرد اونٹ (یا جہاز) کی کالی رسیاں اسدن (یعنے قیامت کے دن) جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی
"	"	۲	كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝	(ارے جھٹلانیوالو) تم (دنیا میں چند روز تک کچھ کھا (پی) لو اور تھوڑا سا مزہ اٹھالو تم گنہگار ہو اسدن جھٹلانیوالوں (گنہگاروں) کی خرابی ہوگی۔
"	"	۱	وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ۝	اور جب ان گنہگاروں سے کہا جاتا ہے (نماز کے لیے جھکو تو جھکتے نہیں (نماز نہیں پڑھتے) اسدن جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی (تو اب قرآن کے بعد (اس سے بڑھکر) کون کلام ہے جسپر وہ ایمان لائیں گے ق
۷۸	النبا	۱	عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ۝ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ۝ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝	یہ کافر لوگ آپس میں کیا پوچھا پاچھی کر رہے ہیں اس بڑی بات (قیامت یا قرآن) کو پوچھ رہے ہیں جسمیں وہ اختلاف کر رہے ہیں نہیں نہیں انکو اب (عنقریب) معلوم ہوجائیگا پھر بھی یہی کہتے ہیں نہیں نہیں انکو عنقریب معلوم ہوجائیگا ط
"	"		كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۝ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝	(ہم قیامت کے دن انسے کہینگے) ابدا اپنے کیے کا مزہ چکھو ہم تو

(ف) یہ آیت مکہ میں ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی تھی جب اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم میں سے ہر شخص کے سرہانے صبح کو ایک کھلی ہوئی کتاب اللہ کی طرف سے آنی چاہیے کہ محمد اللہ کے پیغمبر ہیں تو ہم آپ کو مانیں گے اس وقت یہ آیت اتری (ف) اسی لیے ایسی بیہودہ باتیں بناتے ہیں کہ ہر قوم گدھوں کی طرح شیر کو دیکھ کر بھاگتی ہے (ف) یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی تھی جب اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ اے محمد تو اپنے کام سے باز آ ورنہ تیری خرابی ہو (ف) یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی تھی جب اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ اے محمد تو اپنے کام سے باز آ ورنہ تیری خرابی ہو (ف) یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی تھی جب اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ اے محمد تو اپنے کام سے باز آ ورنہ تیری خرابی ہو

			عَلَيْكَ اِيَّاهُ ۝
۰	النّٰزعٰت	۱	يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِى الْحَافِرَةِ ۝ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝
״	״	۲	فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِىَ الْمَاْوٰى ۝
״	الانفطار	۱	كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝
״	״	۱	وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِىْ جَحِيْمٍ ۝ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝
״	التطفيف	۱	كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِىْ سِجِّيْنٍ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِىْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝
״	״	״	اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۝ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝
״	״	״	هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ

روز بروز تمہارا عذاب بڑھاتے جائیں گے ۱۲ ف کافر کہتے ہیں کیا ہم پھر الٹ کر زندہ ہونگے کیا جب ہم کھوکھل ہڈیاں ہو جائیں گے کہتے ہیں (اگر ایسا ہو) تو یہ لوٹنا (بہت) نقصان دے گا ۱۲ ف تو اس (جس نے دنیا میں) شرارت کی اور دنیا کی زندگی کو (آخرت سے) بہتر سمجھا اسکے رہنے کی جگہ دوزخ ہی ہوگی۔ نہیں نہیں بلکہ تم بدلے کے دن (قیامت) کو جھٹلاتے ہو ۱۲ ف اور بڑے بدکار لوگ دوزخ میں رہیں گے بدلے کے دن وہ اس میں داخل ہونگے اور وہ اسمیں سے (کبھی) نکلنے نہ پائیں گے ۱۲ ف ایسے کاموں سے باز رہو بیشک بدکاروں کا نامہ اعمال سجین میں ہے اور (اے پیغمبر) تجھ کو کیا معلوم سجین کیا ہے بدکاروں کا نامہ اعمال ایک دفتر ہے لکھا ہوا ف اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہوگی جو بدلے کے دن (قیامت) کو جھٹلاتے ہیں اور بدلے کے دن کو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے بڑھ جانے والا بدکار ہو جب اسکو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں بیشک بات یہ ہے کہ انکے دلوں پر انکے (برے) کاموں کا زنگ بیٹھ گیا ہے بیشک یہ لوگ اس دن اپنے مالک (دیدار) سے محروم ہونگے پھر وہ دوزخ میں جائینگے پھر (جب وہ دوزخ کو دیکھیں گے تو انسے) کہا جائیگا یہی تو وہ (دوزخ) ہے جسکو تم (دنیا میں) جھٹلاتے تھے۔ بیشک گنہگار لوگ (دنیا میں) ایمان والوں پر ہنستے تھے (مسخرہ پن کرتے تھے) اور جب انپر سے گذرتے تھے تو (انپر) آنکھ مارتے تھے اور جب (مجلس سے) لوٹ کر اپنے گھروں کو جاتے تھے تو بڑے پھولے ہوئے جاتے تھے اور جب مسلمانوں کو دیکھتے تھے تو کہا کرتے تھے یہ لوگ بھٹک گئے ہیں حالانکہ یہ (کافر) لوگ کچھ ان مسلمانوں کے نگہبان بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے (واپس میں کہتے جاتے ہیں) اب تو کافروں کو انکے کیے کی سزا ملی

ف کہتے ہیں دوزخیوں کے لیے اس سے زیادہ سخت کوئی آیت قرآن میں نہیں اتری اس آیت سے اس مذہب کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں آخر جاکر دوزخیوں کا عذاب موقوف ہو جائیگا اور وہ دوزخ میں آرام سے رہنے لگیں گے ۱۲ ف یعنے دوبارہ زندگی ہوگی ۱۲ ف پیغمبر جن باتوں کا وعدہ کرتے ہیں وہ پیش آئیں گی عذاب اوٹنا پڑیگا یا اگر دنیا میں پھر آئے تو اپنی جائداد دوسرے سے چھینا پڑے گا ایک ایک زمین کے ہزاروں مدعی ہونگے ۱۲ ف اتنا نہیں سمجھتے کہ قیامت ہمارے نزدیک کوئی مشکل کام نہیں ۱۲ ف شرک اور کفر میں گرفتار رہا ۱۲ ف آدمیو تم صرف یہی نہیں کہ خدا سے غافل ہو بلکہ الخ ۱۲ ف جو سخت کفر ہے ۱۲ ف ہمیشہ اس میں رہیں گے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور وہ پہلے ہی اس سے جدا نہ تھے یعنے قبر میں بھی دوزخ کی گرمی انکو لگا کرتی تھی ۱۲ ف جس میں کفار اور شیاطین کے نام اور انکے اعمال سب درج ہیں، پاپیوں میں کمی کرنے والوں کے نام نیچے وہیں درج ہونگے جو کافر مرتا ہے اس کی روح سجین میں پہونچائی جاتی ہے۔ سجین ایک چٹان ہے ساتویں زمین کے تلے جہاں یہ دفتر رہتا ہے۔ بعضوں نے کہا خود اس دفتر کا نام سجین ہے حدیث میں ہے کہ سجین ساتویں زمین ہے جو سب سے نیچے ہے ۱۲ ف گناہ کرتے کرتے دل سخت یا سیاہ ہو گئے ہیں حدیث میں ہے کہ بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اسکے دل پر ایک کالا نکتہ لگ جاتا ہے اگر اسنے توبہ کی اور استغفار کیا تو دل صاف ہو جاتا ہے اگر پھر وہی گناہ کیا تو وہ نکتہ بڑھا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ سارے دل کو گھیر لیتا ہے کلا بل ران علی قلوبہم میں ران سے یہی مراد ہے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ ف یعنے قیامت کے دن ۱۲ ف یا اس کی رحمت اور کرم سے ۱۲ ف قریش کے کافر جیسے ابوجہل ولید بن مغیرہ عاص بن وائل ان کے ساتھی ۱۲ ف یا دل لگی کرتے ہوئے ۱۲ ف مسلمانوں کے ضعف و فقر سے دل ہلاتے تھے ۱۲ ف حضرت کی باتوں میں لگے آخرت کی امید دنیا کے مزوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں ۱۲ ف بارہا ایسا ہو چکا ہے کہ مسلمانوں کی زبان بند فرمائی ۱۲

۳۰	الانشقاق	۱	ثُبُورًا ۝ وَيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝ اِنَّهٗ كَانَ	اور جسکو اسکا نامہ اعمال اسکے پیٹھ کے پیچھے سے (بائیں ہاتھ میں)
			فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝	ملیگا وہ موت کو پکاریگا اور دوزخ میں جا پڑیگا وہ اپنے گھر والوں کو ساتھ
			بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝	دنیا میں مگن رہتا تھا وہ سمجھتا تھا کہ اسکو (خدا کو پاس) ہرگز لوٹ کر جانا نہیں
			فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ	پھر جانا تو ضرور تھا (اور) ہمکو (اس دنیا میں) اسکو برابر کام کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا
			الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	انکو کیا ہوا جو (قرآن پر) ایمان نہیں لاتے اور جب انکو سامنے قرآن پڑھا
			يُكَذِّبُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝ فَبَشِّرْهُمْ	جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے بلکہ یہ کافر الٹا اور پیغمبر کو جھٹلاتے ہیں
			بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝	اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے جو (خیال) دھل میں رکھتے ہیں
				تو انکو تکلیف کے عذاب کی خوشخبری سنا دو۔
	البروج	۱	اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	بیشک جن لوگوں نے ایماندار مردوں اور ایمان دار عورتوں کو آگ میں جلایا
			ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ	پھر انہوں نے توبہ نہیں کی انکے لیے (آخرت میں) دوزخ کا عذاب ہے
			عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝	اور (دنیا میں) جلنے کا عذاب ہے
	"	"	بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝ وَّاللّٰهُ مِنْ	بات یہ ہے کہ کافر تجھکو جھٹلانے میں لگے ہیں ۝ اور اللہ تعالی انکو
			وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝	سب طرف سے گھیرے ہوئے ہے ۝
	الطارق	۱	اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ	بیشک (اے پیغمبر) یہ کافر تجھکو نقصان پہنچانے کیلیے داؤں فریب کر رہے ہیں اور میں بھی
			الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝	داؤں فریب کر رہا ہوں تو (اے پیغمبر) ان کافروں کو مہلت دے (بہت نہیں) تھوڑی سی مہلت
	الاعلی	۱	وَيُجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ	اور جو بدبخت ہے بڑی سخت آگ میں جانے والا وہ اس سمجھانے سے بھاگتا رہیگا
			الْكُبْرٰى ۝ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝	پھر اس آگ میں نہ کمبخت مریگا اور نہ (اچھے حال سے) جیئے گا۔
	الغاشیة	۱	اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ	البتہ جو کوئی (ان میں سے) منہ پھیریگا اور کفر اختیار کریگا تو اللہ تعالی
			الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝	اسکو عذاب (دوزخ کا) بڑا عذاب کریگا ۝
	الفجر	۱	يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۝	وہ کہیگا کاش میں اپنی (آخرت کی) زندگی کے لیے آگے سے کچھ
			فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۝	(سامان) بھیجتا اس دن خدا تعالی ایسی سزا دیگا جو کسینے ویسی سزا دی ہوگی
			وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ۝	اور ایسا (مضبوط) جکڑیگا کہ ویسا کسینے نہیں جکڑا ہوگا۔
	البلد	۱	يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ اَيَحْسَبُ	وہ (فخر میں آکر) کہتا ہے میں نے تو ڈھیروں روپیہ اڑا دیا کیا وہ یہ سمجھتا
			اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝	ہے جیسے اسکو کسینے (خرچ کرتے ہوئے) نہیں دیکھا۔

وہ کہیگا ہائے میں نے اپنی (آخرت کی) زندگی کے لیے کچھ بھیجا ہوتا ہائے موت تو کیوں نہیں آئی کہ میں عذاب سے بچ جاؤں کہتے ہیں اسکا داہنا ہاتھ تو گردن سے بندھا ہوگا اور بایاں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے ہوگا اسی میں نامۂ اعمال دیدیا جائیگا ۱۲ وف یا جو مال دولت اسکے پاس ہے اس میں کمی آنے والی نہیں جیسے حدیث میں ہے نعوذ باللہ من الحور بعد الکور ۱۲ وف یعنے سجدہ تلاوت نہیں کرتے بعضوں نے کہا نماز نہیں پڑھتے ۱۲ وف جیسا اوپر گذر چکا کہ خندق کی آگ بھڑکائی اور یہ ظالم سب جلکر مر گئے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے آخرت میں دوزخ کا عذاب ہے یعنے دوزخ کی سردی کا اور اسکے بعد آگ میں جلنے کا عذاب پہلے سردی سے تکلیف اٹھائیں گے پھر گرمی سے اسی طرح ہوتا رہیگا ۱۲ وف انکو جھٹلانے کی عادت پڑ گئی ہے وہ فرعون اور ثمود و عاد والے کافروں کے قصے سنانے سے بھی اپنی شرارت سے باز نہیں آتے ۱۲ وف وہ اللہ تعالی کی پکڑ سے بچ نہیں سکتے نہ بھاگ سکتے ہیں ۱۲ وف یہ کفار مکہ کے کفر و ایذا دہی میں حد سے گذر جانے کی نسبت صلاح کرنے لگے جسکا قصہ اوپر گذر چکا ہے کسی نے کہا مار ڈالو کسی نے کہا قید کر لو اللہ تعالے نے بچا کر دونوں طریقے آنحضرت صلعم کو خبر دار کر دیا اور فرمایا کہ وہ داؤں کر رہے ہیں میں بھی انکے داؤں کا بدلا انکو دیتا ہوں وہ بدلا یہی تھا کہ آنحضرت صلعم کو تو انکے ہاتھ سے بچا کر مدینے لے گئے اور انکو بدر کے دن ذلیل ہوتے داؤں کی سزا کو اللہ تعالے نے داؤں فریب سے بیان فرمایا ہے جیسا اوپر کئی بار گذر چکا ہے ۱۲ وف اب جنہوں نے ایمان لانے کی ہامی بھر لی ہے انکو تسلی دیتا ہے کہ ان کافروں کی ہلاکت کی خواہش نہ کرو کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ وف یعنے مطلب یہ ہے کہ جو کوئی منہ پھیرے اور کفر اختیار کرے اوپر تو اللہ تعالے نے کہا ہے کہ اسکو عذاب دیگا اس سے معلوم ہوا کہ آئندہ جہاد کی آیت سے منسوخ ہے کہ آئندہ جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ منہ

۳۰	البلد	۱	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝	اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں (کلاموں) کو ماننے سے انکار کیا وہی بدنصیب ہونگے (انپر آگ ڈاکر سب طرف سے) بند کردیں گے ف
″	الشمس ۹۱	۱	وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝	اور جسنے اسکو (خاک میں) ملا دیا (دبا دیا) وہ تباہ ہوچکا ف
″	اللیل	۱	وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝	اور جس نے (اللہ کی راہ پر دینے میں) بخیلی کی اور (آخرت) سے بے پروائی کی اور اچھی بات کو جھٹلایا تو ہم اسکو آہستہ آہستہ مشکل میں پہنچائینگے اور جب وہ دوزخ میں جاکر گریگا تو اسکا مال (کچھ) اسکے کام نہ آئیگا۔
″	″	″	لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝	اس میں وہی جائیگا جو بڑا بدبخت (حق بات کو) جھٹلاتا اور (اس سے) منہ پھیرتا رہا ف
۳۰	العلق ۹۶	۱	اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۝ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۝ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۝ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝	تو نے دیکھا جب ایک بندہ (حضرت محمدؐ) نماز پڑھے تو وہ (اسکو) روکتا ہو ف بھلا بتلا تو سہی اگر وہ (بالفرض) ہدایت پر ہو یا اچھی بات کا حکم کر رہا ہو تب بھی بتلا تو سہی اگر وہ (سچے دین کو) جھٹلاتا ہو اور (اس سے) منہ موڑ رہا ہو تب بھی وہ یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے ف وہ یہ سمجھ لے کہ اگر (ایسی شرارتوں سے) باز نہ آئیگا تو ہم (قیامت کے دن) اسکی چوٹی پکڑ کر گھسیٹیں گے چوٹی کیسی کمبخت جھوٹی بدکار اسکو چاہیے اپنی یار دوستوں کو بلائے ف
″	البینہ ۹۸	۱	لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝	کتاب والے اور مشرک جو کافر ہیں وہ (اپنے کفر سے) باز آنیوالے نہیں تھے اسوقت تک کہ ایک کھلی دلیل انکے پاس آجائے۔
″	″	″	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝	بیشک کتاب والوں اور مشرکوں میں سے جو کافر ہے ف وہ قیامت کے دن دوزخ کی آگ میں ہونگے ہمیشہ اسی میں رہیں گے وہ ساری خلقت میں بدتر ہیں ف
″	الماعون ۱۰۷	۱	اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝	(اے پیغمبر) تو نے اس شخص کو دیکھا جو بدلے کے دن (قیامت) کو جھٹلاتا ہے پھر وہی شخص یتیم کو دھکا دیتا ہے ف اور محتاج کو (خود کھلانا تو کیسا اسکی کھلانے کیلئے دوسروں کو بھی آمادہ نہیں کرتا (رغبت نہیں دلاتا)

صِفَاتُ الْفَاسِقِيْنَ ۲۹

باب ۲۹ فاسقوں کا بیان

ف یعنے دوزخ کے دروازے بند کردیے جاویں گے کسی طرف سے نہ ہوا آنے پائے گی نہ وہ بھاگ کر نکل سکیں گے ۱۲ ف نامراد ہوا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور جس نے اپنے جان کو دبا دیا وہ نامراد ہوا گیا نے میں آگیا۔ بعضوں نے کہا قسم کا جواب محذوف ہے یعنے اللہ تعالیٰ نے قریش کے کافروں کو الٹ مارینگا جیسے ثمود کو الٹ مارا اگلے ثمود کا بیان کیا ف اسی بات کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲ ف دہیرے دہیرے مصیبت میں لیجائیں گے یعنے وہ کام اس سے کرائیں گے جس سے دنیا اور آخرت دونوں میں تکلیف ہو صحیح حدیث میں ہے ہم آپ کے ساتھ ایک جنازے میں تھے آپ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا دوزخ یا بہشت میں لکھا جاچکا ہے تب صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ پھر ہم عمل کیوں نہ کرلیں (کوشش سے کیا فائدہ جو لکھا ہے وہ پورا ہوگا) آپ نے فرمایا نہیں عمل کیئے جاؤ ہر شخص کو وہی آسان کیا جائیگا جس کے لیئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اگر نیکوں میں ہے تو نیکوں کا عمل اسکے لیئے آسان کیا جائیگا اگر بدبختوں میں ہے تو بدبختوں کا عمل اسکے لیئے آسان کیا جائیگا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطی سے للعسریٰ تک ف حق بات یعنے بچے دین کو پیغمبروں نے جو بات بتلائی اسکو جھٹلانا اور اس آیت سے مرجیہ نے یہ دلیل لی ہے کہ دوزخ میں وہی جائیگا جو کافر ہے مومن کتنا ہی گنہگار ہو دوزخ میں نہیں جائیگا اہل حدیث کہتے ہیں کہ دوسری بہت آیتوں سے اور حدیثوں سے گنہگار کا دوزخ میں جانا ثابت ہوتا ہے جیسے من قتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم۔ اور ان الذین یرمون المحصنت الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا والاخرۃ ولہم عذاب عظیم اور ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور شفاعت کی حدیثوں میں یہ ہے کہ گنہگار مسلمانوں کا ایک گروہ دوزخ میں پڑا جائیگا پھر آخر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے دوزخ سے نکالا جائیگا تو اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ دوزخ کے اس خاص مقام میں جو کافروں مشرکوں کے لیئے تیار کیا ہے وہی بدبخت جائیگا جس نے حق بات کو جھٹلایا ۱۲ (وحیدی و رحیمی)

۱	البقرۃ	۱	وَتَامَنِّ بِهٖ وَلَا تَعْضُدْ ۚ اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	اور گمراہ نہیں کرتا ہے جو حکم نہیں مانتے جو اللہ کے اقرار کو پکا کرکے پھر توڑتے ہیں اور جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم کیا اس کو پھاڑتے ہیں اور ملک میں فساد مچاتے ہیں یہی لوگ ٹوٹا اٹھائیں گے ۔
۴	النساء	۱۶	وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝	اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ اپنا نقصان آپ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے حکمت والا اور جو کوئی خطا (صغیرہ) یا گناہ (کبیرہ) کرے پھر ایک بے قصور پر اس کو تھوپ دے (جیسے طعمہ نے کیا) تو اس نے طوفان اور کھلا گناہ سر پر لیا ۔
۸	الانعام	۱۴	اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ۝	جو لوگ گناہ سمیٹتے ہیں وہ اپنے کیے کی سزا جلدی پائیں گے ۔
۷	۷	۱۵	وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۭ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝	اور اسی طرح ہمنے ہر بستی میں جو گناہگار ہیں انہی کو بڑا بنایا تاکہ اس بستی میں مکاریاں کریں اور وہ اپنی جانوں سے آپ مکاری کرتے ہیں اور سمجھتے نہیں اور جب انکے پاس کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں ہم تو کبھی ایمان لانیوالے نہیں جب تک اللہ کے پیغمبروں کو جو چیز ملی ہے (یعنے پیغمبری) وہ ہم کو نہ ملے اللہ خوب جانتا ہے جہاں وہ پیغمبری رکھتا ہے جن لوگوں نے یہ قصور کیا انکو خدا کے پاس انکی مکاری کی سزا میں جلد ذلت ہوگی اور سخت مار پڑے گی ۔
۲۰	العنکبوت	۱	اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝	کیا جو لوگ برے کام کر رہے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمسے بچ کر نکل جائیں گے (ہماری قابو سے باہر ہو جائیں گے) انکا برا خیال ہے ۔
۲۱	السجدۃ	۲	وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝	اور جن لوگوں نے نافرمانی کی (گنہگار رہے) انکا ٹھکانا دوزخ ہے ہر بار جب وہاں سے نکل جانا چاہیں گے پھر اسی میں ڈال دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو تم (دنیا میں) جھٹلاتے تھے ۔
۳۵	فاطر	۲	وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ	اور جو لوگ (اے پیغمبر تیرے ستانے کو) بری بری مکر کرتے ہیں ان کو

ف ۱ فاسق اور بدکاروں کو اسہ جل شانہ نے اسی سورت میں اور کئی مثالیں بیان کیں ایک تو آگ سلگانے والے کی دوسری بارش اور اندھیری کی اسپر کافروں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے ایسی مثالیں بیان کرنا یہ آیت اتری اکثر مفسرین نے یوں کہا ہے کہ اسہ تعالیٰ نے سورہ حج میں مکھی کی مثال بیان کی اور سورہ عنکبوت میں مکڑی کی اسپر کافروں نے عیب پکڑا کہ ایسی ذلیل چیزوں کی مثال لانا بے شرمی ہے ارشاد ہوا کہ مکھی اور مکڑی تو بڑی ہے ایک مچھر کی بھی مثال بیان کرنے میں اسہ تعالیٰ نہیں شرماتا مچھر سے بڑی مکھی اور مکھی سے بڑی مکڑی ہے فقرا تو فقرا سے یہ مراد ہے کہ مچھر سے بڑی چیز کی اور بعض نے کہا کہ فوقہا سے یہ مراد ہے کہ مچھر سے بھی کم جیسے حدیث میں ہے کہ ساری دنیا اسہ تعالیٰ کے نزدیک اگر مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ نہ دیتا اصل یہ ہے کہ مثال بیان کرنا بڑی دانائی اور دور اندیشی ہے اور عمدہ مثالیں لاکر مطلب سمجھانا بڑی فصاحت اور بلاغت کی دلیل ہے مگر کافر خود احمق اور بے وقوف تھے کہ مثال بیان کرنا انہوں نے عیب سمجھا ؎ گل بہ سعدی در چشم دشمناں خار است ۱۲ ف ۲ یہ صفت بیان کی اسہ تعالیٰ نے حکم ماننے والوں یعنے فاسقوں اور بدکاروں کی اللہ تعالیٰ کے اقرار سے مراد وہ اقرار ہے جو روز الست میں اسہ تعالیٰ نے سب ارواح بنی آدم سے لیا تھا ۱۲ ف ۳ یعنے ایک کے گناہ میں دوسرا پکڑا جاویگا جو گناہ کریگا اسکی سزا پاویگا ۱۲ ف ۴ یعنے پہلے تو ایک ہی گناہ اس نے کیا تھا اب ایک روکا اور پڑھایا دوسرے بیقصور کو پھنسا دیا تو طوفان جو ڑنیکا ایک دوسرا گناہ ہوا دونوں گناہوں کا بوجھ اسکے سر ہوگا ۱۲ ف ۵ جیسے کہ میں جو بڑے لوگ ہیں امیر اور مالدار وہی زیادہ شریر اور بدکار ہیں اسی طرح سمجھئے ۱۲ ف ۶ امیر اور رئیس اور نواب اکثر ایسے ہی لوگ ہیں خدا پرست اور نیک بہت تو کم اکثر غریب اور ناتوان ہیں ۱۲ ف ۷ اور فریب جھوٹ دغابازی فسق و فجور ۱۲ ف ۸ لوگوں کو زبردستی ایمان لانے سے روکیں رات دن گناہ اور ظلم میں پھنسے رہیں ۱۲ ف ۹ کیونکہ انکا وبال خود انہی پر پڑے گا دوسروں کو کیا نقصان پہنچا سکتے ہیں ۱۲

(باقی در ضمیمہ ۴)

فَبِذِمَّتِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝

سخت عذاب ہوگا اور ان کا مکر خود ہی تباہ ہوگا ۱۲ اور منافق مرد اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے گا جو اللہ کے حق میں (طرح طرح کی) بدگمانیاں رکھتے ہیں اب یہی مصیبت کے چکر میں آگئے اور خدا کا غضب انپر آنازل ہوا) اور اس نے انکو پٹکار دیا اور اسکے علاوہ اس نے انکے لیے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

صِفَاتُ الْمُنَافِقِيْنَ

باب ۳ منافقوں کا بیان

البقرہ ۲ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ

کچھ لوگوں میں ایسے ہی ہیں جو (منہ سے تو) کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن (قیامت) پر مگر انکو یقین نہیں ہے اللہ اور مومنوں سے دغابازی کرتے ہیں وہ اپنے آپکو دغا دیتے ہیں اور نہیں سمجھتے ان کا دل پہلے ہی سے بیمار تھا۔ اللہ تعالے نے اور زیادہ بیمار کر دیا اور جھوٹ بولنے کی سزا میں دکھ کی مار پڑے گی جب ان سے کہو ملک میں فساد مت پھیلاؤ تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں سن لو یہی لوگ فساد میں ہیں پر نہیں سمجھتے اور جب ان سے کہو ایمان لاؤ جس طرح اور (سچے) لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کیا ہم بھی بیوقوف بن جائیں جس طرح الو ایمان لائے ہیں ہم بھی ایمان لائیں سن لو وہ خود الو ہیں پر نہیں جانتے اور یہ لوگ جب (سچے) ایمان داروں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایماندار ہیں اور جب اکیلے اپنے شیطانوں کے ساتھ ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں (اجی) ہم تو دل لگی کرتے ہیں اللہ جل شانہ ان سے دل لگی کرتا ہے اور ان کو شرارت میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے راہ کے بدلے گمراہی مول لی تو

ف مراد وہ کرسی ہے جو کافروں نے دارالندوہ میں جمع ہو کر کیا تھا کہ ہر ایک قبیلے کا ایک ایک آدمی اٹھے اور سب مل کر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار گی وار کریں تو بنی ہاشم قبیلوں سے لڑ نہ سکیں گے۔ شیطان لعون نے اور سب مشرکوں نے اسکو پسند کیا تھا لیکن اللہ تعالے نے ان کا کر چھوڑ دیا اپنے پیغمبر کو بچا لیا اور خود یہ مکر کرنے والے ذلیل اور خوار ہوئے بڑے بڑے جنگ بدر میں مارے گئے ۱۲ ف اللہ تعالے کے ساتھ برا گمان یہ رکھتے تھے کہ اللہ تعالے اپنے پیغمبر کی مدد نہ کرے گا مسلمانوں کا غلبہ نہ ہوگا ۱۲ ف یہ مراد ہے مسلمانوں کے لیے گردش کا انتظار کرتے رہتے تھے اللہ تعالے نے فرمایا انہی پر بری گردش پڑے گی ۱۲ ف اگلی آیت میں ان کافروں کا ذکر تھا جو کہلے کہلا کافر تھے اب اس آیت سے ان کا بیان شروع ہے جنکو منافق کہتے ہیں یہ لوگ کافروں سے بھی بدتر ہیں اور قیامت میں انکو کافروں سے بھی زیادہ عذاب ہوگا یعنے دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ڈالے جاویں گے ۱۲ ف دغابازی اس شخص سے چلتی ہے جو دل کا حال نہیں جانتا اللہ تعالے تو دلوں کی بات جانتا ہے اور پیغمبر اور ایمان والوں کو بھی بتلا دیتا ہے کہ یہ لوگ دغابازی میں ہیں انکی دغابازی کا نقصان انہی پر پڑے گا دنیا میں ذلیل ہوں گے آخرت میں سخت عذاب میں مبتلا ہونگے گویا وہ اپنی جانوں کے ساتھ دغابازی کر رہے ہیں یعنے اپنی جان کو خود آفت میں ڈالتے ہیں کہ سمجھتے نہیں ۱۲ ف یہ لوگ جو صدق دل سے مسلمان ہوئے تھے صحابہ کرام اور بعضوں نے کہا عبداللہ بن سلام وغیرہ یہ منافق عقل کے اندھے اپنے تئیں بڑا چترا اور عقلمند سمجھتے ہیں اللہ جل شانہ انکو بیوقوف اور سادہ لوح جانتے تھے اللہ تعالے نے فرمایا کہ وہ خود بے وقوف ہیں ایسا ہی ہوا کہ انکی یہ بیوقوفی سب پر کھل گئی دنیا میں ذلیل اور خوار ہوئے اور قیامت کے دن عذاب میں گرفتار اور جن سیدھے مسلمانوں کو بیوقوف کہتے تھے وہ باعزت اور باوقار رہے دنیا میں حکومت اور دولت پائی اور آخرت میں جنت سبحان اللہ ۱۲ ف جہاں سچا ایماندار کوئی نہیں ہوتا بلکہ کافروں اور منافقوں کا جگہ بتا ہے اللہ تعالے ہم کو ایمان سے آخر تک رکھے ۱۲ منہ

الَّذِيْنَ اَنْكَرُوا الْمَلٰٓئِكَةَ بِالْهُدٰى لَمَّا
جَآءَهُمْ ۙ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ
اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ
يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۙ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا
بَعِيْدًا ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ
عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ
مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ
يَحْلِفُوْنَ ۚ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا
وَّتَوْفِيْقًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا
فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ
لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا ۝
وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۖ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ
بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۭ
وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ
عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى
بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝
وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ
الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ
اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ
لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ
مِنْهُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

نہ ان کو اس سوداگری میں کچھ نفع ہوا نہ انہوں نے راہ پائی۔

(اے پیغمبر) کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو منہ سے) کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے جو تجھ پر اترا (یعنے قرآن) اور جو تجھ سے پہلے (اور پیغمبروں پر) اترا (باوجود اس کے) وہ چاہتے ہیں کہ اپنا مقدمہ شیطان کے پاس لیجائیں حالانکہ ان کو حکم ہو چکا ہے کہ شیطان کی بات نہ مانیں اور شیطان چاہتا ہے کہ انکو بہکا کر دور پھینک دے اور جب ان سے کہا جاتا ہے اس طرف آؤ جو اللہ تعالے نے اتارا اور رسول کی طرف تو منافقوں کو دیکھتا ہے رک کر منہ پھیر لیتے ہیں پھر اسوقت انکا کیا حال ہوگا کہ جب انکے کاموں کی سزا میں اپنپر کوئی مصیبت آن پڑیگی اور اسکی قسم کھاتے ہوئے تیرے پاس آئینگے کہ ہم تو صرف سلوک اور میل جول چاہتے تھے یہی ہیں وہ لوگ جن کے دلوں کی باتوں کو اللہ جانتا ہے تو ان سے درگذر کر اور انکو سمجھا دے اور ایسی بات کہہ جو انکے دل پر چوٹ لگائے اور جب تو کوئی حکم دیتا ہے تو) منافق کہتے ہیں ہمارا کام مان لینا ہے مان لیا جب تیرے پاس سے (اٹھکر) باہر جاتے ہیں تو انمیں کا ایک گروہ جو تو نے یا انہوں نے) کہا تھا راتوں کو (بیٹھ کر) اسکے خلاف تجویز کرتا ہے اور وہ جو راتوں کو صلاحیں کرتے ہیں اللہ (سب) لکھتا جاتا ہے تو انسے درگذر کر اور اللہ پر بھروسا کر اور اللہ بس ہے کام بنانیوالا اور جب انکے پاس کوئی امن کی یا ڈر کی خبر آتی ہے اسکو اڑا دیتے ہیں اگر (اڑانے سے پہلے) اسکو پیغمبر اور اپنے سرداروں کو پاس لیجاتے (اور ان سے اس خبر کی تحقیق کرتے) تو جن لوگوں کو خبر کی تلاش رہتی ہے (ان اڑانے والوں میں سے) وہ خود انسے (یعنے پیغمبر سے اور سرداروں سے) اس خبر کو (اچھی طرح) معلوم کر لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا (کہ

ف۱ کعب بن اشرف یہود یوں کا سردار اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑا دشمن اور مخالف تھا ۱۲ ف۲ یعنے حق اور سچائی سے بہت دور گمراہی اور باطل کے رستہ پر جا پڑے ہیں یہ آیت ایک یہودی اور منافق کے بارہ میں اتری (جو اپنے کو مسلمان کہتا تھا) دونوں میں کچھ جھگڑا ہوا یہودی نے کہا چلو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلو جو پیغمبر ہیں منافق نے کہا نہیں کعب بن اشرف کے پاس چلو ۱۲ ف۳ یعنے اللہ اور رسول کا حکم مانو انہی کے حکم سے اپنا جھگڑا فیصلہ کرو ۱۲ ف۴ کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ تو ہرگز انصاف کی فیصلہ کریگا کسی کی جانبداری نہیں کریگا ۱۲ ف۵ جو دوسرے کے پاس اپنا مقدمہ لیگئے تھے ۱۲ ف۶ یہ نہیں چاہتا کہ ہم آپ کے فیصلہ سے ناراض ہو کر دوسرے کے پاس گئے تھے ۱۲ ف۷ یعنے چاہتا کہ لوگ خوش ہوں دل جاویں یعنے صرف ظاہرداری اور لوگوں کو ملانا مقصود تھا نہ حق کی مخالفت کرنا ۱۲ ف۸ یعنے انکے دل میں جو شرارت اور منافقی اور دغا کوٹ کوٹ بھری ہوئی ہے ۱۲ ف۹ یعنے انکو سزا دینے سے خاموش ہو جا ۱۲ ف۱۰ کہ نفاق کا نتیجہ بہت برا ہے دنیا اور آخرت دونوں برباد ہونگے ۱۲ ف۱۱ یعنے کہنا اثر ہو تاکہ وہ آیندہ کے لیے نفاق اور شرارت سے توبہ کریں مثلاً یوں سمجھا کہ اگر تم ایسا کروگے تو ایک دن اللہ تمہارا حال کھولدیگا اسوقت ذلیل و خوار ہوگے تم مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہوگے اور تمہارے بال بچے لونڈی غلام بنیں گے مال متاع سب لوٹ جاویگا ۱۲ ف۱۲ یعنے تو جو حکم دیتا ہے اسکے خلاف دوسری اصلاح شبہ اتا ہے ۱۲ ف۱۳ خاموش ہو جا انکے نام مت کھول یا انکو سزا مت شہ ۱۲ ف۱۴ بعض کہتے ہیں یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیت سے ۱۲ ف۱۵ امن کی خبر یہ کہ مسلمانوں کو فتح ہوئی ڈر کی خبر یہ کہ مسلمانوں کو فلانے مقام پر شکست ہوئی بعض نادان مسلمان یا منافق یہ کہتے تھے کہ اب کوئی ایسی خبر ملے تو آنحضرت سے عرض کرنے سے پہلے اس خبر کو مشہور کر دیتے ۱۲ ف۱۶ اور غلط خبر اڑانے سے بعضوں نے یہاں منع کیا ہے اور اگر سچی خبر پہنچانے رسول اور اپنے اختیار والوں کو اسکو تحقیق کر لینے چاہئیں میں تحقیق کرنیوالے ہیں ۱۲

			رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝	
۵	النساء	۱۲	فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝	
〃	〃	۳۰	بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝	
〃	〃	〃	اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَۨا ۝ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۠ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۭ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝	
〃	〃	۲۱	اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ	

اس کو خیر سمجھتے ہو اور کتابیں اور تم ان کے حال سے واقف ہو جاتے مگر تمنے (مسلمانو) تمکو کیا ہو گیا ہے تم منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو گئے اور اللہ نے تمکو انکے کاموں کی سزا میں الٹا دیا (پھر انکا کافر ہونا دیکھکر) کیا تم چاہتے ہو کہ جسکو خدا نے گمراہ کیا اسکو راہ پر لاؤ اور جسکو اللہ گمراہ کرے اسکے لیے تو ہرگز کوئی راہ نہیں نکال سکتا

(اے پیغمبر) منافقوں کو تکلیف کے عذاب کی خوش خبری دے جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا عزت کی تلاش وہاں کرتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ ہی کی ہے

بیشک اور منافقوں اور کافروں سبکو دوزخ میں اکٹھا کرنے والا ہے (یہ منافق وہ ہیں جو تم کو تکتے رہتے ہیں یعنی منتظر رہتے ہیں) اگر اللہ تم کو فتحدی (اور لوٹ کا مال ملا) تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور جو کہیں کافروں کی قسمت کھل گئی (اکو کچھ فتح ہو گئی) تو کافروں سے جاکر یوں کہتے ہیں کیا ہمنے تمکو گھیر نہیں لیا تھا اور مسلمانوں سے نہیں بچایا تھا تو (مسلمانو) اللہ تم میں اور (منافقوں میں) قیامت کے دن فیصلہ کر دیگا اور اللہ ہرگز کافروں کو مسلمانوں پر غالب نہیں کرنیکا منافق سمجھتے ہیں کہ (وہ) اللہ کو فریب دیتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ (اللہ) انکو فریب دے رہا ہے اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو الکسائے ہوئے لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ تعالے کی یاد نہیں کرتے مگر تھوڑے کفر اور ایمان کے بیچ میں ادھر (دونوں ڈول ہیں) نہ (پورے) ادھر (مسلمان) نہ (پورے) ادھر (کافر) اور اللہ تعجسکو گمراہ کرے اسکے لیے تو کوئی راہ نہیں نکال سکتا (جس سے وہ حق پر پہونچ جائے)۔

بیشک منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے درجہ میں ہیں گے اور کوئی انکا مددگار (وہاں) تو نہ پائیگا مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی

ف شاذ و نادر ہی جن کی عقل نہایت مصائب ہوتی وہ شاید شیطان کے شر سے بچتے اور توحید اختیار کرتے ۱۲ ف اور ناحق آپس میں جھگڑتے ہو ۱۲ ف جب آنحضرت جنگ احد کے لیے نکلے تو عبداللہ بن ابی منافقوں کا سردار بھی دوسرے منافقوں کو لیکر آپکے ساتھ گیا راستے سے لوٹ کر چلا آیا اور مسلمان اسکے اور اسکے ساتھیوں کے بارے میں لگے جھگڑنے کسی نے کہا اس جنگ سے لوٹ کر ہم انکو قتل کریں گے کسی نے کہا نہیں رہنے دو ظاہر میں وہ مسلمان ہیں قریب آیت اتری شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا کہ یہ لوگ بیشک ظاہر میں بھی مسلمان دکھتے لیکن آنحضرت کے ساتھ محبت اور ملاپ جتاتے تھے اس غرض سے کہ آپکی فوج ہماری قوم پر جائے تو ہماری جان و مال بچ رہے ان کے بیچ میں مسلمانوں کا اختلاف ہوا کوئی کہنے لگا انسے صحبت اور ملاقات ترک کر دو انکا ایک طرف ہو جاویں کوئی کہنے لگا نہیں شاید وہ آئندہ مسلمان ہو جاویں اللہ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی کیا فکر ہدایت اور گمراہی اللہ کے ہاتھ میں ہے ۱۲ ف پھر اسی کے دوستوں کو چھوڑ کر کافروں سے جو اسکے دشمن ہیں عزت ڈھونڈنا صریح نادانی اور بیوقوفی ہے عزت کہتا ہے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جو شخص کافروں کی خوشامد کرنے لگا اور اپنے ہم قوم لوگوں سے علیحدہ ہو کر ان سے ملگیا انکی کچھ بھی عزت ہوتی بلکہ ذلیل ہو کر اس کافر کی نگاہ سے دیکھنے لگا اور جو شخص اچھا اور برے ہر حال میں اپنی قوم کے ساتھ رہا اسکو سب لوگ یہاں تک کہ دشمن بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور شریف قلس اہمت ہو گئے ہیں ۱۲ ف یعنے ہم بھی تو مسلمان ہیں ہمکو بھی ہمارا حصہ لگانا ۱۲ ف یعنے کافر بھی اپنا احسان اس طرح سے جتاتے ہیں کہ ہمنے تمکو گھیر لیا تھا چاہتے تو تمکو مار ڈالتے لیکن ہم نے تمکو چھوڑ دیا دوسرے ہم اس طرح سے تمکو گھیرے ہوئے تھے کہ مسلمان تم تک نہیں پہونچ سکتے تھے ورنہ تم کو مار ڈالتے ۱۲ (باقی صفحہ پر)

			قَالُوْٓا اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝	درست کریا اور اسکو مضبوط تھاما (یعنی اللہ پر بھروسا کیا) اور خالص اللہ
			اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ	کے لیے عمل کیا (نہ ریا اور دکھانیکو) تو یہ لوگ (سچے مسلمانوں کے ساتھ
			وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا ۝	(بخشے جیں) ہونگے اور اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب دینے والا ہے۔
			وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ	جن لوگوں کے دلوں میں (کفر اور نفاق کی) بیماری ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ
			اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ	ان میں دوڑ دوڑ جاتے ہیں کہتے ہیں ہمکو ڈر ہی ہمپر گردش نہ آجائے (سو اب
			الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝	کوئی دن میں (مسلمانوں کو) فتح دیتا ہے یا اور کوئی کام اپنی طرف
			فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ	سے (کرتا ہے) اسوقت اپنے جی کی چھپائی ہوئی بات پر پچھتائیں گے اور
			ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا	مسلمان (مسلمانوں ہی) کہینگے کیا یہ وہی لوگ ہیں جو بڑے زور سے
			تَسْلِيْمًا ۝	قسمیں کھاتے تھے کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں انکے سب کام (جو اچھے
			وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ	بھی کیے تھے) اکارت ہوئے اور نقصان میں آگئے
			دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا	جب منافق اور جن کے دل میں (شرک کی) بیماری تھی کہنے لگے
			يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝	ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکا دیا اور جو کوئی اسپر بھروسا
			وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝	کرے تو اللہ تو زبردست حکمت والا ہے
			وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝	تو (اے پیغمبر) انکے مال اور اولاد کی کثرت (پر) تعجب نکر اللہ اور کچھ
			وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ	نہیں یہی چاہتا ہے کہ انکو دنیا کی زندگی میں ان چیزوں کا عذاب
			عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ	لگاوے اور انکی جانیں نکلتے وقت وہ کافر رہیں
			وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝	اور یہ منافق اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ بیشک وہ تم ہی میں سے ہیں
			ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝	حالانکہ وہ تم میں سے نہیں (مسلمان نہیں ہیں) بلکہ وہ ڈرپوک لوگ ہیں
			يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ	اور (اے پیغمبر) انمیں بعضے ایسے ہیں جو زکوۃ (کے بانٹنے میں) تجھ پر الزام لگاتے ہیں
			انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝	اور ان (منافقوں) میں بعضے ایسے ہیں جو پیغمبر کی بدی کرتے ہیں
			وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ	کہتے ہیں وہ تو (سراکان ہے (اے پیغمبر) کسی کی کان ہو تو تمہاری بہتری
			قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝	کا اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتا ہے اور مسلمانوں کی بات مان لیتا ہے اور تم
			وَلَىِٕنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ	میں سے ایمانداروں کو لیے وہ رحمت ہے اور جو لوگ اللہ کے پیغمبر کو ستاتے
			وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝	ہیں انکو تکلیف کا عذاب ہوگا (مسلمانو) یہ لوگ تم کو راضی کرنیکے

کفر اور نفاق چھوڑ کر ایمان پیدا کیا ۱۲ ف اپنے بیوی اور نصاریٰ میں ۱۲ ف تک انکی دوستی پر مرجاتے ہیں ۱۲ ف مصیبت نا نہ کا انقلاب ۱۲ ف پھر کافروں کی حکومت آجاوے اور ہم بیٹھے بٹھائے چکر میں آجاویں ۱۲ ف اور کوئی کام بھیجے کہ منافقوں کا پردہ پھٹ جاوے اور انکا نفاق کھل جاوے یا کافروں پر جزیہ مقرر کیا جاوے وہ مسلمانوں کے تابعدار بن کر رہیں ۱۲ ف کوئی دن میں جب ان منافقوں کا نفاق کھلیگا ۱۲ ف دنیا اور آخرت دونوں برباد ہو ہمیں ذلیل ہوئے آخرت میں سخت عذاب میں گرفتار ہوئے یعنے دوزخ کا نیچے کا درجہ اور یہ ملا جس میں سب سے زیادہ تکلیف ہے ۱۲ ف اللہ تعالیٰ کا جواب یوں دیتا ہے ۱۲ ف اسوقت پر جسکا بھروسا ہو اوس کا دل ضرور مضبوط ہوگا اسوجہ سے مسلمان تمہارے مقابلہ پر خوش اور آمادہ ہیں ۱۲ ف کہ اگر اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہوتا تو یا اسقدر مالدار اور صاحب اولاد کیوں ہوئے ۱۲ ف رات دن مال جوڑنے اور اولاد کی فکروں میں لگے رہیں ۱۲ ف اپنے مال اور اولاد ہی کیطرف انکا خیال ہو نہ عاقبت کی فکر نہ خدا سے کوئی غرض اگرچہ مسلمان کو بھی اپنے مال اور اولاد کی فکر ہوتی ہے مگر وہ خداوند کریم کی رضامندی کا خیال سب پر مقدم رکھتا ہے تو اس کے حق میں یہ چیزیں عذاب نہیں ہیں ۱۲ منہ اپنے بچے مسلمان ہیں ۱۲ ف ڈرتے ہیں کہ اگر اپنے تئیں مسلمان نہ کہیں گے تو کافروں کیطرح مسلمانوں کے ہاتھ سے سزا پاویں گے ۱۲ ف یعنے غصہ دیتے ہیں جب لگا ہیں ۱۲ ف اپنے ہر ایک کی سن لیتا ہے اور جو کہو سو مان لیتا ہے ہوا یہ کہ ان منافق مردودوں میں سے بعضوں نے آنحضرت ﷺ کی برائی کی دوسروں نے انکو منع کیا اور کہا ایسا نہ ہو آپکے گھر پہونچ جائے انہوں نے کہا پہونچ جائے تو کیا ڈر ہے وہ تو ہمارے کان ہیں یعنے کان کے کچے ہیں ہم جاکر کہدیں گے کہ جھوٹ ہے وہ ہماری بات سن لیتا ہے پھر اسکی بھلی بات سن لینا ہے پھوس میں کیا خباثت ہے یہ تو شرف ہوا برائی تو نہیں سمجھتا ۱۲ ف کیونکہ مسلمان جیتے نہیں ہوتے ۱۲ ف آخرت میں دنیا اور آخرت دونوں میں ۱۲

لِيُرْضُوهُ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ
يُّرْضُوْٓا اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا
اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ
نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ
الْعَظِيْمُ ۝ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ
سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلِ
اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝
وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ
وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ
تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ
اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ
طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ اَلْمُنٰفِقُوْنَ
وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ
بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ
اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ
الْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۭ هِىَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ
عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا
اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۭ
فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ
كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ
كَالَّذِيْ خَاضُوْٓا ۭ اُولٰۗىِٕكَ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ

لیے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں حالانکہ ان پر لازم ہے کہ اللہ اور اس
کے رسول کو راضی کرنا زیادہ ضروری تھا کیا ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں
کہ جو اللہ اور اسکے رسول سے بیر کرتے ہے اسکے لیے دوزخ کی آگ تیار ہے
ہمیشہ اس میں رہیگا یہ بڑی رسوائی ہے منافق یہ ڈرتے ہیں (کہیں
نہ ہو کہیں) مسلمانوں پر ایسی کوئی سورت اترے جو ان کے دل کی بات
مسلمانوں کو بتلا دے کہدے اچھا ہنسو جس سے تم ڈرتے ہو خدا اس کو
ضرور کھولیگا اور (اے پیغمبر) اگر تو ان (منافقوں) سے پوچھے (یہ
کیا باتیں ہیں) تو کہیں گے ہم تو یونہی گپ شپ کرتے تھے اور دل
لگی کہدی کیا تم اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول سے ہنسی ٹھٹھا کرتے
ہو بہانہ مت کرو (باتیں بنانا) تم ایمان لاکر پھر کافر ہو گئے اگر ہم تم میں
سے بعضوں کو قصور معاف بھی کر دیں تو بعضوں کو ان کے قصور دار
ہونیکی وجہ سے سزا دینگے منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک دوسرے
کے چٹے بٹے ہیں کہتے ہیں بری باتیں (کفر اور گناہ) کرواتے ہیں اچھے کام
نہ کرواتے اور مٹھیاں بند کر لیتے ہیں یہ لوگ اللہ کو بھول گئے اللہ نے
بھی انپر فضل کرنا چھوڑ دیا بیشک منافق وہی شریر لوگ ہیں اللہ نے
منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کے لیے دوزخ
کی آگ کا وعدہ فرمایا ہے وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے یہ (آگ) انکو
بس کرتی ہے اور اللہ نے انپر لعنت بھی کی اور انکے لیے وہ عذاب
جو ٹھہرنے والا ہے ان (منافقو تم) ان لوگوں کی طرح ہو جو تم سے پہلے گذر گئے
وہ زور میں تم سے زیادہ تھے اور مال اور اولاد بھی تم سے زیادہ رکھتے
تھے اور وہ اپنے حصے کے سوافق مزے اڑا چکے تو تمنے بھی اپنے حصہ کا مزہ اٹھا
جیسے تم سے پہلے لوگوں نے اپنے حصہ کا مزہ اٹھایا اور جیسے انہوں نے
گپ شپ کی تمنے بھی گپ شپ کی یہی وہ لوگ ہیں جنکا کیا کرایا دنیا اور
آخرت (دونوں) میں اکارت ہوا اور یہی وہ لوگ ہیں جو نقصان

ف پہلے اللہ اور اسکے رسول صلعم کو راضی کرتے ۱۲ ف ان کی مخالفت پر کمر باندھے ہے ۱۲ ف بعضے منافق اپنی صحبت میں کفر کی باتیں کرتے تھے پھر شرمندہ ہو کر
ہمکو اللہ سے یہی امید ہے کہ وہ ہمارا راز ظاہر کرے گا تب یہ آیت اتری ۱۲ ف تم کو سارے جہان میں اور کوئی ہنسی کی بات نہیں ۱۲ ف جب آن حضرت صلعم تبوک کی
لڑائی میں تشریف لیگئے تو کئی منافق بھی ساتھ تھے راہ میں کہنے لگے اس شخص کو دیکھو (یعنے آن حضرت صلعم کو) شام کے قلعوں کو فتح کرنا چاہتا ہے بیوقوف
نہیں ہو سکتا جب یہ آیت اتری تو آپ نے انکو بلوا بھیجا اور فرمایا کہ تمنے یہ کیا باتیں کہیں تو وہ کہنے لگے ہم آپ کو نہیں کہتے تھے ہم تو یوں ہی گپ مارتے تھے اور دل
کی باتیں کرتے تھے کہ راہ میں جلد اور سفر گذر جاوے ۱۲ ف جنہوں نے ایمان کا دعوے کر کے ۱۲ ف جنہوں نے نفاق سے توبہ کی جیسے جحش بن حمیر ۱۲ ف کہتے ہیں کہ
تین شخصوں میں ہوئی تھی ایک مدت خاموش رہا اللہ تعالے نے اسکو معاف کر دیا ۱۲ ف جو تین سو تھے ۱۲ ف جو ایک سو ستر ہیں ۱۲ ف انمے سے ایک ہی طرح کے ہیں
ہی بات کے ۱۲ ف خرچ کرنیکا وقت آئے تو ۱۲ ف ایک پیسہ بھی اللہ کی راہ میں نہیں خرچتے ۱۲ ف لفظی ترجمہ یوں ہے یہ لوگ اللہ کو بھول گئے اللہ نے بھی انکو بھلا
دیا مگر مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالے نے انکو اپنی رحمت اور فضل سے محروم کر دیا ہے فرشتوں میں انکا ذکر کرنا چھوڑ دیا جیسے حدیث میں ہے کہ بندہ جب جماعت میں
اللہ تعالے کی یاد کرتا ہے تو اللہ تعالے اس سے بہتر جماعت میں اسکا ذکر خیر فرماتے ہیں ۱۲ ف بہت کئی بار گذر چکا کہ عرب کا محاورہ ہے کہ کسی چیز کے بے پھل ہونے کو اس چیز کا نام لیکر کہتے ہیں
مشاکلت کہتے ہیں ۱۲ ف ان کی شرارت کی پوری سزا ہے ۱۲ ف دوزخ کی اور تکلیفیں دنیا ہی میں نفاق کی تکلیف یہ کہ ہر وقت کھٹکا رہتا ہے منافق پر کہ
حال نہ کھل جاوے کہ ۱۲ ف اللہ تعالے نے بھی ان لوگوں کی طرح کیا ۱۲ ف جو ان کی تقدیر میں تھا دنیا کے ۱۲ ف انہوں نے بھی آخرت کو

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝
يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۚ وَلَقَدْ قَالُوْا
كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَ
هَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ
اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ
يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا
يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا فِى الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ مِنْ
وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ
اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ
وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ
مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝
فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ
يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ
وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ
اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ
الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى الصَّدَقٰتِ
وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ
مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۚ
اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ
لَهُمْ ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَ
اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

میں پڑ گئے۔
(۷۴) (منافق) اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہمنے یہ بات نہیں کہی حالانکہ بلاشک وہ کفر کی بات کہہ چکے اور اسلام لانے کے بعد پھر وہ کافر بنگئے اور ایسی بات چاہی جسکو نہ کرسکے اور یہ لوگ بگڑے کیوں اسپر نہ تھا اور کوئی بات نہیں کہ اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول نے اپنی مہربانی سے انکو مالدار بنا دیا تو اب یہی اگر یہ لوگ توبہ کرلیں تو انکے حقمیں بہتر ہوگا اور اگر نہ مانیں تو اللہ انکو دنیا اور آخرت (دونو) میں تکلیف کا عذاب دیگا اور (ساری) زمین پر انکا کوئی حمائتی اور مددگار نہ ہوگا اور ان (منافقوں) میں بعضے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا اگر وہ اپنے فضل سے ہمکو دے تو ہم ضرور خیرات کرینگے اور ضرور نیک ہوکر رہیں گے پھر جب اللہ نے انکو اپنے فضل سے (روپیہ پیسہ) دیا تو لگے اسمیں بخیلی کرنے اور (اقرار سے) پھر گئے اور انہوں نے (اپنے عہد کا) خیال تک نہ کیا آخر انجام اسکا یہ ہوا کہ اسدن تک جب وہ خدا سے ملینگے اللہ نے انکے دلوں میں نفاق جما دیا اسلیے کہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اسکے خلاف کیا اور اسلیے (بھی) کہ وہ جھوٹ بولتے تھے کیا انکو یہ بھی) معلوم نہیں کہ اللہ تو انکے بھید انکی کانا پھوسی جانتا ہے اور یہ کہ اللہ غیب کی باتوں سے بھی خوب واقف ہے جو دل کھولکر خیرات کرنے والے مسلمانوں پر اور جو (بیچارے) محنت مزدوری کے سوا کچھ مقدور نہیں رکھتے انکی خیرات پر انکو طعنہ مارتے ہیں (عیب لگاتے ہیں) پھر ان (سب) پر ٹھٹھے مارتے ہیں اللہ نے (بھی) اس ٹھٹھے کا ان کو بدلہ دیا اور انکے لیئے تکلیف کا عذاب (تیار) ہے تو انکے لیے (خدا سے) بخشش مانگے یا نہ مانگے اگر ستر بار (بھی) ان کے لیے بخشش مانگے تب بھی اللہ ہرگز انکو بخشنے والا نہیں یہ اسلیے کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول کو نہ مانا اور اللہ تعالےٰ شریر لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا ۱۹

(۱) ان حضرت ﷺ ایک دعوت کے لئے بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص نیلی آنکھ والا آیا آپ نے فرمایا تو اور تیرے ساتھی مجھکو کیوں برا کہتے تھے وہ گیا اور اپنے ساتھیوں کو لیکر آیا سب نے قسمیں کھائیں کہ ہم نے نہیں کہا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ (۲) یعنے اسلام کا دعوے کرنے کے بعد ۱۲ (۳) ان حضرت ﷺ کو مارڈالنا لیلۃ العقبہ میں جب آپ تبوک کو جارہے تھے یا جلاس کے جورو کے بیٹے کو مارڈالنا جس نے جلاس کی بات ان حضرت صلعم تک پہنچا دینے سے ڈرایا تھا یا عبداللہ بن ابی کو ایک تاج پہنانا ۱۲ (۴) پہلے فاقہ سے مرتے تھے محتاج تھے جب ان حضرت مدینہ میں تشریف لائے تو مسلمانوں کی طفیل سے لوٹ کا مال ملا مالدار بنے ۱۲ (۵) جس رکابی میں کہائیں اسی میں چھید کرنا چاہتے ہیں منافق اور احسان فراموش کا یہی نمونہ ہے ۱۲ (۶) ان حرکتوں سے ۱۲ (۷) کہتے ہیں جلاس نے توبہ کرلی اور سچا مسلمان بنگیا ۱۲ (۸) اور نفاق پر مجبور رہیں ۱۲ (۹) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور پھر گئے ملانیہ بعضوں نے یوں کیا ہے اور پھر گئے اور وہ منہ پھیر لینے والے ہیں بعضوں نے یوں کیا ہے اور سرتابی کرکے اپنے قول سے پھر بیٹھے ۱۲ (۱۰) یا جس دن تک وہ اپنی بخیلی کی سزا پاکر قیامت تک ۱۲ (۱۱) یعنے اس بخیلی اور وعدہ خلافی کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرنے تک وہ منافق ہی رہے ۱۲ (۱۲) وعدہ خلافی خود گناہ ہے اور اس میں جھوٹ بھی ہوتا ہے تو دوہرا گناہ ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اسلیئے کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کو جھٹلاتے تھے صحیح حدیث میں ہے منافق کی تین نشانیاں ہیں بات کرے تو جھوٹ وعدہ کرے تو خلاف امانت میں خیانت کرے جس میں یہ تینوں باتیں ہوں گی وہ تو پکا منافق ہے اور جس میں کوئی ایک بات ہو تو اس میں نفاق کی ایک صفت ہوگی ۱۲ (۱۳) کانا پھوسی سے سب منافقوں کی وہ پچھلی صلاحیں اور مشورے ہیں جو پہلے ہر کسی برائی میں اور اسلام پر عیب لگانے کی غرض سے کیئے جاتے تھے ۱۲ (۱۴) یہ منافق ہی تھے ۱۲ (۱۵) یہ دونو آیتیں جب ان حضرت ﷺ نے خیرات کی فضیلت بیان فرمائی اللہ کو کسی شخص بہت سا مال لاتا دیکھکر منافق اسکو ریاکار کہتے اور کوئی غریب جو اپنا پیٹ کاٹکر یا محنت مزدوری کرکے تھوڑا سا مال لاتا اسکو دیکھکر کہتے اللہ کو اسکی کیا حاجت ہے ۱۲ (۱۶) یعنے اگر دلیل دھواں کیا مسلمانوں کو ان پر ہنسایا ۱۲

(باقی در ضمیمہ ۱۲)

		۱۵	كُلِّ أَمْرٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝
			لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ ۝
			لَّوْلَا جَاءُو عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝
			وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝
			إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ ۝
			وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ۝
			يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝
			وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝
			إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝
			وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝
			يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝
			وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝
			إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝
			يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝
			يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ۝
			الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝
			يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ۖ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝
			فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا ۖ هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝
			لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ۝
			قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝
			وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝
			وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝
			وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَآتُوهُم مِّن مَّالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِن بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝
			وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِّنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ۝
			اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝
			فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۝
			رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ۙ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۝
			لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
			وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِندَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝
			أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ سَحَابٌ ۚ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۚ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ۗ وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ ۝
			أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ۝
			وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۝
			أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِن جِبَالٍ فِيهَا مِن بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَن مَّن يَشَاءُ ۖ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ۝
			يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ۝
			وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ ۖ فَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ أَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝
			لَّقَدْ أَنزَلْنَا آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ ۚ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝
			وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝
			وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم مُّعْرِضُونَ ۝
			وَإِن يَكُن لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ۝
			أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۚ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝
			إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝
			وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝
			وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل لَّا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝
			قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝
			وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝
			وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝
			لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝
			يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۚ مِّن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ۚ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوَّافُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝
			وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝
			وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَن يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ وَأَن يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝
			لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا مِن بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝
			إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝
			لَّا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝
			أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ ۚ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

		۱	الٓرٰ ۚ كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ۝
			أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ۝
			وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۖ وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ۝
			إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝
			أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ ۚ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝
			وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝
			وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ مِن بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝
			وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝
			وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ۝
			وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ۝
			إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۙ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝
			فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن يَقُولُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَا أَنتَ نَذِيرٌ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝
			أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝
			فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ۝
			مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝
			أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝
			أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ ۚ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۝
			وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ۝
			الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ ۝
			أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ۝
			أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝
			لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ۝
			إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝
			مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝
			وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝
			أَن لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ۝
			فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ ۖ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ۝
			قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ۝
			وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِنَّهُم مُّلَاقُو رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ۝
			وَيَا قَوْمِ مَن يَنصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِن طَرَدتُّهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝
			وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنفُسِهِمْ ۖ إِنِّي إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ۝
			قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝
			قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ اللَّهُ إِن شَاءَ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ۝
			وَلَا يَنفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝
			أَمْ

سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ۝ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ۝

گسی میں اور وہ ان سے فساد کریں گے تھوڑی دیر اور ان کے شہر میں رہیں اور اپنے گھروں میں نہ ٹھہریں مگر تھوڑی دیر اور یہ منافق اس سے پہلے اللہ تعالیٰ سے عہد کر چکے تھے کہ ہم کافروں کے مقابلہ سے پیٹھ نہیں موڑیں گے اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد انہوں نے کیا تھا اسکی پوچھ ہوگی ۔

۲۱ الاحزاب ۳۳ ۲ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَاۗىِٕكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۝

۶ ״ ۳ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَاۗءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ

۲۲ ״ ۸ لَىِٕنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ

گسی میں اور وہ ان سے فساد کریں گے تھوڑی دیر اور ان کے شہر میں رہیں اور اپنے گھروں میں نہ ٹھہریں مگر تھوڑی دیر اور یہ منافق اس سے پہلے اللہ تعالیٰ سے عہد کر چکے تھے کہ ہم کافروں کے مقابلہ سے پیٹھ نہیں موڑیں گے اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد انہوں نے کیا تھا اسکی پوچھ ہوگی ۔

(مسلمانو) تم میں سے جو (منافق لوگوں کو جہاد میں شریک ہونے سے) روکتے ہیں اور اپنے (خوب) جانتا ہے اور ان لوگوں کو (بھی) جو اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں (مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ کر) ہماری پاس چلے آؤ اور لڑائی میں بھی شریک نہیں ہوتے مگر کم تمہاری مدد میں بخیلی کرتے ہیں پھر جب ڈر کا وقت آتا ہے تو تو دیکھتا ہے وہ تجھ کو اس طرح تکتے ہیں انکی آنکھیں (پھر رہی ہیں اور) گھوم رہی ہیں جیسے اس شخص کی جس پر موت کی بیہوشی آگئی پھر جب ڈر جاتا رہتا ہے تو (بڑی لمبی چلتی) زبانوں سے تمہارا مقابلہ کرتے ہیں (لوٹ کے) مال پر مرے جاتے ہیں ان لوگوں میں ایمان نہیں تو اللہ نے انکے نیک کام (اگر کچھ ہوں بھی) اکارت کر دیئے اور اللہ پر یہ (اکارت کر دینا) آسان ہے (ابتک یوں) سمجھ رہے ہیں کہ (کافروں کے) لشکر بھاگے نہیں اور اگر وہ پھر آ موجود ہوں تو یہ آرزو کریں گے کاش وہ گاؤں میں گنواروں کے ساتھ ہوتے حال پوچھتے رہتے (کہ مسلمانوں پر کیا گذری) اور جو تمہارے ساتھ ہی رہیں (اور بھاگیں نہیں) تب بھی تھوڑے نہیں مگر تھوڑا

اور منافقوں کو چاہے سزا دے چاہے (جب وہ توبہ کریں) انکو معاف کر دے ۔

اگر یہ منافق اور جنکے دلوں میں کھوٹ ہے اور جھوٹی خبریں اڑانے والے (مدینہ میں اپنی حرکتوں سے) باز نہ آئیں گے تو ہم تجھ کو (ان پر) پیغمبر (انکے پیچھے لگا دیں گے پھر وہ مدینے میں تیرے پاس تھوڑے ہی دن رہنے پائیں گے مگر چند روز (ہر طرف سے) ان پر پھٹکار برسے گی جہاں (یہ) پائے جائیں پکڑ لیے جائیں گے اور مار کر ٹکڑے کر دیے جائیں گے جو لوگ پہلے گذر چکے ہیں ان میں بھی خدا کی چال یہی رہی ہے اور خدا کی چال

---

(۱) مسلمانوں سے لڑنے کو اسلام سے پھر جانے کو (۲) اسوقت یہ عذر ہرگز نہ کرینگے کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں ہم اپنے گھر کے باہر نہیں جا سکتے بلکہ خوشی سے کافروں کے شریک ہو کر مسلمانوں پر لوٹ مار کرینگے مطلب یہ ہے کہ گھروں کا محفوظ نہ ہونا یہ ایک بہانہ ہے اصل یہ ہے کہ انکا دل مسلمانوں کے ساتھ رہنا نہیں چاہتا (۳) قیامت میں انسے باز پرس ہوگی کہ تم نے جو اقرار اللہ تعالیٰ سے کیا تھا وہ کیوں پورا نہیں کیا کہتے ہیں بدر کی لڑائی میں یہ لوگ شریک نہ تھے انکے بعد یہ اقرار کیا تھا کہ اگر اب کے کوئی جنگ ہوئی تو ہم مرے دم تک لڑینگے اور پیٹھ نہ موڑیں گے (۴) یہ یہودی لوگ تھے جو منافقوں کو آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دینے اور اپنے اس چلے آنے کو کہتے تھے اور منافق مسلمانوں کو ڈراتے اور کہتے تھے کہ ہمارے ساتھ یہودیوں میں چلے چلو جو ہمارے بھائی بند ہیں (۵) تم پر شفقت کرنے میں یا اپنا مال غنیمت میں (۶) اور مسلمانوں کی فتح ہوتی ہے لوٹ کا مال ملتا ہے (۷) مطلب یہ ہے کہ لڑائی میں تو دل چراتے ہیں اور لوٹ کا مال لینے میں ہر بار آگے کی جانب رہتے ہیں اور اگر کوئی جھوٹ موٹ باتیں بناتے ہیں طعن تشنیع سناتے ہیں کیا ہم نہیں لڑے ہمنے کونسا کام نہیں کیا (۸) انکو آخرت میں کچھ ثواب نہیں ملنے کا (۹) شرارت سے اپنے اوپر سے انکو ٹالنے کے لئے تجھ کو (۱۰) جان سے مار ڈالے جائیں گے کہتے ہیں جب سورۂ برأت اتری تو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بلا کیا اللہ جو منافق تھے ان سے فرمایا اب اٹھو اور جلد مسلمانوں سے انکو نکال باہر کیا (۱۱) تھوڑی دیر کے لئے یا کم لڑتے ہیں ۔

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا ۚ

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۭ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۠ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ۝

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۝ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَاۗءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ

تو تو بدلا نہ پائے گا ۱۲

اور جو لوگ (سچے) ایماندار ہیں وہ کہتے ہیں کاش (جہاد کے بارے میں) کوئی سورت اترتی پھر جبکوئی پکی سورت (جو منسوخ نہ ہو) اتری اور اس میں جہاد کا حکم ہوتا ہے تو (اے پیغمبر) جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ تجھ کو ایسا تکنے لگتے ہیں جیسے کوئی بیہوشی میں مرتے وقت تکتا ہے سخت افسوس ہے انپر (انکو پیغمبر کی) اطاعت کرنا تھی اور اچھی بات کہنا اور جب جہاد فرض ہوا اس وقت اگر (خدا کے ساتھ) سچے رہتے تو انکے حق میں بہتر ہوتا تو (اے منافقو) اگر تم (پیغمبر کا کہنا) نہ مانو تو تم سے یہی توقع ہے کہ تم (جاہلیت کے) زمانہ کی طرح پھر ملک میں دھند مچاؤ گے اور ناطے توڑ دو گے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالے نے لعنت کی ہے اور انکو بہرا کر دیا ہے اور انکی آنکھوں کو اندھا بنا دیا ہے۔

کیا جن لوگوں کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ ان کے کینوں کو کبھی نہیں کھولیگا اور (اے پیغمبر) اگر ہم چاہتے تو ان (منافقوں) کو (اچھی طرح کھولکر) تجھ کو دکھلا دیتے تو ان کی نشانی سے انکو پہچان لیتا اور تو انکو انکی بات کے ڈھنگ سے ضرور پہچان لیگا اور اللہ کو تمہارے کام معلوم ہیں۔

جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمانداروں سے کہینگے (ذرا ٹھیرو) ہمکو آنے دو ہم بھی تمہاری روشنی سے سلگا لیں انسے کہا جائیگا پیچھے لوٹ جاؤ (یعنے دنیا میں پھر جاؤ) وہاں روشنی ڈھونڈھو تو پھر اسکے بعد ایماندار اور منافقوں کے بیچ میں ایک دیوار کی آڑ کر دیجائیگی اسمیں ایک دروازہ ہوگا اسکے اندر کیطرف تو رحمت (بہشت) ہوگی اور اسکے اوہر (جدہر منافق ہونگے) باہر کیطرف (اسکا) عذاب (جہنم) ہوگا منافق ایمانداروں سے پکار پکار کہینگے

---

۱ ہر زمانہ میں منافق اور باش بدمعاش قتل اور خراب ہوئے ہیں ۱۲ ۲ اور ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسکے دشمنوں سے لڑتے اور شہید ہوتے ۱۲ ۳ لڑائی کے نام سے ڈر گئے اور جیسے کوئی سکتے کے عالم میں نگاہ کرتا ہے اس طرح تجھ کو دیکھنے لگے ۱۲ ۴ صاف صاف بے لاگ لپیٹ ۱۲ ۵ یعنے جہاد تو اسلیئے کیا جاتا ہے کہ ملک میں شر اور فساد نہ رہے سب لوگ مل جل کر خدائے واحد کی پرستش کریں تم جو جہاد کو برا سمجھتے ہو یہ تمہاری حیلہ جوئی اور مکاری ہے اگر تمکو حکومت ملجائے یا تم جہاد کے باب میں پیغمبر کا کہنا نہ تو کیا تم لوگ باہم امن و امان سے بسر کرو گے ہرگز نہیں ایک کو ایک لوٹے گا خانہ جنگیاں کروگے بات بات پر تلوار چلتی رہے گی ۱۲ ۶ جیسی ہوئی لڑائی تو انکو جو وہ مسلمانوں سے اور جیسے کہتے ہیں ۱۲ ۷ ایسا نہیں ہو سکتا ایک دن انکا نفاق ضرور کھل جائیگا ۱۲ ۸ مگر اللہ تعالیٰ ستار العیوب ہے وہ اپنے بندوں کا عیب فاش کرنا نہیں چاہتا اسی لیے ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ اس آیت کے اترنے کے بعد کوئی منافق آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مخفی نہ رہتا آپ اسکا چہرہ دیکھکر اسکو پہچان لیتے ۱۲ ۹ طرز کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ منافق ہے۔ ابو سعید خدری رضہ نے کہا وہ طرز یہ ہے کہ منافق حضرت علی رضہ کے مخالف ہونگے اور انکی نسبت بدی کہتی کہیں گے۔ بیچھ حدیث میں ہے اے علی تیرا دوست تو مومن ہے اور تیرا دشمن وہی ہوگا جو منافق ہے اہل بیت کی محبت بڑی نشانی ہے ایمان اخلاص کی اور جس کے دل میں یہ محبت نہیں ہے وہ کبھی مومن نہیں ہو سکتا ۱۲ ۱۰ یعنے قیامت کے دن اندھیرے میں ہونگے ایک ہی ایکا ایک نور چمکے گا ایماندار اسکی طرف لپک جائیں گے منافق بھی دیکھا دیکھی ادہر چلیں گے لیکن اللہ تعالیٰ پر اندھیرا کر دیگا اسوقت ایماندار تو پکاریں گے ذرا ٹھیرو ہم دنیا میں تمہارے ساتھ رہے تھے یہاں ہمکو اپنی روشنی میں لے چلو یا ہمارے پیچھے چلو تم اندھیرے میں لوٹ جاؤ اور روشنی کی تلاش کرو ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

مِنْكُمْ وَقَالُوا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ
اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ
الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ
اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝
فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا
مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ
هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝
وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ
اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا
اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ
فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ
لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ لَىِٕنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ
وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ
لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝
لَىِٕنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَ
لَىِٕنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَىِٕنْ
نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا
يُنْصَرُوْنَ ۝ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ
صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ
لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا
اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ
جُدُرٍ ۭ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ۭ

کیا (دنیا میں بہائی) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے (ضرور تھے) کہینگے البتہ تھے تو سہی مگر تم نے
(نفاق کرکے) خود اپنے تئیں (عذاب میں) ڈالا اور تم تو (ہمارا) انتظار کرتے رہتے تھے (دل
سے ہمارے) خیر خواہ نہ تھے) اور (خدا اور پیغمبر کی طرف سے) تمکو شک ہی رہا اور (دنیا ہی) کی
امیدوں (اور آرزوؤں) نے تمکو دھوکہ میں ڈالکر رکھا یہانتک کہ اللہ کا حکم آن
پہونچا (تم خود مر گئے) اور شیطان (نے تمکو نہ چھوڑا) اللہ کے بارے میں فریب ہی
دیتا رہا تو آجکے دن تم سے چھوڑائی میں کچھ لیا جائیگا (فدیہ وغیرہ منظور ہوگا) اور نہ
(دوسرے) کافروں سے تم (سب کا ٹھکانا دوزخ ہے وہی تمہاری رفیق ہے اور وہ بری جگہ ہے
اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو (زبان دباکر اسطرح سے) سلام کرتے ہیں جس
طرح اللہ نے تجھپر سلام نہیں بھیجا اور اپنے دل میں کیا کہتے ہیں (اگر یہ
پیغمبر ہیں) تو اللہ ہماری بات پر (سلام کہنے پر ہمکو سزا کیوں نہیں دیتا
انکی (سزا کیلئے) دوزخ بس کرتی ہے اسی میں گھسینگے وہ برا ٹھکانا ہے ۝
اے پیغمبر کیا تو نے منافقوں پر نظر نہیں ڈالی وہ اپنے بھائیوں اہل کتاب کو
کافروں سے کہتے ہیں اگر تم کہیں (اپنے ملک سے) نکالے گئے تو ہم بھی ضرور
تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہونگے اور تمہارے باب میں تو ہم کبھی کسی کی بات
ماننے والے نہیں اور اگر کوئی تم سے لڑا تو ہم ضرور تمہاری مدد کرینگے
اور اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں اگر اہل کتاب سے یہ کافر نکالے جائینگے
تو منافق انکے ساتھ (کبھی) نہیں نکلیں گے اور اگر مسلمانوں کی انسے
لڑائی ہوگی تو منافق (کبھی) انکی مدد نہیں کرینگے اور جو مدد بھی کی تو کس
کام کی) پیٹھ موڑ کر بھاگتے نظر آئیں گے پھر کوئی انکی کمک بھی نہیں کرتا
کا (مسلمانو) منافق تو ایسے بے ایمان ہیں کہ) انکے دلوں پر اللہ تعالیٰ سے
زیادہ تمہاری دہاک ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ نا سمجھ لوگ ہیں ۝ یہ یہودی اور
منافق ملکر (بھی) تم سے نہیں لڑ سکتے مگر ہاں محفوظ بستیوں
یا دیواروں کی آڑ میں ۝ وہ آپس میں (کتنے مرتے ہیں) خوب
لڑتے ہیں تو خیال کرتا ہے وہ ایک دل ہیں حالانکہ

ف ۱ جو آج ہمکو کیا چور دے دیتے ہو ۱۲ ف ۲ پھر یہ ہے کہ دنیا میں پھر کسی آفت کے آنے کا انتظار ہے ۱۲ ف ۳ تم سمجھتے تھے کہ اب کوئی دن میں مسلمان تباہ ہوتے ہیں اسلام مٹ جاتا
ہے ۱۲ ف ۴ یہ مردود منافق اور یہودی کیا کرتے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تو کہتے السام علیک اسکے معنے موت کے ہیں تم مرو آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی
انکے جواب میں صرف یوں فرماتے علیکم یعنے تم مرو یہ حدیث میں ہے کہ ایک یہودی نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو یوں ہی کہا السام علیکم آپ نے فرمایا جانتے
ہو کہ انہوں نے تم کو سلام کیا تو جواب میں صرف علیک کہو یا علیک قلت ۱۲ ف ۵ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلعم کو انکے دل کی بات بتلادی اس سے زیادہ اور سچائی کی کیا نشانی ہے
انکا یہ خیال کہ جہنم کا عذاب کیوں نہیں اترتا یہ بے وقوفی کا خیال ہے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے عذاب کے لیے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے حضرت موسیٰ نے فرعون کے لیے بددعا کی تھی
اشیا الیس میں تک مہلت دی تھی ۱۲ منہ ۶ بعضوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے دوزخ ہی کا عذاب کافی سمجھا ہے جیسے اس آیت میں ارشاد ہوا ۱۲ ف ۶ اہل کتاب کے کافروں کو منافق بھائی بھائی فرما
کیونکہ انکے ساتھ جس میں انہی کی ملی کافروں ۱۲ ف ۷ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی نسبت ایک پیشین گوئی فرمائی اور وہ بالکل پوری ہوئی انکے اتنے کہنے کے بعد کہ اگر تم نکالے گئے
ہم بھی ساتھ نکلیں گے اور کسی سے نہ دبیں گے اور اگر تم سے لڑائی ہوئی تو ہم مدد کرینگے بنی نضیر کے یہودیوں سے کہلا بھیجا کہ تم مضبوط رہنا اور مسلمانوں کے مقابلہ پر جمے رہنا اگر تم نکالے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہونگے
اور اگر تم سے لڑے تو ہم ضرور تمہاری مدد کرینگے جب وقت آیا اور بنی نضیر کو مسلمانوں سے لڑنا پڑا تو کسی منافق نے مدد کی ہو جیسا اللہ
نے فرمایا ہے ۱۲ ف ۸ یہ مسلمانوں کی بزدلی کا حال ہے کہ بند قلعوں سے باہر نہیں نکلتے ۱۲ ف ۹ یعنے آپس میں بڑے پھٹتے ہیں اور کسی کو کچھ نہیں سمجھتے ۱۲ ف ۱۰ یعنے یہودی اور منافق
سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۲۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۲۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۲۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۲۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۲۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۲۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۲۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۲۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۲۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۲۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۳۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۳۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۳۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۳۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۳۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۳۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۳۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۳۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۳۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۳۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۴۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۴۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۴۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۴۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۴۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۴۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۴۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۴۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۴۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۴۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۵۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۵۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۵۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۵۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۵۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۵۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۵۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۵۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۵۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۵۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۶۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۶۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۶۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۶۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۶۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۶۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۶۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۶۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۶۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۶۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۷۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۷۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۷۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۷۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۷۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۷۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۷۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۷۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۷۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۷۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۸۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۸۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۸۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۸۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۸۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۸۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۸۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۸۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۸۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۸۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۹۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۹۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۹۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۹۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۹۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۹۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۹۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۹۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۹۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۹۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۰۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۰۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۰۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۰۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۰۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۰۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۰۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۰۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۰۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۰۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۱۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۱۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۱۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۱۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۱۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۱۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۱۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۱۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۱۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۱۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۲۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۲۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۲۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۲۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۲۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۲۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۲۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۲۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۲۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۲۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۳۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۳۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۳۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۳۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۳۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۳۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۳۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۳۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۳۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۳۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۴۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۴۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۴۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۴۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۴۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۴۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۴۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۴۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۴۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۴۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۵۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۵۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۵۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۵۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۵۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۵۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۵۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۵۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۵۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۵۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۶۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۶۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۶۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۶۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۶۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۶۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۶۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۶۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۶۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۶۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۷۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۷۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۷۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۷۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۷۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۷۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۷۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۷۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۷۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۷۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۸۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۸۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۸۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۸۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۸۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۸۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۸۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۸۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۸۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۸۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۹۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۹۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۹۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۹۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۹۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۹۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۹۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۹۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۱۹۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۹۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۲۰۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۲۰۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۲۰۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۲۰۳ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۲۰۴ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۲۰۵ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۲۰۶ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۲۰۷ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۲۰۸ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۲۰۹ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۲۱۰ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسلمانوں سے لڑنے کی ہمت نہیں کرتے ۱۲ ف ۲۱۱ یعنے یہودی اور منافق ہمیشہ آپس میں پھٹے رہتے ہیں ۱۲ ف ۲۱۲ یعنے یہودی اور منافق سب مل کر بھی مسل

نَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا ۚ وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۚ ذَٰلِكَ
بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ۝
إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ
لَرَسُولُ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ ۗ
وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ۝
اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن
سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ
عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ۝ وَ
إِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِن
.... يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ
مُّسَنَّدَةٌ ۖ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۖ
هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۖ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ
أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا
يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ
وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ
سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ
أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۖ لَن يَغْفِرَ اللَّهُ
لَهُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝
هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ
عِندَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنفَضُّوا ۗ وَلِلَّهِ
خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ
الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ۝ يَقُولُونَ
لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ

ان کے دل پھوٹ رہے ہیں کیوں کہ ان لوگوں کو عقل
نہیں ۱۲
اور (پیغمبر) منافق جب تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو دل سے اس
کی گواہی دیتے ہیں کہ تو بیشک اللہ کا پیغمبر ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تو اللہ کا
اسکا پیغمبر ہے اور اللہ گواہ ہے کہ منافق بیشک جھوٹے ہیں ۱۲ انھوں نے اپنی
(جھوٹی) قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور (اسکی آڑ میں لوگوں کو) اللہ کی
راہ سے روکتے رہتے ہیں ۱۲ بیشک وہ بہت برے کام کر رہے ہیں ۱۲ یہ (برے
کام) اسوجہ سے (کرتے ہیں) کہ وہ (مسلمانوں کے دکھانیکو) ایمان لائے پھر
(دلمیں) کافر ہو بیٹھے تو انکے دلوں پر مہر کر دی گئی اب وہ (اچھی بات)
ایمان اور اخلاص) کی سمجھ والے نہیں اور (اے پیغمبر) جب تو ان کو دیکھتا ہے
تو انکی ڈیل ڈول تجھ کو بھلے لگتے ہیں ۱۲ اور وہ کوئی بات کریں تو
تو انکی بات (اچھی طرح) سنتا ہے وہ (آدمی نہیں ہیں) لکڑیاں ہیں
(دیوار سے) ٹکائیں تمائیں) جو ٹیکا لگا کر رکھی جائیں ۱۲ جہاں زور کی کوئی آواز
ہوئی وہ سمجھتے ہیں ہم ہی للکارے گئے (اے پیغمبر) بڑے دشمن (تیرے)
یہی لوگ ہیں ان سے بچا رہ ۱۲ پھر خدا کی مار کدھر بہکے جا رہے ہیں ۱۲ اور جب
ان (منافقوں) سے کہا جاتا ہے آؤ (پیغمبر کے پاس چلو) اللہ تمہارا پیغمبر
تمہارے لیے بخشش کی دعا کریگا تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں (جیسے انکو
کچھ پرواہ نہیں ہے) اور (اے پیغمبر) تو دیکھتا ہے وہ غرور سے منہ پھیر
لیتے ہیں (اے پیغمبر) تو انکے لیے بخشش کی دعا کرے یا نہ کرے
دونوں انکے واسطے برابر ہیں اللہ تعالیٰ کبھی ان کو بخشنے والا نہیں
کیونکہ اللہ تعالیٰ بدکار لوگوں کو راہ پر نہیں لاتا ۱۲ یہی (مردود) تو ہیں جو اپنے
لوگوں سے) کہتے ہیں پیغمبر کے ساتھیوں پر (اپنا پیسہ) اس وقت تک خرچ
نہ کرو جب تک وہ تتر بتر نہ ہو جائیں ۱۲ ان منافقوں کو اتنی سمجھ نہیں کہ
آسمان اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے اختیار میں ہیں ۱۲ کہتے ہیں اگر ہم

ف ۱ جو صفت اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں منافقوں اور بیدینوں کی بیان فرمائی وہ ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کے سب حال ہے مستثنیٰ رہے شاذ و خلاف انہیں ہے کہ ایک گھر کے لوگ ہی متفق نہیں اور یہی وجہ ہے کہ غیر قوموں کے محکوم اور غلام ہو رہے ہیں ۱۲ اسکے بعد جلالہ نے نفاق کی وجہ بھی بیان فرما دی یعنے بے عقل اگر ان میں عقل ہوتی تو نفاق کا خاتمہ کیسے ہوتا نفاق اور اختلاف کے پاس نہ پھٹکتے ۱۲ ف ۲ انکے دل میں تیری پیغمبری کا یقین نہیں صرف زبان سے تیرے خوش کرنیکو کہدیتے ہیں تو انکا یہ کہنا جھوٹ ہوا کہ ہم دل سے گواہی دیتے ہیں کیونکہ گواہی میں دل اور زبان کا ایک ہونا ضرور ہے ۱۲ ف ۳ یعنی جو مالی قسمیں کھا کر مسلمانوں کے آگے اپنی جان بچاتے ہیں ۱۲ ف ۴ جو کوئی دل سے مسلمان ہوتا ہے ہم اسکو یہ کہتے ہیں مسلمان نہیں ہونے دیتے ۱۲ ف ۵ اس نفاق کا انجام دنیا اور آخرت دونوں میں برا ہے ۱۲ ف ۶ جیسے پہلے تھے ۱۲ ف ۷ ظاہر میں بڑی عظمت اور طاقت خواہ مخواہ کی ۱۲ ف ۸ جیسے لکڑیوں کو عقل اور فہم نہیں ہوتی ان میں بھی عقل اور فہم نہیں ہے جیسا کہ زید بن ارقم نے کہا ہم ان حضرت کے ساتھ سفر میں تھے ہمیں بڑی تکلیف ہوئی عبداللہ بن ابی منافق نے اپنے ساتھیوں سے کہا پیغمبر کے ساتھیوں پر کچھ خرچ نہ کرو جب تک وہ انکا ساتھ چھوڑ دیں اور اگر ہم مدینہ پہنچ گئے تو عزت والے کو ذلت والے سے نکال باہر کریگا (عزت والے سے اس مردود نے اپنے تئیں اور ذلت والے سے آنحضرت کو) میں آنحضرت سے بیان کیا آپ نے ابوبکر سے فرمایا اور عمر سے کہنے لگا دیکھ جو تو نے میرے دل کو بہت برا معلوم ہوا اور اس قصہ نے یہ صورت اختیار کر لی کہ آپ نے ہم منافقوں کو بلا بھیجا انہوں نے آپ سے سر جھکا کر حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ کیا ہے کہ تم نے ایسا کہا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے ایسا نہیں کہا آپ نے ان کی تصدیق کی ۱۲ یہ کہا منافق ظاہر میں بہت خوب ہو گئے ۱۲ ف ۹ جو لڑکی ذاہڑی میں تمام منافقوں کے دل میں بھری تھی اس کا حال ہر وقت اگلتے رہنا ہے اب کر رہا ہے ۱۲ ف ۱۰ (باقی آئندہ)

وَلِرَسُولِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

النار ودركاتها ۳۱

۱	البقرہ	۳ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ
الْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝
۷	الانعام	۳ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا
يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ
رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ
قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا
عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝
۸	الاعراف	۴ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ
قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ
كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ
حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ
اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ
اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ
النَّارِ ۭ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝
وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ
لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝
۹		۵ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ

(اس سفر سے) لوٹکر مدینہ میں گئے تو عزت والا ذلت والے کو ضرور
نکال باہر کریگا حالانکہ عزت اللہ ہی کی ہے اور اسکے پیغمبر کی اور مسلمانوں
کی (وہی غالب ہونگے) مگر منافق (ان باتوں کو) نہیں جانتے ۝

باب ۳۱ دوزخ اور اسکی تکلیفوں کا بیان

تو اس آگ سے بچو جسکے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (یعنی کافر جو دنیا
کے ایسی جلیں گے) وہ منکروں کے لیے تیار ہے ۝ اور (اے پیغمبر) اگر تو انکو اسوقت دیکھے جب وہ دوزخ پر ٹھیرائے جائینگے
(تو عجب تماشا یا بڑا ہولناک سانحہ دیکھیگا) کہتے ہونگے کاش ہم پھر دنیا میں
بھیجدیے جائیں اور (اب کی بار) اپنے مالک کی آیتوں کو جھٹلائیں نہیں اور ایماندار
بنجائیں ۝ یہ جو آشکار کرینگے وہ بھی ایمان کو سچا سمجھکر سچے دل سے نہیں (بلکہ جن باتوں کو
پہلے وہ چھپاتے تھے وہ انکے سامنے کھل گئی اور اگر (بالفرض) دنیا میں پھر بھیجدیے
جائیں تو پھر ویسے ہی کام کریں جن سے منع کیے گئے تھے اور کچھ شک نہیں یہ جھوٹے ہیں ۝
فرمائے گا تم (بھی) ان امتوں کے ساتھ جو تم سے پہلے جن اور
آدمیوں کی گذر چکی ہیں دوزخ میں جاؤ جب ایک امت دوزخ میں
جائیگی تو اپنی بہن پر لعنت کرے گی یہانتک کہ جب سب کے سب
دوزخ میں اکٹھا ہوں گے تو ان میں کی پچھلی امت اگلی امت
کے لیے کہے گی مالک ہمارے انہی لوگوں نے (اپنے اگلوں نے)
ہمکو گمراہ کیا تو ان کو دوزخ کا دونا عذاب (اللہ سبحانہ وتعالیٰ)
فرمائے گا۔ تم سب کو دونا عذاب ہوگا مگر تم نہیں جانتے
اور اگلی امت پچھلی سے کہے گی تم کچھ ہم سے
اچھے نہیں رہے اب اپنے کیے کے بدل عذاب
کا مزہ چکھو ۝
ان کے لیے آگ کا بچھونا ہوگا اور اوپر سے آگ کے لحاف

(اس قصہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک روایت میں ہے کہ مہاجرین اور انصار میں کچھ تکرار ہوگئی ایک مہاجر نے ایک انصاری کو لات ماری آنحضرت نے دونوں گروہ ہونکو دھمکایا
اور فرمایا کہ جاہلیت کی باتیں چھوڑ دو عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کو یہ خبر پہونچی تو لگا کہنے کیا مہاجرین نے ایسا کیا خیر جب ہم مدینہ میں پہنچیں گے تو عزت والا ذلت والے کو
نکال باہر کریگا یہ خبر آنحضرت صلعم کو پہونچی حضرت عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ حکم دیجیے میں اس منافق کی گردن ماروں آپ نے فرمایا جانے دو لوگ کہینگے کہ محمد اپنے
ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں کچھ عبداللہ بن ابی نے یہ کلمہ کہا تو اسکا بیٹا جو سچا مسلمان تھا کہنے لگا تو خود ذلیل ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر عزت والے ہیں اور
تو ہمیشہ سے منافق اور شرارت ہی کو عزت سمجھتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ دنیا بڑی ہے کہ یہ منافق اور مکار شخص چند روز کے لیے پیارا رہتا ہے آخر اسکا نفاق اور مکر
سب پر کھل جاتا ہے اور ایسا ذلیل ہوتا ہے کہ پناہ بخدا دیکھو عبداللہ ابن ابی منافق کو کوئی جھوٹ موٹ بھی نہیں پوچھتا اب تک جو کوئی اسکا حال سنتا ہے اوپر لعنت اور
کرتا ہے اور آنحضرت اور صحابہ کی عزت اور عزت قیامت تک قائم ہے ایک شخص نے ہمارے آقا امام حسن سے کہا لوگ کہتے ہیں آپ میں غرور ہے آپ نے فرمایا یہ غرور نہیں
عزت ہے یہ آیت پڑھی ۝ تک اور پیغمبر میں اللہ دوزخ میں یہ جملے جائیں گے۔ بعضوں نے کہا پیروں سے مراد وہ بت ہیں جنکو کافر پوجتے تھے
یہ آیت محمد بن ابی بکر جنکو اللہ نے دوزخ میں ڈال دیے جائیں گے پڑھ کر فرمایا انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم اس آیت سے یہی نکلا کہ دوزخ کو ہم
بنا چکا ہے اور موجود ہے اور ایسے ہی جنت بھی اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا ۔۔۔ (مؤلف عفی عنہ)

			غواش ۵ وكذلك نجزي الظلمين ۰	(اور ڈھیں گے) اور ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ۵
۸	الاعراف	۶	ونادى اصحب النار اصحب الجنة ان افيضوا علينا من الماء او مما رزقكم الله ۵ قالوا ان الله حرمهما على الكفرين ۵ الذين اتخذوا دينهم لهوا ولعبا وغرتهم الحيوة الدنيا ۵ فاليوم ننسىهم كما نسوا لقاء يومهم هذا وما كانوا بايتنا يجحدون ۰	اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے (اور کہیں گے) تھوڑا پانی ہم پر ڈالو یا جو خدا نے تم کو کھانے کو دیا ہے وہ کہیں گے اللہ نے تو جنت کا کھانا پانی کافروں پر حرام کر دیا ہے جنہوں نے اپنے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے انکو فریب دیا تھا ہم بھی آج ان کو بھلا دیں گے ۵ . . . . . جیسے وہ اس دن کا (یعنے قیامت کا) آنا بھول گئے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔
۹	"	۲۲	ولقد ذرانا لجهنم كثيرا من الجن والانس ۵ لهم قلوب لا يفقهون بها ۵ ولهم اعين لا يبصرون بها ۵ ولهم اذان لا يسمعون بها ۵ اولئك كالانعام بل هم اضل ۵ اولئك هم الغفلون ۰	اور ہم نے دوزخ کے لئے بہت سے جن اور آدمی پیدا کیے ہیں ان کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے اور ان کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے (ہدایت کا رستہ) نہیں دیکھتے اور ان کے کان ایسے ہیں جن سے (حق بات) نہیں سنتے یہ لوگ چارپائے جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ۵
۱۰	الانفال	۲	ذلكم وقوه وان للكفرين عذاب النار ۰	اب یہ (عذاب) تو چکھ لو اور (جان لو کہ آخرت میں) کافروں کو دوزخ کا عذاب ہونے والا ہے ۵
۹	"	۴	والذين كفروا الى جهنم يحشرون ۵	اور جو کافر ہیں وہ (قیامت کے دن) دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے
	التوبة	۱۱	قل نار جهنم اشد حرا ۵	کہدو دوزخ کی آگ کی گرمی اس سے (کہیں) زیادہ سخت ہے۔
۱۱	هود	۱۰	وتمت كلمة ربك لاملئن جهنم من الجنة والناس اجمعين ۰	اور تیرے مالک کا فرمانا پورا ہوا کہ میں دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سب سے ضرور بھر دونگا ۵
۱۳	ابراهيم	۳	ويأتيه كل مكان وما هو بميت ۵ ومن وراءه عذاب غليظ ۰ ويسقى من ماء صديد ۵ يتجرعه ولا يكاد يسيغه ويأتيه الموت من كل	اور (ایسا ہوا کہ) ہر ایک گھمنڈ والا ضدی تباہ ہوا اور آخرت میں اسکے سامنے جہنم ہے اور (وہاں) پیپ کا پانی اسکو پلایا جائیگا جسکے پینے پر یہ اسکو پیے گا اور (پھر بھی) گلے سے اتارنا مشکل ہوگا اور ہر طرف سے موت اسپر چلی آرہی ہے حالانکہ وہ مر نہیں سکے

ف عالم کے سب مرد محشر کہ ہیں ۱۲ ف اس میں سے کچھ ہمکو دو ۱۲ ف ہم تم کو کیونکر دے سکتے ہیں ۱۲ ف یعنے انکو دینا منع ہے تو ہم اللہ کے حکم کے خلاف کیسے کریں گے یا اپنے تئیں گناہ میں بنا دیں ابن عباس رضی نے کہا ایک بھائی دوسرے بھائی کو پکارے گا اور کہیگا بھائی ذرہ میری خبر لے میں جلگیا تھوڑا پانی مجھپر ڈال دے کہیگا یہ کیونکر ہو سکتا ہے اسرتہ نے تو جنت کا آب و دانہ کافروں پر حرام کر دیا ہے ۱۲ ف اسپر پھولے ہوئے تھے خدا کا خیال تھا نہ آخرت کا ۱۲ ف یعنے انکا خیال چھوڑ دیگا دوزخ میں پڑا جلنے دیں گے ۱۲ ف دین اور آخرت کی باتیں ۱۲ ف سب کے سب دنیا میں غرق ہیں ۱۲ ف اندھوں کیطرح دوسروں کے پیچھے چلتے ہیں باپ دادا کے طریق پر چلتے ہوتے ہیں ۱۲ ف کبھی قرآن یا حدیث دل لگا کر نہیں سنتے حدیث اور تفسیر کی کتاب خود نہیں دیکھتے ہیں ۱۲ ف وہ دیدہ و دانستہ گڈھے یا آگ میں نہیں گرتے مگر دوزخ میں گرے پڑے ہیں ۱۲ ف دنیا کی زندگی ایک خواب ہے مرتے ہی آنکھ کھل جائیگی اسوقت پچھتاتے رہ جاویں گے ۱۲ ف دنیا میں مارے جاتے قید ہونیگا ۱۲ ف جو اس سے بھی سخت ہے ۱۲ ف جو اسنے اول میں فرمایا تھا ۱۲ ف یعنے جوان میں کافر مشرک باقی رہینگے ۱۲ ف پیغمبروں کو کہا اسرتہ نے مدد کی اور کافروں کی کچھ دستی انکی دعا قبول نہیں ہوئی وہ سب تباہ اور برباد ہو گئے۔ یہ تو دنیا میں ہوا اور آخرت میں ف اسکے پیچھے بعضا اسکے مرنے کے بعد جہنم ہے ۱۲ ف جو دوزخیوں کے زخموں سے بہے گا بدکاروں کی شرم گاہوں سے ۱۲ ف کیونکہ بہت خراب بدبودار کھولتا ہوا بار بار کر زبردستی پلائیں گے ۱۲ ف صحیح حدیث میں ہے کہ وہ پانی ایسا گرم ہوگا کہ پیتے ہی آنتیں کٹ کر پیٹ سے نکل پڑیں گی منہ کے سامنے آتے ہی سر جل بھن جائے گا سر کی کھال نکل پڑے گی معاذ اللہ ۱۲ ف یا ہر عضو سے موت کا سامان محسوس ہوگا ۱۲ ف کیونکہ وہاں موت نہیں ہے موت ہو تو راحت ہو جاوے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دینا منظور ہے ۱۲

		كَذَّبَتْ عَلَيْهِمْ ۝	اور (اس عذاب کے سوا) اسکے آگے یا پیچھے ایک اور سخت عذاب ہے ف۱
۱۴	الحجر ۱۵	۳ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ۝	اور ان سب لوگوں کے لیے (جو تیری راہ پر چلیں گے) جہنم کا وعدہ ہے اسکے سات دروازے ہیں (یعنے سات طبقے) ہر دروازے کے لیے ایک فرقہ بٹا ہوا ہے ف۲
۱۶	طٰہٰ ۲۰	۳ إِنَّهُ مَنْ يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝	بے شک جو کوئی (مرتے وقت) کافر ہو کر اپنے مالک کے سامنے حاضر ہوگا اسکے لیے دوزخ ہے نہ وہاں مریگا اور نہ جیے گا ف۳
۱۸	المؤمنون ۲۳	۶ تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ۝ أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ۝ قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ۝ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ ۝ قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ۝ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝ فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنْسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنْتُمْ مِنْهُمْ تَضْحَكُونَ ۝ إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ۝ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ ۝ قَالَ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝	اور انکے منہ کو آگ جھلستی ہوگی اور وہ اس میں (دوزخ میں) بدشکل بنے ہونگے ف۴ (انسے کہا جائیگا اللہ پوچھیگا) کیا میری آیتیں تمکو پڑھکر سنائی نہیں جاتی تھیں پھر تم انکو جھٹلاتے تھے وہ عرض کرینگے مالک ہماری بدبختی ہم پر چڑھ بیٹھی (غالب آئی) اور ہم گمراہ لوگ تھے مالک ہمارے ہمکو اب کی بار) دوزخ سے نکالدے پھر اگر ہم ایسا کریں تو بیشک ہم قصوروار ہیں اللہ فرمائیگا دور ہو اسی میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو ف۵ (دیکھو) ہمارے بندوں میں سے کچھ لوگ (دنیا میں یوں) دعا کرتے تھے مالک ہمارے ہم ایمان لائے ہمکو بخشدے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب رحم کرنیوالوں میں بہتر رحم کرنے والا ہے۔ تم نے ان لوگوں کو مسخرہ بنایا تھا یہاں تک کہ اس ٹھٹھے میں میری یاد بھول گئے تھے اور تم ان سے ہنستے رہے آج کے دن (دیکھو کیسا ہوا) ان کے صبر کا بدلہ میں نے ان کو یہ دیا کہ وہ اپنی مراد کو پہونچ گئے ف۶ اللہ سبحانہ وتعالے فرمائے گا تم زمین میں کتنے برس رہے ہو گے وہ کہیں گے (خداوندا) ہم شاید ایک دن یا ایک دن سے بھی کم رہے ہونگے حساب جاننے والوں (فرشتوں) سے پوچھ لے ف۷ اللہ تعالے فرمائیگا (اے پیغمبر تو کہہ) تم بیشک تھوڑے ہی رہے اگر تم جانتے ہوتے ف۸
۲۰	الفرقان ۲۵	۲ إِذَا رَأَتْهُمْ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا	جب دوزخ ان کو ایک دور مقام سے دیکھے گی تو یہ اسکا جوش

ف۱ یعنے اسکے عذاب بے انتہا ہیں ایک عذاب ختم نہ ہوگا کہ دوسرا عذاب اس سے بھی سخت درپیش ہوگا ۱۲ ف۲ حضرت علی رضہ نے فرمایا جہنم کے دروازے تلے اوپر ہیں کہتے ہیں جہنم کے سات طبقے ہیں جہنم، لظی، حطمہ، سعیر، سقر، جحیم، ہاویہ۔ پہلے میں گنہگار مسلمان دوسرے میں یہود تیسرے میں نصارے چوتھے میں صابئین پانچویں میں مجوس چھٹے میں مشرک ہندو بودہ وغیرہ ساتویں میں منافق رہیں گے جو سب سے نیچے کا طبقہ ہے ۱۲ ف۳ جیسے جینا چاہیئے یعنے آرام کے ساتھ ۱۲ ف۴ بلکہ سکتا رہیگا صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا پھر یہ آیت سنائی اور فرمایا دوزخ والے جو ہیں (یعنے کافر) وہ تو نہ اس میں مریں گے نہ جئیں گے لیکن جو لوگ دوزخ والے ہیں (یعنے گنہگار مسلمان) انکو دوزخ کی آگ ایکبار گی مار ڈالے گی جلکر کوئلہ ہو جائیں گے پھر انکے سفارشی (پیغمبر اور صالحین) کھڑے ہونگے (جب انکو خبر ہوگی) اور سفارش کرینگے ان کی سفارش قبول ہوگی وہ نہر الحیوۃ پر لائے جائیں گے پھر اس میں نہائیں گے (نہاکر) اسطرح بڑھیں گے جیسے دانہ جو بیسا کے پہاڑ میں کہا جاتا ہے کچرے کوڑے میں وہ کیسا ہرا بھرا ہو کر نکلتا ہے) ۱۲ ف۵ اوپر کا ہونٹ کھوپری تک چڑھ جائے گا اور نیچے کا ناف تک لٹک آئیگا دانت سامنے کھلے ہو نگے شکل بگڑ جائیگی معاذ اللہ ۱۲ ف۶ کبھی تو کہتے تھے ہمکو دوزخ کی آگ نہ چھوئیگی یا ہمیں کبھی انکا یقین نہیں کرتے تھے کبھی ہنسی اڑانے کی راہ اسطرح کرتے تھے جو جھٹلانے کے برابر ہے جیسے ہمارے زمانے میں جنے جاہل [illegible] کہتے ہیں کہ ہم کہاں کی جو کوئی آئے گا اپنی آگ اپنے ساتھ لائے گا یہی غصے اور غم کی آگ مراد ہے ۱۲ ف۷ یعنی چھوٹی یعنے نفس کی خواہش اور [illegible] سے چھٹکارا پائے گا خوش ہونے کا مقام یہی ہے اور یہ دعا کریں گے ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

			كَيْفًا وَّزُوْرًا ۝ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا	اور خروش سنیں گے اور جب دوزخ میں ڈالیں باندھ کر تنگ جگہ
			ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝	میں ڈالدیے جائینگے تو وہاں موت کو یاد کرینگے (فرشتے ان سے
			لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا	کہینگے) آج ایک موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو اے
			ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ	پیغمبر کہدو کیا یہ (دوزخ) اچھی ہے یا ہمیشہ رہنے کی بہشت
			الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ	جسکا وعدہ پرہیزگاروں کے لیے کیا گیا ہے وہی ان کا بدلہ
			جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا ۝ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ	اور آخری ٹھکانا ہے جو وہ چاہیں گے وہاں انکو ملے گا ہمیشہ
			خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ عَلٰي رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ۝	رہینگے (کبھی فنا نہیں) یہ تیرے مالک پر مانگا ہوا وعدہ ہے۔
۲۱	السجدة ۳۲	۲	وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ	اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت کرتے مگر (روز ازل)
			حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَاَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ	جو قول ہم نے فرمایا تھا وہ (ضرور) پورا ہوگا کہ میں دوزخ کو
			الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝	جنوں اور آدمیوں سے بھر دونگا ۔
۲۳	یٰس ۳۶	۴	هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝	اب یہ دوزخ وہی ہے جسکا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا آج کے
			اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝	دن اپنے کفر کے بدلے اس میں پڑو۔
۲۴	والصّٰفّٰت ۳۷	۲	اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝	نہلا یہ مہمانی بہتر ہے یا (کمبخت) تھوہر کا درخت ۔ ہمنے اس درخت
			اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝ اِنَّهَا	کو کافروں کی آزمائش کے لیے بنایا ہے ۔ وہ ایسا درخت ہے جو
			شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝ طَلْعُهَا	دوزخ کی تہ میں اگتا ہے ۔ اسکی کلیاں ایسی ہیں جیسے سانپوں کے پیٹ
			كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ	تو بے شک یہ کافر اس میں سے کھائینگے اور (اپنے) پیٹ اس
			مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ ثُمَّ	سے بھریں گے پھر اوپر سے کھولتا ہوا پانی ملا کر ان کو (پینے
			اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ ثُمَّ	کے لیے) ملیگا پھر (یہ گرم کھولتا ہوا پانی پیکر) ان کو دوزخ
			اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝	کی طرف لوٹنا ہوگا ۔
۲۵	الدخان ۴۴	۳	اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝	بیشک (آخرت میں) تھوہر کا درخت بڑے گنہگار کا (جیسے ابوجہل تھا)
			كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝ كَغَلْيِ	کھانا ہوگا جیسے پگلا تانبا وہ پیٹوں میں ایسا کھولیگا جیسے بہت گرم
			الْحَمِيْمِ ۝ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَاۗءِ	پانی کھولتا ہے (ہم فرشتوں سے کہیں گے) پکڑو اسکو اور گھسیٹتے ہوئے
			الْجَحِيْمِ ۝ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ	دوزخ کے بیچ میں لیجاؤ پھر اسکے سر پر چلتے (بہلتے) پانی کا عذاب
			عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝ ذُقْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ	برساؤ اور اس سے کہتے جاؤ اس عذاب کا مزہ) چکھ تو عزت والا سردار

ف دوزخ میں بھی اللہ نے زندگی اور سمجھ رکھی ہے دوسری آیت میں ہے اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیگا تو بھر گئی وہ کہیگی نہیں اور بھی ہے حدیث میں ہے کہ بھر پروردگار اپنا قدم اس پر رکھیگا وہ کہیگی بس بس ایک حدیث میں ہے کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بنالے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا دوزخ کی بھی آنکھیں ہیں آپ نے فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی اذا رأتهم من مكان بعيد الآیہ کہتے ہیں پانسو برس یا سو برس یا ایک برس کی راہ سے اسکا جوش اور خروش سنینگے۔ ایک حدیث میں ہے قیامت کے دن دوزخ میں سے ایک گردن نکلے گی اس کی دو آنکھیں ہونگی جو دیکھ رہی ہونگی اور دو کان جو سن رہے ہونگے اور ایک زبان جس سے وہ بولیگی میں ہر اس آدمی کے لیے مقرر کیا گیا ہوں جو ظالم سرکش ہو ہر متکبر کے لیے اور ہر مشرک کے لیے جس نے اللہ کے سوا کسی اور کو بھی خدا بنایا اور ہر تصویر بنانیوالے کے لیے ف بس اس قول کی وجہ سے یہ نہیں ہوتا کہ ہر ایک آدمی راہ پر آجائے بلکہ گمراہوں کی تعداد زیادہ رہتی ہے جیسے کہ ایک حدیث میں ہے ہر ہزار میں سے ایک جنتی ہے اور نو سو ننانوے دوزخی ف اور حدیث میں ہے ہر طرح کے میوے کھانے کو صاف ستھرا پاکیزہ شراب پینے کو ف جس سے دوزخیوں کی ضیافت ہوگی ف جب کافروں نے یہ سنا کہ دوزخ میں تھوہر کے درخت سے انکی ضیافت ہوگی تو ہنسے کہ بھلا آگ میں درخت کیونکر پیدا ہو سکتا ہے ان کو یہ خبر نہیں کہ بیت سے پتھریلی اور پتھیلی زمین میں گرمیلکوں میں کئی طرح کے درخت پیدا ہوتے ہیں اور بعض درخت ایسے ہیں جو جلا دینے سے بیت پھیلتے ہیں جیسے خالسہ کا درخت پس اگر دوزخ میں درخت پیدا ہو تو اس میں تعجب کیا ہے ف جیسے کئی قسم کے درخت سمندر کی تہ میں پیدا ہوتے ہیں اور پتھروں پر بڑھتے رہتے ہیں ف عرب کے لوگ سانپ کو شیطان بھی کہتے ہیں یا حقیقۃً شیطان مراد ہیں گو آدمی نے شیطان کو نہیں دیکھا مگر یہ محاورہ ہے کہ جب کسی کی بدصورتی بیان کرنا ہوتی ہے تو کہتے ہیں شیطان کی صورت ہے ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

		إِلَيْهِ ۝ إِنَّ هٰذَا مَا تُكَذِّبُونَ ۝	یہی تو وہ (دوزخ) ہے جس میں تم کو شک تھا ۵
۳۱	قٓ	۳ ثُمَّ نَقُولُ لَهَا هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ ۝	جس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی وہ کہے گی کچھ اور بھی ہے ۵
۳۱	الرحمٰن	۲ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ اٰنٍ ۝	(انسے کہا جائیگا اب دیکھا) یہی تو وہ جہنم ہے جسکو (دنیا میں) گناہگار جھٹلاتے تھے وہ آہیں اور کھولتے پانی میں چکر مارتے رہیں گے ۵
۳۱	المعارج	۱ إِنَّهَا لَظٰى ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝ تَدْعُوا مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝ وَجَمَعَ فَأَوْعٰى ۝	دوزخ تو دہک ہی ہے وہ سر کی کھلڑی اوپیڑ دیگی جو کوی (دنیا میں حق سے) پیٹھ دکھائی اور منہ پھیرے اور پیسہ جمع کرکے رکھ چھوڑے (زکوۃ نہ دے اسکو کھینچ) بلائیگی
۳۱	المزمل	۱ إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَّجَحِيمًا ۝ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا أَلِيمًا ۝	کیونکہ ہمارے پاس (ان کو پاؤں میں ڈالنے کو) بیڑیاں موجود ہیں اور (جلانے کو) جہنم اور (کھلانے کو) وہ کھانا جو گلے سے نہ اترے (تھوہر غسلین وغیرہ) اور تکلیف کا عذاب۔
۳۱	المدثر	۱ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحٰبَ النَّارِ إِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُونَ مَاذَآ أَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۚ	اور ہمنے دوزخ کی داروغہ فرشتے مقرر کیے ہیں اور ہم نے انیس کی گنتی اس لیے مقرر کی کہ کافر یہ سنکر گمراہ ہوں (اور) اس لیے کہ کتاب والوں (یہود اور نصارے کو) یقین پیدا ہو اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے اور کتاب والوں اور ایمان داروں کو (قرآن کی سچائی میں) کوئی شبہ نہ رہے اور اسلیے کہ کافر اور جن کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ یوں کہیں بھلا اس انیس کی گنتی سے اللہ تعالیٰ کی کیا غرض ہے ۵
۳۰	النبا	۱ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ لِّلطّٰغِينَ مَـَٔابًا ۙ لّٰبِثِينَ فِيهَآ أَحْقَابًا ۚ لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ إِلَّا حَمِيمًا وَّغَسَّاقًا ۙ جَزَآءً وِّفَاقًا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۙ وَكَذَّبُوا بِـَٔايٰتِنَا كِذَّابًا ۚ	بیشک دوزخ (کافروں کو) تاک رہی ہے شریروں کا وہی ٹھکانا ہے اس میں قرنوں پڑے رہیں گے وہاں نہ تو ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کھولتے پانی اور پیپ کے سوا انکو کچھ پینے کو ملے گا یہ انکے اعمال کا پورا بدلہ ہے وہ (دنیا میں آخرت کے) حساب کا ڈر نہیں رکھتے تھے اور ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے۔
۳۰	النٰزعٰت	۲ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرٰى ۝	اور دوزخ دیکھنے والوں کے سامنے کھول دیجائے گی ۱۲
۳۰	الليل	فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝	تو (اے لوگو) ہمنے تمکو (دوزخ کی) دہکتی آگ سے ڈرا دیا۔

سلہ یہی تو وہ عذاب ہے جس میں تم شبہ کرتے تھے ۱۲ ف۲ دوزخ اور جنت اللہ تعالیٰ کے حکم سے بات کر سکتی ہیں اسمیں کوئی تعجب کی بات نہیں صحیح حدیث میں ہے دوزخ برابر یہی کہتی رہیگی اور کچھ ہے یہانتک کہ پروردگار اپنا قدم اس میں رکھدیگا وہ سمٹ جائے گی اور کہے گی بس بس میں بھر گئی۔ اہلحدیث اللہ تعالیٰ کے قدم کو مانتے ہیں اور اسکی تاویل نہیں کرتے جیسے اور صفات کو مانتے ہیں لیکن اس کی ذات اور صفات کو مخلوقات سے مشابہت نہیں دیتے اور یہی طریقہ ہے سلف صالحین کا جیسے اوپر کئی بار گذر چکا ۱۲ ف۳ دوزخ میں جلائے جائیں گے پیاس لگے گی پانی مانگیں گے تو کھولتے پانی کیطرف لے جائیں گے پھر وہاں سے دوزخ میں لائیں گے ۱۲ ف۴ وہ آدمی نہیں ہیں کہ تم سو یا دس کو انپر غالب جاؤ ایک فرشتہ ساری دنیا کو کافی ہے ۱۲ ف۵ ہنسی ٹھٹھا کریں اور عذاب کے سزاوار ہوں جیسے ابوالاشدین نے کیا حدیث میں ہے کہ ان فرشتوں کی آنکھیں گویا [illegible] اور آدمیوں کے برابر قوت ہے ان میں کا ایک بہت سے آدمیوں کو ہانکتا ہوا لائیگا اور گردن پر ایک پہاڑ اٹھائے ہوگا پہلے ان آدمیوں کو دوزخ میں ڈالدیگا پھر [illegible] ۱۲ ف۶ وہ سمجھیں کہ قرآن مجید برحق ہے کیونکہ اگلی کتابوں میں بھی دوزخ کے انیس داروغہ بیان ہوئے ہیں ۱۲ ف۷ انکو اور زیادہ قرآن اور پیغمبر پر یقین ہوگا ۱۲ ف۸ انیس داروغہ کیوں مقرر کیے اسمیں کیا حکمت ہے اسے وہی اپنی حکمت خوب جانتا ہے ہمکو اسمیں کاوش کرنے کی ضرورت نہیں ۱۲ ف۹ احقاب جمع ہے حقب کی جسکا برس کا ہوگا اور برس تین سو ساٹھ دن کا اور ہر دن دنیا کے ہزار برس کے برابر ایک حدیث میں یہی ایسا ہی مروی ہے اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ [illegible] کھانے پائیں گے کیونکہ دوسری آیتوں میں ہے کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ اس میں پڑے رہیں گے حسن نے کہا تم خدا کی اس کا مطلب نہیں جانتے حقب تک ہوگا تو دوسرے حقب تک پڑے رہیں گے ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے بعضوں نے کہا یہ آیت ان موحدین کے حق میں ہے جو اپنے گناہوں کی [illegible]

كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَآ أَدْرٰىكَ
مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوقَدَةُ ۝ الَّتِي
تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْـِٕدَةِ ۝ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝
فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

ہرگز نہیں ہوسکتا وہ ضرور پھینکا جائیگا توڑنے والی (اے پیغمبر) تجھے کیا معلوم کیا چیز ہے توڑنے والی اللہ تعالیٰ کی دہکائی ہوئی آگ ہے جو (سارے بدن کو کھا کر) دلوں تک پہنچے گی وہ آگ انکو گھیرے ہوئے ہوگی لمبے لمبے ستونوں میں بند ہے ہوئے ہیں ۱۲

اَلْمَسَاجِدُ وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ ۳۲

باب ۳۲ مساجد اور قبلہ کا بیان

۱ البقرة ۱۴ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ أَنْ
يُّذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعٰى فِي خَرَابِهَا ۚ
أُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَّدْخُلُوهَآ إِلَّا
خَآئِفِينَ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ
فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ وَلِلّٰهِ
الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ
وَجْهُ اللّٰهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو خدا کی مسجدوں میں اسکا نام لینے سے روکے اور اُن کو اجاڑنا چاہے یہ لوگ خود مسجدوں میں نہ آنے پائیں گے مگر ڈرتے ڈرتے وہ دنیا میں ذلیل ہوں گے اور آخرت میں بڑی مار کھائیں گے اور پورب اور پچھم دونوں اللہ کے ہیں تو جدھر تم منہ کرو اودھر ہی قبلہ ہے بیشک اللہ تعالےٰ گنجایش والا ہے اسکی رحمت بہت وسیع اور سب کو شامل ہے ۱۲ باخبرت

۲ " ۱۷ سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ
عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ
وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝
وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَآ إِلَّا
لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ
عَلٰى عَقِبَيْهِ ۚ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى
الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ ۗ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ
إِيمَانَكُمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ
رَّحِيمٌ ۝ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي

اب قریب میں بیوقوف لوگ کہیں گے مسلمانوں کا جو قبلہ پہلے تھا اس پر جانیکی کیا وجہ ہوئی تو (اے پیغمبر) کہدے پورب اور پچھم دونوں اللہ ہی کے ہیں جسکو وہ چاہتا ہے سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے اور (اے پیغمبر) جس قبلہ پر تو پہلے تھا (یعنے کعبہ) ہمنے اسی کو (دوبارہ) مقرر کر دیا اسکی غرض یہ تھی کہ ہمکو یہ بات کہلا جائے کہ کون پیغمبر کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور قبلہ کا بدلنا بھاری (شاق) ہوا مگر انپر جنکو اللہ تعالےٰ نے راہ بتلائی اور اللہ تمہاری نماز کو بیفائدہ کر دی یہ نہیں ہوسکتا اللہ تو لوگوں پر بڑی شفقت کرنیوالا مہربان ہے ۱۲ (اے پیغمبر) ہم تیرا منہ بار بار آسمان

ف ایک دن عزو مرے کا مال دولت سب چھوڑ جائے گا ۱۲ ف ٹوٹنے سے لگ کر دل تک کی جو رگیں دل تمام اعضاء کا سردار ہے پہلے سارے بدن کو جلائے گی انپر دل تک پہونچ گی پھر سارے بدن کو جلائے گی یہی ہوتا ہے ۱۲ ف تفسیر جلالین میں ہے کہ یہ سورت ابی بن خلف اور ولید بن مغیرہ وغیرہ کافروں کے بارہ میں اتری جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعنے مارتے تھے آپ کی برائیاں کرتے پھرتے تھے ۱۲ ف جب نصاریٰ یہود پر غالب ہوئے تو بیت المقدس میں آنے سے اور عبادت کرنے سے یہود کو منع کر دیا اللہ نے مسلمانوں کو خوشخبری دی کہ عنقریب نصاریٰ یہی بیت المقدس سے نکالے جاویں گے اور مسلمان اسپر قبضہ کرینگے اب اگر کوئی نصرانی وہاں آویگا بھی تو ڈرتا ہوا اپنی جان کی امان مانگتا ہوا یہ پیشین گوئی بالکل سچ ہوئی اور حضرت عمر رض کی خلافت میں بیت المقدس پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا آج تک مسلمانوں ہی کے ہاتھ میں ہے اور نصاریٰ وہاں ڈرتے ہوئے آتے ہیں دنیا میں سوائی یہ ہوئی کہ قتل کیے گئے لونڈی غلام بنائے گئے انپر جو بیتیگا یا بیگیا آخرت کا عذاب تو ظاہر ہے ۱۲ ف ایک بار رات کو صحابہ سفر میں آنحضرت صلعم کے ساتھ تھے رات بہت اندھیری ہر ایک نے جدھر قبلہ معلوم ہوا اُدھر نماز پڑھ لی یاد نشان کے لیے پتھر رکھ دیے صبح کو معلوم ہوا کہ بعض لوگوں نے اور طرف نماز پڑھی ہے انکو یہ آیت اتری ۱۲ ف ہر ایک بات جانتا ہے ۱۲ ف ان حضرت نے پہلے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھ کر تھے پھر کعبے کیطرف قبلہ فرمایا یہود نے اسپر طعنہ کیا۔ اس آیت میں پہلے ہی سے انکی خبر دیدی کہ بے وقوفی سے وہ ایسا اعتراض کرینگے ۱۲ ف یعنے اسلام کے دین پر ۱۲ ف تو وہ کسی کی محنت کو اکارت کرنے اور بدلہ دوسے یہ کیسے ہوسکتا ہے ۱۲ ف اور بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ان روکنے والوں کو لازم تھا کہ مسجدوں میں اللہ کے ڈرتے ہوئے جاتے یعنے خدا کا خوف رکھتے اور دوسروں کو نہ روکتے ۱۲

الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۘ

کیلئے کرا دیکھے ہوا ہیں دلائل تو پسند کرتا ہے وہی ہم تجھ کو دینگے اب اپنا منہ مسجد حرام (کعبہ) کیطرف پھیر لے اور (مسلمانو) تم جہاں کہیں ہو (نماز میں) اسیطرف اپنا منہ کیا کرو بے شک اہل کتاب جانتے ہیں کہ کعبہ کی طرف قبلہ ہونا حق ہے ان کے مالک کی طرف سے اور اللہ تعالے ان کے کاموں سے بیخبر نہیں ہے اور اگر تو اہل کتاب کو ہر ایک نشانی (معجزہ) بتلائے (یا سارے جہان کی دلیلوں سے سمجھائے) تو بھی وہ تیرا قبلہ نہ لیں گے اور تو بھی اب انکا قبلہ لینے والا نہیں اور خود اہل کتاب بھی ایک دوسرے کا قبلہ نہیں لیتے اور تجھ کو جو علم (اللہ تعالے کی طرف سے) پہونچا اگر اس کے بعد تو ان کی خواہشوں پر چلے تو تیرا شمار بھی ظالموں میں ہوگا

۲ البقرة ۱۸ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۘ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۘ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۣ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۣ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۙ

اور ہر ایک دین والیکا ایک قبلہ ہے جدھر وہ منہ کرتا ہے تم (اے مسلمانو) نیکیاں کرنے میں آگے بڑھو تم جہاں رہو اللہ تم کو اکٹھا کرے گا بے شک اللہ تعالے سب کچھ کر سکتا ہے اور تو جہاں سے نکلے (یعنے جہاں ہو سفر میں) اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر یہی بات حق ہے تیرے مالک کی طرف سے اور اللہ تعالے تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ہے اور (اے پیغمبر) تو جہاں سے نکلے اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر (مسلمانو) تم جہاں ہو (نماز میں) اپنا منہ اس طرف (یعنے مسجد حرام کی طرف) کرو تاکہ لوگوں کو تم پر اعتراض کا موقع نہ رہے مگر جو بے انصافی کرتے ہیں ان سے تو نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرتے رہو اور (دوسری غرض یہ ہے) کہ میں اپنا احسان تم پر پورا کروں اور (تیسری غرض یہ ہے) کہ تم راہ راست پر آجاؤ

ف۱ آپ انتظار میں تھے کہ کب وحی آتی ہے اور قبلہ بدلتا ہے کیونکہ آپ کو دل سے یہ پسند تھا کہ آپ کے دادا ابراہیم ع کے قبلہ کیطرف منہ کریں ۱۲ ف۲ کیونکہ انکی کتابوں میں مذکور ہے کہ نبی آخر الزمان عرب میں پیدا ہونگے اور ابراہیم ع کے طریق پر ہونگے اور کعبے کیطرف نماز پڑھیں گے ۱۲ ف۳ کعبہ ایک چوکھونٹا مستطیل گھر ہے اور مسجد حرام اسکے گرداگرد بنی ہوئی ہے یہاں مسجد حرام سے کعبہ مراد ہے کیونکہ خود مسجد حرام میں نمازی کعبے کیطرف نماز پڑھتے ہیں اور صفیں بطور حلقہ کے ہوا کرتی ہیں ۱۲ ف۴ یعنے اب بیت المقدس کیطرف قبلہ کبھی نہیں بدلیگا ۱۲ ف۵ یہود بیت المقدس کی اور نصاریٰ پورب کیطرف قبلہ کرتے ہیں ۱۲ ف۶ ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا اہل کتاب کا قبلہ کسی حکم الٰہی سے نہ تھا بلکہ انہوں نے صلاح و مشورہ سے قبلہ قرار دیا تھا انجیل میں کہیں حکم نہیں ہے کہ قبلہ پورب کیطرف بناؤ بلکہ انکے بزرگوں نے پورب کی سمت مقرر کرلی اسی طرح توریت میں یہ حکم نہیں ہے کہ صخرہ بیت المقدس کی طرف ہو ہاں یہود انکے زمانہ میں تابوت کو لاکر صخرہ پر رکھتے اور نماز میں اسطرف منہ کرتے جب تابوت اٹھ گیا تو صخرے ہی کی طرف منہ کرنے لگے ۱۲ ف۷ یعنے کعبہ کیطرف منہ کرنے میں اور بعضوں نے کہا ہر ایک نیکی میں ۱۲ ف۸ یعنے کسی ملک میں ہو اور کسی سمت میں نماز پڑھو اگر کعبہ اس ملک سے کسی سمت میں ہے تو بیشک میں پورب میں ہے تو پورب میں دکھن میں ہے تو دکھن میں اتر میں ہے تو اتر میں لیکن قیامت کے دن سب مسلمان اکٹھا ہو جاوینگے گویا سب نے ایک ہی سمت اسکی عبادت کی ۱۲ ف۹ مسجد حرام کے معنے جس جگہہ ندر رہنا چاہیے اس مکان میں کئی باتیں منع ہیں آدمی کو مارنا جانور کو ستانا درخت اور گھاس کاٹنا ناپاک یا مال اٹھانا ۱۲ (موضح) ف۱۰ اور مشرک اعتراض کرتے تھے کہ ابراہیم ع کے طریق پر چلنے کا دعوے کرتے ہیں اور ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ چھوڑ دیا ہے ۱۲ ف۱۱ حق کی پیروی کرتے ہیں ۱۲ ف۱۲ یعنے ہم ایک ایک اعتراض کرتے رہیں گے ۱۲ ف۱۳ غرض تمکو سیدھے رستے پر لانا ہے ۱۲

	۲۲		لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ	جلی ہی نہیں کہ اپنا منہ پورب اور پچھم کریں
			الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ	وہ لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور پچھلے دن (قیامت پر)
			بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ	اور سب فرشتوں پر[۱] اور کتاب (یعنے قرآن) پر اور تمام
			وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي	پیغمبروں پر[۲] اور اللہ تعالیٰ کی محبت سے اپنا پیارا مال دیا[۳]
			الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ	اور یتیموں[۴] اور مسکینوں[۵] اور مسافروں[۶] اور مانگنے والوں
			السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ	پر[۷] اور گردنیں چھڑانے میں خرچ کیا[۸] اور نماز درستی سے ادا
			وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ	کرتے رہے اور زکوٰۃ دیتے رہے اور جب (خدا سے بندوں نے)
			بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ	کوئی اقرار کیا تو اس کو پورا کیا اور سختی اور تکلیف
			فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ	اور لڑائی میں صبر کیا[۹] یہی لوگ (ایمان اور
			اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ	اسلام کے دعوے میں) سچے ہیں اور یہی پرہیزگار
			الْمُتَّقُوْنَ ۝	ہیں[۱۰]
۸	الاعراف	۲۹	وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ	اور یہ کہ جہاں نماز پڑھو اپنے منہ سیدھے کرلو[۱۱] اور خالص
			وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۝	اسی کے تابعدار ہو کر اسکو پکارو[۱۲]
۹		۳۰	يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ	اے بنی آدم ہر مسجد میں جاتے وقت اپنا بناؤ کرلیا کرو اور کھاؤ
			وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا	اور پیو اور اڑاؤ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اڑانیوالوں کو
			يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝	پسند نہیں کرتا۔
۹	الانفال	۳۴	وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	حالانکہ وہ لوگوں کو ادب والی مسجد سے روکتے ہیں[۱۳] اور وہ اس
			وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا	ادب والی مسجد کے متولی نہیں ہیں اس مسجد کے متولی وہی
			الْمُتَّقُوْنَ ۝	ہیں جو پرہیزگار ہوں[۱۴]
۱۰	التوبۃ	۱۷	مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ	مشرکوں کا یہ کام نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد رکھیں[۱۵]
			اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ اُولٰٓئِكَ	حالانکہ اپنا کفر اپنی زبان سے خود مانتے ہیں[۱۶] ان لوگوں کا تو کیا
			حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِي النَّارِ هُمْ	کرایا سب اکارت ہوا اور یہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں[۱۷]
			خٰلِدُوْنَ ۝ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ	اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کی آبادی انہی لوگوں سے ہوتی ہے جو
			اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ	اللہ پر اور پچھلے دن پر یقین رکھتے ہیں اور نماز کو درستی سے

---

[۱] یعنے جیسا یہود اور نصاریٰ کرتے ہیں بعض کو مانتے ہیں بعض کو نہیں مانتے ۱۲ [۲] یعنے خالص خدا کی رضامندی کے لیئے نہ دباؤ سے یا دکھلانے کے لیئے [۳] اپنا حق سب سے زیادہ ہے جب یہ محتاج ہوں حدیث میں ہے کہ مسکین کو دینے میں ایک ثواب ہے اور ناتے والوں کو دینے میں دو ہر ثواب ہے ۱۲ [۴] جو محتاج ہوں اور انکا بھی گزارہ نہ ہو عام فقیروں کو دینے سے ایسے یتیم کو دینا زیادہ ثواب ہے حدیث میں ہے کہ میں اور یتیم کو پالنے والا دونو جنت میں ساتھ ہونگے ۱۲ [۵] مسکین وہ ہے جس کے پاس بقدر کفایت نہ ہو اسی کو فقیر کہتے ہیں ۱۲ [۶] جس کے پاس خرچ کو نہ رہا ہو اور نہ خرچ منگوا سکتا ہو گو اپنے گھر یا اپنے ملک میں مالدار ہو ۱۲ [۷] جو اپنی محتاجی ظاہر کریں اور کسی کام میں تم سے مدد چاہیں اگرچہ وہ مالدار ہوں ۱۲ [۸] یعنے جو لوگ غلام ہوں وہ اپنے مالک سے آزادی کے لیئے کچھ روپیہ کبھی الگ ہو کر ادا نہ کر سکیں انکی مدد کرو ۱۲ [۹] جب کافروں سے جہاد ہوتا ہے تو لڑائی میں ثابت قدم رہتے ہیں ۱۲ [۱۰] واعظی نے کہا جس شخص میں تم تمام باتیں جمع ہوں وہ بیشک نیک اور متقی ہے اور ایک دو صفتیں ہونے سے ٹھیک نہیں کہا جا سکتا ۱۲ [۱۱] قبلہ کیطرف یعنے کعبے کیطرف منہ کرو نماز میں یا جسوقت نماز پڑھو قبلہ کیطرف منہ کرو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہر سجدہ خالص خدا کی رضا کے لیئے کرو بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب نماز کا وقت آجائے تو جہاں ہو وہیں نماز پڑھ لو اپنی مسجد میں پہنچنے کا انتظار نہ کرو ۱۲ [۱۲] یعنے اسکی عبادت کرو اور دوسرے عبادت میں کسی اور کو شریک مت کرو بعضوں نے کہا شریعت کے موافق اسکی عبادت کرو ۱۲ [۱۳] یہ تب اترا کے وقت ۱۲ [۱۴] جیسے حدیبیہ کے سال میں مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روکا تھا ۱۲ [۱۵] کہتے ہیں اگلی آیتیں تو مکہ میں اتری تھیں یہ آیت اسوقت اتری جب مکہ سے لڑکر مدینہ کو آئے ہو گئے ۱۲

(باقی در ضمیمہ ۱۳)

			الصلوٰۃ وآتی الزکوٰۃ ولم یخش الا	ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا کے سوا اور کسی
			اللہ فعسیٰ اولٰئک ان یکونوا من	سے نہیں ڈرتے تو ایسے لوگوں کو راہ پانے کی امید ہو
			المھتدین ۝	سکتی ہے ۵
۱۱	التوبۃ	۱۳	والذین اتخذوا مسجدا ضرارا	اور (ان منافقوں میں) وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے ضد سے اور
			وکفرا وتفریقا بین المؤمنین و	کفر سے اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لیے اور اس شخص کا
			ارصادا لمن حارب اللہ ورسولہ	انتظار کرنیکے لیے جو پہلے اللہ تہ اور اسکے رسول سے لڑ چکا ہے
			من قبل ط ولیحلفن ان اردنا الا	ایک (اپنی) مسجد بنالی اور وہ تو ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہمنے
			الحسنیٰ ط واللہ یشھد انھم لکٰذبون	بھلائی کے سوا اور کوئی نیت نہیں کی تھی اور اللہ تہ گواہ ہے
			لا تقم فیہ ابدا ط لمسجد اسس علی	وہ جھوٹے ہیں تو اس (مسجد) میں کبھی کھڑا (تک بھی) نہ ہوں
			التقوٰی من اول یوم احق ان تقوم	وہ مسجد جسکی شروع دن ہی بنیاد پرہیزگاری پر ہوئی ہے وہ اس
			فیہ ط فیہ رجال یحبون ان یتطھروا ط	لائق ہے کہ تو اسمیں کھڑا ہو اس میں وہ لوگ ہیں جو خوب پاکی کرنا
			واللہ یحب المطھرین ۝ افمن اسس	پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالے خوب پاکی کرنے والوں سے
			بنیانہ علی تقوٰی من اللہ ورضوان	محبت رکھتا ہے بھلا جو شخص اللہ تعالے کے ڈر سے اس کی
			خیر ام من اسس بنیانہ علی شفا	رضامندی کے لیے اپنی (عمارت کی) بنیاد رکھی وہ اچھا ہے یا
			جرف ھار فانھار بہ فی نار جھنم ط	جو ایک پس پسے پڑے ہوئے گڑھے کے کنارے پر اپنی بنیاد رکھے
			واللہ لا یھدی القوم الظلمین ۝	پھر وہ گڑھا (دھڑام سے) اسکو دوزخ کی آگ میں لے گرے اور
			لا یزال بنیانھم الذی بنوا ریبۃ	اللہ بے انصاف لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا (ملوگوں نے جو عمارت بنائی اسکی جڑ
			فی قلوبھم الا ان تقطع قلوبھم ط	سے ہمیشہ (سر تک) انکے دلوں میں نفاق رہیگا مگر جب انکے دل ہی کٹ
			واللہ علیم حکیم ۝	جائیں اور اللہ تہ (انکے دلوں کا حال) جانتا ہے حکمت والا۔
۱۸	النور	۵	فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر	(یہ) (طاق) اُن گھروں میں (رہی) جنکی تعظیم کرنیکا اللہ نے حکم دیا ہے
			فیھا اسمہ یسبح لہ فیھا بالغدو	اور انمیں اللہ تہ کا نام لیا جاتا ہے وہاں صبح اور شام اللہ تہ کی
			والاٰصال ۝ رجال لا تلھیھم تجارۃ	تسبیح وہ لوگ کرتے ہیں جنکو کوئی سوداگری اور سول اللہ تہ
			ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوٰۃ	کی یاد سے اور نماز درستی کے ساتھ ادا کرنے سے اور زکوٰۃ
			وایتاء الزکوٰۃ ۙ یخافون یوما	دینے سے غافل نہیں کرتی وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جسمیں

ف جب ایسے لوگوں کی حالت امید اور ڈر کی ہو تو کافروں کو کیا امید ہو سکتی ہے کہ وہ نجات پاویں گے حدیث میں ہے جب تم کسی کو مسجد میں ہمیشہ آتے جاتے دیکھو (یعنے جماعت میں شریک رہے) تو اس کے ایمان کی گواہی دو ۱۲ ف مدینہ میں ایک شخص تہا ابو عامر وہ جاہلیت کے زمانہ میں نصرانی ہو گیا تہا اور جب آن حضرت ﷺ تشریف لائے تو آپ پر ایمان نہ لایا بدر کی لڑائی کے بعد وہ قریش کے کافروں سے ملگیا اور ان کو آن حضرت ﷺ سے لڑنے کی ترغیب دی جنگ احد میں یہی کافر انکے ساتھ تہا پھر قیصر روم کے پاس چلا گیا اور مدینہ کے منافقوں کو لکھ بھیجا کہ میں روم کا ایک لشکر لیکر آتا ہوں اور مسلمانوں کو بالکل تباہ کر دیتا ہوں تم اپنی ایک علیحدہ مسجد بنا کر اس میں رہو اور میرا انتظار کرتے رہو منافقوں نے اس کے لکھنے پر مسجد قبا کے پاس ہی جو پہلے سے بنی ہوئی تہی ایک نئی مسجد بنائی اور جب بنا چکے تو آن حضرت ﷺ کے پاس آئے اس وقت آپ جنگ تبوک کے لئے تیار ہو رہے تھے اور یہ کہا کہ ہم نے ناتوان اور بیمار آدمیوں کے لیئے اور برسات کے خیال سے ایک مسجد بنائی ہے آپ تشریف لے چلیئے اور برکت کے لیئے اسمیں ایک وقت نماز پڑھ دیجئے اس وقت یہ آیت اتری اور آپ نے حکم دیا وہ مسجد ڈہا دی اور جلا دی گئی ۱۲ ف اللہ تہ اور اسکے رسول کی اطاعت کے لیئے ۱۲ ف اور نماز پڑھائے ۱۲ ف اور مسجد قبا کے بعضوں نے کہا مسجد نبوی ۱۲ ف یعنے ڈیلوں کے بعد پہر پانی سے استنجا کرتے ہیں ۱۲ ف یعنے ظاہر اور باطن دونوں کو پاک رکھتے ہیں ۱۲ ف یعنے عمارت کو ۱۲ ف یعنے جنہوں نے یوں تجویز کیا ہے پھر وہ عمارت دشمنی سے اپنے بنانے والے کو لیکر دوزخ کی آگ میں گر پڑے ۱۲ ف یعنے مر جائیں ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ دل سے یہ لوگ منافق اور اسلام کے مخالف تھے اب جو ان کی مسجد گرا دی گئی ان کا نفاق اور جم گیا اور مرے تک منافق ہی رہیں گے یہ نفاق انکے دل سے اس وقت جاویگا جب دل ہی نہ رہیگا کل سڑ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاویگا ۱۲ ف یعنے ۱۲

			تَقَلُّبَ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۝ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝		(اور ڈرتے رہتے ہیں الٹ جانے کی) جس میں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی تجلی صبح اور شام اسلیئے کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ انکو انکے عملوں کا اچھے سے اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے انکو زیادہ عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے بیحساب روزی دیتا ہے۔
۲۹	الجن ۷۲	۱	وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا ۝	اور مسجدیں اللہ ہی کی (عبادت کیلیے) ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پوجا کرو۔

فِقْهُ الْقُرْآنِ

۳۳ الطَّهَارَةُ — باب ۳۳ طہارت کا بیان

۱	البقرۃ ۲	۲۸	وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝	(اے پیغمبر) لوگ تجھ سے حیض کے باب میں پوچھتے ہیں کہدو وہ گندگی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو (انسے صحبت یعنے جماع نہ کرو) اور جب تک پاک نہ ہولیں انکے پاس نہ جاؤ (یعنے جماع نہ کرو) پھر جب ستھرائی کرلیں تو جدھر سے اللہ نے حکم دیا ہے (یعنے فرج کی طرف سے) ان پاس آؤ بیشک اللہ کو توبہ کرنیوالوں سے محبت ہے اور ستھرائی کرنیوالوں سے بھی محبت ہے ۱۲
۵	النساء ۴	۷	وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ۝	اسی طرح جب نہانے کی حاجت ہو (تو نماز کے پاس نہ جاؤ) مگر راہ چلتے ہوئے یہانتک کہ غسل کرلو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی پاخانے سے آئے (یعنی حاجت ضروری سے فارغ ہوکر) یا تمنے عورتوں کو چھوا ہو پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو (یا سطح زمین کا جو پاک ہو) اور منہ اور ہاتھوں پر مسح کرلو بے شک اللہ تعالیٰ درگذر کرنے والا اور بخشنے والا ہے ۱۲
۶	المائدۃ ۵	۲	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى	(مسلمانو) جب تم نماز پڑھنا چاہو (اور بے وضو ہو) تو اپنے

(حاصل الثناء یہ ہے کہ پریشانی ہوگی آنکھ الٹنا یہ ہے کہ بصارت جاتی رہیگی جیسے آنکھیں چکا چوند ہوجاتی ہیں صبح اور شام کو اللہ کی یاد سے فجر اور عصر کی نماز مراد ہے ۱۲ منہ ایک نیکی کا بدلہ دس نیکی سات سو نیکیوں تک ۱۲ منہ کچھ چیزیں جو انکے خیال میں بھی نہیں آتیں ۱۲ منہ جیسے مشرک کیا کرتے تھے یا نصاریٰ وجہ یہ ہے کہ جہاں جاتے ہیں جاتے ہی سیدھے کو دیوار قبلہ کیطرف پکاتے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ مسجد میں اللہ تعالیٰ کی یاد اور نصاریٰ کا حکم دینے کے لیئے بنائی گئی ہیں ۱۲ منہ ابوالدرداء ایک صحابی تھے انہوں نے اور کئی صحابہ رضہ کے ساتھ آن حضرت ﷺ سے پوچھا کہ حیض کا کیا حکم ہے یہودی لوگ جب عورت کو حیض آتا تو اسکو بالکل الگ کردیتے نہ ساتھ کھانے دیتے نہ بیٹھنے دیتے اس لئے یہ آیت اتاری اور ارشاد فرمایا کہ حیض میں عورت سے صرف جماع کا قطع ہے ساتھ کھانے اور بیٹھنے اور بوسہ لینے کی ممانعت نہیں ۱۲ منہ بیماری سے وہ بیماری مراد ہے جس میں پانی کے استعمال سے ہلاکت یا نقصان کا ڈر ہو یا جس کی وجہ سے پانی تک جانے کی طاقت نہ ہو یا ہر ایک بیماری مراد ہو اور سفر سے عام سفر مراد ہے خواہ آیت جسکو سفر کہیں عورتوں کے چھونے سے ہاتھ سے چھونا بعضوں نے مراد رکھا ہے اور جنب کے لیئے تیمم کو جائز نہیں کہا جب تک غسل نہ کرے نماز نہ پڑھے حضرت ابن عباس رضہ سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ بعضوں نے کہا اگر باوضو ہو جب بھی ہر نماز کے لیئے تازہ وضو کرنا واجب ہے امام داؤد ظاہری کا یہی قول ہے بعضوں کا قول ہے کہ جب بے وضو ہو اور نماز کے لیئے اٹھے تو وضو کرنا واجب ہے اور یہی حق ہے اور خود آن حضرت صلعم نے فتح مکہ کے دن ہر نماز کے لیئے وضو کیا ہے ۱۲ منہ مطلق ہے کہ جنابت کی حاجت ہو جب تک غسل کرلو نماز نہ پڑھو مگر راہ چلتے ہوئے یعنے سفر میں نہانے کی حاجت ہو اور پانی نہ ملے تو تیمم کرکے نماز پڑھ سکتے ہو ۱۲ منہ)

منہ دھوؤ اور ہاتھوں کو کہنیوں تک (دھوؤ یعنے کہنیوں سمیت)
اور اپنے سر پر مسح کرو[۱] اور پاؤں کو دونوں ٹخنوں تک دھوؤ[۲]
اور اگر تم کو نہانے کی حاجت ہو تو اچھی طرح پاک ہو جاؤ (یعنے غسل کر لو) اور جو تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی
پاخانہ پھر کر آئے۔ یا تم نے عورتوں سے صحبت کی
ہو اور پانی نہ پاؤ (پانی نہ ملے یا اس کا استعمال نہ
کر سکے) تو پاک مٹی کا قصد کرو اور منہ اور ہاتھوں پر مسح
کر لو[۳] اللہ تعالے تم کو تکلیف دینا نہیں چاہتا
بلکہ تم کو پاک کرنا چاہتا ہے[۴] اور اپنا احسان
تم پر پورا کرنا اس لیئے کہ تم شکر کرو (اور شکر کا
ثواب حاصل کرو)

بَابُ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصَّدَقَةِ
باب نماز اور زکوۃ اور صدقہ کا بیان

البقرۃ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶

وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۙ
الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ
وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

بیشک نماز بھاری ہے مگر ان پر جو اللہ تعالے سے ڈرتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو اپنے مالک سے ملنا ہے اور اسی کی طرف پھر جانا ہے[۵]

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۝

اور صبر اور نماز سے مدد لو۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ
ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝

اور نماز کو ٹھیک کرو (بلا ناغہ اپنے وقت پر پڑھو) اور زکوۃ دو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھکو[۶]

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۝
وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ
تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

اور نماز درستی سے ادا کرو اور زکوۃ دیتے رہو اور جو نیک کام اپنی بھلائی کے لیئے آگے بھیجو گے اسکا ثواب اللہ کے پاس پاؤ گے (یعنے تمہارا عمل ضائع نہ جائے گا) بیشک اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

---

[۱] اس سے معلوم ہوا کہ سر کا مسح کافی ہے اور امام مالک کے نزدیک سارے سر کا ۱۲ [۲] صحیح صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ پاؤں دھویا کرتے تھے اور آنحضرت صلعم نے کچھ لوگوں کو دیکھا وضو میں ایڑیاں سوکھی رہ گئیں تھیں تو فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی دوزخ کی آگ سے ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے وضو کیا اور ناخون برابر جگہ پر پانی نہیں سوکھا چھوڑ دیا آپ نے فرمایا جا اور اچھی طرح وضو کر ۱۲ [۳] اس جملہ کی تفسیر سورہ نساء کے ساتویں رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ [۴] جب تو پانی کے بدلے مٹی سے طہارت کرنے کی اجازت دی ۱۲ [۵] یہ خطاب ہے مومنین کی طرف اور مطلب یہ ہے کہ مصیبت اور فکر اور تردد کی حالت میں صبر کو اپنا شعار کرو اور نماز میں مدد چاہو کیونکہ نماز کی برکت سے وہ مصیبت دفع ہو جاوے حدیث میں ہے کہ آنحضرت کو جب کوئی ناگہانی فکر آتی تو آپ نماز کی طرف دوڑتے بعضوں نے کہا یہ خطاب یہود کی طرف ہے کہ ان کے دلوں میں مال جاہ کی حرص تھی تو صبر کا حکم ہوا یعنے روزہ رکھنے کا کیونکہ روزہ خواہش کو توڑ دیتا ہے اور نماز کا اسلیئے کہ نماز ذلت عاجزی پیدا کرتی ہے اور غرور اور تکبر کو دفع کرتی ہے نماز بھاری ہے یعنے شاق ہے اکثر لوگوں سے نبھ نہیں سکتی اور بوجہ سست کر چھوڑ دیتے ہیں ۱۲ [۶] جو لوگ اللہ اور خدا کے سامنے جانیکا یقین رکھتے ہیں انہی پر نماز بھاری نہیں ہوتی رہے جنکو یقین نہیں ہے انکو نماز کی پابندی ایک مصیبت معلوم ہوتی ہے ۱۲ مسلمانوں کی جماعت میں تم بھی شریک ہو اور جب رکوع کہتے ہیں تم بھی رکوع کرو رکوع کا ذکر اسلیئے کیا کہ یہود کی نماز میں رکوع نہ تھا اس آیت سے جماعت کی نماز فرض ہوئی امام شافعی اور امام احمد نے اس کو واجب کہا ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ صحیح احادیث میں اسکے ترک کے واسطے سخت وعید آئی ہے ۱۲

۲	البقرۃ	۱۹	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝	مسلمانو مصیبت کے وقت صبر اور نماز سے مدد لو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۱۲
"	"	۱۹۵	وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝	اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں مت ڈالو اور احسان کرو اللہ تعالےٰ احسان کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے ۱۲
"	"	۲۱۵	يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۭ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝	(اے پیغمبر) لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تو کہہ جو کچھ خیر خیرات کے طور پر تم خرچ کرو تو ماں باپ اور ناطے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں پر اور جو بھلائی تم کرو اللہ تعالےٰ اسکو جانتا ہے ۱۲
"	"	۲۱۹	وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلِ الْعَفْوَ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ	اور تجھ سے پوچھتے ہیں (اللہ کی راہ میں) کتنا خرچ کریں تو کہہ جو بچ رہے اللہ تعالےٰ اسی طرح اپنے حکم تم سے بیان کرتا ہے تاکہ تم دنیا اور آخرت میں غور کرو ۱۲
"	"	۲۳۸	حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۤ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝	تمام نمازوں کا اور بیچ والی نماز کا خیال رکھو اور اللہ کے سامنے چپکے ادب سے کھڑے رہو پھر اگر تم کو (دشمن کا یا اور کسی کا) ڈر ہو تو پیدل یا سوار رہکر (جسطرح ہو سکے) منہ قبلہ کیطرف نہ ہو تو پڑھ لو اور جب ڈر نہ رہے تو جس طرح اللہ نے تمکو سکھلایا ہے جس کو تم (پہلے) نہیں جانتے تھے اللہ کی یاد کرو ۱۲
"	"	۲۴۵	مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝	کون ہے وہ جو اللہ تعالےٰ کو قرض حسنہ دے پھر خدا اس کو دونا چوگنا بہت گنے کر دے گا اور اللہ ہی (روزی) تنگ کرتا ہے اور کشادہ کرتا ہے اور اسی کے پاس تمکو لوٹ جانا ہے ۱۲
۳	"	۲۵۴	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝	مسلمانو جو ہمنے تم کو دیا اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے خرچ کرو جسدن نہ بیچ کچھ ہو گی نہ دوستی نہ سفارش اور کافر ہی (اپنی جانوں پر) ظلم کرتے ہیں ۱۲
"	"	۲۶۱	اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کئے

ف اس آیت کی کچھ تفسیر پہلے گذر چکی ہے سید علامہ نے کہا قرآن شریف میں جہاں یہ مذکور ہے کہ اللہ تعالےٰ نیکوں اور پرہیزگاروں یا صابروں کے ساتھ ہے تو یہی مراد ہے کہ اعانت اور مدد سے انکے ساتھ ہے اور جہاں یہ مذکور ہے کہ وہ سب کے ساتھ ہے تو مراد یہ ہے کہ علم اور قدرت سے ساتھ ہے اور اتفاق کیا ہے اہل حق اور جماعت اہلسنت اور تمام صحابہ و تابعین نے کہ اللہ تعالےٰ کی معیت علمی ہے کیونکہ اسکی ذات مقدس ہر ماسوائے عرش ہے اور اسکا علم ہر ذرے کو شامل ہے اسلئے اسکی سمع ابصار اور قدرت وغیرہ صفات اللہ کی راہ میں یعنے جہاد میں اور نیک کاموں میں جیسے حج اور عمرہ اور مہمان والوں کے ساتھ سلوک اور صدقہ اور مجاہدین کا سامان کرنا یا اہل و عیال کی پرورش کرنا ان میں اپنے مالوں کو خرچ کرو ۱۲ منہ اور کن لوگوں پر خرچ کریں ۱۲ منہ ایک شخص تھا عمرو بن الجموح وہ بہت مالدار تھا انہوں نے حضرت سے پوچھا میں کیا خرچ کروں اور کن لوگوں کو دوں تب آیت اتری ان میں دونوں سوالوں کا جواب ہے یعنے جو کچھ ہو سکے خیر کرو اور یہ لوگ مستحق ہیں پہلے انکی خبر لو ۱۲ منہ کہتا ہے ایک روز سب دنیا چھوڑنا ہے اور آخرت ہمیشہ رہنے کی ہے تو جو کچھ بھیجنا ہے اسکا آخرت ہی کے لیے بھیجنا بہتر ہے ایک شخص بہت کنجوس تھے اپنا مال صدقہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بہت گھبراتے تھے انہوں نے کہا کرتا کیا ہوں میں بہت بخیل ہوں اپنا مال چاہتا ہوں سب اپنے لیجاؤں اسی کی فکر میں رہتا ہوں ۱۲ منہ یعنے ہر ایک نماز کو اسکے وقت میں شروع سے آخر تک ادا کرو خصوصاً بیچ والی نماز کو یعنے عصر کی نماز کو یہ تفسیر حدیث میں مروی ہے ۱۲ منہ یعنے خوشی سے دل لگا کر یا عاجزی سے بعضوں نے کہا مراد قنوت سے نماز میں رونا ہے اور یہ ٹھیک ہے اور صحیح ہے کیونکہ اس آیت میں خاموشی کا حکم ہے ۱۲ منہ یعنے نماز میں لوگوں سی باتیں کرنے کی ممانعت ہے مگر اس سے ہر ایک کا کلام مراد نہیں ہو سکتا ہے اور یہ قول ہے شافعی کا اور اصح اقوال اہل حدیث کا ۱۲

فَلَا يَتْبَعُونَ مَآ اَنْفَقُوا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ

کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ (جس کو دیا اس کو) ستاتے ہیں ان کو ان کے مالک کے پاس اپنا ثواب ملیگا اور نہ انکو خوف ہوگا نہ غم نرمی سے جواب دے دینا اور (مانگنے والے کی باتوں سے) درگذر کرنا اُس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ تعالے بے پرواہ ہے تحمل والا ایمان والو اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ستا کر بیکار مت کرو (جسمیں کچھ ثواب نہ ہو)۔

۳ البقرة ۳۷

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاۗءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْنَ

ایمان والو جو اچھی عمدہ (یا حلال) چیزوں تم کماؤ ان میں سے خرچ کرو اور ان چیزوں میں سے جو ہمنے تمہارے لیے زمین سے پیدا کیں اور خراب چیز دینے کا قصد بھی نہ کرو تم اسکو (اللہ کی راہ میں) خرچتے ہو اگر تم کو کوئی ایسی چیز دے تو نہ لو مگر ہاں آنکھ بند کرکے اور یہ جان رکھو کہ اللہ تعالے بے پرواہ ہے خوبیوں والا شیطان تم کو محتاجی سے ڈراتا ہے اور بخیلی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تعالے تم سے اپنی بخشش اور مہربانی کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ تعالے گنجایش والا ہے سب جانتا ہے

اور جو خدا کی راہ میں تم خرچ کرو (تھوڑا ہو یا بہت قبول ہوگا بشرطیکہ ہو) یا کوئی نذر مانو (اچھے کام کے لیے یا برے کام کے لیے) اللہ تعالے کو معلوم ہے اور بے انصافوں کا کوئی مددگار نہیں ہے اگر سب کے سامنے خیرات کرو تو بھی اچھا ہے اور جو چپکے سے فقیروں کو دو تو تمہارے لیے بہتر ہے اور تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور اللہ تعالے تمہارے کاموں سے خبردار ہے (اے پیغمبر) انکو راہ پر لانا تیرا ذمہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالے جسکو چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے اور تم جو مال (پیسہ یا چیز) خیرات کروگے وہ اپنے لیے اور تم تو جو خرچتے ہو

صدقہ کسی کو اسکی راہ میں کچھ دینا تو بہتر یہ ہے کہ چھپا کر خالص خدا کیلئے دیوے پہر دینے کے بعد نہ کبھی ان کو کچھ احسان جتاوے نہ ایسا کوئی کام کرے جس سے یہ معلوم ہو کہ اپنے اوپر کسی کے احسان رکھتا ہے ۱۲ ف ۲ یعنے اگر کوئی سوال کرے اور اپنے پاس کچھ نہ ہو یا نہ دے سکے تو نرمی کے ساتھ اسے کہدے سائیں اس وقت معاف کرو کہہ کر جواب دینا منع ہے درگذر کرنا یعنے فقیر اگر مانگنے میں اصرار کرے یا کوئی بیہودہ بات نکالے تو اس سے چشم پوشی کرنا چاہیئے اور محتاج جو کچھ اسکو عذر رکھنا چاہیئے ۱۲ ف ۳ یعنے خدا کی راہ میں عمدہ اور بہتر اور نفیس چیز دو جس کی تم کو دل سے خواہش ہو کیونکہ وہ غنی اور بے پرواہ ہے ۱۲ ف ۴ یعنے ناپاک مال حرام کاری جوا وغیرہ اسی طرح کان اور دفینہ جس میں سے نکلتا ہے کہ زمین کی پیداوار میں زکوٰۃ لازم ہے ۱۲ ف ۵ شاید نے لو یعنے درگذر اور چشم پوشی کرکے محتاج کی خوشی سے تو ایسی حالت میں کہ تم کسی دلوگے یہ آیت اسوقت اتری جب صحابہ نے خیرات کی کھجوریں مسجد میں لٹکا دیں ایک شخص خراب ردی کاری کھجور لٹکا گیا ایک روایت میں ہے کہ لوگ خیرات میں بُرا بُرا میوہ دینے لگے تب یہ آیت اتری ایک روایت میں ہے کہ صدقہ فطر میں ایک شخص خراب کھجور لے کر آیا تو یہ آیت اتری ۱۲ ف ۶ کہ اگر زیادہ خیرات کروگے تو ایسا نہ ہو کہ مفلس ہو جاؤ ۱۲ ف ۷ فحشا کہتے ہیں ہر بے حیائی اور ہر بُرے کام کو یہاں مراد بخیلی ہے بعضوں نے کہا قرآن میں جہاں فحشا کا لفظ آیا ہے اس سے زنا مراد ہے مگر اس مقام میں بخیلی مراد ہے ۱۲ ف ۸ اسکی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب ہے ۱۲ ف ۹ ایک حدیث میں ہے کہ کسی بندے کا مال صدقہ اور خیرات کیوجہ سے کم نہیں ہوتا ۱۲ ف ۱۰ جو برے کاموں میں خرچتے ہو یا نذر مانتے ہو اور پورا نہیں کرتے ۱۲ ف ۱۱ قیامت کے دن جو اللہ کے عذاب سے انکو بچا لے جب کسی کام کی نذر مانی ہو اور اب (باقی حاشیہ)

			إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۚ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ۝ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ ۖ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ ۖ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝	ہو سلام جمال تم جو کچھ خیرات ... ون) پورا بھر پاؤ گے تمہارا حق برابر نہیں دیا جائیگا خیرات (اول تو) ان محتاجوں کو دینا چاہیئے جو اللہ کی راہ میں روکے ہوئے ہیں (اٹکے ہوئے ہیں گھرے بیٹھے ہیں) کسی ملک کا سفر نہیں کر سکتے جو اُن کا حال نہیں جانتا وہ اُن کو مالدار سمجھتا ہے کیونکہ وہ مانگتے نہیں تو ان کا چہرہ دیکھ کر انکو پہچان لیتا ہے کسی سے لپٹکر نہیں مانگتے اور تم جو مال خرچ کرو خیرات کے طور پر اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔
۳	البقرة	۳۸	الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝	جو لوگ اپنے مال رات اور دن چھپے اور کھلے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں انکو ان کا ثواب اپنے مالک کے پاس ملے گا نہ ان کو ڈر ہوگا نہ غم۔
۴	آل عمران	۱۰	لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۚ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝	(لوگو) جب تک ان چیزوں میں سے خرچ نہ کرو جن سے تم کو محبت ہے نیکی کا درجہ ہرگز نہ پاسکو گے اور جو کچھ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے ث
۵	النساء	۶	وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا ۝ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيمًا ۝	اور جو لوگوں کو دکھانے کے لیے اپنے مال خرچ کرتے ہیں نہ اللہ کی رضامندی کے لیے) اور نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں نہ پچھلے دن (قیامت) پر اور شیطان جسکا ساتھی ہو وہ تو برا ساتھی ہے اور انکا کیا بگڑتا اگر وہ اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ نے جو ان کو دیا اس میں سے (اسکی راہ میں) خرچ کرتے اور اللہ انکے حال سے خبردار ہے
۶			يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ	مسلمانو۔ جب تم نشہ میں ہو تو نماز کے پاس بھی نہ جاؤ یہانتک کہ نشہ اتر جائے جو منہ سے نکالتے ہو اسکو سمجھنے لگو اسی طرح جب نہانے کی حاجت ہو (تو نماز کے پاس نہ جاؤ) مگر راہ

ف کیونکہ تم مومن ہو اور مومن جو نیک کام کرتا ہے خدا کی خوشی کے لیے کرتا ہے پھر جب اسکی رضاجوئی کے لیے خرچ کیا ہو تو تم کو احسان جتانے یا تنگ کرنے یا اسکے بدلے کی توقع رکھنے سے کیا کام ۱۲ ف نسائی نے ابن عباس رض سے نکالا کہ پہلے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ صدقہ مسلمانوں ہی کو دیں جب یہ آیت اتری تو ہر مذہب والے کو دینے کی اجازت دی ۱۲ ف جہاد کے لیے یا دین کا علم حاصل کرنے کے لیے ۱۲ ف کچھ سوداگری کریں یا پیشہ کمائیں کیونکہ کافروں نے انکا راستہ بند کر دیا ہے یا جہاد میں مشغول ہیں یا دینی علم کی تحصیل میں ۱۲ ف یہ خطاب پیغمبر کی طرف ہے یا ہر شخص کی طرف مطلب یہ کہ گو وہ سوال نہیں کرتے مگر صورت سے محتاجی اور بیکسی اور عاجزی برس رہی ہے ۱۲ ف کہ کہنے کے پیچھے لگ جاویں جیسے پیشہ منگوں کی عادت ہے ف نیکی کا درجہ یعنے جنت یا بڑا کامل رتبہ یا کمال نیکی یا عبادت و ثواب مطلب یہ ہے جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان چیزوں کو نہ دوگے جن سے تمہارا دل لگا ہوا ہے اس وقت تک نیکی کا وہ ثواب جس جنت سے تم کو حاصل ہوگا نہ ملے گا اور گو یہ بالفعل صدقہ مسلمین میں ہے کہ بحکم آیت اتری لیکن ابو طلحہ رض حضرت صلعم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میرا باغ مجھ کو بہت محبوب ہے اسکو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں جسکا نام سنکر آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ تو بڑا نفع کا مال ہے ہم تو سمجھے تھے کہ رشتہ داروں کو دیگا ف یہ حدیث بخاری و مسلم میں ہے کہ دولت مند کا مدار کی ہدایت میں داخل ہونا بہت مشکل ہے ایک شخص نے حضرت عیسے سے عرض کیا کہ کوئی کام بتائیے جسکو کر کے میں اللہ تعالیٰ سے قریب ہو جاؤں فرمایا کہ کیا تو بیمار ہے اس نے عرض کیا نہیں فرمایا کہ کیا تو اندھا ہے اس نے عرض کیا نہیں فرمایا کہ کیا تو مقروض ہے اس نے عرض کیا ہاں فرمایا جا پہلے اپنا قرض ادا کر پھر میرے پاس آ ف حلال ہو یا حرام تھوڑا ہو یا بہت دینا ہی پڑے گا ۱۲ ف مراد ایسی جگہ ہے جہاں شاذ و نادر پانی ملتا ہو اور بعضوں نے کہا کہ مسافر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ بھی نماز کے نزدیک نہ جائے جب تک غسل نہ کر لے ۱۲ ف

۵	النساء	۱۰۱	وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۚ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۭ اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝ وَاِذَا کُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَکَ وَلْیَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۡ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَکُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِکُمْ ۪ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰی لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَکَ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۭ وَدَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِکُمْ وَاَمْتِعَتِکُمْ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْکُمْ مَّیْلَةً وَّاحِدَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِنْ کَانَ بِکُمْ اَذًی مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَکُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَکُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝ فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝		ہوئے یہانتک کہ حلل کر لو اور اگر تم بیمار ہو اور جب تم زمین میں سفر کر رہے ہو تو نماز کے قصر کرنے میں (گھٹانے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں ہے اگر تم کو کافروں کو ستانے کا ڈر ہو بیشک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں اور (اے پیغمبر) جب تو لوگوں میں ہو (اور دشمن کا ڈر ہو) پھر تو ان کو نماز پڑھانا چاہے (انکے دو گروہ کر) ایک گروہ ان میں سے تیرے ساتھ (نماز میں) کھڑا ہو اور وہ اپنے ہتیار لیے رہے جب وہ سجدہ کریں تو دوسرا گروہ (جو نماز نہیں پڑھتا) وہ تمہارے پیچھے رہے اب وہ دوسرا گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی وہ تیرے ساتھ (ایک رکعت) نماز پڑھے اور اپنا بچاؤ۔ اور ہتیار لیے رہے کافر تو یہ چاہتے ہیں اگر تم ذرا اپنے ہتیار اور سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ ایک بار گی تم پر ٹوٹ پڑیں۔ اور اگر بارش یا بیماری کی تم کو تکلیف ہو تو ہتیار اتار دینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں مگر (دشمن سے) ہوشیار رہو بے شک اللہ سبحانہ وتعالے نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار رکھا ہے پھر جب تم (خوف کی) نماز پڑھ چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اللہ تعالے کی یاد کرتے رہو پھر جب خاطر جمع ہو تو نماز کو درستی سے ادا کرو کیونکہ نماز مسلمانوں پر بندھے وقتوں میں فرض ہے
۶	المائدة	۹	وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ	اور جب تم لوگوں کو (اذان دیکر) نماز کے لیے پکارتے ہو تو یہ لوگ نماز کو (یا اذان کو) ہنسی اور کھیل مقرر کرتے

فلا بیماری سے وہ بیماری مراد ہے جس میں پانی کے استعمال سے ہلاکت یا نقصان کا ڈر ہو یا جس کو چھ سے پانی تک جانے کی طاقت نہ ہو یا ہر ایک بیماری مراد ہے اور سفر سے عام سفر مراد ہے تھوڑا ہو یا بہت جسکو سفر کہیں۔ عورتوں کے چھونے سے لامسة سے چھونا بعضوں نے مراد رکھا ہے اور جنب کے لیے تیمم کو جائز نہیں رکھا جب تک وہ غسل نہ کرے نماز نہ پڑھے حضرت عمر رضہ اور ابن مسعود رضہ سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ فت سفر سے عام سفر مراد ہے یعنے جس کو عرف میں سفر کہیں ہر سفر میں چھوٹا ہو یا بڑا جہاد کے لیے ہو یا تجارت کے لیے ہو یا اور کسی کام کے لیے نماز کا قصر کرنا درست ہے اور ظاہر آیت سے یہ نکلتا ہے کہ قصر واجب نہیں ہے اکثر علماء کا یہی قول ہے امیہ نے عبداللہ بن عمر رضہ سے پوچھا اللہ تعالے کی کتاب میں ہم مسافر کے لیے قصر نہیں پاتے بلکہ جسکو خوف ہو اسکے لیے انہوں نے کہا اے بھتیجے تیرے اللہ تعالے نے حضرت محمد صلعم کے پاس ہم کچھ نہیں جانتے تھے تو جیسا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ویسا ہم کرتے ہیں آپنے سفر میں قصر کیا اور یہ سنت ہے ۱۲ فت دشمن کی طرف منہ کیے ہوئے ۱۲ فت جب یہ سجدے سے فارغ ہوں تو امام ہٹیار ہے قیام میں اور یہ ایک رکعت اکیلے اکیلے پڑھ کر اپنی نماز پوری کر کے سلام پھیر کے دشمن کے سامنے جاویں ۱۲ فت یا امام کو چاہیئے قعدہ میں ٹھیرا رہے اور یہ دوسرا گروہ آ کر فوراً شامل ہو کر ایک رکعت ادا کرے اوسوقت امام ان کے ساتھ سلام پھیر دے کر دشمن کے سامنے چلا جاوے یہ تمام خوف کی ایک صورت ہے اور حدیث میں چھ یا سات صورتیں آئی ہیں اور ہر صورت درست ہے جس طرح امام کو مناسب ہو اسپر عمل کرے اہل حدیث کا یہی قول ہے ۱۲ فت بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مگر اپنا بچاؤ کیے رہو یعنے ایک آدھ ہلکا ہتیار روز اپنی کمر میں رہنے دو اور بعضوں نے اس آیت سے یہ نکالا ہے کہ اگر تکلیف نہ ہو تو جہاد میں ہتیار باندھے رہنا واجب ہے یہی بعض علماء کا یہی قول ہے اور اکثر سلف کہتے ہیں ۱۲

			لَا يَعْقِلُوْنَ ۝	میں یہ سمجھ ہی نہیں رکھتے) کہ وہ لوگ بے عقل ہیں ۱۲
۷	الانعام	۹	وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۭ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝	اور یہ کہ نماز درستی سے ادا کرتے رہو اور خدا تعالےٰ سے ڈرتے رہو اور وہی خدا ہے جسکے سامنے تم (قیامت کے دن) اکٹھے ہوگے
۷	〃	۱۱	وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝	اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں وہ قرآن پر بھی ضرور ایمان لائینگے اور وہ اپنی نماز کا بھی ضرور خیال رکھیں گے ۱۲
۸	〃	۲۰	قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ	(اے پیغمبر) کہہ دے میری نماز اور قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ۱۲
۹	الاعراف	۲۱	وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝	اور جو لوگ (ہماری) کتاب کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں اور نماز کو درستی سے ادا کرتے رہتے ہیں تو ہم ایسے نیک لوگوں کا ثواب کھونے والے نہیں ۱۲
۱۰	الانفال	۸	وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝	اور تم جو اللہ کی راہ میں خرچ کروگے (تھوڑا ہو یا بہت) تم کو پورا ملیگا اور تمہارا حق مارا نہ جاوے گا ۔
۱۰	التوبة	۵	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝	مسلمانو (اہل کتاب کے) بہت سے مولوی اور مشائخ لوگوں کے مال ناحق کھاجاتے ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی گاڑ رکھتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں اسکو خرچ نہیں کرتے ان کو تکلیف کے عذاب کی خوشخبری سنا دے جس دن وہ دوزخ کی آگ میں گرم کیا جاوے گا پھر ان لوگوں کی پیشانیاں اور پسلیاں اور پیٹھوں کو اس سے داغیں گے (یہ ہے جو تم نے اپنے لیے (دنیا میں) جمع کرکے رکھا تھا تو (آج) اپنے جمع کیے کا مزہ چکھو ۱۲
۱۰	〃	۷	قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا	کہہ دے تم خوشی سے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرو یا ناخوشی سے تمہارا خرچ کیا ہوا ہرگز (اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں) قبول نہ ہوگا ۔ کیونکہ تم نافرمان لوگ ہو ۱۲ اور ان کی خیرات ان کی طرف سے قبول نہ ہونے کی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے

ف۱ جو نماز یا اذان سے ٹھٹھا کرتے ہیں ف۲ جو کوئی اللہ احکم الحاکمین رب العالمین کی عبادت اور پرستش پر ٹھٹھا لگائے اس سے زیادہ بے وقوف کون ہوگا کہتے ہیں ایک نصرانی اذان پر ہنسا کرتا اور جب مؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا تو آن حضرت ﷺ کی شان میں بے ادبی کیا کرتا آخر اسکے گھر میں آگ لگ گئی اور وہ اپنے مال بچوں سمیت جلکر خاک ہوگیا ۱۲ ف۳ حکم ملا ہے ۱۲ ف۴ کیونکہ قرآن آخرت ہی کو درست کرنے کی تدبیریں بتلاتا ہے ۱۲ ف۵ کیونکہ نماز سب عبادتوں کی چوٹی اور بہبود کی جڑ کی کنجی ہے ۱۲ ف۶ یا ہر ایک عبادت یا دین ۱۲ ف۷ اسکے سوا میں کسی اور کے لیے کوئی عمل نہیں کرتا ۱۲ ف۸ اور آنحضرت ﷺ پر ایمان لائے یا مسلمانوں میں سے ہو جو قرآن کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں ۱۲ ف۹ یعنے دنیا ہی میں اللہ اسکا عوض دیگا اور آخرت میں دس گنے سے لیکر سات سو گنے تک ثواب ملیگا ۱۲ ف۱۰ زکوۃ نہیں دیتے ۱۲ ف۱۱ بعض صحابہ نے مطلق مال جوڑ کر رکھنے کو منع کیا ہے اس آیت کے رو سے بعضوں نے کہا جس مال کی زکوۃ نکالے وہ اس میں داخل نہیں ہے اور یہی صحیح ہے ۱۲ ف۱۲ اس چاندی سونے کو آگ سے تپائیں گے ۱۲ ف۱۳ پیشانی سامنے ہوتی ہے پیٹھ پیچھے پسلیاں داہنے اور بائیں طرف مطلب یہ ہے کہ چاروں طرف یعنے سارا بدن اس سے داغا جاویگا اور ان سے کہا جاویگا ۱۲ ف۱۴ معاویہ رضہ نے کہا یہ آیت اہل کتاب کے حق میں ہے لیکن ابن عباس رضہ اور ابوذر رضہ نے کہا مسلمان اور اہل کتاب دونوں کے باب میں ہے اور ابوذر رضہ نے اسپر قسم کھائی ۱۲ ف۱۵ عبد بن حمید نے جس کا قصہ اوپر گذر چکا یہ کہا کہ جو کو ساتھ جانے سے تو معاف کیا مگر میں مدینہ سے اسکی مدد کرونگا تب یہ آیت اتری ۱۲

يَأْتُونَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا
يُنْفِقُونَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُونَ ۝
التوبة ۹ ۸۵ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ۭ
اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا
وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ ۸۶ وَاِذَآ
اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا
مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ
وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ ۸۷ رَضُوْا
بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰي
قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ ۸۸ لٰكِنِ
الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ
الْخَيْرٰتُ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
۸۹ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ۹۰ وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ
مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ
كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ۹۱ لَيْسَ
عَلَي الضُّعَفَاۗءِ وَلَا عَلَي الْمَرْضٰى وَلَا
عَلَي الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ
اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ مَا عَلَي
الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝ ۹۲ وَّلَا عَلَي الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ
لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ
عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ
الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ۝
۹۳ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَي الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ
وَهُمْ اَغْنِيَاۗءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ
الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۹۴ يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ
اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ۭ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ
نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ۭ
وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ
تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ۹۵ سَيَحْلِفُوْنَ
بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا
عَنْهُمْ ۭ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ اِنَّهُمْ رِجْسٌ
وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ۝ ۹۶ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ
فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى
عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ۹۷ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ
كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ۝ ۹۸ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا
يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَاۗىِٕرَ ۭ
عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ۝ ۹۹ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ
عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۭ اَلَآ اِنَّهَا
قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۭ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۱۰۰ وَالسّٰبِقُوْنَ
الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ
وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ۱۰۱ وَمِمَّنْ
حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ
اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَي النِّفَاقِ ۡ
لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ
مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝
۱۰۲ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا
عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ
اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝ ۱۰۳ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً
تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ
اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ۝ ۱۰۴ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ
يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ
الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ ۝ ۱۰۵ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ
عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ وَسَتُرَدُّوْنَ
اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۰۶ وَاٰخَرُوْنَ
مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا
يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝
۱۰۷ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا
وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًۢا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ
قَبْلُ ۭ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ۭ
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ ۱۰۸ لَا
تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۭ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَي
التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۭ
فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ ۱۰۹ اَفَمَنْ
اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰي تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ
خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰي شَفَا
جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ۭ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۱۱۰ لَا
يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ
قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ۭ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ ۱۱۱ اِنَّ اللّٰهَ
اشْتَرٰي مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۣ وَعْدًا
عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ
وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ
فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ
وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ۱۱۲ اَلتَّاۗىِٕبُوْنَ
الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّاۗىِٕحُوْنَ
الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۱۱۳ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ
وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا
تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝
۱۱۴ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ
اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا
تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ
اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝ ۱۱۵ وَمَا
كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ
حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ۱۱۶ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا
نَصِيْرٍ ۝ ۱۱۷ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَي النَّبِيِّ
وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ
فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ
يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ
عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝
۱۱۸ وَّعَلَي الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰٓى
اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا
مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ۭ ثُمَّ تَابَ
عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ ۝ ۱۱۹ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝
۱۲۰ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ
مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ
اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ
نَّفْسِهٖ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ
وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَلَا يَطَـــُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ
وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ
لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۱۲۱ وَلَا
يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً
وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ
لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۲۲ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ
لِيَنْفِرُوْا كَاۗفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ
فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَاۗىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي
الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا
اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝ ۱۲۳ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ
مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝
۱۲۴ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ
يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا
وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ ۱۲۵ وَاَمَّا الَّذِيْنَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى
رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝
۱۲۶ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ
عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ
وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ ۱۲۷ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ
سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ۭ هَلْ
يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ۭ
صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا
يَفْقَهُوْنَ ۝ ۱۲۸ لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ
اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ
عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝
۱۲۹ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۭ وَهُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

التوبة ۹

اللہ اور اسکے رسول کے حکم کو نہ مانا اور نماز کیلئے نہیں آتے تو سست ہوتے ہوئے اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے کرتے ہیں تو بُرے دل سے ۵۵
اور (اے پیغمبر) ان میں بعض ایسے ہیں جنہ کو زکوۃ کے بانٹنے میں تجھ پر آنکھ مارتے ہیں ۵۶ پھر اگر انکو اسمیں سے ملجائے تو خوش ہیں اور اگر انکو اس میں سے (اتنا) نہ ملے تو بگڑ بیٹھتے ہیں ۵۷ اور اگر وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے دیے پر خوش رہتے اور کہتے اللہ تعالیٰ ہمکو بس کرتا ہے آگے چلکر ہم کو اپنے فضل سے اللہ دیگا اور اسکا رسول ہم تو اللہ تعالے ہی سے لو لگائے بیٹھے ہیں ۵۸ خیرات تو انہی لوگوں کا حق ہے اوروں کا نہیں فقیر اور مسکین اور خیرات کے تحصیل کرنے والے اور جنکا دل ملانا منظور ہے اور غلام ۵۹ اور قرضداروں ۶۰ اور مجاہد راللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا اور مسافر ۶۱ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے حکمت والا ہے ۶۲
(اے پیغمبر) ان لوگوں کے مالوں میں سے ۶۳ زکوۃ لے تو زکوۃ سے انکو پاک کریگا اور انکے درجے بلند کرے گا ۶۴ اور انکے لیے دعا کر اسلیے کہ تیری دعا سے انکو تسلی ہوجاتی ہے ۶۵ اور اللہ سنتا جانتا ہے۔
اور ۶۶ دن کے دونوں سروں (کناروں) پر نماز کو درستی سے ادا کر ۶۷ اور رات کے ٹکڑوں میں ۶۸ کیونکہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں ۶۹ یہ ان لوگوں کیلیے نصیحت ہے جو نصیحت مانتے ہیں۔
میرے ۷۰ ایمان دار بندوں سے کہدے نماز کو درستی سے ادا کرتے رہیں اور جو دنیا کا مال (اسباب) ہمنے انکو دیا ہے اس میں سے چھپے اور کھلے اس دن کے آنے سے پہلے خرچ کرتے رہیں جسدن نہ بیوپار ہوگا نہ دوستی ۷۱
(اے پیغمبر) سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز درستی سے

۵۵ جیسے کسی کو جرمانہ دینا پڑتا ہے ۱۲ ۵۶ کیونکہ انکو ثواب سے غرض نہیں شرمے شرمائے لوگوں کے دباؤ سے دیتے ہیں تاکہ وہ ان کو مسلمان سمجھیں ۱۲ ۵۷ یعنے طعنہ دیتے ہیں عیب لگاتے ہیں ۱۲ ۵۸ جتنا وہ چاہتے ہیں ۱۲ ۵۹ صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم مسلمانوں کو مال تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ذوالخویصرہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ انصاف کیجئے آپ نے فرمایا افسوس تجھ پر اگر میں انصاف نہ کروں تو پھر کون انصاف کریگا حضرت عمر رضہ نے عرض کیا آپ اجازت دیجئے تو میں اسکی گردن مارلوں آپ نے فرمایا جانے دے اس کی نسل سے ایسے لوگ نکلیں گے یا اس کے ساتھی ایسے ہونگے جو تم اپنی نماز کو انکی نماز کے سامنے حقیر جانوگے اور اپنے روزے کو انکے روزے کے سامنے حقیر جانوگے یہ لوگ دین سے اسطرح نکل جاوینگے جیسے تیر شکاری جانور کے پار ہوجاتا ہے ۱۲ ۶۰ اگر اب کے ہم کو نہیں ملا تو خیر ۱۲ ۶۱ وہ دینے والا کو انکے حق میں بہتر ہوتا اسرتہ اپنا فضل اپنے کتاب بہت مال دولت ملتی مگر نافرمانی کی سزا تو یہ ہے کہ جو انکو ملا ہے وہ بھی نہ ملے اور آخرت کا عذاب علاوہ ۱۲ ۶۲ جو اپنی چھوڑ اپنی نہ دے سکیں یا آزاد کرنے کے لیے خریدے جاویں ۱۲ ۶۳ جو اپنا قرضہ نہ ادا کر سکیں ۱۲ ۶۴ جن کے پاس زاد راہ نہ ہو گو وہ اپنے ملک میں مالدار ہوں ۱۲ ۶۵ اب اختلاف ہے کہ خیرات کرنیوالا ان سب اقسام میں سے لوگوں کو دیوے یا جن کو مناسب سمجھے اور صحیح دوسرا قول ہے مگر حدیث سے یہ ثابت ہے کہ زکوۃ جسکو دے وہ مسلمان ہو اور نبی کا خاندان بنی ہاشم بھی اسمیں سے نہ ہو فقیر وہ جو صاحب نصاب نہ ہو اور مسکین جس کے پاس کچھ نہ ہو ۱۲ ۶۶ جنہوں نے توبہ کے لیے اپنے تئیں باندھ دیا تھا یا تمام مسلمانوں کے حال پر ۱۲ ۶۷ کہتے ہیں یہ بات کہ نماز کے وقت ہمارے پاس پانی نہیں ہوتا ۱۲ ۶۸ یعنے ہم انہی کے خیال سے آپکے ساتھ نہ جاسکے تو یہ سبب ناقابل عذر نہیں ۱۲ ۶۹ صحیح حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بات ہمارے دل ہی میں آتی ہے آپ نے فرمایا الحمد للہ کہ شیطان تجھ سے اس بات پر آگیا ۱۲ ۷۰ (باقی صفحہ

			اللَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝	پڑھا کرو اور صبح کی نماز میں بھی حاضر ہوا کرو کیونکہ صبح کی نماز میں فرشتے شریک ہوتے ہیں ۞ اور رات کو کسی وقت جاگ اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھو (یہ زیادہ ہے) تیرے لئے عجب نہیں کہ اس کی برکت سے تیرا مالک تجھ کو مقام محمود تک پہونچا دے ۞
۱۵	بنی اسرآئیل	۱۲	وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝	اور اپنی نماز نہ چلا کر پڑھ اور نہ ایسی آہستہ (کہ مقتدی بھی نہ سنیں) اور بیچ بیچ میں ایک راہ اختیار کر لے ۞
۱۶	طٰہٰ	۱	وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝	اور میری ہی یاد کے لیے نماز درستی سے پڑھا کر ۞
۱۷	۔	۹	وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۝	اور اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے کا حکم دے اور تو بھی نماز کا پابند رہ ۞ ہم کچھ تجھ سے روزی نہیں مانگتے (بلکہ) ہم خود تجھ کو روزی دیتے ہیں اور پرہیزگاروں ہی کا انجام اچھا ہوگا ۞
۱۷	الحج	۵	وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰي مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝	اور گڑگڑانے والوں کو خوشخبری دے جنکے دل اللہ کا نام لیتے ہی ڈر جاتے ہیں اور جو مصیبت انپر پڑے اس پر صبر کرتے ہیں اور نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو ہمنے انکو (اپنے فضل سے) دیا ہے اسمیں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں ۞
۱۷	۔	۱۰	فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ق وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝	تو نماز کو درستی سے پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ تعالیٰ کا سہارا رکھو ۞ وہی تمہارا مالک ہے تو کیا اچھا مالک ہے اور کیا اچھا مددگار ہے ۞
۱۸	النور	۳	وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۠	اور جو لوگ تم میں بزرگی والے اور مالدار ہیں وہ (اپنے) ناطے والوں اور محتاجوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنیوالوں کو (خیرات) نہ دینے کے لیے قسم نہ کھا بیٹھیں ۞
۔	۔	۷	وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝	اور نماز کو درستی سے ادا کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول اللہ کا کہا مانو اسلیے کہ تم پر اللہ کا رحم ہو۔
۲۱	العنکبوت	۵	اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى	(اے پیغمبر) جو قرآن تجھ کو بھیجا گیا ہے اسکو پڑھتا اور نماز درستی سے ادا کرتا رہ کیونکہ نماز (آدمی کو) بے حیائی

وا یعنے ظہر اور عصر اور مغرب و عشا کی نماز ۱۲ ف۱ صحیح حدیث میں ہے کہ صبح کی نماز میں رات اور دن کے فرشتے اکٹھا ہوتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ عصر کی نماز میں اکٹھا ہوتے ہیں ۱۲ ف۲ یعنے تجھپر ایک نماز زیادہ فرض ہے وہ تہجد کی نماز ہے جو آن حضرت صلعم پر فرض تھی اور آپ کی امت پر نفل ہے ۱۲ ف۳ مقام محمود وہ مقام ہے جہاں اگلے اور پچھلے سب تعریف کریں گے اور یہ ایک مرتبہ ہے قیامت میں جو خداوند کریم کی بارگاہ سے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عنایت ہوگا اگلے پچھلے سب رشک کریں گے۔ اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ مقام محمود شفاعت کا مقام ہے اگلے سب پیغمبر اللہ جل جلالہ کے جلال سے ڈر کر شفاعت کی جرات نہ کریں گے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کی پریشانی دیکھ کر شفاعت کے لیے اٹھ کھڑے ہونگے ۱۲ ف۴ ایسے زور کی آواز سے کہ باہر والے سب سنیں ۱۲ ف۵ یعنے جو حصہ رات کا ہے اب جب نماز میں قرآن زور سے پڑھنے تو مشرک سنکر قرآن کو برا کہتے اسوقت یہ آیت اتری بعضوں نے کہا نماز سے اس آیت میں دعا مراد ہے ۱۲ منہ حضرت عائشہ رضہ سے یہی منقول ہے ۱۲ ف۶ یا جب میری یاد آوے اسوقت نماز پڑھ لے صحیح حدیث میں ہے جو کوئی تم میں سے سو جائے یا نماز بھول جائے تو جب یاد آوے اسوقت پڑھ لے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میری یاد آئے اسوقت نماز پڑھ لے ۱۲ منہ ۷ف روزی کی فکر مت کر دینی دنیا اللہ کا کام ہے نماز پڑھنا تیرا کام ہے ۱۲ منہ ۸ف زکوٰۃ اور صدقہ دیتے ہیں ۱۲ منہ سب کاموں میں اسی کی مدد پر بھروسا کرو ۱۲ ف۱۱ جس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا اسکو پوری قدرت ہے اور اس کے ساتھ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے ۱۲ ف۱۲ یا انکو خیرات دینے میں قصور نہ کریں ۱۲

			عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝	اور بُرے کام سے روکے رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے (جو تمہیں نیکیوں پر) تبرہ کرتے ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو (نیکی) تم کرتے ہو۔
۲۱	الروم ۳۰	۲ ۹۹	وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝	اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کا مال بڑھ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو تم زکوٰۃ دو گے اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا چاہو گے تو ایسے ہی لوگ دونا (گنا) ثواب پانے والے ہیں ۔
۲۲	فاطر ۳۵	۳	اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝	(اے پیغمبر) تو انہی لوگوں کو ڈرا سکتا ہے جو بن دیکھے (خدا کے عذاب سے) ڈرتے ہیں اور نماز درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو شخص (اپنے تئیں کفر سے پاک کہے وہ اپنے ہی فائدے کے لیئے پاک رکھتا ہے اور (آخر) اللہ ہی کیطرف لوٹ کر جانا ہے۔
۲۴		۴	اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝	جو لوگ اللہ کی کتاب (قرآن) پڑھتے رہتے ہیں اور نماز درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو (مال) ہمنے انکو دیا ہے اسمیں سے پوشیدہ اور کھلم کھلا خرچ کرتے رہتے ہیں انکو ایسے بیوپار کی امید رکھنا چاہیے جسمیں گھاٹا ہرگز نہیں ہو سکتا
		۳۰	لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝	اسلیئے کہ اللہ انکو ثواب انکو پوری پوری دیگا اور اپنے فضل سے کچھ اور زیادہ دیگا بیشک وہ بخشنے والا (اور) قدر کرنیوالا ہے۔
۲۶	محمد ۴۷	۴	اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ	اگر وہ تم سے تمہارے مال مانگے اور سارا مال چاہے تو تم بخیلی کرو گے اور اللہ تمہارے دل کی خفگیاں کھولدیگا سن رکھو تم لوگ (سارا مال کیا دوگے) تم کو تو کہتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں (کچھ تھوڑا سا) خرچ کرو اسپر تو کوئی کوئی تم میں بخیلی کرتا ہے (اور زکوٰۃ تک نہیں دیتا) اور جو کوئی تم میں بخیلی کرتا ہے وہ بخیلی کرکے اپنا ہی نقصان کرتا ہے
۲۷	الحدید ۵۷	۱	وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ	اور تمکو کیا ہو گیا ہے جو اللہ کی راہ میں (اپنا مال) خرچ نہیں کرتے حالانکہ زمین اور آسمان کا وارث اللہ ہی ہے (مال اسیکا مال ہے)
۲۸		۲	اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ	بیشک جو مرد خیرات کرتے ہیں اور جو عورتیں خیرات کرتی ہیں اور جو لوگ اللہ کو اچھا قرضہ دیتے ہیں انکو دونا ثواب ملیگا اور اسکے

(۱) نماز میں خلل آنے کے خیال سے آدمی بہت سے گناہوں سے باز رہتا ہے حدیث میں ہے جس کو نماز برے کاموں سے نہ روکے اسکی نماز نماز ہی نہیں ہے ایک روایت میں ہے کہ اس کی نماز بجائے قرب کے اور اللہ تعالیٰ سے دوری پیدا کرے گی روایت ہے ایک انصاری نماز پڑھتا تھا لیکن گناہوں میں مصروف رہتا تھا آں حضرت صلعم نے فرمایا قریب ہے اسکی نماز اسکو گناہوں سے باز رکھے گی پھر ایسا ہی ہوا کسنے توبہ کی اور نیک ہو گیا ۱۲ (۲) اور نماز میں اللہ تعالیٰ ہی کی یاد ہوتی ہے تو تمام سب عبادتوں سے افضل ہوئی صحیح حدیث میں ہے کہ سب سے بڑھکر نیکی بلکہ جہاد سے بھی بڑھکر اللہ تعالیٰ کی یاد ہے ۱۲ (۳) گو دنیا میں سود سے مال بڑھ جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں اسکی ترقی نہیں ہوتی۔ بعضوں نے کہا اس آیت میں سود سے یہ مراد ہے کہ کوئی کسی کو تحفہ بھیجے اس نیت سے کہ اسکا بدل زیادہ لیگا تو یہ حلال ہے گو اس میں ثواب نہیں ہے ۱۲ (۴) یعنی دس لاکھ سے لیکر سات سو لاکھ تک روپے والا کیلے میں خدا سے ڈرتے ہیں جہاں انکو کوئی نہیں دیکھتا ۱۲ (۵) یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ عبادت کی قدر نہ کرے اسکا بدلہ نہ دے ۱۲ (۶) فائدہ ہے کہ آدمی کو مال کی محبت ہوتی ہے تو جو کوئی سارا مال لینا چاہیگا اس سے دشمنی کروگے ۱۲ (۷) اپنا ہی ثواب اور اجر کہوتا ہے

			لَهْوٍ وَّلَهُمْ اَجْرُكَ خَيْرٌ ۚ	علاوہ انکو اچھا نیگ دیا جائے گا (بلکہ) ۔
۶۲	الجمعۃ	۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝	مسلمانو جب جمعہ کے دن (کیلئے) اذان دیجائے تو اللہ تعالیٰ کی یاد (نماز) کیطرف چلو (دنیا کے سب کام) اور بیوپار (کھوچ) چھوڑ دو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھو پھر جب (جمعہ کی) نماز ہو چکے تو (تمکو اختیار ہے اپنے اپنے کاموں کے لیئے) زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو اور جہاں رہو اللہ کی یاد بہت کرتے رہو اسلیئے کہ تم مراد کو پہنچو اور (اے پیغمبر ان لوگوں کا تو یہ حال ہے) جبکوئی سودا یا کھیل ہوا یا تماشا دیکھیں تو جھٹ اسکیطرف چلدیتے ہیں اور تجھکو (خطبہ میں) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدو اللہ کے پاس جو ثواب (ملنے والا ہے) وہ اس تماشے اور سوداگری سے کہیں بہتر ہے اور اللہ تو سب روزی دینے والوں سے بہتر روزی دینے والا ہے ۔
۲۹	المعارج	۱	اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ دَاۗىِٕمُوْنَ ۝	مگر ایمان دار نمازی جو ہمیشہ (بلا ناغہ) نماز پڑھتے ہیں ۔
۷۳	المزمل	۱	يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ	اے کپڑا لپیٹنے والے (ساری) رات (نماز میں) کھڑا رہ مگر تھوڑی رات (آرام کر) آدھی رات یا اس سے کچھ کم (تہائی رات) یا اس سے (کچھ) زیادہ (دو تہائی رات) ۔
"	"	"	اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝	بیشک رات کو اٹھنا (اور عبادت کرنا نفس کو) خوب زیر کرتا ہے اور اسوقت کا پڑھنا (یا دعا کرنا) بہت ٹھیک (یا بہت بابرکت) ہوتا ہے دن کو تو تجھ کو لمبی (بڑی) فرصت ہے ۔
"	"	۲	اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَاۗىِٕفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ۭ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ	(اے پیغمبر) تیرا مالک جانتا ہے تو اور کچھ لوگ تیرے ساتھ والے (مسلمان) دو تہائی رات سے کچھ کم اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات (نماز میں) کھڑے رہتے ہیں اور ٹھیک اندازہ رات اور دن کا اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اسکو معلوم ہے کہ تم وقت کا ٹھیک اندازہ نہیں کر سکتے تو اس نے تم پر رحم کیا اب جتنا تم سے

(۱) مراد وہ اذان ہے جو امام کے منبر پر بیٹھتے وقت دیجاتی ہے آں حضرت صلعم علیہ آلہ وسلم کے عہد مبارک میں جمعہ کی یہی اذان تھی حضرت عثمان رضؓ نے اپنی خلافت میں لوگوں کے بہت ہو جانے سے ایک اور اذان نکالی جو انکے گھر پر جسکا نام زوراء بتلایا جانے لگی اسکے بعد منبر پر دوسری اذان کہی جانے لگی (مترجم) کہتا ہو جب امام منبر پر بیٹھے اس وقت بلند آواز سے اذان دینی چاہیئے کیونکہ اصل اذان یہی ہے اور افسوس ہے ان لوگوں پر جو اس اذان کو چپکے سے دیا کرتے ہیں ۱۲ (۲) جمعہ کی نماز فرض ہونے پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے اہل حدیث کے نزدیک جمعہ اور دوسری نمازوں میں کوئی فرق نہیں ہر روز جمعہ کی نماز سے پہلے دو خطبے پڑھنا چاہیئے اور جن لوگوں نے جمعہ کے لیئے شرطیں نکالی ہیں کہ شہر ہو حاکم اسلام ہو کم سے کم تین مقتدی ہوں انہوں نے کوئی قوی دلیل اس پر قائم نہیں کی ۱۲ (۳) مطلب یہ ہے کہ جب تم جمعہ کی نماز سے فارغ ہو تو مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر دعا مانگو کہ الٰہی ہم تیرے بلانے پر حاضر ہوئے اور تیرا فرض ادا کیا اور اب جیسے تو نے حکم دیا اپنی روزی تلاش کرتے ہیں تو اپنا فضل ہم کو عنایت فرما اور تو سب روزی دینے والوں میں اچھا روزی دینے والا ہے ۱۲ (۴) واقعہ یہ ہوا کہ مدینہ میں گرانی ہوئی غلہ کے بہت محتاج تھے آں حضرت صلعم جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں شام کا قافلہ غلہ لیکر آن پہنچا طبلے کی آواز آئی لوگ سب اس کے دیکھنے کو چلدیئے صرف بارہ آدمی آپ کے ساتھ رہگئے ۱۲ (۵) ابن عباس رضؓ نے کہا عبدالرحمن بن عوف کا قافلہ غلہ لیکر آیا تو لوگ چلدیئے کوئی تو غلہ خریدنے کو کوئی دحیہ بن خلیفہ کو دیکھنے کے لیئے آں حضرت صلعم کو منبر پر چھوڑ کر چلدیئے اور سات عورتیں جو آں حضرت صلعم اور [illegible]

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ
اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ
يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ
فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۫ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ؕ
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا
لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ
هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ

۳۰	الاعلیٰ	۱	قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ وَذَكَرَ اسْمَ
رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ
″	البینہ	۹۸	وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ
وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ
″	الماعون	۱۰۷	فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ
صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ
يُرَآءُوْنَ ۙ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝
″	الکوثر	۱۰۸	فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ؕ
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

اَلصَّوْمُ وَالْاِعْتِكَافُ
وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ ۳۵

۲	البقرۃ	۲۳	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ
الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ

آسانی کے ساتھ ہو سکے اتنا قرآن نماز میں پڑھو اسکو (یعنی معلوم ہے کہ تم میں بعضے لوگ بیمار ہو جائیں گے اور بعضے ملکوں میں اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرتے پھرتے ہونگے (سوداگری کے لیے سفر میں ہونگے) اور بعضے اللہ کی راہ میں (کافروں سے) لڑتے ہونگے اور جتنا آسانی کے ساتھ ہو سکے اتنا قرآن پڑھو اور نماز کو درستی سے ادا کرتے رہو اور (فرض) زکوٰۃ نکالا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو اور تم جو نیکی اپنے لیے (آخرت کا توشہ بنا کر) آگے بھیجو گے اللہ تعالیٰ کے ہاں اسکو پاؤ گے اس سے بہتر اور ثواب میں کہیں زیادہ۔

جو شخص (کفر شرک گناہ سے) پاک رہا اور اپنے مالک کا نام لے کر نماز پڑھتا رہا وہ مراد کو پہونچ گیا۔

اور نماز کو درستی سے ادا کریں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی دین ٹھیک ہے۔

تو ان نمازیوں کی (قیامت کے دن) خرابی ہوگی جو اپنی نماز کی پروا نہیں کرتے وہ جو نماز پڑھ کر یا نیک عمل کر کے لوگوں کو دکھاتے ہیں اور روزمرہ کے برتنے کا سامان مانگے نہیں دیتے۔

تو (اسکے شکر میں) اپنے مالک کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر بیشک تیرا دشمن (عاص بن وائل یا کعب بن اشرف یا ابوجہل وہی نگوڑا ناٹھا ہے (دم کٹا)۔

باب ۳۵ روزے اور اعتکاف۔ اور
شب قدر کا بیان

مسلمانو جیسے اگلے لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا اسی طرح تم کو بھی گنتی کے کئی دن روزے رکھنے کا حکم دیا

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَيَّامًا
مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ
مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ
اُخَرَ ۭ وَعَلَي الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ
طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۭ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا
فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ
الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى
لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ
وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ
مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ
وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ
وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ۝

۲ البقرة ۲۳ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰي
نِسَاۗىِٕكُمْ ۭ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ
لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ
تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ
وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ
ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا
وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ
الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ
الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ

گیا ہو تاکہ تم گناہوں سے بچو پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا سفر میں
ہو (اور روزہ نہ رکھے) تو دوسرے دنوں میں وہ گنتی پوری کرے
اور جنکو روزہ کی طاقت ہی نہیں رکھتے تو وہ ہر روزے کے بدلے
ایک محتاج کو کھانا دیں پھر جو کوئی نفل طور پر زیادہ نیکی کرے
تو اُس کے لیے اور اچھا ہے اور اگر تم سمجھو تو روزہ رکھنا تمہارے
حق میں بہتر ہے رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن
اتارا راہ بتلاتا ہے لوگوں کو اور اس میں کھلی کھلی دلیلیں
ہیں ہدایت کی اور حق کو ناحق سے پہچاننے کی پھر جو کوئی
تم میں سے یہ مہینہ پائے (یعنے صحیح اور مقیم ہو مسافر
نہ ہو) وہ اس میں روزے رکھے۔ اور جو کوئی بیمار یا مسافر
ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے اللہ تعالے
تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے سختی کرنا نہیں چاہتا اور یہ
چاہتا ہے کہ تم رمضان کی گنتی پوری کرو اور اللہ تعالے
کی بڑائی کرو اس احسان پر کہ تم کو سیدھا راستہ چلایا اور
تاکہ تم اسکا شکر کرو ۔

روزے کی رات میں تمکو اپنی عورتوں سے صحبت درست کر دی
گئی ہے وہ تمہارا جوڑا ہیں اور تم ان کے جوڑ ہو اللہ تعالیٰ
کو معلوم ہو گیا تم اپنی آپ چوری کرتے تھے تو اُس نے
تم کو معاف کر دیا اور تمہاری خطا سے درگذر اب ان
سے صحبت کرو اور جو اللہ نے تمہارے لیئے (تمہاری قسمت)
میں لکھا ہے (لڑکا یا لڑکی) اس کی خواہش رکھو اور کھاؤ
اور پیتے رہو یہانتک کہ صبح کی سفید دھاری رات کی کالی
دھاری سے تمکو صاف دکھائی دینے لگے۔ پھر روزے
کو رات تک پورا کرو اور جب تم مسجد میں اعتکاف

			وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝	بیٹھو تعلوات کو بھی) عورتوں سے صحبت نہ کرو یہ اللہ تعالے کی حدیں ہیں ان کے پاس بھی نہ جانا اللہ تعالے اسی طرح اپنے حکم صاف صاف لوگوں کو بتلاتا ہے تاکہ وہ (حکم کا خلاف کرنے سے) بچے رہیں ۵
۳۰	القدر ۹۷	۱	وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ	اور (اے پیغمبر) تجھ کو کیا معلوم شب قدر کیا چیز ہے (اس کی کیا فضیلت ہے) شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے اس شب میں فرشتے اور جبرائیل اپنے مالک کے حکم سے ہر کام پر اترتے ہیں یہ شب امان ہے صبح نکلنے تک ۵
۲	البقرہ ۲	۱۹۶	اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ وَالطَّوَافُ وَالسَّعْيُ وَالْهَدْيُ وَالْاِحْرَامُ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا ۝	باب ۳۶ عمرہ اور حج اور طواف اور سعی اور ہدی اور احرام اور ان کے متعلقات کا بیان
		۱۵۸	اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝	بے شک صفا اور مروہ (دو پہاڑ مکہ میں) اللہ تعالے کی نشان ہیں جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اور ان دونوں کے بیچ میں پھیرے کرے تو کچھ برا نہیں اور جو کوئی شوق سے نیک کام کرے تو اللہ قدردان (اسکی نیت) جانتا ہے ۵
۲	۲	۱۸۹	يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ	تجھ سے چاندوں کو پوچھتے ہیں تو کہہ چاند شہر لوگوں کو وقت معلوم ہوتے ہیں اور حج کا وقت معلوم ہوتا ہے اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں میں چھت پر سے آؤ بلکہ نیکی اسی شخص کی ہے جو حرام کاموں سے بچا رہے اور گھروں میں دروازوں سے آیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہونچو۔

(۱) یعنی بیکار ہو جاؤ تو شیطان کے پاس بھی نہ پھٹکو ۱۲ ف یہ کا اشارہ ان تمام کاموں کی طرف ہے جنکو اللہ تعالے نے حرام کیا ۱۲ ف ہزار مہینوں کے قریب اسی برس چار مہینے ہوئے۔ مطلب یہ ہے کہ شب قدر میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ اب اختلاف ہے اسمیں کہ شب قدر کونسی شب ہے اور اس پر دلیل قول میں سب میں صحیح یہ ہے کہ وہ رمضان کے آخری عشرے میں کوئی طاق رات ہوتی ہے ۱۲ ف اور اسکا انتظام کرتے ہیں روح سے حضرت جبرائیل مراد ہیں کہ بہت بھاری فرشتے ہیں اس شب میں اتنے فرشتے اترتے ہیں کہ زمین کا کوئی ٹکڑا باقی نہیں رہتا جہاں کوئی فرشتہ نہ ہو اور مومنوں کے لیے دعا کرتے ہیں اور جبرائیل مومنوں سے مصافحہ کرتے ہیں اسکے مصافحہ کی یہ نشانی ہے کہ رونیں کھڑے ہو جائیں آنکھ ہونے آنسوں بہ نکلیں ایک حدیث میں ہے کہ کنکریوں کے شمار سے زیادہ فرشتے اس شب میں اترتے ہیں ف اس میں سلامتی ہے ہر بلا سے اللہ شیطان کے شر سے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس میں سلام کا چرچا رہتا ہے صبح نکلنے تک پھر فرشتے مومنوں کو سلام کہتے رہتے ہیں جامع البیان میں ہے اس شب میں یہ دعا پڑھنا مستحب ہے اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنا ۱۲ ف شاہ عبدالقادر صاحب فرماتے ہیں جو لوگ حضرت ابراہیم کے وقت سے ہمیشہ حج کرتے رہے ہیں لیکن کفر کے وقت میں اکثر غلطیاں پڑ گئی ہیں ان دو پہاڑوں پر بت دھرے تھے جن میں وہاں بھی طواف کرتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے جانا کہ یہ کفر کی نشانی ہے اب وہاں نہ جانا چاہیئے اسپر یہ آیت اتری ۱۲ ف حالانکہ چاند ایک ہی ہے مگر چونکہ وہ ہر تاریخ میں کم اور زیادہ ہوتا رہتا ہے اسلئے کئی چاند ہوئے ۱۲ ف اگر چاند یکساں رہتا تو لوگوں کو نہ مہینہ معلوم ہوتا نہ تاریخ اور حج کا بھی وقت معلوم نہ ہوتا اگرچہ سورج کی گردش سے بھی یہ سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے مگر ان مہینوں کو عام لوگ جو پڑھے لکھے نہیں ہیں جیسے عرب کے لوگ ہیں نہیں جان سکتے اور چاند کو ہر ایک شخص دیکھ کر مہینہ کا حساب کر سکتا ہے ۱۲ منہ

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۠ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

اور حج اور عمرے کو اللہ تعالےٰ کے لئے پورا کرو پھر اگر روکے جاؤ تو جو میسر ہو قربانی بھیجو اور جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہونچ جائے اپنے سر نہ منڈاؤ اگر تم میں کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو تو (بال اتارنے کا) فدیہ روزہ یا خیرات یا قربانی دینا چاہیئے پھر جب تم خاطر جمع ہو اور کوئی عمرے کو حج سے ملا کر تمتع کرنا چاہے تو جیسے میسر آئے قربانی کرے اگر قربانی کا مقدور نہ ہو تو تین روزے حج (کے دنوں) میں رکھ لو اور سات جب لوٹ کر آؤ یہ پورے دس ہوئے یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور جانتے رہو کہ اللہ تعالےٰ کا عذاب سخت ہے۔

٢ البقرة ٢٥

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ۝ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ

حج کے تو کئی مہینے ہیں جو مشہور ہیں پھر جو کوئی ان دنوں میں حج کا احرام باندھ لے تو حج میں شہوت کی باتیں اور گناہ اور جھگڑا نہ کرے اور جو نیک کام تم کرو گے اللہ تعالےٰ کو معلوم ہو جائے گا اور راہ خرچ اپنے ساتھ رکھو اس لئے کہ اچھا توشہ یہی ہے کہ (برائیوں سے) بچے اور عقلمندو مجھ سے ڈرتے رہو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ (حج کے دنوں میں) اپنے پروردگار کا فضل و کرم چاہو پھر جب عرفات سے (نویں تاریخ شام کو) لوٹو تو مزدلفہ میں اگر اللہ تعالےٰ کی یاد کرو اور جیسے اللہ تعالےٰ نے تم کو بتلایا اس طرح یاد کرو اور اس سے پہلے تو تم گمراہ تھے پھر تم کو چاہیئے کہ اسی مقام سے لوٹو جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ تعالےٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا
اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ
ذِكْرًا ۭ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ
وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ
فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ
تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ
تُحْشَرُوْنَ ۝

وَلِلّٰهِ عَلَي النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ
اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ
فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ
وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا
فَجَزَاۗءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ
بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ
اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ
ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ۭ

پھر جب حج کے کام پورے کر چکو تو جس طرح (جاہلیت
کے زمانہ میں) اپنے باپ دادوں کو یاد کرتے تھے اتنا ہی
بلکہ اس سے زیادہ اللہ تعالےٰ کی یاد کرو۔ بعضے لوگ ایسے
ہیں جو کہتے ہیں پروردگار ہمارے ہمکو (جو دینا ہے) دنیا
ہی میں دیدے اُن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ رہا اور بعضے
ایسے ہیں جو کہتے ہیں پروردگار ہمارے ہم کو دنیا میں
بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہم کو دوزخ
کے عذاب سے بچا دے یہی وہ لوگ ہیں جن کو ان کی
کمائی میں سے کچھ حصہ ملے گا اور اللہ تعالےٰ بہت جلد
حساب لینے والا ہے اور گنتی کے چند دنوں میں اللہ تم
کی یاد کرو پھر جو شخص جلدی کر کے دو ہی دن میں (منیٰ
سے) چلدے تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو تیرہ تاریخ
تک ٹھیرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ پرہیزگار
ہو اور اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہو اور یہ سمجھ لو کہ تم اس
کے پاس (قیامت کے دن) اکٹھا ہو گے۔

اور اللہ تعالےٰ کا فرض لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا ہے جو وہاں
تک راہ پا سکیں اور جو کوئی نہ مانے (یعنے باوجود قدرت کے
حج نہ کرے یا حج کو فرض نہ جانے) تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے

مسلمانو جب تم (حج یا عمرے کا) احرام باندھے ہو تو شکار
نہ مارو اور جو کوئی تم میں سے جان بوجھکر شکار کو مار ڈالے
تو چوپائے جانوروں میں سے ویسا ہی جانور جسکو مارا ہے بدلہ میں دے
تم میں سے دو معتبر شخص بدلہ ٹھیراویں جو نیاز کے طور پر کعبے کو
بھیجدیا جائے یا کفارہ دے مسکینوں کو کھانا کھلائے یا جتنے
مسکینوں کا کھانا ہے اتنے روزے رکھے تاکہ وہ اپنے کیے کی

ف تمام عرب لوگ تو حج میں عرفات تک جاتے اور وہیں سے منا کو لوٹتے لیکن قریش یہ کہتے کہ ہم اہل اللہ ہیں حرم سے باہر نہیں جائینگے اور عرفات تک نہیں جاتے وہ حرم کی حد کے باہر
ہے بلکہ مزدلفہ ہی میں رہجاتے جو حرم کی حد میں ہے تو سب لوگ تو عرفات سے لوٹتے وہ مزدلفہ سے لوٹتے اللہ تعالےٰ نے فرمایا سب لوگوں کے ساتھ رہو اور عرفات تک جاؤ اور وہیں سے
لوٹو اور اگلے جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ جب حج سے فارغ ہوتے تو حج کے پاس کھڑے ہو کر اپنے بزرگوں کی تعریفیں اور بہادریاں بیان کرتے اور اُن میں بہت شاعر
سے بالغہ کرتے اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو یہ فرمایا کہ اسکے بدل اللہ تعالےٰ کی یاد کرو اتنا ہی بلکہ اس سے زیادہ کیونکہ باپ دادا کے احسان سے اللہ تعالےٰ کا احسان ہم پر کہیں زیادہ ہے
بعضے اپنی دعا میں وہ حق تعالےٰ سے صرف دنیا ہی کی بہبودی طلب کرتے ہیں اور آخرت کی طرف کچھ توجہ نہیں اس زمانہ میں اکثر لوگ ایسے ہیں جو دنیا میں ایسے مشغول
ہو رہے ہیں کہ تو دنیا ہی کے ہیں حدیث میں ہے کہ تباہ ہو بندہ درہم کا اور تباہ ہو بندہ دینار کا اگر اسکو ملا تو خوش ہوا نہ ملا تو ناخوش ہوا تو دنیا کی بھلائی روزی ملنے اور اللہ تعالےٰ
آخرت کی بھلائی اسکی بخشش اور جنت کا ذکر ہے قیامت کا دن قریب ہے نیک اعمال میں جلدی کرو ایسا نہ ہو کہ موت آجاوے اور عمل کرنیکا موقع ہاتھ سے جاتا رہے
اللہ تعالےٰ نے جو کہا ہے حدیث میں تکبیر کہنے کے چند دنوں کو ایام تشریق مراد ہیں یعنے ۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ کے جن دنوں میں حاجی لوگ منا میں رہتے ہیں
اللہ تعالےٰ کو یاد کرنا ہے کنکریاں مارنے سے یہ یاد نہیں ہوتا اسلئے کہا جاوے کہ جمرہ کے پاس کھڑے ہو کر اپنے بزرگوں کی تعریفیں کرتے ہیں اصل تقوی ہے اللہ تعالےٰ سے ڈرنا اور گناہوں
سے بچنا اور اللہ تعالےٰ کے حکموں کو بجا لانا اور منع کی ہوئی باتوں سے باز رہنا اور یہ سمجھ لینا کہ ہم اللہ تعالےٰ کے پاس جائینگے اور اللہ تعالےٰ ہمارے سب کاموں سے خبردار ہے

(باقی آئندہ صفحہ میں)

			عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ۚ وَمَنْ عَادَ	سزا چکے جو ہو چکا وہ تو اللہ تعالے نے معاف کر دیا اور
			فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ	جو کوئی (اس حکم کے بعد) پھر ایسا کرے تو اللہ تعالے
		۹۶	ذُو انْتِقَامٍ ۝ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ	اس سے بدلہ لیگا۔ اور اللہ تعالے زبردست ہے بدلہ
			وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ	لینے والا۔ دریا کا شکار اور اسکا کھانا تمہارے اور
			وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ	(دوسرے) مسافروں کے فائدے کے لیے تمکو حلال
			حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي إِلَيْهِ	ہے (گو تم احرام باندھے ہو) اور جنگل کا شکار جب تک تم احرام
			تُحْشَرُونَ ۝	باندھے ہو تمپر حرام ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو جسکے پاس تم اکٹھا ہوگے
۷	المائدة	۱۳	جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ	خدا تعالے نے کعبے کو جو عزت والا گھر ہے لوگوں کا گذارہ بنایا
		۹۷	قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ	اور (اسی طرح) ادب والے مہینے کو اور (اسی طرح) نیاز کے
			الْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ۝	جانور کو اور (اسیطرح) ٹکن والے جانور کو ث
۱۷	الحج	۲۲ ۴	وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا	اور لوگوں کو حج کی منادی کردے وہ تیرے پاس پیدل اور دبلے
		۲۷	وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ	دبلے اونٹوں پر (سوار) جو دور کے رستے سے چلے آرہے ہونگے
		۲۸	فَجٍّ عَمِيقٍ ۝ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ	آئینگے (یہ سفر) اسلیے (کرینگے) کہ اپنے (دین اور دنیا کے)
			وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ	فائدوں میں حاضر رہیں اور چند معین دنوں میں جو چار پائے
			عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ	جانور اللہ تعالے نے انکو دیے ہیں اپنپر (قربانی کے وقت
			فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ	اللہ کا نام لیں تو (اے لوگو) اس (قربانی) میں سے تم (خود بھی)
		۲۹	ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ	کھاؤ اور مصیبت کے ماری فقیر کو بھی کھلاؤ پھر قربانی کر چکنے کے بعد اپنا
		۳۰	وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ ذَٰلِكَ	میل کچیل نکالیں اور اپنی منتیں پوری کریں اور پرانے گھر (کعبہ)
			وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ	کا طواف کریں یہ تو ہوا اور جو کوئی ان چیزوں کا ادب کرے جنکو اللہ نے
			عِندَ رَبِّهِ ۗ	عزت دی ہے تو یہ اسکو حق ہے اسکے مالک کے پاس (یعنے آخرت میں) بہتر ہوگا
		۳۱	وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ	یہ تو ہوا اور جو کوئی اللہ کے نام کی چیزوں کی بڑائی کرے تو یہ
		۳۲	عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ	(بڑائی کرنا) دلوں کی پرہیزگاری ہے ان جانوروں سے تمکو ایک
		۳۳	وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ	معین میعاد تک فائدے ہیں پھر انکا ٹھکانا پرانے گھر (کعبہ) کیطرف
		۳۴	غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللّٰهِ	ہے اور ہر قوم کے لیے ہمنے ایک قربانی کا طریقہ ٹھیرا دیا ہے اسلیے

ف اپنی بداعمالی کا وبال اٹھائے ۱۲ ف۲ اب اسکا بدلہ دینا ضرور نہیں ۱۲ ف۳ سب کے سب حشر کے دن اس کے سامنے سب جمع ہونگے اپنے اپنے عمل کا بدلہ پاوینگے دریا سے مراد بہتا ہے میٹھا ہو یا کھاری کنواں ہو یا تالاب یا نہر یا چشمہ یا دریا یا سمندر اب جو جانور خشکی میں بھی نہیں سکتے ان کی زندگی پانی پر موقوف ہے وہ سب حلال ہیں بعض کے نزدیک اس آیت کے رو سے بعضوں نے کہا صرف مینڈکی اور مگر حرام ہے ۱۲ ف۴ یہ لوگ کعبے کے طفیل پرورش پاتے ہیں حاجیوں اور زائروں سے اپنی روزی پیدا کرتے ہیں ۱۲ ف۵ ذی حرمت اور محترم اور واجب کو لوگ ان میں اس کے ساتھ سوداگری کرتے ہیں ۱۲ ف۶ کوئی اسکو لوٹتا نہیں اور اسکے گوشت سے غریب مسکین اپنا پیٹ بھرتے ہیں ۱۲ ف۷ یہی نیاز کا جانور ہے جسکے گلے میں نشان کے لیے جوتا یا دستر خوان یا اور کوئی چیز لٹکا دیتے ہیں پھر اسکو کوئی نہیں لوٹتا ۱۲ ف۸ خون اصول کرکے کہ جسکے بدلے میں نشان کے لیے جوتا یا دستر خوان یا اور کوئی چیز لٹکا دیتے ہیں پھر اسکو کوئی نہیں لوٹتا ۱۲ ف۹ خون اصول کرکے کہ جسکے بدلے میں نشان کے لیے جوتا یا دستر خوان یا اور کوئی چیز لٹکا دیتے ہیں پھر اسکو کوئی نہیں لوٹتا ۱۲ ف۱۰ یعنے طواف الوداع جسکو طواف الزیارۃ بھی کہتے ہیں یہ طواف فرض ہے اور حج کا رکن ہے اور اسکا وقت دسویں ربیع قربانی کے بعد سے شروع ہوتا ہے ۱۲ ف۱۱ مثلاً کعبہ کا حرم شریف کا مہینہ کا حرم شریف کا ان چیزوں کو اللہ تعالے نے حرام کیا ہے انکو بڑا سمجھنا ان کی بے ادبی کرنا ۱۲ ف۱۲ یعنے شکار کرنے سے صحبت کرنے سے کسی کے ساتھ لڑنے سے جھگڑنے سے ۱۲ ف۱۳ یعنے قربانی کے جانوروں کی دیکھ کے محاسن کی ہیں یہ اللہ صلعم کی طرف اشارہ ہے ۱۲ ف۱۴ یعنے جسکے دل میں خدا کا خوف ہے وہی اللہ کی دی ہوئی چیزوں کی بے حرمتی نہ کریگا شعائر اللہ سے قربانی کے جانور مراد ہیں ۱۲ ف۱۵ یعنے ہر قوم میں ہمنے قربانی کا طریقہ مقرر کیا ہے ۱۲ ف۱۶ یعنے ان حضرت صلعم نے سو اونٹ ایک سال کیے ان میں ایک ابوجہل کا اونٹ تھا جس کی ناک میں چاندی پڑھا ہوا تھا ۱۲ ف۱۷ یعنے قربانی کا مقام ۱۲ ف۱۸ اسکا بدلہ اپنے اسکے مال نام میں ملتا ہے کہ مرنے کے بعد آخرت میں ایک نیکی کے ۱۲ ف۱۹ یعنے قربانی کے جانور ۱۲ ف۲۰ یعنے قربانی کے گھر ۱۲

			لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ	کہ جو پالے جانوروں پر جو اللہ تعالیٰ نے انکو دیئے ہیں (قربانی کے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام لیں (اسی کے نام پر کائیں)۔
۱۷	الحج	۱۲	وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝	اور قربانی کے اونٹوں کو بھی ہم نے اللہ کے نام کی ادب والی چیزوں میں سے بنایا ہے ان میں تمہارا فائدہ ہے (دین اور دنیا کا) اپس جب وہ پاؤں بندھے کھڑے ہوں (نحر کے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام لو پھر جب وہ کروٹوں پر گر جائیں (ٹھنڈے ہو جائیں) تو خود بھی ان میں سے کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے فقیر اور مانگنے والے فقیر (دونوں کو) کھلاؤ ہم نے جسطرح ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے اسلیے کہ تم شکر کرو اللہ تعالیٰ کو نہ انکا گوشت پہونچتا ہے نہ خون لیکن اللہ کو تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے اللہ نے اسی طرح ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا اسلیے کہ اللہ کی جو تمکو راہ پر لگایا تم بھی (اسکو بدلا) اللہ کی بڑائی کرو اور (اے پیغمبر) نیکوں کو (بہشت کی) خوشخبری دے
		۶	لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝	
		۹	لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِى الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) ہم نے ہر زمانے والوں کے لیے ایک شریعت ٹھیرائی ہے جس پر وہ چلتے ہیں تو ان لوگوں کو دین کی مقدمہ میں تجھ سے جھگڑا کرنا نہیں چاہیئے اور تو اپنے مالک کے (دین کی) طرف لوگوں کو بلاتا رہ بیشک تو سیدھی رستی پر ہے اور اگر (اسپر بھی) یہ لوگ تجھ سے جھگڑیں کہدے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کر رہے ہو
۲۶	الفتح	۴	لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝	بیشک اللہ نے اپنے پیغمبر کی سچی خواب کو ٹھیک کیا اللہ نے چاہا تو (آیندہ سال میں) ادب والی مسجد میں تم اطمینان سے جاؤ گے کوئی تو اپنا سر منڈاؤ گے کوئی بال کتراؤ گے تمکو کوئی ڈر نہوگا اور اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو تمکو معلوم نہیں اسنے (کچھ مصلحت سے تمکو) پہلے سر دست یہ فتح (یعنی صلح حدیبیہ) عنایت فرمائی

الدُّعَآءُ ۳۷

باب ۳۷ قرآن مجید میں جو دعائیں مذکور ہیں

۱	الفاتحہ	۱	اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ	ہمکو سیدھی رستی پر چلا ان کا رستہ جن پر تو نے کرم کیا نہ ان کا

ف یا انکی صف (قطار) باندھکر (نحر کرتے وقت) اپس اللہ تعالیٰ کا نام لو اونٹ کو پاؤں باندھ کر کہڑے کر کے نحر کرنا یعنے اسکے سینہ میں بسم اللہ کہکر برچھیا چبھانا سنت ہے اور اگر قربانی گائے بکری کی طرح لٹا کر ذبح کرے تو بھی درست ہے صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اسنے اپنا اونٹ بٹھایا پھر اسکو نحر کرنے لگا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہڑا کر کے نحر کرنا یہی سنت ہے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۱۲ ف ۲ ہر طرح کے محتاجوں کو ۱۲ ف ۳ تم انکے پاؤں باندھتے ہو انکو کاٹ ڈالتے ہو ۱۲ ف ۴ اور نہ اونٹ کا بدلا جانور آدمی کے قابو میں آنا ممکن نہ تھا ۱۲ ف ۵ گوشت خون سب زمین ہی میں رہتا ہے ۱۲ ف ۶ تم نے جو دل سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی خالص اسکے لیئے قربانی کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مشرک قربانی کر کے اس کا خون کعبہ کی طرف چھڑکتے تھے مسلمانوں نے بھی ایسا کرنا چاہا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف نحر کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہو ۱۲ ف یا عید منحر کی جسکو وہ منحر کہتے ہیں یا قربانی کا مقام جہاں وہ قربانی کرتے ہیں مثلاً توریت کی شریعت ان زمانہ والوں کے لیئے ٹھیرائی جو حضرت موسےٰ کے وقت سے حضرت عیسےٰ تک گذرے اور انجیل کی شریعت حضرت عیسےٰ کے زمانے سے لیکر حضرت محمد کے وقت تک مقرر کی پھر قرآن کی شریعت قیامت تک مقرر کی ۱۲ ف ۹ یعنے یہود اور نصاریٰ اور مشرکین کو چاہئے کہ تیری اطاعت اپر لازم ہے کیونکہ یہ زمانہ تیری شریعت کا ہے ۱۲ ف ۱۰ کہتے ہیں یہ آیت اسوقت اتری جب مشرکوں نے آن حضرت سے جھگڑا کیا تم اپنا مارا ہوا جانور کہاتے ہو اور اللہ کا مارا ہوا (مرا ہوا) نہیں کہاتے یہ کیا بات ہے ۱۲ ف ۱۱ یہ کہکر ساری بحث ختم کر دے ۱۲ ف ۱۲ شاید ہوا یہ کہ صدیبیہ جانے سے پہلے آن حضرت صلعم نے خواب میں دیکھا کہ آپ [illegible] کے ارکان بجا لاتے ہیں یہ کوئی حتمی کر دیا ہے کیونکہ پیغمبر کا خواب جھوٹا نہیں ہو سکتا مسلمان اس خواب کو [illegible] آپکو صدیبیہ پر روک دیا مگر اللہ نے وہ بات مسلمانوں کے دل میں ڈالدی پیدا ہوا اور منافقوں کو تو طعن و تشنیع کا موقع ہاتھ آیا وہ لگے کہنے کہ پیغمبر کا خواب [illegible]

(باقی ۲ صفحہ پر)

			عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝	جن پر غصہ ہوا اور نہ ان کا جو بہک گئے ۱۲
۱	البقرہ	۸	أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝	میں نادان بننے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں
۱	۱۵	۱۵	رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝	پروردگار ہمارے یہ خدمت ہماری قبول فرمائے تو تو (دعا کو) سنتا ہے (دل کی نیت کو) جانتا ہے ۱۲
۱	۱۵	۱۵	رَبَّنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ	اور ہمارے قصور معاف کردے بیشک تو بڑا معاف کرنیوالا مہربان ہے ۱۲
۲	۲۳	۲۳	أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝	جبکوئی دعا کرنیوالا مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں لوگوں کو بھی چاہیے میرا حکم مانیں (ایمان لائیں اور نیک کام کریں) اور ایمان پر قائم رہیں سیدھا رستہ پانیکی امید رکھیں
۲	۲۵	۲۵	رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝	پروردگار ہمارے ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا دے ۱۲
۳	۴۰	۴۰	رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ق وَاغْفِرْ لَنَا ق وَارْحَمْنَا ق أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝	مالک ہمارے بھول چوک پر ہمکو مت پکڑ مالک ہمارے جیسے اگلے لوگوں پر تونے بھاری بوجھ ڈالا تھا ویسا ہم پر مت ڈال مالک ہمارے جس بوجھ کے اٹھانے کی ہمکو طاقت نہیں وہ ہم سے مت اٹھوا اور ہمارے گناہوں کو معاف کردے اور ہماری عیبوں کو ڈھانپ دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا خداوند ہے (حامی اور مددگار اور آقا اور صاحب) کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر ۱۲
۳	آل عمران	۱	رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝	مالک ہمارے راہ پر لگا دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ڈانوا ڈول مت کر اور اپنی رحمت ہم کو عنایت فرما بے شک تو بڑا دینے والا ہے مالک ہمارے جس دن کے ہونے میں شک نہیں اس دن تو لوگوں کو ضرور اکٹھا کرے گا (یعنی قیامت کے دن) کیونکہ اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ۱۲
۴		۲	الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ	وہ کون لوگ ہیں جو کہتے ہیں مالک ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہم کو دوزخ کے

ف یہود بنو نضیر کا غصہ ہوا بند اور سور بنائے گئے انکی حکومت و ریاست چھن گئی قتل ہوئے قید ہوئے غلام لونڈی بنائے گئے اور نصاریٰ پر گو غصہ نہیں ہوا انکی حکومت اور عزت باقی ہی وہ سیدھے رستے سے بہک گئے اور ہمارے زمانہ میں تو بعض نام کے مسلمان بھی ضالین میں داخل ہو گئے ہیں توحید کو پس پشت ڈالکر شرک میں گرفتار ہو گئے ہیں نصاریٰ توثین کو مانتے تھے یہ نام کے مسلمان ہزاروں اور لاکھوں خداؤں کے قائل ہو گئے انہوں نے کارخانہ الوہیت اور قدرت اور تصرف اور علم میں اپنے پیروں اور اولیاء اللہ کو شریک کر لیا ۱۲ ف یہ سورت اللہ جل جلالہ نے اپنے بندوں کی زبان سے لڑائی کی اس طرح کہا کریں اس سورت کے ختم ہونے کے بعد آمین کا کہنا احادیث صحیحہ متواترہ سے ثابت ہے اور ترجمہ اس روایت کو ہے کہ نماز میں پکار کر آمین کہی جاوے ۱۲ ف ابراہیم ؑ اور اسمٰعیل ؑ نے کعبہ کی تعمیر کو پورا کر کے اپنے مالک سے یہ دعا مانگی ۱۲ ف حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ جب ابراہیم ؑ خانہ کعبہ بنا چکے تو عرض کیا پروردگار میں بنا تمام کر چکا اب حج کا طریق سکھلا تو اللہ نے حضرت جبرئیل ؑ کو بھیجا انہوں نے حضرت ابراہیم ؑ کے ساتھ حج کیا پیغمبر گناہوں سے معصوم ہیں ان کی شان تو بڑی ہے کہ ذری سی غفلت بھی انکے حق میں گناہ سمجھی جاتی ہے اور وہ اس سے استغفار کرتے ہیں نزدیکان رایش بخیرانی ۱۲ ف دنیا کی بھلائی روزی لڑکے اور تندرستی اور آخرت کی بھلائی اللہ کی رضامندی اور جنت ۱۲ ف بھول چوک تو پہلے سے معاف تھی یہاں اسکے دعا کرنے سے یہ غرض ہے کہ بھول چوک میں جو عیبوں سے ہوئی ہو اللہ اسکو بخشدے یہ مطلب ہے کہ یہ معافی ہمیشہ قائم رہے ۱۲ ف بنی اسرائیل پر اللہ نے سخت سخت حکم دیے تھے مثلاً قتل ہو جانا۔ جہاں نجاست لگی اسکا کاٹ کر پھینک دینا۔ پچاس نمازیں دن رات میں پڑھنا۔ چوتھائی مال زکوٰۃ میں دینا ۱۲ ف یعنی سخت اعمال اور تکالیف جنکا ہم سے نہ ہو سکیں ۱۲ ف ہم کو سوا کفر کے اور آخرت میں سوا گناہ میں پڑنے کے ہیچ کیا چیز ہے کافروں پر مدد اور حمایت کرتا ہے مگر حدیث میں آیا ہے کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرے ۱۲ ف

(باقی در طبع ہے)

			التالية
۳	آل عمران	۳	قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
״	״	۴	رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝
״	״	۸	رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝
۴	״	۱۵	رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝
״	״	۲۰	رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۝ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ

عذاب سے بچادے ۝ (اے پیغمبر) کہدے میرے خدا ساری ملک کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہ بنادے اور جس سے چاہے بادشاہت چھین لے اور تو جسکو چاہے عزت دے اور تو جسکو چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی (مبارک) ہاتھ میں ہے بیشک تو سب کچھ کرسکتا ہے تو رات کو (کم کرکے) دن میں ملادیتا ہے اور دن کو (کم کرکے) رات میں ملادیتا ہے اور جیتا مردے سے نکالتا ہے (مثلاً نطفے اور انڈے سے جاندار) اور مردہ جیتے سے نکالتا ہے (مثلاً نطفہ اور انڈا جاندار سے) اور تو جسکو چاہتا ہے بیحساب رزق دیتا ہے ۝ مالک میرے مجھکو بھی اپنی درگاہ سے نیک (اور پاکیزہ) اولاد عنایت کر بیشک تو دعا سنتا ہے (اور قبول کرتا ہے)۔ ۝ مالک ہمارے جو کتاب تو نے اتاری یعنے انجیل شریف اسپر ہم ایمان لائے اور تیرے رسول یعنے حضرت عیسےٰ کی ہم تابعداری کی تو ہمکو ان لوگوں میں لکھ لے جو گواہی دینے والے ہیں ۝ مالک ہمارے ہمارے گناہ (کبیرہ) اور جو ہم سے زیادتی ہوئی ہمارے کام میں (یعنے صغیرہ) بخشدے اور (دشمنوں کے مقابلے میں) ہمارے پاؤں جمادے اور کافر لوگوں پر ہمکو فتحدے۔ ۝ مالک ہمارے تو نے یہ (سب کارخانہ) بیکار نہیں بنایا تیری ذات پاک ہے تو ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچادے ۝ مالک ہمارے جس کو تو دوزخ میں ڈالیگا اسکو تو نے رسوا (ذلیل وخوار) کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ۝ مالک ہمارے ہمنے ایک پکارنیوالے کی سنی جو ایمان کی منادی کرتا ہے (کہتا ہے) اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے مالک ہمارے اب ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیاں اتار دے اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمکو موت دے ۝ مالک ہمارے جو تو نے اپنے پیغمبروں کی زبان پر ہم سے وعدہ کیا وہ ہم کو عطا فرما اور قیامت کے دن ہم کو رسوا

---

۱ یہ اُن پرہیزگاروں کی صفت ہے جنکا ذکر اوپر کی آیت میں بیان کیا تھا ۱۲ ۲ اور جسکو چاہتا ہے بیحساب کردیتا ہے کہ روٹی کا ایک ٹکڑا بھی کھانے کو نہیں ملتا یہ اسکی قدرت ہے اس میں عقل حیران ہے ۱۲ ۳ جیسے تو نے مریم کی بوڑھی بانجھ ماں کو اولاد دی ۱۲ ۴ تیری واحدانیت کے اور حضرت عیسےٰ کی پیغمبری کے ۱۲ ۵ جس میں کوئی حکمت اور فائدہ نہ ہو بلکہ ہر چیز میں تو نے ایک فائدہ اور ایک مطلب رکھا ہے خواہ ہم اسکو سمجھیں یا نہ سمجھیں اس آیت سے رد ہوتا ہے نیچریہ کا جو کہتے ہیں عالم خود بخود چند ذرات اجزا کے اکٹھا ہونے سے بن گیا اور پھر ایک دن آپ ہی آپ یہ اجزا بکھر جاوینگے اور سارا عالم تتر بتر ہوجاویگا پھر اُن کے اجزا سے دوسرے عالم پیدا ہونگے اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے اور ہوتا رہیگا یہ اسکی بیوقوفی کی بات ہے جس کی انتہا نہیں اگر عالم اپنے آپ اتفاقی طور سے اجزا کے اکٹھا ہونے سے بن جایا کرے تو کوئی درستی اور مضبوطی اور اوقات کی پابندی اس میں نہیں ہوسکتی نہ یہ ہوسکتا ہے کہ ہر ملک اور ہر قطعہ زمین میں اسکی ضرورت کے موافق چیزیں پیدا ہوں جیسے ایک جہاز سمندر میں چھوڑ دیا جاوے جدھر چاہے ہوا اُس کو لیجاوے تو یہ ممکن نہیں کہ وہ ہمیشہ ایک سیدھے خط پر چلے اور معین وقتوں پر ہر ایک بندر پر پہونچے ۱۲ ۶ لغو اور بیکار کام کرنے سے ۱۲ ۷ یعنے جب تو نے اس عالم کو بیکار نہیں بنایا بلکہ ہر چیز سے کوئی نہ کوئی فائدہ اور مطلب رکھا ہے تو ضرور ہے کہ اچھوں کو ثواب اور بروں کو عذاب ہو تو ہم کو عذاب سے محفوظ رکھ اس آیت میں مسلمانوں نے دعا کا ڈھنگ بھی بندوں کو سکھلایا کہ پہلے خدا کی تعریف ثنا کرنا چاہیے پھر اس سے اپنا مطلب عرض کرنا چاہیے ۱۲ ۸ ہمیشہ وہاں رہنے کے لیے ۱۲ ۹ یعنے حضرت محمد ﷺ یا قرآن کی ۱۲ (باقی ۵ صفحہ ۱۶)

			الْمِيعَادَ ۝	لوگوں کے سامنے) رسوا مت کر بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا ف
۴	آل عمران	۲۰	فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۖ	پھر خداوند کریم نے انکی دعا اس طرح سے قبول کی (فرمایا) کہ میں تم میں سے کسی کام کرنیوالے کا (نیک) کام اکارت (ضائع) نہیں کرتا کہ نیز کا مرد ہو یا عورت سب برابر ہیں ف
۵	النساء	۱۰	رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا ۚ وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ۖ وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ۝	مالک ہماری ہمکو اس بستی سے نکال جہاں کے لوگ ظالم ہیں ف اور ہماری حمایت پر کسیکو اپنی طرف سے کھڑا کر اور ہماری مدد کے لیے کسیکو اپنی طرف سے مقرر کر ف
۷	المائدہ	۱۱	رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَن يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ۝	مالک ہماری ہم ایمان لائے تو ہمکو گواہوں میں لکھ لے ف اور ہم کو کیا ہوا جو ہم اللہ پر اور جو حق بات ہم تک پہونچی ہے اسپر (یعنے قرآن پر) ایمان نہ لائیں اور اس بات کی خواہش نہ کریں کہ ہمارا مالک ہمکو نیک بخت لوگوں کے ساتھ داخل کرے ف
〃	〃	۱۵	اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝	یا اللہ مالک ہماری آسمان سے کھانیکا ایک خوان ہم پر اتار جو ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی عید ہو ف اور تیری (قدرت) کی ایک نشانی ہو اور ہم کو روزی دے تو بہتر روزی دینے والا ہے ف
۶	〃	۴	رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۝	پروردگار میرا زور اپنی جان پر چلتا ہے یا اپنے بھائی ہارون پر ف تو ہمارا ساتھ اس نافرمان قوم سے چھڑا دے ف
۸	الأعراف	۵	رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝	مالک ہمارے ہمکو ان ظالم لوگوں کے ساتھ مت کر۔
〃	〃	〃	ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝	اپنے مالک کو گڑگڑا کر چپکے چپکے پکارو کیونکہ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا ف
۹	〃	۱۱	رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۝	مالک ہمارے ہمارا اور ہماری قوم کا انصاف سے فیصلہ کر دے ف اور تو سب فیصلہ کرنیوالوں میں بہتر ہے۔
۹	〃	۱۲	رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ۝	مالک ہماری ہمکو صبر عنایت فرما اور مسلمان پر (دنیا سے) اٹھا ف
〃	〃	۱۸	رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝	مالک میری مجھکو اور میرے بھائی کو بخشدے ف اور ہمکو اپنی رحمت میں شریک کرلے اور تو سب رحم کرنیوالوں میں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے ف

ف اگرچہ وہ تو ہر طرح سچا ہے مگر ہم کو ڈر ہے ہمارے اعمال بہت برے ہیں اگر تو اپنی کریمی اور ستاری سے اپنے قلم عفو پھیر دے تو ہمیں سرفرازی اور بندہ نوازی ہے ۱۲۔
ف یعنے خواب ہر ایک کو ملیگا یہ نہیں کہ مردوں ہی کو ملے عورتوں کو نہ ملے ۱۲ ف یعنے کافر اور مشرک جو ہمارے اوپر ظلم کر رہے ہیں ۱۲ ف کئی مسلمان مکہ میں کافروں کی قید میں تھے کافر ان کو سخت سخت تکلیفیں دیتے وہ بیچارے مصیبتیں جھیلتے اور تنگ آکر روز دعائیں کرتے یا اللہ کب ان ظالموں کا ستیاناس ہوگا اور کب ہم کو ان کے پنجۂ ظلم سے نجات ملیگی ۱۲
ف یعنے حضرت محمد ﷺ کی امت میں جو اگلی امتوں پر گواہی دینگی یا حضرت محمد ﷺ کے ماننے والوں میں ۱۲ ف یعنے کیا وجہ ہے ۱۲ ف یعنے مسلمانوں کے ساتھ یا اگلی پیغمبروں اور مومنین کے ساتھ جنت میں ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم کو کیا ہوا جو ہم اللہ پر اور جو حق بات ہم تک آئی اسپر ایمان نہ لاویں اور پھر یہ توقع رکھیں کہ ہمارا مالک نیکوں کے ساتھ ہمکو بہشت میں لیجائے۔ یعنے یہ تو دیوانہ پن ہے کہ اللہ اور اسکے کلام پر ایمان نہ لاویں اور بہشت میں جانے کی توقع رکھیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم کو کیا ہوا ہے جو ہم اللہ پر اور جو حق بات ہم تک آئی اسپر ایمان نہ لاویں حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارا مالک ہم کو نیک بختوں کے ساتھ بہشت میں لیجائے یعنے جب ہم کو نیکوں کے ساتھ بہشت میں جانے کی آرزو ہے تو ہم ضرور اللہ اور اسکے کلام پر ایمان لاویں گے ۱۲ ف یعنے ہمارے زمانے کے لوگ اور آیندہ زمانہ کے سب خوش ہوں یا اول سے لیکر آخر تک سب ہمارے اتابر ف خوان ہو سب کو خوشی ہو یا اسکے اترنے کا دن عید کا دن ہو گئے ہیں تو اتوار کو یہ خوان اترا اتوار نصاریٰ کی عید ہے ۱۲ ف سوا تیرے کوئی روزی دینے والا نہیں حضرت عیسےٰ نے اس عاجزی اور خوبی کے ساتھ دعا مانگی کہ فوراً قبول ہو گئی ۱۲ ف اب ان لوگوں کو کیا کروں جو میری سنتے ہی نہیں ۱۲ ... فعلی ذرہ فضیحۃ

۹	الاعراف	۱۰	أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ۝ وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ ۝	تو ہی ہمارا سنبھالنے والا ہے تو ہمارے قصور معاف کر اور ہم پر رحم کر اور سب بخشنے والوں سے تو بہتر بخشنے والا ہے اور اس دنیا میں ہمارے لیے بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی ہم تو تیری طرف رجوع ہوئے۔
۱۱	یونس	۹	عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ لَا وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝	ہم نے اللہ تعالےٰ پر بھروسا کیا مالک ہمارے ہم کو ان ظالم لوگوں کے ظلم کا نشانہ مت بنا اور اپنی رحمت سے ہم کو کافر لوگوں (کے پنجے) سے نجات دے۔
۱۲	ھود	۴	رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝	مالک میں ایسی بات پوچھنے سے جس کی حقیقت میں نہیں جانتا تیری پناہ مانگتا ہوں اور اگر تو مجھ کو نہ بخشے اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں تباہ ہو جاؤں گا
۱۳	یوسف	۱۱	فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝	اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا والی ہے دنیا اور آخرت میں مجھ کو اپنا تابعدار رکھ کر دنیا سے اٹھا لے اور نیک بندوں سے مجھ کو ملا دے
″	ابراھیم	۶	إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝	بے شک میرا مالک (اپنے بندوں کی) دعا سنتا ہے (قبول کرتا ہے۔
″	″	۶	رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝	مالک ہمارے تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم کہو لتے ہیں۔ اور اللہ (سبحانہ وتعالےٰ) پر کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں
″	″	۷	رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝	مالک میرے مجھ کو نماز کا پابند کر دے اور میری اولاد میں سے بھی کچھ لوگوں کو مالک ہمارے اور میری عبادت قبول کر مالک ہمارے مجھ کو اور میرے ماں باپ اور سب ایمان والوں کو جس دن (عملوں) کا حساب ہونے لگے بخشدے
۱۵	بنی اسرائیل	۳	رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ۝	مالک میرے (ان دونوں) پر رحم کر جیسے ان دونوں نے (مجھ پر رحم کر کے) بچپنے میں مجھ کو پالا
″	″	۹	وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا ۝	اور دعا کر مالک میرے مجھکو (مدینہ میں) بہتری کے ساتھ لیجا اور (مکہ سے) بہتری کے ساتھ نکال لے چل اور مجھ کو اپنی درگاہ سے زوردار سلطنت عطا فرما (ایسی) زوردار دلیل جس سے سب دشمن ہار جائیں

حل کام بنانے والا اور وارث ۱۲ ف۲ مثلاً تندرستی مالداری ۱۲ ف۳ مثلاً جنت اور وہاں کی نعمتیں ۱۲ ف۴ اور لگے دعا کرنے ۱۲ ف۵ یعنے ان ظالموں کو ہم پر مسلط مت رکھ کہ وہ ہم پر اپنا ظلم چلاتے رہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم کو عذاب مت کر ورنہ یہ ظالم لوگ اور گمراہ ہونگے کہیں گے اگر یہ لوگ سچے دین پر ہوتے تو ان پر عذاب کیوں اترتا ۱۲ ف۶ میرا یہ قصور معاف نہ کرے ۱۲ ف۷ حضرت نوح ؑ کا یہ کام کوئی گناہ نہ تھا وہ سمجھے کہ بیٹا گو کافر ہو جب یہی گھر والوں میں داخل ہے اور یہ سمجھکر انہوں نے دعا کی گو یا اجتہاد میں ان سے غلطی ہوئی مگر پیغمبروں کی شان بڑی ہے ان کے لیے ایسی غلطی بھی ایک گناہ سمجھی گئی اور حضرت نوح ؑ نے اس کی معافی چاہی ۱۲ ف۸ سب کاموں کا بنانیوالا کریم کارساز ۱۲ ف۹ یعنے ابراہیم ؑ اور اسمٰعیل ؑ اور اسحٰق ؑ اور یعقوب ؑ سے (تمام نیک بیٹی لوگ مراد ہیں ۱۲ ف۱۰ یہ دعا حضرت ابراہیم ؑ نے مانگی حضرت ابراہیم ؑ کا مطلب اس دعا سے یہ تھا کہ گو کہو کر ہم تجھ سے یہ بیان کرتے ہیں کہ اسمٰعیل ؑ کو یہاں لاکر بسانے سے تیرے گھر کا آباد کرنا منظور ہے مگر دل میں جو اسمٰعیل ؑ کی جدائی کا رنج ہے وہ بھی تو خوب جانتا ہے ۱۲ ف۱۱ میں اچھی طرح اپنے وقت پر تمام شرائط اور آداب کے ساتھ ہمکو ادا کرتا رہوں ۱۲ ف۱۲ نمازی کر دے ان کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ بعضی اولاد انکی کافر ہوگی ۱۲ ف۱۳ یا میری ساری دعا جو میں نے تجھ سے اوپر مانگی قبول فرما ۱۲ ف۱۴ شاید ابراہیم ؑ نے یہ دعا اسوقت فرمائی جب انکو اپنے باپ کے لیے دعا کرنے کی ممانعت نہیں ہوئی تھی جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ ف۱۵ اور پال پوسکر اتنا بڑا کیا۔ سعید ابن جبیر ؓ نے کہا اپنے ماں باپ سے اتنی عاجزی سے مل جیسے ایک غلام اپنے بدمزاج مالک سے ملتا ہے ۱۲

۱۵	الکہف	۱	رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝	مالک ہمارے ہم کو اپنی خاص رحمت عنایت فرما اور ہمارا کام اچھی طرح سے بنادے ۱۲
۱۶	طٰہٰ	۲	رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝	خداوندا میں جانے کو حاضر ہوں پر اسیرا سینہ کھولدے اور میرا کام (پیغمبری کا حق ادا کرنا) مجھ پر آسان کردے۔
〃	〃	۶	رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝	مالک میرے مجھ کو اور زیادہ علم دے ۱۲
۱۷	الانبیاء	۶	رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝	مالک میرے مجھے سخت تکلیف لگ گئی ہے اور تو ساری رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے ۱۲
〃	〃	۶	رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝	مالک میرے مجھ کو (دنیا میں) نکورا اتارہ بے اولاد مت چھوڑ اور (یوں تو) تو سب وارثوں سے بہتر ہے ۱۲
〃	〃	〃	لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝	(اے خدا) تیرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو پاک ہے بیشک میں قصوروار تھا ۱۲
〃	〃	۷	رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ ۝	مالک میرے انصاف سے فیصلہ کردے اور ہم تمہاری (بیجا) باتوں پر اسی کی مدد چاہتے جو ہمارا مالک بڑے رحم والا ہے ۱۲
۱۸	المؤمنون	۲	رَبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝	مالک میرے مجھ کو (اس کشتی میں یا اس کشتی سے زمین پر) برکت کا اتارنا اتاریو اور تو سب اتارنیوالوں میں اچھا اتارنیوالا ہے ۱۲
〃	〃	۶	قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝	(اے پیغمبر دعا کر) مالک میرے اگر تو مجھ کو وہ (عذاب) دکھلائے جس کا کافروں سے وعدہ ہے تو مالک میرے مجھ کو ان گنہگار لوگوں میں شریک مت کر ۱۲
〃	〃	〃	وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝	اور (یوں) دعا کر مالک میرے میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مالک میرے میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں ۱۲
〃	〃	〃	رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝	مالک ہمارے ہم ایمان لائے ہمکو بخشدے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب رحم کرنیوالوں میں بہتر رحم کرنے والا ہے

ف ہم کو اپنے مقصد میں آسانی کے ساتھ کامیاب کردے ۱۲ ف میں پیغمبری کا بوجھ اٹھانے کے لائق ہوجاؤں ۱۲ ف علم ہی وہ چیز ہے جسکے زیادہ مانگنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کو حکم دیا ۱۲ ف یہ دعا حضرت ایوب ؑ نے اپنی سخت بیماری میں کی تھی سبحان اللہ آپ نے بہت مدت تک صبر کیا سخت لاچار ہوکر عرصہ کے بعد دعا کی تو اس ادب سے کیوں نہیں کہا صاف کہ مجھ کو اچھا کردے یا ایسا کردے بلکہ اپنی تکلیف بیان کی اور اسکے رحم و کرم کا اظہار کیا۔ اب مالک کا اختیار ہے ۱۲ ف تاکہ اولاد نہ بھی دیگا تب بھی تو میرے بعد دین کا کچھ انتظام ضرور کرے گا ۱۲ ف یہ دعا حضرت یونس ؑ نے مچھلی کے پیٹ میں کی اور اسکا مفصل قصہ انکے قصہ میں لکھا گیا ہے ۱۲ ف اگر وہ جھوٹے ہیں تو انپر عذاب اتار یہ دعا قبول ہوئی بدر کے دن یہ کافر مارے گئے اور ذلیل اور خوار ہوئے ۱۲ ف بے جا باتیں کافروں کی یہ تھیں کہ معاذ اللہ اللہ کی اولاد ہے یا جادوگر ہے یا اسی قسم کی کفر کی باتیں ۱۲ ف برکت کے اتارنے سے یہ مطلب ہے کہ کوئی آفت نہ آئے اُن کی نسل میں برکت ہو کہتے ہیں اللہ تم نے حضرت نوح ؑ کو دعا میں یہ کہا تھا کہ ایکہ کشتی پر چڑھتے وقت الحمد للہ الذی نجانا من القوم الظلمین دوسرے کہتے سے اترتے وقت رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین ۱۲ ف ایسا نہ ہو کہ میں بھی انکے ساتھ پکڑا جاؤں ۱۲ ف حالانکہ پیغمبر کبھی گناہگاروں میں شامل نہیں کیے جاتے اور نہ عذاب میں گنہگاروں کے شریک ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے یہ دعا امت کی تعلیم کے لیے آپ کو بتلائی ۱۲ ف یعنے ایسا کردے کہ شیطان میرے قریب بھی نہ ہونے پائیں وسوسہ ڈالنا تو کجا۔ حدیث میں ہے کہ سوتے وقت جب آدمی بیخبری سے گھبرا کے تو یہ دعا پڑھ لے بسم اللہ اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ہمزات الشیاطین وان یحضرون۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنی اولاد میں سے جو جوان ہوتا اسکو یہ دعا سکھلاتے جیسے لکھنا پڑھنا (تعویذ بناکر) ۔

۱۸	المؤمنون	۶	رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝	اور (اے پیغمبر) دعا کر (مالک میرے مجھ کو بخشدے اور رحم فرما (تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنیوالا ہے ف۱
۱۹	الفرقان	۷	رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝	(مالک) ہمارے دوزخ کا عذاب ہمپر سے ٹال دے کیونکہ دوزخ کا عذاب (کافروں اور گناہگاروں کے لیے) اٹل ہے ف۲ وہ (ہر طرح) بری ہے وہاں تھوڑی دیر رہنا ہو یا ہمیشہ رہنا ہو ف۳
״	״	۷۴	رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝	(مالک) ہمارے ہمکو ایسی بی بیاں اور اولاد عطا فرما جن کیطرف سے (ہماری) آنکھیں ٹھنڈی ہوں ف۴ اور ہمکو پرہیزگاروں کا سردار بنا ف۵
۲۶	الشعراء	۸۳	رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۝ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ۝ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝	مالک میرے مجھکو سمجھ عنایت فرما (یا نبوت) اور نیک بندوں سے مجھکو ملا دے (آخرت میں انکے ساتھ رکھ) اور آنیوالے لوگوں میں میرا ذکر خیر باقی رکھ ف۶ اور آرام کی باغ (یعنی جنت) کی جو وارث ہیں انمیں مجھکو بھی کر دے اور میرے باپ کو بخشدے وہ گمراہوں میں سے تھا (مشرک نہیں تھا) اور جس دن لوگ جلا کر اٹھائے جائینگے مجھکو ذلیل مت کر جس دن نہ مال کچھ کام آئے نہ بیٹے (کچھ کام آئینگے) مگر ہاں جو پاک دل لیکر خدا کے سامنے حاضر ہوگا (تو اسکی دل کی پاکی اسکو کام آئیگی
״	״	۱۱۸	رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝	مالک میرے میری قوم نے مجھ کو جھٹلایا تو میرا ان کا اچھی طرح فیصلہ کردے ف۷ اور مجھ کو اور میرے ساتھ والے ایمان داروں کو بچالے۔
״	״	۱۲۹	رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ۝	پروردگار مجھکو اور میرے گھر والوں کو تو انکے (ناپاک) کاموں سے بچادے ف۸
۲۸	القصص	۱۶	رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي	مالک میرے میں نے اپنی جان پر ستم کیا تو میرا قصور معاف کردے۔ ف۹
״	״	۲۱	رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝	مالک میری مجھکو ان ظالم لوگوں سے بچا دے ف۱۰
״	״	۲۴	رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ۝	الٰہی (اسوقت) جو کوئی نعمت تو مجھ پر اتاری میں اسکا محتاج ہوں ف۱۱
״	العنکبوت	۳۰	رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ۝	میرے خدا ان فسادی لوگوں پر میری مدد کر۔ ف۱۲
۲۴	الزمر	۴۶	قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ	دعا کر یا الٰہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنیوالے چھپے اور کھلے کے

ف۱ حدیث میں ہے اللہ کی سو رحمتیں ہیں ایک رحمت اسنے دنیا میں اتاری ہے جس کی وجہ سے ماں اپنی اولاد پر اور لوگ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور ننانوے رحمتیں اس نے اپنے بندوں کے لیے قیامت پر اٹھا رکھی ہیں۔ الحمد للہ حق حمدہ ۱۲ ف۲ یا بڑی تکلیف یا ہمیشہ کی بربادی ہے ۱۲ ف۳ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ بری جگہ ہے رہنے اور ٹھیرنے کی ۱۲ ف۴ یعنی نیک اور خدا ترس اور مطیع ہوں ۱۲ ف۵ تاکہ سب پرہیزگار جو ہماری راہ پر چلیں ان کی ہدایت کا بھی ثواب ہم کو حاصل ہو اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ دینی ریاست اور سرداری کی آرزو کرنا درست ہے ۱۲ ف۶ قیامت تک لوگ میرا نام نیکی سے لیتے رہیں اور بہتری سے مجھ کو یاد کرتے رہیں ایسا ہی ہوا حضرت ابراہیم ؑ کا نام اچھائی کے ساتھ لیا جاتا ہے خصوصاً مسلمانوں میں تو ہر نماز میں انکا نام درود شریف میں لیا جاتا ہے ۱۲ ف۷ اگلی آیت میں دنیا کی بہبودی چاہی یعنے ہمیشہ نیک نام قائم رہے اور اس میں آخرت کی بہبودی مبارک ہیں وہ لوگ جو دنیا میں نیک نام ہے اور آخرت میں بہشتی ہوئے یہی سعادت عظمے ہے یا اسہ ہم کو بھی اپنے فضل سے نصیب کر ۱۲ ف۸ کہ سب کے سامنے مجھ پر خصہ یا غضب ناک ہو۔ صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم ؑ اپنے باپ کو دیکھیں گے پریشان حال تو فرمائیں گے کیا میں نے دنیا میں تجھ سے نہیں کہا تھا میرا نافرمان نہ ہو وہ کہیگا اب میں تیری نافرمانی نہ کرونگا تب حضرت ابراہیم ؑ عرض کریں گے خداوندا تو نے میری یہ مراد دنیا میں قبول فرمائی تھی کہ قیامت کے دن مجھ کو رسوا نہ کرے اس سے زیادہ کیا ذلت ہوگی کہ میرا باپ تیری رحمت سے دور ہے اللہ تعالیٰ فرمائیگا میں نے کافر پر بہشت حرام کر دی ہے پھر ابراہیم ؑ کو حکم ہوگا اپنے پاؤں کے تلے دیکھو تو کیا دیکھیں گے کہ بجو ہے نجاست میں لتھڑا ہوا فرشتے اسکے پاؤں پکڑ کے دوزخ میں ڈال دیں گے ۱۲ ف۹ اور کسی طرح مخلصی نہیں ۱۲ ف۱۰ یعنے پھر اپنا والد جانکر تجھ سے نہ کہا کیونکہ وہ دشمن ہو گیا ۱۲

(باقی در حاشیہ ۱۲)

			عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝	جاننے والا تو ہی اپنے بندوں میں اُن باتوں میں فیصلہ کریگا جن میں وہ اختلاف کرتے رہی ہیں ۱۲
۲۴	المؤمن ۴۰	۱	رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۚ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	مالک ہماری تیرے رحم اور تیرے علم نے ہر چیز کو گھیر لیا ہے تو جو لوگ توبہ کرتے ہیں اور تیری راہ پر (سچے دین پر) چلتے ہیں انکو بخشدے اور دوزخ کے عذاب سے بچادے مالک ہمارے اور (ایسا کر) کہ انکو اور انکے باپ دادوں اور بی بیوں اور انکی اولاد میں سے جو نیک ہوں انکو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں لیجا جن کے (دینے) کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے بیشک تو ہی زبردست ہے حکمتوالا اور (قیامت کے دن) انکو (تمام) بُرائیوں سے بچادے اور جس کو تو نے اس دن بُرائیوں سے بچا دیا اس پر تو نے (بڑا) رحم کیا اور یہی تو بڑی کامیابی ہے (بڑی مراد پانی ہے)۔
″	″	۶	۹۰ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ	اور (اے لوگو) تمہارا مالک فرماتا ہے مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کرونگا ۱۲
۴۶ الاحقاف	۲		رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝	مالک میرے مجھ کو ایسی توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا اور میں ایسے نیک کام کرتا رہوں جس سے تو راضی ہو اور میری اولاد کو بھی لائق (نیک) کردے میں نے تیری درگاہ میں توبہ کی اور میں (تیرا) فرمانبردار ہوں ۱۲
۲۸ الحشر ۵۹	۱		يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝	وہ یہ (دعا کرتے ہیں) مالک ہمارے ہمکو بخشدے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں اور ہمارے دل میں مسلمانوں کیطرف سے میل (کینہ) مت آنے دے مالک ہمارے بیشک تو بڑی شفقت والا مہربان ہے ۱۲
۶۰ الممتحنة	۱		رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا	مالک ہمارے ہم تجھ ہی پر بھروسا رکھتے ہیں اور تیری ہی طرف رجوع ہوتے ہیں اور تیری ہی طرف (آخر ہمکو) لوٹ جانا ہے

(ولا جب کوئی شخص ان باتوں سے اور ناحق جھگڑنے کے جائے تو آدمی کو یہی دعا پڑھنا چاہیئے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو سکھلائی ابن مسیب رح نے کہا اس آیت کو پڑھتے ہی دعا کی قبول ہوتی ہے ۱۲ سعید ابن جبیر رح نے کہا بہشتی لوگ جب بہشت میں چلے جائیں گے تو اپنے عزیز اقربا کو یاد کریں گے ان سے کہا جاویگا ان کے اعمال تمہاری طرح کے نہ تھے وہ کہیں گے ہم نے تو اپنے لیئے اور انکے لیئے اچھے اعمال کیئے تھے تب انکے عزیز اقربا بھی انکے ساتھ کردیے جائیں گے ۱۲ دعا خود ایک عبادت ہے بلکہ حدیث میں ہے کہ دعا عین عبادت ہے عبادت کا اسی لیئے بجز خداوند کریم کے اور کسی سے دعا مانگنا شرک ہے مثلاً جیسے مشرک کہا کرتے ہیں یا شاہ مدار مجھ کو ایک بیٹا دو یا میری روزی کشادہ کردو یا مجھ کو یا میری گائے بھینس کو شفا دو اگر کوئی مسلمان سوا خدا کے کسی پیغمبر یا ولی سے اس قسم کی دعا کرے تو وہ کافر ہو جائیگا حدیث میں ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرے اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر اترتا ہے ۱۲ کہتے ہیں یہ آیت ابوبکر صدیق رض کے شان میں اتری وہ مسلمان ہوئے انکے ماں باپ مسلمان ہوئے اولاد بھی مسلمان ہوئی بالفعل کسی صحابی کو نہیں ملی اس آیت میں بھی اشارہ ہے کہ جب آدمی چالیس برس کا ہو تو نئے سرے سے توبہ کرے اور خدا کی طرف رجوع ہو حدیث میں ہے جس کی عمر چالیس برس کی ہو گئی اور اسکی نیکیاں برائیوں پر غالب نہ ہوں تو وہ دوزخ میں جانے کے لیئے طیار ہے مفسرین نے کہا ہے اللہ تعالیٰ نے کوئی پیغمبر چالیس برس سے کم عمر کا نہیں بھیجا اس آیت کو پڑھ کر والدین اور والدہ کو شرمانا چاہیئے وہ اگلے مسلمانوں مہاجرین و انصار سے بیر رکھتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں اور یہ دعا کرنے والے مسلمانوں کی طرف سے بیر رکھتے ہیں یا اسے ہمارے دل میں مسلمانوں کی طرف سے بیر نہ آنے دے جو اگلے مسلمان ہیں ہم سے بہتر ہیں اللہ تعالیٰ ہم کو ان کی صفت سے متصف کرے ۱۲ منہ)

			فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝	مالک ہماری ہمکو کافروں کی گمراہی کا سبب مت بنا اور مالک ہمارے ہمکو بخشدے بے شک تو ہی زبردست ہے حکمت والا۔
۲۸	الممتحنہ ۶۰	۲	يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	وہ کیوں دعا کر رہے ہونگے مالک ہماری ہمارے نور کو اخیر تک (بہشت میں پہنچنے تک) قائم رکھ اور ہمکو بخشدے بیشک تو سب کچھ کر سکتا ہے
۲۹	نوح ۷۱	۲	رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝	مالک میرے مجھکو بخشدے اور میرے ماں باپ کو اور جو کوئی ایمان لاکر میرے گھر میں آوے اسکو اور (تمام) ایماندار مرد اور ایماندار عورتوں کو اور ظالموں (مشرکوں) کی تباہی (روز بروز) بڑھاتا جا

النساء وازواج النبی والحجاب

باب ۳۸ عورتوں اور آنحضرتؐ کی ازواج مطہرات اور پردے کا بیان

۲۱	الاحزاب ۳۳	۱	وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۝	اور پیغمبرؐ کی بی بیاں مسلمانوں کی مائیں ہیں۔
۲۲	"	۴	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ۝ وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ۝	اے پیغمبرؐ اپنی بی بیوں سے کہدے اگر تم دنیا کی زندگی اور اسکی رونق چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دیدوں اور اچھی طرح تمکو رخصت کردوں اور اگر تم اللہ تعالے اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو جو تم میں نیک بی بیاں ہیں اللہ (سبحانہ وتعالے) نے اُن کے لیے بڑا ثواب طیار کر رکھا ہے ف
۲۳	"	"	يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۝ وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا ۝ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ ۚ إِنِ	اے پیغمبرؐ کی بی بیو تم میں سے جو کوئی کھلی بے حیائی کا کام کرے اس کو دوہری سزا دی جائے گی اور اللہ تعالے کے نزدیک یہ بات (تم کو دونا عذاب کرنا) آسان ہے ش اور تم میں سے جو کوئی اللہ تعالے اور اس کے رسولؐ کی تابعداری کرے اور اچھے کام کرے اسکو ہم دونا ثواب دیں گے ش اور ہمنے اس کے لیے عزت کی روزی (بہشت کی نعمت) طیار رکھی ہے پیغمبرؐ کی بی بیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم

ف یا کافروں کو ہماری گمراہی کا سبب ۱۲ ف یعنے کافروں کو ہمپر غالب مت کر ورنہ وہ سمجھیں گے کہ ہم سچے دین پر ہیں جب تو انپر غالب ہوئے تو ہم انکی گمراہی کا سبب پڑیں گے یا یہ وہ ہمپر غالب آئیں گے تو ہمکو گمراہ کردیں گے ۱۲ ف یہ دعا مسلمان ہجرت کرینگے جب منافقوں کا فرق سمجھ جائیگا جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف میرے گھر میں آنیکا مطلب یہ ہے کہ میری مسجد میں یا میری کشتی میں ۱۲ ف یہ دعا قبول ہوئی اور سب مشرک اور کافر ہلاک ہوئے انکے ساتھ انکی اولاد بھی اپنے ماں باپ کی شامت اعمال سے تباہ ہوئی اللہ جل جلالہ کا یہی کارخانہ چلا آیا ہے جب کوئی عام عذاب آتا ہے تو اچھے بھلے بے قصور وار بے قصور رہاں تک کہ جانور بھی بچ جاتے ہیں لیکن آخرت کا عذاب اپنی کو ہوگا ہر قصور وار میں اور یہ عدل کے خلاف نہیں ہے کیونکہ سب اسکی ملک ہیں اور وہ اپنی حکمت خوب جانتا ہے ۱۲ ف جسکے مقابل دنیا کے مال و متاع کی کچھ حقیقت نہیں ہے حدیث میں ہے جب آنحضرتؐ ایک مہینے کے بعد اس بالاخانے سے اترے جہاں آپ خفا ہو کر اپنی بی بیوں سے الگ جیٹھے تھے تو یہ آیت حضرت عائشہ رضؓ کو سنائی اور فرمایا کہ تم اپنے ماں باپ سے صلاح اور مشورہ کرلو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے باب میں اپنے ماں باپ سے صلاح کروں نہیں میں اللہ تعالے اور اسکے رسول کو چاہتی ہوں پھر دوسری سب بی بیوں نے بھی یہی جواب دیا اس حدیث سے علماء کا اس مسئلہ میں کہ اگر خاوند اپنی بی بی کو اس قسم کا اختیار دے اور عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو طلاق ہوگا یا نہ ہوگا اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ طلاق نہ ہوگا البتہ اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے یعنے طلاق لینی چاہے تو ایک طلاق بائن واقع ہو جائے گا ف یہ خطاب اگرچہ آنحضرتؐ کی بی بیوں کو ہے لیکن اور سب مسلمانوں کو بھی ہوگا کہ تم اسکے پیغمبرؐ کی بی بی ہو بے حیائی کے کام سے بدکاری مراد ہے اور آنحضرتؐ کی بی بیاں ایسے کام سے پاک تھیں اگر یہ فرضا ارشاد فرمایا ہے کہ آیت میں ہے اگر تو بھی شرک کرے تو تیری نیکیاں برباد ہو جائیں گی حالانکہ پیغمبر سے شرک نہیں ہو سکتی ۱۲۔ (باقی در ضمیمہ ۱۲)

الْقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ
الَّذِي فِي قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا
مَّعْرُوْفًا ۝ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا
تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى
وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ
اَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ
اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ
الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ وَاذْكُرْنَ
مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ
وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا
خَبِيْرًا ۝

۲۱ الاحزاب ۵ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَ
الصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ
وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ
وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ
وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ
فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ
اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ
اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

" " ۶ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ
الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ
يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ
عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ

(خدا سے) ڈرتی ہو تو (غیر مردوں سے) دبی زبان (یا باریک آواز
سے) بات نہ کرو (ایسا کرو گی) تو جسکے دل میں کھوٹ ہے اسکو
لالچ پیدا ہو گی اور کھری کھری صاف بات کیا کرو اور اپنے
گھروں میں جمی رہو اور اگلی جاہلیت کے زمانے کی طرح
بناؤ سنگار (مردوں کو) دکھاتی نہ پھرو اور نماز کو درستی
سے ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ تعالے اور
اس کے رسول کا فرمانا مانتی رہو (پیغمبر کی) گھر والو اللہ
تعالے اور کچھ نہیں یہ چاہتا ہے تم سے (ہر طرح کی) گندگی
(ناپاکی) دور کرے اور تم کو خوب ستھرا (پاک صاف) بنا دے
اور تمہارے گھروں میں جو اللہ کی آیتیں اور حکمت کی باتیں (یعنی حدیثیں)
پڑھی جاتی ہیں انکو یاد کرتی رہو بیشک اللہ مہربان خبردار ہے

بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایماندار مرد اور ایمان
دار عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچ بولنے
والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور صبر کرنیوالے مرد اور
صبر کرنیوالی عورتیں اور (اللہ سے) ڈرنیوالے مرد اور ڈرنیوالی عورتیں
اور خیرات کرنیوالے مرد اور خیرات کرنیوالی عورتیں اور روزہ رکھنے
والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہ کو (گناہ
سے) بچانیوالے مرد اور بچانیوالی عورتیں اور اللہ تعالے کو یاد کرنے
والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ان سب کے لیے اللہ
تعالے نے (گناہوں کی) بخشش اور بڑا ثواب طیار رکھا ہے

اے پیغمبر ہمنے تیرے لیے وہ بی بیاں حلال کر دیں جن کا
مہر تو نے ادا کر دیا اور تمہارے ہاتھ کا مال (یعنے لونڈیاں
جو خدا نے تمکو دشمنوں کی لڑائیوں میں بطور غنیمت دلوا دی ہیں)
اور تمہاری چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں

(۱) بدکاری فسق فجور بدنظری (۲) اسکو بڑا امید ہوگی کہ وہ تمکو پھسلا لیگا مشہار لیگا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر جس کے دل میں بیماری ہے اسکو امید پیدا ہو یا جسکے دل میں
روگ ہے وہ لالچ کرے مطلب یہ ہے کہ جہاں عورت نے نرمی سے اور مہین آواز سے غیر مرد سے بات کی اور وہ غیر مرد فاسق فاجر ہے تو اسکو امید ہوتی ہے کہ یہ عورت
میرے قابو میں آجائے گی (۲) ایک جماعت علما نے یہ کہا ہے کہ پیغمبر کے گھر والوں سے اس آیت میں آپ کی بی بیاں مراد ہیں کیونکہ اس کے اول اور بعد بی بیوں کا ہی ذکر ہے
پر ابو سعید خدری اور مجاہد اور قتادہ اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہے کہ اس آیت میں گھر والوں سے حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور امام حسن اور امام حسین علیہم
السلام مراد ہیں عکرمہ نے ابن عباس رضہ سے روایت کیا کہ یہ آیت حضرت ہ کی بی بیوں کے باب میں اور تری عکرمہ رضہ نے کہا جو چاہے مجھ سے اس باب میں مباہلہ کرے لیکن تری
اور دوسرے اماموں نے بسند صحیح حضرت بی بی ام سلمہ رضہ سے کہا کہ یہ آیت جسوقت اتری اسوقت گھر میں حضرت فاطمہ رضہ اور علی رضہ اور حسن رضہ اور حسین رضہ تھے آپنے ایک
کمل انکو اوڑھا دیا اور فرمایا یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں تو انسے گندگی دور کر دے اور ان کو خوب پاک کر دے ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت بی بی ام سلمہ رضہ نے بھی اپنا سر
اس کمل میں ڈالا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں آپنے فرمایا تو بھی اچھی ہے (۳) وہ ہر ایک کو اسکے اعمال کا بدلہ دیگا (۴) بی بی ام سلمہ رضہ نے آن
حضرت صلعم سے عرض کیا قرآن میں ہم عورتوں کا ذکر نہیں ہوتا مردوں کا جیسا ذکر ہوتا ہے اسوقت یہ آیت اتری (۵) حالانکہ مہر نکاح کے ساتھ ہی اولا لازم ہوتا
نہیں ہے مگر افضل یہی ہے کہ ادا کر دے (۶) اس میں مالکی لپیٹ نہ ہو شیخ ابو حنیفہ کے موافق (۷) یعنے اپنے گھروں میں عزت اور حیا کے ساتھ بیٹھی رہو دوسری عورتوں
کی طرح بھٹکتی نہ پھرو ابن سیرین نے کہا حضرت سودہ کہا کرتی تھیں کہ حضرت ہ کی دوسری بی بی کی طرح مجھکو جاتی ہو عمر کو انیوں کہا میں حج اور عمرہ کر چکی ہوں اور اللہ نے مجھکو
گھر میں بیٹھی رہنے کا حکم دیا ہے تو میں قسم خدا کی تم سے کبھی بات نہیں کرونگی پھر ایسا ہی ہوا کسی سے نہ بولی یہاں تک کہ اللہ نے اٹھا لیا وہ زندگی بھر جمعے کے دن باہر جاتی تھیں

وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۚ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اور تمہاری ماموں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمہارے ساتھ ہجرت کرکے آئی ہیں اور کوئی سی مسلمان عورت اگر (مفت) اپنے تئیں پیغمبر کو دیدے (یعنے بے مہر نکاح میں آنا چاہے بشرطیکہ پیغمبر بھی) اسکو نکاح میں لینا چاہیں (یہ بات) خاص تمہاری ہی لیے ہے عام مسلمانوں کے لیے نہیں ہم نے جو عام مسلمانوں پر انکی بیبیوں اور انکے ہاتھ کے مال (یعنے لونڈیوں کا حق (مہر) ٹھیرا دیا ہے ہمکو معلوم ہے (وہ انکو دینا ہوگا اور تمہارے ساتھ خاص رعایت اسلیے کیگئی ہے) کہ (بی بیوں کی باری میں تمپر کسیطرح کی تنگی نہ رہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

۳۳ الاحزاب ۶ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ۗ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۗ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝

پیر (تمہارے پیغمبر پر) دوسری رعایت یہ ہے کہ (اپنی بی بیوں میں سے جسکو چاہو (اور جتنوں کو چاہو اپنے سے) الگ رکھو اور جسکو چاہو (اور جبتک چاہو) اپنے پاس رکھو اور جنکو تمنے (ایک وقت خاص تک) الگ کردیا تھا اُن میں سے کسی کو پھر (اپنے پاس) بلواؤ تو تمپر کچھ گناہ نہیں اس سے غالباً تمہاری بی بیوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور آزردہ خاطر نہونگی اور جو کچھ تم انکو دیدو اسی لیکر سب کی سب راضی رہینگی اور جو کچھ تم لوگوں کے دلوں میں ہے اللہ اسکو جانتا ہے اور اللہ جاننے والا تحمل والا ہے ۹

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝

(اے پیغمبر اس وقت کے) بعد سے (دوسری) عورتیں تم کو درست نہیں اور نہ یہ (درست ہے) کہ ان کو بدل کر دوسری بی بیاں کرلو۔ گو انکا حسن (صورت) تمکو (کتنا ہی) اچھا کیوں نہ لگے مگر اپنے ہاتھ کے مال (یعنے لونڈیوں کا معاملہ نہیں) اور اللہ تعالی ہر چیز کا نگران حال ہے ۱۰

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ۗ

اور جب پیغمبر کی بی بیوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو ۱۱

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ

پیغمبر کی بی بیوں کو اپنے باپوں کے سامنے آنے میں کوئی گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے

---

۵ اور جنہوں نے ہجرت نہیں کی وہ آپ کو درست نہ تھیں بعضوں نے کہا یہ قید اتفاقی ہے ۱۲ ۶ کہ اگر کوئی عورت اپنا نفس تجھکو ہبہ کرے نہ مہر شیرے نہ گواہ سوں خاص تجھپر حلال ہے مگر دوسرے مسلمانوں کے لیے یہ حکم نہیں ہے ۱۲ ۷ کہ عام مسلمانو نکاح بغیر ولی اور گواہوں اور مہر کے نہیں ہوسکتا یا چار سے زیادہ وہ نکاحی عورتیں نہیں رکھہ سکتے ۱۲ ۸ اسوجہ سے تیرے لیے ایک خاص حکم رکھا ۱۲ ۹ سبحان اللہ اللہ جل جلالہ کو اپنے پیغمبر کی کسقدر خاطرداری منظور ہے ۱۲ ۱۰ کہتے ہیں پہلے آن حضرت صلعم پر بھی اور مسلمانوں کی طرح باری باری ہر عورت کے پاس بسنا واجب تھا پھر اللہ تعالے نے معاف کردیا اور آپ کو اس آیت سے یہ اختیار ملگیا کہ جس عورت کے پاس چاہیں نہ جائیں گو اس کی باری ہو اور باری ٹال دیں اور جس کی باری نہ ہو اسکے پاس رہیں گو یہ دوسری رعایت ہوئی آپ کے ساتھ اللہ تعالے کی طرف سے بعضوں نے کہا یہ آیت ان عورتوں کے حق میں ہے جو اپنے تئیں آن حضرت کو بخشدیں ۱۱ ۱۱ وہ جان لیں گی کہ آپ اپنی طرف سے ایسا نہیں کرتے بلکہ خدا نے آپ کو اختیار دیا ہے ۱۲ ۱۲ جسپر تو کچھہ عنایت کریگا وہ شکر گذار ہوگی کیونکہ اسکو معلوم ہے کہ تجھپر یہ واجب نہیں ہے ۱۲ ۱۳ بعضے دل آدمی کے اختیار میں نہیں ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک عورت سے زیادہ محبت ہوتی ہے جیسے ایک حدیث میں ہے کہ جہاں تک میرا اختیار ہے میں عورتوں میں برابر تقسیم کرتا ہوں اب جسمیں میرا اختیار نہیں اسکو تو بخش دے ۱۲ ۱۴ اب جو تو عورتیں تیرے نکاح میں ہیں عائشہ رضہ اور حفصہ رضہ اور ام حبیبہ رضہ اور سودہ رضہ اور ام سلمہ رضہ اور صفیہ رضہ اور میمونہ رضہ اور زینب رضہ اور جویریہ رضہ انہی پر اقتصار کر اب نئی عورت سے نکاح نہیں کرسکتا۔ کہتے ہیں یہ حکم اللہ نے اسوقت دیا جب ان عورتوں سے اللہ تعالے اور رسول صلعم کو اختیار دیا اور ایک سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت سے پہلے کسی عورت کو نکاح کا پیغام دینے کی طرف اشارہ کرنا درست ہے۔ یہ تفصیل حدیث میں وارد ہے ۱۲ منہ

			وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝	اور نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے اور نہ مسلمان عورتوں کے اور نہ اپنے غلام لونڈیوں کے سامنے ہونے میں کوئی گناہ ہے) اور (اے پیغمبرؐ کی بی بیو) اللہ تعالےٰ سے ڈرتی رہو بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے (وہ دیکھ رہا ہے)
۲۲	الاحزاب ۳۳	۸	يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۚ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	اے پیغمبرؐ اپنی بی بیوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہدو (جب وہ رستہ میں نکلیں تو) اپنی چادروں کے گھونگٹ اپنے اوپر ڈال لیا کریں اس سے امید ہے کہ وہ پہچان لی جائینگی اور اُن کو کوئی نہ چھیڑے گا اور اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے
۲۸	الممتحنۃ ۶۰	۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۡ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔـلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔـلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝	اے مسلمانو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں اپنا دیس چھوڑ کر (ہجرت کرکے) آئیں تو تم ان (کے ایمان) کی جانچ کر لیا کرو (یوں تو) انکے ایمان کو اللہ (ہی) خوب جانتا ہے (تاہم جانچ لینا ضرور ہے) تو اگر (جانچنے سے) تم انکو سمجھو کہ مسلمان ہیں تو انکو کافروں کیطرف واپس نہ کرو نہ (تو) یہ عورتیں کافروں کو حلال اور نہ کافر ان (عورتوں) کو حلال اور جو کچھ کافروں نے (انپر خرچ کیا ہو وہ ان (کافروں) کو ادا کردو اور (اسمیں بھی) تمپر کچھ گناہ نہیں کہ ان عورتوں کو انکا مہر دیکر تم (خود) اُنسے نکاح کرلو اور (ان) کافر عورتوں کی ناموس پر قبضہ نہ رکھو (جو تمہاری نکاح میں ہوں) اور جو تمنے (انپر خرچ کیا ہو وہ (کافروں سے) مانگ لو اور جو اُنہوں نے (اپنی عورتوں پر) خرچ کیا ہو وہ (انپر خرچ کیا ہو تم سے) مانگ لیں یہ اللہ کا حکم ہے جو تم لوگوں (کے ایسے جھگڑوں کے بارے) میں صادر فرماتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔
〃	〃	〃	يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا	اے پیغمبرؐ جب مسلمان عورتیں تیرے پاس آئیں کہ ان باتوں پر بیعت کرنا چاہیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائینگی اور نہ چوری کرینگی نہ بدکاری نہ اپنی اولاد کو ماریگی (دختر کشی) نہ

(۱) اسی طرح اپنے چچا یا ماموں کے سامنے ہونے میں (وہ) باپ کی طرح ہے اسی طرح دادا (یا) نانا کے سامنے ہونے میں لیکن چچا کے بیٹے اور ماموں کے بیٹے اور خالہ کے بیٹے اور (یہ) اور بیشمار سب پردہ کرنا چاہیئے اور آنحضرت صلعم نے ایک شخص کو اپنی بی بی کے پاس آنے سے منع فرمادیا جو اپنے کو انکا چچا زاد بھائی کہتا تھا اور فرمایا اسرتہ سے بڑھ کوئی غیرتدار نہیں ہے اور مجھ سے زیادہ کوئی غیرت دار نہیں ہے (۲) رستہ والے سمجھیں گے کہ شریف پردہ والی بی بی ہے ہوتا یہ تھا کہ آنحضرت صلعم کے زمانے میں بعضے منافق یا بدمعاش رستے میں عورتوں کو چھیڑتے جب انسے پوچھا جاتا تو کہتے ہمنے جانا کہ لونڈی ہے۔ ابن عباس رضؓ نے کہا سارا منہ چھپالیں صرف ایک آنکھ کھلی رہنے دیں۔ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا اسرتہ انصار کی عورتوں پر رحم کرے جب یہ آیت اتری تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑا اور گھونگھٹ لیا ام سلمہ رضؓ نے فرمایا انہیں کالی چادریں بنالیں اور اسطرح چپکے سے نکلیں جیسے انکے سر پر کوے بیٹھے ہیں حضرت عمر رضؓ نے ایک لونڈی کو گھونگٹ نکالے راہ میں دیکھا اسپر درہ اٹھایا اور فرمایا کہ تو آزاد عورتوں سے مشابہت کرتی ہے (۳) صحیحین میں ہے کہ حجاب کا حکم اترنے کے بعد حضرت سودہ رضؓ رات کو نکلیں اسی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تمکو حاجت کے لیئے نکلنے کی اجازت دی ابوداؤد نے کہا آنحضرت صلعم کی بی بیاں رات کو حاجت کے لیئے نکلتیں ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو اپنا بدن ڈھانکے کام کاج اور ضروری حاجت کے لیئے نکلنا درست ہے (۴) اسکا وہ حقیقت مسلمان ہیں (بعضے) نے نکالا کہ جب آنحضرت صلعم نے قریش کے کافروں سے حدیبیہ کے دن صلح کی تو عورتیں جو اسلام کا اقرار کرتی تھیں آپکے پاس آتیں اسوقت یہ آیت اتری آگے سے یہ نکلا کہ وہ حقیقت مسلمان کو سمجھ کر آتی ہیں اللہ کو انکے ایمان کی خبر ہے اور اللہ کی محبت سے انکی دل میں یہ بات ہے (۵) اسلام کی چند مدتوں سے (بعد) کفار کی چند عورتیں کی (بعد) سے ایمان کی محبت کے بعضوں نے کہا (۶) زنا یا بیٹا کی کو

يَفْتُلْنَ أَوْ لَا دُهُنَّ وَلَا يَأْتِيْنَ
بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ أَيْدِيْهِنَّ
وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ
فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ إِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے بیچ میں طوفان اٹھائیں گی
نہ کسی اچھے کام میں تیری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت
لے لے اور اللہ تعالے سے ان کے لیے معافی مانگ
بے شک اللہ (سبحانہ و تعالے) بخشنے والا مہربان
ہے۔

۲۸ التحریم ۶۶ ۱ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ
اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اے پیغمبر اللہ تعالے نے جو چیز تجھ پر حلال کی تو اسکو (اپنے اوپر)
حرام کیوں کرتا ہے تو اپنی بی بیوں کی خوشی چاہتا ہے اور
اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے ۔

" " " ۳ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ
حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ
اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ
بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ
اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ
الْخَبِيْرُ ۝ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ
صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا
عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ
وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَعْدَ
ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ
اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ
مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰۗىِٕبٰتٍ
عٰبِدٰتٍ سٰۗىِٕحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝

اور جب پیغمبر نے اپنی ایک بی بی سے راز کی بات کہی (اور کہا
کہ کسی سے اسکا ذکر نہ کرنا) پھر جب اس نے دوسری بی بی کو) اس کی
خبر کردی اور اللہ تعالے نے پیغمبر پر اسکا حال کھولدیا تو پیغمبر نے کچھ تو
اس بی بی کو جتلایا (جس نے راز فاش کردیا تھا) اور کچھ نہیں
جتلایا (چشم پوشی کی اسکی عزت رکھنے کو جب پیغمبر نے اس بی بی
کو یہ جتلایا تو وہ کہنے لگی تم کو یہ (سب حال) کس نے بتلایا ہے
پیغمبر نے کہا جاننے والے خبردار نے (اے پیغمبر کی دونوں بیویو)
اگر تم اللہ کی درگاہ میں (اس قصور سے) توبہ کرو تو (تمہارے
حق میں بہتر ہوگا) تمہارے دل جھک پڑے ہیں اور اگر تم دونو
(ایک دوسری کی مددگار بنکر) پیغمبر پر زور ڈالنا چاہوگی تو یہ سمجھ
رکھو کہ اللہ اور جبریل اور نیک مسلمان سب پیغمبر کے حمایتی ہیں اور
فرشتے الگ انکی سوا مدد کو حاضر ہیں اگر پیغمبر تمکو طلاق دیدیں تو اسکا
مالک عجب نہیں تمہارے بدلے تمسے بہتر بی بیاں اسکو عنایت فرمائے
جو فرمانبردار ایماندار نمازگذار توبہ کرنیوالیاں عاجزی کرنیوالیاں روزہ
رکھنے والیاں بیاہی ہوئی اور کنواریاں ہوں۔

الیتامی ۳۹۱

باب ۳۹ یتیموں کا بیان

ف اسکا یہ مطلب ہے کہ کسی اور کا بچہ لیکر اپنے خاوندوں سے نہ کہیں گی کہ یہ تمہارا بچہ ہے ۱۲ ف یعنے شریعت کے خلاف کوئی کام نہیں کریں گی جیسے مصیبت میں نوحہ کرنا کپڑے پھاڑنا
بال مونڈنا یا کترنا۔ حدیث میں ہے کہ آن حضرت صلعم نے انہی شرطوں پر عورتوں سے بیعت لی پھر فرمایا یوں کہو جہانتک ہمسے ہوسکے گا عورتوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول ہم پر بہت مہربان ہے اور عورتوں سے ہاتھ نہیں ملایا۔ فرمایا میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا میرا زبان سے کہدینا سو عورتوں کو ایسا ہے جیسے ایک عورت کو ۱۲ ف تجھ سے جو خطا ہوئی اسکا مؤاخذہ نہیں کرینگا کہتے ہیں آن حضرت صلعم نے ام المؤمنین حفصہ رضہ کے گھر میں ماریہ رضہ اپنے حرم سے صحبت کی حضرت حفصہ رضہ نے کہا یارسول اللہ صلعم کیا میرے گھر میں میرے بستر پر
ایسا کرتے ہیں آپ نے فرمایا اب سے ماریہ تجھ پر اور حرام ہے اور تو اسکا ذکر عائشہ رضہ سے نہ کیجیو لیکن حضرت حفصہ رضہ نے حضرت عائشہ رضہ سے یہ حال کہدیا آنحضرت صلعم نے قسم کھالی اب میں ماریہ کے پاس پہنچ جاؤنگا اسوقت یہ آیت اتری بعضوں نے کہا آن حضرت صلعم نے اپنی بی بی حضرت زینب پاس شہد پیا حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضہ نے صلاح کی کہ جب آنحضرت صلعم ہمارے پاس آئیں تو ہم یہ کہیں آپ کے منہ سے گوند کی بو آتی ہے اور آن حضرت صلعم کو اس سے بڑی نفرت تھی کہ آپ کے منہ پاس یا کپڑے سے کوئی بری بو آئے چنانچہ جب آن حضرت صلعم انکے پاس آئے تو دونوں نے ملکر یہی کہا آپ نے فرمایا میں نے تو زینب کے پاس شہد پیا ہے اب میں نہیں پیونگا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف بعضوں نے یہ کہا کہ آن حضرت صلعم نے ماریہ رضہ کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا اور حضرت عائشہ رضہ سے کہا یہ حال کسی سے نہ کہنا حضرت عائشہ رضہ نے حضرت حفصہ رضہ سے کہدیا اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر کو اسکی خبر کردی ۱۲ (باقی آئندہ صفحہ پر)

۲	البقرة	۲۲۰	وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۭ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۭ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝	اور (اے پیغمبر) یتیموں کے بارے میں تجھ سے پوچھتے ہیں تو کہدے انکا سنوارنا اچھا ہے اور اگر ان سے مل جل کر رہو (ایک ساتھ کھاؤ پیو) تو وہ تمہاری بھائی ہیں اور اللہ تعالے جانتا ہے کون سنوارنا چاہتا ہے کون بگاڑنا اور اللہ چاہتا تو تم کو مشکل میں پھانس دیتا بیشک اللہ غالب ہے حکمت والا ہے
۴	النساء	۱	وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ	اور یتیموں کا مال اُن کو دیدو اور ستھرا (حلال) دیکر گندہ (حرام) مت لو اور ان کے مال اپنے مال میں گھسیڑ کر کے مت کھاؤ یہ بڑا گناہ ہے اور اگر تم کو ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں کا حق برابر نہ دے سکو گے تو (دوسری غیر) عورتیں جو تمکو بھلی لگیں اُن سے نکاح کرلو دو دو تین تین چار چار۔
"	"	"	وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝	اور یتیموں کو آزماؤ یہانتک کہ وہ نکاح کی عمر تک پہونچیں (یعنے جوان ہوں) پھر اس عمر کو پہونچنے پر اگر ان میں صلاحیت دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کردو اور ان کے بڑے ہونے کے خیال سے فضول خرچی کرکے جلدی جلدی انکا مال مت کھا جاؤ اور یتیم کا سرپرست (یعنے ولی) اگر محتاج نہیں ہے تو یتیم کے مال سے بچا رہے اور جو محتاج ہے تو وہ دستور کے موافق کھالے پھر جب تم انکے مال انکے حوالے کرو تو اسپر گواہ کردو اور اللہ بس ہے حساب سمجھنے والا
"	"	"	وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَ	لوگوں کو (دوسروں کی اولاد کی اوتنی) فکر کرنا چاہیے (جیسی) اگر اپنی اولاد اس طرح کم سن چھوڑ کر مرنے لگتے تو انکی کتنی فکر کرتے اور اللہ سے ڈرنا اور سیدھی (سچی) بات کہنا چاہیے بیشک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق چکھ جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں (یعنے مرنیکے بعد انکے پیٹ میں انگارے بھر دیجائینگے)

ف اور (اے پیغمبر) یتیموں کے بارے میں تجھ سے پوچھتے ہیں تو کہدے انکا سنوارنا اچھا ہے اور اگر ان سے مل جل کر رہو (ایک ساتھ کھاؤ پیو) تو وہ تمہاری بھائی ہیں اور اللہ تعالے جانتا ہے کون سنوارنا چاہتا ہے کون بگاڑنا اور اللہ چاہتا تو تم کو مشکل میں پھانس دیتا بیشک اللہ غالب ہے حکمت والا ہے

ف اور یتیموں کا مال اُن کو دیدو اور ستھرا (حلال) دیکر گندہ (حرام) مت لو اور ان کے مال اپنے مال میں گھسیڑ کر کے مت کھاؤ یہ بڑا گناہ ہے اور اگر تم کو ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں کا حق برابر نہ دے سکو گے تو (دوسری غیر) عورتیں جو تمکو بھلی لگیں اُن سے نکاح کرلو دو دو تین تین چار چار۔

ف اور یتیموں کو آزماؤ یہانتک کہ وہ نکاح کی عمر تک پہونچیں (یعنے جوان ہوں) پھر اس عمر کو پہونچنے پر اگر ان میں صلاحیت دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کردو اور ان کے بڑے ہونے کے خیال سے فضول خرچی کرکے جلدی جلدی انکا مال مت کھا جاؤ اور یتیم کا سرپرست (یعنے ولی) اگر محتاج نہیں ہے تو یتیم کے مال سے بچا رہے اور جو محتاج ہے تو وہ دستور کے موافق کھالے پھر جب تم انکے مال انکے حوالے کرو تو اسپر گواہ کردو اور اللہ بس ہے حساب سمجھنے والا

ف لوگوں کو (دوسروں کی اولاد کی اوتنی) فکر کرنا چاہیے (جیسی) اگر اپنی اولاد اس طرح کم سن چھوڑ کر مرنے لگتے تو انکی کتنی فکر کرتے اور اللہ سے ڈرنا اور سیدھی (سچی) بات کہنا چاہیے بیشک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق چکھ جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں (یعنے مرنیکے بعد انکے پیٹ میں انگارے بھر دیجائینگے)

ف یعنے انکے مالوں کا انتظام کرنا اس طرح پر کہ انکا نقصان نہ ہونے پاوے ۱۲ ف یعنے الگ رہو بلکر کہاؤ پیو اگر نیت اچھی ہے اور یتیم کا فائدہ منظور ہے تو ثواب ملیگا ورنہ عذاب ملیگا ہے ۱۲ ف اور بالکل الگ رہنے کا حکم دیتا ۱۲ ف کہ تو جو چاہے وہ حکم دے سکتا ہے اسکے حکم میں کسی کو چون وچرا کی مجال نہیں ہے جب یہ آیت اتری جو لوگ ناحق یتیم کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں تو لوگ ڈر گئے اور جسکے پاس کوئی یتیم تھا اُس نے اُسکا کھانا پانی الگ کردیا اس ڈر سے کہ کہیں اسکا پیسہ ہمارے خرچ میں آجاوے اور خدا کے گنہگار ہوں اس سے یتیموں کو بہت تکلیف ہونے لگی اپنے خرچ زیادہ پڑنے لگا اور جو چیز انکے لیئے طیار ہوئی اور بچ رہی وہ بیکار تلف ہوگئی تب اللہ نے یہ آیت اتاری یعنے اصل مطلب یہ ہے کہ یتیموں کے مال میں نیت درست رکھو ہر طرح انکا فائدہ ہو ملکر رکھو یا الگ رکھو اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ یتیم کے ولی کو اسکے مال میں ایسا تصرف کرنا جس سے یتیم کا فائدہ ہو جیسے تجارت وغیرہ درست ہے ۱۲ ف یعنے لوگوں کا قاعدہ تھا کہ اپنی ناکارہ اور خراب چیز یتیم کے مال میں ملا دیتے اور اچھی لے لیتے آپ نے ولی اسرتہ خواص کو منع فرمایا کہ تم اپنی اچھی چیز اور اچھی ہو گو وہ حرام اور گندی ہے اور اپنی چیز کو خراب ہو گو حلال تو ہے وہ ہر حال میں تمہارے اور پاک ہے ۱۲ ف بعض لوگوں کا قاعدہ تھا کہ یتیم کا مال اپنے مال میں خورد برد کرنے کی نیت سے ملا لیتے اسرتہ نے اس سے منع فرمایا اور اگر یتیم کے فائدے کی نیت سے اسکا خرچ اپنے خرچ میں ملا لیں تو منع نہیں جیسے بیسیوں کو ایک جگہ میں سودا بھیجنے سے کچھ گزارا ہوتا ہے اور خرچ بھی کم پڑتا ہے ۱۲ ف یعنے اگر ان سے مل کر رہو تو وہی بہتر ہے ولی کو چاہیے کہ ان کی عقل دیکھے جانچے اور جب سمجھ لے کہ اب یہ اپنا بھلا برا سمجھ سکتے ہیں تو مال انکو دیدے کسی بہانے سے روکے نہیں اور دیکھیں کہ کھانے میں

			سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝	اور (آخرت میں) وہ دوزخ میں جانے والے ہیں ف
۵	النساء	۱۹	وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ۝	(اے پیغمبر) تم سے یہ لوگ عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں کہدے اللہ تم کو حکم دیتا ہے عورتوں کے باب میں اور جو قرآن میں پڑھا جاتا ہے تم پر ان یتیم عورتوں کے باب میں جنکو تم ان کا واجبی حق (مہر) نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو ف اور (اللہ تم کو حکم دیتا ہے) بے بس (چھوٹے کم سن) بچوں کے باب میں ف اور (یہ حکم دیتا ہے) کہ یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو اور جو کچھ تم بھلائی کرو گے بیشک اللہ تعالیٰ اسکو جانتا ہے۔
۸	الانعام	۱۹	وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ	اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جاؤ ..... مگر اس طرح سے کہ اسکی بہتری ہو جب تک وہ پورا جوان نہ ہو ف
			اَلنِّكَاحُ وَالْمَهْرُ وَالزَّوْجِيَّةُ وَحُقُوْقُهَا	باب ۲۰ نکاح اور مہر اور زوجیت کے حقوق کا بیان
۲	البقرة	۲۲۱	وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝	اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں ف اور شرک کرنے والی عورت گو تم کو بھلی لگے اس سے مسلمان باندی بہتر ہے ف اور مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں مسلمان عورتوں سے انکا نکاح نہ کرو۔ اور مشرک مرد گو تم کو بھلا لگے اس سے مسلمان غلام بہتر ہے یہ مشرک مرد اور عورتیں دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے (جسکی قسمت میں ہے اسکو) بہشت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنے حکم لوگوں سے اسلیے بیان کرتا ہے کہ وہ یاد رکھیں ف
۴	النساء	۱	فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ مَثْنٰى	تو (دوسری غیر) عورتیں جو تم کو بھلی لگیں ان سے نکاح کر لو دو دو

ف حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے معراج کے قصے میں فرمایا میں نے چند لوگوں کو دیکھا جنکے لب اونٹ کے سے تھے اور ایک فرشتہ انکے لب کھولکر انگارے ان کے منہ میں ڈالتا وہ نیچے سے نکل جاتے اور وہ چلاتے میں نے جبرائیل ؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ناحق کھا جاتے تھے ۱۲ ف ۲ یعنے ان سے کس طرح سکھایا چاہیئے ان کو ترکہ میں سے حصہ ملیگا یا نہیں ۱۲ ف ۳ ان کی خوبصورتی اور مالداری کی وجہ سے ۱۲ ف ۴ یعنے اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے اور وہ آیت حکم دیتی ہے جو قرآن میں پیچھے جاتی ہے مراد تیسری آیت ہے سورۂ نساء کی وان خفتم الا تقسطوا فی الیتمی اخیر تک جو اوپر گذر چکی اس آیت میں مذکور ہو چکا ہے کہ اگر یتیم لڑکی کا کہیں وغیرہ انصاف کے ساتھ نہ دے سکو تو دوسری غیر عورتوں کے ساتھ نکاح کر لو ۱۲ ف ۵ ان کو ترکہ میں سے حصہ ملنا چاہیئے جیسے سورت نساء کی تیسری آیت میں گذرا۔ جاہلیت کے زمانہ میں عرب کے لوگ ترکے میں سے عورتوں کو حصہ دلاتے نہ چھوٹے کم سن بچوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ رسم موقوف کر دی اور عورت اور بچے سب کا حصہ مقرر کر دیا ۱۲ ف ۶ یتیموں سے یا عورتوں سے یا بچوں سے یا ہر ایک کی مراد ہے ۱۲ ف ۷ یعنے اسکا مال بڑھے اسکو فائدہ ہو تو مضائقہ نہیں ۱۲ ف ۸ یعنے ۲۵ برس کا یا ۱۸ برس سے لیکر ۳۰ سال تک یا ۴۰ سال تک ۶۰ سال تک یا ۷۰ سال تک ۱۲ ف ۹ ابو مرثد ایک شخص تھے وہ مسلمان ہو گئے انکی ایک آشنا تھی جو مشرکہ تھی اس سے نکاح کرنا چاہا تب یہ آیت اتری ۱۲ ف ۱۰ عبداللہ بن رواحہ ایک صحابی تھے انکی ایک باندی مسلمان تھی اسکو آزاد کیا اور نکاح پڑھا لیا لوگ طعنہ کرنے لگے اور ایک ذات والی مشرکہ عورت سے نکاح کر لیا تب یہ آیت اتری ۱۲ ف ۱۱ اسکے سوا مسلمان عورتوں کا نکاح کافروں سے نہ ہونے دے کیونکہ مسلمان عورت کا نکاح کافر سے صحیح نہیں ۱۲ عبدالقادر صاحب نے فرمایا اگر دو اللہ کی عورتیں دونوں مسلمان ہوں پھر ان میں سے کوئی شرک کرے تو نکاح ٹوٹ گیا ۱۲

وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا
فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ ذٰلِكَ
اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ وَاٰتُوا النِّسَآءَ
صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ
عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا
مَّرِيْٓـًٔا ۝

تین تین چار چار پھر اگر تم کو ڈر ہو کہ برابر انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی پر قناعت کرو یا لونڈی پر ظلم سے بچنے کی زیادہ نزدیک راہ ہے ۵ اور عورتوں کو اُن کے مہر خوشی سے دے ڈالو اگر وہ اپنی خوشی سے تم کو کچھ چھوڑ دیں تو چین سے اس کو کھاؤ نوش جان کرو ۵

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ
اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً
وَّمَقْتًا ۚ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝

اور جن عورتوں کو تمہارے باپ دادا نکاح میں لائے اُن سے تم نکاح نہ کرو مگر جو (جاہلیت کے زمانہ میں) ہو چکا بیشک یہ کام (بڑی) بیحیائی اور غضب کا ہے اور بُرا طریق ہے ۵

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ
وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَ
بَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ
الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ
الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَ
رَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ
نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ
لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ ۫ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ
مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ
الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَّالْمُحْصَنٰتُ
مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ
كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا
وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

(مسلمانو) تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ عورتیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا اور دودھ بہنیں اور جوروں کی مائیں (ساسیں خوشدامن) اور جوروں کی بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں جن سے تم صحبت کر چکے۔ لیکن اگر تم نے اُن سے صحبت نہیں کی تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور تمہارے نطفے سے جو بیٹے ہیں ان کی بی بیاں (یعنے بہوئیں نے پالک کی بی بی وہ حلال ہے) اور دو بہنوں کا (نکاح میں) اکٹھا کرنا مگر جو گذر چکا (اس کا گناہ اب تم پر نہیں) بے شک اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے ۵ اور . . . . . .

(تم پر حرام ہیں) خاوند والی عورتیں مگر جن کے تم مالک ہو جاؤ یہ اللہ (سبحانہ وتعالے) کا حکم ہے تمہارے لیے ان کے سوا اور عورتیں تم کو حلال ہیں اس طرح کہ تم ان کو اپنے مال کے بدلے (مہر یا قیمت دے کر) لینا

ف کئی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے میں ۱۲ ف بعضے لوگ یہ کرتے تھے کہ ایک یتیم لڑکی جو انکی پرورش میں ہوتی اس سے نکاح کر لیتے بہت تھوڑا مہر دیکر اس رسم سے اللہ تعالے نے منع فرمایا اور حکم دیا کہ یتیم لڑکی سے اگر نکاح کرنا چاہو تو وہی مہر مقرر کرکے جو اسکے خاندان کے لائق ہے نکاح کرو اگر تم کو اتنا مہر دینے کا مقدور نہ ہو تو دوسری عورتیں موجود ہیں ان سے نکاح کر لو یتیم لڑکی کا حق کیوں مارو دو دو تین تین چار چار یعنے چار عورتوں تک تم کو جائز ہیں چار سے زیادہ درست نہیں ۱۲ ف تدبیر جو اس رسم سے بچنے کو اوپر بتلائی یتیم لڑکی سے نکاح نہ کرنا دوسری عورت سے کر لینا اگر بے انصافی کا ڈر ہو تو ایک ہی بی بی پر قناعت کرنا یا لونڈیاں رکھنا ۱۲ ف یعنے ظلم نہ کرنے کی جو راہیں ان سب میں یہ راہ نزدیک کی راہ ہے ۱۲ ف یعنے وہ حلال طیب ہو مزے سے چین سے اسکو کھاؤ تو خیال کرو کوئی اندیشہ نہ کرو شاہ عبدالقادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ کرچتا پچتاؤ اور شاہ رفیع الدین صاحب نے یوں کہا ہے پس کہاؤ اسکو سہتا پچتاؤ ۱۲ ف گو اسنے صحبت نہ کی ہو ۱۲ ف کیونکہ وہ تمہاری ماں ہو چکیں ۱۲ ف اس حکم سے پہلے جو کچھ ہو چکا سو ہو چکا اب تم پر مواخذہ نہیں ۱۲ ف نکاح کے سبب سے چار عورتیں محرم ہو جاتی ہیں باپ کی بی بی یہ خوشدامن یہ سانس اپنی جوروکی بیٹی جو اسکے ساتھ پہلے صحبت کی ہو اور جسکو عربی میں ربیبہ کہتے ہیں مگر اگر عورت جب حرام ہوتی ہے کہ اسکی ماں سے صحبت کر لی ہو صرف اسکی ماں سے نکاح کر لینے سے حرام نہیں ہوتی اور بیٹے کی بیوی نکاح ہوتے ہی محرم ہو جاتی ہے جاہلیت میں ایک یہ بھی بہت بُری رسم تھی کہ بیٹا اپنے باپ کی جورو سے باپ کے مرنے کے بعد نکاح کر لیتا اسی طرح دو بہنوں کو اور بھائی کے طرف کی موقوف کر دیا خالہ بھتیجیوں سے نکاح کرتے ہیں ۱۲

(باقی آئندہ صفحہ پر)

بِمُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا

چاہو اور قصاری نیت نکاح کی ہو نہ زنا کرنے کی پھر جن عورتوں سے تم مزہ اٹھاؤ (یعنے صحبت کرو) انکا حق جو ٹھیرا تھا وہ اُن کو دیدو اور ٹھیرانے کے بعد اگر آپس میں راضی ہو جاؤ تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ تعالے خبردار ہے حکمت والا اور تم میں سے جسکو آزاد (جو کسی کی لونڈی یا باندی نہ ہو) مسلمان بی بی بیول سے نکاح کرنیکا مقدور نہ ہو تو جن عورتوں کے تم مالک ہو تمہاری لونڈیاں مسلمان ان میں سے سہی اور اللہ تعالے تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم آپس میں ایک ہی ہو تو لونڈیوں سے ان کے مالک کی اجازت سے نکاح کر سکتے ہو اور دستور کے موافق مہر انکے حوالے کرو مگر (یہ ضرور ہے کہ) وہ لونڈیاں پاک دامن ہوں نہ رنڈیاں (علانیہ زنا کرنیوالی) نہ خانگیاں پھر جب وہ نکاح میں آجائیں اور کوئی بے حیائی کا کام (زنا) کریں تو آزاد عورتوں کی آدھی سزا اُن کو ملے گی یہ لونڈی سے نکاح کرنا) اُسکے لیے درست ہے جس کو گناہ میں پڑجانے کا ڈر ہو اور اگر صبر کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے۔

مرد عورتوں پر حاکم ہیں (ایک تو) اس وجہ سے کہ اللہ تعالے نے مردوں کو عورتوں پر بڑائی دی ہے اور (دوسرے) اسوجہ سے کہ مردوں نے اپنا مال عورتوں پر خرچ کیا اب جو نیکبخت بی بیاں ہیں وہ (مرد کا) کہا مانتی ہیں اور انکی پیٹھ پیچھے اللہ کے بچاوے (عزت اور مال کا) بچاؤ کرتی ہیں اور جن بی بیوں سے تمکو شرارت (نافرمانی سرزد ہونے) کا ڈر ہو اُن کو سمجھاؤ اور اپنی ہٹ پر قائم رہیں تو انکا بستر الگ کر دو۔ اور (اگر اسپر بھی نہ مانیں تو) مارو پھر اگر وہ تمہارا کہنا مان لیں تو (ناحق کا) الزام لگانے کی فکر نہ کرو (یعنے انکو ستاؤ

ف۱ لونڈی بنانے ۱۲ ف۲ یعنے اتنا پیسہ نہ ہو کہ آزاد بی بی کا مہر اور روٹی کپڑا دے سکے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم میں سے جسکے نکاح میں آزاد بی بی نہ ہو تو وہ لونڈی سے نکاح کر سکتا ہے ۱۲ ف۳ یعنے کسی بیگانی مسلمان کی لونڈی سے نکاح کرے کیونکہ اپنی لونڈی سے نکاح درست نہیں ۱۲ ف۴ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ یہود یا نصرانیہ لونڈی سے نکاح درست نہیں اہل حجاز کا یہی قول ہے اور اہل عراق نے اس کو جائز رکھا ہے یہ جو فرمایا اللہ خوب جانتا ہے تمہارے ایمان کو یعنے لونڈی سے نکاح کرتے میں اگر آزاد کا مقدور نہ ہو تو اللہ تعالے کو معلوم ہے کہ کس میں زیادہ ایمان ہے بعضی لونڈی ایسی باایمان ہوتی ہے کہ خاوند کو اُس سے بہت خیر و برکت حاصل ہوتی ہے سب بنی آدم کی اولاد ہیں اور جب لونڈی مسلمان ہوئی تو مذہب میں ایک ہے اب اُس سے نکاح کرنے میں کوئی تردد نہ کرنا چاہیئے اس لیے فرمایا کہ عرب لوگ جاہلیت کے زمانے میں لونڈی کی اولاد کو حقیر سمجھتے تھے ابن عباسؓ نے کہا مسلمان سب ایک دوسرے کے کفو ہیں تو حاجت کے وقت لونڈی سے نکاح کرنے میں کچھ حرج نہ چاہیئے لونڈیوں کے پیٹ سے بڑے بڑے امام پیدا ہوئے ہیں جیسے امام زین العابدین اور سارے عرب درحقیقت لونڈی کی اولاد ہیں کیونکہ حضرت ہاجرہ جو اسماعیل علیہ السلام کی ماں تھیں ہمارے سارہ کی لونڈی تھیں ۱۲ ف لونڈی کا نکاح بغیر مالک کی اجازت کے باطل ہے ۱۲ ف یعنے لونڈیوں کو انکے مہر دیدو معلوم ہوا کہ مہر کی حقدار لونڈی ہے نہ اسکا مالک یہ قول ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک لونڈی کا مہر اسکا مالک لیگا یہ حکم کرتا شائی کرنے والیاں جیسے جاہلیت میں ہوا کرتا تھا ۱۲ ف۹ یعنے آزاد عورت کو اگر خصم ہو تو زنا کی حد میں اسکو کوڑے پڑتے ہیں لونڈی کو پچاس کوڑے لگائے جائیں گے اور اسکو سنگسار نہیں کریں گے اسلیے لونڈی کا نکاح نہ ہو جو بدکاری میں مبتلا ہو جائے اور حد میں پڑے ۱۲ ف۱۰ یعنے لونڈی کی اولاد اسکے مالک کی غلام ہوتی ہے

			كَبِيْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝	نہیں ہے بے شک اللہ تعالیٰ سب سے اوپر ہے بڑا اور جو تم کو ڈر ہو کہ بی بی میں گھٹ پٹ ہوگی تو ایک پنچ خاوند کے کنبے میں سے اور ایک پنچ عورت کے کنبے میں سے مقرر کرو اگر یہ دونوں پنچ میاں بی بی کو ملانا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو ملا دیگا بے شک اللہ تعالےٰ علم والا خبردار ہے ۵
۵	النسآء	۱۹	وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۗ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ۝	اور تم کتنا ہی چاہو کہ بی بیوں میں (پورا) انصاف کرو تو یہ تم سے ہرگز نہ ہو سکیگا خیر اتنا تو کرو کہ بالکل ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ دوسری کو بیچ ادھر میں لٹکا رکھو اور اگر درستی سے چلو اور (ظلم و زیادتی سے) بچے رہو تو اللہ بخشنے والا ہے مہربان اور اگر (صلح نہ ہو سکے) میاں بی بی جدا ہو جائیں (خاوند طلاق دیدے) تو اللہ اپنی گنجایش سے (فضل سے) کسی کو دوسرے کا محتاج نہ رکھیگا اور اللہ گنجایش والا حکمت والا ہے ۵
۶	المآئدۃ	۱	وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۖ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝	اور (پاکدامن) بی بیاں مسلمان آزاد (یا پاکدامن) بی بیاں اور تم سے پہلے جن کو کتاب دی گئی (یہود اور نصاریٰ) انمیں کی آزاد (یا پاکدامن) بی بیاں جب تم ان کا مہر انکے حوالے کرو اور تمہارا ارادہ انکو نکاح میں لاکر زنا سے بچنے کا ہو مستی نکالنے کا نہ چوری چھپی آشنا بنانے کا اور جو کوئی ایمان (کی باتوں) کو نہ مانے تو اسکا (اگلا) کیا دھرا اکارت ہو گیا اور آخرت میں وہ ٹوٹا اٹھانے والوں میں ہوگا ۱۲
۱۸	النور	۳	اَلزَّانِىْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۖ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	بدکار مرد بدکار یا مشرک عورت سے ہی نکاح کرے گا اور بدکار عورت سے وہی مرد نکاح کرے گا جو بدکار یا مشرک ہو اور ایماندار لوگ یہ کام (یعنے زنا یا زناکاروں سے نکاح کرنا) حرام ہے ۱۳
۲۴	"	۲۶	اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ	گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لیے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے اور پاک

ف توبہ مت سمجھو کہ ہم جو جاویں گے وہ کریگے اس غریب عورت کا حمایتی کون ہے نہیں اللہ تعالیٰ تم سب سے بلند اور سب سے بڑا ہے اسکے غضب سے ڈرتے رہو اور ظلم نہ کرو ۱۲ ف یعنے حکم کریں حاکم کو یا اس کے نائب کو ہے اور ان پنچوں کو اختیار ہے اگر یہ سمجھیں کہ کسی صورت سے موافقت نہیں ہو سکتی تو بیچ خاوند کو جدا کر دیں امام مالک اور اوزاعی اور اسحٰق کا یہی قول ہے ۱۲ ف یعنی تم سے پوری برابری کہ کسی بات میں کوئی عورت دوسری سے زیادہ نہ ہو ناممکن ہے آدمی کیسی ہی کوشش کرے یہی کریگا کہ کھانا کپڑا سونا بیٹھنا برابر کہیگا دل کی محبت کو کیا کرے اس لیے ضرور ہے کہ جہاں تک ممکن ہو انصاف کرے ایسا تو نہ کرے کہ بالکل ایک ہی کا ہو جائے دوسری کی خبر ہی نہ لے ۱۲ ف عورتوں میں انصاف کرتے رہو ۱۲ ف اس قرق کو دل کی محبت اور رغبت میں ہے ۱۲ ف مطلب کو دوسری بی بی جاویگی جو اسکو پسند ہوگی اور عورت کو ایسا خاوند ملجاویگا جو اس سے محبت کریگا ۱۲ ف کوئی یہ نہ سمجھے کہ کسی کا رزق ہمارے ذمہ ہے ہم نہ دیں گے تو وہ تباہ ہو جاویگا اللہ تعالیٰ رازق مطلق ہے اور اس کے انتظام سمجھ میں نہیں آتے بنا بنایا کارخانہ بگڑ جاتا ہے آدمی گھبرا جاتا ہے لیکن پھر ایسا جم جاتا ہے کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں یہی دھوکا دنیا میں ہر کسی کو ہے جسکے ہاتھ میں کچھ اختیار کسی کام کا ہے جیسے باپ میں ۱۲ ف ان سے نکاح کرنا درست ہے جو دل سے ایمان لے آویں اور عبادت میں مشغول ہوں اور جو ایمان لانے کے بعد پھر مرتد ہو جاوے ۱۲ ف اب اگر پھر مسلمان ہو تب بھی اسکے اعمال نیک کام نہ آویں گے ۱۲ ف اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر کی ساری محنت دنیا میں برباد ہے بعضوں نے کہا ہے کہ مرد کے باپ کی ترکہ سے عورت کو کچھ نہ ملے ۱۲ ف اسے ثابت ہوا کہ مرد کو اختیار ہے کہ عورت کو مار ڈالے یا قید کر دے یا جو چاہے سزا دے ۱۲ ف اس آیت سے ثابت ہوا کہ زانیہ پر زانی کے سوا دوسرے کو صحبت حلال نہیں ۱۲ ف

			وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝	پاک عورتیں پاک مردوں کے لیئے ہیں یہ لوگ اُن باتوں سے پاک ہیں جو وہ بنا رہے ہیں (یعنی گندے اور ناپاک لوگ) پاکیزہ (سچے) ہیں اُنکے لیئے (آخرت میں خدا کی طرف سے) بخشش اور عزت کی روزی ہے ۔
۱۸	النور ۲۴	۴	وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَاۗىِٕكُمْ ۭ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاۗءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ	اور تم میں بے خاوند والی عورتیں ہیں اُنکا نکاح پڑھا دو اور تمہارے لونڈی اور غلاموں میں سے جو نکاح کے لائق ہوں اُنکا بھی نکاح پڑھا دو اگر یہ محتاج ہونگے تو اللہ اپنے فضل سے انکو مالدار کریگا اور اللہ تو گنجایش والا (سب) جانتا ہے اور جو لوگ نکاح کرنیکا مقدور نہیں رکھتے وہ (حرامکاری سے) بچے رہیں (اپنے آپکو روکے رہیں) یہانتک کہ اللہ اپنے فضل سے انکو مالدار کردے ۔
۲۲	الاحزاب ۳۳	۵	وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝	اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد کر جب تو اُس شخص سے جسپر اللہ تعالے نے احسان کیا اور تونے بھی اُسپر احسان کیا (یوں) کہہ رہا تھا اپنی جورو (زینب کو) اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اُسوقت تو اپنے دل میں ایک بات چھپاتا تھا جسکو اللہ کھولنے والا تھا اور تو لوگوں سے ڈرتا تھا حالانکہ تجھ کو اللہ سے زیادہ ڈرنا چاہیے پھر جب زید اپنی خواہش اس عورت سے پوری کر چکا تو ہمنے اسکا نکاح تیرے ساتھ کر دیا اس سے یہ مطلب تھا کہ مسلمانوں کو اپنے لے پالک لڑکوں کی بی بیوں سے نکاح کر لینے میں جب وہ اپنی خواہش اُنسے پوری کر چکیں کوئی تنگی نہ رہے اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہے گا ۔
"	"	۶	قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	ہمکو معلوم ہے جو ہمنے مسلمانوں پر اُن کی بی بیوں اور لونڈیوں کے باب میں ٹھیرا دیا غرض یہ ہے کہ تجھ کو کوئی تکلیف نہ ہو اور اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے ۔
۲۸	الممتحنہ ۶۰	۲	وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ	اور اگر تم (اے مسلمانو) ایسی عورتوں کے مہر ادا کرو تو اُن سے نکاح کر لینے میں تمپر کوئی گناہ نہیں اور کافر (مشرک) عورتوں سے علاقہ مت رکھو ۔

ف مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ رض پاک انکے خاوند یعنے جناب رسول کریم صلعم وہ بھی پاک عبداللہ بن اُبی مردود گندا اس کی جورو بھی گندی ۱۲ ف یعنے پاک مرد اور پاک عورتیں ۱۲ ف سبحان اللہ حضرت عائشہ رض کی خاطر اللہ تعالے کو کس قدر منظور تھی اتنی بہت سی آیتیں اور اتنے زور کے ساتھ اون کے لیئے اوتاریں ۱۲ ف اسیطرح جورو جورو مرد ہیں انکا بھی نکاح پڑھا دو ۱۰ ایامی جمع ہے ایم کی ایم عربی زبان میں اسکو کہتے ہیں جو اکیلا ہے جورو ہو یعنے مرد بے جورو اور عورت بے خاوند اس آیت سے نکلتا ہے کہ عورت کا نکاح بغیر ولی کے صحیح نہیں ہے حدیث میں ہے جو عورت بغیر اپنے ولی کی اجازت کے نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے ۱۲ ف بعضوں نے یہاں ترجمہ کیا ہے ان میں سے جو نیک چلت ہوں انکا نکاح پڑھا دو اسلیئے کہ انکا دین محفوظ رہے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ غلام لونڈی کا نکاح انکا مالک کر سکتا ہے اور غیر مالک انکا نکاح نہیں ہو سکتا ۱۲ ف اسکو خرید کر آزاد کیا اور اپنا بیٹا بنایا ۱۲ ف وہ طلاق دینا چاہتا تھا ۱۲ ف اتنی جلدی اسکے طلاق دینے پر اور اسکے بعد حضرت نے کھل کر زینب کے طلاق دینے پر نکاح کر لینے کا آپ کو اللہ تعالے کی طرف سے یہ معلوم ہو چکا تھا کہ جب آپ کی بی بی ہو چکی تب آپ نے اس بات کو دل میں رکھا اور ظاہر میں زید سے یہ فرمایا کہ زینب کو رہنے دے طلاق نہ دے اللہ تعالے نے اس بات سے اپنے پیغمبر کو منع فرمایا یعنے جب پیغمبر نے اس بات کو دل میں رکھا جو

			اَلطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ ۴۱	باب ۴۱ طلاق اور رجعت کا بیان
۲	البقرة ۲	۲۹	اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ	طلاق دو بار ہے پھر دو طلاقوں کے بعد (یا تو دستور کے موافق اپنی بی بی کو رہنے دے یا اچھی طرح سے رخصت کر دے ۲
۴	۴	۳۰	فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۠ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝	اور جب تم عورتوں کو طلاق دو (یعنے ایک یا دو) اور عدت پوری ہونے لگے تو دستور کے موافق انکو رکھ لو (یعنے پھر ملاپ کر لو) یا دستور کے موافق رخصت کر دو اور تنگ کرنے کے لیے ظلم کی نیت سے انکو نہ رکھو ۲ اور جو کوئی ایسا کرے اس نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا ۲ اور اللہ تعالے کے حکموں سے ٹھٹھا نہ کرو ۲ اور اللہ تعالے نے جو تم پر احسان کیا اسکو یاد کرو ۲ اور جو تم پر کتاب اور سنت (یعنے حدیث شریف) تمہارے سمجھانے کے لیے اتاری ۲ اور اللہ تعالے سے ڈرتے رہو اور یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالے سب کچھ جانتا ہے۔
۴	۴	۳۲	وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى	اور جب عورتوں کو طلاق ہو جائے ۲ پھر انکی عدت پوری ہو جائے تو انکو اگلے خاوندوں کے ساتھ نکاح کر لینے سے مت روکو اگر دستور کے موافق آپس میں رضامندی ہو جائے ۲ ان حکموں سے اسی کو نصیحت ہوگی (وہی فائدہ پائیگا) جو اللہ پر اور پچھلے دن پر یقین رکھتا ہے یہ حکم تمہارے لیے بہت

ف۱ جسکے بعد رجعت کر سکتا ہے ۱۲ ف۲ یعنے تیسری طلاق دیکر اسکو بالکل الگ کر دے اور بعضوں نے کہا اچھی طرح رخصت کرنیکا یہ مطلب ہے کہ عورت کو تنگ کرنے کی نیت سے رجعت نہ کرے بلکہ چھوڑ دے یہانتک کہ اسکی عدت گذر جائے ۱۲ ف۳ اور وہ اس سے صحبت کرے پھر طلاق دے اور عدت گذر جاوے جب پہلا خاوند پھر اس سے نکاح کر سکتا ہے ۱۲ یعنے سرے سے پہلے خاوند کو تین طلاقوں کا حق حاصل ہوگا۔ ائمہ اربعہ اور اہل حدیث اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ دوسرے خاوند کا جماع کرنا بھی ضرور ہے اور بغیر اسکے وہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہو سکتی ۱۲ ف۴ یعنے نیا نکاح پڑھکر ۱۲ ف۵ حلالہ کی شرط سے جو نکاح باندھا جاوے وہ فاسد ہے اکثر علماء کے نزدیک ۱۲ اختلاف ہے اس میں کہ وہ عورت پہلے خاوند کے لیے درست ہوگی یا نہیں حضرت عمر رضہ سے منقول ہے کہ درست نہ ہوگی ۱۲ ف۶ یعنے قریب ختم کے ہو ۱۲ ف۷ مطلب یہ ہے کہ طلاق رجعی کے بعد جب عورت عدت میں ہو اور اسکی عدت پوری ہونے لگے تو اگر دل سے اس عورت کا رکھنا منظور ہے تو رجعت کرے ورنہ صرف اس خیال سے کہ عورت کو تکلیف ہوگی رجعت نہ کرے ۱۲ ف۸ یعنے اپنے تئیں عذاب کا سزاوار کر دیا عورت پر ظلم کرکے ۱۲ ف۹ مثلاً اسطرح سے عورت کے پیچھے عورتیں طلاق دیں یا جنسی تھپنے کے طور پر عورت کو طلاق دیوے حدیث میں ہے کہ تین باتیں ایسی ہیں کہ ٹھٹھے سے بھی کہے تو پکی ہو جاتی ہیں نکاح اور طلاق اور رجعت ۱۲ ف۱۰ کہ تم کو اسلام کی توفیق اور جاہلیت اور کفر سے نجات دی ۱۲ ف۱۱ اسکی یہی یاد کرو ۱۲ ف۱۲ کہ تم جس اعتقاد کرو اور بری باتیں چھوڑ دو ۱۲ ف۱۳ شریف میں اذا طلقتم کا لفظ ہے جسکا لغوی ترجمہ یہ ہے کہ جب تم طلاق دو عورتوں کو مگر چونکہ یہ خطاب ہے عورت کے وارثوں کی طرف اسلیے ہم نے یہ ترجمہ کیا کہ جب عورتوں کو طلاق ہو جاوے ۱۲ ف۱۴ معقل بن یسار کی بہن کو جسکا نام جمیلہ تھا اسکے خاوند عاصم بن عدی نے طلاق دی جب عدت پوری ہو گئی پھر عاصم نے نکاح کرنا چاہا اسکے بھائی نے کہا کہ میں نے اپنی بہن کا نکاح کیا تھا [illegible]

			لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	مفید اور بہت عمدہ ہیں اور اللہ تعالےٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ف۱
۲	البقرۃ	۳۱	لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖ وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝	اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے (یعنے جماع کرنے) اور مہر ٹھیرا کے آگے ہی طلاق دیدو تو کچھ گناہ تم پر نہ ہوگا ان کو کچھ تحفہ دو امیر اپنے موافق غریب اپنے موافق جیسا رواج ہو نیکی لوگوں پر اسکا دینا ضرور ہے ف۲ اور اگر جماع کرنے سے پہلے طلاق دو اور مہر ٹھیرا چکے تھے تو جو ٹھیرا تھا اس کا آدھا دینا ہوگا (اور تحفہ لازم نہیں) مگر جب عورتیں خود معاف کردیں یا وہ شخص معاف کردے جس کے اختیار میں نکاح باندھنا ہے ف۳ اور معاف کردینا پرہیزگاری سے بہت نزدیک ہے ف۴ اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کرنے میں مت چوکو بے شک اللہ تعالےٰ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے ف۵
۲	″	″	وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝	اور طلاق والیوں کو رواج کے موافق تحفہ ملے گا پرہیزگاروں پر یہ لازم ہے ف۶ اسی طرح اللہ تعالےٰ اپنے حکم تم سے بیان کرتا ہے اسلئے کہ تم سمجھو ف۷
۴	النساء	۳	وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝	اور (اس پر بھی) اگر تم ایک بی بی کو چھوڑ کر دوسری بی بی کرنا چاہو اور ڈھیر بھر مال اس کو دے چکے ہو ف۸ تو اس میں سے ایک حبہ واپس نہ لو کیا بہتان لگا کر اور صریح گناہگار بنکر واپس لینا چاہتے ہو ف۹ اور واپس کیسے لوگے اور تم وہ جڑ چکے (یعنے صحبت کر چکے) اور انہوں نے تم سے پکا عہد لیا ف۱۰
۶۵	الطلاق	۱	يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ	اے پیغمبر ف۱۱ (اور اس کی امت کے لوگو) جب تم عورتوں کو طلاق

ف۱ کہ ان حکموں میں کیا کیا فائدے ہیں دنیا اور آخرت میں ۱۲ ف۲ اگر جماع کے بعد طلاق دے اور مہر مقرر ہو چکا ہو تو پورا مہر دینا پڑے گا اگر مقرر نہ ہوا ہو تو مہر متعہ دینا پڑے گا اور جو جماع سے پہلے طلاق دے تو اگر مہر مقرر ہو چکا ہے تو آدھا مہر دینا ہوگا اگر مقرر نہیں ہوا تھا تو اسکا یہ حکم ہے کہ ان کو کچھ تحفہ دیا جائے امیر اپنے موافق غریب اپنے موافق ۱۲ ف۳ اس تحفہ کو متعہ کہتے ہیں یہ واجب ہے اکثر علماء کے نزدیک اور بعضوں کے نزدیک مستحب ہے ۱۲ ف۴ یعنے شوہر وہ کل مہر عورت کو دیدے جو طے ہو چکا ہے اس میں سے آدھا واپس مانگے ۱۲ ف۵ یہ عورت اور مرد دونوں کی طرف خطاب ہے یعنے تقوی کے مناسب تو یہ ہے کہ درگذر کرے اور جانے دے ۱۲ ف۶ عورت آدھا مہر چھوڑ دے اور مرد پورا مہر دیدے ۱۲ ف۷ یہ حکم اخلاقاً ہے نہ وجوباً یعنے عمدہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور جو دوسرے پر نکلتا ہو اسکو معاف کردیں کہ ہمیشہ تعلقات نہ بگڑیں ۱۲ ف۸ اس رکوع کی پہلی آیت میں ان عورتوں کو تحفہ دینے کا حکم تھا جنکو صحبت سے پہلے طلاق دیا جائے اور انکا مہر مقرر نہ ہوا ہو اس آیت میں اس عورت کے لئے جسکو طلاق دیا جائے تحفہ کا حکم ہے مگر اکثر علماء کے نزدیک یہ حکم استحبابی ہے وجوبی نہ ۱۲ ف۹ اور اسکے حکموں کی مصلحت میں غور اور فکر کرو ۱۲ ف۱۰ یعنے پہلی بی بی کو جسکو چھوڑنا چاہتے ہو ۱۲ ف۱۱ بعضوں نے کہا ہے آیت نسخ ہے سورۂ بقرہ کی اٹھائیسویں رکوع کی آیت سے جس میں منع جائز کیا گیا ہے اور بعضوں نے کہا نہیں بلکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ بغیر طلاق کے عورت سے دیا ہوا مال واسباب واپس لینا صریح بے عزتی ہے ۱۲ ف۱۲ یعنے نکاح ہوا جو ایک مضبوط معاہدہ ہے اور تم نے اسکو قبول کیا پھر جب صحبت کر چکے تو پورا مہر اُن کا ادا کرو حدیث میں ہے کہ تم نے عورتوں کو اللہ تعالےٰ کی امان میں لیا اور اسکے حکم سے ان کی شرمگاہ تمہارے لئے حلال ہوئی ۱۲

فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۚ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝

دینا چاہو تو ایسے وقت پر طلاق دو کہ انکی عدت شروع ہو جائے اور عدت کا حساب کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جو تمہارا مالک ہے (عورتوں کو جھیلے میں نہ ڈالو) ان کو ان کے گھروں سے (جب تک وہ عدت میں ہیں) مت نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر جب کھلم کھلا بدکاری کریں اور یہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے حکم ہیں اور جو کوئی اللہ کے حکموں سے باہر ہو جائے اُس نے اپنا آپ خراب کیا (طلاق دینے والے) تجھے کیا معلوم اللہ اس کے بعد (یعنے طلاق کے بعد) کیا صورت نکالتا ہے ؏

الرِّضَاعُ وَالنَّفَقَةُ

باب ۴۲ رضاع اور نفقہ کا بیان

۲ البقرۃ ۳۰

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۚ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

اور جو شخص اپنی اولاد کو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے تو مائیں دو برس تک دودھ پلائیں اور بچے کے باپ کو دستور کے موافق انکا کھانا کپڑا دینا ہوگا کسی شخص کو اسکی گنجایش سے زیادہ تکلیف نہ دیجائیگی نہ ماں کو اسکے بچہ کی وجہ سے نقصان دیا جائیگا نہ باپ کو اسکے بچہ کی وجہ سے اور (اگر بچہ کا باپ نہ ہو تو باپ کے) وارث پر ایسا ہی کھانا کپڑا ہے پھر اگر ماں باپ دونو اپنی صلاح اور رضامندی سے (دو برس سے پہلے) دودھ چھڑانا چاہیں تو کچھ گناہ ان پر نہ ہوگا۔ اور اگر تم اپنی اولاد کو (ماں کے سوا) دوسری جگہ دودھ پلوانا چاہو تب بھی تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ جو دینا چاہا تھا وہ دستور کے مطابق دے دو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور یہ سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ جو تم کرو گے اسکو دیکھ رہا ہے۔

---

(۱) اپنے طہر کی حالت میں جس میں صحبت نہ کی ہو۔ ابن مسعود رض نے کہا سنت یہی ہے کہ جب عورت حیض سے پاک ہو اسوقت طلاق دے۔ عبداللہ بن عمر رض نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دیا آن حضرت ﷺ سے سنکر غصہ ہوئے اور فرمایا رجعت کرے پھر اسکو رہنے دے یہانتک کہ پاک ہو پھر حیض آئے اور پاک ہو اب اگر طلاق دینا چاہے تو ایسی پاکی میں جسمیں صحبت نہ کی ہو ۱۲ (۲) یعنی زنا کریں تو حد کے لیئے باہر نکالی جائیں بعضوں نے کہا بدکاری سے بدزبانی مراد ہے ۱۲ (۳) شاید تیرے دل میں پھر عورت کی محبت آوے اور اپنے کیئے پر پشیمان ہو کر رجعت کرے اسلیئے عدت تک عورت کو اسی گھر میں رہنے دینا چاہیئے جہاں طلاق دیا ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ عورت کو ایک یا دو رجعی طلاق دینا چاہئیں کس لیئے کہ رجعی طلاق کے بعد رجعت ممکن ہے اور تین طلاق کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی حدیث میں ہے کہ تمام حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کو طلاق بہت ناپسند ہے ۱۲ (۴) یہ ایسی عورتوں کے حق میں ہے جن کو انکے خاوندوں نے طلاق دیدیا ہو لیکن انسے اولاد ہو اور باپ یہ چاہے کہ اولاد کو ماں دودھ پلائے تو ان کا کھانا کپڑا جب تک دودھ پلاویں باپ کو دینا واجب ہے۔ یہ جو فرمایا پورے دو برس اس سے یہ نکلا کہ دودھ کی اخیر مدت دو برس ہیں اور کم مدت کی کوئی حد نہیں اگر دو برس کے بعد دودھ پلایا جائے تو اس سے دودھ قاطع نہ ہوگا اکثر ائمہ اور علماء کا یہی قول ہے ۱۲ (۵) ماں کو نقصان دینا یہ کہ خواہ مخواہ اسپر جبر کریں دودھ پلانے کے لیئے اور دودھ روکنے پر باپ کو نقصان دینا یہ کہ اس سے اتنا فرق ہو کہ دودھ نہ سکے ۱۲ (۶) باپ کے وارث سے مراد خود بچہ ہے جسکے مال میں سے دلی کہا نے بچہ کی ماں کو دیگا یا بچہ کی ماں کو دودھ پلانے کی اجرت دیگا بعضوں نے کہا وارث سے مراد بچہ کے وارث ہیں جیسے باپ کے ترکے کے حقدار ہیں ہر ایک اپنے حصوں کے موافق خرچ دیں بعضوں نے کہا مراد دادا ہیں بچہ کے باپ کے

(باقی آئندہ صفحہ پر)

۳۸	الطلاق	۱	أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ۝ لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ ۖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۝	(مسلمانو) جن عورتوں کو تم طلاق دو انکو اپنے مقدور کے موافق جہاں تم رہتے ہو وہیں رکھو اور انکو ستانے کے لیے تکلیف مت دو اور اگر وہ پیٹ سے ہوں تو (عدت گذرنے تک) حمل رکھنے تک انکو خرچ دو پھر اگر وہ عورتیں (جنکو طلاق دیا گیا) تمہاری اولاد کو دودھ پلائیں تو انکی دودھ پلائی کا حق ادا کرو اور دستور کے موافق یہ حق شیر الور خاوند اور جورو کی حیثیت کے موافق) اور اگر آپس میں ضد م ضدا کرو تو کوئی دوسری عورت اسکے بچے کو دودھ پلاویگی جس شخص کو مقدور ہو وہ اپنے مقدور بھر خرچ کرے اور جسکی روزی تنگ ہو اسکو جتنا خدا نے دیا ہو اسیکو موافق خرچ کرے خدا نے جسکو جتنا دیا ہو اُتنی ہی اسکو تکلیف دیتا ہے تنگی کے بعد اللہ قریب میں فراغت دیگا

اللِّعَانُ ۴۳ — باب ۴۳ لعان کا بیان

۱۸	النور ۲۴	۱	وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ۝	اور جو لوگ اپنی جوروں کو زنا کا عیب لگائیں اور انکے پاس سوا اپنے خود کے اور گواہ نہوں تو ان میں سے ایک ایک کی گواہی یوں ہے کہ مرد اللہ کی قسم کھا کر چار بار گواہی دے وہ (اپنے بیان میں) سچا ہے اور پانچویں بار یوں کہے اللہ کی پھٹکار اُسپر ہو اگر وہ جھوٹا ہو اور عورت پر سے سزا (یعنے زنا کی حد) ایسے ٹلیگی کہ وہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ (یعنے اسکا خاوند جھوٹا ہے اور پانچویں بار یوں کہے اُسپر اللہ تعالی کا غضب اُترے اگر وہ (یعنے اسکا خاوند) سچا ہو (اور میں نے واقعی زنا کی ہو) اور اگر اللہ کا فضل اور اُسکا کرم تم پر نہ ہوتا اور اللہ تعالے بہت معاف کرنیوالا حکمت والا نہ ہوتا (تو تم بہت تکلیف اٹھاتے)

			اَلظِّهَارُ وَالتَّبَنِّیْ ۴۴	باب ۴۴ ظہار اور متبنے کا بیان
۳۱	الاحزاب ۳۳	۱	مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ۚ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ ۝ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۚ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے اور نہ تمہاری ان بی بیوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری ماں بنایا اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا یہ باتیں تم اپنے منہ سے بکتے ہو اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سچ فرماتا ہے اور (لوگوں کو) سیدھی راہ بتلاتا ہے لے پالکوں کو اُن کے (اصلی) باپوں کے نام سے پکارو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات زیادہ انصاف کی ہے پھر اگر تم کو ان کے (اصلی) باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور رفیق ہیں اور بھول چوک اگر تم سے ہو جائے تو تم پر کچھ گناہ نہیں البتہ اگر قصداً ایسا کرو (تو گنہگار ہوگے) اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے
۳۲	المجادلہ ۵۸	۱	اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ	جو لوگ تم میں اپنی جوروؤں سے ظہار کر بیٹھتے ہیں (اُنکو ماں بناتے ہیں) وہ (درحقیقت) اُنکی ماں نہیں ہیں اُن کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے اُنکو جنا ہے اور (جورو کو ماں بناکر) وہ ایک بُری (بیہودہ) جھوٹ بات بکتے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا بخشنے والا ہے اور جو لوگ اپنی جوروؤں سے ظہار کرتے ہیں پھر اپنے کیے پر شرمندہ ہوتے ہیں تو (اُنپر) ہاتھ لگانے یا جماع کرنے سے پہلے ایک بردہ آزاد کرنا (لازم) ہے (مسلمانو) تم کو یہ نصیحت کیجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے پھر جسکو بردہ نہ مل سکے وہ ہاتھ لگانے (یا صحبت کرنے سے) پہلے پے در پے

ف۱ ایسے ہی ایک عورت ماں اور جورو دونوں نہیں ہو سکتی نہ لے پالک بیٹا ہو سکتا ہے بعضوں نے کہا ایک منافق کہتا تھا میرے دو دل ہیں ایک دل ایسا کہتا ہے ایک دل ایسا اُس وقت یہ آیت اتری ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلعم نماز پڑھ رہے تھے اُس میں بھول گئے منافق کہنے لگے انکے دو دل ہیں ایک دل تمہارے ساتھ ایک دل کہیں اور اسی وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف ظہار اسکو کہتے ہیں کہ آدمی اپنی جورو سے یوں کہے تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ اس میں کفارہ لازم آتا ہے جسکا ذکر آگے آئیگا ۱۲ ف لے پالک بیٹے کی طرح تمہارا وارث نہ ہوگا نہ اس کی جورو تم پر حرام ہوگی نہ تمہاری جورو اسپر مطلب یہ ہے کہ اسلام کی شریعت میں متبنے کوئی چیز نہیں ہے ۱۲ ف کہ یہ میری بیٹی ہے یا میری یہ جورو میری ماں کے برابر ہے ایسا کہنے سے وہ بیٹا نہیں ہو جاتا نہ جورو ماں ہو جاتی ہے جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی شخص کسی کو متبنے کر لیتا وہ اس کا وارث ہوتا آنحضرت صلعم نے بھی زید بن حارثہ کو بیٹا بنایا تھا جب انہوں نے اپنی بی بی زینب کو طلاق دیدی اور آنحضرت صلعم نے ان سے نکاح کر لیا تو منافقوں نے برا خیال کیا کہ محمد صلعم نے اپنی بہو سے نکاح کر لیا حالانکہ دوسروں کو اس سے منع کرتے ہیں اسوقت یہ آیت اتری اور اللہ تعالیٰ نے متبنے کو لغو قرار دیا ۱۲ ف چنانچہ اسی دن سے زید بن محمد کہا کرتے جب یہ آیت اتری آنحضرت صلعم نے زید سے فرمایا تو حارثہ کا بیٹا ہے ۱۲ ف انکو بیٹا کی یاد دست یا ولد کہکے پکارو ۱۲ ف اور لے پالک کو اسکا بیٹا نہ سمجھو جس سے اسکو ارث ملے ۱۲ ف صحیح حدیث میں ہے جو کوئی اپنا باپ کسی اور کو بتلائے جو اسکا باپ نہ ہو جان بوجھ کر تو اسپر جنت حرام ہے ۱۲ ف اسکا حکم اب بھی ہے کہ ظہار میں ایک عورت کو ماں کہنے سے وہ ماں نہیں ہو جاتی تو بڑی مشکل ٹل گئی کہ اپنی جورو سے یہ کہنا کہ

		قَبْلِ اَنْ يَّكُوْنَا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۚ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝			دو مہینے برابر) روزے رکھے جو یہ بھی نہ کر سکے وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ حکم اس لیے (دیا جاتا ہے) کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو اور یہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے حکم ہیں (انکا خیال رکھو) اور جو لوگ (اللہ کے حکم) نہ مانینگے انکو تکلیف کا عذاب ہوگا ۝
		اَلْعِدَّة ۴۵		باب ۴۵ عدت کا بیان
۲	البقرة	۲۸	وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۖ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۚ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝	اور جن عورتوں کو طلاق دیا جائے وہ تین طہر یا تین حیض تک اپنے تئیں روک رکھیں اور اگر ان کو اللہ اور آخرت پر ایمان ہے تو جو کچھ اللہ نے ان کے پیٹوں میں پیدا کیا ہو اسکا چھپانا انکو درست نہیں اور ان کے خاوندوں کو اس مدت کے اندر اپنی عورتوں کے پھر لینے کا زیادہ حق ہے اگر ملاپ کرنا چاہیں اور جیسے مردوں کا حق عورتوں پر ہے ویسے ہی رواج کے موافق عورتوں کا بھی حق مردوں پر ہے اور مردوں کا مرتبہ عورتوں سے زیادہ ہے اور اللہ زبردست ہے حکمت والا۔
۲	"	۳۰	وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝	جو لوگ تم میں سے مرجائیں اور بی بیاں چھوڑ جائیں تو وہ (یعنے بی بیاں) چار مہینے دس دن تک اپنے تئیں روک رکھیں پھر جب اپنی عدت پوری کر لیں اور دستور کے موافق اپنے لیے کوئی کام کر لیں تو تم پر کوئی گناہ نہ ہوگا اور اللہ تعالے تمہارے کاموں سے خبردار ہے ۝
"	"	"	وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖٓ	اور اگر (سوگ یا طلاق بائن کی عدت میں) تم ایک دوسری

			مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝	بات کی آڑ میں پیام کا اشارہ کر دیا اپنے دل میں چھپا رکھو تو کچھ گناہ نہیں اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ تم کو ان عورتوں کا خیال پیدا ہو گا لیکن اندر ہی اندر اُن سے وعدہ مت کرو البتہ رواج کی بات کہہ سکتے ہو اور جب تک مقرری مدت گذر نہ جائے اس وقت تک عقد کا قصد نہ کرو اور یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دل کی بات جانتا ہے اس سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا بردبار ہے
۲۲	الاحزاب ۳۳	۶	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝	مسلمانو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو۔ پھر صحبت سے پہلے اُن کو طلاق دے دو تو تمہاری کوئی عدت ان کو کرنا ضرور نہیں جس کا تم شمار کرو بلکہ اُن کو کچھ دے دو اور اچھی طرح رخصت کر دو
۳۰	الطلاق ۶۵	۱	فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ ۙ	پھر جب عورتیں اپنی عدت پوری ہونے پر آ لگیں تو یا تو (عدت ختم ہونے سے کچھ پہلے) انکو سیدھی طرح رکھ لو (ان سے رجعت کر لو) یا سیدھی طرح انکو رخصت کر دو (جب یہ عدت گذر جائے دو) اور (طلاق دو یا رجعت کر لو) دونوں حالتوں پر دو معتبر آدمیوں کو گواہ بنا دو اور (لوگو تمکو کوئی گواہ بنائے تو) سیدھی سیدھی اللہ کے واسطے گواہی دو یہ باتیں اُن لوگوں کو نصیحت ہوتی ہے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر یقین رکھتا ہے جو بے ایمان کو یہ باتیں کچھ فائدہ نہیں دیتیں
•	•	•	وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ	(اے مسلمانو) تمہاری عورتوں میں سے جو بوڑھی حیض سے ناامید ہو گئی ہوں (انکی عدت نہیں) اگر تمکو شبہ پڑے تو انکی عدت تین مہینے ہیں۔ اور اسی طرح ان عورتوں کی (عدت جن کو رجعت کی) وہ ہے (حیض نہ آیا ہو) اور پیٹ والی عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا بچہ جنیں

(۱) جو عورت اپنے خاوند کے سوگ میں ہو یا طلاق بائن کی عدت میں ہو اسکو عدت کے اندر کھلے کھلے طور سے تو نکاح کا پیام دینا حرام ہے لیکن اگر ایک بات کی آڑ میں اشارہ کے طور پر پیام کا مضمون ادا کیا جاوے تو جائز ہے مثلاً عورت سے کہا بی تو شاباش اور تم جوان ہو یا جہان جہان خوبصورت ہو یا میں کیا کروں مجھ سے تو اب تک صبر نہیں ہو سکا وغیرہ اور جو عورت طلاق رجعی کی عدت میں ہو اسکو عدت کے اندر بالکل پیام دینا درست نہیں نہ کھلے طور پر نہ اشارے میں (۲) یعنی بدحال میں مرجانے کی خبر سنکر (۳) یعنی حمل کا خیال نہ ہو گا اسمیں آدمی کا اختیار نہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسکو معاف کر دیا (۴) یعنی خاوند کے مرنے کا ذکر کر کے اس قرار داد کے کرانے کی جو پہلے ہو چکی ہے (۵) یعنی جیسے دنیا میں قاعدہ ہے کہ اشارہ میں پیغام ادا کرتے ہیں مثلاً تم ابھی جوان ہو یا خوبصورت ہو یا مجھ کو عورتوں کی ضرورت ہے (۶) یعنی اس کام میں جو عورتیں مستقبل میں تمہاری راہ سے ڈرنا چاہیئے اور خلاف ورزی اس سے بدرجہا بچنا چاہیئے۔ بربنا یہ خلاف ورزی عذاب نہیں کرتا باوجودیکہ وہ جرم ہے کر سکتا ہے کہ کسی بڑے جرم پر عذاب نہیں (۷) یعنی طلاق کی عدت تو عورت پر جب ہی واجب ہوتی ہے جب خاوند نے اس سے صحبت کی ہو کیونکہ حمل کا گمان ہوتا ہے اور صحبت سے پہلے طلاق میں حمل کا گمان نہیں اسلیئے عورت پر عدت نہ ہو گی اور وہ اسی وقت دوسرا نکاح کر سکتی ہے (۸) اگر مہر مقرر نہ ہو تو دینا پڑے گا اور مقرر ہو تو آدھا مہر دینا پڑے گا اگر کچھ مہر نہیں مقرر ہوا تو ایک شاک کا جوڑا دینا پڑے بعضوں نے کہا یہ آیت سورہ بقرہ کی آیت سے نسخ ہے بعضوں نے کہا نسخ نہیں اور بعض نے کہا کہ ہر حال میں دینا ضرور ہے۔ بعضوں نے کہا مستحب ہے یہ طلاق کی صورت میں ہے کہ خاوند نے عورت کو ہاتھ نہیں لگایا اور نہ خلوت کی ہے اگر خاوند نکاح کے بعد صحبت کرنے سے پہلے مرگیا تو عدت کا حکم ہو گا (۹) یہ مذہب ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ کا ہی مذہب ہے کہ صحبت کے بعد طلاق دی ہو یا نہیں طلاق ہی جب باوجود ان حالتوں کے کہ ایک طلاق سے عورت بائن ہو جاتی ہے اور گواہ نہیں کیا انہوں نے کہا نسخ ہے سنت کے خلاف ہے کیونکہ [illegible] (۱۰) یعنی [illegible]

الخُلع ۴۶

باب ۴۶ خلع کا بیان

۲	البقرۃ	۲۹	وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا ۚ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۔
۵	النّسآء	۱۹	وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۚ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ ۚ وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۔

اور جو تم اپنی بی بیوں کو دے چکے ہو اُسکا پھیر لینا درست نہیں مگر جب میاں بی بی دونوں کو ڈر ہو کہ اللہ کے حکموں پر نہیں چل سکیں گے پھر اگر تم کو یہ ڈر ہو کہ میاں بی بی اللہ کے حکموں (اور قاعدوں) پر نہیں چل سکیں گے تو اگر عورت اپنا پیچھا چھڑانے کو کچھ دے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہ ہوگا یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں انسے آگے مت بڑھو (یعنی الگا فائدہ نہ کرو) اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے بڑھ جائے تو ایسے ہی لوگ گنہگار ہیں ۔

اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی شرارت یا بے پرواہی کا ڈر ہو تو (میاں بی بی) دونو پر کچھ گناہ نہیں کہ آپس میں صلاح کر کے صلح کرلیں (کچھ نیچا اونچا ہو کر) اور صلح (ہر حال میں) بہتر ہے اور لالچ تو جان سے لگی ہوئی ہے اور اگر تم بھلائی کرو اور بدسلوکی سے بچتے رہو تو اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ۔

الرّھن والبیع والامانۃ

باب ۴۷ رہن اور بیع اور امانت کا بیان

۳	البقرۃ	۳۹	وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۖ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۔ وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ

اور سودا کرتے وقت گواہ کرلو اور لکھنے والے اور گواہ کو نقصان نہ پہونچے اور اگر ایسا کرو تو تم پر گناہ لازم ہوگا اور اللہ سے ڈرتے رہو (جو حکم اس نے دیا ہے بسر و چشم بجا لاؤ) اور اللہ تمہاری تعلیم کرتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور اگر تم سفر میں ہو اور تمکو کوئی لکھنے والا نہ ملے تو (روپیہ کے بدل جو وصول کرنا ہے یا چیز کے بدل جو وقت پر لینا ہے) ہاتھ گروی رکھ لو اگر ایک کو دوسرے کا اعتبار ہو تو جس کا اعتبار

ف۱ یعنے جو حصہ مہر کا تم عورت کو دے چکے ہو ۱۲ ف۲ شرارت یہ ہے کہ عورت کو حقیر سمجھے اور اس کے پاس سونا بیٹھنا چھوڑ دے اس کا نان و نفقہ دیوے اس کو نا پسند کرتا ہو دوسری خوبصورت عورت پر اسکی آنکھ لگی ہو اور بے پرواہی یہ ہے کہ بیٹھنے اوٹھنے سونے میں کمی کرے یا انس و محبت چھوڑ دے ۱۲ ف۳ مثلاً عورت اپنا حق چھوڑ دے یا مہر کچھ کم کردے یا نان و نفقہ کم لینے پر راضی ہو جاوے ۱۲ ف۴ شرارت اور جھگڑا کرنے سے مثلاً عورت خاوند پر نان و نفقہ کی یا اپنے حقوق کی نالش کرے مرد کا طلاق دینے پر مستعد ہونا یا مار پیٹ کرنے لگنا دن قضیہ فساد حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے بی بی سودہ کو طلاق دینا چاہا انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو اب عورتوں کی خواہش نہیں ہے میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن آپ کی بی بیوں میں میرا حشر ہو اور میں اپنی باری بی بی عائشہ کو دے دیتی ہوں آنحضرت صلعم نے منظور کر لیا اور طلاق نہیں دی باب یہ آیت اور تری ۱۲ ف۵ یعنے بخیلی اور حرص تو آدمی کی فطرت میں ہے ہر ایک آدمی اپنا حق پورے طور سے لینا چاہتا ہے اور دوسرے کے حق کی پروا نہیں کرتا عورت چاہتی ہے کہ میں اپنا پورا نان و نفقہ اپنی باری پر پاؤں مرد چاہتا ہے کہ میں عورت کو جیسا دوں لیکن اپنا کام نکالیں ۱۲ ف۶ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ عورت کو مہر اور نفقہ سے پیش از وقت دینے کی شرط نہ ہو اور نہ ہو تو شرط کے موافق عمل کرنا چاہیے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے ۱۲ ف۷ مثلاً وہ کسی ضروری کام یا حاجت میں مصروف ہوں یا کہیں دور رہتے ہوں اور ان سے کہنے کو کوئی نہ ہو ۱۲ ف۸ یعنے ظلم یا گواہ کو نقصان پہونچانا ۱۲

(باقی در صفحہ ۱۲)

۵	النساء	۵۸	فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا	کیا گیا اسکو چاہیئے کہ دوسرے کی امانت ادا کرے اور اپنے مالک اللہ سے ڈرتا رہے (مسلمانو) اللہ تعالے تم کو حکم کرتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہونچا دو	
			الرِّبٰوا ۴۸	**باب ۴۸ سود کا بیان**	
۲	البقرہ	۳۸	الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا ۗ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۚ فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ ۖ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ۝	جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (اپنی قبروں سے حشر کے دن) اس طرح سے اٹھیں گے جیسے وہ شخص اٹھتا ہے جسکو آسیب نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو یہ (عذاب) ان کو اس وجہ سے (ہوگا) کہ وہ کہتے تھے کسی چیز کا بیچنا بھی سود کی طرح ہے اور اللہ تعالی نے بیچ کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا پھر جس شخص کو اس کے پروردگار کی طرف سے یہ نصیحت پہونچ گئی اور آئندہ وہ (سود کھانے سے) باز آیا جو کھا چکا وہ اسکا ہو گیا اور اسکا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے اور جو کوئی پھر سود کھائے تو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے اللہ سود کو مٹا دیتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالے ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا
۳	"	۲۷۸	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ ۖ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۝	مسلمانو اللہ تعالے سے ڈرو اور جو سود (لوگوں کے ذمہ پر) باقی رہ گیا ہے اسکو چھوڑ دو (اب نہ لو) اگر تم ایمان رکھتے ہو پھر اگر ایسا نہیں کرتے (یعنے سود نہیں چھوڑتے) تو اللہ اور اسکے رسول سے لڑنے کے لیے ہوشیار ہو جاؤ اور جو (سود کھانے سے) توبہ کرتے ہو تو اپنا اصل روپیہ لے لو نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ تم پر کوئی ظلم کرے
۴	آل عمران	۱۳۰	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝	مسلمانو سود مت کھاؤ دونے پر دونا اور اللہ تعالے سے ڈرو تاکہ تم اپنی مراد کو پہونچو

ف یعنے اسکا روپیہ یا چیز جو میعاد پر شہری تھی ۱۲ ف امانت میں خیانت نہ کرے ۱۲ ف یعنے جس کی امانت ہو اوسی کو دو یہ نہیں کہ زید کی امانت عمرو کے حوالے کر دی اس آیت سے فروع کے بہت سے مسئلے نکلتے ہیں اور یہ تمام مسلمانوں کی طرف خطاب ہے یا حاکموں کیطرف اس میں ہر شخص کے حقوق اور لوگوں کے حقوق سب داخل ہیں خواہ امانت رکھنا ہو یا عدل جس کی امانت اوسی کو دیجاوے گی ۱۲ ف اس سے پہلے اسی رکوع نے نیک لوگوں کا بیان کیا جو رات اور دن اپنے مال کو اسی رکوع کی رضامندی کے لیئے خرچ کرتے ہیں انکے مقابل میں وہ لوگ ہیں جو خیرات کو پسند نہیں کرتے رات دن مال کو جوڑنے اور سود پر بڑھانے کی فکر میں رہتے ہیں حالانکہ سود کا لینا اور دینا ہر حالت میں کھانا اور گواہ ہونا بھی حرام ہے مگر لینا سب سے زیادہ برا ہے تو انہی لوگوں کو بیان فرمایا ۱۲ ف مرگی کا عارضہ ہو گیا ہو کیونکہ یہ عارضہ اکثر شیطان کی چھیڑ سے ہوتا ہے اور حدیث میں ہے کہ آن حضرت نے آسیب کی چھیڑ سے پناہ مانگی مطلب یہ ہے کہ سود خوار قیامت کے دن اپنی قبروں سے گرتے پڑتے لڑکھڑاتے دیوانوں اور آسیب زدوں کی طرح اٹھیں گے ۱۲ ف عرب کے کافر اسکے حکم پر اعتراض کرتے تھے کہ سود میں اور بیع میں فرق ہی کیا ہے دونوں نفع کی غرض ہوتی ہے جیسے بیع میں ایک روپیہ کو خریدا اور ڈیڑھ سو کو بیچا ایسے ہی ہے کسی کو سو روپیہ دیئے اور اس سے ڈیڑھ سو لیئے ۱۲ ف اس میں اسکی بڑی بڑی حکمتیں ہیں ادنے حکمت یہ ہے کہ لوگوں سے سلوک کریں وقت پر انکی مدد کریں مسلمانی کا شیوہ یہی ہے قرض حسنہ دیویں پھر اپنا اصل مال لے لیویں اگر نفع کمانا منظور ہے تو تجارت اور سوداگری کے لیئے دیں جسکو مضاربت کہتے ہیں ۱۲ ف جاہلیت کے زمانہ میں یا سود حرام ہونے سے پہلے ۱۲ ف کہ اسکو ربا یا حلال کہے ۱۲ ف اور بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ سود کا معاملہ اسکیطرف ہے یعنے اللہ کا اختیار ہے جب چاہے اسکو حرام کر دے ۱۲ (باقی در حاشیہ)

۳۰	الروم	۶	وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ	اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کا مال بڑھ جاوے تو وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک نہیں بڑھتا ف
			اَلدَّيْنُ (۴۹)	**باب (۴۹) قرض کا بیان**
۳	البقرہ	۳۸	وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	اور اگر جس پر قرض ہے اسکا ہاتھ تنگ ہو تو اسکو مہلت دو جبتک اسکا ہاتھ کشادہ ہو ف اور اگر اصل روپیہ ہی چھوڑ دو (یعنی کل معاف کر دو یا اسمیں سے کوئی حصہ) تو اور اچھا ہے تمہارے لیے اگر سمجھو ف
۴	۔	۳۹	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـــًٔا ۭ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۭ	مسلمانو جب تم ایک مقررہ میعاد پر ادھار کا معاملہ کرو تو اسکو لکھ لیا کرو ف اور جو تم میں لکھنے والا ہو اسکو چاہیئے کہ انصاف سے لکھے ف اور لکھنے والے کو چاہیئے (جب اسکو لکھنے کو لیے کہیں) جیسا اللہ تعالےٰ نے اسکو سکھلایا ہے وہ بھی لکھنے سے انکار نہ کرے اور لکھ دے ف اور لکھواوے وہ جسپر دینا ہو ف اور اللہ سے ڈرتا رہے جو اسکا مالک ہے اور جو دینا ہے (وہ پورا پورا لکھواوے) اسمیں کمی نہ کرے اگر جس پر دینا ہو وہ کم عقل ہو یا معذور (مثلاً دیوانہ ہو یا نابالغ یا بوڑھا (جو سٹھیا گیا ہو) یا لکھوا نہ سکتا ہو (مثلاً گونگا ہو یا زبان سے ناواقف) تو اسکا ولی (وارث یا وکیل یا مترجم یا حاکم یا قاضی) انصاف سے لکھواوے.
۴	۔	۴۰	وَلَا تَسْـَٔـمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ۭ	اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا میعاد سمیت اسکے لکھنے سے جی مت چراؤ یہ (لکھاوٹ) اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہت انصاف کی بات ہے اور اس سے گواہی کی مضبوطی ہوتی ہے اور (آئندہ کوئی شبہ نہ کرو اسکی زیادہ امید بندہ. جانتا ہے مگر جب نقد سودا ہو اس ہاتھ دو اس ہاتھ لو تو نہ لکھنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں

ف اگو دنیا میں سود سے مال بڑھ جاتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے ہاں اسمیں ترقی نہیں ہوتی. بعضوں نے کہا اس آیت میں سود سے یہ مراد ہے کہ کوئی کسی کو تحفہ بھیجے اس نیت سے کہ اسکا بدل زیادہ ملیگا تو یہ حلال ہے گو اسمیں ثواب نہیں ۱۲ ف یعنے مالدار ہو جاہلیت کے زمانہ کیطرح یہ نہ کرو کہ میعاد گذرتے ہی اسپر سود لگا دو ۱۲ ف کہ مفلس قرضدار کو قرضہ معاف کر دینے میں کتنا بڑا ثواب ہے ۱۲ ف خواہ قرض کا معاملہ ہو یعنے کسی کو وعدے پر قرض دو یا لو یا سلم کا معاملہ ہو سلم اسے کہتے ہیں کہ روپیہ پیشگی دیدیا مال کا دینا ایک وعدے پر ٹھیرا ۱۲ ف یعنے ٹھیک ٹھیک جیسا معاملہ ٹھیرا ہو ویسا ہی لکھے یہ نہیں کہ ایک فریق کی رعایت سے ایسے لفظ لکھدے جس میں دوسرے کا نقصان ہو. آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اس قسم کے معاملوں کا لکھنا واجب ہے تاکہ آئندہ جھگڑا نہ ہو لیکن یہ وجوب بعد کی اس آیت سے منسوخ ہو گیا. فان امن بعضکم بعضا. اکثر علماء نے کہا ہے کہ لکھنا واجب نہیں اور یہ حکم استحبابی ہے ۱۲ ف اور اپنے فضل و کرم سے اسکو لائق بنایا ۱۲ ف تو لکھنے والے پر لکھنا واجب ہے جب اسکے سوا اور کوئی لکھنا نہ جانتا ہو اور اکثر علماء کے نزدیک مستحب ہے ۱۲ ف یعنے جسپر روپیہ مال ہو یعنے مدیون وہ بولتا جاوے ۱۲ ف یعنے اگر معاملہ نہ لکھا جاوے تو یہ اندیشہ رہتا ہے کہ شاید گواہ کچھ بھول جاویں یا اختلاف کرنے لگیں یا آئندہ خود صاحب معاملہ کو کسی بات میں شک پیدا ہو جب سند و یزہ لکھدی گئی اور گواہوں نے اسپر گواہی کر دی تو ادھر گواہ خوب مضبوط ہو گئے ادھر یہ امید قوی ہو گئی کہ اب کوئی شبہ پیدا نہ ہو گا ۱۲

			اَلْیَمِیْنُ (۵۰)	باب ۵۰ قسم کا بیان
۱	البقرۃ	۳۰	وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَیْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝	(مسلمانو) قسمیں کھاکر اللہ تعالےٰ کو نیکی اور پرہیزگاری اور لوگوں میں ملاپ کرنے کی روک نہ بناؤ اور اللہ تعالیٰ (تمہاری قسموں کو) سنتا ہے (تمہاری نیت) جانتا ہے لغو قسموں پر اللہ تمکو نہیں پکڑیگا لیکن اس قسم پر جو جان بوجھکر دل سے کہا ہو سو اخذہ کرے گا اور اللہ تعالےٰ بخشنے والا ہے تحمل کرنے والا ہے
۷	المائدۃ	۱۲	لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝	اللہ تمکو لغو قسموں پر نہیں پکڑے گا لیکن جو قصداً تمنے کھائی ہوں تو اسکا کفارہ (اتار) یہ ہے کہ دس مسکینوں کو بیچ کا (معمولی) کھانا کھلاؤ جو اپنے بال بچوں کو کھلاتے ہو یا دس مسکینوں کو کپڑا پہناؤ یا ایک بردہ آزاد کرو پھر جسکو مقدور نہ ہو تو وہ تین روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم (قصداً) قسم کھاؤ (پھر اسکو توڑ دو) اور اپنی قسموں کو تھامے رہو اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے حکم تم سے بیان کرتا ہے اسلیے کہ تم شکر کرو۔
۱۴	النحل	۱۳	وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَیْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَیْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِیَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا یَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَیُبَیِّنَنَّ لَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝	اور قسموں کو پکا کرنیکے بعد انکو نہ توڑو جس حال میں تم اللہ کو اپنا ضامن کر چکے ہو بے شک اللہ تمہارے جو تم کرتے ہو وہ جانتا ہے اور (قسم توڑنے میں) اس عورت کی طرح نہ بنو جس نے اپنا کاتا ہوا سوت مضبوط کرنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کرکے توڑ ڈالا تم اپنی قسموں کو آپس میں مکر کا ذریعہ کرتے ہو اس لیے کہ ایک گروہ کو دوسرے گروہ سے زور آور پاتے ہو اللہ تمہاری اس سے آزمایش کرتا ہے اور وہ بیشک جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کے دن انکو کھولکر تم سے بیان کردیگا

ف بعض لوگ غصہ میں آکر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا لیتے کہ فلانے سے نیک سلوک نہ کرونگا یا اور کسی ایسی بات کے نہ کرنے کیلیے پھر یہ کہتے کہ اب ہم کیونکر یہ کام کرسکتے ہیں کہ وہ اچھا کام ہے کیونکہ وہ اللہ کی قسم کھا چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسی قسم کو توڑ ڈالو اور نیک کام بجالاؤ ۱۲ ف لغو قسم یہ ہے جیسے بعض لوگوں کا تکیہ کلام ہوتا ہے واللہ باللہ بلی واللہ کہا کرتے ہیں لیکن قسم کھانے کی نیت دل میں نہیں ہوتی ابن عباس رض اور عائشہ رض اور اکثر علما سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف لغو قسم کی تفسیر سورہ بقرہ کے رکوع میں گذر چکی ہے یعنے جو بے قصد اور بے ارادے کے بےساختہ کلام کے طور پر زبان سے نکلے اور قسم کھانے کی نیت نہ ہو ۱۲ ف قسم کی نیت سے پھر اسکے خلاف کرنے میں کفارہ ہے ف یعنے صبح اور شام دو وقت کا کھانا ہر مسکین کو دو معمولی کھانے سے اور ویسے کھانے سے مراد یہ ہے کہ جو قسم کھانیوالا اور اسکے بال بچے روزمرہ کھایا کرتے ہیں نہ اعلیٰ قسم کا نہ ادنےٰ قسم کا ۱۲ ف کسی قسم کا کپڑا ہو اگرچہ ہر مسکین کو ایک ایک ہی کپڑا دیوے ۱۲ ف جو مسلمان ہو امام شافعی رح اسی کے قائل ہیں ۱۲ ف حنفیہ کا یہی قول ہے ۱۲ ف شریعت کے احکام بتلانے پر اسکا الخ ۱۲ ف اگر تم قسم یا عہد کو توڑو گے تو وہ تم کو مزا دے گا ۱۲ ف پختہ اور درست کرنے کے بعد الخ ۱۲ ف عرب کے کافروں کا یہ حال تھا کہ ایک قبیلے سے دوستی کا عہد کرتے قسمیں کھاتے پھر دوسرے قبیلے کو اس سے زبردست پاکر عہد توڑ ڈالتے اور زبردست سے عہد کرتے تھے اللہ نے ایسا کیا کہ مسلمانوں سے پہلے دوستی کا عہد باندھا پھر دیکھا کہ قبیلے کے کافر تعداد میں اور سامان میں زیادہ ہیں تو مسلمانوں سے عہد شکنی کرکے ان سے مل گئے ۱۲ ف جو ایک گروہ کو زبردست کیا ہے اور دوسرے کو کمزور ۱۲ ف کہ تم اپنے عہد پر قائم رہتے ہو اور دوسرے گروہ کو زبردست دیکھکر عہد کا خیال نہیں ۱۲ ف کل اور ہر ایک کو اس کام کی جزا اور سزا دے گا ۱۲

۱۴	الانفال	۱۳	وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝	اور اپنی قسموں کو آپس میں مکر کا ذریعہ مت کرو ایسا نہ ہو (اسلام پر) تمہارا قدم جم جانے کے بعد پھر اکھڑ جائے اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے کی سزا میں تم کو تکلیف پہونچے اور سخت عذاب ہو۔
۲۸	التحریم	۱	قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝	اللہ نے تمہارے لیے (اے مسلمانو) قسم کا اتار ڈالنا ٹھیرا دیا ہے اور اللہ تمہارا کام بنانیوالا (سرپرست) ہے اور وہ خوب جانتا ہے حکمتوں والا ہے

اَلْحَظْرُ وَالْاِبَاحَةُ (راہ)

باب ۵۱ حلال حرام مکروہ کا بیان

۲	البقرة	۱۷۱	اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اس نے تو صرف تمہیر مردار اور خون (جو بہتا ہو) اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جس پر (کاٹتے وقت) اللہ کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے حرام کیا ہے پھر جو کوئی بیقرار ہو جائے لیکن نافرمانی اور سرکشی نہ کرتا ہو اور حد سے زیادہ نہ بڑھے تو اس پر (ان چیزوں کو بھی کھا لینے کا) گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف
〃	〃	۲۱۹	يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ	(اے پیغمبر) مسلمان تجھ سے پوچھتے ہیں شراب پینا اور جوا کھیلنا کیسا ہے تو کہہ ان دونوں چیزوں میں بڑا نقصان ہے اور لوگوں کو کچھ فائدے بھی ہیں مگر انکا نقصان فائدے سے بڑھ کر ہے ف
〃	〃	۲۲۳	نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	عورتیں تمہاری کھیتی ہیں اپنی کھیتی میں جس طرح سے (یا جہاں سے) چاہو آؤ اور اپنے لیے کچھ آگے بھیجو (یعنے نیک عمل) اور اللہ سے ڈرتے رہو اور سمجھ رکھو کہ (ایک دن) تم کو اس سے ملنا ہے (اے پیغمبر) ایمان والوں کو خوشخبری سنا ف
۴	ال عمران	۹۳	كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَاۗءِيْلُ عَلٰي نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا	کھانے کی سب چیزیں بنی اسرائیل پر حلال تھیں مگر جس کو اسرائیل (یعقوب) نے خود اپنے اوپر تورات اترنے سے پہلے حرام کر لیا تھا (اے پیغمبر) کہہ دے اگر تم سچے ہو تو توریت لیکر آؤ

ف کہ دل میں بےایمانی اور قسم توڑنے کی نیت ہو اور ظاہر میں دوسرے کے پھسلانے کے لیے قسم کھاؤ اس رکوع کی چوتھی آیت ولا تکونوا الآیۃ میں یہ مضمون بطریق حکایت بیان کیا تھا اب صاف اس کی ممانعت بیان کر دی تو یہ مضمون مکرر نہیں ہے ۱۲ ف قسم کو توڑ کر تم پھر کافروں میں شریک ہو جاؤ ۱۲ ف یعنے دنیا میں ذلت اور خواری اور آخرت میں عذاب مطلب یہ ہے کہ جب تم قسم توڑ دوگے اور دغا کروگے تو دوسرے کافروں کی نظر میں اسلام کی ذلت ہوگی اور وہ مسلمان بننا پسند نہ کرینگے تو گویا ان کو اسلام سے روکا اسکا عذاب تم پر پڑے گا ۱۲ ف یعنے اگر بری بات پر کوئی قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالے نے اسکا کفارہ مقرر کر دیا ہے جو سورہ مائدہ میں بیان ہو چکا ہے قسم توڑ ڈالے اور کفارہ دے پیغمبر کو بھی چاہیئے کہ اپنی قسم توڑ ڈالیں اور حلال چیز کو حلال رکھیں بعضوں نے اس آیت سے یہ نکالا ہے کہ حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینا بھی قسم کی طرح ہے جس میں کفارہ واجب ہوتا ہے بعضوں نے کہا آں حضرت صلعم نے کفارہ نہیں دیا کیونکہ آپ کے سب قصور اللہ تعالے نے معاف کر دیے ہیں ۱۲ ف مردار میں سے دو جانور حدیث شریف کے رو سے نکالے گئے ہیں مچھلی اور ٹڈی وہ حلال ہیں اسطرح خون میں سے جگر اور کلیجی اور مردار سے دودھ اس آیت میں ظاہر کے مردار جانور ہیں دوسرے کے مردار سب حلال ہیں بعض علما کے نزدیک جس جانور پر سوا خدا کے دوسرے کا نام لیا جاوے یعنے ما اہل بہ لغیر اللہ جب کسی جانور کا نام پکارا جاوے تو وہ حرام ہو جاوے کی تفسیر عزیزی پارہ دوم میں لکھا ہے کہ اجماع کیا ہے علما نے اس بات پر کہ اگر کسی مسلمان نے کوئی جانور ذبح کیا اور اس [illegible]

			بالتورٰىة فاتلوها ان كنتم صٰدقين فمن افترٰى على الله الكذب من بعد ذٰلك فاولٰئك هم الظٰلمون ۝	(مجھ کو) پڑھ کر سناؤ پھر جو کوئی بعد اس کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر جھوٹ باندھے تو ایسے ہی لوگ بے انصاف ہیں ف
۶	المائدة	۱	احلت لكم بهيمة الانعام الا ما يتلى عليكم غير محلي الصيد وانتم حرم ط ان الله يحكم ما يريد ۝	چارپائے چرنیوالے جانور تمہارے لیے حلال ہیں مگر جو (آگے) تمکو پڑھکر سنائے جائینگے مگر جب احرام باندھو (حج یا عمرے کا) تو شکار کو حلال نہ سمجھنا (جیسے ہرن یا نیل گائے) بیشک اللہ جو چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے ف
″	″	″	حرمت عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما اهل لغير الله به والمنخنقة والموقوذة والمتردية والنطيحة وما اكل السبع الا ما ذكيتم ق وما ذبح على النصب وان تستقسموا بالازلام ط ذلكم فسق ط	تم پر مردار حرام ہے ف اور (بہتا ہوا) خون (جیسے دوسری آیت میں ہے) اور سور کا گوشت ف اور جس جانور پر سوا اللہ کے اور کسی کا نام پکارا جائے ف اور گلا گھٹ کر جو مرے اور جو چوٹ لگ کر مرے اور جو گر کر مرے اور جو سینگ لگ کر مرے اور جسکو کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو مگر جب تم اسکو (مرنے سے پہلے) حلال کر لو اور جو تھان پر ذبح کیا جائے اور پانسے ڈالکر بانٹنا یہ (سب باتیں) یا پانسے ڈالنا گناہ ہے۔
″	″	″	فمن اضطر في مخمصة غير متجانف لاثم ل فان الله غفور رحيم ۝	پھر جو بھوک سے بیقرار ہو جائے اور گناہ کرنا نہ چاہے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ف (اے پیغمبر) لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں (پھر) حلال کون کون سی چیزیں ہیں کہدے ستھری (پاکیزہ کھانے کی) چیزیں ف اور شکاری جانور جو تم نے سدھا رکھے ہوں جن کو تم ان باتوں میں سے کچھ سکھلاتے ہو جو اللہ نے تم کو سکھلائیں ف وہ اگر تمہارے لیے جانور کو دبوچ رکھیں (اور اسمیں سے کھا دیں نہیں) تو اسکو کھاؤ اگرچہ وہ ذبح کرنے سے پہلے مر گیا ہو) اور اللہ تعالیٰ کا نام اس پر ف لے لیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے ف آج تمکو سب ستھری چیزیں حلال ہو گئیں ف اور کتاب والوں کا کھانا بھی تمکو حلال ہے اور تمہارا کھانا انکو حلال ہے ف۔
″	″	″	يسالونك ماذا احل لهم ط قل احل لكم الطيبٰت ل وما علمتم من الجوارح مكلبين تعلمونهن مما علمكم الله ز فكلوا مما امسكن عليكم واذكروا اسم الله عليه ص واتقوا الله ط ان الله سريع الحساب اليوم احل لكم الطيبٰت ط وطعام الذين اوتوا الكتٰب حل لكم ص وطعامكم حل لهم ز	

ف یہود نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعنہ دیا کہ تم اپنے تئیں ابراہیم کے طریق پر کہتے ہو اور پھر اونٹ کا گوشت کھاتے ہو اور اسکا دودھ پیتے ہو اور بکری کی رگیں کھاتے ہو حالانکہ یہ سب چیزیں ابراہیم ؑ پر حرام تھیں اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف یعنے جب یہ بات معلوم ہو چکی کہ حضرت یعقوب ؑ کے وقت تک ان چیزوں میں سے کوئی چیز حرام نہ تھی پھر یہ کہنا کہ اسرائیل نے حضرت ابراہیم ؑ پر انکو حرام کیا تھا اللہ پر بہتان کرنا ہے ۱۲ ف جیسے اونٹ گائے بکری ہرن نیل گائے بھینس ۱۲ ف یعنے جو تھی آیت میں اسی سورت کے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ چارپائے سب جانور حلال ہیں جو کھانس بات کھاتے ہیں مگر جو تھی آیت میں جو جانور حرام کر دیئے گئے ہیں وہ مستثنے ہیں پھر جو چارپائے جانور حلال ہیں ان میں سے بھی شکاری جنگلی جانور احرام کی حالت میں مستثنے ہیں احرام میں انکا شکار کرنا درست نہیں اسلئے کہ جانور چارپائے ہیں مگر درندے ہیں یعنے گوشت کھاتے ہیں جیسے شیر بھیڑیا لومڑی بلی چیتا کتا وغیرہ اسی طرح وہ پرند جانور جو پنجے سے شکار کرتے ہیں حدیث کے رو سے حرام ہیں اور چارپایوں میں سے گھوڑی اور بندر بھی حرام ہے ۱۲ ف جو اپنی موت سے مر جائے ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ دو مردار اور دو خون ہم کو حلال ہیں مردار تو ٹڈی اور مچھلی اور خون کلیجی اور تلی ۱۲ ف اسی طرح اس کی ہڈی کھال پٹھے سب نجس ہیں ۱۲ ف یعنے ذبح کے وقت دوسرے کے نام پر نہ کرے اور نہ پہلے اس جانور پر دوسرے کا نام لیا جاوے اور اسی کی تعظیم کے لیئے کہا جاوے ۱۲ ف یعنے ایسا بیقرار اور لاچار شخص اگر حلال کھانا نہ پاوے اور بھوک کی مجبوری سے رمق کے موافق ان حرام جانوروں میں سے جنکا بیان اوپر ہوا کچھ کھا لیوے تو اوپر حرج نہ ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی خطا بخشدیگا ۱۲ ف جو قرآن یا حدیث یا اجماع سے حرام نہیں ہیں ۱۲ ف یعنے شکار کا طریقہ اور ذبح اور تیز ۱۲ ف یعنے شکاری جانور کو چھوڑتے وقت ۱۲

(باقی دوسرے صفحہ پر ۱۲)

٦	المائدة	١٢	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝	شراب اور جوا اور بتوں کے تھان اور پانسے یہ سب ناپاک باتیں ہیں شیطان کے کام اس سے بچتے رہو تاکہ تم مراد کو پہونچو شیطان یہی چاہتا ہے۔ اور کچھ نہیں کہ شراب اور جوئے سے تم میں آپس میں دشمنی اور کینہ کراوے اور تم کو خدا سبحانہ وتعالے کی یاد اور نماز سے باز رکھے تو اب بھی تم باز آتے ہو یا نہیں ف۔
"	"	"	لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انپر پہلے جو کچھ کھا پی چکے اسکا کچھ گناہ نہیں جب وہ (شرک سے) بچیں اور ایمان پر قائم رہیں اور نیک کام کرتے رہیں پھر (حرام چیزوں سے) بچیں اور یقین کریں پھر بچیں اور اچھے کام کریں اور اللہ تعالے نیکوں سے محبت رکھتا ہے ف
"	"	١٣	اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ	دریا کا شکار اور اسکا کھانا تم کو حلال ہے۔
"	"	١٤	مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝	اللہ تعالے نے کوئی حکم نہیں دیا بحیرہ کا اور نہ سائبہ کا اور نہ وصیلہ کا اور نہ حام کا لیکن کافر اللہ سبحانہ وتعالے پر جھوٹ باندھتے ہیں اور بہتیرے ان میں عقل نہیں رکھتے ف
٠	الأنعام	١٤	فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ۝ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ	اگر تمکو اللہ تعالے کے حکموں کا یقین ہو تو اس جانور کو کھاؤ جسپر اللہ تعالے کا نام لیا جاوے اور جس جانور پر (کاٹتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا ہو اسمیں کیوں نہ کھاؤ اور اللہ نے تو جو چیزیں تم پر حرام کی ہیں وہ کھولکر تم سے بیان کر دیں انمیں بھی جسکے کھانے پر مجبور ہو جاؤ وہ درست ہے اور بہت لوگ (عرب کے مشرک) اپنی خواہش پر لوگوں کو بہکاتے ہیں انکو علم (ولم) کچھ نہیں بیشک تیرا مالک حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے اور جس جانور پر (کاٹتے وقت) اللہ کا نام نہ لیا جاوے بیشک

ف پہلے ان سب پلیدیوں سے ۱۲ ف سورۂ بقرہ کے ساتویں رکوع میں شراب اور جوئے کی اور اسی سورت کے پہلے رکوع میں تھان اور پانسوں کی تفسیر مذکور ہو چکی ہے یہ اخیر آیت ہے شراب کے باب میں اوپری احکام کے اترنے سے شراب بالکل حرام ہو گئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا جو سزا اور شطرنج کی بھی ہوا ہے انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا شطرنج جوئے سے بدتر ہے ۱۲ ف شراب پیکر اور متوالی ہو کر لڑائی اور فتنہ جدل کرتے ہیں جواری باقی جو رہتے تھے جوئے میں مارے گئے پھر جس سے مارتے ہیں اسکے دشمن بن جاتے ہیں یہ سب شیطان کی چال ہے ۱۲ ف تک پہلے شراب اور جوئے کو اب ہی چھوڑتے ہو یا نہیں جب یہ آیت اوپری اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مالک ہمارے ہم باز آئے ۱۲ ف تک یعنی شراب اور جوئے کے حرام ہونے سے پہلے جو لوگ شراب پیتے تھے یا جوا کھیلتے تھے تو اس کام کا سوا خمیازہ اب تک بھگتا ہوگا۔ یہ آیت اس وقت اتری جب بہتیرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو شراب پیا کرتے تھے اور جہاد میں شہید ہو گئے اور انکے پیٹ میں شراب تھی ۱۲ ف اور ان کے مرنے کا اور سب بری باتوں سے توبہ کرنے کا اور ثابت قدمی پر قائم رہنے کا ۱۲ ف اس آیت میں اتقوا تین بار ہے اور آمنوا کا دو بار بعضوں نے کہا یہ صرف تاکید ہے بعضوں نے وہ معنے کہے جو اوپر بیان ہوئے ۱۲ ف طعموا کے معنے کسی چیز کی خواہش پانچ ماننے والے ہیں جن کی تو اس کا بیان اوپر گزر چکا دوسرے معنے کھانا پینا ہے ۱۲ ف بحیرہ کہتے ہیں جس اونٹنی کے پانچ بچے ہو چکے ہوں اور پانچویں بچہ نر ہو اسکے کان پھاڑ دیتے تھے اور اس پر سواری نہ کرتے تھے اور اسکو بحیرہ کہتے تھے سائبہ سے وہ جانور مراد ہے جو نذر یا منت کے واسطے چھوڑ دیا جاوے وصیلہ وہ جانور ہے جو پہلوٹھا مادہ بچہ جنے پھر اسکے بعد بھی مادہ بچے برابر جنے۔ حام اس نر جانور کو کہتے ہیں جسکا لگاتار سواری کے لائق ہو جانا ہو جاوے اور اس سے کوئی سواری یا محنت نہ لی جاتی ہو عرب کے لوگ ان چیزوں کو اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور ان پر سواری نہ کرتے تھے اور اس کو بحیرہ کہتے تھے سائبہ سے وہ جانور مراد ہے جو نذر یا منت کے واسطے چھوڑ

وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ
وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝
قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ

۸ الانعام ۶ ۱۶
" " ۱۸
۹ الاعراف ۱۳

کہاؤ اور اس میں سے کھانا گناہ ہے
اور (مشرک) کہتے ہیں یہ جانور اور کھیت اچھوتے ہیں (یعنی) انکو کوئی نہیں کھا سکتا مگر جسکو ہم چاہیں اپنے خیال کے موافق وہ کھا سکتا ہے اور کچھ جانور ایسے ہیں جنکی پیٹھ پر سوار ہونا منع ہے اور کچھ جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے بلکہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کو وہ انکے جھوٹ باندھنے کی سزا انکو جلد دیگا اور کہتے ہیں کہ ان جانوروں کے پیٹ میں جو (بچہ) ہے وہ خاص ہمارے مردوں کے لیے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے (اگر زندہ پیدا ہو) اور اگر مرا ہوا ہو تو سب (مرد اور عورت) اسمیں شریک ہیں اللہ تعالیٰ انکو اس کہنے کا جلد بدلہ دیگا وہ حکمت والا ہے جاننے والا
(اے پیغمبر ان مشرکوں سے) کہدے مجھ پر جو اترا ہے (یعنی قرآن) اس میں سے کوئی چیز کسی کھانیوالے پر جو اسکو کھائے حرام نہیں پاتا (ہاں) مگر یہ کہ مردار ہو یا بہتا خون یا سور کا گوشت وہ نجس ہے یا گناہ یعنے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی جانور پر دوسرے کا نام پکارا جائے پھر جو کوئی (بھوک سے) بیقرار ہو جائے کسیپر زیادتی نہ کرتا ہو (حد سے بڑھے) تو تیرا مالک بخشنے والا مہربان ہے ؏
(اے پیغمبر) ان سے پوچھ اللہ تعالیٰ نے جو بناؤ اپنے بندوں کے لیے نکالا ہے اور کھانے پینے کی ستھری چیزیں انکو کس نے حرام کیا (اے پیغمبر) کہہ دے یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں تو مومنوں کے لیے ہیں اور قیامت کے دن تو خاص مومنوں ہی کے لیے ہیں ہم اسیطرح جاننے والوں کے لیے کھولکر آیتوں کو بیان کرتے ہیں (اے پیغمبر) کہدے میرے مالک نے تو صرف بڑے (بے شرمی کے) کاموں کو حرام کیا ہے کھلم کھلا ہو یا چھپا کر اور گناہ کو اور ناحق ستانے (یعنے ظلم) کو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنیکو جس

ف خواہ ہوئے سے اسکا نام نہ لیا جاوے خواہ عمداً بسم اللہ نہ کہے ہر حال میں وہ جانور حرام ہے بعضوں کا یہی قول ہے بعضوں نے کہا اگر بھولے سے نہ کہے تو حلال ہے جو عمداً بسم اللہ ترک کرے وہ حرام ہے حنفیہ کا یہی مذہب ہے بعضوں نے کہا ہر حال میں حلال ہے اسلیئے کہ حدیث میں ہے مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے اسکا نام لیوے یا نہ لیوے شافعیہ کا یہی مذہب ہے وہ کہتے ہیں اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی کا نام جس جانور پر لیا جاوے وہ حرام ہے ۱۲ ف بعضے نام کی مسلمان ہندی عورتیں بھی اپنی مشرکوں کے قدم بقدم بعضی کھانوں کو اچھوتا جانتی ہیں مثلاً حضرت بی بی صاحبہ کی خدمت سے کھانوں کو کھانے نہیں دیتیں مرد نکوا دیتے ہیں اور بیوہ عورتوں کو اس میں سے کھانے نہیں دیتیں یہ سب شرک اور کفر کی رسمیں ہیں مسلمانوں کو لازم ہے اپنی عورتوں کو توبہ کرائیں اور ان واہی رسموں کو ان سے چھوڑائیں ۱۲ ف جیسے کچوہ سائبہ حام وغیرہ جنکا ذکر سورۂ مائدہ کے چودھویں رکوع میں ہو چکا ۱۲ ف ذبح کے وقت ۱۲ ف بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں ۱۲ ف جنکو ہم نے بتوں کے نام پر چھوڑ رکھا ہے ۱۲ ف بلکہ سب کھا سکتے ہیں ۱۲ ف اسکو یہ چیزیں بھی بقدر ضرورت درست ہیں ۱۲ ف اس آیت کی تفسیر تو سورۂ مائدہ کے پہلے رکوع میں اور کچھ سورہ بقرہ کے اکیسویں رکوع میں گذر چکی ہے پہلے بھی چیزیں حرام ہوئیں تھیں پھر سورۂ مائدہ میں چند چیزیں حرام ہو گئیں یعنے خفقہ موقوذہ وغیرہ اور مدینے سے ہر درندہ اور پنجہ دار شکاری پرندہ اور گدھا حرام ہوا ۱۲ ف زمین سے یا جانور سے یا درخت سے ۱۲ ف اور کافروں کے لیے بھی ۱۲ ف جیسے یہاں کیا مرتہ کو ایک الخ ۱۲ ف جیسے زنا لواطت وغیرہ کو ۱۲ ف ۱۰ سونا کپڑا ریشم اون ہر اسباب وغیرہ ۱۲ ف ۱۱ یعنے یہ سب چیزیں امت محمدیہ کی لعنتیں ہیں ہندوستان سے زیب زینت اور مزہ لینا اور پھر اسکا شکر بجا لانا سید علامہ نے کہا حلال لباس اگر چہ وہ کیسا ہی بیش قیمت ہو پہننے میں کوئی قباحت نہیں اسیطرح زیب و زینت کرنے میں اور جس نے اسکو حرام کہا اس نے غلطی کی ابن جریر طبری رح نے کہا جس نے ریوی اور ریشم پر کھل کو اختیار کیا یا گوشت ہوتے ہوئے دال کو اس نے غلطی کی ابن عباس رض نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں مشرک لوگ حج کے دن آتے تو حج کی راہ گوشت اور گھی اپنے اوپر حرام کر لیتے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ۱۲ ۱۳ یعنے تو ہی جواب دے وہ کیا جواب دے سکتے ہیں ۱۲

			سُبْحٰنَهٗ ؕ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری اور اللہ تم پر وہ بات لگانے کو جو تم کو معلوم نہیں ۸
۱۱	یونس	۶	قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝	(اے پیغمبر لوگوں سے) پوچھ بھلا بتلاؤ تو سہی اللہ نے تمہارے لیے اتاری پھر تم نے اس میں سے کچھ حلال ٹھیرائی کچھ حرام (اے پیغمبر) کہدے کیا اللہ تعالے نے تم کو (یہ حکم دیا یا تم اپنی طرف سے) اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو اور جو لوگ اللہ تعالی پر جھوٹ باندھتے ہیں انہوں نے قیامت کے دن کو کیا سمجھ رکھا ہے بیشک اللہ تعالے تو لوگوں پر فضل کرتا ہے لیکن بہت لوگ شکر نہیں کرتے ۵
۱۴	النحل	۱۵	فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝	تو اللہ تعالے نے جو تم کو پاکیزہ حلال روزی دی ہے اسکو کھاؤ اور اگر تم خاص خدا کو پوجتے ہو تو اس کی نعمت کا شکر (بھی) کرو اس نے تو تم پر (کچھ) حرام نہیں کیا مگر مُردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس جانور پر اللہ تعالے کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے پھر جو شخص (مارے بھوک کے) بیقرار ہو (اور دوسرے بھوکے پر) ظلم نہ کرے نہ ضرورت سے زیادہ کھائے تو اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے اور تمہاری زبانوں سے جو جھوٹ نکلتا ہے اسکے (بنا پر) کے لیے یوں مت کہو یہ حلال ہے یہ حرام ہے تاکہ خدا تعالے پر جھوٹ باندھنے لگو بیشک جو لوگ خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کبھی بامراد نہ ہونگے یہ تھوڑا سا (چند روزہ دنیا کا) فائدہ ہے اور انکو (آخرت میں) تکلیف کا عذاب ہونے والا ہے
۱۷	الحج	۴	وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ	اور (مسلمانو) تمہارے لیے چوپائے جانور حلال ہیں مگر جو تم کو پڑھ کر (قرآن میں) سنائے جاتے ہیں ۱۲
۱۸	النور	۴	وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى	اور اپنا سنگار نہ دکھائیں مگر جو سنگار کھلا رہتا ہے اور اپنے (کرتے کے) گریبانوں پر اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنا سنگار (پوشیدہ)

ف جیسے سائبہ اور وصیلہ اور حام کو حرام ٹھیرایا تھا اور مردار کو حلال جس کا بیان سورہ مائدہ اور سورۂ انعام میں گذرا ۱۲ ف سید علامہ رح نے کہا ہمارے زمانے میں بھی بہت سے نام کلمہ ان مشرکوں کی پیروی کرتے ہیں اور بزرگوں کے نام کی منتیں مانتے ہیں اور نذریں چڑھاتے ہیں اور وہاں کے کھانوں کو کسی کے لیے حلال جانتے ہیں کسی کے لیے حرام یہ سب شیطان کا اغوا ہے شریعت میں ایسی باتوں کی کوئی اصل نہیں ہے ۱۲ ف کیونکہ ایسا آسان ہے کہ بغیر مؤاخذہ کے گذر جاویگا ۱۲ ف کہ ان کو جلدی عذاب نہیں کرتا ۱۲ ف اور گناہ سے باز نہیں آتے اپنی طرف سے اللہ تعالے کے دیے ہوئے رزق کو حلال اور حرام ٹھیراتے ہیں ۱۲ ف یہ حکم مسلمانوں کو ہے اور بعضوں نے کہا کہ کے مشرکوں کو ۱۲ ف ت ہو بایتان (جھنڈہ یا شدہ یا قبر یا جن یا بتی یا وثنی ہر حال میں وہ جانور حرام ہے۔ سید علامہ رح نے کہا جب کسی جانور پر اللہ تعالے کے سوا اور کسی کا نام پکارا گیا (مثلاً شیخ سدو کا بکرا یا سید احمد کبیر کی گائی یا داتا صاحب شاہ کا مرغا) پس وہ حرام ہو گیا مرنے کے وقت اللہ تعالے کا نام لیا جائے اور شاہ عبد العزیز صاحب بڑی نے اس آیت کی یہی تفسیر کی ہے اور وہی حق ہے ۱۲ فتح ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مت کہو اپنی زبانوں کے جھوٹ بنانے سے کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے مطلب یہ ہے کہ صرف اپنی باتوں سے کسی چیز کو حلال اور حرام نہ ٹھیراؤ جب تک اللہ تعالے اور اسکے رسول کی کلام میں اس کی دلیل نہ ملے ابو نضرہ نے کہا جب سے میں نے یہ آیت پڑھی تو آج تک میں فتوی دینے سے ڈرتا ہوں ۱۲ ف جس مطلب کے لیے خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں ۱۲ ف شاید اسکا نتیجہ نہایت خراب ہے ۱۲ ف جیسے اونٹ گائے بکری ۱۲ ف جیسے مردار سور وغیرہ ۱۲ ف جیسے پازیب بالی لہو وغیرہ ۱۲ ف جیسے انگشتری سر سرمہ وغیرہ ۱۲ ف ت گناہ میں ہر گناہ داخل ہے بعضوں نے کہا بڑے کاموں سے کبیرہ اور گناہ سے صغیرہ گناہ مراد ہیں ۱۲ ف ت یعنی سر اور سینہ اور گردن چھپائے رہیں جاہلیت کے زمانہ میں عورتیں اپنے سر کو پیچھے ڈال دیتی تھیں اور سینہ نظر آتا تھا حکم ہوا کہ اوڑھنی آگے کو لٹکتی ہیں اور سینہ ڈھانپ رہے اور گریبان میں سے اور بڑھنیاں بنالیں ۱۲

جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ
إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ
بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ
بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي
إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ
نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ
أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ
الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا
عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ
بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۚ
وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣١﴾ وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ
مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ
وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ
مِن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٢﴾
وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا
حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ
وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ
أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ
خَيْرًا ۖ وَآتُوهُم مِّن مَّالِ اللَّهِ الَّذِي
آتَاكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى
الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا
عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَن يُكْرِههُّنَّ
فَإِنَّ اللَّهَ مِن بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ
آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِّنَ الَّذِينَ
خَلَوْا مِن قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٣٤﴾
اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ
مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ
الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ
كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ
مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا
غَرْبِيَّةٍ ۙ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ
تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ
يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ ۚ
وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ
وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣٥﴾ فِي
بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ
فِيهَا اسْمُهُ ۙ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ
وَالْآصَالِ ﴿٣٦﴾ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ
تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ
الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ۙ يَخَافُونَ
يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ﴿٣٧﴾
لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا
وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ
مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ
كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ
يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ
لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِندَهُ
فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾
أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ
مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ
سَحَابٌ ۚ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۚ
إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ۗ
وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ
مِن نُّورٍ ﴿٤٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ
لَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ
صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٤١﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَإِلَى اللَّهِ
الْمَصِيرُ ﴿٤٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي
سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ
رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ
خِلَالِهِ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِن
جِبَالٍ فِيهَا مِن بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ
مَن يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَن مَّن يَشَاءُ ۖ
يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ﴿٤٣﴾
يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿٤٤﴾
وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ ۖ
فَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ ۖ
وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ ۖ
وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ أَرْبَعٍ ۚ
يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٥﴾ لَقَدْ
أَنزَلْنَا آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ ۚ وَاللَّهُ
يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤٦﴾ وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ
وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ
فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ
وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِذَا
دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ
بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٤٨﴾
وَإِن يَكُن لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ
مُذْعِنِينَ ﴿٤٩﴾ أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ
أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ
اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۚ بَلْ
أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّمَا
كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى
اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن
يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٥٢﴾ وَأَقْسَمُوا
بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ
لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل لَّا تُقْسِمُوا ۖ
طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ
بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٥٣﴾ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا
فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا
حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ
وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ
الْمُبِينُ ﴿٥٤﴾ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ
فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ
مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ
الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن
بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا
يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ
ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٥٥﴾
وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٥٦﴾
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ
فِي الْأَرْضِ ۚ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ
وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٥٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ
أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ
مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۚ مِّن قَبْلِ صَلَاةِ
الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ
الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ۚ
ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ
وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ ۚ
طَوَّافُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ
بَعْضٍ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ
الْآيَاتِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٨﴾
وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ
فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ
مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ
لَكُمْ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٩﴾
وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا
يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ
جُنَاحٌ أَن يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ
مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ وَأَن يَسْتَعْفِفْنَ
خَيْرٌ لَّهُنَّ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٦٠﴾
لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى
الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ
حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا
مِن بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ
بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ
إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ
بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ
أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ
أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ ۚ
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا جَمِيعًا

سنگار (کسی کو) نہ دکھائیں مگر اپنے خاوندوں کو یا اپنے باپوں کو یا اپنے سسروں کو یا اپنے بیٹوں کو یا اپنے خاوند کے بیٹوں کو یا اپنے بھائیوں کو یا اپنے بھتیجوں کو یا اپنے بھانجوں کو یا اپنی (دین والی) عورتوں کو یا اپنے غلاموں کو یا گھر کے کام کاج کرنے والے مردوں کو جن کو (عورت کی) خواہش نہیں یا ان لڑکوں کو جو عورتوں کے بھید سے آگاہ نہیں ہیں اور اپنے پاؤں (چلتے چلتے) زمین پر نہ دھمکیں کہ (لوگوں کو) ان کے سنگار کی خبر ہو۔ جس کو وہ چھپاتے ہیں۔

اور جو بڑی بوڑھی عورتیں ہیں جن کا حیض بند ہو گیا ہے ان کو نکاح (یا اولاد) کی امید نہیں رہی وہ اگر (گھروں میں اپنے کپڑے (مثلاً دوپٹہ وغیرہ) اتار کر رہیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ اپنا بناؤ (دکھانی سہرن) اور جو (اس سے بھی) بچی رہیں تو ان کے لیے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ سب سنتا جانتا ہے اندھے پر کوئی حرج نہیں لنگڑے پر کوئی حرج ہے نہ بیمار پر کوئی حرج ہے نہ خود تم پر اگر تم اپنے گھروں میں سے (جنہیں تم خود رہتے ہو) یا تمہاری اولاد رہتی ہے کھاؤ یا اپنے باپ دادا کے گھروں میں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں میں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں میں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں میں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں میں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں میں سے یا اپنے ماموں کے گھروں میں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں میں سے یا ان گھروں میں سے جنکی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہیں یا اپنے دوست کے گھروں میں سے تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم سب ملکر (ایک دسترخوان پر) کھاؤ یا الگ

ف اپنے مسلمان عورتوں کو اکثر علماء نے کہا ہے کہ کافر عورتوں کو دیکھنا درست نہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مسلمان عورتوں کو کافر عورتوں کے ساتھ حمام میں نہ جانے دیں اور خاوند کے بیٹوں میں خاوند کے پوتے اور نواسے سب آگئے اور چچا اور ماموں سے بھی پردہ واجب نہیں ہے مگر بعض علماء نے کہا ہے کہ ان سے بھی پردہ کرنا بہتر ہے ایسا نہ ہو وہ اپنے لڑکوں سے جن سے نکاح درست ہے ان عورتوں کا حال بیان کریں ۱۲ ف اکثر علماء کے نزدیک غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے وہ اپنی مالکہ کے سب اعضاء دیکھ سکتا ہے سوا ان اعضاء کے جو کشش سے نام ہیں ۱۲ ف بالکل بہرے ہوں جیسے کہا رمزدور وغیرہ بعضوں نے کہا خواجہ سرا مراد ہیں جو نامرد ہوتے ہیں یا بڈھے پھونس جن کو شہوت نہ رہی ہو ۱۲ ف یعنے ابھی جوانی کو نہیں پہونچے یا عورتوں کے حال سے واقف نہیں ہیں کہ مرد اور عورت میں کیا کام ہوتا ہے یا جماع پر قادر نہیں ہیں ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ پاؤں زور سے مارتی ہوئیں اس طرح نہ چلیں کہ پائے زیب کی جھنکار مردوں کے کان تک پہونچے۔ حالانکہ عورتوں کی آواز غیر محرم مرد کو سننا جائز ہے تو ان کی پازیب کی آواز سننا کیونکر منع ہوگی مگر یہ حکم احتیاط کا ہے بطور سد ذریعہ کے تاکہ مردوں کو ان کی رغبت پیدا نہ ہو ۱۲ ف کیونکہ مرد کبھی نظر ان پر نہیں پڑتی بوڑھی سمجھ کر ہر کوئی نفرت کرتا ہے ۱۲ ف اس نیت سے دوپٹہ وغیرہ اتاریں کہ لوگ اٹھا بناؤ دیکھیں ۱۲ ف یعنے پورا ستر رکھیں جوان عورتوں کی طرح ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ بوڑھی عورتیں جو بیاہ شادی کے قابل نہ رہی ہوں وہ اگر گھر میں صرف کرتے یا جامہ سو بند میں سے رہیں اور چادر وغیرہ نہ اوڑھیں تو کچھ قباحت نہیں ہے بشرطیکہ ان کی نیت یہ نہ ہو کہ مرد دیکھ اپنا بناؤ سنگار کہائیں ورنہ حرام ہے اور بہتر یہ ہے کہ وہ بھی جوان عورتوں کی طرح کپڑے اوڑھے رہیں ۱۲ ف یعنے تمہارے قبضے میں ہیں مثلاً وہ کھیت جس کو اجارت پر گھر میں سے کھانے کی یا باغ کا مالی یا بکریوں کا گڈریا وہ باغ کے پھل اور بکریوں کے دودھ میں سے کھا سکتا ہے غلام اور لونڈی کے گھر مراد ہیں ۱۲ باقی در ضمیمہ

			اَلْمُتَنَاوَلَاتُ	اَلْمُتَنَاوَلَاتُ
۰			اَلشَّهَادَةُ (۵۲)	باب ۵۲ گواہی کا بیان
۱	البقرۃ ۲	۱۶	وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ط	اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا کہ خدا تعالےٰ کی گواہی کو جو اس کے پاس ہو چھپائے ۵
۲	״	۲۸۲	وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ط وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ط	اور اپنے لوگوں میں سے (یعنے مسلمانوں میں سے) جنکو تم پسند کرو دو مردوں کو گواہ کرو اگر دو مرد گواہ نہ ہو سکیں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو سہی اسلئے کہ اگر ایک عورت بھولجاوے (کیونکہ ان کا حافظہ ناقص ہوتا ہے) تو دوسری اس کو یاد دلا دے اور جب گواہ (گواہی کے لیے) بلائے جائیں تو انکار نہ کریں ۵
״	״	״	وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ط وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝	اور گواہی کو مت چھپاؤ اور جو گواہی کو چھپاوے اسکا دل گنہگار ہے اور اللہ تعالےٰ تمہارے کاموں کو جانتا ہے
״	״	״	وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۠ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۭ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝	اور سودا کرتے وقت گواہ کرلو اور لکھنے والے اور گواہ کو نقصان نہ پہونچاؤ اور اگر ایسا کرو تو تم پر گناہ لازم ہوگا اور اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہو جو حکم اس نے دیا ہے بسر و چشم بجا لاؤ اور اللہ تعالےٰ تمہاری تعلیم کرتا ہے اور اللہ تو سب کچھ جانتا ہے ۵
۳	آل عمران ۳	۲	شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ط	اللہ اِس بات کا گواہ ہے اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے بھی (گواہ ہیں) انصاف کے ساتھ حکومت کر رہا ہے
۴	النساء ۴	۱۳۵	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى	مسلمانو! انصاف پر قائم رہو خدا سے ڈر کر گواہی دو (یعنے سچی بات کہو) اگرچہ خود تمہارے یا ماں باپ یا عزیزوں کے خلاف ہو اگر کوئی مالدار یا مفلس ہے تو اللہ تعالےٰ انکا مالک ہے تم انصاف کو چھوڑ کر (نفس کی) خواہش پر

ف عرب کے ملک میں دو قسم کے لوگ تھے بعضے اکیلا کھانا برا جانتے تھے بعضے لوگوں کے ساتھ ملکر اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ دونو باتیں جائز ہیں اسلام میں کوئی تکلیف نہیں ایک حدیث میں ہے کہ ملکر کھاؤ تو اللہ تم کو برکت دیگا اور سفر میں سب لوگ اپنے اپنے توشے نکالو اور ملا کر بانٹ لو اس میں بہت برکت ہوگی ۱۲ ف بنی اسرائیل توراۃ اور اگلی کتابیں پڑھے ہوئے تھے وہ خوب جانتے تھے کہ ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کا زمانہ حضرت موسےٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سے بہت پہلے تھا تو وہ یہودی یا نصرانی کیونکر ہو سکتے ہیں وہ پکے مسلمان تھے لیکن اس بات کو چھپاتے تھے اور ان پیمبروں کو اپنے طریق اور مذہب پر بتلاتے تھے بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلعم کی بشارت کو چھپایا جو اگلی کتابوں میں موجود تھی ۱۲ ف گو وہ آزاد نہ ہوں غلام ہوں ۱۲ ف یہ دو عورتیں ملکر ایک مرد کے قائم مقام ہونگی - آیت سے یہ نکلتا ہے کہ فری عورتوں کی گواہی درست نہ ہوگی اور مرد کے ساتھ ملکر بھی مالی معاملات میں جائز ہے ۱۲ ف یعنے جب قاضی انکو گواہی دینے کے لیئے طلب کرے تو بلا عذر حاضر ہوں اور گواہی دیں ۱۲ ف جب گواہی دینے کے لیئے بلائے جاؤ ۱۲ ف دل تمام اعضاء کا سردار ہے جیسے حدیث میں ہے کہ بدن میں ایک مچھ ہے اگر وہ درست ہوا سارا بدن درست ہوا اگر وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا سن لو وہ مچھ دل ہے جب دل گناہ میں پھنس گیا تو اور اعضاء کا کیا ٹھکانا ۱۲ ف خواہ وہ نقد ہو یا ادھار ۱۲ ف اکثر علماء کے نزدیک یہ حکم استحبابی ہے اور بعضوں نے کہا وجوبی ہے - لیکن منسوخ ہے ۱۲ ف مثلاً وہ کسی ضروری کام یا حاجت میں مصروف ہوں یا کہیں دور رہتے ہوں اور وہاں سے بھیج کر بلائے جاویں یا لکھنے والے کو اسکی اجرت نہ دیجاوے ۱۲ ف یعنے منشی یا گواہ کو نقصان پہونچاؤ ۱۲ - باقی در ضمیمہ

بِهِمَا فَلَا تَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ

مت چلو اور اگر (گواہی میں) ہیر پھیر کرو گے یا بچا جاؤ گے تو اللہ (تبارک وتعالے) کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ۝

مسلمانو خدا واسطے انصاف کے ساتھ گواہی دینے پر مستعد رہو اور لوگوں کی دشمنی تم سے بے انصافی نہ کرائے انصاف کرو انصاف ہی پرہیزگاری تک پہونچنے کی نزدیک راہ ہے اور اللہ تعالے سے ڈرو کیونکہ اللہ تعالی کو خبر ہے جو تم کرتے ہو ۝

مسلمانو! جب تم میں سے کوئی مرنے لگے تو اپس کی گواہی وصیت کیوقت تم میں سے دو معتبر شخصوں کی ہونا چاہیے یا اگر تم سفر میں ہو وہاں موت کی مصیبت آگئے تو غیر ہی دو شخص سہی تم (میں سے کسی) کو شک پیدا ہو تو (عصر کی) نماز کے بعد ان دونو گواہوں کو کھڑا کرو وہ اللہ کی قسم کہائیں ہمکو اس گواہی سے دنیا کا منظور نہیں ہے گو جسکے لئے ہم گواہی دیں (یا قسم کہائیں) وہ ہمارا رشتہ دار ہی کیوں نہو اور ہم اللہ کی گواہی چھپانے والے نہیں ایسا کریں تو بیشک ہم (خدا کے) قصوروار ہیں پھر اگر معلوم ہو کہ انہوں نے اپنے تئیں گنہگار کیا تو وہ دو گواہ انکی جگہ کھڑے ہوں جنکو میت کی (بہت نزدیک کے دو رشتہ داروں کی گواہی کے لائق سمجھا ہو اور وہ اللہ کی قسم کہا کر کہیں کہ ہماری گواہی پہلے دونوں گواہوں کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے اور ہم نے کوئی ناحق بات نہیں کی ایسا کیا ہو تو بے شک ہم گنہگار ہیں اس (تدبیر سے) یا تو ٹھیک ٹھیک گواہی دینے کی زیادہ امید ہوگی یا یہ ہوگا کہ وہ (یعنے وصی اور گواہ) ڈریں گے ایسا نہو ہماری قسم کہانے کے بعد پھر (وارثوں کو) قسم

ف یعنے نفس کہتا ہے ایک کی رعایت کرو ایک پر ظلم کرو اور انصاف کو برا جانتا ہے تم اسکی خواہش پر مت چلو ۱۲ ف ایسی بات بنا کر کہو گے جس سے ایک فریق کا نقصان ہو دوسرے کا فائدہ ہو ف یعنے کہنے کی بات نہ کہو گے یا بالکل گواہی نہ دو گے ۱۲ ف جیسا کرو گے بھر پاؤ گے سید عالم نے کہا اس آیت میں قاضی اور گواہ دونوں کو نصیحت ہے قاضی کو یہی ہیر پھیر کی بات کہنا جس سے ایک فریق کا فائدہ ہو دوسرے کا نقصان یا ایک فریق کی طرف بالکل توجہ نہ کرنا دوسرے کی جانب متوجہ ہونا سخت گناہ ہے ۱۲ ف یہ خطاب ہے قریش کے لوگوں کو جو مسلمان تھے ان سے بعض لوگوں نے کفر کی حالت میں بہت دشمنی کی تھی پھر اسلام لائے تو ان کے دلوں میں ان کے ساتھ دشمنی کرنے کا خیال باقی رہا اللہ تعالے نے فرمایا کہ اسلام اور پرہیزگاری کو انصاف لازم ہے اگلی دشمنی کا خیال کر کے انصاف سے مت گذرو عبداللہ بن کثیر نے کہا یہ آیت خیبر کے یہودیوں کے حق میں اوتری ان کا قصہ آگے آتا ہے ۱۲ ف یعنے مسلمانوں میں سے یا غیروں میں سے اور اگر دونوں اور مسلمانوں سے گواہ نہ ملیں یا عزیز و اقربا میں سے گواہ نہ ہو سکیں ۱۲ ف ۵ یعنے کافر یا جن سے قرابت نہ ہو ۱۲ ف پھر جب یہ دو گواہ وارثوں کے پاس آئیں اور اسے وارث تم ۱۲ ف کہ یہ گواہ جھوٹے ہیں وصیت کا کچھ مال روڑا چاہتے ہیں ۱۲ ف ۱۱ جو مسلمانوں اور کافروں سب کے نزدیک معتبر کی وقت ہے ۱۲ ف ۱۲ جس کا ادا کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور چھپانے سے منع کیا ہے ۱۲ ف ۱۳ بعض لوگوں نے کہا وصیت کے وقت اگر آدمی سفر میں ہو اور مسلمان گواہ نہ پاسکے تو ذمی کافروں کو بھی گواہ کر لینا درست ہے جیسے اس آیت سے نکلتا ہے ۱۲ ف ۱۴ احمد بن حنبل رح اور ایک جماعت تابعین کا یہی قول ہے اور امام مالک رح اور شافعی رح اور ابو حنیفہ رح اس آیت کو منسوخ کہتے ہیں اور کافروں کی گواہی جائز نہیں رکھتے وہ دلیل لیتے ہیں دوسری آیت سے واشہدوا ذوی عدل منکم۔ اور ممن ترضون من الشہداء سے۔ ہم کہتے ہیں یہ آیتیں اس آیت کے خلاف نہیں ہیں وہ آیتیں اس صورت سے متعلق ہیں جب مسلمان گواہ موجود ہوں اور مل سکیں اور یہ آیت خاص اس صورت سے متعلق ہے جب آدمی سفر میں مرنے لگے اور مسلمان گواہ نہ پاوے ۱۲ ف جھوٹی قسم کہانے کی جو سزا کبھی کبھی ف یہ ترجمہ حنفیہ کی قرأت پر ہے جو مشہور ہے ۱۲ ف ۱۶ یا دونوں کی گواہی سے زیادہ قبول کرنے کے لائق ہے ۱۲ ف ۱۷ جو اوپر بیان ہوئی ۱۲ ف ۱۸ یعنے جیسی کہ نیسی اور جہاں کی تھی ۱۲

			بَعْدِ اَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝	دیجائے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور (اسکا حکم) سنو (مانو) اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا۔
۷	الانعام	۲	قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ	(اے پیغمبر) کہدو کس کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے کہدو اللہ کی
			اَلْحُکْمُ وَالْقَضَاءُ (۵۳)	**باب ۵۳ حکم اور فیصلہ کا بیان**
۵	النساء	۸	وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۝	اور جب لوگوں کا (مقدمہ) فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو اللہ تعالیٰ تم کو اچھی نصیحت کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ سنتا دیکھتا ہے ۵
〃	〃	۹	فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَکِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝	(اے پیغمبر) قسم تیرے پروردگار کی وہ مومن نہ ہونگے جب تک اپنے جھگڑوں کا فیصلہ تجھ سے نکرائیں پھر تیرے فیصلہ سے ان کے دلوں میں کچھ اداسی نہ ہو اور (خوشی خوشی) مان کر منظور کرلیں ۵
〃	〃	۱۶	اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا ۝	(اے پیغمبر) ہمنے تجھ پر جو سچی کتاب اتاری تو اسلیے کہ لوگوں کا فیصلہ تو اس طرح کرے جس طرح اللہ نے تجھکو دکھلایا اور دغابازوں کا طرف دار مت بن ۵
۶	المائدہ	۶	سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْکُمْ بَیْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ یَّضُرُّوْكَ شَیْـًٔا ؕ وَاِنْ حَکَمْتَ فَاحْکُمْ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝ وَكَیْفَ یُحَکِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِیْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ یَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ۝	جھوٹ بنانے کیلئے جاسوسی کرنیوالے حرام مال خوب چکھنے والے (یا رشوت اڑانیوالے) پھر اگر یہ لوگ تیرے پاس آئیں تو خواہ انکا فیصلہ کر خواہ ان سے الگ رہ اور اگر تو انسے الگ رہے تو تجھے کچھ نقصان نہ پہونچا سکیں گے (اللہ تیرا بچانے والا ہے) اور جو تو انکا فیصلہ کرنا چاہے تو انصاف سے فیصلہ کر دے کیونکہ اللہ انصاف کرنیوالوں سے محبت رکھتا ہے اور (تعجب اسپر ہے) وہ لوگ تجھ سے کیوں فیصلہ کرانا چاہتے ہیں انکے پاس تو خود تورات (شریف) ہے جسمیں اللہ تعالیٰ کا حکم موجود ہے پھر اسکے بعد (بھی) نہیں مانتے اور (اصل بات یہ ہے کہ) انمیں ایمان ہی نہیں ہے ۵

ف اور ان کی قسم ہے ہمارا جھوٹ کہلکر ہم ذلیل ہوں ۱۲ ف جھوٹی قسم نہ کھاؤ نہ وصیت میں کسی کا حق مارو ۱۲ ف پھر کون بڑا گواہ ہے پھر وہ کیا جواب دیں گے تو آپ ہی جواب دیدے کہدا اللہ ۱۲ ف اللہ کی کتاب اور حدیث کے موافق نہ صرف اپنی رائے سے البتہ اگر قرآن و حدیث میں وہ صورت نہ ملے تو اپنی رائے کو دخل دے سکتا ہے ۱۲ ف تمہارے فیصلے کو سنتا ہے اور تمہارے مانتے اور کرنے کو دیکھتا ہے ۱۲ ف اللہ نے خود اپنی قسم کہا تا ہے ۱۲ ف صرف ایسا کرنے سے بھی وہ مومن نہیں ہو سکتے بلکہ جب مومن ہونگے کہ تیرے فیصلے ۱۲ ف سبحان اللہ کیا عمدہ آیت ہے جو شخص اختلاف اور جھگڑے میں ہماری راہ نما اور دیانتدار اور بے ایمان کی کسوٹی ہے یہ کسوٹی قیامت تک ہم کو مومن اور کافر کی تمیز کے لیئے کافی ہے جو شخص آنحضرت صلعم کی حدیث کو ہر جھگڑے کا فیصلہ بنائے اور پھر آپ کی حدیث سنکر بھولا نہ سمائے وہی مومن ہے ورنہ مومن نہیں امام رازی نے کہا کہ اس آیت سے یہ صاف نکلتا ہے کہ قرآن و حدیث قیاس پر مقدم ہے اور حدیث ہوتے ہوئے قیاس کیطرف جانا جائز نہیں ہے بلکہ قیاس کا خیال کرنا بھی منع ہے کیونکہ اس سے دل میں تنگی پیدا ہوگی یہ آیت اس وقت اتری جب ایک انصاری اور زبیر میں پانی کی تکرار ہو گئی آنحضرت صلعم نے فیصلہ فرمایا لیکن انصاری کو آپکے فیصلہ سے خوشی نہیں ہوئی بلکہ اسنے یہ کہا کہ زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے بعضوں نے کہا یہ آیت اسوقت اتری جب حضرت عمرؓ نے اس منافق کو مارڈالا جو یہودی کے ساتھ جھگڑا کیا تھا اور آں حضرت صلعم کے فیصلہ کے بعد ان کے پاس فیصلہ کرانے آیا تھا۔ مگر اسکا اسناد ضعیف ہے ۱۲ ف یعنے وحی بھیجکر یا اور طریقے سے تجھکو سوجھایا حضرت عمرؓ نے کہا کوئی شخص یوں نہ کہے میں نے اسطرح فیصلہ کیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھکو دکھلایا کیونکہ یہ خاص تھا رسول خدا صلعم سے اور آپ کی رائے اللہ تعالیٰ کے سوجھانے سے ہمیشہ ٹھیک ہوتی ہماری رائے ایک گمان ہے (جسمیں خطا کا بھی احتمال ہے) اس کا یقین نہیں ۱۲ ف قتادہ بن نعمان ایک شخص تھا اس نے کسی کی زرہ چرائی جب زرہ کا مالک آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور فریاد کی تو قتادہ اس زرہ کو اپنے گھر میں خالد بن زید کے گھر میں رات اپنے لوگوں سے کہا تم آنحضرت صلعم کے پاس جاؤ اور کہو کہ قتادہ اس جرم سے بری ہے وہ زرہ تو دوسرے نے چرائی ہے آپ اسکی بے جرمی اور برأت سب لوگوں کے سامنے جان فرمائے آں حضرت صلعم نے اسکا قصد کیا اسوقت یہ آیت اتری اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلعم کو بتلا دیا کہ خود قتادہ ۱۲ ف ۲۷ ۲۸ ۲۹

إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيهَا هُدًى وَّ
نُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ
أَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبَّانِيُّوْنَ
وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ
اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا
تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا
بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۚ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ
بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ
وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ
وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ
وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ
وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَنْ تَصَدَّقَ
بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ
أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيْلِ بِمَآ أَنْزَلَ
اللّٰهُ فِيْهِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ
اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَأَنْزَلْنَآ
إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ
فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ
أَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۚ لِكُلٍّ
جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ
شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ
لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۖ فَاسْتَبِقُوا

بے شک ہمنے توریت اُتاری اس میں ہدایت ہے اور روشنی خدا کے تابعدار
پیغمبر یہودیوں کو اسی کے موافق حکم دیتے رہے اور (پیغمبروں کے علاوہ)
درویش (مشائخ) اور مولوی (بھی یہی) حکم دیتے رہے اس واسطے
کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے وہ حافظ بنائے گئے تھے (امانتدار) اور اس
کی نگہبانی کرتے تھے تو اے یہود یو، لوگوں سے مت ڈرو اور مجھ
سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے (دنیا کا) تھوڑا سول مت لو
(رشوت کھا کر میرے حکم مت چھپاؤ) اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اُتارے
موافق حکم نہ دیں وہی کافر ہیں وہی ف اور ہمنے توریت میں انپر یہ فرض
کیا کہ جان کے بدل جان (لیجائے) اور آنکھ کے بدل آنکھ (پھوڑی
جائے) اور ناک کے بدل ناک (کاٹی جائے) اور کان کے بدل کان
(تراشا جائے) اور دانت کے بدل دانت (اُکھاڑا جائے) اور زخموں کے
بدل (اگر ہو سکے ایسے ہی زخم لگائے جائیں) پھر جو کوئی (اپنا) بدلہ
معاف کردے تو اسکے گناہ اتر جائیں گے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اُتارے
موافق حکم نہ دیں وہی ظالم ہیں وہی ث
اور ہمنے کہدیا کہ انجیل والے اسکے موافق حکم دیں جو اللہ نے انجیل
میں اُتارا اور جو لوگ اللہ کے اُتارے موافق حکم نہ دیں وہی فاسق
(گنہگار بیحکم نافرمان) ہیں وہی اور (اے پیمبر) ہمنے تجھ پر (بھی)
سچی کتاب اُتاری (یعنے قرآن شریف) وہ اگلی کتابوں کی تصدیق
کرتی ہے اور انکی حفاظت کرتی ہے تو جو خدا نے اُتارا اس کے
موافق ان لوگوں کا (یعنے اہل کتاب کا) فیصلہ کر اور خدا کے پاس
سے جو سچی بات تجھے پہونچی ہے اسکو چھوڑ کر انکی خواہش پر مت
چل ج ہمنے تم میں سے ہر ایک کو ایک راہ اور شریعت دی ہے
اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم (تینوں) کو ایک ہی اُمت کر دیتا مگر تم
کو جو (مختلف احکام) دیے اس سے تمہارا آزمانا منظور ہے ح

ف جو حضرت موسےٰ کے بعد بنی اسرائیل میں آئے انکا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمنے توریت اُتاری اس میں ہدایت اور روشنی ہے یہودیوں کے لئے مسلمان پیغمبر ہمیشہ اسی پر حکم دیتے رہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمنے توریت اُتاری یہودیوں کے لیے اس میں ہدایت اور روشنی ہے مسلمان پیغمبر اسی پر حکم دیتے رہے اس آیت میں بیشمار وہ ہے کہ بنی اسرائیل کے سب پیغمبر مسلمان تھے نہ کافر نہ یہود تھے نہ نصاریٰ کوئی اُس کتاب میں تحریف اور تبدیل نہ کرے ۱۲ اگلی حق بات کہنے میں اور حضرت محمد ﷺ کا جو حال تمہاری کتاب میں ہے اوسکے بیان کرنے میں ۱۲ شیطان یہودیوں کو ہمیشہ یہ بات سکھاتا ہے کہ جو کوئی کسی کتاب کے موافق حکم دے بعضوں نے کہا یہود اور نصاریٰ سے خاص ہے بعضوں نے کہا کافروں سے کیونکہ مسلمان گناہ کبیرہ کرنے سے کافر نہیں ہوتا ۱۲ یہودیوں کو توریت شریف میں جان کے بدل جان لینے کا اسیطرح دوسرے اعضا میں قصاص کا حکم دیا تھا شاید ہمنے ہر طرح کر دیا ہو لیکن انہوں نے حکم الٰہی بدلا ۱۲ قصاص جو قریظہ سے لیتے لیکن بنی قریظہ کا قصاص بنی نضیر سے نہ لیتے اسلئے ہمنے انکو تنبیہ کی کہ تم توریت کے خلاف چلتے ہو ۱۲ اگر کوئی شخص کسی کو زخمی کرے تو اسکے زخم کا قصاص معاف کر دیا جائے یا اُس کے وارثوں نے قاتل کو خون معاف کر دیا تو معاف کرنیوالے کو یہ اجر ملیگا کہ اسکے گناہ معاف ہونگے ۱۲ جبکہ کسی مسلمان کو زخمی کرنے والے نے قصاص معاف کر دیا تو اسکا یہ درجہ بلند کریگا اور ایک گناہ اوتار دیگا ۱۲ سید علامہ رح نے کہا اس آیت سے اجتہاد کا جائز ہونا نکلتا ہے اور صحابہ کا آنحضرت ﷺ سے بار بار پوچھنا کہ ہم کس پر فیصلہ کریں انہوں نے کہا تم اُن سے پوچھا کرو جنہوں نے کہا حضرت نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں وہ مسئلہ نہ ملے معاذ اللہ نے کہا تو میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا (سوچ بچار میں کمی نہ کروں گا) اور سوچنے میں کمی نہ کرونگا یہ سنکر آنحضرت ﷺ نے فرمایا الحمد للہ کہ اللہ کے رسول کے ہرکارے کو اس نے ایسی توفیق دی جس سے رسول راضی ہے ۱۲ یعنے ان کی نگہبان ہے اور ان کی گواہ ہے یہ جو ان کتابوں میں شہادت سب

الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ
وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ
لَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ
يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۭ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ
يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا
مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ
يَبْغُوْنَ ۭ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا
لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝

النور ۲۴ ع ۶ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ
اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَاِنْ يَّكُنْ
لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ۝
اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ
اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ
اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ
اَطَعْنَا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ
فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝

اَلْقِتَالُ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ وَالشَّهَادَةُ وَالْغَزْوُ وَالْبَيْعَةُ

بہرحال نیکیوں پر لپکو تم سب کو اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانا ہے
وہ جن باتوں میں تم (دنیا میں) اختلاف کرتے تھے تم کو جتا
دیگا اور (ہم نے تجھ پر یہ حکم بھی اتارا) تو اللہ تعالیٰ کے اتارے
موافق انکا فیصلہ کر اور ان کی خواہشوں پر مت چل اور ڈرتا رہ
کہیں وہ تجھ کو کسی حکم سے جو اللہ تعالیٰ نے تجھ پر اتارا بہکا نہ
دیں پھر اگر وہ (اس حکم کو جو اللہ تعالیٰ کے اتارے موافق تو دے)
نہ مانیں تو یہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ انکو انکے کچھ گناہوں کی سزا (دنیا
ہی میں) دیا چاہتا ہے اور بیشک لوگوں میں بہتیرے نافرمان
ہیں کیا (اب) کفر کے وقت کا حکم چاہتے ہیں اور جو لوگ یقین
رکھتے ہیں انکے نزدیک اللہ سے بہتر حکم دینے والا اور کون ہے
اور جب ان کو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی طرف انکا جھگڑا فیصل
کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے تو ایک ہی ایکا انکا ایک فرقہ گریز کر جاتا
ہے اور اگر کہیں وہ حق پر ہوں جب تو کان دبائے پیغمبر کے پاس
چلے آتے ہیں کیا انکے دلوں میں (کفر و نفاق کی) بیماری ہے یا
انکو (تیری پیغمبری میں) شک ہے یا وہ (اس سے) ڈرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور
اسکا رسول انپر ظلم کرے گا بلکہ (سچ یہ کہ) وہ خود ظالم ہیں ایماندار
لوگ جب (انکا جھگڑا) فیصلہ کرنے کو لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول کیطرف بلائے جاتے ہیں تو بس یہی کہتے ہیں ہمنے سنا
اور مان لیا اور یہی لوگ بامراد ہونگے اور جو شخص اللہ اور اسکے
رسول کا حکم مان لے اور اللہ سے (اگلے گناہوں پر) ڈرتا رہے اور (آئندہ)
اس کی نافرمانی سے بچتا رہے تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہونچیں گے۔

باب ۵۴ جہاد اور ہجرت اور شہادت اور غزو اور بیعت کا بیان

ف یعنے گو شریعتوں میں کچھ کچھ اختلاف ہے مگر بنیاد ہر شریعت میں وہی ہے جو دوسری شریعت میں ہے ۱۲ ف یعنے قیامت میں خوب کھل جاویگا کہ حق کیا تھا اور ناحق کیا تھا جب ہر ایک کام کا بدلا ملیگا ۱۲ ف اور وہ جو پہلی آیت میں اعتبار دیا گیا تھا منسوخ ہوا ۱۲ ف قید اور قتل اور ذلیل ہونے پر ابدلہ تو آخرت میں ملیگا ۱۲ ف اور انصاف پسند اور حق پر چلنے والے تھوڑی دیر کو
ف کہ اللہ تعالیٰ سب منصفوں سے بڑا منصف اور عادل ہے ۱۲ ف کفر اور جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ میں جو کسی کا خون کرتا وہ اس کے دو شخصوں کو مار
ڈالتا پھر اسکی چار شخص کو مارتا اسطرح ہمیشہ کیلئے فساد قائم ہو جاتا اور دونوں قوموں کی جمعیت پریشان رہتی اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف اتارا اور قصاص کا حکم جاری کیا یہ ساری خرابیاں موقوف ہوئیں ۱۲
ف سر تسلیم خم اور رسول کے حکم کیطرف توجہ نہیں کرتا نہ حاضر ہوتا ہے سید علامے کہا ہمارے زمانہ میں مقلدین کا یہی حال ہے جب انسے کہو قرآن اور حدیث کے رو سے اپنا جھگڑا فیصل کرلو تو
چلتے ہیں اور راضی نہیں ہوتے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ جب دوسرے کا کوئی حق انپر نکلتا ہو اور وہ ناحق اس کو دبانا چاہتے ہوں تب تیرے پاس اس لیے نہیں آتے کہ وہ جانتے ہیں تو حق فیصلہ
کریگا اور ناحق دبنا ہوگا ہاں جب انکا کسی پر کچھ نکلتا ہو وہ حق پر ہوں تب دوڑتے ہوئے تیرے پاس آجاتے ہیں کہتے ہیں یہ آیت ایک منافق اور یہودی کے مقدمے میں اتری یہودی کہتا تھا
چلو اپنے پیغمبر کے پاس منافق کہتا تھا نہیں کعب بن اشرف کے پاس چلو ۱۲ ف نہیں یہ کوئی بات نہیں (انکو تیری نبوت میں شک ہے نہ یہ ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ناحق فیصلہ کریں گے ۱۲ ف
تو ناحق دبانا چاہتے ہیں اس وجہ سے تیرے پاس نہیں آتے کہ تو حق فیصلہ کریگا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جب قاضی شریعت کا عالم اور عادل ہو تو اسکا حکم ماننا چاہیئے جب وہ بلائے تو حاضر
ہونا چاہیئے ۱۲ ف یہ گویا ایمانداروں کو تعلیم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول کے فرمودے کے موافق جب انکا جھگڑا چکانے کے لیے وہ بلانا چاہیں تو ادب سے حاضر ہوں اور زبان سے یہ کہیں کہ ہم
نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سنا ہے وہ ہم نے مان لیا اور بسر و چشم قبول کیا ۱۲

۲	البقرة	۱۹	وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝	اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو مردہ مت کہو بلکہ زندہ ہیں لیکن تم کو خبر نہیں ۱۲
۲	۲	۲۴	وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝	اور لڑو اللہ کی راہ میں ان سے جو لڑتے ہیں تم سے اور زیادتی مت کرو اللہ نہ زیادتی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور انکو جہاں پاؤ قتل کرو اور انہوں نے تمکو جہاں سے نکالا (یعنی مکہ سے) تم بھی انکو وہاں سے نکال باہر کرو اور دین کی خرابی قتل سے بدتر ہے اور مسجد حرام کے پاس انسے مت لڑو جب تک وہ تم سے اسجگہ نہ لڑیں پھر اگر وہ (مسجد حرام میں) تم سے لڑیں تو تم بھی انکو قتل کرو کافروں کی یہی (قتل اور اخراج) سزا ہے پھر اگر وہ (لڑنے سے) باز آئیں (اور اسلام قبول کریں) تو اللہ تعالیٰ (انکے اگلے قصوروں کو) بخشنے والا (اپنے بندوں پر) مہربان ہے اور انسے یہانتک لڑو کہ دین کی خرابی نہ رہے اور اللہ کا ایک دین ہو جائے پھر اگر وہ (کفر یا مخالفت سے) باز آجائیں تو اب انپر کوئی زیادتی نہ ہوگی مگر جو ظلم کریں حرمت (ادب) کا مہینہ حرمت کے مہینے کے مقابل ہے اور دوسری بھی ادب کی سب چیزوں میں برابر کا بدلہ ہے پھر جو کوئی تمپر زیادتی کرے تم بھی اتنی ہی زیادتی اسپر کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو ایسا نہ ہو کہ تمہارا بدلہ اسکی برائی سے زیادہ ہو جائے) اور سمجھ لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے (انکی مدد کرے گا اور انکو قوت دے گا)
۲	۲	۲۵	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝	بعضا آدمی ایسا ہے جو اللہ کو راضی رکھنے کے لیے اپنی جان تک بیچ ڈالتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے ۱۲
۲	۲	۲۶	كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـــًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـــًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	(مسلمانو) تم پر کافروں سے لڑنا (جہاد) فرض کیا گیا اور وہ تم کو برا لگیگا اور ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تم کو بری لگے لیکن وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور ایک چیز تم کو بھلی لگے لیکن وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ۱۲

ف بعضوں نے کہا جنگ بدر میں چھ آدمی مہاجرین میں سے اور آٹھ انصار میں سے شہید ہوئے تھے لوگ کہنے لگے افسوس وہ مارے گئے اور دنیا کے مزے اٹھا نہ سکے تب یہ آیت اتری ۱۲ ف ۲ یعنے دین کی حمایت میں دنیا کی غرض سے ۱۲ ف ۳ ہجرت سے پہلے مسلمانوں کو لڑنے کی ممانعت تھی اور یہ حکم تھا کہ کافروں کی ایذا رسانی پر صبر کرو جب آنحضرت مدینہ میں تشریف لائے تو لڑائی کی اجازت ہی پہلے یہ آیت اتری ۱۲ ف ۴ پہلی آیت میں یہ حکم تھا کہ جو تم سے لڑیں ان سے لڑو اس میں یہ حکم ہوا کہ تم خود لڑائی شروع کرو جہاں کافر ملیں انکو قتل کرو الخ خواہ حرم میں ہوں یا غیر حرم میں یہ جو فرمایا دین کی خرابی قتل سے بدتر ہے یعنے کافروں کے قتل میں چکی وہ نہیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کو برباد کیا خدا کے گھر میں بت لاکر یہ کہدیے شرک کو جاری کیا جب ایسے برے کام انہوں نے کیے جو قتل سے کئی درجہ زیادہ ہیں تو تم انکو قتل کرنے میں کیوں تامل کرو ۱۲ ف ۵ بعضوں نے کہا یہ آیت محکم ہے اور مسجد حرام کے پاس کسی کو مارنا جائز نہیں مگر جو خود وہاں لڑائی شروع کرے تو اسکو دفع کرنا چاہیے ۱۲ ف ۶ یعنے وہ دین اسلام میں داخل ہو جاویں اور شرک مٹ جاوے یا مسلمانوں کے مطیع بن جاویں ۱۲ ف ۷ خدا کے سوا دوسرا کوئی معبود جانا جاوے ۱۲ ف ۸ یعنے پھر فتنہ و فساد مچاویں یا مسلمانوں کو ستاویں یا اللہ تعالیٰ کی عبادت میں خلل ڈالیں تو انکو سخت سزا دیجاویگی ۱۲ ف ۹ مسلمان سنہ چھ ہجری میں ماہ ذیقعدہ میں عمرے کے لیے نکلے تو کافروں نے مکے میں آنے نہ دیا پھر دو سال اسی مہینہ میں عمرے کی قضا کرنے کو گئے اور ڈرے کہ کہیں کافر ہم سے لڑنے نہ لگیں کیونکہ ذیقعدہ ماہ حرام تھا اور عرب میں چار مہینے ذیقعدہ ذوالحجہ محرم رجب حرام کہلاتے تھے یعنے انکا ادب کرتے تھے اور ان میں لڑنا مارنا لوٹنا حرام جانتے تھے تب یہ آیت اتری یعنے جب کافروں نے ماہ حرام کا لحاظ نہ کیا اور تم کو عمرے سے روکا تو اس سال اگر تم سے لڑیں تو تم بغراعت انکو مارو کیونکہ ماہ حرام کی حرمت پہلے انہوں ہی نے توڑی ماہ حرام کا بدلہ ماہ حرام ہو گیا ۱۲ ف ۱۰ یعنے کوئی تمہارا مال یا ظلم کرے اور تمہاری عزت اور مال کا ادب نہ کرے تو تم بھی اسی قدر بدلا لے سکتے ہو جتنا ظلم اسنے کیا ہے امام شافعی رح اور اکثر علماء کا یہی قول ہے ۱۲ منہ ۔ باقی در ضمیمہ

۲	البقرہ	۲۷	يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝	(اے پیغمبر) تجھ سے (مسلمان یا مشرک) پوچھتے ہیں ماہ حرام میں لڑنا کیسا ہے تو کہہ ماہ حرام میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنا اور خدا کو (یا حج اور عمرے کو) نہ ماننا اور ادب والی مسجد سے روکنا اور وہاں کے لوگوں کو اسمیں سے نکال دینا اس سے بھی بڑھکر اللہ کے نزدیک گناہ ہے اور دین کی خرابی کرنا قتل سے بھی زیادہ ہے اور یہ کافر تو ہمیشہ تمسے لڑتے رہینگے اس غرض سے کہ اگر انکا بس چلے تو تم کو تمہارے دین سے پھیر لیں (یعنے پھر کافر بنالیں) اور جو کوئی تم میں اپنے دین (اسلام) سے پھر جائے (اور کافر بنجائے) اور کفر ہی میں مرے تو ایسے لوگوں کا کیا کرایا دنیا اور آخرت دونو میں برباد اور وہ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ف
″	″	″	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۙ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝	جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ملک کو (اللہ کے لیے) چھوڑا (ہجرت کی) اور خدا کی راہ میں لڑے ان ہی کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ف
۲	″	۲۴۴	وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝	اور (مسلمانو) خدا کی راہ میں (کافروں سے) لڑو اور یہ جانتے رہو کہ اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے ف
۴	آل عمران	۱۲۱	وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ ۝ بَلَىٰ ۙ	اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر جب تو اپنے گھر (حضرت عائشہ کے پاس) سے نکلکر مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر بٹھانے لگا اور اللہ تعالیٰ (جو کہو اسکو) سنتا ہے (اور) جانتا ہے جب تم میں سے دو ٹکڑیوں نے ہمت ہار دینا چاہی اور اللہ انکا مددگار رہتا اور مسلمانوں کو چاہیے اللہ پر بھروسا رکھیں اور البتہ اللہ نے (ایک سال پہلے) بدر میں تمہاری مدد کر چکا تھا اسوقت تم تھوڑے سے تھے (یا بے سامان) تو اللہ کا شکر گذار بننے کے لیے اس سے ڈرو جب تو مسلمانوں سے کہہ رہا تھا کیا تم کو بس نہیں اللہ تین ہزار فرشتوں کو تمہاری مدد کے لیے بھیجدے وہ آسمان سے اتریں کیوں نہیں (یہ تم کو بس ہیں) اگر

ف اہل عرب میں چار مہینے حرام یعنے ادب کے کہلاتے تھے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب ان مہینوں میں لڑائی اور لوٹ گھسوٹ بند ہو جاتی قافلے امن سے گذرتے ۱۲ ف جیسے مشرکوں نے مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روکا ۱۲ ف یعنے مسجد حرام خانہ کعبہ کی مسجد اس میں عبادت کے لیے نہ آنے دینا ۱۲ ف آن حضرت صلعم اور مہاجرین مسجد حرام ہی کے رہنے والے تھے مشرکوں نے بستا سا کر ان کو وہاں سے نکالا آخر مدینہ میں آ نکر پڑے اللہ تعالیٰ ان کافروں کو الزام دیتا ہے کہ تم مسلمانوں پر وہ بھی شبہ کی وجہ سے کیا طعنہ مارتے ہو کہ انہوں نے ماہ حرام میں لڑائی کی تھی تو اس سے بڑھکر بڑے بڑے گناہ کیے ہیں ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ اول تو انکا شرک و کفر ہی کیا کم گناہ تھا تمہارے گناہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھا دوسرے اس سے بھی زیادہ بدتر یہ ہے کہ وہ تم کو بھی دین حق سے برگشتہ کرنے کے فکر میں ہیں اور اسی غرض سے سدا تم سے لڑتے رہتے ہیں تو ایسے بدمعاشوں کو وہ ماہ حرام ہی میں سہی لڑنا کوئی گناہ نہیں ہے ۱۲ ف اس آیت سے یہ نکلا کہ مسلمان اگر مرتد ہو جاوے یعنے اسلام سے برگشتہ تو اس کے اعمال اسی صورت میں اکارت ہونگے جب کفر پر مرے اور جو پھر مسلمان ہو جاوے تو اسکے اگلے اعمال کا ثواب قائم رہیگا۔ امام شافعی اور اہل حدیث کا یہی قول ہے ۱۲ ف اس آیت سے صحابہ کرام کی جنہوں نے آن حضرت صلعم کے ساتھ ہجرت کی اور جہاد کیا بڑی فضیلت نکلتی ہے اور ان بے ایمانوں کا منہ کالا ہوتا ہے جو صحابہ کرام کے ساتھ بے ادبی کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کی نیک باتوں کو تو دیکھو کہ کیا جی توڑ دلی جی توڑا عزیزوں کو چھوڑا اور اللہ کے رسول کی رفاقت اختیار کی پھر خدا کی راہ میں جان بھی دینے کو مستعد ہوئے ان بڑی بڑی نیکیوں کے ساتھ اگر ان سے کوئی غلطی بھی ہو گئی کہ ماہ حرام میں لڑ لیے تو اسکو بخشنے والا ہے ۱۲ ف تم سمجھ لیجئے کہ موت سے بھاگنا کچھ فائدہ نہیں ۱۲ ف جو کوئی جہاد سے بیٹھ رہے اسکی سب باتیں سنتا ہے اور اسکا سب حال جانتا ہے کہ اس کا عذر معقول ہے یا نہیں ۱۲ ف اور جو دلوں میں ہے وہ جانتا ہے ۱۲ باقی در ضمیمہ۔

إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا
يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ
الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ
إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِ
وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ الْعَزِيزِ
الْحَكِيمِ ۝ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ
كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا خَائِبِينَ ۝
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ
عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۝
وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ ۱۴
إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ إِن يَمْسَسْكُمْ
قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۚ
وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ
وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ
مِنكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝
وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ
الْكَافِرِينَ ۝
وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ ۱۵
فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا ۗ وَاللَّهُ
يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ۝ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا
أَن قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَ
إِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَ
انصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ فَآتَاهُمُ

تم (میدان جنگ میں) جمے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور دشمن اسی دم تم پر حملہ
آئیں تو تمہارا مالک پانچ ہزار فرشتوں سے جو پر نشان ہونگے تمہاری
مدد کریگا اور اللہ تعالے نے یہ مدد اسلیے بھیجی کہ تم خوش ہو جاؤ اور
تمہارے دلوں کو اس سے تسلی ہو ورنہ فتح تو خدا ہی کی طرف سے ہے
جو زبردست ہے حکمت والا (دوسرا مطلب یہ تھا) کہ کافروں کے
ایک گروہ کو کاٹ ڈالے یا انکو ذلیل کرے وہ نامراد ہو کر لوٹ جائیں
(اے پیغمبر) تجھے اسکام میں کوئی دخل نہیں یا انکو توبہ نصیب کرے
(وہ مسلمان ہو جائیں) یا انکو عذاب کرے اس لیے کہ وہ ناحق
پر ہیں ف
اور سست مت ہارو نہ آزردہ ہو اور اگر تم ایماندار ہو تو (اخیر میں)
تم ہی غالب ہو گے ف اگر (اس لڑائی میں) تم زخمی ہوئے تو (بیدل
مت ہو) وہ لوگ (کافر) بھی ایسے ہی (جنگ بدر میں) زخمی ہو چکے
ہیں ف یہ (دنیا کے) دن ہیں جنکو ہم الٹ پھیر کر لوگوں پر لاتے ہیں ف اور
(یہ جو کافروں کو اب کے فتح ہوئی) اسلیے (بھی تھی) کہ اللہ تم ایمان
والوں کو (الگ کر کے) دیکھ لے ف اور چند لوگوں کو تم میں سے شہادت
کا درجہ عطا فرمائے اور اللہ ظالموں کو (یعنی کافروں کو) پسند نہیں کرتا ف اور اسلیے
کہ اللہ ایمان والوں کو پرکھ لے اور کافروں کو (بالکل) ہستیا ناس کر دے ف
اور کئی پیغمبروں کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والے لڑے ہیں پھر جو تکلیف
انکو اللہ کی راہ میں پہونچی اس سے وہ ہمت نہیں ہاری نہ سست ہوئے
نہ (اپنے دشمن سے) دب گئے اور اللہ تعالیٰ ثابت قدم رہنے
والوں کو پسند کرتا ہے ف اور انہوں نے جب کہا یہی کہا مالک
ہماری ہمارے گناہ (کبیرہ) اور جو ہم سے زیادتی ہوئی ہمارے کام
میں (یعنے صغیرہ) بخشدے اور (دشمنوں کے مقابلہ میں) ہمارے
پاؤں جما دے اور کافر لوگوں پر ہمکو فتح دے پھر اللہ تعالے

ف میری بات نہ سننے اور بھاگنے سے ۱۲ ف یعنے لشکر کے بہت یا کم ہونے سے کچھ نہیں ہوتا۔ فتح اور شکست اللہ کے ہاتھ میں ہے مگر انسانی طبیعت یہ ہے کہ جب سامان پورا ہوتا ہے تو دل کو تسلی رہتی ہے اسلیے خداوند کریم نے پانچ ہزار فرشتوں کو بھیجدیا ۱۲ ف ایسا ہی ہوا کہ بدر کے دن کافروں کے کئی سو آدمی مارے گئے ستر قتل ہوئے اور ستر قید ہوئے اور جو آرزو لیکر آئے تھے وہ خاک میں مل گئی ۱۲ ف یعنے اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے انکو کاٹ ڈالے یا ذلیل کرے یا مسلمان بنا دیوے یا انپر عذاب نازل کرے تم کو ان باتوں میں کوئی دخل نہیں ہے۔ ہوا یہ تھا کہ جب جنگ احد میں آنحضرت کے مسلمانوں کو شکست ہوئی تو آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمانے لگے یا اللہ ابوسفیان پر لعنت کر یا اللہ حارث ابن ہشام پر لعنت کر یا اللہ سہیل ابن عمرو پر لعنت کر یا اللہ صفوان امیہ پر لعنت کر یہ سب کافروں کے سردار تھے تب یہ آیت اتری ۱۲ ف جنگ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے اور بہت سے زخمی ہوئے مسلمانوں کو بڑا رنج ہوا اللہ تعالیٰ انکو تسلی دیتا ہے کہ رنج کیوں کرتے ہو اور ہمت کیوں ہارے دیتے ہو اگر تم سچے مسلمان ہو تو تمہارا ہی بول بالا ہوگا ایسا ہی ہوا کہ جنگ احد کے بعد ہر لڑائی میں مسلمان ہی غالب ہوتے رہے ۱۲ ف جیسے تمہارے ستر لوگ اس لڑائی میں مارے گئے ویسے ہی مشرکوں کے بھی ستر بڑے بڑے لوگ جنگ بدر میں مارے گئے ہیں باوجود اسکے وہ تمسے لڑنے کو آئے اور ہمت نہ ہارے تو تم (مسلمان ہو کیا کافروں سے بھی گئے گذرے کہ اتنے سے نقصان پر ہمت ہار دو گے اور مرید ہو کر بیٹھ رہو گے ۱۲ ف ایکدن ایک کی فتح ہوتی ہے دوسرے کی شکست پھر ایک دن دوسرے کی فتح ہوتی ہے اور انکی شکست ۱۲ ف اسکی ظاہری ترجمہ تو یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو معلوم کرے مگر اللہ تعالیٰ کو تو ازل ہی سے سب معلوم ہے کہ کون جھوٹا ہے کون سچا ایمان دار مطلب یہ ہے کہ ہمکو ظاہر کر کے دیکھ لیوے ۱۲ ف بعض مسلمان شہادت کی آرزو کرتے تھے اور دعا کرتے تھے یا اللہ ہم پر جنگ ہو اور ہم تیری راہ میں مارے جاویں اللہ تعالیٰ نے انکی دعا قبول کی وہ جنگ احد میں شہید ہوئے ۱۲ ف کیونکہ وہ اس فتح پر مغرور ہو کر پھر لڑنے کو آویں گے اب کے وہ مار کھاویں گے جو ہمیشہ یاد رہے گی ۱۲ ف اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تسلی دیتا ہے کہ کوئی نئی بات نہیں ہوئی بہت سے پیغمبر ایسے گذر چکے ہیں جنکے ساتھ ہو کر اللہ والوں نے بڑی بڑی لڑائیاں لڑی ہیں انہوں نے بہت نہیں ہاری اور دشمن کے سامنے [illegible] کیا ہے اور کافروں نے سخت سخت مصیبتیں اٹھائی ہیں لیکن انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور دشمن کے سامنے [illegible] تم کو بھی ہمت نہیں ہارنی چاہیے [illegible]

			اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝	نے دنیا میں انکا فائدہ کیا اور آخرت میں اچھا خاصا ثواب دیا اور اللہ تعالیٰ نیکوں سے محبت رکھتا ہے ۝
۴	آل عمران	۱۶	سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا	اب ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالدینگے کیونکہ انہوں نے اسکو اللہ کا شریک بنایا جسکے (شریک ہونے کی) اس نے کوئی سند نہیں اتاری اور انکا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا برا ٹھکانا ہے ۝ اور اللہ نے تو اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب تم اس کے حکم سے کافروں کو بیدم کر رہے تھے جب تمنے بودا پن کیا اور حکم میں جھگڑا ڈالا اور نافرمانی کی جو چاہتے تھے (یعنے فتح) اسکو دیکھ لینے کے بعد کوئی تو تم میں سے دنیا چاہتا تھا اور کوئی تم میں سے آخرت کا طالب تھا پھر خدا نے تمکو آزمانے کے لیے کافروں کی طرف سے پھیر دیا اور البتہ تم کو معاف کر دیا اور اللہ تو ایمان والوں پر فضل کرتا ہے (اسوقت) جب تم بھاگے چلے جاتے تھے اور مڑکر کسی کو نہیں دیکھتے تھے (یا کہیں ٹھہرتے نہ تھے) اور پیغمبر تم کو پیچھے کھڑا بلا رہا تھا آخر خدا نے تم کو دوہرے غم میں مبتلا کیا (اس میں یہ حکمت تھی) کہ جو چیز ہاتھ سے جاتی رہی اس پر رنج نہ کرو اور نہ اس پر جو تم کو پیش آئے اور جو تم کرو اللہ کو اسکی خبر ہے پھر غم کے بعد اللہ تعالےٰ نے تمکو اطمینان دیا تم میں سے بعضوں کو اونگھ آنے لگی اور بعضوں کو جان کی فکر لگ گئی وہ اللہ تعالیٰ کی نسبت جو جاہلوں کے سے خیال کر رہے تھے کہہ رہے تھے کیا اب بھی کچھ ہم کو ملنا ہے (اے پیغمبر) کہدو کام سب اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے (وہی فتح دیتا ہے وہی شکست) اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپائے ہوئے ہیں جنکو تجھ پر نہیں کھولتے کہتے ہیں اگر ہم کو کچھ ملنے والا ہوتا تو ہم یہاں مارے کیوں جاتے (اے پیغمبر)

ف دنیا کا فائدہ یہ ہے کہ لوٹ کا مال لونڈی غلام ہاتھ لگے سلطنت اور حکومت ملی اور آخرت کا ثواب بہشت اور وہاں کی نعمتیں ۱۲ ف جب جنگ احد سے کافر فارغ ہو کر مکے کی طرف لوٹے تو راہ میں بہت متاسف ہوئے کہ ہمنے یہ کیا کیا جو تھوڑے سے مسلمان وہی خستہ اور زخمی رہ گئے تھے انکو تمام کر دینا تھا قصہ پاک ہو جاتا اب پھر وہ قوت باکر لڑائی کو مستعد ہونگے اور دوبارہ لوٹنے کا قصد کیا اُدھر آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن ہی خستہ اور زخمی مسلمانوں کو جن کی ہمت اور جرأت پر ہزار آفرین ہے اپنے ساتھ لیکر کافروں کا تعاقب کیا کافروں نے جب یہ خبر سُنی کہ خود مسلمان ہم سے لڑنے کو آئے ہیں تو انکے دلوں میں ایسی ہیبت سمائی کہ لوٹکر دم وہیں سے بھاگے اور مکہ میں جا کر دم لیا اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کے ساتھ مدینہ میں تشریف لائے اللہ تعالیٰ نے اپنا احسان جتلاتا ہے کہ تم گھبراؤ نہیں اب ہم کافروں کے دل میں تمہارا رعب ڈالے دیتے ہیں وہ تم سے مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں کرینگے ایسا ہی ہوا ۱۲ منہ پھر جو جنگ میں ایسا ہی ہوا کہ مسلمان غالب ہوئے اور کافر مغلوب ۱۲ ف اور مناسب فرمانی کا ثمرہ عذاب ترتا ۱۲ ف یہ سارا قصہ اوپر گذر چکا ہے ہوا یہ تھا کہ جنگ احد میں پہلی اول مسلمانوں ہی کا غلبہ ہوا اور کافروں کو شکست ہوئی مگر اخیر میں جو خرابی ہوئی وہ رسول کی اور نافرمانی کی وجہ سے آنحضرت صلعم نے قطعی حکم عبداللہ ابن جبیر اور انکے ساتھ کے سپاہیوں کو یہ دیا تھا کہ تم اس مقام سے نہ ٹلنا خواہ ہماری فتح ہو یا ہماری شکست لیکن ان لوگوں نے جب دیکھا کہ فتح ہو گئی تو لوٹ کی طمع میں اپنا مورچہ چھوڑ کر چلدیے عبداللہ بن جبیر نے سمجھایا بھی لیکن ایک نہ سنی خالد بن ولید نے جو اسوقت تک کافر تھے موقعہ پا کر عقب سے حملہ کیا اور جنگ کا نقشہ ہی بگڑ گیا مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے وہ بھاگ نکلے اور آنحضرت صلعم بھی زخمی ہو کر ایک گڑھے میں گر گئے یہ آیت اسوقت اتری جب مسلمان گھبرائے تو اللہ تعالیٰ نے تم سے فتح کا وعدہ کیا تھا تم کو شکست کیونکر ہوئی یعنے اسکا تو وعدہ ہے جبتک وہ پورا ہوا تم نے اپنی فتح خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لی پھر تم نے جو نافرمانی کی اور رسول کا کہنا نہ مانا تو اسکی سزا میں تم کو شکست ہوئی اور جو کچھ نقصان ہوا وہ ہوا ۱۲ منہ یا پہاڑ پر چڑھے جاتے تھے ۱۲۔ باقی در ضمیمہ۔

مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ
لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ
كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ ۚ
وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ ۙ وَ
لِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا
مِنْكُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا
اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ
وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
حَلِیْمٌ ۝

۱۷ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ
كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا
فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّی لَّوْ كَانُوْا
عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِیَجْعَلَ
اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ
یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِیْرٌ ۝ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَیْرٌ
مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ۝ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ
لَاِلَی اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

۱۸ اَوَلَمَّاۤ اَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ
مِّثْلَیْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰی هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ
مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ وَمَاۤ اَصَابَكُمْ یَوْمَ

کہہ دے اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کی
قسمت میں مارا جانا لکھا تھا وہ اپنے گرنے کی جگہوں
میں نکل کر آجاتے ف۱ اور (اس شکست میں ایک حکمت
تھی) کہ اللہ تعالےٰ جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اس کو
(تمہارے دل کی باتوں کو) آزمائے ف۲ اور تمہارے دلوں میں
جو کچھ ہے اسکو صاف کردے ف۳ اور اللہ کو تو دل کی سب باتیں
معلوم ہیں ف۴ جس دن دو فوجیں گتھ گئیں ف۵ اس دن جو تم میں سے
(یعنے مسلمانوں میں سے) بھاگ نکلے انکو شیطان نے کچھ انکے
کیے کی شامت میں بہکا دیا اور البتہ اللہ نے انکو معاف کر دیا
بے شک اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے ف

۱۷ مسلمانو تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جو کافر ہیں اور اپنے بھائی
بندوں کے حق میں جب وہ سفر یا جہاد کو جاتے ہیں یوں کہتے
ہیں اگر ہمارے پاس رہتے تو نہ (سفر میں) مرتے نہ (جہاد میں)
مارے جاتے (تم انکی طرح ایسا اعتقاد مت رکھو) کیونکہ اللہ تو
انکے دلوں میں ایسے اعتقاد سے (ساری عمر) حسرت رکھنا چاہتا
ہے ف۱ اور جلانے مارنے والا اللہ ہے (سفر اور جہاد سے کوئی نہیں
مرتا) اور اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے اور اللہ کی راہ میں
اگر تم مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت (جو تم کو
ملے گی) اس سے بہتر ہے جو وہ (کافر) بٹورتے ہیں اور تم مرو یا مارے
جاؤ (ہر حال میں) اللہ کے پاس اکٹھا ہونا ہے ف

۱۸ کیا جب (اُحد کے دن) تم پر ایک مصیبت آئی (کہ ستر آدمی تمہارے
مارے گئے) جسکی دونی تم (اپنے دشمنوں کو) پہونچا چکے ہو ف تو تم (گھبرا
گئے اور بے دل ہو کر) کہنے لگے یہ (مصیبت) کہاں سے آئی ف
(اے پیغمبر) کہدے یہ مصیبت خود تم نے اپنے اوپر

ف۱ یعنے جہاں پر خدا نے انکی موت لکھی تھی وہاں آجاتے ضرور آجاتے کیونکہ تقدیر سے سفر نہیں ہے جہاں کی موت ہوتی ہے موت وہاں لے جاتی ہے ۱۲ ف۲ لوگو نہ کہو کہ کون سچے مسلمان ہیں کون
منافق بے غلاوہ ۱۲ ف۳ بکھیرے کسوٹی پر کس دے وسوسوں اور شیطانی خیالات سے پاک کردے ۱۲ ف۴ مگر اس نے تم لوگو نہ کہو لنے کے لیئے یہ سب کارروائی کی تاکہ تم بھی جان لو کہ فلاں فلاں
منافق ہیں اور دل میں مسلمانوں کو دشمن ہیں ظاہر میں تمہارے شریک ہیں ایسا ہی ہوا کہ احد کی لڑائی بگڑنے سے یہ سارہ بھانڈا پھوٹ گیا اگر مسلمانوں کی پوری جیت رہتی تو یہ بات نہ
کھلتی ۱۲ ف۵ ایک مسلمانوں کی ایک کافروں کی یعنے جنگ احد میں ۱۲ ف۶ انکے کیئے کی شامت یعنے پیغمبر کی مخالفت اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ شکست ہوئی مطلب یہ کہ بعضے مسلمان جو اس دن بھاگ
کھڑے ہوئے وہ اس وجہ سے نہیں بھاگے کہ اسلام سے پھر گئے تھے یا منافق تھے بلکہ شامت نفس اور شیطان کے بہکانے سے یہ گناہ ان سے سرزد ہوا جسکو اللہ نے معاف کر دیا اب کوئی گناہ اپنے نہیں رہا اور
کہتے ہیں اس جنگ میں آنحضرت صلعم کے پاس صرف تیرہ آدمی رہ گئے بعضوں نے کہا چودہ سات مہاجرین اور سات انصاری تو مہاجرین میں سے ابوبکر صدیق رضہ اور عمر فاروق رضہ اور علی مرتضیٰ رضہ
اور طلحہ بن عبید اللہ رضہ اور عبدالرحمن ابن عوف رضہ اور زبیر بن عوام رضہ اور سعد بن ابی وقاص رضہ تھے اور حضرت عثمان بن عفان بھی ان لوگوں میں شامل تھے جو بھاگ گئے تھے رضی اللہ عنہم
ایک یہ طعنہ بھی حضرت عثمان پر کرتے ہیں مگر ان کا جواب خود قرآن شریف دے رہا ہے اللہ نے انکو معاف کر دیا پھر معافی کے بعد کسی گناہ کا طعنہ دینا نری نادانی اور حماقت ہے ۱۲ ف۷
ظاہر میں اپنے کو مسلمان کہتے ہیں لیکن دل میں کافر ہیں ۱۲ ف۸ نہ تمہارے دلوں میں یعنے اللہ نے جو انکو ایسا ضعیف الاعتقاد کر دیا تو اس سے غرض یہ ہے کہ وہ ساری عمر ایسے ہی رہیں
تاہم ہاتھ سے ہمارے نکلا ہوا سفر کو کیوں گیا تھا اے وہ لڑائی میں کیوں گیا اور ہمیشہ اسی رنج میں رہیں اور ہم کو اس حسرت اور افسوس کی سزا دیں ۱۲ ف۹ تو مرنے مارنے کا ہمارے ہاتھ نہیں
ہم کچھ سفارش ہو جاویں گے پھر کا ہیکو ڈریں اپنے مالک کے پاس ہر طرح جانا ہے ۱۲ ف۱۰ بدر کے دن ستر مارے اور ستر قید کیئے ۱۲ ف۱۱ کہ اتنے مسلمان احد میں کیسے اور شکست کیوں ہوئی
اللہ کے پیغمبر جانکو سکھاتے ہیں ۱۲

التقى الجمعن بإذن الله وليعلم المؤمنين ۝ وليعلم الذين نافقوا ۚ وقيل لهم تعالوا قاتلوا في سبيل الله أو ادفعوا ۖ قالوا لو نعلم قتالا لا اتبعناكم ۗ هم للكفر يومئذ أقرب منهم للإيمان ۚ يقولون بأفواههم ما ليس في قلوبهم ۗ والله أعلم بما يكتمون ۝ الذين قالوا لإخوانهم وقعدوا لو أطاعونا ما قتلوا ۗ قل فادرءوا عن أنفسكم الموت إن كنتم صادقين ۝ ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا ۚ بل أحياء عند ربهم يرزقون ۝ فرحين بما آتاهم الله من فضله ۙ ويستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم ۙ ألا خوف عليهم ولا هم يحزنون ۝ يستبشرون بنعمة من الله وفضل ۙ وأن الله لا يضيع أجر المؤمنين ۝ الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما أصابهم القرح ۚ للذين أحسنوا منهم واتقوا أجر عظيم ۝ الذين قال لهم الناس إن الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم إيمانا ۖ وقالوا حسبنا الله ونعم الوكيل ۝ فانقلبوا بنعمة من الله وفضل لم

ڈالی بیشک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے اور جسدن دو فوجیں بھڑ گئیں یعنے اُحد کا دن) اس دن جو مصیبت تمکو پیش آئی وہ اللہ کے حکم سے آئی اور اسلیے کہ اللہ ایمان والوں کو ظاہر کردے اور اسلیے کہ اللہ منافقوں کو ظاہر کردے اور ان سے (یعنے منافقوں سے) کہا گیا آؤ اللہ کی راہ میں یعنے اسکی رضامندی کو لیئے لڑو (اگر تم سچے مسلمان ہو) یا دشمنوں کو تو ہٹاؤ وہ کہنے لگے اگر ہم یہ سمجھتے کہ لڑائی ہوگی تو تمہارے ساتھ رہتے وہ لوگ اسدن ایمان سے اتنے نزدیک نہ تھے جتنے کفر کے نزدیک تھے منہ سے ایسی بات کہتے ہیں جو انکے دلمیں نہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ (اپنے دلمیں) چھپاتے ہیں انہی لوگوں نے یہ کہا کہ خود تو بیٹھ رہے اور اپنے بھائیوں کو کہتے ہیں اگر ہماری بات مانتے تو ماری نہ جاتے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدے بھلا اگر تم سچے ہو تو (اوروں کو جانے دو) خود اپنے اوپر سے موت کو تو ٹال دو اور اے پیغمبر جو لوگ اللہ کی راہ میں ماری گئے انکو مردہ مت سمجھ وہ اپنے مالک کے پاس زندہ ہیں انکو روزی ملتی ہے اور اللہ نے جو اپنے فضل سے انکو دیا ہے اسپر خوش ہیں اور جو لوگ ابھی انکے پاس نہیں پہونچے انکے پیچھے ہیں انکی خوشی مناتے ہیں کہ نہ انکو ڈر ہوگا نہ غم اللہ کی نعمت اور فضل کی خوشی کر رہے ہیں اور اسکی (خوشی کر رہے ہیں) کہ اللہ تعالے مسلمانوں کا ثواب نہیں کھوتا ۱۲

۴	آل عمران	۱۸

جو لوگ لڑائی میں زخمی ہوئے اور یہ ہے اللہ اور اسکے رسول کا کہا ماننا ان میں جو نیک اور پرہیزگار ہیں انکو بڑا ثواب ملے گا یہ وہ لوگ ہیں جن سے لوگوں نے کہا تمہارے مقابلہ کے لیے (مشرک) لوگوں نے لشکر اور سامان جمع کیا ہے تو انسے ڈرو یہ سنکر انکا ایمان اور بڑھ گیا اور وہ کہنے لگے اللہ ہمکو بس کرتا ہے اور اچھا کام بنانے والا ہے پھر اللہ کی بڑی نعمت (صحت وسلامتی) اور اس کا فضل (دنیا کا فائدہ) لیکر لوٹ آئے ان کو کوئی تکلیف نہیں

ف کسی اور کی طرف سے نہیں آئی خود کردہ را چہ علاج ۱۲ ف خود تم نے اپنے اوپر ڈالی یعنے نہ تم آں حضرت صلعم کی مدد دل سے کرتے اور نہ لڑائی کے مورچہ کو چھوڑتے نہ یہ آفت آتی ۱۲ ف نقلی ترجمہ تو یوں ہے کہ اللہ تعالے معلوم کرے ایمان والوں کو مگر اللہ کو تو پہلے سے سب معلوم تھا تو مطلب یہ ہے کہ اسکا رسول جو بات اسکے علم میں تھی اسکو ظاہر کردیوے اور سب لوگوں پر کھول دیوے ۱۲ ف منافقوں کا سردار عبداللہ ابن ابی ابن سلول تھا عبداللہ ابن عمرو بن حرام انصاری نے اس سے یہ کہا مطلب یہ ہے کہ ہمارے ساتھ ہو کر لڑو اگر تم مومن ہو جیسا زبان سے کہتے ہو اور اگر خیر تم کو لڑنا منظور نہیں ہے تو ہمارے ساتھ تو رہو تاکہ دشمن ہمارا لشکر بہت سمجھ کر ہٹ جاوے ۱۲ ف منافقوں نے یہ بہانہ کیا کہ لڑائی ہوتی معلوم نہیں ہوتی اور آنحضرت صلعم اور صحابہ کو جو چلے آئے یہی انکی ایک مکاری تھی کس لیئے کہ کافر ہمیشہ دور دراز مقام سے لشکر جمع کرکے آئے اور بدر کا غصہ ان کے دلوں میں بھرا ہوا ہو اور پھر بے لڑے واپس جائیں یہ عقل کے خلاف تھا ۱۲ ف یعنے بہ نسبت ایمان کے کفر سے زیادہ نزدیک ہوگئے تھے حالانکہ منافق پہلے ہی سے مومن نہ تھے مگر جو لوگ بھولے بھالے تھے وہ تو اُن کا ظاہری حال دیکھ کر ان کو مومن سمجھتے تھے لیکن احد کے دن انہوں نے جو کام کیا مسلمانوں کو چھوڑ کر چلے آئے تو ان لوگوں کو بھی معلوم ہوگیا کہ انکے دل کفر کی طرف زیادہ مائل ہیں دل کا پکا نہ اٹھہ گیا ۱۲ ف بلکہ دل میں اسکے خلاف ہے جیسے ایمان کا دعوی کرتے ہیں دل میں کفر پہلے سے رکھتے ہیں کہ آج لڑائی ہوتی معلوم نہیں ہوتی حالانکہ دل میں انکو یقین ہے کہ ضرور لڑائی ہوگی ۱۲ ف اُن کو نفاق اور شرارت اور مکاری کو ۱۲ ف جو جنگ میں مارے گئے ۱۲ ف بھائیوں سے مراد ان منافقوں کے عزیز اور رشتہ دار ہیں جو جنگ میں مارے گئے یعنے منافق آپس میں یہ کہتے ہیں کہ جو لوگ مارے گئے وہ اگر ہمارا کہا مانتے تو نہ مارے جاتے مطلب یہ ہے کہ جب تم ان لوگوں کا قتل ہونا روک سکتے تھے تو اپنی ہی موت کو کیوں نہیں روکتے موت آتے ہی نہیں سے مرجاتے ہو کیونکہ بس اپنا جب بچاؤ نہیں بچا سکتے تو دوسروں کو کیا بچاؤ گے ۱۲ باقی بعد تمہید

			يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَاۗءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝	پہونچی اور اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چلے (اس کے رسول کے حکم پر اور) اللہ کا فضل بڑا ہے ۝ یہ (شیطان تھا جو) اپنے دوستوں سے (تم کو) ڈراتا تھا تم اگر سچے مسلمان ہو تو ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔
۴	آل عمران	۲۰	فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝	پھر جن لوگوں نے اپنا وطن چھوڑا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور (میری راہ میں مارے گئے البتہ میں انکے گناہوں کو (ان پر سے) میٹ دونگا (یا اتار دونگا) اور انکو ایسے باغوں میں لیجاؤں گا جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں یہ اللہ کے پاس سے انکو بدلہ ملیگا اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے
〃	〃	〃	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝	مسلمانو صبر کرو اور صبر میں (اپنے دشمنوں پر) غالب آؤ اور (ان سے زیادہ صبر کرو) اور مورچہ پر جمے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو (یہی کہ مراد کو پہونچو (جنت اور مغفرت تم کو نصیب ہو)
۵	النساء	۱۰	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَھُمْ شَهِيْدًا ۝ وَلَىِٕنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَھُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ	مسلمانو اپنا بچاؤ لیئے رہو اور جتھے جتھے نکلو یا سب ملکر نکلو اور تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ وہ (جہاد کے لیے نکلنے میں) ضرور دیر کرے گا پھر اگر (اتفاق سے) تم پر کوئی مصیبت آن پڑی تو کہیگا اللہ نے مجھ پر فضل کیا میں انکے ساتھ موجود نہ تھا اور اگر تم پر خدا کا فضل ہو (فتح ہو لوٹ کا مال ملے) تو اس طرح کہے گا جیسے تم میں اور اس میں (کبھی کی) دوستی نہ تھی کاش میں بھی انکے ساتھ ہوتا اور خوب فائدہ کماتا جو لوگ دنیا کی زندگی کو دے کر آخرت لیتے ہیں انکو اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیے اور جو کوئی اللہ (تبارک و تعالے) کی راہ میں لڑے (نہ دنیا کے واسطے) پھر وہ (لڑائی میں) مارا جائے یا (دشمنوں پر) غالب ہو (ہر حال میں) ہم اسکو بڑا ثواب دیں گے

ف بعضوں نے کہا نصرت سے دنیا کا فائدہ اور فضل سے آخرت کا ثواب مراد ہے ان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی یعنی کوئی مارا گیا نہ کوئی زخمی ہوا لڑائی ہی نہیں ہوئی اور ہر مسلمان اپنے وعدہ کے بموجب رہا ابوسفیان اور مشرکین ہی وعدہ خلاف کہلائے ۱۲ ف جو کہتا تھا کہ کافروں نے تم سے جنگ کرنے کے لیئے بہت سامان اور لشکر جمع کیا ہے ۱۲ ف یعنے خود شیطان نعیم بن مسعود کی صورت میں یا خود نعیم یا ابوسفیان ۱۲ ف اپنے رفیقوں کا ڈراؤنا کہا تھا اپنے یاروں کا ڈر بتاتا تھا ۱۲ ف اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت اختیار کی یعنے ہجرت کی ۱۲ ف یعنے اسلام لانے کے سبب سے کافروں نے انکو تکلیف دی مراد مہاجرین ہیں ۱۲ ف کافروں کی ایذا دہی پر یا اپنے دین پر یا خدا کے حکم پر بلا پر یا جہاد پر یا فرض ادا کرنے پر یا قرآن پڑھنے پر یا قرآن و حدیث کی پیروی کرنے پر ۱۲ ف ہمیشہ جہاد کے لیے مستعد رہو اور سامان جنگ تیار رکھو ۱۲ ف ۹ یعنے ہتھیار ہر وقت اپنے پاس رکھو یا جنگ کے لیے تیار اور مستعد رہو یا دشمنوں سے ہوشیار رہو ۱۲ ف یعنے جہاد کے لیے جاؤ تو اکٹھا راہ میں مت جاؤ بلکہ دس دس یا زیادہ کی ٹکڑیاں مل جل کر چلو ایسا نہ ہو کہ دشمن اکٹھا دیکھکر تم کو ہلاک کرے یا سارا لشکر سب ملکر ایک ساتھ چلو ۱۲ ف یا دیر کرائے گا دوسرے مسلمانوں جیسی عبداللہ بن ابی منافقوں کا سردار ۱۲ ف مثل زخمی ہو یا مارے جاؤ یا شکست ہو ۱۲ ف گویا میں وہاں جاتا یا زخمی ہوتا ۱۲ ف گویا تمہاری فتح کی ہی خوشی نہ تمہارے فائدے سے غرض بس اسکو اپنے طور پر نکھٹے سے کام ہے اگر فی سبیل اللہ ہی دوستی ہوتی ہے تو دوست کی کامیابی کی خبر سن کر آدمی خوشی کرتا ہے یہ نہیں کہ اپنی ہی فکر میں لگا رہے اپنے ہی فائدے سے غرض رکھے دوسرے پر کیا گزرے سچا مسلمان اور مسلمانوں کا دوست ہو گا تو پہلے یہ رنج کریگا کہ جہاد کے ثواب سے محروم رہا اس کا تو رنج نہیں ہی رنج ہے کہ مالے دنیا کا فائدہ جاتا رہا بس معلوم ہوا کہ بندۂ نان ہے نہ صاحب ایمان منافق کی یہی صفت ہے ۱۲ ف اسکا جواب دیا کرنے کے لیے ۱۲

			أَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي	اور مسلمانو! تمکو کیا ہوگیا ہے تم اللہ تعالے کی راہ میں ان بے
			سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ	بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کے (چھڑانے کے) لیے (کافروں
			وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا	سے) نہیں لڑتے جو (یہ) کہہ رہے ہیں (ف۱) مالک ہمارے ہم کو اس بستی
			أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ	سے نکال جہاں کے لوگ ظالم ہیں (ف۲) اور ہماری حمایت پر کسی کو
			لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا ۝ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ	اپنی طرف سے کھڑا کر اور ہماری مدد کے لیے کسی کو اپنی طرف
			نَصِيرًا ۝ الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ	سے مقرر کر (ف۳) جو لوگ ایماندار ہیں وہ اللہ تعالے کی راہ میں
			وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا	لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں (ف۴) تو
			أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ۝	شیطان کے دوستوں سے لڑو بیشک شیطان کا مکر (فریب) بودا ہے (ف۵)
۵	النساء	۱۱	أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ	(اے پیغمبر) تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنکو حکم ہوا اپنے ہاتھ
			وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ۚ فَلَمَّا	روکے رہو (یعنے لڑائی نہ کرو) اور نماز ادا کرتے رہو زکوۃ دیتے
			كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ	رہو پھر جب انپر جہاد فرض ہوا تو ایک فرقہ ان میں کا لوگوں سے
			يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ أَوْ أَشَدَّ	ایسا ڈرنے لگا (یعنے کافروں سے) جیسے وہ خدا سے ڈرتا تھا
			خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ	یا اس سے بھی زیادہ ڈرنے لگا اور کہنے لگا پروردگار تو نے
			عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۖ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَى أَجَلٍ	جہاد کیوں ہمپر فرض کیا ہمکو اپنی موت سے مرنے دیا ہوتا جو
			قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۚ وَالْآخِرَةُ	نزدیک ہے (اے پیغمبر) کہدے دنیا کا مزہ چند روزہ ہے اور
			خَيْرٌ لِمَنِ اتَّقَىٰ ۖ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝	پرہیزگار (خدا ترس) کے لیے آخرت بہتر ہے (ف۶) اور کھجور کی گٹھلی
			أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ	کے شگاف برابر بھی تمپر ظلم نہ ہوگا (ف۷) تم جہاں رہو موت تم کو پکڑے گی (ف۸)
			فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ ۗ	گو کیسے ہی مضبوط قلعوں میں رہو (ف۹)
			وَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا	(اور اے پیغمبر) اللہ کی راہ میں (کافروں سے) لڑ (ف۱۰) تو اکیلا رہجائے
			نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ عَسَى اللّٰهُ	تو اپنی ہی ذات کا ذمہ دار ہے (ف۱۱) اور مسلمانوں کو بھی (لڑنے کر
			أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۗ وَاللّٰهُ	لیے) اُبھار قریب ہے کہ اللہ تعالے کافروں کے جنگ ہی کو
			أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا ۝	روک دے (ف۱۲) اور اللہ کا زور بہت زیادہ ہے (ف۱۳) اور اسکا عذاب بھی بہت سخت ہے
		۱۲	وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ	(اے مسلمانو) یہ (ف۱۴) چاہتے ہیں کہ جیسے وہ کافر ہوگئے تم بھی کافر ہوکر گمراہی اور
			سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ	کفر میں (سب برابر ہوجاؤ تو جب تک یہ لوگ اللہ کی راہ میں اپنا

ف۱ مکہ میں کافروں کی قید میں بڑی سختی اور تکلیف اٹھا رہے ہیں اور الخ ۱۲ ف۲ تنگ آکر یہ دعا کر رہے ہیں ۱۲ ف۳ یعنے کافر اور مشرک یا ہمارے اوپر ظلم کر رہے ہیں ۱۲ ف۴ کئی مسلمان مکہ میں کافروں کی قید میں تھے کافران کو سخت سخت تکلیفیں دیتے وہ بیچارے مصیبتیں جھیلتے اور تنگ آکر روز دعائیں کرتے یا اسرکب ان ظالموں کا ستیاناس ہوگا اور کب ہم کو ان کے پنجۂ ظلم سے نجات ملیگی ۱۲ ف۵ ایمان دار کو سب سے زیادہ اللہ کی رضامندی کا خیال ہوتا ہے انسان کا سر کا بنایا ہوا ڈھانچہ ہے (ف) گرانا بغیر اللہ کے حکم کے ایماندار کبھی پسند نہ کریگا جو بے ایمان اور کافر ہے اس کو اللہ تعالے کی رضامندی سے غرض نہیں وہ اپنے فائدے کے لیے ہر ایک کام کرتا ہے ملک مال و دولت کی طمع میں اللہ کے بندوں کی جان لیتا ہے کبھی اپنی ذاتی خواہشوں کو پورا کرنے کے لیے (ف) یعنے لڑنا شیطان کی راہ میں لڑنا ہے ۱۲ ف۶ یعنے اللہ کی مدد کے سامنے اس کے مکر کی کچھ حقیقت نہیں اگرچہ آدمیوں کی نسبت اس کا مکر بہت بڑا ہے ابن عباس رضؓ نے کہا جب تم شیطان کو دیکھو تو اس سمت ڈرو اسپر حملہ کرو مجاہد رحمہ نے کہا نماز میں مجھکو شیطان دکھلائی دیتا ہے ابن عباس رضؓ کا کہنا یاد کر کے اس پر حملہ کرنا چاہتا وہ غائب ہوجاتا ۱۲ ف۷ ابتدائے اسلام میں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تشریف رکھتے تھے اور صحابہ تھوڑے تھے تو کافر بہت ستاتے بعضے مسلمانوں نے آنحضرت صلعم سے درخواست کی کہ لڑائی کا حکم دیجئے تو ان کافروں کو ماریں ایک وقت تک جہاد فرض نہیں ہوا تھا آپ یہ حکم دیتے آپنے فرمایا نماز پڑھو زکوۃ دو یہی تم کو بس ہے اور اپنے ہاتھ روکے رہو ابھی جنگ کرو جس وقت تک صبر کرو کہ اللہ تعالے کوئی دوسرا حکم آوے جب آنحضرت صلعم مدینہ میں تشریف لائے اور جہاد فرض ہوا تو انہیں لوگوں میں سے بعضوں نے لڑائی کے لیے نکلنے میں سستی اور دیر کی نہ اس وجہ سے کہ ان کو یقین میں کوئی شک تھا بلکہ موت سے ڈر کر اسوقت اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری ۱۲ ف۸ وہ کبھی فنا نہیں ہوتی ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

هَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۠
وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۙ
اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَاۗءُوْكُمْ حَصِرَتْ
صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا
قَوْمَهُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ
فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ
وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ
لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۝ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا
قَوْمَهُمْ ۭ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا
فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا
اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ
وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكُمْ
جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝

۵ النساء ۴ ۱۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ
اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ
تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ
اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۭ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ
فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ

وطن نہ چھوڑیں ان میں سے کسیکو دوست مت بناؤ اور اگر یہ لوگ
نہ مانیں (ہجرت نہ کریں اور کافروں کے شریک رہیں) تو انکو پکڑو اور
جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ
بناؤ مگر جو لوگ ایسی قوم سے ملگئے ہوں جن میں اور تم میں عہد
ہو یا وہ لوگ جو تمہارے پاس آگئے جنکے دل (اپنی قوم کے ساتھ
ہو کر تم سے لڑنے میں یا (تمہارے ساتھ ہو کر اپنی قوم سے لڑنے
میں ہچکچاتے ہیں (تنگ ہیں) اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو بھی تم
پر چڑھا دیتا وہ تم سے ضرور لڑتے پھر اگر ایسے لوگ تم سے الگ رہیں
اور لڑیں نہیں اور تمہاری اطاعت کریں تو اللہ نے تمہارے لئے ان پر
ستانے کی کوئی راہ نہیں رکھی (اب تم کو ایسے لوگ پاؤ گے جو
تم سے بھی امن میں رہنا چاہتے ہیں اور اپنی قوم سے بھی جب
انکو کبھی فساد کی طرف بلائیں تو (اسیوقت) پلٹ جائیں ایسے لوگ
اگر (لڑائی سے) الگ نہ رہیں اور تمہاری اطاعت نہ کریں اور
اپنے ہاتھ (جنگ سے) روک نہ رکھیں تو ان کو پکڑو
اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان لوگوں پر تو ہمنے تم کو کھلی
دلیل دی ہے ۝

مسلمانو جب تم اللہ کی راہ میں (جہاد میں) سفر کرو تو تحقیق
کیا کرو اور جو شخص تم میں سے سلام علیک کرے اسکو یہ نہ کہو کہ
تو مسلمان نہیں ہے تم دنیا کا ساز و سامان چاہتے ہو (کہ اسکو
مار کر اسکا مال لے لیں گے) تو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں
پہلے تو تم خود بھی ایسے ہی تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا تو
تحقیق کر لیا کرو بیشک اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے
مسلمانوں میں جو لوگ معذور نہیں ہیں اور جہاد سے بیٹھ رہیں
ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے

(۱) اور مسلمانوں کے ساتھ مدینہ میں آ کر نہ رہیں ۱۲ (۲) یعنے ان کی پناہ میں چلے گئی ہوں یا ان سے خفیہ معاہدہ کر لیا ہو ۱۲ (۳) تو عہد کا توڑنا کسی طرح درست نہیں جیسے اس قوم سے لڑنا نہیں جسکو
ہی ان لوگوں سے بھی لڑنا ناجائز ہے جو انکی پناہ اور دوستی میں ہوں جامع البیان میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہلال اسلمی سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ نہ وہ مسلمانوں کی مدد کریں نہ کسی
اور قوم کی مسلمانوں کے خلاف اور جو شخص اس سے مل جاوے اس کو بھی پناہ ملیگی تو مراد وہی اسلم کے لوگ ہیں ۱۲ (۴) یہ دوسری طرح کے لوگ ہیں جن سے لڑنا منع ہوا یعنے جو ہر طرح لڑائی سے
تنگ ہیں نہ تمہارے ساتھ ہو کر اپنی قوم سے لڑنا پسند کرتے ہیں نہ اپنی قوم کے ساتھ ہو کر تم سے لڑنا چاہتے ہیں اور گھبرا کر تمہارے پاس چلے آئے ہیں یا قید ہو کر آ گئے مراد وہ لوگ ہیں جو
بدر کے دن مشرکوں کے ساتھ آئے تھے مگر آں حضرت صلعم اور مسلمانوں سے لڑنا انہوں نے پسند نہیں کیا علیحدہ ہو گئے جیسے حضرت عباس رض اور کئی بنی ہاشم کے لوگ ۱۲ (۵) لیکن اگر یہ لوگ
یہ نہیں چاہتا اور ان کا دل لڑائی سے پھیر دیا ۱۲ (۶) یعنے ان کا قتل کرنا اور مال لوٹنا تم کو درست نہیں ہے ۱۲ (۷) یعنے دونوں کو ملا کر اپنی زندگی آرام سے گذارنا چاہتے ہیں مسلمانوں سے
کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور کافروں سے کہتے ہیں ہم اپنے باپ دادا کے طریق پر ہیں موقع کے منتظر اور قابو دیکھ رہے ہیں یہ تھا مکہ کے چند لوگ تھے جنہوں نے آں حضرت صلعم سے ان
چاہا اور کہا کہ ہم ایمان لائے ہیں اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا ہم بھی اسی پرانے طریق پر ہیں ۱۲ (۸) یعنے شرک یا مسلمانوں سے لڑنے ۱۲ (۹) کہ کہلا مشرک بن جائیں یا کافروں کے ساتھ
ہو کر مسلمانوں سے لڑنے کو موجود ۱۲ (۱۰) یعنے ان سے لڑنے کی اور ان کو مارنے کی تو صاف وجہ تمہارے پاس موجود ہے کہ یہ منافق ہیں کسی کے ساتھی نہیں نہ لشکر میں نہ موقع کے
منتظر ہیں موقع ملے تو تم کو زندہ نہ چھوڑیں ایسے موذیوں کو سب سے پہلے مارنا چاہیئے ۱۲ (۱۱) یعنے جو شخص ملے اسکا حال اچھی طرح دریافت کر لیا کرو کہ مسلمان ہے یا کافر بغیر تحقیق کئے جلدی سے
ہر ایک کو مار ڈالنا مناسب نہیں ہے شاید وہ مسلمان ہو اگرچہ تحقیق کرنا ہر جگہ واجب ہے سفر میں بیا حضر میں مگر چونکہ یہ آیت جس قصہ میں اتری وہ سفر میں ہوا تھا اسلئے سفر کا ذکر کیا ۱۲ منہ

			فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کو جو اپنے مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں بیٹھنے والوں پر (جو معذور نہ ہوں) ایک درجہ کی فضیلت دی ہے اور سب سے اللہ نے اچھا وعدہ کیا ہے اور اللہ تبارک وتعالےٰ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں سے زیادہ ایک بڑا ثواب دیا ہے (وہ کیا ہے) کئی درجے ہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے اور بخشش ہے اور مہربانی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ؏
النساء ۴	۱۴	اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	جن لوگوں کی فرشتے جان نکالتے ہیں اور وہ گنہگار ہیں تو فرشتے اُنسے کہتے ہیں تم پڑے پڑے کیا کرتے رہے وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اس ملک میں بے بس تھے (اسلیے مکہ سے مدینہ کو نہ جا سکے) فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی (یعنے تنگ تھوڑی تھی) تم (اگر مدینہ کو نہیں جا سکتے تھے تو اور کہیں) اسمیں نکل جانا تھا تو ان لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی مگر جو مرد اور عورتیں اور بچے ایسے بے بس ہیں کہ نہ انکو کوئی تدبیر کرتے بن پڑتی ہے نہ رستہ معلوم ہے تو ایسوں کو امید ہے کہ اللہ انکو معاف کردے (اور ہجرت نہ کرنے کی پرسش نہ کرے) اور اللہ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے ۝ اور جو کوئی اللہ کی راہ میں اپنا وطن چھوڑے وہ زمین میں رہنے کی بہت جگہ اور روزی میں کشادگی پائے گا اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ تعالےٰ اور اُس کے رسول کی طرف ہجرت کرتا ہوا نکلے پھر اسکو موت آن پڑے تو اللہ سبحانہ وتعالےٰ پر اس کا ثواب ٹھیر چکا اور اللہ سبحانہ وتعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے ؏
″	۱۰	وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا	اور کافروں کا پیچھا کرنے میں (لشکر لڑنے میں) ہمت نہ ہارو (یا

(یہ مطلب یہ ہے کہ جہاد کرنے والے کو بیٹھ رہنے والے پر جو معذور نہ ہو ایک درجہ کی فضیلت ہے لیکن یہ درجہ اتنا بڑا ہے کہ پھر اس میں کئی درجے ہیں تو درحقیقت کئی درجہ کی فضیلت ہوئی جس کا بیان دوبارہ فرمایا بعضوں نے کہا مطلب ہے کہ جہاد کرنیوالے کو معذور بیٹھ رہنے والے پر ایک درجہ کی فضیلت ہے اور غیر معذور بیٹھ رہنے والے پر کئی درجوں کی فضیلت ہے ۱۲ منہ ۲ انہوں نے ہجرت نہیں کی بلکہ مشرکوں کے ساتھ ہو کر بعد کے دن مسلمانوں سے لڑنے آئے ۱۲ منہ ۳ مکہ چھوڑنے کافروں کے ملک میں رہ کر کیا کرتے رہے اور مسلمانوں کے پاس کیوں نہیں چلے گئے ۱۲ منہ ۴ ساری زمین پڑی ہوئی تھی اتنی لمبی چوڑی ۱۲ منہ ۵ یہ آیت مکہ کے چند لوگوں کے باب میں اتری جو زبان سے کلمہ پڑھتے تھے لیکن انہوں نے مسلمانوں کے پاس ہجرت نہیں کی اور جب مشرک بدر کے دن مسلمانوں سے لڑنے نکلے تو یہ بھی مشرکوں کے ساتھ مارے گئے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جس ملک میں آدمی دین کے ارکان ادا نہ کر سکے خواہ وہ کسی وجہ سے ہو تو وہاں سے ہجرت کر نکلنا فرض ہے بشرطیکہ ہجرت کی طاقت ہو پیچھے آتا ہے ۱۲ منہ ۶ کوئی تدبیر نہیں کر سکتے یعنے محتاج ہیں نہ پاس ہیں راہ خرچ کیوں کر کریں سواری کہاں سے لاویں ۱۲ منہ ۷ معلوم ہوا کہ ہجرت کرنا ویسا تاکیدی فرض ہے کہ جو معذور ہیں وہ بھی ہجرت نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہیں لیکن بخشش کی امید ہے پھر جو معذور نہ ہوں انکے لیے ہجرت نہ کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا معاذ اللہ ۱۲ منہ ۸ اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے ۱۲ منہ ۹ اللہ اپنے فضل سے ضرور اسکو ہجرت کا ثواب دیگا ۱۲ منہ ۱۰ اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کے یہ معنے ہیں کہ خالص خدا تعالےٰ کی رضامندی کے لیے ہجرت ہو نہ مال و زر یا عورت کی طمع سے جیسے صحیح حدیث میں ہے کہ عمل نیت سے درست ہوتے ہیں پھر جس نے دنیا کمانے یا کسی عورت کو بیاہ لینے کے لیے ہجرت کی اس کی ہجرت اسی کی ہوگی اور جس نے اللہ تعالےٰ اور رسول صلعم کی طرف ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ اور رسول کیطرف ہوگی ہجرت کے حکم میں ہر ایک سفر داخل ہے جو دین کے لیے ہو مثلاً علم حاصل کرنے کے لیے یا حج کے لیے یا جہاد کے لیے ۱۲

تُقَاتِلُونَهُمْ أَمْ نَحْنُ الْغَالِبُونَ ۝ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ ۝ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۝ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ ۝ وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ۝ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ ۝ بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ ۝ سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ ۝ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَوْ كَانُوا عِنْدَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ۝ وَلَئِنْ مُتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ ۝ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ۝ إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَاتَّبَعْنَاكُمْ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ۝ الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ۝ إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ۝ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ۝ لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ ۝ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خَاشِعِينَ لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

۶ المائدہ ۶ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

۹ الانفال ۱ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

۱-۲ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ ۝ يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ۝ وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ إِذْ يُغَشِّيكُمُ

تم مردی کرو یا اپنے تئیں ذلیل مت بناؤ اگر تم کو لڑائی میں تکلیف پہنچتی ہے تو انکو بھی تکلیف پہنچتی ہے جیسے تم کو تکلیف پہنچتی ہے اور تم خدا سے وہ امید رکھتے ہو جو کافر نہیں رکھتے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے

مسلمانو اللہ تعالے سے ڈرو اور اس تک (پہونچنے کا) وسیلہ ڈھونڈھو اور (دین کے دشمنوں سے) اس کی راہ میں لڑو تاکہ تم مراد کو پہونچو

تجھ سے لوٹ کے مالوں کو پوچھتے ہیں کہدے لوٹ کا مال اللہ اور اسکے رسول کا ہے تو اللہ سے ڈرو اور آپس میں مل جل کے رہو (جھگڑا نہ کرو) اور اللہ تعالے اور اس کے رسول کا کہا مانو اگر تم میں ایمان ہے

جیسے تیرے مالک نے تجھ کو حکمت کے ساتھ گھر (مدینہ) سے نکالا اور (اس وقت بھی) مسلمانوں کا ایک گروہ ناراض تھا وہ حق بات کھلجانے کے بعد تجھ سے جھگڑتے تھے گویا ان کو (زبردستی) موت کی طرف دھکیل رہے ہیں اور وہ دیکھ رہے ہیں جب اللہ تم سے وعدہ فرماتا تھا کہ ان دو گروہوں میں سے ایک تم کو ضرور ملیگا اور تم یہ چاہتے تھے کہ بے ہتیار والا گروہ تمہارے ہاتھ آجائے اور اللہ تو یہ چاہتا تھا کہ اپنی باتوں سے حق کو ظاہر کرے اور کافروں کی جڑ کاٹ ڈالے اور سچ (اسلام) کو سچ اور جھوٹ (کفر) کو جھوٹ کردے گو مشرک برا جانیں وہ وقت یاد کرو جب تم اپنے مالک سے فریاد کرتے تھے اس نے تمہاری فریاد سن لی (اور فرمایا) کہ میں تمہاری ایک ہزار فرشتوں سے مدد کروں گا ان کے پیچھے اور فرشتے ہونگے اور یہ فرشتوں کی مدد اللہ نے جو بھیجی تو صرف تمکو خوش کرنیکے لیے اور تمہارے دلوں کے اطمینان کیلئے ورنہ (درحقیقت) اسکے سوا اور

وہ بھی مارے جاتے ہیں زخمی ہوتے ہیں جیسے تم مارے جاتے ہو اور زخمی ہوتے ہو تو لڑائی کے نقصان میں دونوں فریق برابر ہیں اور تم کو ایک نعمت اللہ تعالے کی زیادہ ملی ہے جو کافروں کو نہیں ملی وہ کیا ہے اور تم خدا سے ثواب اور جنت اور خدا کی مدد کی تو تم کو ان سے زیادہ صبر کرنا چاہیئے ۱۲ ف یعنے اس کی رضامندی کے لیئے ۱۲ ف یعنے بہشت پاؤ اس میں ہمیشہ چین کرو وسیلہ سے مراد وہ عبادت ہے جس سے اللہ تعالے کا قرب حاصل ہو اور وسیلہ بہشت میں ایک بلند درجہ بھی ہے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالے سے میرے لیئے وسیلہ مانگو یعنے دعا کرو کہ اللہ تعالے یہ درجہ مجھ کو عطا فرمائے اذان کے بعد دعا میں کہتے ہیں آیت محمد دالوسیلۃ یعنے محمد صلعم کو وسیلہ عطا فرما ایک حدیث میں ہے کہ جو میرے لیئے وسیلہ مانگیگا اس کو میری شفاعت ملیگی ۱۲ ف اے پیغمبر مسلمان ۱۲ ف بدر کے دن جب مسلمانوں کو فتح ہوئی لوٹ کا مال ہاتھ آیا تو جوان کہنے لگے یہ ہمارا حق ہے ہم لڑے بھڑے ہم نے لوٹ لیا بوڑھے کہنے لگے ہم بھی تمہاری مدد پر تھے اگر شکست ہوتی تو تم بھاگ کر ہمارے ہی پاس تھم لیتے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف اللہ تعالے کے حکم سے رسول جس کو جتنا دیں وہ لے لیوے پھر آپ نے وہ مال جوانوں اور بوڑھوں سب کو برابر تقسیم فرمایا ۱۲ ف عطا رہے کہا اللہ تعالے اور رسول کا کہا ماننا یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کی پیروی کرے اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ بغیر قرآن اور حدیث کے آدمی مومن نہیں ہو سکتا اور جو کوئی قرآن یا حدیث کو جھٹلائے وہ کافر ہے لعنت اللہ تعالے و غضب علیہ ۱۲ ف اور اللہ تعالے کی حکمت پوری ہوئی اور بدر میں لڑائی ہو کر کافروں کو قتل بھی کرایا اور تم کو تمہیں لوٹ کا مال بھی ہاتھ آیا ۱۲ ف ان کو معلوم تھا کہ تو جو حکم دیتا ہے وہ اللہ تعالے کا حکم ہے یا ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ اللہ تعالے دو باتوں میں سے ایک کا وعدہ کیا ہے یا تو فتح غنیمت یا لڑائی میں قتل ہونا اللہ تعالے کا وعدہ ضرور پورا ہوگا ۱۲ ف موت کو انجھول سے ۱۲ ف ان کا خیال یہ تھا کہ ہم تو گھر سے صرف قافلہ لوٹنے کی نیت سے نکلے تھے لڑائی کا سامان نہیں کیا تھا اب موقع سے لڑائی چھڑ گئی ایسا نہ ہو کہ شکست ہو جاوے اس وجہ سے بعضوں نے لڑائی کو پسند نہ کیا یہ نہیں جانتا کہ اللہ اور رسول کی وہ نافرمانی کرتا چاہتے تھا اور اسی لیئے اللہ تعالے نے آیت میں ان کو سزا دی فرمایا اور جب سب لوگ حضرت کے ساتھ گئے اور لڑائی کی رضی اللہ تعالے عنہم ۱۲ ف اے مسلمانو وہ وقت یاد کرو جب تم بھاگے جاتے تھے اور کسی کو پھر کر نہ دیکھتے تھے اور رسول تم کو پکارتا تھا تمہارے پیچھے

النعاس امنة منه وينزل عليكم من السماء ماء ليطهركم به ويذهب عنكم رجز الشيطان وليربط على قلوبكم ويثبت به الاقدام ۝ اذ يوحي ربك الى الملئكة اني معكم فثبتوا الذين امنوا ۔ سالقي في قلوب الذين كفروا الرعب فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منهم كل بنان ۝ ذلك بانهم شاقوا الله ورسوله ومن يشاقق الله ورسوله فان الله شديد العقاب ۝ ذلكم فذوقوه وان للكفرين عذاب النار ۝ يايها الذين امنوا اذا لقيتم الذين كفروا زحفا فلا تولوهم الادبار ۝ ومن يولهم يومئذ دبره الا متحرفا لقتال او متحيزا الى فئة فقد باء بغضب من الله ومأوه جهنم وبئس المصير ۝ فلم تقتلوهم ولكن الله قتلهم ۔ وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى ۔ وليبلي المؤمنين منه بلاء حسنا ۔ ان الله سميع عليم ۝ ذلكم وان الله موهن كيد الكفرين ۝ ان تستفتحوا فقد جاءكم الفتح ۔ وان تنتهوا فهو خير لكم ۔ وان تعودوا نعد ۔ ولن تغني عنكم فئتكم شيئا ولو كثرت ۔ وان الله مع المؤمنين ۝ وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون

۹	الانفال	۲
۱۰		
۱۱		

کوئی مدد نہیں کرسکتا بیشک اللہ زبردست ہے حکمت والا جب خدا نے تمکو بیڈر بنانیکے لیے تم پر نیند ڈالدی (یا اونگھ) اور آسمان سے تم پر پانی برسایا تم کو پاک کرنے کیلیے اور شیطان کا وسوسہ تم سے دور کرنیکے لیے اور تمہارے دلوں پر گرہ باندھنے کیلیے تمہاری پاؤں جمانیکے لیے ۱۲ اے پیغمبر جب تیرا مالک فرشتوں کو حکم دے رہا تھا میں تمہارے ساتھ ہوں تم جاکر مسلمانوں کا دل جماؤ میں کافروں کے دلمیں رعب ڈالے دیتا ہوں تم (جاکر) کافروں کی گردنوں پر مارو اور ان کے پور پور پر مارو ۱۲

شکما نو جب تم کافروں کو (میدان) میں بہت جاؤ (یعنے وہ زیادہ ہوں اور تم کم) تو انکو پیٹھ نہ دو اور جو اسدن اپنی پیٹھ کافروں کو دکھائیگا (یعنے بھاگے) وہ اللہ تعالیٰ کا غضب لیکر لوٹا اور اسکا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ (لوٹ جانے کی) بری جگہ ہے مگر جو کوئی کترا کر ایک طرف چلے لڑنے کے لیئے یا جماعت میں شریک ہونیکے لیئے تو تمنے کافروں کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انکو قتل کیا اور تو نے وہ (مٹھی کنکریوں کی) نہیں پھینکی جب تو نے پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی ۱۲ اور مسلمانوں پر اپنی طرف سے ایک بڑا احسان کرے بیشک اللہ سنتا ہے جانتا ہے۔ یہ احسان تو تمہارا ہی ۱۲ اور اللہ تعالیٰ کافروں کے منصوبے کو خراب کرنا چاہتا تھا اگر تم فتح چاہتے تھے تو فتح تو تمہارے پاس آن موجود ہوئی ۱۲ اور اگر (اب) تم باز آؤ تو تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ اور اگر پھر تم کروگے تو ہم بھی (پھر مسلمانوں کی مدد) کریں گے اور تمہارا جتھا گو کتنا ہی بہت ہو کچھ بھی تمہارے کام نہ آئیگا اور اللہ تو مسلمانوں کے ساتھ تھا۔

(مسلمانو) کافروں سے لڑو اس غرض سے کہ شرک (دنیا میں)

وقت صبر اور یقین کی ۱۲ وقت ہوا یہ تھا کہ جب مسلمان بدر میں پہونچے تو کافروں سے پہلے وہاں پہونچکر پانی پر قبضہ کرچکے تھے آخر مسلمان ایک ایسی جگہ میں اترے جہاں ریتلی تھی پاؤں جمتے نہ تھے اور گرد بہت اڑتی دوسرے رات کو سوگئے بہتوں کو احتلام ہوا طہارت اور غسل کے لیئے پانی نہ تھا تیسرے شیطان نے بہتوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا کہ اگر تم اس پر حق کے دوست ہوتے اور پیغمبر کے پیغمبر ہوتے تو ایسے بُرے مقام میں کیوں پھنستے اور پانی تم کو ملتا اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے رات کو زور کا پانی برسایا ریتی جم کر مضبوط ہوگئی سب نے طہارت کی اور غسل کیا شیطان نے جو وسوسہ ڈالا تھا وہ دور ہوگیا تھتیائی کی امید اس کے فضل و کرم سے زیادہ ہوگئی ۱۲ وقت تمہاری مدد پر ہوں ۱۲ وقت یعنے جو جو تم پر یا اونگھ کی حالت میں تھا تم بدر کے دن ایک کافر کو مارنے جاتے لیکن ہماری تلوار لگنے سے پہلے اسکا سر گر پڑتا ۱۲ وقت یعنے اونکے مقابلے سے بھاگو نہیں ۱۲ حکم جہاد کا ہر جگہ کے لیئے ہے یا صرف بدر کے دن کے لیئے تابعین نے کہا یہ آیت منسوخ ہے اسی سورت کے آخر رکوع کی آیت سے ۱۲ وقت یعنے دشمن کو گھبرا دینے کے لیئے یاد ہوگا دینے کے لیئے ۱۲ وقت مسلمانوں کی دوسری فتح ۱۲ وقت جو زیادہ ہو یا جو کم ہو یا جو بھی ہو اس کی مدد کرنے والا اللہ ہے ۱۲ وقت اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے دل سے کافروں کی ہیبت نکالدی اور کافروں کے دلوں میں رعب ڈالا اس لیئے مسلمان کافروں سے زیادہ تھے اور کافر مسلمانوں سے کافر کئی طرح مسلمان جنگ ہی دنیا پر فتح کی کوئی صورت ظاہر میں نہ تھی یہ آیت اُس وقت اتری مسلمان جب لڑتے وقت تکبیر کہتے تھے دیکھو ہم نے کیسا مارا اور کیسے ان کو بھگا دیا ۱۲ وقت اس آیت سے فائدے ۱۲ وقت ہوا یہ تھا کہ بدر کے دن جب کافر سب نے طہارت کی اور غسل کیا شیطان نے جو وسوسہ ڈالا تھا وہ دور ہوگیا تھتیائی کی امید اس کے فضل و کرم سے زیادہ ہوگئی ۱۲ وقت تمہاری مدد پر ہوں ۱۲ وقت یعنے جو جو تم پر یا اونگھ کی حالت میں تھا تم بدر کے دن ایک کافر کو مارنے جاتے لیکن ہماری تلوار لگنے سے پہلے اسکا سر گر پڑتا ۱۲ وقت یعنے اونکے مقابلے سے بھاگو نہیں ۱۲ حکم جہاد کا ہر جگہ کے لیئے ہے یا صرف بدر کے دن کے لیئے تابعین نے کہا یہ آیت منسوخ ہے اسی سورت کے آخر رکوع کی آیت سے ۱۲ وقت یعنے دشمن کو گھبرا دینے کے لیئے یاد ہوگا دینے کے لیئے ۱۲ وقت مسلمانوں کی دوسری فتح ۱۲ وقت جو زیادہ ہو یا جو کم ہو یا جو بھی ہو اس کی مدد کرنے والا اللہ ہے ۱۲ وقت اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے دل سے کافروں کی ہیبت نکالدی اور کافروں کے دلوں میں رعب ڈالا اس لیئے مسلمان کافروں سے زیادہ تھے اور کافر مسلمانوں سے کافر کئی طرح مسلمان جنگ ہی دنیا پر فتح کی کوئی صورت ظاہر میں نہ تھی یہ آیت اُس وقت اتری مسلمان جب لڑتے وقت تکبیر کہتے تھے دیکھو ہم نے کیسا مارا اور کیسے ان کو بھگا دیا ۱۲ وقت اس آیت سے فائدے ۱۲ وقت ہوا یہ تھا کہ بدر کے دن جب کافر

(باقی در ضمیمہ)

الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ
خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ
بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ
يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ
بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ
مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ
فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا
كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ
عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِذْ يُرِيْكَهُمُ
اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ
كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ۝ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ
فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ
اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ
وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا
اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

نہ رہے اور سارا حکم اللہ ہی کا چلنے لگے پھر اگر یہ لوگ (کفر سے) باز
آجائیں تو اللہ انکے کاموں کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ نہ مانیں تو مسلمانو
تم یہ سمجھ لو کہ اللہ تمہارا حمائتی ہے کیا اچھا حمائتی ہے اور کیا اچھا
مددگار ہے اور جان رکھو کہ (لڑائی میں) جو لوٹ تمکو ملے اسمیں سے پانچواں
حصہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور ناطے والوں کا اور یتیموں کا اور
مسکینوں کا اور مسافروں کا اگر تم اللہ پر یقین رکھتے ہو اور اس
(مدد) پر جو ہمنے اپنے بندے (حضرت محمدؐ) پر فیصلے کے دن اتاری
جس دن دونو فوجیں (اسلام اور کفر کی) گتھ گئی تھیں (ایکدوسرے
سے بھڑ گئی تھیں) اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے جب تم (وادی کی)
ورلے سرے پر تھے اور وہ (یعنے کافر) پرلے سرے پر تھے اور قافلہ
نیچے کی طرف تھا اور اگر پہلے سے (لڑائی کا) تم میں اور انمیں وعدہ
ہوتا تو ضرور کوئی نہ کوئی اپنا وعدہ خلاف کرتا لیکن (ایسے لیے کہ اللہ تمکو
ایک کام کر ڈالنا منظور تھا جو ہو چکا تھا اور اسلیے کہ جو مرے وہ دلیل
دیکھکر مرے اور جو جیتا رہے وہ بھی دلیل دیکھکر جیے اور بے
شک اللہ تعالی سنتا جانتا ہے جب اللہ تعالی نے خواب میں تجھکو
کافر تھوڑے سے دکھلائے اور اگر کافروں کو تجھکو بہت دکھلاتا
تو اے مسلمانو تم ضرور ہمت ہار دیتے اور لڑنے میں جھگڑتے
مگر اللہ نے بچا لیا بیشک وہ دلوں تک کی بات جانتا ہے اور
(اے مسلمانو جب تم ان سے بھڑے تو اللہ نے تمہاری آنکھوں
میں اُن کو کم دکھلایا اور تمکو ان کی آنکھوں میں کم دکھلایا اس لیے
کہ اللہ کو ایک کام کا جو (اسکے علم میں) ہو چکا تھا کر ڈالنا منظور
تھا اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی انتہا ہے مسلمانو جب
تم (کافروں کی) کسی فوج سے بھڑ جاؤ تو جمے رہو اور اللہ کو بہت
یاد کرو تاکہ تم (اپنی) مراد کو پہونچو

فل یا دین میں فساد اور خرابی پیدا نہ ہو ۱۲ ف اس کے سوا کسی کا پوجا نہ رہے ۱۲ ف اور مسلمانوں کو نہ ستائیں ۱۲ ف جیسے وہ کام کریں گے ویسا بدلہ انکو ملیگا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضہ نے مکہ میں جنگ ہونے لگی تو بعض صحابہ رضہ نے دونو طرف شریک ہونے سے انکار کیا اور کہا ہم تو اسلیے لڑے تھے کہ فساد نہ رہے اور تم اسلیے لڑنا چاہتے ہو کہ فساد ہو ۱۲ ف شرک سے باز آویں لڑنا نہ چھوڑیں ۱۲ ف جس کا وہ مددگار اور حمایتی ہو وہ مغلوب نہیں ہو سکتا آخر ایک نہ ایک دن جو سچا دین ہے وہ ضرور غالب ہوگا اور کافر اور مشرک ضرور مغلوب ہونگے ۱۲ ف چار حصے تو لڑنے والوں کو ملیں گے اور الخ ۱۲ ف بنی ہاشم اور بنی مطلب کا یا صرف بنی ہاشم کا یا سارے قریش کا ۱۲ ف جن کے پاس راہ خرچ نہ رہا ہو ۱۲ ف جو تقسیم اوپر بیان ہوئی اسپر چلو ۱۲ ف وادی اس راہ کو کہتے ہیں جو دو پہاڑوں میں ہوتی ہے ۱۲ ف یعنے جو مدینہ سے قریب ہے دکن کی زبان میں اسکو ایلی در کہتے ہیں ۱۲ ف پہلی درجو مدینہ سے دور ہے ۱۲ ف جس کے لوٹنے کے لیے تم گئے تھے ۱۲ ف سمندر کے کنارے بدر سے تین میل کے فاصلے پر ۱۲ ف تم کافروں کی کثرت کی وجہ سے ڈرتے اور کافر آن حضرت کے رعب سے ۱۲ ف تم اور وہ اچانک بھڑ گئے ۱۲ ف یعنے جس کا کرنا اسکے علم میں تھا ۱۲ ف یا جو کرنے کے لائق تھا مطلب یہ ہے کہ بدر کی لڑائی ناگہانی ہو گئی تم تو قافلہ کو لوٹنے کی نیت سے گئے تھے اور کافر قافلہ بچانے کو آئے تھے مگر قافلہ تو رہا ایک طرف دونوں لشکر ایک دوسرے سے لگے اب لڑنا ہی پڑا اسکے یہی منظور تھا یا اس طرح لڑائی ہوا اور کافروں کو شکست ہوا ون کا زور ٹوٹے اور مسلمان غالب ہوں ۱۲ ف پیغمبر کی سچائی کی ۱۲ ف یعنے اس جنگ سے اللہ کو یہی مقصود تھا کہ اسلام کی حقیقت کھل جاوے جو لوگ رہ گئے تھے انہوں نے بھی اور جو پھر ہوئے انہوں نے بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ مسلمان باوجود یکہ تھوڑے اور بے سروسامان تھے لیکن اللہ کی تائید سے وہی غالب ہوئے اگر اللہ کی مدد ان کے ساتھ نہ ہوتی تو عقل میں نہیں آتا کہ اس قدر تھوڑے لوگ ایسے بے سامانی کی حالت میں اپنے سے تین چار حصے زیادہ باسامان فوج پر غالب آتے خود ابوجہل نے جو دم کھا کر مرا تھا

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاۤءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

اور جب شیطان ان کافروں کے کاموں کو انکی نظر میں بھلا دکھانے لگا اور کہنے لگا آج کے دن تو لوگوں میں ایسا کوئی نہیں جو تم پر غالب آئے اور میں تمہاری کمک پر ہوں جب دونو فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو وہ الٹے پاؤں چلدیا اور کہنے لگا میں تم سے الگ ہوں میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں اللہ تعالے سے ڈرتا ہوں اور اللہ تعالے کا عذاب سخت ہے

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

اور (اے پیغمبر) کاش تو دیکھتا جب فرشتے (بدر کے دن) ان کافروں کی جان نکال رہے تھے سامنے اور پیچھے سے انکو مار رہے تھے اور (کہتے جاتے تھے) جلانے والے عذاب کا مزہ چکھو (کافرو) یہ تمہارے کاموں کا بدلہ ہے جو تمنے اپنے ہاتھوں آگے بھیجے اور اسوجہ سے کہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰي سَوَاۗءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ

اگر (اے پیغمبر) اگر لڑائی میں تو انپر قابو پائے تو انکو سخت سزا دیکر ان کافروں پر رعب ڈال جو انکے پیچھے ہیں تاکہ انکو عبرت ہو اور اگر (اے پیغمبر) تجھ کو کسی قوم کیطرف سے دغا کا اندیشہ ہو تو سیدھے طور سے اس قوم کو (انکا عہد) واپس کردے کیونکہ اللہ دغا بازوں کو پسند نہیں کرتا اور کافر لوگ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ وہ (ہمارے) قابو سے نکل گئے وہ ہمکو ہرگز تھکا نہیں سکتے اور تم کافروں کے (مقابلہ) کے لیے جہانتک تم سے ہوسکے اپنا زور تیار رکھو اور گھوڑے باندھے رکھو اس سامان سے اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن اور انکے سوا دوسروں پر بھی جنکو تم نہیں جانتے اللہ جانتا ہے (تمہاری دھاک رہے گی۔)

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ

اور اگر کافر صلح کی طرف جھکیں تو تو بھی صلح کی طرف جھک جا اور اللہ پر بھروسا کر بیشک وہ سنتا جانتا ہے اور اگر وہ کافر تجھ سے دغا کرنا چاہیں تو (اسسے) مت ڈر کیونکہ (اللہ) تجھ کو بس ہے

اللّٰهُ ۚ هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ
بِالْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ
لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ
اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ
بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ
حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝
یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی
الْقِتَالِ ؕ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ
صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَاِنْ
یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ۝
اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ
فِیْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ
صَابِرَةٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَاِنْ یَّكُنْ
مِّنْكُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ
اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ مَا كَانَ
لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ
فِی الْاَرْضِ ؕ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا ۖ
وَاللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ
حَكِیْمٌ ۝ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ
لَمَسَّكُمْ فِیْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝
فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ
وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝
یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّمَنْ فِیْٓ اَیْدِیْكُمْ

اسی نے تجھ کو اپنی مدد اور مسلمانوں سے زور دیا اور اسی نے مسلمانوں کے
دلوں کو ملا دیا ہے اگر تو (اے پیغمبر) ساری زمین کا مال خرچ
کرتا تو انکے دل نہ ملا سکتا مگر اللہ ہی نے انکا دل ملا دیا بیشک
وہ زبردست ہے حکمت والا (اے پیغمبر) اللہ تجھ کو اور ان
مسلمانوں سمیت جنہوں نے تیری پیروی کی کافی ہے (اے
پیغمبر) مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کا شوق دلا اگر تم
(مسلمانوں) میں سے بیس صبر کرنے والے شخص ہوں تو دو
سو کافروں پر غالب ہونا چاہیے اور اگر تم (مسلمانوں)
میں سے سو شخص ہوں تو ایک ہزار (کافروں) پر غالب ہونا
چاہیے اس لیے کہ کافر ایسے لوگ ہیں جنکو (دین کی) سمجھ نہیں
اب اللہ نے تمکو ہلکا کر دیا اور تمہاری کمزوری کھل گئی تو اگر تم میں
سے سو شخص صبر کرنیوالے ہوں وہ دو سو (کافروں) پر غالب
ہوں اور اگر تم میں سے ایک ہزار شخص ہوں تو وہ اللہ
کے حکم سے دو ہزار (کافروں) پر غالب ہوں اور اللہ تعالے
(اپنی مدد سے) صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے پیغمبر کو
نہیں چاہیے کہ اس کے پاس قیدی رہیں جب تک ملک میں
(کافروں کو) خوب قتل نہ کرے تم دنیا کا سامان چاہتے ہو اور اللہ
(تم کو) آخرت کا (ثواب دینا) چاہتا ہے اور اللہ تعالی زبردست
ہے حکمت والا اگر اللہ تعالے آگے سے ایک بات نہ لکھ چکا ہوتا
تو تمنے جو (مال قیدیوں سے) لیا اس (قصور) میں تم پر بڑا
عذاب اترتا (جو ہوا سو ہوا) اب جو تم نے کمایا اس کو کھاؤ
وہ حلال پاکیزہ ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ تعالے
بخشنے والا مہربان ہے (اے پیغمبر) جو (بدر کے) قیدی
تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے کہدے اگر اللہ تعالے

ف۱ اللہ تعالی کی مدد تو پوشیدہ اسباب میں سے ہے اور ظاہری اسباب میں مسلمان ہیں پہلے اللہ تعالے نے تجھکو ظاہر اور باطن ہر طرح زور دیا ہے ۱۲ ف۲ دلو نہیں اسکا دور چلتا ہے عرب کے لوگ پہلے
اور اختلاف اور جہالت میں مشہور تھے ایک ایک گاؤں اور ایک ایک خاندان میں جدا جدا حکومت تھی کبھی دن میں نام کو بھی اتفاق نہیں آیا تھا لیکن سبحان اللہ اللہ تعالے مطلق کی قدرت کہ
ایسی قوم کے لوگوں کو ملکر باہم شیر و شکر کر دیا اسلام کی ایک یہی برکت ایسی ہے کہ اگر کافر اس میں غور کریں تو سمجھ لینگے کہ اسلام کا دین حق اور خدا کی طرف سے ہے ۱۲ ف۳ اوپر یہ
فرمایا تھا کہ اللہ تعالے تجھکو کافی ہے یعنے تجھکو بچا لیگا شاید کوئی خیال کرتا کہ مؤمنوں کو کون بچا دیگا تو اس آیت میں فرمایا کہ اللہ تعالے تجھکو اور تیرے ساتھ والے مومنوں دونوں کو بس
کرتا ہے ۱۲ ف۴ جہاد کی فضیلت اور اس سے بیان کر اور شہیدوں کے درجوں کو بتلا دنیا کی بے ثباتی اور انکو دکھلا موت کو ان پر آسان کر یوں بھی مرینگے تو بستر پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنا
بہتر ہے یا اللہ تعالے کی راہ میں مارا جانا حیات ابدی اور راحت سرمدی حاصل کرنا دنیا میں نام نیک صفحۂ تاریخ پر چھوڑ جانا اس سے بڑھکر کونسا شرف ہوگا اور اس سے زیادہ کونسی عزت
ہوگی حضرت علی رضہ فرماتے ہیں کہ اگر میرے سر پر تلوار کی ہزار ضربیں لگیں تو مجھے اس سے آسان معلوم ہوتی ہیں کہ بستر پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مروں ۱۲ ف۵ یعنے ایک مسلمان دس کافر سے
بھاری ہونا چاہیے مطلب یہ ہے کہ اگر کافر قہار سے دس گنے بھی ہوں تو بھی ان کے مقابلے سے بھاگنا نہ چاہیئے۔ یہ حکم ابتدا میں ہوا تھا پھر منسوخ ہو گیا جیسا آگے آتا ہے ۱۲ ف۶ دنیا طلب
کے لیئے یا اپنی بہادری دکھلانے کے لیئے لڑتے ہیں اور ایسے لوگ ان کے مقابلے میں کیا جم سکتے ہیں جو اپنے مالک کی رضامندی دنیا کی ساری دنیاوی لذتوں سے زیادہ لذیذ سمجھتے ہیں حضرت
عمر رضہ نے ایران کے کافروں کو لکھا میں تم سے لڑنے کے لیئے ایسے لوگوں کو بھیجتا ہوں جن کو اللہ کی راہ میں شہید ہونے میں ایسا مزہ آتا ہے جیسے تم کو شراب پینے میں ۱۲ ف۷ اگلی
علم میں تھی ۱۲ ف۸ یہ آیت اسوقت اتری جب مسلمانوں کو یہ امر دشوار گذرا کہ ایک مسلمان دس کافروں کا مقابلہ کرے ۱۲ (باقی در صفحہ)

مِنَ الْاَسٰرٰٓى اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَ
يَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ
يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ
قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ
اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ
بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا
مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى
يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ
فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰي قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ
بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ
بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ
وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا
وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ
اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ
حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَ
جٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ مِنْكُمْ ۭ

۱۰ التوبۃ ۱-۲ بَرَاۗءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ
عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ فَسِيْحُوْا
فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا

تمہارے دلوں میں بھلائی[ف] دیکھے گا تو جو (فدیہ) تم سے لیا گیا ہے
اس سے بہتر تم کو (دنیا میں) دیگا اور (آخرت میں) تمکو بخشدیگا
اور اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے[ف] اور اگر یہ قیدی تیرے
ساتھ دغا کرنا چاہیں گے تو یہ تو پہلے ہی اللہ تعالی سے دغا
کر چکے ہیں[ف] پھر اللہ نے انکو گرفتار کرا دیا[ف] اور اللہ تو جانتا ہے حکمت
والا جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے (مکہ سے) ہجرت کی اور اللہ
کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا (یعنے مہاجرین) اور
جن لوگوں نے جگہ دی اور انکی مدد کی (یعنے انصار) یہ آپس
میں ایک دوسرے کے وارث ہونگے اور جو لوگ ایمان لائے اور
انہوں نے ہجرت نہیں کی[ف] تو تم انکے وارث نہیں ہو سکتے جب
تک وہ ہجرت نہ کریں (یعنے انکا ترکہ تم کو نہ ملیگا) اور اگر وہ تم سے
دین میں مدد چاہیں تو تم پر (اُن کی) مدد کرنا واجب ہے مگر اس قوم کے
مقابلہ میں جس سے تم سے عہد ہو چکا ہو اور اللہ تمہارے کاموں
کو دیکھ رہا ہے اور کافر ایک دوسرے کے وارث ہونگے[ف] اگر
تم ایسا نہ کروگے[ف] تو ملک میں دھوم مچ جائیگی اور بڑی خرابی پڑیگی[ف]
اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا
(یعنے مہاجرین) اور جن لوگوں نے (ان مہاجرین کو) جگہہ دی اور
(انکی) مدد کی (یعنے انصار) یہی سچے مسلمان ہیں[ف] ان لوگوں کے
لیے[ف] (آخرت میں) اللہ کی بخشش اور (دنیا میں) عزت کی روزی ہے
اور جو لوگ بعد کو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے
ساتھ ہو کر جہاد کیا[ف] وہ تم ہی میں سے ہیں[ف]

(سپارہ ۱۰) (رکوع ۱۳) (سلمانو) جن مشرکوں سے تم نے (صلح کا) عہد کیا تھا
اب اللہ اور اس کے رسول کیطرف سے انکو یہ صاف جواب
(اور علحدگی) ہے[ف] (اے مشرکو) چار مہینے اور ملک میں چل پھر

علیحدگی اور ایمان کا ارادہ ۱۲ ف۲ بدر کے قیدیوں میں حضرت عباس بن عبدالمطلب آن حضرتؐ کے چچا اور ابوالعاص آپ کے داماد اور نوفل بن حارث اور عقیل بن ابی طالب آپ کے عم زاد بھائی بھی تھے ابوالعاص کے چھڑانے کے لیے علاوہ حضرت زینبؓ نے آپ کی صاحبزادی نے مکہ سے ایک ہار بھیجا جس کو دیکھ کر آپ کو رقت آئی آپ نے صحابہؓ سے فرمایا اگر تم راضی ہو تو میں زینب کے قیدی کو چھوڑ دوں اور زینب کا ہار بھی واپس بھیجدوں تمام صحابہ رضؓ نے بخوشی اسکو منظور کیا پھر آپ نے حضرت عباس رضؓ سے کہا تم اپنا فدیہ اور اپنے دونوں بھتیجوں کا فدیہ داخل کرو انہوں نے کہا میرے پاس تو مال نہیں ہے اور جنگ میں جو بیس اوقیہ مجھ سے چھین لیے گئے ہیں وہی ہمارا فدیہ سمجھیے آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا جنگ میں جو مال لیا گیا وہ فدیہ میں محسوب نہیں ہو سکتا اور تمہارا وہ مال کہاں گیا جو تم نے ام الفضل نے ملکہ گاڑا ہے یہ سنتے ہی حضرت عباس رضؓ بولے بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور اپنا فدیہ اور اپنے دونوں بھتیجوں کا فدیہ اور اپنے حلیف عتبہ بن عمرو کا فدیہ سب حضرت عباس رضؓ نے ادا کیا وہ کہتے تھے مجھ سے جو فدیہ بیس اوقیہ لیا گیا اوس کے بدلہ اللہ تعالے نے مجھ کو دنیا میں یہ دیا کہ اس وقت میرے پاس بیس غلام ہیں ان میں سے ہر ایک غلام بیس ہزار روپیہ کی سوداگری کرتا ہے اور اللہ تعالے نے زمزم کی ولایت مجھکو عطا فرمائی اور اس کے سوا میں خدا تعالے سے مغفرت کی امید رکھتا ہوں ۱۲ منہ جب تو اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑنے کو آئے تھے ۱۲ منہ یا ان کو تیرے ہاتھ میں پکڑا دیا ۱۲ ف ان کے دلوں کی بات ۱۲ ف ان مہاجرین کو اپنے ملک میں ۱۲ ف بلکہ کافروں ہی کے ملک میں پڑے ہوتے ہیں ۱۲ ف یا ایک دوسرے کی مددگار ہیں ۱۲ ف یعنے کافروں کی دوستی اور مدد ترک نہ کروگے یا اپنے عہد کا خیال نہ رکھوگے ۱۲ ف آٹھ دن جنگ رہی یا ورثہ دن تک اور میراث کے دعوی چلتے رہیں گے اس لیے بہتر یہی ہے کہ جو مسلمان کافروں کے ملک میں رہیں ان سے کچھ تعلق نہ رکھیں البتہ دینی مدد یعنی لڑائی میں ساتھ دینا چاہیے کیونکہ صحیح حدیث میں ہے کہ مسلمان سب ملکر ایک ہاتھ کی طرح ہیں ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

انکم غیر معجزی اللہ ۙ وان اللہ مخزی
الکفرین ۝ واذان من اللہ ورسولہ
الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ
بری من المشرکین ۙ ورسولہ ۭ فان
تبتم فھو خیر لکم ۚ وان تولیتم
فاعلموا انکم غیر معجزی اللہ ۭ و
بشر الذین کفروا بعذاب الیم ۝
الا الذین عاھدتم من المشرکین
ثم لم ینقصوکم شیئا ولم یظاھروا
علیکم احدا فاتموا الیھم عھدھم
الی مدتھم ۭ ان اللہ یحب المتقین
فاذا انسلخ الاشھر الحرم فاقتلوا
المشرکین حیث وجدتموھم وخذوھم
واحصروھم واقعدوا لھم کل مرصد ۚ
فان تابوا واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ
فخلوا سبیلھم ۭ ان اللہ غفور رحیم ۝
وان احد من المشرکین استجارک
فاجرہ حتی یسمع کلم اللہ ثم ابلغہ مامنہ ۭ
ذلک بانھم قوم لا یعلمون ۝ کیف
یکون للمشرکین عھد عند اللہ و
عند رسولہ الا الذین عاھدتم
عند المسجد الحرام ۚ فما استقاموا
لکم فاستقیموا لھم ۭ ان اللہ یحب المتقین
کیف وان یظھروا علیکم لا یرقبوا

لو اور یہ جانے رہو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے اور اللہ کافروں
کو ذلیل کرنیوالا ہے اور بڑے حج کے دن اللہ اور اسکے رسول
کی طرف سے منادی کیجاتی ہے کہ اللہ اور اسکا رسول (دونو)
مشرکوں سے بے تعلق (جدا) ہیں پھر اگر (شرک کو) تم (کفر سے) توبہ کرو
تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر نہ مانو تو یہ جان رکھو کہ تم اللہ کو
تھکا نہیں سکتے اور (اے پیغمبر) تو کافروں کو تکلیف کے عذاب
کی خوشخبری سنا مگر (ان مشرکوں میں سے) جن سے تم
نے عہد کیا تھا پھر انہوں نے تم سے کوئی کمی (کوتاہی) نہیں
کی اور نہ تمہارے مقابلہ پر کسی (تمہارے دشمن کی) مدد کی تو جو
مدت مقرر ہو چکی تھی اس تک انکا عہد پورا کرو بیشک اللہ پرہیز
گاروں سے (جو عہد نہیں توڑتے) محبت رکھتا ہے پھر جب امان کے
مہینے گذر جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ (وہاں) قتل کرو اور
انکو قید کر لو اور گھیر لو اور ان کی تاک میں ہر گھات کی جگہ بیٹھو
پھر اگر وہ (شرک اور کفر سے) توبہ کریں اور نماز کو درستی سے پڑھنے
لگیں اور زکوۃ دیا کریں تو انکے حال پر ان کو چھوڑ دو (ان سے
تعرض نکرو) بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور (اے پیغمبر)
اگر مشرکوں میں سے کوئی شخص تجھ سے پناہ مانگے تو اسکو پناہ
دے جب تک وہ اللہ تعالے کا کلام سن لے پھر اس کو اسکی امن
کی جگہ میں پہنچا دے یہ (حکم) اسلیے (دیا جاتا ہے) کہ (ابھی)
ان لوگوں کو معلوم نہیں ہے مشرکوں کا عہد اللہ اور اس کے رسول
کے نزدیک عہد نہیں ہے مگر (ہاں) جن لوگوں سے تمنے (اے مسلمانو) ادب
والی مسجد کے پاس عہد کیا تھا جبتک وہ تم سے سیدھے رہیں تم بھی
انسے سیدھے رہو کیونکہ اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو پرہیزگار
ہیں انکا عہد کس کام کا اگر وہ (اے مسلمانو) تمپر (کبھی) غالب

---

(۱) مہینے دسویں ذیحجہ سے دس بیع الثانی تک اور بعضوں نے کہا سلخ محرم تک کیونکہ یہ سورت شوال میں اتری بعضوں نے کہا جن کی مدت مقرر ہو گئی تھی ان کو تو مدت کی تمامی تک اور جن کی مدت مقرر نہیں ہوئی تھی یا چار مہینے سے کم ان کی مدت باقی تھی ان کو چار مہینے کی مہلت دی گئی ۱۲ (۲) ایک ان ضرور ۱۲ (۳) دنیا میں قتل ہوں گے یا قید ہونگے اور آخرت میں دوزخ کا عذاب ہوگا ۱۲ (۴) مہینے دسویں تاریخ ذیحجہ کی یا نویں تاریخ عرفہ کے دن ۱۲ (۵) یعنے کسی قسم کا معاہدہ ان سے نہیں ہے نہ دوستی حضرت علی رضہ نے کہا میں نے آن حضرت صعم سے پوچھا بڑے حج کا دن کون سا ہے آپنے فرمایا یوم النحر یعنے دسویں تاریخ جسدن قربانی کیجاتی ہے صحیح حدیث میں ہے کہ آپ یوم النحر کے دن جمرات کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا یہ بڑی حج کا دن ہے ۱۲ (۶) اور کفر پر مجبور ہو ۱۲ (۷) عذاب کی خوشخبری ہنسی کے طور پر ہے اور اس سے دنیا میں قتل اور قید ہونا اور آخرت میں دوزخ کا عذاب مراد ہے ۱۲ (۸) اپنا عہد پورا کرنے میں ۱۲ (۹) ان کے لیے یہ چار مہینہ کی یا پچاس دن کی میعاد نہیں ہے ابن عباس رضہ کی روایت پر یہ مطلب ہوگا کہ انکے لیے چار مہینے کی مدت پوری کرو یعنے چار مہینے تک عہد قائم رکھو جیسے اس مدت کا دوسری آیت کی تفسیر میں بیان ہو چکا ۱۲ (۱۰) یعنے وہ چار مہینے جن کی مہلت دیگئی تھی یا وہ سب مہینے جنکے لیے کوئی مدت ٹھہر چکی تھی۔ ابن عباس رضہ نے کہا حرام مہینوں سے وہی ادب کے مہینے مراد ہیں یعنے رجب اور ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور مطلب یہ ہے کہ جن مشرکوں کا عہد نہ تھا انکو حرام مہینے کے ختم تک یعنے سلخ محرم تک مہلت ہے عمرہ صفر سے ان سے جنگ شروع کیجاوے ۱۲ (۱۱) قرآن میں مرصد کا لفظ ہے مرصد کہتے ہیں اس راہ کو جہاں سے دشمن کے آنے جانے کی توقع ہوتی ہے بعضوں نے کہا کہ کسی راہ مراد نہیں ہے سب مشرکوں میں سے جنکو قتل کا حکم دیا عورتیں اور بچے اور معذور لوگ مستثنے ہیں حدیث کے رو سے ۱۲ (۱۲) جو صورتیں ہو چکیں انکو بخشدیگا۔ اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ بادشاہ اسلام کو اختیار ہے کہ جو کافر جہاد میں قید ہوں اور ایمان نہ لاویں انکو اگر چاہے تو مار ڈالے اور چاہے تو اس آیت کے بموجب جو سورہ محمد میں ہے انکو مفت یا فدیہ لیکر چھوڑ دے ۱۲ (باقی در صفحہ)

فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ يُرْضُونَكُمْ
بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ
فَاسِقُونَ ۝ اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا
قَلِيلًا فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ
مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ
إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ
فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا
الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ۗ وَنُفَصِّلُ
الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ وَإِنْ نَكَثُوا
أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا
فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ
إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ
أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ
وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدَءُوكُمْ
أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللَّهُ أَحَقُّ
أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝
قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ
وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ
صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ۝ وَيُذْهِبْ
غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ
مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝
التوبة ٩ ٣ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَ
الْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ہوں تو نہ عزیزداری کا لحاظ رکھیں نہ عہد کا اپنے منہ (کی باتوں) سے
تم کو خوش کرتے ہیں اور دلوں میں انکے انکار ہے اور ان میں
اکثر بے ایمان ہیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو تھوڑی سی
قیمت پر بیچ ڈالا پھر اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) روکنے لگے بے
شک یہ لوگ برے کام کر رہے ہیں کسی مسلمان کی بابت میں نہ وہ
عزیزداری کا خیال کرتے ہیں نہ اپنے عہد کا اور یہی لوگ
حد سے بڑھنے والے ہیں پھر اگر یہ لوگ توبہ کریں اور نماز کو درستی
سے ادا کریں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور جو
لوگ سمجھ دار ہیں انکے لیے ہم تفصیل سے آیتوں کو بیان کرتے
ہیں اور اگر عہد کرکے یہ لوگ اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے
دین پر طعنہ ماریں تو ان کفر کے سرداروں سے لڑو تاکہ وہ (آئندہ
ایسی باتوں سے) باز آئیں ان کی قسمیں کوئی چیز نہیں (مسلمانو)
تم کیوں ان لوگوں سے نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور
پیغمبر کو (مکہ سے) نکالدینا چاہا اور انہوں ہی نے پہلے تم سے
چھیڑ خانی شروع کی کیا تم ان سے ڈرتے ہو (جو نہیں لڑتے) اگر
تم کو ایمان ہے تو اللہ تعالیٰ کا ڈر تمکو زیادہ ہونا چاہیے ان سے لڑو اللہ
تمہارے ہاتھوں انکو سزا دیگا اور انکو ذلیل کرے گا اور تم کو انپر
فتح دے گا مسلمانوں میں سے ایک گروہ (بنی خزاعہ) کے دل
ٹھنڈے کرے گا اور ان کے دلوں کا غصہ دور کردے گا
اور اللہ تعالیٰ جن کو چاہے ان کو توبہ کی توفیق دے گا اور
اللہ تعالیٰ جانتا ہے حکمت والا ہے
(مشرکو) کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانا اور ادب والے
(کعبہ کی) مسجد کو آباد رکھنا اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لانے
اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے کی طرح کر دیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک

ف۱ یا نہ خدا کا لحاظ رکھیں ۱۲ ف۲ جو عہد کا خیال نہیں رکھتی ۱۲ ف۳ جن میں عہد پورا کرنیکا حکم ہے ۱۲ ف۴ مسلمان ہونے سے لوگوں کو منع کرنے لگے ۱۲ ف۵ کہتے ہیں آیت کیف ان یظہروا الآیۃ تمام مشرکوں کے حق میں ہے اور یہ خاص یہود کے باب میں ہے ۱۲ ف۶ شرک اور کفر اور عہد شکنی سے ۱۲ ف۷ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اس آیت نے نماز پڑھنے والوں کا خون حرام کر دیا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا تم کو نماز اور زکوٰۃ دونوں کا حکم ہوا پھر جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز بھی نہ ہوگی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں ان لوگوں سے جہاد کیا جو نماز پڑھتے تھے لیکن زکوٰۃ نہیں دیتے تھے ۱۲ ف۸ شریعت کی توہین کریں یا پیغمبر صلعم کی یا قرآن کی ۱۲ ف۹ اپنی شرارت اور دین پر طعنہ مارنے اور عہد توڑنے سے ۱۲ ف۱۰ محض بے اعتبار ہیں ۱۲ ف۱۱ کفر کے سرداروں سے قریش کے کافر مراد ہیں جیسے ابو سفیان وغیرہ بعضوں نے کہا روم کے کافر بعضوں نے کہا یہ لوگ بعد کے زمانے میں آنیوالے تھے بعضوں نے کہا ایران اور روم کے کافر اس آیت سے یہ نکلا کہ اگر کوئی ذمی کافر عہد کو توڑ ڈالے اور دین پر طعنہ لگادے تو اس کو قتل کرڈالیں یہی ابو حنیفہ رح کا بھی قول ہے اور امام مالک رح اور امام شافعی رح نے کہا جہاں ذمی کافر نے دین پر طعنہ مارا تو وہ واجب القتل ہو گیا اور اس کا عہد ٹوٹ گیا ۱۲ ف۱۲ لیکن نکال نہ سکے آپ حضرت صلعم خود جیت کر تشریف لیگئے ۱۲ ف۱۳ کہ تمہاری پناہ میں جو خزاعہ کا قبیلہ تھا سو بھر حملہ کیا یا حملہ کرنیوالوں کی مدد کی بدر کے دن جب انکا قافلہ بچ گیا تو ان کو چلا جانا تھا لیکن نہیں گئے اور خواہ مخواہ جنگ شروع کی ۱۲ ف۱۴ کیونکہ نفع نقصان اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ تم کو لڑنے کا حکم دیتا ہے اس لیے لڑنا ضرور ہے ۱۲ ف۱۵ جو قریش کی عہد شکنی سے انکو پیدا ہوا ہے ۱۲ ف۱۶ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے پانچ وعدے ان آیتوں میں فرمائے اور پانچوں پورے ہوئے فللہ الحمد ۱۲ ف۱۷ جب مکہ فتح ہوا تو کافروں کے سرداروں میں سے کتنے مسلمان ہو گئے جیسے عکرمہ بن ابی جہل اور ابو سفیان اور سہیل بن عمرو وغیرہ ۱۲

لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا
وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ يُبَشِّرُهُمْ
رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ
لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ
عَظِيْمٌ ۝

برابر نہیں ہو سکتے اور اللہ بے انصاف لوگوں کو راہ پر نہیں
لگاتا ۝ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنی جان اور مال سے
اللہ تعالے کی راہ میں جہاد کیا ان کا درجہ اللہ کے نزدیک
بڑا ہے اور وہی لوگ کامیاب ہونگے ۝ ان کا مالک
ان کو اپنی مہربانی اور رضامندی اور ایسے باغوں کی
خوشخبری دیتا ہے جن میں ہمیشہ کا آرام ہے ۝
ہمیشہ ہمیشہ ان باغوں میں رہیں گے بے شک اللہ تعالی
کے پاس (بہت) بڑا ثواب (موجود)
ہے ۝

۱۰	التوبہ ۹	قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ

(اے پیغمبر ان مسلمانوں سے) کہدے اگر تمہارے باپ
دادا بیٹے پوتے (نواسے) بھائی بی بیاں کنبے والے اور جو
مال تمنے کمائے ہیں اور جس سوداگری کے خراب ہو جانے سے ڈرتے
ہو اور جن مکانوں کو تم پسند کرتے ہو تم کو اللہ تعالے اور اسکے
رسول اور اسکی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں تو جب
تک اللہ تعالے اپنا حکم بھیجے پڑے رہو اور اللہ تعالی گنہگاروں
کو راہ پر نہیں لگاتا ۝ اللہ تعالے تو بہت سے معرکوں میں تمہاری
مدد کر چکا ہے ۝ اور حنین کے دن (بھی) جب تم اپنے بہت ہونے
پر اترا گئے تھے ۝ پھر تمہارا بہت ہونا تمہارے کچھ کام نہ آیا ۝
اور زمین اتنی بڑی (لمبی چوڑی) ہوتے سلتے تم پر تنگ
ہو گئی ۝ پھر تم پیٹھ موڑ کر بھاگے پھر اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر
اور مسلمانوں پر ۝ اپنی تسلی اتاری اور ایسے لشکروں
(فرشتوں) کو اتارا جن کو تم نے نہیں دیکھا اور کافروں
کو عذاب کیا (ان کو مارا) اور کافروں کی یہی سزا ہے ۝ پھر اس
کے بعد جسکو اللہ تعالے چاہے گا توبہ کی توفیق دے گا

---

۱ مشرک یہ کہتے تھے کہ بیت اللہ کو آباد رکھنا اور حاجیوں کو پانی پلانا ایمان اور جہاد سے بہتر ہے اللہ تعالے نے انکا رد فرمایا کیونکہ ایمان تو اصل ہے بغیر اسکے کوئی نیکی کام کی نہیں اور ایمان کے بعد پھر جہاد سب سے بڑھکر مشکل ہے اور سب سے زیادہ ثواب رکھتا ہے بعضوں نے کہا عباس رضہ اور طلحہ رضہ اور علی رضہ فخر کرنے لگے طلحہ رضہ نے کہا میرے پاس خانہ کعبہ کی کنجی رہتی ہے اور میں اگر چاہوں تو رات کو بھی کعبہ میں رہ سکتا ہوں عباس رضہ نے کہا میں حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں علی رضہ نے کہا میں نہیں جانتا تم کیا کہتے ہو میں سب لوگوں سے پہلے چھ مہینے تک نماز پڑھی (یعنے سب سے پہلے مسلمان ہوا) اور اللہ تعالے کی راہ میں جہاد کیا اوسوقت یہ آیت اتری اور اللہ تعالے نے فرمایا کہ علی رضہ کا مرتبہ ان سے زیادہ ہے یہ نیکیاں ایمان اور جہاد کی برابر نہیں ہو سکتیں ۱۲ ۲ رسول صہ کی رفاقت میں اپنا وطن اور گھر بار چھوڑا ۱۲ ۳ اپنی مراد کو پہونچیں گے اس آیت سے مہاجرین کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی جن میں ابوبکر رضہ اور عمر رضہ اور عثمان رضہ اور علی رضہ اور طلحہ رضہ اور زبیر رضہ اور بہت سے صحابہ تھے معلوم ہوا یہ سب جنتی ہیں اور اپنی مراد کو پہونچنے والے ہیں اور جو لوگ ان کو برا سمجھے وہ خود ملعون ہے نامراد ۱۲ ۴ ایمان کے بدل رحمت اور ہجرت کے بدل جنت اور جہاد کے بدلے اپنی رضامندی سبحان اللہ جب خود مالک ان لوگوں کو راضی ہے اور اپنی رحمت برساتا ہے اور جنت انکے لیے تیار رکھتا ہے تو رافضی یا خارجی کس منہ سے ان کو برا کہتے ہیں ۱۲ ۵ اس کے ثواب کا خزانہ کم نہیں ہو سکتا ۱۲ ۶ تمہارا اس کا عذاب اتری اور تمہارے یہی بھائی بیٹے ماں باپ گھر سوداگری کنبے والے سب ایک دم تباہ ہو جاویں ۱۲ ۷ یعنے اگر تم ان چیزوں کی محبت میں رسول صہ کے ساتھ ہجرت نہیں کرتے تو خبر کہ ہی کیا پڑے رہو اور اللہ تعالے کے عذاب کے منتظر رہو۔ آخر یہ عذاب آیا تمام مکے والے کافر قتل اور قید ہوئے اور ان کی تجارت اور جائداد سب تباہ ہو گئی ۱۲ ۸ صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر جہاد کیے ان میں سے آٹھ میں لڑائی ہوئی اور سب لشکروں اور لشکروں کی تعداد ملا کر جو آپ نے لڑائی کے لیے بھیجے ستر ہا ہتی تھی ۱۲ منہ

			ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	(وہ مسلمان ہوجائے گا) اور اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے ف
۱۰	التوبۃ	۴	قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝	کتاب والے (یہود اور نصاریٰ) جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے ف اور نہ پچھلے دن پر اور نہ جو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا اس کو حرام جانتے ہیں ف اور سچے دین کو نہیں مانتے (اسلام کو قبول نہیں کرتے) ان سے لڑو یہاں تک کہ ذلیل ہوکر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں ف
″	″	۵	اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ۭ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَاۗفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَاۗفَّةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝	جس دن اللہ تعالےٰ نے آسمان اور زمین بنائے (تب ہی سے) اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کی کتاب میں (یا اسکے حکم سے) مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ٹھیر گئی ف ان میں چار ادب کے مہینے ہیں ف یہی سیدھا دین ہے تو ان (ادب کے مہینوں) میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو ف اور مشرکوں سے سب ملکر لڑو جیسے وہ تم سے ملکر لڑتے ہیں ف اور یہ جان لو کہ اللہ تعالےٰ (کی مدد) پرہیزگاروں کے ساتھ ہے
″	″	۶-۷	اِنَّمَا النَّسِيْۗءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ ۣ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۭ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْۗءُ اَعْمَالِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ۭ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ	مہینہ کا سرکا دینا اور زیادہ کفر ہے کافر اس کی وجہ سے گمراہ ہوتے ہیں ف ایک سال تو اس مہینے میں لڑنا حلال کر لیتے ہیں اور ایک سال اس میں لڑنا حرام جانتے ہیں (انکا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے جو چار مہینے حرام کیے ہیں انکی گنتی پوری کر لیں ف پھر جس مہینے کو اللہ نے حرام کیا ہے اسکو حلال کر لیں ف ان کو برے کام انکو بھلے دکھائے گئے ہیں ف اور اللہ تعالےٰ کافر لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا مسلمانوں تم کو کیا ہوگیا ہے جب تم سے کہا جاتا ہے اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکل کھڑے ہو تو زمین پر ڈھیر ہوجاتے ہو ف کیا تم آخرت کے بدل دنیا ہی کی زندگی پر راضی ہو تو آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کا مزہ (بالکل)

ف اس جنگ کے بعد بہت سے کافر آنحضرت ﷺ کے پاس آئے جنہوں نے مقابلہ کیا تھا اور اسلام قبول کیا آپ نے انکے بال بچے تو مسلمانوں کو رضامندی کرکے واپس کردیے لیکن مال واپس نہیں کیا وہ سب لڑنے والوں میں تقسیم ہوگیا ۱۲ ف یہود معاذ اللہ اللہ تعالےٰ پر وہ باتیں جوڑتے ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں جیسے ان میں عزیر کو ابن اللہ کا بیٹا کہتے ہیں نصاریٰ تو باپ بیٹا روح القدس تینوں کو خدا سمجھتے ہیں ۱۲ ف یہود چربی گلا کاٹ کھاتے ہیں اور نصاریٰ سور کھاتے ہیں ۱۲ ف مجوس بھی یہود اور نصاریٰ کی طرح ہیں حدیث میں ہے کہ ان سے بھی اہل کتاب کی طرح چلو جیسے اہل کتاب سے چلتے ہو ۱۲ ف یعنے قرآن یا لوح محفوظ ۱۲ ف محرم۔ صفر۔ ربیع الاول۔ ربیع الآخر۔ جمادی الاولیٰ۔ جمادی الاخریٰ۔ رجب۔ شعبان۔ رمضان۔ شوال۔ ذیقعدہ۔ ذی حجہ۔ قمری سال کے یہی مہینے ہیں اور سال میں پچپن دن کا ہوتا ہے اور شمسی سال تین سو پینسٹھ دن اور ایک تہائی دن کا ہوتا ہے ۱۲ ف رجب اور ذیقعدہ اور ذی حجہ اور محرم ان مہینوں میں عرب لڑائی کو حرام جانتے ۱۲ ف یعنے ان چار مہینوں کا ادب کرنا اور سال بارہ مہینے کا ہونا ۱۲ ف گناہ کرکے یا لڑائی کرکے بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ ان مہینوں میں اب بھی لڑائی حرام ہے ۱۲ ف معلوم ہوا مشرکوں سے لڑنا ہر مسلمان پر فرض ہے ۱۲ ف جیسے کافر کیا کرتے تھے مثلاً محرم میں انکو لڑائی کی ضرورت ہوتی تو محرم کو صفر کردیتے اور محرم کو اسکے پیچھے ڈال دیا ۱۲ ف غلطی میں پڑجاتے ہیں ۱۲ ف یعنے سال بھر میں چار مہینے ادب کے پورے ہوجاویں آگے پیچھے ہوتے تو کیا قباحت ہے ۱۲ ف کیونکہ جب محرم کو انہوں نے پیچھے ہٹا دیا تو حقیقت میں محرم کو حلال کر لیا اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک حرام تھا اب صفر کو وہ محرم سمجھتے تو یہ سال جو گذر چکا اسکو تیرہ مہینے کا کر لیتے اس کے بعد پھر صفر کرتے جو درحقیقت ربیع الاول کا مہینہ ہوتا ۱۲ ف شیطان نے یہ سوجھایا ہے ۱۲ ف یعنی لڑنے میں دیر کرتے ہو پکی کھیتی ہوا کے بھروسے چھوڑے ہوئے ہو ڈھے جاتے ہو جب آنحضرت ﷺ مکہ فتح کرکے مدینہ میں آئے تو چند دن کے بعد تبوک کی لڑائی کا عزم کیا چند مسلمان گرمی کی شدت کی وجہ سے اس لڑائی میں جانے سے پس و پیش کرنے لگے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف اگر ۱۱ ما

إِلَّا قَلِيلٌ ۝ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا
أَلِيمًا ۝ وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا
تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۝ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝
إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ
الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي
الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ
إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۝ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ
عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ
كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۝ وَكَلِمَةُ
اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۝ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝
انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا
بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ
ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا
لَاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ
الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ
اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُونَ
أَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝
عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ حَتَّىٰ
يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ
الْكَاذِبِينَ ۝ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُجَاهِدُوا
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
بِالْمُتَّقِينَ ۝ إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ

بحقیقت ہے اور کچھ نہیں اگر تم نہ نکلو گے تو تمکو دکھ تکلیف کا عذاب
کریگا اور تمہارے بدل دوسرے لوگوں کو لے آئیگا اور تم اس
کا (یعنے اللہ تعالیٰ کا) کچھ بگاڑ نہ سکو گے اور اللہ تعالیٰ سب
کچھ کر سکتا ہے اگر تم پیغمبر کی مدد نہ کرو اللہ تعالے (پہلے بھی
اکیلا) اس کی مدد کر چکا ہے جب (مکہ کے) کافروں نے اسکو
نکالدیا صرف دو دم جب دونو غار (ثور) میں (چھپے ہوئے) تھے
جب پیغمبر اپنے ساتھی (ابوبکرؓ) سے کہہ رہا تھا غم مت کھا بے
شک اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے آخر اللہ تعالے نے اپنی تسلی
پیغمبر پر اتاری اور (اپنے) پیغمبر کی ایسی فوجوں سے مدد کی
جنکو تمنے نہیں دیکھا اور کافروں کی بات (شرک) کو نیچا کر دیا اور
اللہ کا سید اول بالا ہے اور اللہ زبردست ہے حکمت والا (مسلمانو) ہلکے
ہو یا بھاری بوجھ نکل کھڑے ہو اور اللہ کی راہ میں اپنے جان اور مال سے
جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو (اے پیغمبر)
اگر سہل سی کچھ فائدہ ملنے والا ہوتا اور سفر بھی بیچ کا تو ضرور تیرے
ساتھ ہو لیتے لیکن یہ کٹھن کی راہ انکو دور معلوم ہوئی اور اب
خدا کی قسمیں کھائینگے اگر ہم سے ہو سکتا تو ہم ضرور تمہارے
ساتھ نکل کھڑے ہوتے اپنی جانوں کو آپ وبال میں ڈال رہے
ہیں اور اللہ تعالے کو معلوم ہے وہ بیشک جھوٹے ہیں (اے
پیغمبر) اللہ تعالے نے تجھ کو معاف کر دیا تو نے ان لوگوں کو
اجازت کیوں دی جب تک سچے لوگ تجھ پر کھل جاتے۔ اور
جھوٹوں کو (بھی) تو جان لیتا (اے پیغمبر) جو لوگ اللہ تعالے
پر اور پچھلے دن پر یقین رکھتے ہیں وہ تو تجھ سے جہاد میں
اپنی جان و مال کے ساتھ شریک نہ ہونے کی اجازت نہیں مانگتے
اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے تجھ سے وہی لوگ اجازت

(باقی در ضمیمہ)

ف۱ یا بالکل معدوم ہے کیونکہ دنیا کا مزہ فانی ہے اور آخرت کا باقی فانی باقی کے مقابل معدوم کیطرح ہے اس آیت سے یہ نکلا کہ جہاد ہر وقت اور ہر حال میں فرض ہے کوگرمی کی شدت ہو یا برسات کی کثرت یا اور کوئی آفت ۱۲ ف۲ دنیا اور آخرت میں ۱۲ ف۳ اپنے پیغمبر کے ساتھ جانے کے لیے ۱۲ ف۴ یمن والوں کو یا فارس والوں کو یا اور لوگوں کو ۱۲ ف۵ یعنے نہ سمجھو کہ ہم اگر جہاد کو نہ نکلیں گے تو اللہ تعالے کا کام بگڑ جاوے گا اس کو کسی کی کچھ پرواہ نہیں ہے وہ اپنے پیغمبر کو ہزار طرح سے غالب کر سکتا ہے ۱۲ ف۶ تو اس تم کو کچھ پرواہ نہیں ۱۲ ف۷ پھنے نکالنے کے درپے تھے یا نکلنے کا سبب پڑے ۱۲ ف۸ ایک آن حضرتؐ اور دوسرے ابوبکر صدیق ۱۲ ف۹ ہوا یہ تھا کہ کافر ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس غار پر آن پہونچے جس میں آپ اور ابوبکرؓ چھپے ہوئے تھے ابوبکرؓ کو آپ کا رنج ہوا نہ اپنا اور کہنے لگے اگر میں مارا جاؤں تو ایک نفر آپ سے تصدق ہوا پر اگر آپ پر صدمہ ہو تو ساری امت تباہ ہو گئی اور دین برباد ہو جاوے گا ۱۲ ف۱۰ اللہ تعالے نے فرشتوں کو بھیجا انہوں نے مشرکوں کو وہاں سے ٹالدیا اون کی نگاہ آپ پر نہ پڑنے دی ۱۲ ف۱۱ یا جس بات کے لیے کہ سے نکلے تھے کہ آن حضرتؐ کو ڈھونڈ نکالیں گے ۱۲ ف۱۲ اسی کی بات رہ گئی اسی کا دین ہمیشہ غالب ہوگا ۱۲ ف۱۳ کس حکمت سے اپنے پیغمبر کو بچا کر مدینے پہونچا دیا مشرکوں سے ایک بال بیکا نہ ہو سکا ۱۲ ف۱۴ یعنے جوان ہو یا بوڑھے خوش ہو یا ناخوش مالدار ہو یا مفلس سوار ہو یا پیادہ مجرد ہو یا عیالدار تندرست ہو یا بیمار بیکار ہو یا کام کاج والے ۱۲ ف۱۵ اور جہاد کی فضیلت جانتے ہو ابن عباسؓ نے کہا اس آیت سے یہ آیت منسوخ ہو گئی وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ ۱۲ ف۱۶ یعنے دنیا کا کچھ مال آسانی سے ملجانے کی امید ہوتی ۱۲ ف۱۷ بہت دور دراز نہ ہوتا جیسے تبوک جو مدینے سے دس منزل پر ہے شام کیطرف ۱۲ ف۱۸ جب تم تبوک سے لوٹکر آؤ گے تو الخ ۱۲ ف۱۹ جھوٹی قسمیں کھا کر ۱۲ ف۲۰ گھر میں رہجانے کی ۱۲ ف۲۱ اسوقت تک ٹھیر جانا چاہیئے تھا ۱۲

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ
ارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ
يَتَرَدَّدُوْنَ ۝ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَ
عَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ
فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ
لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا
وَّلَاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ
وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۝ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ
قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ
الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ
اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ۝ وَاِنَّ جَهَنَّمَ
لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ
تَسُؤْهُمْ ۝ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا
قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ
فَرِحُوْنَ ۝ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ
اللّٰهُ لَنَا ۝ هُوَ مَوْلٰىنَا ۝ وَعَلَى اللّٰهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ
بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۝ وَنَحْنُ
نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ
مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۝ فَتَرَبَّصُوْٓا
اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝

۱۰ التوبة ۷ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۝ وَمَا

مانگتے ہیں جنکو خدا تعالیٰ اور آخرت کا یقین نہیں اور انکے دلوں میں
شک ہے وہ اپنے شک میں آگے پیچھے ہو رہے ہیں ۱۲ اور اگر یہ لوگ
(گھر سے) نکلنا چاہتے ہوتے تو اسکے لیے ضرور تیاری کرتے اور (اگر
اسنے انکا اپنی جگہ سے) اُٹھنا اور حرکت کرنا، برا جانا تو ان کو (وہیں)
روک دیا (یا ست بنا دیا) اور (ان سے) کہا گیا جہاں اور بیٹھنے
والی ہیں تم بھی انکے ساتھ (اپنے گھروں میں) بیٹھے رہو اگر یہ لوگ تمہارے
ساتھ نکلتے بھی تو بس یہی ہوتا کہ تم میں خرابی بڑھا دیتے اور فساد کی نیت
سے تم میں (گھوڑے) دوڑاتے پھرتے اور (مشکل یہ ہے کہ) تم میں ایسے
لوگ بھی تھے جو انکی بات سن لیتے اور اللہ تو شریر لوگوں کو خوب جانتا ہے
(اے پیغمبر) یہ لوگ تو پہلے ہی فساد کرانا چاہتے تھے اور کئی کاموں میں
اُنہوں نے کھٹ پٹ کی یہانتک کہ (خدا کا) سچا وعدہ آن پہنچا اور اللہ
کا بول بالا ہوا اور وہ ناراض رہے اور ان (منافقوں) میں وہ شخص
بھی ہے جو کہتا ہے مجھے اجازت دیجیے اور گناہ میں نہ پھنسایئے سنو یہ
تو گناہ میں گر پڑے اور بیشک جہنم کافروں کو گھیرے ہوئے ہے اگر
اتفاق سے) تجھ کو کوئی بھلائی پہونچے تو ان (منافقوں) کو برا
لگتا ہے اور اگر تجھ کو کوئی مصیبت پیش آئے تو کہنے لگتے ہیں
ہمنے تو اپنا بچاؤ پہلے ہی کر لیا تھا اور خوشیاں مناتے (اپنے گھروں کو) لوٹ
جاتے ہیں (اے پیغمبر) کہدو ہمکو کوئی مصیبت پیش نہیں آسکتی مگر جو اللہ نے ہماری
قسمت میں لکھدی ہے وہی ہمارا مالک ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسا
کرنا چاہیئے (اے پیغمبر) کہدو تم ہمارے لیے دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی
کے سوا اور کسی بات کا انتظار نہیں کر سکتے اور ہم تو تمہارے لیئے
منتظر ہیں کہ اللہ اپنے پاس سے تم پر کوئی عذاب بھیجے یا ہمارے ہاتھوں سے (تمکو
عذاب کرے) قتل ہو (قید ہو) تو انتظار کرتے رہو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں
اور (یہ منافق) اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ بیشک وہ تم ہی میں کے

ف حیران ہیں کہ کیا کریں کبھی دل کہتا ہے بھائی چلے چلو شاید پیغمبر سچ کہتے ہوں اور قیامت میں ہم پکڑے جاویں کبھی دل میں آتا ہے ابھی یہ سب ڈھکوسلے ہیں چند روز اس دنیا ہی میں
جینا ہے جہاں تک ہو سکے چین اور آرام سے گذار لو مرے بعد کچھ ہونا ہوانا نہیں ۱۲ ف یعنے انکے دل میں پہلے سے جہاد کا قصد ہوتا لیکن بعد کو سچ مچ کوئی عذر پیش آگیا ہوتا ۱۲ ف
آخر یہ لوگ معذور والے ہیں کچھ تو الخ ۱۲ ف اصل بات یہ ہوئی کہ وہ تو شاید نکلتے بھی ۱۲ ف کیونکہ انکا مسلمانوں کے ساتھ جانا زیادہ خوفناک تھا معلوم نہیں راہ میں کیا کیا فساد
کرتے جیسے آگے آتا ہے ۱۲ ف یعنے جیسے کسی نے انسے کہدیا یا ایک نے دوسرے سے کہدیا یا قلم تقدیر نے ایسا لکھدیا ۱۲ ف معذور نا توان عورتیں بچے ۱۲ ف یعنے کچھ فائدہ تو نہ ہوتا
البتہ خرابی بڑھ جاتی یعنے انکے شریک ہونے سے کوئی بات تم میں نہ بڑھتی مگر یہ ہوتا کہ تم میں خرابی نہ بھی وہ پیدا ہو جاتی اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم میں پہلے سے بھی خرابی تھی ان کے
شریک ہونے سے اور زیادہ ہو جاتی ۱۲ ف یا فساد کی نیت سے دوڑتے پھرتے چغلخوری کرتے ایک کو ایک سے لڑاتے یا جھوٹی باتیں بنا کر تمہاری ہمت پست کر دیتے طعنے بھائی
دشمن بہت زور آور ہے انکے سے تم کہاں نبھ سکتے ہو ۱۲ ف سیدھی سی بات ہے اون کا کہا یقین کر لیتے ۱۲ ف جب تو مکہ سے مدینہ میں آیا تھا ۱۲ ف تیری تائید اور مدد کا ۱۲ ف
اسکا حکم رہا یا اسکا دین غالب ہوا ۱۲ ف دل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فتح اور اسلام کی ترقی کو ناپسند کرتے رہے ۱۲ ف گھر میں رہنے کی ۱۲ ف جہاد میں شریک ہونے اور
اسمیں کی نافرمانی کے گناہ میں ۱۲ ف کہیں نکلنے یا بھاگ جانیکا موقع اون کو نہ ملیگا یہ آیت اسوقت اتری جب آنحضرت صلعم نے جد بن قیس منافق سے فرمایا روم کے کافر لڑکیوں
سے رونق ہے وہ بولا میری بہت سی جورو ہیں اور میں جب رومی عورتوں کو دیکھتا ہوں تو آپے سے باہر ہو جاتا ہوں تو مجھ کو آپ معاف فرمایئے اور روم لیجا کر گناہ میں
نہ پھنسایئے یہ دونے اپنے تئیں بڑا متقی اور پرہیزگار بنایا اور دل میں تو کفر اور نفاق بھرا ہوا تھا اسمیں کا ذرا بھی ڈر نہ تھا لیکن ظاہر میں عورتوں کا جیلہ کیا ۱۲ باقی در ضمیمہ

			مِنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝	ہیں حالانکہ وہ تم میں کے نہیں مسلمان نہیں ہیں لیکن وہ قوم
			لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا	بودل لوگ ہیں اگر کہیں بچاؤ کی جگہ یا غار یا سرنگ پالیں تو
			لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝	رسی توڑ کر ادھر دوڑ پڑیں
۱۰	التوبة	۱۰	يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ	اے پیغمبر کافروں سے اور منافقوں سے جہاد کر اور ان پر سختی کر اور انکا
			وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝	ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بری جگہ جانیوالے ہیں
"	"	۱۱	فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ	جو لوگ (منافق) پیچھے چھوڑ دیے گئے اللہ کے رسول کو چھوڑ کر
			اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ	بیٹھ رہنے سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی
			وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا	راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کرنا برا سمجھا اور کہنے لگے
			تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ	ایسی سخت گرمی میں (گھر سے) مت نکلو کہدے دوزخ کی آگ کی
			حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝ فَلْيَضْحَكُوْا	گرمی اس سے کہیں زیادہ سخت ہے کاش ان لوگوں کو اتنی سمجھ ہوتی
			قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا	خیر (دنیا میں) تھوڑا سا ہنس لیں (آخرت میں) ان کاموں کے بدلا
			كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ	جو دنیا میں کرتے رہے بہت روئیں گے تو اگر خدا تجھ کو لوٹا کر ان (منافقوں)
			اِلٰى طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ	کے ایک گروہ کی طرف لیجائے پھر وہ تجھ سے نکلنے کی اجازت چاہیں تو
			لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا	(اُنسے) کہدے تم میرے ساتھ کبھی ہرگز نہ نکلنا اور ہرگز میرے ساتھ
			وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ۭ اِنَّكُمْ	ہو کر کسی دشمن سے نہ لڑنا تم تو پہلی ہی بار بیٹھ رہنا پسند
			رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا	کر چکے تو (اب بھی) پھپڑیوں کے ساتھ (گھروں میں)
			مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ۝	بیٹھے رہو
"	"	۱۲-۱۱	وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ	اور اے پیغمبر جبکوئی (قرآن کی) سورت اُتری ہے کہ اللہ
			وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ	پر ایمان لاؤ اور اسکے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو ان میں جو
			اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا	مقدور والے ہیں تجھ سے اجازت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہم
			نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ رَضُوْا بِاَنْ	کو رہیں چھوڑ دے ہم بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ رہیں انکو
			يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰي	یہی پسند آیا کہ گھر بیٹھنے والیوں (عورتوں) کے ساتھ (بیٹھے) رہیں
			قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ لٰكِنِ	اور ان کے دلوں پر مہر ہو گئی تو وہ (کچھ) نہیں سمجھتے لیکن پیغمبر
			الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا	اور جو لوگ اسکے ساتھ ایمان والے ہیں انہوں نے تو (اللہ

ف یعنے جب مسلمان ہیں ۱۲ ف ڈرتے ہیں کہ اگر اپنے تئیں مسلمان نہ کہیں گے تو کافروں کی طرح مسلمانوں کے ہاتھ سے سزا پاویں گے ۱۲ ف قلعہ یا پہاڑ کی چوٹی ۱۲ ف غصہ کے گھوڑے کی طرح ۱۲ ف تاکہ مسلمان انکو پکڑ نہ سکیں ۱۲ ف کافروں سے تو کہا ہے اور منافقوں کو نصیحت اور لعنت ملامت سے ۱۲ ف یعنے جنگ تبوک میں آپ حضرت ﷺ کے ساتھ نہ گئے بلکہ اجازت لیکر اپنے گھروں میں رہ گئے ۱۲ ف دوسرے لوگوں کو بھی بہکانے کی نیت سے ۱۲ ف سفر نہ کرو اے پیغمبر ان منافقوں سے ۱۲ ف تو ایسا کبھی نہ کرتے ۱۲ ف دنیا میں اگر ساری عمر بھی آدمی ہنستا رہے تو آخرت کے مقابل میں کچھ نہیں دل میں ہمیشہ کا رونا اور دانت پیسنا ہوگا ۱۲ ف صحت اور سلامتی کے ساتھ اس جہاد سے ۱۲ ف جو جنگ تبوک میں نہیں گئے تھے اور مدینہ میں رہ گئے تھے ۱۲ ف کسی دوسرے جہاد کے لئے ۱۲ ف جنگ تبوک میں ۱۲ ف یعنے ان لوگوں کے ساتھ جو بے عذر گھروں میں رہ گئے یا معذوروں کے ساتھ جیسے عورتیں بچے لولے لنگڑے اندھے ہیں یا ان لوگوں کے ساتھ جو پیغمبر ﷺ کے مخالف ہیں ۱۲ ف منافقوں میں ۱۲ ف جنے کتنے خاصے تندرست اور ۱۲ ف گھر میں رہا یعنی ۱۲ ف قرآن اور حدیث کا اثر انپر نہیں ہوتا ان کے دلوں میں نہیں سماتا ۱۲ ف کہ جہاد میں کیا فائدہ ہے ۱۲ ف یا رسول اللہ صلعم کی مخالفت کے لئے بیٹھ رہنے خوش ہوئے ۱۲ ف رسول اللہ صلعم کی رائے کے خلاف بیٹھ رہنے سے خوش ہوئے ۱۲

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْخَيْرٰتُ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ
مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ
الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ
عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى
الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ
اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ
مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّلَا
عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ
لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۖ تَوَلَّوْا وَّ
اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا
مَا يُنْفِقُوْنَ ؕ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ
يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ
يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ
اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا
لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ
وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ
اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ

کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا یہی لوگ ہیں جن کو بھلائیاں
ملینگی اور وہی مراد کو پہونچیں گے اللہ تعالے نے انکے لیے
باغ تیار رکھے ہیں جنکے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ
ان میں رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے اور گاؤں والے
(یہی بنی غفار) عذر کرتے ہوئے آئے کہ ان کو اجازت
ملجائے اور جن لوگوں نے اللہ تعالے اور اس کے رسول
سے جھوٹ بولا وہ بیٹھ رہے ان میں جو کافر ہیں ان کو
دکھ کی مار پڑے گی جو لوگ کمزور ہیں ان پر کوئی گناہ نہیں
اور نہ بیماروں پر اور نہ اُن پر جن کو خرچ نہیں ملتا جب
وہ اللہ تعالے اور اس کے رسول کے خیر خواہ ہوں (ایسے)
نیک لوگوں پر کوئی الزام نہیں اور اللہ تعالے بخشنے
والا مہربان ہے اور نہ ان لوگوں پر کچھ گناہ ہے جو تیرے
پاس اسلیے آتے ہیں کہ تو ان کو سواری دے جب تو
کہتا ہے میرے پاس تو سواری نہیں جس پر میں تم کو
چڑھا دوں تو خرچ نہ ملنے کے غم میں وہ آنکھوں سے
آنسو بہتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں (الزام تو انہی لوگوں
پر ہے جو مالدار ہو کر پھر تجھ سے اجازت چاہتے ہیں وہ
لوگوں نے (گھر) بیٹھنے والیوں (عورتوں) کے ساتھ
رہنا پسند کیا اور اللہ نے انکے دلوں پر مہر کر دی وہ (کچھ نہیں
جانتے) (مسلمانو جب تم (جہاد سے) لوٹ کر ان (منافقوں
کے پاس آؤ گے تو یہ تم سے بہانے بنائینگے (اے پیغمبر) کہدو
بہانے مت بناؤ ہم تمہاری بات کبھی نہیں مانینگے ہمکو تمہارے احوال
اللہ بتا چکا ہے اور آگے چلکر اللہ تعالی اور اسکا رسول (دونوں)
تمہارے کام دیکھینگے پھر (آخر) تم اس (خدا تم) کی طرف لوٹائے جاؤ گے
جو چھپا اور کھلا جانتا ہے وہ تمکو جتلائیگا جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے (مسلمانو) اب کوئی دنیں جب تم انکے پاس

ف دنیا میں عزت اور فتح اور لوٹ اور آخرت میں جنت اور وہاں کی نعمتیں بعضوں نے کہا بھلائیوں سے مراد حوریں ہیں ابن عباس رضہ نے کہا اس کا معنے اسمیں یہی جانتا ہوں ۱۲ ف دنیا کی زندگی
اور راحت اس کے مقابلہ میں کچھ نہیں ۱۲ ف قبروں میں رہنے کی ۱۲ ف اسلام کا جھوٹا دعوی کیا ۱۲ ف عذر کرنے کو بھی نہ آئے ۱۲ ف اور صرف زبان سے اسلام کا دعوی کرتے ہیں ۱۲
ف دنیا میں فقیر اور قتل ہوں گے اور آخرت میں دوزخ کا عذاب ہوگا ۱۲ ف معذور ہیں جیسے لنگڑے لولے اندھے بوڑھے یا عورتیں بچے ۱۲ ف اگر وہ جہاد میں نہ جاویں ۱۲ ف
جس سے جہاد کا سامان کریں ہتھیار سواری وغیرہ ۱۲ ف اپنے دل سے اللہ تعالی اور رسول کی محبت رکھتے ہوں اور مسلمانوں سے الفت ۱۲ ف تاکہ وہ جہاد میں جائیں ۱۲ ف انکی
ترجمہ یوں ہے ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہتی ہیں بہت روتے ہیں گویا معلوم ہوتا ہے کہ آنسوؤں کے دریا میں آنکھیں رہی ہیں حدیث میں ہے کہ جن کو عذر ہے اور وہ جہاد
میں شریک نہ ہو سکیں تو گویا مجاہدین کے ساتھ ہیں یعنے اونکو جہاد کا ثواب ملیگا کہتے ہیں یہ لوگ سات انصاری آدمی تھے جو آن حضرت سے جوتیاں مانگنے آئے تھے اور سواری سے مراد
جوتیاں پہنا دینا ہے سیرت جلبی میں ہے کہ ان میں سے دو کو حضرت عباس رضہ نے اور تین کو حضرت عثمان رضہ نے اور دو کو یامین بن عمرو نے سوار کرا دیا ۱۲ ف جہاد میں نہ جانے کی ۱۲
ف ان کو سواری اور راہ خرچ سب میسر ہے ۱۲ ف گویا دیوانے بن گئے ہیں جہاد کی فضیلت اور اس کے ثواب اور اسکے فائدوں کو بالکل بھول گئے مجاہد رضہ اسمیں کہتے
آیت منافقوں کے بارہ میں ہے گیارہویں رکوع کی یہی مضمون ہے کچھ لفظوں میں فرق ہے فقط ۱۲ ف کہتے ہیں یہ بہانہ کرنیوالے منافق اسی کے کئی آدمی تھے ۱۲

إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ
فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۚ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَأْوٰهُمْ
جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ يَحْلِفُونَ
لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ
فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِينَ ۝
وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهٗ ۱۲
وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ وَسَتُرَدُّونَ إِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَ
اٰخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللّٰهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ
وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝
إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ ۱۳
وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ
وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيلِ
وَالْقُرْاٰنِ ۚ وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ
فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ
بِهٖ ۚ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝
مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ ۱۴-۱۵
مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ
اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهٖ ۚ
ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَّلَا نَصَبٌ
وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا
يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا
إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ إِنَّ اللّٰهَ

لوٹ جاؤ گے تو تم سے اللہ کی قسمیں کھا جائینگے تاکہ تم ان سے درگذر
کرو پس تم ان سے الگ ہی رہو کیونکہ وہ گندے (ناپاک) ہیں اور جو
وہ (دنیا میں) کرتے تھے اسکے بدلہ انکا ٹھکانا دوزخ ہے قسمیں
اسلیے کھائینگے کہ تم انسے راضی ہوجاؤ پھر اگر تم انسے راضی بھی ہوجاؤ تو
اللہ تو ان شریر (بدکار) لوگوں سے راضی نہیں ہوسکتا ف
اور کہدو کہ تم (اچھے یا) برے عمل کرتے رہو آگے چلکر اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول
اور مسلمان تمہارے عمل دیکھیں گے اور تم (خود) قریب ہیں اس خدا کیطرف
لوٹائے جاؤ گے جو چھپا اور کھلا (سب) جانتا ہے وہ تم کو جو تم کرتے تھے
جتلا دیگا اور کچھ لوگ ایسے ہیں جنکا معاملہ اللہ کے حکم پر ڈھیل میں ہے
اللہ انکو عذاب کرے یا معاف کرے اور اللہ جاننے والا ہے حکمت والا ف
بیشک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے انکی جان اور مال کو مول لے لیا
ہے اس کے بدلہ انکو بہشت ملیگی وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہیں
پھر (کافروں کو) مارتے ہیں اور مارے جاتے ہیں ف اللہ تعالیٰ کا
یہ وعدہ پکا ہے اس نے وعدہ لیا ہے توریت اور انجیل اور قرآن
میں ف اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کون اپنے قول کا پورا کرنیوالا
ہے تو (مسلمانو) یہ جو سودا تم نے کیا ہے اس کی خوشی مناؤ اور
یہی تو بڑی کامیابی ہے ف
مدینہ والوں کو اور جو انکے گرداگرد گاؤں والے رہتے ہیں ف مناسب
نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کو چھوڑ کر پیچھے رہجائیں اور اسکی جان
کی فکر نہ کرکے اپنی جان بچانے کی فکر میں پڑجائیں اسلیے کہ ان
لوگوں کو خدا کی راہ میں پیاس ہو تکلیف ہو بھوک ہو اس مقام
پر چلیں جس سے کافر خفا ہوں ف دشمن کو کچھ بھی نقصان پہنچائیں ف
ہر ہر کے بدلہ انکا نیک عمل اللہ کے پاس لکھ لیا جاتا ہے ف بیشک
اللہ تعالیٰ نیکوں کی محنت برباد نہیں کرتا اور (اسیطرح) جو کچھ

ف ان کے جہاد میں شریک نہ ہونے پر خفا نہ ہو ف ابن عباس رضہ نے کہا جب ہم مدینہ میں لوٹ کر آئے تو ہم کو حکم ہوا کہ ان اسی منافقوں کے پاس بیٹھیں اور ان سے بات کریں
ف اے پیغمبر اون لوگوں سے ف اسے پہلے آخرت میں تمہارے سب اعمال کھل جاویں گے اور تمام مسلمانوں تک کو معلوم ہوجاویں گے۔ اس تم تو اب بھی دیکھ ہی رہے ہو مگر یہ وہ دیکھنا ہوگا
جو بدلہ دینے کے لیے ہوگا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس سے تم دنیا ہی میں تمہارا بھانڈا پھوڑ دیگا اور تمہارے برے کام سب پر کھل جاوینگے آدمی کیسا ہی چھپ کر گناہ کرے مگر ایک
دن وہ کھل جاتا ہے حدیث میں ہے اگر تم میں سے کوئی ایک پتھر کے اندر جسمیں کوئی سوراخ نہ ہو کوئی کام کرے تو بھی اسکا کام ایک نہ ایک دن لوگوں کو معلوم کرا دیگا یہ مضمون انجیل متی
میں بھی ہے کہ کوئی چھپا ہوا ایسا نہیں ہے جو کھولا نہ جاوے ف نیک کو نیکی کا برے کو برائی کا بدلہ دیگا ف جو لوگ جنگ تبوک میں شریک نہیں ہوئے وہ تین طرح کے تھے ایک تو منافق دوسرے
ابو لبابہ اور ان کے ساتھی جنہوں نے آن حضرت ص کو لوٹتے ہی معذرت کی اور مسجد کے ستون سے اپنے تئیں باندھ لیا ان کا قصور جلدی سے معاف ہوگیا تیسرے کعب بن مالک اور ان کے
ساتھی اون کا کوئی عذر معقول نہ تھا اللہ تعالیٰ نے بھی اون کو ڈھیل میں ڈالے رکھا جب سات پچاس دن گذرے وہ لوگ اس حال میں پڑے رہے کہ کوئی انسے بات کرتا نہ انسے ملاقات کرتا آخر تنگ
ہوگئے اس وقت اون کا یہ قصور معاف ہوا ف جان اور مال کی پرواہ نہ کرکے ف اللہ کے ہاتھ سے ف شہید ہوتے ہیں ف یہ تین بچے اور معتبر راستہ دیتے ہیں ہم نے اس
فرمانے میں تینوں میں اس عہد کی مضبوطی کیلئے جو حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اوتری تو ایک انصاری نے کہا کیا فائدے کی خرید اور فروخت ہے اور ہم نہ اس کو توڑیں گے نہ توڑنا چاہیں گے
ف جامع البیان میں ہے کہ عبداللہ بن رواحہ اور ان کے ساتھیوں نے عقبہ کی رات کو آن حضرت صلعم سے عرض کیا آپ جو چاہیے اپنے مالک کیلئے اور اپنے لیے شرط کر لیجئے آپ نے فرمایا میرے
مالک کیلئے تو یہ شرط ہے کہ تم اسکا شریک کسی کو نہ بناؤ اور میرے لیے یہ شرط ہے کہ جن چیزوں سے تم اپنی جانوں اور مالوں کو بچاتے ہو اونسے مجھ کو بھی بچاؤ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
ہم کو کیا ملیگا آپ نے فرمایا تم کو بہشت ملیگی انہوں نے عرض کیا یہ سودا تو بڑے فائدے کا ہے ہم کبھی اس کو نہ توڑیں گے نہ توڑنا چاہیں گے اسوقت یہ آیت اتری ف ۱۲ منہ

لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَلَا يُنْفِقُونَ
نَفَقَةً صَغِيرَةً وَّلَا كَبِيرَةً وَّلَا يَقْطَعُونَ
وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ
أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَمَا كَانَ
الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا
نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ
لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ
إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ
مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝

۱۴ النحل ۶ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ
الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ الَّذِينَ
صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝
" " ۸ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ
عَلَيْهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ
أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا
يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝
" " ۱۲ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِن بَعْدِ
مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا ۙ إِنَّ
رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝
۱۷ الانبیاء ۳ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ
أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں تھوڑا ہو یا بہت جو میدان چلیں اُنکو
لیے لکھا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالےٰ انکے کاموں کا بہت اچھا بدلہ
ان کو دے اور یہ بھی مناسب نہیں کہ (ہر لڑائی میں) سب
سب مسلمان نکل کھڑے ہوں ایسا کیوں نہیں کرتے
کہ ہر فرقے میں سے کچھ لوگ نکلیں تاکہ وہ دین کی سمجھ حاصل
کریں اور جب ان کی قوم کے لوگ (جہاد سے) لوٹ کر آویں تو
ان کو سنا دیں اس لیے کہ وہ بچے رہیں اے مسلمانو تم (پہلے)
اس پاس کے کافروں سے لڑو اور ایسا کرو کہ کافر لوگوں کو
تمہاری سختی (بہادری) معلوم ہو اور یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالےٰ
(کی مدد) پرہیزگاروں کے ساتھ
ہے ۔ ف

اور جن لوگوں (کافروں کا) ظلم اٹھانے کے بعد اللہ کی راہ میں اپنا ملک چھوڑا
انکو ہم دنیا میں اچھا ٹھکانا دینگے اور آخرت میں جو بدلہ ملنے والا ہے، وہ تو کہیں
بڑھکر ہے کاش یہ کافر اس بات کو جانتے ہوتے (کہ اپنا ملک چھوڑانیوالے
وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا اور اپنے مالک پر بھروسا رکھتے ہیں ۔
اور اگر اللہ تعالےٰ بندوں کو ان کی نافرمانیوں پر (جھٹ) پکڑ لیا کرے
تو ساری زمین پر ایک جاندار باقی نہ چھوڑے مگر وہ ان کو ایک
ٹھیرے ہوئے وعدے تک مہلت دیتا ہے جب انکا وعدہ آن
پہنچتا ہے تو ایک گھڑی آگے یا پیچھے نہیں ہو سکتی
پھر جن لوگوں نے آفت میں پڑنے کے بعد (مشرکوں کی ایذائیں
اٹھانے کے بعد) ہجرت کی پھر جہاد کیا اور (تکلیفوں پر) صبر کیا تو تیرا
مالک ان (امتحانوں) کے بعد ضرور بخشنے والا ہے رحمت کرنیوالا ہے
اور ہم نے تجھ سے پہلے کسی آدمی کے لیے (دنیا میں) ہمیشہ جینا نہیں
رکھا (بھلا ان سے پوچھنا چاہیے) اگر تو مر جائے تو کیا یہ ہمیشہ (زندہ)

ف جس سے مومن کو ملے گی ۱۲ ف یا ان کے بہت اچھے کام (یعنے جہاد) کا بدلہ انکو دے ۱۲ ف ۳ ہوا یہ کہ جب نئی آیتیں اتریں اور اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں پر جو جہاد سے بیٹھ رہے تھے
لعنت ملامت کی تو اس کے بعد آن حضرت صلعم نے جو فوج بھیجنا چاہی تو سب کے سب مسلمان جانے لگے آن حضرت کو اکیلے رہ جانے تھا اور مدینہ بھی خالی ہوا جاتا تھا اسوقت
یہ آیت اتری ۱۲ ف ۴ جو لوگ نہیں نکلے اور مدینہ میں آن حضرت کی صحبت میں رہگئے ۱۲ ف ۵ قرآن اور حدیث یاد کریں ۱۲ ف سکھلا دیں جو نئی باتیں اس مدت میں انہوں نے سیکھی
تھیں ۱۲ ف ان کاموں سے جو ان کے بعد منع ہوئے بچے رہیں ۱۲ ف ۶ جن لوگوں نے کہا کہ یہ آیت جہاد سے متعلق نہیں ہے بلکہ علم حاصل کرنے سے انہوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تاکہ
مسلمانوں کو علم حاصل کرنے کے لیے نکلنا ضرور نہیں ہر فرقے میں سے تھوڑے تھوڑے لوگ کیوں نہیں نکلتے کہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور جب اپنی قوم کے پاس لوٹ کر جاویں
تو ان کو بھی جتلا دیں تاکہ وہ بھی بری باتوں سے بچے رہیں ۱۲ ف ۷ جب اونے فراغت ہو جاوے تو آگے بڑھو ایسا نہ کرو کہ پاس کے کافروں کو چھوڑ کر دور والوں پر حملہ کرو ۱۲ ف آن حضرت
نے ایسا ہی کیا پہلے اپنے خاص قوم قریش کے کافروں سے لڑے پھر عرب کی دوسری قوموں سے پھر بنی قریظہ اور نضیر اور خیبر اور فدک کے اہل کتاب سے جو مدینہ کے گرداگرد تھے جب دین بھی
غالب ہو لے تو ملک شام کا قصد کیا اور صحابہ رضہ کے زمانہ میں شام کا ملک فتح ہو گیا پھر ایران پر حملہ کیا گیا ۱۲ ف مراد وہ مسلمان ہیں جو مکے کے کافروں سے تنگ ہو کر مدینہ میں چلے گئے تھے
جیسے حضرت عثمان رضہ اور جعفر بن ابی طالب وغیرہ ۱۲ ف ایسا ہی ہوا مہاجرین یا تو غریب آوارہ وطن تھے یا اللہ تعالےٰ نے انکو حکومت اور دولت عنایت فرمائی ۱۲ ف کافروں کے سنانے پر یا
ہجرت پر یا جہاد پر ۱۲ ف گنہگار تو اپنے گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہوں اور دوسرے بے گنہ بھی تک کہ جانور بھی انکی نحوست سے ۔ حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کا عذاب اترتا ہے تو اس میں
سب پکڑے جاتے ہیں پھر آخرت میں اپنی اپنی نیت کے موافق انکا حشر ہوگا ۱۲ ف جب تک ان کی عمر لکھی ہوئی ہے ۱۲ الی درمیہ

			ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ؕ	ہر جیگو ایک (مخلوق جاندار) موت (کا مزہ چکھے گا
؍؍	الحج ۶	۷	اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ	اب جن مسلمانوں سے کافر لڑتے ہیں انکو بھی لڑنے کی اجازت ہے کیونکہ یہ مظلوم ہو رہے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ انکی مدد کرنے پر قادر ہے جو اپنے ملک سے (مکہ سے) یہ کہنے پر کہ ہمارا مالک اللہ ہے اور کوئی بات نہیں (نہ کسی کا خون کیا نہ ڈاکہ مارا) ناحق نکالے گئے
؍؍	؍؍	۸	وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝	اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی (وطن چھوڑا) پھر وہ (اسی ہجرت کے زمانہ میں) مارے گئے یا اپنی موت سے مر گئے (ہر حال میں) اللہ انکو اچھی روزی دیگا اور بیشک خدا تعالیٰ ہی سب روزی دینے والوں میں بہتر روزی دینے والا ہے وہ ضرور انکو ایسی جگہ لیجائیگا جسکو وہ پسند کرینگے اور بیشک اللہ (سب) جانتا ہے بردبار ہے (جلدی عذاب نہیں کرتا)
۱۸	النور ۲۴	۷	وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ	اور (اے پیغمبر) ان منافقوں نے اللہ تعالیٰ کی پکی قسمیں کھائیں کہ اگر تو انکو حکم کرے تو وہ جہاد کے لیے ضرور نکلیں گے
۲۰	العنکبوت ۲۹	۱	مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝	جسکو اللہ تعالیٰ سے ملنے کی امید ہے (اسکو چاہیے کہ تیاری کرے کیونکہ اللہ نے جو وقت (عذاب ثواب کا) مقرر کیا ہے وہ ضرور آنیوالا ہے اور اللہ (سب کچھ) سنتا جانتا ہے اور جو کوئی نیک کاموں میں محنت اٹھاتا ہے وہ اپنے خود کے فائدے کے لیے اٹھاتا ہے کیونکہ اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے
۲۱	الاحزاب ۳۳	۲	اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝	جب یہ کافر تمہارے اوپر کی طرف اور تمہارے نیچے کی طرف سے آن پہنچے اور جب آنکھیں (ڈر کے ماری) پتھرا گئیں اور کلیجے حلق تک آگئے اور اللہ سے تم طرح طرح کے گمان کرنے لگے ؕ
؍؍	؍؍	۲	قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝	کہدے اگر تم مرنے یا مارے جانے سے بھاگو تو یہ بھاگنا تجھکو فائدہ نہ دیگا اور (بالفرض بچ گئے تو) کچھ نہیں تھوڑا سا (دنیا کا) مزہ اور اٹھا لوگے ؕ
؍؍	؍؍	۳	وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا	اور جب (سچے) مسلمانوں نے (کافروں کی) فوجوں کو دیکھا تو کہا ؕ

ف۱ یا جو مسلمان لڑنا چاہتے ہیں یا لڑنے کے قابل ہیں ۱۲ ف۲ یہ پہلی آیت ہے جو جہاد کی اجازت میں اتری ۱۲ ف۳ گو بالفعل یہ لوگ مظلوم ہیں یا اللہ تعالیٰ بے لڑے بھی ان کی مدد کر سکتا ہے مگر حکم اسنے دیا اسی میں کچھ مصلحت ہے ۱۲ ف۴ بہشت کے میوے اور وہاں کا پانی ۱۲ ف۵ کیونکہ وہ محض اپنے فضل اور کرم سے روزی دیتا ہے اس کو کوئی ہماری حاجت نہیں اس آیت سے مراد مہاجرین ہیں جنہوں نے مکہ سے ہجرت کی اور مدینہ میں آنحضرت کے پاس آگئے ان کا یہ درجہ ہے کہ جو کوئی ان میں سے اپنی موت سے مر جائے اس کو بھی شہید کا اجر ملیگا بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو اپنا گھر بار چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلیں ۱۲ ف۶ اس کو دیکھ کر خوش ہو جائیں گے کیونکہ سب خواہشیں وہاں موجود پائیں گے ۱۲ ف۷ اسکو کسی کی عبادت سے کچھ فائدہ ہے نہ کسی کے گناہ سے کوئی نقصان ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو کوئی جہاد کرتا ہے وہ اپنے فائدے کے لیے جہاد کرتا ہے ۱۲ ف۸ بعضے کچے مسلمانوں کے دلوں میں یہ خیال آگیا کہ اب مسلمان بچ نہیں سکتے اور دین اسلام مٹ جائے گا بعضوں نے کہا یہ خطاب منافقوں کی طرف ہے وہ کہنے لگے اب محمد اور ان کے اصحاب کی خیر نہیں ۱۲ ف۹ ہر آدمی کو مرنا ہے چاہیے کہ بہادر کر موت کے منہ سے چھٹ جاوے یہ خیال محال ہے اگر بالفرض بچ گئے تو چند روز پیچھے مرنا ہے برے حال اور جی لو دنیا کا مزہ تھوڑا سا اور لاچاری کی زندگی پر لعنت ہے جو بدنامی اور ذلت کے ساتھ گذرے عرب میں مثل مشہور ہے موت العز خیر من حیوۃ الذل یعنی عزت کے ساتھ مرنا ذلت کے ساتھ جینے سے بہت بہتر ہے ۱۲ ف۱۰ سب دنیا میں سب ہی مرنے والے ہیں تیری موت کا جو یہ انتظار کرتے ہیں یہ انکا گمان باطل ہے کیا وہ قیامت کے دن یہ سمجھتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو ابوبکر صدیق آئے اور آپ کو جا پکڑ کر کہنے لگے اے میرے نبی اے میرے جانی دوست اے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اسکے بعد یہ آیت پڑھی بعضوں نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ خضر بھی نہیں گذرے امام بخاری رح کا یہی قول ہے ۱۲ ف۱۱ اسکو قبر میں سوال ہوگا باہر عمل معلوم ہے مطلب یہ ہے کہ جو کوئی دین کے اور آخرت کا سامان تیار کرنا چاہیے یہ دھرا عمل نہیں سکتا ۱۲

هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ز وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّ
تَسْلِيْمًا ۝ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا
مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ
قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۡ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝

۲۱ | الاحزاب ۳۳ | ۳ | وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا
خَيْرًا ۚ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۚ
وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ
ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ
وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ
وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ
وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ
تَطَئُوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

۲۶ | محمد ۴۷ | ۱ | فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ
الرِّقَابِ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا
الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً
حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ۚ
وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ
لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ
سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۚ وَيُدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

تو نہیں (بلکہ) کہنے لگے کہ یہ تو وہی ہے جسکا اللہ نے اور اسکے رسول نے ہم
سے وعدہ کیا تھا اللہ نے اور اسکے رسول سچ کہا ہے اور (اس واقعہ
نے) انکے ایمان اور تابعداری کو اور بڑھا دیا ان ہی مسلمانوں میں
کچھ مرد تو ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے جو اقرار کیا تھا اس میں سچے
اترے انمیں سے بعضے تو اپنا کام پورا کر چکے اور بعضے (ابھی) راہ دیکھ رہے
ہیں اور ان لوگوں نے (اپنے اقرار کو) ذرا نہیں بدلا
اور (اسکی قدرت دیکھو) اللہ نے (ادھر تو) کافروں کو غصہ میں بھرے
ہوئے (خالی) پھیر دیا انکو کچھ فائدہ نہ ملا اور (ادھر) اللہ نے مسلمانوں
کے لیے لڑنے کی نوبت ہی نہیں آنے دی اور اللہ زور والا زبردست
ہے اور اہل کتاب (بنی قریظہ کے یہودیوں) کو جنہوں نے (عہد شکنی
کرکے) مشرکوں کی مدد کی تھی انکے قلعوں سے اتار لایا اور انکے دلوں
میں (تمہاری) دھاک بٹھا دی تم انمیں سے بعضوں کو قتل کرنے لگے
اور بعضوں کو (عورتوں اور بچوں) قید کر لائے اور اللہ نے تمکو انکی زمین اور
انکے گھروں اور انکے مالوں کا وارث کر دیا اور اس ملک کا جہاں تم نے
(ابھی تک) قدم ہی نہیں رکھا اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے
تو (مسلمانو) جب تم (لڑائی میں) کافروں سے بھڑ جاؤ انکی گردنیں مارو
جب خوب انکو قتل کر چکو (انکا زور بالکل ٹوٹ جائے) تو اب انکی
مشکیں کس لو (انکو قید کر لو) اسکے بعد یا احسان رکھکر مفت
چھوڑ دو یا کچھ بدلہ لیکر یہانتک کہ لڑائی ہوتوف ہو (دشمن ہتیار
رکھدیں) یہ (ہمارا حکم ہے) اور اگر اللہ چاہتا تو (بغیر تمہارے لڑے)
کافروں سے بدلہ لے لیتا مگر اسکو یہ منظور ہے کہ تمکو ایک دوسرے سے (لڑا کر)
جانچے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں (جہاد میں) مارے گئے انکے (نیک) کام اللہ
ہرگز اکارت نہیں کریگا بلکہ انکو راہ پر لگا دیگا اور انکا کام بنا دیگا
اور انکو اس باغ میں لیجائیگا جو انکو بتا دیگا مسلمانو اگر تم اللہ کے دین

وہ یہ کہ اسے مقدم تمکو آزمائیگا پھر تمہاری مدد کریگا ۱۲ ف پہلے سے زیادہ آن حضرت صلعم کے عاشق زار اور پروردگار کے اطاعت گذار بن گئے اس آیت سے اہل حدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ ایمان گھٹتا اور بڑھتا ہے ۱۲ ف وہ اقرار لیلۃ العقبہ میں ہوا تھا۔ اس رات کو مسلمانوں نے آن حضرت صلعم سے یہ عہد کیا تھا کہ اخیر دم تک آپ کا ساتھ دیں گے ۱۲ ف یا اپنی سنت پوری کر چکے ۱۲ ف جیسے اسد اللہ کی راہ میں شہید ہوئے جیسے حضرت حمزہ رضہ اور انس بن النضر جنگ احد میں۔ انس بن مالک کہتے ہیں میرے چچا انس بن النضر جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے انکو اسکا بڑا رنج ہوا اور کہنے لگے انشاء اللہ تعالے اب کوئی جنگ ہوگی تو اللہ تعالے دیکھ لیگا میں کیا کرتا ہوں پھر احد کے دن سعد بن معاذ کو ملے سعد رضہ نے کہا کہاں جاتے ہو انہوں نے کہا احد پہاڑ کی طرف سے جہاں کافر جمع ہے جو کو جنت کی خوشبو آرہی ہے اور کافروں پر حملہ کیا یہاں تک کہ شہید ہوئے انکے بدن پر اسی سے زیادہ تیر اور تلوار اور برچھے کے زخم تھے اور یہ آیت انہی کے بارے میں اتری ۱۲ ف تکہ ۱۲ ف آندھی اور گرد سے خرچ ہوا ۱۲ ف آندھی اور فرشتوں کو کافروں پر بھیجکر وہ بن لڑے ہی بھاگ گئے ۱۲ ف بنی قریظہ کے یہودیوں نے اپنے سر پر خود آفت مول لی ہوا یہ تھا کہ ان میں اور آن حضرت صلعم میں عہد تھا کہ وہ آپکے دشمنوں کی مدد نہ کریں گے لیکن انہوں نے جب دیکھا کہ ابو سفیان بہت سی فوجیں مسلمانوں پر چڑھا لایا ہے تو یہ سمجھے کہ اب مسلمانوں کا کام تمام ہو چکا اور عہد توڑ کر ابو سفیان کے ساتھ ہو گئے مسلمانوں کو ان مردود یہودیوں سے جو خفیہ گھونسے کی طرح مدینہ ہی میں بیٹھے تھے بہت تکلیف ہوئی لیکن صبر کے سوا اور کیا چارہ تھا جب ابو سفیان اور اسکے ساتھی سب بھاگ گئے تو بنی قریظہ اور کعب کے قلعوں میں جا گھیرا آن حضرت صلعم نے انکا محاصرہ کیا آخر مجبور ہو کر سعد بن معاذ کے فیصلہ پر راضی ہوئے اور گرفتار ہونے سے پہلے سعد رضہ نے یہ فیصلہ کیا کہ انمیں جو مرد ہیں وہ تو قتل کیے جائیں اور عورتیں اور بچے لونڈی غلام بنائے جائیں آن حضرت صلعم نے فرمایا تم نے ان کے بارے میں وہی فیصلہ کیا جو اللہ کے حکم سے ساتوں آسمانوں کے اوپر سے ہوا تھا یہ کہتے ہیں اس جنگ کے بعد آن حضرت صلعم نے فرمایا اب ہم حملہ کریں گے وہ ہم پر حملہ کر سکیں گے اور یہ حبشیوں کی لڑائی کی طرح تھی

ف اگلے صفحہ

			اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝	کی مدد کروگے تو اللہ بھی تمہاری مدد کریگا اور لڑائی میں تمہارے پاؤں جما دے گا ۱۲
۲۶	محمد	۳	فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّ ذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝	پھر جب کوئی پکی سورت (جو منسوخ نہ ہو) اترتی ہے اور اس میں جہاد کا حکم ہوتا ہے تو (اے پیغمبر) جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ تجھ کو ایسا تکنے لگتے ہیں جیسے کوئی بیہوشی میں مرتے وقت تکتا ہے سخت افسوس ہے ان پر۔
۴۸ الفتح	۱		اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝	(اے پیغمبر) یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہی ہمنے تجھ کو کھلم کھلا فتحدی فتح اس لیے کہ تو اللہ کا شکر کرے اور اللہ تعالے تیرے اگلے اور پچھلے گناہ بخشدے اور اپنا احسان تجھ پر پورا کرے اور تجھ کو (دین کے) سیدھے رستے پر چلائے رکھے اور تیری پوری (زبردست) مدد کرے ف
″	″	۱۰-۲	اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰي نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ	بے شک جو لوگ تجھ سے (اے پیغمبر حدیبیہ میں) بیعت کر رہے ہیں وہ (گویا) خدا سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں کے اوپر ہے پھر جو کوئی (اپنا اقرار) توڑے وہ اقرار توڑ کر اپنا آپ نقصان کریگا اور جو کوئی اس اقرار کو پورا کرے جو اس نے اللہ تعالے کے ساتھ باندھا اسکو اللہ تعالے (بہت) بڑا نیگ (ثواب) دیگا (اے پیغمبر) اب وہ گاؤں والے جو (اس سفر میں) پیچھے رہگئے تجھ سے بہانہ کرینگے ہم اپنے مال اور بال بچوں میں پھنس گئے (تیرے ساتھ نہ جا سکے) تو ہمارا گناہ (اللہ سے) بخشوا دے اپنی زبانوں سے وہ باتیں کرتے ہیں جو انکے دلوں میں نہیں ہیں تو کہدے (اس بہانے سے کیا فائدہ) بھلا اگر اللہ تمکو کوئی فائدہ پہونچانا چاہے یا کچھ نقصان دینا چاہے تو اس کے مقابلے میں تمہارے لیے کسیکا کچھ چل سکتا ہے نہیں اللہ کو تمہارے (سب) کاموں کی خبر ہے بات یہ ہے تم یہ سمجھے کہ اب پیغمبر اور مسلمان ہرگز اپنے گھروں کو کبھی لوٹ کر آنے والے نہیں اور یہ بات تمہارے

ف تم پر کافروں کا کچھ رعب نہ پڑیگا نہ تم میدان سے بھاگو گے ۱۲ ف لڑائی کے نام سے ڈر گئے اور جیسے کوئی سکتے کے عالم میں نگاہ کرتا ہے اس طرح تجھ کو دیکھنے لگے ۱۲ ف بعضوں نے کہا کہ فتح سے مراد ہے بعضوں نے کہا خیبر کی فتح لیکن صحیح یہی ہے کہ صلح حدیبیہ مراد ہے اور حضرت عمر رضہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ صلح فتح ہے آپ نے فرمایا قسم خدا کی یہ فتح ہے اس صلح میں گو بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ مسلمان دبکر ہے مگر درحقیقت اس میں مسلمانوں کی جیت تھی اس صلح کی بدولت بیعۃ الرضوان ہوئی اور اسی صلح کے زمانے میں مسلمانوں نے خیبر فتح کیا اور رومی ایرانیوں پر غالب ہوئے یہ بھی مسلمانوں کے لیے فال نیک تھی اور قصہ اسکا مشہور ہے ۱۲ ف بعضوں کے نزدیک پیغمبر صغیرہ گناہوں سے معصوم نہیں ہوتے بعضوں نے کہا وہ کام مراد ہیں جو درحقیقت عوام کے حق میں گناہ نہیں ہیں مگر پیغمبروں کی شان بڑی ہونے سے انکے حق میں گناہ ہیں بعضوں نے کہا وہ امور مراد ہیں جو نبوت سے پہلے جاہلیت کے زمانے میں آپ سے سرزد ہوئے ۱۲ ف تیرے دین کو ساری دنیا میں پھیلادے یا تجھ کو بہشت عطا فرمائے یا نبوت اور حکمت یا کہ الطاف اور خیر تینوں کو فتح کرائے ۱۲ ف جس کے بعد پھر تجھ کو کوئی ذلت نہ دے سکے ۱۲ ف مراد بیعۃ الرضوان ہے حضرت عثمان رضہ مسلمانوں کی طرف سے مکے کے کافروں کو سمجھانے گئے ان کو دیر لگی لوگوں نے مشہور کر دیا کہ کافروں نے حضرت عثمان کو مار ڈالا اس پر آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کے تلے صحابہ رضہ سے بیعت لی کہ سب کے سب لڑ کر مر جائیں گے وہ درخت ببول کا تھا۔ کہتے ہیں حضرت عمر رضہ کو اپنی خلافت میں خبر پہونچی کہ لوگ اس درخت کی زیارت کے لیے جایا کرتے ہیں آپ نے حکم دیا وہ کاٹ ڈالا گیا ۱۲ ف کیونکہ اللہ تعالے کے رسول سے اقرار کرنا گویا اللہ تعالے سے اقرار کرنا ہے ۱۲

باقی در ضمیمہ

قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ۝

دلوں میں کھب گئی اور تم برا گمان کرنے لگے اور ایسی بدگمانی کرکے) تم لوگ خود تباہ ہوئے تھے

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ

(مسلمانو) اب جب تم لوٹ (کا مال) لینے کے لیے (خیبر کو) جاؤ گے تو یہ گنوار لوگ جو (حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے تھے کہیں گے ہمکو بھی اپنے ساتھ چلنے دو وہ اللہ تعالیٰ کی بات بدلنا چاہتے ہیں (ان گنواروں سے) کہدو تم ہرگز ہمارے ساتھ مت چلو اللہ نے پہلے ہی سے ایسا فرمادیا ہے (کہ یہ لوٹ خاص ہمارا حصہ ہے) اب یوں کہیں گے تم ہمسے جلتے ہو بات یہ ہے کہ انکی سمجھ ہی کم ہے (اے پیغمبر) ان پیچھے رہجانیوالے گنواروں سے کہدو اب وہ وقت قریب ہے جب تم ایسے لوگوں سے لڑنے کے لیے بلائے جاؤگے جو بڑے لڑنے والے ہیں یا تو تم کو (اُنسے) لڑنا ہوگا یا وہ (بے لڑے) مسلمان ہوجائیں گے سو وقت اگر تم (اللہ کا) کہنا مان لوگے تو تم کو اچھا نیگ (ثواب) دیگا اور اگر اسوقت بھی تم پھر گئے (جہاد سے منہ پھیر رہے ہے) جیسے پہلے (حدیبیہ جاتیوقت) پھر چکے تو تمکو تکلیف کا عذاب دیگا اندھے پر (جہاد کی) تکلیف نہیں اور نہ لنگڑے پر تکلیف ہے اور نہ بیمار پر تکلیف ہے اور جو کوئی اللہ اور رسول کا کہنا مان لے تو اللہ اسکو ایسے باغوں میں لیجائیگا جنکے تلے نہریں بہہ رہی ہیں اور جو کوئی نہ مانے اسکو تکلیف کا عذاب دیگا (اے پیغمبر) اللہ تو ان مسلمانوں سے راضی ہوچکا جب وہ (لیکر کے) درخت کے تلے (حدیبیہ میں) تجھ سے بیعت کر رہے تھے اللہ نے جان لیا جو (اخلاص) انکے دلوں میں تھا تو ان (کے دلوں) پر تسلی اُتاری اور ایک نزدیک والی فتح ان کو انعام میں دی (یعنے خیبر کی فتح) اور بہت سی لوٹیں جو وہ حاصل کرینگے اور اللہ زبردست ہے حکمتوالا (مسلمانو) اللہ تمکو بہت سی لوٹیں دینے کا وعدہ فرماتا ہے جنکو تم حاصل کروگے سو (اسنے) تم کو یہ

تم نے شیطان کے بہکانے سے یہ گمان کیا ۱۲ اللہ نے بہتیرے مسلمان اتنے بہت کافروں سے بچا کر کیسے اٹھا لیے ہیں ۱۲ تم اپنا ایمان برباد کیا اللہ تم کے گنہگار رہے ۱۲ اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت سے ان مسلمانوں سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں گئے تھے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ انکو بلا شرکت غیری ایک لڑائی جس سے بہت فائدہ ہوگا ان گنواروں نے یہ چاہا کہ ہم بھی ساتھ چلکر اس لوٹ میں شریک ہوجائیں ۱۲ حسد کرتے ہو لوٹ کا مال ہم کو دینا نہیں چاہتے ۱۲ اتنا نہیں سوچتے کہ حدیبیہ سے پیچھے رہجانے کی سزا میں اللہ تم نے تمکو خیبر کی لوٹ سے محروم کردیا حسد کرنا مسلمانوں کا شیوہ نہیں ۱۲ اے فارس اور روم کے لوگ ۱۲ بعضوں نے کہا بڑے لڑنیوالوں سے ہوازن اور ثقیف کے لوگ مراد ہیں جن سے حنین کے دن مقابلہ ہوا بعضوں نے کہا یمامہ کے لوگ جنکا سردار مسیلمہ کذاب تھا مگر اکثر مفسرین یہی کہتے ہیں کہ ایران اور روم کے کافر مراد ہیں یمامہ اور ایران اور روم سے جہاد ابوبکر صدیق رضہ کی خلافت میں ہوا اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ انکی خلافت حق تھی اور جسنے انکا ساتھ دیا وہ اللہ تعالیٰ کا مطیع اور فرمانبردار بنا ۱۲ جب آنحضرت صلعم جہاد کے لیے نکلنے والے تھے تب اتنے میں ایکلخت آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ مجھ کو آپ کیا حکم دیتے ہیں میں اندھا ہوں اسوقت یہ آیت اتری ان لوگوں میں سے جسکو جہاد کی طاقت نہ ہو وہ معذور ہے اگر گھر میں بیٹھا رہے تو بھی گناہ نہ ہوگا ۱۲ جنھوں نے اس بات پر بیعت کی کہ آپا حضرت صلعم کا ساتھ جاوینگے ۱۲ صلح حدیبیہ سے آنحضرت صلعم فارغ ہوکر خیبر کیطرف متوجہ ہوئے اللہ نے خیبر فتح کرادیا مسلمانوں کو بہت سا مال ہاتھ آیا اور اسکے سوا اور باغ ہاتھ آئے یہ اللہ تعالیٰ نے ان مسلمانوں کو انعام دیا جنھوں نے حدیبیہ میں صدق دل اور حسن عقیدت سے آنحضرت صلعم کا ساتھ دیا اور آپ کے ساتھ مرنے پر بیعت کی یہی بیعت الرضوان کہلاتی ہے ۱۲ اس بیعت میں چونکہ حضرت عثمان رضہ کافروں کے پاس گئے ہوئے تھے آپ نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا یہ عثمان رضہ کا ہاتھ ہے ایک حدیث میں ہے جن لوگوں نے بیعت الرضوان کی انمیں سے کوئی دوزخ میں نہ جائے گا اور خاکم بدہن رافضیوں کی عقل پر جو ایسے جان نثار پاک دل مسلمانوں کو جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوچکا برا

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝
وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ
اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝
وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ
ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ سُنَّةَ
اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ
تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْ
كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ
بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ
عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝
هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا
اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ
وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ
تَطَـــُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ
بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ
مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اِذْ جَعَلَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ
حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ
عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَعَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ
كَلِمَةَ التَّقْوٰى ۚ وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَ
اَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

(حدیبیہ) کی، فتح طادی اور (ادھر) مکے کے کافر، لوگوں کا ہاتھ تم سے
روک دیا اور اسلیے کہ یہ واقعہ مسلمانوں کیواسطے (خدا کی قدرت کی)
ایک نشانی ہو اور وہ (یعنے اللہ تعالیٰ) تمکو سیدھی رستے پر چلائے رہے
اور ایک لوٹ اور ہے جو ابھی تمہارے ہاتھ نہیں آئی (حنین کی) مگر
اللہ تعالیٰ کے قابو میں ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے اور اگر (مکے)
کافر (حدیبیہ میں) تم سے صلح نکرتے بلکہ (لڑتے تو (کیا ہوتا) پیٹھ
پھیر کر بھاگتے اسکے بعد نہ کوئی انکا حامی ہوتا نہ کوئی دوست اللہ تعالیٰ
کا یہی قانون پہلے سے ہوتا چلا آیا ہے (کہ ہمیشہ حق والوں ہی کا غلبہ
ہوتا ہے) اور (اے پیغمبر) تو اللہ تعالیٰ کا قانون بدلتا ہوا نہیں دیکھیگا
اور وہی خدا تو ہے جس نے (اے مسلمانو) مکہ کی سرحد میں تم کو کافروں پر
فتح دینے کے بعد کافروں کا ہاتھ تمپر سے روک دیا اور تمہارا ہاتھ انپر سے
وہ تم کو مار سکے نہ تم انکو (صلح ہوگئی تھی اور اللہ تعالیٰ تمہارے (سب) کاموں کو دیکھ
رہا ہے (یہ مکے والے) وہی تو ہیں جنہوں نے کفر کیا اور ادب والی مسجد سے تم
کو روک دیا اور قربانی کے جانوروں کو بھی تھما دیا وہ اپنی جگہ (یعنے
حرم میں) نہ پہونچ سکے اور اگر (مکہ میں اسوقت) چند مسلمان مرد اور
چند مسلمان عورتیں ایسی نہ ہوتیں جنکا حال تمکو معلوم نہ تھا تم انکو
(بھی کافروں کے ساتھ) پیس ڈالتے پھر تمکو انکی طرف سے ناداستہ نقصان
پہونچ جاتا (اسلیے کہ) جسکو وہ چاہے اپنی رحمت میں شریک کرے اگر کہیں
(یہ غریب مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں) الگ ہو جاتے تو بیشک ہم ان
(مکے) کافروں کو (تمہارے ہاتھ سے) تکلیف کا عذاب پہونچاتے (اے محمد ﷺ)
وہ وقت یاد کر جب ان (مکہ کے) کافروں نے اپنے دل میں جاہلیت کی ضد
کیطرح ضد بانھ لی تھی تو اللہ نے اپنی تسلی اور تشفی) اپنے پیغمبر اور
مسلمانوں پر اتاری اور انکو پرہیزگاری کی بات پر جمائے رکھا (توحید پر)
اور یہی لوگ اسکے لائق اور سزاوار تھے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے

(سب پہلے کہ تم خدا کا شکر کرو ۱۲ ف ان سے صلح کرادی اگر یہ صلح نہ ہوتی تو تم خیبر کو فتح نہ کر سکتے پیچھے سے دشمنوں کا ڈر رہتا ۱۲ ف بعضوں نے کہا اس لوٹ سے مراد خیبر کی لوٹ ہے کیونکہ
جسوقت یہ آیت اتری تھی اسوقت تک خیبر فتح نہیں ہوا تھا اس صورت میں اوپر کی آیت میں فتحمبین کم بذہ سے حدیبیہ کی فتح مراد ہوگی بعضوں نے کہا ہر ایک لوٹ مراد ہے جو مسلمان قیامت تک
حاصل کرتے رہیں ۱۲ ف کہتے ہیں آنحضرت صلعم جبکہ مکے کے قریب پہونچ گئے تو عکرمہ ابن ابی جہل بارہسو کافروں کی فوج لیکر لڑنے کو آئے مسلمانوں نے انکو پتھروں سے مار کر بھگا دیا بعضوں نے کہا ستر
یا اسی یا تیس ہتھیار بند لوگ مکے سے یہ قصد کر کے نکلے کہ دبوکا دیکر آن حضرت صلعم کو شہید کریں آپ نے انپر بددعا کی وہ سب گرفتار ہوئے پھر آپ نے انکا قصور معاف کر دیا اور ان کو
چھوڑ دیا کہتے ہیں سلمہ بن اکوع رضی نے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا اور آنحضرت صلعم کے پاس لیکر آئے ۱۲ ف حالانکہ تم نے انکو بہت بھگایا کہ ہم لڑنے نہیں آئے ہیں صرف عمرہ کر کے چلے جائینگے ۱۲ ف قربانی
کے جانور حرم میں کسی مقام پر کاٹے جاتے ہیں اس سال مسلمان ستر اونٹ قربانی کے لیکر آئے تھے کافروں نے انکو بھی روک لیا آخر یہ سب حدیبیہ ہی میں نحر کر دیے گئے ۱۲ ف ان کے قتل کا گناہ
تمپر پڑتا یا دیت دینا ہوتی اور ہر کافر فرض کرتے کہ مسلمانوں نے مسلمانوں کو مارڈالا ۱۲ ف تو اللہ تعالیٰ نے تمکو لڑنے کا حکم دیتا کہ اسنے یہ حکم نہیں دیا اسلیئے الخ ۱۲ ف لشکر کافروں کے
گروہ میں سے نکلکر مسلمانوں کی جماعت میں آ کے کہتے ہیں اس وقت کہ کے کافروں میں چند ایسے کمزور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں جیسی ہوئی تھیں جو اپنا اسلام ڈر کے مارے ظاہر نہیں کر
سکتی تھیں نہ مسلمانوں کے پاس بھاگ آنے کا ان کو موقع تھا اگر لڑائی ہوتی تو آنے کے ساتھ کہیں ہی پس جاتا یہ بھاگے غریب مسلمان ناحق مارے جاتے اللہ تعالیٰ نے جو لڑائی روک
دی اس میں ایک یہ بھی بڑی مصلحت تھی ۱۲ ف لڑائی کا حکم دیتے تو وہ مارے جاتے قید ہوتے ذلیل ہوتے ۱۲ ف کہنے لگے ان لوگوں نے ہمارے بیٹے بھائیوں کو مارا اور پھر یہ ہمارے شہر
میں آئیں بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے ۱۲

	الحجرات	۱۰	وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝
		۲	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ
۲۷	الحدید	۱	لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝
۲۸	الحشر	۱	هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۡ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۡ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں ملاپ کرا دو پھر اگر ایک گروہ ان میں کا دوسرے پر چڑھائی کرے (دوسرا گروہ ظلم کرنے لگے) تو جو گروہ ظلم کرنے لگے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع کرے پھر اگر وہ رجوع کرے تو برابری کے ساتھ دونو گروہوں میں ملاپ کرا دو اور انصاف کا خیال رکھو بے شک اللہ تعالے انصاف کرنیوالوں سے محبت رکھتا ہے ۔ ۱۲

تو مومن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالی پر اور رسول پر دل سے یقین لائے پھر انکو (ایمان کی باتوں میں کسیطرح کا) شک نہیں رہا اور اپنی جان اور مال سے اللہ تعالے کی راہ میں کوشش کی ۔

جن لوگوں نے تم میں سے (مکہ) فتح ہونے سے پہلے (اللہ تعالی کی) راہ میں اپنا مال خرچ کیا اور لڑے انکا درجہ ان لوگوں سے بڑا ہے جنہوں نے (مکہ) فتح ہونے کے بعد خرچ کیا اور لڑے اور اللہ تعالی نے سب کو اچھا بدلہ (جنت) دینے کا وعدہ کر لیا ہے اور اللہ تعالے تمہارے کاموں سے خبردار ہے ۔

وہی خدا ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں (بنی نضیر کے یہودیوں) کو پہلے حشر کے وقت انکے گھروں میں سے نکال باہر کیا (مسلمانو) تم تو سمجھتے تھے کہ یہ نہیں نکلیں گے (بڑے زوردار ہیں) اور وہ بھی یہ سمجھتے تھے کہ انکے قلعے ان کو اللہ تعالے کے عذاب (سے بچا لیں گے) لیکن اللہ تعالے کا حکم (اپنے) ایسی جگہ سے آن پہنچا جدھر سے انکو گمان بھی نہ تھا اور انکے دلوں میں (مسلمانوں کی) دھاک ڈال دی یہ حال ہو گیا کہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے اجاڑنے لگے تو (عقل کی آنکھ والو اس واقعہ سے) عبرت لو اور اگر اللہ تعالے نے انکی قسمت میں (جلاوطن ہونا نہ لکھدیا ہوتا تو دنیا میں ان پر اور کوئی دوسرا) عذاب اتارتا اور آخرت

(اوپر دونوں کو سمجھاؤ اور حق بات قبول کرنیکے لیے کہو کہتے ہیں ان حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن ابی منافق پاس ایک گدھے پر سوار ہو کر گئے وہ مردود اپنے نہیں بنا تھا بیں اور خوشحال اور پاکیزہ سمجھتا تھا جب آپ اس کے پاس پہونچے تو کہنے لگا ذرا ہٹ کر بیٹھو قسم خدا کی تمہارے گدھے کی بدبو نے مجھ کو پریشان کر دیا ہے اسپر ایک انصاری شخص بولا قسم خدا کی آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے عبداللہ یہ سنکر غصہ ہوا اور دونوں طرف کے لوگ کھڑی کھجوروں سے جوتی سے لڑنے لگے ہوتے ہوتے یہ آیت اتری ۱۲ وقت یہ نہیں کہ غالب گروہ مغلوب گروہ پر ظلم کرے ۱۲ ابن عباس رضہ نے کہا جو گروہ امام وقت بادشاہ اسلام سے باغی ہو جاوے اسکو اسی آیت کے رو سے اللہ تعالے کی طرف بلانا چاہیئے پھر وہ نہ مانے تو اس سے لڑنا چاہیئے یہاں تک کہ اللہ تعالے کا حکم قبول کرے ۱۲ جہاد کیا زکوۃ دی اور دوسرے فرض سب بجا لائے ۱۲ کیونکہ فتح ہونے سے پہلے مسلمان بہت مغلوب اور مفلس تھے اور کافر دنگا زور زیادہ تھا انہوں نے ایسے سخت وقت میں اللہ اور اسکے رسول کی مدد کی اور مکہ فتح ہونے کے بعد تو اسلام کو بہت غلبہ ہو گیا تھا کافروں کی کمر ٹوٹ گئی تھی اسلیئے اسوقت لڑنا اور خرچ کرنا فضیلت میں اگلے لوگوں کے لڑنے اور خرچ کرنے کے برابر نہیں ہو سکتا ۱۲ بنی نضیر یہودیوں کی ایک قوم تھی جو مدینہ میں رہتی تھی جب پیغمبر آخر الزمان ظاہر ہونگے تو انکے ساتھ ہو جائیں گے مگر ان کی قسمت میں ایسا نہ تھا ان کے باپ دادا جس امید سے آئے تھے انکی اولاد نے جب پیغمبر ظاہر ہوئے تو آپ کی حق لذت کی عہد شکنی کی آخر آپ نے انکے اخراج اور جلاوطن کرنے کا حکم دیا انہوں نے چاہا ہم کہاں جائیں آپ نے فرمایا محشر کی طرف یعنے شام کے ملک میں جاؤ پہلے حشر سے یہ مراد ہے کہ بنی نضیر یہ پہلا اخراج تھا جو آن حضرت صلعم کے زمانے میں ہوا اور حضرت عمر رضہ نے اپنی خلافت کے وقت وہاں سے بھی نکالا یہ گویا دوسرا حشر ہوا ابن عباس رضہ اور بہت سلف سے یہ منقول ہے کہ شام کا ملک وہی محشر ہے ۱۲ باقی در قیمت ۲

النار ۝ ذلك بانهم شاقوا الله و
رسوله ۚ ومن يشاقق الله فان الله شديد
العقاب ۝ ما قطعتم من لينة او
تركتموها قائمة على اصولها فباذن
الله وليخزي الفاسقين ۝ وما افاء
الله على رسوله منهم فما اوجفتم
عليه من خيل ولا ركاب ولكن الله
يسلط رسله على من يشاء ۚ والله
على كل شيء قدير ۝ ما افاء
الله على رسوله من اهل القرى فلله
وللرسول ولذي القربى واليتمى و
المسكين وابن السبيل ۙ كي لا يكون
دولة بين الاغنياء منكم ۚ
للفقراء المهاجرين الذين اخرجوا ٢٩ الحشر ١
من ديارهم واموالهم يبتغون
فضلا من الله ورضوانا وينصرون
الله ورسوله ۚ اولئك هم الصدقون ۚ
والذين تبوؤا الدار والايمان من
قبلهم يحبون من هاجر اليهم و
لا يجدون في صدورهم حاجة ۚ
مما اوتوا ويؤثرون على انفسهم
ولو كان بهم خصاصة ۚ ومن
يوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون ۚ
والذين جاءوا من بعدهم ۔

میں تو انکو (بہر صورت) دوزخ کا عذاب ہونا ہے اس (عذاب کے
اترنے) کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول
سے دشمنی کی اور جو کوئی اللہ سے دشمنی کرے تو اللہ تو سخت
عذاب والا ہے (مسلمانو) تمنے (جو بنی نضیر کے) کھجور کے درخت
کاٹ ڈالے یا انکو (ہاتھ نہ لگایا اور) اپنی جڑوں پر کھڑا چھوڑ
دیا تو یہ سب خدا کے حکم سے تھا اور خدا کو یہ منظور تھا کہ نافرمانوں
کو ذلیل کرے اور خدا نے جو انکا مال بن لڑے اپنے پیغمبر کو دلا
دیا تو تم نے (اے مسلمانو) نہ اسکے لیے گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ
لیکن اللہ اپنے پیغمبر کو جس پر چاہتا ہے قبضہ کرا دیتا ہے اور اللہ سب کچھ کر
سکتا ہے جو مال بستی والوں کا اللہ نے اپنے پیغمبر کو بن لڑے دلا دیا تو وہ
اللہ کا (حق) ہے اور پیغمبر کا اور (پیغمبر کے) ناطے والوں کا اور یتیموں کا
اور محتاجوں کا اور مسافروں کا یہ حکم اسلیے (دیا ہے) ایسا نہ ہو یہ مال
جو بن لڑے ہاتھ آیا مالدار لوگ تم میں ہاتھوں ہاتھ سمیٹ لیں۔
اور ان مہاجرین محتاجوں کا بھی (حق) ہے جو اپنے گھر بار مال و دولت سے نکال
دیے گئے وہ خدا کے فضل اور اسکی رضامندی کی تلاش میں ہیں اور اللہ
اور اسکے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی لوگ تو سچے (ایماندار) ہیں اور ان
(انصار) کا بھی (حق) ہے جنہوں نے مہاجرین سے پہلے مدینہ میں اپنا ٹھکانا
مقرر کیا اور ایمان لائے جو کوئی مسلمانوں میں سے انکے پاس ہجرت کرکے
آتا تو اس سے محبت کرتے اور مہاجرین کو (لوٹ کے) مال میں سے جو دیا جائے
اس سے انکے دلوں میں حسد نہیں ہوتا اور (مہاجرین کو آرام پہنچانا)
اپنے آرام پر مقدم رکھتے ہیں گو انکو تنگی ہی کیوں نہ ہو اور جو شخص اپنے
نفس کی بخیلی اور لالچ سے بچایا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہونچینگے
اور ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو مہاجرین اور انصار کے بعد
(مسلمان ہوکر) آئے ۝

۝ معلوم ہوا کہ رسول اللہ کی مخالفت کرنی اللہ کی مخالفت ہے اور جو کوئی اللہ کی مخالفت کرے اسکا کہیں ٹھکانا نہیں ۱۲ ۝ جب آنحضرت مع فوج بنی نضیر کے مکانوں پر پہنچے تو بعض مسلمانوں نے انکے کھجور کے درخت کاٹ ڈالے کچھ جلا دیے کہتے ہیں ایک درخت کا ایک جلا دیا بنی نضیر کہنے لگے اے محمد تم اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہو اور پھر میوے کے درخت کاٹتے ہو کیا فساد نہیں ہے ان کا یہ کہنا مسلمانوں پر شاق گذرا تب یہ آیت اتاری اور مسلمانوں کو اطمینان دیا کہ تم پر کچھ گناہ نہیں ہوا جو ہوا وہ اللہ کے حکم سے ہوا کہتے ہیں جن لوگوں نے کاٹا انہوں نے اس نیت سے کاٹا کہ دشمن کو صدمہ ہو اور جنہوں نے چھوڑ دیا انہوں نے اس نیت سے چھوڑا کہ مسلمان اس سے فائدہ اٹھائیں گے دونوں کی نیت بخیر تھی اس لیے اللہ نے کسی پر عتاب نہیں فرمایا ۱۲ ۝ شریعت میں جو مال مسلمان لڑ کر کافروں سے حاصل کریں اسکو غنیمت کہتے ہیں اس میں چار حصے لڑنیوالوں کے ہیں اور ایک حصہ اللہ اور اسکے رسول کا جیسے سورہ انفال میں گذر چکا اور جو مال بن لڑے ہاتھ آئے جیسے بنی نضیر کے باغات وغیرہ اسکو فے کہتے ہیں وہ خاص پیغمبر کا ہے اس میں غازیوں کا حصہ نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بنی نضیر کا مال فے تھا آنحضرت صلعم اس میں سے اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچ نکال لیتے اور جو بچتا وہ ہتھیاروں اور جہاد کے سامان کے خریدنے میں صرف کرتے ۱۲ ۝ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہو دہیں کیونکہ انپر زکوٰۃ حرام ہے خواہ مقتسم انکو پہونچا دیا ۔ فے کے پانچ حصے کیے جاتے ہیں یا چھ حصے چار حصے تو پیغمبر صلعم کے اور ایک حصہ یتیموں کا اور محتاجوں کا اور چار حصے ان چار قسموں کے لینے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کے یا ایک حصہ اسرتہ کا وہ ثواب کے کاموں میں خرچ کر دیا جائے جیسے مسجدوں اور پلوں کی تعمیر میں ۱۲ ۝ خدا کے فضل سے مرادہ تجارت کی روزی ہے ۱۲ ۝ جنہوں نے اپنا گھر بار عیش آرام سب اسرتہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے چھوڑ دیا اور اس ۔۔۔ پیغمبر صلعم ۔۔۔ علیہ آلہ وسلم کے پاس چلے آئے ۱۲

باقی در ضمیمہ ۔

۳۸	الحشر	۴	لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۝ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ ۚ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ ۚ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ۝
۶۰	الممتحنة	۲	عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۚ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۚ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا

یہودی اور منافق مکر رہی تم سے لڑ نہیں سکتے مگر ہاں محفوظ بستیوں میں یا دیواروں کی آڑ میں ۱۲ آپس میں لڑتے مرتے ہیں تو بڑے ہیں تو خیال کرتا ہے وہ ایک دل ہیں حالانکہ ان کے دل پھوٹ رہے ہیں کیونکہ اُن لوگوں کو عقل نہیں ۱۲

عجب نہیں کہ (کافر مسلمان ہو جائیں اور جن کافروں سے تم مذہبی دشمنی رکھتے ہو ان میں اور تم میں اللہ تعالیٰ دوستی کرا دے اور اللہ تعالیٰ بڑی قدرت والا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم والا ہے جو لوگ (کافروں میں سے) دین پر تم سے نہیں لڑے اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے انہوں نے نکالا ان سے بھلائی اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تم کو منع نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ تو تم کو ان لوگوں کی دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو دین پر تم سے لڑے (انہوں نے مذہبی جنگ کی) اور انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکال باہر کیا اور تمہارے نکالنے پر (تمہارے دشمنوں کی) مدد کی اور جو لوگ ایسے لوگوں سے دوستی رکھیں وہ گنہگار ہیں مسلمانو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں اپنا دیس چھوڑ کر (ہجرت کر کے) آئیں تو (پہلے) انکو آزما لیا کرو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ ایماندار ہیں (یا نہیں پس ایسے آزمانا ضرور ہے) پھر اگر تم سمجھ لو (درحقیقت) ایماندار ہیں تو انکو کافروں کی طرف مت لوٹاؤ (نہ ایسی مسلمان) عورتیں کافروں کے لیے حلال نہیں ہو سکتیں نہ کافر ایسی (مسلمان) عورتوں کیلیے حلال ہو سکتے ہیں اور کافروں نے جو عورتوں کو مہر خرچ کیا ہو (مہر) وہ انکو دیدو اور اگر تم (اے مسلمانو) ایسی عورتوں کے مہر ادا کرو تو ان سے نکاح کر لینے میں تم پر

علیہ ہے نامردوں کا قاعدہ ہوتا ہے میدان میں آنا ناپسند نہیں کرتے مکانوں اور قلعوں کا آسرا لیکر وہیں سے تابیں تابیں فیر کیا کرتے ہیں محفوظ بستیوں سے وہ مکانوں مراد ہیں جنکے گرد فصیل یا خندق ہوتی ہے یعنے گڑھے دار بستیاں ۱۲ ف جو صفت اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں منافقوں اور یہودیوں کی بیان فرمائی وہ ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کے حسب حال ہے اسقدر پھوٹ اور اختلاف انمیں ہے کہ ایک گھر کے لوگ بھی متفق نہیں اور یہی وجہ ہے کہ غیر قوموں کے محکوم اور غلام ہو رہے ہیں اللہ جل جلالہ نے نااتفاقی کی وجہ یہی بیان فرمائی یعنے بے عقلی اگر ان میں عقل ہوتی تو اتفاق کا فائدہ سمجھتے اور نفاق اور اختلاف کے پاس نہ پھٹکتے ۱۲ ف جب اگلی آیتیں اتریں تو مسلمانوں نے اپنے ان عزیزوں سے جو کافر تھے بالکل قطع تعلق کیا اور انکے دشمن بنگئے اللہ تعالیٰ نے انکی تسلی کے لیئے یہ آیت اتاری کہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو امید رکھو شاید اللہ تعالیٰ تم میں اور انکو اسلام کی توفیق دے اور تم جنکے جانی دشمن تھے وہ تمہارے جانی دوست ہو جائیں۔ یہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا پورا ہوا۔ ابوسفیان جو ان حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سخت دشمن تھا مسلمان ہو گیا اور مسلمانوں کا دوست بنگیا کہتے ہیں سب سے پہلے ابوسفیان ہی نے ان حضرت صلعم کی وفات کے بعد مرتد کو قتل کیا اور جہاد کیا ۱۲ ف اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی ماں قتیلہ یا رابعہ مشرکہ تھی اپنی بیٹی سے ملنے کے لیے آئی کچھ تحفے بھی لائی لیکن اسماء رضی اللہ عنہا نے اس سے لینے اور اسکو اپنے گھر میں آنے دینے میں تامل کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا کر پوچھا اسوقت یہ آیت اتری آپ نے فرمایا اپنی ماں سے مل اسکو گھر میں آنے دے اسکا تحفہ قبول کر لے۔ ابن زید نے کہا یہ حکم ابتدا میں تھا کہ جن کافروں نے مسلمانوں کو نہیں ستایا ان سے لڑنا ضرور نہیں پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا قتادہ رحمہ نے کہا اس آیت سے منسوخ ہوا فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم بعضوں نے کہا اس آیت میں لوگ عورتیں اور بچے مراد ہیں ۱۲ ف یا تمہارے دشمنوں سے تمہارے نکالنے کے بدلے میل کیا ۱۲ * باقی در صفحہ ۱۱۸۔

			اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ	کوئی گناہ نہیں اور کافر (مشرک) عورتوں سے علیحدہ مت رکھو اور تم نے
			حُكْمُ اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ	جو انپر (مہر) خرچ کیا ہو وہ کافروں سے مانگ لو اور انہوں نے جو خرچ کیا
			حَكِيْمٌ ۝ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ	ہے وہ تم سے مانگ لیں یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو حکم وہ تمکو دیتا ہے
			اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ	اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے حکمت والا اگر تمہارے ہی کوئی عورت (اسلام سے
			ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ۭ	پھر کر) کافروں میں جاملے پھر تم (ان کافروں کو) سزا دو (انکا کچھ
			وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ	مال لوٹو) تو جن مسلمانوں کی عورتیں (مرتد ہوکر) چلدیں تمہیں انکا
			مُؤْمِنُوْنَ ۝	جتنا خرچ (ان عورتوں پر) ہوا تھا وہ انکو ادا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو
۶۱	الصف	۱	اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ	اللہ ان لوگوں کو چاہتا ہے جو اسکی راہ میں اسطرح صف باندھکر (مضبوط
			سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ	سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی
۶۱	۱۲	۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي	مسلمانو کیا میں تمکو ایسی سوداگری بتاؤں جو تمکو (آخرت میں)
			تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝	تکلیف کے عذاب سے بچادے وہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول
			تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ	پر ایمان لاؤ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے
			فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ	جہاد کرو اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے حق میں (تمام سوداگریوں سے) بہتر ہے
			ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخشدے گا اور تمکو (آخرت میں) ایسے
			يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ	باغوں میں لیجائیگا جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں اور جنت
			تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ	العدن کے عمدہ عمدہ مکانوں میں (بھی) تمکو بڑی کامیابی ہے
			طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ	اور ایک دوسری نعمت (دے گا) جس کو تم (بہت)
			الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ	پسند کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے (تم کو) مدد ملے گی
			نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ	اور اب نزدیک (تمہاری) فتح ہوگی اور (اے پیغمبر)
			الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	مسلمانوں کو (اسکی) خوشخبری سنادو
۶۶	التحریم	۹	يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ	اے پیغمبر کافروں کو (تلوار سے) اور منافقوں کے ساتھ
			الْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ	(زبان سے) جہاد کرتا رہ اور ان سے سختی سے (گھرک جھڑک کر) پیش
			جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝	آ اور انکا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

ف۱ یعنے عدت گذر جانے کے بعد اور بعضوں کے نزدیک ایسی عورتوں پر عدت نہیں ہے ۱۲ ف۲ یعنے اگر مرد مسلمان ہو جائے اور عورت اپنے شرک پر قائم رہے تو ایسی عورت کو چھوڑ دینا چاہیئے سکار کہہ چھوڑنا جائز نہیں۔ جب یہ آیت اتری اسوقت حضرت عمر رضی نے دو بی بیاں کہ میں مشرک تھیں حضرت عمر رضی نے انکو طلاق دیدی یا البتہ اگر عورت یہود یہ ہو یا نصرانیہ تو اسکے رکھہ چھوڑنے میں قباحت نہیں کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے مسلمان کا نکاح درست ہے ۱۲ ف۳ اگر وہ اُن عورتوں کو اپنے پاس رکھنا چاہیں ۱۲ ف۴ جب وہ عورتیں مسلمان ہوکر تمہارے پاس آجائیں ۱۲ ف۵ اس آیت کا مطلب ہے کہ اگر کافر تمہاری بیاہی ہوئی عورتوں کا مہر تم کو نہ دیں تو تم ایسا کرو کہ کافروں کا جو مال لوٹو اس میں سے انکے خاوندوں کا خرچہ دیدو کہتے ہیں یہ حکم بدر میں منسوخ ہوگیا جب کہ فتح ہوا اب نہ کافروں کی عورتوں کا مہر ادا کرنا لازم ہے جو مسلمان ہوکر آجائیں اور نہ ان خاوندوں کو جنکی عورتیں مرتد ہوکر کافروں کے پاس چلی جائیں بعضوں نے کہا یہ حکم منسوخ نہیں لیکن ابھی باقی ہے ۱۲ ف۶ اپنی جگہ سے ٹلتی نہیں اسیطرح یہ لوگ بھی میدان جنگ سے نہیں ہٹتے یا جیسے دیوار کی پیٹھیں سب ملی ہوتی ہیں اسی طرح صف میں یہ لوگ ملکر کھڑے ہوتے ہیں ۱۲ ف۷ عثمان بن مظعون نے کہا یا رسول اللہ کونسی سوداگری اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے وہ بتلایئے تو ہم اسکو اختیار کریں اسپر یہ آیت اتری۔ ابو ہریرہ رضی نے کہا صحابہ رضی کہنے لگے اگر ہمکو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا کام زیادہ پسند ہے تو ہم وہی کرتے تب یہ آیت اتری جسپر انکو بیشکل معلوم ہوا تو وہ آیت اتری لم تقولون مالا تفعلون ۱۲ ف۸ ایمان لانے سے یہ غرض ہے کہ ایمان پر قائم رہو ۱۲ ف۹ دنیا کی اور سوداگریوں میں تو تھوڑا سا نفع ملتا ہے اور اس سوداگری میں تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخشدیگا الخ ۱۲ ف۱۰ حدیث میں ہے کہ شہید کے سب گناہ بخشدیے جاتے ہیں مگر قرضہ ۱۲ ف۱۱ جنت العدن کا بیان اوپر گذر چکا ہے یعنے ہمیشہ رہنے کا مقام ۱۲ ف۱۲ تم قریش پر غالب ہوگے کہ فتح کروگے ۱۲ ف۱۳ جو فرمایا یہ پسند کرتے ہو یعنے دنیا کا فائدہ ہر کوئی زیادہ چاہتا ہے کیونکہ دنیا کو نقد دیکھتے ہیں اور آخرت کو ادھار جو تین ارشاد ہوا کہ ایمان اور جہاد میں ہم دنیا اور ہم دین دونو کہتے ہیں ۱۲ ف۱۴ اس آیت سے صاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ کافروں سے نرمی اور محبت کرنا اسلام کا شیوہ نہیں ہے

اَلْحُدُوْدُ وَالْقِصَاصُ وَالْقَتْلُ وَالدِّيَةُ

باب حدود اور قصاص اور قتل اور دیت کا بیان

۲	البقرۃ	۲۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۭ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۭ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاۗءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ۭ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝
۴	النسآء	۳	وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝
۵	″	۱۳	وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـــًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـــًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ

مسلمانو جو لوگ تم میں مارے ڈالے جائیں انکا برابر کا بدلہ تم پر فرض ہے آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدل غلام عورت کے بدل عورت پھر جس خونی کو اسکے بھائی (مقتول کے وارث) کی طرف سے کچھ بھی معافی دیجائے تو معاف کرنیوالا دستور کے مطابق (یعنے بغیر سختی کے) قاتل سے خون بہا وصول کرے اور قاتل اچھے طور سے وارث کو دیت ادا کرے یہ آسانی ہے اور مہربانی پھر اسکے بعد جو کوئی زیادتی کرے (یعنے خونی کو مار ڈالے یا زخمی کرے) تو اسکو تکلیف کا عذاب ہوگا عقلمند قصاص کا قاعدہ تمہارے لیے زندگی ہے تاکہ تم (خونریزی سے) بچو (مسلمانو) تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کریں (اور خاوند دعوی کرے) تو چار مسلمان مردوں کی گواہی مانگو اگر وہ (چار گواہ) گواہی دیں تو ایسی عورتوں کو گھروں میں قید رکھو یہاں تک کہ موت ان کا کام تمام کردے یا اللہ انکے لیے کوئی دوسرا رستہ نکالے اور ان دو مردوں کو جو تم میں سے بدکاری (یعنے (لواطت) کریں تنگ کرو پھر اگر توبہ کریں اور نیکی پر لگ جائیں تو انکو چھوڑ دو (اب انکو نہ ستاؤ) بے شک اللہ تعالے توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

اور مسلمان کو مسلمان کا خون کرنا درست نہیں مگر چوک اور بات ہے اور جو مسلمان کو چوک سے مار ڈالے تو ایک مسلمان بردہ (مرد ہو یا عورت) آزاد کردے اور جسکو مارا اسکے وارثوں کو

ف یعنے قصاص جان کے بدل جان لینا ۱۲ ف مارا جاوے۔ اس آیت سے اکثر علماء نے یہ دلیل لی ہے کہ آزاد غلام کے بدل قتل کیا جاویگا ۱۲ ف اسیطرح آزاد کے بدل غلام بالاتفاق ۱۲ ف تو مرد عورت کے بدل قتل نہ کیا جاویگا لیکن اکثر علماء کے نزدیک قتل کیا جاویگا اسیطرح عورت مرد کے بدل بالاتفاق ۱۲ ف یعنے کوئی حصہ قصاص کا معاف کردیا جاوے قلیل ہو یا کثیر مطلب یہ ہے کہ اگر کئی وارث ہوں اور ایک وارث بھی خون معاف کردے تو قصاص ساقط ہوجاویگا ۱۲ ف یعنے خوش معاملگی کے ساتھ طرفین کو چاہیئے وارث کو زیادہ تقاضا اور سختی نہ کرنی چاہیئے اور قاتل کو احسان مان کر خوشی کے ساتھ پوری دیت دینا چاہیئے ۱۲ ف عفو اور دیت کا حکم تمہیں تمہارے پروردگار کی طرف سے آسانی ہے ۱۲ ف اگلی امتوں یعنے یہود پر صرف قصاص کا حکم رکھا تھا اور عفو کا قاعدہ نہ تھا اور نصاری پر عفو کا حکم تھا قصاص نہ تھا امت محمدی پر اسمیں بھلائی مہربانی اور آسانی رکھی کہ دونوں امروں کی اجازت دی ۱۲ ف یعنے دیت پر راضی ہوجانے اور خون معاف کردینے کے بعد ۱۲ ف آخرت میں یا دنیا میں اسطرح سے بدلہ دیا جاوے گا کہ قصاص میں لیے جاویں دیت مقبول نہ کیجاوے ۱۲ ف عجب فصیح و بلیغ جملہ ہے کہ بڑے بڑے عرب کے فصحاء اور بلغاء نے اس کی داد دی ہے یعنے قصاص بظاہر تو موت ہے مگر درحقیقت زندگی ہے کیونکہ ایک مارا جاتا تھا اور قاتل سے قصاص نہ ہوتا اسکے غصہ میں ہزاروں خون ہوتے تھے اور پھر بھی مقدمہ ختم نہ ہوتا تھا ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ والوں کے خون کا پیاسا رہتا اور جب موقع ملتا خانہ جنگیاں ہوتیں قصاص کے ڈر سے کوئی خون ہی نہیں کرتا تھا اور اگر کرے تو قصاص ہوجانے کے بعد دوسرے کیلئے راہ بند ہوجاتی عرب میں یہ فصیح جملہ بہت مشہور تھا القتل انفی للقتل۔ یعنے قتل ہی سے قتل مٹتا ہے مگر اسرار نے فی القصاص حیوۃ کا جملہ اس سے سو درجہ بہتر اور مختصر ارشاد فرمایا جسپر ساری عربی دان عالم عش عش کرگئے مجھے جنسی آئی ہے اس ہندی والے وقوف انگریز پر جو قرآن کے جملوں کو غیر فصیح قرار دیتا ہے۔ کاربوزنیہ نیست بخاری ۱۲ منہ

إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَن يَصَّدَّقُوا ۚ فَإِن
كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن كَانَ
مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ
فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ
رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ
فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً
مِّنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝
وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ
جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا
عَظِيمًا ۝

٦ المائدة ٥ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ
فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ
تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ
خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ
ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ
فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِلَّا الَّذِينَ
تَابُوا مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ
فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝
〃 〃 ٦ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا
جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ ۗ وَ
اللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ فَمَن تَابَ مِن

دیت (خون بہا) دے مگر جب وہ معاف کردیں اگر جسکو مارا وہ دشمن
لوگوں میں کا ہو اور اپنے کافروں کے ملک میں رہتا ہو پر وہ خود مسلمان
ہو تو ایک مسلمان بردہ آزاد کرے اور اگر جسکو مارا وہ ایسے لوگوں
میں کا ہو جن سے تمنے عہد کیا ہے (مثلاً ذمی کافر ہو) تو جسکو مارا
اسکے وارثوں کو دیت پہنچا دے اور ایک مسلمان بردہ آزاد
کرے پھر جسکو (بردہ آزاد کرنے کا) مقدور نہ ہو تو اللہ سے اپنا قصور بخشوانے
کو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے اور اللہ تعالیٰ (چوک سے مارنیوالے
کو) خوب جانتا ہے حکمت والا ہے ۞ اور جو کوئی مسلمان کو
جان کر (قصد کرکے) مار ڈالے تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔ وہ
اس میں ہمیشہ رہے گا اور اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر آرہیگا
اور اللہ تعالیٰ کی پھٹکار اس پر پڑے گی اور اللہ تعالیٰ نے اس
کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے ۞
جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں
دہشت مچانے کو دوڑے پھرتے ہیں انکی سزا یہی ہے کہ (ایک
ایک کرکے) مار ڈالے جائیں یا سولی دیے جائیں یا ایک طرف کا
ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں انکا کاٹا جائے یا قید کیے جائیں
یا دیس نکالا ہو یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت
میں ان کو بڑی مار پڑے گی مگر جو لوگ تمہارے ہاتھ میں
آنے سے پہلے توبہ کرلیں (یعنی گرفتاری سے
پہلے) تو جان رکھو کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) بخشنے
والا مہربان ہے ۞
چور مرد اور چور عورت دونوں کے (داہنے) ہاتھ کاٹ ڈالو
سزا ہے ان کے کام کی عذاب ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
اور اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا پھر جو کوئی قصور کے

۵ اسکو کافر سمجھ کر کسی مسلمان نے مار ڈالا ۱۲ ف دیت کا دینا ضرور نہیں ہے ۱۲ ف اگر ایک روزہ بھی بیچ میں ناغہ کرے تو پھر سرے سے دو مہینے روزے رکھے ۱۲ ف اس نے جو سزا رکھی ہے اس میں سراسر حکمت ہے ۱۲ ف اس سے صاف نکلتا ہے کہ جو کوئی جانکر مسلمان کو مار ڈالے اس کی توبہ قبول نہیں ہے ابن عباس رضہ نے کہا یہ آیت اخیر میں اتری اور کسی آیت سے منسوخ نہیں ہوئی ایک جماعت سلف کا یہی قول ہے اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے اور اس آیت میں مراد وہ شخص ہے جسنے مسلمان کو عمداً قتل کیا اور توبہ نہیں کی صحیح حدیث میں ہے مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ شرک کروگے زنا نہ کروگے ناحق خون نہ کروگے پھر اگر کسی کو یہ کام ہوگئے اور اسنے چھپا لیا تو اسکو اختیار ہے چاہے اسکو معاف کرے چاہے عذاب کرے بعضوں نے کہا ہمیشہ جہنم میں رہنے سے یہ مراد ہے کہ بہت مدت تک اس میں رہے گا ۱۲ ف بعضے مسلمان قصے لوٹتے ہیں مسافروں کو لوٹتے ہیں ۱۲ ف مثلاً داہنا ہاتھ بایاں پاؤں ۱۲ ف عرینہ ایک قبیلہ تھا وہاں کے چند لوگ مسلمان ہوکر مدینہ میں آئے آب وہوا ناموافق ہونے سے بیمار ہوگئے آنحضرت نے انکو اجازت دی کہ مدینہ سے باہر جاکر جہاں صدقہ کے جانور رہا کرتے ہیں اونٹ کا دودھ اور پیشاب پئیں تو اچھے ہوجاویں گے وہ وہاں گئے اور تندرست ہوکر اس احسان کا یہ بدلہ کیا کہ مسلمان چرواہوں کو مار ڈالا اونٹوں کو ہنکا لے گئے اسلام سے پھر گئے آنحضرت نے سوار دوڑائے انکو پکڑ لائے انکی یہ سزا دی اسوقت حضرت جبرائیل یہ آیت لیکر آئے ۱۲ ف بعضوں نے کہا یہ آیت ان لٹیروں کے بارے میں ہے جو کافروں اور گرفتاری سے پہلے مسلمان ہوجاویں اور توبہ کریں ۱۲ ف اس سے پہلے کی آیت میں ذکر ہے کہ پہر چوری نہ ہونے پاوے حدیث سے یہ ثابت ہے کہ چور کا داہنا ہاتھ پہنچے سے کاٹا جاوے اسلئے چور قیمتی دینار یا اسکے برابر درم سے کم کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جاوے ۱۲

				بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	بعد (اپنے چوری کرکے) توبہ کرلے اور اچھے کام کرنے لگے تو اللہ اسکو معاف کردیگا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱
۶	المائدہ	۴		وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ	اور اسمیں نے توریت میں انپر یہ فرض کیا کہ جان کو بدل جان (لی جائے) اور آنکھ کے بدل آنکھ (پھوڑی جائے) اور ناک کے بدل ناک (کاٹی جائے) اور کان کے بدل کان (تراشا جائے) اور دانت کو بدل دانت (اکھاڑا جائے) اور زخموں کے بدل (اگر ہوسکے) ویسی ہی زخم (لگائے جائیں ف۲
۸	الانعام	۱۹		وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ	اور جس جان کا مارڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے اسکو مت مارو مگر حق پر ف۳
۱۸	النور	۱		اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۠ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَاۗىِٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	جو عورت زنا کرے اور جو مرد زنا کرے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور اگر تم کو اللہ اور پچھلے دن پر یقین ہے تو اللہ تعالیٰ کا حکم چلانے میں (اسکو دین کی بات میں) ان دونوں پر رحم نہ کرنا اور جس وقت ان کو سزا دی جائے تو مسلمانوں کا ایک گروہ موجود رہے ف۴
۲۴	۔	۴		وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاۗءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اور جو لوگ مسلمان آزاد پاک دامن عورتوں کو زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لاسکیں تو ان کو (تہمت کی سزا میں) اسی کوڑے لگاؤ اور پھر ساری عمر اُن کی گواہی (کسی مقدمہ میں) مت مانو اور وہ خود بدکار ہیں ف۵ مگر جنہوں نے ایسا کیے پیچھے، توبہ کی اور اچھی چال چلے ف۶ تو اللہ (تبارک و تعالیٰ) بخشنے والا مہربان ہے ف۷
۲۴	۔	۲		اِنَّ الَّذِيْنَ جَاۗءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۭ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۭ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ لِكُلِّ امْرِۍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝	جن لوگوں نے تم ہی میں سے ایک گروہ نے (حضرت عائشہؓ پر) تہمت اٹھائی (مسلمانو) اس طوفان کو اپنے حق میں برا مت سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہوا ف۸ اس گروہ میں سے ہر شخص نے جتنا گناہ سمیٹا اتنی سزا پائیگا اور جس نے ان میں سے اس طوفان کا بیڑا اٹھایا (بڑا حصہ لیا) اسکو سخت سزا ہوگی ف۹ مسلمانو تم کو

ف۱ اس کا تعلق ہے کہ اگر چور توبہ کرے تو اسکا گناہ معاف ہوجاویگا یہ نہیں کہ اسکا ہاتھ نہ کاٹا جاویگا ۱۲ ف۲ یہودیوں کو تورات شریف میں جان کے بدل جان لینے کا اسیطرح دوسرے مضامین قصاص کا حکم دیا گیا تھا بڑے چھوٹے امیر غریب کا کوئی فرق نہ تھا لیکن انہوں نے یہ حکم بدل ڈالا تھا وہ بنی نضیر کا تو قصاص بنو قریظہ سے لیتے لیکن بنی قریظہ کا قصاص بنی نضیر سے نہ لیتے اسرلئے نے ان کو تنبیہ کی کہ تم تورات کے خلاف چلتے ہو ۱۲ ف۳ جیسے قصاص واجب ہے ۱۲ ف۴ بشرطیکہ محصن نہ ہوں یعنے انکا نکاح نہ ہو چکا ہو ۱۲ ف۵ کوڑے سے مراد شرعی درہ ہے پہلے زنا کے باب میں یہ حکم ہوا تھا کہ مرد اور عورت دونوں کو قید کردیا جائے کہ توبہ کریں پھر یہ حکم اترا اور اگلا حکم منسوخ ہوگیا اور یہ حکم اس مرد اور عورت کے لیے ہے جو محصن نہ ہوں یعنے انکا نکاح صحیح نہ ہوچکا ہو اگر محصن مرد یا محصنہ عورت زنا کرے تو اس کی سزا پتھروں سے مار ڈالنا ہے یہ حکم (جو ہمارے نزدیک صحیح حدیثوں سے ثابت ہے اور اس باب میں ایک آیت بھی اتری تھی شیخ الشیخ ۱۲ منہ) اذا زنیا فارجموا کا لامن اصدوا سدعزیز حکیم لیکن اسکی تلاوت موقوف ہوگئی ہے عمل باقی ہے قیامت تک ۱۲ ف۶ یعنے زنا کرنے والے مرد اور عورت کو ۱۲ ف۷ کہ سکے کم از کم چار باتیں یاد مسلمانوں کے سامنے سزا دیجائے یا ایک نبی مسلمانوں کے سامنے اس سے مطلب یہ ہے کہ زانی اور زانیہ کو ندامت ہو اور دوسرے مسلمانوں کو نصیحت ہو وہ ایسا کام نہ کریں ۱۲ ف۸ ایسے جنہوں نے اپنی آنکھ سے زنا کرتے دیکھا ہو ۱۲ ف۹ جب دیکھ جانتے بوجھے ایک مسلمان پاک دامن عورت کو بدنام کرتے ہیں انکی سزا یہی ہے کہ دنیا کہیں اور ساری عمر گواہی کے لائق نہ رہیں ۱۲ ف۱۰ اپنی عادت درست کرلی ثابت انکا حکم بدستور ہے ۱۲ ف۱۱ اب کو بدکار نہ کہیں گے لیکن گواہی ان کی قبول نہیں کیجاسکتی اور بعضوں نے کہا توبہ کے بعد پھر گواہی قبول ہونے لگے گی ۱۲ ف۱۲ عبداللہ کنانی المنذر بن رفاعہ اور حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش نے ۱۲

باقی اگلے صفحہ پر۔

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ
الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ
اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ
شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ
فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ
اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ۙ
اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ
بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ
وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ
اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ
قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ
بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ
عَظِيْمٌ ۝ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا
لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ
وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۚ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ
اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

۱۸	النور ۲۴	۳	اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ

کیا ہوگیا جب تم نے یہ (نالائق) بات سنی تھی تو ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو اپنی ذات والوں[1] پر نیک گمان کرنا تھا اور یوں کہنا تھا یہ کھلا طوفان ہے۔ (اگر یہ طوفان اٹھانیوالے سچے تھے تو) کیوں اس پر چار گواہ نہ لائے (جیسے شرع کا حکم ہے) پھر جب گواہ نہ لا سکے تو اللہ کے نزدیک خود وہی جھوٹے ٹھیرے اور اگر تم پر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور اسکا کرم نہ ہوتا تو اس بات کا کہنے میں (یا اسکا چرچا کرنے میں) کوئی بڑا عذاب تم سے چمٹ جاتا جب تم اسکو زبان در زبان لانے لگے اور بے سمجھے بوجھے (تحقیق کیے) منہ سے بکنے لگے اور تم سمجھے یہ کوئی بڑی بات نہیں حالانکہ اللہ کے نزدیک تو وہ بڑی تھی اور تمنے ایسا کیوں نہیں کیا جب یہ (جھوٹی) خبر سنی تھی تو کہدیا ہوتا ہم ایسی (بری بات) منہ سے نہیں نکال سکتے سبحانک اللہ یہ (بڑا) بہتان ہے (دیکھو) اگر تم میں ایمان ہو تو اللہ تعالیٰ تم کو یہ نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی ایسا نہ کرنا (یا پھر ایسا کرنا تمپر حرام کرتا ہے) اور اللہ تعالیٰ کھول کھول کر (اپنے) حکم تم سے بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ (سب کچھ) جانتا ہے حکمت والا ہے بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں (بے حیائی پھیلے اور بدکاری کی) فحش باتیں پھیلیں ان کو دنیا اور آخرت (دونوں) میں تکلیف کا عذاب ہوگا اور (جیسی غیب کی باتیں) اللہ سبحانہ وتعالیٰ جانتا ہے تم نہیں جانتے[2] اور اگر اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا فضل اور اس کا کرم تم پر نہ ہوتا اور اللہ تعالیٰ بہت مہربان رحم والا نہ ہوتا (تو تم تباہ ہوجاتے)۔

[3] جو لوگ پاک دامن بھولی مسلمان عورتوں پر (زنا کی تہمت

---

[1] اپنی ذات والوں سے بھائی مسلمان مراد ہیں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے انکو اپنے نفس پر قیاس کرکے دوسروں کے ساتھ بھی نیک گمان کرنا چاہیئے تھا یعنے جیسے ایماندار آدمی زنا سے بچتے رہتے ہیں اور اسکو برا جانتے ہیں یہی گمان حضرت بی بی عائشہ رضہ اور صفوان پر کرنا لازم تھا۔ کہتے ہیں جب اس طوفان کا چرچا ہوا تو ابو ایوب کی بی بی نے ابو ایوب سے پوچھا یہ کیا خبر اڑ رہی ہے انہوں نے کہا بی بی سچ بتا تو ایسا برا کام کریگی اسنے کہا ہرگز نہیں تب ابو ایوب رضہ نے کہا پھر عائشہ رضہ جو تجھ سے کہیں بہتر اور کہیں افضل ہیں وہ کیوں کرنے لگیں یہ سب جھوٹ اور بہتان ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں انہی کی طرف اشارہ کیا یعنے ابو ایوب کی طرح سب مسلمانوں نے کیوں نہیں کہا۔ کہتے ہیں صفوان بن معطل قسم کھاتے تھے میں نے کسی عورت پر آج تک پائنچہ بند نہیں کھولا اور آخر اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ ۱۲ وحید جسکے سامنے حد قذف کی کوئی حقیقت نہ ہوتی ۱۲ حاصل ایک نے سنا دوسرے سے کہدیا یا اسنے سنا تیسرے سے کہدیا یا اقلاً بھلے مسلمانی کا یہ طریق نہ تھا جو تم نے کیا کہ جو سنا وہ منہ سے بک دیا دوسرے کو سنا دیا خصوصاً ایسے بڑے بہتان اور طوفان کی خبر میں کلمہ سے نکالنا خود ایک سخت گناہ ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ آدمی کے جھوٹے ہونے کے لیئے یہی کافی ہے کہ جو سیاہ سفید سنے بلا بس و کم وہ بیان کردے ۱۲ حاصل اسپر شخص بات بکتا تھا اسکو ڈانٹنا تھا کہ خبردار پھر ایسی بری بات منہ سے نہ نکالنے نہ یہ کہ اسکو دوسروں سے کہنا اور منہ در منہ اس کو پہونچانا ۱۲ اف اس میں بھی اسکی حکمت تھی کہ ایک تہمت کہڑی کو ہی اور لوگوں کو آزمایا کون سچا مسلمان ہے اور کون جھوٹا منافق ہے۔ دوسرے حضرت عائشہ رضہ کا مرتبہ بڑھانا اور قیامت تک ان کی طہارت کا پڑھا جانا مقصود تھا سبحان اللہ یہ شرف کسی عورت کو حاصل نہیں ہوا کہ اتنی بہت آیتیں اسکی فضیلت میں اتریں ۱۲ [2] تو ایک واہی کے بک دینے سے تم کو یہ یقین کیونکر آیا کہ مسلمانوں میں ایسا برا کام ہوا ہے کیا تم نے خود تو نہیں دیکھا تھا صرف گمان سے کہتا تھا تو تم کو یہ خیال کرنا تھا اس کو غیب کی بات کیونکر معلوم ہوئی غیب کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے اللہ تعالیٰ جیسی باتیں جانتا ہے تو جس کے دل میں یہ بات ہوگی کہ

			الْمَوْتِ لِيُوَاتِي الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۚ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۚ	لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں اور انکو (قیامت کے دن) بڑا عذاب ہوگا جس دن اُن کی زبانیں اور انکے ہاتھ اور ان کے پاؤں (خود) ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دینگے ۱۲
			اَلْوَصِيَّةُ ۵۶	**باب ۵۶ وصیت کا بیان**
۰	البقرة ۲	۱۸۰	كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖ نِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۗ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	تمکو حکم دیا جاتا ہے جبکوئی تم میں سے مرنے لگے اگر کچھ مال چھوڑنیوالا ہو تو ماں باپ اور عزیزوں کیلیے واجبی طور سے وصیت کرنی یہ ایک حق ہے پرہیزگاروں پر پھر جو کوئی وصیت سُننے بعد اسکو بدلڈالے (یعنی اسمیں کمی بیشی کرے) تو اسکا گناہ انہی لوگوں پر ہوگا جو بدلیں بیشک اللہ (مردے کی وصیت) سنتا ہے (جو کوئی وصیت بدلے) اسکو جانتا ہے پھر جس کسیکو وصیت کرنیوالے کی خطا یا عمداً قصور معلوم ہوا اور وہ وارثوں اور موصی لہ میں صلح کرادے تو (وصیت بدلنے کا) کچھ گناہ اسپر نہ ہوگا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے
۰	۰	۲۴۰	وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝	اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بی بیاں چھوڑ جائیں (یعنی مرنے لگیں) تو وہ اپنی بی بیوں کے لیے ایک سال تک انکو نہ نکالنے کی اور خرچ دینے کی وصیت کر جائیں اسپر بھی اگر وہ نکل کھڑی ہوں تو وصیت کے وارثوں پر کچھ گناہ نہیں اسمیں جو وہ رواج کے موافق اپنے لیے کوئی کام کریں اور اللہ تعالےٰ زبردست ہے حکمت والا
			اَلْمِيْرَاثُ (۵۷)	**باب ۵۷ ترکہ کا بیان**
۰	النساء ۴	۷	لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ	جو ماں باپ اور ناطے والے چھوڑ مریں (یعنے مال و اسباب) اس میں مردوں کا حصہ ہے اسی طرح عورتوں کا بھی اسمیں جو

ف۱ بیوی سے یہ مراد ہے کہ زنا اور ایسے فحش کاموں سے وہ ناواقف ہیں کبھی ان کے دل میں بھی ایسا خیال نہیں آتا بعضوں نے کہا یہ آیت عبداللہ بن اُبی منافق سے خاص ہے اسنے کہا جو آں حضرتؐ کی بی بیوں کو تہمت لگائی اسکے حق میں یہ آیت ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں اور جو دوسری مسلمان عورتوں کو تہمت لگائے اس کی توبہ قبول ہے جیسے اس آیت کے پہلے رکوع میں گذرا ۱۲ ف۲ کہ وہ دنیا میں یہ بیہودے کام کیا کرتے تھے حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن کافر اپنے بری کاموں سے مکر جائیگا اور جھوٹ کہیگا اللہ تعالےٰ فرماوے گا خاموش رہ پھر اس کی زبان اور ہاتھ اور پاؤں گواہی دینگے تب وہ دوزخ میں بھیج دیا جائے گا ۱۲ ف۳ یعنے تھوڑا یا بہت اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ بہت مال چھوڑنے والا سات سو اشرفی یا ایک ہزار اشرفی سے زیادہ اور بعضوں نے کہا پانسو اشرفی سے زیادہ ایک ہزار اشرفی تک ۱۲ ف۴ یعنے پانچویں حصہ کی یا چوتھائی یا تہائی مال کی اکثر علماء اس آیت کو منسوخ کہتے ہیں ثابت میراث اسکی ناسخ ہے اور حدیث صحیح میں ہے کہ وارث کے لیے وصیت درست نہیں اور بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور مراد وہ مال ہے جو کفر اسلامی کی وجہ سے ترکہ میں حصہ نہیں ملسکتا اور عزیزوں سے وہ رشتہ دار مراد ہیں جو محروم ہوں بعضوں نے کہا وصیت کا فرض ہونا آیت میراث سے منسوخ ہو گیا لیکن مستحب باقی ہے اور یہی مذہب ہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا یعنے مال کے تہائی مال سے زیادہ وصیت نہ کرے اور وارثوں کو دوسرے محتاج کو چھوڑ کے ایسا نہ کرے ۱۲ ف۵ یعنے وصیت کرنا مالدار پر واجب ہے لیکن آیت میراث سے وہ منسوخ ہو گیا شیخ عبدالحق صاحب نے فرمایا کہ فرض یہ ہی تھا کہ سارا ترکہ اولاد کو دلائے ماں باپ اور دوسرے عزیزوں کو کچھ نہ ملتا پھر شروع اسلام میں اللہ تعالےٰ نے ماں باپ اور دوسرے ناطے والوں کے لیے حکم دیا کہ مرنے والے کی حاجت کے موافق ان کی حاجت کے لیے بھی دولا جاوے ۱۲ ف۶ اکثر علماء کے نزدیک یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا جب وارث تھوڑے تھے اور مال بہت تھا پھر جب وارث بہت ہو گئے اور مال تھوڑا رہا تو یہ حکم منسوخ ہو گیا اس پہلے رکوع کی آیت سے جو گذری ماں باپ اور اپنی وصیت کی ضرورت نہ رہی اور اس وقت سے ہر مال کے وارث کا حصہ مقرر ہو گیا اور اس وقت میں تمام مال میں سے جو کچھ دیا جاویگا خواہ کتنے وصیت کی ہو اصل ۱۲

الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ
اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ وَاِذَا حَضَرَ
الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ
فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا
مَّعْرُوْفًا ۝

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ
مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً
فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ
وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ
وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ
مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ
يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ
الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ
السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ ۚ
لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ
فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا ۝ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ
اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ
فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا
تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ
اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ
وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

ماں باپ اور ناطے والے چھوڑیں تھوڑا ہو یا
بہت (ہر ایک کا) حصہ مقرر ہے ۱۲ اور جب ترکہ بٹ رہا ہو
اور (وہ) ناطے والے (جن کو حصہ نہیں پہونچتا) اور یتیم اور
محتاج (کچھ ملنے کی امید میں) آجائیں تو انکو بھی اسمیں سے کچھ
چٹا دو ۱۲ اور نرمی سے ان سے بات کرو ۱۲

اللہ تم کو تمہاری اولاد کے باب میں یہ حکم دیتا ہے ۱۲ مرد کو دو عورت تو ان
کے برابر حصہ ملیگا ۱۲ اگر دو سے زیادہ عورتیں نری بیٹیاں ہوں
(اور بیٹا کوئی نہ ہو) تو (بھی) ترکہ میں سے دو تہائی انکو ملیں گی ۱۲
اور اگر ایک ہی بیٹی ہو تو آدھا ترکہ اُسکو ملیگا اور میت کی ماں باپ
کو ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملیگا جب میت کی اولاد ہو ۱۲ اگر میت کی اولاد نہ ہو
ماں باپ اُس کے وارث ہوں تو ماں کو ایک تہائی ملے گا (اور
باقی سب باپ کو) لیکن اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی
یا بہن ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملیگا ۱۲ یہ (سب حصے) میت کی وصیت
کو جو اُس نے کی تھی پورا کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد کئے
جائیں گے ۱۲ باپ دادا یا بیٹے پوتے تم کیا جانو کس سے تمکو زیادہ
فائدہ پہونچنے والا ہے یہ اللہ کا مقرر کیا ہوا حصہ ہے بیشک
اللہ تعالیٰ جانتا ہے حکمت والا ہے اور تمہاری بی بیاں جو مال
متاع چھوڑ جائیں اسمیں آدھا حصہ تمہارا ہے اگر انکی اولاد
(بیٹا یا بیٹی) نہ ہو اگر انکی اولاد ہو تو تم کو چوتھائی حصہ انکے
ترکے میں سے ملیگا مگر پہلے وہ وصیت پوری کی جائے گی
جو انہوں نے کی اور قرضہ ادا کیا جاوے گا اور تم جو (مال
متاع) چھوڑ جاؤ اس میں سے چوتھائی حصہ تمہاری بی بیوں
کا ہے۔ اگر تم کو اولاد نہ ہو ۱۲ اگر تم کو اولاد ہو تو تمہارے
ترکے میں سے ان کو آٹھوان حصہ ملے گا ۱۲ مگر پہلے وہ وصیت

(ربع ۳)

---

۱۲ یعنے لشکر مرد اور عورت ہر ایک کا حصہ ترکہ میں مقرر کر دیا ہے۔ خواہ ترکہ تھوڑا ہو یا بہت عورتوں کا ذکر علیحدہ اسواسطے کیا کہ عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اور تو کچھ ترکہ میں کوئی حصہ نہیں دیتے تھے نہ بچوں کو صرف بڑے مرد سارا ترکہ بانٹ لیتے تھے ۱۲ ف یعنے ترکہ بانٹنے سے پہلے ہتو ڑا بہت جو اپنے ساتھ یہی سلوک کرو ۱۲ ف بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور یہ حکم مستحبا باہے نہ وجوبا اور بعضوں نے کہا یہ منسوخ ہے ترکہ کی آیت سے بعضوں نے کہا یہ سلوک کرنا وارثوں پر واجب ہے ان کی خوشی کے موافق اور یہی قول ہے ابن عباس رض اور مجاہد رح اور ابو موسیٰ رح اور حسن رح اور زہری رح کا ۱۲ ف یعنے ترکہ میں ان کے حصوں کے بارے میں اگر اولاد میں مرد اور عورت دونوں ہوں ۱۲ ف مثلاً ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے تو کل مال کے تین حصے کرکے دو حصے بیٹے کو اور ایک بیٹی کو دیں گے اگر فرض ایک بیٹا ہو تو حصہ داروں کے بعد جو بچیگا وہ سب لے لیگا اگر کئی بیٹے ہوں تو وہ سب برابر بانٹ لیں گے اگر دو بیٹیاں ہوں اور بیٹا نہ ہو تو دو تہائی مال ان کو ملیگا ۱۲ ف اللہ تعالیٰ نے وہ صورت بیان نہیں فرمائی جب دو بیٹیاں ہوں اور بیٹا کوئی نہ ہو اکثر علماء کے نزدیک انکو دو تہائی ملیں گی جیسے اوپر گذرا لیکن ابن عباس رض کے نزدیک ان کو آدھا مال ملیگا ۱۲ ف اسکے ساتھ بیٹا نہ ہو ۱۲ ف اور باقی سب باپ کو کیونکہ بھائی بہن باپ کے ہوتے محروم ہیں اور ماں کا حصہ کم کر دیتے ہیں ۱۲ ف مگر تہائی مال سے زیادہ وصیت میں صرف نہ کیا جاوے گا البتہ قرضہ سب پہلے ادا کرنا ضرور ہے اور اسکے بعد جو بچیگا اس کی تہائی میں وصیت ہوگی باقی جو بچیگا وہ وارثوں میں تقسیم ہوگا اگر کچھ نہ بچے تو وارثوں کو کچھ نہ ملیگا مہر بھی قرضہ ہے تمام قرضوں کی طرح ۱۲ ف اس میں داخل ہے معقولات منا کرد ۱۲ ف اپنے اندھلے کی مصلحت ۱۲ ف لڑکا یا بیٹی اگر ایک بی بی ہو تو چوتھائی وہ اکیلی لے لیگی ورنہ سب بی بیوں کو چوتھائی برابر برابر بانٹ دیں گے ۱۲ ف ۱۳ ایک بی بی ہو تو آٹھواں حصہ وہ لیلے لیگی ورنہ سب بی بیوں کو بھی آٹھواں حصہ برابر برابر بانٹ دیا جاویگا ۱۲

			وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ وَاِنْ كَانَ	پوری کی جاوے گی جو تمنے کی اور قرضہ ادا کیا جاویگا۔ اور اگر کوئی
			رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗ اَخٌ	مرد کلالہ ہو یا کوئی عورت کلالہ ہو اور اس مرد (یا عورت) کا
			اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ	(اخیافی یعنے صرف ماں کیطرف سے) بھائی یا بہن ہو تو ہر ایک
			فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ	کو چھٹا حصہ ملیگا اگر کئی بھائی یا بہنیں (اخیافی) ہوں تو سب
			فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى	ایک تہائی میں شریک ہونگے یہ (ساری تقسیم بھی) جو وصیت کیجاوے اسکو پورا
			بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ	کرنے اور قرض ادا کرنیکے بعد ہوگی جب میت نے (کسیکو) نقصان پہنچانا
			اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝	نہ چاہا ہو یہ اللہ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے تحمل والا ہے
۴	النساء	۳	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ	تحمل تو تم کو درست نہیں کہ عورتوں کو (مال و اسباب کی طرح
			اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۭ	سمجھ کر) زبردستی انکے مالک بنجاؤ ۸
۵		۵	وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ	اور ہمان باپ اور ناطے والے جو مال چھوڑ مریں ہم نے اس
			وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ	کے وارث ٹھہرا دیئے اور جن لوگوں سے تم نے قسمیں کھاکر
			فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي	قول کیا (ان کو اپنا بھائی بنایا) انکو انکا حصہ دیدو بیشک ہر
			كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝	چیز اللہ کے سامنے ہے
۶		۱۲	يَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي	(اے پیغمبر) لوگ تجھ سے کلالہ کا حکم دریافت کرتے ہیں تو کہدے اللہ
			الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ	تمکو کلالہ کے باب میں یہ حکم دیتا ہے اگر کوئی آدمی مرجاوے اسکی اولاد نہ ہو
			وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ	(نہ باپ) اور اسکی ایک (حقیقی یا علاتی) بہن ہو تو اسکو آدھا ترکہ ملیگا
			يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۭ فَاِنْ كَانَتَا	اور اگر وہ بہن مرجاوے تو یہ بھائی اسکا وارث ہوگا (اسکا سارا مال
			اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۭ وَ	لے لیگا) اگر اسکی اولاد نہ ہو (نہ باپ) اگر دو بہنیں ہوں تو دونوں کو تہائی
			اِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ	ترکہ ملیگا اور اگر اسکے وارث بھائی بہن ہوں مرد اور عورت (ملے جلے) ہوں
			مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ يُبَيِّنُ اللّٰهُ	مرد کو دو ہر احصہ ملیگا (اور عورت کو اکہرا حصہ) اللہ تمہارے بہکنے کیلیے
			لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝	(یا تمہاری بہکنے کو) برا جانکر یہ حکم بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے
۱۰	الانفال	۱۰	وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ	اور ناطے رشتے والے ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں اللہ کی
			كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝	کتاب کا رو سے زیادہ حقدار ہیں بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے ۱۲
۲۱	الاحزاب	۳۳ ۱	وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ	اور ناطے رشتے والے اس قرآن کی کتاب کے رو سے مسلمان اور

ف۱ پوتے نکوڑا نا حاجی کا نواسی بیٹا پوتا ہونا باپ ہی تفسیر کلالہ کی صحیح ہے اور ائمہ اربعہ اور جمہور علماء سلف کا اجماع کیا ہے ۱۲ ف۲ اور برابر برابر حصہ بانٹدیں گے یہ نہ ہوگا کہ مرد کو دو حصہ ملے اور عورت کو اکہرا اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے بہائی بہن تین طرح کے ہوتے ہیں ایک حقیقی یعنے ایک باپ ایک ماں سے دوسرے علاتی یعنے ایک باپ دو ماں سے تیسرے اخیافی یعنے ایک ماں دو باپ سے یہاں اخیافی بہائی بہنیں مراد ہیں بلکہ بعضی قراءتوں میں اسکی صراحت موجود ہے سعد بن ابی وقاص رضؓ اور ابن مسعود رضؓ کی قرأت میں ولہ اخ او اخت من ام ہے اور حقیقی یا علاتی بہائی بہنوں کا حکم سورہ کے اس آیت سے یہی نکلتا ہے کہ اخیافی بہائی اور بہن جب میت کلالہ ہو تو محروم نہیں ہو سکتے لیکن حقیقی کبھی محروم ہو جاتے ہیں مثلاً ایک عورت مرگئی اور خاوند اور ماں اور دو اخیافی بہائی اور کئی حقیقی بہائی چھوڑے تو خاوند کو آدھا مال اور ماں کو چھٹا حصہ اور اخیافی بہائیوں کو تہائی ملیگا حقیقی بہائیوں کو کچھ نہیں ملیگا۔ اہلحدیث کا یہی قول ہے ۱۲ ف۳ یعنے کسی وارث کا حق کم یا تلف کرنے کی نیت نہ ہو مثلاً کوئی بیماری میں جبوٹھ موٹھ ایک قرضہ قبول کرلیوے جس کو حصہ ملنے والا ہے یا وصیت کرے یا بہائی مال سے زیادہ وصیت کرے تو ایسی وصیت یا قرضہ کو لغو سمجھیں گے ایک حدیث میں ہے کہ آدمی ستر برس نیک کام کرتا ہے پھر مرتے وقت وصیت میں ظلم کرتا ہے تو دوزخ میں جاتا ہے ۱۲ ف۴ گناہ دیکھتا ہے پر فوراً سزا نہیں دیتا ۱۲ ف۵ جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا جب کسی عورت کا خاوند مرجاتا تو جو اسکے مال کا وارث ہو جاتا وہ عورت کا بھی وارث ہو جاتا اگر اچھا جانا تو اسی گھر میں رکھ لیتا اور مہر خود لے لیتا یا جہاں چاہتا وہاں نکاح کر دیتا یا نکاح نہ کرنے دیتا۔ اب وارث کو اختیار رہتا ہے تو بن مہر کے اس کو نکاح میں لاوے چاہے کسی اور سے اسکا نکاح کر دے اور مہر خود لے لیوے اور چاہے تو مرنے تک اسکو نکاح نہ کرنے دے ۱۲ باقی در ضمیمہ۔

		فِي كُتُبِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوْا إِلَى أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوْفًا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝	مہاجروں سے زیادہ حق رکھتے ہیں (ترکہ پانے کا) ہاں یہ اور بات ہے کہ تم اپنے دوستوں پر کوئی سلوک کرو (یہ حکم (اللہ تعالیٰ کی) کتاب (لوح محفوظ) میں لکھا ہوا ہے
		اَلْقَصَصُ	**سورۃ القصص**
		قِصَّةُ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهَابِيْلَ وَقَابِيْلَ وَاِبْلِيْسَ	**باب ۵۸ آدم علیہ السلام اور ہابیل اور قابیل اور ابلیس کا قصہ**
۱	البقرۃ ۴	وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاۗءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَاۗءِ هٰٓؤُلَاۗءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد کرو جب تیرے مالک نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں ایک نائب (یعنے خلیفہ اور قائم مقام) بنانے والا ہوں وہ بولے کیا تو ایسے شخص کو نائب بنا دیگا جو زمین میں فساد کرے اور خون بہا دے اور ہم (فرشتے) تو تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی اور خوبی بیان کر رہے ہیں اللہ نے فرمایا میں جو جانتا ہوں تم نہیں جانتے اور اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو سارے نام بتا دیے (یعنے ہر ایک چیز کے نام انکو معلوم ہو گئے) پھر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے کیا اور فرمایا اگر تم سچے ہو تو انکے نام بتاؤ فرشتوں نے عرض کیا تو پاک ہے ہم کیا جانیں ہمکو تو اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہم کو سکھلایا بیشک تو ہی بڑے علم والا ہے اور حکمت والا (اللہ نے) فرمایا آدمؑ فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتا دے آدمؑ نے بتلا دیے تب اللہ نے (فرشتوں سے) فرمایا کیوں میں نے تم سے نہیں کہا تھا میں آسمانوں اور زمین کی غیب کی باتیں جانتا ہوں اور جو تم کہتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو میں سب جانتا ہوں اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا

ف شروع اسلام میں بھائی چارہ کا یہ طریقہ تھا کہ ایک کا دوسرا بھائی وارث ہوتا تھا اب سے یہ آیت اتری تو ہر ایک کے وارث وہی ہونے لگے جو اسکے ناطے رشتے والے تھے اور منہ بولے بھائی کی وجہ سے محروم ہو گئے ۱۲ ف یعنے زندگی میں انکو کچھ دیدو یا مرتے وقت انکے لیے وصیت کر جاؤ تو تہائی مال سے یہ وصیت جاری ہو گی جیسے اوپر میراث کی آیت میں گذر چکا ۱۲ ف یعنے سبحان اللہ وبحمدہ اور سبحان الملک القدوس پڑھا کرتے ہیں کیا یہ کافی نہیں ہے ۱۲ ف یعنے میں وہ باتیں اور مصلحتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے جیسا یہ بھی کہ زمین میں حضرت آدمؑ کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے جن آباد تھے انہوں نے فساد اور خونریزی شروع کی تب اللہ تعالیٰ نے ایک لشکر فرشتوں کا بھیجا اور انکو مار کر سمندر کے جزیروں میں نکال دیا انکے بعد فرشتوں کو فرمایا کہ میں زمین میں ایک اور نائب پیدا کرنے والا ہوں وہ جنوں کا حال تو دیکھ چکے تھے کہ کیسے کیسے فساد انہوں نے مچائے تھے اپنی پہ قیاس کر کے بولے کہ تو ہر ایسا نائب بناتا ہے جو فساد کرے معلوم ہوا کہ علم غیب فرشتوں کو بھی نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے جو فرشتوں سے فرمایا اس سے غرض مشورہ لینے کی نہیں تھی بلکہ اظہار منظور تھا اس امر کا جو ان کے دل میں تھا اور بعضوں نے کہا مشورہ کی تعلیم منظور تھی تا کہ بندے اپنے ارکان دولت سے صلاح لیا کریں اور ان کی رائے سن لیا کریں ۱۲ ف فرشتے اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں افضل اور اعلیٰ جانتے تھے اللہ کو منظور ہوا کہ آدمؑ کی فضیلت انپر ظاہر کرے تو پہلے سب چیزوں کے نام جنکو فرشتے نہیں جانتے تھے آدمؑ کو معلوم کرائے پھر فرشتوں سے یہ نام پوچھے ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے دنیا کی سب چیزوں کے نام یہانتک کہ پیالی اور پیالی کے نام حضرت آدمؑ کو تعلیم کیے ۱۲ ف غرض فرشتوں نے اپنی عاجزی اور نادانی کا اقرار کیا اور حق تعالیٰ کے علم اور کمال حکمت اور حکمت کا اظہار کیا ۱۲ ف اس آیت سے یہ نکلا کہ غیب کا علم فرشتوں کو بھی نہ تھا جو مقربان بارگاہ الٰہی ہیں۔ پھر ان دھوتی والوں پنڈتوں اور نجومیوں پر اعتقاد رکھنا کہ وہ آئندہ کی بات جانتے ہیں صریح جہالت اور نادانی ہے ۱۲

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ
اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۖ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَ
قُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ
وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا
تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا
مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ
وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ
كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ ۝ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ
فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ
هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

۶ المائدہ ۝ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ
اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا
وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ
قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝
لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا
بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْٓ
اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ
اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ

آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے (شیطان کا لقب ہے)
اس نے نہ مانا اور شیخی میں آگیا وہ منکروں میں تھا اور ہم نے کہا آدم
تم اپنی بی بی سمیت جنت میں رہو اور دونوں جہاں بی بی فراغت کے
ساتھ جہاں چاہو اس میں کھاؤ (پیو) مگر اس درخت کے پاس مت پھٹکو
ایسا کرو گے تو گنہگاروں میں شریک ہو گے پھر ان دونوں کو
شیطان نے پھسلا کر وہاں سے ہٹا دیا اور جس مزے میں تھے
اس میں سے نکلوا کر چھوڑا اور ہم نے حکم دیا تم سب اتر جاؤ ایک دوسرے
کے دشمن اور تم کو ایک مدت تک زمین میں رہنا وہاں کے مزے
اٹھانا ہے پھر آدم نے اپنے مالک سے چند باتیں سیکھ لیں اور اللہ نے
اسکا قصور معاف کر دیا بیشک وہ بڑا معاف کرنیوالا مہربان
ہے ہم نے حکم دیا تم سب کے سب یہاں سے اترو اب اگر میری ہدایت
(شریعت یا کتاب یا رسول) تم تک آئے تو اسپر چلنا جو میری ہدایت
پر چلیں گے انکو نہ ڈر ہوگا نہ غم اور جو لوگ نافرمانی کریں گے اور ہماری
آیتوں کو جھٹلائیں گے وہی دوزخی
ہیں ہمیشہ دوزخ میں
رہیں گے ف

اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو آدم کے دونو بیٹوں (ہابیل
اور قابیل) کا سچا قصہ سنا جب دونوں نے نیاز چڑھائی پھر ایک
کی (ہابیل کی) نیاز قبول ہوئی اور دوسرے (قابیل) کی قبول
نہیں ہوئی قابیل (حسد سے جل گیا) کہنے لگا میں تو ضرور تیری جان
لونگا ہابیل نے کہا کیوں میرا کیا قصور ہے اللہ تو پرہیزگاروں
کی (نیاز) قبول کرتا ہے اگر تو مجھکو مار ڈالنے کیلیے اپنا ہاتھ مجھ پر چلائیگا
میں تو تیری مار ڈالنے کیلیے اپنا ہاتھ تجھ پر نہیں چلاؤنگا میں تو اللہ سے
ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ تو میرا اور اپنا

سلسلۂ اسد تعالیٰ نے روز ازل سے اسکے نام پر بدبختی اور شقاوت لکھدی تھی۔ اور سجدہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک سجدہ عبادت اور تعظیم دوسرے سجدہ عبادت سجدہ عبادت الٰہی امتوں میں سوا خدا کے اور لوگوں کو بھی جائز تھا چنانچہ فرشتوں نے آدم کو سجدۂ تحیت کیا ۱۲ ف صحیح قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک درخت معین کر دیا تھا جنت کے درختوں میں سے ہم کو کچھ علم نہیں کہ وہ کونسا درخت تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور اسکے رسول صلعم نے کسی صحیح حدیث میں بیان نہیں فرمایا اور اس قول کو ترجیح دی ہے امام ابن جریر اور ابن کثیر اور جامع البیان والے اور تفسیر کبیر والے نے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ انبیاء سے بھی کبھی خطا سرزد ہوتے ہیں اور جو لوگ انبیاء کی عصمت کے مطلقاً قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ ترک اولیٰ اسے سرزد ہو سکتا ہے واللہ اعلم ۱۲ ف شیطان آدم ؑ اور حوا کے پاس گیا اور انسے دوستی رچائی جھوٹ کے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں اور یہ نہ دی کہ اس درخت میں سے جس کے پاس جانا منع تھا کچھ لیکر کھاؤ تو تم کبھی نہ مرو گے ہمیشہ اس باغ میں عیش کرو گے وہ دونوں اس دھوکے میں آگئے اور اس درخت میں سے کچھ کھایا کھاتے ہی بہشت کا لباس انکے بدن سے جدا ہو گیا اور برہنہ رہ گئے آخر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو یعنی آدم ؑ اور حوا اور ابلیس لعین سانپ کو جنت سے اتار کر زمین میں بھیجدیا آدم ؑ سراندیپ میں اور حوا جدہ میں اور ابلیس ابلہ میں جو بصرہ کے اطراف میں ہے اور سانپ اصفہان میں ایکدوسرے کے دشمن یعنی اولاد آدم ؑ اور شیطان اور سانپ میں ہمیشہ عداوت اور دشمنی رہے گی۔ ابو داؤد نے ابن عباس ؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص سانپ کو ڈر کر چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے ۱۲ ف وہ الفاظ یہ تھے ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین ۱۲ ف یعنی آخرت میں عذاب کا ڈر نہ ہوگا اور دنیا میں رنج و غم نہ ہوگا معلوم ہوا کہ بلا حکم ہوتے ہی حضرت آدم ؑ نے استغفار کیا اور قصور معاف ہو گیا پھر جنت سے نکالے جانے کا حکم حال سا ۱۲ ف یعنی جن لوگوں نے شریعت الٰہی کی پیروی کی وہ بختی ہوئے اور جنہوں نے کفر کیا وہ دوزخی ہوئے ۱۲ باقی در ضمیمہ۔

اَلْخٰسِرِيْنَ ۝ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ
فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ
فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا
يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ
سَوْاَةَ اَخِيْهِ ۭ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ
اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ
فَاُوَارِيَ سَوْاَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ
النّٰدِمِيْنَ ۝

(دونوں کا) گناہ سمیٹ لاؤ اور دوزخیوں میں شریک ہو جاؤ اور ظالموں کی یہی سزا ہے آخر قابیل کے نفس نے اسکو یہی سوجھایا کہ اپنے بھائی کو مار ڈالے پھر اسکو مار ڈالا اور ٹوٹے والوں میں شریک ہو گیا پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا وہ زمین کو کرید تا تھا اور دوسرے مردے کوے کو اسلیے بھیجا تھا) اسکو یہ بتلانے کو کہ اپنے بھائی کی لاش کیونکر چھپائے بولا قابیل کہنے لگا ہائے خرابی (اس کوے سے بھی گیا گزرا ہوا) سے اتنا نہ ہو سکا کہ اس کوے کی طرح ہوتا اور اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا پھر لگا پچھتانے ف

الاعراف ۷

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ
قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ
فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ
السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ
اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ
خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝
قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ
تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝
قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ
اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ
لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ
ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ
خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَاۗىِٕلِهِمْ ۭ
وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ قَالَ اخْرُجْ
مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۭ لَمَنْ تَبِعَكَ
مِنْهُمْ لَاَمْلَــَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

اور ہمنے (پہلے) تم کو پیدا کیا پھر تمہاری شکل بنائی پھر ہمنے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس سجدہ کرنے والوں میں نہ تھا (پروردگار نے) فرمایا (اے ابلیس جب میں نے تجھ کو حکم دیا تو کس چیز نے تجھ کو سجدہ کرنے سے باز رکھا وہ کہنے لگا میں آدم سے بہتر ہوں مجھ کو تو نے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو تو نے مٹی سے پیدا کیا ف (پروردگار نے) فرمایا تو اتر جا تو تیرے لیے ہونا نہیں جو تو وہاں رہ کر غرور کرے نکل جا تو ذلیل ہے ف ابلیس کہنے لگا اس دن تک مجھے مہلت دے (یعنے زندہ رکھ) جس دن (مرنے کے بعد سب) اٹھائے جائیں گے (حقتعالی نے) فرمایا (اچھا منظور) تو ان میں سے ہے جنکو (قیامت تک) مہلت دی گئی ف (ابلیس نے کہا) جب تو نے مجھ کو بے راہ کر دیا میں بھی تیری سیدھی راہ پر انکی تاک میں بیٹھوں گا پھر انکے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور انکی داہنی طرف سے اور انکی بائیں طرف سے انکو پاس آؤنگا ف اور تو اکثر آدمیوں کو شکر گذار (موحد) نہ پائیگا (اللہ تعالے نے) فرمایا ذلیل مردود چل نکل جا ان میں سے جو آدمی تیری راہ پر چلیں گے میں ضرور (انسے اور تجھ سے) تم سب سے دوزخ کو بھر دونگا

ف اس لیے کہ جو ناحق مارا جائے وہ شہید ہوگا اس کے سارے گناہ ظالم کی گردن پر پڑیں گے جیسے حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دیجاوینگی اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں تو مظلوم کی برائیاں اسپر ڈالی جاوینگی ۱۲ ف جنکی دنیا اور آخرت دونوں برباد ہوئے دنیا اس وجہ سے کہ بھائی سا شفیق اٹھ گیا ساری خدائی میں خونی مشہور ہوا منہ کالا ہوا آخرت تو ظاہر ہے ۱۲ ف اب پچتانے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ جب قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا تو اب گھبرایا کہ لاش کو کیا کرے وہ بھولنے اور سڑنے لگی آخر اسر تعالے نے اُس کی تعلیم کے لیے دو کوؤں کو بھیجا وہ خوب لڑے ایک مر گیا دوسرے کوے نے چونچ سے زمین کھود کر اس کو اس میں دبا دیا قابیل نے یہ دیکھ کر لاش کا دفن کرنا سیکھا اور بھائی کو زمین میں گاڑا اس کے بعد قابیل بہت شرمندہ ہوا ۱۲ ف یعنے پہلے آدم کا پتلہ کھڑا کیا پھر اس کی صورت بنائی ناک کان آنکھ وغیرہ پھر پیچھے تم کو نطفہ میں پیدا کیا پھر ماں کے پیٹ میں تمہاری شکل اور صورت بنائی یا پہلے آدم کو پیدا کیا پھر آدم کی پیٹھ میں تم سب کی صورتیں بنائیں ۱۲ ف اور آگ لطیف ہے نورانی شئی کثیف ہے ظلمانی تو شیطان نے اپنے قیاس اور عقل پر عمل کیا اور خدا کے حکم کی تعمیل نہ کی اس مردود کو یہ نہ معلوم ہوا کہ حکم کے مقابل قیاس کرنا جائز نہیں ہے آخر بہشت سے نکالا گیا اور اسپر خدا کا غضب ہوا اور حاصل یہ ہے کہ جس مسئلہ میں آیت یا صحیح حدیث موجود ہو اگر کوئی شخص آیت اور حدیث کو چھوڑ کر اسکے خلاف قیاس پر عمل کرے تو وہ ابلیس کا مقلد ہے اور قیامت کے دن اسکا حشر ابلیس ہی کے گروہ میں ہوگا معاذ اللہ ۱۲ ف اگر ایسی غیبی خبر کرتا ہے ۱۲ ف آسمان سے یا بہشت سے ۱۲ ف ذلیلوں میں سے کا ایک ۱۲ ف اس مردود نے درحقیقت تین قصور کیئے تھے ایک تو حکم الٰہی کو نہ ماننا دوسرے فرشتوں کی جماعت سے الگ ہو جانا تیسرے اپنے تئیں بڑا سمجھنا اور آدم کو اپنے سے حقیر جاننا حالانکہ ہزاروں برس تک اُسنے خدا کی بندگی کی تھی اور فرشتوں کا سردار اور معلم بن گیا تھا مگر ایک ذرا سے غرور و تکبر میں ساری محنت برباد ہو گئی ۱۲ باقی در ضمیمہ۔

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ
فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَوَسْوَسَ
لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ
عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا
رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا
مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝ وَ
قَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝
فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ
بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا
يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ
وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ
تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ
لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ
اَنْفُسَنَا ۖ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ قَالَ اهْبِطُوْا
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي
الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝
قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ
وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ
ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ
اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ
اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ

اور اے آدم تو اور تیری بی بی (حوا) تم دونو جنت میں رہو پھر جہاں سے
چاہو (جنت کا میوہ) کھاؤ اور اس درخت کے پاس مت پھٹکو تو
گنہگاروں میں ہو جاؤ گے پھر (میاں بی بی) دونو کو شیطان نے
بہکایا (اسکا مطلب یہ تھا) کہ انکا ستر جو ڈھکا ہوا ہے ان دونو
کو کھول دکھائے اور کہنے لگا تمہارے مالک نے جو تم کو اس درخت
سے منع کیا ہے تو صرف اسلیے کہ اس سے تم دونوں کا فرشتے ہو
جانا (یا جنت میں ہمیشہ رہنا) برا سمجھا اور ان سے قسمیں کھا کر
لگا میں بے شک تمہارا خیر خواہ ہوں۔ آخر دھوکا دیکر ان کو
جھکا لیا جونہی انہوں نے وہ درخت چکھا انکے ستر (شرمگاہ)
انکو دکھائی دینے لگے اور دونو (شرم سے) بہشت کے پتے
اپنے اوپر چپکانے (جوڑنے لپیٹنے) لگے اور پروردگار نے
انکو آواز دی کیا میں نے تم کو اس درخت (کے کھانے) سے منع نہیں
کر دیا تھا اور تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن
ہے وہ دونو (آدم اور حوا) کہنے لگے مالک ہمارے ہم نے اپنے
تئیں آپ تباہ کیا اور اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے
تو بے شک ہم ٹوٹا پانے والوں میں ہوں گے (اللہ تعالے نے)
فرمایا تم اتر جاؤ تم میں ایک کا ایک دشمن رہے گا اور ایک وقت
تک تم کو زمین میں رہنا اور فائدہ اٹھانا ہے فرمایا تم زمین ہی پر
زندگی کاٹو گے اور وہیں مرو گے اور وہیں سے (دوبارہ
حشر کے دن) نکالے جاؤ گے۔

اور جب تیرے مالک نے آدم کی اولاد سے انکی پشت سے انکی
اولاد نکالی اور خود انکو اپنپر گواہ کیا (اس نے فرمایا) کیا میں تمہارا
مالک نہیں ہوں انہوں نے کہا بیشک ہم اس بات کے گواہ
ہیں تم قیامت کے دن یوں کہنے لگو ہم تو اس بات سے (کہ تو ہمارا

ف اگر ایسا کرو گے ۱۲ ف اس کی تفسیر سورہ بقر کے چوتھے رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف حسن رحمہ نے کہا شیطان زمین میں سے آدم ع کو بہکاتا تھا اور اسکے بہکانے کا اثر بہشت تک پہنچتا تھا اور اللہ تعالے نے اسکو ایسی قوت دی ہے اور یہ قصہ جو مشہور ہے کہ شیطان سانپ کے پیٹ میں سما کر بہشت میں گیا اس کی سند صحیح نہیں ہے ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تمہارے مالک نے تم کو اس درخت سے منع نہیں کیا ہے مگر اسلیے ایسا نہ ہو کہ تم دونوں فرشتے بن جاؤ یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ اس پر وہ دنے آدم ع اور حوا کو یوں بہکایا کہ اگر اس درخت میں سے ذرا بھی چکھو تو تم فرشتے ہو جاؤ گے پھر کھانے پینے کی تم کو احتیاج نہ رہے گی فرشتوں کی طرح ہر جگہہ اڑتے پھرو گے ۱۲ ف یعنے اسکے پھل کھائے ۱۲ ف یعنے شرمگاہ پر پوشاک اتر گئی ۱۲ ف یہ حال انکا دیکھ کر ۱۲ ف اس آیت سے اور بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالے کے کلام میں آواز ہے اور فرشتے اور آدمی اس آواز سن سکتے ہیں اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور جہمیہ اور معطلہ اور معتزلہ یہانتک کہ پچھلے اہل کلام نے بھی اپنی اپنی عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس کی کلام میں آواز حروف نہیں ہیں اور یہ بالکل غلط ہے اگر آواز نہ ہوتی تو حضرت موسے نے کیا سنا اور صحیح حدیث میں ہے کہ فرشتے اس کی آواز سنتے ہیں اور قیامت کے دن وہ ایک آواز کریگا سکو نزدیک اور دور والے سب سنیں گے اور اگر حروف نہ ہوتے تو پھر اسکی آواز کو حضرت موسے کیونکر سمجھ سکتے دوسرے اگر حروف نہ ہوں تو قرآن عربی زبان میں اور توریت عبرانی زبان میں اور انجیل سریانی زبان میں کیوں کر ہو سکتے ہیں ساری کتابیں ایک ہی طرح ہوتیں امام احمد رح نے فرمایا کہ جو لوگ قرآن کے الفاظ کو مخلوق کہتے ہیں وہ جہمیہ سے بھی بدتر ہیں اہل حدیث کے نزدیک قرآن کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ تعالے کا کلام ہے ۱۲ ف یعنے مرنے تک یا قیامت تک ۱۲ ف یعنے کھانا پینا دنیا کے زندگی کے سامان اس کی تفسیر سورہ بقر کے چوتھے رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف اللہ تعالے نے یہ بھی ۱۲ ف اے پیغمبر وہ وقت یاد کر ۱۲ ف اور اسی طرح آدم ع سے ۱۲ باقی در ضمیمہ

هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۙ أَوْ تَقُوْلُوْٓا إِنَّمَآ أَشْرَكَ
اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ
أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ
نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

وَ الاعراف ۱۳

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۚ
فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ
بِهٖ ۚ فَلَمَّآ أَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا
لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ
الشّٰكِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا
جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا ۚ فَتَعٰلَى
اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

۱۴ الحجر ۳

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّيْ خَالِقٌۢ
بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ ۝
فَإِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ
فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ
كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ ۝ إِلَّآ إِبْلِيْسَ ۭ أَبٰٓى
أَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ يٰٓإِبْلِيْسُ
مَا لَكَ أَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ
لَمْ أَكُنْ لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ
صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ قَالَ
فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّإِنَّ
عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ قَالَ
رَبِّ فَأَنْظِرْنِيْٓ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ

ملک ہے) بے خبر تھے یا یوں کہو کہ ہمارے باپ دادا نے پہلے شرک کیا
اور ہم اُن کے بعد انکی اولاد ہوئے کیا تو ہم کو اس کام کے بدلے میں
ہلاک کرتا ہے جو خطاواروں نے کیا؟ اور ہم اسیطرح ہم آیتوں کو
تفصیل سے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ شوق آئیں۔
خدا وہی ہے جس نے تمکو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا اور اس کا
اس کا جوڑا بنایا تاکہ اسکا دل اس سے لگ جائے پھر جب آدم نے
حوا کو ڈھانپا اسکو ہلکا سا بوجھ معلوم ہوا وہ چلتی پھرتی رہی پھر جب
بوجھل ہوئی تو دونوں نے اپنے مالک اللہ سے دعا کی اگر تو ہم کو
اچھا پورا بچہ عنایت فرمائیگا تو ہم بے شک ضرور تیرے شکرگزار
ہوں گے جب اللہ نے انکو اچھا پورا بچہ دیا تو جو اللہ نے انکو دیا
تھا اس میں اللہ کے شریک بنانے لگے اللہ انکے شرک سے برتر
ہے۔
اور جب تیرے مالک نے فرشتوں سے کہا میں کھنکھناتے کالے
سڑے گارے سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں جب میں اسکو پورا
بنا چکوں اور اس میں اپنی جان پھونک دوں تو تم اسکی تعظیم
کے لیے سجدے میں گر پڑنا تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس
نے یہ نہ مانا کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں شریک ہو اللہ نے فرمایا
اے ابلیس تو سجدہ کرنے والوں میں شریک نہیں ہوتا (اور
میرا حکم کیوں نہیں سنتا) وہ کہنے لگا میں تو ایک بشر کو جسکو
تو نے کھنکھناتے کالے سڑے گارے سے بنایا سجدہ کرنیوالا نہیں
اللہ تعالے نے فرمایا تو چل دور ہو جنت سے نکل جا تو مردود ہے
اور قیامت کے دن تجھ پر پھٹکار ہے اسکے بعد سخت عذاب ہی
ہوگا، ابلیس نے کہا مالک میرے تو مجھ کو اس دن تک مہلت
دے جس دن تک لوگ قبروں سے اُٹھائے جائیں گے

ف اپنے ہمارے باپ دادوں نے وہی مجرم تھے انہوں نے اس کی بناڈالی اب اس عذر کا اللہ تعالے نے موقع نہیں رکھا ہر شخص سے توحید پر قائم رہنے کا عہد لیا اور چونکہ دنیا میں یہ عہد بھول گیا تھا اس کے یاد دلانے کے لیے پیغمبروں کو بھیجا اور عقل دی ۱۲ ف جیسے ہمنے یہ مضمون تفصیل کے ساتھ بیان کیا ۱۲ ف اس میں بہت سے فائدے ہیں ۱۲ ف دوسری غرض یہ ہے ۱۲ ش ناحق کو چھوڑدیں یا اس عہد کیطرف لوٹ آویں ۱۲ ف یعنے حوا کو آدم ؑ کی ایک پسلی سے پیدا کیا ۱۲ ف کیونکہ وہ اسی کا ایک ٹکڑا تھی ۱۲ ش یعنے ان سے صحبت کی ۱۲ ف یا اس کو شک ہوا کہ حمل ہے یا نہیں یا آتی جاتی رہی یا گھبرائی یعنے قدم ۱۲ ف جو لولا لنگڑا نہ ہو یا دو بچے ۱۲ ف صحیح یا حسن صورت میں ہے کہ جب جو جنیں تو ابلیس ان کے پاس آیا ان کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا ابلیس نے کہا اس کا نام عبدالحارث رکھو تو یہ زندہ رہیگا حارث شیطان کا نام تھا (لیکن حوا اس کی خبر نہ تھی) انہوں نے اس بچے کا یہی نام رکھدیا یہ شیطان کے شامل سے ہوا یہی صحیح مطلب ہے اس آیت کا اور جنہوں نے اس پر اعتراض کیا ہے انہوں نے غور نہیں کیا وہ کہتے ہیں کہ اس میں پیغمبروں کی طرف شرک کا گناہ منسوب ہوتا ہے جس کی پاک میں دون کا جواب یہ ہے کہ یہ شرک حوا سے صادر ہوا نہ آدم سے اور حوا پیغمبر نہ تھیں ۱۲ ف یعنے قریش کے کافروں کے شرک سے یہ مطلب وہ کلام ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ آدم و حوا کے شرک سے اسم شرک برتر ہے اگر یہ مراد ہوتی تو لاشرکان ہوتا بلکہ خلقکم ۱۲ ف یعنے یہ مراد وقت یاد کرو ۱۲ ف یا یہ وہ عبادت کا نہ تھا بلکہ صرف تحیت اور تعظیم کا۔ اور اگلی شریعتوں میں یہ جائز تھا جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ ف جب اللہ نے اسکو بنایا اور اس میں جان پھونکی ۱۲ ف ایسے حین تک جسے بنایا گیا اور آگ مٹی سے بہتر ہے۔ مردود نے ایک تو حکم کے مقابل قیاس کیا دوسرے قیاس بھی غلط یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ آگ مٹی سے بہتر ہے۔ آگ کو چاہیئے جب وہ بنی ۱۲ ف جب میرا حکم تو نہیں مانتا اور اپنے عقل کے گھوڑے دوڑاتا ہے تو ذلیل و دور ہو ۱۲ ف یا اس رتبے سے جو تجھ کو دیا گیا ہے ۱۲ ف یا مراد یہ ہے کہ دنیا کے تمام ہونے تک مجھ کو مہلت دے ۱۲

فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ
الْمَعْلُومِ ۝ قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ
لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝
إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۝ قَالَ
هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ۝ إِنَّ عِبَادِي
لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ
مِنَ الْغَاوِينَ ۝ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ
أَجْمَعِينَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ
بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ۝

۱۰ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ
فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ۝ قَالَ أَأَسْجُدُ
لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا ۝ قَالَ أَرَأَيْتَكَ هَٰذَا
الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ
إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ
إِلَّا قَلِيلًا ۝ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ
مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ
جَزَاءً مَوْفُورًا ۝ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ
اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ
عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ
فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۝ وَمَا
يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۝ إِنَّ
عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ۝
وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ۝

۱۱ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي

پروردگار نے فرمایا اچھا تجھ کو ٹھیرے ہوئے وقت کے دن تک مہلت
ہے کہنے لگا مالک میرے جیسے تو نے مجھکو بے راہ کر دیا میں بھی ضرور
انکو زمین میں بہلے کر دکھاؤنگا اور میں ضرور ان سبکو بیراہ کر دونگا
مگر ان میں جو تیرے مخلص بندے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہی تو سیدھی
راہ ہے جو مجھ کو کرنا ہے جو میرے (مخلص اور مقبول) بندے
ہیں انپر تیرا کچھ زور نہ چلیگا مگر جو تیری راہ چلیں گمراہوں میں سے
(انپر تیرا بہکانا اثر کریگا) اور ان سب لوگوں کے لیے (جو تیری
راہ چلیں گے) جہنم کا وعدہ ہے اسکے سات دروازے ہیں (یعنی
سات طبقے) ہر دروازے کے لیے ایک فرقہ بٹا ہوا ہے ث

اور (وہ وقت یاد کر) جب ہمنے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو
پھر سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے وہ کہنے لگا کیا میں ایسے شخص
کو سجدہ کروں جسکو تو نے مٹی سے بنایا کہنے لگا بتلا تو سہی تو نے
جو اسکو (آدم کو) مجھپر بزرگی دی (تو کیوں بزرگی دی) اگر مجھ کو
قیامت تک تو مہلت دے تو میں ضرور اسکی اولاد کی جڑ کاٹ ڈالونگا
مگر تھوڑے اللہ تعالیٰ نے فرمایا چل (دور ہو) جو شخص انمیں سے تیری
پیروی کریگا تو (اے شیطان تیری اور انکی) تم سب کی سزا جہنم
ہے پوری سزا۔ اور ان میں سے جسکو تو اپنی آواز سے پہلا اسکی
پہلا اور ان پیادے (لشکر کے) سوار اور پیادے چڑھا لا (ہر طرح
سے انکو بہکا) اور مال اور اولاد میں انکا ساجھی (شریک) بنجا
اور ان سے (جھوٹے جھوٹے) وعدے کر اور شیطان تو ان
سے جو وعدہ کرتا ہے سب دغا ہی دغا ہے ث جو میرے خاص بندے
ہیں انپر تیرا زور نہ چلے گا اور تیرا مالک بس ہے کام
بنانے والا ث

اور ث ہمنے آدم کی اولاد کو (اور جانوروں پر) عزت دی ث اور خشکی

			اَلْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ	اور تری میں انکو سواری دی اور ستھرے ستھرے کی چیزیں کھانے کو دیں
			فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝	اور ہمنے انکو اپنی بیشتری مخلوقات پر بزرگی دی بڑی بزرگی ۝
۱۵	الکہف ۱۸	۷	وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا	اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب ہمنے فرشتوں سے کہا آدم کو
			اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ	سجدہ کرو پھر انہوں نے (سب نے) سجدہ کیا پر ابلیس نے (سجدہ نہیں
			اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ	کیا) وہ جنات میں سے تھا تو اپنے مالک کے حکم سے باہر ہوا (نافرمانی کی)
			اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ	کیا تم اسکو اور اسکی اولاد کو مجھکو چھوڑ کر اپنا رفیق بناتے ہو حالانکہ وہ
			لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ	(ابلیس اور اسکی اولاد) تمہارے دشمن ہیں ظالموں نے (خدا کو چھوڑ کر)
			السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۠	کیا برا بدلا لیا ۝ میں نے ان شیطانوں کو آسمان اور زمین کا پیدا کرنا نہیں
			وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ۝	دکھلایا اور نہ خود انکا پیدا ہونا اور میں ان شیطانوں کی مدد لینے والا نہ
۱۶	طٰہٰ ۲۰	۱۱۵	وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ	اور ہم (اس سے پہلے) آدم کو حکم دے چکے ہیں (کہ گیہوں کے درخت کے قریب نہ
			فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ۝ وَاِذْ قُلْنَا	جانا) پھر وہ (ہمارے حکم کو) بھول گیا (اسکے خلاف کر لیا) اور ہمنے اس
			لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا	میں مضبوطی نہ پائی اور (اے پیغمبر جب ہمنے فرشتوں سے کہا آدم کو
			اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ۝ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا	سجدہ کرو پھر انہوں نے (سب نے) سجدہ کیا مگر ابلیس (شیطان نے)
			عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا	نہ مانا پھر ہمنے کہدیا آدم یہ (ابلیس) تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے
			مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ۝ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ	ایسا نہ ہو وہ تمکو جنت سے نکال باہر کرائے اور تو آفت میں پھنس جائے (یہاں
			فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۝ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا	بہشت میں تو تیرے لیے یہ (فائدہ) ہے نہ تو بھوکا رہتا ہے نہ ننگا اور اس
			فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۝ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ	میں تو پیاسا ہوتا ہے اور نہ دھوپ میں جلتا ہے) پھر شیطان نے اسکو بہلایا
			قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰي شَجَرَةِ الْخُلْدِ	(آدم کا دوست بنا اور قسم کھا کر) کہنے لگا آدم کیا میں تجھ کو وہ درخت
			وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ۝ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ	بتا دوں جس (کے کھانے) سے ہمیشہ زندہ رہے اور وہ بادشاہت جو کبھی مٹے
			لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا	نہیں پھر انہوں نے (اس درخت میں سے کچھ) کھایا اسیوقت انکو شرم کی
			مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۣ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ	چیزیں (ستر) کھل گئیں اور دونو بہشت (بانو) کے پتے (اپنا ستر چھپانیکو)
			فَغَوٰى ۝ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ	اپنے اوپر چپکانے لگے اور آدم نے اپنے مالک کا فرمانہ سنا آخر بہک گیا
			عَلَيْهِ وَهَدٰى ۝ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ	پھر اسکے مالک نے اسکو سرفراز کیا اور اسکی توبہ قبول کی اور اسکو ہدایت
			بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ	کی (جب آدم اور حوا نے اس درخت میں سے کھایا تو) اللہ نے فرمایا تم دونو
			مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا	بہشت میں سے زمین پر اترو تم میں سے ایک دوسرے کا دشمن رہیگا پھر اگر

ف اسلئے میں گاڑی گھوڑے جانور اور تری میں کشتی اور جہاز ۱۲ ف فرشتوں کے سوا اور تمام مخلوقات پر تو آدمی کو بہت بزرگی ہے اور فرشتو پر بزرگی ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور آیت سے یہ نہیں نکلتا کہ فرشتوں کو آدمی پر بزرگی ہے بلکہ یہ نکلتا ہے کہ آدمی کی بزرگی فرشتو پر بڑی نہیں ہے ۱۲ ف مگر عبادت کی وجہ سے فرشتوں کا استاد بلکیا تھا ۱۲ ف میری نافرمانی کرتے ہو اور اسکی اطاعت کرتے ہو ۱۲ ف شیطان کی اطاعت اختیار کی ۱۲ ف وہ اسوقت موجود نہ تھے نہ انکے بنانے میں شریک تھے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ آسمان اور زمین کو اکیلے میں نے بنایا ہے ان شیطانوں نے دیکھا بھی نہیں نہ یہ اس میں شریک تھے بلکہ جسوقت خود یہ پیدا ہوئے ہیں تو ایک دوسرے کی پیدائش کو بھی دیکھنے کے پھر یہ خدا کے شریک کیسے ہو سکتے ہیں ف شیطان کا کام خلق کو گمراہ کرنا اور شرارت کرنا ہے۔ اس قصہ کا متعلق اگلے مضمون سے یہ ہے کہ یہ مالدار مشرک جو دنیا کے مال و دولت پر فخر و غرور کرتے ہیں اور غریب مسلمانوں کو حقیر سمجھتے ہیں شیطان کے تابع ہیں۔ شیطان نے بھی اسیطرح غرور کیا اور آدم علیہ السلام کو حقیر جانکر سجدہ نہ کیا آخر جنت سے نکالا گیا اور مردود ہوا ۱۲ ف شیطان کے بہکانے سے اور امر و نہی کے عہد کو بھلا دینا اسکا کچھ خیال نہ کرنا ۱۲ ف اسنے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا ۱۲ ف یہاں تو جنت سے گذرتی ہے محنت روٹی ملتی ہے بہشت سے اگر نکلا تو پھر یہ چین کہاں مشقت پسینا بہا کر کھیتی باڑی کرنا ہوگا۔ جب کہیں روٹی ملے گی ۱۲ ف کہانیکو طرح طرح کے بہشتی میوے موجود ہیں پہننے کو وہ بہشتی لباس ہے جو میلا ہی نہیں ہوتا ۱۲ ف اس آیت سے نکلتا ہے کہ دنیا میں آدمی کو چار چیزیں ضروری ہیں ایک تو پیٹ کے روکنے کے لیے کچھ کہانا دوسرے پیاس بجھنے کے لیے پانی تیسرے ستر ڈھکنے کے لیے کچھ کپڑا چوتھے گرمی اور سردی سے بچنے کے لیے ایک چھونپڑا۔ بس چار چیزیں جب پروردگار عطا فرمائے تو اور چیزوں کی فکر کرے وہ سب فضول ہیں ۱۲ ہاشمی رفیعہ

			يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۝	میرے حکم کی پیروی کریگا وہ گمراہ ہوگا اور نہ آخرت میں تکلیف پائیگا
۲۲	السبا ۳۴	۲	وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ۭ وَرَبُّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝	اور شیطان نے اپنا گمان ان سب لوگوں پر سچ کر دکھایا وہ اسکے کہنے میں آگئے مگر ایک گروہ ایمان والوں کا (شیطان کے شر سے بچ رہا) اور شیطان کا کچھ زور تو انپر نہ تھا مگر ہم کو (خود) یہ دکھانا منظور تھا کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اور کون اسمیں شک کرتا رہتا ہے اور (اے پیغمبر) تیرا مالک ہر چیز پر نگہبان ہے
۲۳	یٰس ۳۶	۴	اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝	(اے آدم) کی اولاد کیا میں نے تم سے (پیغمبروں کے ذریعہ سے) نہیں کہدیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور مجھی کو پوجنا (توحید کا رستہ) سیدھا رستہ ہے اور (یہ کہدینے پر بھی) شیطان نے تم میں سے بہت سی خلقت کو گمراہ کر دیا کیا تم کو عقل نہیں تھی
۲۳	ص ۳۸	۵	اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّىْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلٰۗىِٕكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۭ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ	جب تیرے مالک نے فرشتوں سے فرمایا میں کیچڑ سے ایک انسان بنانا چاہتا ہوں پھر جب میں اسکو تیار کر لوں اور اسمیں اپنی (پیدا کی ہوئی) جان پھونک دوں تو تم اسکے سامنے سجدہ میں گر پڑنا تو سارے فرشتوں نے سب کے سب سجدہ کیا مگر ابلیس نے (سجدہ نہ کیا) وہ شیخی میں آگیا اور منکر ہو بیٹھا پروردگار نے فرمایا ابلیس تو نے اسکو کیوں سجدہ نہیں کیا جسکو میں نے اپنے (خاص) دونو ہاتھوں سے بنایا کیا تو شیخی میں آگیا یا (حقیقت میں) تیرا درجہ بلند ہے ابلیس نے کہا (اسے کیونکر سجدہ کروں) میں تو اس سے بہتر ہوں مجھ کو تو نے آگ سے بنایا اور اسکو تو نے کیچڑ سے بنایا پروردگار نے فرمایا پھر تو وہاں سے نکل جا کیونکہ تو مردود ہوا اور قیامت تک تجھ پر میری پھٹکار برستی رہیگی ابلیس نے کہا مالک میری مجھ کو اس دن تک مہلت دے (جب سب لوگ دوبارہ زندہ ہوکر) اٹھائے جائینگے پروردگار نے فرمایا (جا) تجھکو اس دن تک مہلت ہے جسکا وقت مقرر ہے وہ بولا تیری عزت کی

ف میرا پیغمبر آنے پر میرا کلام ۱۲ ف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر چلنا دنیا اور آخرت دونو بنا لینا ہے ۱۲ ف آدم ؑ کی پیدائش کے بعد جو گمان کیا تھا کہ میں اسکی اولاد کو بہکا دونگا اس نے اپنا گمان الخ ۱۲ ف معلوم ہوا کہ آخرت میں شک کرنا کفر ہے اور جیسے آخرت کا انکار کرنیوالے دوزخی ہیں ویسے ہی شک کرنیوالے بھی دوزخ کے کندے بنیں گے ۱۲ ف تم یہ نہ سمجھے کہ جب شیطان ہمارا دشمن ہے تو اسکا کہنا کیوں نہیں حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن دوزخ میں سے ایک گردن نکلے گی وہ کہے گی اے آدمیو کیا میں نے تم سے نہیں کہدیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا اخیر تک ۱۲ ف یعنے تعظیم اور ادب کا سلام بجا لانا اس آیت کی تفسیر دو بار گذر چکی ہے ۱۲ ف جب آدم ؑ کا پتلہ تیار ہوا اور اس میں جان ڈالی گئی ۱۲ ف یا وہ (پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ کے حکم میں) منکروں میں سے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی قسمت میں کفر لکھدیا تھا قسمت کا لکھا پورا ہوا ۱۲ ف اہل حدیث اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کو ثابت کرتے ہیں اور انکی تاویل نہیں کرتے حدیث میں ہے کہ تین چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا آدم کا پتلہ اپنے ہاتھ سے بنایا اور توریت کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور فردوس میں درخت اپنے ہاتھ سے لگائے ف تو اس مرتبے پر پہونچ گیا ہے کہ میرا حکم نہ سنے ۱۲ ف آگ مٹی سے درجے میں زیادہ ہے آگ لطیف ہوا اوپر کو جانا چاہتی ہے اور مٹی کثیف نیچے کو جانا چاہتی ہے ۱۲ ف وہاں الخ جنے بہشت سے یا آسمان سے یا ہماری بارگاہ سے یا اپنی نورانی خلقت سے ۱۲ ف کہتے ہیں شیطان پہلے سفید نورانی تھا جب سے یہ نافرمانی کی کالا بدصورت ہوگیا ۱۲ ف پھر قیامت کے دن ہمیشہ کے لیے سخت عذاب میں گرفتار ہوگا ۱۲ ف یعنے صور پھونکے جانے تک ۱۲

			لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۔ قَالَ فَالْحَقُّ ۙ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۙ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔	قسم اب تو میں سب آدمیوں کو گمراہ کردوں گا مگر جو ان میں خالص تیرے بندے ہو گئے پروردگار نے فرمایا سچ تو یہ ہے اور میں سچ ہی کہا کرتا ہوں میں بھی تجھ سے اور ان (آدمیوں میں سے) جو تیری راہ پر چلیں گے ان سے سب کو ضرور دوزخ کو بھر دونگا ۔
۳۶	الحجرات ۲	۱۳	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى ۔	لوگو ہمنے تم (سب) کو ایک مرد (آدم) اور ایک عورت (حوا) سے بنایا ۔
			قِصَّةُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ وَقَارُوْنَ وَطَالُوْتَ وَعُزَيْرَ وَبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَاَهْلِ الْكِتٰبِ ۵۹	باب ۵۹ حضرت موسےٰ اور ہارونؑ اور قارون اور طالوت اور عزیرؑ اور بنی اسرائیل اور اہل کتاب کے حالات اور صفات
۱	البقرة ۵		يٰبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۔	اے اسرائیل (حضرت یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم) کی اولاد میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور اپنا وہ اقرار پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا ہے میں بھی اپنا اقرار جو تم سے کیا ہے پورا کرونگا اور میرا ہی ڈر رکھو ۔
۲	۔	۶	يٰبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۔ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۔ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ	اے اسرائیل کے بیٹو میرے اس احسان کو یاد کرو جو میں تم پر کر چکا اور وہ جو میں نے تمکو سارے جہان کے لوگوں پر بزرگی دی تھی اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آوے گا نہ اسکی سفارش کی جاوے گی نہ بدلہ (یعنے روپیہ وغیرہ بطور فدیہ کے منظور ہوگا) نہ مدد ملیگی اور یاد کرو جب ہمنے تم کو (یعنے تمہارے باپ دادوں کو) فرعون کے لوگوں سے نجات دی وہ تمکو بڑی

۱ وہ شاید میرے بکانے میں نہ آئیں ان سب آیتوں کی تفسیر دو چار کئی بار گذر چکی ہے ۱۲ ۲ مجھے اول ہی سے یہ سب معلوم تھا اور میں نے دوزخ تیرے راہ پر چلنے والوں کیلئے اور بہشت اپنے اچھے بندوں کے لیئے تیار کر رکھی تھی ۱۲ ۳ سب آدمؑ کی اولاد ہیں پھر نسب اور حسب پر فخر کرنا اور دوسرے اللہ کے بندوں کو ذلیل جاننا سخت نادانی ہے ۴ اسرائیل کے معنے عبداللہ یا لقب ہے حضرت یعقوبؑ کا مراد یہودیوں کی قوم ہے اللہ تعالےٰ نے انکے باپ دادوں پر بڑے بڑے احسان کیئے تھے ۱۲ ۵ یہ تمہارے باپ دادوں کو ۱۲ ۶ یہود کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں کچھ ڈر نہیں ہمارے باپ دادے پیغمبر تھے وہ ہمکو چھوڑا لیں گے اللہ تعالےٰ نے انکار کیا اور فرمایا کہ قیامت کا دن ایسا ہولناک ہوگا کہ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑے گی اگر ایک بھائی مومن بھی ہو تو وہ کافر کے کچھ کام نہ آوے گا ۔ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کافر کے لیئے سفارش منظور نہ ہوگی اور مسلمان گنہگاروں کے لیئے تو ہمارے پیغمبر علماء اور اولیاء اور شہداء سفارش کریں گے مگر اللہ جل جلالہ کے حکم اور مرضی سے اور حق تعالےٰ سے امید ہے کہ وہ سفارش قبول ہوگی جیسے احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور معتزلہ نے اپنی شامت سے ان احادیث کا انکار کیا ہے ۱۲ ۷ ان احسانات کا بیان اوپر گذر چکا ہے اللہ جل شانہ نے مکرر ان احسانات کو جتلایا تاکہ بنی اسرائیل شرمندہ ہوں اور اسے ڈریں اور حضرت محمد صلعم کی مخالفت نہ کریں سارے جہان کے لوگوں پر بزرگی دینے سے مراد یہ ہے کہ ان کے زمانہ میں جتنی قومیں تھیں ان سب میں بنی اسرائیل کو فضیلت تھی یہ نہیں کہ اگلی اور پچھلی سب قوموں پر فضیلت دی یا اس امت میں امت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ۱۲ منہ

سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ۭ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا

تکلیف دیتے تھے تمہارے بیٹوں کا تو قتل کاٹتے اور تمہاری عورتوں کو جیتا چھوڑ دیتے (لونڈیاں بنانے کیلیے) اور یہ تمہارے پروردگار کا ایک سخت امتحان تھا اور (یاد کرو جب ہمنے تمہارے لیے سمندر کو چیر دیا پھر تمکو تو بچا دیا اور فرعون کے لوگوں کو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے ڈبو دیا اور (یاد کرو جب ہمنے موسےٰ سے چالیس راتوں کا ٹھیراؤ کیا تم اسکے گئے پیچھے بچھڑے کو لے بیٹھے (اسکو پوجنے لگے) یہ تمہاری بے انصافی تھی اسپر بھی ہمنے تمہارا قصور معاف کر دیا اسلیے کہ تم احسان مانو اور (یاد کرو جب ہمنے موسےٰ کو کتاب (تورات شریف) دی اور فیصلہ کرنے والی شریعت اسلیے کہ تم راہ پاؤ اور (یاد کرو جب موسےٰ نے اپنی قوم سے کہا بھائیو تمنے بچھڑے کو پوج کر اپنے تئیں تباہ کیا اب اپنے خالق کی طرف توبہ کرو اور اپنی جان کھوؤ (یعنے ایک دوسرے کو ہاتھ سے قتل ہو جاؤ) پروردگار کے نزدیک یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (اسلیے اسنے یہ حکم فرمایا) پھر اسنے تمہارا قصور معاف کر دیا بے شک وہ بڑا معاف کرنیوالا مہربان ہے اور (یاد کرو جب تم نے موسےٰ سے کہا اے موسےٰ ہم کبھی تیری بات ماننے والے نہیں (کہ یہ کلام اللہ کا ہے) جب تک کھلم کھلا ہم اللہ کو دیکھ نہ لیں پھر تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے بجلی نے تم کو دبوچ لیا پھر مرے پیچھے ہمنے تم کو جلا اٹھایا اسلیے کہ تم احسان مانو اور ہمنے تمپر ابر کا سایہ کیا اور من اور سلویٰ اتارا (اور ہم نے کہا) وہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ جو ہم نے تم کو دیں اور انہوں نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا لیکن اپنا ہی بگاڑ کرتے رہے اور (یاد کرو) جب ہمنے کہا اس گاؤں میں جاؤ اور وہاں بافراغت جہاں

(۱) ذلکم سے مراد نجات دینا ہے یعنے اس عذاب سے جو اسد تم نے تم کو نجات دی اس میں تمہاری آزمایش منظور تھی کہ اس کی نعمت اور احسان کا شکر کرتے ہو یا نہیں اور بعضوں نے کہا ذلکم کا اشارہ اس عذاب کی طرف ہے جو فرعون کے لوگ بنی اسرائیل پر کرتے تھے یعنے بیٹوں کا مارڈالنا بیٹیوں کو لونڈی بنانا تو اس میں سخت آزمایش تمہارے صبر کی منظور تھی اکثر مفسرین نے پہلے مطلب کو اختیار کیا ہے نجومیوں نے فرعون کو خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اسکی سلطنت برباد کریگا فرعون نے بہت کچھ انتظام کیا اور کسی لڑکے کو زندہ نہ چھوڑا مگر ارادۂ الٰہی فرعون کے باپ سے بھی نہیں رک سکتا حق تعالےٰ نے حضرت موسےٰ کو پیدا کیا اور اسی کے گھر میں پرورش کیا۔ جلت قدرتہ (۲) یہ واقعہ حضرت موسےٰ کو رات کو چھپا کے بنی اسرائیل کو لیکر نکل گئے فرعون کو جب خبر ہوئی تو مع لشکر ان کے پیچھے روانہ ہوا صبح کو جا ملا بنی اسرائیل ڈر گئے ابھی سمندر سے پار نہیں ہوئے تھے حضرت موسےٰ نے اپنے عصا کو سمندر پر مارا وہ بیچ میں سے چیر کر کئی ٹکڑے ہو گیا بنی اسرائیل سوکھے راستوں پار ہو گئے فرعون بھی مع لشکر اس میں گھسا جب سارا فرعون کا لشکر دریا کے اندر آ گیا تو سب ٹکڑے بھر کر پھر ملگئے اور فرعون اور اسکے ساتھی سب ڈوب گئے (۳) ٹھہرایا یہ کہ حضرت موسےٰ چالیس راتوں تک کوہ طور پر آ کر رہیں تو اللہ تعالےٰ ان کو تورات دیگا موسےٰ وہاں گئے اگرچہ فرقان بمعنے کتاب ہے قرآن مجید کا مگر تورات شریف کو بھی فرقان کہتے ہیں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ولقد آتینا موسےٰ و ہارون الفرقان ضیاء و ذکرا للمتقین فرقان بھی حق و باطل میں جدا کرنے والا اور تورات ہے جسنے حق کو باطل سے جدا کر دیا اور بعضوں نے کہا فرقان سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو فرعون سے جدا کر دیا (۴) گوسالہ پرستی کو ظلم اسلیے فرمایا کہ اس سے اللہ کی نافرمانی ہوتی ہے اور نافرمانی ظلم ہے (۵) توبہ کا یہ طریقہ تھا کہ جو گوسالہ پرست تھے وہ ان لوگوں کو قتل کریں جو گوسالہ پرست نہ تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو گوسالہ پرست نہ تھے وہ گوسالہ پرستوں کو قتل کریں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سب کو حکم ہوا کہ ہر شخص اپنے نفس کو قتل کرے (۶) یہ واقعہ ستر آدمی جو منتخب کیے گئے تھے وہ کوہ طور پر گئے تھے اور وہاں کلام الٰہی سنا تھا اور کہا تھا کہ ہم کلام الٰہی پر ایمان نہ لائینگے جب تک اللہ کو کھلم کھلا نہ دیکھ لیں (۷) یہ واقعہ بھی ستر آدمیوں کا ہے جو کوہ طور پر گئے تھے اور کہا تھا کہ ہم کلام الٰہی پر ایمان نہ لائینگے جب تک اللہ کو کھلم کھلا نہ دیکھ لیں (۸) من ایک میٹھی چیز تھی جو درختوں پر جمتی تھی سلویٰ بٹیر کی قسم کا ایک پرند تھا (۹) یہ حکم اسوقت ہوا تھا جب بنی اسرائیل تیہ میں تھے تیہ ایک میدان ہے جو شام کے ملک میں ہے اور اسکا طول بارہ میل اور عرض نو میل ہے اسکے چاروں طرف پہاڑ ہیں اور بیچ میں بہت سے گاؤں ہیں بنی اسرائیل کو یہ میدان اسلیے ملا تھا کہ جالوت بادشاہ عمالقہ سے جہاد کریں جالوت کو داؤد علیہ السلام نے قتل کیا تھا اور بنی اسرائیل کو ملک شام میں بسایا تھا۔ باقی در ضمیمہ۔

مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ
رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا
حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ
فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ
قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝
وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا
اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْۢبَجَسَتْ
مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ
اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ
اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝
وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰي طَعَامٍ
وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّاۗىِٕهَا وَ
فُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۭ قَالَ
اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ
هُوَ خَيْرٌ ۭ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا
سَاَلْتُمْ ۭ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۤ
وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ
النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ
كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝
وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ ۸
الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا

چاہو کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے گھسو اور منہ سے حطۃ
کہتے جاؤ ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے۔ اور نیکوں
کو اور زیادہ ثواب دیں گے۔ پھر ان بے انصافوں نے
بات بدل دی جو بتلائی گئی تھی وہ تو نہ کہی اور کچھ کہنے
لگے آخر ہمنے اس نافرمانی کی سزا میں ان شریروں پر آسمانی
سے عذاب اتارا ۱۲

اور (یاد کرو) جب موسے علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے
پانی مانگا ہمنے کہا اپنی لاٹھی پتھر پر مار (مارتے ہی) اس
میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ہر ایک خاندان نے اپنا گھاٹ
پہچان لیا (ہمنے کہا) اللہ کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور پیو
اور ملک میں فساد مت پھیلاؤ اور (یاد کرو جب تم نے کہا
موسے ہم سے ایک کھانے پر کبھی صبر نہ ہو سکے گا تو اپنے
مالک سے دعا کر ہمارے لیے زمین کی پیداوار نکالے
ساگ اور ککڑی اور گیہوں (یا لہسن) اور مسور ا
پیاز موسے (علیہ الصلوۃ والسلام) نے کہا تم بڑھیا
(اعلے) چیز کے بدلے گھٹیا لینا چاہتے ہو (اچھا تو
تم ایسا کرو) مصر میں اتر پڑو وہاں جو تم مانگتے ہو وہ تم کو
گا۔ اور ذلت اور محتاجی ان پر ڈالدی گئی اور اللہ تعالے
کا غصہ لے کر لوٹے کیونکہ وہ اللہ تعالے کے حکموں کو نہیں
مانتے تھے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے تھے
اس کے سوا وہ نافرمان تھے اور حد سے زیادہ
بڑھ جاتے تھے

اور (یاد کرو) جب ہمنے تم سے (تورات پر عمل کرنے کا) اقرار
لیا اور طور (پہاڑ) تمہارے سر پر لٹکا دیا (اور ہمنے کہا)

ان گاؤں سے مراد بیت المقدس ہے ابن عباس رضہ نے کہا اریحا ابن کثیر نے کہا بالغور بہرحال ان مقاموں میں اسوقت عمالقہ کی قوم حاکم تھی یہ واقعہ اسوقت ہوا جب حضرت موسے اور ہارون رح گذر گئے تھے اور انکے قائم مقام حضرت یوشع علیہ السلام ہوئے تھے وہ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر اس جنگل سے نکلے اور ایک شہر پر پہنچے حکم ہوا کہ سجدہ کرتے ہوئے اور حطۃ زبان سے کہتے ہوئے شہر میں داخل ہو ۱۲ اق حکم تو ہوا تھا کہ سجدہ کرتے ہوئے زبان سے حطۃ کہتے ہوئے اندر جاؤ ان کو ٹھٹھا سوجھا چوتڑ کے بل گھسٹتے ہوئے چلے اور زبان سے کہتے جاتے تھے حنطۃ فی شعیرۃ یعنے گیہوں جو کے اندر اور بعضوں نے کہا اپنی عبرانی زبان میں کہنے لگے حطا سمقاثا یعنے لال گیہوں غرض اس بیادبی اور نافرمانی پر پروردگار عالم کو غصہ آیا اور طاعون کا عذاب انپر بھیجا گیا ایک گھڑی میں ستر ہزار آدمی مر گئے امام مسلم نے نکالا کہ طاعون اسی عذاب کا بقیہ ہے جب کسی ملک میں آوے تو وہاں سے بھاگو نہیں اور وہاں جاؤ بھی نہیں دوسری روایت میں ہے کہ جو مسلمان طاعون سے مرے وہ شہید ہے ۱۲ اق جسوقت بنی اسرائیل جنگل میں سرگردان تھے بھوک اور پیاس میں مبتلا ہوئے تو کہانے کو اللہ نے من اور سلوی بھیجا اور پینے کے لیے موسے کو حکم ہوا کہ اپنی عصا پتھر پر ماریں مارتے ہی اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اسرائیل یعنے حضرت یعقوب کے بارہ بیٹے تھے اور ہر ایک بیٹے کی اولاد کا ایک خاندان تو سب بارہ خاندان تھے بارہ ہی چشمے اللہ نے انکو عنایت فرمائے ۱۲ اق بنی اسرائیل کو بہت سی نعمتیں اس لق ودق جنگل میں من وسلوی ملا کرتا تھا شیریں کہانوں میں من سے افضل ہے اور نمکین میں پرندوں کا گوشت سب سے اعلے ہے لیکن شامت نفس اور بدبختی سے نعمت کی قدر نہ کی اور لگے دھیریں مانگنے جو حضرت موسے ادا نے ہیں بقول شخصے موچی کو تو عطر نہیں بہایا اسکو تو چمڑے کی بو ہی ہونا چاہیے حکم ہوا اچھا پھر مصر کو لوٹ جاؤ جہاں پر تم کو ہر قسم کی لونڈی تھے اور تمہارے بچے قتل ہوتے تھے یہ حکم طریق تعذیب اور اہانت کے ہے کیونکہ مصر کا ماسٹر ان کو ملسکتا تھا جنگل میں کیوں سرگردان پھرتے بعضوں نے کہا مصر کوئی شہر مراد ہے جسکے شہر میں جاؤ تو جو چیز مانگو ملتی ہے

مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ
بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ وَ
لَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ
فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً
خٰسِئِيْنَ ۝ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ
اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا
هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ
مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ
يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ
اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۭ عَوَانٌۢ
بَيْنَ ذٰلِكَ ۭ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝ قَالُوا
ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۭ
قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاۗءُ ۙ
فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ
لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ
تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۭ وَاِنَّآ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ
لَمُهْتَدُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا
بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا
تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ
فِيْهَا ۭ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۭ فَذَبَحُوْهَا
وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

مضبوط تھام لو وہ کتاب جو ہمنے تمکو دی اور جو اس میں لکھا ہے)
وہ یاد کرو تم (عذاب سے) بچے رہو گے پھر پیٹھ پھیر لیں ہوئے پیچھے
تم (اپنے اقرار سے) پھر گئے اگر اللہ تعالے کی عنایت اور مہربانی
تم پر نہ ہوتی تو خراب ہو چکے ہوتے اور جن لوگوں نے تم میں
سے ہفتہ کے دن زیادتی کی تھی انکو تو جان چکے ہو ہم نے
ان سے کہا پھٹکارے ہوئے بندر بنجاؤ پھر ہمنے اس واقعہ کو
اس زمانہ والوں کے اور انکے بعد آنے والوں کے لیے عبرت
اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت بنایا اور (یاد کرو) جب موسیٰ
نے اپنی قوم سے کہا اللہ تعالے کا حکم تم کو یہ ہے کہ ایک گائے
کاٹو انہوں نے کہا کیا ہم سے دل لگی کرتا ہے موسیٰ نے کہا
میں نادان بننے سے خدا تعالی کی پناہ مانگتا ہوں انہوں نے
کہا اچھا اپنے مالک سے دعا کر ہم کو بتلادے وہ گائے کیسی
ہے موسیٰ نے کہا اللہ تعالے فرماتا ہے وہ گائے نہ بوڑھی ہو
نہ بچھیا بیچ کی راس ہے اب جو حکم ہے بجالاؤ انہوں نے کہا
اپنے مالک سے دعا کر اسکا رنگ کیا ہے ہم کو بتلادے موسیٰ
نے کہا پروردگار فرماتا ہے وہ گائے ڈھٹاتے زرد رنگ کی
ہے دیکھنے والوں کو بھلی لگتی ہے انہوں نے کہا اپنے مالک
سے دعا کر ہمکو بتلادے وہ گائے کس قسم کی ہے (ایسی گائیں تو
بہت ہیں) ہمکو شبہ پڑ گیا ہے کون سی گائے مراد ہے اور
اللہ تعالے نے چاہا تو ہم ضرور (اس گائے کا) پتہ لگالیں گے موسیٰ نے
کہا اللہ تعالی فرماتا ہے وہ گائے نہ تو کمیری زمین جوتتی ہے
اور نہ کھیت کو پانی دیتی ہے (موٹھہ چلاتی ہے) پورے
بدن کی بے داغ ہے انہوں نے کہا اب تو نے کہیں ٹھیک بات کہی آخر
انہوں نے اس گائے کو کاٹا اور امید نہ تھی کہ وہ کاٹیں گے ف

ف جہنم کے عذاب سے یا گناہوں سے اور وہ پہاڑ ہے جسپر اللہ تعالے نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا تھا جب حضرت موسیٰ توراۃ شریف کے تختے لیکر آئے تو بنی اسرائیل سے کہا اسکو تھامو اور جو اس میں لکھا ہے اسپر عمل کرو انہوں نے کہا ہرگز نہیں جب تک اللہ تعالے خود ہمسے کلام نہ کرے جیسے تمسے کیا اس بے ادبی کی سزا میں انپر عذاب اترا وہ مرگئے پھر جلائے گئے اور دوبارہ حکم ہوا کہ توراۃ شریف کو مضبوط سنبھالو اور اسپر عمل کرو لیکن انہوں نے پھر انکار کیا آخر اللہ تعالے نے فرشتوں کو حکم دیا انہوں نے ملک شام کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کو جڑ سے اکھیڑ لیا جسکا طول تین میل تھا اور بنی اسرائیل بھی اتنی ہی مسافت تک پھیلی ہوئے تھے اور سائبان کی طرح ان کے سر پر لٹکا دیا اور پیچھے سمندر کا پانی اور سامنے سے انگارا لائے اب انسے کہا گیا کہ توراۃ پر عمل کرتے ہو یا نہیں اگر کرتے ہو تو مضبوط عہد و پیمان کرو ورنہ یہ پہاڑ ابھی گرتا ہے اور سب کچل کر رہ جاتے ہیں تب بنی اسرائیل جھکے اور سجدے میں گرے اور توبہ کی اور توراۃ کو مضبوطی سے تھامنے اور اسپر عمل کرنے کا اقرار دائمی کیا ف اگر یہ بچھڑا بالکل برباد ہو جاتے مگر یہ خدا کی مہربانی ہے کہ باوجود عہد توڑنے کے اور طرح طرح کے گناہ کرنے کے تمہارا وجود ابتک باقی رکھا ہے اور ہر طرح مسلمانوں میں بھائی اور عیسائیوں میں توار عبادت کا دن ہے ہفتوں میں ہفتے کا دن مقرر تھا ان کو اس دن شکار وغیرہ دنیا کا کام کرنا منع تھا شرارت تو ان کے ضمیر میں تھی اللہ تعالے نے بھی یہ حیلہ کیا کہ دریا کے کنارے گڑھے کھودے اور نہریں نکالیں ہفتے کے دن مچھلیاں بیدھڑک ہو کر آتیں اور پانی کے ساتھ ان گڑھوں اور نہروں میں پھنس جاتیں اتوار کے دن نکال لیتے اس بہانہ سے کہ ہفتے کے دن شکار نہیں کیا آخر اللہ تعالے نے ان کو سزا دی وہ سب کے سب بندر بن گئے اور تیسرے دن ہو گئے ف

ف یعنی اسکو تھامو جو کچھ اس میں لکھا ہے اور اسپر عمل کرو یہ مطلب ہے کہ اس کا سارا رنگ سرخ تھا اور زرد بھی کیسا گہرا زرد جو خوب زرد ہوتا ہے یہانتک کہ سیاہی اور کچھ بھی زرد ہیں وہب نے کہا اس کا رنگ گویا سورج کی کرن

ف جہنم کے عذاب سے یا گناہوں سے اور وہ پہاڑ ہے جسپر اللہ تعالے نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا تھا جب حضرت موسیٰ توراۃ شریف کے تختے لیکر آئے تو بنی اسرائیل سے کہا اسکو تھامو اور جو اس میں لکھا ہے اسپر عمل کرو انہوں نے کہا ہرگز نہیں جب تک اللہ تعالے خود ہمسے کلام نہ کرے جیسے تمسے کیا اس بے ادبی کی سزا میں انپر عذاب اترا وہ مرگئے پھر جلائے گئے اور دوبارہ حکم ہوا کہ توراۃ شریف کو مضبوط سنبھالو اور اسپر عمل کرو لیکن انہوں نے پھر انکار کیا آخر اللہ تعالے نے فرشتوں کو حکم دیا انہوں نے ملک شام کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کو جڑ سے اکھیڑ لیا جسکا طول تین میل تھا اور بنی اسرائیل بھی اتنی ہی مسافت تک پھیلی ہوئے تھے اور سائبان کی طرح ان کے سر پر لٹکا دیا اور پیچھے سمندر کا پانی اور سامنے سے انگارا لائے اب انسے کہا گیا کہ توراۃ پر عمل کرتے ہو یا نہیں اگر کرتے ہو تو مضبوط عہد و پیمان کرو ورنہ یہ پہاڑ ابھی گرتا ہے اور سب کچل کر رہ جاتے ہیں تب بنی اسرائیل جھکے اور سجدے میں گرے اور توبہ کی اور توراۃ کو مضبوطی سے تھامنے اور اسپر عمل کرنے کا اقرار دائمی کیا ف اگر یہ بچھڑا بالکل برباد ہو جاتے مگر یہ خدا کی مہربانی ہے کہ باوجود عہد توڑنے کے اور طرح طرح کے گناہ کرنے کے تمہارا وجود ابتک باقی رکھا ہے اور ہر طرح مسلمانوں میں بھائی اور عیسائیوں میں توار عبادت کا دن ہے ہفتوں میں ہفتے کا دن مقرر تھا ان کو اس دن شکار وغیرہ دنیا کا کام کرنا منع تھا شرارت تو ان کے ضمیر میں تھی اللہ تعالے نے بھی یہ حیلہ کیا کہ دریا کے کنارے گڑھے کھودے اور نہریں نکالیں ہفتے کے دن مچھلیاں بیدھڑک ہو کر آتیں اور پانی کے ساتھ ان گڑھوں اور نہروں میں پھنس جاتیں اتوار کے دن نکال لیتے اس بہانہ سے کہ ہفتے کے دن شکار نہیں کیا آخر اللہ تعالے نے ان کو سزا دی وہ سب کے سب بندر بن گئے اور تیسرے دن ہو گئے ف

وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيهَا ۚ
وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝ فَقُلْنَا
اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ
الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝
ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ
كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۭ وَاِنَّ مِنَ
الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۭ
وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاۗءُ ۭ
وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اَفَتَطْمَعُوْنَ
اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْ
بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا
لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا
خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا
اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
لِيُحَاۗجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ۝ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ
اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ
وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ
يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۡ ثُمَّ
يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا
بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا

اور (یاد کرو جب تم نے ایک خون کیا تھا ایک دوسرے پر پھر اپنے لوگوں
اور اللہ تعالیٰ نے وہ بات کھولنا چاہی جسکو تم چھپا رہے تھے[1] تو
ہمنے کہا (ایسا کرو) مردے پر اس گائیکا ایک ٹکڑا مارو (اللہ تعالیٰ
اسی طرح مردوں کو جلائیگا اور تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتا
ہے اسلیے کہ تم عقل پیدا کرو[2] پھر اسکے بعد (یعنے اتنی نشانیاں
دیکھنے پر بھی) تمہارے دل پتھر کی طرح سخت ہو گئے یا اس سے
بھی زیادہ اور بعضا پتھر ایسا بھی ہوتا ہے جس سے ندیاں پھوٹ
نکلتی ہیں۔ بعضا پھٹ جاتا ہے اسمیں سے پانی جھرتا رہتا ہے (رہتا
ہے) بعضا اللہ کے ڈر سے گر پڑتا ہے[3] اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں
سے بیخبر نہیں ہے (مسلمانو) کیا تم کو توقع ہے کہ یہودی تمہاری
بات مان لینگے اور ایک فرقہ ان میں ایسا گدلا ہے جو اللہ کا کلام
سنتا تھا اور سمجھ جانیکے بعد جان بوجھکر بدل ڈالتا تھا[4] اور جب
یہ یہودی مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کیا کہتے ہیں ہم مسلمان
ہیں اور جب اپنے لوگوں میں اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے
ہیں (ارے غضب) تم مسلمانوں کو وہ باتیں کیوں بتلا دیتے ہو[5]
جو اللہ تعالیٰ نے (خاص) تم کو بتلائی ہیں کیا اسلیے (کہ
قیامت کے دن) تمہارے مالک کے پاس انکو ایک بہانہ
ملجائے ارے تمکو عقل نہیں کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے کہ
ان کی چھپی اور کھلی دونو باتیں جانتا ہے[6] اور انمیں سے بعضے انپڑھ
ہیں جو اللہ کی کتاب کو نہیں جانتے بس آرزوئیں کرتے اور
اٹکلیں دوڑاتے رہتے ہیں[7] ایسے لوگوں کی خرابی ہے جو ایک
کتاب اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے
اتری ہے ان کا مطلب یہ ہے اسکو بیچ کر دنیا کا تھوڑا سا مول
کمائیں ہائے خرابی ان کی اس لکھائی پر وائے خرابی انکی

ف۱ وہ کہنا اس نے مارا یہ کہنا اس نے ف۲ ایک شخص بنی اسرائیل میں لاولد تھا اور بہت مالدار اسکے بھتیجوں نے مال کے طمع سے اسکو مار ڈالا اور رات کو لیجا کر ایک دوسرے شخص کے دروازے پر ڈالدی پھر خود مچا کر ڈالا ہوا حضرت موسیٰ کے پاس آئے آپ نے بحکم الٰہی یہ فرمایا کہ ایک گائے ذبح کرو ف۳ یعنے جیسے اس وقت ایک مردے پر گائے کا ایک ٹکڑا مار کر جلا دیا اسی طرح قیامت میں سب مردوں کو زندہ کریگا تو یہ خطاب عرب کے کافروں کو ہے۔ غرض وہ مردہ زندہ ہوا اور اس نے صاف بتا دیا کہ اسکے بھتیجوں نے اسکو مار کر پھینکدیا تھا اسی وجہ سے وہ قتل کیے گئے اور ترکے سے بھی محروم رہے ۱۲ ف۴ یعنے اسنے تمکو اتنی بڑی بڑی نشانیاں اپنی قدرت کی دکھلائیں جیسے مردے کو جلانا دریا کو چیر دینا من و سلویٰ اتارنا اگر دوسری کوئی قوم ہوتی تو اسکے دل نرم ہو جاتے اور ڈر غالب رہتا مگر تم سخت دل ہو گئے اور سخت بھی ایسے کہ پتھر سے زیادہ خدا کے کلام کا بھی تمپر اثر نہیں ہوتا اور پتھر و نہر اثر ہوتا ہے کبھی پھٹ جاتے ہیں اور اس میں سے نہریں اور چشمے پھوٹ نکلتے ہیں اور کبھی گر جاتے ہیں ۱۲ ف۵ یعنے یہودیوں نے جب اتنے بڑے بڑے معجزے دیکھے تو انکا دل نہیں پگھلا اور توراۃ کو سمجھ بوجھ اس کے الفاظ یا معانی یا ترتیب میں تحریف کرتے اور حلال کو حرام حرام کو حلال کرتے حالانکہ وہ جانتے تھے کہ کلام الٰہی میں تحریف کرنا کتنا بڑا گناہ ہے تو وہ تمہاری بات کب سننے والے ہیں مطلب یہ ہے کہ انکے ایمان لانے کی توقع چھوڑ دو ۱۲ ف۶ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف جو توراۃ میں مذکور ہیں ۱۲ ف۷ یہ آیت یہود کے حق میں اتری ہے مگر اسکا حکم عام ہے منافق تھے وہ تو شام کے راستے اپنی کتاب میں پیغمبر آخر الزمان کی باتیں مسلمانوں سے بیان کرتے اور کہتے کہ ہم بھی ان پر یقین کرتے ہیں اور وہ سچے پیغمبر ہیں پھر جب یہ لوگ اپنے رئیسوں کے پاس جاتے جیسے کعب بن اشرف اور کعب بن اسد اور وہب بن یہود تو وہ ان کو ملامت کرتے کہ تم مسلمانوں کو کیوں بتلاتے ہو تاکہ وہ تمپر غالب ہیں اور کہیں کہ خود یہود نے ہمارے پیغمبر کی تصدیق کی اور پھر ایمان نہ لائے اور مسلمانوں کو ایذا دی ۱۲ باقی دیر ہے

فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُونَ ۝ وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

اس کمائی پر اترا رہے ہیں کہ دوزخ کی آگ تو ہم کو چھوئے گی بھی نہیں مگر گنتی کے چند روز (سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو ان کے جواب میں (کہ) کیا تم نے اللہ تعالےٰ سے کوئی اقرار لے لیا ہے کہ وہ اپنے اقرار کے خلاف نہیں کریگا یا تم اللہ تعالےٰ پر وہ باتیں جوڑتے ہو جو تم نہیں جانتے ؎

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ۚ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنكُمْ وَأَنتُم مُّعْرِضُونَ ۝ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنفُسَكُم مِّن دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ۝ ثُمَّ أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنكُم مِّن دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِم بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِن يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ۚ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاءُ مَن يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ ۱۰

اور (یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل (تمہارے بزرگوں سے) پکا قول لیا (اور ہم نے کہا) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ سے سلوک کرو اور نزدیکی رشتہ والوں سے اور یتیموں سے اور محتاجوں سے اور لوگوں کے ساتھ نرمی سے بات کرو اور درستی سے نماز ادا کرو اور زکوٰۃ دو لیکن پھر تھوڑے تم (اپنے قول سے) پھر گئے (اور) پھر گئے مگر تھوڑے (جو اپنے قول پر قائم رہے) اور تم (ہو ہی ایسے) اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے قول لیا کہ اپنے لوگوں کا خون نہ کرو اور اپنے لوگوں کو جلا وطن نہ کرو اور تم نے یہ قول منظور کیا اور تم خود اسکے گواہ ہو پھر تم وہی ہو جو اپنوں کا خون کرتے ہو اور ناحق زبردستی بھی لوگوں کی مدد لیکر اپنے لوگوں میں سے ایک فرقہ کا دیس نکالا کرتے ہو (یعنے ایک فرقہ کو زبردستی اپنا مددگار بنا کر اپنی ذات والوں کو شہر بدر کرتے ہو) پھر جن لوگوں کا دیس نکالا کرتے ہو اگر وہ قید ہو کر تمہارے پاس آئیں تو تم چھڑائی (فدیہ) بھر کر ان کو چھڑا لیتے ہو حالانکہ ان کا دیس سے نکالنا بھی تم پر حرام تھا کیا (اللہ تعالیٰ کی) کتاب میں سے کچھ مانتے ہو کچھ نہیں مانتے پھر جو لوگ تم میں ایسا کریں انکا بدلہ اور کیا ہے یہی کہ دنیا میں رسوا ہوں اور قیامت کے دن سخت عذاب میں لوٹ پڑیں۔ اور اللہ تعالےٰ تمہارے

۱؎ ویل کا ترجمہ خرابی ہے اور ابن عباسؓ نے کہا ویل کہتے ہیں عذاب کی سختی کو اور ترمذی نے مرفوعاً لکھا کہ ویل ایک وادی ہے جہنم میں جس میں کافر چالیس برس تک گرتا جائیگا اور اسکی تہ تک نہ پہنچے گا مطلب یہ ہے کہ یہودی اس بدلی ہوئی کتاب کو لکھ کر دعوے کرتے ہیں کہ یہ کتاب یحییٰ و مسترل من اللہ ہے اور ایسا کر کے دنیا کا مال و متاع کماتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے ۱۲ منہ ۲؎ ابن عباسؓ رضی نے کہا یہود کہتے تھے کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس کی ہے فی ہزار سال ایک دن ہم کو عذاب ہوگا تو سات دن کے بعد پھر عذاب نہ ہوگا تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ منہ ۳؎ ابوہریرہؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلعم نے خیبر میں یہود سے پوچھا دوزخ والے کون ہیں انہوں نے کہا ہم چند روز وہاں رہیں گے پھر تم ہماری جگہ آ جاؤ گے آپ نے فرمایا دور ہو ہم تمہاری جگہ کبھی نہیں جاویں گے ۱۲ منہ ۴؎ وہ جو اوپر گذر چکا کہ تورات کو مضبوطی سے تھامو ۱۲ منہ بعضوں نے کہا وہ قول یہی ہے جسکا بیان اس آیت میں ہے یعنے یہ کہ کسی کو نہ پوجنا ماں باپ سے نیکی کرنا یتیموں محتاجوں سے سلوک کرنا لوگوں سے نرمی کے ساتھ بات کرنا نماز درستی سے ادا کرنا زکوٰۃ دینا تم بے پرواہ ہو بیٹھے قول و اقرار کا تم کو کچھ خیال نہیں ہے تمہارے باپ دادا کو خیال نہ تھا تم آپس میں یا دوسروں کے وہ تمہارے خون کریں اسکے بدلہ میں ۱۲ منہ شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے اسکا ترجمہ یوں کیا ہے اور نکالا ہے ہر ایک فریق کو اپنے وطن سے پڑاؤ کرتے ہو ہم کتاب اور ظلم سے ۱۲ منہ اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل سے چار عہد لئے تھے خون نہ کرنا جلاوطن نہ کرنا ظلم اور زیادتی پر مدد نہ کرنا قیدیوں کو فدیہ دیکر چھڑا لینا لیکن انہوں نے سب کاموں کو چھوڑ دیا صرف فدیہ دینا قائم رکھا تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کیا کتاب الٰہی میں سے کچھ مانتے ہو کچھ نہیں مانتے ۱۲ منہ

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ
فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ
يُنْصَرُوْنَ ۝
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا
مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز
وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ
بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى
اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ
وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا
غُلْفٌ ۭ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ
فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَمَّا جَآءَهُمْ
كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا
مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ
عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ ۝ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ
اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ
يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى
غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ
بِمَا وَرَآءَهٗ ز وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا
لِّمَا مَعَهُمْ ۭ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ

کاموں سے بے خبر نہیں ہے ۝ یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے
آخرت کے بدل دنیا کی زندگی مول لی نہ ان کا عذاب
ہلکا ہوگا اور نہ ان کو مدد
ملے گی ۝
اور البتہ ہمنے موسیٰ کو کتاب دی (تورات شریف) اور اس
کے بعد پیغمبروں کا ہمنے تار باندھ دیا
اور عیسیٰ بیٹے مریم کے کو ہمنے کھلے معجزے دیئے اور روح القدس سے
اسکی مدد کی ۝ کیا پھر ہر بار جبکوئی رسول ایسا حکم لیکر آیا جسکو تمہارا جی نہ چاہتا
تھا تو تمنے اکڑ فون کی اور بعضوں کو جھٹلایا اور بعضوں کو قتل کیا ۝
اور کہتے ہیں ہمارے دلوں پر غلاف چڑھا ہوا ہے ۝ نہیں یہ بات
نہیں ہے بلکہ انکے کفر کی وجہ سے اللہ نے انپر لعنت کردی ہے تو
بہت کم ان میں ایمان لاتے ہیں ۝ اور جب خدا کی طرف سے ایک
کتاب انکے پاس آئی (یعنے قرآن شریف جو سچا بتاتی ہے اُس
کتاب کو جو انکے پاس تھی (یعنے تورات شریف کی تصدیق کرتی
ہے) اور اس سے پہلے کافروں کے مقابلے میں اسکی مدد مانگا
کرتے تھے ۝ جب وہ چیز آگئی جسکو پہچان چکے تھے تو انکار کرنے لگے
اسکا خدا کی لعنت (پھٹکار) کافروں پر ۝ کیا بری ہوئی کتاب
کا انکار کرکے بُرے بدلے پر انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ یہ
(حسد) سر (ضد اس بات پر) کہ اللہ جسپر چاہتا ہے اپنے بندوں میں
سے وحی اتارتا ہے اب کیا یا انہوں نے غضب پر غضب اور کافروں کو
ذلت کا عذاب ہوگا ۝ اور جب ان سے کہا جاتا ہے اللہ نے جو
اتارا (قرآن) اس پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں ہم تو اُسی پر ایمان
لاتے ہیں جو ہم پر اترا (یعنے تورات شریف پر) اور اسکے سوا
(یا اسکے بعد جو اترا) اسکو نہیں مانتے حالانکہ قرآن برحق ہے انکی
کتاب کو سچ بتاتا ہے (محمدؐ) کہدے اگر تم تورات پر ایمان لاتے

ف مدینہ میں یہود کی دو قومیں تھیں بنو قریظہ اور بنو نضیر بنی قریظہ نے انصار کے قبیلہ اوس سے معاہدہ کیا تھا اور بنی نضیر نے انصار کے قبیلہ خزرج سے اور ہر ایک فریق اپنے دوستوں کی مدد کرتا تھا
کہ ملک اور اموال کو خراب کرتا پھر جب مخالف فریق قید ہوتا تو فدیہ دیکر ان کو چھڑا لیتے سبب پوچھتے تو کہتے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہم کو فدیہ دیکر چھڑانے کا ہے پھر کہتے کہ پھر تم ان سے لڑتے
کیوں ہو چاہئے کہ سب کو مار کر یا نکال کر اپنے دوستوں کو ذلیل نہیں کرتے جو سزا اللہ تعالیٰ نے ایسے بیان بیمایوں کے لئے بیان فرمائی وہ پوری ہوئی بنو قریظہ کل قتل کیے گئے اور ان کے بچے اور
عورتیں غلام لونڈی بنائے گئے اور بنو نضیر شام کے ملک کو جلاوطن ہو گئے اور جزیہ پر نہ رہے گیا دنیا میں ذلیل و خوار ہوئے اور آخرت میں اہل النار ۱۲ ف یعنے آخرت کی بربادی کا کچھ خیال
نہیں کیا دنیا کی زندگی اور چند روزہ راحت اور عیش کو مقدم سمجھا اس آیت سے وہ مذہب باطل ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ آخر میں جہنم کا عذاب ہلکا ہو جاویگا اور دوزخیوں کو تکلیف نہ
رہیگی ۱۲ ف یعنے انکو بہکایا اور شیخی میں آگئے ۱۲ ف جیسا حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد کو اور قتل کیا حضرت زکریا اور یحییٰ اور دوسرے پیغمبروں کو جو رسولوں کا تار باندھا یعنے پے در پے
بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ کے بعد رسالت کا سلسلہ جاری رہا بہت سے پیغمبر آئے جیسے یوشع اور شموئیل اور الیاس اور الیسع اور یونس اور زکریا اور یحییٰ اور
عیسیٰ اور ارمیاہ اور حزقیل اور داؤد اور سلیمان اور بیچ میں حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ کو اس قت انیس سو پچیس برس گذر چکے تھے عیسیٰ کا نام زبان سریانی میں
یسوع ہے روح القدس سے جبرئیل مراد ہیں وہ حضرت عیسیٰ کی مدد کے لئے بھیجے گئے تھے صحیح حدیث میں ہے یا اسم تو حسان کی مدد کر روح القدس سے جب حضرت عیسیٰ آسمان پر
تشریف لے گئے اسوقت آپ کی عمر ۳۳ سال کی تھی ۱۲ ف یعنے سوائے اپنے دین کے اور کسی کی بات ہمپر اثر نہیں کر سکتی ۱۲ ف یعنے شاذ و نادر ہی یہودی اسلام لاتے ہیں جیسے عبداللہ بن
سلام وغیرہ باقی تمام یہود مسلمانوں کے خلاف رہے آخر تباہ و برباد ہوئے بعضوں نے کہا فقلیلا لا یومنون کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ اسکی کتاب میں کم بہت تھوڑے باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اکثر
احکام کا انکار کرتے ہیں ۱۲ منہ

		الٰہین من قبل ان کنتم مؤمنین ۝	تھے تو پھر کیوں (تمہاری بزرگوں نے) اللہ کے پیغمبروں کو قتل کیا ۱۲
		ولقد جاءکم موسیٰ بالبینٰت ثم	اور البتہ موسیٰ تمہارے پاس کھلی نشانیاں لیکر آیا (جیسے عصا اور ید بیضا
		اتخذتم العجل من بعدہ وانتم	وغیرہ) پھر تم اسکے پیچھے بچھڑا لے بیٹھے (اور اسکو پوجنے لگے) تمہاری
		ظٰلمون ۝ واذ اخذنا میثاقکم و	بے انصافی کہی اور یاد کرو، جب ہم نے تم سے (یعنی تمہارے بزرگوں سے)
		رفعنا فوقکم الطور ط خذوا ما اٰتینٰکم	اقرار لیا (توراۃ پر عمل کرنیکا) اور طور (پہاڑ) تمہارے سر پر لا کھڑا کیا (اور
		بقوۃ واسمعوا ط قالوا سمعنا وعصینا	کہنے لگے) جو کتاب ہم نے تمکو دی مضبوط تھام لو اور اس میں جو
		واشربوا فی قلوبہم العجل بکفرہم ط	لکھا ہے وہ مان لو انہوں نے کہا ہم نے کان سے سن لیا لیکن دل نہیں
		قل بئسما یامرکم بہ ایمانکم ان	مانتا اور دل میں تو انکے کفر کی وجہ سے بچھڑے کی الفت رچ گئی تھی
		کنتم مؤمنین ۝ قل ان کانت	(محمد) کہدو اگر تم ایمان رکھتے ہو (بالفرض) تو یہ ایمان تم کو بری
		لکم الدار الاٰخرۃ عند اللہ خالصۃ	بات کی طرف لیجاتا ہے (محمد) کہدو اگر آخرت کا گھر خاص تمہارے
		من دون الناس فتمنوا الموت ان	ہی لیے ہو اور لوگوں کے لیے نہیں تو پھر چاہیے ہو تو موت کی آرزو
		کنتم صٰدقین ۝ ولن یتمنوہ ابدا بما	کیوں نہیں کرتے مگر جو (برے) کام وہ پہلے کر چکے ہیں انکی وجہ سے
		قدمت ایدیہم ط واللہ علیم بالظٰلمین ۝	موت کی آرزو کبھی نہیں کرینگے اور اللہ بے انصافوں کو خوب جانتا
		ولتجدنہم احرص الناس علی حیوٰۃ	ہے اور (محمد) تو تو انکو سب لوگوں سے بڑھ کر (دنیا کی) زندگی پر
		ومن الذین اشرکوا ج یود احدہم	رغبت کیے ہوئے پائیگا یہانتک کہ مشرکوں سے بھی زیادہ ان میں
		لو یعمر الف سنۃ ج وما ہو بمزحزحہ	کا ایک ایک یہ چاہتا ہے کہ اسکی عمر ہزار برس کی ہو حالانکہ اتنی
		من العذاب ان یعمر ط واللہ بصیر	عمر پانا بھی اسکو عذاب سے نہیں چھوڑ سکتا اور اللہ تعالےٰ
		بما یعملون ۝	انکے کام کو دیکھ رہا ہے ۱۲
۱	البقرۃ	۱۲ اوکلما عٰھدوا عھدا نبذہ فریق	کیا یہ (یہودی ایسے نہیں) ہر بار جبکوئی قول قرار کرتے ہیں تو ایک
		منہم ط بل اکثرہم لا یؤمنون ۝	فرقہ ان میں کا اس قول و قرار کو رد کر دیتا ہے بلکہ اکثر انمیں بے ایمان
		ولما جاءہم رسول من عند اللہ مصدق	ہیں ۱۲ اور جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے انکے پاس ایک رسول آیا (یعنے محمد)
		لما معہم نبذ فریق من الذین	اُس کتاب کو سچ بتاتا ہوا جو انکے پاس ہے (یعنے توراۃ کو کیونکہ توراۃ
		اوتوا الکتٰب ق کتٰب اللہ وراء ظہورہم	میں آنحضرت کی بشارت دیگئی تھی) تو اہل کتاب کا ایک گروہ اللہ کی کتاب
		کانہم لا یعلمون ۝	کو (یعنے توراۃ کو) پیٹھ پیچھے ڈالدیا جیسے انکو خبر ہی نہیں تھی ۱۲

۱۲ غرض تمہاری بات ان میں کہ تم توراۃ پر ایمان لائے تو پھر یہ کیسے تھا کہ تمہارے بزرگوں نے پیغمبروں کو قتل کیا معلوم ہوا کہ تم نہ توراۃ پر ایمان لائے ہو نہ قرآن پر ۱۲ اب پھر دکھاتے ہیں کہ یہ ایمان کے لینے والے نہ تمہارے بزرگوں کا تو یہ حال تھا کہ باوجودیکہ موسےٰ کے کہنے معجزے دیکھ چکے تھے لیکن ذرہ تمہاری نظر سے پار ہوئے تو بس تم خدا کو چھوڑ کر بچھڑے کو پوجنے لگے معلوم ہوا کہ بچھڑا اور شرک دکھا دینے سے تمہارے ضمیر میں پیدا ہوا ۱۲ اور یہ یعنے ایمان تو نیکی اور بھلائی کی طرف کوئی بلاتا ہے اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو کہ ہمکو توراۃ پر ایمان ہے تو یہ ایمان ہمکو شرک اور کفر کی طرف لیجاتا ہے یہ تمہارے باپ دادا کا حال تھا تم بھی اسی ترازو کے بٹے ہوا نہوں نے بچھڑا بنایا اور ایمان کا دعوی کرتے رہے تم قرآن اور محمد کا انکار کرتے اور ایمان کا دعوی کرتے ہو ۱۲ وہ یعنے جنت میں صرف یہودی ہی جائینگے اور لوگ سب دوزخ میں ہیں گے یہود ایسا سمجھتے تھے ۱۲ کیونکر مرتے ہی تمام بکھیڑوں سے چھوٹ کر جنت میں داخل ہو جائینگے اور دنیا کے جھگڑے سے چھوٹ کر مزے اڑائینگے جس کو اپنا یقین ہو وہ موت سے نہیں گھبراتا یہودی موت سے تو کانپتے تھے اور زبان سے یہ دعوی کرتے تھے کہ بہشت انہی کے واسطے بنی ہے اللہ تعالےٰ نے انکا جھوٹ ثابت کر دیا ۱۲ اب یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ موت کی آرزو کرنے سے آنحضرت صلعم نے منع فرمایا پھر یہود کو کیونکر حکم دیا کہ موت کی آرزو کرو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ حکم بغرض الزام ہے نہ بغرض تعمیل مطلب ہے کہ ایسی غلط بیانی اور دروغ گوئی کہل جاوے صحیح حدیث میں ہے کہ اگر یہود موت کی آرزو کرتے تو سوکھ جاتے یہ کہ مشرک عذاب دوزخ اور آخرت کو قائل نہ تھے اور یہود اپنی بداعمالی کی وجہ جانتے تھے کہ مرے بعد ان سے چھٹکارا نہ ہوگا اور حشر و نشر ان کو برا لگتا تھا کتنی ہی مدت تک دنیا میں زندہ رہیں ۱۲ غرض مطلب یہ ہے کہ توراۃ میں آنحضرت کی نشانیاں بتلا دیگئی تھیں اور یہودی جو توراۃ کو خوب جانتے تھے آنحضرت کو پہچان گئے تھے مگر ضد سے نہیں مانتے تھے ۱۲ باقی واللہ علیم

۱	البقرة	۱۳	أَمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ ۗ وَمَنْ يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	کیا تم یہی اپنے رسول سے ایسی خواہشیں کرنا چاہتے ہو جیسی موسیٰ سے پہلے کی گئی ہیں اور جو ایمان کے بدل کفر لے وہ سیدھی راہ سے بہک گیا اہل کتاب میں سے بہت لوگ دل میں حسد رکھ کر یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان ہونے کے بعد پھر تم کو کافر بنا دیں حالانکہ حق بات ان پر کھل چکی ہے تو اس وقت تک جانے دو اور درگذر کرو جب تک کہ اللہ تبارک و تعالے (دوسرا کوئی) اپنا حکم بھیجے بے شک اللہ تعالے سب کچھ کر سکتا ہے۔
"	"	"	وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝	اور (یہود) کہتے ہیں کہ یہود (کے سوا) اور نصاریٰ (کہتے ہیں کہ نصاریٰ) کے سوا کوئی جنت میں نہ جائیگا یہ انکی من مانی آرزوئیں ہیں (اے پیغمبر) کہدو اگر سچے ہو تو اپنی سند لاؤ۔
"	"	۱۱۳	وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ ۗ كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝	اور یہود کہتے ہیں نصاریٰ کا دین کچھ نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں یہود کا دین کچھ نہیں حالانکہ دونوں فرقے اللہ کی کتاب پڑھتے رہتے ہیں مقابل لوگ ایسی ہی باتیں کیا کرتے ہیں تو اللہ ان کا جھگڑا قیامت کے دن چکا دے گا
"	"	"	وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝	اور یہود اور نصاریٰ تو تجھ سے کبھی راضی نہیں ہونگے جب تک تو انکے طریق پر نہ چلے کہدو اللہ کی راہ وہی سچی راہ ہے اور اگر علم آنیکے بعد تو انکی خواہشوں پر چلے تو اللہ تعالے سے تیرا حمایتی اور بچانے والا کوئی نہیں ہے
"	"	۱۲۱	الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝	جن لوگوں کو ہمنے کتاب دی ہے (توراۃ یا انجیل) اور وہ اسکو اسطرح سے پڑھتے ہیں جیسے پڑھنے کا حق ہے وہی قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی قرآن کا انکار کریں وہ نقصان اٹھائیں گے۔
"	"	۱۲۲	يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ	اسرائیل کی اولاد! میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا

ف یہ خطاب ہے یہود کی طرف انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ خواہش کی کہ ایک کتاب لے کر آؤ لکھی ہم پر ہمیشہ اور عرب کے ملک میں نہریں جاری کرو تو ہم تم کو سچا نبی جانیں گے ف وہ جانتے ہیں کہ دین اسلام حق اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے پیغمبر ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ مسلمان کو دین حق اختیار کرنے ہی کی وجہ سے بہشت ملیگی لیکن چونکہ تم سے حسد اور عداوت رکھتے ہیں اس لئے تمہارا فائدہ انکو ناگوار ہی وہ چاہتے ہیں کہ دوبارہ تم کافر ہو جاؤ اور تمہاری آخرت تباہ ہو تب وہ دل میں خوش ہوں ۱۲ ف یعنے جہاد کا اور اسکے قتل اور غلام بنانے کا یا جزیہ مقرر کرنیکا اور جلاوطن کرنیکا ۱۲ ف اسکے بعد کوئی دلیل پیش کرو زبانی باتوں سے کیا ہوتا ہے یہ صرف تمہارے خیالی پلاؤ ہیں اس من مانی آرزو میں نہ رہیں مسلمان کی بہتری نہ ہو تو وہی نہ آوے مسلمان تو تم کو ہرگز کافر بنا دیں جنت میں یا یہود بنا دیں گے (جیسے یہود کہتے ہیں) یا نصاریٰ (جیسے نصاریٰ کہتے ہیں) اور کوئی قوم نہ جاوے گی ۱۲ ف شان نزول اس آیت کا یہ ہے کہ نجران کے نصاریٰ اور مدینہ کے یہود کے باب میں تیری ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بحث کی اور ہر ایک نے دوسرے مذہب کو لغو اور باطل ٹھہرایا ف یعنے یہود توراۃ شریف پڑھتے ہیں اس میں حضرت عیسےٰ کی نبوت موجود ہے اور نصاریٰ انجیل مقدس پڑھتے ہیں اس میں جا بجا سونے اور انکی شریعت کی تصدیق ہے ۱۲ ف یعنے عرب کے کافر یا یہود و نصاریٰ میں بھی جو اہل علم لوگ ہیں وہ ایسی ہی لغو باتیں بکتے ہیں ۱۲ ف یعنے جس امر میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اس کا فیصلہ قیامت کے دن ہوگا جو جھوٹا ہے اسکا جھوٹ کھل جائے گا اور دوزخ میں بھیج دیا جاویگا ۱۲ ف پہلے جس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے تو یہود اور نصاریٰ کچھ خوش تھے جب قبلہ کعبہ کی طرف بدلا گیا تو یہ لوگ اور زیادہ مسلمانوں سے نفرت کرنے لگے اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر کو تسلی دی کہ یہود اور نصاریٰ کی ناراضگی کی پروا نہ کرو وہ پہلے کب راضی تھے اب راضی ہوں گے ہاں اگر یہود و نصاریٰ راضی ہوتے اور اللہ تعالے سے ہوا تو اس کے عذاب سے کوئی بچا نہیں سکتا ۱۲ شاہ رفیع الدین

عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاتَّقُوْا
يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا
عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝
تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ
مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا أَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۗ
قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ وَمَا كَانَ
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝
قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ أُنْزِلَ
إِلٰٓى إِبْرٰهِيْمَ وَإِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْأَسْبَاطِ
وَمَآ أُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ أُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ
رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝
فَإِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ
اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۖ
فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝
أَمْ تَقُوْلُوْنَ إِنَّ إِبْرٰهِيْمَ وَإِسْمٰعِيْلَ وَ
إِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا
أَوْ نَصٰرٰى ۗ قُلْ ءَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ ۗ
وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ
مِنَ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝
تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
الْبقرة ۲ ۱۷ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا
يَعْرِفُوْنَ أَبْنَآءَهُمْ ۚ وَإِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ
لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝
" " ۱۹ إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ

اور وہ جو میں نے سارے جہان میں تمکو بڑا کیا اور اس دن سے ڈرو جب
کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئیگا نہ اسکی طرف سے بدلا منظور کیا جائیگا نہ
یہ سفارش کچھ فائدہ دے گی نہ مدد ملے گی ۔

یہ ایک امت تھی جو گذر گئی (یعنے ابراہیم اور یعقوب اور انکی
اولاد کی) انکا کیا انکے لیے اور تمہارا کیا تمہارے لیے اور انکے
کیے کی تم سے پوچھ نہ ہوگی اور (مسلمانوں سے) کہتے ہیں یہودی
یا عیسائی بنجاؤ راہ پاؤ (اے پیغمبر) کہدو نہیں ہم ابراہیم کے
دین پر ہیں جو سیدھی راہ پر تھا اور مشرک نہ تھا ۔

پھر اگر وہ (یعنے یہود اور نصاری) تمہاری طرح ایمان لائیں تو
راہ پا گئے اور اگر نہ مانیں تو ضد میں گرفتار ہیں (وہ زمانہ) قریب
ہے کہ اللہ تعالے انکے شر سے تمکو بیفکر کردیگا اور وہ انکی باتوں کو سنتا جانتا ہے ۔

کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور
اسکی اولاد یہ سب یہودی تھے یا نصرانی (اے پیغمبر) کہدے
تم بڑے جاننے والے ہو یا خدا تعالے ۔ اس سے بڑھکر ظالم
کون ہوگا کہ خدا تعالے کی گواہی کو جو اس کے پاس ہو چھپالے
اور اللہ تعالے تمہارے کاموں سے بیخبر نہیں ہے ۔ یہ ایک
امت تھی کہ گذر گئی (یعنے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق
اور یعقوب اور انکی اولاد) انکا کیا انکے لیے اور تمہارا کیا
تمہارے لیے اور انکے کیے کی تم سے پوچھ نہ ہوگی ۔

جن لوگوں کو ہمنے کتاب دی وہ اسکو (یعنے قبلہ کے بدلنے کو
یا حضرت محمد کو) ایسا پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو اور ایک
فرقہ انمیں کا جان بوجھکر حق بات چھپاتا ہے ۔ حق بات وہی ہے
جو تیرا پروردگار فرمائے تو شک کرنیوالوں میں سے مت شریک ہو ۔

جو ہمنے (اپنی قدرت کی) کھلی نشانیاں اور ہدایت کی باتیں

ف ۱ اس آیت کی تفسیر پہلے گذر چکی ہے ۱۲ ف ۲ اسکی بھی تفسیر پہلے گذر چکی ہے اور مطلب کر لانیسے یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے جو حال بیان کیے جاتے تھے اب وہ ختم ہوتے ہیں تو آخر کلام پر پھر انکو تنبیہ کرتے ہیں کہ اب غفلت سے بیدار ہوں اور اپنے کاموں پر غور کریں ۱۲ ف ۳ کہ یہودی یہ سمجھتے تھے کہ ہم پیغمبروں کی اولاد ہیں انکے نیک اعمال سے ہم بیپرواہ جائیں گے اللہ تعالے نے انکا رد کیا ۔ فائدہ واندہ وغیرہ کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا ۔ کردنی خویش آید مردنی پیش ۔ صحیح حدیث میں ہے کہ جب عمل خراب ہوگا تو نسب کچھ کام نہ آئیگی ۱۲ ف ۴ بلکہ ایک طرف کا تھا ایک ہی خدا کا ہو رہا تھا ضعیف کہتے ہیں اس شخص کو جو جھوٹے مذہبوں سے منہ موڑ کر سچے طریق پر آگیا ہو ۔ صحیح حدیث میں ہے کہ میں سیدھی سہل شریعت دیکر بھیجا گیا ۔ دوسری روایت میں ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا دین اللہ کو پسند ہے فرمایا سیدھا سادا سہل ۔ یہ جو فرمایا گیا کہ ابراہیم نہ مشرک نہ تھے اس میں رد ہوا یہود کے قول کا کہ عزیر اللہ کے بیٹے تھے اور نصاری کے قول کا کہ حضرت عیسے اللہ کے بیٹے تھے ۱۲ ف ۵ انکے حال کو یعنے اللہ کا پورا ہوا بنو قریظہ قتل ہوئے اور بنی نضیر جلاوطن ہوئے ۱۲ ف ۶ بنی اسرائیل توریت اور انجیل میں پڑھے ہوئے تھے وہ خوب جانتے تھے کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب کا دین حضرت موسے اور حضرت عیسے سے بہت پہلے تھا تو وہ یہودی یا نصرانی کیونکر ہو سکتے تھے وہ سچے مسلمان تھے لیکن ہٹ کو چھپاتے تھے اور ان پیغمبروں کو اپنے طریق اور مذہب پر بتلاتے تھے بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ انہوں نے آں حضرت صلعم کی بشارت کو چھپایا جو انکی کتابوں میں موجود تھی ۱۲ ف ۷ یعنے ایک نہ ایک دن تم کو اس بداعمالی کی سزا ضرور ملیگی ۱۲ ف ۸ یہ آیت پہلے بھی گذر چکی ہے اللہ تعالے نے انکو دوبارہ فرمایا اس سے مقصود تاکید اور تنبیہ ہے اہل کتاب کو کہ اپنے آباؤ اجداد کی جھوٹی بڑائی اور شرافت پر بھروسہ نہ کریں اللہ تعالے اعمال کو دیکھتا ہے نہ نسب حسب کو ۹ پسر نوح با بداں بنشست ۔ خاندان نبوتش گم شد ۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا میں تمکو اللہ سے بچا نہ سکونگا میں نبی کی بیٹی ہوں ۱۲ باقی واضح ہے ۔

			وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝	آتاریں اور کتاب (توریت) میں لوگوں سے بیان کردیں اب اس کے بعد جو لوگ ان کو چھپائے ہیں پس ایسوں پر لعنت کرتا ہے اور سب لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں ۝ مگر جنہوں نے توبہ کی اور نیک بن گئے اور کھولکر بیان کردیا تو انکے قصور میں معاف کرتا ہوں اور میں بہت معاف کرنیوالا مہربان ہوں ۝
۲	البقرہ	۱۷۱	اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝	اللہ تعالےٰ نے جو کتاب (توریت شریف) میں اتاری اسکو جو لوگ چھپاتے ہیں اور اسکے بدل تھوڑا سا مول لیتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ کے سوا کچھ نہیں بھرتے اور قیامت کے دن اللہ تعالےٰ نہ انسے بات کریگا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو تکلیف کا عذاب ہوگا ۝
۲		۱۷۵	اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۝	یہ (تکلیف کا عذاب ہوگا) کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے سچی راہ کے بدل (دنیا میں) گمراہی مول لی اور (آخرت میں) بخشش کے بدل تکلیف دوزخ کی آگ پر صبر کرنا ان ہی کا کام ہے ۝ یہ (عذاب ان کو) اسلیے (ہوگا) کہ اللہ تعالےٰ نے کتاب (توراۃ اور انجیل یا قرآن سچی اتاری اور جن لوگوں نے اس میں اختلاف کیا وہ ضد میں (سچائی سے) دور پڑ گئے ہیں ۝
۲		۲۱۱	سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝	(اے پیغمبر) بنی اسرائیل سے پوچھو ہمنے انکو کتنی کھلی نشانیاں دیں ۝ اور جو کوئی اللہ تعالےٰ کی نعمت پہونچ جانے کے بعد اسکو بدلڈالے تو اللہ کا عذاب سخت ہے ۝
۲		۲۴۳	اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے ہزاروں ہی آدمی تھے ۝ اللہ تعالےٰ نے (راہ میں) ان سے فرمایا مرجاؤ (وہ مرگئے) پھر انکو جلایا بے شک اللہ تعالےٰ لوگوں پر بڑا فضل کرتا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ۝
۲		۲۴۶	اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْ	(اے پیغمبر) کیا تو نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے گروہ کو

(۱) اس آیت سے یہ نکلا کہ حق بات چھپانا نیوالا دنیا کے فائدے کیلئے ملعون ہے اور ملعون بھی کیسا کہ دنیا بھر اسپر لعنت کرتی ہے لعنت کرنے والوں میں آدمی اور جانور اور جن سب داخل ہیں ۱۲ (۲) خدایا خداوندا تیرے کرم و رحم کے تو ہمارے گناہ بھی معاف فرما بخش اس بڑے بڑے خطائیں کی ہیں اور بہت سے معاملوں میں حق سے چشم پوشی کی ہے لیکن اب توبہ کرتے ہیں تو ہماری توبہ قبول فرما ۱۲ (۳) قال اپنے پیغمبر کے پتے اور نشان اور دوسرے احکام ۱۲ (۴) یہ لڑائیوں میں آکر بہتے ہیں پہلے جو روپیہ مال و متاع وہ دنیا میں حاصل کرتے ہیں درحقیقت وہ دوزخ کی آگ ہے جو قیامت کے دن انکے پیٹ میں بھری جاویگی اور بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ (قیامت کے دن) پیٹ بھر کر انگارے ہی کھاویں گے اللہ تعالےٰ انسے بات نہ کریگا نہ انپر غصہ ہوگا بعضوں نے کہا ایسی بات نہ کریگا جو انکو بھلی لگے پاک نہ کریگا جیسے گناہ ہوتی آلائش سے انکو صاف نہ کریگا اور بعضوں نے کہا انپر کیسہ کا ترجمہ یہ ہے کہ انکی تعریف نہ کریگا ۱۲ (۵) یعنے انکے صبر پر تمام مخلوق تعجب کرتے ہیں کہ انگار کیونکر کھا اور دنیا کے تھوڑے فائدے کو جو ڈاہ ہدایت سے منہ موڑا بعضوں نے کہا ترجمہ یہ ہے کہ انگار میں ہمیشہ جیسے رہیں گے انکا سہار غضب کا سہار ہے ۱۲ (۶) اسکو بدلدیا بعضوں نے آگے پیچھے کردیا یا قرآن کہنے لگے کہ وہ اسکا کلام نہیں بگڑوں کی حکایتیں ہیں نبی کو شاعر یا کاہن بتانے لگے ۱۲ (۷) حضرت موسےٰ کے معجزے اور سمندر سے پار ہونا من و سلوی کا اترنا وغیرہ یا حضرت محمد صلعم کی بشارت جو کہ پہلی کہلی نشانیاں بتلائیں ۱۲ (۸) اسمیں اللہ کی نعمت سے مراد اس کی آیتیں ہیں جو توریت اور انجیل اور دوسری کتابوں میں اتریں ان میں صاف صاف حضرت محمد صلعم کا پتہ دیا تھا لیکن اہل کتاب نے ان میں تحریف کی کہیں لفظ بدل دیئے کہیں کے پیچھے کر کے مطلب خبط کردیا ۱۲ (۹) یعنے تو نے اس قصے پر نظر نہیں ڈالی یا تجھ کو یہ قصہ نہیں پہونچا ۱۲ (۱۰) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۱۱) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۱۲) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۱۳) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۱۴) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۱۵) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۱۶) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۱۷) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۱۸) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۱۹) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۲۰) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۲۱) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۲۲) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۲۳) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۲۴) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۲۵) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۲۶) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۲۷) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۲۸) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۲۹) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۳۰) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۳۱) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۳۲) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۳۳) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۳۴) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۳۵) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۳۶) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۳۷) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۳۸) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۳۹) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۴۰) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۴۱) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۴۲) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۴۳) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۴۴) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۴۵) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۴۶) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۴۷) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۴۸) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۴۹) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۵۰) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۵۱) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۵۲) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۵۳) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۵۴) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۵۵) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۵۶) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۵۷) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۵۸) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۵۹) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۶۰) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۶۱) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۶۲) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۶۳) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۶۴) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۶۵) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۶۶) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۶۷) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۶۸) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۶۹) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۷۰) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۷۱) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۷۲) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۷۳) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۷۴) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۷۵) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۷۶) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۷۷) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۷۸) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۷۹) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۸۰) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۸۱) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۸۲) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۸۳) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۸۴) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۸۵) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۸۶) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۸۷) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۸۸) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۸۹) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۹۰) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۹۱) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۹۲) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۹۳) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۹۴) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۹۵) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۹۶) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۹۷) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۹۸) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۹۹) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۱۰۰) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بتلایا اس ہزار بتیس پر کئی ہزار یا چالیس ہزار یا ستر ہزار لیکن صحیح یہ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ تھے ۱۲ (۱۰۱) یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے ایک شہر میں رہتے تھے جسکا نام یا شمار بت

بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ
لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ
هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ
اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ
دِيَارِنَا وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ
الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَ
اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ وَقَالَ لَهُمْ
نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ
مَلِكًا ۭ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ
عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَ
لَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۭ قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً
فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ
مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَ
قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ
يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى
وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ
فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ
مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ ۚ

نہیں دیکھا جنہوں نے اپنے پیغمبر سے کہا ایک شخص کو ہمارا بادشاہ
بنا دو جسکی سائے پر ہم چلیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑیں انہوں
نے کہا میں تو سمجھتا ہوں اگر تم پر لڑنا فرض ہو تو تم نہ لڑو گے اور اس
وقت بودا پن کر کے اللہ تعالیٰ کے گنہگار بنو گے (بنی اسرائیل نے کہا ب
کیا جو ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں ہم تو اپنے گھر بار بال بچوں میں سے
نکالے گئے پھر جب لڑنا انپر فرض ہوا (اور جہاد کا حکم آگیا) تو سب
پھر گئے مگر کچھ تھوڑے لوگ (رہگئے) اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو خوب
جانتا ہے اور انکے پیغمبر نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے طالوت کو
تمہارا بادشاہ کیا وہ کہنے لگے طالوت ہمارا بادشاہ کیونکر ہو سکتا
ہے طالوت سے تو ہم زیادہ بادشاہت کے حقدار ہیں اور اس کو
مال و دولت کی فراغت بھی نہیں پیغمبر نے کہا اللہ تعالیٰ نے
اسکو تمہیں پسند کیا ہے اور (دوسرے یہ کہ) اللہ تعالیٰ نے اسکو
علم اور جسم کی کشایش (تمسے) زیادہ دی ہے اور (تیسرے یہ کہ)
اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے اپنی سلطنت دیتا ہے اور (چوتھے
یہ کہ) اللہ تعالیٰ بڑی کشایش والا ہے اور سب کچھ جانتا ہے اور
انکے پیغمبر نے ان سے کہا طالوت کی بادشاہت کی نشانی یہ
ہے کہ تمکو وہ صندوق ملجائے جسمیں اللہ کی طرف سے تمہاری تسلی
ہے اور موسیٰ اور ہارون کی اولاد جو چھوڑ گئی اسکی کچھ بچی ہوئی
چیزیں ہیں فرشتے اسکو اٹھا کر لائیں گے اگر تم ایمان رکھتے ہو
تو اسمیں تمہارے لیے (صاف) نشانی ہے
پھر جب طالوت فوجوں سمیت (اپنے مقام سے) نکلا تو کہنے
لگا اللہ تمکو (پانی کی) ایک نہر سے آزمائیگا جو کوئی اسمیں سے
(منہ لگا کر یا پیٹ بھر کر) پی لے وہ میرا نہیں اور جو اسکو نہ پیئے وہ
میرا ہے مگر ایک چلو ہاتھ سے لے لے (اور پی لے تو قباحت نہیں)

ف ۱ یعنے انکے قصے پر نظر نہیں ڈالی ۱۲ ف ۲ شموئیل یا شمعون یا یوشع ۱۲ ف ۳ یعنے دشمنوں نے ہمارے ملک چھین لیئے ہمارے بچوں کو لونڈی غلام بنا لیا ہم تو مزدوروں سے لڑیں گے ۱۲ ف ۴ یعنے میدان جنگ سے چلدیئے اور بھاگ گئے ۱۲ ف ۵ تین سو تیرہ آدمی اور جب جنگ کو نکلے تھے اسوقت ستر ہزار تھے ۱۲ ف ۶ شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کا کام ایکمدت تک بنا رہا پھر جب نیت بگڑی تو اللہ نے دشمن کو انپر غالب کر دیا ایک کافر بادشاہ تھا جالوت اسنے بنی اسرائیل کے سب شہر چھین لیئے اور بہت سے بندی پکڑ لیگیا بنی اسرائیل بھاگ کر بیت المقدس میں جمع ہوئے ۱۲ ف ۷ یعنے کہ بنی اسرائیل میں دو خاندان تھے ایک پیمبری کا خاندان دوسرے بادشاہت کا تو پیغمبر لاوی بن یعقوب کی اولاد میں تھے حضرت موسیٰ ۱۲ اور ہارون ۱۲ اسی خاندان کے تھے اور بادشاہ یہوذا بن یعقوب کی نسل سے ہوا کرتے تھے حضرت داؤد ۱۲ اور سلیمان ۱۲ اس خاندان کے تھے طالوت کو ان دونو خاندانوں سے کچھ علاقہ نہ تھا بلکہ قوم کا سقا یا موچی تھا ۱۲ ف ۸ یعنے ایسا مالدار بھی نہیں ہے کہ دولت کی وجہ سے سلطنت کے کام چلا سکے بلکہ مفلس اور قلاش ہے ۱۲ ف ۹ حکومت کے لیئے ۱۲ ف ۱۰ انکے پیغمبر نے انکے اعتراض کے جوابوں میں سے ایک یہ جواب دیا کہ طالوت کو میں نے نہیں نام نہ کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسکا انتخاب کیا ہے ۱۲ ف ۱۱ طالوت گو مال اور دولت اور خاندانی شرافت بنی اسرائیل کی سی نہیں رکھتا تھا مگر علم میں سب سے زیادہ تھا اور تنومند اور طاقتور بہادر جوان تھا ۱۲ ف ۱۲ اسکا نفس بہت وسیع اور کشادہ ہے جس قوم پر اور جس شخص پر چاہتا ہے فضل کرتا ہے وہ اسکو دولت اور حکومت دیتا ہے ۱۲ ف ۱۳ کہ کون سلطنت کے لائق ہے ۱۲ ف ۱۴ یعنے اس صندوق کا آنا ہی تمہاری تسلی کا سبب ہوگا اور تم طالوت کی بادشاہت پر راضی ہو جاؤ گے ۱۲ ف ۱۵ شاید کچھ ہڈیاں بھی حضرت موسیٰ کے عصا اور تختیوں کے کچھ ٹکڑے تھے ۱۲ ف ۱۶ یعنے صندوق کے پہنچ آجانے میں ۱۲ ف ۱۷ یعنے میرا ساتھی اور میرے گروہ میں سے نہیں ہے کیونکہ اسنے میری بات نہ مانی ۱۲

فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ فَلَمَّا
جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۙ قَالُوا
لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۗ
قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو اللَّهِ ۙ
كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً
كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝
وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا
رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا
وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ فَهَزَمُوهُم
بِإِذْنِ اللَّهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ
وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَ
عَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ
النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ
وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝
أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ
عَلَىٰ عُرُوشِهَا ۚ قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ
اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۖ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ
عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ
لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَل
لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ
وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ وَانظُرْ إِلَىٰ
حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ ۖ
انظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ
نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ ۙ قَالَ

پھر سبھوں نے اسکا پانی پی لیا مگر تھوڑے لوگوں نے جب طالوت
اور اسکے ساتھ والے ایمانداروں نے نہر کے پار ہوئے تو کہنے لگے آج
ہمکو جالوت اور اسکی فوجوں سے لڑنے کی طاقت نہیں جن لوگوں
کو خدا سے ملنے کا یقین تھا انہوں نے کہا ایسا بہت ہوا ہے
کہ تھوڑی جماعت بڑی جماعت پر اللہ کے حکم سے غالب ہو گئی
ہے اور اللہ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے اور جب جالوت اور اس
کی فوجوں کے مقابل ہوئے تو کہنے لگے پروردگار ہمارے
اوپر صبر اتار دے اور ہمارے پاؤں (میدان جنگ میں)
جما دے اور کافروں کی قوم پر ہمکو فتحمند کر پھر اللہ تعالے کے حکم سے انکو
(یعنے جالوت والوں کو) شکست دی اور داؤد نے جالوت کو مار
ڈالا اور خدا تعالے نے اسکو (یعنے داؤد کو) بادشاہت اور پیغمبری
دی اور جو چاہا وہ اسکو سکھلایا اور اگر اللہ تعالی بعضوں کے
ہاتھ سے بعضوں کو نہ روکے تو زمین (دنیا) بگڑ جائے
لیکن اللہ تعالے کا فضل تمام جہان پر ہے
یا تو نے اس شخص (کے قصے) پر نظر نہیں ڈالی جو ایک بستی
پر گذرا جسکے چھت گرے پڑے تھے اس نے کہا بھلا اجڑنے
کے بعد اللہ اسکو کیسے آباد کرے گا اللہ تعالے نے اسکو سو برس تک
مردہ رکھا پھر جلا اٹھایا فرمایا تو کتنی دیر (یہاں) رہا کہنے
لگا ایک دن یا کچھ کم ایک دن فرمایا نہیں تو سو برس رہا اب
اپنے کھانے پینے کو دیکھ (ابتک) بگڑا تک نہیں اور اپنے
گدہے کو دیکھ اور یہ ہمنے اسواسطے کیا کہ تجھ کو لوگوں کے
لیے (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنائیں اور ہڈیوں کو
دیکھ ہم ان کو کس طرح جلاتے ہیں (یا اٹھاتے) ہیں اور
ڈھانچہ بناتے ہیں پھر انپر گوشت چڑھاتے ہیں جب اسپر یہ بات

ف اس میں گر پڑے اور منہ سے پینے لگے یا خوب جھک کر پی گئے ۱۲ ف یعنے یہ یا ہزار آپس میں یا جو نافرمان تھے اور بہت سا پانی پی گئے تھے ۱۲ ف یہ کہا بات ہے تم جالوت کا لشکر بہت اور
ہماری تعداد کم دیکھکر ایسا کہتے ہو ۱۲ ف اوپر کی آیت میں یہ بیان تھا کہ طالوت کی بادشاہت کا نشان انکو بتلایا گیا جب انہوں نے یہ دیکھ لیا تو طالوت کے ساتھ ہو لئے اور ستر ہزار یا اسی ہزار
بنی اسرائیل کی فوج لڑنے کے لیے نکلی گرمی کا موسم تھا راہ میں بہت پیاس لگی اور طالوت سے پانی مانگا طالوت نے کہا آگے ایک نہر ملیگی لیکن اللہ تعالے تمہارا امتحان لیگا اس نہر کا پانی نہ پینا البتہ ایک
آدھ چلو ہاتھ سے پی لو تو خیر یہ ہزاروں اور فلسطین کے بیچ میں تھی جب وہ نہر آئی تو بنی اسرائیل صبر نہ کر سکے اور بے اختیار اسپر گر کے جانوروں کی طرح منہ سے پینے لگے یا خوب جھک کر پی گئے مگر
چند لوگوں نے جنکی تعداد تین سو تیرہ بیان کیجاتی ہے طالوت کا کہنا سنا اور اس نہر کا پانی نہ پیا یا ایک ہی چلو پیا ان کی تو پیاس بجھ گئی اور جنہوں نے نافرمانی کی اور خوب پیا وہ نہر کے اس پار
ہی پڑ گئے چلنے کی طاقت نہیں رہی اس بار جالوت اور اسکی فوجیں تھیں یہ تھوڑے سے آدمی یعنے تین سو تیرہ طالوت کے ساتھ آگے بڑھے تو لگے آپس میں کہنے کہ جو لوگ پیاسے تھے اور
ان لوگوں سے کہا بھلا اتنے تھوڑے آدمی جالوت کی اتنی فوجوں سے کیونکر لڑ سکتے ہیں براء نے کہا کہ بدر کی لڑائی میں آنحضرت صلعم کے ساتھ بھی تین سو تیرہ ہی آدمی تھے طالوت کے ساتھ بھی
کیطرح ان تین سو تیرہ میں حضرت داؤد اور انکے باپ اور بیٹے اور جیسے بھائی بھی تھے ۱۲ ف اللہ تعالے نے حضرت داؤد کو بادشاہت بھی دی اور نبوت بھی وہ اپنے سب بھائیوں میں چھوٹے اور
ابھی بالغ بھی نہیں ہوئے تھے اور بیمار بھی تھے رنگ کا زرد ہو گیا تھا بکریاں چرایا کرتے تھے لیکن اللہ تعالے کی مہربانی اور انہوں نے ایسی بہادری کا کام کیا کہ بڑے بڑے شاہ زور سپاہی دنگ
ہو گئے ۱۲ ف دیواریں کھڑی نہیں رہتے ۱۲ ف یعنے اکثر جا رہتی چھت بوسیدہ ہو کر پہلے گرتے ہیں پھر دیواریں ۱۲ ف یہ تب کہا ہے اتنا بڑا شہر جب ایسا ویران ہو یا اسکا آدمی کا
نام اس میں نہ رہے تو پھر اس کا آباد ہونا بہت مشکل ہے ۱۲ - باقی در ضمیمہ -

		اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ	کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے (تو کہنے لگا اب) مجھکو (پورا) یقین ہے کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔
۳	اٰل عمران	۲۰ ۳	اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ وَّیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ یَتَوَلّٰى فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۖ وَّغَرَّهُمْ فِیْ دِیْنِهِمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝ فَكَیْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ۪ وَوُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ	جو دین خدا تعالیٰ کو پسند ہے وہ اسلام ہے اور اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) نے جو (اس دین سے) مخالفت کی (یعنے اسلام کو قبول نہیں کیا) تو حق بات معلوم ہو جانے کے بعد ضدم ضدا سے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرے تو اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے اب بھی اگر وہ کٹ حجتی کریں تو (صاف) کہدے میں نے اور جس نے میرا ساتھ دیا اپنا منہ اللہ کے لیے رکھدیا اور اہل کتاب اور عرب کے جاہلوں سے پوچھ تم بھی اسلام لاتے ہو (یا نہیں) اگر مسلمان ہو جائیں تو راہ پر لگ گئے اور جو نہ مانیں تو تیرا کام (اللہ تعالیٰ کا حکم) پہونچا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ (اپنے) بندوں کو دیکھ رہا ہے جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور جو لوگ انصاف کی بات کہیں انکو قتل کرتے ہیں انکو تکلیف والے عذاب کی خوشخبری سناتے ہیں وہ لوگ جنکے (نیک) اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت ہوئے اور انکے کوئی مددگار نہیں ہیں (جو عذاب سے ان کو بچائیں) (اے پیغمبر) تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنکو (اللہ کی) کتاب کا کچھ علم دیا گیا تھا انکو اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ کرنے کیلیے بلایا جاتا ہے تو ایک فرقہ ان میں کا پیٹھ موڑ کر چلدیتا ہے اور وہ (جان بوجھکر) تغافل کرتے ہیں یہ اسلیے (کرتے ہیں) کہ وہ کہتے ہیں ہمکو ہرگز (دوزخ کی) آگ لگے ہی گی نہیں مگر گنتی کے کئی دن اور جو جھوٹی باتیں انہوں نے دین میں بنا رکھی ہیں انپر بھول گئے ہیں پھر جسدن کہ آنے میں شک نہیں اسدن جب ہم انکو اکٹھا کرینگے تو انکا کیا حال ہوگا اور ہر آدمی کو اسکے کیے کا پورا بدلہ ملے گا اور کسیکا حق ذرا نہیں جائیگا

ف یعنے خدا کی تابعداری اور اسکے سب حکموں کو دل و جان سے ماننا ۱۲ ف یہ نہیں کہ اس دین کی سچائی انکو معلوم نہیں ہوئی الخ ۱۲ ف یعنے یہود اور نصاریٰ دونوں کو معلوم ہو گیا کہ اسلام سچا دین ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی پیغمبر ہیں جنکی خوشخبری حضرت موسیٰ ۱۲ اور حضرت عیسیٰ ۱۲ نے دی تھی مگر آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی کا خدا تعالیٰ ستیاناس کرے اس ضد نے ان کو اسلام قبول کرنے سے باز رکھا ہر ایک فرقہ یہ چاہتا تھا کہ میں سب کا سردار بنا رہوں اسلام لانے سے یہ سرداری جاتی رہتی اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری کرنا پڑتی ۱۲ ف جیسے یہود اور نصاریٰ نے کیا کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارتوں کی آیتیں جو اگلی کتابوں میں تھیں نہ مانیں ۱۲ ف انکے اعمال کا بدلہ بہت جلد انکو ملنے والا ہے ایسا ہی ہوا اہل کتاب کو اس انکار کی سزا ملی اور جیسا انجیل مقدس میں کہا گیا تھا ہمارے پیغمبر صلعم نے لوہے کے کوڑوں (یعنے تلواروں) سے انکو درست کیا ۱۲ ف اور اسلام کو نہ مانیں اور بکواس نکالیں ۱۲ ف یعنے خالص سکا تابعدار بن گیا دل و جان سے ۱۲ ف یعنے جس نے میری پیروی کی اُسنے بھی ایسا ہی کیا یعنے میرے اور میرے ساتھی سبھوں نے اسکی تابعداری اختیار کی اور اسکے سامنے سر جھکا دیا ۱۲ ف باقی راہ پر لانا یہ خدا کا کام ہے ۱۲ ف ہر چند آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بنی اسرائیل نے یہ کام نہیں کیے تھے مگر چونکہ انکے باپ دادے ہمیشہ ایسا کرتے رہے اور وہ انکے کاموں سے راضی اور خوش تھے تو گویا خود انہوں نے بھی یہ کام کیے۔ حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل تینتالیس پیغمبروں کو ایک ہی دن صبح کے وقت قتل کیا پھر ایک سو ستر آدمی ان میں سے کھڑے ہوئے (جو اسرتبہ سے ڈرتے تھے) اور انکو نصیحت کی اچھی بات کا حکم کیا اور بری بات سے منع کیا انہوں نے انکو بھی شام کے وقت اسی دن قتل کیا ابو عبید ۱۲ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا قیامت کے دن کس کو سخت ترین عذاب ہوگا فرمایا جس نے پیغمبر کو قتل کیا یا اچھی بات کہنے والے اور بری بات سے منع کرنیوالے کو ۱۲ ف دنیا میں اس طرح کہ خدا کا غضب تر کیا بندر اور سور ہوئے قتل ہوئے اور آخرت میں ہمیشہ کے لیے دوزخی ہوئے کفر اور پیغمبروں کو قتل کرنے کی وجہ سے ۱۲ ف یا بہت علم دیا گیا تھا ۱۲۔ باقی در ضمیمہ۔

۳	آل عمران	۷	وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	کتاب والوں کا ایک گروہ چاہتا ہے کہ تم کو گمراہ کردیں وہ اپنے تئیں آپ گمراہ (خراب) کرتے ہیں مگر سمجھتے نہیں اے کتاب والو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو اور تم جانتے ہو اے کتاب والو تم حق کو ناحق کے ساتھ گڈمڈ کیوں کرتے ہو اور جان بوجھ کر حق بات (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں) کو چھپاتے ہو
〃	〃	۸	وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَاۗىِٕمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ	اور کتاب والوں میں سے ایک گروہ نے (اپنے لوگوں سے) کہا (ایسا کرو) صبح کو تم جا کر مسلمانوں پر جو کتاب اتری ہے ایمان لاؤ اور شام کے وقت سنکر ہو جاؤ (اپنے دین میں آجاؤ اسلام سے پھر جاؤ) شاید (اس تدبیر سے) مسلمان ہی (اپنے دین سے) پھر جائیں اور سوا اپنے دین والوں کے دوسرے کی بات نہ مانو (اے پیغمبر) کہدے ہدایت تو وہی ہے اللہ کی ہدایت (ایسا نہ ہو) کہ دوسرے کسی کو وہ بات حاصل ہو جائے جو تم کو حاصل ہے یا وہ (قیامت کے دن) تمہارے رب کے پاس تم سے بحث کریں (اے پیغمبر) کہدے فضل کرنا اللہ کے اختیار میں ہے جسپر وہ چاہتا ہے فضل کرتا ہے اور اللہ گنجایش والا خبردار ہے جسکو چاہتا ہے اپنی مہربانی کے لیے خاص کرتا ہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے اور کتاب والوں میں کوئی تو ایسا ہے کہ اگر چاندی سونے کے ڈھیر اسکے پاس امانت رکھائے تو وہ (مانگنے کے ساتھ ہی) ادا کردے اور کوئی ان میں ایسا ہے کہ اگر ایک اشرفی اسکے پاس امانت رکھائے تو پھر تجھ کو نہ دے مگر جب سدا اسکے سر پر کھڑا رہے یہ (بے ایمانی) اسلیے (کرتے ہیں) وہ (صاف صاف) کہتے ہیں کہ جاہلوں کا مال مار لیں تو ہم پر کوئی گناہ نہ ہوگا اور جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں کیوں نہیں (انپر ضرور گناہ ہے) جو شخص اپنا اقرار

بنو قریظہ اور بنو نضیر کے یہودیوں نے معاذ رضؓ اور حذیفہ رضؓ اور عمار بن یاسر رضؓ وغیرہ بعضے صحابہ کو بہکانا چاہا کہ دوبارہ یہودی ہو جاویں تب یہ آیت اتری۔ یعنی انکے بہکانے سے جو لوگ سچے اور پکے مسلمان ہیں بہکنے والے نہیں وہ خود گنہگار ہونگے اور اپنی عاقبت خراب کریں گے ۱۲ ف جو حضرت محمد صلعم کی خوشخبریاں توریت اور انجیل اور اگلی کتابوں میں آئی ہیں ۱۲ ف دل میں کہ یہ آیتیں صحیح ہیں اور حضرت محمد صلعم وہی نبی ہیں جن کی خوشخبری اگلی کتابوں میں دیگئی تھی ۱۲ ف یعنے توریت اور انجیل میں تحریف کیوں کرتے ہو اپنی طرف سے کچھ باتیں بڑھا کر اللہ تعالیٰ کے کلام میں ملا دیتے ہو یا ایمان کے ساتھ کفر کو کیوں ملاتے ہو ۱۲ ف یعنے قرآن پر کر اور فریب سے ۱۲ ف یہود کے رئیسوں نے ایک منصوبہ گانٹھا اپنے لوگوں سے کہا صبح کو تم جا کر بڑی خوشی سے اسلام کا دین قبول کرلو اور شام ہوتے ہی پھر جاؤ تو جو لوگ پکے مسلمان ہیں وہ بھی یہ حالت دیکھ کر شائد ڈانواں ڈول ہو جاویں اور یہ خیال کریں کہ اسلام کے دین میں ہو نہ ہو کچھ خلل میں کالا ہے کہ لوگ اس میں شریک ہوتے ہیں پھر اس قدر جلد برا جانکر اس سے پھر جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہود کے اس منصوبے سے آگاہ کردیا اور انکے مکر سے مسلمانوں کو خبر دیدی ۱۲ ف کیونکہ سوا تمہارے کوئی ہدایت پر نہیں ہے ۱۲ ف تو وہ جسکو چاہے ہدایت کرے یہ کیا معنے کہ یہود کے سوا اور لوگ ہدایت پر نہ ہوں ایسا نہ ہو کہ دوسرے کسی کو بھی وہ بات حاصل ہو جاوے ۱۲ ف یعنے جب تم اللہ کے سوا اوروں کی باتیں مانوگے اور انکے دین میں شریک ہوگے تو وہ تم سے وہ علم حاصل کرلیں گے جو آج تک یہودیوں ہی کو تھا اوروں کو نہ تھا ۱۲ ف تم ہی سے اگلی کتابوں کی باتیں سیکھ لیں گے اور قیامت کے دن تمپر بحث میں غالب ہونگے پروردگار سے عرض کریں گے کہ خود یہودیوں نے ان باتوں کا اقرار کیا تھا ۱۲ ف اسکو ہدایت دیتا ہے اور علم عطا فرماتا ہے تمہارے کرنے سے کیا ہوتا ہے ۱۲ ف تم کو لائق ہے یہودیو یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ہمارے سوا کسی کو علم نہیں حاصل ہو سکتا ورنہ ہم اپنے لوگوں کو اسلام لانے سے روک دیں گے تو مسلمانوں کا غلبہ نہ ہوگا ۱۲ ف جیسے عبداللہ بن سلام رضؓ تھے ایک شخص نے انکے پاس بارہ سو اوقیہ سونا امانت رکھا یا تو انہوں نے ادا کردیا ۱۲ ف اور تقاضے کے وقت اسکا نام نہ لیا تو شاید واپس کرے جیسے محاس ایک یہودی تھا ایک اشرفی کسی نے اسکے پاس امانت رکھائی وہ مکر گیا ۱۲ ف عرب کے لوگوں کا جاہل کتابی تھے ۱۲

يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ
بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا
اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ
بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ
وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ
اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ
هُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ
اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ
لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ
تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝
وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَ
النَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۝ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ
بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

پورا کرے اور (شرک اور بدعا ملگی سے) پرہیز کرے تو اللہ تعالیٰ پرہیز
گاروں سے محبت رکھتا ہے جو لوگ اپنے اقرار کے بدلے جو انہوں نے اللہ تعالیٰ
سے کیا تھا اور اپنی قسموں کے بدلے ایک ذرا سا مول لیتے ہیں
ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ تعالیٰ انکے سے بات تک
نہیں کریگا نہ قیامت کے دن انپر (رحمت کی) نگاہ ڈالے گا نہ
گناہوں سے انکو پاک کرے گا اور انکو تکلیف کا عذاب ہوگا ۱۲ اور کتاب
والوں میں ایک فرقہ ہے جو تورات کو زبان مروڑ کر پڑھتا ہے
اسلیے کہ تم سمجھو تورات پڑھ رہا ہے اور وہ تورات کی عبارت
نہیں ہے ۱۲ اور کہتے ہیں یہ اللہ تعالےٰ کے پاس سے اترا ہے
اور وہ اللہ کے پاس سے نہیں اترا (بلکہ انکا بنا ہوا ہے) اور
جان بوجھکر اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں ۱۲ کوئی آدمی ایسا نہیں
کہ نیکا کہ اللہ تعالیٰ اسکو کتاب اور حکمت اور پیغمبری سے سرفراز کرے پھر
وہ لوگوں سے کہنے لگے خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے بنجاؤ ہاں یوں
کہیگا اللہ والے بنجاؤ کیونکہ تم اللہ کی کتاب کو پڑھاتے اور پڑھتے
رہتے اور یہ وہ کبھی نہیں کہے گا کہ فرشتوں یا پیغمبروں کو تم خدا
بنالو (جیسے نصاریٰ نے بنالیا) بھلا یہ کوئی بات ہے کہ مسلمان
ہو چکنے کے بعد وہ کہے کا فر ہو جاؤ ۱۲

۳	آل عمران	۹	اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝
۴	ع	۱۰	قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

کیا اللہ تعالےٰ کے دین (اسلام) کے سوا اور کوئی دین ڈھونڈتے ہیں
(جب تو اقرار سے منحرف ہو رہے ہیں) اور آسمان اور زمین والے خوشی سے
یا زور سے سب اسکے تابعدار ہیں اور اسی کیطرف سب کو لوٹنا ہے ۱۲
(اے پیغمبر) کہدے کہ کتاب والو جو کوئی ایمان لایا (یا لانیکا قصد رکھتا ہے)
تم جان بوجھکر اسکو اللہ تعالیٰ کی راہ سے کیوں روکتے ہو اس میں عیب
نکالتے ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ہے (اس کو
سب معلوم ہے) مسلمانو اگر تم کتاب والوں میں سے

ف اگر اس کے سب پیغمبروں پر ایمان لائیں گے ۱۲ ف قسم کہائی تھی کہ جب نبی آخرالزمان ظاہر ہونگے تو انکے شریک ہونگے ۱۲ ف یعنے دنیا کا مال و متاع ۱۲ ف صحیحین میں اشعث بن قیس
سے روایت ہے کہ میرے اور ایک یہودی کی شرکت میں ایک زمین تھی وہ یہودی مکر گیا تو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا گواہ ہیں میں نے عرض کیا گواہ تو نہیں ہیں تب آپ نے
یہودی سے فرمایا اچھا تو قسم کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تو قسم کہا کر میرا حق مار لیگا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف بلکہ اسکی تراشی ہوئی ہے انپڑھ ہونکو دھوکا دینے کے لیے آواز بناتا ہے کہ توریت
کی عبارت معلوم ہو ۱۲ ف معاذ اللہ اس دغابازی کا بھی کچھ ٹھکانا ہے۔ ابن عباس رضہ نے کہا یہ آیت یہود اور نصاریٰ دونوں کے باب میں اتری انہوں نے توریت اور انجیل میں تحریف
کردی اور اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں وہ مضمون بڑھا دیئے جو ان میں نہ تھے ۱۲ ف اللہ کے یہ سب احسان اور سرفرازیاں فراموش کرکے ۱۲ ف یہ آیت یہود کے باب میں اتری وہ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگے آپ کیا چاہتے ہیں ہم آپ کی پرستش کریں جیسے نصاریٰ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی کرتے ہیں آپ نے فرمایا معاذ اللہ اللہ تعالےٰ نے اسلیئے مجھکو نہیں بھیجا کہ میں اپنے
تئیں پجواؤں۔ بعضوں نے کہا یہ آیت نصاریٰ کے باب میں ہے وہ سمجھتے تھے کہ حضرت عیسےٰ نے خود اپنے تئیں خدا کہایا اور اپنی پرستش کا حکم کیا ۱۲ ف یعنے خدا پرست بنو لوگوں کو تعلیم
و تربیت کرنیوالے یا عالم باعمل ۱۲ ف تو جیسے پہلے تم ایک رہنما و عالم باعمل تھے اب بھی ویسے ہی بنجاؤ ۱۲ ف اس سے مراد یہ ہے کہ خدا لے واحد کو ماننے کے بعد وہ کہے کافر ہو جاؤ کیونکہ یہود کی
یہ سے مسلمان نہیں ہوتے تھے مگر ایک خدا کو مانتے تھے انہوں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تہمت جڑی کہ آپ اپنے تئیں پوجوایا چاہتے ہیں اللہ تعالےٰ نے اسکا رد کیا کہ نبی کی
یہ شان نہیں وہ تو توحید پھیلانے اور شرک مٹانے کے لیئے آئے ہیں وہ توحید والوں کو شرک میں کیوں پھنسانے لگے ۱۲ ف آسمان والوں سے فرشتے مراد ہیں اور زمین والوں سے مسلمان ایک حدیث
میں ہے کہ آسمان میں فرشتوں نے اسکی اطاعت کی اور زمین میں انصار اور عبدالقیس کے لوگوں نے خوشی سے یا زور سے یعنے لوگ تو دلی خوشی سے مسلمان ہوئے بعضے زور سے قتل یا قید ہونے کے ڈر سے ۱۲۔ باقی آئندہ

			اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
			الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ۝
			وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ
			اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ
			بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝
۴	اٰل عمران ۳	۱۲	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝
			وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۚ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
			اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ
			عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ
			لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ
			بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
			وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ
			وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ
			فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۫ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
			بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ
			هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ
			يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ
			وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ
			بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ
			لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ
			اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝
			ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ
			وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا
			يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا
			وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ
			اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
			وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ
			وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ
			وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝

کسی گروہ کا کہنا سنوگے تو وہ ایمان لائے پیچھے پھر تم کو کافر بنادیں گے[۱] اور تم کیوں کر کافر بنوگے حالانکہ اللہ تعالے کی آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور اس کا پیغمبر تم میں موجود ہے (یعنے حضرت محمدؐ) اور جو کوئی اللہ کی پناہ لے (اسکی دین اور شریعت کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رہے) وہ سیدھے رستہ پر لگ گیا[۲] اگر (تمہاری طرح) کتاب والے (یہود اور نصاریٰ بھی) ایمان لاتے تو انکے حق میں (اس دنیا کی حکومت اور دولت سے) بہتر ہوتا انہیں تھوڑے تو ایماندار ہیں اور اکثر نافرمان ہیں[۳] وہ (یعنے یہود) ستانے کے سوا اور کوئی تمہارا بڑا نقصان نہیں کر سکتے[۴] اور اگر تم سے لڑینگے تو بھاگتے ہی بن پڑیگی[۵] اور انکو آئندہ کبھی) فتح نصیب نہ ہوگی انکی قسمت میں ذلت ہے جہاں دیکھیئے[۶] مگر جب اللہ کی پناہ میں آجائیں[۷] یا لوگوں کی پناہ میں اور خدا تعالے کے غضب میں پڑ گئے اور محتاجی انکو لگ گئی (یعنے جزیہ دینا پڑا مفلس ہوگئے یا ذلیل و خوار) یہ (سب خرابیاں) اس وجہ سے کہ وہ اللہ تعالے کی آیتوں کا انکار کرتے رہے ہیں (جیسے رجم کی آیت کا) اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے رہے[۸] اسوجہ سے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے زیادہ بڑھ گئے تھے[۹] سب کتاب والے برابر نہیں ہیں (یعنے سب ایک طرح کے نہیں ہیں) ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے حکم پر قائم ہیں[۱۰] اللہ کی آیتوں کو رات کے وقت پڑھتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں[۱۱] وہ اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں اور اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بری کاموں سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں کو جلد بجالاتے ہیں[۱۲] اور یہی لوگ نیک بخت ہیں (اللہ تعالے کے نزدیک انکا شمار صالحین میں ہے) اور جو نیکی وہ کرینگے ہرگز یہ نہ ہوگا کہ اسکے ثواب سے محروم رہیں گے اور اللہ تعالے پرہیزگاروں کو جانتا ہے[۱۳]

---

[۱] شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالے نے اہل کتاب کے شبہوں کا جواب دیکر مسلمانوں کو فرمایا کہ انکی بات مت سنو یہی علاج ہے نہیں تو شبہے سنتے سنتے اپنی راہ سے پھسل جاؤگے اب یہی ہر مسلمان کو چاہیئے کہ شبہے والوں کی بات سنے اس میں دین کی سلامتی ہے اور جھگڑنے سے شبہے بڑھتے ہیں ۱۲ [۲] یعنے یہودی تو یہ چاہتے ہیں کہ تم کو کافر بنادیں مگر قرآن تم لوگوں میں اترتا رہتا ہے اور اللہ کے نبی تم میں موجود ہیں ان باتوں کے ساتھ عقل سے بعید ہے کہ تم پھر کافر ہو جاؤ اور اللہ تعالے اور نبی کو چھوڑ کر دشمنوں کی بات مان لو ۱۲ [۳] یعنے کافر ہیں اللہ تعالے کی شریعت اور اسکے رسول کا انکار کرتے ہیں تھوڑے ایماندار ہیں جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ کہتے ہیں یہود نے صحابہ رضؓ سے بحث کی اور کہا ہم سب امتوں سے افضل ہیں اور ہمارا دین سب دینوں سے بہتر ہے تب یہ آیت اتری ۱۲ [۴] بڑا نقصان جنگ ہی کا ہوسکتا ہے یہ بھیجینگے گالیاں دیں چغل خوری کریں مسلمانوں کے دلوں میں شبہے ڈالیں اور پھر لعنہ کریں رسول اللہ پر اعتراض کریں ۱۲ [۵] یعنے مسلمان فتحیاب اور کبھی غالب نہ ہونگے بلکہ ہمیشہ ہر جنگ میں شکست پاویں گے۔ اس آیت میں بڑا معجزہ ہے قرآن شریف کا کہ اللہ تعالے نے جیسے خبر دی تھی ویسا ہی ہوا یہود کو مسلمانوں پر اسکے بعد کبھی کوئی فتح نہیں ہوئی ۱۲ [۶] یعنے اللہ تعالے نے انکی تقدیر میں ذلت و خواری لکھدی ہے جہاں ہیں مسلمانوں کے ملک میں یا نصاریٰ کی حکومت میں ہر جگہ یہ رعایا ہیں کہیں بادشاہ یا رئیس نہیں ہیں ۱۲ [۷] اللہ تعالے کی پناہ یہ ہے کہ مسلمان ہو جاویں لوگوں کی پناہ یہ ہے کہ ان سے عہد و پیمان کریں جزیہ دینا قبول کریں ۱۲ [۸] یعنے انکے باپ دادا نے قتل کیا اور یہ انکو اچھا کہتے ہیں انکے کاموں سے راضی ہیں تو گویا یہ بھی قاتل ہیں ۱۲ [۹] تو نافرمانی اور گناہ کا یہ اثر ہوا کہ کفر کرنے اور پیغمبروں کو مارنے اور کفر اور پیغمبر کے قتل کا نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالے کا غضب اترا ذلیل اور محتاج ہو گئے حکومت اور دولت جاتی رہی ۱۲ [۱۰] یہ سیدھی راہ پر ہیں یا نماز میں کھڑے ہیں ۱۲ [۱۱] یعنے تہجد یا عشاء کی نماز میں قرآن پڑھتے ہیں اور بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اللہ تعالے کی آیتوں کو رات کے وقت نماز میں پڑھتے ہیں اور سجدے سے نماز مراد ہے کیونکہ سجدے میں قرآن کا پڑھنا جائز نہیں مطلب یہ کہ وہ مسلمان ہو گئے ہیں اور تہجد یا عشاء کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتے ہیں کیونکہ یہود کے دین میں نماز [illegible]

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی بات سن لی جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں ہم انکی اس بات کو اور پیغمبروں کے ناحق قتل کرنے کو اب لکھ رکھیں گے اور قیامت کے دن سزا میں انکو جلانے والا عذاب چکھوائیں گے

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کہا بیشک اللہ نے ہمسے کہدیا ہے کہ ہم کسی پیغمبر کو نہ مانیں (یعنی سچا پیغمبر جانیں جب تک وہ ایسی نیاز ہمکو دکھلائے جسکو آگ (آسمان سے آکر) کھا جاوے (اے پیغمبر انکے جواب میں) کہدو تمہارے پاس تو کئی پیغمبر مجھ سے پہلے کھلی نشانیاں اور یہ نشانی بھی جو تمنے کہی لیکر آئے جیسے حضرت یحییٰ حضرت شعیا وغیرہ پھر اگر تم سچے تھے تو انکو مار کیوں ڈالا۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝

اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب اللہ نے کتاب والوں سے (یعنی پیغمبروں کے ذریعہ سے) عہد لیا کہ تم اس کتاب کو (جو تمکو دیگئی) لوگوں سے (صاف صاف) بیان کر دینا اور چھپانا نہیں پھر انہوں نے اس عہد کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا اور اسکے بدل تھوڑا سول لینے لگے کیا ہی برا سول لے رہے ہیں۔

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

اور کتاب والوں میں بھی بعضے لوگ ایسے ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اسپر جو تمپر اترا (یعنے قرآن پر) اور جو انپر اترا (یعنے توریت اور انجیل پر) اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں اللہ کی آیتوں پر تھوڑا سول نہیں لیتے (انکو چھپاتے نہیں نہ ان میں دنیا کی طمع سے تحریف کرتے ہیں) ان لوگوں کو (بیشک) پروردگار کے پاس (انکا اجر ملیگا) بیشک اللہ جلد حساب کرنیوالا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ۝ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَاۗىِٕكُمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا

(اے پیغمبر) کیا تونے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب (توریت) کا ایک حصہ دیا گیا تھا وہ (ہدایت کے بدل) گمراہی مول لیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی گمراہ ہو جاؤ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے (اس نے بتا دیا تو انسے بچے رہو) اور اللہ تو بس ہے حامی اور اللہ بس ہے مددگار (یہ دشمن تمہارے) یہودیوں میں سے (یا یہودیوں میں) بعضے لوگ ہیں جو لفظوں کو اپنے مقاموں سے پلٹ

وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ
وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ
خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ
بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا
نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ
اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ
وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝
النساء ۴ ۵ ۷ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ
اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝
اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ
وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝
ع ۸ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ
يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ
لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ
لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ
تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ
مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ
نَقِيْرًا ۝ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰي مَآ
اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ
اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ

دیتے ہیں اور زبانوں کو مروڑ کر اور دین پر طعنہ کرنے کو کہتے ہیں ہم نے
سنا اور نہ مانا اور سنو تمکو کوئی نہ سنائی دے اور راعنا اور اگر وہ ان
لفظوں کے بدل، یوں کہتے ہمنے سنا اور مان لیا (سنا اور نہ مانا
کے بدل، اور سنو (سنو تمکو کوئی نہ سنائی دے کے بدل) اور انظرنا (راعنا
کے بدل)، تو یہ انکے حق میں بہتر اور درست ہوتا مگر انپر تو کفر کی وجہ
سے اللہ نے پھٹکار کردی ہے وہ ایمان نہیں لانیکے مگر تھوڑا سا (کتاب
والو (یہودیو) ہمنے جو (قرآن) اتارا اسپر ایمان لاؤ وہ اس کتاب کو سچ
بتاتا ہے جو تمہارے پاس ہے (یعنے تورات کو) اس سے پہلے کہ ہم منہ کو
میٹ کر گدی کیطرح (صاف سپاٹ) کردیں یا انپر پھٹکار کریں جیسے ہفتے
والو انپر پھٹکار کی تھی اور خدا کا حکم تو ہو کر رہے گا ۹
(اے پیغمبر) کیا تو نے انلوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے تئیں آپ پاک (اور مقدس)
کہتے ہیں (یہ سب غلط ہے) بلکہ اللہ جسکو چاہتا ہے پاک (اور مقدس) کرتا
ہے اور ایک تاگے برابر بھی انپر ظلم نہ ہوگا (اے پیغمبر) دیکھ اللہ پر کیسا جھوٹ
باندھتے ہیں اور یہی (یعنے یہ جھوٹ) کھلا گناہ ہونیکے لیے بس کرتا ہے
(اے پیغمبر) کیا تو نے انلوگوں کو نہیں دیکھا جنکو (اللہ تعالے کی)
کتاب کا ایک حصہ ملا وہ بت اور شیطان کو ماننے لگے اور کافروں
(مکے کے مشرکوں) کو کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے تو یہ زیادہ ٹھیک
راہ پر ہیں انہیں لوگوں پر اللہ نے پھٹکار کی ہے اور جسکو اللہ
پھٹکارے اسکا کوئی مددگار تو نہ پائیگا (جو اسکو عذاب سے بچالے)
بھلا انکے پاس سلطنت کا کوئی حصہ ہے اگر ہو تو لوگوں کو کھجور کی
گٹھلی کے شگاف کے برابر نہ دیں یا جو اللہ تعالے نے اپنے فضل
سے لوگوں کو دیا اسپر جلتے ہیں تو (یہ کوئی نئی بات نہیں) ہم نے
ابراہیم کی اولاد (داود سلیمان) کو کتاب اور پیغمبری دی تھی
اور ہمنے ان کو بڑی سلطنت بھی دی تھی پھر ان میں سے

ف۱ یعنے ایک لفظ کو نکال کر اسکی جگہ دوسرا لفظ رکھدیتے ہیں یہ تحریف لفظی ہے امام شوکانی رح نے کہا کہ تورات میں بعض مقامات میں تحریف لفظی بھی ہوئی ہے جیسے اس مقام میں کہ اسرائیل نے ابراہیم کو
فرمایا اپنے بڑے اکلوتے بیٹے کو ذبح کر اسحق کو۔ اسحق کا لفظ یہود نے بڑھا دیا ہے پھر اس کی دس دلیلیں بیان کیں ۱۲ ف۲ سنا تو پکار کر کہتے اس کے بعد نہ مانا آہستہ سے کہتے دین پر طعنہ کرنیکو یعنے
یہودی یہ کہتے تھے اگر یہ سچے پیغمبر ہوتے تو ہمارے دل کی چھپی باتوں کو معلوم ہو جاتی ایسا ہی ہوا کہ اللہ تعالے نے ان کی شرارت اور بدنفسی سے اپنے پیغمبر کو مطلع کر دیا ۱۲ ف۳ تم کو کوئی نہ سنائے اسکے ایک
اچھے معنے ہو سکتے ہیں کہ خدا تم کو ایسی حکومت اور طاقت دے کہ تم کو کوئی شخص بری بات نہ سنا سکے لیکن برے معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ خدا کرے تم بہرے ہو جاؤ یا مر جاؤ کوئی تم کو کچھ نہ سنا سکے ہو
مردود اس لفظ کو بول کر برا معنے مراد لیتے اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے اور ظاہر میں یہ جیلہ کرتے کہ ہماری مراد اچھا معنے ہے ۱۲ ف۴ اسکا بیان سورہ بقرہ کے بارہویں رکوع
کی آیت میں گذر چکا ہے ظاہر میں راعنا کا معنے ہے تہا کہ ہماری بات سنو لیکن یہود اسکو ایسا مروڑ کر کہتے راعینا ہو جاتا جو گالی ہے ۱۲ ف۵ انظرنا کے بھی معنے ہیں کہ ہم کو سمجھنے دے جلدی نہ کر دو
پھر اسکو چھوڑ کر راعنا کا لفظ بولنا جس میں گالی نکلتی ہے یہ بھی شرارت ہوتی کیونکہ جو عقلمند ہیں کے نزدیک نہایت مذموم اور بزدلی اور نامردی کی دلیل ہیں ۱۲ ف۶ یعنے ایک دن آنیوالا ہے
مانیں گے یا ایک دن رسول کو باقی سب کتابوں اور پیغمبروں کا انکار کرینگے جیسے یہود کرتے تھے کہ صرف تورات کو وہ بھی ادھوری طرح سے پڑھتے تھے اور انجیل شریف اور قرآن شریف
دونوں کا انکار کرتے ۱۲ ف۷ منہ کو مٹانا یہ ہے کہ ناک آنکھ سب خط اسکے میٹ دیں اور وہ گدی کی طرح یکسان ایک چپڑہ ہو جاوے ۱۲ ف۸ اس قوم نے گھبند بنا دیا جیسے سورہ بقرہ کے ساتویں رکوع
کی آیت میں گذر چکا ہے۔ ہفتہ والوں سے وہی لوگ مراد ہیں جنکو ہفتے کے دن شکار کرنیکی ممانعت ہوئی تھی سورہ اعراف میں یہی قصہ مفصل گذر چکا انشاء اللہ تعالے
ف۹ وہ کسی کے روکنے والا نہیں ۱۲ ف۱۰ مراد یہودی لوگ ہیں جو اپنے تئیں ابن اللہ اور محبوب کہتے تھے ۱۲ ف۱۱ کعب بن اشرف اور اسکے ساتھی ۱۲ ف۱۲ باقی در ضمیمہ۔

			آتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا ۝ فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا ۝	کوئی تو اس پر ایمان لایا اور کوئی اس پر ایمان لانے سے رک رہا یا لوگوں کو روک دیا اللہ اسکو دوزخ کی دہکتی آگ بس کرتی ہے
۵	النساء	۱۸	لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝	نہ تمہاری آرزو سے ہو سکتا ہے نہ کتاب والوں (یہود اور نصاریٰ) کی آرزو سے (بلکہ) جو کوئی برا کام کریگا اسکی سزا پائیگا (مسلمان ہو یا یہودی ہو یا نصرانی) اور اللہ کے سوا نہ اسکو کوئی حمائتی ملے گا نہ مددگار
۶	۴	۱۹	وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ۝	اللہ نے ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دیگئی تھی اور خود تم کو بھی یہ حکم دیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر کفر کروگے تو (خدا تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں) اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ بے نیاز (اور) خوبیوں والا ہے
۶	۴	۲۲	يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَاۗءِ ۚ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝	کوئی تجھ سے اہل کتاب (یہ نشانی) مانگتے ہیں کہ تو آسمان سے اپنر ایک (آسمانی خط کی لکھی لکھائی) کتاب اتار لائے (تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں) ان لوگوں نے (یعنی انکے باپ دادوں نے) موسیٰ سے اس سے بھی بڑی نشانی چاہی کہنے لگے اللہ کو سامنے لاکر ہم کو دکھلا آخر ان کی شرارت پر بجلی نے انکو آدبوچا پھر ایسی کھلی نشانیاں انکے پاس آجانے پر بھی وہ بچھڑا (بیٹھے (اس کو پوجنے لگے) ہم نے اس سے بھی درگذر کی اور موسے کو کھلم کھلا (اپنر) غلبہ دیا اور ہم نے انکا قول لینے کے لیے طور پہاڑ کو اپنر (یعنے انکے سروں پر) اونچا کیا وہ سائبان کیطرح اپنر چھا گیا اور ہم نے انسے کہا کہ (بستی کے) دروازے میں سجدہ کرتے (جھکے ہوئے) جاؤ اور ہم نے انسے کہا کہ ہفتہ کے دن زیادتی نکرو (شکار نکرو) اور ہم نے انسے پکا قول لیا تو انہوں نے جو اپنا اقرار توڑا اور اللہ کی آیتوں کا انکار کیا اور پیغمبروں کو ناحق قتل کیا اور کہنے لگے ہمارے دل غلاف چڑھے ہوئے ہیں (حالانکہ اللہ نے کفر کی وجہ سے انپر مہر کردی ہے وہ ایمان نہ لائینگے مگر تھوڑے

حل لغات اسرتہ کے اس پن پر یا ہمارے پیغمبر پر یا ابراہیم ع اور داؤد ع اور سلیمان ع پر ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ داؤد ع اور سلیمان ع بنی اسرائیل میں سے تھے اور سب بنی اسرائیل انپر ایمان نہیں لائے کوئی لا یا کوئی نہ لایا تو تم کو کیا ہے اگر بنی اسرائیل تمہارا ایمان نہ لاویں کیونکہ تم تو بنی اسرائیل میں سے نہیں ہو یہ ایسے شریر لوگ ہیں کہ اپنی قوم کے پیغمبر پر بھی ایمان نہیں لائے ۱۲ ف (اللہ کا) پہنچنا یا اسرتہ کا قرب حاصل ہونا ۱۲ ف یعنے یہود اور نصاریٰ کو ۱۲ ف اسکو ایک جانو اسکا حکم مانو اسکے عذاب اور غصہ سے ڈرتے رہو ۱۲ ف اسکو کسی کی حاجت نہیں ۱۲ ف کوئی اسکی تعریف کرے یا نہ کرے ہر طرح وہ تعریف کے لائق ہے ۱۲ ف یہود کو آنحضرت صلعم پر ایمان لانا تو منظور نہ تھا ہر گھڑی شرارت کی راہ سے ایسی نئی بات نکالتے آپ سے معلوم کرنے کے لئے کہ اگر آپ پیغمبر ہوتو آسمان پر ہمارے سامنے چڑھ جاؤ اور وہاں سے ایک کتاب لیکر آؤ اس میں تمہاری تصدیق لکھی ہو تب ہم تصدیق کرینگے یہ آیت (وغیرہ) کی اس قوم کا یہی حال ہے تو کوئی ایسی بڑی بات نہیں حضرت موسے سے ان کے باپ دادا نے اس سے بڑی بات کی درخواست کی تھی کہ اسکو سامنے لاکر دکھاویں آخر اللہ کا غضب ہوا اور سب کے سب ہلاک ہوئے تب اور اولاد کو کرامات دیکھ کر ایمان لائے جو ان معجزوں سے ثابت ہے کہ گو دنیا میں اسکا دیکھنا ان آنکھوں سے جائز نہیں خود حضرت موسے نے نہ دیکھ لیا کیونکہ ۱۲ ف یعنے حصار اور بیضاء سمندر کا پھٹ جانا اور یہ خدا کی قدرت کی ایک بڑی نشانی دیکھ چکے تھے کہ بجلی گر کر مر گئے پھر حضرت موسے کی دعا سے زندہ ہوئے ۱۲ ف یعنے جس کام کے لئے تم کو پیغمبر کیا تھا اور جس کام کے لئے تم کو خدا کی قدرت کی ایک بڑی نشانی دیکھ چکے تھے کہ بجلی گر کر مر گئے پھر حضرت موسے کی دعا سے زندہ ہوئے ۱۲ ف یعنے یہود کو ۱۲ ف یعنے یہود کو ۱۲ ف یعنے یہود کو

٦	النسآء	٢٢	فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝	تو یہودیوں کی شرارت کی وجہ سے ہمنے ان پر چند پاکیزہ چیزیں جو (پہلے) حلال تھیں حرام کردیں اور اسوجہ سے بھی کہ وہ خدا کی راہ سے (لوگوں کو) بہت روکتے تھے اور ان کے سود کھانے کی وجہ سے حالانکہ سود کھانا ان کو منع ہوا تھا اور لوگوں کا مال ناحق کھا جانیکی وجہ سے اور جو ان میں کافر ہیں انکے لیئے ہمنے تکلیف کا عذاب تیار رکھا ہے لیکن جو انمیں (یہودیوں میں) پکے عالم ہیں اور ایماندار وہ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں جو تجہ پر اتری (قرآن پر) اور اس کتاب پر جو تجہ سے پہلے اتری (توریت اور انجیل وغیرہ پر) اور درستی سے نماز ادا کرنے والے اور زکوۃ دینے والے اور اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لانیوالے یہی وہ لوگ ہیں جنکو ہم بڑا ثواب دینے والے ہیں
٦	المآئدۃ	٣	وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ۝ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰي خَاۗىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا	اور اللہ نے (اسی مسلمانوں سے پہلے) بنی اسرائیل سے اقرار لے چکا ہے اور ہمنے انمیں بارہ نقیب (سردار) مقرر کیے تھے اور اللہ نے بنی اسرائیل سے فرمایا میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز کو درستی سے ادا کروگے اور زکوۃ دیا کروگے اور میرے پیغمبروں پر ایمان لاؤگے (جو پیغمبر میں بھیجوں) اور انکی عزت کرتے رہوگے اور اللہ کو قرض حسنہ دیتے رہوگے تو میں ضرور تمہارے گناہ تم پر سے اتار دونگا (معاف کردونگا) اور تمکو (آخرت میں) ان باغوں میں لیجاؤں گا جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں پھر جو کوئی ایسا (پکا) اقرار کرکے تم میں سے پلٹ جائے تو وہ سیدھے رستے سے بہک گیا پھر ان لوگوں نے جو اپنا اقرار توڑا اسیوجہ سے ہمنے انکو پھٹکار دیا اور انکے دل سخت کردیئے وہ (توریت شریف کے) لفظوں کو اپنے ٹھکانے سے بدل دیتے ہیں اور جو نصیحت انکو کی گئی تھی اسمیں سے ایکھیہ بھلا بیٹھے اور چند آدمیوں کے سوا ہمیشہ ایک نہ ایک انکی چوری تجہ کو معلوم ہوتی رہیگی

وف مثلاً پھر ٹھہرا پوجنے اللہ تم کو وہو کہا دینے کی خواہش ہوف جن کا بیان سورہ انعام میں آئیگا ۱۲ وف نہ آپ ایمان لاتے نہ اوروں کو ایمان لانے دیتے ۱۲ وف لیکن جو ایمان لے آویں گے ان کو اللہ عذاب سے بچا دیگا ناحق مال کہا جاتا ہے جیسے رشوت جوا دغا وفریب ۱۲ وف اپنے دلیل پر عمل کرنے والے نہ اگلی لکیر کے فقیر ۱۲ وف انہی یہودیوں میں سے یا صحابہ مراد ہیں ۱۲ وف وہ پکے عالم اور ایماندار کیسے عمدہ لوگ ہیں ۱۲ وف پہلے ان لوگوں کی یہ صفت بیان کی کہ وہ قرآن اور اگلی کتابوں سب پر ایمان لاتے ہیں پھر یہ بیان کیا کہ اللہ اور پچھلے دن پر بھی ایمان لاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا سب سے مقدم ہے اس کی یہ وجہ ہے کہ اس آیت میں اور اس سے پہلے کی آیتوں میں یہی ذکر ہو رہا ہے کہ یہود اور نصاریٰ ایک کتاب اور ایک پیغمبر کو مانتے ہیں دوسرے کو نہیں انکی تو تمام کتابوں پر ایمان لانا بھی مشکوک ہے آیت کا ابن مسعود نے یوں پڑھا ہے والمقیمون الصلوۃ تو ترجمہ صاف ہوگا یعنے اور ایماندار وہ تو ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر جو تجہ پر اتری اور اس کتاب پر جو تجہ سے پہلے اتری اور درستی سے ادا کرنیوالے نماز کے اور زکوۃ دینے والے اخیر تک اور جن لوگوں نے المقیمین پڑھا ہے وہ کہتے ہیں یہی فصیح ہے جیسے بعضوں نے کہا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور ایماندار وہ تو ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر جو تجہ پر اتری اور اس کتاب پر جو تجہ سے پہلے اتری اور درستی سے نماز ادا کرنے پر یعنے نماز کے فرض ہونے پر بھی ایمان رکھتے ہیں ۱۲ وف بنی اسرائیل میں بارہ خاندان تھے ہر خاندان والوں کے لیئے ایک ایک نقیب مقرر ہوا جو اپنے لوگوں کی طرف سے اس بات کا ضامن تھا کہ وہ اللہ کی عہد کو پورا کریں گے بعضوں نے کہا حضرت موسے نے جب شام کے قریب پہونچے تو ان بارہ شخصوں کو جن کا فرعون کا جاسوس بنا بھیجا کہ ان کی پوری خبر لاویں ان لوگوں نے آکر کافروں کی زور وقوت کا حال سب سے کہدیا حالانکہ حضرت موسے نے ان کو حکم کیا تھا کہ صرف تجہ سے آنکر جو حال ہو وہ بیان کرنا بنی اسرائیل سے نہ کہنا نتیجہ یہ ہوا کہ بنی اسرائیل ہمت ہار گئے اور حضرت موسے سے لگے کہنے تم اور تمہارا پروردگار دونوں لڑ جاؤ اور کافروں سے لڑو ہم میں تو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے ۱۲ وف یعنے تمہاری مدد کرینگا ۱۲ وف یا انکی مدد کرتے رہوگے ۱۲ وف یعنے نیک کاموں میں ہمیشہ خرچ کرتے رہوگے ۱۲ منہ

			مِنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۭ قَدْ جَاۗءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	تو (بالفعل) انکا قصور معاف کر اور انسے درگذر کر کیونکہ اللہ نیکوں سے محبت رکھتا ہے اور جو لوگ کہتے ہیں ہم نصاریٰ ہیں ہم نے (بھی) ہمنے اقرار لیا تھا (جیسے بنی اسرائیل سے لیا تھا) پھر جو نصیحت انکو کی گئی تھی اسکا ایک حصہ وہ (بھی) بھلا بیٹھے آخر (اسکی سزا یہ ہوئی) ہمنے ان میں قیامت تک عداوت اور دشمنی ڈالدی اور آخر (قیامت میں) اللہ انکو جو کچھ وہ (دنیا میں) کرتے رہے تبلا دیگا کتاب والو تمہارے پاس ہمارا رسول (محمدؐ) آیا ہے بہت سی باتیں کتاب (تورات اور انجیل) کی جو تم چھپاتے تھے انکو کھولکر بیان کرتا ہے اور بہت سی باتیں چھوڑ بھی دیتا ہے بیشک اللہ تعالے کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا ہے اور قرآن جو بیان کرنیوالا ہے اللہ تعالے اس سے (یعنے اس نور یا کتاب سے) ان لوگوں کو جو اسکی مرضی پر چلتے ہیں (دوزخ سے) بچاؤ کی راہیں دکھلاتا ہے اور اندھیری (کفر سے) انکو نکالکر اپنے حکم سے اجالے (اسلام) میں لاتا ہے اور انکو شریعت کا سیدھا رستہ بتلاتا ہے۔
۶	المآئدہ	۳	وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ۭ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ	اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں ہم خدا تعالے کے بیٹے اور اسکے چہیتے (پیارے) ہیں (اے پیغمبر) کہدے پھر تمہارے گناہوں کے بدلے تمکو عذاب کیوں کرتا ہے تم تو بیٹے ہو نہ چہیتے جو آدمی اُس نے پیدا کیے ہیں انہی میں سے تم بھی آدمی ہو وہ جسکو چاہے بخشدے جسکو چاہے عذاب دے
〃	〃	〃	يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰي فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَاۗءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۡ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	کتاب والو ہمارا رسول (محمدؐ) تمہارے پاس اسوقت آیا جب رسولوں کا توڑا پڑ گیا تھا (دین کی باتیں) تم سے بیان کرتا ہے ایسا نہ ہو تم کہنے لگو ہمارے پاس تو کوئی خوشخبری سنانیوالا نہیں آیا نہ ڈرانیوالا لو اب تو تمہارے پاس خوشخبری سنانیوالا اور ڈرانے والا آچکا اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے

(۱) اسلیئے کہ جہاد کا حکم نہیں ہوا پھر جہاد کی آیت سے یہ منسوخ ہوگئی ۱۲ (۲) جو قصور معاف کر دیتے ہیں ۱۲ (۳) حقیقت میں وہ نصاریٰ نہیں ہیں اپنے دین کو بدل ڈالا ہے ۱۲ (۴) آپس میں انمیں اور یہود میں ۱۲ (۵) اللہ تعالے کا فرمانا ہمیشہ ہوا نصاریٰ اور یہود میں تو اب تک عداوت اور دشمنی چلی جاتی ہے یہانتک کہ یہود نصاریٰ کے ملکوں سے بھاگ کر مسلمانوں کے زیر سایہ پناہ لیتے ہیں اور خود نصاریٰ بھی کئی فرقے ہوگئے اور ایک دوسرے کے دشمن اور خون کے پیاسے ہیں مگر اس زمانہ میں نصاریٰ نے ایک عقلمندی اختیار کر لی ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ سب ایک ہو جاتے ہیں یا اہل مسلمانوں کی بھی ایسا ہی طرح کہولے کہ وہ نصاریٰ اور مشرکین کے مقابلہ میں سب ملکر ایک رہیں آمین یارب العالمین ۱۲ (۶) یعنے حضرت محمدؐ یا دین اسلام ۱۲ (۷) جس میں افراط ہو نہ تفریط ۱۲ (۸) کیونکہ کوئی اپنے بیٹے کو عذاب نہیں کرتا نہ باپ اپنے بیٹے کو ۱۲ (۹) یعنے مدت سے کوئی رسول ہمنے نہیں بھیجا تھا حضرت عیسےٰ کو چھ سو برس گذر چکے تھے ان کے اور حضرت محمدؐ کے درمیان کوئی رسول نہیں آیا ابن عباس رضؓ نے کہا حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ میں انیس سو برس کا فاصلہ تھا لیکن رسولوں کا توڑا نہیں ہوا تھا ایک ہزار رسول بنی اسرائیل میں حضرت موسےٰ کے بعد آئے ۱۲ (۱۰) یا اسلیئے کہ تم یہ نہ کہو ۱۲ (۱۱) یعنے حضرت محمدؐ اب تمہارا کوئی عذر خدا کے پاس باقی نہیں رہا ۱۲ ..... (۱۲) جیسے رجم کی آیت ہفتہ والوں کا قصہ جو بندر ہو گئے تھے ۱۲ (۱۳) جگہ تم نے چھپایا تھا اور انکے بیان کی ضرورت نہیں پاتا یا بہت سے قصور تمہارے معاف کر دیتا ہے ۱۲ (۱۴) یعنے دین کے احکام صاف صاف کھولکر بیان کرتا ہے ۱۲

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۝ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۗ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا بھائیو اللہ نے جو تم پر احسان کیا اسکو یاد کرو اس نے تم میں کئی نبی پیدا کیے اور تم کو (غلامی سے) بادشاہ بنا دیا اور تم کو وہ دیا جو دنیا جہان میں کسی کو نہیں دیا بھائیو پاک زمین (شام کے ملک یا بیت المقدس یا کوہ طور) میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لیے لکھدی ہے اور پیٹھ موڑ کر مت پھر پھر الٹے نقصان میں آجاؤ وہ کہنے لگے اے موسیٰ وہاں تو بڑے زبردست سخت لوگ رہتے ہیں (یعنے لمبے چوڑے بڑے تن و توش کے) اور ہم تو ہرگز وہاں جانیوالے نہیں جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو بیشک ہم داخل ہونگے دو آدمی جو خدا تعالے سے ڈرتے تھے (یوشع اور کالب) اور خدا تعالیٰ نے ان پر فضل کیا تھا کہنے لگے (ایکبارگی حملہ کرکے) انکے دروازے میں گھس پڑو جہاں تم دروازے کے اندر گھس گئے پھر تم ہی غالب ہوگے اور اگر تم کو ایمان ہے تو اللہ پر بھروسا رکھو وہ کہنے لگے اے موسیٰ ہم تو ہرگز وہاں نہیں جانیکے جب تک وہ لوگ (عمالقہ) وہاں ہیں تو (ایسا کرو) تم جاؤ اور تمہارا پروردگار دونو لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے موسیٰ نے دعا کی پروردگار میرا زور (اپنی جان پر چلتا ہے یا اپنے بھائی (ہارون) پر تو ہمارا ساتھ اس نافرمان قوم سے چھڑا دے پروردگار نے فرمایا اچھا (انکی سزا یہ ہے) چالیس برس تک اس ملک میں (یعنے بیت المقدس میں) جانا انکو نصیب نہ ہوگا جنگل میں حیران پھرتے رہیں گے (کسی طرف رستہ نہ ملیگا) تو ایسے نافرمان لوگوں کا رنج مت کر

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا کہ جو کوئی بیخون کیے یا ملک میں بے فساد کیے کسی کو (ناحق) مار ڈالے اس نے گویا سب آدمیوں کو مار ڈالا اور جس نے ایک کو جلایا

(جن کو حضرت موسیٰ اپنے ساتھ کوہ طور پر لے گئے تھے وہ سب نبی تھے یا اللہ نے حضرت موسیٰ کو آیندہ کی خبر کردی کہ انکے بعد بنی اسرائیل میں لگاتار پیغمبر آتے رہیں گے ایسا ہی ہوا حضرت عیسیٰ تک برابر ایک کے بعد ایک بلکہ دو دو تین تین پیغمبر ایک ساتھ ہی بنی اسرائیل میں آتے رہے اگرچہ اور قوموں میں بھی اللہ نے پیغمبر بھیجے مگر بنی اسرائیل میں بہت بھیجے ۱۲ (۲) فرعون کے وقت میں جب بنی اسرائیل مصر میں تھے بڑی ذلت اور خواری سے عمر بسر کرتے اور غلاموں کیطرح فرعون کی قوم یعنے قبطیوں کی خدمتگاری بجالاتے ۱۲ (۳) سندھ بیشک من و سلوی اترتا تمہارے دشمنوں کو دم بھر میں تباہ کردیتا ۱۲ (۴) یعنے وہاں کی حکومت تمہاری قسمت میں لکھی ہے ۱۲ (۵) یعنے دشمنوں کے مقابلے سے ڈر کر مت لوٹو میرا کہا مانو ۱۲ (۶) دنیا اور آخرت دونو برباد کردیا یہ تھا کہ حضرت ابراہیم جب اپنا ملک چھوڑ کر شام کے ملک میں آکر رہے تھے تو اللہ نے انکو بشارت دی تھی کہ اس ملک میں تیری اولاد بہت پھیلاؤ گی اور یہاں کی حکومت انہیں کو دونگا جب بنی اسرائیل فرعون سے لڑائی پاکر مصر سے چلے ۱۲ (۷) ابن جریر رحمۃ اللہ روایت کیا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ ان زبردست لوگوں کے ملک میں داخل ہو وہ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر چلے ریحا شہر کے قریب پہنچے پہلے انہوں نے بارہ جاسوس بھیجے وہ ان کا زور اور قوت دیکھکر آئے حضرت موسیٰ سے کہا یہ حال کسی سے نہ کہنا مگر انہوں نے اپنے عزیزوں سے کہنا شروع کیا صرف دو شخصوں یعنے یوشع اور کالب نے یہ حال پوشیدہ رکھا اللہ تعالیٰ نے ان دو شخصوں کا ذکر آگے کی آیت میں کیا ۱۲ (۸) ان کو ایمان دیا تبھی یار (بچھانے) کی توفیق دی تھی ۱۲ (۹) اور کہیں نکلنے کا رستہ نہ دیا یعنے تھیرلو آخر مجبور ہوکر خود بخود شہر چھوڑ دینے پر راضی ہو جاویں گے ۱۲ (۱۰) وہ کنوئیں کو زور آور پر غالب کرتا ہے ۱۲ (۱۱) آنحضرت مدینہ میں تشریف لائے تو انصار نے یہ قرار کیا تھا کہ اگر کوئی دشمن یہاں چڑھ کر آپ پر چڑھ دیگا تو ہم آپ کے ساتھ ہو کر اس سے لڑیں گے پھر بدر کی لڑائی تھہری جو مدینے سے کئی منزل کی فاصلہ پر ہے آنحضرت کو تردد ہوا کہ دیکھئے انصار ساتھ چلتے ہیں کہ نہیں جو قرار کیا تھا اسکے رو سے ابوبکر نے اٹھ کر لڑنے میں عرض کیا تب انصار نے جب آپکا تردد دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپکے ساتھ ہیں چاہے کالے کوسوں جائیے تو بھی آپکے ساتھ چلیں گے ہم حضرت موسیٰ کی ساتھ بھی طرح نہیں ہیں انہوں نے کہا تھا تو اور تیرا پروردگار دونو جاؤ اور لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں ہم یوں نہیں کہتے ہم چاہیے کالے کوسوں جائیے ہمارے دل کی ساتھ ہو گونگے ۱۲ منہ

وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝

تو گویا سب آدمیوں کو جلایا اور البتہ ہمارے رسول ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے اس پر بھی ان میں بہتیرے حد سے بڑھے ہوئے ہیں ف۱

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ

(اے پیغمبر) کہدے کتاب والو تم ہم میں کچھ نہیں مگر یہی عیب نکالتے ہو نا کہ ہم اللہ پر اور جو ہم پر اترا اسپر (یعنے قرآن مجید پر) اور جو ہم سے پہلے اترا اسپر ایمان لائے ف۲ اور یہی کہ تم میں اکثر فاسق (نافرمان) ہیں ف۳ (اے پیغمبر) کہدے میں تم کو وہ دین والے بتلاؤں جنکو اللہ تعالی کے پاس سے برا بدلہ ملنے والا ہے ف۴ جنپر اللہ نے لعنت کی ف۵ اور انپر غصے ہوا اور ان میں سے کتنوں کو بندر اور سور بنا دیا ف۶ اور جنہوں نے شیطان (بچھڑے) کو پوجا ف۷ یہی لوگ درجے میں بدتر ہیں اور سیدھی راہ سے بہت بھٹکے ہوئے اور یہ لوگ جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ جب آئے تھے اسوقت بھی کافر تھے اور جب گئے اسوقت بھی کافر اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے جو چھپاتے ہوئے تھے اور (اے پیغمبر) تو انمیں سے بہتیروں کو دیکھتا ہے وہ جھوٹ بولنے (یا شرک کرنے) اور ظلم اور زیادتی کرنے اور حرام مال کھا جانے پر دوڑ پڑتے ہیں بیشک بری کام کرتے رہے انکو مشائخ اور مولوی جھوٹ بولنے اور حرام کا مال کھانے سے انکو منع کیوں نہیں کرتے بیشک برا کرتے رہے ف۸ اور یہودی کہتے ہیں اللہ تعالی کا ہاتھ (اندنون) تنگ ہے ف۹ انہیں کے ہاتھ تنگ ہیں ف۱۰ اور وہ ایسا (بے ادبی کا کلمہ) کہنے پر پھٹکارے گئے ف۱۱ نہیں اسکے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں ف۱۲ جسطرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے (اے پیغمبر) جو تیرے پروردگار کی طرف سے تجھ پر اترا ہے (یعنے

ف۱ جلانے سے یہ غرض ہے کہ کسی کا ناحق خون نہیں کیا ۱۲ ف۲ یعنے بنی اسرائیل کے پاس ۱۲ ف۳ لوگوں پر ظلم اور دست درازی کرتے ہیں ناحق خون کرتے ہیں کھلے کھلے معجزے دیکھ کر بھی اللہ تعالی سے نہیں ڈرتے پیغمبروں کو قتل کرتے ہیں ایمان والوں کو ستاتے ہیں ۱۲ ف۴ یعنے توریت اور انجیل اور زبور اور اگلی کتابوں پر ۱۲ ف۵ اور سب پیغمبروں کو اور کتابوں کو سچا سمجھتے ہیں ۱۲ ف۶ اور ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں یہ کلام ہنسی کے طور پر ہے جیسے کہتے ہیں اون میں عیب ہے تو یہی ہے کہ وہ سچ بات کہتے ہیں یہودیوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے چاہا تھا کہ کن کن پیغمبروں پر ایمان لاتے ہو آپ نے سورہ بقرہ کے سولہویں رکوع کی آیت قولوا آمنا الآیہ اور سورہ آل عمران کے نویں رکوع کی آیت قل آمنا کے موافق یہ فرمایا کہ ہم اللہ پر اور جو ہم پر اترا اور جو ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور انکی اولاد پر اترا اور جو موسے اور عیسے اور دوسرے پیغمبروں کو پروردگار کیطرف سے دیا گیا سب پر ایمان لاتے ہیں یہودیوں نے جب عیسے کا نام سنا تو کہنے لگے خدا کی قسم تمہارے دین سے بدتر کوئی دین نہیں ہے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۷ یا وہ دین بتلاؤں جس کا بدلہ اللہ کے پاس اس دین سے جسکو تم برا سمجھتے ہو بدتر ہے ۱۲ ف۸ یا ان لوگوں کا دین جنپر اللہ نے لعنت کی ۱۲ ف۹ ہفتہ کی بیحرمتی کرنیوالوں کو بندر اور مائدہ والوں کو سور بنا دیا ۱۲ ف۱۰ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور ان میں سے کتنوں کو بندر اور سور اور شیطان کا پوجنے والا یا شیطان کا غلام بنا دیا یا شیطان کے غلام بنانے عبد الطاغوت کو چوبیس طرح قاریوں نے پڑھا ہے لیکن مشہور دو قرائتیں ہیں عَبُدَ الطَّاغُوْت اور عَبُدَ الطَّاغُوْت ابن عباس نے عُبُدَ الطَّاغُوْت پڑھا ہے ۱۲ ف۱۱ وہ اپنے دین میں کفر و نفاق کی باتیں جو زبان کو بند کر لیا اور برے کاموں سے منع کرنا چھوڑ دیا ایسے مشائخ اور مولوی گناہ کرنے والوں سے زیادہ پٹیں گے اور آخرت میں خوب مار کھاویں گے ۱۲ ف۱۲ یہودی لوگ پہلے مالدار اور اچھے حال میں تھے پیغمبر کو ستانے اور قرآن کو جھٹلانے کی خوست سے اب قحط آپڑا محتاج ہو گئے تو معاذ اللہ تعالی کو بخیل کہنے لگے ۱۲ ف۱۳ وہ خود بخیل ہیں یا انکے ہاتھ تنگ ہوں بددعا ہے انکے لیے ۱۲ باقی در ضمیمہ۔

إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ وَ
أَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ
إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ كُلَّمَآ أَوْقَدُوْا نَارًا
لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي
الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ
وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا
لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنٰهُمْ
جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا
التَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيْلَ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ
مِّنْ رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَ
مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ ۚ مِنْهُمْ أُمَّةٌ
مُّقْتَصِدَةٌ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا
يَعْمَلُوْنَ ۝

٦ المائدة ١٠ قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى
تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيْلَ وَمَآ أُنْزِلَ
إِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا
مِّنْهُمْ مَّآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا
وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝
" " لَقَدْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ وَ
أَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمْ رُسُلًا ۖ كُلَّمَا جَآءَهُمْ
رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى أَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا
كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝ وَحَسِبُوْٓا
أَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ
تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا

قرآن) وہ ان میں سے بہتیروں کی شرارت اور کفر کو ضرور بڑھاویگا اور ہم نے ان میں قیامت تک بیر اور کینہ ڈالدیا ہے (ان میں کبھی اتفاق نہیں ہوسکتا) جب وہ (مسلمانوں سے) لڑنے کے لیے آگ سلگاتے ہیں اللہ تعالے اسکو بجھا دیتا ہے اور ملک میں فساد کے لیے دوڑی پھرتے ہیں اور اللہ تعالے فسادیوں کو نہیں چاہتا اور اگر کتاب والے (قرآن پر) ایمان لاتے اور خدا تعالے سے ڈرتے تو ہم ان کے (اگلے) گناہ اتار دیتے (معاف کردیتے) اور ضرور ان کو نعمت کے باغوں میں لیجاتے اور اگر وہ توراۃ اور انجیل اور اور کتابوں کو جو ان کے پروردگار کی طرف سے اُن پر اُتریں قائم رکھتے تو (سر کے) اوپر اور پاؤں کے نیچے دونو طرف سے کھاتے ایک گروہ تو ان میں سیدھا ہے اور اکثر ان میں بدکار ہیں

(اے پیغمبر) کہدو کتاب والو جبتک تم توراۃ اور انجیل کو اور جو کتابیں تمپر تمہارے پروردگار کی طرف سے اُتریں انکو قائم نہ کروگے (اپنے عمل نہ کروگے) اسوقت تک تمہارا دین کچھ بھی نہیں (اے پیغمبر) اور تمپر جو (قرآن مجید) اُترا تیرے پروردگار کیطرف سے وہ انمیں سے (یعنی اہل کتاب میں سے) بہتیروں کی شرارت اور کفر کو بڑھا دیگا تو کافر لوگوں کا رنج نہ کر ہم تو ان بنی اسرائیل سے عہد لے چکے ہیں اور ہمنے انکی طرف کئی رسول بھیجے ہر بار جب کوئی رسول انکے پاس ایسے حکم لیکر آیا جو ان کے دل نہیں چاہتے تھے تو بعضوں کو جھٹلایا اور بعضوں کو مار ڈالا اور سمجھے کہ کوئی بلا نہیں آئیگی تو اندھے اور بہرے ہو گئے پھر اللہ تعالے نے ان کا قصور معاف کردیا پھر بہتیرے ان میں کے اندھے اور بہرے

فلہ یعنی یہود اور نصاریٰ میں سے ۱۲ فلہ یعنے یہودیوں میں آپس میں ۱۲ فلہ سامان کرتے ہیں ۱۲ فلہ ان سب قصور و تقصیر ہی ۱۲ فلہ یا گناہوں سے بچتے ۱۲ فلہ مسلمانوں کی ساتھ ۱۲ فلہ یعنے بہشت میں ۱۲ فلہ یعنے انپر عمل کرتے رہتے ان میں تحریف نہ کرتے ۱۲ فلہ اوپر سے پانی برستا نیچے سے غلہ اور میوہ پیدا ہوتا یا بن محنت مشقت انکو روزی ملتی یا بہت روزی ملتی جیسے کہتے ہیں فلانا سر سے پاؤں تک لوٹا رہی ۱۲ فلہ دیکھ کے راہ پر ہے جو آن حضرت صلعم اور قرآن پر ایمان لایا جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ ۱۲ فلہ برے کام کر رہے ہیں جیسے کعب بن اشرف وغیرہ تھا ایک حدیث میں ہے کہ ہوئے ہماری امت کے اکہتر گروہ ہوئے اور عیسے ؑ کی امت کے بہتر گروہ ہوئے اور میری امت کے تہتر گروہ ہونگے ان میں سے بہتر دوزخی ہونگے اور ایک جنتی لوگوں نے عرض کیا وہ جنتی کون لوگ ہونگے آپ نے فرمایا جماعت جماعت حضرت علی رضہ جب یہ حدیث کو روایت کرتے تو اسکے ساتھ یہ آیت پڑھتے ولو ان اہل الکتاب آمنوا واتقوا اخیر تک ۱۲ فلہ جن کی قسمت میں اللہ تعالے نے تباہی رکھی ہے وہ ضرور تباہ ہونگے ۱۲ فلہ کہ توحید اور شریعت پر قائم رہتا اور جو نبی آوے اسکو مانتا ۱۲ فلہ جیسے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ کو فلہ یعنے ہم کیسے ہی گناہ کریں پیغمبروں کو ہمیں عذاب نہیں ہوگا کیونکہ ہم [illegible] اور چہیتے ہیں ہمارے باپ دادا خدا کے پاس سفارش کرکے عذاب نہ آنے دیں گے یا ہم کو بچا لیں گے ۱۲ فلہ اللہ تعالے کی کتاب کو خود دیکھتے اور غور کرتے نہ دوسرے کی بات سنتے یہ واقعہ حضرت اشعیاہ کے وقت میں ہوا یہود نے توریت پر عمل کرنا چھوڑ دیا تھا آخر حضرت اشعیاہ کو بھی مار ڈالا ۱۲ فلہ بخت نصر ظالم بادشاہ کی قید سے چھٹ کر آئے قحط دور ہوا ۱۲ فلہ اگرچہ قرآن شرارت اور کفر کا مٹنے والا ہے مگر جو مٹ دہرمی کرے اور حسد میں مبتلا ہو جیسے یہود اور نصاریٰ ان کی شرارت اور کفر کو اللہ بڑھاتا ہے جتنا جتنا قرآن اترتا جاتا تھا وہ اس کا انکار کرتے جاتے تھے تو کفر روز بروز بڑھ رہا تھا قتادہ رح نے کہا یہود نے آنحضرت صلعم اور عربوں کے حسد سے قرآن کا انکار کیا ورنہ وہ خوب جانتے تھے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور آنحضرت صلعم سچے پیغمبر ہیں ۱۲

كَثِيرًا مِّنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝
قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ
غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ
قَدْ ضَلُّوا مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا
وَضَلُّوا عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝
لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ
عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ
ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝
كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ
لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ تَرَىٰ
كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ
لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ
أَن سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ
هُمْ خَالِدُونَ ۝ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ
مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا
مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝ لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ
النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا
الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۖ وَلَتَجِدَنَّ
أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ
قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ
قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝
وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ
أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا

ہو گئے اور اللہ تعالیٰ انکے کاموں کو دیکھ رہا ہے
(اے پیغمبر) کہدو کتاب والو ناحق بات کہہ کر اپنے دین میں حد سے مت بڑھو اور ان لوگوں (اپنے باپ دادوں) کے خیال پر نہ چلو جو (تم سے) پہلے گمراہ ہو چکے اور بہتیروں کو گمراہ کر گئے اور سیدھے رستہ سے بہک گئے ۝
بنی اسرائیل کے کافروں پر داؤد اور عیسےٰ کی زبان سے پھٹکار پڑ چکی ہے یہ (پھٹکار) اس لیے (پڑی) کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے بڑھ جاتے تھے بُری بات کر بیٹھتے تو اس سے ایک دوسرے کو منع نہ کرتے بے شک برا کام کرتے تھے (اے پیغمبر) تو ان میں سے (اہل کتاب میں سے) بہتیرے ایسے دیکھے گا جو کافروں سے دوستی کرتے ہیں انہوں نے اپنے لیے بری طیاری کی ہے وہ کیا جس سے اللہ تعالیٰ انپر غصے ہوا اور (آخرت میں) ہمیشہ عذاب میں رہیں گے اور اگر وہ اللہ تعالےٰ اور پیغمبر (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لائے ہوتے تو کافروں کو دوست نہ بناتے لیکن بہتیرے ان میں نافرمان ہیں (اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو سب لوگوں میں مسلمانوں کا سخت دشمن یہود اور مشرکوں کو پائے گا اور دوستی (کی راہ) میں مسلمانوں سے نزدیک ان لوگوں کو پائیگا جو اپنے تئیں نصارےٰ کہتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ نصارےٰ میں مولوی اور مشائخ ہیں (یعنے عالم بھی ان میں ہیں اور درویش بھی) اور وہ غرور نہیں کرتے اور جب (اس کلام کو) سنتے ہیں جو پیغمبر (حضرت محمد) پر اترا (یعنے قرآن شریف کو) تو دیکھتا ہے حق بات کو پہچان کر

ف ۱ اور حضرت زکریا اور یحییٰ علیہ السلام کو مار ڈالا اور حضرت عیسےٰ کو مارنے کے پیچھے پڑے ۱۲ ف ۲ یہود اور نصارےٰ دونوں کو نصیحت ہے یہود حد سے بڑھ گئے حضرت مسیح کو معاذ اللہ جھوٹا کہنے لگے ان کی پیغمبری سے ہی انکار کرنے لگے نصارےٰ بھی حد سے بڑھ گئے حضرت مسیح کو خدا بنا دیا ۱۲ ف ۳ پہلے فرمایا گمراہ ہو چکے پھر فرمایا سیدھے رستہ سے بہک گئے دونوں کا معنے ظاہر میں ایک ہی ہے لیکن بعضوں نے کہا پہلی گمراہی سے یہ مطلب ہے کہ جس بات کو عقل سلیم نہیں مانتی اسکے قائل ہوئے اور دوسرے سے یہ مطلب ہے کہ جس بات سے شریعت نے منع کیا اسکو کرنے لگے ۱۲ ف ۴ یعنے زبور اور انجیل میں انپر لعنت کی گئی ہے بعضوں نے کہا ایلہ کے یہودی بندر ہو گئے حضرت داؤد کے فرمانے سے اور نصارےٰ مائدہ والے سور ہو گئے حضرت عیسےٰ کے فرمانے سے ۱۲ ف ۵ یعنے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو بالکل انہوں نے چھوڑ دیا تھا جب کوئی قوم ایسا کرتی ہے تو اللہ تعالےٰ کا عذاب گناہ کرنیوالوں پر اور خاموش رہنے والوں پر یکساں اترتا ہے جیسے ہفتہ کی بیحرمتی بعضوں نے کی تھی بعضے خاموش رہے منع نہ کیا اللہ تعالےٰ نے سب کو بندر بنا دیا ۱۲ ف ۶ جو بری بات سے منع نہ کرتے تھے ۱۲ ف ۷ جیسے کعب بن اشرف وغیرہ یہودی جو کہ کے مشرکوں سے دوستی کرتے اور مسلمانوں سے دشمنی کرتے ۱۲ ف ۸ یعنے اگر ایمان ہوتا تو کافروں کی دوستی کیوں کرتے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے کافروں کی دوستی منع کیا ہے بعضوں نے کہا پیغمبر سے اوپکے پیغمبر حضرت موسےٰ و حضرت عیسےٰ مراد ہیں یعنے وہ اپنے پیغمبر پر بھی اچھی طرح ایمان نہیں لائے کیونکہ ہر پیغمبر نے مشرکوں کی دوستی منع کیا ہے ۱۲ ف ۹ ان میں یہودیوں کی طرح سخت دلی اور بے رحمی نہیں ہے ۱۲ ف ۱۰ جیسے یہود اور مشرک غروری ہوتے ہیں سید علامہ نے کہا عموماً نصاری مسلمانوں کے لیے یہود اور مشرکوں سے بہتر ہیں ان میں علم ہے علم ایسی ہی چیز ہے جب کسی قوم میں علم یا تو فقر و فاقہ اور جہالت میں کمی ہو گئی ۱۲ ف ۱۱ اصل میں آنسوں بہتے ہیں آنکھیں نہیں بہتیں لیکن مبالغہ کے طور پر ایسا کہتے ہیں کہ آنکھیں بہتیں یعنے بہت روتے ہیں ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیت نجاشی اور اسکے لوگوں کے حق میں اتری ۱۲

			مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُولُونَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝	اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے اُبل کر رہی ہیں کہتے ہیں مالک ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمکو گواہوں میں لکھ لے اور ہمکو کیا ہوا ہے جو ہم اللہ پر اور جو حق بات ہم تک پہونچی ہے اسپر یقین نہ لائیں اور اس بات کی خواہش نہ کریں کہ ہمارا مالک ہمکو نیکبخت لوگوں کے ساتھ داخل کرے گا
۷	الانعام	۲	اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝	جن لوگوں کو ہمنے کتاب دی وہ تو اس پیغمبر کو اس طرح پہچانتے ہیں جسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو نقصان پہونچایا وہ ایمان نہ لائیں گے
۷	"	۱۱	وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۝	اور ان لوگوں نے اللہ کو جیسا پہچاننا چاہیے تھا ویسا نہیں پہچانا جب (صندی) کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا تو (اے پیغمبر) کہدے جس کتاب کو موسیٰ لیکر آیا تھا جسمیں لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی اسکو کس نے اتارا تھا تم نے اسکے کئی ورق (الگ الگ) بنا رکھے ہیں جنکو تم بتلاتے ہو اور بہت سے چھپا رکھتے ہو اور تمکو وہ باتیں سکھائی گئیں جنکو نہ تم جانتے تھے نہ تمہارے باپ دادا (اے پیغمبر) کہدے اللہ ہی نے وہ کتاب اتاری تھی پھر انکو اپنی غلط باتوں میں کھیلنے دے
۹	"	۱۸	وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۡ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝	اور یہودیوں پر ہم نے ہر ناخون والا جانور حرام کر دیا تھا اور گائے اور بکری کی چربی بھی ان پر حرام کر دی تھی مگر جو (چربی) پیٹھ پر لگی ہو یا آنتوں میں یا ہڈی سے مل گئی ہو یہ ان کی شرارت کی سزا ہمنے ان کو دی تھی اور ہم سچے ہیں
"	"	۱۹	ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝	پھر ہمنے موسیٰ کو کتاب (توریت) دی نیک (بندے) پر پورا فضل کرنے کو اور ہر چیز کا پورا بیان کرنے کو اور (لوگوں کو) راہ دکھانے کو اور مہربانی کو تاکہ اسلیے کہ وہ اپنے مالک سے ملنے پر یقین لائیں
۹	الاعراف	۱۰۳-۱۰۲-۱۰۱-۱۰۰-۹۹-۹۸-۹۷-۹۶-۹۵-۹۴-۹۳-۹۲-۹۱-۹۰-۸۹-۸۸-۸۷-۸۶-۸۵-۸۴-۸۳-۸۲-۸۱-۸۰-۷۹-۷۸-۷۷-۷۶-۷۵-۷۴-۷۳-۷۲-۷۱-۷۰-۶۹-۶۸-۶۷-۶۶-۶۵-۶۴-۶۳-۶۲-۶۱-۶۰-۵۹-۵۸-۵۷-۵۶-۵۵-۵۴-۵۳-۵۲-۵۱-۵۰-۴۹-۴۸-۴۷-۴۶-۴۵-۴۴-۴۳-۴۲-۴۱-۴۰-۳۹-۳۸-۳۷-۳۶-۳۵-۳۴-۳۳-۳۲-۳۱-۳۰-۲۹-۲۸-۲۷-۲۶-۲۵-۲۴-۲۳-۲۲-۲۱-۲۰-۱۹-۱۸-۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱	ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى ۙ بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ	پھر ان (پیغمبروں) کے بعد ہمنے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دیکر فرعون اور اسکی (قوم کے) سرداروں کی طرف بھیجا انہوں نے ان نشانیوں کو

ف یا حق باتوں میں سے کچھ پہچان کر اگر سب پہچانتے تو کتنا رتبہ پاتے ۱۲ ف یعنے حضرت محمد ؐ کی امت میں جو اگلی امتوں پر گواہی دینگی یا حضرت محمد ؐ کے ماننے والوں میں ۱۲ ف کہنے کیا وجہ ہے ۱۲ ف یعنے مسلمانوں کے ساتھ یا اگلے پیغمبروں اور مؤمنین کے ساتھ جنت میں ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم کو کیا ہوا جو ہم اللہ پر اور جو حق بات ہم تک آئی اسپر ایمان نہ لاویں اور پھر یہ توقع رکھیں کہ ہمارا مالک نیکوں کے ساتھ ہم کو بہشت میں لیجاوے یعنے یہ تو دیوانہ پن ہے کہ اللہ اور اسکے کلام پر ایمان لاویں اور بہشت میں جانے کی توقع رکھیں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم کو کیا ہوا ہے جو ہم اللہ پر اور جو حق بات ہم تک آئی اسپر ایمان نہ لاویں حالانکہ ہم یہ آرزو رکھتے ہیں کہ ہمارا مالک ہم کو نیکبختوں کے ساتھ بہشت میں لیجاوے یعنے جب ہم کو نیکوں کے ساتھ بہشت میں جانیکی آرزو ہے تو ہم ضرور اللہ اور اسکے کلام پر ایمان لاویں گے ۱۲ ف یعنے یہود اور نصاریٰ کو ۱۲ ف کیونکہ اگلی کتابوں میں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ؐ کی نشانیاں بتلائی ہیں اور اگلے پیغمبروں نے جو آپ کی بشارتیں دی ہیں وہ سب ان کو معلوم ہیں جسسے انکو پورا یقین ہے کہ وہ پیغمبر یہی ہیں مگر حسد اور عداوت سے آپ کی پیغمبری کی گواہی نہیں دیتے ۱۲ ف ہلاک ہیں ۹ الآن حضرت عیسیٰ کو نہ مانکر ۱۲ ف نقصان یہ کہ ہر شخص کے لیے دو ٹھکانے بنائے گئے تھے ایک بہشت میں ایک دوزخ میں انہوں نے بگڑ کر اپنا بہشت کا مکان کھو دیا اور دوزخ میں بستر لگایا ۱۲ ف یعنی قریش کے کافروں یا یہودیوں نے ۱۲ ف یا جیسی اس کی بڑائی کرنا چاہیئے تھی ویسی نہیں کی ۱۲ ف یعنے نبوت کا انکار کرنے لگے اور اللہ کی قدرت پر خیال نہیں کیا اس کو پورا اختیار ہے کہ جس آدمی پر جو چاہے وہ اتارے۔ کہتے ہیں یہ آیت قریش کے کافروں میں اتری وہ توریت شریف کو یہودیوں سے سنتے اس کو مانتے اور کہتے اگر ہم پر بھی کوئی کتاب اترتی تو ہم اگلے زمانہ کے پیغمبروں سے زیادہ راہ پر ہوتے بعضوں نے کہا یہود کے باب میں اتری انہوں نے کہا اے محمد ؐ کیا اللہ تم نے پیغمبر کوئی کتاب اوتاری آپ نے فرمایا ہاں یہود کہنے لگے قسم خدا کی اللہ نے آسمان سے کوئی کتاب نہیں اتاری ۱۲ ف اگلے خدا نے اور کس نے پھر قرآن اترنے کا انکار کیوں کرتے ہو حالانکہ توراۃ کا اترنا مانتے ہو اگر یہ آیت قریش کے کافروں میں اتری ہو تو بہتر الزام اس طرح سے ہوگا کہ وہ توراۃ کو یہود سے سنتے اور اسکو مانتے اور یہود کو پیغمبر تو صاف الزام ہے ۱۲ باقی وضیحہ۔

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَقَالَ
مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى
اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝ قَالَ اِنْ
كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ
ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ
بَيْضَاۗءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ
فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝ يُّرِيْدُ
اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا
تَاْمُرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ
فِي الْمَدَاۗىِٕنِ حٰشِرِيْنَ ۝ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ
سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝ وَجَاۗءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا
اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝
قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ قَالُوْا
يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ
نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ۝ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا
سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ
وَجَاۗءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ۝ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى
مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ
مَا يَاْفِكُوْنَ ۝ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ
وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۝ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ

زمانا تو (اسی) پیغمبر دیکھ فسادیوں کا کیا انجام ہوا اور موسےٰ نے کہا اے
فرعون میں اسکا بھیجا ہوا تیرے پاس آیا ہوں جو ساری جہان کا مالک
ہے اس لائق ہوں کہ میں اللہ تعالےٰ پر کوئی بات نہ کہوں مگر جو سچ
ہے میں تمہارے مالک کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لیکر آیا ہوں تو بنی
اسرائیل کو میرے ساتھ کردے فرعون نے کہا اگر تو کوئی نشانی
لیکر آیا ہے تو وہ کہاں ہے سچا ہے تو لا موسےٰ نے اپنی لکڑی ڈالدی
وہ اسی وقت ایک کھلا اژدہا بن گئی اور اپنا ہاتھ نکالا تو دیکھنے
والوں کو اسیوقت (سفید چمکتا ہوا) دکھلائی دیا فرعون کی قوم
کے سردار کہنے لگے یہ تو بیشک بڑا پکا جادوگر ہے تمہاری ملک سے
تم کو نکالنا چاہتا ہے تو اب کیا صلاح دیتے ہو سب نے کہا
موسیٰ اور اسکے بھائی کو ابھی رہنے دے اور بستیوں میں نقیبوں
کو روانہ کر وہ ہر ایک پکے (ماہر) جادوگر کو تیرے پاس لے
آئیں اور جادوگر فرعون کے پاس حاضر ہوئے کہنے لگے
اگر ہم (موسےٰ پر) غالب ہوئے تو ہم کو (سرکار سے) انعام
تو ضرور ملیگا فرعون نے کہا ہاں ہاں اور تم بیشک مصاحبوں
میں شریک ہوگے جادوگروں نے کہا موسےٰ یا تو تم (پہلے)
اپنی لکڑی) ڈالو اور یا ہم (پہلے) ڈالیں موسیٰ نے کہا تم ہی
ڈالو جب جادوگروں نے ڈالا تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کردیا
اور انکو ڈرا دیا اور بڑا جادو لیکر آگئے اور ہمنے موسیٰ کو وحی
بھیجی تو بھی اپنی لکڑی ڈال (اُنہوں نے ڈالی) وہ لکڑی (اژدہا
بنکر) جادوگروں کے سارے سوانگ کو نگلنے لگی آخر جو سچی بات
تھی وہ تو رہ گئی اور جادوگروں کا کیا کرایا سب ہوا ہوا اور
اور فرعون اور اس کے ساتھی اسی جگہ ہار دیے اور ذلیل
ہوکر (شہر کو) لوٹ گئے اور جادوگروں کو (جیسے) کسی نے

ف سب کے سب ڈوب گئے تباہ ہوگئے دولت اور حکومت خاک میں ملگئی ۱۲ ف کیونکہ میں اللہ کا رسول ہوں اور رسول کا کام یہی ہے کہ جسکے بھیجنے والے نے جو فرمایا ہے وہ بیکھٹکے اپنی طرف
سے کوئی بات نہ بڑھائے ۱۲ ف وہ اپنے قدیمی ملک یعنے شام کے ملک میں چلے جاویں اور تیری قید سے آزاد ہوں ۱۲ ف اژدہا بڑا سانپ اور دوسری آیت میں جان کا لفظ ہے جو چھوٹے
سانپ کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ تن و توش میں تو وہ اژدہے کی مثال تھی اور چالاکی اور تیزی میں چھوٹے باریک سانپ کیطرح ۱۲ ف مگر یہاں میں ہے یا بطل کے نیچے سے ۱۲ ف اسکو دیکھکر
چمک سے لوگ گر پڑے حالانکہ حضرت موسےٰ کا گندمی رنگ تھا ۱۲ ف یعنے اپنے فن کا بڑا ماہر اور بڑا کامیاب ہے سورۂ شعراء میں یوں ہے کہ فرعون نے یہ کہا اور یہاں یہ ہے کہ اسکی قوم کے
سرداروں نے کہا شاید دونوں نے کہا ہو یا فرعون نے پہلے یہ رائے ظاہر کی ہو پھر سرداروں نے اسی کے موافق کہنے لگے یا فرعون کے ایسا کہنے سے سرداروں نے اس کا کلام قبطیوں سے نقل کیا ہو
ف یعنے تمہاری سلطنت خود دبا چاہتا ہے ۱۲ ف یہ فرعون کے سرداروں نے تمام قبطیوں سے پوچھا یہ فرعون کا کلام ہے اسنے اپنے سرداروں سے رائے لی جیسے بادشاہ کا دستور ہوتا ہے
کہ اپنے وزیروں اور امیروں کی رائے لیتا ہے ۱۲ ف جب مشورہ ہو چکا تو اخیر ۱۲ ف یعنے انکا مقدمہ ابھی ڈال رکھو چند روز کے لیئے ملتوی کردو یا انکو قید رکھو یا ابھی انکو امید دلا
رکھو یعنے صاف جواب نہ دے ۱۲ ف شاہ عبدالقادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور بھیجدے پرگنوں میں نقیب شاہ رفیع الدین صاحب نے یوں کہا ہے اور بھیجدے ہم شہروں کے اکٹھے کرنیوالے
ف کیونکہ انکو یقین تھا کہ جب بادشاہ نے بلایا ہے اور اتنا بڑا کام لینا چاہتا ہے تو انعام تو ضرور سرفراز ہوگا ۱۲ ف کسی نے کہا فرعون نے ان سے یہ وعدہ کیا کہ تم سب درباریوں سے
پہلے میرے پاس آیا کرنا اور سب کے بعد جایا کرنا ۱۲ ف اپر موسےٰ ۱۲ اور ہارون ۱۲ بلانے اور جادوگروں کے مقابلہ کرنے کی میری مقابلہ کے عید کا دن مقرر ہوا سارے مصر کے
لوگوں کو ایک میدان میں دعوت دی گئی اور فرعون بھی مع اپنے سرداروں اور جادوگروں کے ساز و سامان کے وہاں آیا موسےٰ ۱۲ اور ہارون ۱۲ بھی آئے ۱۲ باقی در ضمیمہ

يُعِيدُونَ ۝ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِينَ
رَبِّ مُوسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ
بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ
مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ
اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ لَاُقَطِّعَنَّ
اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ
لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى
رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ
اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاۗءَتْنَا ۭ
رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝
وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ
مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ
وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۭ قَالَ سَنُقَتِّلُ
اَبْنَاۗءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّا
فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ
اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ
لِلّٰهِ ۣ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا
جِئْتَنَا ۭ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ
عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ
كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ
بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَذَّكَّرُوْنَ ۝ فَاِذَا جَاۗءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ

شہید ہیں ۱۲ قالوا اور بولے تجھ سے ہم تو یقین کر چکے جہان کے مالک پر ایمان لا کر
جو موسیٰ اور ہارون کا مالک ہے فرعون نے کہا تم موسیٰ کے خدا پر
ایمان لے آئے اور ابھی میں نے تمکو اجازت نہیں دی ضرور یہ ایک منصوبہ
ہے جو تم نے اس شہر میں گانٹھا ہے اسلیے کہ شہر والوں کو دیکھ لیں
کہ اس میں سے نکال باہر کریں خیر اب تم کو معلوم ہو جائیگا میں ضرور
تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کٹواؤں گا پھر تم سب کو سولی
پر چڑھاؤں گا ۔ جادوگر کہنے لگے ۱۲ ہم تو (بہرحال ایک دن)
اپنے مالک کے پاس لوٹ جانے والے ہیں ۱۲ اور تو ہم پر قصور
کیا رکھتا ہے یہی نا کہ جب ہمارے پاس ہمارے مالک کی
نشانیاں آگئیں تو ہم ان پر ایمان لائے ۔ مالک ہمارے ہمکو صبر
عنایت فرما ۱۲ اور مسلمان پر (دنیا سے) اٹھا ۱۲ اور فرعون کی قوم کے
سردار کہنے لگے ۱۲ کیا تو موسے اور اسکی قوم (بنی اسرائیل) کو
یونہی خالی چھوڑ دیگا کہ وہ ملک میں فساد مچاتے پھریں ۱۲ اور موسیٰ
کا گروہ تجھ کو اور تیرے (بنائے ہوئے بتوں اور خداؤں کو) چھوڑ بیٹھے ۔ فرعون نے
کہا ۱۲ اب ہم انکے بیٹوں کو مار ڈالیں گے اور انکی عورتوں کو جیتا رہنے
دینگے اور ہم تو ہر طرح سے (اپنے غالب ہیں ۔ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا
اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو سارا ملک (یا مصر کا ملک) اللہ کا ہے وہ
اپنے بندوں میں جسکو چاہے دیتا ہے اور آخرت (خاص) پرہیزگاروں
کے لیے ہے ۔ وہ کہنے لگے تیرے آنے (پیدا ہونے) سے پہلے بھی
ہم تکلیف میں رہے اور تیرے آنے بعد بھی ۔ موسیٰ نے کہا وہ وقت قریب
ہے کہ تمہارا مالک تمہارے دشمن کو تباہ کر دے اور تمکو انکا جانشین
بنائے پھر دیکھے تم کیسے کام کرتے ہو ۱۲ اور ہمنے فرعون کی لوگوں کو
قحطوں اور پیداوار (بیک) کی کمی کی سزا دی اسلیے کہ وہ ہوشیار
ہوں ۱۲ تو جب ان پر کوئی نعمت آئی تو کہتے یہ ہمارا حق ہے ۱۲

ف۱ یعنے اس طرح بے اختیار ہو کر گرے جیسے کسی نے انکو دفعۃً گرا دیا اللہ تعالیٰ نے انکے دل میں ڈالدیا کہ موسیٰ کا کام جادو نہیں ہے بلکہ اللہ کیطرف سے ہے اور وہ شرمندہ ہو کر گر پڑے ۱۲ ف۲ اور پھر ایمان
لانے کی ۱۲ ف۳ اور تم مرے سے شہر کے حاکم بنجاؤ ۱۲ ف۴ جو تمہارے لیے ہونا ہے وہ تم کو ۱۲ ف۵ بعضوں نے کہا شہر والوں سے بنی اسرائیل مراد ہیں یعنے تمنے یہ منصوبہ اسلیے گانٹھا ہے کہ بنی
اسرائیل کو ہمارے ہاتھوں سے نکال لیجاؤ ۱۲ ف۶ یعنے ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں ۱۲ ف۷ ہم کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ۱۲ ف۸ یعنے ایک دن موت ضرور آئے گی پھر اگر اسطرح لکھی ہے تو اچھے
پر واہ نہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ آخر ہم کو اور تجھکو خدا کے پاس لوٹ جانا ہے تو ہمارا تیرا انصاف وہاں ہو جائیگا اگر تو ہم پر ظلم کریگا تو ضرور وہاں بدلہ پائیگا ۱۲ ف۹ یا تو ہم میں عیب
کیا نکالتا ہے یا تو ہم سے کیوں بیر کرتا ہے اسی وجہ سے نا ۱۲ ف۱۰ یا صبر کے دانے ہم پر کھولدے یا صبر ہم پر ڈالدے بہادے ۱۲ ف۱۱ بات یہ ہے کہ ہر فن والے کو جیسا اسکا فن حالا پہچان لیتا ہے ویسا
نہیں پہچان سکتا ہے یہ لوگ جادو کے فن میں بہت کمال رکھتے تھے انہوں نے جب حضرت موسیٰ کے کام کو دیکھا تو اسیوقت سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہی ان کو نیک توفیق دینا منظور تھا انکے
دل میں ایمان سما گیا اور سما بھی ایسا کہ جان تک کی پرواہ نہ کی قتل ہو گئے مگر ایمان پر قائم رہے سبحان اللہ یہ مالک کا دین ہے جسکو چاہے سرفراز فرمائے ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا صبح کو یہ جادوگر
تھے شام کو شہیدوں میں داخل ہوئے بعضے کہتے ہیں کہ فرعون انکو قتل نہ کر سکا اور اللہ تعالیٰ نے انکو بچا دیا ۱۲ ف۱۲ جادوگروں کو سزا ملنی مگر ۱۲ ف۱۳ مصر میں دو مذہب کر دیئے اور دو گروہ ایک
موسیٰ کے دین پر اور ایک تیرا گروہ ۱۲ ف۱۴ انہیں انکا بندوبست کرینگے ۱۲ ف۱۵ جو پیدا ہوں ۱۲ ف۱۶ یعنے بنی اسرائیل ۱۲ ف۱۷ تکلیف میں ہے فرعون اور اسکی قوم سے ہمکو سدا تکلیف ہی
رہی یہ مطلب ہے کہ تیرے پیغمبر ہونے سے پہلے بھی ہم تکلیف میں تھے فرعون کے لوگ ان سے محنت کے کام کراتے تھے جیسے مٹی ڈھونا اینٹیں بنانا اور تیرے پیغمبر ہونے کے بعد تو اب اور زیادہ ہو گئی
ہو گئی کہ اولاد کے مارنے کی دھمکی دیجاتی ہے ۱۲ ف۱۸ کیوں گھبراتے ہو ۱۲ ف۱۹ اسکا مذاق کرتے ہوئے کہ ہمارا بھلا تو ہو نہیں رہا ہے الٹا برائی اور نا شکری کر رہے ہیں ۱۲ باقی ۱۲ منہ

قَالُوا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ
يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۭ اَلَآ اِنَّمَا
طٰۗىِٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ
لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ
وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ
مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا
مُّجْرِمِيْنَ ۝ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ
قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ
عِنْدَكَ ۚ لَىِٕنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ
لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ
فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ
بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ
الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ
وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰي بَنِيْٓ
اِسْرَاۗءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا
كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا
يَعْرِشُوْنَ ۝ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰي قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى
اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ

اور اگر انپر کوئی آفت آتی تو موسٰے اور انکے ساتھیوں کی
شومی بتاتے سنو انکی شومی خدا کی طرف سے ہے لیکن انمیں کے
اکثر لوگ (اصل حال) نہیں جانتے اور (موسٰے سے) کہنے لگے تو
کوئی سی نشانی ہمارے سامنے لاکر ہمپر جادو چلائے تو بھی ہم
ماننے والے نہیں پھر ہمنے انپر طوفان (بیجا) اور ٹڈیاں (بھیجیں)
اور جوئیں (بھیجیں) اور مینڈک (بھیجے) اور خون (بھیجا)
کھلی کھلی نشانیاں اسپر بھی وہ اکڑ ہی رہے اور یہ لوگ (بڑے)
شریر لوگ تھے اور جب انپر طاعون آیا کہنے لگے ای موسٰی
اپنے مالک سے اس وعدے کے آسرے پر جو اسنے تجھ سے کیا ہے
دعا کر اگر تو ہم سے اس عذاب کو ٹالدے تو ہم ضرور (بالضرور)
تجھپر ایمان لائینگے اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ روانہ کردینگے
پھر جب ہمنے انکا عذاب اُس وقت تک ٹالدیا جہانتک کہ وہ
پہونچنے والے تھے تو وہ فوراً لگے اپنا اقرار توڑنے آخر ہمنے
ان سے بدلہ لیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلانے اور انکی پروا
نہ کرنے کی سزا میں ہم نے انکو سمندر میں ڈبودیا اور ہمنے
اُن لوگوں کو جو کمزور گنے جاتے تھے اُس ملک کے پورب
اور پچھم کا مالک بنادیا جس میں ہمنے برکت دی تھی اور
(اے پیغمبر) بنی اسرائیل نے جو صبر کیا تو اللہ تعالٰی
کا نیک کلمہ اُن پر پورا ہوا اور فرعون اور اُس کی قوم
والے جو جو عمارتیں بنواتے اور باغات چڑھاتے وہ سب
ہم نے غارت کردیئے اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر
(بحر قلزم) کے پار اُتارا تو وہ کچھ لوگوں پر سے ہوکر گذرے
جو اپنے بتوں پر جمے بیٹھے تھے بنی اسرائیل نے کہا
اے موسٰے جیسے ان لوگوں کے پاس بت ہیں ایسا ہی

ف۱ جیسے قحط اور گرانی یا بدہوائی ۱۲ ف۲ کہتے اُن کی نحوست سے یہ آفت ہمپر آئی ۱۲ ف۳ اور بھلائی سب ۱۲ ف۴ کہ خیر و شر سب کا مالک خداوند کریم ہے اسنے جو تقدیر میں لکھدیا ہے وہ ضرور ہوگا کسی کی نحوست اور شومی سے کیا ہوتا ہے ۱۲ ف۵ ان پانچوں عذابوں کے بعد ۱۲ ف۶ چھٹا عذاب ایک دن میں ستر ہزار آدمی مرگئے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور جب انپر کوئی عذاب آیا یعنے ان پانچوں عذابوں میں سے کوئی عذاب جنکا بیان اوپر ہوا صحیح حدیث میں ہے کہ طاعون اللہ تعالٰی کا عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا تم سے پہلے ایک امت پر بھیجا گیا تھا تو جس ملک میں طاعون ہو وہاں جاؤ بھی نہیں اور اگر جہاں تم ہو وہاں طاعون آوے تو بھاگو بھی نہیں ۱۲ ف۷ کہ توجہ عاجز کریگا تو وہ قبول کریگا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس عہد کے وسیلے سے جو تجھکو بتا رکھا ہے اپنی پیغمبری کی فضیلت سے ۱۲ ف۸ جہانتک پہونچنا اور زندہ رہنا ان کی تقدیر میں لکھا تھا یعنے ڈوبنے اور ہلاکت کے وقت تک ۱۲ ف۹ ایمان نہ لائے نہ بنی اسرائیل کو چھوڑا ۱۲ ف۱۰ یعنے بنی اسرائیل کو جو فرعون کے زمانہ میں بالکل ناتوان اور غریب تھے ۱۲ ف۱۱ یعنے بڑا آباد اور زرخیز ملک تھا مراد شام اور مصر کا ملک ہے جسکے بنی اسرائیل فرعون کی ہلاکت کے بعد مالک ہوئے بعضوں نے کہا ساری دنیا مراد ہے کیونکہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان ؑ کی سلطنت تمام دنیا میں پھیل گئی تھی اور وہ بنی اسرائیل ہی میں سے تھے ۱۲ ف۱۲ فرعون کے غلو پر ۱۲ ف۱۳ یعنے اللہ تعالٰی نے جو وعدہ فرمایا تھا کہ میں کمزوروں پر احسان کروں اور ان کو حکومت دینا چاہتا ہوں ۱۲ ف۱۴ ٹہنیوں اور چپڑا پر ۱۲ ف۱۵ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور فرعون اور اس کی قوم والے جو اونچے محل اٹھواتے تھے وہ سب ہم نے تباہ اور برباد کردیے ۱۲ ف۱۶ عاشورہ کے دن حضرت موسٰے نے اُس دن اسکا شکر ادا کیا ۱۲ ف۱۷ ان کا پورا پتہ تحقیق سے کسی کی رائے نہیں جتا سکے انہوں نے بتائی تھیں اور یہ لوگ لخم اور جذام کے قبیلے کے تھے جو سمندر کے کنارے آباد تھے ۱۲

إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ
تَجْهَلُونَ ۝ إِنَّ هٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ
وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ قَالَ أَغَيْرَ اللّٰهِ
أَبْغِيكُمْ إِلٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِينَ ۝
وَإِذْ أَنجَيْنٰكُمْ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ
سُوٓءَ الْعَذَابِ ۖ يُقَتِّلُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ
نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِي ذٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ
عَظِيمٌ ۝ وَوٰعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِينَ لَيْلَةً
وَأَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ
لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوسٰى لِأَخِيهِ هٰرُونَ
اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ
الْمُفْسِدِينَ ۝ وَلَمَّا جَآءَ مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا
وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ ۙ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ ۚ
قَالَ لَن تَرٰىنِي وَلٰكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ
اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرٰىنِي ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى
رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا ۚ
فَلَمَّآ أَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ
وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ قَالَ يٰمُوسٰى إِنِّي
اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِي وَبِكَلَامِي ۖ
فَخُذْ مَآ آتَيْتُكَ وَكُن مِّنَ الشّٰكِرِينَ ۝ وَ
كَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ
مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا
بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا
بِأَحْسَنِهَا ۚ سَأُورِيكُمْ دَارَ الْفٰسِقِينَ

ایک بت ہمارے لئے بھی بنادے موسےٰ نے کہا تم تو جاہل ہو بیشک لوگ جس
دین پر ہیں وہ تباہ ہونیوالا ہے اور جو کام یہ لوگ کر رہے ہیں وہ بھی لغو
ہے موسےٰ نے کہا کیا میں خدا کے سوا تمہارے لئے اور کوئی معبود ڈھونڈ
نکالوں اور اُسی نے تمکو سارے جہان پر بزرگی دی اور جب ہم نے
تمکو فرعون کے لوگوں سے چھڑایا وہ تم کو سخت تکلیف دیتے تھے تمہارے
بیٹوں کو تو (چن چن کر) مار ڈالتے اور تمہاری عورتوں کو جیتا چھوڑ
دیتے اور اسمیں تمہارے مالک کا تمپر بڑا احسان ہوا اور ہمنے موسےٰ
سے تیس رات کا وعدہ کیا اور دس راتوں سے اس وعدے کو پورا
کیا تو موسےٰ کے مالک کا وعدہ چالیس رات کا پورا ہوگیا۔ اور موسےٰ
نے اپنے بھای ہارون سے کہہ گیا تو میری قوم میں میرا خلیفہ رہ اور تم
رہ اور اچھی طرح کام چلا اور فسادیوں کے رستے پر مت چل اور
جب موسےٰ ہمارے وقت پر (کوہ طور پر) آیا اور موسےٰ کے
مالک نے اُس سے باتیں کیں تو موسےٰ نے کہا مالک میرے (اپنے
تئیں) مجھکو دیکھا میں تجھکو (ایک نظر) دیکھوں مالک نے
فرمایا تو مجھکو ہرگز نہ دیکھ سکیگا لیکن اس پہاڑ کیطرف دیکھ اگر وہ
اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو تو بھی مجھکو آئندہ دیکھ سکیگا پھر جب اسکے مالک نے
پہاڑ پر تجلی کی تو اسکو چکنا چور کر دیا اور موسےٰ بیہوش گر پڑا جب ہوش
میں آیا تو کہنے لگا تو پاک ہے میں تیری درگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور میں
سب سے پہلے یقین لاتا ہوں اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے موسےٰ میں نے تجھکو اپنی
پیغمبری اور (بیواسطہ) ہمکلامی سے لوگوں پر بزرگی دی تو جو میں نے تجھکو دیا
وہ لے لے اور (خدا کا) شکر کرتا رہ اور ہمنے تختیوں میں موسےٰ کیلئے ہر قسم
کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھدی تھی تو ان تختیوں کو زور سے سنبھال
اور اپنی قوم سے کہدے انمیں جو اچھی باتیں ہیں اُنپر عمل کریں اور میں یہی
تمہارے کہ میں تم کو اب نافرمان لوگوں کا ٹھکانا دکھاتا ہوں

وقت بنی اسرائیل تو موجود تھا اور برسوں سے حضرت موسےٰ کی صحبت اٹھا چکے تھے انہوں نے جو یہ خواہش کی کہ ایک بت ہم کو بھی بنوادے اس سے یہ غرض نہ تھی کہ وہ شرک کریں گے بلکہ اونکا
مطلب یہ تھا کہ اس کے ذریعہ سے بالواسطہ سکو سامنے رکھکر اللہ تعالےٰ کا دیدار کرینگے جیسے اس زمانہ کے مشرک بت پرست جو ذرا علم رکھتے ہیں یہی کہتے ہیں کہ ہم پوجا تو اللہ تعالےٰ ہی کی کرتے ہیں مگر
انسانی طبیعت کا خاصہ یہ ہے کہ وہ ایک محسوس چیز پر زیادہ مائل ہوتی ہے اس لئے بت کو سامنے رکھکر خدا کا دیدار کرتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لڑائی میں
تشریف لیگئے وہاں مسلمانوں نے ایک بیری کا درخت دیکھا اور آنحضرت سے خواہش کی کہ جیسے کافروں نے ایک درخت مقرر کیا ہے جسکو وہ ذات انواط کہتے اور اُسپر اپنے ہتھیار لٹکاتے اور اُس کے گرد جمے رہتے ہمارے لئے بھی آپ اس درخت کو ذات انواط مقرر فرمادیجئے آپ نے فرمایا اللہ اکبر یہ تو وہی مثال ہوئی جیسے بنی اسرائیل نے موسےٰ سے کہا
تھا ہم کو بھی ایک بت بنوادے جیسے ان لوگوں کے بت ہیں تم ضرور اگلی امتوں کی راہوں پر چلوگے دوسری روایت میں ہے برابر برابر اگر وہ گوہ کی سوراخ میں گھسے ہیں تو تم بھی گھسو
گے الخ اللہ تعالےٰ اسکو بیان کریگا (۱۲) بنی اسرائیل وہ وقت یاد کرو (۱۲) کہ ہمنے تمکو فرعون سے چھڑایا وقت (۱۲) ۵ میل جبل اور محبت کے ساتھ (۱۲) وقت مقرر کیگئے بھائی (۱۲)
بالواسطہ فرشتہ جبل شانہ نے حضرت موسےٰ سے کلام کیا اور جواب اٹھایا حضرت موسےٰ اور جمیعہ نے اپنی عادت کے موافق اس بات کی یہ تاویل کی ہے کہا ہے کہ کلام کرنے والا دیکھا نہیں جاسکتا جسنے کسی چیز کو
بنایا ہے اسکو طاقت دیدار کی بھی دی ہے اور یہ محض غلط ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو دیدار کی فضیلت کیا ہوئی اس کی پہلی موسےٰ جن لوگوں نے بات کرنے کی طاقت دی ہے ان سب میں اسر شہی نے بات کرنے کی طاقت پیدا کی ہے
وہ تو ہم سب لوگ بھی ہو سکتے ہیں کیا ہم جن جن سے بات کرتے ہیں ان سب کو اللہ ہی نے بات کرنے کی طاقت دی ہے صحیح مذہب اہل حدیث اور سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین کا یہ ہے
کہ اللہ تعالےٰ جب اور جس زبان سے چاہے بات کرتا ہے اور اسکے کلام میں آواز اور حرف دونوں ہیں اور اسکے نبی اور فرشتے اسکا کلام سنتے ہیں اور دوسروں کو سناتے ہیں
بعض جاہل یہ اور یہ کلام اللہ کا اسطرح حرف نہیں ہیں جیسے مخلوق کے ہوتے ہیں وہ مخلوق ہے کسی چیز میں کلام پیدا کر دیتا ہے بلکہ یہ کلام اللہ میں کی صفت ہے اور اسکے ذات و صفات کی طرح مخلوق

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ
فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا
كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا
سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ
وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ
سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ
هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ
حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ
اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ
سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝
وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ
قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا
وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝
وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ
اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْ
بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى
الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ
اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ
اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ
فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ
مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ

جو لوگ ناحق زمین میں اکڑے پھرتے ہیں انکو میں اپنی آیتوں
سے پھیر دونگا اور اگر وہ (دنیا جہان کے) سب معجزے دیکھیں
تو بھی انپر ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت کا رستہ دیکھ پائیں تو
اُسپر نہ چلیں اور اگر گمراہی کا رستہ دیکھ پائیں تو اُسپر چلنے لگیں
یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور انکی
کچھ پرواہ نہ کی اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت
کا دن آنے کو جھٹلایا انکا کیا کرایا سب اکارت ہوا انکو وہی
بدلہ ملیگا جیسے کام کرتے تھے اور موسےٰ کی قوم نے اُسکے پیچھے
اپنے زیوروں کا (گلاکر) ایک بچھڑا بنالیا ایک بدن آواز بھی
گائے کی اُن لوگوں نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ نہ تو وہ اُن سے
بات کرتا ہے نہ انکو سیدھا رستہ بتا سکتا ہے یہ لوگ (بھی)
ظلم کرکے بچھڑا لے بیٹھے اور جب (انکے منہ) ہاتھوں پر آن پڑے
اور سمجھ گئے کہ انہوں نے غلطی کی تو کہنے لگے اگر ہمارا مالک
ہمپر رحم نہ کریگا اور (ہمارے گناہ) نہ بخشے گا تو بے شک ہم تباہ
ہوجائیں گے اور جب موسےٰ یہ خبر سُنکر غصہ میں بھرا ہوا رنج
کرتا ہوا اپنی قوم کی طرف لوٹا تو کہنے لگا تم نے میرے پیچھے
یہ کیا بری حرکت کی کیا تم اپنے مالک کے وعدے سے بھی شتابی
کر بیٹھے اور تختیاں ڈال دیں اور اپنے بھائی (ہارونؑ)
کا سر پکڑ کر کھینچنے لگا ہارونؑ کہنے لگا اے میری
ماں جائے بھائی ان لوگوں نے مجھ کو کم زور سمجھا
اور قریب تھا کہ مجھ کو مار ڈالیں تو تو دشمنوں
کو مجھ پر مت ہنسا اور ان گناہ
گاروں کے ساتھ مجھ کو مت سان
موسےٰ نے کہا مالک میرے

ف ۱ اپنی قدرت کی نشانیوں سے ۱۲ ف ۲ یعنے وہ قرآن کو اور اسکے کلام کو سمجھ نہ سکینگے یا میری قدرت کی نشانیوں میں غور کرنیکی انکو توفیق نہ ہوگی انکے دل ادھر سے پھیر دونگا ۱۲ ف ۳ ایسے
دل پھیر دونگا ۱۲ ف ۴ دلائل کا یہ نہ ۱۲ ف ۵ یا جو انکے کفر کی حالت میں اگر کوئی نیک کام ہی کیے مثلاً خیرات وغیرہ اور خاتمہ کفر پر ہوا تو وہ سب کام گئے گذرے
صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ اگر کافر مسلمان ہوجائے تو کفر کے وقت کی نیکیاں بھی اسکی قائم رہیں گی ۱۲ ف ۶ موسےٰ ۱۲ تو طور پہاڑ پر گئے ہوئے تھے ۱۲ ف ۷ بچھڑے کا بدن ہوتا ہے گوشت
اور خون کا ۱۲ ف ۸ بنی اسرائیل کی عورتوں نے مصر سے بھاگتے وقت قبطیوں کا زیور مانگ لیا تھا وہ انہی کے پاس ہا قبطی تو سب تباہ ہوگئے ۱۲ ف ۹ یعنے بچھڑا خدا کیسے ہوسکتا ہے یا نظر
اس بچھڑے میں جان بھی ہو اور گائے کی سی آواز بھی کرے تو جیسے اور سچ موج کے گائیں اور بچھڑے ہیں وہ بھی اسیطرح ایک جانور ہوگا خدا ہونے کے لئے تو بڑے بڑے کمال الہٰی
لازم ہیں ہلاکو سے کم تھا تو ہو کہ خدا بات کرے کسی کو سیدھی راہ دیکھا وے ۱۲ ف ۱۰ اور بے انصافی ۱۲ ف ۱۱ اگر انصاف کرتے تو کبھی بچھڑے کو خدا نہ بناتے انہوں نے بڑا ظلم کیا
یہی ہے کہ کسی چیز کو بے موقع رکھنا اس سے زیادہ کونسا ظلم ہوگا کہ ایک ذلیل جانور کو خدا کی جگہ پر رکھے اور اپنے اصلی مالک کو جس میں سب طرح کی قدرت ہے اور صدہا اس کے احسان
ہیں اسکو بھول جاوے ۱۲ ف ۱۲ سیدھی راہ سے بیشک گئے ۱۲ ف ۱۳ یا انہیں باتیں ہی پوری نہ ہونے دیں ۱۲ ف ۱۴ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیا تم نے اتنی جلدی اپنے مالک کا غصہ
حاصل کر لیا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ کیا تم اتنی جلدی بچھڑا پوجنے لگے تمہارے مالک کا حکم آنے سے پہلے ۱۲ ف ۱۵ مارے غصے کے ایک طرف ۱۲ ف ۱۶ ابن عباسؓ نے کہا دو ٹوٹ گئیں
پھر حق تعالےٰ نے اٹھالیں اور ایک حصہ رہگیا مجاہد نے کہا اس میں جتنی آئندہ کی خبریں ہیں وہ سب اٹھ گئیں اور نصیحت اور حکم باقی رہگئے ابن جریرؒ نے کہا تختیوں میں سے
دو ٹوٹ گئیں اور سات رہگئیں ۱۲ ف ۱۷ لمبے انکے بال اور ڈاڑھی کو ۱۲ ف ۱۸ غصے سے دیکھ موسےٰ نے ہارونؑ کی ذلت چاہی کیونکہ ہارونؑ بڑے بھائی تھے ۱۲ - باقی در ضمیمہ ۱۲

اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ
وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ
اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۗ وَ
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ
عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا
وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ
اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى
وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ
وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ
رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ
مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۚ اَتُهْلِكُنَا بِمَا
فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا
فِتْنَتُكَ ۚ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَ
تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ۚ اَنْتَ وَلِيُّنَا
فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ
الْغَافِرِيْنَ ۝ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا
هُدْنَآ اِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ
مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ
فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

مجھ کو اور میرے بھائی کو بخشدے اور ہم کو اپنی رحمت میں شریک
کرلے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے
جن لوگوں نے بچھڑا بنالیا بیشک انپر انکے مالک کا اب غضب
اتریگا اور دنیا ہی کی زندگی میں اب ذلیل ہونگے اور ہم جھوٹ
باندھنے والوں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں اور جن لوگوں
نے بُرے کام کیے اور پھر انکے بعد توبہ کی اور ایمان لائے
تو بے شک تیرا مالک توبہ کے بعد البتہ بخشنے والا مہربان
ہے اور جب موسےٰ کا غضب دب گیا تو اسنے تختیاں
اُٹھالیں اور اُن میں جو لکھا تھا وہ ہدایت اور رحمت تھی
اُن لوگوں کے لیے جو اپنے مالک سے ڈرتے ہیں اور موسےٰ نے
ہمارے وعدے پر لانے کے لیے اپنی قوم میں سے ستر
مردوں کو چنا جب زلزلے (یا بجلی) نے انکو آدبایا تو موسیٰ
نے عرض کی مالک میرے اگر تو چاہتا تو انکو مجھ سمیت پہلے
ہی ہلاک کردیتا کیا ہم میں سے چند بیوقوفوں نے جو ایک حرکت
کی تو اسکی سزا میں ہمکو ہلاک کرتا ہے یہ سب کچھ نہیں تیری
آزمایش ہے تو جسکو چاہتا ہے اس آزمایش سے گمراہ کرتا ہے
اور جسکو چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے (بہرحال) تو ہی ہمارا سنبھالنے
والا ہے تو ہمارے قصور معاف کر اور ہمپر رحم کر اور سب بخشنے والوں
میں سے تو بہتر بخشنے والا ہے اور اس دنیا میں ہماری بہلائی لکھدے
اور آخرت میں بیشک ہم تو تیری طرف رجوع ہوئے اللہ نے فرمایا
میرا عذاب جو ہے تو جسپر میں چاہتا ہوں اسپر اتارتا ہوں اور
میری مہربانی تو ہر چیز پر ہے اب میں اپنی مہربانی ان لوگوں کے
لیے لکھدوں گا جو بچے رہتے ہیں اور (فرض) زکوٰۃ ادا کرتے
ہیں اور جو ہماری آیتوں پر یقین لاتے ہیں

ف حضرت موسےٰ نے بادنی کی بخشش چاہی جو انہوں نے غصے کی حالت میں ملعون کہکر کی یا تختیوں کو ڈالدینے کی اور ہارون کو اس عار میں شریک کرلیا تاکہ وہ راضی ہوجائیں اور دشمنوں میں انکی عزت رہے دوسرے اس وجہ سے کہ شاید ہارون سے بھی لوگوں کو ڈرانے اور سمجھانے میں کوئی قصور ہوا ہو ۱۲ ف حق تعالےٰ نے فرمایا ۱۲ ف اسکو پوجنے لگے یا ان گناہوں کے بعد جن سے توبہ کی ہے ۱۲ ف جنکو غصے میں ایک طرف پھینک دیا تھا ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ان تختیوں کی ایک دوسری نقل تیار کی گئی کیونکہ وہ ٹوٹ گئیں تھیں) اس نقل میں جو لکھا تھا وہ ہدایت اور رحمت تھی ان لوگوں کے لیے جو اپنے مالک کے سامنے کانپتے ہیں (یا خالص اپنے مالک کی رضامندی کے واسطے اس سے ڈرتے ہیں) ۱۲ ف شاید وہ خاندان تھے ہر ایک میں سے چھ مرد چنے تو بہتر ہوئے حکم تھا ستر کا موسےٰ نے فرمایا جو رہجاویگا اسکو ثواب ملیگا جو جانیوالے کو ملیگا تب بوشع ہارون اور کالب بن یوفنا تھم گئے باقی ستر حضرت موسےٰ کے ساتھ گئے ۱۲ ف ہوا یہ کہ ان لوگوں نے یہ وعدہ کی یا سردہ ہمکو دے جو تو [illegible] کسی کو دیا ہو نہ ہمارے بعد کسی کو دیجے پروردگار کو یہ ناگوار ہوا انہوں نے جب اللہ تعالیٰ کا کلام سنا تو موسےٰ سے کہنے لگے ہم تو ہرگز ماننے والے نہیں جبتک کہ اللہ اللہ تعالےٰ کو نہ دیکھ لیں اپنپر بجلی گری بیہوش ہوگئے وہ مرگئے ۱۲ ف پہلے تاکہ بنی اسرائیل کو انکی ہلاکت اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے اور مجھپر تہمت لگانے کا انکو موقع نہ ملتا کہ موسےٰ نے انکو مار ڈالا ۱۲ ف ہوگیا ہو یا اور لوگوں نے انسے صرف یہ تصور ہوا کہ منع نہ کرسکے تو ان کو کیوں ہلاک کیا یہ لوگ بیوقوف تھے جو ایسی دعا کر بیٹھے ان کی وجہ سے سارے بنی اسرائیل کو کیوں ہلاک کرنا چاہتا ہے کیونکہ جب یہ مرے پڑے رہیں گے تو بنی اسرائیل مجھپر تہمت دھریں گے اور [illegible] ۱۲ ف کام بنانے والا وارث ف مثلاً خدا پرستی مالداری ۱۲ ف مثلاً جنت اور وہاں کی نعمتیں ۱۲

باقی در صفحہ ۱۳

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ
وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ
اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ
اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْحَجَرَ ۭ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ
عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ
وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ
الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا
رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ
اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ
شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ
سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْۗـــَٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا
كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ وَسْـَٔـلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ
الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ
فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ
سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا
تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا
كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ
لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ
عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ

اور موسٰے کی قوم میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو سچی بات بتاتے
ہیں اور سچائی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں[۱] اور ہمنے بنی اسرائیل
کے ٹکڑے کیے بارہ قبیلے[۲] بارہ گروہ اور جب موسٰے کی قوم نے اُس
سے پانی مانگا تو ہمنے موسٰے کو حکم دیا اپنی لکڑی پتھر پر مار مارتے ہی
بارہ چشمے اسمیں سے پھوٹ نکلے ہر قبیلے نے اپنا گھاٹ (پانی
لینے کا مقام) معلوم کر لیا[۳] اور ہمنے ابر کا سایہ کیا اور اُنپر
من اور سلوے اُتارا (اور ہم نے اُنسے کہا) جو مزے مزے
کے کھانے ہم نے تم کو دیے ہیں وہ کھاؤ اور انہوں نے
ہمارا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ اپنا نقصان آپ کرتے رہے[۴] اور جب
اُنسے کہا گیا اس گاؤں[۵] میں جا کر رہو اور وہاں کی چیزیں جہاں
چاہو کھاؤ اور حطۃ کہو اور دروازے میں جھک کر جاؤ ہم تمہارے
گناہ بخشدینگے[۶] نیکوں کو اور زیادہ (نعمتیں) ہم دینگے[۷] تو جو
لوگ اُن میں ظالم تھے[۸] انہوں نے اس بات کو چھوڑ کر جو انکو
بتلائی گئی تھی کچھ اور کہنا شروع کیا[۹] آخر ہم نے انکی شرارت کی
سزا میں اُنپر آسمان سے عذاب اُتارا[۱۰] اور (اے پیغمبر) ان
یہودیوں سے اس گاؤں کا حال تو پوچھ جو سمندر کے کنارے
پر (آباد) تھا[۱۱] جب (انکے باپ دادا) ہفتہ کے دن (خدا کی)
نافرمانی کرتے تھے[۱۲] جب انکا ہفتہ کا دن ہوتا تو مچھلیاں[۱۳] انکے
سامنے آجاتیں[۱۴] اور جس دن ہفتہ نہ ہوتا[۱۵] تو نہ آتیں انکی گناہوں
کے سبب سے ہم اُن کو اس طرح آزمانے لگے[۱۶] اور جب گاؤں
والوں میں سے ایک گروہ نے[۱۷] کہا جن لوگوں کو اللہ تم
ہلاک کرنے والا یا سخت عذاب کرنے والا ہے اُن
کو تم کیوں سمجھاتے ہو[۱۸] انہوں نے جواب دیا اللہ تم
کے سامنے اپنے اوپر سے الزام اوتارنے کو

ف۱ مراد وہ یہودی ہیں جو تورات پر قائم رہے اور انہوں نے اس میں تحریف نہیں کی یا جو یہودی آن حضرت پر ایمان لائے جیسے عبد اللہ بن سلام وغیرہ بعضوں نے کہا چین کے پرے کچھ لوگ ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا موسٰے نے کہا پروردگار میں ایک گروہ ایسا دیکھتا ہوں جن کی انجیلیں انکے دلوں میں ہیں پروردگار نے فرمایا یہ ایک امت ہے جو تیری بعد ہوگی احمد کی امت موسٰے نے کہا میں ایک گروہ دیکھتا ہوں جو پانچ نمازیں (ہر روز) پڑھتے ہیں وہ انکے گناہ اوتار دیتی ہیں پروردگار نے فرمایا یہ امت تیرے بعد ہوگی احمد کی امت موسٰے نے کہا میں ایک گروہ دیکھتا ہوں جو اپنے مالوں کی زکوۃ نکالتے ہیں پہر وہ زکوۃ ان تک لوٹ آتی ہے اسکو کہاتے ہیں پروردگار نے فرمایا یہ امت تیرے بعد ہوگی احمد کی امت موسٰے نے عرض کیا پروردگار مجھ کو بھی احمد کی امت میں کر سبحان اللہ ہمارے پیغمبر کا مرتبہ اس سے سمجھ لینا چاہیئے کہ حضرت موسٰے کے سے پیغمبر یہ آرزو کرتے ہیں کہ آپ کی امت میں ہوں صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ۱۲ ف۲ بنی اسرائیل جنگل میں جس کا قصہ سورہ بقرہ میں گذر چکا ۱۲ ف۳ اس جنگل میں جہاں دھوپ کی شدت تھی ۱۲ ف۴ نافرمانی کر کے ۱۲ ف۵ اس آیت کی پوری تفسیر سورہ بقرہ کے چھٹے اور ساتویں رکوع میں گذر چکی ہے اور من اور سلوی کے معنے بھی بیان ہو چکے ہیں ۱۲ ف۶ شریعت المقدس بار یحا ۱۲ ف۷ جو اُس گاؤں میں پیدا ہوتی ہیں ۱۲ ف۸ نہیں صرف گناہ نہیں بخشے جائینگے بلکہ الخ ۱۲ ف۹ اس آیت کی تفسیر بھی سورہ بقرہ کے چھٹے رکوع میں گذر چکی ہے اور حطۃ کے معنے بیان ہو چکے ہیں یعنے گناہ اتریں اور تصور معاف ہوں ۱۲ ف۱۰ بے انصاف شریر گنہ گار ۱۲ ف۱۱ کہنے لگے حنطۃ فی شعیرۃ ۱۲ ف۱۲ ایک تو حطۃ کے بدل حنطۃ کہنے لگے دوسرے سجدے کے بدل سرین پر گھسٹتے ہوئے چلے عذاب یہ تیسرا کھٹکا ہوا یا ایک دن میں ستر ہزار مر گئے اس آیت کی تفسیر بھی سورہ بقرہ کے چھٹے رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف۱۳ اس کا نام ایلہ مدین بتا دیا تھا ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا
بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَ
اَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۢ
بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا
نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً
خٰسِـِٕيْنَ ۝ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ
عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ
الْعَذَابِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚ
وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ
اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ
وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ۝ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ
وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا
الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ
يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۭ
اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ
اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا
مَا فِيْهِ ۭ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ
يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ
بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّا لَا نُضِيْعُ
اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ
فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ
بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا
مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اور شاید وہ لوگ (سمجھانے سے) باز آجائیں پھر جب بھول گئے جو انکو سمجھایا گیا تھا تو ہمنے بری کام سے منع کرنیوالوں کو بچا لیا اور جن لوگوں نے گناہ کیا تھا انکو انکی نافرمانی کے بدلے سخت عذاب میں پھانس لیا پھر جب وہ منع کیے ہوئے کام میں حد سے بڑھ گئے ہمنے حکم دیدیا دھتکاری ہوئی بندر بن جاؤ اور جب تیری مالک نے جتلا دیا کہ وہ ضرور قیامت تک اُنپر ایسے لوگوں کو حاکم کریگا جو انکو بُری تکلیفیں دیتے رہینگے بے شک تیرا مالک جلد سزا دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان (بھی) ہے اور ہمنے بنی اسرائیل کے ٹکڑے کرکے ساری زمین میں انکی گروہ گروہ کر دیئے کچھ تو اُن میں سے نیک ہیں اور کچھ اور طرح کے اور ہمنے انکو اچھے اور بُرے (دونوں طرح) سے آزمایا اس لیے کہ وہ ہماری طرف رجوع ہوں پھر اُنکے بعد نالائق اولاد اُن کی جاے پر تورات کے وارث بنے یہ تو دنیائے دون (ذلیل دنیا) کا سامان لینے لگے اور کہتے ہیں کہ ہماری مغفرت ہو جائیگی اور اگر ویسا ہی (دنیا کا) سامان پھر آئے تو لیلیویں کیا ان لوگوں سے تورات کا اقرار نہیں لیا گیا کہ اللہ تعالے پر کوئی بات نہ لگائیں گے مگر وہی جو سچ ہے حالانکہ اُن لوگوں نے جو اُس میں لکھا ہے وہ پڑھ لیا ہے اور پرہیزگاروں کے لیے آخرت کا گھر (کہیں) بہتر ہے کیا تم کو عقل نہیں اور جو لوگ تورات کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں اور نماز کو درستی سے ادا کرتے رہتے ہیں تو ہم ایسے نیک لوگوں کا ثواب کھونے والے نہیں اور جب ہم نے طور پہاڑ کو (انکے سر پر) اُنکے اوپر چھتری کی طرح کھڑا کر دیا اور وہ سمجھے اب اُن پر گرتا ہے جو کتاب ہمنے تم کو دی ہے اُسکو زور سے سنبھالو اور جو حکم لکھے ہیں انپر عمل کرو تاکہ تم پرہیزگار بنو

ف۱ اور جو لوگ خاموش تھے انکو بھی ۱۲ ف۲ بعضے کہتے ہیں صرف وہی گروہ بچا جو منع کرتا تھا اور جو گروہ خاموش رہا وہ بھی گنہگاروں کے ساتھ عذاب میں پھنس گیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ بری بات سے منع کرنا ہر شخص کو لازم ہے جہانتک اس کی طاقت ہو ۱۲ ف۳ اور منع کرنیوالوں کی بات نہ سُنی ۱۲ ف۴ حقیقت میں وہ بندر کی صورت ہو گئے اور تین دن بعد سب مر گئے اون کی نسل نہیں رہی یہی صحیح ہے بعضوں نے کہا جو ان تو بندر ہو گئے اور بوڑھے سور ہو گئے ۱۲ ف۵ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ وقت یاد کر ۱۲ ف۶ بنی اسرائیل کو ۱۲ ف۷ یا فیصلہ کر لیا اور حکم دیدیا ۱۲ ف۸ اون سے جزیہ لیں گے اونکو ذلیل سمجھیں گے اونکی عورتوں کو لونڈیاں بنائیں گے ۱۲ ف۹ بعضوں نے کہا اس آیت سے مراد بخت نصر بادشاہ کا تسلط ہے جس نے بنی اسرائیل کو قتل اور قید کیا بیت المقدس کو برباد کیا ۱۲ ف۱۰ ہر ملک میں تھوڑے تھوڑے یہودی موجود ہیں ۱۲ ف۱۱ جو وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے ۱۲ ف۱۲ یعنے نیک ہیں میں شر ہیں اور بدکار ہیں ۱۲ ف۱۳ کبھی سکھ دیا کبھی دکھ کبھی راحت کبھی رنج کبھی نعمت کبھی بلا ۱۲ ف۱۴ اور اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور تورات شریف کے حکموں پر عمل کریں ۱۲ ف۱۵ رشوت کہا کر خدا کے احکام بدلنے لگے ۱۲ ف۱۶ کچھ غم نہیں بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو قرآن کے غلط معنے لوگوں کو بتا کر دنیا کا فائدہ حاصل کرتے ہیں ۱۲ ف۱۷ کہ ایسے گناہ کرتے جاتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے حالانکہ جانتے ہیں کہ یہ گناہ ہے لیکن اگر پھر کوئی رشوت لیکر آوے تو پھر لے لیں ۱۲ ف۱۸ جسنے جو اقرار توریت میں لکھا ہے ۱۲ ف۱۹ جو اللہ تعالے نے سچ فرمائی ہے ۱۲ ف۲۰ باوجود اسکے جان بوجھکر اللہ پر یہ جھوٹ باندھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بخشنا پڑیگا ۱۲ ف۲۱ اس دنیائے دون کے سامان سے ۱۲ ف۲۲ بنی اسرائیل میں سے ۱۲ ف۲۳ اور آنحضرت صلعم پر ایمان لائے یا مسلمانوں میں سے جو قرآن شریف پر مضبوط تھامے ہوئے ہیں ۱۲ ف۲۴ اے پیغمبر بنی اسرائیل کو وہ وقت یاد کرو ۱۲ ف۲۵ اور سب کے سب بکھر جاتے ہیں ہمنے حکم دیا ۱۲ ف۲۶ یا جو اس میں لکھا ہے اُسکو یاد کرتے رہو بھولو نہیں ۱۲ ف۲۷ سورہ بقرہ کے آٹھویں رکوع کی تفسیر میں راستا گذر چکا ہے ۱۲

۹	الاعراف	۲۲	وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ	اور (اے پیغمبر) ان یہودیوں کو اُس شخص کا قصہ سُنا جسکو ہمنے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا اُسنے یہ کینچلی اتار دی پھر شیطان اُسکے پیچھے لگا تو گمراہوں میں جا ملا اور اگر ہم چاہتے تو ان آیتوں کی وجہ سے اسکا رتبہ بلند کر دیتے مگر اُسنے زمین پر گرنا چاہا اور اپنی خواہش پر چلا۔
۱۰	الانفال	۷	كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ	جیسے فرعون کے لوگوں اور اُنسے پہلے لوگوں کی گت ہوئی انہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا پھر اللہ نے اُنکے گناہوں کے بدل انکو پکڑ لیا بیشک اللہ زور آور ہے سخت عذاب والا۔
۱۱	ہود	۷	كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝	(اُس قوم کی گت) ایسی ہوتی ہے جیسے فرعون والوں کی گت اور اُنسے پہلے لوگونکی اُنہوں نے اپنے مالک کی آیتوں کو جھٹلایا پھر ہمنے اُنکا اُنکے گناہوں کی سزا میں ہلاک کر ڈالا اور فرعون والوں کو ڈبو دیا اور سب کے سب گناہگار تھے۔
۱۱	یونس	۷۵-۷۶	ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَاۗءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَكُمْ ۭ اَسِحْرٌ هٰذَا ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاۗءُ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝ فَلَمَّا جَاۗءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ	پھر اُن (پیغمبروں) کے بعد ہمنے موسےؑ اور ہارونؑ کو فرعون اور اسکے لوگوں (یا سرداروں) کی طرف اپنی نشانیاں دیکر بھیجا وہ اکڑ بیٹھے اور وہ نافرمان لوگ تھے پھر جب ہمارے پاس سے سچی بات انکو پہونچی تو کہنے لگے بیشک یہ تو کھلا جادو ہے۔ موسےؑ نے کہا تم سچ بات کو جب وہ تمہارے پاس آئی (جادو کہتے ہو) بھلا یہ کیا جادو ہے اور جادوگر تو (کبھی) کامیاب نہیں ہوتے وہ کہنے لگے کیا تو ہماری پاس اسلیئے آیا ہے کہ جس (طریقہ) پر ہمنے اپنے باپ دادا کو پایا اُس سے ہمکو پھیر دے اور تم دونوں (بھائیوں) کو ملک کی سرداری ملجائے اور ہم تو تم دونوں کی (بات) ماننے والے نہیں اور فرعون نے کہا جو پکا (اپنے فن کا کامل) جادوگر ہو اُسکو میرے پاس لیکر آؤ۔ جب جادوگر آن موجود ہوئے تو موسےؑ نے اُنسے کہا جو تم کو ڈالنا ہے وہ ڈالو جب اُنہوں نے ڈالیں موسےؑ نے کہا

ف۱ اور یہ علم کینچلی کی طرح اس پر لپٹا ہوا تھا ۱۲ ف۲ کافر ہوگیا خدا سے پھر گیا ۱۲ ف۳ آیتوں کا یہ علم تھا کہ اوسکو اسم تعالیٰ کی تعلیمیں اور اسم اعظم بھی معلوم تھا جو دعا کرتا اسم اعظم کی برکت سے قبول ہوتی کہتے ہیں یہ بنی اسرائیل میں ایک عابد زاہد شخص تھا ۱۲ ف۴ یا اس کفر سے پہلے اسکو دنیا سے اٹھا لیتے ۱۲ ف۵ یعنے دنیا کا فائدہ قبول کیا ۱۲ ف۶ قریش کے کافروں کی یہی گت ہوئی ۱۲ ف۷ عصا اور ید بیضاء وغیرہ ۱۲ ف۸ تو میں یہ جان بوجھ کر تم کو جادو کیوں دکھلاتا ۱۲ ف۹ اکثر دنیا کے کتوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جب اونکو خلق کی طرف توجہ دلاؤ تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری ریاست اور سرداری چھین لینے کی اونکو فکر ہے اور اپنے شیطانی نفس پر قیاس کرکے سب کی نسبت یہی خیال کرتے ہیں کہ دنیا کمانا اور حکومت اور سلطنت حاصل کرنا اونکو مقصود ہے فرعون کے لوگوں نے بھی حضرت موسےؑ اور ہارونؑ کی نسبت یہی خیال کیا ۱۲ ف۱۰ اپنے لوگونکو حکم دیا ۱۲ ف۱۱ اپنا جادو اگر دکھلاتے ہو تو دکھلاؤ تمہارا انجام خراب ہے ۱۲ ف۱۲ اپنی لاٹھیاں اور رسیاں ۱۲ ف۱۳ بعضوں نے کہا اوس کا نام بلعم بن باعورا تھا اللہ نے اسکو کہ دین طالوں کے پاس نصیحت کرنے کے لیے بھیجا انہوں نے اسکو بہت سا مال دیا وہ اپنی نصیحت وغیرہ سب بھول کر ان کے دین میں شریک ہوگیا جب حضرت موسےؑ ان لوگوں سے لڑنے کے لیے آئے وہاں کے لوگوں نے اس سے خواہش کی کہ حضرت موسےؑ کے لیے بددعا کرے جب وہ بددعا کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو اوس کی زبان سے اپنی ہی لوگوں پر بددعا نکلی لوگوں نے کہا یہ کیا کرتا ہے اسنے کہا میں کیا کروں میری زبان سے اور کچھ نہیں نکلتا اور زبان باہر نکل کر سینے پر آگئی تب کہنے لگا اب تو میری آخرت برباد ہو چکی بہتر ایک تدبیر کرو موسیٰؑ کے لشکر میں چند جوان فاحشہ عورتیں بھیجدو جنانچہ یہ عورتیں وہاں گئیں اور بنی اسرائیل نے انسے زنا کیا اور یہ عذاب آیا کہ ستر ہزار بنی اسرائیل اگلے دن میں طاعون سے مرگئے بعضوں نے کہا یوشع بن نون کا ذکر ہے وہ بھی ایسا ہی بڑا ہوا تھا اور غرور میں آکر حضرت محمد صلعم سے لڑنے آیا تھا کہ حضرت سے آگے نکل گیا بعضوں نے کہا ابو عامر بن نعمان بعضوں نے کہا کوئی اور شخص بعضوں نے کہا قریش کا کافر بعضوں نے کہا بلعم باعورا نصاریٰ

مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ
الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ
بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ فَمَآ
اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ
عَلٰي خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ
اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ
فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝
وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ
اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ
كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝ فَقَالُوْا عَلَي اللّٰهِ
تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۙ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى
وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا
وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ
اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ
سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ
وَاشْدُدْ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا
حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ قَالَ قَدْ
اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ
سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

یہ جو تم لے کر آئے وہ تو جادو ہے بیشک اللہ اسکو ابھی مٹا دیگا
کیونکہ اللہ شریر لوگوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اپنے فرمانے
سے اللہ سچ بات کو حق کر دکھائیگا گو نافرمان لوگ برا مانا کریں
پر موسےٰ پر صرف اُسی کی قوم میں سے چند نوجوان لوگ ایمان
لائے وہ بھی فرعون اور اسکے سرداروں سے ڈرتے ڈرتے کہ
کہیں اُنکو آفت میں نہ ڈالے اور فرعون (مصر کے) ملک میں
(بڑا) زبردست اور حد سے زیادہ بڑھ گیا تھا اور موسےٰ نے (اپنے
لوگوں سے) کہا بھائیو اگر تم کو اللہ پر یقین ہے تو اُسپر بھروسا
رکھو جب تم اسکے تابعدار ہو تو انہوں نے کہا ہمنے اللہ پر بھروسا
کیا ملک ہمارے ہم کو ان ظالم لوگوں کے ظلم کا نشانہ مت
بنا اور اپنی رحمت سے ہم کو کافر لوگوں (کے پنجے) سے نجات
دے اور ہم نے موسےٰ اور اُسکے بھائی ہارون کو وحی بھیجی
تم دونوں اپنی قوم کے لیے مصر میں گھر بنالو اور اپنے گھروں
ہی کو مسجد کر لو اور نماز درستی سے ادا کرتے رہو اور ایمان
والوں کو خوشخبری سُنا اور موسےٰ نے دعا کی مالک ہمارے
تو ہی نے تو فرعون اور اُس کی (قوم کے) سرداروں کو
دنیا کی زندگی میں زینت کا سامان اور مال و دولت
دے رکھا ہے مالک ہمارے یہ اس لیئے دیا ہے کہ وہ
تیری راہ سے بہکا دیں مالک ہمارے اُنکے مالوں کو
ملیامیٹ کر دے اور اُن کے دلوں کو سخت کر دے
وہ ایمان نہ لائیں جب تک تکلیف کا عذاب (ڈوبنا)
نہ دیکھیں اللہ نے فرمایا تم دونوں (بھائیوں)
کی دعا قبول ہو گئی تو صبر کیئے رہو اور نادانوں کی
راہ مت چلو اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے

ف جس کی کوئی حقیقت نہیں صرف ملمع سازی اور نظر بندی ہے ۱۲ ف کل جو اس نے فرمایا ہے کہ میں حق کو غالب رکھونگا ۱۲ ف ہر زمانے میں ایسا ہی ہوا کیا کہ سچے آدمیوں کے خلاف
بڑے بڑے اٹھ کھڑے ہوئے لیکن اللہ نے سچ کو سچ ہی رکھا اور جھوٹ کو بالکل ملیامیٹ اور ستیاناس کر دیا اس کا نام تک باقی نہ رکھا دیکھو حضرت عیسےٰ کے خلاف تمام یہودی
اور حضرت محمد کے خلاف اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب اور امام حسین رضہ کے خلاف یزید اور ابن زیاد اٹھ کھڑے ہوئے اور کیسا کچھ ستایا مگر حضرت عیسےٰ اور حضرت محمد کا دین
پھیل کر ہی رہا اور اب تک قائم ہے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور یزید اور ابن زیاد کا پیرو ایک متنفس بھی نہیں رہا ۱۲ ف یعنے بنی اسرائیل میں سے ۱۲ ف یہ ذکر شروع
زمانہ کا ہے جب موسےٰ نئے نئے آئے تھے بعد کو تو قارون کے سوا سارے بنی اسرائیل حضرت موسےٰ پر ایمان لے آئے تھے ۱۲ ف ان لوگوں کا ڈر بجا تھا ۱۲ ف تو اسکے حکم اور قضا
پہ راضی رہو وہ جب چاہیگا اسوقت تم کو اس عذاب سے نجات دیگا ۱۲ ف اور لگے دعا کرنے ۱۲ ف ۹ یعنے ان ظالموں کو ہمپر مسلط مت رکھ کہ وہ ہمپر اپنا ظلم چلانے رہیں
نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم کو عذاب مت کر ورنہ یہ ظالم لوگ اور گمراہ ہو نگے کہیں گے اگر یہ لوگ سچے دین پر ہوتے تو انپر عذاب کیوں اتا ۱۲ ف یا گھروں کا رخ قبلے کی طرف رکھو یا
گھروں کو ایک دوسرے کے مقابل بناؤ کہتے ہیں فرعون نے انکو مسجد میں نماز پڑھنے سے منع کیا تو حکم ہوا گھروں کو ہی مسجد بنالو ۱۲ ف کہ اب تھوڑے دن میں فرعون تباہ ہوتا
ہے ۱۲ ف کل جیسے سواریاں لباس ہتھیار وغیرہ ۱۲ ف کیونکہ اسکے ہی ہاتھ میں ہر کام کا نیز الا ہے اور وہی ہر ایک کا نیز الا ۱۲ ف کل تباہ اور برباد کر دے ۱۲ ف ۱۵ اور سوت کا بیان کیا فاکہ نہ
بد دعا حضرت موسےٰ کی تھی ہارون آمین کہتے جاتے تھے حضرت موسےٰ نے بد دعا سوت کی جب کہلا بھیجا تو انکو مایوسی ہو گئی اور معلوم ہو گیا کہ فرعون اور اسکے ساتھی
ایمان لانیوالے نہیں جیسے حضرت نوح نے بھی آخر مجبور ہو کر اپنی قوم کے لیے بد دعا کی تھی پیغمبروں کی بد دعا بھی بجا کبھی ہوتی ہے تو جیسا ہم کو ہی نظر آتا کہ ان ظالموں کو ایمان

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ
فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا
وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ
قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ
اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ ۝ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ
وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ
بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ
وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا
لَغٰفِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ
فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ ۭ اِنَّ
رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا
كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا
اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ۝
يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ
النَّارَ ۭ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝ وَاُتْبِعُوْا
فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ بِئْسَ
الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ
الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَاۗىِٕمٌ
وَّحَصِيْدٌ ۝

پار آمار دیا پھر فرعون اور اسکا لشکر شرارت اور زیادتی کے لیے
پیچھے لگا جب ڈوبنے لگا تو کہا (اب) میں ایمان لایا کہ
خدا پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں وہی سچا خدا ہے اور میں
(اس کے) تابعداروں میں سے ہوں کیا اب ایمان لایا
اور پہلے نافرمانی کرتا رہا اور تو فسادیوں میں کا ایک (بڑا)
فسادی تھا۔ تو آج تیرے لاشے کو ہم بچالیں گے
اس لیے کہ جو لوگ تیرے بعد رہ گئے ان کے لیے تو نشانی
ہو اور البتہ بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں
اور ہم نے بنی اسرائیل کو ایک اچھے ٹھکانے پر جگہ دی
اور کھانے کو عمدہ چیزیں عنایت کیں پھر اونہوں
نے اس وقت اختلاف کیا جب علم ان کے
پاس آچکا بے شک تیرا مالک قیامت کے دن
ان کا فیصلہ کردے گا جن باتوں میں وہ اختلاف
کرتے رہے

اور اس سے پہلے موسےٰ کی کتاب اسکو راہ دکھانیوالی اور رحمت ہوچکی
اور ہم موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور کھلا معجزہ دیکر فرعون اور اسکو
سرداروں کی طرف بھیج چکے ہیں لیکن انہوں نے فرعون کا کہنا
سنا اور فرعون کی چال ٹھیک نہ تھی وہ قیامت کے دن آگے
آگے اپنی قوم کو لیے ہوئے دوزخ میں انکو پہونچادے گا اور
برا گھاٹ ہے جس پر یہ لوگ پہونچیں گے اور یہاں لعنت
ان کے پیچھے لگ گئی اور قیامت کے دن (بھی) برا
انعام ہے جو ان لوگوں کو دیا گیا یہ چند خبریں ہیں بستیوں
کی جو ہم تجھ سے بیان کرتے ہیں ان میں کچھ بستیاں تو ابتک
قائم ہیں اور کچھ مٹ گئیں۔

ف جس میں، کہ کہا جاتا ہے مصر کے گھوڑے سفید رنگ کے تھے باقی اور رنگ کے گھوڑے ۱۲ ف یعنے بنی اسرائیل کو ستانے اور ہلاک کرنے کے لیے ۱۲ ف اور جب انہوں نے بنی اسرائیل کے پیچھے سمندر میں
کھولدی تھیں ان میں گھس چکا ۱۲ ف کہ اللہ نے سمندر کو ملا دیا ۱۲ ف مگر اسکا عذاب آنے کے بعد پھر توبہ قبول نہیں ہوسکتی اسی طرح جب موت کا فرشتا شروع ہوجاوے ۱۲
ف اس وقت بنی اسرائیل نے جو خطا کی تھی جس کا ذکر اوپر ہوا ۱۲ ف ساری عمر جیسا ایمان اور توبہ کا وقت تھا ۱۲ ف تو آپ ایمان لاتا تھا دوسروں کو ایمان لانے دیتا تھا فساد
کی جڑ ہی کاٹدی ۱۲ ف کہ ڈوبکر مرنے کے بعد جسم کو ستانے ۱۲ ف دریا میں ڈوب جانے اور مچھلیوں کے کھا جانے سے ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ جو شخص
تیرے بعد تیرا جانشین ہوا سکے لیے تا بک نشانی ہو بعضوں نے بنی اسرائیل کو یقین نہ آیا کہ فرعون ہی ڈوب گیا اللہ نے اسکا لاشہ سمندر سے نکالا کہ وہ تجھے لیے پھرا لوگ
سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اسوقت یقین آیا اور عبرت ہوئی کہ جو شخص اتنی مدت تک اس زور کے ساتھ بادشاہت کرتا رہا یہانتک کہ خدائی کا دعوی کرنے لگا وہ اب یہ
ذلت کے ساتھ مرا ہے ۱۲ ف یہ ہوا ہے یہاں اللہ تیری قدرت جل شانک ۱۲ ف ان میں غور نہیں کرتے اگر غور کریں تو معلوم ہوجائے کہ انسان کی کیا بساط اور کیا حقیقت
ہے ۱۲ ف ایک نطفہ تھا پھر کیسا بن گیا ۱۲ ف کس منہ سے خدائی کا دعوے کرتا ہے ۱۲ ف شام یا مصر کے ملک میں ۱۲ ف دین کی باتوں میں ۱۲ ف اللہ اور اسکے کتاب توریت
کی مخالفت کی ۱۲ ف ہلاک ہوا ۱۲ ف ناحق کہنے والے کو خوب سزا ملے گی ۱۲ ف توریت شریف ۱۲ .....
..... ف کہ ہمیشہ سے عبرت اور نشانیوں سے دوسری نو نشانیاں ہیں ۱۲ ف وہ کھڑی اور اگی ہوئی ہیں ۱۲ ف وہ کھیت کی طرح کاٹ ڈالی گئی ہیں ۱۲ ف ذرا بھی
..... (باقی بر صفحہ آئندہ)

	هود	۱۰	وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ۝	اور ہمنے موسیٰ کو کتاب دی تھی پھر لوگ اسمیں اختلاف کرنے لگے اور اگر تیرے مالک کی ایک بات نہ پہلے ہو چکی ہوتی تو انکا فیصلہ ہو جاتا اور یہ لوگ (قرآن مجید) میں شک رکھتے ہیں جو اُن کا دل نہیں جمنے دیتا ۲
۱۳	الرعد ۱۳	۵	وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَن يُنكِرُ بَعْضَهُ ۚ	اور جن لوگوں کو ہمنے (پہلے) کتاب دی تھی (اور وہ تجھ پر بھی ایمان لائے) وہ جو تجھ پر اترا اس سے خوش ہوتے ہیں اور ان گروہوں میں ایسے بھی ہیں جو قرآن کی بعضی باتوں کو نہیں مانتے ۵
۱۴	ابراهيم ۱۴	۵-۶	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنجَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ۝ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝ وَقَالَ مُوسَىٰ إِن تَكْفُرُوا أَنتُمْ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝	اور ہم موسیٰ کو اپنی (نو) نشانیاں دیکر بھیج چکے ہیں کہ اپنی قوم کو (کفر کے) اندھیروں سے نکالکر (ایمان کی) روشنی میں لا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں انکو یاد دلا کیونکہ انمیں ہر ایک صبر اور شکر کرنیوالے کیلیے نشانیاں ہیں ۵ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ نے جو تم پر احسان کیا ہے اسکو یاد کرو جب اسنے فرعون کے لوگوں سے تم کو نجات دی وہ تم کو سخت تکلیف دیا کرتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو کاٹ ڈالتے اور بیٹیوں کو جیتا چھوڑ دیتے اور اس معاملہ میں تمہارے مالک کی طرف سے تم پر بڑا احسان ہوا ۶ اور جب تمہارے مالک نے تم کو جتلا دیا اگر تم شکر کروگے تو میں تم کو اور زیادہ (نعمتیں) دوں گا اور اگر ناشکری کروگے تو (یہ سمجھ رکھو) کہ میرا عذاب سخت ہے اور موسیٰ نے (یہ بھی) کہا (اے بنی اسرائیل) اگر تم اور ساری زمین پر جتنے لوگ ہیں (سب ملکر) ناشکری کرنے لگیں تو بھی اللہ بیشک (وہ) بے نیاز اور (سراسر) تعریف کے لائق ہے ۷
۱۴	النحل ۱۶	۱۵	وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِن قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝	اور ہمنے یہودیوں پر وہ چیزیں حرام کر دی تھیں جو ہم تجھ سے پہلے (سورہ انعام کے سترہویں رکوع میں) بیان کر چکے ہیں (انکی شرارت اور سرکشی کیوجہ سے) حرام کر دی تھیں اور ہمنے اپنپر ظلم نہیں کیا تھا وہ خود اپنے پر آپ ظلم کرتے تھے ۸
۱۶	"	۱۲	إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ	ہفتہ کا دن تو انہی لوگوں کے لیے مقرر ہوا تھا جنہوں نے اسمیں

ف کسی نے نہ مانا اسی طرح قرآن میں بھی اگر لوگ اختلاف کرتے ہیں تو کچھ بعید و مست ہو ۱۲ ف کہ قیامت ہی میں پوری سزا ملے گی ۱۲ ف یا جس نے انکو تردد میں ڈالدیا ہے ۱۲ ف توریت و انجیل ۱۲ ف کیونکہ توریت اور انجیل اور اگلی کتابوں کی اس سے تصدیق ہوتی ہے ۱۲ ف یہود اور نصاریٰ ۱۲ ف یا بعضی باتوں سے ناخوش ہوتے ہیں یہود اور نصاریٰ قرآن کی اُن باتوں کو نہ مانتے جو انکی شریعت کے خلاف اترتیں ۱۲ ف اسکو حکم دیا تھا ۱۲ ف ۹ یا اسرائیل کے ان بھیجے واقعات اُس کی قدرت کے جو گذر چکے ہیں ۱۲ ف ذٰلِکَ الخ حضرت موسیٰ کی قوم پر طوفان۔ ٹڈیاں۔ جوئیں۔ مینڈک۔ خون۔ مقصا۔ تیدبیضا۔ قحط۔ پیداوار کی کمی سامہ تھا کی نعمتیں ہیں فرعون سے نجات دلانا فرعون کو مع لشکر ڈبونا واقعات سے مراد وہ عذاب ہیں جو اگلی امتوں پر آئے تھے جیسے عاد اور ثمود وغیرہ ۱۲ ف یعنے ان نعمتوں میں جو بنی اسرائیل کو دیگئی تھیں بیان عذابوں میں جو اگلی امتوں پر آئے تھے ۱۲ ف وہ ان نشانیوں سے عبرت لیتے ہیں اور ان کو تسلی ہوتی ہے ۱۲ ف بڑی بڑی محنت اور مشقت کے کام غم سے کرائے تھے ۱۲ ف ان سے کسی نے کہدیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہونیوالا ہے جو فرعون کی سلطنت پلٹ دیگا ۱۲ ف ایسے سخت ظلم اور عذاب سے چھٹکارا ملا یا اس میں تمہارے مالک کی طرف سے تمہاری سخت آزمایش تھی کہ ایسی مصیبت میں صبر کرتے ہو یا نہیں ف یا فاری اور پرہیزگاری چھوڑ دوگے ۱۲ ف اُس کی ذات اور صفات میں تمام خوبیاں پوری ہیں اور ہر طرح حمد و ثنا کا مستحق ہونا کوئی اسکی تعریف کرے یا نہ کرے اتنے مضمون کو آرسی کیا ہے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ یہود پر جو کوئی چیزیں اوسنے حرام کی تھیں وہ حرام ہوئی تھیں ان کی شرارت کی سزا تھی اور مسلمانوں پر جو چیزیں حرام ہوئی ہیں وہ اسمیں تمہاری عنایت اور مہربانی ہے کیونکہ ان چیزوں کے کھانے میں نقصان ہے ۱۲

اختلاف کرتے ہیں تمہارا رب ان کے درمیان قیامت کے دن ان باتوں میں
اختلاف کرتے ہیں ان کا فیصلہ کر دے گا۔
اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی اور اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت
بنایا تھا اور ہم نے ان سے کہدیا تھا کہ ہمارے سوا کسی کو اپنے کام نہ سونپو تم
تم ان لوگوں کی نسل ہو جنکو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کر لیا تھا وہ
(یعنی نوح) حق ماننے والا بندہ تھا اور ہم نے بنی اسرائیل سے اس کتاب
(تورات) میں صاف کہدیا تھا کہ تم دو بار ملک میں (یعنی شام
کے ملک میں) فساد مچاؤ گے اور (دونوں بار لوگوں پر) بڑی
چڑھائی کرو گے تو جب پہلے فساد (کے بدلہ لینے) کا وقت آن
پہونچا ہم نے اپنے کئی بندوں کو جو بہت جنگی تھے (بڑے لڑنیوالے)
تمہارے پیچھے بھیجدیا وہ (تمہارے) شہروں کے بیچ میں پھیل گئے اور یہ وعدہ
(ضرور) پورا ہونیوالا تھا پھر ہم نے تم کو (سو برس کے بعد) انپر غلبہ
دیا (تمہارے دن پھیرے) اور ہم نے مال اور بیٹوں سے تمکو زور بخشا اور
تمہارا جتھا (پہلے سے بھی) بڑھا دیا اگر تم اچھا کرو گے تو اپنے لیے
اچھا کرو گے (تمہارا ہی بھلا ہوگا) اور جو برا کرو گے تو اپنے لیے برا
کرو گے پھر جب دوسری وعدہ کی (سزا کا) وقت آن پہنچا تو ہم نے دوسرے
بندوں کو تمپر بھیجدیا کہ (مار مار کے) تمہارے منہ بگاڑ دیں (تم اوندھے
ہو جاؤ) اور پہلی بار کیطرح پھر مسجد میں گھس جائیں اور جسچیز پر قابو
پائیں اسکو برباد کریں (اب بھی اے بنی اسرائیل اگر تم توبہ کرو تو ایسا تمہ
کی مہربانی کی امید کھو اور اگر تم پھر ویسی ہی (شرارتیں) کرو گے (اور محمد کو ستاؤ گے)
تو ہم پھر وہی (سزا) کرینگے اور ہم نے کافروں کے لیے جہنم کو قید خانہ بنایا ہے (یا بچھونا)
اور ہم موسیٰ کو نو کھلی نشانیاں دی چکے ہیں تو (اے پیغمبر) بنی اسرائیل
سے پوچھ (جب موسیٰ) انکے پاس آیا تو فرعون اس سے کہنے لگا میں تو
سمجھتا ہوں موسیٰ کسی نے تجھ پر جادو کر دیا ہے موسیٰ نے جواب دیا

(۱) موسیٰ نے جمعہ کی تعظیم کا حکم دیا انہوں نے اس سے اختلاف کیا اور کہا ہم اُسدن کی تعظیم کرنا چاہتے ہیں جسدن اللہ تعالیٰ سب مخلوقات بنانے سے فارغ ہوا ہے وہ ہفتہ کا دن ہے آخر اللہ نے ایسی کلیلہ دیا اور اپر سختی کیگئی کہ ہفتہ کو شکار نہ کریں۔ اور اس آیت کا متعلق اگلے مضمون سے یہ ہے کہ یہودی ہفتہ کی تعظیم بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین سمجھتے تھے قوم نے فرمایا کہ ہفتہ کی تعظیم ابراہیم علیہ السلام کے لیے مقرر نہیں ہوئی تھی بلکہ انکے بہت بعد بنی اسرائیل کے لیے صحیح حدیث میں ہے کہ ہم دنیا میں اخیر میں آئے لیکن قیامت سے ان سب سے آگے ہونگے اور اللہ نے اہل کتاب پر جمعہ کی تعظیم فرض کی تھی لیکن یہود نے ہفتہ اختیار کر لیا اور نصاریٰ نے اتوار (۱۲) کو طور پر بیا کر لیا ان سے باتیں بھی کہیں ہیں گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معراج تھا (۱۳) یا کسی کو اپنا کارساز نہ بناؤ (۱۴) نوح علیہ السلام کی اولاد میرے سوا کسی اور پر بھروسا نہ کرو بنی اسرائیل بھی حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں تھے حدیث میں ہے کہ نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں تھے سام اور حام اور یافث اور کوش اور انہی کی اولاد میں سے یہ سب لوگ ہیں (۱۵) پہلے انہوں نے توریت کے حکموں کے خلاف کیا پھر حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کو قتل کیا (۱۶) ستا کے غلام اور زیادتی کرنے والے (۱۷) جو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں مقرر کر رکھا تھا (۱۸) یا تو پہلے تم کو ذلیل و بھونڈا کر قتل کرنے اور لوٹنے اور قید کرنے سے بچتے ہیں اور بخت نصر بادشاہ کے لوگ ہیں بعضوں نے کہا جالوت اور اسکے لشکر والے بعضوں نے کہا ایران کے لوگ بعضوں نے کہا بابل کے (۱۹) قضائے مبرم ہے جو کتابوں میں لکھی ہوئی ہے (۲۰) طالوت بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور حضرت داؤد نے جالوت کو قتل کیا (۲۱) پھر تم ویسے ہی زور آور ہو گئے جیسے پہلے تھے (۲۲) یا تمہارا جتھا دشمن سے بھی زیادہ کر دیا (۲۳) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس وقت تم نے برے کام کیے تو اپنے لیے کیے یعنے انکا فائدہ تمہیں نے اٹھایا اور جو برے کام کیے وہ بھی اپنے لیے یعنے اُن کی سزا تمہیں کو پہونچی اور کہا ہے کہ انہی بنی اسرائیل کو خطاب ہے جو اُن زمانہ کے لوگ بنی اسرائیل پر غالب ہوئے اور بیت المقدس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہزارہا یہود کو قتل اور قید کیا اور جو رہ گئے وہ تیتر بتر ہو گئے (۲۴) یہ جملہ اعتراض ہے اس وقت ہوا جب یہودیوں کے بادشاہ بیروس نے حضرت یحییٰ کو ناحق قتل کرایا۔

(باقی در ضمیمہ)

مَسْحُورًا ۝ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ
هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ
وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝
فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا ۝ وَّقُلْنَا
مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا
الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ
جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا ۝

۱۵ الکہف ۹ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓی
اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ۝
فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا نَسِیَا حُوْتَهُمَا
فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ فَلَمَّا جَاوَزَا
قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِیْنَا
مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝ قَالَ اَرَءَیْتَ
اِذْ اَوَیْنَآ اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ
الْحُوْتَ ۫ وَمَآ اَنْسٰىنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ
اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ ۖ
عَجَبًا ۝ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا
عَلٰٓی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝ فَوَجَدَا عَبْدًا
مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا
وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ قَالَ لَهٗ
مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓی اَنْ تُعَلِّمَنِ
مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝ قَالَ اِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ۝ وَكَیْفَ تَصْبِرُ

تو وہ بولا اے موسیٰ میں تو سمجھتا ہوں کہ تو پر جادو ہوا ہے یہ نشانیاں تو آسمان اور زمین کے مالک نے
کے لیے اتاری ہیں اور میں تو سمجھتا ہوں اے فرعون تو تباہ ہونیوالا ہے پھر فرعون
نے چاہا کہ بنی اسرائیل کو (مصر کے) ملک سے اکھیڑ دے (نکالدے یا مار ڈالے)
آخر ہمنے اسکو اور اسکے ساتھ والوں کو ڈبو دیا اور فرعون کے
ڈبوے پیچھے ہم نے بنی اسرائیل سے کہدیا (اب) تم اس
ملک میں بسو پھر جب قیامت کا وعدہ آئیگا تو ہم
تم سب کو سمیٹ کر (یا لپیٹ کر) لے آئیں
گے ۝

اور اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب موسیٰ نے اپنے خادم (یوشع بن
نون سے) کہا میں تو نہیں ٹھیروں گا (سفر کیے جاؤنگا) جب تک وہاں
نہ پہونچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں یا برسوں چلتا ہی رہونگا ۝ جب
اور دونوں دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پر پہونچے تو وہ دونوں اپنی مچھلی کو بھولگئے
اسنے (ایک ہی ایکا) سمندر کی راہ لی اسکو سرنگ کیطرح بنا لیا ۝ پھر جب (اس
مقام سے جہاں دو سمندر ملے ہیں) آگے بڑھ گئے تو موسیٰ نے اپنے خادم (یوشع) سے
کہا ہمارا ناشتہ لاؤ ہمنے اس سفر سے بڑی تکان اٹھائی ۝ خادم نے کہا
(عجیب بات ہوئی جب ہم اس ٹیلہ کے پاس ٹھیرے تو میں مچھلی (کا قصہ کہنا) بھولگیا
اور شیطان نے مجھے یہ بھلا دیا کہ تجھ سے اسکا ذکر کرتا اور مچھلی نے عجیب طرح سے اپنے
لیے دریا میں راہ بنا لی کا رستہ کر لیا ۝ موسیٰ نے کہا یہی تو ہمارا مطلب تھا آخر اپنے
قدم پہچانتے پھر اُلٹے پیر پھرے پھر ان دونوں نے (وہاں پہونچکر) ہمارے بندوں
میں سے ایک بندے (خضر) کو پایا ہمنے اسکو اپنی خاص مہربانی دی تھی اور
ہمنے اُسکو اپنے پاس سے علم سکھایا تھا ۝ موسیٰ نے اُس سے کہا کیا میں تیرے
ساتھ رہ سکتا ہوں اس شرط پر کہ جو بہتر علم تجھ کو سکھایا گیا
ہے وہ مجھ کو تو سکھلائے ۝ خضر نے کہا تجھ سے میرے ساتھ ہرگز
صبر نہ ہو سکے گا ۝ اور (بات یہ ہے) جس چیز سے تجھ کو پوری خبر نہ ہو

ف کہ لوگ انکو دیکھ کر اپنے مالک کی قدرت اور وحدانیت مان لیں ۱۲ ف تیری بربادی کے دن نزدیک آگئے تو اپنے مالک حقیقی سے پھر گیا ہے ۱۲ ف اچھے برے مومن و کافر سب کو حشر کے میدان میں اکٹھا کر لیگے ۱۲ ف بحر فارس اور بحر روم ۱۲ ف ہوا یہ تھا کہ حضرت موسیٰ ایکبار کھڑے ہوئے بنی اسرائیل کو وعظ سنا رہے تھے اتنے میں ایک شخص نے پوچھا اس زمانے میں سب سے زیادہ علم والا کون آدمی ہے انہوں نے کہا میں ہوں اللہ تعالیٰ کو یہ ناگوار ہوا ان کو چاہیئے تھا یوں کہتا کہ اللہ تم کو معلوم ہے آخر اللہ تعالیٰ نے انکو وحی بھیجی کہ جہاں دو سمندر ملے ہیں وہاں ایک میرا بندہ ہے جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا میں کیونکر اس بندے تک پہونچوں حکم ہوا ایک مچھلی اپنے ساتھ رکھلے جس جگہ یہ مچھلی غائب ہو جائے وہاں اس بندے سے ملاقات ہوگی ۱۲ ف موسیٰ نے یہ سنا کہ مچھلی یوشع سے نہیں مانگی اور یوشع اسکا قصہ موسیٰ سے کہنا بھول گئے ۱۲ ف کہتے ہیں وہاں پہونچکر حضرت موسیٰ سو رہے اور یوشع دھونکنے لگے زنبیل میں مچھلی تھی وہ خود بخود تڑپی اور پانی میں چلدی وہاں پانی اوپر ایک طاق کیطرح جمنے لگا یوشع کو نہایت تعجب ہوا انہوں نے قصد کیا کہ جب حضرت موسیٰ جاگیں تو انسے یہ حال بیان کریں جب وہ جاگے تو وہ دونوں آگے چل کر بھولے ہوئے یوشع مچھلی کا قصہ بیان کرنا بھول گئے ۱۲ ف کہتے ہیں یہ تکان اسوقت معلوم ہوئی جب اس مقام سے آگے بڑھے ۱۲ ف جہاں دو سمندر ملے ہیں وہاں کنارے پر ایک پتھر تھا اسی مقام پر حضرت خضر کا ٹھکانا تھا ۱۲ ف ہم اپنی فکر میں تھے کہ مچھلی کہاں پر گم ہو جاتی ہے دفعۃً خضر سے ملاقات ہوگی ۱۲ ف کہتے ہیں جب حضرت موسیٰ انکے پاس پہونچے وہ ایک کپڑا اوڑھے ہوئے تھے حضرت موسیٰ نے انکو سلام کیا انہوں نے پوچھا تمہارے ملک میں سلام کہاں سے آیا ۱۲ ف تو پیغمبر ہے شریعت کے خلاف جو بات دیکھے گا اسپر اعتراض کرے گا

لَكَ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي
بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ۝ فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ
إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ
لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ۝ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ
مَعِيَ صَبْرًا ۝ قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي
قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا ۝ فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا
أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا
أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ
أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ ۝ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ
عَلَيْهِ أَجْرًا ۝ قَالَ هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَ
بَيْنِكَ ۝ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْطِعْ
عَلَيْهِ صَبْرًا ۝ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ
لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ
أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ

اسپر تو کیسے صبر کرسکتا ہے موسیٰ (کہا اللہ نے چاہا ہے تو تو مجھ کو صبر کرنے
والا پائیگا اور میں کسی کام میں تیری نافرمانی نہیں کرنیکا خضر نے
کہا اچھا اگر میرے ساتھ رہتا ہے تو اسوقت تک کوئی بات مجھ سے نہ پوچھ
جب تک میں خود اسکا ذکر تجھ سے شروع نہ کروں اور دونو ساتھ ہو کر
چلے جب وہ کشتی میں سوار ہوگئے تو خضر نے کشتی کو پھاڑ ڈالا موسیٰ نے اسکا
ایک تختہ نکال ڈالا موسیٰ کہہ بیٹھا تو نے کیا اسلیے کشتی کو پھاڑ ڈالا کہ
کشتی والوں کو ڈبو دے یہ تو نے بڑا سخت (خطرناک موت کے خلاف) کام کیا
خضر نے کہا میں نے نہیں کہا تھا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کرسکیگا موسیٰ
نے کہا بھول چوک پر مجھکو مت پکڑ (میری گرفت نہ کر) اور میرے کام کو مشکل
میں نہ ڈال خیر (یہ بات گئی گذری ہوئی) دونو کشتی سے اتر کر کنارے پر چلے (راہ میں)
جب انکو ایک لڑکا ملا تو خضر نے اسکو مار ڈالا موسیٰ (سے نہ رہا گیا) کہنے لگا تو نے
ایک معصوم جان کو مار ڈالا (وہ بھی حق کسی جان کے بدلہ نہیں) تو نے بڑا خراب
کام کیا خضر نے کہا میں نے کیا تجھ سے نہیں کہدیا تھا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر
کرسکیگا موسیٰ نے (شرمندہ ہوکر) کہا اگر میں اب اسکے بعد تجھ سے کچھ پوچھوں
(تجھ پر کچھ اعتراض کروں) تو مجھکو اپنے ساتھ نہ رکھ تجھکو میری طرف سے (پورا)
عذر ملگیا خیر پھر دونو چلے (چلتے چلتے) جب ایک گاؤں والوں پاس
پہونچے تو انسے کھانا مانگا (دونو بھوکے تھے) انہوں نے انکی مہمانی کرنے سے
انکار کیا (کھانا تک نہ کھلایا) پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار دیکھی
جو گرا ہی چاہتی تھی (جھک گئی تھی) خضر نے اسکو سیدھا کردیا موسیٰ نے
نہ رہا گیا (کہا اٹھا اگر تو چاہتا تو اس دیوار اٹھانیکی (ان گاؤں) والوں سے
(خاصی) مزدوری لیسکتا تھا) خضر نے کہا (بس میرا تیرا ساتھ ہوچکا) اب میں
نے تجھکو اور تجھکو جدا کردیا جن باتوں پر تجھ سے صبر نہ ہوسکا اب میں انکی حقیقت تجھ
سے بیان کیے دیتا ہوں وہ کشتی تو چند محتاجوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے
تھے میں نے چاہا کہ اسکو عیبدار کردوں (اسلیے ایک تختہ نکال ڈالا) کیونکہ انکے

حاصل حق تعالیٰ نے مجھکو ظاہر شریعت کا علم دیا ہے میرے کام ایسے ہیں کہ ظاہر میں شرع کے خلاف معلوم ہوتے ہیں پر جب باطن کا علم کسی کو ہو تو وہ عین مصلحت ہیں اور شریعت کے خلاف نہیں ہیں کیونکہ حکم الٰہی کے موافق کیے جاتے ہیں ۱۲ ف حضرت موسیٰ نے عہد تو یہ شرط منظور کرلی ۱۲ ف چلتے چلتے دریا پر پہونچے پیسہ پاس نہ تھا نے میں ایک کشتی نمودار ہوئی کشتی والوں نے حضرت خضر کو پہچان کر بے کرایہ لیے انکو چڑھا لیا ۱۲ ف اور انہوں نے ہم پر احسان کیا ہم کو مفت سوار کیا ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ یہ اعتراض حضرت موسیٰ سے بھول چوک سے تھا انکو وہ شرط یاد نہ رہی ۱۲ ف جو بہت خوبصورت تھا اور لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا ۱۲ ف اسکا سر اوپر کیطرف سے پھاڑ کر ڈالا ۱۲ ف ہم پر کیا کام سے بھی بڑھکر کشتی کا تختہ تو پھر جوڑ سکتے ہیں مگر یہ گئی ہوئی جان پھر کہاں سے آئیگی کہتے ہیں اس لڑکے کا نام شمعون تھا بعجز و مزوری نے جو خارجی تھا ۱۲ ف عباس رض کو لکھا لڑائی میں لڑکو بھی مارنا کیسا ہے انہوں نے جواب دیا اگر تو خضر ہے اور یہ جانتا ہے کہ کون لڑکا مومن ہوگا کون کافر تو مار لیکن تو خضر نہیں ان حضرت صلعم اسلیے ولا علم نے لڑکوں کے قتل سے منع کیا ہے ان سے لگ ۱۲ ف میرا ساتھ چھوڑنے کے لیے حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ رحم کرے موسیٰ پر اگر صبر کرتے تو عجیب باتیں دیکھتے رومال اپنا ہاتھ اسپر پھیر دیا وہ سیدھا ہوگئی۔ بعضوں نے کہا گرا کر بنائی بعضوں نے کہا اس میں اڑنگا لگا دیا ۱۲ ف انہوں نے قوم کو کہا نانک کہلا بھیجا ان کا کام مفت کرنا کیا ضرور تھا مزدوری لیتا تو سہی پیٹ ہی بھرتا ۱۲ ف ان کی جائداد اس کشتی کے سوا اور کچھ نہ تھی لوگوں کو کرایہ پر سوار کرتے اسی سے

يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ۝ وَأَمَّا الْغُلَامُ
فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَنْ
يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۝ فَأَرَدْنَا
أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً
وَأَقْرَبَ رُحْمًا ۝ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ
لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ
تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا
فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا
وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۚ رَحْمَةً مِنْ
رَبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ۚ ذٰلِكَ
تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوسٰى ۚ إِنَّهُ كَانَ ۴ مريم ١٩
مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا ۝ وَنَادَيْنٰهُ
مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۝
وَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ
هٰرُونَ نَبِيًّا ۝

وَهَلْ أَتٰكَ حَدِيثُ مُوسٰى ۝ ٢٠ طٰهٰ
نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ
نَارًا لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ
أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝ فَلَمَّا
أَتٰهَا نُودِيَ يٰمُوسٰى ۝ إِنِّي أَنَا
رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ إِنَّكَ بِالْوَادِ
الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ وَأَنَا اخْتَرْتُكَ
فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحٰى ۝ إِنَّنِي أَنَا اللّٰهُ

ٹکے کیطرف ایک بادشاہ ستاظالم رہتا تھا جو ہر اچھی بہاسی کشتی پر قبضہ
اور وہ لڑکا تو اسکے ماں باپ دونو ایماندار تھے ہم ڈر گئے کہ (ایسا نہ ہو) کہ لڑکا
بڑا ہوکر اپنے ماں باپ کو بھی شرارت اور کفر میں ڈھانپ لے تو ہم نے چاہا
کہ انکا مالک اس لڑکے کے بدل (ایسا لڑکا) انکو دے جو پاکیزگی میں اس سے
بہتر ہو اور اپنے ماں باپ پر اس سے زیادہ مہربان ہو اب دیوار کا قصہ
سنو) وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی (انکا باپ مر گیا تھا) اور اسکے
نیچے انکا خزانہ گڑا ہوا تھا اور انکا باپ (بڑا) نیکبخت شخص تھا
تو تیرے مالک نے چاہا کہ وہ دونو (یتیم) جوان ہو جائیں اور اپنا خزانہ
(جوان ہوکر) نکال لیں یہ تیرے مالک کی اپنی مہربانی ہے اور میں نے اپنے
اختیار سے یہ نہیں کیا (بلکہ اس مالک حقیقی کے حکم سے کیا) یہ اصل
حقیقت ہے ان باتوں کی جسپر تو صبر نہ کر سکا۔

اور (اے پیغمبر) قرآن میں موسیٰ کا ذکر کر وہ ہمارا خاص بندہ اور وہ خدا
کا بھیجا ہوا تو گو اللہ کا پیغام سنانیوالا تھا اور ہم نے اسکو طور پہاڑ
پر داہنی طرف سے (یا برکت والی کنار سے) پکارا اور ہم نے اسکو بھید کہنے کو نزدیک
بلایا اور ہم نے اپنی مہربانی سے اس کو (بھائی اس کی مدد کے لیے)
اسکے بھائی ہارون کو پیغمبر بنا دیا

اور (اے پیغمبر) کیا تجکو موسیٰ کا قصہ نہیں پہونچا جب اسنے (جنگل میں رات
کو اندھیرے وقت) آگ دیکھی تو اپنی بی بی (صفورا) سے کہا تم (ذرا) ٹھیر
جاؤ مجھکو آگ دکھائی دیتی ہے شاید ہو سکا تو) میں تمہارے لیے ایک
چنگاری لیکر آؤں یا (اگر چنگاری نہ ملے تو) اس آگ پر کوئی رستہ
بتانیوالا پاؤں پھر جب موسیٰ وہاں (اس آگ پاس) آیا اسکو آواز آئی اے
موسیٰ میں تیرا مالک ہوں تو اپنی جوتیاں اتار ڈال کیونکہ تو پاک
میدان طوی میں ہے اور میں نے (پیغمبری کیلیے) تجکو لوگوں میں سے
چن لیا ہے تو جو حکم ہو اسکو دل لگاکر) سنتا رہ بیشک میں ہی اللہ

واجب یہ کشتی وہاں پہونچی تو اسنے اس کو بیکار کرنا چاہا لیکن دیکھا تو نئی ہے بنا لیے اسنے چھوڑ دیا چلو غریبوں کی روٹی بچ گئی ورنہ فاقوں مرجاتے حضرت خضرؑ نے جو تختہ پھوڑا تھا وہ پیچھے پانی کیطرف کا نہ تھا بلکہ اوپر کیجانب پیدا کی طرف کا وہی موقت توڑا جب کشتی کنارے کے قریب پہونچی اور ڈوبنے کا کوئی ڈر نہ رہا ۱۲ منہ اس کی قسمت میں تو کفر لکھا تھا اور خوبصورت بھی تھا حضرت خضرؑ نے دیکھے کہ اگر یہ لڑکا جوان ہوا تو مبادا اولاد کی محبت بری ہوتی ہے اسکے ماں باپ بھی کفر میں اسکے شریک ہو جائیں اور اسلیئے اس کو مار ڈالا جس کو جہان پاک۔ اور یہ مارڈالنا بحکم الٰہی تھا تو حضرت خضرؑ پر کوئی گناہ نہ ہوا۔ دیگر خوں بہا فتوی پر بڑی رواست ۱۲ منہ بعضوں نے کہا اس لڑکے کے بدل اسرتہ نے انکو ایک اور لڑکا دیا جو نیک بخت اور پرہیزگار اور ماں باپ کا مطیع اور فرمانبردار تھا ۱۲ منہ حدیث میں ہے کہ اگلی امتوں کے لیئے غنیمت کا مال درست نہ تھا اور یہ خزانہ سونے چاندی کا تھا ۱۲ منہ تو اس کی وجہ سے اسرتہ نے اسکی اولاد پر بھی رحم کیا انکو تباہی سے بچا لیا کہتے ہیں یہ دونوں انکا ساتویں پشت کا دادا تھا اور جولاہے کا پیشہ کرتا تھا ۱۲ منہ اگر ابھی یہ بیوار گر پڑتی تو دوسرے لوگ انکا خزانہ چھین لیجاتے ۱۲ منہ مجاہد رہنے کہا رسول (جسکی قوم پر جہاد کیا جائے) اور وہ پیغمبر اسرتہ کا کلام اتنے اور نبی وہ جو پیغمبر اسرتہ کا کلام اتنے گو وہ کسی کی طرف نہ بھیجا جائے ۱۲ منہ جب حضرت موسےٰ مدین سے مصر کو آرہے تھے تو راستہ کی داہنی طرف سے ہوئی کیونکہ وہ طور جو بیت المقدس کے پاس ہے مدین سے مصر آنے والے کی داہنی طرف پڑتا ہے اور وہی طور مراد ہے سوئیں کا طور مراد نہیں ہے وہ بائیں طرف پڑتا ہے ۱۲ منہ یا بھیجا اسکو بلند کر کے نزدیک بلایا ۱۲ منہ ابن عباس رضہ اور ایک جماعت تابعین سے یہی منقول ہے کہ اسرتہ نے حضرت موسےٰ کو آسمان پر بلایا تھا قلم چلنے کی آواز سنی جو لوح محفوظ پر چلتا ہے ۱۲ منہ ہارون حضرت موسےٰ سے چار برس بڑے تھے مگر انکو پیغمبری حضرت موسےٰ کی دعا سے ملی ۱۲ منہ

(باقی در صفحہ)

إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ
لِذِكْرِي ۝ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ
أُخْفِيهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى ۝
فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ
بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝ وَمَا
تِلْكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى ۝ قَالَ هِيَ
عَصَايَ ۚ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ
بِهَا عَلٰى غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ
أُخْرٰى ۝ قَالَ أَلْقِهَا يٰمُوسٰى ۝
فَأَلْقٰىهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ۝ قَالَ
خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۖ سَنُعِيدُهَا
سِيرَتَهَا الْأُولٰى ۝ وَاضْمُمْ يَدَكَ
إِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ
غَيْرِ سُوٓءٍ ءَايَةً أُخْرٰى ۝ لِنُرِيَكَ
مِنْ ءَايَاتِنَا الْكُبْرَى ۝ اذْهَبْ إِلٰى
فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغٰى ۝ قَالَ رَبِّ
اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝
وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ۝ يَفْقَهُوا
قَوْلِي ۝ وَاجْعَلْ لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ۝
هٰرُونَ أَخِي ۝ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ۝
وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ۝ كَيْ
نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ۝ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ۝
إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ۝ قَالَ قَدْ
أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يٰمُوسٰى ۝ وَلَقَدْ

ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا ہی (جھکڑا) اور میری ہی یاد کیلیے
نماز درستی سے پڑھا کر بیشک قیامت (ایکدن ضرور) آنیوالی ہے میں اسکو
چھپا رکھا چاہتا ہوں (یعنے اسکے وقت کو) اسلیے کہ ہر شخص کو اس کے کام
کا بدلہ ملے تو اس (پر ایمان لانے) سے تجھ کو وہ شخص (کہیں) روک نہ دے جو
(خود) اسپر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہش پر چلتا ہے پھر تو تباہ ہو اور
اے موسیٰ تیرے داہنے ہاتھ میں یہ کیا چیز ہے موسیٰ نے عرض کیا یہ میری
لاٹھی ہے میں اسپر ٹیک دیتا ہوں اور اسی سے اپنی بکریوں پر (انکے چارے کے لیے)
پتے جھاڑتا ہوں اور اس سے میں اور بھی کام لیتا ہوں فرمایا اے موسیٰ
اس لاٹھی کو (زمین پر) ڈالدے موسیٰ نے اسے ڈالدیا وہ فوراً سانپ
بن گئی جو دوڑنے لگا اللہ تعالےٰ نے فرمایا اسے پکڑ لے اور ڈر نہیں
ہم ابھی اس کو اگلی صورت پر کیے دیتے ہیں اور اپنا ہاتھ بغل
سے نیچے لیجا (پھر نکال) وہ سفید (نورانی) بے عیب
ہو کر نکلے گا یہ اور ایک نشانی ہے (ہم نے یہ نشانیاں
تجھے اس لیے دیں) کہ ہم تجھ کو بڑی بڑی نشانیاں دکھلائیں
اے موسیٰ اب تو فرعون کے پاس جا اس نے سر اٹھایا ہے
موسیٰ نے عرض کیا خداوندا میں جانے کو حاضر ہوں پر میرا سینہ
کھولدے اور میرا کام (پیغمبری کا حق ادا کرنا) مجھ پر آسان کردی
اور میری زبان میں جو گرہ ہے وہ کھولدے وہ میری بات سمجھیں
اور میرے گھر والوں میں سے ایک کو میرا وزیر بنا دے ہارون کو
جو میرا بھائی ہے اس سے میری پیٹھ مضبوط کردے اور اسکو
میرے کام (پیغمبری) میں شریک کردے اسلیے کہ ہم دونوں
ملکر خوب تیری تعریف کریں اور خوب تیری یاد کریں تو تو (پہلے
بھی) ہمارا حال خوب جانتا تھا اللہ نے فرمایا اے موسیٰ جو تو نے
مانگا وہ تجھ کو مل چکا اور ہم تو (پہلے بھی) ایک بار اور تجھ پر

فائدہ یا جب میری یاد آئے سو وقت نماز پڑھ لے صحیح حدیث میں ہے جو کوئی تم میں سے سو جائے یا نماز بھول جائے تو جب یاد آوے سو وقت پڑھ لے اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میری یاد آئے سو وقت نماز پڑھ لے ۱۲ منہ اگر قیامت کا وقت معلوم ہوتا تو ہر شخص اطمینان کے ساتھ گناہ کرتا یہ سمجھکر کہ ابھی قیامت میں بہت دیر ہے توبہ کرلیں گے اللہ تعالیٰ نے اسکو بالکل پوشیدہ رکھا یہانتک کہ پیغمبر کو بھی نہیں بتایا ۱۲ منہ تیری آخرت برباد ہو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو نصیحت کی کہ بدیانتوں کو جو آخرت کے منکر ہیں اپنی
خواہش پر چلتے ہیں اپنا دوست نہ بنانا ایسا نہ ہو کہ وہ تجھ کو بھی گمراہ کردیں اور تمہاری آخرت خراب ہو ۱۲ منہ اللہ تعالیٰ کو تو سب معلوم تھا مگر اسلیئے پوچھا کہ موسیٰ کے
کلیم ان سے اقرار کرالے کہ وہ لکڑی ہے پھر جو خدا کی قدرت اس میں ظاہر ہوں اسکو موسیٰ خوب سمجھیں دوسرا اللہ تعالیٰ کو حضرت موسیٰ سے کچھ باتیں کرنا منظور تھیں تاکہ
ان کے پہلے اور ان کی جھجک نکل جائے ۱۲ منہ چلتے وقت یا تھک جانے کے وقت ۱۲ منہ مثلاً اپنا توشہ سہارا لیتا ہوں یا موذی جانوروں کو اس سے بھگاتا ہوں ۱۲ منہ کیونکہ
وسعت کی جگہ تھی سمجھ کر کہ کوئی سانپ نکل آئی ہے دوڑ گئے ۱۲ منہ تیری ہاتھ لگاتے ہی پھر لاٹھی ہو جائیگی ۱۲ منہ کہتے ہیں حضرت موسیٰ پھر بھی ڈرتے رہے
مرتبہ یہ حکم ہوا تب بھی ڈرتے رہے تیسری بار پھر حکم ہوا اور پروردگار نے فرمایا تو ڈر نہیں اطمینان سے رہ جب حضرت موسیٰ سے ہوئے اسکو ہاتھ سے تھاما پھر لاٹھی ہو گئی ۱۲
منہ ایک شاخ عصا اور دوسری یہ جنہیں سے بھگا دیتے کہ اسمیں کوئی روک نہ ہوگا جیسے کوڑہ میں بھی ہاتھ سفید ہو جاتا ہے مگر وہ بیماری ہے اور یہ عطیہ باری ہے ۱۲
منہ یہ پہلے اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اپنے مالک کی دیکھ لیں پھر فرعون کے مقابلہ کو جانا فرعون کا مارنا فرعون کا ڈوب جانا ۱۲ منہ بڑی شرارت اور سرکشی پر کمر باندھی ہے
خدائی کا دعویٰ کرتا ہے ۱۲ منہ میں پیغمبری کا بوجھ اٹھانے کے لائق ہو جاؤں ۱۲ منہ یعنے میرا مددگار جو اس بوجھ کے اٹھانے میں میرا شریک ہے ۱۲ (ثانی در علیہ)

سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ۝ وَاَوْحَيْنَآ
اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ۝ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِى
التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ
الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّىْ وَ
عَدُوٌّ لَّهٗ ۝ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً
مِّنِّىْ ۝ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ ۝ اِذْ تَمْشِىْٓ
اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ
يَّكْفُلُهٗ ۝ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَىْ
تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۝ وَقَتَلْتَ
نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ
فُتُوْنًا ۝ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِىْٓ اَهْلِ
مَدْيَنَ ۝ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ
يّٰمُوْسٰى ۝ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِىْ ۝
اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِىْ وَلَا
تَنِيَا فِىْ ذِكْرِىْ ۝ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ
اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا
لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝ قَالَا رَبَّنَآ
اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ
يَّطْغٰى ۝ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِىْ مَعَكُمَآ
اَسْمَعُ وَاَرٰى ۝ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا
رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝
وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۝ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ
مِّنْ رَّبِّكَ ۝ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ
الْهُدٰى ۝ اِنَّا قَدْ اُوْحِىَ اِلَيْنَآ اَنَّ

احسان کرکے پھیر دیا تیری ماں کو (یہ تو ابتدائی حال تھا آگے بیان ہے
بچپنے کا) کہ تو نے ایک شخص کو (ایک) خون کر ڈالا (جو تیرے ہاتھ سے ہو گیا) پس اس صندوق کو دریا میں
ڈالدے (اور اللہ کی قدرت دیکھ) دریا اس صندوق کو (بحکم الٰہی) کنارے
پر پہنچا دیگا (وہاں) ایک شخص جو میرا دشمن ہے اور اسکا بھی) دشمن
ہے (یعنی فرعون) اسکو لیگا اور میں نے (اپنی طرف
سے) پیار ڈالدیا تھا اور (مطلب یہ تھا) کہ تو میری آنکھ کے سامنے پرورش
پائے جب تیری (بہن) چلی (مریم تیری خبر لانیکو) جاری تھی وہ (جا کر آسیہ اور
فرعون سے) کہنے لگی میں تمکو ایسی (دائی) بتاؤں جو اس (بچے) کو (اچھی طرح
پالے) تو ہمنے تجھ کو تیری ماں پاس پہونچا دیا اسلیے کہ اسکی آنکھ ٹھنڈی ہو
اور وہ (تیری جدائی کا) رنج نہ کرے اور (جب تو بڑا ہوا) تو نے ایک
شخص کو مار ڈالا پھر ہمنے اس غم سے تجھکو چھڑا لیا (میں میں تجھ کو بھگا
دیا) اور ہمنے تجھ کو خوب آزمایا پھر تو کئی برس تک (دس برس تک مدین
والوں میں رہا) اب تو (اے موسیٰ) (عمر کی) حد کو پہنچکر (ہمارے پاس) آیا اور میں نے
تجھے (خاص) اپنے (کام کے) لیے طیار کیا (یعنے پیغمبری کیلیے) تو
اور تیرا بھائی (دونو ملکر) میری نشانیاں لیکر (فرعون کے پاس) جاؤ
اور میری یاد میں سستی نہ کرنا تم دونوں فرعون پاس جاؤ کیونکہ اسنے سر اٹھا
رکھا ہے پھر اس سے نرمی سے بات کرو شاید وہ (حق بات) مان (یا) خیر (مانے
تو) اسکو (خدا کا) ڈر ہی پیدا ہو وہ دونو عرض کرنے لگے (کہ) مالک ہمارے ہمکو ڈر ہے
(فرعون ظالم بادشاہ ہے کہیں ہمکو جلدی سے سزا دی بیٹھے یا جوش میں آکر بڑھ
اللہ نے فرمایا مت ڈرو کیونکہ میں تمہارے ساتھ ہوں (یعنے) سن رہا ہوں
اور دیکھ رہا ہوں سو تم دونو (ملکر) اسکے پاس جاؤ اور اس سے کہو ہم تیرے مالک کے بھیجے ہوئے
ہیں بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ کر دے اور انکو مت ستا ہم ایک نشانی تیرے
مالک کی (لیکر) تیرے پاس آئے ہیں اور (خدا کے عذاب سے) وہی بچیگا جو سیدھے
رستے پر چلیگا ہمکو (خدا کیطرف سے) یہ وحی آئی ہے کہ جو شخص (ہمکو جھٹلائے

(باقی در صفحہ بعد)

الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝ قَالَ رَبُّنَا
الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ
هَدٰى ۝ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ
الْاُوْلٰى ۝ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ
فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ۝
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا
وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ
اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝ كُلُوْا وَ
ارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ۝ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ
وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ
تَارَةً اُخْرٰى ۝ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا
كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ۝ قَالَ اَجِئْتَنَا
لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى
فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ
نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ۝ قَالَ
مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ
يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ۝ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ
فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۝ قَالَ لَهُمْ
مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ

اور ہمارا مالک ایسا ہے کہ عذاب ہو گا فرعون نے کہا موسیٰ یہ تو کہو
تمہارا مالک کون ہے موسیٰ نے کہا ہمارا مالک وہ ہے جس نے ہر چیز
کو ایک خاص صورت دی (جو اسکے مناسب ہے) پھر اسکو رہنمائی
بھی کی (کہ اپنا کام کرے) فرعون نے کہا اچھا اگلے لوگوں کا کیا حال
ہوا موسیٰ نے کہا انکا حال میرے مالک کے پاس ایک کتاب (لوح محفوظ)
میں (لکھا ہوا) ہے میرا مالک نہ تو بہکتا ہے نہ بھولتا ہے وہی تو ہے جس نے تمہارے
لیئے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے (چلنے کے) لیے اس میں راہیں
نکالیں اور آسمان سے پانی برسایا پھر ہم ہی نے، اس میں سے طرح
طرح کی قسم کی سبزی نکالی تم بھی (ان میں سے) کھاؤ اور اپنے
جانوروں کو بھی انہیں چراؤ بیشک عقلمندوں کے لیے اس میں
(ہماری قدرت کی) نشانیاں ہیں ہم نے تم کو اسی (زمین)
سے پیدا کیا اور اسی میں (مرنے کے بعد) پھر لیجائیں گے
اور اسی سے تم کو دوسری بار (قیامت کے دن) نکالیں گے
اور ہم نے تو فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھلائیں لیکن
اس نے جھٹلایا اور نہ مانا کہنے لگا یہ جادو ہے) کہنے لگا کیا
کیا تو ہمارے پاس اسلیے آیا ہے کہ ہمکو اپنے جادو کے زور
سے ہمارے ملک سے نکال باہر کرے تو ہم بھی ضرور ویسا ہی جادو
(تیرے جادو کیطرح) تجھ کو بتلائیں گے (تیرے سامنے لائیں گے) لیکن
ہمارے اور اپنے درمیان ایک وعدہ وقت اور مقام مقرر
کر دے نہ ہم اسکے خلاف کریں نہ تو ایک صاف میدان (موسیٰ
نے کہا اچھا) عید کا دن (ہمارا) تمہارا وعدہ ہے اور دن
چڑھے (سب) لوگ جمع ہو جائیں (یہ سنکر فرعون لوٹا اور اپنے
داؤں کا تھا یکبارگی پھر (وعدہ کے مقام پر) آن موجود ہوا (جادوگروں کو
ساتھ لایا موسیٰ نے) کہا کیوں تمہاری شامت آئی ہے اللہ پر جھوٹ مت

ف دنیا میں تباہ اور آخرت میں ہلاک ۱۲ ف فرض ہوسے ۱۲ اور ہارون ؑ دونو ملکر فرعون کے پاس گئے اور اسہ تعالے کا پیام پہونچایا ۱۲ ف کھیتی باڑی کا بچہ دودھ پینے لگتا ہے مچھلی کا بچہ تیرنے لگتا ہے ۱۲ ف یعنے انکے اعمال سب لکھے ہوئے ہیں قیامت کے دن انکو بدلہ دیگا ۱۲ ف یعنے باوجود یکہ اسکے علم میں سب کچھ ہے پھر وہ کتاب کا محتاج نہیں اسکو ایک ایک رتی سب یاد اور محفوظ ہے اسکے علم میں نہ غلطی ہو سکتی ہے نہ بھول چوک ۱۲ ف اگر معاذ اسہ خدا نعوذ ہوتا جیسے نیچر یہ دہریے کہتے ہیں کہ تو زمین میں یا تو کچھ پیدا ہی نہ ہوتا یا پیدا ہوتا تو یہی ایک طرح کا اناج یا پھل یا ترکاری جب بھی دنیا میں ایک چیز کو کہتے کہا تے دو ہر ہوتا پانی یا اس کی نوبت نہیں تو کیا ہے کہ ایک ہی ہوا ایک ہی پانی ایک ہی قسم زمین کی ہر ہر درخت کا پھل جدا جدا نہ اور ہر ایک کا مزہ الگ الگ کوئی تلخ کوئی شیریں کوئی سرد کوئی گرم کوئی خشک کوئی رطوبت کوئی قابض کہ ہر ایک موقع پر آدمی کو تکلیف نہ ہو اور اپنی ضرورت پوری کرے ۱۲ ف آدم علیہ السلام کا پتلہ مٹی سے بنایا گیا ۱۲ ف اگر آدمی جل جائے یا ڈوب جائے جب بھی اسکے اجزا مٹی میں شریک ہو جاتے ہیں ۱۲ ف حدیث میں ہے کہ حضرت ام کلثوم رضہ کو جب قبر میں رکھا تو آن حضرت ﷺ نے یہی آیت پڑھی اس وقت اس آیت کا پڑھنا مستحب ہے ۱۲ ف اور خود ہاں کا حاکم بن بیٹھے ۱۲ ف یا ایک ہموار مقام ہو جو نہ ہم سے دور ہو نہ تجھ سے ۱۲ ف لفظی ترجمہ یہ ہے کہ ہمارا تمہارا وعدہ وہ دن ہے جس دن لوگ آرستہ ہوتے ہیں کہتے ہیں یہ دن انکی عید کا تھا۔ بعضوں نے کہا یہ دن عاشورے کا دن تھا ۱۲ ف جادوگروں کو بلوایا۔ انکو طیار کیا۔ انعام دینے کا وعدہ کیا ۱۲ ف ان جادوگروں کو ایک بار سمجھانا مناسب سمجھا ۱۲ ف وہ بہشتی ہیں یا دوزخی حالانکہ وہ بت پرستی کیا کرتے تھے فرعون کی غرض یہ ہے جیسے تم کہو صاف انکو دوزخی کہدیں تاکہ بگڑ جائیں کہ ہمارے اپنے دادا کو دوزخی بتاتے ہیں حضرت موسیٰ نے ایسا گول جواب دیا کہ فرعون کا مطلب حاصل نہ ہو سکا ۱۲ —

مِنِ افْتَرٰى ۝ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ
بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ۝ قَالُوْٓا
اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ
يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا
وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝
فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ
وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ۝
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ
اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝ قَالَ بَلْ
اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ
يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝
فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝
قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝
وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ
مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ
سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ
اَتٰى ۝ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ۝
قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ
اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ
فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ
مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ
جُذُوْعِ النَّخْلِ ۡ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ
اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ۝ قَالُوْا لَنْ

جو جادو ہے اب جیکر تم کو غارت کر دیگا اور جو دیکھو جس نے خدا پر جھوٹ باندھا وہ تباہ ہو چکا پھر وہ جادوگر آپس میں گو جھگڑے چپکے چپکے کانا پھوسی کرنے لگے (آخر انہوں نے مشورہ کر کے) کہا بیشک دونو جادوگر ہیں وہ چاہتے ہیں اپنے جادو (کے زور) سے تم کو تمہارے ملک سے نکال باہر کریں اور تمہارا جو عمدہ طریق ہے اسکو مٹا دیں تم سب سب مکر و داؤں کر کے پھر پرا باندھ کر (سامنے) آؤ اور آج جو جیتا اسنے مراد پائی جادوگر کہنے لگے موسے یا تو تم (اپنی لاٹھی پہلے) ڈالو اور یا ہم پہلے (اپنی لاٹھیاں) ڈالیں موسے نے کہا نہیں تم ہی (پہلے ڈالو) انہوں نے (اپنا کرتب کیا) تو موسے کو انکے جادو سے ایسا معلوم ہوا کہ انکی رسیاں اور لاٹھیاں (سانپ بنکر) دوڑ رہی ہیں موسے اپنے دل ہی دل میں سہم گیا (اور اسنے وحی کا انتظار کیا ہمنے (وحی کے ذریعہ سے) فرمایا مت ڈر بیشک تو ہی (رہیگا) تو ان سب پر غالب آئیگا) اور جو (عصا) تیرے داہنے ہاتھ میں ہے اسکو ڈال دے (خدا کی قدرت دیکھ) کہ انہوں نے جو ڈھونگ کیا ہے اسکو نگل جائیگا انہوں نے جو کچھ بنایا ہے (اسکی حقیقت کچھ نہیں) جادو کا تماشا ہے اور جادوگر جہاں جائے بامراد نہیں ہوتا پھر (یہ حال دیکھتے ہی) جادوگر سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے ہم تو ہارون اور موسیٰ کے مالک پر ایمان لائے فرعون بولا (واہ اچھے رہے) تم اسپر ایمان لائے اور ابھی مینے تم کو اذن ہی نہیں دیا بیشک وہ (یعنے موسیٰ) تمہارا گرو ہے جس نے تم کو جادو سکھلایا ہے تو میں ضرور تمہارے ہاتھ پیر الٹے سیدھے کاٹ ڈالوں گا اور تم کو کھجور کے ڈھنڈوں (تنوں) پر سولی چڑھاؤں گا اور تم اب ضرور جان لوگے کہ ہم (دونو) میں کس کی مار سخت ہے اور دیر تک رہتی ہے انہوں نے کہا ہم تجھ کو ان دلیلوں سے جو ہمارے

فلاح پانے کا موں کو جادو نہ کہو ۱۲ منہ اسکے کام کو فروغ نہیں ہو سکتا جسے پیغمبر کی یہ ایک بڑی نشانی ہے کہ حق تعالے کی مدد اسکے ساتھ ہوتی ہے اور روز بروز اسکے دین کو ترقی ہوتی جاتی ہے کسی دشمن کے سنائے وہ دین نہیں مٹتا اور جھوٹے آدمی کے کام کو بقا نہیں ۱۲ منہ کسی کی رائے ہوئی کہ موسے جادوگر ہیں اور ہم اوپر غالب ہونگے کسی نے کہا وہ جادوگر معلوم نہیں ہوتے اور ہمارا اوپر غالب ہونا مشکل ہے ۱۲ منہ یعنے اور ہارون نے جو منصوبہ باندھا ہے اسکے توڑنے کی مضبوط تدبیر کرو ۱۲ منہ قطار کی قطار ایک ہی وار جس میں سب دیکھنے والے ڈر جائیں ۱۲ منہ یا آج جو دن ہار دی ہی جیت گیا بازی لیگیا منہ مانگی مراد پائی ۱۲ منہ جادوگروں نے حضرت موسے کا یہ کہنا سنکر کہا ہوگا اسی وجہ سے اسپر تم نے انکو ایمان کی توفیق دی ۱۲ منہ یعنے ڈرپوک دکھائی دیا حقیقت میں کچھ نہ تھا ایک شعبدہ تھا ۱۲ منہ کہتے ہیں انہوں نے اندر بارہ ہزار رسیاں اور اتنی ہی لاٹھیاں رکھی تھیں جنکو زمین پر ڈالتے ہی وہ چلنے لگیں ۱۲ منہ انکو یہ خیال ہوا کہ شاید میرے عصا ڈالنے سے پہلے لوگ ان جادوگروں کے معتقد ہو جائیں پھر لوگ میری عصا پر کیا اعتقاد کرینگے جب اتنی بہت سی لاٹھیاں سانپ بن گئیں ۱۲ منہ شعبدہ بازی اور نظر آزی ۱۲ منہ اس حکم کے آنے پر حضرت موسے نے اپنی عصا پھینکی وہ ایک بڑا اژدہا بن گئی جتنی لاٹھیاں اور رسیاں میدان میں جادوگروں نے پھیلائی تھیں انکو ایک نوالہ کر گئی پھر فرعون اور اسکے لوگوں کی طرف چلی انہوں نے غل مچایا حضرت موسے نے اسکو ہاتھ سے پکڑا تو پھر عصا ہو گئی ۱۲ منہ یہ جادوگر بہتر یا چار سو یا نو سو یا بارہ ہزار یا چودہ ہزار تھے پہلے یہاں بیان کئے بعضوں کی رائے یہ تھی کہ حضرت موسے جادوگر معلوم نہیں ہوتے تعجب انہوں نے یہ صاف معجزہ دیکھا تو ان کو یقین ہو گیا کہ حضرت موسے کے پیغمبر ہیں کوئی جادوگر کا بچہ یہ نہیں کر سکتا کہ ایک آنکھ کو معدوم کر دے اتنی لاٹھیاں اور رسیاں ایکدم میں نیست ہو گئیں تو وہ سمجھ گئے کہ یہ بندے کا کام نہیں ہے فعل الٰہی ہے ۱۲ (باقی در حاشیہ)

لَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ
الَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ
اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ
اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ
اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَ
اللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ
مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ
فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا
قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ
الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝
وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ
اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ
طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّ
لَا تَخْشٰى ۝ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ
مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ۝ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ
قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ۝ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ
جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا
عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۝ كُلُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا
فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ
يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ۝

پس آئین بدا اس خدا کی جس نے ہمکو پیدا کیا ہے کر گذرنے والے پھر
جو تجھے کرنا ہو وہ کر گذر سو لے دے یا قتل کر تیرا زور بس دنیا کی زندگی
پر چل سکتا ہے ہم تو اپنے مالک پر یقین کر چکے اسلیے کہ وہ ہمارے قصور
اور اس (گناہ) کو جو تو نے زبردستی ہم سے جادو کرایا بخش
دے اور اللہ تعالیٰ (کی دین اسکا ثواب تیرے مال اور دولت سے)
بہتر ہے اور (اسکا عذاب بھی تیرے عذاب سے زیادہ) دیرپا ہے ۱۲
بیشک جو کوئی (مرتیوقت) کافر ہو کر اپنے مالک کے سامنے حاضر
ہوگا اسکے لیے دوزخ ہے نہ وہاں مریگا اور نہ جیے گا اور جو کوئی
ایمان رکھکر اسکے سامنے حاضر ہوگا وہ (دنیا میں) نیک کام
(بھی) کر چکا ہے تو ایسے لوگوں کو بلند درجے ملینگے ہمیشہ رہنے
کے باغ ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ سدا ان میں رہینگے
اور جو کوئی (کفر اور گناہوں کی نجاست سے) پاک ہے اسکا یہی بدلہ
ہے اور ہمنے موسے کو وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو رات ہی رات تم
سے نکال لیجا پھر سمندر میں انکے لیے (لاٹھی مار کر) سوکھا رستہ
بنا نہ تجھے (فرعون کے) آپہنچنیکا ڈر ہوگا اور سمندر میں ڈوب جانیکا
خوف (جب بنی اسرائیل اتکو مصر سے چل کھڑے ہوئے) تو فرعون (خبر
پاکر اپنے لشکر سمیت انکو پیچھے لگا پھر سمندر نے انکو جیسا کچھ گھیر لیا
ویسا گھیرا اور فرعون نے اپنی قوم کو بہکا دیا راہ پر نہیں لگایا اے
بنی اسرائیل ہمنے تمکو تمہارے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی اور
(توریت شریف دینے کے لیے) تم سے طور (پہاڑ) کا داہنا
جانب مقرر کیا اور ہم نے تم پر من اور سلوے اتارا اور یہ کہدیا
کہ جو پاکیزہ روزی ہمنے تمکو دی ہے اسمیں سے کھاؤ اور اس
میں حد سے مت بڑھو نہیں تو میرا غضب تم پر اترے گا اور (دوزخ
میں گر چکا اور یہ بھی میری صفت ہے بے شک جو کوئی

ف تو بھی کر سکتا ہے تاکہ دنیا کی چند روزہ زندگی کا خاتمہ کر دے اس کی ہم کو پرواہ نہیں ہے ۱۲ ف تیرا عذاب تو ایک دم بھر کا ہے جان نکل جانے کے بعد پھر تو کچھ نہیں کر سکتا
اسکا عذاب تو معاذ اللہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا ۱۲ ف کہ چلو چیٹی ہوئی ۱۲ ف یعنے جیسے جینا چاہیئے یعنے آرام کے ساتھ ۱۲ ف بلکہ سسکتا رہیگا صحیح حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا اسمیں یہ آیت سنائی اور فرمایا دوزخ والے جو ہیں (یعنے کافر) وہ تو نہ اس میں مریں گے نہ جییں گے لیکن جو لوگ دوزخ والے نہیں ہیں (یعنے گنہگار مسلمان)
انکو دوزخ کی آگ ایک بار کی مار ڈالے گی جلکر کوئلہ ہو جائیں گے پھر انکے سفارشی (پیغمبر اور صالحین) کھڑے ہونگے (جب انکو خبر ہوگی) اور سفارش کرینگے ان کی صفائی
قبول ہوگی وہ نہر الحیوان پر لائے جائیں گے پھر اس میں (نہاکر) اس طرح بڑھیں گے جیسے دانہ جو بیا کے بہاؤ میں آ جاتا ہے کچرے کوڑے میں (وہ کسی وقت سے بڑھتا ہے) ۱۲
فائدہ معلوم ہوا بہشت و جہنم کے لیے ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی شرط ہیں لیکن صرف ایمان تو وہ نجات کے لیے کافی ہے یعنے مومن ہمیشہ کے لیے دوزخ میں نہ رہیگا کبھی نہ کبھی
کہیں نہ کہیں سے نکالا جائے گا اور جنت میں داخل ہوگا ۱۲ ف یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف یعنے عزرکر کے پانی کا ریلا اپر ایسا آیا کہ سب کے سب ڈوب گئے ایک بھی نہ بچا ۱۲
ف وہاں سے تو کہتا تھا کہ میں تم کو ہدایت کا رستہ بتلاتا ہوں لیکن درحقیقت گمراہ کرتا تھا ۱۲ ف جنگل میں جہاں کچھ کھانے کو نہیں ملتا تھا ۱۲ ف اسکی تفسیر اوپر گذر چکی ہے
ف یعنے حلال یا مزیدار کھانے ۱۲ ف اسراف نہ کرو نہ ناشکری یا کل کے لیے سمیٹ رکھو ۱۲ ف کہتے ہیں فرعون نے جادوگروں کو موسے کا مقابلہ کرنے کے لیے
مجبور کیا تھا ورنہ انکا دل نہیں چاہتا تھا انہوں نے جب یہ دیکھا تھا کہ موسے کی عصا رات کو ان کی حفاظت کرتی رہتی ہے تو وہ سمجھ گئے تھے کہ یہ جادو نہیں ہے ۱۲

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ۝ وَمَا اَعْجَلَكَ
عَنْ قَوْمِكَ یٰمُوْسٰی ۝ قَالَ هُمْ اُولَآءِ
عَلٰٓی اَثَرِیْ ۝ وَعَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰی
قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ
وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ ۝ فَرَجَعَ مُوْسٰٓی
اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ
یٰقَوْمِ اَلَمْ یَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا
حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَیْكُمُ الْعَهْدُ
اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ یَّحِلَّ عَلَیْكُمْ
غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِیْ ۝
قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا
وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِیْنَةِ
الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَی
السَّامِرِیُّ ۝ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا
جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ
اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰی ۝ فَنَسِیَ ۝
اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْهِمْ قَوْلًا ۙ
وَّلَا یَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۝
وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ
یٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ
رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْٓا
اَمْرِیْ ۝ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْهِ
عٰكِفِیْنَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْنَا مُوْسٰی ۝

(گناہوں سے) توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے پھر راہ پر لگا رہے
تو میں اسکو بہت بخشنے والا ہوں ۝ اور (موسیٰ نے اپنی قوم کو چھوڑ کر جلد آنے پر)
کیا تمہیں موسیٰ نے جلدی کرنے پر مجبور کیا وہ میرے پیچھے آ ہی رہے ہیں اور میں جلد تیرے
پاس حاضر ہو گیا کہ تو خوش ہو جائے ۝ پروردگار نے فرمایا ہم نے تو تیرے آنے
پیچھے تیری قوم کو آزمایا اور سامری نے انکو بہکا دیا (یہ سنتے ہی) موسیٰ
(قدرت لیکر) غصہ میں بھرا ہوا افسوس کرتا ہوا اپنی قوم کیطرف
لوٹا کہنے لگا بھائیو تمہارے مالک نے اچھا وعدہ (قدرت خود) تم کو
دینے کا نہیں کیا تھا کیا تم پر ایسی بڑی مدت گذر گئی یا تم نے چاہا
کہ تمہارے مالک کا غضب تم پر اترے اور اسواسطے تم نے (مجھ سے)
وعدہ کا خلاف کیا جو مجھ سے کیا تھا ۝ وہ کہنے لگے ہم نے اپنے اختیار سے
تیرا وعدہ خلاف نہیں کیا بلکہ ہوا یہ کہ فرعون والوں کے زیور کے
بوجھ (مصر سے بھاگتے وقت) ہم پر لاد دیے گئے تھے تو ہم نے
کی صلاح سے ہم نے انکو (آگ میں) ڈال دیا اسیطرح سامری نے بھی ڈالا
پھر سامری نے لوگوں کے لیے ایک بچھڑا (بنا کر نکالا) ایک
دھڑ جو بچھڑے کی طرح) آواز کرتا تھا تو کہنے لگے یہی تمہارا خدا
ہے اور موسیٰ کا خدا لیکن موسیٰ بھول گیا کیا انکو یہ بھی نہیں
سوجھا تھا کہ بچھڑا انکی بات کا جواب تک نہیں دیتا اور نہ انکو
برے بھلے کا اختیار رکھتا ہے ۝ اور ہارون نے (موسیٰ کے لوٹنے
سے) پہلے ہی ان سے کہہ دیا تھا کہ بھائیو تم اس بچھڑے
کی وجہ سے بلا میں پڑ گئے اور تمہارا مالک تو رحمان ہے
تو میری راہ پر چلو اور میرا کہا مانو انہوں نے جواب
دیا ہم تو برابر بچھڑے (کی پوجا) پر جمے رہیں گے جبتک
موسیٰ علیہ السلام ہمارے پاس لوٹ کر آئیں ۝ موسیٰ سے
کہنے لگا ہارون کیا سبب تھا جب تو نے دیکھا تھا

ف پھر مرتے تک ایمان اور نیک عمل پر قائم رہے ۱۲ ف اور جب موسیٰ علیہ السلام توریت لینے کے لیئے ستر آدمیوں کو ساتھ لیکر طور پہاڑ کیطرف چلے تو اپنے ساتھیوں کو پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھ آئے بلائے جانے کہلائے ہوئے ۱۲ الخ ۱۲ ف حضرت موسیٰ علیہ السلام پروردگار کے دیدار کے شوق میں اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھ گئے اور ان سے پہلے کوہ طور پہنچ گئے اور شبیرا یہ تھا کہ ستر آدمیوں کو اپنے ساتھ لیکر آئیں تب پروردگار نے یہ پوچھا ۱۲ ف چنانچہ بنی اسرائیل میں سے حضرت موسیٰ نے ستر آدمیوں کو چن کر اپنے ساتھ کوہ طور پر لیگئے باقی کو وہیں چھوڑ گئے ۔ ہارون کو اپنا خلیفہ کر گئے سامری مردود نے سب کو بہکا دیا صرف بارہ ہزار آدمی اسکے دام میں نہ آئے کہتے ہیں سامری منافق تھا ظاہر میں حضرت موسیٰ پر ایمان لایا تھا اور دل میں کافر تھا ۱۲ ف کہتے ہیں جب بنی اسرائیل کے قریب پہنچے تو بچھڑے کے چلانے کی آواز سنی وہ بچھڑے کے گرداگرد گا بجا رہے تھے حضرت موسیٰ نے فرمایا یہ گمراہی کی آواز ہے ۱۲ ف اور میں اسی کام کے پیچھے گیا ہوا تھا تم سے نہیں صبر نہ ہو سکا کہ میرے کو تو آنے دیا ہوتا ۱۲ ف کہ تم مجھ کو بھول گئے اتنا زمانہ گذر گیا ۱۲ ف کہ ہم تمہارے آنے تک اپنے طریقہ پر قائم رہیں گے ہارون علیہ السلام کی بات کرتے رہیں گے ۱۲ ف کہتے ہیں سامری نے پہلے سب زیور گلا کر بچھڑے کی صورت بنائی پھر اسکے منہ میں وہ خاک ڈالی اسکے اثر سے وہ سونے چاندی کا بچھڑا ہو گیا اور اسکا گانے دھڑنے سے یہی مراد ہے کہ گوشت پوست ہو گیا ۱۲ ف سامری اور اسکے ساتھی جو گمراہ تھے ۱۲ ف الغرض انکو یہاں چھوڑ کر کوہ طور پر چلا گیا ۱۲ ف تاکہ کلام الٰہی سنے اور انکی بے عقلی ظاہر کرنا منظور ہے جن بے وقوفوں نے بچھڑے کو خدا سمجھ کر اسکا پوجا کیا انکو اتنی بھی عقل نہ آئی کہ خدا کی شان تو یہ ہے کہ سب سے زیادہ اسکو عقل ہو سب سے زیادہ زور اور قوت ہو بولا چلا جو چاہے وہ کر سکے یہ بچھڑا تو بات کا جواب بھی نہیں دے سکتا پھر یہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے ۱۲ (باقی در صفحہ ۱۰)

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهٖ فَقَبَضْتُ
قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا
وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ۝ قَالَ
فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ
تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۖ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا
لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ
ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ
لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۔ اِنَّمَآ
اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ
كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۔

وہ بہک گئے تو (اسی وقت) میرے پاس کیوں نہ چلا آیا (کیا تو میرے
حکم کے خلاف چلا) ہارون نے کہا میری ماں کے جنے (میری) داڑھی
اور سر کے بال نہ پکڑ میں ڈرا کہ میں تو یہ کہہ بیٹھے تو نے بنی اسرائیل
میں پھوٹ ڈالدی اور میری بات کا لحاظ نہ رکھا موسیٰ نے کہا سامری
تو نے یہ کیا کیا کہنے لگا میں نے وہ دیکھا جو اوروں نے
نہیں دیکھا میں نے (اللہ تعالے کے) بھیجے ہوئے (فرشتے)
کے پاؤں کے تلے سے ایک (خاک کی) مٹھی اٹھالی (اس کو
میں نے (ڈبے ہوئے بچھڑے میں) ڈالدیا اور میرے جی
نے مجھ کو یہی صلاح دی (موسیٰ نے) کہا چل دور ہو (تیری سزا یہ
ہے) جب تک تو دنیا میں زندہ ہے یوں کہتا رہیگا (دیکھ مجھ
کو کہیں) چھونا نہیں (اور اسکے سوا) تیرے لیے (آخرت میں)
ایک (عذاب) کا وعدہ ہے جو تجھ پر سے ٹلنے والا نہیں اور اب
اپنے خدا (بچھڑے) کو دیکھ جسکو تو (برابر پوجتا رہا ہم اسکو جلا (کر خاک کر)
دینگے پھر اس (خاک) کو دریا میں (اڑا کر) کھیر دینگے (تاکہ اسکا پتہ اور
نشان بھی نہ رہے) تمہارا (سچا) خدا تعالی ہے جس کے سوا کوئی پوجا کے
لائق نہیں اسکے علم میں ہر چیز سما گئی ہے۔

۱۷	الانبیاء ۲۱	۴	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ
			وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ
			يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ
			السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۔
۱۸	المؤمنون ۲۳	۳	ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ
			بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ
			وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا
			عَالِيْنَ ۚ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ

اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو وہ کتاب (توریت شریف) دی
جو حق اور باطل کو جدا کرنے والی اور روشنی اور نصیحت ہے
پرہیزگاروں کے لیے جو بن دیکھے اپنے مالک سے ڈرتے ہیں
اور وہ قیامت کا خوف رکھتے ہیں ۞
پھر ہم نے موسیٰ اور اسکے بھائی ہارون کو اپنی نشانیاں اور کھلی
سند (عصا) دیکر فرعون اور اسکے سرداروں کیطرف بھیجا پر
وہ شیخی (گھمنڈ) میں آگئے اور تھے ہی گھمنڈی لوگ سو کہنے لگے
کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں کو مان لیں اور انکی (ساری)

۞ مجھ کو خبر کیوں نہ ہو کی جگہ یہاں رہا اور لوگ گمراہ ہو گئے یا تو نے میرا طریقہ کیوں نہیں اختیار کیا کہ ان کو مار پیٹ کر درست بنانا شرک سے باز رکھتا ۱۲ ف میں کہہ گیا تھا کہ میرا خلیفہ بنکر رہ اور حق پر جمارہ اور بدکاروں کے طریق پر مت چل تو بدکاروں کو دیکھ کر خاموش رہ گیا اپنی میں بیٹھا رہا ۱۲ ف حالانکہ وہ سگے بھائی تھے کہاں کا ذکر ایسے کہ ہوسے کو غصہ آجائے ۱۲ ف یعنے اگر میں دوڑ کر جلدی سے تمہارے پاس چلا آتا تو جو لوگ بچھڑے سے الگ رہے میں وہ بھی میرے ساتھ چلے آتے اور کچھ لوگ یہاں سامری کے ساتھ رہجاتے مجھے ڈر ہوا تم یہ دیکھ کر کیوں نہ کہو کہ تو نے بنی اسرائیل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے میرے واپس آنے تک تو ٹھیرا کیوں ۱۲ ف یعنے نکلے گھوڑے کے پاؤں کے تلے سے ۱۲ ف حضرت جبرائیل کو سامری نے اسوقت دیکھا تھا جب وہ فرعون کو ڈبونے آئے تھے اور اس کے سمند میں کچھ
گھوڑے رہ گئے تھے اس ڈر سے کہ کہیں یہ دردگار کو پہر اسکے گرگ گرانے پر رحم نہ آجائے ۱۲ ف ساری دنیا سے تجھ کو الگ رہنا پڑے گا۔ جہاں کسی نے تجھکو چھوا یا تو نے کسی کو چھوا دونو کو بخار آیا۔ اللہ نے سامری کو یہ عذاب دیا جیسے اسنے بنی اسرائیل میں گھول میل کر کے ان کو بہکا دیا ویسے ہی اسکو یہ سزا ملی کہ ساری عمر تنہائی میں سب سے علیحدہ اور جگ سے برا ہو کر رہے۔ سید علامہ نے کہا اس آیت سے یہ نکلا کہ بدعت اور کفر والوں سے علیحدہ اور دور رہنا چاہیئے ۱۲ ف اللہ کے سوا جو جھوٹے معبود ہیں بت وغیرہ انکے ساتھ یہی کرنا چاہیئے کہ توڑ پھوڑ کر جلا کر راکھ کر دیے جائیں پھر راکھ بھی اسطرح پھیلا دی جائے کہ ان کا نشان تک باقی نہ رہے یہ طریقہ ہے حضرت موسیٰ اور حضرت محمد علیہما السلام کا اور مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں اللہ کی توحید جاری کی اور شرک اور کفر کو مٹایا یہی لوگ دنیا میں پیغمبروں کے قائم مقام ہیں اور بہشت میں انکے ساتھ ہونگے ۱۲ ف کہ ہمارے اعمال کا اسدن محاسبہ ہوگا اچھے برے کا جواب دینا ہوگا ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

			مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝	قوم تو ہماری غلام ہے پھر ان دونوں موسیٰ اور ہارون) کو ان لوگوں نے جھٹلایا آخر تباہ ہوئے (فرعون سمیت سمندر میں ڈوب کر) اور ہم نے موسےٰ کو کتاب (توریت شریف) اس لیے دی تھی کہ ان کو ہدایت ہو ؎
۱۹	الفرقان	۴۰	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۝ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ۝	اور ہم (اس سے پہلے) موسیٰ کو کتاب (توریت شریف) دے چکے ہیں اور اس کے بھائی ہارون کو اسکا وزیر بنا کر اسکا ساتھ کر دیا تھا پھر ہم نے ان سے کہا تھا دونو (مکر) ان لوگوں کے پاس جاؤ جنہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلا رکھا تب ہم نے انکو (جڑ سے) اکھاڑ کر پٹک دیا ؎
۱۹	الشعراء	۲۶ ۳۰۲	وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۭ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ۝ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝	اور (یاد کر) جب تیرے مالک نے موسیٰ کو پکارا (کہ) جا ظالم لوگوں پاس جا (فرعون اور اسکی قوم کے پاس) کیا وہ (ہمارے عذاب اور غضب سے) نہیں ڈرتے موسیٰ نے عرض کیا مالک میرے مجھ کو ڈر ہے کہیں مجھکو جھٹلائیں اور میرا جی رک جائے اور میری زبان بند ہو جائے تو ہارون کو (بھی میرے ساتھ) پیغمبر بنا دے اور میں نے ایک قصور بھی کیا ہے تو میں ڈرتا ہوں کہیں وہ مجھ کو (اس خون کے بدلے) مار ڈالیں اللہ نے فرمایا ہرگز نہیں تو تم دونو میری نشانیاں لیکر جاؤ ہم خود تمہارے ساتھ (جو گفتگو ہوگی) اسکو سن رہے ہیں اور دونو فرعون کے پاس پہونچو اور کہو ہم اسکے بھیجے ہوئے ہیں جو سارے جہان کا مالک ہے (ہم اسلیے آئے ہیں) کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ روانہ کر دے اور (انکو آئندہ مت ستا) فرعون نے کہا موسیٰ تو تو وہی ہے نا جسکو ہم نے بچہ سا پالا پوسا اور تو اپنی عمر کے کئی برس ہم میں رہ چکا ہے اور تو نے ایک حرکت بھی کی تھی جو کی اور تو ناشکروں میں سے ہے موسےٰ نے کہا میں نے (بیشک) وہ حرکت کی تھی مگر جب میں نادان تھا پھر جب میں تم سے ڈرا تو میں تمہارے پاس سے بھاگ نکلا (تو) پھر میرے مالک نے مجھکو سمجھ عنایت فرمائی اور پیغمبروں میں مجھ کو

ف۱ اول تو موسےٰ ۴ اور ہارون ۴ ہماری طرح ایک آدمی ہیں کوئی فوقیت ان میں معلوم نہیں ہوتی دوسرے خیر اگر ہماری قوم نہیں یعنے قبط میں سے ہوتے تو مضائقہ نہ تھا وہ تو بنی اسرائیل کی قوم میں سے ہیں جو غلاموں کی طرح ہماری خدمت گذار ہے ۱۲ ف۲ فرعون والوں نے ۱۲ ف۳ یعنے موسےٰ ۴ کی قوم بنی اسرائیل کو ۱۲ ف۴ یعنے فرعون اور اُس کی قوم والوں کے پاس آ کر وہ دونوں انکے پاس گئے اور بہت کچھ سمجھایا پر انہوں نے کسی طرح نہ مانا تھا نہ مانا ۱۲ ف۵ ان کی سلطنت غارت ہو گئی جان گئی نام و نشان تک نہ رہا ۱۲ ف۶ یا مالک میرے مجھ کو ڈر ہے وہ مجھ کو جھٹلائیں گے اور میرا سینہ بات کرنے میں رکتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی کیونکہ حضرت موسےٰ ہکلے تھے اور ہکلے آدمی کا سینہ بات کرتے وقت رکتا ہی زبان بھی اکثر بند ہو جاتی ہے ۱۲ ف۷ مجھے ڈر حاصل ہوگا ایک تو وہ پہلے دوسری بات کرنے میں آسانی ہوگی جہاں میں اٹک جاؤں گا تو ہارون کہہ نکالیں گے ۱۲ ف۸ اُن کا ایک خون مجھ پر ہے۔ حضرت موسےٰ ۴ نے ایک قبطی کو مار ڈالا تھا ۱۲ ف۹ وہ تجھ کو مار نہ سکینگے ۱۲ ف۱۰ دیکھ رہے ہیں ہر طرح تمہارے نگہبان ہیں اور تم عرش مقدس پر ہے اور پھر سب کے ساتھ بالعلم بھی ہے اسکی ایک ادنیٰ مخلوق جیسے چاند اور سورج آسمان پر ہیں لیکن ہر ایک کے ساتھ رہتے ہیں تو خالق کا کیا کہنا سب علماء نے معیت کی تاویل کی ہے یعنے علم اور قدرت اور مدد سے ساتھ ہونا مراد ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی اور جگہ کے ساتھ ہونے سے یہ نہ سمجھے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ ہر مکان میں ہے جیسے جہمیہ کا اعتقاد ہے فذلہم اللہ تعالیٰ ۱۲ ف۱۱ کیا ہم تجھ سے واقف نہیں ہیں تو کوئی نیا آدمی نہیں ہے تو پیغمبر کب سے بنکر آیا پہلے تو تو نے کوئی ایسی بات کبھی منہ سے نہیں نکالی تھی کہتے ہیں حضرت موسےٰ اٹھارہ یا تیس یا چالیس برس کی عمر تک فرعون کے پاس رہ چکے تھے ۱۲ ف۱۲ یعنے اسقدر احسان کا سوا اس کے بدلے تجھ پر کیا ایک یہ بات بھی ہے کہ تو نے ایک بڑا قصور کر کے بہانے چلا دیا تھا فرعون نے یہ سنکر دل میں کہا ہوگا موسیٰ ہے شریر بندہ ہوں گا ۱۲

باقی در صفحہ ۱۱

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَّ
بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ۝ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ
الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ إِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝
قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ أَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝ قَالَ
رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْأَوَّلِيْنَ ۝
قَالَ إِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ
لَمَجْنُوْنٌ ۝ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝
قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلٰهًا غَيْرِيْ
لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝ قَالَ
أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالَ
فَأْتِ بِهٖٓ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝
فَأَلْقٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝
وَنَزَعَ يَدَهٗ فَإِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝
قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهٗٓ إِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ
عَلِيْمٌ ۝ يُّرِيْدُ أَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ أَرْضِكُمْ
بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَأْمُرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا
أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ
حٰشِرِيْنَ ۝ يَأْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝
فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝
وَقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ۝
لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوْا هُمُ
الْغٰلِبِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا

شریک کیا اور کیا یہی احسان ہے جو تو مجھ پر جتاتا ہے کہ تو نے (سارے) بنی
اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے فرعون نے کہا تو ہوا اب یہ بتا (سارے) جہان
کا مالک کیا ہے موسے نے کہا وہی جو آسمان اور زمین اور جو ان
دونوں کے بیچ میں ہے انکا مالک اگر تم (کچھ) مانو فرعون اپنے گرد پیش والوں
سے کہنے لگا سنتے ہو موسی نے (پھر یوں) کہا تمہارا مالک اور تمہارے اگلے
باپ دادوں کا مالک فرعون نے (غصے ہو کر) کہا (صاحبو) تمہارا
پیغمبر جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے پاگل ہے موسی نے کہا پورب
اور پچھم اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے انکا مالک اگر تم کو عقل
ہے فرعون نے کہا (دیکھو موسے) اگر تو نے میرے سوا اور کسی کو خدا
مانا تو ضرور میں تجھے قید کر دونگا موسے نے کہا اور جو میں تجھ کو
ایک کھلی دلیل بتلاؤں فرعون نے کہا اچھا بتلا وہ دلیل کیا ہے
اگر تو سچا ہے اسیوقت موسی نے اپنی لاٹھی ڈالدی ایک ہی ایکا
وہ کھلا اژدہا بن گئی اور ہاتھ جو گریبان یا بغل میں ڈالکر
باہر نکالا تو ایک ہی ایکا دیکھنے والوں کو سفید (چمکتا)
معلوم ہوا (اب) فرعون اپنے سرداروں سے جو اس کے
گرد پیش تھے (کہا) کہنے لگا یہ ایک کامل جادوگر ہے اپنے
فن کار استاد ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ تم کو اپنے جادو کے
زور سے تمہارے ملک سے نکال باہر کرے تو اب کیا صلاح
دیتے ہو اونہوں نے کہا (صلاح یہ ہے) اسکو اور اسکے بھائی کو (ذرا)
ڈھیل دے اور شہروں میں نقیب بھیجدے وہ ہر ایک استاد جادوگر کو تیرے
پاس لے آئیں آخر جو دن جو وقت ٹھیرا تھا اسپر جادوگر اکٹھا کیے گئے
اور لوگوں سے کہدیا گیا کیا تم (اتنا بڑا) تماشا دیکھنے کو جمع ہوتے ہو
شاید یہ جادوگر غالب ہوں تو ہم انکے کہے پر چلینگے پھر جب جادوگر
آئے تو فرعون سے کہنے لگے کہ اگر ہم (اس بلا سے) بچ رہے تو ہم کو

(ف) فرعون مردود نے حضرت موسے پر یہ الزام قائم کیا کہ انکے ہاتھ سے خون ہو گیا ہو ایسا شخص پیغمبری کے لائق کب ہو سکتا ہے حضرت موسے نے جواب دیا کہ یہ خون درحقیقت خون نہ تھا کیونکہ یہ جادوگروں کے اژدہے سے نہیں مارا تھا بلکہ ایک زبردست گھونسے سے ایک زبردست کو مارے ڈالتا تھا میں نے ظالم کو قتل سے باز رکھنے کے لئے ایک گھونسہ لگایا اتفاق سے وہ مر گیا اول تو یہ فعل کوئی گناہ نہیں ہو دوسرے پیغمبری مجھ کو اسکے بعد ملی ہے اور خداوند کریم کو اختیار ہے کہ اپنے جس بندے کو چاہے سرفراز فرمائے اس میں کسی کا کیا اجارہ ہے (ف) جو میرے ہم قوم اور میرے بھائی برادر میں (یعنی) ایک مجھ کو بالا پرورش کیا اس سے کیا ہوتا ہے ایک شخصی احسان قومی تباہی کے مقابل میں کچھ حقیقت نہیں رکھتا اس کو احسان نہیں کہہ سکتے (ف) یعنے اسکی حقیقت بیان کرو کیا چیز ہے کیا شے ہے۔ فرعون درحقیقت دہریہ اور بیخبری تھا وہ خدا کا منکر تھا اسنے تمام مصر میں کہہ رکھا تھا کہ میں ہی خدا ہوں اور وہ سب بیوقوف اسی کو پوجتے تھے چونکہ خدا کی حقیقت کوئی نہیں بیان کر سکتا اسلئے لاچار ہو کر حضرت موسے نے اسکی صفتیں بیان کیں (ف) اگر تم میں بیان اور تعین کی صلاحیت ہے تو تم اسکی مخلوقات کو دیکھ کر اس کا یقین کر لوگے بس خدا کا پتا یہی ہے باقی اسکی حقیقت وہ کیا شے ہے اور کیسا ہی تو آدمی کی سمجھ سے باہر ہے خدا تو خدا ایک ذرہ سی اس کی مخلوق کی تو کوئی حقیقت پہچان نے مثلاً جان کی وہ کیا شے ہے کیسی ہے کسی کو معلوم نہیں ہو سکتی (ف) موسے نے کہا کہہ رہا ہے میں تو اس سے رب العالمین کی حقیقت پوچھتا ہوں وہ اسکے جواب میں وہی کہتا ہے جو پہلے کہہ چکا تھا کہ وہ سارے جہان کا مالک ہے (ف) یہ پہلے ذرا گول کہا تھا اب اسی کو کھول کر کہتا ہے (ف) اژدہا بنانے میں کہ لکڑی اور بٹہ بازی سے جیسے جادوگر شعبدہ باز لوگ کرتے ہیں کہتے ہیں وہ لاٹھی اتنا بڑا اژدہا ہو گئی کہ اسکا منہ معلوم ہوتا تھا اور فرعون کی طرف چلی اس کی ہوش اڑ گئی موسے نے کوشش دینی لگا اسکو پکڑ دہرا موسے نے پکڑ لیا پھر لاٹھی کی لاٹھی آنی (ف) یعنے

لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا
نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا
لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى أَلْقُوْا
مَآ أَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ
وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا
لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ فَأَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ
فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ ۝ فَأُلْقِيَ
السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝
قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ أَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۝
إِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۝
فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ
وَأَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَأُصَلِّبَنَّكُمْ
أَجْمَعِيْنَ ۝ قَالُوْا لَا ضَيْرَ إِنَّآ إِلٰى
رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَّغْفِرَ
لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ أَنْ كُنَّآ أَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
وَأَوْحَيْنَآ إِلٰى مُوْسٰٓى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِيْٓ
إِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ
فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ
لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۝ وَإِنَّهُمْ لَنَا
لَغَآئِظُوْنَ ۝ وَإِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝
فَأَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝
وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ كَذٰلِكَ
وَأَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ إِسْرَآئِيْلَ ۝ فَأَتْبَعُوْهُمْ

نیگ بھی ملیگا (کچھ سرکار سے انعام بھی ملیگا یا نہیں) فرعون نے کہا
(ضرور) اور تم مقرب ہی رہو گے تو (بادشاہ کے) مقرب ہی بنجاؤ گے (حضرت موسے
نے جادوگروں سے کہا جو کچھ تمکو ڈالنا ہو وہ ڈالدو) پھر انہوں نے
اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور کہنے لگے فرعون کی عزت
کی قسم بیشک ضرور ہم ہی غالب رہیں گے پھر موسے نے اپنی لاٹھی
ڈالی تو کیا ایک ہی ایکا جادوگروں نے جو سوانگ بنا یا تھا اسکو
نگلنے لگی جادوگر یہ دیکھکر سجدہ میں گر پڑے کہنے لگے ہم تو سارے
جہان کے مالک پر ایمان لائے جو موسی اور ہارون کا خدا ہے فرعون
نے کہا (یہ تمنے کیا کیا تم میرے اذن دینے سے پہلے ہی اسکے
پر ایمان لے آئے ہو نہ ہو (بات یہ ہے) کہ موسی تم سب کا بڑا
ہے اسی نے تم سبکو جادو سکھلایا ہے خیر تم کو اب آگے چلکر معلوم
ہو گا (تمہارا نتیجہ کیا ہوتا ہے) میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے
کاٹوں گا اور تم سبکو سولی دونگا وہ کہنے لگے پھر (ہمارا) کیا بگڑیگا
گا آخر ہمکو (ایکدن) اپنے مالک کو پاس لوٹ جانا ہے ہمکو تو امید
ہے کہ ہمارا مالک ہمارے گناہ بخشدیگا کیونکہ سلم سب سے
ایمان لائے اور ہمنے (ایک مدت کے بعد جب فرعون کی سیطرح
نہ مانا) موسی کو حکم دیا میرے بندوں کو لیکر راتوں رات (مصر سے)
نکل جا کیونکہ (دشمن) تمہارا پیچھا کرینگے تو فرعون نے (فوج جمع
کرنیکے لیے) شہروں میں نقیب بھیجے (اور کہا) یہ بنی اسرائیل تھوڑی
سی جماعت ہیں اور انہوں نے ہمکو غصہ دلایا ہے اور ہم سب
(کیل کانٹے سے) مستعد ہیں آخر ہمنے انکو (مصر کے) باغوں
اور چشموں سے اور خزانوں سے اور عزت کے محلوں سے نکالا
اس طرح ہمنے انکو نکالا اور یہ سب چیزیں بنی اسرائیل کو دلائیں
تو (ہوا یہ کہ) فرعون کے لوگوں نے سورج نکلتے بنی اسرائیل

ف۱ یعنے انعام تو ضرور ہی ملیگا اسکے سوا ایک بڑا درجہ بھی حاصل ہوگا کہ بادشاہ کے مصاحب ہو جاؤ گے ۱۲ ف۲ پہلے جادوگروں نے حضرت موسے سے کہا تم پہلے
ڈالتے ہو یا ہم ڈالیں اسکے جواب میں حضرت موسے نے یہ کہا اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرت موسے نے انکو جادو کرنے کا حکم دیا کیونکہ جادو کرنا گناہ ہے اور پیغمبر
کا حکم نہیں دیسکتے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر تم کسی طرح نہیں مانتے اور مقابلہ کرنا ہی چاہتے ہو تو تم جانو تمہارا کام اپنے دل کی ہوس نکال لو ۱۲ ف۳ انہوں نے قسم اسلئے
کہ ہم ہی جیتیں گے کیونکہ وہ سمجھتے تھے ایک جادوگر اپنے بہت سے جادوگروں پر وہی اپنے فن کے استاد کیونکر غالب ہو سکتا ہے۔ چونکہ حضرت موسے نے ایک اژدہا
کو اژدہا بنا کر دکھایا تھا انہوں نے صدہا لاٹھیاں اور رسیاں اسکے مقابلہ کے لیئے پیش کیں جو دیکھنے والے کو سانپ معلوم ہوتی تھیں ۱۲ ف۴ تمام رسیاں اور لاٹھیاں
اس کے پیٹ میں جانے لگیں اور غائب دم بھر میں میدان صاف جادوگر حیرت میں رہ گئے انکو یقین ہو گیا کہ یہ جادو نہیں ہے جادو کا پار تو کبھی نہ
نہیں ہو سکتی یہ اللہ عزوجل ہی کا کام ہے ۱۲ ف۵ انکو معلوم ہو گیا کہ موسے کا کام جادو نہیں ہے بلکہ فعل خداوندی ہے خدا کے مقابلہ میں جادو کیا کر سکتا ہے
انکے دل ایسا فر ہوا کہ بے اختیار سجدے میں گر پڑے ۱۲ ف۶ یہ اس واسطے کہا کہ فرعون بھی اپنے تئیں خدا کہتا تھا ۱۲ ف۷ اور ہم سب (استاد اور شاگردوں نے مل
کر کے یہ حال بپدا کیا کہ لوگوں کے دکھانے کے لیئے (استاد سے) ہارگئے تاکہ سب لوگ (استاد کے) معتقد بن جائیں اور پھر ہماری بادشاہت چین لو ۱۲ ف۸ ایمان
ضرور مرنا ہے تو اگر ظلم سے ہمکو مار یگا تو اور ہمارا فائدہ ہے شہادت کا درجہ ملیگا صبر کا ثواب لونگے ۱۲ ف۹ اس کے بعد ان کے دیکھا دیکھی بہت لوگ ایمان
کہتے ہیں کہ ملکہ ستر ہزار آدمی اس دن ایمان لائے ۱۲ ف۱۰ (تم پہلے تو ہمارے دشمن تھے تمکو ہدایت پائیں جب تم ہمارے مذہب پر آگئے ہو تو ۱۲ (باقی دوسرے صفحہ پر)

مُشْرِقِيْنَ ۝ فَلَمَّا تَرَاۤءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ
اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝ قَالَ
كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝ فَاَوْحَيْنَاۤ
اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ
فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۝
وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاَنْجَيْنَا
مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ۝ ثُمَّ
اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝
اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖۤ اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ
نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ
اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ
تَصْطَلُوْنَ ۝ فَلَمَّاۤ جَآءَهَا نُوْدِيَ
اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ
وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰمُوْسٰۤى
اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَاَلْقِ
عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا
جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى
لَا تَخَفْ ۫ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ
الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ
حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ
جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ

کو جا ملایا جب دونو جتھے (اتنے نزدیک ہوئے کہ) ایک دوسرے
کو دکھائی دینے لگے اسوقت موسیٰ کے ساتھی کہنے لگے اب تو ہم پکڑے
گئے موسیٰ نے کہا واہ یہ نہیں ہوسکتا میرا مالک میرے ساتھ ہے وہ ضرور
کوئی صورت مجھ کو بتلائیگا اسیوقت ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی
سمندر پر مار (موسیٰ نے ماری مار تے ہی) وہ پھٹ گیا اور (پانی کا) ہر
ٹکڑا ایک بڑے پہاڑ کی طرح بنگیا اور وہاں ہم دوسروں کو بھی (یعنی
فرعون اور اسکی قوم والوں کو) نزدیک لے آئے اور ہم نے موسیٰ اور
اسکے ساتھیوں کو تو بچا دیا پھر دوسرے لوگوں (یعنی فرعون اور اسکے لشکر کو
ڈبو دیا اس واقعہ میں خدا کی قدرت کی نشانی ہے اور فرعون والے
اکثر ایماندار نہ تھے اور (اے پیغمبر) تیرا مالک بیشک زبردست ہے رحم والا
(وہ وقت یاد کر) جب موسیٰ نے (سفر میں ٹھنڈی رات میں) اپنی بی بی
سے کہا مجھکو (دور سے کچھ) آگ سی معلوم ہوتی ہے (میں جاتا ہوں) وہاں سے
اب (رستے کی) کچھ خبر لاتا ہوں (رستہ بھولگئے تھے سیاہ اندھیری رات) یا اگر
رستے کا پتہ نہ لگے تو (خیر) میں ایک انگارہ سلگا کر تاپنے کے لیے تمہارے پاس
لاتا ہوں جب اس آگ کے پاس پہنچا تو اسکو آواز آئی مبارک ہے وہ جو آگ
میں ہے اور جو اسکے گرد ہے اور اللہ کی ذات پاک ہے جو سارے جہان کا
مالک ہے (اے موسیٰ (یہ آگ نہیں ہے) میں اللہ ہوں زبردست حکمت والا اور
اپنی لاٹھی (نیچے) ڈالدی (موسیٰ نے لاٹھی ڈالدی) جب دیکھا کہ
وہ سانپ کیطرح پھپھنا رہی ہے (ہل رہی ہے) تو پیٹھ موڑ کر بھاگا
اور پیچھے مڑ کر (بھی) نہ دیکھا (اللہ نے فرمایا) موسیٰ ڈر نہیں میرے پاس
رہکر پیغمبر نہیں ڈرا کرتے مگر جن پیغمبر نے کوئی قصور کیا (یعنے صغیرہ
گناہ کیا) پھر برائی کو بعد بدلکر بھلائی کی تو میں بخشنے والا مہربان
ہوں اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان کے اندر لیجا (پھر نکال) وہ سفید
(نورانی) ہوکر بے روگ نکلیگا ان نو نشانیوں میں (سے ہیں جو تجھ کو

وا دشمن آن پہونچا اب بچ نہیں سکتے ۱۲ ف کہتے ہیں جب موسے مع بنی اسرائیل کو لیکر نکلے تو راہ بھولگئے بنی اسرائیل نے کہا اس کا سبب یہ ہے کہ حضرت یوسف ع نے مرتے وقت ہمارے باپ دادوں سے عہد لیا تھا کہ جب تم اس ملک سے نکلو تو میرا تابوت ساتھ لیتے جانا آخر بڑی مشکل سے حضرت موسے نے ایک بڑھیا کے بتانے سے یہ تابوت پایا اور اپنے ساتھ لیا اسکی برکت سے رستہ کھل گیا اور بے کھٹکے جانے لگے ۱۲ منہ پھر جب بنی اسرائیل کے بارہ خاندان تھے ہر خاندان کے لیئے ایک رستہ ۱۲ ف جب وہ سمندر میں آگئے تو سمندر بحکم الٰہی ملگیا ایک نے دوسرا سب ایک ہی وقت میں مرگئے اس سے معلوم ہوا کہ طالع ایک ذاتیات بات ہے جس کا اثر آدمی کی حیات پر کچھ نہیں ہوتا حیات اور موت اللہ تعالے کے اختیار میں ہے آخر یہ چالیس ہزار آدمی تھے ان سب کا طالع جدا جدا ہوگا پھر ایک دم میں کیسے مرے ۱۲ ف بے ایمان تھے مردان میں سے چند آدمی جیسے حزقیل انکی بیٹی آسیہ فرعون کی بی بی بڑھیا جس نے حضرت یوسف ع کی قبر بتلائی تھی ایمان لائے تھے ۱۲ ف بڑی قوت رکھتا ہے دیکھو دم بھر میں فرعون کی حکومت غارت کر دی اس کے ساتھ رحم بھی بے حد ہے حضرت جبرائیل عرض کرتے ہیں جس وقت فرعون کی منہ میں سمندر کی کیچڑ ٹھونس رہا تھا کیسا ہی وہ گڑگڑائے اور پروردگار عالم کو رحم آجائے ۱۲ ف حضرت موسے کی بی بی کو اتفاق سے اسوقت درد زہ بھی شروع ہوا تھا اور ساتھ کوئی نہ تھا صرف ایک لڑکا اور ایک خادم ۱۲ ف جو آگ میں ہے یعنے اللہ اور جو اسکے گرد ہیں فرشتے۔ درحقیقت یہ آگ تھی اللہ تعالے کا نور تھا جو دور سے حضرت موسے کو معلوم ہوئی ابن عباس رض اور حسن رح اور سعید بن جبیر رح نے کہا جو آگ میں ہے اس سے مراد اللہ تعالے ہے یہ نور ایک درخت پر چمک رہا تھا اللہ تعالے نے اسپر تجلی فرمائی تھی اور آواز دینے والا بھی اللہ تعالے تھا گو بلا واسطہ حضرت موسے کو یہ بھی بڑی خطاب سے سرفراز فرمایا کہ اللہ برکت والا ہے اور تو بھی برکت والا ہے اور سارے فرشتے جو وہاں ہیں وہ بھی مبارک ہیں توراۃ شریف میں ہے کہ اللہ تعالے سینا پہاڑ پر آیا یعنے کوہ طور سے آیا پھر ساعیر سے دیکھا اور فاران کی پہاڑی پر جلوہ ہوا یعنے پہاڑ سے آنا حضرت موسے کی طرف اور ساعیر دیکھنا حضرت عیسے کی طرف اور فاران پر جلوہ ہونا حضرت محمد صلعم کی طرف اشارہ ہے فاران کہتے ہیں مکہ کے آس پاس کے

سُوْرَةٌ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ
وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝
فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا
هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَجَحَدُوْا بِهَا
وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُفْسِدِيْنَ ۝
نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ
بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّ فِرْعَوْنَ
عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا
شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ
يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَنُرِيْدُ
اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ
نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ
فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ
وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ
فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ
وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ
اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝
فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ
عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ

دیکھا فرعون اور اسکی قوم کیطرف (بھیجا جاتا ہے) کیونکہ وہ نافرمان لوگ
ہیں ۝ پھر جب انکے پاس ہماری صاف صاف نشانیاں آئیں تو
کہنے لگے کہ یہ تو کھلا جادو ہے اور انکو دلوں میں تو ان نشانیوں کا یقین
آگیا تھا کہ وہ حق ہیں خداوند تعالے کی طرف سے ہیں) پر
(زبان سے) ہیکڑی اور شیخی کے مارے انکار کرتے
رہے پھر (اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم) دیکھ لے ان فسادیوں
کا انجام کیا (خراب) ہوا ۝
(اے پیغمبر) ہم ایمانداروں کے (فائدے کے) لیے تجھ کو موسی اور فرعون
کا سچا قصہ سناتے ہیں فرعون (جو مصر کا بادشاہ تھا) ملک میں
بڑھ چڑھ رہا تھا (بڑا مغرور ہو گیا تھا) اسنے وہاں کے لوگوں کو
(الگ الگ) جتھے کر دیئے تھے ان میں سے ایک جتھے (بنی اسرائیل)
کو کمزور سمجھ کر (یہ ظلم انپر توڑتا کہ) انکے بیٹوں کو کاٹ ڈالتا اور بیٹیوں
کو زندہ چھوڑ دیتا بیشک وہ (بڑا) فسادی تھا ۝ (فرعون کا تو یہ خیال
تھا) اور ہم یہ چاہتے تھے کہ جو لوگ ملک میں کمزور ہیں (بنی اسرائیل)
انپر احسان کریں اور انکو سردار بنائیں اور انہی کو (بادشاہت کا)
وارث ٹھیرائیں ۝ اور انہی کو ملک میں جمائیں اور فرعون اور اسکے
وزیر) ہامان اور انکی فوجوں کو بنی اسرائیل (کے ہاتھ) سے وہ بات دکھلائیں جسکا انکو ڈر تھا ۝ اور ہمنے موسے کی
ماں (یوخابد) کو وحی بھیجی تو اسکو دودھ پلاتی رہ پھر جب تجھ
کو اسپر ڈر پیدا ہو (کہ فرعون کو خبر ہو جائیگی تو) ایک صندوق
میں بند کر کے) اسکو دریا (نیل میں) ڈالدے اور ڈر نہیں نہ
رنج کر ہم (عنقریب) اسکو تیرے پاس لے آئینگے اور اسکو پیغمبر بنائینگے ۝
(موسی کی ماں نے) اسکو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈالدیا) تو فرعون
کے گھر والوں نے اسکو اٹھا لیا (انکو خبر نہ تھی) کہ وہ (آگے چلکر)

ف بہت تکلم سے خوف ہو گئے ہیں ۱۲ ف یعنے فرعون اور اسکی قوم کے ۱۲ ف سب سے سب و بے کر مرے نام و نشان نہ رہا کا ل و ر ہا پھر ان لوگوں کو ملا جن کو غلام بنا کر رکھا تھا یعنے
بنی اسرائیل کو ۱۲ ف کسی نجومی نے کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری بادشاہت چھین لیگا اسنے یہ حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے یہاں جو لڑکا پیدا ہو وہ مار ڈالا جاوے
لڑکی پیدا ہو تو چھوڑ دی جاتی مرد و کو اتنی عقل نہ آئی کہ نجومی یا سچا ہے یا جھوٹا اگر سچا ہے تو ضرور یہ لڑکا بڑا ہوگا اور اسکا ملک چھین لیگا اگر جھوٹا ہے تو اتنے آدمیوں کا ناحق خون
لینا کیا فائدہ ۱۲ ف تمام دنیا دار اسی بلا میں مبتلا ہیں ہزاروں طرح کے منصوبے باندھتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ انکے کیئے سے کیا ہوتا ہے جو اسرتعالے چاہے وہی ہوگا۔ حدیث
میں ہے کہ اسرتعالے کی عادت یہ ہے کہ ایک قوم کو بڑھاتا ہے دوسری قوم کو اٹھاتا ہے اس وقت فرعون کے لوگ یعنے قبطی بہت بڑھے ہوئے تھے بنی اسرائیل انکے ہاتھوں میں غلام خرید
خدمتگاروں کی طرح پہنے ہوئے تھے قبطیوں کو کبھی گمان بھی نہ تھا کہ ایسے ذلیل مزدوری پیشہ لوگ انپر غالب آئیں گے یا انکی سلطنت چھین لینگے لیکن اسرتعالے نے کسطرح اپنا ارادہ
پورا کیا ۱۲ ف وہ بھی ڈرتے تھے کہ کہیں نجومی کا کہنا سچ نہ نکلے اور بنی اسرائیل ہمارے ملک اور مال کے وارث نہ ہو جائیں اسرتعالے نے ڈوبتے وقت انکو یہ آنکھوں سے دکھلا دیا جنوں
نے دیکھ لیا کہ بنی اسرائیل تو سب بچ گئے اور ہم مرے اب ہامان کا کارخانہ انہی کا ہے ۱۲ ف یعنے انکے دل میں ڈالدیا ان کو خواب میں دکھایا کسی فرشتے کے ذریعہ سے کہلا بھیجا ۱۲
ف چار مہینے یا تین مہینے یا آٹھ مہینے تک ۱۲ ف نو نشانیوں کا بیان اوپر ہو چکا ہے بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ یہ دو نشانیاں اور نو نشانیوں کے سوا تجھ کو دیکر فرعون اور اسکی قوم کی طرف بھیجا جاتا ہے تو سب نشانیاں گیارہ ہوئیں ۱۲

وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خٰطِئِينَ ۝ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ
عَيْنٍ لِّي وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ
وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ وَ
اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوسٰى فٰرِغًا
اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ
رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ
قُصِّيْهِ ۚ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ
وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَحَرَّمْنَا
عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ
هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ
يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ
فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا
وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ
وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ
حُكْمًا وَّعِلْمًا ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى
حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ
فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۖ هٰذَا
مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ
فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ

انکا دشمن اور سخت دینوالا ہوگا کیونکہ فرعون اور ہامان اور انکے
سپاہی (لشکر والے) قصوروار تھے اور فرعون کی جورو (آسیہ بنت مزاحم
اپنے خاوند سے) کہنے لگی یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے (پیارا
بچہ ہے) اسکو مت مارو شاید (بڑا ہوکر) ہمارے کام آئے (ہمارے لیے
مبارک ہو) یا ہم اسکو بیٹا بنالیں اور ان لوگوں کو (انجام کی خبر
نہیں تھی) اور موسیٰ کی ماں کا دل (صبر سے) خالی ہوگیا وہ تو قریب تھی
موسیٰ کا حال کھولدے (کہ وہ میرا بیٹا ہے) اگر ہمنے اسکا ایمان
قائم رکھنے کیلیے اسکے دل پر گرہ نہ باندھ دی ہوتی اور (صندوق
کو دریا میں ڈالتے وقت) موسیٰ کی ماں نے موسیٰ کی بہن (مریم)
سے کہا اسکے پیچھے پیچھے جا (دیکھ وہ بہکر کہاں جاتا ہے) وہ
اجنبی (کوری) بنکر اسکو دیکھتی رہی اور فرعون کے لوگوں کو یہ
خبر نہ تھی اور ہمنے تو پہلے سے یہ تدبیر کر رکھی تھی کہ) موسیٰ پر رسوا
اپنی ماں کی) دوسرے دودھ (گویا) حرام کردیے تھے موسیٰ
کی بہن (یہ حال دیکھکر) کہنے لگی میں تمکو ایک گھر والے بتاؤں
جو اس بچے کو (اچھی طرح) تمہارے لیے پالیں گے اور وہ بچے کی بھلائی
چاہینگے پھر ہمنے موسیٰ کو اسکی ماں کے پاس پہونچا دیا اسلیے کہ اسکی آنکھ
(اپنے بیٹے کو دیکھکر) ٹھنڈی ہو اور اسکو (اپنے بچے کی جدائی کا)
رنج نہ رہے اور وہ سمجھ لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر (دنیا میں) اکثر
لوگ یہ نہیں جانتے اور جب موسیٰ اپنی جوانی پر آیا اور ہوش سنبھالا
(رجالیس برس کا ہوا) تو ہمنے اسکو حکمت اور سمجھ عنایت فرمائی اور نیکوں
کو ہم (انکی نیکی کا) ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اور (ایسا ہوا) کہ (ایکدن)
موسیٰ جب شہر والے بیخبر تھے شہر میں گیا دیکھا تو وہاں دو آدمی
لڑ رہے ہیں ایک تو اسکی قوم (بنی اسرائیل) کا تھا اور دوسرا اسکو
دشمن (گروہ) میں کا (قبطی) پھر جو موسیٰ کا ہم قوم تھا اس نے

ف۱ اور حضرت موسیٰ کے انکے قصوروں کی سزا بھی انہی کے ہاتھوں وہ تباہ ہوئے ۱۲ ف۲ کیسی لڑکا ہماری تباہی کا سبب ہوگا ۱۲ ف۳ بیٹے کی جدائی میں ایسی بے قرار ہوئیں کہ موسیٰ
کے سوا اور کسی چیز کا خیال نہ رہا ۱۲ ف۴ یعنی اسوقت جو وعدہ ہمنے فرمایا تھا کہ میں موسیٰ کو بچالونگا اس وعدے پر وہ یقین کیے بیٹھے رہیں اور اسوقت نے انکا دل اس یقین اور ایمان
پر مضبوط رکھا اور نہ وہ موسیٰ کی جدائی میں ایسی ہوش باختہ ہوگئیں تھیں کہ سارا حال کھولدینے کے قریب تھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہائے بیٹا کہہ رہی تھیں ۱۲ ف۵
کہ اس صندوق کے ساتھ بچے کی بہن بھی آرہی ہے ۱۲ ف۶ جب موسیٰ صندوق میں سے نکالے گئے اور فرعون نے انکا بال لینا چاہا تو اتاؤں کی تلاش ہونے لگی ۱۲ ف۷
جو اماں آتی موسیٰ اسکی چھاتی منہ میں نہ لیتے اور روتے ۱۲ ف۸ کہتے ہیں فرعون کے لوگوں نے پوچھا وہ کون گھر والے ہیں موسیٰ کی بہن نے کہا میری ماں ہے انہوں نے کہا اسکو وہ
کہاں سے آیا وہ بولی میرے چچا ہارون کا دودھ ہے وہ موسیٰ سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے تھے اور اس سال بچوں کے مارنے کا حکم فرعون نے نہیں دیا تھا آخر موسیٰ کی
ان آئیں اور انہوں نے جوں ہی چھاتی منہ میں دی موسیٰ خوشی سے پینے لگے فرعون کی بی بی بہت خوش ہوئی اور ایک اشرفی روزانہ موسیٰ کی ماں کو ملنے لگی ۱۲ ف۹ جو اس
نے فرمایا تھا کہ ہم موسیٰ کو تیرے پاس رہنے دیں گے ۱۲ ف۱۰ اور ذرا سا بھید پڑ گیا تو بے ایمان ہو جائے یعنی انکو اسوقت کے وعدے پر یقین نہیں رہتا حالانکہ اسکا وعدہ غلط ہونا
نہیں ہو سکتا ضرور ایکبات ایک دن پورا ہوگا آدمی کو صبر اور تحمل لازم ہے ۱۲ ف۱۱ اٹھارہ برس سے تینتیس برس تک جوانی ہے ۱۲ ف۱۲ ان کو دنیا اور آخرت میں سرفراز کرتے ہیں
کہتے ہیں اکثر پیغمبر چالیس برس سے کم عمر میں پیغمبر نہیں ہوئے ۱۲ ف۱۳ دوپہر کے وقت یا رات یا عید کے دن جب وہ کھیل کود میں مشغول تھے ۱۲

عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهٖ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى
فَقَضٰى عَلَيْهِ ۫ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ
الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝
قَالَ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِىْ
فَغَفَرَ لَهٗ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝
قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ
اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ۝ فَاَصْبَحَ
فِي الْمَدِيْنَةِ خَاۗىِٕفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا
الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ۭ
قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ۝
فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ
هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ
اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا
بِالْاَمْسِ ۚ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ
جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ
تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ وَجَاۗءَ رَجُلٌ
مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى
اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ
فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝
فَخَرَجَ مِنْهَا خَاۗىِٕفًا يَّتَرَقَّبُ ۭ قَالَ
رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝
وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاۗءَ مَدْيَنَ قَالَ
عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَاۗءَ
السَّبِيْلِ ۝ وَلَمَّا وَرَدَ مَاۗءَ مَدْيَنَ

اس شخص کے مقابلہ پر جو موسیٰ کو دشمن گروہ میں تھا موسیٰ سے مدد چاہی
موسیٰ نے اسکو (قبطی کو) ایک مکا مارا (گھونسہ لگایا) اور اسکا کام
تمام کر دیا کہنے لگا یہ تو شیطانی حرکت ہوئی بیشک شیطان
(آدمی کا) کھلم کھلا بہکانیوالا دشمن ہے موسیٰ نے دعا کی مالک میرے نے
اپنی جان پر ستم کیا تو میرا قصور معاف کر دے پھر مالک نے اسکا قصور
معاف کر دیا بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے موسیٰ نے عرض کیا
مالک میرے تو نے جو مجھ پر احسان کیا (کہ میرا قصور بخشدیا) تو
(آئندہ) میں کبھی مجرموں کی مدد نہ کرونگا صبح کو ڈرتے ڈرتے
انتظار کی حالت میں شہر میں گیا دیکھا تو وہی شخص جس نے
کل موسیٰ سے مدد مانگی تھی (پھر) اسکی دہائی دے رہا ہے موسیٰ نے
کہا تو کھلا مدمعاش ہے جب موسیٰ نے اسپر ہاتھ ڈالنا چاہا جو
ان دونوں کا دشمن تھا (یعنے اس دوسرے قبطی پر) تو بنی اسرائیل
کا شخص کہنے لگا موسیٰ کیا تو نے کل جیسے ایک شخص کو مار
ڈالا مجھکو بھی چاہتا ہے مار ڈالے (معلوم ہوتا ہے) بس تو یہی چاہتا
ہے کہ ملک میں زور زبردستی (مار دھاڑ) کرتا پھرے اور تو
بھلا آدمی بنکر رہنا نہیں چاہتا اور ایک شخص شہر کے پرلے
سرے سے دوڑتا آیا اور موسیٰ سے کہنے لگا دربار والے تیرے
مار ڈالنے کا مشورہ کر رہے ہیں تو (خدا کے واسطے) شہر سے
نکل جا میں تیرا بھلا چاہتا ہوں یہ سنتے ہی موسیٰ شہر سے نکل
بھاگا (قدم قدم پر) سوچتا ہوا دعا کرنے لگا مالک میرے
مجھکو ان ظالم لوگوں سے بچا دے اور جب موسیٰ نے مدین کا
رخ کیا تو کہنے لگا مجھ کو امید ہے کہ میرا مالک مجھکو سیدھا
رستہ دکھلائیگا اور میں امن کیساتھ مدین پہونچ جاؤنگا
اور جب موسیٰ مدین کے کنوئیں پر پہونچا وہاں لوگوں

ف قبطی فرعون کا باورچی تھا اس کا نام فاتون یا فلیتون تھا وہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کو زبردستی بیگار کے طور پر لکڑیاں اٹھا کر لے چلنے کے لیئے مجبور کر رہا تھا موسیٰ کو دیکھ کر اسنے مدد چاہی ۱۲ ف حضرت موسیٰ نہایت طاقتور تھے انہوں نے قتل کی نیت سے نہیں بلکہ ظالم کو ظلم سے باز رکھنے کے لیئے ایک گھونسا لگایا اتفاق سے وہ مر گیا یہ کوئی گناہ نہ تھا مگر اسپر بھی نادم ہوئے ۱۲ ف ۲ مجھ سے نادانستہ ایک خون ہو گیا ۱۲ ف ۳ گو عوام کے حق میں یہ کوئی قصور نہ تھا مگر پیغمبروں کی شان بڑی ہے انکے شان کے لحاظ سے یہ بے احتیاطی بھی ایک گناہ قرار پائی ۱۲ ف ۴ ہر چند بنی اسرائیل کا وہ شخص جس کی موسیٰ نے مدد کی تھی مجرم نہ تھا بلکہ مظلوم تھا مگر اس کی مدد کی وجہ سے ایک جرم یعنے قتل سرزد ہوا اس لیئے گویا وہ مجرم ہوا یعنے جرم کا سبب پڑا۔ ابن عباس رض نے کہا حضرت موسیٰ کو فساد امر کہنا بتلا انہوں نے نہیں کہا اسلیئے دوسرے دن پھر اسی بلا میں پھنسے ۱۲ ف غرض رات تو جوں توں گذری دوسرے دن صبح کو افسوس دیکھیئے کیا ہوتا ہے کہاں پکڑا جاتا ہوں ۱۲ ف ۱ اب ایک اور قبطی سے لڑتا ہے اور موسیٰ کی مدد چاہتا ہے ۱۲ ف ۲ پہلے اس سے لڑنا تھا اور میرے ہاتھ سے خون کرانا چاہتا ہے ۱۲ ف ۳ یعنے موسیٰ کا اور بنی اسرائیل کے اس شخص کا ۱۲ ف ۴ ہوا یہ کہ حضرت موسیٰ صبح پہلے تو بنی اسرائیل کے شخص پر غصے ہوئے اور کہا تو بڑا بدمعاش ہے پھر دوسرے قبطی پر جو ظلم کرنا چاہتا تھا ہاتھ ڈالنا چاہا لیکن بنی اسرائیل کا شخص سمجھا کہ موسیٰ مجھ کو مارنا چاہتے ہیں اور غصے کی کار بکھول دیا اس وقت تک بجز موسیٰ اور اس بنی اسرائیل کے شخص کے اور کسی کو شہر میں معلوم نہ تھا کہ اس قبطی کا قاتل کون ہے اور قاتل کی تلاش ہو رہی تھی جب امین دوسرے قبطی نے بنی اسرائیل کے شخص سے یہ حال سنا تو وہ جھگڑا چھوڑ کر ایک دم بھاگ گیا اور فرعون کو جا کر خبر کی کہ اس قبطی کو موسیٰ نے قتل کیا ہے وہاں سے موسیٰ کی گرفتاری کا حکم صادر ہوا ۱۲ ف ۵ یہ راز کھل جانے سے فکر میں ہو گئے اتنے میں ایک شخص الخ ف ۱ جس کا نام خزقیل تھا یا شمعون یا طالوت یا سمعان وہ ایماندار تھا ۱۲ باقی در ضمیمہ

وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ۖ
وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۖ
قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ
يُصْدِرَ الرِّعَاءُ ۖ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ۖ
فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ
رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ۖ
فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى
اسْتِحْيَاءٍ ۖ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ
لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۖ فَلَمَّا
جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۖ قَالَ لَا
تَخَفْ ۖ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۖ
قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ ۖ
إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ۖ
قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى
ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَن تَأْجُرَنِي
ثَمَانِيَ حِجَجٍ ۖ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا
فَمِنْ عِندِكَ ۖ وَمَا أُرِيدُ أَنْ
أَشُقَّ عَلَيْكَ ۖ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ
اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۖ قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي
وَبَيْنَكَ ۖ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ
فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا
نَقُولُ وَكِيلٌ ۖ فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ
وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِن جَانِبِ الطُّورِ
نَارًا ۖ قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ

کی ایک بہیڑ دیکھی جو اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہی ہیں اور دو عورتوں کو
کو دیکھا جو لوگوں سے الگ روک رہی ہیں (موسیٰ نے ان عورتوں سے)
کہا تم کیا کر رہی ہو (پانی کیوں نہیں پلاتیں) وہ کہنے لگیں ہم
اسوقت تک پانی نہیں پلائیں جبتک سب چرواہے پانی پلا کر لوٹ
نہ جائیں اور ہمارا باپ بوڑھا پھونس ہے موسیٰ نے انکے جانوروں کو
پانی پلایا پھر ایک طرف (درخت کے) سایہ میں ہٹ گیا اور دعا
کرنے لگا الٰہی (اسوقت) جو کوئی نعمت تو مجھ پر اتارے میں اسکا
محتاج ہوں کیا دیکھتے ہیں ان دو عورتوں میں سے ایک شرماتی
چلی آرہی ہے اُس نے (موسیٰ سے) کہا میرے باپ نے تجھ کو بلایا
ہے تو نے جو ہماری (بکریوں) کو (ہم پر رحم کرکے) پانی پلایا اسکی مزدوری
دینے کو جب موسیٰ اسکے پاس پہنچا اور سارا قصہ اسکو کہہ سنایا تو وہ
بولا اب کچھ ڈر نہیں (یہاں فرعون کی حکومت نہیں) تو ظالم لوگوں
سے بچ گیا ان دو عورتوں میں سے ایک کہنے لگی (جو موسیٰ کو لیکر آئی
تھی) باوا اسکو نوکر رکھ لے بہتر نوکر جو تو رکھنا چاہے وہی ہے جو زور
دار امانت دار ہو شعیبؑ نے کہا (اے موسیٰ) میں یہ چاہتا ہوں کہ
اپنی دونو بیٹیوں میں سے ایک کو تجھ سے اس (مہر) پر بیاہ دوں کہ
تو آٹھ برس تک میری خدمت کرے پھر اگر تو دس برس پورے کردے تو
یہ تیرا احسان ہے (کچھ میرا زور نہیں) اور میں تجھ کو تکلیف دینا
نہیں چاہتا انشاء اللہ تو دیکھیگا میں کیسا بھلا آدمی ہوں
موسےٰ نے کہا (اچھا) یہی میرا تیرا قرار ہے ان دو مدتوں سے جو
میں پوری کردوں تو مجھ پر کچھ زیادتی نہیں ہو سکتی اور جو ہم کہہ
رہے ہیں اللہ اسکا گواہ ہے (کوئی اپنے قول سے پھرتا نہیں) پھر جب
موسےٰ نے (خدمت کی) مدت پوری کردی (دس برس گذر گئے) اور
اپنی بی بی (صفورا) کو لیکر (مصر کیطرف) چلا تو طور (پہاڑ) کی

ف یا ایک نشیب میں اپنی بکریوں کو ۱۲ ف ایسا نہ ہو وہ پانی پینے کے لئے گھس جائیں یا لوگوں کی بکریوں میں مل جائیں ۱۲ ف ہم بیچاری عورتیں ہیں ڈول کھینچنے کی طاقت
نہیں ۱۲ ف اور ہجوم چھٹ نہ جائے اس وقت بچا بچا کر پانی اپنی بکریوں کو پلا لیتی ہیں ۱۲ ف اس میں یہ طاقت نہیں کہ وہ بکریوں کے ساتھ آئے اور ڈول نکالے پانی پلائے۔ یہ
دونو حضرت شعیبؑ پیغمبر کی صاحبزادیاں تھیں اور عرب میں اسکا رواج ہے کہ عورتیں جانوروں کو چرانے کے لئے باہر نکلتی ہیں یہ کوئی عیب نہیں ۱۲ ف ان بیچاری عورتوں پر رحم کرکے
باوجودیکہ کئی دن کے بھوکے تھے ۱۲ ف وہ ڈول جس کو دس آدمی ملکر کھینچتے تھے اکیلے کھینچ کر پانی نکالا ۱۲ ف شیبول کا درخت تھا یا موز کا ۱۲ ف حضرت موسےٰ یا تو فرعون
بادشاہ کے پاس رہتے تھے وہاں طرح طرح کے کھانے کھاتے تھے ہمیشہ موجود تھی یا اس طرح یکہ و تنہا بے یار بے انیس بھاگے کھانے کو کچھ ساتھ نہ تھا بھوک کی شدت سے پیٹ پیٹھ
سے لگ گیا تھا جب بالکل صبر نہ ہو سکا تو اسوقت دعا کی وہ بھی کیسے ادب اور لحاظ کے ساتھ سبحان اللہ پروردگار کی عجب شان ہے جو بندے اسکے محبوب ہوتے ہیں انہی پر طرح
طرح کی آفتیں اور مصیبتیں اتارتا ہے اور انکو آزماتا ہے اور ان سے دعا کراتا ہے پھر خود ہی قبول کرتا ہے دعا کرتے کچھ دیر نہ گذری تھی کہ مدد آن پہونچی ۱۲ ف صفورا یا انکی
چھوٹی بہن صفراء یا لیلیٰ ۱۲ ف اور یہ صفتیں اس شخص میں موجود ہیں تو ایسا ہے کہ دس آدمی جس کام کو نہ کر سکیں اسنے اکیلے کر لیا۔ امانتداری اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ جوان عورت
پر اپنی نظر پڑنا گوارا نہ کی اور اس کو کہا میرے پیچھے ہو لے ۱۲ ف کہ خواہ مخواہ دس سال بیسے کرے یا سخت سخت کام بھی بھالائے ۱۲ ف تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابھی اور خدمت کو میری
خوشی کی بات ہے آٹھ برس کے بعد اور دو برس خدمت کروں یا آٹھ برس خدمت ہوتے ہی اپنی بی بی کو لیکر چلدوں کہتے ہیں جب یہ عہد ہو چکا تو حضرت شعیبؑ نے اپنی ایک
بیٹی سے کہا جو ایک جنگل میں بکریاں چرا رہی تھی کہ جاؤ اور موسےٰ کو بلا لاؤ وہ گئی تو موسےٰ نے کہا تم آگے آگے چلو میں پیچھے چلتا ہوں کہ ہوا کے جھونکے سے

نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ
جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝
فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ
الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ
الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا
رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى
مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ
وَلَا تَخَفْ ڰ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝
اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ
بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ وَاضْمُمْ اِلَيْكَ
جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ
مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ۭ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ قَالَ
رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ
اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ
اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً
يُّصَدِّقُنِيْٓ ڮ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝
قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ
وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ
اِلَيْكُمَا بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ
اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ
مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ
اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى ۚ وَمَا سَمِعْنَا

طرف سے آگ دیکھی اپنی بی بی سے کہنے لگا تم (یہیں) ٹھیرو جاؤ مجھے
آگ دکھائی دیتی ہے (میں جاتا ہوں) شاید وہاں سے کچھ خبر
تم تک لاؤں یا (خیر رستے کا پتہ نہ لگے تو) آگ کی ایک چنگاری لے آؤں
تم تاپو (ذرا سردی کم ہو) تو جب موسیٰ آگ پاس پہونچا تو اس مبارک
جگہ میں میدان کے داہنے کنارے ایک درخت سے اسکو آواز آئی اے
موسیٰ میں اللہ ہوں سارے جہان کا مالک اور (یہ بھی آواز آئی) اپنی
لاٹھی (زمین پر) ڈالدے (موسیٰ نے ڈالدی) جب دیکھا وہ سانپ
کی طرح پھنپھنا رہی ہے تو پیٹھ موڑ کر بھاگا اور پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھا
(پھر آواز آئی) موسیٰ آگے آ اور ڈر نہیں بیفکر رہ (بچتے کوئی صدمہ
نہیں پہونچنے کا) اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال وہ سفید (نورانی)
ہو کر نکلیگا بن روگ (کوئی عارضہ نہوگا) اور ڈر دور ہونیکے لیے
اپنا بازو اپنی طرف سکیڑ لے یہ دو نشانیاں ہیں تیرے مالک کی
طرف سے فرعون اور اسکے درباریوں کے پاس بھیجنے کے لیے (بیشک
کو ملیں) بیشک وہ نافرمان لوگ ہیں موسیٰ نے عرض کیا مالک
میرے مینے انمیں کا ایک آدمی مار ڈالا ہے تو مجھ کو ڈر لگتا ہے
کہیں وہ مجھ کو (اسکے بدل) مار نہ ڈالیں اور بھائی میرا ہارون
اسکی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے تو اسکو میرے ساتھ بھیجدے (اسکو
بھی پیغمبر بنادے) وہ میرا مددگار رہکر میری بات سچ کر دیگا کیونکہ
مجھ کو ڈر ہے (اگر میں اکیلا جاؤنگا) وہ مجھکو جھٹلائیں گے
اللہ نے فرمایا (اچھا) ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی سے زور دینگے (اور
تیرا قوت بازو بنائینگے) اور تم دونوں کی (دشمنوں کے مقابلہ میں)
جیت رکھینگے وہ تمکو نقصان نہ پہونچا سکیں گے (جاؤ خوش
ہو جاؤ) ہماری نشانیوں کے سبب سے تم اور تمہارے ساتھی ہی
غالب رہیں گے پھر جب موسیٰ ہماری کھلی نشانیاں لیکر انکے پاس
پہونچا تو کہنے لگے یہ تو بس جادو ہے جو بنا لیا گیا ہے (خدا کیطرف سے نہیں ہے) اور ہمنے تو اپنے اگلے باپ

ف رستہ بھول گئے تھے راتا ندھیری تھی ۱۲ ف موسےٰ کو پاس جاکر معلوم ہوا کہ یہ آگ نہیں ہے کیونکہ درخت سبز اور تروتازہ اسپر آگ کیسے رہ سکتی ہے وہ نور الٰہی تھا موسےٰ
نے آواز سنتے ہی اور وہاں کا موقعہ دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ یہ آواز پروردگار کی ہے ۱۲ ف یہ سُنکر حضرت موسےٰ لوٹے اور پھر اپنے مقام پر آکھڑے ہوئے حکم ہوا کہ عصا کو
پھر نیچے ڈالدے تو لکڑی کی لکڑی ۱۲ ف یعنے جب تیری عصا ایکبارگی اژدہا بنے اور تجکو ڈر معلوم ہو تو اپنا بازو اپنے بدن سے ملالے تیرا ڈر جاتا رہیگا ۱۲ ابن
عباس رضہ نے کہا اگر کسی شخص کو ڈر پیدا ہو اور وہ اپنا ہاتھ اپنے دل پر رکھے تو ڈر کم ہو جاتا ہے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ میری زبان میں لکنت ہے تقریر صاف نہیں ہے
میں بحث میں اچھی طرح دلیل بیان نہ کر سکونگا اگر ہارون میرے ساتھ ہونگے تو وہ میری دلیل کو خوش تقریری سے خوب سمجھاوینگے میری بات سچ کرنے بھی مراد
ہے ۱۲

بعد اني ابائنا الاولين ۝ وقال
موسى ربي اعلم بمن جاء بالهدى
من عنده ومن تكون له عاقبة
الدار انه لا يفلح الظلمون ۝
وقال فرعون يايها الملا ما
علمت لكم من اله غيري فاوقد
لي يهامن على الطين فاجعل
لي صرحا لعلي اطلع الى اله
موسى واني لاظنه من الكذبين ۝
واستكبر هو وجنوده في الارض
بغير الحق وظنوا انهم الينا لا
يرجعون ۝ فاخذنه وجنوده
فنبذنهم في اليم ۚ فانظر كيف
كان عاقبة الظلمين ۝
وجعلنهم ائمة يدعون الى
النار ۚ ويوم القيمة لا ينصرون ۝
واتبعنهم في هذه الدنيا لعنة ۚ
ويوم القيمة هم من المقبوحين ۝
ولقد اتينا موسى الكتب من
بعد ما اهلكنا القرون الاولى
بصائر للناس وهدى ورحمة
لعلهم يتذكرون ۝ وما كنت
بجانب الغربي اذ قضينا الى
موسى الامر وما كنت من الشهدين ۚ

داوا کیوقت سے یہنیں سنا اور موسیٰ نے یہ جواب دیا کہ میرا مالک خوب جانتا ہے
کون اسکے پاس سے ہدایت کی بات لیکر آیا ہے اور کس کا انجام بخیر ہوگا
کیونکہ ظالم پنپ نہیں سکتے ۝ اور فرعون نے (اپنے درباریوں سے) کہا
اے سردارو مجھے تو معلوم نہیں کہ میرے سوا کوئی تمہارا
خدا ہو تو (سنا) ہامان تو (ایسا کر) پکوا (لگا) میرے لیے مٹی
(کی اینٹیں) پکوا اور ایک محل میرے لیے تیار کر (میں اسپر
چڑھوں) تو شاید موسےٰ کے خدا کو جا تک لوں اور میں تو
سمجھتا ہوں موسےٰ جھوٹا ہے ۝ اور فرعون اور اسکے لشکر والے
ناحق ملک میں غرور کرنے لگے اور سمجھے کہ ان کو ہمارے پاس
لوٹ کر آنا نہیں ۝ آخر ہمنے اسکو اور اسکے لشکر والوں کو گانٹھ
لیا اور سمندر میں پھینکدیا تو (اے پیغمبر) دیکھ تو سہی ظالم
لوگوں کا انجام کیسا (خراب) ہوا ۝ اور (دنیا میں) ہم نے
انکو سردار بنایا جو (لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلاتے تھے ۝ اور
قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہ کرے گا اور ہمنے اس دنیا
میں پھٹکار ان کے ساتھ لگادی (ہر کوئی ان پر لعنت کرتا
ہے) اور قیامت کے دن وہ بدشکل ہوں گے (کالے منہ نیلی
آنکھیں بدشکل صورت) اور ہمنے تو موسےٰ کو اس وقت
کتاب (تورات شریف) دی جب کئی امتوں کو اس سے
پہلے تباہ کر چکے تھے یہ کتاب لوگوں کو راہ سوجھانے والی
اور ہدایت اور رحمت تھی اسلیے (دی گئی تھی) کہ وہ نصیحت
لیں ۝ اور (اے پیغمبر) جب ہم نے موسےٰ کو حکم بھیجا
(اسکو پیغمبر بنایا) تو (طور پہاڑ کے) پچھم کی طرف (جہان
ہم نے موسےٰ سے باتیں کیں) موجود نہ تھا اور نہ تو نے یہ
واقعہ اپنی آنکھ سے دیکھا اور بات یہ ہے کہ ہم نے (موسےٰ

ف کہ کوئی اسمتہ کی طرف سے پیغمبر بنکر آیا ہو یا کسی نے ایسا جادو کا ہلایا ہو ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ تم جو مجھے جھوٹا جادوگر بتاتے ہو اسکا حال اسمتہ ہی کو خوب معلوم ہے کہ میں اسکا سچا پیغمبر ہوں یا نہیں اور میں ہدایت کی بات اسکے پاس سے لیکر آیا ہوں یا نہیں اور میں یہ بھی کہدیتا ہوں کہ تم جو اسمتہ کے پیغمبر کو جھٹلاتے ہو اور ظلم کرتے ہو تو ظالموں کو کبھی فلاح نہ ہوگی تم ایک دن ضرور تباہ ہوگے یا اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ کو کبھی فلاح نہ ہوگی اور نہ میرا انجام بخیر ہوگا کیونکہ ظالم جھوٹوں کا انجام ہمیشہ خراب ہوتا ہے ۱۲ ف فرعون ہامان دہریے اور نیچری خدا تعالیٰ کا منکر تھا یا ہر چیز کو خدا سمجھتا تھا جیسے اس زمانہ میں بعضے ملحدوں کا اعتقاد ہے کہ خدا اور بندہ دونوں ایک ہیں اور غیریت کا انکار کرتے ہیں کہتے ہیں جب فرعون نے یہ کہا تو حضرت جبرئیل نے پروردگار سے اسکو ہلاک کرنے کی اجازت چاہی حکم ہوا ابھی وقت نہیں آیا پھر جب اسنے انا ربکم الاعلیٰ کہا تو فرمایا کہ اب اسکی ہلاکت کا وقت آن پہونچا ان دونوں فقروں میں چالیس برس کا تفاوت تھا ۱۲ ف جو کہتا ہے میرا خدا آسمان میں ہے تمام پیغمبر حضرت آدم سے لیکر حضرت محمد تک یہی فرماتے آئے کہ حق تعالیٰ اوپر ہے اپنے آسمان پر اپنے عرش پر اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین یہی اسی اعتقاد پر تھے یہانتک کہ ایک گمراہ شخص جہم بن صفوان نامی پیدا ہوا جسکا نام جہم بن صفوان تھا اس مردود نے یہ اعتقاد پھیلایا کہ اسمتہ آسمان پر نہیں ہے بلکہ ہر جا اور ہر مکان میں ہے اور عرش اور فرش سب کی نسبت اسکی ذات سے یکسان ہے آخر اس زمانہ کے پیشواؤں نے اسکے کفر کا فتوے دیا اور وہ مارا گیا ۱۲ ف مرے کہ خاک ہوگئے پھر نہ حشر ہے نہ حساب نہ کتاب اور یہ سمجھکر انہوں نے خوب دھندہ مچائی برائی کے لیے خدا تعالیٰ کو بالکل بھلا دیا ۱۲ ف شامت ایک بار گئی سب دوڑ کر مرے کسی کو بات کرنے کی بھی مہلت نہ ملی نہ اپنے گھر بار کا کچھ بندوبست کر سکے ۱۲ ف لوگوں سے شرک اور کفر کرانے جسکا انجام دوزخ ہے ۱۲ ف صحیح حدیث میں ہے کہ اسمتہ نے توریت اور تیرہ سو برس کسی قوم کو آسمان کے عذاب سے تباہ نہیں کیا البتہ ایک بستی کے لوگوں کو جو مفت بدھ دن شکار کرتے تھے بندر بنادیا گرنے ۱۲ ف اسمتہ کے بتلانے سے ہمکو یہ سب حال معلوم ہوئے کیونکہ توریت ہوا ہی نہیں تاکہ کتابوں میں دیکھکر معلوم کر لیتا ۱۲

وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ
عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا
فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ
اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝
وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا
وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ
قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝
اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ ٦ القصص ٢٨
هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ
اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝
اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ
بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ
السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝
وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ
وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۡ
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۡ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝
اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى ٨ ″ ″
فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ
مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ
اُولِي الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا
تَفْرَحْ ۖ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝
وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ

کے بعد کئی) امتیں پیدا کیں (پر لمبی مدتیں گذر گئیں اور تو مدین
والوں میں نہیں رہتا (جیسے موسےٰ رہا تھا) کہ ان کو ہماری
آیتیں پڑھ کر سناتا (ان سے سیکھ لیتا) بلکہ ہم کو یہ منظور تھا کہ
تجھ کو پیغمبر بناکر بھیجیں ۱۲ اور جب ہمنے (موسیٰ کو) آواز
دی تھی اسوقت بھی تو طور پہاڑ کی طرف موجود نہ تھا لیکن
تیرے مالک کی مہربانی ہے (کہ تجھ کو پیغمبر بناکر بھیجا) اسلیے
کہ تو (عرب کے) ان لوگوں کو (خدا کے عذاب سے) ڈرائے جنکے پاس
تجھ سے پہلے کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) نہیں آیا تاکہ انکو نصیحت ہو ۱۲
جن لوگوں کو ہمنے پہلے کتاب دی تھی وہ قرآن پر بھی ایمان
لاتے ہیں ۱۲ اور جب انکو قرآن (پڑھکر) سنایا جاتا ہے تو کہتے
ہیں کچھ شک نہیں یہ ہمارے مالک کی طرف سے (اترا) ہے
ہم تو (اسکے اترنے سے) پہلے ہی (اللہ تعالےٰ کے) تابعدار تھے ۱۲
ان لوگوں کو انکی مضبوطی کے بدلے دوہرا ثواب دیا جائے گا
اور یہ لوگ برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں ۱۲ اور ہمارا دیا
کچھ خرچ کرتے ہیں اور جب کوئی لغو بات (جیسے مشرکوں کی
گالی گلوچ) سنتے ہیں تو انجان ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں
(اچھا بھائی تم جانو) ہمارے کیے ہمارے سامنے آئینگے اور تمہارے
کیے تمہارے سامنے (اچھا بھائی) سلام ہم جاہلوں کو منہ نہیں لگاتے ۱۲
قارون موسیٰ کی قوم (بنی اسرائیل) میں سے تھا ۹ پھر لگا اوپر بڑائی
کرنے (یا ظلم کرنے) اور ہمنے اسکو (دولت کی) اتنے خزانے
دیئے تھے کہ (جسے کئی زبردست بھٹے کتے) آدمیوں کو اسکی
کنجیاں اٹھانا مشکل ہوتا ایک بار اسکی قوم والوں نے
اس سے کہا (اتنا) مست اترا کیونکہ اترانے والوں کو اللہ تعالےٰ
پسند نہیں کرتا ۱۲ اور اللہ نے جو تجھے دے رکھا ہے

ف۱ شریعت کے احکام انہوں نے بدل ڈالے اب ایک نئی پیغمبر کی ضرورت ہوئی ۱۲ ف۲ تو ہمنے اگلے پیغمبروں اور امتوں کے حالات وحی کے ذریعہ سے تجھ کو سنائے ۱۲ ف۳ حضرت موسےٰ بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے انکے بعد جتنے پیغمبر آئے وہ بھی بنی اسرائیل ہی میں سے پیدا ہوئے عرب کے لوگوں میں حضرت اسمٰعیل کے بعد سے کوئی پیغمبر نہیں آیا بجز آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۱۲ ف۴ مراد وہ لوگ ہیں جو یہودیوں میں سے مسلمان ہو گئے تھے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ یا وہ نصاریٰ جو نجاشی بادشاہ حبش کے پاس سے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تھے اور قرآن سنکر رونے لگے تھے یا وہ نصاریٰ جو نجران یا شام سے آئے تھے ۱۲ ف۵ اسکے پیغمبروں اور اسکی کتابوں کو مانتے تھے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کا انتظار کر رہے تھے جن کی خوشخبری اگلی کتابوں میں ہم پڑھ چکے تھے اگلی پیغمبری کا ہمکو یقین تھا ۱۲ ف۶ جو اگلی اور پچھلی کتاب دونو پر قائم رہے ۱۲ ف۷ اگر کوئی گناہ اُن سے سرزد ہو جاتا ہے تو اس کے بعد کوئی نیک کام کرتے ہیں جس سے وہ گناہ مٹ جاتا ہے ۱۲ ف۸ یہ سلام تحیت کا نہیں ہے جو مسلمانوں کو آپس میں کیا جاتا ہے بلکہ رخصت اور ترک ملاقات کا ۱۲ ف۹ کہتے ہیں حضرت موسےٰ کا چچازاد بھائی تھا بعضوں نے کہا چچا تھا بعضوں نے کہا خالہ زاد بھائی نہایت خوبصورت تھا اس کو منور بھی کہتے تھے رازی نے کہا بنی اسرائیل میں اس سے زیادہ تورات کا کوئی قاری نہ تھا پھر موسےٰ کے دین سے پھر گیا اور سامری کی طرح منافق بنگیا ۱۲ ف۱۰ یعنے نیک عمل کرتا رہ دنیا میں سے بس یہی تیرے ساتھ جائیگا باقی سب پڑا رہ جائیگا جب لاد چلا بنجارہ ۱۲ ف۱۱ اس کا خیال نہیں کرتے اور چھپ دوں کیطرح تو تمیں پر نہیں آتے ۱۲ ف۱۲ بیجا بیخبری مت کر کیونکہ اللہ تعالےٰ بیخبروں کو پسند نہیں کرتا یا ظلم مت کر کیونکہ اللہ تعالےٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا کہتے ہیں قارون فرعون کی طرف سے ملک کا حاکم ہو گیا تھا وہاں رعیت پر بہت ظلم کیا کرتا ۱۲

الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ
الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ
اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ قَالَ
اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ۝
اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ
قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ
مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ۝ وَلَا
يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝
فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ۝
قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ
قَارُوْنُ ۝ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝
وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ
ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝
فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۖ فَ
فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝
وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ
يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ
لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ
بِنَا ۖ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

اس میں سے پچھلے گھر (آخرت) کا سامان کر (خیرات دے) اور
دنیا میں جو تیرا حصہ ہے اسکو مت بھول اور جیسے اللہ تعالے نے تجھ
پر احسان کیا ہے تو بھی (اللہ تعالے کے بندوں کے ساتھ) احسان
کر اور ملک میں فساد مت مچا کیونکہ اللہ فساد مچانے والوں کو
پسند نہیں کرتا قارون نے جواب دیا کہ میں نے یہ پیسہ اپنے
عقل کے زور سے کمایا ہے کیا اسکو یہ نہیں معلوم ہوا کہ اس سے
پہلے اللہ تعالی نے ایسی قوموں کو تباہ کر دیا جو اس سے زیادہ
بوتا اور اس سے زیادہ پونجی رکھتی تھیں اور گناہگاروں
سے انکے گناہ پوچھے نہ جائیں گے آخر ایک روز ایسا ہوا
قارون اپنا جلوس لیکر اپنے لوگوں پر نکلا جو لوگ دنیا کی زندگی
چاہتے تھے (ایمان والوں میں سے یا کافر) کہنے لگے کاش
ہمکو بھی یہ سامان ملتا جو قارون کو ملا ہے (بھئی) وہ بڑا
صاحب نصیب ہے (قسمت والا) اور جنکو (خدا کی پاس
سے) علم ملا تھا وہ (ان آرزو کرنیوالوں) سے کہنے لگے ارے
کمبختو اللہ کے پاس جو ایماندار نیک کام کرنیوالوں کو ثواب
ملیگا وہ اس سے (کہیں) بہتر ہے (وہ باقی ہے نہ فانی) اور یہ
ثواب انہی کو ملیگا جو (دنیا کی تنگی اور مصیبت پر) صبر کرتے
ہیں پھر ہمنے (خود) قارون اور اسکے گھر کو (خزانوں سمیت)
زمین میں دھنسا دیا اور کوئی گروہ ایسا نہ تھا جو خدا کے مقابلہ
میں اسکی مدد کرتا اور نہ آپ اپنی مدد کر سکا اور ایسا ہوا کہ صبح
کو (دوسرے روز) جو لوگ ابھی کل اسکا سا (مالدار) ہونا
چاہتے تھے یوں کہنے لگے ہائے افسوس (ہمنے بھی کیا آرزو
کی تھی) اللہ تو اپنے جس بندے کو چاہتا ہے فراغت سے روزی
دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے اگر اللہ کا ہمپر احسان
نہ ہوتا تو (قارون کیطرح) ہمکو بھی دھنسا دیتا ہائے افسوس کافر (کبھی) اپنے نہیں سکتے ۱۲

ف بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے دنیا میں جو تیرا حصہ ہے اسکو مت بھول یعنے دنیا میں سے جو تیرے ساتھ جائیگا لا کر اسکا خیال رکھ وہ کیا ہے دین گر کپڑا اور دو گز زمین باقی سب
چھوڑ جائیگا ۱۲ صحیح حدیث میں ہے احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالے کو اس طرح پوجے جیسے انکو دیکھ رہا ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو اتنا ہی سہی کہ اللہ تعالے تجھ کو دیکھ رہا ہے ۱۲ یعنے مرد دے
اللہ تعالے کے احسان کا انکار کیا ۱۲ ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد ۔ مطلب یہ ہے کہ اگلی کئی قومیں اور حکومتیں اور کئی شخص قارون سے بھی زیادہ مالدار اور زوردار گذر چکے ہیں پھر جب
تباہی کا وقت آیا تو عقل کہاں گئی ۔ انسان کو ہمیشہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ جو کچھ مال دولت اسکے پاس ہے وہ اللہ تعالے کی دی ہوئی نعمت ہے اسکا شکر کرنا واجب ہے یہ کہنا کہ ہمنے اپنی
لیاقت اور تدبیر سے دولت کمائی یہ بڑی ناشکری ہے ایکدم کے دم میں ساری دولت خاک میں مل جاتی ہے اور پھر عقل اور تدبیر کچھ کام نہیں آتی ۱۲ یعنے ان کو پوچھ کر تھوڑی
سزا دیجائے گی بلکہ فرشتے انکی صورت دیکھ کر سمجھ لیں گے کہ یہ گنہگار ہیں اور دوزخ میں دھکیل دینگے بعضوں نے کہا پوچھ تو ان سے ہوگی مگر ایسی پوچھ ہوگی جس میں معافی کی توقع ہو گی
فضیل کہتے اور سزا دینے کے لیئے ۱۲ سواری کا سامان خدمتگار گھوڑے خچر وغیرہ ۱۲ کہتے ہیں اسکی سواری میں چار ہزار خچر سفید تھے اور بہت سے گھوڑے سونے چاندی اور
زرہیں سلطان سے آراستہ ۱۲ اللہ تعالی کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں آخرت کو اپنا اصلی رہنے کا مقام جانتے ہیں اور دنیا میں جسطرح ہو سکا تو زندگی کے چند روز گذار
دیتے ہیں شکوہ اور شکایت کا کوئی لفظ زبان پر نہیں لاتے ۱۲ باقی در ضمیمہ ۔

۲۰	العنکبوت	۴	وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۚ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝	اور قارون اور فرعون اور ہامان (کو بھی ہمنے برباد کیا) اور انکے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لیکر آیا پر وہ ملک میں اکڑتے ہی رہے (اللہ تہ کو نہ مانا) اور ہم سے (بچکر) آگے نہ جاسکے تو ہمنے (ان لوگوں میں سے جنکا ذکر اوپر ہوا) ہر ایک کو اسکے قصور کی سزا میں پکڑ لیا ان میں سے بعضو پر تو ہمنے پتھراؤ کیا (لوط کی قوم پر) اور بعضوں کو چنگاڑنے آدابا (ثمود اور مدین والوں کو) اور بعضوں کو ہمنے زمین میں دھنسا دیا (قارون اور اسکے ساتھیوں کو) اور بعضوں کو ہمنے (پانی میں) ڈبو دیا اور (بات یہ ہے کہ) اللہ تہ انپر (کیوں) ظلم کرنے لگا تھا (کہ ناحق انکو برباد کرتا) مگر وہ خود اپنی جانو پر ظلم کرتے تھے
〃	〃	۵	وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝	اور اے پیغمبر (جیسے ہمنے اگلے پیغمبرو پر کتابیں اتاریں) اسیطرح تجہ پر بھی ہمنے کتاب اتاری پھر جن لوگونکو ہمنے کتاب دی تھی وہ تجہ پر ایمان لاتے ہیں اور ان (مکہ والوں مشرکوں) میں سے بھی بعض ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتونکو وہی نہیں مانتے جو (ان اہل کتاب اور مشرکوں میں) ہٹ دہرم ہیں
۲۱	السجدۃ	۳	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗىِٕهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۭ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ۝	اور ہم موسیٰ کو کتاب (تورات شریف) دے چکے ہیں تو (اے پیغمبر) تو اسکے ملنے میں شک نہ کر اور ہمنے تورات کو بنی اسرائیل کیلیے ہدایت کیا اور جب بنی اسرائیل کے لوگوں نے (کافروں کی ایذا دہی پر صبر کیا تو ہمنے انکو (دین کا) پیشوا بنایا وہ ہمارے حکم سے ایمان کا رستہ بتلاتے تھے اور ہماری آیتوں کا یقین رکھتے تھے
۲۱	الاحزاب	۳	وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ ۔	اور اہل کتاب (بنی قریظہ کے یہودیوں) کو جنہوں نے (عہد شکنی کرکے) مشرکوں کی مدد کی تھی انکو قلعوں سے اتار لایا
۲۲	〃	۹	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝	اے مسلمانو تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے موسیٰ کو ستایا پھر اللہ نے اسکو اس (عیب) سے جو وہ کہتے تھے پاک کر دکھایا اور اللہ کے نزدیک موسیٰ عزت دار تھا

ف ہمنے انکو پکڑ لیا اور مار ڈالا ۱۲ ف نوح علیہ السلام کی قوم اور فرعون اور اسکے ساتھیوں کو ۱۲ ف طرح طرح کے گناہوں اور شرک میں مبتلا تھے اسلیے تم نے پیغمبروں کو سمجھانے بجھانے کیلیے بھیجا ان کی بھی سنی ۱۲ ف یہود اور نصاریٰ میں سے ۱۲ ف ان میں انصاف کی بو نہیں پائی کٹ حجتی پر اڑے ہوئے ہیں سوا وکعب بن اشرف وغیرہ یہودیوں میں سے اور ابوجہل وغیرہ مشرکوں میں سے جو خواہ مخواہ آن حضرت صلعم علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اور مخالفت پر تلے ہوئے تھے ۱۲ ف ایک مدت تیری ملاقات ہونے کے ساتھ مقرر ہوئی یہ وعدہ اسم تعالے کا پورا ہوا شب معراج میں آن جناب بیت المقدس میں آن حضرت صلعم علیہ وآلہ وسلم موسے علیہ السلام سے ملے بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے موسے کو ہمنے کتاب دی تھی پھر لوگوں نے اسکو جھٹلایا اور ستایا تو بھی اس میں شک کر تجھکو بھی لوگ ضرور ستائیں گے اور جھٹلائیں گے۔ بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے موسے کو ہمنے کتاب دی تھی شک مت کر تجھکو بھی کتاب ملیگی جیسے قرآن آن حضرت صلعم نے فرمایا ہے معراج کی رات میں حضرت موسے کو اور حضرت عیسے کو دیکھا ایک حدیث میں ہے موسے کو دیکھا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے ۱۲ ف معلوم ہوا صبر کا بدلہ یہ ہے کہ لوگ کو سرداری ملتی ہے ۱۲ ف یہ آیت اسوقت اتری جب مسلمانوں نے آن حضرت صلعم کو ستایا یعنی بن محمد کہا کرتے تھے بعضوں نے کہا آپ نے ایک بار لوٹ کا مال تقسیم کیا ایک شخص کہنے لگا اس تقسیم میں خدا کی رضامندی مقصود نہ تھی آپ نے فرمایا اللہ تہ موسے پر رحم کرے وہ مجھ سے زیادہ ستائے گئے تو انہوں نے صبر کیا موسے پر لوگوں نے یہ طوفان جوڑا کہ انکو فتق کا عارضہ ہے یا برص ہے جب تبھی وہ چھپ کر نہاتے ہیں ایک روز تنہا کپڑے رکھ کر نہانے لگے اللہ تہ کے حکم سے وہ پتھر کپڑے لیکر بھاگا حضرت موسے سنگے اسکے پیچھے دوڑے بنی اسرائیل نے دیکھ لیا کہ ان میں کوئی عیب نہیں ہے بعضوں نے کہا یہ طوفان جوڑا کہ انہوں نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو مار ڈالا ۱۲۔

۲۳	والصفت	۴	وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۝ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	اور ہم موسیٰؑ اور ہارونؑ پر بھی (انکو پیغمبری دیکر) احسان کر چکے ہیں اور انکو اور انکی قوم (بنی اسرائیل) کو ہمنے بڑی سختی سے بچا دیا تھا اور ہمنے انکی مدد کی تو (یا تو وہ مغلوب تھے) پھر وہی غالب بنگئے اور ہم نے انہ دونو کو کھلی کتاب دی تھی اور ہم نے انہ دونو کو سیدھے رستے پر لگایا اور ان دونوکا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں ہمنے باقی رکھا (سب کہتے ہیں) سلام ہے موسیٰ اور ہارون پر ہم نیکوں کو بیشک ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں (جیسے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو دیا) بے شک وہ دونوں ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے۔
۴۰	المؤمن	۳ ۴	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ۭ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۚ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ	اور ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں اور کھلی دلیل (تورات شریف) دیکر فرعون اور ہامان اور قارون کیطرف بھیجا پھر انہوں نے (موسیٰؑ کو) جھوٹا جادوگر بتلایا جب موسیٰؑ ہماری یہاں سے سچا دین لیکر ان کے پاس پہونچا تو وہ کہنے لگے جو لوگ موسیٰؑ کے ساتھ ایمان لائے ہیں انکے بیٹوں کو تو مار ڈالو اور جو عورت ذات ہوں انکو جیتا چھوڑ دو اور (یہ نہ سمجھے) کہ کافروں کا کوئی داؤں ہوئے پڑے گا (غلط ہوگا) اور (جب) فرعون (کی ایک نہ چلی تو) کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں موسیٰؑ کو قتل کرونگا اور موسیٰؑ اپنے مالک کو پکارے مجھ کو یہ اندیشہ ہے کہیں موسیٰؑ تمہارے دین کو بدلدے یا ملک میں کوئی فساد کھڑا کردے اور موسیٰؑ نے (جب فرعون کی یہ دھمکی سنی تو) کہا میں تو ہر مغرور سے جسکو حساب کے دن کا یقین نہیں اپنے مالک اور تمہارے (سچے) مالک کی پناہ لیتا ہوں اور فرعون کے خاندان داروں میں ایک مرد ایماندار تھا (لیکن ظاہر میں فرعون سے اپنا ایمان چھپاتا تھا) یوں کہنے لگا (ہائے بھلا یہ کونسا انصاف ہے)

ف فرعون کے ظلموں سے ۱۲ ف اور فرعون اور اسکی قوم کے لوگ قبطی جو غالب تھے مغلوب ہوگئے ۱۲ ف تورات شریف جس میں صاف صاف خدا کے حکم موجود تھے ۱۲ ف یہود اور نصاریٰ اور مسلمان سب انکو مانتے ہیں ۱۲ ف حالانکہ فرعون اور ہامان نے موسیٰؑ کو جھٹلایا تھا لیکن چونکہ قارون کا بھی خاتمہ کفر پر ہوا اسکو بھی جھٹلانیوالوں میں شریک کرلیا ۱۲ ف اس طرح سے چند روز میں ان کی نسل فنا ہوجائے گی اور ان کا دین بھی مٹ جائیگا ۱۲ ف کہتے ہیں فرعون کے درباری فرعون کو منع کرتے تھے کہ موسیٰؑ کو قتل نہ کرے ایسا نہ ہو کہ کوئی عذاب ترے بعضوں نے کہا فرعون مردود خود حضرت موسیٰؑ کے قتل سے ڈرتا تھا مگر ظاہر میں اپنی بہادری جتلانے کے لیئے یہ بہانا کیا کہ میرے درباری انکی قتل کی برائے نہیں دیتے ۱۲ ف جسنے اسکو بھیجا ہے وہ اسکی مدد کرتا ہے یا نہیں ۱۲ ف بے دین ملحد لوگ شرک مٹنے اور توحید پھیلنے کو بھی فساد سمجھتے ہیں حالانکہ توحید پھیلنا درحقیقت فساد کو مٹنا ہے ۱۲ ف حساب کے دن سے قیامت کا دن مراد ہے یعنے جس کو عاقبت کا ڈر نہیں اس سے میں اس صورتمہ کی پناہ چاہتا ہوں حضرت موسیٰؑ نے فرعون کا نام نہیں لیا نام لینے سے کیا فائدہ مطلب ادا کردیا ۱۲ ف کہتے ہیں یہ مرد قبطی تھا فرعون کا چچازاد بھائی حضرت موسیٰؑ کے ساتھ یہ ڈوبنے سے بچ گیا اسی نے حضرت موسیٰؑ کو آکر یہ خبر دی تھی کہ درباری لوگ تجھ کو مار ڈالنا چاہتے ہیں تو یہاں سے بھاگ جا بعضوں نے کہا یہ بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا اس کا نام حبیب یا شمعان یا خرقیل یا جبرئیل تھا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اگر جان کا ڈر ہو تو آدمی اپنا ایمان چھپا سکتا ہے بلکہ تقیہ کرسکتا ہے عمار بن یاسر نے بھی مشرکوں کے ڈر سے تقیہ کیا اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر پھر ایسا موقع آن پڑے تو پھر کر ۱۲ ف چلنے والا نہیں اس صورتمہ کے مقابلہ میں ضرور ۱۲

رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ
جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ
اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ
وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ
الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ
مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ يٰقَوْمِ
لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي
الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ
اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ
اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ
اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِيْٓ
اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ
مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝ مِّثْلَ دَاْبِ
قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ
مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا
لِّلْعِبَادِ ۝ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ
عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ
مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ
عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا
لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ
مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ
شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَا
هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ
بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ

تم ایک شخص کو (اتنی بات پر) قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا
مالک خدا ہے حالانکہ وہ تمہارے مالک کی طرف سے تمہارے پاس نشانیاں
بھی لیکر آیا ہے اور اگر (بالفرض) وہ جھوٹا ہو تو اسکے جھوٹ کا
وبال اسی پر پڑیگا اور اگر (کہیں) وہ سچا ہوا تو پھر تو وہ جس عذاب
کا تم سے وعدہ کرتا ہے اسمیں سے کچھ نہ کچھ تو تمپر (ضرور) آن پڑیگا بیشک
خدا حد سے بڑھ جانیوالا (اور) جھوٹا ہوتا ہے اور اے بھائیو آج
(کہیں) راہ پر نہیں لگا جاتا بھائیو آج تو تمہارا راج ہے اور ملک میں تم
غالب ہو (تمہارا ہی بول بالا ہے) لیکن (کل کو) اگر اللہ کا عذاب
ہمپر آن موجود ہوا تو ہماری کون مدد کریگا فرعون کہنے لگا
(دیکھو) میں تو تم کو وہی (بات) سمجھاتا ہوں جو میں (مناسب)
سمجھتا ہوں (موسیٰ کو قتل کرو) اور میں تمکو وہی راہ بتلاتا ہوں
جس میں (تمہاری) بہتری ہے اور وہ شخص جو (دل میں)
ایمان لاچکا تھا (پھر) بولا بھائیو میں ڈرتا ہوں (کہیں) تم
کو اگلی امتوں کا سا برا دن (نصیب نہ ہو) جیسے نوح کی قوم
اور عاد اور ثمود اور انکے بعد والوں کا حال ہوا اور اللہ بندوں
پر ظلم کرنا نہیں چاہتا اور بھائیو میں ڈرتا ہوں (کہ کہیں) پکار
(قیامت) کے دن تمہارا کیا حال ہوگا جسدن تم پیٹھ موڑ کر
(حشر کے میدان سے) بھاگوگے اسدن اللہ (کے عذاب) سے
کوئی تمہارا بچانیوالا نہ ہوگا اور جسکو اللہ پھٹکار دے اسکو کوئی
راہ پر نہیں لا سکتا اور تمہارے پاس (موسےٰ سے) پہلے
یوسف پیغمبر نشانیاں لیکر آچکا ہے پھر وہ جو تمہارے
پاس لیکر آیا تھا (دین کی باتیں) اسمیں تم شک ہی کرتے رہے
جب وہ مرگیا تو تم کہنے لگے اب اسکے بعد اللہ کوئی پیغمبر
ہرگز نہیں بھیجے گا جو لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں اور شک میں

ف اس کا دعوے بے دلیل بھی نہیں ہے اسپر اسکو مارنا کونسا انصاف ہے جب عقبہ ابن معیط ملعون نے کپڑا آپ کے گلے سے ڈالکر آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گلا گھونٹا آپ نماز پڑھ رہے تھے تو ابوبکر صدیق رضہ آئے اور عقبہ کو دھکیل دیا اور یہی آیت پڑھی تقتلون رجلا الخ تک ۱۲ ف حالانکہ وہ شخص مومن تھا اور مومن کو پیغمبر کے لیے ہونے میں شک نہیں ہوتی مگر جبکہ وہ سمجھا رہا تھا وہ مومن نہ تھے تو اس طرح سے سمجھایا حقیقت میں بیدینوں کے قائل کرنیکا یہ عمدہ طریق ہے فرض کیا کہ آخرت میں عذاب کچھ نہ ہو تو مومن کا کوئی نقصان نہیں اور اگر ہوا تو پھر کافروں کی مٹی خراب ہوا سلیئے احتیاط اور دور اندیشی اسی میں ہے کہ اگر کوئی دلیل بھی نہ ہو تب بھی آخرت کو مان لیا جائے اور برے کاموں سے پرہیز کیا جائے ۱۲ ف اس کا کام اور مقصد اسکو برا نہیں ہونے دیتا اس کا سلیقہ ہے کہ اگر موسےٰ جھوٹا ہے تو خود بخود اس کا جھوٹ کھل جائے گا ناحق خون کرنے سے کیا فائدہ اور جو وہ سچا ہے اور تم لوگ بے لحاظ جھوٹے ہو تو تم تباہ ہوگے اور موسےٰ کا ضرور غلبہ ہوگا ۱۲ ف اسلیئے خیر اسی میں ہے کہ موسیٰ کو قتل نہ کرو بڑا رہنے دو جو اسقدم کو منظور ہوگا ۱۲ ف اب آئندہ تباہ اختیار رہے مانو نہ مانو ۱۲ ف انہوں نے تمہاری طرح اپنے پیغمبر کو جھٹلایا اس کو مارنے اور ستانے کے درپے ہوئے آخر انپر عذاب آکر سب کے سب تباہ ہوگئے ۱۲ ف کہ بے قصوروں کو تباہ کردے بلکہ وہ قصور پر قصور کیے جاتے ہیں اور پروردگار درگذر کرتا جاتا ہے جب حد سے بڑھ جاتے ہیں اسوقت عذاب کرتا ہے ۱۲ ف قیامت کے دن جنتی دوزخیوں کو دوزخی جنتیوں کو چیلے گرو کو گرو چیلوں کو پکاریں گے اسلیئے اسکو ناک پکار کا دن کہا ۱۲ ف حضرت یوسف ع نے مصر والوں کو بہت سمجھایا پر انہوں نے دین کی باتوں میں ان کا کہنا نہ مانا کیونکہ بادشاہ نے انکا علم و فہم دیکھکر اپنا وزیر کر دیا تھا ۱۲ ف یوسف علیہ السلام کا جھگڑا تو مٹ گیا ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ جب تک یوسف زندہ رہے انکی پیغمبری سے انکار کرتے رہے انکے مرے بعد اور زیادہ کفر میں بڑھ گئے کہنے لگے اب آئندہ کوئی پیغمبر ہی نہیں آئے گا ۱۲

مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ اَلَّذِيْنَ
يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ
سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ
اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ
يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ
جَبَّارٍ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ
ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝
اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى
اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ
وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ
عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا
كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝
وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ
اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝ يٰقَوْمِ
اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ
وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝
مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى
اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا
مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ
وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۝ تَدْعُوْنَنِيْ
لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا

پڑی ہیں انکو اللہ اسیطرح بٹھکا دیتا ہے انکے پاس کوئی سند
تو نہیں آئی اور خدا تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑے نکالتے ہیں اللہ تعالیٰ کی
نزدیک اور ایمان والوں کی نزدیک انکو یہ جھگڑے بہت بُرے
ہیں جو کوئی غرور والا اینٹھو ہے اللہ تعالیٰ اسکے دل پر اسیطرح
مُہر لگا دیتا ہے ۱۲ اور فرعون نے (اپنے وزیر ہامان سے) کہا ہامان
تو میرے لیے ایک اونچا محل بنا شاید میں ان رستوں تک
جا پہونچوں جو آسمان کے رستے ہیں پھر موسے کے خدا کو جہانک
کر دیکھوں اور میں تو اسکو جھوٹا سمجھتا ہوں ۱۲ اور اسیطرح فرعون
کو اسکے بُرے کام بھلے کر دکھائے گئے تھے ۱۲ اور (سیدھی)
راہ (توحید) سے وہ روک دیا گیا تھا اور فرعون کا داؤں خراب
ہونے ہی والا تھا ۱۲ اور وہ شخص جو (دل میں) ایماندار تھا کہنے
لگا بھائیو میرے کہنے پر چلو میں تم کو ٹھیک رستہ بتلاؤنگا
بھائیو یہ دنیا کی زندگی (چند روزکا) مزہ ہے اور ہمیشہ رہنے
کا گھر تو آخرت ہی ہے جو برا کام کرے گا اسکو ویسا ہی
بدلہ ملیگا اور جو کوئی مرد یا عورت اچھا کام کرے ایمان
کے ساتھ تو ایسے ہی لوگ بہشت میں جائیں گے وہاں
بیحساب روزی پائیں گے اور بھائیو بتلاؤ تو سہی (یہ
کیا بات ہے) میں تو تم کو (دوزخ کی آگ سے) بچھڑانا
چاہتا ہوں اور تم مجھکو دوزخ کی طرف بلا رہے
ہو تم مجھے اس لیے بلاتے ہو کہ میں اللہ سبحانہ
وتعالےٰ کا انکار کروں ۔ اور جس کو میں نہیں
جانتا اس کو خدا تبارک وتعالےٰ کا شریک
بناؤں اور میں تم کو اس خدا تبارک وتعالےٰ
کی طرف بلاتا ہوں جو زبردست ہے بڑی بخشش

ف یہ اشارہ ہے فرعون کی طرف وہ بھی مغرور اینٹھو تھا۔ مہر لگا دینے سے یہ مطلب ہے کہ حق بات اسکے دل پر اثر نہیں کرتی ۱۲ ف یعنے موسے کا جو کہنا ہے کہ میرا خدا آسمان پر ہے یہ اسکا کہنا جھوٹ ہے آسمان پر کوئی خدا نہیں اگر ہے تو اس اونچے محل سے ضرور دکھلائی دیگا جو لوگ آسمان پر خدا ہونے کے حکم ہیں وہ بھی فرعون کے ہم مشرب ہیں باقی تمام اہل مذہب اور امام سب اسپر متفق ہیں کہ پروردگار عالم آسمان کے اوپر اپنے عرش پر ہے۔ امام ابوالحسن اشعری جو اہل سنت کے پیشوا ہیں فرماتے ہیں کہ فرعون نے موسے کی اسی بات کو چپلا یا کہ انکا خدا عالم آسمان پر ہے ۱۲ ف شیطان نے اسکی نظر میں بُرے کام یعنے شرک اور کفر اسواسطے اچھے کر دکھائے تھے ۱۲ ف کیونکہ وہ تباہکار وہی چاہتا تھا کہ لوگ کو سچے خدا کا پوجا نہ کرنے دے اپنا بوجا کرا تا رہے ایسے شخص کی تدبیر چل نہیں سکتی ایک دن ضرور ذلیل اور خوار ہوتا ہے اور اسکا جھوٹ اور فریب کھل جاتا ہے ۱۲ ف بزرگوں کا قول ہے کہ اگر دنیا سونے کی ہوتی اور آخرت مٹی کی تب بھی آخرت بہتر ہوتی کیونکہ آخرت باقی ہے اور دنیا فانی ہے ۱۲ ف میں تم کو توحید کی طرف بلاتا ہوں کہ تمکو بہشت ملے دوزخ سے نجات ہو اور تم مجھے شرک میں پھنسانا چاہتے ہو جس کا انجام دوزخ ہے ۱۲ ف یعنے جس کے شریک ہونے کی کوئی دلیل مجھ کو معلوم نہیں اسکو خدا تعالےٰ کا شریک بناؤں ۱۲ ف فرعون تو مصر کا بادشاہ تھا وہ اتنا نادان نہیں ہو سکتا کہ محل پر چڑھکر آسمان تک پہونچ جانے کی امید رکھے مگر یہ اُس نے مسخرہ پن سے کہا اپنی قوم کے نادانوں کو تسلی دینے کے لیے کہ اگر موسے علیہ السلام کا خدا آسمان پر ہے جیسے موسے کہتا ہے تو شاید اس اونچے محل سے نظر پڑے بعضوں نے کہا فرعون خود اتنا نادان تھا ۱۲

مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۫ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ۝ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ			والا بیشک تم جسکی طرف مجھ کو بلاتے ہو (جو کے معبود کیطرف) وہ نہ دنیا میں (کسی کو) بلا سکتا ہے اور نہ آخرت میں اور بے شک ہم کو (سرے پیچھے) اللہ تبارک وتعالے کے پاس لوٹکر جانا ہے اور بے شک جو لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں وہ دوزخی ہیں خیر اب جو میں تم سے کہہ رہا ہوں آگے چلکر اسکو یاد کروگے اور میں تو اپنا معاملہ خدا کی سپرد کرتا ہوں بے شک وہ (اپنے) بندوں کو دیکھ رہا ہے آخر اللہ تعالے نے اس ایمان دار شخص کو تو ان کے بُرے مکروں سے بچا لیا اور فرعون والوں پر برا عذاب اُلٹ پڑا (ڈوبے تو سمندر میں لیکن اسی صبح اور شام ان کو (دوزخ کی) آگ دکھلائی جاتی ہے اور جس دن قیامت برپا ہوگی فرعون والوں کو سخت سے سخت عذاب میں لے جاؤ
۴۴	المؤمن	۶	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝ هُدًى وَّ ذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝		اور ہم نے موسٰے کو راہ دکھلانے والی (کتاب) دی چکے ہیں اور بنی اسرائیل کو کتاب (توریت شریف) کا جو عقلمندوں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے وارث کر چکے ہیں
۴۱	حٰمٓ السجدۃ	۶	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝		اور ہم تو (اس قرآن سے پہلے) موسٰی کو کتاب دے چکے ہیں پھر اس میں اختلاف ہوا اور اگر تیرا مالک ایک بات نہ فرما چکا ہوتا تو (اب تک کب کا) انکا فیصلہ ہو چکا ہوتا (اور سب تباہ ہو جاتے) اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انکو قرآن میں شک (اور شک ہے
۴۳	الزخرف	۵	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ۝		اور ہم تو موسٰی کو اپنی نشانیاں دیکر فرعون اور اسکے سرداروں کی طرف بھیج چکے ہیں تو موسی نے کہا میں اسکا بھیجا ہوا ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے جب موسے ہماری نشانیاں لیکر انکے پاس پہونچا دیکھا تو وہ ہنسی میں اڑاتے ہیں اور

ف۱ یا نہ دنیا میں کسی کی دعا قبول کر سکتا ہے ۱۲ ف۲ کفر اور شرک میں بڑھ گئے ہیں ۱۲ ف۳ کسی نے مجکو نصیحت کی تھی ۱۲ ف۴ وہ خوب جانتا ہے کہ کون حق پر ہے اور کون ناحق پر ۱۲ ف۵ حضرت موسے کے ساتھ وہ دریا سے پار ہو گیا ۱۲ ف۶ انکی بُری گت ہوئی سب کے سب سمندر میں ڈوب گئے ۱۲ ف۷ صحیحین میں حدیث ہے جب آدمی مرجاتا ہے تو صبح اور شام اسکا ٹھکانا اُسکو بتلا دیا جاتا ہے بہشتی ہے تو بہشت میں دوزخی ہے تو دوزخ میں اور اس سے کہا جاتا ہے یہ قیامت میں تیرا ٹھکانا ہے اس آیت سے قبر کا عذاب ثابت ہوتا ہے اور دوسری آیت ادخلوا آل فرعون کا بھی یہی مضمون ہے جو نوح علیہ السلام کی قوم میں وارد ہوئی ہے اور عذاب قبر کے باب میں اتنی حدیثیں وارد ہیں کہ ان کا مضمون متواتر ہو گیا ہے اور امام سیوطی نے شرح الصدور میں انکو جمع کیا ہے اور جو کوئی عذاب قبر کا انکار کرے وہ بدبختی گمراہ ہے بلکہ اسپر کفر کا خوف ہے ۱۲ ف۸ یہ عذاب تو ان کے ڈوبنے سے قیامت تک ہوتا رہے گا ۱۲ ف۹ اس دن ہم فرشتوں کو حکم دیں گے ۱۲ ف۱۰ حدیث میں ہے کہ مسلمان ہو یا کافر جو کوئی نیکی کرے اسکو بدلہ ملتا ہے لوگوں نے عرض کیا دنیا میں اسکا کافر کو کیا بدلہ ملتا ہے آپ نے فرمایا اسکو دنیا میں دولت ملتی ہے تندرستی عطا ہوتی ہے اولاد عنایت ہوتی ہے پھر لوگوں نے عرض کیا آخرت میں اسکو کیا بدلہ ملیگا آپ نے فرمایا آخرت کا عذاب بھی کوئی ہلکا ہے کرئی سخت پھر آپنے یہ آیت پڑھی ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب صحیح حدیث میں ہے کہ سب سے ہلکا عذاب قیامت کے دن ابو طالب کو ہوگا انکو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے انکا بھیجا پکتا رہے گا ۱۲ ف۱۱ کسی نے نہ مانا ایسا ہی قرآن کو بھی کوئی نہیں مانتے تو بیچ کیوں کرتا ہے ۱۲ ف۱۲ حضرت موسے اور ان کے معجزوں پر ہنسے ہنسی مارنے ۱۲ ف۱۳ کہ قیامت میں انکا فیصلہ ہوگا ۱۲ ف۱۴ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہود یوں کو توریت میں شک اور شک ہے بعضے ایک شک تو اس میں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اگر نہ ہو تو ہمیں بھی شک ہے کیونکہ ایسا عمدہ کلام ایک ان پڑھ شخص کیونکر بنا سکتا ہے ۱۲

وَمَا نُرِيهِم مِّن آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ
مِنْ أُخْتِهَا ۖ وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ وَقَالُوا يَا أَيُّهَ
السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ
عِندَكَ ۖ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ۝ فَلَمَّا
كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا
هُمْ يَنكُثُونَ ۝ وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ
فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ
مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِن
تَحْتِي ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ أَمْ أَنَا
خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ
وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ۝ فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ
أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ
الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ۝ فَاسْتَخَفَّ
قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا
قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ فَلَمَّا آسَفُونَا
انتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ
فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ

۲۵ الدخان ۴۴ ۱ و ۲ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ
وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ۝ أَنْ
أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ
رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ وَأَن لَّا تَعْلُوا
عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي آتِيكُم بِسُلْطَانٍ
مُّبِينٍ ۝ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي

ہم انکو جو نشانی دکھلاتے تھے وہ پہلی نشانی سے (جسکو
وہ دیکھہ چکے تھے) بڑھ کر ہوتی اور ہمنے انکو عذاب میں (بھی)
گرفتار کیا اسلیے کہ وہ (اپنے کفر سے) باز آئیں اور (جب اُنپر
عذاب آ جاتا تو) کہتے اے جادوگر تیرے مالک نے جس طرح تجھ سے
وعدہ کیا ہے ہماری بابت دعا کر (اگر عذاب اٹھہ جائیگا تو) ہم
بیشک راہ پر آ جائینگے پھر جب ہم اُنپر سے عذاب اُٹھا لیتے
تو وہ اسی وقت اپنا اقرار توڑ ڈالتے اور فرعون نے اپنی
لوگوں میں یہ منادی کرائی بھائیو کیا مصر کا بادشاہ میں نہیں
ہوں اور تم (دیکھتے ہو) نہریں میرے (محل کے) تلے پڑی بہتی
ہیں کیا تم کو سوجھتا نہیں میں اس شخص سے (موسیٰ سے)
جو ذلیل (آدمی) ہے برابر بات نہیں کر سکتا (انکی زبان
میں لکنت تھی کہیں) بہتر ہوں اگر وہ سچ مچ خدا کا بھیجا
ہوا ہے) تو اسپر سونے کے کنگن (آسمان سے) کیوں
نہیں ڈالے گئے یا خیر فرشتوں کو تو اکٹھا ہو کر اس کے
ساتھہ آنا تھا آخر فرعون نے (ایسی ایسی باتیں بنا کر) اپنی
قوم کو پھسلا لیا (اُلو بنا لیا) اُنہوں نے اسکا کہنا مان لیا (اسکے
کا کہنا سنا) بیشک وہ (فرمان شریر) لوگ تھے جب انہوں نے ہمکو غصہ دلایا تو ہم نے
ان سبکو (سمندر میں) ڈبو دیا اور ہمنے انکو گئی گذری کر دیا اور پچھلوں کیلیے عبرت بنا دیا۔

۲۵ الدخان ۴۴ ۱ و ۲ اور ان (عرب کے کافروں) سے پہلے ہم فرعون کی قوم والوں کو جانچ چکے
ہیں اور اُنکے پاس عزت والا پیغمبر (موسیٰ) آ چکا ہے (اس نے کہا)
اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو میں (خدا کا) بھیجا ہوا اعتباری
تمہارے پاس آیا ہوں اور اللہ سے مت اینٹھو (شرارت نہ کرو) میں
تم کو ایک کھلی دلیل بتلاتا ہوں اور تم مجھ پر پتھراؤ کرو اس سے میں
اپنے مالک اور تمہارے مالک کی پناہ مانگتا ہوں اور اگر تم

(۱) کہیں قحط پڑا کہیں طوفان کہیں ٹڈیاں کہیں جوئیں کہیں مینڈک کہیں خون یہ سب آفتیں ایک کے بعد ایک اسلیئے آئیں کہ خواب غفلت سے بیدار ہوں شرک سے توبہ کریں سچے
خدا کی طرف رجوع ہوں ۱۲ (۲) کہ جب لوگ ایمان لے آئیں گے تو میں عذاب اٹھا لوں گا ۱۲ (۳) موسیٰ کی ایک نہ سنتے اسی کفر پر قائم رہتے ۱۲ (۴) موسیٰ ایک فقیر محتاج آدمی ہے
اور میں اتنا بڑا بادشاہ سارے مصر کا حاکم میرے پاس باغ کی یہ کثرت ہے کہ مکان کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں ۱۲ (۵) تو میرا کہا تم کو ماننا چاہیئے یا اُسکا ۱۲ (۶) قبطیوں میں یہ رسم
تھی کہ ان میں عزت والے مالدار لوگ ہاتھہ میں سونے کے کنگن ہار کنٹھے پہنا کرتے مطلب یہ ہے کہ تو موسیٰ علیہ السلام مالدار ہے اور کچھ زور رکھتا ہے اگر فرشتوں کی فوج ساتھہ ہوتی
تو خیر زور نہیں تو دھن ہی ہوتا ۱۲ (۷) یعنی موسیٰ پیغمبر کو جتلا یا کسی طرح اپنی شرارت سے باز نہ آئے ۱۲ (۸) پہلے آنے والی قوموں کے لیئے انکا واقعہ ایک عبرتناک قصہ رہ گیا حدیث
میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو جو وہ چاہے عنایت کرے اور وہ گناہوں میں مصروف ہو تو یہ اللہ کا استدراج (لینے کی) ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی طاؤس کہا میں
عبداللہ رضہ کے پاس تھا انہوں نے کہا مومن پر یہ تخفیف ہے اور کافروں کے لیئے یہ حسرت ہے ۱۲ (۹) فرعون نے حضرت موسیٰ کو ڈرایا کہ میں تجھکو
سنگسار کر ڈالونگا یا یہاں سے نکال دونگا اس وقت حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی ۱۲

وَرَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونِ ۝ وَإِنْ لَّمْ
تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ۝ فَدَعَا رَبَّهُ
أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ ۝ فَأَسْرِ
بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ۝
وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا إِنَّهُمْ
جُندٌ مُّغْرَقُونَ ۝ كَمْ تَرَكُوا مِن
جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ
كَرِيمٍ ۝ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا
فَاكِهِينَ ۝ كَذَٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَاهَا
قَوْمًا آخَرِينَ ۝ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ
السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ۝
وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ
الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ مِن فِرْعَوْنَ ۚ
إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ۝
وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى
الْعَالَمِينَ ۝ وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ
مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ۝

۲۵ الحاثیہ ۲ وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ
الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝
وَآتَيْنَاهُم بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ ۚ فَمَا
اخْتَلَفُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ
الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ رَبَّكَ
يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا

میرا کہا نہیں مانتے تو (خیر) مجھ سے الگ تو رہو (آخر موسیٰ نے اپنے
مالک سے دعا کی (پروردگار) یہ لوگ (بڑے) مجرم ہیں (رہنے
موسیٰ سے کہدیا) تو (راتوں رات) میرے بندوں کو لیکر چلدے کیونکہ
(فرعون کے لوگ) تمہارا پیچھا کرینگے (تو تم آگے بڑھ جاؤ) اور سمندر
کو تھما ہوا چھوڑ دے کیونکہ یہ (فرعون کا لشکر ڈبایا جائیگا) (فرعون
کے) لوگ کتنے ہی باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات
اور آرام کے سامان جن میں مزے اڑاتے تھے چھوڑ مرے
اس طرح (ہمنے انکو نکالا) اور دوسرے لوگوں کو اس سب
سامان کا وارث کر دیا اور انپر نہ آسمان رویا نہ زمین روئی
اور نہ ان کو (فدا ہی) مہلت ملی اور ہم بنی اسرائیل
کو فرعون کے ذلت دینے والے عذاب سے نجات
دے چکے ہیں بے شک وہ اینٹھو (مغرور) حد سے
بڑھا ہوا تھا۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو (انکے
زمانے میں) جان بوجھکر سارے جہان کے لوگوں
پر بزرگی دی تھی اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں
دی تھیں جن میں کھلا ہوا احسان
تھا

اور ہم بنی اسرائیل کو کتاب (توریت شریف) اور حکمت
اور نبوت دے چکے ہیں اور ہم نے ان کے کھانے کو
عمدہ عمدہ چیزیں دیں اور (اپنے زمانے میں) انکو ساری
جہان کے لوگوں پر بزرگی دی اور دین کی باتیں کھولکر انکے
بیان کر دیں انہوں نے (حق بات کو) جان بوجھکر اس کے
بعد آپس کی ضد سے اختلاف کیا بیشک (اے پیغمبر) تیرا
مالک قیامت کے دن جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے رہے

ف ۱ یعنی میرے قتل کے درپے کیوں ہوتے ہو مجھے چلا رہنے دو ۱۲ ف جب حضرت موسیٰ بنی اسرائیل سمیت سمندر سے پار ہو گئے تو انہوں نے چاہا کہ اپنی لاٹھی دوبارہ سمندر پر ماریں تاکہ سمندر ملجائے اور فرعون کے لوگ انکا پیچھا نہ کر سکیں اللہ نے حکم دیا کہ ابھی سمندر کا سی حال پر رہنے دو ۱۲ ف آخر ایسا ہی ہوا فرعون لشکر سمیت اس میں گھسا اور جب سب سمندر میں آ گئے اس وقت سمندر مل گیا تمام غرق ہو گئے ۱۲ ف جس ملک میں وہ خدائی کرتے تھے وہاں ساری جائداد کے مالک بن بیٹھے ۱۲ ف نہ آسمان اور زمین کے لوگوں میں سے کسی نے انکی تباہی پر افسوس نہیں کیا۔ سدی نے کہا جب امام حسین رضہ شہید ہوئے تو آسمان انپر رویا کئی دنوں تک سرخی رہی حدیث میں ہے کہ ہر ایک مسلمان کے آسمان پر دو دروازے ہیں ایک میں سے اسکا عمل چڑھتا ہے دوسرے میں سے اس کی روزی اترتی ہے جب وہ مرجاتا ہے تو دونوں دروازے انپر روتے ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ فرعون والوں نے کوئی نیک کام نہیں کیا تھا کہ انکے مرنے پر آسمان انپر روتا ابن عباس رضہ نے کہا مومن کے پیچھے زمین چالیس دن تک روتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ جو کوئی مسلمان مسافرت میں مرجاتا ہے اور وہاں اسپر رونے والا کوئی نہیں ہوتا تو آسمان اور زمین اسپر روتے ہیں اور کافر پر نہیں روتے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ۱۲ ف کہ نو سر بیچ بلکہ فوج کی فوج ڈبو دیئے گئے ۱۲ ف وہ ذلت کا عذاب یہ تھا کہ فرعون بنی اسرائیل کے لڑکوں کو مارڈالتا اور لڑکیوں کو لونڈیاں بناتا ۱۲ ف جیسے من اور سلوی وغیرہ یا ان کے ایمان کی کھلی آزمائش تھی ۱۲ ف ان میں بہت سے پیغمبر گذرے ہیں ۱۲ ف من اور سلوے وغیرہ ۱۲ ف ابن عباس رضہ نے کہا اس زمانے میں بنی اسرائیل کے زیادہ اللہ تعالے کے نزدیک کوئی قوم عزت والی نہ تھی ۱۱

۲۶	الاحقاف ۲۶	۲	وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ
۲۷	الذّٰرِيٰت ۲۷	۴	اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى
		۲	وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۔ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۔ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ؕ
۵۴	القمر ۵۴	۳	وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ؕ
۵۷	الحدید ۲۷	۴	لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؕ
۶۱	الصف ۲۸	۱	وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۔
۶۲	الجمعة ۲۸	۱	قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؕ

ان کا بیصدرے کا ط

۲۶ حالانکہ قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب اُتر چکی ہے جو پیروی کے لائق اور رحمت تھی۔

۲۷ ہم نے ایک کتاب سُنکر آئے ہیں جو موسے کے بعد اُتری ہے ط

۲۷ اور موسیٰ پیغمبر (میں بھی ہمنے اپنی قدرت کی نشانی چھوڑی) جب ہمنے اسکو کھلا ہوا معجزہ دیکر فرعون کی طرف بھیجا اُس نے اپنے لشکر سمیت منہ پھیر لیا (موسیٰ کا کہنا نہ سنا) اور کہا کہنے لگا موسیٰ جادوگر ہے یا باولا ہے آخر ہمنے اسکو اس کے لشکر سمیت دبوچ لیا اور سمندر میں پھینک مارا اور وہ تنہا ہی ملامت کو قابل ع

۵۴ اور فرعون والوں پاس بھی ڈرانیوالے (پیغمبر) آچکے اُنھوں نے ہماری سب نشانیوں کو جھٹلایا آخر ہمنے انکو اسطرح سے دبوچ لیا جیسے کوئی زبردست طاقت والا (ایک کمزور دشمن کو پکڑتا ہے ع

۵۷ اسلیے کہ کتاب والے (جو ایمان نہیں لائے) یہ سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر انکی کچھ نہیں چلتی اور فضل اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسکو چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے ط

۶۱ اور (اے پیغمبر ان لوگوں کو وہ وقت یاد دلا) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا بھائیو تم مجھکو کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم کو یقین ہو چکا ہے کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں پھر جب وہ لوگ (موسیٰ کی قوم والے) ٹیڑھی ہی چال چلے اللہ نے بھی انکے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا اور اللہ بدکاروں کو راہ پر نہیں لگاتا ط

۶۲ (اے پیغمبر یہودیوں سے کہدے یہودیو تم جیسے سمجھتے ہو کہ سب لوگوں کو چھوڑ کر ہم ہی اللہ کے چہیتے (پیارے) ہیں اگر تم سچے ہو تو بھلا موت کی تو آرزو کرو اور یہ لوگ (یہودی) اپنے ان

ف کہتے ہیں حق بات سے مراد حضرت یوشع کی نبوت ہے ۱۲ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت بنی اسرائیل خوب پہچان گئے تھے کہ آن حضرت صلعم وہی پیغمبر ہیں جن کے آنے کی حضرت موسے نے بشارت دی تھی مگر حسد اور عداوت اور ضد اور نفسانیت سے آپ کے مخالف بنگئے اور دنیا اور آخرت دونو تباہ کیں ۱۲ ف انھوں نے انجیل مقدس کا ذکر تو کیا کس لیے کہ انجیل کوئی علیحدہ کتاب نہیں ہے اس میں یہی حکم دیا گیا ہے کہ موسے کی شریعت پر چلو کچھ اخلاقی نصیحتیں زیادہ ہیں کچھ پیشگوئیاں ۱۲ ف کمبخت خدائی کا دعوی کرتا تھا غلاموں بنی اسرائیل پر کیا کیا ظلم توڑتا تھا ۱۲ ف کہ دم بھر میں اسکا کچا نکال دیتا ہے ۱۲ ف اگر ان کی کچھ چلتی ہوتی تو وہ بھی ایمان لاکر دوہرا ثواب حاصل کرتے ۱۲ ف تو چاہیئے تھا جو کوآرام و بیماری تعلیم کرنا دکستانا ۱۲ ف انکی سمجھ الٹی کر دی حق بات سے پھر گئے ۱۲ ف اس قصے کا تعلق اگلے مضمون سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کو تسلی دی کہ تم پر جو جہاد کا حکم اترا اور لوگ اس [illegible] بجا لانے میں پس و پیش کرتے ہیں تو اس سے رنجیدہ مت ہو حضرت موسے ۱۲ اور حضرت عیسے ۱۲ بھی اسی قسم کی تکلیفیں اپنی قوم والوں سے اٹھا چکے ہیں ۱۲ ف جب بھاگے کیونکہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کا چہیتا ہوگا وہ دنیا کی چنبھٹ کو کیوں پسند کرنے لگا وہ تو دل سے بھی چاہیگا کسی طرح دنیا سے چھٹے اور خالقہ کے پاس جا کر مزے اڑائے ۱۲

			وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝	بری کاموں کی وجہ سے جو وہ کر چکے ہیں کبھی موت کی تمنا نہ کریں گے اور اللہ ظالموں (اور کافروں) کو خوب جانتا ہے +
۲۹	الحاقہ	۱	وَجَاۗءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝	اور فرعون اور اس سے پہلے کے لوگ اور الٹی ہوئی بستیوں والوں (لوط کی قوم) نے گناہ کیے اور اپنے رب کے پیغمبر کا کہنا نہ سنا آخر اس نے انکو بھی سخت پکڑا۔
۷۳	المزمل	۱	اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝	(لوگو) جیسا پیغمبر ہم نے فرعون کیطرف بھیجا تھا ویسا ہی تمہارے پاس بھی ایک پیغمبر یعنے حضرت محمد کو بھیجا ہے جو قیامت کے دن تم پر گواہی دیگا تو فرعون نے اپنے پیغمبر کا کہنا نہ مانا آخر ہم نے اسکو بڑے وبال میں دھر پکڑا آگے پیغمبر کیا تو نے موسیٰ کا قصہ سنا ہے جب اسکو اسکے مالک نے طوی کے میدان میں آواز دی (اے موسیٰ) فرعون کیپاس جا اس نے بہت سر اٹھایا ہے اس سے کہہ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ سنور جائے اور میں تجھ کو تیرے مالک کی توحید کا رستہ بتلاؤں پھر تو اس سے ڈرنے لگے موسیٰ گیا اور جاکر فرعون کو سمجھایا موسیٰ نے اسکو بڑی نشانی (یعنی) دکھلائی لیکن اسنے (موسیٰ کو) جھٹلایا اور نہ مانا پھر منہ پھیر کر (خدا فراموشی کی) کوشش کرنے لگا اور (لوگوں) کو جمع کرکے انسے پکار کر کہنے لگا میں تمہارا سب سے بڑا خدا ہوں آخر اللہ نے اسکو آخرت اور دنیا دونوں کے عذاب میں دھر پکڑا بیشک جو شخص خدا سے ڈرتا ہے وہ اس قصے سے نصیحت لیگا
۷۹	النازعات	۱	هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰٓى ۝ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝	(اے پیغمبر) تجھ کو کیا اگلی (کافر) فوجوں فرعون اور ثمود کا قصہ پہونچا ہے ۱۲
۸۵	البروج	۱	هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝	
۸۷	الاعلیٰ	۱	اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝	یہ مضمون اگلی (آسمانی) کتابوں میں یعنے ابراہیم اور موسے کے صحیفوں میں (بھی) موجود ہے ۱۲
۸۹	الفجر	۱	وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۝ الَّذِيْنَ	اور فرعون کیساتھ (کیا کیا) جو میخوں والا (فوجوں)

ف حضرت موسے نے جو آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت دی ہے اس میں یہی فرمایا ہے کہ حق تعالے تمہارے بھائیوں میں سے میری طرح کا ایک پیغمبر پیدا کرے گا یعنے صاحب شریعت اور صاحب کتاب۔ حضرت موسے کی شریعت میں یہی جہاد تھا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جہاد کا حکم ہوا ۱۲ ف ڈبو کر چھوڑا اس میں قریش کے کافروں کو تنبیہ ہے کہ تم بھی اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا نہیں مانتے تمہارا بھی ایسا دن ہی کل ہونا ہے جو فرعون بے عون کا ہوا ۱۲ ف اس سے غرض آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دینا ہے کہ کافروں کی تکذیب اور انکار پر گھبرائیں نہیں موسے علیہ السلام کو بھی یہی معاملہ پیش آچکا ہے ۱۲ ف طوے اس میدان کا نام ہے جو مدینہ اور مصر کے بیچ میں ہے ۱۲ ف خدائی کا دعوے کرنے لگا ہے ۱۲ ف کفر اور شرک کی پلیدی سے پاک صاف ہو جائے ابن عباس رضہ نے کہا یعنے لا الٰہ الا اللہ کہے ۱۲ ف بندگان خدا پر ظلم چھوڑ دے عدل و انصاف کرنے لگے ۱۲ ف عصا اور ید بیضا کا ف ایسی تدبیروں کی فکر کرنے لگا جن سے موسے کو زک ہو اور لوگ انکا کہنا نہ سنیں ۱۲ ف بتوں کو جھوٹا خدا قرار دیا اور اپنے تئیں بڑا خدا بنانے لگا ف آخرت میں دوزخ کا کندہ ہوگا اور دنیا میں ڈوب کر مرا۔ اس آیت سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ فرعون پاک صاف ہو کر مرا ۱۲ ف عذاب بھیجنا ہے اللہ کیوں گھبراتا ہے اللہ تعالے جیسے ان فوجوں کو غارت کر دیا مکے کے کافروں کو بھی تباہ کریگا فرعون سے مراد فرعون اور اسکے ساتھ والے ہیں ۱۲ ف ایک حدیث میں ہے کہ یہ سورت ابراہیم اور موسے کے صحیفوں سے لی گئی ہے یا انکے صحیفوں میں موجود ہے ابوذر رضہ نے کہا یا رسول اللہ صلعم اللہ تعالے نے دنیا میں کتنی کتابیں اتاریں آپ نے فرمایا۔ ایک سو چار کتابیں ۱۲

			طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ۝ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝	لشکروں والا) اُن لوگوں نے (دنیا کے) شہروں میں دھندمچار رکھا تھا اور اُن میں بہت فساد پھیلا رکھا تھا آخر (اے پیغمبر) تیرے مالک نے اُنپر عذاب کا کوڑا پھٹکارا ت
۹۸	البینۃ	۱	وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝	اور کتاب والے جو پھوٹ گئے (کوئی اس پیغمبر پر ایمان لایا کوئی نہ لایا) تو یہ پھوٹ اُنمیں نے دلیل پہونچ جانیکے بعد (عناد و حسد سے) کی ت
			قِصَّةُ إِسْرَائِيلَ يَعْقُوبَ ۶۰	**باب ۶۰ حضرت یعقوب ع کا قصہ**
۱	البقرہ	۱۶	أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ ۙ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي ۖ قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝	تبلا (یہودیو) کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب علیہ السلام مرنے لگے جب اُنہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا تم میرے بعد کس کو پوجوگے اونہوں نے کہا ہم تیرے اور تیرے باپ دادوں ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ کے خدا کو پوجیں گے ایک ہی خدا ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں ف
			قِصَّةُ عِيسَى وَمَرْيَمَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَى وَالرَّدُّ عَلَى النَّصَارَى ۶۱	**باب ۶۱ حضرت عیسے۔ اور مریم۔ اور زکریا۔ اور یحییٰ علیہم السلام کا ذکر اور نصاریٰ کا رد**
۱	البقرہ	۱۱	وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ	اور عیسےٰ بن مریمؑ کو کھلی نشانیاں دیںؑ اور اسکو ہمنے روح القدس سے مدد دی ت
۳	۰	۴۴	وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ	اور ہمنے مریمؑ کے بیٹے عیسےٰ کو کھلی کھلی نشانیاں دیںؑ

ف کفر اور گناہ ۱۲ ف کوئی اندھی سے ہلاکی ہوئے کوئی چنگاڑے کوئی ڈبو کے گئے یہ دنیا کے عذاب تھے جو آخرت کے عذاب کے سامنے ایک کوڑے کی مار کی طرح ہے ۱۲ ف علیہ کہ حاصل اگر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری میں کوئی شبہ تھا وہ تو سب نشانیاں جو اگلی کتابوں میں آپ کی بیان کی گئی تھیں خوب جانتے تھے اور ان کے دل میں یہ یقین ہو گیا تھا کہ اخیر زمانہ کے پیغمبر کے آنے کا وعدہ اگلے پیغمبروں نے فرمایا تھا آپ ہی ہیں مگر حسد اور عناد کی مٹی خراب ہوا اس حسد نے اسکو کہیں کا نہ رکھا اور آپس میں پھوٹ پڑ گئی بعضوں نے آپکو مانا بعضوں نے نہ مانا ۱۲ ف اسمٰعیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے چچا تھے مگر چچا بھی مثل باپ کے ہے یہ آیت اس وقت اتری جب یہودیوں نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا آپ کو معلوم نہیں کہ یعقوب علیہ السلام نے مرتے وقت وصیت کی یہودی رہنے کی ۱۲ ف مردے کو جلانا اور نہ جلانا مذہب کو آلکھیڑنا کوڑے کو اچھا کر دینا ۱۲ ف جبرائیل علیہ السلام سے یا اسم اعظم سے یا انجیل سے ۱۲ ف مردے کو جلا دینا کوڑے ہی کو اچھا کر دینا مذہب ہے اور نہ اور نہ کی آنکھیں روشن کر دینا ۱۲

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ
اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ
نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ
مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝
فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ
وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ
وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا
بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝
فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ
اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا
زَكَرِیَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا
الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ
قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ
هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ
مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ هُنَالِكَ
دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ
هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ
اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۝ فَنَادَتْهُ
الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی
الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكَ بِیَحْیٰی
مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَیِّدًا
وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝
قَالَ رَبِّ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ

اور روح القدس (جبریل) سے اسکی مدد کی ۝
(اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب عمران کی بی بی نے عرض کیا
(اور) پروردگار سے عرض کیا میرے مالک جو بچہ میرے پیٹ میں ہے
میں نے اسکو آزاد کرکے تیری نذر کر دیا اب میری یہ نذر قبول کر بے
شک تو سنتا جانتا ہے پھر (ایسا ہوا) اس نے بیٹی جنی تو کہنے
لگی مالک یہ تو میں نے بیٹی جنی اور اللہ خوب جانتا تھا جو وہ جنی تھی
اور بیٹا (جو اسکی مراد تھی) اس بیٹی کے برابر نہیں کہنے لگی میں نے
اسکا نام مریم رکھا اور اسکو اور اسکی اولاد کو مردود شیطان
(کے شر سے) تیری پناہ میں دیتی ہوں پھر اسکے مالک نے
مریم کو اچھی طرح (خوشی سے) قبول کر لیا اور خاصے طور پر
اسکو بڑھایا اور اسکو زکریا کے سپرد کیا جب زکریا مریم کے پاس
حجرے میں جاتا تو وہاں کھانا (بن فصل کا میوہ) موجود پاتا
(ایک دن زکریا نے) پوچھا اے مریم یہ کھانا تیرے پاس کہاں
سے آتا ہے مریم نے جواب دیا یہ تو اللہ کے پاس سے آتا ہے بے
شک اللہ جسکو چاہتا ہے بحساب روزی دیتا ہے اسی جگہ
(یا اسی وقت جب حضرت) زکریا نے (یہ کرامت دیکھی تو) اپنے
پروردگار سے دعا کی مالک میرے مجھکو بھی اپنی درگاہ سے
نیک (اور پاکیزہ) اولاد عنایت کر بیشک تو دعا سنتا ہے
(اور قبول کرتا ہے) پھر فرشتوں نے زکریا کو آواز دی
محراب میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا بیشک خدا تجھ کو ایک فرزند
یحیی کی خوشخبری دیتا ہے وہ اللہ تعالے کے کلمہ (عیسے) کی
تصدیق کرے گا اور (اپنی قوم کا) پیشوا ہوگا (یا حلیم اور
بردبار) اور عورتوں سے کچھ سروکار نہ رکھیگا اور پیغمبر ہوگا نیک
بندہ زکریا نے عرض کیا مالک میرے لڑکا کہاں سے ہوگا بڑھاپے

ف وہ ہمیشہ انکے ساتھ رہتے تھے ۱۲ ف یعنے غلام نہیں ہیں دنیا کے کاموں اور بندوں سے اسکو آزاد کرکے ۱۲ ف شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا اس امت میں دستور تھا کہ بعض لڑکوں کو ماں باپ اپنے حق سے آزاد کرتے پھر تمام عمر ان کو دنیا کے کاموں میں نہ لگاتے وہ ہمیشہ گرجا میں رہتے وہاں کی خدمت اور مجاوری کرتے قصاے میں اب بھی اس کا رواج ہے مردوں کو مالک اور عورتوں کو لونڈی کہتے ہیں ابن عباس رض نے کہا عمران کی بی بی نے یہ نذر کی کہ ان کا بچہ ہمیشہ گرجا میں رہے اور وہاں عبادت کیا کرے ۱۲ ف ایک قرارت یوں ہے اور اللہ تم خوب جانتا ہے جو میں جنی اس صورت میں یہ جملہ عمران کی بی بی کا کلام ہے ۱۲ ف یہ بیٹی لاکھوں بیٹوں سے افضل تھی حدیث میں آیا کہ حضرت مریم ع تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں اگلے پیٹ سے اور تم نے ایسے بڑے پیغمبر کو پیدا کیا ہے حضرت عیسے ع کہ جنکا نام قیامت تک روشن رہیگا ۱۲ ف حق تعالے نے عمران کی بی بی کی دعا قبول فرمائی حدیث میں ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان ہر بچے کو ہاتھ لگاتا ہے وہ روتا ہوا پیدا ہوتا ہے مگر مریم ع اور انکے بیٹے (حضرت عیسے ع) کو شیطان نہ چھو سکا مریم کے معنے عابدہ کے ہیں ۱۲ ف یعنے اچھی شکل اور اچھی صورت کے ساتھ اور اپنی معرفت اور عبادت میں مصروف کیا کہتے ہیں حضرت مریم ع ایک دن میں اتنی بڑھتی تھیں جتنا دوسرا بچہ ایک سال میں بڑھتا ہے ۱۲ ف زکریا ع پیغمبر تھے حضرت سلیمان ع کی اولاد میں جب حضرت مریم کی ماں نذر بیت المقدس کے مجاوروں کے پاس لیکر آئیں تو پہلے انہوں نے عذر کیا کہ لڑکی کو رکھنے کا دستور نہیں لڑکا ہوتا تو ہم قبول کرتے حضرت مریم ع کی والدہ نے اپنا خواب کہہ بیان کیا کہ حق تعالے نے اس لڑکی کو قبول فرمایا اور مسجد میں رہنے کا حکم دیا ہے تب انہوں نے منظور کیا جو کہ حضرت مریم ع بڑی شریف زادی تھیں سب جھگڑنے لگے ہر ایک کہتا تھا میں اس لڑکی کو پالوں گا حضرت زکریا ع نے کہا میں زیادہ حقدار ہوں کیونکہ اس لڑکی کی بہن میری جورو ہے انہوں نے نہ مانا اور قرعہ ڈالا قرعہ حضرت زکریا ع کے نام پڑا وہ پرورش کرنے لگے اور مسجد کے ایک جانب لاٹھ میں انکو رکھا سوا حضرت زکریا ع کے کوئی وہاں نہ جاتا وہاں کا کھانا پانی تیل وغیرہ زکریا لے آتے تو کہا دیکھئے کہ حضرت مریم ع پاس جاڑوں کا میوہ گرمی کے جاڑے میں اور گرمی کا جاڑے میں دیر ہوا ہے ۱۲ باقی در حصہ

			قَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝	تے تو مجھکو بڑھاپا اور میری عورت بانجھ فرمایا اللہ نے اسیطرح جو چاہے سو کرتا ہے زکریا نے عرض کیا مالک میرے لیے ایک نشانی مقرر کردے فرمایا نشانی یہ ہے کہ تو تین دن تک لوگوں سے (دنیا کی بات) نہ کریگا مگر اشارے سے دا ہاتھ یا ابرو کے) اور (ان دنوں میں) اللہ کی یاد بہت کر اور صبح اور شام نماز پڑھتا رہ۔
۳	آل عمران	۵	وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰي نِسَاۗءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ڰ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ	اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب فرشتوں نے کہا اے مریم بیشک اللہ تعالیٰ نے تجھ کو پسند کیا اور تجھ کو پاک کیا اور سارے جہان کی عورتوں میں تجھ کو چن لیا (عیسے کی پیدائش کیلیے خاص کیا) اے مریم اپنے پروردگار کی سامنے (دیر تک یا اوپر سے کھڑے رہ اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر یہ کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تجھ کو بھیجتے ہیں اور تو انکے پاس اسوقت نہ تھا جب وہ اپنے اپنے قلم ڈال رہے تھے تو کون مریم کو پالے پوسے نہ تو اسوقت تھا جب وہ جھگڑ رہے تھے (اور) اے پیغمبر وہ وقت یاد کر جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ تجھ کو اپنے ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے اسکا نام مسیح ہوگا عیسے بن مریم دنیا اور آخرت میں بڑی عزت والا اور مقرب بندوں میں سے اور (گود وہ پیتے میں) ماں کی گود میں (یا جھولے میں) اور بڑا ہو کر لوگوں سے باتیں کرے گا اور نیک بندوں میں سے ہوگا مریم نے عرض کیا مالک میرا بچہ کیسے ہوگا مجھ کو تو کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے وہ جب کسی کام کا حکم دیتا ہے تو فرما دیتا ہے ہو جا وہ ہو جاتا ہے اور اللہ تبارک و تعالے اس کو کتاب (یا آسمانی کتابیں) اور حکمت (عقل و فہم) اور

(حضرت زکریا نے بانوے یا ننانوے یا ایک سو بیس برس کے تھے انکی بی بی اٹھانوے برس کی تھیں اسپر بانجھ بھی اسلیئے ان کو تعجب ہوا کہ ایسی حالت میں اولاد کیسے ہوگی اور کوئی فرشتہ کی خوشخبری انکو حضرت جبرائیل نے دی تھی لیکن حضرت زکریا نے پھر تو جو اپنے ملک ہی کی بولی کی اور اسی سے عرض کیا وقت جس سے میں پہچان لوں کہ حمل رہ گیا وقت مطلب یہ ہے کہ خدا کی قدرت سے جب تیری بی بی کو حمل رہیگا تو تیری زبان دنیا کی باتوں سے بند ہو جاوے گی مگر تو دنیا کی کوئی بات کرنا چاہیگا تو ہاتھ یا ابرو کے اشارہ سے کر سکیگا البتہ ذکر الٰہی کے لیئے زبان کھلی رہے گی وہ شیطانی خیالات اور وسوسوں یا حیض و نفاس یا گناہ یا مرد کی صحبت سے وقت لینے جماعت کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے جب حضرت مریم کو حکم ہوا تو آپ نماز میں کئی دیر تک کھڑی رہیں کہ پاؤں سوج گئے اور ان میں سے پیپ اور لہو بہ نکلا ایک حدیث میں ہے کہ سب سے بہتر عورت مریم بہادر خدیجہ ہیں وقت بچہ دینے کے تجھکو یہ خبریں معلوم ہوئی ہیں وقت جب بزرگوں نے حضرت مریم کی ماں کا خواب سنا تو سب چاہنے لگے کہ ہم مریم کو پالیں اس میں جھگڑا ہوا آخر فیصلہ یوں قرار پایا کہ اپنے اپنے قلم جس سے تورات لکھتے تھے دریا میں پھینکو جس کا قلم نہ بہے اور تیر جاوے وہی مریم کو پالے سب نے اپنی قلمیں کو دریا میں ڈالدیا وہ بہ گئے حضرت زکریا کا قلم بہتا رہا تب مریم کا پالنا ان سے متعلق کیا گیا وقت حضرت عیسے علیہ السلام کا گہوارہ میں بولنے اسکے حکم سے بن باپ کے پیدا ہونے دنیا اور آخرت میں مرتبے والے ملیں مقربین ہونے کا اور آخرت میں اسمان کے مقرب رہیں گے حضرت عیسے کو سلام فرمایا کیونکہ وہ ساری عمر میں پہر لیجے ایک جگہ نہیں رہے یا اس لیئے کہ وہ جس پر ہاتھ پھیر دیتے اچھا ہو جاتا)

(باقی در ضمیمہ)

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ
التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَرَسُوْلًا
اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ
جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ
اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ
الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ
وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ
اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ
وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ
بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ ۚ وَ
جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ
رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۚ فَلَمَّآ اَحَسَّ
عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ
اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ
نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَ
اشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۚ رَبَّنَآ
اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۚ وَمَكَرُوْا

توریت اور انجیل سکھلاویگا۔ اور بنی اسرائیل کی طرف (اللہ کا) رسول
ہوگا۔ میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لیکر آیا
ہوں۔ میں مٹی کا ایک پتلہ چڑیا کی شکل پر بناتا ہوں پھر اس پر
پھونک مارتا ہوں اور خدا کی قدرت سے اڑنے لگتا ہے
اور اللہ تعالے کے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو
بھلا چنگا کر دیتا ہوں اور مردے کو جلا دیتا ہوں اور
تم جو کھا کر آؤ اور جو اپنے گھروں میں رکھ چھوڑو وہ
سب میں تم کو بتا دیتا ہوں اگر تم میں ایمان ہے تو یہ
بڑی نشانی ہے تمہارے لیئے[1] اور توریت کو جو مجھ
سے پہلے اتری تھی سچ بتاتا ہوں اور میں اسلیے آیا
کہ بعضی چیزیں جو تم پر حرام ہو گئی تھیں ان کو (خدا
کے حکم سے) تم پر حلال کر دوں اور میں تمہارے
مالک کی طرف سے تم پاس نشانی لیکر آیا ہوں[2] تو اللہ سے
ڈرو اور میرا کہا مانو[3] بے شک اللہ میرا مالک ہے اور
تمہارا بھی مالک ہے اسی کا پوجا کرو یہی سیدھا رستہ
ہے[4] جب عیسے نے دیکھا یہودی (کسی طرح) نہیں
مانتے (اور ان کے قتل پر مستعد ہیں) تو کہنے
لگا اللہ تعالے کی راہ میں کون میرا مددگار ہوتا ہے
حواری کہنے لگے ہم اللہ تعالے کے مددگار
ہیں اللہ پر ایمان لائے۔ اور تو گواہ رہو کہ ہم (اس
کے) تابعدار ہیں[5] مالک ہمارے جو کتاب تو نے
اتاری (یعنے انجیل شریف) اس پر ہم ایمان
لائے اور تیرے رسول (یعنے حضرت عیسے کے ہم تابع
ہوئے تو ہمکو ان لوگوں میں لکھ لے جو گواہ ہیں[6] اور انہوں نے داؤں

---

[1] حضرت عیسے نہایت خوشنویس تھے اور اللہ تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے ان کو تمام الگی آسمانی کتابیں جیسے توریت زبور حضرت شیث کے صحیفے وغیرہ کو یاد کرا دیئے تھے بڑے بڑے یہودی عالموں سے جب بحث ہوتی تو آپ انہی کی کتابوں سے انکو قائل کر دیتے وغیرہ ان امور سے جو اب ہو جاتے تو بنی اسرائیل کے پہلے رسول تھے اور خبر رسول حضرت عیسے کی ہو گئے وہ کہیگا میں تمہارے پاس انجانے ابن عباس رض نے کہا حضرت عیسے نے اپنے بارہ مریدوں کو بلایا اور کہا کہ بیٹے کو اور ماشکی کی بیٹی کو اور سام بن نوح کو اور سب تندرست ہے اور ان کی اولاد ہوئی سو اسلام کے مرنے تمہاری شرارت کی وجہ سے بہت بیماری سے بے خبر ہیں ہے وقت یہ دیو پیر اسرائیل نے چربی حرام کر دی ہے اسی طرح اونٹ کا گوشت اور دودھ حضرت عیسے نے کہا یہ باتیں اپنے سے اٹھا دیں اور اگر اور باتیں حضرت عیسے نے توریت شریف پر رہتے تھے اور اب تک انجیل میں یہ مضمون موجود ہے حضرت عیسے نے فرمایا اسلئے میں بھی ہوں تمہارا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے صاف بیان فرما دیا ہے کہ اللہ تعالے ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اور تمام پیغمبروں نے حضرت آدم سے لیکر حضرت محمد صلعم تک اس پر اتفاق کیا ہے اصل میں یہ لوگ مچھلی پکڑنے والے تھے حضرت عیسے علیہ السلام نے کہا تم میرے ساتھ ہو جاؤ میں تم کو آدمیوں کا شکار کرنا سکھاؤں گا تم ہو جاؤ اور تیری والدہ نیست کے اور حضرت عیسے علیہ السلام کی پیغمبری کے ۱۲ منٹ پہلے یہودیوں نے جو حضرت عیسے علیہ السلام کے دشمن تھے

وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝
اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ
وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ
فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ
تَخْتَلِفُوْنَ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا
فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ
مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ
اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ
الظّٰلِمِيْنَ ۝ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ
مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝
اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ
اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ
لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ
فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ فَمَنْ
حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ
مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ
اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا
وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟
ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ

کہا اور اللہ (کافروں) داؤں کیا اور اللہ سب سے بہتر داؤں کرنیوالا ہے
جب اللہ نے فرمایا اے عیسےٰ میں تجھے (وقت پر) اپنی موت سے
(اگر یہودی تجھکو نہیں مار سکتے) اور اپنے پاس تجھ کو
اٹھا لونگا اور تجھ کو کافروں (کی صحبت سے) پاک کر دونگا اور
جن لوگوں نے تیری پیروی کی ہے میں (صحت سے) پاک کر دونگا اور
والوں (یعنے یہود) پر قیامت تک غالب رکھوں گا پھر تم
(سب) کو ہماری پاس لوٹ آنا ہے میں جن باتوں میں تم (دنیا
میں) اختلاف کرتے تھے اُنکا فیصلہ کر دونگا پھر جن لوگوں
نے تجھ کو نہ مانا انکو میں دنیا اور آخرت میں سخت عذاب کرونگا
اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور جو لوگ ایمان لائے
اور نیک کام کیے ان کو (قیامت کے دن) پوری
مزدوری ملے گی اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا
(تو خود کافروں کو ظلم کرنے (لگا) یہ آیتیں اور جنچی ہوئی
باتیں ہم تجھ کو پڑھ کر سناتے ہیں بے شک عیسےٰ
کی مثال اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسے آدم کی (بلکہ
اس سے بھی کم) اللہ نے آدم کا پتلہ مٹی سے بنایا
پھر اس سے کہا آدم ہو جا وہ آدم بن گیا یہ بات (یعنے
عیسےٰ کا بن باپ خدا کے حکم سے پیدا ہونا) حق ہے تیرے
مالک کی طرف سے تو شک کرنے والوں میں مت ہو پھر
جب تجھ کو عیسےٰ کا حال معلوم ہو چکا اب بھی کوئی تجھ سے
اسکے بارے میں جھگڑے تو کہدے آؤ ہم اپنے بیٹوں
کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم
اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی ذاتوں سے شریک ہوں تم
اپنی ذاتوں سے پھر خدا کے سامنے گڑگڑائیں (روئیں اور

ف۱ یہ چاہا کہ فریب سے ایکبارگی آپ کو پکڑ لیں اور قتل کریں چنانچہ اسی لیئے یہودا اسکریوطی کو بلایا اور رات کو کئی سو آدمی لاٹھیاں اور تلواریں لیکر گئے ۱۲ ف۲ اللہ کی شان بہت اونچی ہے داؤں اور مکر اسکی شان کے لائق نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ ان کے داؤں کا ایسا بدلہ دیا کہ وہی یاد کریں گے اور مجازاً داؤں کے بدلہ کو بھی داؤں کہدیا جیسے سورۂ بقرہ کے دوسرے رکوع میں گذرا ۱۲ ف۳ انجیل شریف میں ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ ظالم یہودیوں کے ہاتھ میں گرفتار ہونگے اور انکے ہاتھ قتل ہونگے تو آپ نے بڑی عاجزی کے ساتھ دعا کرنی شروع کی اے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے پھیر دے حق تعالےٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور آپکو تسلی دی کہ تم اطمینان رکھو تم اپنی موت سے مروگے یہود کی ہمتا کچھ نہیں کر سکتے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے زندہ اور صحیح سلامت آسمان پر بلا لیا صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ آپ قیامت کے قریب پھر آسمان سے اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور ایک مدت تک یعنے سات برس کہتے ہیں یعنے چالیس برس زندہ رہیں گے پھر اپنی موت سے مریں گے اور مسلمان آپ کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے غرض اہل اسلام میں سے کوئی آجتک اس بات کا قائل نہیں ہوا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام مر گئے اور صحیح حدیثیں جنپر تمام مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے پھر وہ یہ بھی بیان کرتی ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور قیامت کے قریب بیت المقدس میں اتریں گے ایک طرف انکے جبرئیل ہونگے اور دوسری طرف میکائیل اور دجال کا پیچھا کریں گے اور باب لد کے پاس اسکو قتل کریں گے اور اگر مسیحیوں کا سنیچر ہی رکھا جاوے کہ میں تجھے اٹھا لوں تب بھی یہی ثابت ہوتا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام مر گئے کیونکہ اسکے بعد اللہ نے فرمایا کہ فریب کرنیوالوں میں سب سے اچھا اللہ ہے (ترتیب کے لیئے ہے) (تنبیہ) اگر ثم واؤ کے معنی پر ہو تو یہ مطلب نکال سکتے تھے کہ آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے مر جاوینگے اور افسوس ہے ان لوگوں پر جو احادیث صحیحہ اور مسلمانوں کے اجماع کے خلاف یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ گذر گئے اور اب وہ دنیا میں نہ آویں گے مسلمان کیا فارسی بھی بالاتفاق اسکو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ پھر دنیا میں آویں گے اور خود انجیل شریف سے یہ ثابت ہے ۱۲ ف۴ خواہ عیسےٰ علیہ السلام کے پیرو ہوں یا ان کے منکر ۱۲ ف۵ جو بات عذاب سے انکو بچا سکے ۔

			عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ	(اجڑی ہوئی بستیاں) اور تہوں پر (سوا) ستھرا پانی۔ بے شک
			الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ	یہی قصے سچے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور بے
			لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ	شک اللہ ہی زبردست ہے حکمت والا۔ پھر بھی اگر یہ نہ مانیں تو
			اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝	اللہ (دین) بگاڑنے والوں کو خوب جانتا ہے۔
۶	النساء	۳۳	بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ	حالانکہ اللہ نے کفر کی وجہ سے اوپر مہر کر دی ہے وہ ایمان نہ لائیں گے
			اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى	مگر تھوڑے اور بسبب اس کے (بھی ہم نے ان پر لعنت کی) کہ انہوں
			مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا	نے انکار کیا (حضرت عیسےٰ کا) اور بی بی مریمؑ پر بڑا طوفان
			قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ	جوڑا اور کہنے لگے ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم کو جو اپنے
			اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ	تئیں) اللہ کا رسول (کہتا) تھا مار ڈالا حالانکہ نہ اسکو
			شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا	مار ڈالا نہ سولی دی لیکن انکو شبہ پڑ گیا اور جو لوگ اسمیں
			فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ	(عیسےٰ کے مقدر میں) اختلاف کر رہے تھے وہ خود شک
			مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا	میں تھے انکو کوئی یقین نہ تھا مگر الکل پر چلتے تھے (یا
			قَتَلُوْهُ يَقِيْنًۢا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ	چلتے ہیں) اور (سچی بات تو یہ ہے) کہ ان یہودیوں نے
			وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَ	عیسےٰ کو قتل نہیں کیا یہ یقین ہے بلکہ اللہ تعالےٰ نے اسکو
			اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ	اپنے پاس اٹھا لیا اور اللہ زبردست ہے حکمت والا اور
			بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ	کوئی کتاب والا ایسا نہیں جو عیسےٰ کے مرنے سے پہلے
			عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝	اسپر ایمان نہ لائے اور عیسیٰ قیامت کے دن انپر گواہ ہوگا۔
۶	″	۲۳	يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ	کتاب والو دین (کی باتوں) میں حد سے نہ بڑھو اور اللہ پر
			وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا	وہی بات کہو جو سچ ہے سچ تو یہی ہے کہ مریم کا بیٹا عیسے
			الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ	مسیح اللہ کا پیغمبر تھا اور اسکا کلام تھا جو مریم تک اس نے
			وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ	پہونچا دیا اور اسکی روح تھا تو اللہ اور اسکے پیغمبروں پر
			مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا	ایمان لاؤ اور تین خدا نہ کہو اس سے باز آؤ یہ تمہارے
			تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ	حق میں بہتر ہوگا۔
۶	″	۲۴	لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ	عیسےٰ اللہ کا بندہ ہونے سے کبھی عار نہیں کرتا

ف اسکو مباہلہ کہتے ہیں جب کوئی شخص کج بحثی سے باز نہ آوے اور کسی طرح نہ مانے تو یہ آخری طریقہ ہے ہوا یہ تھا کہ نجران کے نصاریٰ حضرت عیسےٰ کے متعلق میں بحث کر رہے اور حق بات کو نہ سنا کوئی کہتا تھا وہ خدا ہیں کوئی کہتا تھا خدا کے فرزند ہیں۔ کوئی کہتا تھا تین میں کے ایک ہیں (جیسے اس زمانہ کے نصاریٰ کہتے ہیں) آخر آن حضرت صلعم نے مجبور ہو کر ان سے کہا ایسا کرو کل ہم تم اپنی عورتوں اور اولاد سمیت ایک میدان میں نکلیں اور مباہلہ کریں سچے اور جھوٹ کھل جاویگا کیونکہ جھوٹے پر اللہ کا عذاب اتریگا نصاریٰ بھی اسپر راضی ہو گئے دوسرے دن آپ صبح کو حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اور دونوں شاہزادوں امام حسنؓ اور امام حسینؓ علیہما السلام کو لیکر نکلے نصاریٰ نے دیکھے اور مباہلہ کے لیئے نہ آئے آنحضرت نے فرمایا قسم خدا کی اگر وہ آتے تو آسمان کی آگ برستی جا بجا نے کہا اپنی ذلت سے مراد آن حضرت صلعم اور حضرت علیؓ ہیں اور بیٹوں سے امام حسنؓ اور امام حسینؓ ہیں گو وہ نو سے تھے مگر آن حضرت صلعم نے انکو اپنا بیٹا فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب آنحضرت صلعم نکلے تو نصاریٰ کہنے لگے ہم مشورہ کر لیں پھر ان میں ایک بوڑھا شخص تھا اس نے کہا خدا کے واسطے مباہلہ مت کرو جس قوم نے پیغمبر سے مباہلہ کیا وہ تباہ ہو گئی ان میں کا چھوٹا بڑا کوئی نہ رہا اور میں دیکھ رہا ہوں یہ منہ (یعنی آنحضرت صلعم اور آپکے اہل بیت) ایسے ہیں کہ اگر پہاڑ ٹلنے کی دعا کریں گے تو ٹل جاویگا آخر وہ جزیہ پر راضی ہو گئے ۱۲ ف جو اللہ نے حضرت عیسےٰ اور مریم کے بیان کیے ہیں ۱۲ ف یعنی پیغمبر نے انکو تسلیم کیا ہے اور کسی نے اسمیں اختلاف نہیں کیا اسی طرح ہر ایک آسمانی کتاب میں جگہ جگہ اسکا ذکر موجود ہے ۱۲ ف اور توحید انہی کو تسلیم کریں ۱۲ ف خلاف واقعہ کچھ نہیں ۱۲ ف پہلے تھے ہی انکو پھٹکار دیا آپ لعنت کر دی ۱۲ ف پہلے یہودیوں میں سے چند لوگ ایمان لاویں تو لاویں اکثر کافر رہیں گے کیونکہ اللہ نے انپر لعنت کر دی ہے ایسا ہی ہوا کہ عبداللہ بن سلام اور انکے چند ساتھیوں کے سوا تمام یہودی آن حضرت صلعم کے مخالف رہے ۱۲ ف کہنے لگے معاذ اللہ حضرت مریم نے زنا کرائی اور اسی وجہ سے انکے منگیتر یوسف نجار نے انکو چھوڑ دیا بعض کہنے لگے کہ خود یوسف نے انسے زنا کی اور حضرت عیسےٰ بھی اسی کے سے ۱۲ ف

			عَبْدُ اللّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝	اور نہ خدا کے نزدیک والے فرشتے (برا مانیں گے) اور جو خدا کی بندگی میں شرم کرے (اس سے کنیائے) اور اپنے تئیں بڑا سمجھے تو خدا ان سب کو اپنے پاس اکٹھا کرنیوالا ہے
۶	المائدہ	۳	لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ	بیشک وہ لوگ تو کافر ہو گئے جو کہتے ہیں مریم کا بیٹا مسیح وہی خدا ہے (اے پیغمبر) کہدے اگر اللہ مریم کے بیٹے مسیح اور اسکی ماں اور زمین پر جتنے لوگ ہیں سب کو تباہ کرنا چاہے تو اس کے سامنے کس کی کچھ چل سکتی ہے [۲]
۶	۷		وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۚ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ؕ	پھر بعد کو ہم نے ان ہی پیغمبروں کے قدم بقدم مریم کے بیٹے عیسےٰ کو بھیجا وہ توریت کو سچ بتاتا تھا جو اس سے پہلے آئی تھی اور ہم نے اس کو انجیل دی جس میں ہدایت اور روشنی ہے اور اگلی کتاب توریت کو سچ بتاتی ہے اور (خدا تعالےٰ سے) ڈرنے والوں کو راہ دکھلاتی ہے اور نصیحت کرتی ہے [۳]
۶	۱۰		لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ	بیشک وہ لوگ تو کافر ہو چکے جو کہتے ہیں مریم کا بیٹا مسیح وہی خدا ہے اور مسیح (خود یوں) کہا ہے اے بنی اسرائیل اللہ تعالےٰ کو پوجو جو میرا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے [۴]
۶	۱۳		لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ	بیشک وہ لوگ تو کافر ہو چکے جو کہتے ہیں اللہ تین میں کا ایک ہے [۵] حالانکہ ایک خدا کے سوا اور کوئی سچا معبود نہیں ہے اور اگر ایسا کہنے سے یہ لوگ باز نہ آئیں گے تو ان میں سے (اہل کتاب میں سے) جو (تین خدا کہکر) کافر ہوئے انکو دکلیف کا عذاب ہوگا [۶] کیا (تثلیث سے) توبہ نہیں کرتے اور اپنا گناہ اس سے

[۱] نصاریٰ میں ایک یعقوبیہ اور ملکانیہ فرقہ ہے وہ یہی کہتا ہے بعضوں نے کہا کل نصاریٰ اس کے قائل ہیں کیونکہ وہ حضرت عیسےٰ کو خدا کا جز بتلاتے ہیں کہتے ہیں کہ باپ بیٹا روح القدس تینوں ملکر خدا ہیں اس آیت سے ان لوگوں کو سبق لینا چاہیئے جو ہر چیز کو معاذ اللہ خدا کہتے ہیں اور عابد اور معبود اور خدا اور مخلوق میں فرق نہیں کرتے اگر حقیقت مراتب نہ کہی زندیقی واللہ اعلم اور رب الارباب ۱۲ [۲] کسی کی کچھ نہیں چل سکتی وہ مالک ہے اس کو سب قدرت ہے جو چاہے سو کرے سب اسکے غلام اور بندے ہیں کسی کو مجال نہیں کہ اسکی مرضی کے خلاف چون کر سکیں اگر وہ چاہے تو ایک آن میں سب کو فنا کر دے اگر عیسےٰ خدا ہوتے تو کم سے کم اپنے تئیں تو بچا سکتے اس نے بعد اپنی ماں کو تو بچا سکتے کیونکہ ماں تمام لوگوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے پھر جو اپنے تئیں نہ بچا سکے نہ اپنی ماں کو وہ اور لوگوں کو کیا بچا دیگا اور وہ خدا کیونکر ہوگا ۱۲ [۳] جو بنی اسرائیل میں آئے تھے ۱۲ [۴] پہلے برے کاموں سے ان کو روکتی ہے اب تک انجیل میں یہ اثر باقی ہے گو نصاریٰ نے اس میں بہت کچھ تحریف اور تبدیل کر دی ہے ۱۲ [۵] چنانچہ مشہور انجیل یوحنا کے بیسویں باب کی یہ آیت میں ہے کہ میرے بھائیوں کے پاس جا اور ان سے کہو کہ میں اوپر اپنے باپ اور تمہارے باپ پاس اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہوں دیکھو اس میں ہے کہ ایک خدا میرا اور تمہارا حق ہے ۱۲ [۶] جیسے اس وقت کے نصاریٰ یہی کہتے ہیں ۱۲ [۷] اور توحید اختیار نہ کرینگے جس کے لئے تمام پیغمبروں نے ایک سا زور کیا ہے ۱۲ [۸] شاہ عبدالقادر صاحب رح نے فرمایا نصاریٰ میں دونوں قول ہیں بعضے کہتے ہیں مسیح ہی ہے جو حضرت مسیح کی صورت لیکر دنیا میں آیا تھا اور بعضے کہتے ہیں حضرت مسیح تو ایک روح القدس ایک مسیح یہ دونوں قول صحیح کتابوں میں لکھے ہیں ۱۲ [۹] اعتقاد کرانے پر ہی ۱۲

رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ
وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۭ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ۭ
اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ
انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا
وَّلَا نَفْعًا ۭ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝
اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ
نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰي وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ
اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ تُكَلِّمُ
النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ
وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْــَٔةِ الطَّيْرِ
بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا
بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ
بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ
وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَنْكَ
اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ
مُّبِيْنٌ ۝ وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ
اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا
وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۝ اِذْ قَالَ
الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ
يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا

نہیں کچھ کھاتے اور اسے سمجھنے والا ہر ان کے سوا ہر پیغمبر
فقط ایک پیغمبر ..... تھا اس سے پہلے کئی پیغمبر گذر چکے
ہیں اور اسکی ماں (مریم) سچی یا ولیہ تھی دونو کھانا کھاتے
تھے دیکھ اے پیغمبر دیکھ ہم کس طرح اُنسے دلیلیں بیان کرتے
ہیں پھر دیکھ وہ کیسے پھرے جاتے ہیں اے پیغمبر کہدے
کیا تم اللہ تعالے کو چھوڑ کر ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے
بُرے کا مالک نہیں نہ بھلے کا اور اللہ ہی سنتا جانتا ہے ث
اس دن اللہ فرماویگا اے مریم کے بیٹے عیسے میں نے جو نعمت
میں) تجھ پر اور تیری ماں پر احسان کیا تھا وہ یاد کر جب
میں نے روح القدس سے تیری مدد کی تھی تو لوگوں سے گود میں
رہ کر اور بڑے ہو کر یکساں باتیں کرتا اور جب میں نے
تجھ کو کتاب (لکھائی) اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھلائی
اور جب تو میرے حکم سے چڑیا کی ایک صورت مٹی سے بناتا پھر
اس میں پھونک مارتا تو وہ سچ مچ میرے حکم سے چڑیا ہو
جاتی اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے چنگا
کر دیتا اور جب تو میرے حکم سے مردوں کو قبر سے (زندہ) نکال
دیتا اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا وہ تجھ کو قتل
نہ کر سکے جب تو ان کے پاس معجزے لیکر آیا پھر جو ان میں
کافر تھے وہ کہنے لگے یہ تو کچھ نہیں مگر کھلا جادو ہے اور
جب میں نے حواریوں کے دل میں ڈالا کہ مجھ پر اور میرے پیغمبر پر
ایمان لاؤ وہ کہنے لگے ہم ایمان لائے اور گواہ رہو کہ ہم
حکمبردار ہیں اے پیغمبر یاد کر جب حواریوں نے مریم کے
بیٹے عیسے سے کہا کیا تیرے پروردگار سے یہ ہو سکتا ہے کہ
ہم پر آسمان سے کھانے کا ایک خوان اتارے عیسے

ف اگر توبہ کریں اور اپنے قصور پر نادم ہوں تو گو یہ گناہ بہت سخت ہے پر اللہ تعالے بخشدیگا ۱۲ ف جیسے اور پیغمبر خدا ۱۲ ف اور انہوں نے بھی ایسے ایسے معجزے دکھلائے جو
انسانی طاقت سے خارج ہیں پھر کیا وہ خدا ہو گئے اسی طرح حضرت عیسے بھی خدا نہیں ہو سکتے ۱۲ ف (بڑی بھی یا دائی ۱۲ ف اور پیشاب پاخانہ کرتے تھے ط) یہ کہ دونوں میں انسانی
اور انسانی حاجتیں موجود تھیں اور خدا تو وہ ہے جو کسی چیز کا محتاج نہ ہو ۱۲ ف ایسی روشن دلیلیں سننے پر بھی ۱۲ ف تو دوسرا امر جسے ایسی روشن دلیلوں کو دیکھ کر بھی حق نہ
دیکھا پہلے امر جسے روشن دلیلوں کو بیان کرنے سے بھی زیادہ عجیب ہے ۱۲ ف اُسکے سوا کسی میں طاقت نہیں کہ ہر چیز کو چھوٹی یا بڑی دور یا نزدیک کیلئے یا ہر شخص کی
اور پکار سن لے حضرت مسیح میں بھی یہ طاقت نہ تھی وہ بھی اور بندوں کیطرح بہت سی باتوں میں مجبور تھے چنانچہ خود انجیل میں ہے کہ جس شب کی صبح کو حضرت عیسے علیہ السلام
جانے والے تھے اس شب میں بڑی عاجزی اور گڑگڑاہٹ سے اللہ سے دعا کرتے تھے اور بار بار عرض کرتے تھے خدایا اگر ہو سکے تو یہ تکلیف دہ چیز میرے سر سے ٹال دے پھر کو
اپنے تئیں بچا سکتا ہو وہ دوسرے کے برے یا بھلے کا کب اختیار رکھیگا ۱۲ ف یہ حضرت جبرائیل ہیں کہ ہر وقت تیرے ساتھ رہا کرو یا تھا بعضوں نے کہا روح القدس سے وہ اسم مراد
ہے جو عیسے علیہ السلام میں تھی ۱۲ ف حضرت عیسے کا یہ ایک بڑا معجزہ تھا کہ آپ جب بالکل کم سن ماں کی گود میں تھے اسوقت بھی کمال دانائی اور سہولت کے ساتھ لوگوں سے باتیں کرتے اور
ہو کر بھی اسطرح کرتے جسے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اور قتادہ نے حضرت عیسے کو تیس برس کی عمر میں پیغمبری دی اور تیس برس تک وہ لوگوں کو نصیحت کرتے رہے پھر اللہ تعالے
نے اونکو اٹھا لیا اب جب وہ زمین میں اتریں گے تو سو برس اور رہ کر مرینگے یہ قول ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اور حدیث سے بھی ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا قیامت کے دن سب پیغمبر بلائے جائینگے اور حضرت عیسے بھی
بلائے جائینگے پھر اللہ تعالے احسان جتلانے کیلئے انسے پوچھیگا کیا تم نے لوگوں کو کہدیا تھا کہ اللہ کے سوا مجھ کو اور میری ماں کو خدا بنا لینا اسکے جواب میں وہ کہینگے ہرگز نہیں پھر تعجب ہے کہ یہ جاہل اونسے ایسا جھوٹا دعوی کیونکر کر بیٹھے اونسے پوچھا جاویگا وہ کہینگے ان حضرت عیسے نے
ویسا کہا تھا (کہ میں خدا ہوں) پھر حضرت عیسے سے اونسے بحث کریگا اور جب ان کو قائل کر لیگا تو اونکو فضل کرکے اونکی حکمت کو بڑھا دیگا اور دانائی کو سہولت سے بھی کہ اسکے علم سے عیسے علیہ السلام نے کہا تھا کہ میں

مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۚ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَالُوْا نُرِيْدُ
اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا
وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ
عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ قَالَ عِيْسَى
ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا
مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا
لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَ
ارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝
قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ
فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ
عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝
وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ
اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۖ قَالَ
سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا
لَيْسَ لِيْ ۢ بِحَقٍّ ۚ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ
عَلِمْتَهٗ ۚ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ
مَا فِيْ نَفْسِكَ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ
الْغُيُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ
اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ
وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا
مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ
كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنْتَ

نے کہا اللہ تعالے سے ڈرو اگر تم میں ایمان ہے وہ کہنے لگے
ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس خوان سے کھائیں اور ہمارے
دل تسلی پائیں اور ہمکو پورا یقین ہوجائے جو تو نے ہم سے
کہا تھا وہ سچ ہے اور ہم اس نشانی پر گواہ رہیں (اسوقت)
مریم کے بیٹے عیسے نے دعا کی، کہا یا اللہ مالک ہمارے
آسمان سے کھانے کا ایک خوان ہم پر اُتار جو ہمارے اگلوں
اور پچھلوں کی عید ہو اور تیری (قدرت کی) ایک نشانی
ہو اور ہمکو روزی دے تو بہتر روزی دینے والا ہے اللہ
تعالے نے فرمایا میں (اُتارنے کو تو) یہ خوان تم
پر اُتاروں گا لیکن پھر جو کوئی تم میں سے ناشکری
کریگا تو اسکو ایسا عذاب دونگا ویسا عذاب ساری جہان
میں کسی کو نہیں دینے کا

۷ المائدہ ۱۶ اور (اے پیغمبر وہ وقت بھی یاد کر) جب (قیامت کے دن)
اللہ فرمائیگا مریم کے بیٹے عیسے کیا تو نے لوگوں سے
یہ کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی اللہ کے سوا خدا جانو
تو وہ کہیگا تو پاک ہے مجھ سے کہیں یہ ہوسکتا ہے کہ میں وہ
بات کہوں جو ناحق ہے اگر میں نے یہ بات کہی ہوگی تو تجھ کو
ضرور معلوم ہوگی تو تو میرے دل تک کی بات جانتا ہے
اور (البتہ) میں تیرے دل کی بات نہیں جانتا بے شک تو ہی
غیب کی باتیں خوب جانتا ہے میں نے تو انسے وہی کہا تھا
جو تو نے مجھے حکم دیا تھا اور کچھ نہیں یعنے اللہ کو پوجو جو
میرا مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے اور جب تک میں ان پر
رہا انکا حال دیکھتا رہا پھر جب تو نے مجھ کو اپنے پاس اُٹھا
لیا (آسمان پر بُلا لیا) تو تو ہی انکا نگہبان رہا اور سب

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ
فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ
فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ
زَكَرِيَّا ۝ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝
قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَ
اشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ
رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ
وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ
لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ
مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ
رَضِيًّا ۝ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ
اسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ
سَمِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ
غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ
بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ
قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ
خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۝
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۚ قَالَ اٰيَتُكَ
اَنْ لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ
سَوِيًّا ۝ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ
الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا
بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ
بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝ وَّ

چنانچہ یہ تیرے سامنے ہیں اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے
بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے بے شک تو زبردست ہے حکمت والا۔
(۱) اے پیغمبر! یہ بیان ہے اس مہربانی کا جو تیرے مالک نے اپنے
بندے زکریا پر کی جب اُسنے اپنے مالک کو دبی آواز سے پکارا
کہنے لگا مالک میرے میری ہڈیاں بودی ہو گئیں (کمزور
جیسے بڑھاپے میں ہو جاتی ہیں) اور (بڑھاپے کی) سفیدی
سے سر چمکنے لگا اور میں تجھ کو پکار کر (کبھی) محروم نہیں رہا
اور مجھے اپنے بعد اپنے بھائی بندوں سے اندیشہ ہے
اور میری بی بی بانجھ ہے تو اپنے کرم سے مجھ ایک فرزند
عطا فرما جو میرا وارث ہو اور یعقوب کی اولاد کا بھی وارث
ہو اور اسکو اے مالک چہیتا بنا (اللہ تعالیٰ نے اسکی دعا تیرہ برس
بعد قبول کی اور فرمایا) اے زکریا ہم تجھکو ایک لڑکے کی خوشخبری
دیتے ہیں اسکا نام یحییٰ ہوگا یہ نام ہمنے اس سے پہلے
کسی کا نہیں رکھا (زکریا نے عرض کیا) مالک میرے لڑکا
کیونکر ہوگا اور میری بی بی بانجھ ہے اور میں بوڑھا پھونس ہو گیا
ہوں (اس فرشتے نے جو خوشخبری دینے آیا تھا) کہا (یا اللہ
پاک نے فرمایا) یوں ہی ہوگا تیرا مالک فرماتا ہے تم دونوں کو
اولاد دینا تو مجھ کو آسان ہے اور اس سے پہلے میں نے تجھ کو پیدا
کر دیا جب تو کچھ نہ تھا (معدوم تھا) زکریا نے عرض کیا مالک میرے
ایک نشانی میرے لیے مقرر کر دے (فرمایا) نشانی یہ ہے کہ تو تین
راتوں تک اچھا بھلا رہکر لوگوں سے بات چیت نہ کر سکے گا
پھر زکریا (عادت کے موافق حجرے سے (جسمیں عبادت کیا کرتے
تھے) اپنے لوگوں پاس نکلا (بات نہ کر سکا) تو اشارے سے ان کو
کہنے لگا صبح اور شام (خدا کی) عبادت کرو (پھر) اے یحییٰ توریت شریف کو مضبوطی سے تھامے رہ (اسکو حکم بھیجا

ف۱ یعنے سب چیزوں کی خبر ہے ۱۲ ف۲ یعنے جو ان میں کافر ہیں اونکو ۱۲ ف۳ تو جو چاہے وہ کر سکتا ہے تیری ملک ہیں ۱۲ ف۴ یعنے جو ان میں موحد ہیں انکو تو بخشیگا تجھپر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا ۱۲ ف۵ نجاشی بادشاہ حبش نے جو نصرانی تھا جعفر بن ابی طالب رضہ سے کہا تم کو کچھ قرآن یاد ہے جو حضرت محمد پر اترا انہوں نے کہا ہاں پھر جعفر رضہ نے سورہ مریم شروع کی نجاشی رونے لگا یہانتک کہ اس کی داڑھی تر ہو گئی اور جتنے پادری اسکے پاس بیٹھے تھے وہ بھی سب رو دیے پھر نجاشی نے کہا یہ کلام اور جو کلام حضرت عیسےٰ لیکر آئے دونو ایک ہی محراب سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں ۱۲ ف۶ حضرت مریم کے کسی عورت کا نام قرآن شریف میں نہیں آیا حضرت مریم کا تیس مقاموں میں ذکر ہے ۱۲ ف۷ یعنے بیان ف
بچے بالکل مفید ہو گئے ۱۲ ف۸ ہمیشہ تو نے میری دعا قبول فرمائی تو اب کی بار بھی مجھکو فتح دیا ہو گی کہ تجھ سے دعا کروں ۱۲ ف۹ وہ اس لائق معلوم نہیں ہوتے کہ پیغمبری کا حق ادا کریں دین کو پھیلائیں ۱۲ ف۱۰ اپنا مقبول یا سب خلائق کا مقبول ۱۲ ف۱۱ یعنے اس سے پہلے کوئی شخص یحییٰ نام کا نہیں گذرا یحییٰ کے معنے زندہ رہنے کے ہیں جیسے ہندوستان میں جیونا یا جیوتی نام رکھتے ہیں اور عرب میں عائش اور عائشہ اور یعیش کے یہی معنے ہیں ۱۲ ف۱۲ ہاتھ پاؤں سوکھی لکڑی کی طرح مرجھا گئے ہیں کہاں پر چہرہ بال گئی ہیں حضرت زکریا نے خود ہی تو پروردگار سے فرزند مانگا جب فرزند کی خوشخبری دی گئی تو سطح تعجب کرنے لگے اس سے غرض یہی کہ اس ملک کی پوری قدرت ظاہر ہو یا اس بات کی غرض یہ تھی کہ یہ معلوم ہو اللہ کس طرح لڑکا دیگا اپنے اسی طرح جیسے سب عورتوں کو لڑکا پیدا ہوتا ہے یا کوئی دوسری طرح سے کیونکہ اسکو سب طرح کی قدرت ہے ۱۲ ف۱۳ یعنے

حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً وَكَانَ تَقِيًّا ۝
وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝
وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ
وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝

١٦ مریم ٢ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ
مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ
مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۖ فَاَرْسَلْنَآ
اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝
قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ
كُنْتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ
لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ
اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ
بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ
قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ
اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ
اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ
بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ
اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ
مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا
مَّنْسِيًّا ۝ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا
تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝
وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ
عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ
وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ

عمل کرتا ہوں اور جسنے مجھکو بھیجا ہے مجھ پر واجب کیا ہے کہ جب تک زندہ رہوں نماز اور زکوٰۃ ادا کرتا رہوں اور اپنی والدہ پر جسنے مجھکو پیدا کیا ہے شفقت اور مہربانی اور ستھرائی سے پیش آؤں اور وہ پرہیزگار رہتا اور اپنے ماں باپ کا نافرمان (نافرمان) نہ تھا اور اسپر خدا کی امان ہے جسدن میں پیدا ہوا اور جسدن میں مرونگا اور جسدن میں پھر دوبارہ جی کر اٹھونگا ۔ اور (اے پیغمبر) قرآن میں مریم کا قصہ بیان کر جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہوکر (مسجد سی) پورب کی طرف ایک جگہ جا بیٹھی تو اسکے لوگوں نے انکی طرف سے آڑ کرلی پھر ہمنے اپنی روح (حضرت جبرئیل یا خود حضرت عیسےٰ کی روح) کو اسکے پاس بھیجا وہ اچھی خاصے پورے آدمی کی شکل بنکر اسکے سامنے آکھڑا ہوا مریم کہنے لگی میں تجھ سے خدا کی پناہ چاہتی ہوں اگر تو (خدا سے) ڈرتا ہے وہ کہنے لگا میں تو تیرے مالک کا بھیجا ہوا ہوں اسلیے (آیا ہوں) کہ تجھ کو ایک پاک لڑکا دوں مریم کہنے لگی مجھکو لڑکا کیونکر ہوگا اور کسی مرد نے مجھکو چھوا تک نہیں (مجھ سے نکاح نہیں کیا) اور میں بدکار بھی نہیں ہوں کہا چپا چہ اکر میرے یہکام کیا ہوا وہ بولا یوں ہی ہوگا (صحبت کی ضرورت نہیں) تیرا مالک فرماتا ہے بے باپ کے لڑکا پیدا کرنا مجھ پر آسان ہے اور اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم لوگوں کیلیے اس لڑکے کو اپنی قدرت کی نشانی بناویں اور اپنی طرف سے (بندوں پر) رحم کریں اور یہ بات تو (روز ازل میں) ٹھیر چکی ہے تو لڑکے کا حمل اسکو رہ گیا پھر وہ پیٹ لیوے ہوئے ایک دور مکان میں چلی گئی پھر درد اسکو ایک کھجور کی جڑ میں (اسپر ٹیکا دینے کو لیگیا) وہ کہنے لگی کاش میں اس مصیبت سے پہلے ہی مرجاتی اور (مر کر دنیا سے) بھولی بسری ہوجاتی (کوئی میرا ذکر تک نہ کرتا) پھر نیچے کیطرف سے اسکو فرشتے نے آواز دی (یا خود حضرت عیسےٰ نے) رنج نہ کیوں کرتی ہے (دیکھ تو) تیرے مالک نے تیرے تلے ایک سرا بہکور کیا ہے اور کھجور کی جڑ ہلا کر اپنی طرف جھکا (خدا کی قدرت سے) تجھ پر تازی پکی کھجوریں گرینگی تو (ان سے کھجوریں) کھا اور (چشمے کا میٹھا پانی) پی اور (بیٹے کو دیکھکر) آنکھ ٹھنڈی کر (یا آرام سے سو جا) پھر اگر تو کوئی آدمی

(۱) وہ تورات شریف پڑھنے لگے ۱۲ (۲) بچے گنگا ہونے کے بچا رہنا یا صدقہ دینا ۱۲ (۳) اسرتہ نے حضرت عیسےٰ کو ہر گناہ سے بچایا تھا حدیث میں ہے کہ زانیوں نے گناہ کیا یہ کہنا کا قصد کیا تاکہ ان اسرتہ کے ڈر سے رفقہ رہے یہانتک کہ گالوں پر آنسوؤں کے نشان بن گئے تھے ۱۲ (۴) بچے خود سرا اور مغرور ۱۲ (۵) کہاں باپ کا کچھ دیکھے اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرے ۱۲ (۶) آدمی کے پیٹ میں نو مہینے رہتا ہے خدا کی قدرت کے ہوتے ہیں تو اسے تعالیٰ نے ان تینوں میں سے کچھ ظاہر اپنی امان میں کرلیا ۱۲ (۷) عبادت کے لیے (اس وجہ سے کہ ان کو حیض آگیا تھا) ۱۲ (۸) نہانے کے لیے (باہر میں سے جو میں نکلنے کے لیے ۱۲ (۹) اسرتہ کو یہ منظور تھا کہ حضرت مریم کو آزمائے کہ ان کی عفت اور پاک دامنی کیسی ہے ۱۲ (۱۰) جب بچے کے اندر یہ صورت دکھائی دی تو مریم کو اچنبھا گئیں کہ یہ غیب کی خبر کہاں سے آگیا ۱۲ (۱۱) بچے نے کہا تو یہ بیان رکھتا ہے یا اگر تو پہیر گیر بھی ہے جب بھی خدا کا واسطہ دیتی ہوں کہ میرے سامنے سے ہٹ جا مجھے مت ستا ۱۲ (۱۲) بچے دلوانوں دینے والا یہ بندگانہ ہے مگر وہ ذریعہ ہے ۱۲ (۱۳) کہا بچے لڑکا اصول سے پیدا ہوتا ہے یا حرام سے میں تو بالکل کنواری ہوں تجھ میرے یہاں لڑکا کہاں سے ہوگا ۱۲ (۱۴) جب بن باپ اور بن ماں کے بچہ پیدا کرسکتا ہوں ۱۲ (۱۵) جیسے اسرتہ نے لوح محفوظ میں لکھا دیا تھا ویسا ہی ہوگا وہاں کا لکھا بدل نہیں سکتا ۱۲ (۱۶) بچے کے بعد فرشتہ مریم کے قریب گیا اور کپڑے جو نفاس کے آلودہ ہوئے تھے ان کو دھویا اور بچے کو نہلایا ۱۲ (۱۷) اس وقت حضرت مریم کی عمر تیرہ برس کی تھی ۱۲ (۱۸) بیت الحکم میں تجھ کو اکیلا نہ رہنا ۱۲ (۱۹) ہود لوگوں کے حق میں تشنی کا کہتے ہیں حمل کی مدت سات یا آٹھ یا نو مہینے تھی بعضوں نے کہا ایک ہی گھڑی میں سب کچھ ہوگیا ۔ حمل بھی ہوا اور حضرت عیسےٰ بھی پیدا ہوگئے ۱۲ (۲۰) ایک تو درد کی تکلیف دوسرے لوگوں میں رسوائی کا ڈر ۱۲ (۲۱) جنکا تم بنی اسرائیل پر سرداری کرینگا ۱۲ (۲۲) وہ درخت سوکھ گیا تھا یہ اسرتہ نے ایک دوسری قدرت دکھائی کہ مریم کے ہاتھ لگاتے ہی وہ ہرا ہوگیا اور کھجوریں بھی رنگ رنگیں پک بھی گئیں ۱۲

			أَحَدًا ۝ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ	دیکھے تو اس سے کہدے میں نے اللہ کی منت کا روزہ رکھا ہے تو میں
			صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۝ فَاَتَتْ	آج کسی آدمی سے بات نہیں کرسکتی پھر مریم لڑکے کو گود میں لیے
			بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۝ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ	ہوئے اپنے لوگوں کے پاس آئی وہ کہنے لگے مریم یہ تو نے کیا غضب
			لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ۝ يٰٓاُخْتَ	کیا اے ہارون کی بہن تیرا باپ کچھ برا آدمی (بدکار) نہ تھا اور نہ
			هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ	تیری ماں بدکار تھی مریم نے بچے کیطرف اشارہ کیا (اس سے
			وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝ فَاَشَارَتْ	پوچھو جو کچھ پوچھتے ہو) وہ کہنے لگے بھلا ہم بچے سے کیا بات کرینگے
			اِلَيْهِ ۝ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ	جو گود میں ہو (یا کھٹولے میں) بچہ (یہ سنتے ہی) بول اٹھا میں
			فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۗ	اللہ کا بندہ ہوں اسنے مجھکو کتاب دی (انجیل مقدس) اور مجھ
			اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝ وَّ	کو پیغمبر بنایا اور میں جہاں ہوں اس نے مجھکو برکت والا بنایا
			جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۖ وَ	اور جب تک میں (دنیا میں) زندہ رہوں اسنے مجھکو نماز پڑھنے
			اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا	اور زکوۃ دینے (یا دل صاف کرنے) کا حکم دیا ہے اور اپنی
			دُمْتُ حَيًّا ۝ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ ۡ	ماں کا تابعدار (بنایا) اور اس نے مجھکو نگرا نا لائق نہیں بنایا
			وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلٰمُ	اور مجھ پر خدا تبارک و تعالے کی امان ہے جس دن
			عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَ	میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا۔ اور جس دن
			يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝ ذٰلِكَ عِيْسَى	پھر جلا کر اٹھایا جاؤں گا یہ عیسے مریم کے بیٹے کی یہ
			ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ	حقیقت ہے سچی بات جس میں وہ جھگڑا
			يَمْتَرُوْنَ ۝	کرتے ہیں ف
۱۷	الانبیاء	۶	وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ	اور (اے پیغمبر) زکریا (نبی) کا قصہ یاد کر) جب اس نے
			فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝	اپنے مالک کو پکارا (مالک میرے مجھکو (دنیا میں) اکیلا نہ رکھ
			فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۪ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى	(بے اولاد) مت چھوڑ اور (یوں تو تسب وارثوں سے بہتر ہے اللہ پھر
			وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا	ہمنے اسکی دعا قبول کرلی اور یحییٰ اسکو عنایت کیا اور اسکی بی بی کو
			يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا	چنگا بھلا کر دیا یہ تینوں کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمکو توقع اور
			رَغَبًا وَّرَهَبًا ۚ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝	ڈر رکھکر پکارتے تھے اور ہمارے سامنے گڑگڑاتے (عاجزی کرتے)
			وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا	رہتے تھے اور (اے پیغمبر) وہ عورت جس نے اپنی عصمت قائم رکھی

ف اور وہ مجھ سے پوچھے کہ یہ لڑکا کہاں سے آیا اور یہ کیا ماجرا ہے ۱۲ ف حالانکہ یہ کہنا بھی ایک بات ہے مگر شاید ان کی شریعت میں اتنی بات کہنے میں کچھ حرج نہ ہوگا۔ روزے سے مراد یہی ہے کہ بات نہ کرنے کا روزہ اگلی شریعت میں یہ چپ کا روزہ کہلاتا تھا یعنے سارے دن کسی آدمی سے بات نہ کرے البتہ فرشتوں سے بات کرسکتا ہے اور خدا کریم سے دعا کرسکتا ہے ۱۲ ف تیرا کوئی خاوند نہیں ہے اور تو لڑکا جنے پھر اسکو سب لوگوں میں لیکر آئی اب لوگ کیا کہیں گے ہماری ناک تو نے کٹا دی ساری عزت غرض برباد کردی ۱۲ ف ہارون سے حضرت موسے کے بھائی تھے مراد یہ ہے کہ تو ہارون کیطرح عابد اور پرہیزگار تھی گویا ہارون کی بہن تھی تو نے یہ کیا غضب ڈھایا یعنے تیرے خاندان میں ماں اور باپ دونوں نیک گنے جاتے ہیں پھر تو نے یہ برے کام کہاں سے سیکھے ۱۲ ف حضرت یحییٰ سے پہلے پیدا ہوتے ہی اللہ کی بندگی کا اقرار کیا اور اس عمر میں جو بات کی اس سے سب لوگوں کا یہ شبہ دور کردیا کہ حرام سے پیدا ہوئے ہیں کیونکہ ایسی عمر میں یہ فضیلت کہاں سے آئی کہاں اس عمر میں اللہ کی پہچان اور نبوت کا دعوے کرے یہ کسی حلالی بچے کو بھی نصیب نہیں ہوتا ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ بیٹا ہو کر میں پیغمبر ہونگا۔ پھر انجیل اتے گی جنوں نے کہا اسنے مجھکو کتاب دی اسکا یہ مطلب ہے کہ توریت شریف مجھکو سکھلا دی ۱۲ ف یعنے نیک باتیں سکھلانے والا ۱۲ ف خدا کی امان ہے یحییٰ کے دشمنوں میں کوئی شور اور غل مچا کر دھوکا نہ دے سکے یہ مطلب ہے حرام سے پیدا ہوئے تھے یا یوسف نجار کے بیٹے تھے اور نصاریٰ کہتے ہیں وہ خدا کے اکلوتے بیٹے تھے ۱۲ ف اگر مریم کو اولاد نہیں ہوتی تب بھی تو تیرے بعد دین کا کام ضرور کرتے ۱۲ ف انکا بچپنا بچپنا جاتا رہا یا انکے اخلاق اچھے ہو گئے ۱۲ ف سب پیغمبر ہو چکا اوپر ذکر ہوا یا ذکر یا اور یحییٰ اور انکے گھر والے ۱۲ ف یعنے یہی مریم کو یاد کر ۱۲

ف اور وہ مجھ سے پوچھے کہ یہ لڑکا کہاں سے آیا اور یہ کیا ماجرا ہے ۱۲ ف حالانکہ یہ کہنا بھی ایک بات ہے مگر شاید ان کی شریعت میں اتنی بات کہنے میں کچھ حرج نہ ہوگا۔ روزے سے مراد یہی ہے کہ بات نہ کرنے کا روزہ اگلی شریعت میں یہ چپ کا روزہ کہلاتا تھا یعنے سارے دن کسی آدمی سے بات نہ کرے البتہ فرشتوں سے بات کرسکتا ہے اور خدا کریم سے دعا کرسکتا ہے ۱۲ ف تیرا کوئی خاوند نہیں ہے اور تو لڑکا جنے پھر اسکو سب لوگوں میں لیکر آئی اب لوگ کیا کہیں گے ہماری ناک تو نے کٹا دی ساری عزت غرض برباد کردی ۱۲ ف ہارون سے حضرت موسے کے بھائی تھے مراد یہ ہے کہ تو ہارون کیطرح عابد اور پرہیزگار تھی گویا ہارون کی بہن تھی تو نے یہ کیا غضب ڈھایا یعنے تیرے خاندان میں ماں اور باپ دونوں نیک گنے جاتے ہیں پھر تو نے یہ برے کام کہاں سے سیکھے ۱۲ ف حضرت یحییٰ سے پہلے پیدا ہوتے ہی اللہ کی بندگی کا اقرار کیا اور اس عمر میں جو بات کی اس سے سب لوگوں کا یہ شبہ دور کردیا کہ حرام سے پیدا ہوئے ہیں کیونکہ ایسی عمر میں یہ فضیلت کہاں سے آئی کہاں اس عمر میں اللہ کی پہچان اور نبوت کا دعوے کرے یہ کسی حلالی بچے کو بھی نصیب نہیں ہوتا ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ بیٹا ہو کر میں پیغمبر ہونگا۔ پھر انجیل اتے گی جنوں نے کہا اسنے مجھکو کتاب دی اسکا یہ مطلب ہے کہ توریت شریف مجھکو سکھلا دی ۱۲ ف یعنے نیک باتیں سکھلانے والا ۱۲ ف خدا کی امان ہے یحییٰ کے دشمنوں میں کوئی شور اور غل مچا کر دھوکا نہ دے سکے یہ مطلب ہے حرام سے پیدا ہوئے تھے یا یوسف نجار کے بیٹے تھے اور نصاریٰ کہتے ہیں وہ خدا کے اکلوتے بیٹے تھے ۱۲ ف اگر مریم کو اولاد نہیں ہوتی تب بھی تو تیرے بعد دین کا کام ضرور کرتے ۱۲ ف انکا بچپنا بچپنا جاتا رہا یا انکے اخلاق اچھے ہو گئے ۱۲ ف سب پیغمبر ہو چکا اوپر ذکر ہوا یا ذکر یا اور یحییٰ اور انکے گھر والے ۱۲ ف یعنے یہی مریم کو یاد کر ۱۲

			فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ	(اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا) پھر ہمنے اپنی روح اسمیں پھونک دی اور ہمنے اسکو اور اسکے فرزند (عیسےٰ) کو سارے جہان کیلیے نشانی بنایا (مسلمانو) تمہارا یہ مذہب ہو وہی ایک مذہب اور میں تمہارا مالک ہوں مجھ کو ہی پوجو اور کسی کی پرستش نہ کرو)
۱۸	المؤمنون ۲۳	۳	وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ	اور ہمنے مریم کے بیٹے (عیسےٰ) اور اس کی ماں (مریم) کو (اپنی قدرت کی) نشانی بنایا اور ان کو ایک ٹیلے پر جگہ دی جو ٹھیرنے کو لائق اور وہاں کا پانی صاف تھا
۲۵	الزخرف ۴۳	۶	وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۝ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ۝ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ وَلَمَّا جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَاطٌ	اور جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ مسیح) کا حال بیان کیا گیا تو تیری قوم کے لوگ (خوشی سے) چلا اٹھے اور کہنے لگے کیا ہمارے دیوتا اچھے ہیں یا عیسےٰ یہ بات انہوں نے صرف جھگڑے کے لیے تجھ سے بیان کی بات یہ ہے کہ وہ بڑے جھگڑالو لوگ ہیں عیسےٰ تو ہمارا ایک بندہ تھا جسپر ہمنے (اپنا) فضل کیا تھا اور کچھ نہیں اور بنی اسرائیل کے لیے اسکو ہمنے (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنایا تھا اور اگر ہم چاہیں تو تم میں سے فرشتے پیدا کر دیں جو زمین میں تمہاری جگہ رہیں اور بیشک عیسیٰ (کا اترنا) قیامت کی ایک نشانی ہے تو (اے پیغمبر لوگوں سے کہدے) تم قیامت میں شک مت کرو اور میرے کہنے پر چلو یہی سیدھا رستہ ہے اور شیطان ایسا نہ ہو تم کو اس سے روکدے بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب عیسےٰ (بنی اسرائیل کے پاس) معجزے لیکر آیا تو کہنے لگا (لوگو) میں تمہارے پاس نبوت لیکر آیا ہوں اور میرا مطلب یہ بھی ہے کہ بعضی باتیں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو تمکو سمجھا دوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو بیشک اللہ وہی میرا مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے
			فَاعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَاطٌ	اسی کو پوجتے رہو یہی (توحید) سیدھا رستہ ہے پھر جب

ف اس کے کرتے کے گریبان میں حضرت جبرائیل نے پھونک ماری اسکو حمل رہگیا ۱۲ ف اسلام کا جو تمام پیغمبروں کا مذہب تھا اسلام کے اصول اور عقائد میں سب پیغمبر شریک ہیں کچھ اختلاف نہیں ۱۲ ف وہاں پہنچے بہ رہے تھے جب حضرت عیسےٰ پیدا ہونے کو تھے تو نجومیوں نے اسوقت کے ظالم بادشاہ ہیرودس سے کہا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہونیوالا ہے اس نے سب بچوں میں تلاش شروع کی حضرت مریم اسکے ڈر سے حضرت عیسےٰ کو مصر کے ملک میں لیکر چلی گئیں اور ایک بلند چشمہ دار گاؤں میں جا کر رہیں جسکو رملہ کہتے ہیں حضرت عیسےٰ وہیں جوان ہوئے اور جب ہیرودس مر گیا تو حضرت مریم انکو لیکر اپنے ملک میں آئیں بعضوں نے کہا تیبے سے دمشق کی زمین مراد ہے بعضوں نے کہا بیت المقدس کی طرف وہاں کی زمین سب ملکوں سے اونچی ہے ۱۲ ف بعضوں نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ کیا ہمارے دیوتا اچھے ہیں یا محمد جب یہ آیت اتری انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم یعنے تم اور جنکو تم پوجتے ہو دوزخ کے ایندھن بنیں گے تو ابن الزبعری نے کہا کہ محمد اب میں تمپر غالب آیا پھر نضر بن حارث سے کہا کہ تم بھی اسکے ساتھ ہو جاؤ تو ہم سب اکٹھے ہو کر محمد کو پوجتے ہیں اور یہود و نصاریٰ کو اور بنی ملیح فرشتوں کو اگر یہ سب دوزخ کے ایندھن بنیں گے تو ہمارے معبود بھی انکے ساتھ رہیں ہم راضی ہیں آنحضرت صلعم نے تھوڑی دیر تک سکوت فرمایا قریش کے کافر کہکہا لگانے اور تالیاں بجانے لگے کہ ابن الزبعری جیت گیا اور حضرت محمد کو خاموش کر دیا اسوقت یہ آیت اتری اور وہ آیت ان الذین سبقت لہم منا الحسنیٰ الخ تک جو سورہ انبیاء میں ہے پھر ہیں ۱۲ ف پھر اس تقریر سے حق بات ظاہر کرنا انکو منظور تھا بلکہ صرف ایک جھگڑا نکالنا جیسے بیوقوفوں کی عادت ہوتی ہے کہ اچھی خاصی بات کو بگاڑ کر اس میں خواہ مخواہ کیڑے نکالتے ہیں اس آیت کا مطلب اس آیت سے یہ ہے کہ مشرک جن بتوں یا پتھروں یا جانوروں کو پوجتے ہیں وہ اور انکے پوجنے والے سب دوزخ میں جائیں گے ۱۲ ف جبریں تم کو بتلا چکا ہوں اپنے ترجمہ کا رستہ ۱۲ ف جیسے قیامت میں ہونیوالے اختلاف کا ذکر ہے جسکے قائل یہی ہیں ۱۲

			مُّسْتَقِيمٌ ۝ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ	(پھر ہمنے انکو یہ نصیحتیں سنائیں) بنی اسرائیل کے آپس میں پھٹ کر
			مِنْ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا	کئی گروہ ہوگئے تو جن لوگوں نے ظلم کیا وہ تکلیف والے
			مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ ۝	دن کے عذاب سے خراب ہونگے ۵
۲۷	الحدید	۲	وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ	اور (اُن سب کے) پیچھے عیسےٰ کو بھیجا جو مریم کا بیٹا تھا اور اسکو
			الْإِنجِيلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ	ہمنے انجیل دی اور جو لوگ اسکے تابع ہوئے انکے دلوں میں ہم
			اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً ۚ وَرَهْبَانِيَّةً	نے نرمی اور مہربانی رکھدی اور اُن لوگوں نے درویشی نکال
			ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ	لی ہمنے یہ حکم انکو نہیں دیا تھا مگر انہوں نے (خود) اللہ
			إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا	کی رضامندی حاصل کرنے کو یہ نکال لی، پھر جیسا چاہیے
			حَقَّ رِعَايَتِهَا ۖ فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا	نباہ دیا اسکو نباہ نہ سکے پھر جو لوگ ان میں ایماندار رہے
			مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ	(توحید پر قائم رہے) انکو تو ہمنے ان کا ثواب عنایت
			فَاسِقُونَ ۝	فرمایا اور ان میں بہتیرے بے ایمان ہیں ۵
۲۸	الصف ۶۱	۱	وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي	اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد دلا) جب عیسےٰ نے جو مریم کا
			إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم	بیٹا تھا (بنی اسرائیل سے) کہا اے بنی اسرائیل میں اسکا بھیجا
			مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ	ہوا تمہاری پاس آیا ہوں مجھ سے پہلے جو توریت شریف
			وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي	اُتر چکی ہے اسکو سچ بتاتا ہوں اور (تم کو) ایک پیغمبر کی خوش
			اسْمُهُ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُم	خبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئیگا اسکا نام احمد ہوگا پھر جب
			بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝	وہ (یعنے عیسےٰ) انکے پاس کھلی کھلی نشانیاں لیکر آیا تو کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے
۲۸	"	۲	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ	(مسلمانو اپنے دین کے) مددگار رہو جیسے عیسےٰ مریم کے بیٹے
			اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ	نے حواریوں سے کہا اللہ کیطرف ہو کر کون میری مدد کرتا ہے۔
			لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ	حواریوں نے کہا ہم (حاضر ہیں) اللہ تعالےٰ کے (دین
			قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ	کی) مدد کرنے کو پھر بنی اسرائیل کا ایک گروہ تو ایمان
			فَآمَنَت طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ	لایا اور ایک گروہ کافر رہا ۱۲ پھر ہمنے (حضرت محمد صلے
			وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ	اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجکر) ایمان والوں کی اُنکے دشمنوں
			آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ۝	پر مدد کی وہ غالب ہو گئے ۵

ف۱ بعضوں نے تو حضرت عیسےٰ کو سچا پیغمبر مانا بعضوں نے مبالغہ کرکے ان کو خدا کا بیٹا بنا دیا بعضوں نے کہا وہ جھوٹے مکار ہیں ۱۲ ف۲ حضرت عیسےٰ کا کہنا نہ ماننا شرک اور کفر میں گرفتار ہونے ۱۲ ف۳ تکلیف والے دن سے قیامت کا دن مراد ہے ۱۲ ف۴ یعنے حواریین حضرت عیسےٰ کی آپس میں ایکدوسرے پر نرم دلی اور مہربانی سے پیش آتے تھے اسلیے جو انکے تابع ہوئے اور دوسرے لوگ پر بھی وہ ترس اور رحم کھاتے تھے ۱۲ ف۵ دنیا کا چھوڑ دینا اور شادی نہ کرنا اور خلقت سے الگ جنگل ویرانوں میں رہنا ۱۲ ف۶ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے نصاریٰ کی دو برائیاں بیان کیں ایک تو دین میں نئی بات نکالنا جسکو بدعت کہتے ہیں ہماری شریعت میں ہر بدعت گمراہی ہے ۱۲ ف۷ حدیث میں ہے کہ جو لوگ نصاریٰ میں یا مانند تھے انکے تین گروہ ہوگئے بعضے تو کافر بادشاہوں سے (جو تثلیث کے حامی تھے) لڑے اور بعضے انکے ظلم سے بھاگ کر اور بعضے جنگلوں میں بھاگ کر درویش بنگئے انہی کا اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں ذکر فرمایا کہتے ہیں انمیں سے بہت لوگ جب ہمارے پیغمبر ظاہر ہوئے تو آپ پر ایمان لاکے تھے ایک حدیث میں ہے کہ اسلام میں درویشی بعضے ترک دنیا نہیں ہے اور اس امت کی درویشی اللہ تعالےٰ کی راہ میں جہاد کرنا ہے ۱۲ ف۸ بعضوں نے کہا یہ لفظ اصل انجیلوں میں موجود ہے اور انجیلیں اصل عبرانی میں ہیں ہیں بلکہ نصاریٰ کے چند عالموں کے بنائے ہوئے مجموعے ہیں ان میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ کئی تاریخی مضامین اور قصے بڑھا دیئے گئے ہیں اور وہ اصل کتابیں ہی نہیں ہیں جو عبری زبان میں ہیں یہ مجموعہ ایک یونانی ترجمہ سے نقل کیے گئے ہیں جنمیں بہت کچھ کمی اور بیشی ہوگئی ہے اور بعضوں نے آن حضرت صلعم کی ولادت سے اس آیت کو نکال ڈالا ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ جس وقت قرآن شریف میں یہ آیت تری حرب کو ملک میں بہت نصاریٰ موجود تھے اگر انجیل میں یہ لفظ ہوتی تو خبر نہ ہوتی تو تمام لوگ قرآن شریف کو جھٹلانا شروع کرتے موجودہ انجیلوں میں اسی معنے تحریف پر حضرت عیسےٰ کی یہ خوشخبری موجود ہے کہ میں اسلیے جاتا ہوں کہ فارقلیط تمہارے پاس آوے فارقلیط کے معنے مسلی کے ہیں بعضوں نے کہا یہ لفظ اصل میں ایناتی لفظ پیری کا کوشش ہے خواہ جسکے معنے ہی ہیں سراہا ہوا یعنے احمد صلعم انمیں ہے آن حضرت نے فرمایا ہے کہ میرے کئی نام ہیں محمد و احمد اور حاشر یعنے میرے قدم پر لوگوں کا حشر ہوگا اور ماحی یعنے کفر کو مٹانے والا اور عاقب یعنے میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

قِصَّةُ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَهَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَسَبَا

باب ۶۲ حضرت داؤد اور سلیمان اور ہاروت اور ماروت اور سبا کے حالات

۱	البقرہ	۱۲	وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۚ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ڣ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝	اور سلیمانؑ کی بادشاہت میں شیطان جو بڑھا کرتے تھے اسکی پیروی کرنے لگے حالانکہ سلیمان علیہ السلام کافر نہ تھے البتہ شیاطین کافر تھے جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے اور وہ بابل میں جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتارا گیا تھا اور وہ دونوں (یعنے ہاروت اور ماروت) کسی کو (جادو) نہیں سکھلاتے جب تک یہ نہیں کہہ لیتے ہم آزمایش میں ہیں تو کافر نہ ہو اس پر بھی وہ ان سے ایسی باتیں سیکھتے ہیں جنکی وجہ سے جورو خصم میں جدائی کرا دیں حالانکہ بے حکم خدا کے یہ جادو سے کسی کا بگاڑ نہیں کر سکتے اور ایسی باتیں سیکھتے ہیں جو ان میں فائدہ کچھ نہیں نقصان ہی نقصان ہے اور البتہ یہودیوں کو یہ معلوم ہے کہ جو کوئی جادو خریدے (ایمان دیکر) وہ آخرت میں بے نصیب ہے بیشک اگر وہ سمجھتے ہوتے تو برا بدلہ ہے جسکے عوض انہوں نے جانوں کو بیچ ڈالا اور اگر وہ (حضرت محمدؐ پر) ایمان لاتے اور پرہیز کرتے اور ان کو سمجھ ہوتی تو اللہ کے پاس جو ثواب ملتا وہ ان کے حق میں بہتر تھا۔
۱۷	الانبیاء	۶	وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ	اور (اے پیغمبر) داؤدؑ اور سلیمانؑ (کو یاد کر) جب دونوں ایک کھیت کا فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات

ف بابل ایک شہر تھا ملک عراق میں اب اسکے قریب شہر کوفہ آباد ہے ۱۲ ف یعنے اللہ تعالے نے ہمکو لوگوں کا ایمان آزمانے کے لیئے مقرر کیا ہے تو کافر مت بن ۱۲ ف اس سے صاف نکلتا ہے کہ سحر کا سیکھنا ہی کفر ہے جیسے امام احمدؒ کا مذہب ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ جو کوئی نجومی یا جادوگر کے پاس جاوے اور اسکو سچا جانے تو کافر ہوگیا ۱۲ ف جو لوگ اپنا ایمان جانا پسند کرتے ہیں ۱۲ ف یعنے بغض کا عمل ان سے حاصل کرتے ہیں معلوم ہوا کہ سحر کا یہی اثر ہوتا ہے کہ دو آدمیوں میں دشمنی یا دوستی ہو جاوے ۱۲ ف اس سے زیادہ نقصان کیا ہوگا کہ ایمان تشریف لے جاتا ہے اور جادوگر کا ہر شخص دشمن ہو جاتا ہے جہاں جاتا ہے مار کھاتا ہے ولا یفلح الساحر حیث اتے ۱۲ ف پہلے یہ فرمایا کہ یہودیوں کو معلوم ہے پھر فرمایا لو کانوا یعلمون اگر جانتے ہوتے ان دونو لفظوں میں ظاہر اختلاف معلوم ہوتا لیکن درحقیقت اختلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ علم بغیر عمل کے گویا جہل ہے جب ایک شخص جانتا ہے کہ یہ بات بری ہے اور پھر اسکو کرتا ہے تو گویا وہ نہیں جانتا ۱۲ ف جادو دیکھنے سے اور اللہ تعالے کی کتاب کو بالائے طاق رکھنے سے ۱۲ ف چونکہ سحر پر عمل کرنا یعنے جادو چلانا کفر ہے اس لیئے فرمایا کہ وہ کافر تھے یعنے ساحر تھے امام احمدؒ کے نزدیک سحر کا سیکھنا ہی کفر ہے خواہ اسپر اعتقاد رکھے یا نہ رکھے اور خواہ ساحر کے عمل کو رد کرنے کے لیئے سیکھے اور امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک جادو کا چلانا کفر ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے اور اگر اسکو جائز سمجھے تو کفر ہے ۱۲ ف اس سے دلیل لی ہے ان لوگوں نے جو کہتے ہیں سحر کی کوئی تاثیر نہیں ہے اہل حدیث یہ کہتے ہیں کہ حکم خدا کی تو شرط ہر چیز میں ہے انکار یہی ہے کہ حکم خدا جلا نہیں سکتو حالانکہ انکار میں جلانے کا اثر اللہ تعالے نے رکھا ہے ایسا ہی سحر کو بھی سمجھنا چاہیئے ۱۲

وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۝ فَفَهَّمْنٰهَا
سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۚ
وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَ
الطَّيْرَ ۚ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ
لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ
فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ۝ وَلِسُلَيْمٰنَ
الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى
الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۚ وَكُنَّا
بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ۝ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ
مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا
دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ۝
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ ٣٠
وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ
مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ
دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ
الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۚ
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝
وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ
يُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى
وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا
النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا
يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ
لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا

کے وقت چر پڑی تھیں اور ہم انکے فیصلہ کو دیکھتے تھے اور ہم نے ہر ایک
اس (مقدمہ) کا (ٹھیک) فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ہم نے ہر ایک
فیصلہ کرنیکی سمجھ دی تھی اور علم دیا تھا اور ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو
داؤد کے حکم میں کر دیا تھا وہ اسکے ساتھ تسبیح کیا کرتے اور ہم ہی نے
(سب) کیا تھا اور ہم ہی نے داؤد کو تمہارے لیے ایک پہناوا بنانا سکھایا
کہ (جنگ میں) ایک دوسرے کی مار سے تمکو بچائے (یعنے زرہ بنانا) تو کیا تم
(اس نعمت کا) شکر کروگے (یا نہیں)، اور (ہم نے) زور کی ہوا سلیمان
کیلیے (تابع کر دی تھی) وہ اسکے حکم سے اس ملک کیطرف چلتی تھی
جہاں ہم نے برکت رکھی ہے اور ہمکو سب چیزوں کی خبر ہے اور بعض شیطان
جو اسکے واسطے (جواہرات نکالنے کو سمندر میں) غوطے لگاتے اور
اسکے سوا (دوسرے) کام بھی کرتے اور ہم ہی (ان شیطانوں کی) نگہبانی
اور ہم داؤد اور سلیمان (پیغمبروں) کو علم دے چکے ہیں اور ان دونوں
نے (خوش ہوکر یوں) کہا اللہ کا شکر جسنے ہمکو اپنے بہت سے ایماندار بندوں
پر بڑھ چڑھکر رکھا اور سلیمان داود کا وارث ہوا اور کہنے لگا لوگو ہمکو
(خدا کی طرف سے) پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمکو ہر طرح
کا سامان دیا گیا ہے بیشک یہ (خدا کا) ہمپر کھلا ہوا فضل ہے اور
سلیمان کا جتنا لشکر تھا جنوں اور آدمیوں اور پرندوں کا
(وہ سب) اسکے (دیکھنے اور داخلہ کے) لیے اکٹھا کیا گیا اور انکی (علیحدہ
لگائی گئیں) (اس ترتیب اور انتظام سے لشکر چلا) جب وادی نمل
(چیونٹیوں کے میدان) میں پہونچے تو ایک (لنگڑی) چیونٹی نے
کہا چیونٹیو اپنے بلوں میں گھس جاؤ کہیں (تم کو سلیمان اور
اسکے لشکر والے بیخبری میں کچل نہ ڈالیں سلیمان چیونٹی کے
اس کہنے پر مسکرا کر ہنس دیا کہ اتنا چھوٹا جانور اور ایسی
سمجھ کی بات) اور کہنے لگا مالک میرے مجھ کو (یہی) اس کا

(۱) یا فیصلے کے وقت ہم حاضر تھے ۱۲ (۲) مراد یہ تھا کہ کسی کی بکریاں رات کے وقت دوسرے کے کھیت یا انگور کے باغ میں گھس پڑیں اور انکو خراب کر دیا حضرت داؤد ؑ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ بکریاں باغ یا کھیت والے کو دلائی جائیں حضرت سلیمان ؑ نے کہا یوں فیصلہ ہونا چاہیئے کہ باغ یا کھیت بکری والے کو اور بکریاں باغ یا کھیت والے کو حوالے ہوں اور دونو ایک دوسرے کا مال اپنے پاس رکھیں لیکن بکری والا باغ یا کھیت میں محنت کرے اور باغ یا کھیت والا بکریوں کے دودھ اور نسل اور بالوں سے فائدہ اٹھائے جب پہر باغ یا کھیت ویسا ہی ہو جائے جیسا پہلے تھا تو بکریاں بکری والے کو اور کھیت یا باغ اس کے مالک کو دیدیا جائے حضرت داؤد نے اسی فیصلہ کو پسند کیا اور اپنا فیصلہ منسوخ کر دیا ۱۲ (۳) دونو نے اپنی رائے سے حکم دیا تھا لیکن اللہ تعالے کو حضرت سلیمان ؑ کی رائے پسند آئی۔ بخاری اور مسلم نے روایت کیا کہ دو عورتیں ایک بچہ میں لڑتی آئیں ہر ایک کہتی تھی یہ میرا بچہ ہے حضرت داؤد ؑ نے وہ بچہ اس عورت کو دلا دیا جو عمر میں بڑی تھی حضرت سلیمان ؑ نے یہ حکم دیا کہ ایک چھری لاؤ میں بچہ کو دو ٹکڑے کر کے دونوں کو بانٹ دونگا یہ سنکر بڑی عورت خاموش ہو رہی اور چھوٹی بولی اللہ تعالے تم پر رحم کرے جانے دو وہ بچہ اسی کا ہے یعنے بڑی عورت کا اسی کو دیدو تب حضرت سلیمان ؑ نے وہ بچہ چھوٹی کو دلا دیا ۱۲ (۴) داؤد ؑ اور سلیمان ؑ دونو میں سے ۱۲ (۵) یعنے شام کے ملک کی طرف ۱۲ (۶) حضرت سلیمان ؑ کا ایک تخت تھا اسپر جسکو لاکھہ کر سیان بچھتی تھیں اور آدمی اور جن کے رئیس اوپر بیٹھتے تھے اور پرند پروں سے اسپر سایہ کرتے تھے پہر ہوا اسکو اڑا لیجاتی جب وہ چاہتے تو تیز چلتی اور جب چاہتے دھیمی چلتی صبح کو ایک مہینہ کی راہ طے کرتی اور شام کو ایک مہینہ کی راہ جیسے دوسری آیت میں ہے ۱۲ (۷) کافر جن جنکو دیو بھی کہتے ہیں اسکے تابعدار تھے ۱۲ (۸) جیسے عمارت بنانا برتن بنانا وغیرہ ۱۲ (باقی در صفحہ آئندہ)

وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ
اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ
بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ۝
وَتَفَقَّدَ الطَّیْرَ فَقَالَ مَالِیَ لَآ اَرَى
الْهُدْهُدَ ۫ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآىِٕبِیْنَ
لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا اَوْ
لَاَاْذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ بِسُلْطٰنٍ
مُّبِیْنٍ ۝ فَمَكَثَ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَقَالَ
اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ
مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ۝ اِنِّیْ وَجَدْتُّ
امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِیَتْ مِنْ كُلِّ
شَیْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ۝ وَجَدْتُّهَا
وَقَوْمَهَا یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ
اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ
فَهُمْ لَا یَهْتَدُوْنَ ۝ اَلَّا یَسْجُدُوْا
لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا
تُعْلِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ قَالَ سَنَنْظُرُ
اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ
اِذْهَبْ بِّكِتٰبِیْ هٰذَا فَاَلْقِهْ
اِلَیْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ

پابند کردوں میں تیری ان نعمتوں کا شکر کروں جو تو نے مجھکو اور میرے
ماں باپ کو عنایت فرمائیں اور میں وہ نیک باقی عمر میں) نیک کام
کرتا رہوں جس سے تو خوش ہو اور آخرت میں) اپنی رحمت سے مجھے
نیک بندوں میں شامل کرلے اور سلیمان نے پرندوں کا جائزہ لیا اور
کا دخلہ دیکھا) تو کہنے لگا کیا بات ہے ہدہد نہیں دیکھائی دیتا یا واقعیت
میں غائب ہے (غیر حاضر) میں اسکو ضرور سخت سزا دونگا یا اسے
کاٹ ہی ڈالوں گا نہیں تو کوئی معقول وجہ میرے سامنے پیش
کرے (کہ اسوجہ سے غیر حاضر رہا) تو بہت دیر نہیں گذری کہ ہدہد
آگیا اور کہنے لگا میں نے وہ بات معلوم کی ہے جو تجھ کو (ابھی) معلوم
نہیں ہے اور میں (شہر) سبا سے ایک تحقیق (یقینی) خبر لیکر تیرے
پاس آیا ہوں میں نے ایک عورت کو دیکھا وہ انکی رانی ہے اور ہر طرح
کا سامان (سلطنت کا) اسکے پاس موجود ہے اور اسکے پاس ایک
بڑا (شاہی) تخت ہے میں نے دیکھا وہ عورت (جو انکی رانی ہے) اور
اسکی قوم کے لوگ اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں (آفتاب
پرست ہیں) اور شیطان نے انکے کام انکی نظر میں اچھے کر دکھائے
ہیں (شاید سیدھی راہ میں نے (توحید) سے انکو باز رکھا ہے انکو کچھ
سجھ (ہی) نہیں ہے (کمبخت انکو کیا ہوا ہے) اللہ کو کیوں نہیں
سجدہ کرتے جو آسمان اور زمین میں چھپی چیزیں باہر نکال لاتا ہے
اور تمہارا چھپا اور تمہارا کھلا (سب) جانتا ہے اللہ ہی سچا معبود
ہے اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں (وہ) بڑے تخت (عرش کا) مالک
ہے سلیمان نے کہا اچھا ہم دیکھتے ہیں تو سچ کہتا ہے یا تو بھی
جھوٹوں میں کا ایک (جھوٹا) ہے میرا یہ خط لیجا اور ان لوگوں پر
ڈالدے پھر وہاں سے ہٹ جا دیکھتا رہ وہ کیا جواب دیتے
ہیں بلقیس نے (اپنے دربار والوں سے) کہا سردارو میرے

ف یا اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اپنے پیارے پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا میں شامل کرلے ہم بھی تیری بلند بارگاہ میں عاجزی اور ادب کے ساتھ یہی عرض کرتے ہیں ۱۲ ف کیا دوسرے پرندوں میں چھپ گیا ہے نظر نہیں آتا ۱۲ ف کہتے ہیں سفر میں ایک بار ہدہد بھی اور پرندوں کے ساتھ حضرت سلیمان کے ہمراہ رہتا اسکا کام یہ تھا کہ پانی کی خبر لاتا یا یہ بتلاتا کہ کہودنے سے یہاں اتنی دور پر پانی نکلے گا۔ ایک بار جو حضرت سلیمان کو سفر میں اسکی ضرورت ہوئی تو ہدہد کو وہاں نہ پایا تو غصہ ہوا وہ غیر حاضر ہے انکو غصہ کیا فرمانے لگے میرا سکوا لاؤ ۱۲ ف جو یمن کے ملک میں تبا صنعا سے تین دن کا رستہ ہے اس شہر کے بنانے والے کا نام سبا یا ایک عورت کا جو اس بستی میں رہتی تھی اسکے نام سے وہ بستی مشہور ہوگئی ۱۲ ف بلقیس شراحیل ہمدانی کی بیٹی ۱۲ ف ملک ہے ایک حدیث میں ہے کہ اس کی ماں جنیہ تھی اور باپ جن تھا ۱۲ ف کہتے ہیں یہ تخت گنگا جمنی تھا سونے اور چاندی سے بنا ہوا تھا اسی گز لمبا اور چالیس گز چوڑا اور تیس گز زمین سے اونچا تھا اور اوپر موتی اور یاقوت اور زمرد جڑے ہوئے تھے۔ ابن عباس نے کہا یہ تخت سونے کا تھا اسکے پائے جواہرات کے نہایت عمدہ کاریگری سے بنائے گئے تھے بہت بیش بہا تھا اس تخت پر سات حجرے تھے ہر حجرے میں ایک دربان جو بند رہتا تھا ۱۲ ف وہ سورج پرستی کو بڑا ثواب جانتے ہیں ۱۲ ف جو غور کریں کہ سورج اس پاک پروردگار کی ایک مخلوق ہے اور پوجا تو اسکا کرنا چاہیئے جو سب کا خالق ہے ۱۲ ف یعنی آسمان سے پانی برساتا ہے زمین کے اندر سے دانہ گھاس پیدا کرتا ہے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ اس خدا کو پوجنا چاہیئے جو قدرت اور علم رکھے۔ سورج میں تو نہ علم ہے نہ قدرت وہ ایک جسم ہے اور جسموں کی طرح ۱۲ ف اسکے عرش کے سامنے سارا آسمان کوئی چیز نہیں سورج کی کیا حقیقت ہے ۱۲ ف جو باتیں ہدہد نے کہیں سنتا رہا جب ہدہد سب آکر بیان کر چکا ۱۲ ف ہدہد خط لے جاکر ان کی رانی بلقیس کی گود میں ڈال دیا اور آپ چھپ کر ان کی گفتگو سننے لگا ۱۲

مَاذَا يَرْجِعُونَ ۝ فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ ۚ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ۝ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ ۝ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ ۗ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ۝ قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۖ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَن مَّعَكَ ۚ قَالَ طَائِرُكُمْ عِندَ اللَّهِ ۖ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ۝ وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ۝ قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ۝ وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ وَأَنجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ۝ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِّن قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ۝ فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ ۝ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ۝ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۗ آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ لَكُمْ أَن تُنبِتُوا شَجَرَهَا ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ ۝ أَمَّن جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ أَمَّن يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَن يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ أَمَّن يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝ بَلِ ادَّارَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا ۖ بَلْ هُم مِّنْهَا عَمُونَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ۝ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝ إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ وَإِنَّهُ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ۝ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ۝ وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ ۝ وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ۝ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا قَالَ أَكَذَّبْتُم بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِم بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنطِقُونَ ۝ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ۚ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ ۝ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۚ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ ۝ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُم مِّن فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ ۝ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

ماذا یرجعون ۝ قالت یا ایھا الملا انی القی الی کتب کریم ۝ انہ من سلیمن وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ الا تعلوا علی واتونی مسلمین ۝ قالت یا ایھا الملا افتونی فی امری ۚ ما کنت قاطعۃ امرا حتی تشھدون ۝ قالوا نحن اولوا قوۃ واولوا باس شدید ۙ والامر الیک فانظری ماذا تامرین ۝ قالت ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ ۚ وکذلک یفعلون ۝ وانی مرسلۃ الیھم بھدیۃ فناظرۃ بم یرجع المرسلون ۝ فلما جاء سلیمن قال اتمدونن بمال فما اتنن اللہ خیر مما اتکم ۚ بل انتم بھدیتکم تفرحون ۝ ارجع الیھم فلنا تینھم بجنود لا قبل لھم بھا ولنخرجنھم منھا اذلۃ وھم صغرون ۝ قال یا ایھا الملا ایکم یاتینی بعرشھا قبل ان یاتونی مسلمین ۝ قال عفریت من الجن انا اتیک بہ قبل ان تقوم

پاس ایک خط ڈالا گیا ہے جو عزت والا ہے وہ خط سلیمان کیطرف سے ہے اور (عبارت اسکی) یہ ہے شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان (بسم اللہ کے بعد مطلب) یہ ہے مجھ پر زور مت جتلاؤ اور تابعدار بنکر میرے پاس حاضر ہو (خط کا مضمون سناکر) بلقیس کہنے لگی سردارو اب اس معاملہ میں اپنی رائے مجھ سے بیان کرو میں تو کسی معاملہ کا آخیر فیصلہ اسوقت تک نہیں کرتی جب تک تم لوگ حاضر نہ ہو (اور اپنی رائے بیان نہ کرو) انھوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ زوردار ہیں اور بڑے لڑنیوالے ہیں پھر تیرا اختیار ہے جو چاہے سمجھ کر حکم دے بلقیس نے کہا میں یہ سوچتی ہوں بادشاہ جب کسی شہر میں (لڑائی کرکے) گھستے ہیں تو شہر کو خراب کردیتے ہیں اور وہاں کے عزت دار لوگوں کو بیعزت بنا دیتے ہیں اور (بادشاہوں کا یہی قاعدہ ہے) ایسا ہی کرتے ہیں اور میں (ایسا کرتی ہوں کہ) کچھ تحفہ انکو بھیجتی ہوں پھر دیکھتی ہوں وہ جو تحفہ لیکر جاتے ہیں کیا جواب لاتے ہیں جب بلقیس کا ایلچی سلیمان کے پاس پہونچا تو سلیمان نے کہا کیا تم لوگ مال دولت سے میری مدد کرنا چاہتے ہو اللہ نے جو مجھ کو دے رکھا ہے (پیغمبری) وہ اس سے (کہیں) بہتر ہے جو تم کو دیا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش ہو تو اپنے لوگوں پاس لوٹ جا تو ہم ضرور ایسا لشکر لیکر انپر آئینگے جسکا مقابلہ ان سے نہ ہوسکیگا اور ہم ذلت کے ساتھ انکو وہاں سے نکال دینگے سلیمان نے (اپنے درباریوں سے) کہا سردارو تم میں کوئی ایسا ہے یہ لوگ جو تابعدار بنکر آرہے ہیں انکے آنیکے پہلے بلقیس کا تخت میرے پاس اٹھا لائے (اسپر) جنوں میں سے ایک دیو (راکھس) بولا میں اسکو تیرے پاس لا سکتا ہوں اس سے

ف حدیث میں ہے کہ پہلے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خط کے شروع میں باسمک اللھم لکھا کرتے جب سے یہ آیت اتری تو ہر خط کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھتے اور اخیر میں والسلام علی من اتبع الھدی ۱۲ ف کہتے ہیں تین سو ارو سردار اسکے ملک میں تھے سب کی رائے اسنے پوچھی ۱۲ ف یہ ہمارا شعار بہی ملیت ہے اور طاقت بہی خوب رکھتے ہیں ۱۲ ف اگر تو لڑنا چاہتی ہے تو ہم حاضر ہیں دبنے والے نہیں ۱۲ ف ہم بسر وچشم تعمیل کرنے کو حاضر ہیں ۱۲ ف لوگ مار بنکا مہ جاتے ہیں ۱۲ ف پہلے بلقیس نے اپنے سرداروں کی رائے پوچھی جب انہوں نے اسی کی رائے پر رکھدیا تو بلقیس نے لڑنا مناسب نہ جانا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ جنگ دوسرا وہ دوسرے یہ کہ اگر جنگ ہوئی اور دشمن کا لشکر شہر میں آگیا تو ایسا عمدہ شہر جیسے اس زمانہ میں شہر سبا تھا تباہ ہوجائے گا کیونکہ بادشاہوں کی عادت ہے جب دشمن کا شہر فتح کرتے ہیں تو لوٹ گھسوٹ تاراج کیا کرتے ہیں اکثر عمارتوں کو جلا کر خاک کردیتے ہیں شہر کے نامی گرامی امیروں کو ذلیل کرتے ہیں ۱۲ ف بعضے حضرت سلیمان ؑ اور انکے لشکر والوں کو ۱۲ ف بلقیس نے یہ سوچا کہ اگر سلیمان ؑ دنیا کے بادشاہوں کی طرح ایک بادشاہ ہیں تو تحفہ تحائف سے خوش ہوجائینگے پہر ان سے لڑنا کچھ مشکل نہیں اور اگر اللہ تعالے کے پیغمبر ہیں تو وہ تحفہ قبول نہیں کرینگے اس صورت میں انکی اطاعت کرنا بہتر ہوگا۔ کہتے ہیں بلقیس نے سونے کی چند اینٹیں تحفہ بھیجیں جب یہ ایلچی حضرت سلیمان ؑ کے دربار تک پہونچے تو دیکھا وہاں تمام سونے کا فرش ہے وہ شرمندہ ہوئے ۱۲ ف اس میں دنیا کے تحف تحائف سے خوش نہیں ہوتا ۱۲ ف کہتے ہیں جب ایلچی یہ پیام لیکر واپس ہوا اور تحفہ بہی پہیر لیا گیا تو بلقیس سے سبا حال حضرت سلیمان ؑ کا جو اس نے دیکھا تھا بیان کیا وہ ڈر گئی اور سمجھ گئی کہ حضرت سلیمان ؑ اللہ تعالے کے پیغمبر ہیں انسے لڑنا ممکن ہے آخر حکم کی اطاعت کی اور حضرت سلیمان ؑ کی طرف روانہ ہوئی ادہر ۱۲ ف جس کو وہ اپنے ملک میں چہوڑ کر آئی ہے ۱۲

مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ۝
قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا
اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ
فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا
مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ
اَمْ اَكْفُرُ ۚ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ
لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ
كَرِيْمٌ ۝ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ
اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ
لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ
اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۚ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ
وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا
مُسْلِمِيْنَ ۝ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ
تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ اِنَّهَا كَانَتْ
مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي
الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً
وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۚ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ
مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۚ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ
ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

٢٢ السبا ٣٢ ٢ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۚ يٰجِبَالُ
اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝
اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا
صَالِحًا ۚ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَلِسُلَيْمٰنَ

پہلے کہ تو اپنی جگہ سے اٹھے اور میں اسکے اٹھالانیکا زور رکھتا ہوں
امانت دار ہوں وہ شخص جو اللہ کی کتاب کا علم رکھتا تھا بولا
اٹھا میں اس تخت کو تیری پلک جھپکنے سے پہلے تیرے پاس منگوائے
دیتا ہوں جب سلیمان نے دیکھا تخت اسکے سامنے دھرا ہوا ہے
تو کہنے لگا یہ (تخت کا اتنی جلد اسطرح چلے آنا) میرے مالک کا احسان
ہے اسلیے کہ مجھکو آزمائے میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں
اور جو کوئی شکر کریگا وہ اپنی ہی بھلائی کے لیے شکر کرے گا
اور جو کوئی ناشکری کرے تو میرا مالک بے پرواہ کرم والا ہے سلیمان نے
کہا (ایسا کرو) اسکے تخت کی صورت (ذرا) بدل دو دیکھیں وہ
(اپنا تخت) پہچانتی ہے یا ان لوگوں میں شامل ہوتی ہے جو (اپنی
چیز تک) نہیں پہچان سکتے پھر جب بلقیس (سلیمان کے پاس)
آن پہونچی تو اس سے پوچھا کیا تیرا تخت بھی ایسا ہی ہے وہ بولی
یہ تو گویا وہی ہے اور ہمکو تو اس سے پہلے ہی معلوم ہوگیا تھا اور ہم تو
(اسیوقت سے) تابعدار بنگئے تھے اور وہ جو اللہ کے سوا اور چیزوں
کو پوجتی تھی اسی نے اسکو (خدا تعالی کی عبادت سے) روک رکھا تھا
کیونکہ وہ کافر لوگوں میں سے تھی جب سب گفتگو ہو چکی تو بلقیس سے
کہا گیا چل محل کے اندر چل اسنے محل کو جو دیکھا تو سمجھی گہرا پانی ہے
(کپڑا اٹھایا) اور اپنی پنڈلیاں کھولدیں سلیمان نے کہا یہ ایک محل
ہے جو گھوٹ کر آئینوں سے بنایا گیا ہے بلقیس نے کہا اے میرے خدا میں نے اپنی
جان پر بڑا ستم کیا اور (اب) میں سلیمان کے ساتھ ہو کر اللہ رب العلمین کے تابعدار
اور ہم داود (پیغمبر) کو بزرگی دی چکی ہیں پہاڑو تم داود کے ساتھ تسبیح
کیا کرو اور پرندو اور ہمنے لوہا اسکے لیے نرم کر دیا تھا اسکو یہ حکم دیا تھا) پورے
بدن کی زرہیں بنا اور کڑیاں اندازی سے جوڑ اور نیک کام کرتے رہو
کیونکہ میں تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہوں اور سلیمان (پیغمبر) کیلیے ہمنے

ف یعنے دربار برخاست کرے صبح سے دوپہر تک دربار ہوتا تھا ۱۲ ف اس کا جواہر وغیرہ کچھ چرا لیگا نہیں۔ حضرت سلیمان ع نے اسکے جواب میں فرمایا نہیں
تو میں تو چاہتا ہوں اس سے بھی جلدی کوئی یہ تخت لے آئے ۱۲ ف آصف بن برخیا ان کا وزیر یا بخشی بعضوں نے کہا اسم اعظم کا اسکو عمل تھا ۱۲ ف یا تیری نگاہ تجھ تک
لوٹ آنے سے پہلے ۱۲ ف نگاہ لوٹ آنے سے پہلے اس کا یہ مطلب ہے کہ تم آسمان کی طرف دیکھو پھر وہاں سے لوٹ کر نیچے نگاہ ڈالو تو تخت تمہارے سامنے رکھا ہوگا۔ بعضے
کہتے ہیں اسم اعظم کے زور سے وہ عرش زمین کے نیچے نیچے آنکر دفعۃً حضرت سلیمان ع کے سامنے ابھر آیا ابن عباس رض اور مجاہد رح سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف اسکو
اور نعمتیں ملیں گی ناشکری کرنے سے جو نعمت ملی ہے وہ بھی چھن جائے گی ۱۲ ف اسکو کسی کے شکر کی پرواہ نہیں اور کرم ایسا ہے کہ ناشکروں کو بھی ہزاروں نعمتیں دیتا ہے
ف اس کی کچھ چیزیں آگے پیچھے تلے اوپر کر دو جنوں نے حضرت سلیمان ع سے کہدیا تھا کہ بلقیس دیوانی ہے اور اس سے انکا مطلب تھا کہ حضرت سلیمان ع اس سے نکاح
نہ کریں اور اولاد نہ پیدا ہو ورنہ انکو حضرت سلیمان ع کے بیٹے کا بھی تابعدار رہنا ہوگا تو انہوں نے بلقیس کی عقل کو آزمانا چاہا جنوں نے یہ بھی کہدیا تھا کہ بلقیس
کے پاؤں گدھے کی طرح نہایت بدشکل ہیں ۱۲ ف محض بے وقوف اور بیوقوف ہوتے ہیں ۱۲ ف بلقیس بڑی عقلمند عورت تھی اسنے پہچان تو لیا کہ یہ وہی تخت ہے مگر چونکہ اس
سے پوچھا یوں گیا تھا تیرا تخت بھی ایسا ہی ہے تو اس نے جواب بھی یہ دیا گویا ہو بہو وہی ہے اگر یوں پوچھتے کیا یہ تیرا تخت ہے تو وہ کہتی ہاں ۱۲ ف بعضوں نے یوں
ترجمہ کیا ہے اور سلیمان ع نے بلقیس کو اللہ تعالی کے سوا اور چیزوں کے پوجنے سے روک دیا وہ کافر لوگوں میں سے تھی اس صورت میں یہ جملہ اللہ تعالی کا کلام ہوگا اور اگلے ترجمہ
پر بلقیس کا ۱۲ ف اور وہاں آئینہ کا فرش تھا نیچے پانی بہ رہا تھا اور مچھلیاں تیر رہی تھیں ۱۲ (باقی در ضمیمہ ۱۲)

الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ
وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ وَمِنَ الْجِنِّ
مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَ
وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ
عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ
مِنْ مَحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ
كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ ۚ اِعْمَلُوا آلَ
دَاوُدَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ
الشَّكُورُ ۝ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ
مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ
تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ
الْجِنُّ أَنْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ
مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ لَقَدْ
كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ
جَنَّتَانِ عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۚ كُلُوا مِنْ
رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ
طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ۝ فَأَعْرَضُوا
فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُمْ
بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ
وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ ۝
ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِمَا كَفَرُوا ۚ وَهَلْ
نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ ۝ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ
وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا
قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ

ہوا کو تابعدار کر دیا تھا وہ صبح کو ایک مہینہ کی راہ جاتی اور شام کو
ایک مہینہ کی راہ لیجاتی اور ہم نے اسکے لیئے تانبے کا ایک چشمہ بہا دیا تھا
اور جنوں میں سے بھی کئی جن اسکے سامنے کام کرتے تھے جو اسکو مالک کے حکم سے
اور ہم نے کہدیا تھا جو کوئی جن ہمارے حکم سے پھر لیگا ہم اسکو دوزخ کے
عذاب کا مزہ چکھا ینگے ۝ جو جو اسکے لیے عالیشان عمارتیں بناتے
تھے (یا مسجدیں) اور مورتیں اور حوض کی طرح (بڑے بڑے) پیالے
اور جمی ہوئی دیگیں (اور ہم نے حکم دیا) اے داؤد کی اولاد (اللہ کا
شکر بجا لکر (نیک) عمل کرتے رہو اور میرے بندوں میں شکر کرنیوالے
کم ہیں پھر جب سلیمان پر ہم نے موت کا حکم بھیجا اسکی موت جنوں کو کسی
نے نہیں بتلائی مگر زمین کے کیڑے (دیمک) نے جو اسکی لکڑی کھا رہا تھا
جب (لکڑی کھوکھلی ہو گئی اور) سلیمان گر پڑا اسوقت جنوں کو معلوم
ہوا اگر وہ غیب کی بات جانتے ہوتے تو (ایک مدت تک) ذلت کی محنت
میں نہ پڑے رہتے ۝ بیشک سبا والوں کے لیئے اپنی ہی بستی میں نشان
(موجود) تھا (یعنی) بستی کے دہنے اور بائیں دو باغ تھے (انپر مالک کی دی
ہوئی) روزی کھاؤ اور اسکا شکر بجا لاؤ (سبحان اللہ کیا کہنا) ایسا
پاکیزہ شہر اور مالک (مہربان) بخشنے والا انہوں نے (ہمارا فرمانا)
نہ سنا ۝ ہم نے (بادہ اور کٹہ) توڑ کر زور کا نالہ انپر چھوڑ دیا اور ان دو
(عمدہ) باغوں کو بدلکر دو باغ ایسے کر دیے جنمیں بدمزہ میوے اور
جھاؤ کے درخت اور تھوڑے سے بیری کے درخت رہگئے ۝ انکی ناشکری
پر ہم نے انکو یہ سزا دی اور ہم ایسی کو سزا دیتے ہیں جو ناشکرے
ہیں اور ہم نے ان میں اور ان بستیوں کے بیچ میں جہاں ہم نے
برکت رکھی تھی کئی کھلے گاؤں (آباد) کر رکھے تھے اور انمیں سفر
کرنے کو منزلیں مقرر کر دی تھیں ۝ اور ان گاؤں میں بے
کھٹکے رات دن چلتے رہو ۝ ان کی خاصت جو آئی) تو کہنے

ف تو ایک دن میں دو مہینے کی راہ طے کرتی حسن رحمۃ نے کہا حضرت سلیمان ع صبح کو دمشق سے چلتے اور دوپہر استخر میں کر آرام کرتے اور ان دونوں ملکوں میں ایک مہینے کی راہ ہے۔ پھر شام کو استخر سے چلتے تو رات کو کابل یا بابل میں رہتے وہ بھی ایک مہینے کی راہ ہے ۱۲ ف ۲ وہ کان سے پانی کی طرح نکلتا ۱۲ ف ۳ سلیمان ع کی اطاعت نہ کریگا ۱۲ ف ۴ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم اسکو آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ کہتے ہیں ان جنوں پر اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کر دیا تھا آگ کا کوڑا اسکے ہاتھ میں رہتا جو کوئی جن حضرت سلیمان ع کی نافرمانی کرتا یہ فرشتہ اسکو کوڑا مار کر جلا دیتا ۱۲ ف ۵ پیغمبروں اور فرشتوں اور علماء اور نیک بندوں کی حضرت سلیمان ع کی شریعت میں مورتیں بنانا جائز تھا یہ مورتیں مسجدوں اور اچھے مقاموں میں رکھی جاتیں تاکہ لوگ ان کو دیکھ کر عبادت میں زیادہ کوشش کریں ۱۲ ف ۶ ہوا ایک ہی جگہ رکھی رہتیں کیونکہ اڑانا اور لیجانا مشکل تھا ۱۲ ف ۷ تو وہ لکڑی ٹیک کر کھڑا رکھا لوگ سمجھتے رہے وہ زندہ ہے ۱۲ ف ۸ حضرت سلیمان ع کے وقت میں جنوں کو یہ دعوے تھا کہ وہ آئندہ کی باتیں بتا سکتے ہیں اور بہتیرے لوگ بھی انکی نسبت یہی اعتقاد رکھتے تھے جب حضرت سلیمان ع کی لاٹھی کو دیمک چاٹ گئی اور ایک مدت کے بعد آپ گر پڑے تو جنوں کو معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان ع بہت دنوں پہلے مر چکے تھے اور انکو افسوس ہوا کہ اگر پہلے ہی ہم کو انکی موت کی خبر ہو جاتی تو اتنی مدت تک سخت مشقت کے عذاب میں کیوں مبتلا رہتے اور ان کو یہ بھی کہاں معلوم تھا کہ غیب کا علم ہم کو نہیں ہے لوگوں کو یہی معلوم ہو گیا کہ جنوں کا دعوے غیب دانی کا غلط تھا ۱۲ ف ۹ حدیث میں ہے کہ سبا ایک شخص کا نام تھا عرب میں اس کی دس اولاد ہوئیں چھ تو یمن کے ملک میں رہے اور چار شام کے ملک میں چلے گئے ۱۲ ف ۱۰ وہاں نہ کھیتی نہ میوہ نہ پیغمبر نہ سبا والوں سے کہلا بھیجا ۱۲ ف ۱۱ گویا دنیا اور آخرت دونو بگڑنے دنیا میں مزے مزے کے میوے کھاؤ اور آخرت میں عذاب بھگتو ۱۲ ف ۱۲ سفر تک کی امید کچھ نہ رہی پانی

سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ۝ فَقَالُوا
رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ
وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ ۲
أَوَّابٌ ۝ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ
بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ۝ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً
كُلٌّ لَهُ أَوَّابٌ ۝ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَ
آتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ
وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا
الْمِحْرَابَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ
مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ ۝ خَصْمَانِ بَغَىٰ
بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا
بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ
الصِّرَاطِ ۝ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ
وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ
فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ
قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ
إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ
لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ
وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ
رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۝ فَغَفَرْنَا
لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ

کے ملک جلے تھے ہماری (سفر کی منزلیں) دور دور کر دے اور اپنی جانوں پر
ظلم کرنے لگے آخر ہمنے انکو (میٹ کر) کہانیاں بنا دیا اور بالکل
چیر پھاڑ ڈالا (انکی دھجیاں اڑا دیں) جو شخص صبر اور شکر کرتا
ہے اسکو البتہ اس قصہ میں نشانیاں ہیں ۵
اور ہماری بندے داود (پیغمبر) کو یاد کر جو زور والا تھا کیونکہ وہ اللہ
کیطرف بہت رجوع رہتا تھا ہمنے پہاڑوں کو اسکا تابعدار بنا دیا
تھا وہ سورج ڈوبے اور سورج نکلے اسکے ساتھ تسبیح کرتے اور
پرندوں کو بھی (اسکا تابعدار کر دیا تھا) وہ جمع ہو کر سب اسکی طرف رجوع
رہتے اور اسکی سلطنت کو ہمنے مضبوط کر دیا تھا اور ہمنے اسکو تدبیر دی
تھی اور جھگڑا چکانیوالی بات اور (اسے پیغمبر) کیا ان جھگڑنیوالوں کی بھی
خبر تجھکو پہونچی ہے جو دیوار پھاند کر داؤد کے عبادتخانے میں آگئے
(جب بیوقت بے اجازت) داود پاس گھس آئے وہ انکو دیکھ کر گھبرا
گیا انہوں نے کہا مت ڈر ہم دو فریق میں جھگڑا ہے ہم میں سے ایک نے دوسرے
پر ظلم کیا تو انصاف سے ہمارا فیصلہ کر دے اور بے انصافی نکر اور ہمکو
سیدھی راہ بتلا دے یہ (دوسرا فریق) میرا بھائی ہے اسکے پاس
ننانوے دنبیاں ہیں (ایک کم سو) اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے
اب وہ کہتا ہے تو (اپنی) وہ (ایک دنبی) بھی میرے حوالے کر دے اور
بات چیت کرنے میں وہ مجھ کو دبا بیٹھا ہے داؤد نے کہا بیشک
تجھ پر ظلم کرتا ہے جو تیری ایک دنبی مانگ کر اپنی (ننانوے)
دنبیوں میں ملانا چاہتا ہے اور اکثر ساجھی ایکدوسرے پر زیادتی
کرتے رہتے ہیں مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کرتے ہیں (وہ ایسا
نہیں کرتے) اور ایسے لوگ بہت کم ہیں اور داود کو خیال آیا کہ یہ قصہ
نہ تھا بلکہ) ہمنے اسکو آزمایا تھا اسپر وقت اسنے اپنے مالک سے معافی
مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور (خدا کی طرف) رجوع ہو گیا آخر ہمنے

---

۱ پاس پاس گاؤں میں سفر کا مزہ نہیں آتا ۱۲ ۲ ہماری منزلیں کٹھن کر دے رستے میں آبادی کا نام نہ ہو بالکل جنگل ویران ہو جب تقدیر کی خرابی ہوتی ہے تو عقل ایسی ہی اوندھی ہو جاتی ہے ۱۲ ۳ شرک اور کفر اور ناشکری میں پڑ گئے ۱۲ ۴ سبا کے لوگ سب متفرق ہو گئے ان میں سے اوس اور خزرج مدینے میں آ کر رہے اور غسان شام کو چلے گئے اور ازد عمان کو اور خزاعہ تہامہ کو اللہ تعالیٰ نے انکا ملک ویران کر دیا جیسے انہوں نے خواہش کی تھی جنگل ہی جنگل ہو گیا ۱۲ ۵ کہ ایک ایسا آباد ملک کسقدر جلد تباہ ہو گیا۔ صبر کرتا ہے جسنے اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے شکر کرتا ہے یعنے اللہ تعالیٰ کے حکم بجالاتا ہے ایسے ہی لوگوں کو نصیحت اور عبرت ہوتی ہے ۱۲ ۶ عبادت کی طاقت بہت رکھتا تھا چنانچہ آپ ایکدن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے یہ بہت مشکل ہے کیونکہ نہ روزے کی عادت پڑتی ہے نہ افطار کی اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کو تسلی دی کہ حضرت داؤد پر بھی طالوت کی حکومت میں بہت تکلیف گذری تم بھی انکا قصہ یاد کر کے صبر کرو ۱۲ ۷ اور یہی جب تباہ انکے رونے زاری کا حدیث میں ہے کہ اواب وہ جو تنہائی میں اپنے گناہ یاد کر کے اللہ سے بخشش چاہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اواب یعنے یقین رکھنے والا ۱۲ ۸ اشراق سے وہی وقت مراد ہے جب سورج نکلکر خوب چمکنے لگتا ہے ۱۲ ۹ اسکے فرمانبردار رہتے تسبیح کے وقت جواب دیتے رہتے ۱۲ ۱۰ حکمت اور دانائی ملک کے انتظام کی عقل یا پیغمبری ۱۲ ۱۱ بحث سنکر فیصلہ کرنیکا طریقہ ۱۲ ۱۲ حضرت داؤد نے اپنے دنوں کو یوں تقسیم کیا تھا ایکدن عبادت کا ایکدن مقدمے فیصل کرنے کا ایکدن سلطنت کے کام کا اور ایکدن وعظ اور نصیحت کا عبادت کے دن حضرت داؤد کے عبادت میں مصروف تھے دو فرشتے (جبرائیل اور میکائیل) دو آدمیوں کی صورت میں جھگڑتے آئے اور انکے پاس جا نہیں سکا دربان کو دیوار پر چڑھ کر اندر پہونچ گئے حضرت داؤد کے کہیں دشمن نہ ہوں انکے قتل کرنیکو آئے ہوں ۱۲ (باقی در ضمیمہ ۱۲)

وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ
خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ
الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ
شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ
وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ ۳ ص ۳۸
الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝ اِذْ عُرِضَ
عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝
فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ
.....عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ
بِالْحِجَابِ ۝ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ
مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝ وَلَقَدْ
فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰي كُرْسِيِّهٖ
جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ
لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ
مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝
فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ
رُخَاۗءً حَيْثُ اَصَابَ ۝ وَالشَّيٰطِيْنَ
كُلَّ بَنَّاۗءٍ وَّغَوَّاصٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ
مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝ هٰذَا
عَطَاۗؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ
بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا
لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝

اور اچھا ٹھکانا ۱۲ و ہمنے تجھ کو زمین کا حاکم بنایا ہے تو لوگوں کا فیصلہ
انصاف سے کیا کر اور (نفس کی خواہش پر مت چل ایسا نہ ہو وہ تجھ کو خدا
کے (ٹھیک) رستے سے بہکا دے بیشک جو لوگ اللہ کی راہ سے بہک جاتے
ہیں انکو سخت سزا ملیگی اسوجہ سے کہ وہ حساب کا دن بھول گئے ۲
اور ہمنے داؤد کو سلیمان (بیٹا) عنایت کیا اچھا بندہ وہ (خدا
کی طرف) بہت رجوع رہنے والا تھا جب سورج ڈھلے پر اصیل ۲
گھوڑے اسکے سامنے لائے گئے تو کہنے لگا میںنے مال (گھوڑوں)
کی محبت اللہ کی یاد سے زیادہ چاہی یہانتک کہ سورج پردے میں چھپ
گیا (ڈوب گیا) ان گھوڑوں کو پھر میرے سامنے لاؤ تو انکی ٹانگیں
اور گردنیں کاٹنا شروع کیں ۱۲ اور ہمنے سلیمان کو ایک بلا میں
پھانسا اور اسکی کرسی پر ایک (دوسرا) دھڑ ڈالدیا پھر وہ (خدا
کیطرف) رجوع ہوا کہنے لگا مالک میرے محبہ کو بخشدے اور ایسی
بادشاہت دے جو میرے بعد کسی کو حاصل نہ ہو بیشک تو
ہی بڑا دینے والا ہے ہم نے (اس کی دعا قبول کی) ہوا
کو اس کے اختیار میں کر دیا جہاں وہ پہنچنا چاہتا اس کے
حکم سے وہیمی وہیمی چلتی اور شیطانوں کو (بھی) جتنے
ان میں معمار اور غوطہ خور تھے (سب اس کے
اختیار میں کر دیے ۱۲) اور دوسرے شیطانوں کو بھی
جو طوق زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے ۱۲ اور ہمنے سلیمان
سے کہا) یہ ہماری بے حساب دین ہے تو (لوگوں کو اس
میں سے) دے یا رکھ چھوڑ اور بے شک سلیمان کے لیے
ہمارے پاس نزدیکی کا درجہ ہے اور اچھا ٹھکانا ۱۲

ف اور نفس کی خواہش پر چلنے لگتے ہیں ۱۲ ف یعنے قیامت کا دن جسدن حاکم سے بڑی پرسش ہوگی اور اگر اسنے کسی مقدمے میں انصاف کے خلاف فیصلہ کیا ہوگا تو اسکو سخت سزا دیجائے گی ۱۲ ف کہتے ہیں یہ ایک ہزار گھوڑے تھے یا بیس ہزار گھوڑے ۱۲ ف غصے سے کہ ان گھوڑوں نے مجھ کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دیا حضرت سلیمان ؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا ہی حکم ہوا ہوگا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ انکو ذبح کر ڈالا اور انکا گوشت اللہ تعالیٰ کی راہ میں تصدق کر دیا اللہ تعالیٰ نے ان گھوڑوں کے بدل ہوا کو انکے تابع کر دیا ۱۲ ف یا دوبارہ تخت پر بیٹھا دوسرے دھڑ سے ایک شیطان مراد ہے جسکا نام صخر تھا ہوا یہ تھا کہ حضرت سلیمان ؑ حاجت کو جاتے وقت اپنی انگشتری جس کی تاثیر سے جن اور دیو سب انکے تابع تھے اپنی بی بی کو دے گئے صخر حضرت سلیمان ؑ کی صورت بنکر وہ انگوٹھی ان کی بی بی سے لیگیا اور اسکو پہنکر بادشاہت کی کرسی پر بیٹھ کر لگا حکومت کرنے حضرت سلیمان ؑ نے مارے غیرت کے یہیں مجھ کو مردانہ ڈالے چھپ گئے چالیس دن کے بعد پھر وہ انگوٹھی حضرت سلیمان ؑ کے ہاتھ آئی اور وہ دوبارہ تخت سلطنت پر بیٹھے اور صخر کو سمندر میں پھینک دیا بعضوں نے کہا ایک بار سلیمان ؑ نے یوں کہہ بیٹھے کہ میری ستر بیبیاں ہیں میں آج شب کو ہر ایک کے پاس جاؤنگا تو ستر لڑکے پیدا ہونگے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے۔ انشاء اللہ کہنا بھول گئے کسی بی بی کو حمل نہ رہا ایک بی بی جنی تو وہ بھی کچا پکا لوگوں نے وہ دھڑ لاکر انکی کرسی پر ڈالدیا لیجئے یہی آپ کا لڑکا ہے اسوقت اونکو تنبیہ ہوئی کہ انشاء اللہ نہ کہنے کی یہ سزا ملی اور وہاں سے طرف رجوع ہوئے ۱۲ ف اور انکے تخت کو اسی طرف اڑا کر لیجاتی دریا سے یا فرض ہے کہ سمندر سے آندھی کیطرح نہیں چلتی ورنہ لوگوں کو تکلیف ہوتی ۱۲ ف معمار تو عمارتیں بناتے اور غوطہ خور موتی اور جواہر دریا میں سے نکالتے ۱۲ ف جب انمیں سے کوئی نافرمانی کرتا تو اسکو پکڑ دیتے ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ ہماری دین ہے احسان ہے جسکو چاہے دے یا رکھ چھوڑ جتنی چاہے کچھ حساب نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی دوسری مہربانی ہے کہ انکو حساب کتاب بھی معاف کر دیا گیا تھا ۱۲ منہ بیشت ۱۲

قصة ابراهيم واسمعيل والكعبة

باب ۶۳ حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل اور کعبے کے حالات

۱۵ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

اور (یاد کر جب ابراہیم کو اسکے پروردگار نے کئی باتوں سے آزمایا اس نے ان باتوں کو پورا کیا پروردگار نے فرمایا میں تجھ کو لوگوں کا سردار بناؤنگا (کہ قیامت تک لوگ تیری پیروی کریں) ابراہیم نے کہا اور میری اولاد کو فرمایا جو ظالم (بے انصاف) ہیں ان تک یہ اقرار نہ پہونچیگا اور (یاد کرو جب ہمنے خانہ کعبہ کو لوگوں کی لوٹ کر آنیکی (یا ثواب کی) اور امن کی جگہہ ٹھیرائی اور (لوگوں کو حکم دیا کہ) مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالو اور ہمنے ابراہیم اور اسمٰعیل کو حکم کیا کہ میرے گھر کو طواف اور اعتکاف اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھو اور (یاد کرو جب) ابراہیم نے اپنے مالک سے عرض کیا پروردگار اسجگہہ کو ایک امن کا شہر بنادے اور وہاں کے رہنے والوں میں سے جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لائیں انکو میوے کھانیکو دے (اللہ نے) فرمایا اور (فرمایا کافر کو بھی میں چند روز تک فائدہ اٹھانے دونگا پھر اسکو دوزخ کے عذاب کیطرف کھینچ لاؤنگا۔ اور وہ برا ٹھکانا ہے اور (یاد کرو جب ابراہیم خانہ کعبہ کے پایوں کو اونچا کر رہا تھا (یعنے دیواریں بنا رہے تھے) اور اسکے ساتھ اسمٰعیل بھی (دونوں نے کہا) پروردگار ہمارے یہ خدمت ہماری قبول فرمالے تو (دعا کو) سنتا ہے (دل کی نیت کو) جانتا ہے پروردگار ہمارے اور ہم کو اپنا تابعدار کردے اور ہماری اولاد میں سے ایک گروہ پیدا کر جو تیرا تابعدار ہو۔ اور ہم کو حج کے طریقے بتلا دے اور ہمارے قصور معاف کردے بے شک تو بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے ۱۲

ف یعنے میں تیری اولاد کو بھی سرداری دونگا اسکا اقرار کرتا ہوں بشرطیکہ وہ نیک ہوں اور جو تیری اولاد میں بدکار اور ظالم ہونگے وہ اس اقرار سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے اون کو سرداری نہیں ملیگی ۱۲ ف لوگوں کے لوٹ کر آنے کی یعنے حاجی لوگ وہاں آتے ہیں پھر جاتے ہیں پھر آتے ہیں تو خانہ کعبہ مرجع خلائق ہے جو ایک بار آتا ہے وہ پھر چاہتا ہے کہ دوبارہ آوے امن کی جگہہ اسلیئے کہ مشرک لوگ بھی کہ والوں کو نہ ستاتے آس پاس کے لوگوں کو ایذا دیتے ۱۲ ف مقام ابراہیم ایک پتھر ہے جسپر وہ کھڑے ہو کر کعبے کی دیواریں اٹھاتے تھے اب اس مقام پر ایک گنبد بنا ہوا ہے لوگ اکثر طواف کا دوگانہ وہیں ادا کرتے ہیں یا ساری مسجد حرام مراد ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ یہ مقام ہے ہمارے باپ ابراہیمؑ کا ہم اسکو نماز کی جگہہ بنا دیں تب یہ آیت اتری ۱۲ ف بتوں سے یا نجاست سے یا کفار سے یا جھوٹ اور فریب اور دغابازی سے یا جنب اور حائض سے ۱۲ ف عاکفین کا ترجمہ اعتکاف کرنیوالے ۱۲ ف صحیح حدیث میں ہے کہ ابراہیمؑ نے مکہ کو حرام کیا اور میں مدینہ کو حرام کرتا ہوں دو پتھریلی زمین کے بیچ۔ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کی دعا کو قبول کیا اور باوجودیکہ مکہ کا مقام بالکل ویران اور اجاڑ تھا اور وہاں کی زمین شور کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی تھی لیکن وہاں شہر بس گیا اور دور دور سے سب قسم کے میوے اور ترکاریاں آنے لگیں ۱۲ ف قسطلانی رحمہ نے کہا کعبہ دس بار بنایا گیا اول فرشتوں نے بنایا دوسرے آدم علیہ السلام نے تیسرے شیث علیہ السلام نے وہ طوفان نوح میں گر گیا چوتھے ابراہیمؑ نے پانچویں قوم عمالقہ نے چھٹے جرہم نے ساتویں قصی بن کلاب نے جو دادا ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آٹھویں قریش نے نویں عبداللہ بن زبیر نے دسویں حجاج بن یوسف نے میں کہتا ہوں کہ گیارہویں شاہ روم نے ۷۳ھ میں اور یہی بنا اب تک قائم ہے ۱۲ ف اسکے ارکان اور آداب یا قربانی کرنیکے مقام یا عبادت کے طریقے ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

			رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝	پروردگار ہمارے اس گروہ میں انہی میں سے ایک پیغمبر بھیج جو تیری آیتیں پڑھکر انکو سنائے اور کتاب (قرآن شریف) اور حکمت (حدیث شریف) انکو سکھلائے اور شرک سے انکو پاک کرے بیشک تو زبردست ہے حکمت والا ہے
۱	البقرہ	۱۶	وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ ۖ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ۝ وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝	اور ابراہیم کے طریق سے وہی نفرت کرے گا جو احمق ہوگا اور ہم نے اس کو دنیا میں چن لیا اور اسکو پیغمبری عنایت فرمائی اور آخرت میں وہ نیک ہے جب پروردگار نے اس سے فرمایا اسلام پر مضبوط ہو جا تو کہنے لگا میں اسکا تابعدار بنگیا جو سارے جہان کا مالک ہے۔ اور ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں (اسمٰعیل اور اسحاق) اور یعقوب نے بھی اپنے (بارہ) بیٹوں کو اسی دین کی وصیت کی بیٹا اللہ تعالے نے تمہارے لیے یہ دین (یعنے اسلام) پسند کیا ہے تو مرتے وقت مسلمان (ضرور) ہو، اور (مسلمانوں سے) کہتے ہیں یہودی یا عیسائی بن جاؤ راہ پر آؤ اے پیغمبر (انکو) کہدو نہیں ہم ابراہیم کے دین پر ہیں جو سیدھی راہ پر تھا اور وہ مشرک نہ تھا
۳	۔	۳۵	أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ ۘ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ ۖ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝	اے پیغمبر کیا تو اس شخص (کے قصے) پر نظر نہیں ڈالی جو اسلئے کہ خدا نے اسکو بادشاہت دی تھی ابراہیم سے اسکے پروردگار کے بارے میں جھگڑا جب ابراہیم نے کہا میرا پروردگار تو وہ ہے جو جلاتا اور مارتا ہے اس نے کہا میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں ابراہیم نے کہا اچھا اللہ تو سورج کو پورب سے نکالتا ہے (اگر تو خدا ہے) تو اسکو پچھم کیطرف سے لا (یہ سنکر) وہ کافر (نمرود مردود) ہکا بکا (یعنے حیران اور خاموش) رہ گیا اور اللہ ایسے ہم لوگوں کو راہ پر نہیں
″	″	″	وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن ۖ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ۖ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ	اور (اے پیغمبر) یاد کر جب ابراہیم نے کہا پروردگار مجھکو (اپنی قدرت سے) دکھلا دے کیونکر مردوں کو جلائیگا (خدا نے) فرمایا کیا تجھکو یقین نہیں ابراہیم نے کہا کیوں نہیں لیکن (چاہتا ہوں) اسلئے کہ میرا دل تسلی ہو جائے فرمایا اچھا تو چار پرندے

(۱) انہیں میں سے ایک پیغمبر ہیں یعنے اپنی کی قوم میں سے یہ دعا ہے نبی عربی یعنے پیغمبر آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے اسی لیے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں دعا ہوں ابراہیم ؑ کی بشارت سے مراد حدیث شریف ہے اور کتاب سے مراد قرآن شریف آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونو پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کوئی عزہ سے یہ سنا دے کہ میں اسکی کتاب میں یہ حکم نہیں پاتا سن لو مجھکو کتاب ملی ہے اور اسکے ساتھ ایک اور چیز جو اسی طرح کی ہے یعنے حدیث شریف جس شخص نے حدیث شریف سے منہ موڑا اسنے اسکی کتاب کو بھی چھوڑ دیا کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ اور جسکو قرآن اور حدیث دونوں آن حضرت ؐ سے پہنچے ہیں تمام خلق اللہ کا فرمانبردار بن جانا اسنے سب کام اللہ تعالے پر چھوڑے (۲) یعنے اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو یہاں تک کہ موت آوے مرو تو اسی دین پر (۳) بلکہ ایک طرف کا تنہا یعنے ایک ہی خدا کا ہو رہا تھا حنیف کہتے ہیں اس شخص کو جو جھوٹے مذہبوں سے معہ اور سچے طریق پر آگیا ہو۔ صحیح حدیث میں ہے کہ میں اسی دین شریعت دیکر بھیجا گیا۔ دوسری روایت میں ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا دین اللہ کو پسند ہے فرمایا سیدھا سادہ جسپر ابراہیم ؑ مشرک نہ تھا اسی پر ہمارا دین ہے قول کا کہ عزیر اللہ کے بیٹے تھے اور نصاریٰ کے قول کا کہ حضرت عیسےٰ اللہ کے بیٹے تھے (۴) وہ شخص نمرود بن کنعان بن کوش بن کنعان بن سام بن نوح تھا بعضوں نے کہا نمرود بن فالخ بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح اللہ نے اسکو بڑی بادشاہت دی تھی سب سے پہلے اسنے تاج اپنے سر پر رکھا اور نمرود سے پہلے کوئی بادشاہ خدائی کا دعوے کرنے والا نہ ہوا ہے حضرت ابراہیم ؑ کو اسی نے پیغمبر بنا کر آگ میں ڈالا تھا

			إِلَيْكُمْ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَلَّا يَكُونُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ	لے پھر انکو اپنے ساتھ ہلالو پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا رکھدو پھر انکو (اس
			بِجُحُودِهِمْ أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ	کا نام لیکر) بلاؤ وہ لپکتے ہوئے تمہارے پاس آجائینگے ف اور یہ جان لو کہ اللہ تعالے
			وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝	زبردست ہے حکمت والا ہے
۳	آل عمران	۷	يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرٰهِيمَ	(اے کتاب والو) ابراہیم کے متعلق میں کیوں جھگڑتے ہو اور توریت (جس
			وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا	سے یہودی کی ابتدا ہے) اور انجیل (جس سے نصاریٰ کی ابتدا ہے) دونو ابراہیم
			مِنْ بَعْدِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ هٰأَنْتُمْ	کے بعد اتریں کیا تمکو عقل نہیں سنو (بیوقوف) لوگو تمنے ان باتوں
			هٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ	میں جھگڑا کیا جنکو (صحیح یا غلط) کچھ نہ کچھ جانتے تھے ف اب ان باتوں
			فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ ۚ	میں کیوں جھگڑتے ہو جنکا تمہیں مطلق علم نہیں (جیسے ابراہیم کا
			وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ مَا كَانَ	مقدمہ) اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ابراہیم تو نہ یہودی تھا
			إِبْرٰهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلٰكِنْ	نہ نصرانی تھا وہ تو ایک (بگا مسلمان تھا (یعنے ایک طرف والا
			كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ	اللہ کا تابعدار) اور مشرک نہ تھا ف سب لوگوں میں ابراہیم سے
			الْمُشْرِكِينَ ۝ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرٰهِيمَ	زیادہ خصوصیت رکھنے والے (یعنے زیادہ مشابہ) تو وہ لوگ تھے
			لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ	جنہوں نے اسکی پیروی کی ف اور (پھر) یہ پیغمبر ف اور ایمان والے (مسلمان)
			آمَنُوا ۗ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ۝	اور اللہ تعالے مسلمانوں کی مدد پر ہے ف
۴	″	۱۰	قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۟ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ	کہدو اللہ نے سچ فرمایا (کہ ابراہیم پر یہ چیزیں حرام نہیں ہوئی تھیں) تو
			إِبْرٰهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝	ابراہیم کی راہ پر چلو جو ایک بگا تھا (یعنے خالص خدا کی طرف کا) اور
			إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي	مشرک نہ تھا بیشک سب سے پہلا جو گھر لوگوں کی (عبادت کیلیے) بنایا
			بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعٰلَمِينَ ۝	گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے (یعنے کعبہ شریف) برکت والا اور سارے جہان
			فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرٰهِيمَ ۚ	کو ہدایت کرنیوالا ف اسمیں (یعنے خانہ کعبہ میں اللہ کی قدرت کی) کئی کھلی
			وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ	نشانیاں ہیں (انمیں سے ایک) مقام ابراہیم ہے ف اور جو شخص اسکے اندر آئی اسکو امن مل جاتا ہے
۵	النساء	۱۸	وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ	اور کس کا دین اس شخص سے اچھا ہو سکتا ہے جس نے اپنا منہ اللہ کی سامنے
			لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرٰهِيمَ	جھکا دیا ف اور نیکی میں لگ گیا ف اور ابراہیم کے رستہ پر چلا جو ایک بگا
			حَنِيفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرٰهِيمَ خَلِيلًا ۝	تھا ف اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا سچا دوست بنایا ف
۶	المائدہ	۱۳	جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ	خدا نے کعبے کو جو عزت والا گھر ہے لوگوں کا گذارہ بنایا ف اور (اسیطرح)

ف یعنے چند مدت پاکر انکو اپنے سے بلالو تاکہ زندہ ہونے کے بعد تم کو یقین ہو کہ وہی پرند ہیں جن کو تمنے ذبح کیا تھا اور نہ ایک شبہ بچا رہیگا کہ ان پرندوں کی روح تو فنا ہو گئی مگر خدا نے تعالے نے ایک دوسری روح ان جسموں میں پھونک دی ۱۲ ف حضرت ابراہیم نے ایک پہاڑ پر چاروں کے سر رکھے اور ایک پہاڑ پر چاروں کے پر ایک پر دھر ایک پر پاؤں ۱۲ ف یعنے جھاڑ دھپت اچھی طرح تیزی کے ساتھ اڑتے ہوئے یہیں کہ گرتے پڑتے ٹکڑے ۱۲ ف اسکی حکمت انسان کیا سمجھ سکتا بقول شخصے اول ایک قطرہ مجمع ہوا آخر دو ارب ہو گئے ابن عباس رضہ نے کہا ابراہیم نے سات پہاڑوں پر انکے ٹکڑے رکھے اور انکے سر اپنے ہاتھ میں تھام لیے پھر ان کو آواز دی تو ایک گوشت دوسرے ٹکڑے سے اور ایک پرد دوسرے پر سے اڑ کر ملنے لگا یہانتک کہ ہر پرند پورا جڑ گیا۔ لیکن سر نہ تھا پھر وہاں سے آکر اپنے اپنے سروں سے جڑ گئے جو ابراہیم کے ہاتھ میں تھے سبحان اللہ جلت قدرتہ ۱۲ ف جیسے توریت یا انجیل کے مضمون ۱۲ ف بلکہ سوا خدا پرست آیت میں اشارہ ہے کہ یہود اور نصاریٰ گو اپنے تئیں بڑا کہتے ہیں مگر حقیقت میں مشرک ہیں مولویوں کو انہوں نے خدا بنا رکھا ہے اور عزیر اور حضرت عیسےٰ کو اللہ کا فرزند کہتے ہیں ۱۲ ف یعنے ان کی امت میں تھے ۱۲ ف یعنے حضرت محمد ﷺ جو انکی اولاد میں ہیں اور بہت سے احکام ان کی شریعت کے ابراہیم کی شرع سے ملتے ہیں ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ اگر تم ابراہیم کو ایک اس سے کہ یہودی یا نصرانی کہتے ہو کہ انکی شریعت ہماری شریعت سے ملتی جلتی ہے تو یہ بھی غلط ہے شریعت محمدی شریعت ابراہیمی سے بہت ملتی ہے تو مسلمان کہلانے سے زیادہ وہ کہنے کا حق ہے کہ ابراہیم ہمارے طریق پر تھے ۱۲ ف جو شرک کرتے ہو اور مسلمانوں پر جو ابراہیم کی طرح یکطرفہ ہیں اعتراض کرتے ہو تو اللہ کی راہ پر نہیں ہیں ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

فِيمَا لِلشَّاهِرِينَ الْحَرَامَ وَالْعَدِيَّ وَ
الْقَلَائِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ
اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ
اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ
اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ
عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا
رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ
فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ
فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ
لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا
رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ
اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ
مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۚ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ
فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ
بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْئًا ۚ وَسِعَ رَبِّيْ
كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَكَيْفَ
اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ
اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ

اور (یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تو بتوں کو خدا بناتا ہے (انکا پوجا کرتا ہے) میں تو تجھ کو اور تیری قوم کو کھلا گمراہ سمجھتا ہوں اور اسیطرح ہم ابراہیم کو آسمان اور زمین کی بڑی چیزیں دکھلانے لگے اور تاکہ وہ (پوری) یقین والوں میں سے ہوجائے تو جب رات کی اندھیری اسپر چھا گئی اس نے ایک تارا دیکھا اور کہنے لگا یہ میرا مالک ہے جب وہ تارا ڈوب گیا تو کہنے لگا ڈوبنے والوں کو میں پسند نہیں کرتا پھر جب چاند کو دیکھا جگمگاتا ہوا کہنے لگا یہ میرا مالک ہے جب وہ (بھی) ڈوب گیا تو کہنے لگا اگر میرا مالک مجھ کو راہ پر نہ لگائے گا تو میں بھی ضرور گمراہ لوگوں میں ہوجاؤنگا پھر جب سورج کو دیکھا جھلکتا ہوا (بہت چمکتا ہوا) کہنے لگا یہ میرا مالک ہے یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ (بھی) ڈوب گیا تو کہنے لگا بھائیو میں تو ان چیزوں سے بیزار ہوں (الگ ہوں) جنکو تم (خدا کے ساتھ) شریک مانتے ہو میں نے تو ایک ہی کا ہوکر (ایک طرف کا ہوکر) اپنا منہ اسکی طرف کرلیا جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرک نہیں ہوں اور اسکی قوم اس سے بحثنے لگی ابراہیم نے کہا کیا تم اللہ (کی وحدانیت) میں مجھ سے بحثتے ہو وہ تو مجھ کو راہ پر لگا چکا اور جنکو تم اسکا شریک سمجھتے ہو میں انسے نہیں ڈرتا ہاں اگر میرا مالک کچھ چاہے میرے مالک کے علم میں سب چیزیں سما گئی ہیں کیا تم غور نہیں کرتے اور جنکو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو میں انسے کیوں ڈرنے لگا حالانکہ تم اللہ تعالے کے

ذی قعدہ اور ذی حجہ اور محرم اور رجب کو لوگ امن میں امن کے ساتھ سوداگری کرتے ہیں ۱۲ ف کوئی اسکو لوٹتا نہیں اور اسکے گوشت سے غریب مسکین اپنا پیٹ بھرتے ہیں ۱۲ ف یہی نیاز کا جانور ہے جسکے گلے میں نشان کے لیئے جوتا یا دسترخوان یا اور کوئی چیز لٹکا دیتے ہیں پھر اوسکو کوئی نہیں لوٹتا ۱۲ ف جو اللہ تعالے نے ان چیزوں کو گذارہ اور امن بنایا یا جو غیب کی باتیں اس سورت میں بیان کیں ۱۲ ف یہی سمجھ لو کہ آسمان اور زمین کیا ۱۲ ف تو جو حکم انکے دیے ہیں انہیں کے چلنے میں تمہارا فائدہ ہے اور تمہارا بچاؤ ہے ۱۲ ف توریت شریف میں ابراہیم کے باپ کا نام تارح لکھا ہے اور اکثر مورخین بھی یہی کہتے ہیں تو شاید تارح نام ہوگا اور آزر لقب ہوگا آزر کے معنے مدد کرنیوالا ۱۲ ف جیسے ابراہیم کو ہمنے یہ سمجھ دی ۱۲ ف یا آسمان و زمین کی بادشاہت یا آسمان اور زمین کا انتظام ۱۲ ف آسمان کی بڑی چیزیں سورج اور چاند اور تارے اور زمین کی بڑی چیزیں پہاڑ دریا سمندر وغیرہ ۱۲ ف تاکہ وہ ان چیزوں سے حق تعالے کے وجود پر دلیل لے ۱۲ ف یعنی عین الیقین اسکو حاصل ہو جسکا درجہ علم الیقین سے بھی زیادہ ہے ۱۲ ف کہا یہ ہوا کہ حضرت ابراہیم کو ان کی ماں نے شہر سے باہر لیجا کر پہاڑ کے ایک غار میں چھپا دیا تھا اور ان کے باپ سے بھی چھپایا تھا اسوقت کا بادشاہ سب بچوں کو مروا ڈالتا تھا نجومیوں نے اس سے کہدیا تھا کہ ایک بچہ ایسا پیدا ہونے والا ہے جو تیری بادشاہت کو تباہ کریگا جب ابراہیم بڑے ہوکے تو غار سے باہر نکلے اور سورج ڈوب گیا تھا رات کی اندھیری آرہی تھی ایک چمکتا تارا مشتری یا زہرہ ہوگا دیکھا اوسی کو خدا سمجھے ان کے سمجھنے کا یہ نہ تھا اور دنیا سے بالکل ناواقف تھے ۱۲ ف خدا ایسا ہونا چاہیئے جو ہمیشہ ایک حال میں رہے ۱۲ ف دیکھنے میں وہ تارے سے بڑا اور زیادہ چمکدار تھا ۱۲ ف جو اصلی مالک اور سچا خدا ہے ۱۲

(باقی در صفحہ ۱۲)

			سُلْطٰنًا ۭ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	سات ان چیزوں کو شریک کرنے میں تم نے جنکی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری سچ کہو دونوں طرف میں سے کسکو زیادہ خاطر جمع رہنا چاہیے اگر تمکو علم ہے[ط]
۷	الانعام	۱۰	وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰي قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝	اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہمنے ابراہیم کو اسکی قوم کے مقابلہ میں بتلائی ہم جسکو چاہیں اسکے درجے بلند کردیتے ہیں (اے پیغمبر) بیشک تیرا مالک حکمت والا ہے جاننے والا ہے۔
۸	″	۲۰	قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ڬ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے مجھ کو تو میرے مالک نے سیدھا رستہ دکھلایا ٹھیک دین ابراہیم کا طریق جو ایک ہی طرف کا ہو رہا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا[ف]
۱۱	التوبۃ	۱۴	وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝	اور[ف] ابراہیم نے جو اپنے باپ کے لیے مغفرت کی دعا مانگی تھی تو یہ نہیں مگر ایک وعدہ کیوجہ) سو جو اسنے اپنے باپ سے کیا تھا پھر جب ابراہیم کو یہ کھل گیا کہ اسکا باپ خدا کا دشمن ہے تو وہ اس سے الگ ہو گیا[ف] بیشک ابراہیم بڑا نرم دل بردبار تھا[ف]
۱۲	ھود	۷۰	وَلَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاۗءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۝ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ۝ وَامْرَاَتُهٗ قَاۗىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَاۗءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَاۗءَتْهُ الْبُشْرٰى	اور ہماری بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم کے پاس خوشخبری لیکر آچکے ہیں[ف] (فرشتوں نے) کہا سلام ابراہیم نے جواب دیا سلام پھر کچھ دیر نہیں ہوئی کہ ابراہیم ایک بھنا ہوا بچھڑا لیکر آیا جب ابراہیم نے دیکھا وہ اپنے ہاتھ بچھڑے کیطرف نہیں بڑھاتے تو برا مانا اور دل ہی دل میں ڈر گیا[ف] انہوں نے کہا مت ڈر ہم لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں[ف] اور اسکی بی بی کھڑی تھی وہ ہنس دی[ف] تو ہمنے اسکو خوشخبری دی اسحاق[ف] کی اور اسحاق کے بعد (اسحاق کے بیٹے) یعقوب کی[ف] وہ کہنے لگی وہ[ف] میں کیا جنوں گی میں بوڑھی اور میرا یہ خاوند (بھی) بوڑھا (پھر) یہ تو اچنبھے کی بات ہے[ف] فرشتے کہنے لگے کیا تو خدا کی قدرت پر تعجب کرتی ہے[ف] اے گھر والو تمپر خدا کی رحمت اور برکت ہو[ف] وہ سراہا گیا ہے بڑا احسان کرنیوالا پھر جب ابراہیم کے دل سے ڈر جاتا رہا اور (اولاد کی) خوش خبری ملی

ف اور تم جاہل نہیں ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ مشرکوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے کیونکہ اس کو ہر طرح کی قدرت ہے اور موحدوں کو کوئی ڈر نہیں ان کا یہ بت کیا بگاڑ سکتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے خود ہی جواب دیا اور فرمایا الذین الآیۃ ۱۲ ف یعنے چونکہ ابراہیم ؑ نے اپنی جان کا کچھ ڈر نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی اور اس کی راہ میں کوشش کی تو ہمنے بھی انپر بڑے بڑے احسان کیئے اُن کو اسحٰق ؑ سا بیٹا اور یعقوب ؑ سا پوتا دیا معلوم ہوا کہ نیکبخت بیٹا یا پوتا حق تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے ۱۲ ف یعنے خدا کی طرف کا ۱۲ ف جیسے قریش کے کافر کہتے ہیں ۱۲ ف یعنے ابراہیم ؑ نے اپنے باپ سے استغفار کا وعدہ کر لیا تھا جیسے اس آیت میں ستا سأستغفر لک تو وعدے کو پورا کرنے کے لیئے انہوں نے دعا کی ۱۲ ف بیزار ہو گیا محبت چھوڑ دی ۱۲ ف یا بہت رونیوالا آہ آہ کرنیوالا یا بہت دعا کرنیوالا یا بہت اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والا یا بہت تسبیح کرنیوالا یا بہت سمجھ والا یا بہت مہربان ۱۲ ف کوئی سختی کرتا تو آپ نرمی کرتے چنانچہ ان کے باپ نے ان سے کہا میں تجھ کو پتھروں سے مار ڈالونگا انہوں نے جواب دیا تم سلامت رہو میں تمہارے لیئے دعا کرونگا جب ان کو کوئی ستاتا تو فرماتے اللہ تعالیٰ تجھکو ہدایت کرے ۱۲ ف یہ فرشتے حضرت لوط ؑ کی قوم پر عذاب اتارنے کے لیئے آئے تھے راہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سے گذرے انہوں نے سمجھا مسافر ہیں انکی مہمانی کرنا چاہی کہتے ہیں تین فرشتے تھے جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام۔ بعضوں نے کہا نو تھے۔ خوشخبری یہ دی کہ ابراہیم علیہ السلام کی بی بی سارہ کو لڑکا پیدا ہونے کی۔ بعضوں نے کہا لوط علیہ السلام کی قوم کی تباہی کی ۱۲ ف ان کے کہانے کے لیئے ۱۲ ف اور کہا نا شروع نہیں کرتے ۱۲ ف تعالیٰ یا تکونیا اور اجنبی سمجھا ۱۲ ف کیونکہ وہاں کا دستور یہ تھا کہ جو نیا شخص آوے اور کہانا نہ کھاوے تو سمجھتے کوئی بری خبر لایا ہے ہمارے ارادے سے آیا ہے ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

يُحَاجُّونَا فِي قَوْمِنَا ۚ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ
لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ۝ يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ
عَنْ هَٰذَا ۖ إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ
وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ۝
وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا
الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن
نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ۝ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ
كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ
مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ۝ رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن
ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ
بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ
فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي
إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ
لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ
مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى
اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي
السَّمَاءِ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي
عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ
رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِي
مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ رَبَّنَا
وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي
وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ
الْحِسَابُ ۝

تو لوط کی قوم کے مقدمے میں ہم سے جھگڑنے لگا۔ بیشک ابراہیم
بڑا بردبار نرم دل خدا سے دل لگانے والا تھا۔ اے ابراہیم
اب یہ خیال چھوڑ دے تیرے مالک کا حکم ہو چکا اور ان پر
عذاب آنے والا ہے جو ٹل نہیں سکتا۔

اور جب ابراہیمؑ نے دعا کی مالک میرے اس شہر کو (یعنی مکہ کو) امن کی
جگہ کر دے اور مجھ کو اور میرے بیٹوں کو بتوں کی پوجا سے بچائے
رکھ۔ مالک میرے ان بتوں نے بیشک بہت آدمیوں کو گمراہ
کر دیا ہے تو جو میری راہ پر (توحید پر) چلے وہ میرا ہے اور جو کوئی
میرا کہنا نہ مانے (اور شرک کرے) تو تو بخشنے والا مہربان ہے۔
مالک ہمارے میں نے اپنی کچھ اولاد کو ایک ایسے میدان میں لا کر بسایا
جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے ادب والے گھر کے پاس مالک
ہمارے (یہاں میں نے انکو اسلیے بسایا) کہ وہ تیرے گھر کے
پاس نماز کو درستی سے ادا کریں تو (انکی گندگی کے لیے) ایسا کر دے
کہ کچھ لوگوں کے دل انکی طرف جھک جائیں اور انکو طرح طرح کے
میوے کھانا کہ وہ شکر کریں۔ مالک ہمارے تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے
ہیں اور جو ہم کہتے ہیں اور اللہ پر کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین
میں نہ آسمان میں۔ شکر اس خدا کا جس نے بڑھاپے میں مجھکو اسمٰعیل
اور اسحاق (دو بیٹے) عنایت فرمائے بیشک میرا مالک (اپنے
بندوں کی) دعا سنتا ہے (قبول کرتا ہے)۔ مالک
میرے مجھ کو نماز کا پابند کر دے اور میری اولاد
میں سے بھی کچھ لوگوں کو۔ مالک ہمارے اور میری
دعا قبول کر۔ مالک ہمارے اور مجھ کو اور میرے ماں
باپ اور سب ایمان والوں کو جس دن (عملوں کا)
حساب ہونے لگے بخشدے۔

ف اور کچھ باتیں کر۱۲ ف کے مکے کا فرودہ وقت یاد کرو ۱۲ ف پہلے یہ دعا کی تھی کہ مکہ کو امن کا شہر بنا دے پھر جب آبادی ہوئی تو یہ دعا کی اور مجھ کو اور میرے
ف بت ان کی گمراہی کا سبب ہوئے تو گویا انہوں ہی نے گمراہ کیا ۱۲ ف شاید دعا اسوقت کی جب انکو یہ معلوم نہ ہوا ہوگا کہ شرک کی کشش نہیں ہوتی ۱۲ ف یعنی
وقت یہ دعا کی اسوقت کعبہ بن چکا تھا یا انکو وحی سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہاں خدا کا گھر بنایا جاویگا ۱۲ ف لوگ یہاں آنے لگیں مجھ اور عبادت کے لیے انکا
گذر چلنے لگے ابن عباس رضؓ نے کہا اگر یوں فرماتے کہ لوگوں کے دل انکی طرف جھکا دے تو ایران روم و ہند سب دیر جھک پڑتے اور مکہ میں جگہ نہ ملتی
ف اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی کہ میں ہزار دل لاکھوں آدمی دور دور سے ہر سال آتے ہیں اور مکہ والوں کو ان سے فائدہ ہوتا ہے۔
میووں کا یہ حال ہے کہ ہر ملک کے میوے مکہ میں چلے آتے ہیں ۱۲ ف حضرت ابراہیمؑ کا مطلب اس دعا سے یہ تھا کہ گو بحکم تکوینی تجھ سے یہ بیان کرنے پر
کہ اسمٰعیلؑ کو یہاں لا کر بسانے سے تیرے گھر کا آباد کرنا منظور ہے مگر دل میں جو اسمٰعیلؑ کی جدائی کا رنج ہے وہی تو خوب جانتا ہے ۱۲ ف اس میں اپنی طرح اپنے
وقت پر تمام شرائط اور آداب کے ساتھ اسکو ادا کرتا رہوں ۱۲ ف نماز کی کرنے ان کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ بعضی اولاد ان کی کافر ہوگی ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ میری ساری
جو پہنچے تجھ سے اوپر مانگی قبول فرما ۱۲ ف شاید یہ دعا اسوقت کی جب انکو اپنے باپ کے لیے دعا کرنے کی ممانعت نہیں ہوئی تھی جیسے اوپر گذر چکا ۱۲
ف حضرت ابراہیمؑ بہت نرم دل تھے انہوں نے جب سنا کہ یہ فرشتے اس شہر کو تباہ کرنے آئے ہیں اور لوط اور انکی قوم کے لوگ رہتے تھے ان سے پوچھا جن لوگوں میں
ہوں کیا تم انکو تباہ کرو گے انہوں نے کہا نہیں کہا اگر دو سو ہوں کہا نہیں کہا اگر چالیس ہوں کہا نہیں کہا اگر دس ہوں کہا نہیں کہا اگر پانچ ہوں کہا نہیں کہا
ایک ہو کہا نہیں تب ابراہیمؑ نے کہا وہاں تو ایک مسلمان لوط علیہ السلام موجود ہے تم اس بستی کو کیسے تباہ کرو گے کہا ہم کو معلوم ہے

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ
دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۝ قَالَ
إِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُونَ ۝ قَالُوا لَا تَوْجَلْ
إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ۝ قَالَ
أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ
فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ۝ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ
بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْقَانِطِينَ ۝
قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ
إِلَّا الضَّالُّونَ ۝ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ
أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۝ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا
إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ۝ إِلَّا آلَ لُوطٍ
إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا امْرَأَتَهُ
قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ ۝

النحل ۱۶ ۱۲ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ
حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝
شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ
إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَآتَيْنَاهُ فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً ۝ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ
لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝ ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ
أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۝
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

مریم ۱۶ ۳ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِنَّهُ
كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ
يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ

اور ابراہیم کے مہمانوں کا حال انکو سنا جب وہ ابراہیم کے پاس پہونچے تو سلام کیا ابراہیم نے کہا ہمکو تو تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے وہ کہنے لگے نہیں ڈر نہیں ہم تو تجھ کو ایک علم والے لڑکے کی خوشخبری سناتے ہیں ابراہیم نے کہا (واہ) کیا خوشخبری مجھ کو سناتے ہو میں تو بوڑھا ہو چکا اب کاہیکی خوشخبری دیتے ہو انہوں نے کہا (نہیں) ہم تجھ کو سچی خوشخبری سناتے ہیں تو (اللہ کی رحمت سے) ناامید نہ ہو ابراہیم نے کہا اللہ کی رحمت سے تو وہی جو گمراہ ہیں اور کون ناامید ہوتے ہیں ابراہیم نے کہا (خیر تو ہوا اب یہ بتلاؤ) تم کس کام پر بھیجے گئے ہو وہ کہنے لگے ہم تو گنہگار لوگوں کیطرف (انپر عذاب اتارنے کو) بھیجے گئے ہیں مگر (حضرت) لوط علیہ السلام کے خاندان کو ہم بالکل بچا دینگے مگر انکی بی بی ہمنے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ پیچھے رہجانے والوں میں ہے ۵

بیشک ابراہیم سب لوگوں کا، پیشوا تھا خدا کا تابعدار بندہ ایک طرف والا (ایک لگا) اور وہ مشرک نہ تھا خدا کی نعمتوں کا شکر گذار خدا نے اسکو چن لیا تھا اور سیدھی راہ (توحید کی) سوجھائی تھی اور ہمنے اسکو دنیا میں بھلائی دی تھی (عزت اور آبرو آل اولاد) اور آخرت میں (بھی) وہ بیشک (ہمارے) نیک بندوں میں ہے پھر (بڑی فضیلت ابراہیم کی یہ ہے) کہ ہمنے تجھ کو حکم دیا ایک طرف والے ابراہیم کے دین پر چلنے کا اور وہ مشرک نہیں تھا ۱۳

اور (اے پیغمبر) قرآن میں ابراہیم کا ذکر کر وہ بڑا سچا تھا پیغمبر تھا جب اسنے اپنے باپ (آزر) سے کہا بابا تو اسکو کیوں پوجتا ہے جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ تیرے کچھ کام آسکتا ہے ۱۴

---

۵ یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے کہ حضرت جبرائیل ؑ اور میکائیل ؑ خوب صورت لڑکوں کی شکل بنکر پہلے حضرت ابراہیم ؑ کے پاس آئے تھے پھر حضرت لوط ؑ کے پاس گئے ۱۲ ۶ پھر ہم پھر ہو نکالکے انہوں نے نہ کہا یاد نہیں رہا کے اور کہا الخ ۱۲ ۷ معلوم نہیں تم کون لوگ ہو کہاں سے آگئے ہو بے اجازت ڈراتے ہوئے گھس آئے پھر کہا نا بھی نہیں کہا تے ۱۲ ۸ اس عمر میں بیٹا کہیں اولاد ہوتی ہے ۱۲ ۹ اللہ تعالیٰ میں بڑی قدرت ہے ۱۲ ۱۰ مینے دنیا کا دستور دیکھکر تعجب کیا کہ اس عمر میں لڑکا کیونکر ہوگا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اسکی قدرت میں کسکو شک ہے ۱۲ ۱۱ ابراہیم ؑ سمجھ گئے کہ یہ کسی بڑے کام کے لئے آئے ہیں اگر صرف فرزند کی خوشخبری کے لئے آئے ہوتے تو ایک فرشتہ بس تھا ۱۲ ۱۲ ان میں سے کوئی عذاب سے گرفتار نہ ہوگا ۱۲ ۱۳ اپنے ان کافروں میں جو عذاب سے ہلاک ہونگے یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے بعضوں نے کہا فرشتوں کا اور چونکہ وہ خدا کیطرف سے آئے تھے اسلئے انہوں نے فیصلہ کے فیصلہ کو اپنا فیصلہ کہدیا ۱۲ ۱۴ جیسے قریش کے کافر سمجھتے ہیں ۱۲ ۱۵ انہوں نے خود عار کی تھی یا اللہ تعالیٰ مجھ کو نیکیوں میں ملائے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی ۱۲ ۱۶ حالانکہ تو تمام پیغمبروں کا سردار ہے ۱۲ ۱۷ اللہ تعالیٰ مجھ کو سیدھے طریق کی پیروی کا کیوں حکم ہوگا ابراہیم ؑ کے دین سے اسلام سراسر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت سی باتوں میں حکم تھا کہ انکے طریق پر چلنے کا جیسے توحید اختیار کرنا بتوں سے نفرت کرنا ۱۲ ۱۸ گھر کے ارکان وغیرہ ۱۲ ۱۹ درود کیسے دفع کر سکتا ہے یا فائدہ پہونچا سکتا ہے ۱۲

وَلَا يُغْنِ عَنْكَ شَيْـًٔا ۝ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ
جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ
اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ يٰٓاَبَتِ لَا
تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ
لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ
اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ
لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ
عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَىِٕنْ
لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ
مَلِيًّا ۝ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ
لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۝ وَ
اَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۡ عَسٰٓى اَلَّآ
اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۝ فَلَمَّا
اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ
وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝ وَوَهَبْنَا لَهُمْ
مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ
صِدْقٍ عَلِيًّا ۝

۱۶	مریم	۴	وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝
۱۷	الانبیاء	۵	وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ

باوا مجھ کو وہ علم آچکا ہی جو تجھ کو نہیں آیا (کو میں عمر میں تجھ سے چھوٹا ہوں) تو میرے کہنے پر چل میں تجھ کو سیدھا رستہ بتاؤنگا (توحید اور ایمان کا رستہ) باوا شیطان کو مت پوج (اسکا کہا مت مان) کیونکہ شیطان خدا کا مخالف ہی باوا میں ڈرتا ہوں کہیں (تیرے شرک اور کفر کی وجہ سے) خدا کی طرف سے کوئی عذاب تجھ کو لگ جاوے پھر تو دوزخ میں (شیطان کا رفیق بنجاوے (اسکا باپ غصہ ہوا) کہنے لگا ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے پھر بیٹھنے والا ہے (انکو چھوڑ دینے والا ہے) اگر تو ایسی باتوں سے) باز نہ آوے تو میں تجھ کو سنگسار (یا تجھ پر گالیوں کی بوچھار) کرونگا اور (جا) ایک مدت تک مجھ سے دور رہ ابراہیم نے (نرمی کی اور) کہا تو سلامت رہی میں اب تیرے لیے اپنے مالک سے بخشش چاہونگا کیونکہ وہ مجھ پر بہت مہربان ہی اور میں تم سے اور جنکو تم خدا کے سوا پکارتے ہو انسے الگ رہتا ہوں اور اپنے مالک کو (بس اسی کو) پکارتا ہوں مجھ کو امید ہی کہ اپنے مالک کو پکار کر میں بے نصیب نہ ہونگا پھر جب ابراہیم انسے اور جنکو وہ اللہ کو سوا پوجتے تھے (یعنے بتوں کو) الگ ہوگیا (اور اکیلا رہگیا) تو ہمنے اسکو اسحاق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) دیا اور ہر ایک کو (انمیں دونوں میں سے) ہمنے پیغمبر بنایا اور ہمنے اپنی رحمت کا حصہ انکو دیا اور (سب سے بڑھکر یہ نعمت دی) سچی زبان انکے لیے بلند کردی ۹

اور (اے پیغمبر) قرآن میں اسمٰعیل کا ذکر کر وہ وعدے کا سچا تھا اور وہ اللہ کا بھیجا ہوا اسکا پیغام (لوگونکو) سنانیوالا تھا اور اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم کرتا اور وہ اپنے مالک کا پیارا تھا

اور ہمنے ابراہیم کو اس سے پہلے اسکے (حصہ کی) دانائی عطا

ف۱ اور جب تو شیطان کا کہنا سنیگا تو بھی خدا کا مخالف اور نافرمان بن جائیگا ۱۲ ف۲ یا اپنے تئیں مجھ سے بچا کر رکھ ۱۲ ف۳ یا اچھا سلام جیسے کسی سے ملاقات ترک کرتے وقت کہتے ہیں ۱۲ ف۴ تو شاید تیرے باب میں میری دعا قبول فرمالے ۱۲ ف۵ تمہارے دین اور دین والونکو ترک کرتا ہوں ۱۲ ف۶ وہ میری دعا قبول فرمائیگا تمہاری طرح میں بے نصیب نہ ہونگا کہ بتوں کو پکارتے ہو جن سے خاک فائدہ نہیں ۱۲ ف۷ کہ اسکا دل ان میں لگ کے اور تنہائی سے نہ گھبرائے ۱۲ ف۸ پیغمبری دی اور دولت اور حکومت ۱۲ ف۹ ہمیشہ اسکا ذکر خیر ہر ایک کی زبان پر جاری ہے ۱۲ ف۱۰ اگرچہ اور سب پیغمبر بھی وعدے کے سچے تھے مگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وعدے کا بہت خیال رہتا کہتے ہیں انہوں نے ایک شخص سے وعدہ کیا کہ میں اس مقام پر تجھ سے ملونگا تو ایک برس تک وہاں پڑے رہے اسکا انتظار کیا کیے انہوں نے اپنے باپ سے وعدہ کیا کہ میں ذبح کے وقت صبر کرونگا ایسا ہی کیا چھری کے تلے لیٹ گئے چون نہ کی بلکہ باپ سے کہا تو یہ کہا کہ میرے ہاتھ پاؤں خوب باندھ دینا چھری کو خوب تیز کر لینا اپنی آنکھوں پر پٹی چڑھا لینا ایسا نہ ہو میرا چہرہ دیکھ کر تم کو رحم آجائے سبحان اللہ اچھوں کو ایسے ہی پیدا ہوتے ہیں باپ تو اللہ تعالیٰ کے خلیل تھے بیٹے نے وہ کام کیا جو کسی بشر سے ہونا مشکل ہے ۱۲ ف۱۱ مولانا مرشدنا حضرت فضل الرحمن صاحب قدس سرہ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی تو ایک چیخ مار کر بے ہوش ہوگئے۔ سبحان اللہ اس سے بڑھکر کون سا شرف ہوگا کہ غلام اپنے مالک کا پیارا ہو جائے بس عزت اور آبرو کی حد ہوگئی صدقے اس مالک کے ۱۲ ف۱۲ یعنے توریت اور قرآن شریف اترنے سے پہلے یا اس کے جوان ہونے سے پہلے ۱۲

قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ
وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ
لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا
لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ
وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالُوْٓا
اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ
قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ
مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ
اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ
فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ
لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝ قَالُوْا
مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ
الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ
يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝ قَالُوْا فَاْتُوْا
بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَشْهَدُوْنَ ۝ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ
هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَالَ
بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا
فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝
فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ
اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى
رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ
يَنْطِقُوْنَ ۝ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ

فرمائی اور ہم اسکا حال جانتے تھے (کہ وہ پیغمبری کے لائق ہے) جب
اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا یہ مورتیں جن کے پوجے، پتہ تم جسے
بیٹھے ہو کیا چیز ہیں وہ کہنے لگے ہمنے تو اپنے باپ دادوں کو انہی کا پوجا کرتے
ہوئے پایا ابراہیم نے کہا تم اور تمہارے باپ دادا کھلی گمراہی میں تھے
وہ کہنے لگے کیا تو سچ مچ (یہ بات) ہم سے کہتا ہے یا دل لگی
کرتا ہے ابراہیم نے کہا بلکہ تمہارا خدا وہ ہے جو آسمان اور زمین کا
مالک ہے جس نے انکو پیدا کیا اور میں اسبات کی گواہی دیتا ہوں (کہ
وہی ایک خدا تمہارا خدا ہے جس نے آسمان اور زمین کو بنایا) اور خدا
کی قسم جب تم پیٹھ موڑ کر چلدوگے تو میں تمہاری بتوں سے ضرور ایک
چال چلونگا پھر ابراہیم نے ان (سب) بتوں کو (توڑ کر) ٹکڑے
ٹکڑے کر دیا مگر انکے بڑے بت کو (چھوڑ دیا) اسلیے کہ وہ اس کی
طرف رجوع ہوں (کہنے لگے ہمارے دیوتاؤں کے ساتھ کس نے
یہ کیا بے شک (جس نے یہ کام کیا) وہ بڑا ظالم ہے (انمیں سے کسی
نے) کہا ہمنے ایک نوجوان سے جسکو ابراہیم پکارتے ہیں سنا ان
کا ذکر کر رہا تھا کہنے لگے (ایسا ہے) تو اس نوجوان کو سب کے سامنے
لاؤ تاکہ لوگ (اسکا بیان سنیں اور) گواہ ہو جائیں انہوں نے پوچھا
ابراہیم کیا تو نے ہمارے دیوتاؤں کے ساتھ ایسا کیا ہے ابراہیم
نے کہا نہیں یہ کام ان میں کے بڑے (بت) نے کیا ہے اگر وہ بولتے
ہوں تو انسے پوچھ دیکھو آخر وہ لوگ اپنے دلوں میں (کچھ) سوچے
اور آپس میں) کہنے لگے تم خود ظالم ہو پھر اپنے سروں پر اوندھے
ہو گئے تو تو جانتا ہے یہ (بت) بات نہیں کرتے (پھر انسے کہا) کیا
پوچھیں (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا کیا تم اللہ تعالے
کے سوا ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جو نہ کچھ تمہارا بھلا کر
سکتی ہیں نہ برا کر سکتی ہیں تف ہے (تم پر) تم

ف کس کام کی ہیں ان سے فائدہ ہی کیا ان میں تو جان تک نہیں ہے ف اور جب کچھ دلیل بیان نہ کر سکے تو تقلید کی رسی تھامی جسکو ہر ڈوبنے والا تھامتا ہے۔ سعید علامہ نے کہا مقلدین کا بھی یہی حال ہے جب کوئی قرآن اور حدیث کا عالم ان کو ملامت کرتا ہے کہ تم حدیث کو چھوڑ کر رائے پر کیوں چلتے ہو تو یہی عذر پیش کرتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا اس مسئلہ میں فلانے امام کے قول پر چلتے رہے ہم بھی انکی پیروی کرتے ہیں ۱۲ ف ہر چند یہ غلطی میں تھے کہ ایسی بے جان چیزوں کو پوجتے تھے تم کو ان کی غلطی پر چلنا کیا ضرور ہے ۱۲ ف چال چلونگا یعنے انکا اچھا علاج کرونگا انکو توڑ پھوڑ کر برابر کر دونگا ۱۲ ف اس سے پوچھیں کہ ان بتوں کو کس نے توڑا کیونکہ ان کی عادت تھی کہ ہر مشکل و فتوں میں اس بڑے بت سے فریاد کرتے تھے عید کا دن آیا تو ابراہیم ؑ کی قوم کے لوگ شہر کے باہر جانے لگے انہوں نے ابراہیم ؑ سے کہا تم بھی چلو ابراہیم نے کہا میں بیمار ہوں پھر وہ سب چلدیئے ابراہیم ؑ رہگئے انہوں نے موقع خالی پاکر ایک تبر لیا اور سب بتوں کو توڑ پھوڑ کر وہ تبر بڑے بت کے گلے میں لٹکا دیا اسکو چھوڑ دیا اور خاموش بیٹھ رہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ ابراہیم ؑ نے عمر بھر میں تین بار جھوٹ بولا ایک یہ کہ اپنے تئیں بیمار کہا اور بیمار نہ تھے دوسرے یہ کہ بتوں کو انہوں نے توڑا تھا اور کہا کہ بڑے بت نے توڑا ہے تیسرے سارہ اپنی بی بی کو بہن کہا ایک ظالم بادشاہ کے سامنے جو لوگوں کی بی بیاں چھین لیتا اور یہ تینوں جھوٹ اللہ تعالے کے واسطے بولے ۱۲ ف جب وہ شہر سے لوٹ آئے اور بتوں کو دیکھا ٹوٹے پڑے ہیں تو کہنے لگے الم ۱۲ ف ان کو توڑ پھوڑ ڈالا ۱۲ ف ان کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ ف یہ لگے قائل کرنے کے لیکے حضرت ابراہیم ؑ نے فرمایا کہ جب یہ دیوتا میں تو کیا بات ہی نہیں کر سکتے انسے پوچھ دیکھو اور مطلب یہ تھا کہ جب وہ یوں کہیں یہ تو بات ہی نہیں کر سکتے اس وقت ان کو خود ہی کہنا پڑیگا کہ یہ ایسی بے زبان بے حرکت مورتوں کو تم نے خدا کیوں بنایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ ف یعنے پھر غیرت اور کفر پر گرفت ہی اور کچھ جواب سوال کرنے یا شرمندگی سے اپنے سر جھکا لیئے پھر کہنے لگے تو تو الخ ۱۲ ف غرض خود انکے زبان سے قبول ایسا کہ وہ بات نہیں کرتے۔

			دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۝ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝			اور ان چیزوں پر جنکو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو کیا تم کو کچھ نہیں سمجھتے اگر تم کچھ کر سکتے ہو تو ابراہیم کو آگ میں جلا ڈالو اور اپنے دیوتاؤں کی پشتی کرو (ان کا بدلہ تو) ہم نے (آگ سے) کہا آگ ابراہیم پر ٹھنڈک اور آرام ہو جا اور انہوں نے ابراہیم کو ستانا چاہا ہم نے انہی کو تباہ کیا اور ہم نے ابراہیم اور (ان کے بھتیجے) لوط کو نجات دیکر اس سرزمین میں پہونچایا جس میں ہم نے سارے جہان کے لیے برکت رکھی ہے اور ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (ان کی دعا پر) اسحاق (بیٹا) اور (پوتا) یعقوب (پوتا) اور سب کو نیک بخت کیا اور ہم نے ان چاروں کو پیشوا بنایا اور ہمارے حکم سے (لوگوں کو) ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کو نیک کام کرنے اور نماز درستی سے ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی بھیجی اور وہ خاص ہمارے پوجنے والے تھے۔
۱۷	الحج ۲۲	۴	وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـــًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْقَاۗىِٕمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝		اور (اے پیغمبر) جب ہم نے ابراہیم کے لیے خانہ کعبہ کی جاء مقرر کر دی (اور سکو حکم بھیجا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اور میرا (یہ) گھر طواف کرنیوالوں اور (نماز میں) کھڑے ہونیوالوں اور رکوع سجدہ کرنیوالوں کے لیے صاف ستھرا رکھنا۔
״	״	۱۰	هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا		اس نے تمکو تمام دنیا کے لوگوں میں اپنے دین اور پیغمبر کی مدد کے لیے چن لیا اور تم پر دین میں کوئی مشکل نہیں رکھی یہ دین تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اسی نے پہلے سے (قرآن اترنے سے پہلے) تمہارا نام مسلمان رکھا اور اس (قرآن) میں بھی

ف ابراہیم ؑ کے ایسا کہنے سے وہ سمجھ گئے کہ یہ سب کام ابراہیم ؑ ہی کا کیا ہوا اور جب دلیل اور بحث میں عاجز ہوئے تو ہتھیار رسانی پر مستعد ہوئے جیسے جاہلوں کا قاعدہ ہے ۱۲ ف پھر سب کی رائے یہی ٹھیری کہ ایک میدان میں آگ جلائی جائے بہت سی لکڑیاں وہاں اکٹھا کیں اور آگ مدفن کی اور ابراہیم ؑ کو ایک چھوٹے میں بٹھا کر اس آگ میں ڈالدیا وہ سات دن یا چالیس دن یا جو اس دن تک اس آگ ہی میں رہے اسوقت ان کی عمر سو برس کی تھی ۱۲ ف واللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ٹھنڈک کے ساتھ آرام کا لفظ فرمایا ورنہ آگ برف کی طرح ٹھنڈی ہو کر ابراہیم ؑ کو تکلیف پہونچاتی کہتے ہیں جب حضرت ابراہیم ؑ کو آگ میں ڈالنے لگے تو حضرت جبرئیل ؑ انکے پاس آئے اور کہنے لگے اے ابراہیم تم ہم سے کچھ کام کہو ابراہیم ؑ نے فرمایا مجھ کو تم سے کوئی کام نہیں انہوں نے کہا تو پھر اپنے پروردگار سے دعا کر ابراہیم ؑ نے کہا وہ میرا حال خود دیکھ رہا ہے یہی کافی ہے آخر اللہ تعالیٰ نے آگ کو خود حکم دیا کہ ٹھنڈی اور راحت ہو جا ابراہیم ؑ پر اسے آرام کے ساتھ ہیں برس کہ ہمیشہ فرمایا کرتے وہ دن کیا آرام کے دن تھے جب میں آگ میں رہا تھا ۱۲ ف اول تو شرمندہ ہوئے کہ اتنی بہت آگ سلگائی مگر ابراہیم ؑ کا بال بیکا نہ ہوا مرت جو شکیں انہوں نے کسی نہیں وہی جل گئیں دوسرے پھر عذاب اترا پھر آن پہونچے اور نمرود اور اس کی قوم کو ہلاک کیا ۱۲ ف عراق سے جہاں کا حاکم نمرود تھا ۱۲ ف شام و اردن کا ملک ہے وہاں بہت سے پیغمبر پیدا ہوئے ہیں کنعان کی تقسیم کا اثر سارے جہان میں پھیلا ۱۲ ف انہوں نے نصرت بیٹا مانگا تبارک اللہ تعالیٰ نے وہ دیا اور پوتا اور زیادہ اپنی طرف سے ۱۲ ف یعنے ابراہیم ؑ اور لوط ؑ اور اسحٰق ؑ اور یعقوب ؑ سب نیک تھے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر تھے ۱۲ ف کہتے ہیں کعبہ کو اسی مقام پر جہاں اب ہے پہلے آدم ؑ نے بنایا تھا پھر طوفان نوح ؑ میں مٹ گیا حضرت ابراہیم ؑ کو اللہ تعالیٰ نے اس مقام کو اسطرح بتلایا کہ ایک بدلی آئی جسکے ایک مقام پر جیسے چراغ روشن ہوتا ہے اسطرح کا نور اترا دیکھا انہوں نے دیکھا تو اسکی بنیاد وہاں معلوم ہو گئی اسی پائے پر کعبہ کو از سر نو بنایا ۱۲

(باقی در صفحہ ۔۔۔)

عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى
النَّاسِ ۝ ع

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ
قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ۝
قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا
عَاكِفِينَ ۝ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ
إِذْ تَدْعُونَ ۝ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ
يَضُرُّونَ ۝ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا
كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۝ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ
مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ۝ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمُ
الْأَقْدَمُونَ ۝ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي
إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ الَّذِي خَلَقَنِي
فَهُوَ يَهْدِينِ ۝ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي
وَيَسْقِينِ ۝ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ
يَشْفِينِ ۝ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ
يُحْيِينِ ۝ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ
يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ۝
رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي
بِالصَّالِحِينَ ۝ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ
صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۝ وَاجْعَلْنِي
مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ وَاغْفِرْ
لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ۝
وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝ يَوْمَ
لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ

اسلیے کہ رسول (قیامت کے دن) تم پر گواہ ہو اور تم (دوسری) لوگوں (امتوں) پر گواہ ہو (اسکا بیان سورہ بقرہ میں گذر چکا)

اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو ابراہیم کا قصہ سنا جب اسنے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تم کس کو پوجتے ہو انہوں نے کہا ہم بت پوجتے ہیں انہی کے سامنے پڑے رہتے ہیں تب ابراہیم نے پوچھا جب تم (انکو) پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری سنتے ہیں یا اگر تم انکی پوجا کرو تو تم کو کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں (یا اگر نہ کرو تو) کچھ نقصان پہنچا سکتے ہیں کہنے لگے بات یہ ہے کہ ہمنے اپنے باپ دادوں کو یہی کرتے ہوئے پایا ابراہیم نے کہا کچھ سمجھے جنکو تم اور تمہارے اگلے باپ دادا پوجتے آئے وہ (سب) میرے مخالف (دشمن) ہیں (یعنے میں انکا دشمن ہوں) مگر وہ جو سارے جہان کا مالک ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا پھر وہی مجھکو (دین اور دنیا کی) سمجھ دیتا ہے اور وہ جو مجھکو کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھکو چنگا (تندرست) کرتا ہے اور وہ مجھ کو (ایک دن) مارے گا پھر (حشر کے دن) جلائیگا اور وہ جس سے مجھکو یہ امید ہے کہ انصاف کے دن میرا قصور معاف کرے گا مالک میرے مجھکو سمجھ عنایت فرما (یا نبوت) اور نیک بندوں سے مجھ کو ملادے (آخرت میں ان کے ساتھ رکھ) اور آنے والی لوگوں میں میرا ذکر خیر باقی رکھ اور آرام کے باغ (یعنے جنت) کے جو وارث ہیں ان میں مجھ کو بھی کر دے اور میرے باپ کو بخش دے وہ گمراہوں میں سے تھا اور جن لوگوں کو (مرنے کے بعد) جلا کر اٹھائے جائیں گے مجھ کو ذلیل مت کر جس دن نہ مال کچھ کام آئے نہ بیٹے (کچھ کام آئیں گے) مگر ہاں جو پاک دل لیکر خدا کے

---

۱۲ اسنے خدا کا پیام تم کو پہونچا دیا یا تم میں سے کون اچھا ہے کون برا ۱۲ ف ابراہیم یہ جانتے تھے کہ وہ بتوں کو پوجتے ہیں لیکن انپر حجت قائم کرنے کے لیے پہلے ان سے پوچھ لیا کہ وہ بتوں کو پوجتے ہیں ۱۲ ف مطلب کہ تمہارا کچھ برا بھلا انکے اختیار میں ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو انکے پوجنے سے کیا فائدہ بلکہ سراسر نقصان ہے ۱۲ ف نہ وہ سنتے ہیں نہ بھلا برا کر سکتے ہیں ۱۲ ف جب کچھ دلیل بیان نہ کر سکے تو تقلید کا سہارا لیا۔ خازن نے کہا اس آیت سے دین میں تقلید کرنے کی مذمت برائی نکلتی ہے اور دلیل پر عمل کرنے کی تعریف ۱۲ ف وہی میرا دوست اور مربی اور مالک ہے باقی اسکے سوا جتنے معبود ہیں وہ سب میرے دشمن ہیں ۱۲ ف حضرت ابراہیم نے یہاں خدا کی وہ صفتیں بیان کیں جن سے معلوم ہو کہ بھلا کے لائق اسی کی ذات ہے ۱۲ ف ادب کی راہ سے بیماری کو اپنی طرف نسبت دی اور یوں نہیں کہا جب وہ بیمار کرتا ہے ۱۲ ف یہاں تک اس ہادی و پروردگار کی صفتیں بیان ہو گئیں مطلب یہ ہے کہ آدمی کو شروع سے لیکر بہشت میں جانے تک اتنی ضرورتیں ہیں جنکا پیدا کرنا سمجھ دینا بھلا نا چنگا کرنا بیماری سے چنگا کرنا پھر آنا پھر جلانا قیامت کے دن گناہ معاف کرنا یہ کل کام اللہ کرتا ہے دوسرے کسی کو ان میں دخل نہیں ہے پھر اور کسی کا پوجنا نرا گمراہی ہے۔ حالانکہ پیغمبر گناہ سے معصوم ہیں مگر حضرت ابراہیم نے عاجزی کی راہ سے اپنے تئیں گنہگار قرار دیا ۱۲ ف قیامت تک لوگ میرا نام نیکی سے لیتے رہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے جو کرم مانگتے رہیں ایسا ہی ہوا حضرت ابراہیم کا نام لب بام نیکی سے لیا جاتا ہے خصوصاً مسلمانوں میں تو ہر نماز میں انکا نام درود شریف میں لیا جاتا ہے ۱۲ ف اگلی آیت میں دنیا کی بہبودی چاہی پھر بیٹے نیک نام قائم رہے اور اس میں آخرت کی بہبودی مبارک ہیں وہ لوگ دنیا میں نیک نام رہے اور آخرت میں بھی بہشتی ہوئے یہی سعادت عظمیٰ ہے یا مرہم کو یہی اپنے فضل سے نصیب کرے ۱۲ منہ یا نبی کی سیرت کرتے رہتے ہیں ۱۲ (باقی در ضمیمہ ۱۲)

أَنَّ اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝ وَأُزْلِفَتِ
الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ
لِلْغَاوِينَ ۝ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ
تَعْبُدُونَ ۝ مِنْ دُونِ اللَّهِ هَلْ
يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ ۝ فَكُبْكِبُوا
فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ۝ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ
أَجْمَعُونَ ۝ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ
تَاللَّهِ إِنْ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝
إِذْ نُسَوِّيكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَ
مَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ۝ فَمَا لَنَا
مِنْ شَافِعِينَ ۝ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ۝
فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۝ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ
مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ
الرَّحِيمُ ۝

ع ۲ وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا
اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

ع ۳ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ
قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنْجَاهُ
اللَّهُ مِنَ النَّارِ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ
مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ

ساتھے حاضر ہوگا (تو اسکے دل کی پاکی اسکے کام آئیگی) اور بہشت
پرہیزگاروں کے نزدیک لائی جائیگی اور گمراہوں پر دوزخ کھولدی
جائیگی (انکو دکھائی دینے لگیگی) اور انسے کہا جائیگا اب خدا
کے سوا جنکو تم پوجتے تھے وہ کہاں ہیں تمہاری مدد کرسکتے
ہیں یا خود اپنے تئیں بچا سکتے ہیں؟ پھر وہ (جھوٹے معبود)
اور گمراہ لوگ (جو انکو پوجتے تھے) اور شیطان کے لشکر
سب کے سب اوندھے منہ اس میں گرادیے جائینگے گمراہ
کہیں گے جب وہ اپنے معبودوں سے جھگڑ رہے ہوں گے قسم
خدا کی ہم تو (دنیا میں) صاف گمراہی میں تھے جب ہم تمکو سارے
جہان کے مالک کے برابر سمجھتے تھے اور ہمکو تو اور کسی نے نہیں
گنہگاروں نے بہکایا (یا تو اب نہ کوئی ہماری سفارش کرنیوالا
ہے نہ کوئی دلسوز دوست تو کاش ہمکو ایکبار (اور دنیا میں) جانا
ملے ہم بھی ایمانداروں میں شامل ہوں بیشک اسمیں (یعنے ابراہیم
کے قصے میں) نشانی ہے اور ابراہیم کی قوم کے لوگ اکثر ایمان لانیوالے
نہیں تھے اور (اے پیغمبر) تیرا مالک بیشک زبردست ہے رحم والا۔
اور ابراہیم کو بھی بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا اللہ کو پوجو
اور اس سے ڈرو اگر تم سمجھو تو یہ (ایمان لانا) تمہارے لیے
(دنیا اور آخرت میں) بہتر ہے۔
پھر ابراہیم کی قوم نے (ان باتوں کا) کچھ جواب تو نہ دیا یہی
کہا اسکو مار ڈالو یا جلا دو (اور اسکو آگ میں ڈالدیا) اللہ تعالیٰ
اسکو آگ سے بچا دیا (آگ ٹھنڈی ہوگئی) بیشک اسمیں (ابراہیم
کے آگ سے بچ جانے میں) ایماندار لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں
اور ابراہیم نے (جب آگ سے باہر آیا) کہا تم تو بس خدا کے سوا
جو دیوتاؤں کو مانتے ہو تو دنیا کی زندگی میں آپس کی دوستی قائم

ف ۱ جو پاک دل لیکر خدا کے سامنے حاضر ہوگا اسکا حال معلوم ہوا اس کے کام آئیگا پاک دل سے یہ مراد ہے کہ شرک نہ ہو پہلے شرک کی نجاست سے پاک ہو بعضوں نے
کہا سلامت کا دل ہو اور بدعت سے محفوظ ہو بعضوں نے کہا برے اخلاق جیسے حسد اور بغض اور نفاق سے پاک ہو ۱۲ ف یا تمہارا بدل کسی لے سکتے ہیں ۱۲ ف خدا کے
برابر سمجھنا یہ ہے کہ جو کام یا عبادت خاص خدا کے لیے کی جاتی ہے وہ دوسرے کے لیے کرے مثلاً کسی اور کو سجدہ کرے یا اسکے نام کی منت ماننے یا اس کے نام کا
روزہ رکھے یا جو صفتیں خاص خدا کی ہیں جیسے ہر چیز کا علم یا ہر جگہ سے سن لینا یا ہر مصیبت دور کی مدد کرنا یا بیماروں کو چنگا کرنا اولاد دینا مالدار کرنا روزی میں برکت دینا
ان میں سے کوئی صفت کسی اور کے لیے ثابت کرے صحیح حدیثوں میں ہے ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کہا جو آپ چاہیں اور اللہ چاہے
آپ نے فرمایا تو نے مجھ کو خدا کے برابر کردیا یوں کہہ جو اللہ چاہے اکیلا یوں کہہ جو اللہ چاہے پھر اس کا رسول چاہے ۱۲ ف گنہگاروں سے مراد شیطان ہیں
بعضوں نے کہا انکے گرو پیر مرشد سردار ۱۲ ف یا جانی دوست وارفتہ دوست ۱۲ ف صدیق کے معنے دوست صمیم دوست جو اپنے دوست کی ایذا دہی کو گرم
ہو بلکہ اس کے لیے ایذا دینے والے پر غصہ کرے یعنے سچا دلی دوست ۱۲ ف جہنم ہے خود کرتوتوں والوں کے لیے ۱۲ ف یا ان قریش کے لوگوں میں اکثر ایسے ہیں جو ایمان نہ
لائیں گے یہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ اور پانی ہی اسوقت اپنا الٰہی کہلاتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو اگر اللہ تعالیٰ بچانا چاہے تو نہ آگ کچھ کرسکتی ہے نہ پانی

الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّ
يَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَّمَاْوٰىكُمُ
النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝
فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ
اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَ
جَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ
الْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ
وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝
وَلُوْطًا ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ
لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا
مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝
اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ
السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ
الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ
اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ
اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝
قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ
الْمُفْسِدِيْنَ ۝
وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ
بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ
هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا
ظٰلِمِيْنَ ۝
قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ
قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۡ لَنُنَجِّيَنَّهٗ
وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ
كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝
وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۘ اِذْ
جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ اِذْ قَالَ
لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝
اَىِٕفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝
فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَنَظَرَ
نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۝ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۝
فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى
اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ مَا لَكُمْ

رکھنا تو پھر قیامت کے دن (تمہارا یہ حال ہوتا ہے) ایک کو ایک مارلی
گا اور ایک پر ایک لعنت کریگا اور (آخر) تمہارا ٹھکانا دوزخ
ہوگا اور کوئی تمہاری مدد نہ کریگا تو لوط نے اسپر ایمان لایا
اور ابراہیم نے کہا میں تو وطن چھوڑ کر اپنے مالک کی طرف
(جہاں اسکو منظور ہو) نکل جاؤنگا بیشک وہی زبردست ہے
حکمت والا اور ہمنے (وطن چھوڑنیکے بعد) اسکو اسحاق (بیٹا)
اور یعقوب (پوتا) دیا اور اسکی اولاد میں پیغمبری اور (اسرتہ
کی) کتابیں اتارنا قائم رکھا اور ہمنے اسکو دنیا میں بھی اسکی
نیکیوں کا) بدلہ دیا اور آخرت میں تو وہ نیک بندوں میں ہے
اور (ایسا ہوا کہ جب ہمارے فرشتے ابراہیم کو (لڑکا پیدا ہونیکی)
جو خبری دینے آئے تو انہوں نے ذکر کیا ہم (خدا کے حکم سے) اس
بستی (سدوم) والوں کو تباہ کرینگے بستی (والے بڑے) سرکش
ہیں ابراہیم نے کہا اس بستی میں تو لوط (بھی) رہتا ہے (تم
اسکو کیسے تباہ کروگے) انہوں نے کہا ہمکو خوب معلوم ہے جو
لوگ اس بستی میں ہیں ہم لوط اور اسکے گھر والوں کو بچا دینگے
ایک اسکی جورو البتہ رہنے والوں میں رہجائے گی
اور نوح ہی کے راہ پر چلنے والوں میں ایک ابراہیم بھی تھا
جب اپنے مالک کے پاس پاک دل لیکر آیا جب اسنے اپنے
باپ (آذر) اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا تم کن چیزوں کو
پوجتے ہو کیا اللہ کو چھوڑ کر تم ان جھوٹے خداؤں کے پیچھے لگے
ہو تم نے خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے کیا سمجھ رکھا ہے تو (ابراہیم نے)
ستاروں کو ایک بار دیکھا پھر کہنے لگا میں (شاید) بیمار ہونیوالا ہوں
تو وہ اسکو چھوڑ کر پیٹھ موڑ کر چلدیئے تو ابراہیم چپکے سے انکے
بتوں میں جا گھسا اور چٹخارے کے طور پر (انسے) کہنے لگا تم

(ف) تم سمجھتے ہو کہ اگر ہم دیوتاؤں کا پوجا چھوڑ دیں گے تو بھائی برادری والے سب الگ ہو جائیں گے دوستی محبت کا رشتہ کٹ جاویگا ذات سے باہر ہو جائیں گے (ف) دنیا کی ساری دوستی اور برادری یہاں کٹ جائے گی جب خدا تعالیٰ کا عذاب دیکھیں گے تو ہر ایک دوسرے کو ملامت کرے گا چیلے گرو سے کہیں گے تم نے ہم کو بیکار تباہ کیا تم پر خدا کی مار گرو چیلوں پر پھٹکار کریگے (ف) کہتے ہیں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی اسوقت انکی عمر پچھتر برس کی تھی قتادہ رحمہ اللہ نے کہا انہوں نے کوثا سے جو بابل کے ملک میں تھا عمران کو ہجرت کی وہاں سے فلسطین کو جو شام کے ملک میں تھا حدیث میں ہے کہ مسلمانوں میں سب سے پہلے عثمان رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی جو اپنے گھر والوں کو لیکر حبش کے ملک میں چلے گئے اور ابراہیم علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کے سوا انہوں ہی نے ہجرت کی (ف) دنیا میں وہ جلد دیا کہ سب انبیاء کی اولاد کیا ان کے خاندان میں برابر پیغمبری چلتی رہی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام اور زکریا علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام تمام بنی اسرائیل کے پیغمبر انہی کی اولاد میں سے ہوئے خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اسحٰق علیہ السلام پیغمبر ہوئے پھر انکے بعد یعقوب علیہ السلام پھر انکے بعد یوسف علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام پیغمبر ہوئے جنکی اولاد میں عرب لوگ ہیں آخری زمانے کے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے پیدا ہوئے قیامت تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر خیر باقی رہا تمام امتیں یعنے یہود اور نصاریٰ اور مسلمان سب ان کو مانتے ہیں (ف) عذاب والوں میں شریک ہو جائے گی (ف) حضرت ابراہیم علیہ السلام ہود علیہ السلام صالح کے بعد تھے کہتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام میں دو ہزار ایک سو بیالیس برس کا فاصلہ تھا (ف) جو شرک اور کفر اور ہر طرح کے عیب سے پاک تھا (ف) یعنے یہ بت دیوتا کیا چیز ہیں (ف) کیا تم کو بن سزا دیئے چھوڑ دے گا (ف) ایسا ہوا انکی قوم کے لوگ میلے میں جانے لگے ابراہیم علیہ السلام سے بھی چلنے کو کہا

(باقی در ضمیمہ ۲)

لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا
بِالْيَمِيْنِ ۝ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝ قَالَ
اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ
وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا
فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ۝ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا
فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ۝ وَقَالَ اِنِّىْ
ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ۝ رَبِّ
هَبْ لِىْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَبَشَّرْنٰهُ
بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْىَ
قَالَ يٰبُنَىَّ اِنِّىْٓ اَرٰى فِى الْمَنَامِ اَنِّىْٓ
اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ
يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِىْٓ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ
اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ
اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ
الرُّءْيَا ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا
الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ۝
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِى
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ
الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى
اِسْحٰقَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّ

کہا کیوں تم کو کیا ہوا ہے جو بولتے نہیں پھر اوپر پل پڑا
داہنے ہاتھ سے مارنے لگا لوگ دوڑتے ہوئے اسکے پاس پہونچے تو
ابراہیمؑ نے کہا کیا تم ان چیزوں کو پوجتے ہو جنکو تم (خود) تراشتے
ہو حالانکہ تم کو اور جن چیزوں کو تم بناتے ہو اللہ نے پیدا کیا ہے
وہ لوگ کہنے لگے کہ ابراہیم کے لیے ایک عمارت بناؤ پھر اسکو بھڑکتی
آگ میں ڈالدو غرض انہوں نے ابراہیم پر داؤں چلانا چاہا ہمنے
انہی کو نیچا دکھایا اور ابراہیم نے (آگ سے نکلکر یہ کہا اب میں
اپنے مالک کی طرف چلا جاتا ہوں وہ مجھ کو ضرور (رستہ کا ٹھکانا)
بتلائیگا اے مالک میرے مجھکو ایک (بیٹا) دے جو نیک ہو تو ہمنے ایک
تحمل والے لڑکے کی اسکو خوشخبری دی جب وہ اس لائق
ہوا کہ ابراہیم کے ساتھ دوڑ سکے تو ابراہیم نے کہا بیٹا میں خواب
میں یہ دیکھتا ہوں (جیسے) تجھکو ذبح کر رہا ہوں تو بھی سوچکر دیکھ تیری
رائے کیا ہے لڑکے نے کہا باوا جو اللہ کا حکم تجھ کو ہوا ہے اسکو
(فوراً) بجا لا تو دیکھیگا اللہ نے چاہا میں ضرور صبر کرونگا جب باپ اور
بیٹا دونو مستعد ہو گئے اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل (لٹا دینا چاہا)
پچھاڑا اور ہمنے ابراہیم کو پکارا اے ابراہیم تو نے (اپنا خواب
سچا کر دکھایا ہم نیکوں کو (انکی نیکی کا) ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں
بیشک یہ کھلی آزمائش تھی اور ہمنے اس لڑکے کے صدقہ میں ایک
بڑی قربانی دی اور ابراہیم کا ذکر خیر ہمنے پچھلے لوگوں میں
باقی رکھا (ہر نماز میں یہی کہتا ہے) سلام ہو ابراہیم پر ہم نیکوں کو
ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں (جیسے ابراہیم کو دیا) بیشک وہ ہمارے
ایماندار بندوں میں سے تھا اور ہمنے اسکو ایک (دوسرے لڑکے) اسحاق
کی خوشخبری دی جو پیغمبر ہوگا نیک بختوں میں سے اور ہمنے ابراہیم
اور اسکے فرزند اسحاق پر برکت اتاری اور انکی اولاد میں کوئی

ف ابراہیمؑ کی قوم والے لوگ اچھے کھانے پکا کر بتوں کے سامنے رکھ جاتے ۱۲ ف اور تو پھوڑ کر انکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ایک شخص دیکھ رہا تھا اسنے جاکر لوگوں کو خبر کر دی ۱۲ ف اور بدعاقبت شروع کی جب انکو بخوبی معلوم ہو گیا کہ ابراہیمؑ نے توڑا ہے اور ابراہیمؑ بھی سمجھ گئے کہ یہ حال کھل گیا ۱۲ ف یہ بتوں کا کام تم کرتے ہو انکو ۱۲
ف اس آیت سے اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ بندہ اور بندے کے تمام افعال اللہ ہی کے پیدا کیے ہوئے ہیں کیونکہ ہر کرنیوالا بندے خالق اسکے سوا کوئی نہیں ہے اور معتزلہ کہتے ہیں کہ بندے کو اللہ نے پیدا کیا لیکن بندے کے افعال کا پیدا کرنے والا خود بندہ ہے ۱۲ ف انہیں لکڑیاں بھر کر آگ لگاؤ ۱۲ ف کہتے ہیں ابراہیمؑ نے ایک چار دیواری اینٹ کی بنائی جسکا لمبا کہ نمیں گز اور عرض بیس گز تھا اور اسمیں خوب لکڑیاں بھریں اور آگ لگا دی جب آگ روشن ہو گئی تو ابراہیمؑ کو اسمیں ڈالنا مشکل ہو گیا آخر ایک جھولے میں بیٹھا کر ابراہیمؑ کو اس میں پھینک دیا ۱۲ ف اللہ تعالیٰ نے آگ ٹھنڈی کر دی فرشتوں نے آہستگی کے ساتھ ابراہیمؑ کو بیٹھے ہوئے اس چار دیواری میں تا دیر اونکا حال دیکھا نہیں ہوا اور جب ابراہیمؑ وہاں سے صحیح اور سالم باہر آگئے تو انکے مخالف بہت ذلیل و شرمندہ ہوئے ۱۲ ف ان کافروں کے ملک سے ہجرت کرتا ہوں اور شام کے ملک کو روانہ ہوئے ۱۲ ف جب شام کے ملک کو پہونچے تو ابراہیمؑ نے یہ دعا کی ۱۲ ف اکثر مفسرین کے نزدیک اس سے اسمٰعیلؑ مراد ہیں اور وہ صحیح ہے ۱۲ ف اور پیغمبروں کا خواب بھی وحی الٰہی ہے لیلۃ رات بڑا حصہ تھا ابراہیمؑ نے یہی خواب دیکھا ۱۲ ف بیٹے کے کہنے کا کیا موقع ہے ۱۲ ف حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ کا امتحان کیا کہ دیکھیں اونکا خیال کیا ہے آیا وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو مقدم رکھتے ہیں یا جان بچانے کو وہ اپنے باپ سے بھی زیادہ مضبوط اور صابر ہیں اللہ تعالیٰ کو کہا کر سوچنے کی کیا بات ہے اللہ تعالیٰ کا حکم لوگ بجا لاؤ پھر ہے اچھوں کے اچھے ہی پیدا ہوتے ہیں ۱۲

(باقی در ۱۵ پارہ)

			عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝	
۳۸	ص	۷	وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۝ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ۝	اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کر جو ہاتھ اور آنکھیں دونوں رکھتے تھے ہم نے اُنکو خالص آخرت کی یاد کے لیے چن لیا تھا اور وہ ہمارے پاس چنے ہوئے نیک بندوں میں سے تھے اور (اے پیغمبر) اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل (پیغمبروں) کو یاد کر اور یہ سب اچھے لوگوں میں سے تھے ۳
۴۳	الزخرف	۳	وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۝ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد کر جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم والوں سے کہا میں تو جنکو تم پوجتے ہو انسے بیزار ہوں مگر اُس (خدا) سے جس نے مجھ کو پیدا کیا وہ مجھکو ضرور ٹھیک رستہ بتلائیگا اور ابراہیم نے (یا اللہ نے) اس (کلمہ توحید کو) کلمہ کو ابراہیم کی اولاد میں باقی رکھا تاکہ وہ اللہ کیطرف رجوع رہیں ۳
۵۱	الذّٰریٰت	۲	هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَاۗءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝ قَالَ فَمَا	(اور اے پیغمبر) کیا تو نے ابراہیم کے عزت دار مہمانوں کا قصہ سنا ہے ۳ جب وہ ابراہیم پاس پہونچکر تو کہنے لگے سلام ابراہیم نے بھی جواب دیا سلام (اور دل میں کہا) یہ لوگ تو کچھ نئے قسم کے معلوم ہوتے ہیں ۳ پھر اپنے گھر جاکر ایک (بنا ہوا) موٹا بچھڑا لیکر آیا وہ انکو سامنے رکھا (انہوں نے کھانے میں تامل کیا) ابراہیم نے کہا تم کھاتے کیوں نہیں تب تو ابراہیم کا دل انسے دہل گیا (ڈر گیا) انہوں نے (یہ حال دیکھکر) کہا ڈر نہیں ۳ اور انہوں نے ایک علم والے لڑکے کی اسکو خوشخبری سنائی ۳ یہ سنکر اسکی بی بی (سارہ) آگے بڑھی اور منہ پیٹ کر کہنے لگی (ای) نوج مجھے بیٹا ہوگا میں تو) بوڑھی (اور) بانجھ (ہوں) انہوں نے کہا (تو تعجب کیا کرتی ہے) تیرے مالک نے ایسا ہی فرمایا ہے بیشک وہ تو بڑا حکمت والا (ہر جانتا) ہے

ف ۱ قوت سے مراد عبادت کی طاقت یا لوگوں سے احسان کرنے کی عادت ہے اور آنکھوں سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہچانتے تھے اور دین کی عقل رکھتے تھے ۱۲ ف ۲ دنیا کا انکو بالکل خیال نہ تھا ہر وقت آخرت ہی کی لو انکو لگی رہتی ۱۲ ف ۳ الیسع کو حضرت الیاس نے بنی اسرائیل پر خلیفہ کیا تھا پھر اللہ نے انکو پیغمبری دی ۱۲ ف ۴ ذوالکفل الیسع کے چچا زاد بھائی تھے ۱۲ ف ۵ مطلب یہ ہے کہ ابراہیم نے توحید کو اسطرح مضبوط کر دیا کہ باپ مرتے وقت اپنے بیٹوں کو اسکی وصیت کرتا اور شرک سے ڈراتا اور انکے خاندان میں مدت تک توحید قائم رہی اس قصے سے بھی تقلید کا باطل کرنا منظور ہے اللہ نے مکہ کے مشرکوں کو یوں الزام دیا کہ تم تقلید کو جائز سمجھتے ہو اور اگر علم ہے تو پھر اپنے باپ دادا کی تقلید کیوں کرتے ہو اگر جائز ہے تو تمہارے بڑے دادا ابراہیم ؑ تھے وہ موحد تھے تم کو بھی موحد بننا چاہیئے دوسرے یہ کہ ابراہیم ؑ تمہارے بڑے دادا نے بھی باپ دادا کی تقلید چھوڑ دی اور دلیل کی پیروی اختیار کی اگر باپ دادا کی تقلید کی اچھی چیز ہوتی تو ابراہیم ؑ اسکو کیوں چھوڑتے ۱۲ ف ۶ عزت دار مہمانوں سے وہ فرشتے مراد ہیں حضرت ابراہیم ؑ کے پاس خوبصورت لڑکوں کی بھیس میں گئے تھے اور وہ فرشتے جبرئیل اور میکائیل ؑ اور اسرافیل ؑ تھے ان کا اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہے ۱۲ ف ۷ کسی بچے مہمان کے کہنے کی وجہ اسکی وضع اور انکا طرز کلام اور بیتابی اس بات کی دلیل تھی کہ یہ مہمان عام مہمانوں کے خلاف معلوم ہوتے تھے ایسا ہی حضرت ابراہیم ؑ نے سمجھا تھا ۱۲ ف ۸ اول سے وہ وقت مراد ہے جب کہا تھا سے ہی انہوں نے انکار کیا تو ابراہیم ؑ ڈرے ہوئے تھے کہ کسی برے ارادے سے تو نہیں آئے ہیں ۱۲ ف ۹ مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو مارنے یا پکڑنے کے لیے جاتے ہیں اسکے یہاں کھانا نہیں کھاتے ۱۲ ف ۱۰ ہم اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں کھانے کی حاجت نہیں ہے ۱۲

			قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ	(جب یہ باتیں ہو چکیں تو) ابراہیم نے پوچھا (بھلا یہ تو بتلاؤ) تم جو بھیجے گئے ہو تو کس کام کے لیے وہ کہنے لگے ہم کچھ گنہگار
			قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ	لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں (تاکہ انپر مٹی کی اینٹیں (کنکر) برسائیں
			لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ طِينٍ	کو جنپر تیرے مالک کے پاس حد سے بڑھ جانیوالوں کے لیے نشان پڑ چکا
			مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ	ہے (اور) آخر اس بستی میں جتنے ایماندار تھے انکو تو ہمنے نکال لیا وہاں
			فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ	ایک ہی گھر مسلمانوں کا ہمنے پایا (۳۶) اور اس بستی میں ہمنے
			فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ	اُن لوگوں کے لیے جو تکلیف کے عذاب سے ڈرتے
			الْمُسْلِمِينَ ۝ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً	ہیں ایک نشانی چھوڑ دی ۝
			لِلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝	(مسلمانو) تم کو ابراہیم اور اسکے ساتھ والونکی اچھی خصلت
۲۹	الممتحنة	۱	قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	کی پیروی کرنا تھی جب انہوں نے اپنی قوم والوں سے (جو
			فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ ۚ إِذْ	مشرک تھے) کہدیا ہمکو تم سے اور جنکو تم خدا کے سوا پوجتے
			قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ	ہو انسے کوئی علاقہ نہیں ہے ہم تم سے اور انسے بالکل الگ
			وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ز	ہیں ہم تمہارے دین کو نہیں مانتے اور ہم میں اور تم میں کھلم
			كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَ	کھلا ہمیشہ عداوت اور دشمنی رہیگی جب تک تم اکیلے (سچے)
			بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا	خدا پر ایمان نہ لاؤ مگر ہاں ابراہیم نے اپنے باپ سے یہ
			حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا	کہا تھا کہ میں تیرے لیے بخشش مانگوں گا اور میں اللہ کے
			قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ	سامنے تیری بھلائی کا کوئی اختیار نہیں
			لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ	رکھتا ۝
			شَيْءٍ ط	(مسلمانو) جو کوئی تم میں اللہ تعالےٰ اور پچھلے دن
۶	"	"	لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	کی امید رکھتا ہو اسکو ان لوگوں کی اچھی خصلت کی پیروی
			لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ط	کرنا چاہیے اور جو کوئی (ان لوگوں کی پیروی سے) منہ پھیرے
			وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ	(اور کافروں سے دوستی رکھے) تو اللہ بے پرواہ ہے خوبیوں والا
			الْحَمِيدُ ۝	یہ مضمون اگلی (آسمانی) کتابوں میں یعنے ابراہیم اور موسےٰ
۳۰	الأعلى	۱	إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝ صُحُفِ	کے صحیفوں میں (بھی) موجود ہے ۝
			إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ۝	

ف یعنے لوط ؑ کی قوم کیطرف ۱۲ ف انپر سفید اور سیاہ یا سفید اور سرخ داریاں ہیں یا ہر ایک اینٹ پر اس شخص کا نام لکھا ہے جو اُس سے مارا جائیگا بڑے بڑے جانے والے لوط ؑ کی قوم کے لوگ تھے اللہ تعالےٰ نے ہر ایک کو اپنی شہوت نکالنے کے لیے عورت دی ہے وہ لوگ اللہ تعالےٰ کی حد سے بڑھ گئے تھے عورتوں کو چھوڑ کر فطرت کے خلاف کام کیا کرتے تھے ۱۲ ف صرف لوط ؑ اور انکی بیٹیوں کا سعید بن جبیر رضہ نے کہا کل تیرہ مسلمان تھے ۱۲ ف وہ کالی اینٹیں یا انکے مکانوں کے کھنڈر یا کالا بدبودار پانی جہاں اکیلے سچے خدا پر ایمان لانے پر کوئی دشمنی نہ رہی بلکہ محبت ہو گئی مطلب یہ ہے کہ ابراہیم ؑ اور انکے ساتھ والے ایماندار مشرکوں سے الگ ہو گئے تھے تم کو بھی اسی طرح ان سے کوئی تعلق نہ رکھنا چاہیئے ۱۲ ف اسوجہ سے کہ ابراہیم ؑ نے وعدہ کر لیا تھا اور وعدہ پورا کرنا ضرور ہے پھر جب انکو معلوم ہو گیا کہ انکا باپ اللہ تعالےٰ کا مخالف اور دشمن ہے تو اسی وقت اُس سے الگ ہو گئے جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ ف کہ خواہ مخواہ زبردستی تجھ کو بخشوا لوں ۱۲ ف یعنے اللہ تعالےٰ کے عذاب سے ڈرتا ہو اور قیامت کو مانتا ہو ۱۲ ف دنیا کا فانی ہونا اور آخرت کا بہتر اور زیادہ پائدار ہونا ۱۲ ف ایک حدیث میں ہے کہ یہ سورت ابراہیم ؑ اور موسےٰ ؑ کے صحیفوں سے لی گئی ہے یا انکے صحیفوں میں موجود ہے ابو ذر رضہ نے کہا یا رسول اللہ صلعم اللہ تعالےٰ نے دنیا میں کتنی کتابیں اتاریں آپ نے فرمایا ایک سو چار کتابیں ۱۲

			قِصَّۃُ نُوحٍ ۶۴	باب ۶۴ حضرت نوح علیہ السلام کے حالات
۸	الاعراف	۸	لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِہٖۤ اِنَّا لَنَرٰىکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَۃٌ وَّلٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ اُبَلِّغُکُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنْصَحُ لَکُمْ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَکُمْ ذِکْرٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْکُمْ لِیُنْذِرَکُمْ وَ لِتَتَّقُوْا وَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ فَکَذَّبُوْہُ فَاَنْجَیْنٰہُ وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗ فِی الْفُلْکِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہُمْ کَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ ۝	قسم اللہ کی ہمنے نوحؑ کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا اس نے کہا بھائیو اللہ کو پوجو اسکے سوا کوئی تمہارا سچا معبود نہیں مجھ کو تم پر بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے اسکی قوم کے سردار کہنے لگے ہم تو بیشک سمجھتے ہیں تو کھلی گمراہی میں ہے نوحؑ نے کہا بھائیو میں تو گمراہ نہیں ہوں لیکن اسکا بھیجا ہوا ہوں جو ساری جہان کا مالک ہے میں تم کو اپنے مالک کے پیغام پہونچاتا ہوں اور تمہاری بھلائی چاہتا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے کیا تم کو اس بات پر تعجب ہوا کہ تمہارے مالک کا ارشاد تم ہی میں سے ایک مرد کی زبان پر تم کو پہونچا اس لیے کہ وہ تم کو (اس کے عذاب سے) ڈرائے اور اس لیے کہ تم (گناہ سے) بچو اور اس لیے کہ تم پر رحم ہو آخر ان لوگوں نے اسکو جھٹلایا تو ہمنے اسکو اور ان لوگوں کو جو اسکے ساتھ کشتی میں (بیٹھے) تھے بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا انکو ڈبو دیا کیونکہ وہ اندھے لوگ تھے
۱۱	یونس	۸	وَ اتْلُ عَلَیْہِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ اِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکُمْ مَّقَامِیْ وَ تَذْکِیْرِیْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَکُمْ وَ شُرَکَآءَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُنْ اَمْرُکُمْ عَلَیْکُمْ غُمَّۃً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَیَّ وَ	اور اے پیغمبر انکو نوحؑ کا قصہ سنا جب اسنے اپنی قوم سے کہا بھائیو اگر (تم میں) میرا رہنا اور خدا کی آیتیں پڑھ کر سنانا تم کو بھاری لگتا ہے تو میں نے اللہ پر بھروسا کیا تم اپنے شریکوں کے ساتھ ملکر ایک بات ٹھیرا لو پھر اسبات کو چھپا نہیں جو کچھ کرنا ہے وہ کر ڈالو اور مجھ کو (ذرا بھی) مہلت نہ دو پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تم سے کچھ مزدوری تو مانگتا نہ تھا میری مزدوری تو خدا ہی

ف ابن الملک بن متوشلخ ۱۲ ف حضرت نوح علیہ السلام بڑے بوڑھے تھے چالیس یا پچاس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے بعضوں نے کہا اڑھائی سو برس کی بعضوں نے کہا سو برس کی عمر میں اور حضرت آدمؑ کے بعد صاحب شریعت یہی پیغمبر ہوئے انکو نوح اسلیئے کہتے ہیں کہ برسوں اپنے اوپر روتے رہے کہتے ہیں انکا اصلی نام عبد الغفار تھا رونے کی وجہ یہ ہوئی کہ انہوں نے اپنی قوم پر بددعا کی تھی یا اپنے بیٹے کے بچاؤ کے لیئے مالک سے دوبارہ عرض کیا تھا ۱۲ ف اگر تم اور کسی کو پوجو گے تو ۱۲ ف قیامت کے دن کا یا طوفان کے دن کا ۱۲ ف کہ اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر ہم کو بھی ایک نئے دین میں کھینچنا چاہتا ہے ۱۲ ف مجھ میں گمراہی کی کونسی بات ہے ۱۲ ف تمہارا سچا خیر خواہ ہوں ۱۲ ف کیونکہ مجھپر وحی آتی ہے تمپر وحی نہیں آتی ۱۲ ف تمہی میں سے آیا تو اسکو خدا کا فضل سمجھنا چاہیئے اگر غیر قوم کا آدمی ہوتا تم اسکی زبان نہ سمجھتے وہ تمہاری کیا سمجھتا اس میں تعجب کا کیا موقع ہے ۱۲ ف یعنے نوحؑ کی قوم نے ۱۲ ف یعنے دل کا اندھے ہیں اون کی ہدایت کی امید نہیں ۱۲ ف گراں گذرتا ہے شاق ہوتا ہے ۱۲ ف یعنے میرے مار ڈالنے کی تدبیر کر لو ۱۲ ف یعنے گول مت رکھو صاف اچھی طرح سے مجھسے دشمنی کر دو میرے مار ڈالنے کی فکر کرو ۱۲ ف مجھ کو نقصان پہونچانے میں ہرگز نہ چوکو ۱۲ ف شریکوں سے مراد بت ہیں جن کو نوحؑ کی قوم کے لوگ خدا کا شریک سمجھتے تھے حضرت نوحؑ کو پروردگار عالم پر ایسا بھروسا تھا کہ اپنی قوم کے لوگوں سے اونکو ذرا بھی ڈر نہ رہا اور علانیہ اونکو دشمنی اور ایذا پہونچانے کی اجازت دیدی ۱۲ ف میری بات ماننے سے ۱۲ ف کہ میرا نقصان ہو ۱۲

لَا تُنْظِرُونِ ۝ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا
سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ
إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ
وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ
خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُنْذَرِينَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ
رُسُلًا إِلَى قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ
بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا
كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ۝ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ
عَلَى قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ۝

١٢ هود ٣٤ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ
إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ أَنْ لَا
تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۝ إِنِّي أَخَافُ
عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ۝ فَقَالَ
الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ
قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا
وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ
هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ ۝
وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ
بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ۝ قَالَ
يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ
بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً

پہلے اور مجھکو حکم ہوا ہے کہ فرمانبرداروں میں سے رہوں
لوگوں نے اسکو جھٹلایا پھر ہم نے اُس کو اور اس کے ساتھ
جو رسون کشتی میں سوار تھے ان کو بچا دیا اور جن لوگوں
نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ڈبو دیا اور نوح کے
ساتھیوں کو ان کا جانشیں کر دیا تو دیکھ جن کو ڈرایا
گیا تھا ان کا کیا انجام ہوا ۝ پھر نوح علیہ السلام کے
بعد ہم نے کئی پیغمبر اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے
وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں (معجزے) لیکر
آئے لیکن جن باتوں کو پہلے جھٹلا چکے تھے وہ
ان پر ایمان لانے والے نہ تھے ہم حد سے
بڑھنے والوں کے دلوں پر اسی طرح مہر کر دیتے
ہیں ف
اور بے شک ہمنے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (اس نے
کہا) میں تم کو صاف صاف ڈرانیوالا ہوں یہ کہ اللہ تعالے
کے سوا اور کسی کو نہ پوجو کیونکہ میں ڈرتا ہوں تم کو تکلیف
کے دن (قیامت) کا عذاب نہ ہو تو اس کی قوم کے سردار
جو کافر تھے (نوح سے) کہنے لگے ہم تو یہی دیکھتے ہیں
تو ہماری طرح ایک آدمی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں
صرف انہی لوگوں نے تیری پیروی کی ہے جو ہم میں
رزالے ہیں ف وہ بھی اوپر کی عقل سے اور ہم تو تم کو
کسی بات میں اپنے سے زیادہ نہیں پاتے بلکہ تم کو
جھوٹا سمجھتے ہیں ف نوح نے کہا بھائیو بتلاؤ تو سہی
اگر میں اپنے مالک کی طرف سے جو دلیل (ہی) اس پر قائم
ہوا اور اسنے اپنی مہربانی سے مجھ کو سرفراز کیا اور تم سو

ف وہی میرا ثواب دینے والا ہے ۱۲ ف اور مال اور ملک سب ان مومنوں کے ہاتھ آیا ۱۲ ف کیسے تباہ اور برباد ہو گئے اسی طرح تیرے جھٹلانیوالے بھی عنقریب
جا ہونگے اس آیت سے اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر کو تسلی دی ۱۲ ف کہ پہلے پیغمبروں کے بہت سے پیشتر یا معجزہ دکھلانے سے پیشتر جن باتوں کو جھٹلا چکے تھے مثل ثبوت بالقیامت
وغیرہ کو اسی طرح بعد بھی جھٹلاتے رہے ۱۲ جیسے انسے پہلے نوح ۱۲ کی قوم نے جن باتوں کو جھٹلا چکے تھے انہوں نے بھی انکو جھٹلایا ۱۲ اور وہ دونوں کافر اور
دونوں ایک ہی مزاج اور طبیعت کے تھے۔ اور بعضوں نے کہا پہلے جھٹلانے سے مطلب یہ ہے کہ جب عہد الست لیا گیا تھا اس وقت ان کافروں کی روحوں
نے جھٹلایا تھا ۱۲ منہ جیسے ان لوگوں کے دلوں پر مہر کر دی تھی ۱۲ ف نوح بات انکے دلوں میں نہ بٹھلا سکتی ۱۲ ف خدا کے عذاب سے ۱۲ ف سچ تو تم کے پیچھے دیکھ
لیا ہے سو ہی چار وغیرہ ۱۲ ف بن سوچے بچے تیرے ساتھ ہو گئے ہیں (ظاہر میں) مجھ کو دھوکا دیتے کو دل سے تیرے شریک نہیں ہیں اور نہ ہمارا تم پر
کچھ زور ہے کہ ہم کو نزدیک ذات اور نسب اور شرافت میں حلال پیشے کرنے سے کچھ فرق نہیں آتا اور ہمیشہ پیغمبروں کی پیروی پہلے پہلے غریب لوگوں ہی نے کی ہے اور
دنیا والے کے نزدیک انکی عزت دنیا کے لوگوں سے بہت زیادہ ہے جو اپنے عہدے اور مال اور دولت پر مغرور رہتے ہیں ۱۲ ف کہ نوح علیہ السلام اور نوح علیہ السلام
کے تابعدار ۱۲ ف اس دعوے میں کہ نوح ۱۲ اللہ تعالے کے پیغمبر ہیں ۱۲ ف پیغمبری دی ۱۲

ثُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا
وَأَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُونَ ۝ وَيٰقَوْمِ لَآ أَسْـَٔلُكُمْ
عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ
وَمَآ أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ اٰمَنُوٓا ۚ إِنَّهُمْ
مُّلٰقُوا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيٓ أَرٰىكُمْ قَوْمًا
تَجْهَلُونَ ۝ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَنصُرُنِي
مِنَ اللّٰهِ إِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝
وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَآئِنُ
اللّٰهِ وَلَآ أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ
إِنِّي مَلَكٌ وَلَآ أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِيٓ
أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۖ
اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا فِيٓ أَنفُسِهِمْ ۖ إِنِّيٓ
إِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِينَ ۝ قَالُوا يٰنُوحُ
قَدْ جٰدَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا
بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ۝
قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ اللّٰهُ إِن شَآءَ
وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ۝ وَلَا يَنفَعُكُمْ
نُصْحِيٓ إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن
كَانَ اللّٰهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ
رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ أَمْ يَقُولُونَ
افْتَرٰىهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ
إِجْرَامِي وَأَنَا۠ بَرِيٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُونَ ۝
وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن
قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ

وہ چپکے چپکے تو کیا ہم زبردستی تم سے منوا سکتے ہیں جبکہ تم نہیں چاہتے مگر اس کو تمہارے
گلے چپکا سکتے ہیں ۱۲ اور بھائیو میں تم سے اس پر کچھ روپیہ نہیں مانگتا
میری مزدوری تو بس اللہ ہی پر ہے اور میں ایمانداروں کو اپنے
پاس سے نکال نہیں سکتا وہ (آخر) اپنے مالک سے ملنے والے
ہیں ۱۲ اور میں تو سمجھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت کرتے ہو ۱۲ اور
بھائیو اگر میں ان لوگوں کو (بیقصور) نکال دونگا تو اللہ تعالیٰ
کے سامنے کون میری مدد کو کھڑا ہوگا کیا تم سوچتے نہیں
اور میں تم سے یہ دعوی نہیں کرتا کہ خدا کے خزانے میری پاس
ہیں ۱۲ اور نہ میں غیب کی بات جانتا ہوں اور نہ میں اپنے
تئیں فرشتہ کہتا ہوں ۱۲ اور جو لوگ تمہاری آنکھوں میں
حقیر ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ تعالیٰ انپر اپنا فضل نہیں
کرے گا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ان کے دلوں میں
کیا ہے اگر ایسی باتیں میں کروں تو میں بھی ظالموں میں
شریک ہو جاؤنگا وہ کہنے لگے اے نوح تو نے ہم سے بحث کی
اور بہت بحث کی ۱۲ اگر تو سچا ہے تو جس (عذاب) کا ہم سے
وعدہ کرتا ہے اسکو لیکر آ نوح نے کہا اللہ اگر چاہیگا تو وہ عذاب
تمپر لے آئیگا اور تم (اللہ تعالیٰ کو) ہرا نہیں سکتے ۱۲ اور میں تمہارے
بھلائی بھی کرنا چاہوں تو میری نصیحت تم کو کچھ فائدہ نہ
نہ دیگی اگر اللہ تعالیٰ تم کو گمراہ کرنا چاہتا ہے وہی تمہارا مالک
ہے اور اسی کے پاس تمکو لوٹ جانا ہے کیا وہ ۱۲ کہتے ہیں
کہ نوح نے یہ (سب) جھوٹ بنا لیا ۱۲ اے نوح کہدے اگر میں
نے یہ جھوٹ باندھا ہے (اللہ تعالیٰ پر) تو میرے گناہ کا وبال مجھ پر
ہوگا اور تم جو گناہ کرتے ہو ۱۲ اس سے مجھکو غرض نہیں ۱۲ اور
نوح کو وحی بھیجی گئی کہ تیری قوم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے سو

وہ تجھ پر وہ دلیل نہ کہلی اور تم اللہ تعالیٰ کی سیدھی راہ کو نہ سمجھے ۱۲ اس مطلب یہ ہے کہ ہمارا کام تم کو سمجھانے کا ہے اور خدا کا راستہ جس کا ثبوت عقل سلیم اور نبوت دونو سے ہوا ہے وہ صاف ہے مگر جن کی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نہیں رکھا ہے ان کی سمجھ میں نہیں آتا تو ہم زبردستی تم کو اس راہ پر لگا نہیں سکتے خصوصاً اس حال میں جب تم اسکو برا جانتے ہو تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے ۱۲ اس سمجھانے اور نصیحت کرنے سے جیسے تم چاہتے ہو کہ جن لوگوں نے میری پیروی کی ہے وہ تمہاری قوم کے لوگ ہیں انکو اپنی صحبت سے الگ کر دوں ۱۲ اگر میں انکو نکال دوں ستاؤں تو وہ مالک کے پاس اپنا انصاف چاہیں گے اسوقت میں کیا جواب دونگا ۱۲ اس سے یہ بھی کوئی بات ہے کہ فلاں شخص نیچ قوم کا ہے فلاں شخص کم ذات ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی کی عزت ہے جو ایماندار اور پرہیزگار ہے ایمان اور پرہیزگاری کے سوا نیچ خاندان کا ہونا اللہ تعالیٰ کے نزدیک چمڑے اور چمار سے بھی بدتر ہے ۱۲ اف جب وہ میرے اوپر غصہ کرے گا ۱۲ اف میں بال بال بچ جاؤں میں تم سے زیادہ ہوں ۱۲ اف ان لوگوں نے کہا تھا کہ ہم تم کو کسی بات میں اپنے سے زیادہ نہیں پاتے تو حضرت نوح نے جواب دیا کہ بیشک سچ ہے کچھ خدائی خزانے میرے قبضے میں نہیں ہیں نہ میں بڑا ہوں انہوں نے کہا تھا کہ جو لوگ تمہارے ساتھ ہوئے ہیں ہم اوپر کی طرف سے دل سے تمہارے دوست نہیں ہیں حضرت نوح نے جواب دیا کہ دل کا حال اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے غیب کا علم مجھکو نہیں ہے انہوں نے کہا تھا کہ تم ہماری طرح آدمی ہو حضرت نوح نے جواب دیا کہ بیشک میں آدمی ہوں فرشتہ نہیں ہوں ۱۲ اف اب ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے ۱۲ اف اس سے بیباک کر کہیں ہم نہیں سکتے ۱۲ اف یعنی نوح کی قوم والے ۱۲ اف کہ میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہوں اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے ۱۲ اف کہ تم کو جھوٹ کہتے ہو ۱۲ اف اس کا وبال تمپر پڑے گا ستائیں نے کہا ترجمہ یوں ہے کیا یہ کہ کے کافر کہتے ہیں کہ محمد نے قرآن جھوٹ بنا لیا ہے اے محمد کہدے اگر میں نے جھوٹ بنا لیا ہے تو میرے گناہ کا وبال مجھ پر پڑے گا اور تمہارے گناہ سے میں بالکل رہونگا ۱۲

بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ
بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ
فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝
وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۖ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ
مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۚ قَالَ
اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ
كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ
مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ
عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ حَتّٰٓى اِذَا
جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا
احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ
اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ
عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ۚ وَمَآ
اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ وَقَالَ
ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا
وَمُرْسٰىهَا ۚ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫
وَنَادٰى نُوْحُ ۨ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ
مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا
تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ سَاٰوِيْٓ
اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ۚ قَالَ
لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا
مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ
فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ۝ وَقِيْلَ

اپنے کے سوا اور کوئی ایمان نہ لائیگا تو ان کے کاموں پر رنج مت
کر اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم کے موافق کشتی
تیار کر اور ظالموں کی سفارش میں مجھ سے مت بول وہ ضرور ڈبوئے
اور وہ (یعنے نوح) کشتی بنانے لگا اور جب اسکی قوم کا ایک
گروہ گذرتا تو اس سے ٹھٹھا کرتا نوح نے (اسے) کہا اگر تم ہم پر
(آج) ٹھٹھے مارتے ہو (تو مارلو کل) ہم تم پر ٹھٹھے مارینگے
جیسے تم ٹھٹھے مارتے ہو اب قریب ہیں تم کو معلوم ہو جائیگا
کس پر رسوائی کا عذاب (دنیا میں) آتا ہے اور ہمیشہ کا عذاب
کس پر اترتا ہے یہانتک کہ جب ہمارا حکم آن پہونچا اور تنور
نے جوش مارا ہم نے کہدیا ہر قسم کے (جانور) دو دو جوڑا (ایک
نر ایک مادہ) اور اپنے گھر والوں کو انکے سوا جنکے لیے
(ہلاکت کا) حکم ہو چکا اور ایمانداروں کو اپنے ساتھ کشتی
میں سوار کرلے اور تھوڑے ہی سے آدمی اسپر ایمان لائے
تھے اور نوح نے کہا کشتی چلتے وقت اور ٹھیرتے وقت اللہ
کا نام لیکر اس میں سوار ہو جاؤ بے شک میرا مالک بخشنے والا
مہربان ہے اور وہ (کشتی) پہاڑوں کی سی موجوں میں انکو
لیے ہوئے جا رہی تھی اور نوح نے اپنے بیٹے (کنعان)
کو آواز دی وہ کشتی سے الگ تھا بیٹا ہمارے ساتھ سوار
ہو جا اور کافروں کے ساتھ مت رہ وہ کہنے لگا میں ابھی
کسی پہاڑ پر ہو رہتا ہوں جو پانی سے مجھکو بچالے گا نوح
نے کہا آج اللہ تعالے کے عذاب سے کوئی بچا نہیں
سکتا مگر جس پر اللہ تعالی ہی رحم کرے (وہ ہی بچ سکتا
ہے) اور موج دونوں کے بیچ میں آن پڑی اور وہ بھی ان
میں شریک ہوا جو ڈبو دیے گئے اور حکم دیا گیا اے

ف جب حضرت نوح کو اللہ پاک کی طرف سے یہ وحی ہو چکی اسوقت وہ ناامید ہو گئے اور انہوں نے اپنی قوم کے لیے بددعا کی بلکہ ساری زمین کے کافروں کے لیے
ف حضرت نوح کو معلوم نہ تھا کشتی کیونکر بنادیں اللہ تعالے نے انکو وحی بھیجی کہ مرغ کے سینہ کی طرح بنا کر یہ جو فرمایا ہماری آنکھوں کے سامنے اس سے اہل حدیث کے
مذہب کی تائید ہوتی ہے کہ اللہ کے ہاتھ پیر اور آنکھیں ہیں لیکن ان کی حقیقت کوئی نہیں جانتا ہے کیفیت ۱۲ ف پھر اس کی قوم کے سردار جب اسکے پاس ہو کر
نکلتے تو اسپر ٹھٹھا مارتے وہ کہتے اے نوح پہلے تو تو پیغمبر تھا اب بڑھئی بن گیا کہتے ہیں حضرت نوح ہونے کو کشتی جنگل میں بنانا شروع کی جہاں پانی وانی کچھ نہ تھا
اس کی قوم کے لوگوں نے کبھی کشتی نہیں دیکھی تھی جب وہ اس بھی چیز کو دیکھتے تو اسپر ہنستے اور کہتے یہ کیا چیز ہے اور اس سے فائدہ ہی کیا ہے ۱۲ ف میں اپنے حواس
ہو کر پانی پر چلوں گا انکو تعجب ہوا کہ پانی کہاں ہے اور ٹھٹھے مارنے لگے آخر انہوں نے کہا اگر تم ہم پر ۱۲ ف ابھی کل یا اللہ تعالے کا عذاب اترے گا اسوقت قدر
معلوم ہوگی اور جیسے تم اسوقت ہم کو احمق بناتے ہو اور ہم پر ہنستے ہو ہم تم کو احمق بنادیں گے اور تم پر ہنسیں گے ۱۲ ف یعنے آخرت میں دوزخ کا عذاب ۱۲ ف تنور
سے مراد سطح زمین ہے بحکم الہی پانی اوپر سے ہی برسنا شروع ہوا اور زمین کے اندر سے بھی پانی پھوٹ نکلا بعضوں نے کہا یہ تنور روٹی پکانے کا تھا پتھر کا
جس میں حضرت حوا ۱۲ روٹیاں لگائی تھیں وہی حضرت نوح کو ملا تھا ۱۲ ف اپنے والد کی بی بی اور کنعان انکا بیٹا ۱۲ ف اتنی آدمی یا بیتر یا آٹھ یا دس ان میں سام
اور حام اور یافث حضرت نوح کے تینوں بیٹے اور ان کی بیبیاں بھی تھیں ۱۲ ف زمین میں سے ایک ایک جوڑا حضرت نوح کو کشتی میں رکھنے کا حکم ہوا مراد وہ جانور
ہیں جن کا نر اور مادہ ملنے سے بچہ پیدا ہوتا ہے نہ وہ جانور جو خود بخود زمین سے پیدا ہو جاتے ہیں باقی سب جانوروں کو بھی اور سوائے آدمیوں کی شامت کے
مرنے کر یا اللہ تیری پناہ تیرا غصہ بہت سخت ہے ۱۲ ف کشتی میں بیٹھنے والوں سے کہا ۱۲

(باقی آگے دیکھئے)

يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي
وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ
عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ
الظَّالِمِينَ ۝ وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ
رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ
وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ
الْحَاكِمِينَ ۝ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ
مِنْ أَهْلِكَ ۖ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ
فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ
إِنِّي أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝
قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ
مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ
لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ ۝
قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَ
بَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِّمَّن
مَّعَكَ ۚ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُم
مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ تِلْكَ مِنْ أَنبَاءِ
الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۖ مَا كُنتَ
تَعْلَمُهَا أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ
هَٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۖ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ۝
وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا
لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ
الْعَظِيمِ ۝ وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ
الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ إِنَّهُمْ

(زمین اپنا پانی چوس لے اور اے آسمان کھلجا (برسنا موقوف
کر) اور پانی اتر گیا اور کام پورا ہو گیا اور کشتی جودی (پہاڑ)
پر جا کر ٹھیری اور حکم ہوا کہ بے انصاف لوگ ہٹکارے گئے ۝
اور نوح نے اپنے مالک کو پکارا اور کہا مالک (آخر) میرا بیٹا
میرے ہی گھر والوں میں ہے اور تیرا وعدہ بیشک سچا ہے اور
سب حاکموں میں تو بڑا حاکم ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے
نوح وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے اس کے کرتوت
اچھے نہیں پھر جو بات تجھ کو معلوم نہیں وہ مجھ سے مت مانگ
میں تجھ کو نادانوں میں شریک ہونے سے ڈراتا ہوں نوح
نے عرض کیا مالک میں ایسی بات پوچھنے سے جسکی حقیقت
میں نہیں جانتا تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اگر تو مجھ کو
نہ بخشے اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں تباہ ہو جاؤں گا ۝
کہا گیا اے نوح ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ
(کشتی سے) اتر اور تجھ پر اور تیرے ساتھ والوں سے جو
گروہ پیدا ہوں گے ان پر برکتوں کے ساتھ اور کچھ
گروہ ایسے بھی پیدا ہونگے جن کو ہم نفع لینے دیں گے
پھر انکو ہماری طرف سے تکلیف کا عذاب پہونچیگا ۝ یہ غیب
کی خبروں میں ہیں جنکو ہم تجھ کو بھیجتے ہیں اس سے پہلے نہ
تو ان کو جانتا تھا نہ تیری قوم والے تو صبر کیے رہ بیشک
نیک پرہیزگاروں میں اپنی کا انجام اچھا ہوتا ہے ۝
اور (اے پیغمبر) نوح (کا قصہ یاد کر جب اس) نے اس سے
پہلے (خدا کو) پکارا (اپنی قوم پر بددعا کی) پھر ہمنے اسکی
دعا قبول کی اور اسکو اور اسکے ساتھ والوں کو بڑی سختی
سے نجات دی ۝ اور ہمنے اس لوگوں کے مقابل جنہوں نے ہماری آیتوں کو

۱۷	الانبیاء	۶	

ف تمام کافر ہلاک ہو گئے ۱۲ ف اسہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ۱۲ ف جودی ایک پہاڑ ہے موصل کے قریب بعضوں نے کہا شام میں ہی کہتے ہیں دسویں رجب کو حضرت
نوح کشتی میں بیٹھے اور دسویں محرم کو طوفان ختم ہوا اور کشتی پہاڑ پر تھم گئی چھ مہینے تک یہ آفت رہی زمین کا کوئی حصہ ذرہ نہ بچا ۱۲ ف اور تو نے مجھ کو اور میرے گھر والوں
کو بچا دینے کا وعدہ کیا تھا ۱۲ ف تیرا حکم ٹوٹ نہیں سکتا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے سب حاکموں میں تو زیادہ انصاف کرنیوالا ہے یا سب حاکموں سے
زیادہ علم رکھتا ہے اور تیرا حکم سب سے بہتر ہے ۱۲ ف یا اس نے برا کام کیا مطلب یہ ہے کہ وہ کافر ہے کافر کو مسلمان سے خصوصاً پیغمبر سے کوئی تعلق نہیں
ابن عباس رضہ نے کہا ترجمہ یوں ہے تیرا یہ کام چھوڑ اسکے لیے دعا کرنا اچھا نہیں ہے ۱۲ ف جس کی حقیقت تو نہیں جانتا ۱۲ ف میرا یہ قصور معاف نہ کرے
ف حضرت نوح کا یہ کام کوئی گناہ نہ تھا وہ سمجھے کہ یہ بیٹا کو کافر ہو جب یہی گھر والوں میں داخل ہے اور یہ سمجھ کر انہوں نے دعا کی گو بلا اجتہاد میں ان سے غلطی ہوئی
مگر پیغمبروں کی شان بڑی ہے انکے ایسی غلطی بھی ایک گناہ سمجھی گئی اور حضرت نوح علیہ السلام نے اسکی معافی چاہی ۱۲ ف پروردگار کی طرف سے ۱۲ ف اور تیرے
پہنچے کی تکرار کرا سر تہ دینے والا ہے ۱۲ ف کہتے ہیں حضرت نوح کو طوفان کے بعد جب کشتی سے اترے تو آپکے ساتھ والے تھوڑی مدت میں سب مر گئے ان میں سے
کسی کی نسل نہیں چلی صرف حضرت نوح کے تینوں بیٹے سام اور حام اور یافث کی نسل دنیا میں پھیلی اسی لیے حضرت نوح کو آدم ثانی کہتے ہیں اب دنیا میں جتنے
لوگ ہیں یہ حضرت نوح ہی کی اولاد میں حضرت نوح ۱۲ اور حضرت آدم ۱۲ میں ایک ہزار برس کا فاصلہ تھا ۱۲ ف چند روز دنیا کا ۱۲ ف اس سے مراد کافر ہیں اور پہلے
گروہوں سے ہیں ۱۲ ف یعنی کافروں سے مومن اور کافر دونوں پیدا ہوئے ۱۲ ف یہ قرآن اترنے سے پہلے ۱۲ باقی درمیانہ

۱۸	المؤمنون ۲۳	۲	كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۝ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ۝ فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ ۝ فَاسْلُكْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۝ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۝ إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ۝ فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَقُلْ رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ وَإِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ۝	جسکا یا تمانوح کی مدد کی بیشک وہ (کافر) ڈبوئے گئے اور ہم نوح کو اسکی قوم کی طرف پیغمبر بناکر بھیجا (انہوں نے اپنی قوم سے) کہا لوگو اللہ تعالیٰ کو پوجو اسکے سوا کوئی تمہارا سچا معبود نہیں کیا تم (اسکے عذاب سے) نہیں ڈرتے اسکی قوم کے سردار جو کافر تھے (دوسروں سے) کہنے لگے یہ تو کچھ نہیں تمہارا جیسا ایک آدمی ہے بس اسکا مطلب یہ ہے کہ (تم پر) تمہارا بڑا بننا چاہتا ہے اور اگر (واقعی) اللہ تعالیٰ (کسی کو پیغمبر بناکر بھیجنا) چاہتا تو فرشتے اتارتا ہم نے تو ایسی بات اپنے اگلے باپ دادوں میں بھی کبھی ہوتی ہوئی نہیں سنی اس شخص میں تو بس یہ ہے کہ اسکو جنون ہوگیا ہے تو ایک وقت تک اسکی راہ دیکھو نوح نے (سیکڑوں برس سمجھانے کے بعد جب مایوس ہوگئے تو) دعا کی پروردگار میری مدد کر کیونکہ انہوں نے مجھکو جھٹلا دیا (اب وہ راہ پر آنے والے نہیں) آخر ہم نے اسکو حکم بھیجا ہماری آنکھوں کے سامنے اور جیسی ہم بتائیں ایک کشتی بنا پھر جب ہمارا حکم آن پہنچے اور تنور ابلنے لگے تو ہر جاندار کا جوڑا یعنے دو دو اس (ایک نر ایک مادہ) بٹھالے اور لوگوں کو بھی مگر انمیں سے جسکے لیے آگے ہی سے حکم ہوچکا ہے (اسکو رہنے دے) اور ان ظالموں کو مجھ سے کچھ نہ کہنا وہ تو ضرور ڈبوئے جائینگے پھر جب تو اور تیرے ساتھ والے کشتی پر سوار ہوجائیں تو یوں کہنا اللہ تعالیٰ کا شکر جس نے ہمکو ظالم لوگوں سے چھڑایا (اسکی صحبت سے نجات دی) اور (یوں) دعا کرنا مالک میرے مجھکو اس کشتی میں (اس کشتی سے زمین پر) برکت کا اتارنا اتار اور تو سب اتارنیوالوں میں اچھا اتارنیوالا ہے بیشک اسمیں (نوح کے حالات میں) نشانیاں تھیں اور ہم تو (لوگوں کو) جانچنے والے ہیں
۱۹	الفرقان ۲۵	۲	وَقَوْمَ نُوحٍ لَمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ	اور نوح کی قوم نے بھی جب پیغمبروں کو جھٹلایا (تو ہم نے انکو ڈبو دیا

(ط) ان میں سے کوئی بات نہ رہی جو قصہ (بیان) کرنا چاہئے تھا (اب تم سب اسکی اطاعت کرو) وہ (اگلے) یہاں (کے لوگوں) کی طرح کی تھی جو آدمی کو اللہ تعالیٰ کا اچھا بھی کہا اور وہ ایک خدا ہی کا پوجا ہوا اور کسی کا پوجا نہ جو بھی کہتے ہیں بلکہ اپنے باپ دادا ہمیشہ خدا کے سوا اوروں کا بھی پوجا کرتے آئے ہیں (اپنے باپ دادوں سے یہ باتیں سنکر کوئی آدمی اسے رسول بنکر آیا ہوا (وہ) آپ ہی بکتے بکتے (اور مر جائیگا) اسکا جنون کم ہوجائیگا تو کچھ عقل آجائے گی (وہ) کہتے ہیں (کہ ہم نے) نوح نے کشتی بنائی اسکی لمبائی تین سو ہاتھ اور چوڑائی پچاس ہاتھ اور بلندی تیس ہاتھ اور اس میں تین درجے نیچے نیچے کے درجے میں درندے جانور اور بیچ کے درجے میں چوپائے جانور اور اوپر کے درجے میں آدمی سوار کیے گئے (وہ) عذاب کا پانی کشتی پر سوار ہوجانے کا وقت (یعنے ایک چولہا ہر جانور کا ایک ایک نر اور ایک مادہ) اور وہ اس کشتی میں سوار کیے تنور (کے پانی) کا مفصل قصہ سورہ ہود میں گذر چکا ہے (وہ جو تجھ پر ایمان لائے ہیں اپنے گھر والوں کو بھی بٹھالے (وہ) اسکی قسمت میں ہلاک ہونا اور ڈوبنا اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے (نوح کی بی بی اور ایک بیٹا (وہ) اگلی مخالفت کے سبب کہ ہم انکو ڈبو دیں گے (وہ) نہیں (تو) حکم ہوچکا ہے (وہ) برکت کے اتارنے سے یہ مطلب ہے کہ کوئی آفت نہ آئے ان کی نسل میں برکت ہو کہتے ہیں (نوح نے حضرت نوح نے کہ دعا کی تھی کشتی پر چڑھتے وقت الحمد للہ الذی نجانا من القوم الظالمین (اور) کشتی سے اترتے وقت رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین (اور) نوح کی قوم نے جب انہوں نے کسی طرح نہ سنا تو انکو ڈبو دیا اسی طرح ہر قوم کا (جو) پیغمبروں کو جھٹلائیں گے (بعضوں نے یوں کہا ہے اور ہم نے ہر قوم کی قوم پر عذاب بھیجنے والے تھے (وہ) ایک پیغمبر کو جھٹلانا سب کا جھٹلانا ہے (حدیث میں ہے) | |

اولان کافروں کیلیے (اپنی قدرت کی) ایک نشانی ہے اور (عبرت) بنایا
اور ہمنے گنہگاروں (مشرکوں) کیلیے تکلیف کا عذاب تیار کر رکھا ہے
نوح کی قوم نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا جب انکو بھائی نوح نے
ان سے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے میں تمہارا سچا (امانت
دار) پیغمبر ہوں تم خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں تم سے
اس نصیحت کرنے کی کوئی نیگ (اجرت مزدوری) نہیں مانگتا
میرا نیگ تو بس اسی پر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے تو اللہ تعالی
سے ڈرو اور میرا کہا مانو وہ کہنے لگے کیا ہم تیری بات
مان لیں اور تیرے ساتھ والے تو رزالے ہیں نوح نے کہا میر
کیا جانوں وہ کیا پیشہ کرتے ہیں ان باتوں کا حساب میرا
مالک ہی لیگا کاش تم کو اتنی سمجھ ہوتی۔ اور یہ نہیں ہو سکتا
کہ ایمانداروں کو میں دھتا بتلاؤں میں تو کھلم کھلا صاف
صاف) ڈرانیوالا ہوں وہ کہنے لگے نوح اگر تو ایسی باتوں
سے) باز نہ آئیگا تو بیشک ہم پتھروں سے تجھ کو مار ڈالینگے
(آخر مجبور ہو کر) نوح نے دعا کی مالک میرے میری قوم نے
مجھکو جھٹلایا تو میرا ان کا اچھی طرح فیصلہ کر دے اور مجھکو
اور میرے ساتھ والے ایمانداروں کو بچالے تب ہمنے نوح اور
اسکے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں (بیٹھا کر ڈوبنے سے)
بچا لیا اسکے بعد باقی لوگوں کو (جو کافر تھے) ڈبو دیا بے
شک اس واقعے میں (حقتعالی کی قدرت کی) نشانی ہے اور
نوح کی قوم کے لوگ اکثر ایمان لانیوالے نہ تھے اور بیشک
تیرا مالک زبردست ہے رحم والا۔

۲۰ العنکبوت ۲

اور ہم نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیج چکے ہیں وہ پچاس کم
ہزار برس تک انمیں رہا (انکو سمجھایا کیا لیکن انہوں نے نہ مانا)

فی ۱۱ انکہ انہوں نے صرف ایک پیغمبر حضرت نوح علیہ السلام کو جھٹلایا تھا مگر ایک پیغمبر کا جھٹلانا گویا سب پیغمبروں کو جھٹلانا ہے ۱۲ ف جو بتوں کو پوجتے ہوا اور اسے کہ رسول کا کہنا نہیں مانتے ۱۲ ف کیسے سے جانتے ہو کہ میں جھوٹا آدمی نہیں ہوں ۱۲ ف (۱۰) بار پھر تاکید کی ۱۲ ف تمام کمینے رذیلوں کے مخالف ہوتے ہیں

			عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝	آخر طوفان نے انکو آدبایا اور وہ (خود) قصوروار تھے اور ہمنے نوح کو بچا دیا اور جو اسکے ساتھ کشتی میں سوار تھے اور ہمنے اس کشتی کو سارے جہان کے لیے ایک نشانی بنا دیا ۱۲
۲۳	والصّٰفّٰت	۳	وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝	اور نوح (مجھی) ہم کو پکار چکا ہے اور ہم خوب فریاد سننے والے ہیں اور ہم نے اسکو اور اسکے گھر والوں کو بڑی مصیبت سے بچا لیا اور ہمنے (دنیا میں) نوح کی اولاد کو ہی باقی رکھا اور اسکا ذکر خیر ہمنے پچھلے لوگوں میں قائم رکھا سارے جہان والے یہی کہتے ہیں نوح پر سلام ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں (یعنے) نوح کو دیا بیشک وہ ہماری ایمان دار بندوں میں سے تھا پھر دوسروں کو (جو کافر تھے) ہمنے ڈبو دیا۔
۲۵	ص	۱۲	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ ۝ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ۝ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝	ان (مکے کے کافروں سے) پہلے نوح کی قوم نے اور عاد نے اور فرعون نے جو میخوں والا تھا اور ثمود نے اور لوط کی قوم والوں نے اور بن کے رہنے والوں نے (پیغمبروں کو) جھٹلایا یہی وہ جتھے ہیں (جنہوں نے شکست پائی) ان سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا آخر انپر میرا عذاب اترنا ضرور ہو گیا۔
۲۴	المؤمن	۱	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝	ان (مکے کے کافروں سے) پہلے نوح کی قوم نے اور انکے بعد اور قوموں نے (بھی) اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا اور ہر ایک قوم نے اپنے پیغمبر کو پکڑ لینا (مار ڈالنا) چاہا اور سچے دین کو مٹانے کے لیے جھوٹے جھگڑے نکالے آخر میں نے انکو دھر پکڑا تو میری سزا کیسی (سخت) ہوئی ۱۲
۲۵	الشوریٰ	۲	شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَ	(لوگو) اس خدا نے تمہارے لیے وہ دین ٹھیرایا جس دین پر نوح (پیغمبر) کو چلنے کا حکم دیا اور جس دین کا حکم ہمنے تجھ کو (اے محمدؐ) دیا اور جس دین کا ہمنے ابراہیم اور موسے اور

ف کہتے ہیں حضرت نوح ۱۲ چالیس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے اور پچاس کم ہزار برس تک اپنی قوم کے لوگوں کو سمجھاتے رہے پھر طوفان کے بعد ساٹھ برس اور جیئے۔ عکرمہ رحمہ اللہ تعالے نے کہا انکی عمر ایک ہزار سات سو برس کی ہوئی۔ بعضوں نے کہا دو ہزار دو سو چالیس برس کی ۱۲ ف وہ مدت تک جودی پہاڑ پر پڑی رہی لوگ اسکو دیکھتے تھے اور عبرت لیتے تھے ۱۲ ف جب اپنی قوم سے ناامید ہوا تو مدد کے لیے ہم کو پکار چکا ہے ۱۲ ف ہمنے انکی دعا قبول کی ۱۲ ف یہ مصیبت یہی تھی کہ قوم کے لوگ انکو ستاتے تھے طرح طرح کی تکلیفیں دیتے تھے۔ کہتے ہیں حضرت نوح ؑ کو پتھروں سے اسقدر مارتے کہ وہ لہولہان ہو کر بے ہوش ہو جاتے پھر ہوش میں آتے تو نصیحت کرتے ہزار برس تک ایسا ہی کرتے رہے ۱۲ ف سوا سات کے انکو آدم ثانی کہتے ہیں کافر تو سب طوفان میں ڈوب گئے نوح ؑ کے ساتھ جو چند آدمی اسی ہزار کے قریب سوار تھے وہی لاولد گذر گئے ۱۲ ف ہر ایک پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے زمانہ میں ان کی تعریف بیان کی ۱۲ ف کہتے ہیں جو کوئی اس آیت کو تین بار پڑھ کر اپنے اوپر پھونک لے اسکو کوئی جانور نقصان نہیں پہونچاوے گا ۱۲ ف کہ دنیا میں بھی انکو بچا لیتے ہیں اور مرنے کے بعد انکا نام نیک قائم رکھتے ہیں ۱۲ ف فرعون کی سزا تو جو مینخ کر کے کسی گئی اس کو میخوں والا کہا بن والوں سے شعیب ؑ کی قوم مراد ہے انکی تفسیر سورہ شعرا میں گذر چکی ہے ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور سچے دین کو ڈگمگانے یا ڈگمگانے کے لیے جھوٹی باتوں کی سند لیکر جھگڑتے مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کی بات یعنی توحید بیان کرتے تھے ان کافروں نے شرک جو جھوٹی بات ہے پیش کر کے چاہا کہ توحید ڈگمگا جائے اس کا بادل جمنے نہ پائے ۱۲ ف آن کا نام و نشان نہ رہا ۱۲

			رَبِّهٖ ۙ	جیسے (پیغمبروں کو) حکم دیا دین کو قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔
۳۰	النجم ۵۳	۲	وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى ۙ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۚ	اور ثمود سے، پہلے ہم نوح کی قوم کو (تباہ کر چکے تھے) بیشک وہ نافرمان لوگ تھے۔ اور ان سے پہلے نوح کی قوم والوں کو بھی بیشک وہ بڑے ظالم اور بڑے شریر تھے ۱۲
۳۱	القمر ۵۴	۱	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۝ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَاۗءِ بِمَاۗءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَاۗءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰي ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۝ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا جَزَاۗءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝	آگے سے پہلے نوح کی قوم والوں نے ہمارے بندے (نوح ؑ) کو جھٹلایا اور کہنے لگے یہ باولا ہے اور جھڑکا سو (اس) آخر اس نے اپنے مالک کو پکارا میں (ان کے ہاتھ سے) عاجز ہوں اب تو ہی (ان سے) بدلہ لے ہم نے (اسکی دعا پر) آسمان کے دہانے کھول دیے موسلا دھار پانی برسنے لگا اور (ادھر) زمین کے سوتے بہا دیے تو دونوں پانی ایک کام کیلیے مل گئے جو ٹھیر چکا تھا اور ہم نے نوح کو اس کشتی پر سوار کر لیا جو (لکڑی کے) تختوں اور کیلوں سے بنی تھی وہ ہماری آنکھوں کے سامنے (پانی پر) تیر رہی تھی یہ بدلہ تھا اس شخص کا جسکی (ان نے) قدر کی تھی اور ہم نے اس واقعہ کو (ایک) نشانی بنا چھوڑی تو ہے کوئی نصیحت لینے والا تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا سخت تھا ۱۲
۳۲	الحاقة ۶۹	۱	اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَاۗءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝	ہم نے نوح کے زمانہ میں جب پانی حد سے بڑھ گیا تمکو کشتی میں سوار کر لیا اسلیے کہ اس واقعہ کو تمہارے لیے یادگار بنائیں اور جو کان اسکو یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یاد رکھے ۱۲
۳۳	نوح ۷۱	۱-۲	اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ	ہم نے نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیجا (اسکو حکم دیا) اپنی قوم کو ڈرا اس سے پہلے کہ اس پر تکلیف کا عذاب آن پہونچے نوح نے (اپنی قوم سے) کہا بھائیو میں تمکو (اللہ کے عذاب سے) کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں یہ کہ تم اللہ کو پوجو اور اس سے ڈرتے رہو اور میرا کہا مانو (ایسا کرو گے تو) وہ تمہارے کچھ گناہ بخشدیگا (جو تم نے

ف مطلب یہ ہے کہ اسلام کا دین وہی ہے جو اگلے پیغمبروں نوح ؑ و ابراہیم ؑ و موسیٰ ؑ و عیسیٰ ؑ کا بتایا سب پیغمبر ایمان کے اصول اور عقائد میں متفق تھے خدا کی توحید اور اسکی کتابوں اور مرنے کے بعد قیامت کو سب مانتے تھے۔ دین کے قائم رکھنے کے یہ معنے ہیں کہ دین کے ارکان کی حفاظت کرو انکو احتیاط کے ساتھ بجالاؤ ۱۲ ف حضرت نوح ؑ کو ناحق ایسا کہتے تھے کہ بالکل مجنون ہو گیا ہے اور کسی کو ان کی وعظ سننے نہ دیتے ۱۲ ف ۹۵۰ برس کا پیغمبری کا دعوے کرے ۱۲ ف چالیس دن تک برابر برستا رہا ۱۲ ف ۹ دن کام کیا تھا ایکا ایکی ڈبو دینا ۱۲ ف یعنے حضرت نوح کا بدلہ جسنے ان کافروں سے لیا جن کی ذات کافروں کے لیے ایک نعمت تھی مگر انہوں نے اسکی قدر کی ناشکری کی ۱۲ ف یعنے کان دھر کر سنتے ہیں جب یہ آیت اتری تو آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی یاد رکھنے والا کان علی ہوں حضرت علی ؓ فرماتے ہیں آپ کی دعا سے میں کوئی بات نہیں بھولا جو آپ سے سنی تھی ۱۲ ف حضرت نوح ؑ پہلے پیغمبر ہیں جنکو شرک سے ڈرانے کا حکم ہوا کیونکہ ان سے پہلے پیغمبروں کے زمانے میں لوگ موحد تھے بت پرستی کا رواج حضرت نوح ؑ کے بعد والوں کا ہے ۱۲

مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ
مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ
لَا يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝
قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا
وَنَهَارًا ۝ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا
فِرَارًا ۝ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ
لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي
آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ
وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝
ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ
إِنِّي أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ
إِسْرَارًا ۝ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ
إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ
عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدْكُم
بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ
جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا ۝
مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ۝
وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ۝ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ
خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۝
وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ
الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝ وَاللَّهُ أَنبَتَكُم
مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ۝ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ
فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ۝ وَاللَّهُ
جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ۝

کفر کی حالت میں کہیں اور تمکو مقرر وعدہ تک (موت تک) مہلت دیدیں
(آرام سے زندگی گذارو گے) کیونکہ خدا کا وعدہ عذاب جب آن
پہنچتا ہے وہ (کسی کے ٹالے) ٹل نہیں سکتا کاش تم یہ بات
سمجھتے ہوتے ۝ نوح نے دعا کی مالک میرے میں نے اپنی قوم کو رات دن
(ایمان کیطرف) بلایا پھر میرے بلانے سے وہ اور زیادہ بھاگنے لگے ۝
اور ہر بار جب میں نے انکو (ایمان کیطرف) بلایا اسلیے کہ تو انکے
گناہ بخشے تو انہوں نے (میری بات نہ سننے کو) اپنے کانوں میں
انگلیاں ٹھونس لیں اور (میرا چہرہ نہ دیکھا ہی دینے کو) انہوں نے
اپنے کپڑے اوڑھ لیے ۝ اور (اپنی) ہٹ پر قائم رہے اور بہت خودی
ہو گئے ۝ پھر میں نے انکو (آواز سے) پکار کر بلایا پھر کہی، ان کو
کھلم کھلا سمجھایا اور (کبھی چپ چپا کر ۝ میں نے یہ کہا اپنے مالک
سے بخشش مانگو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے ۝ آسمان سے
موسلا دھار مینہ تم پر برسائیگا اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی
کریگا اور تم کو باغ دے گا اور نہریں عنایت کریگا ۝ تم کو کیا ہو گیا
تم خدا کی عظمت سے نہیں ڈرتے ۝ حالانکہ اُسنے تمکو طرح طرح پر پیدا
کیا ۝ کیا تم نہیں دیکھتے اللہ تعالی نے سات آسمان تہ بر
تہ (ایک کے اوپر ایک) بنائے ہیں اور ان میں چاند کیا
روشنی کے لیے اور سورج کو (جلتا ہوا) چراغ بنایا ۝
اور اللہ سبحانہ وتعالے ہی نے تم کو زمین سے اگایا ۝
پھر اسی میں تم کو لوٹا کر لے جائے گا (خاک ہو جاؤ گے)
اور (قیامت کے دن اسی زمین سے) تم کو نکال کھڑا
کرے گا ۔ اور اللہ ہی نے زمین کو تمہارے لیے بچھونا بنایا
اس لیے کہ اس کے کھلے رستوں میں (جدہر چاہو)
چلو پھرو ۝ جب اس پر بھی نوح کی قوم نے نہ مانا تو نوح

ف۱ یا تمہارے گناہ بخشدے گا ۱۲ ف۲ جب نوح ۱۲ ایک مدت تک اپنی قوم کو سمجھاتے رہے اور انہوں نے نہ مانا تو دعا کی ۱۲ ف۳ ایمان سے ان کو اور زیادہ نفرت ہو گئی انہوں نے
ہوا ۱۲ ف۴ یا انہوں نے میری دشمنی پر کمر باندھی ۱۲ ف۵ کفر اور شرک نہ چھوڑا ۱۲ ف۶ گھمنڈ میں آگئے اکڑ بیٹھے ۱۲ ف۷ یعنے پوشیدہ اور ظاہر دو طرح سمجھایا مطلب یہ ہے کہ کوئی
دقیقہ انکے سمجھانے میں باقی نہ رکھا ۱۲ ف۸ وہ تمہارے گناہ بخشدیگا اور آسمان سے ۱۲ ف۹ استغفار کا یہی اثر ہے کہ مال و دولت اولاد میں برکت ہوتی ہے ۔ امام حسن بصری
رح سے ایک شخص نے قحط کا شکوہ کیا دوسرے نے محتاجی کا تیسرے نے بے اولادی کا انہوں نے سب کو استغفار کا حکم دیا ۔ ربیع نے کہا ہر ایک کے شکوہ جدا جدا ہیں اور تم نے
سب کو استغفار کا حکم دیا انہوں نے یہی آیت پڑھی ۔ قشیری نے کہا جو کوئی اپنا مقصد پروردگار سے چاہے استغفار کرے شہاب نے کہا استغفار سے یہ مراد نہیں ہے کہ
زبان سے استغفر اللہ کہدے بلکہ گناہ چھوڑے اور دل کو پاک کرے ۱۲ ف۱۰ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم کو کیا ہو گیا تم خدا سے نہیں
کرو تم کو عزت اور بڑائی دے یعنے اسپر ایمان کیوں نہیں لاتے ایمان لاؤ تو خدا کے نزدیک تمہاری عزت ہو گی ۔ حدیث میں ہے کہ کچھ لوگ تکبے نہا رہے تھے آپنے پکار کر کہا ۱۲
مالکم لا ترجون للہ وقارا یعنے تم اللہ تعالی کی عظمت سے نہیں ڈرتے ۱۲ ف۱۱ پہلے چھوٹے چھوٹے ذروں کی شکل میں تھے پھر نطفہ کی صورت میں آئے پانی اور ہوا اور مٹی اور آگ کی
پھر ایک درخت بن گئے پھر پیٹ میں جاکر نطفہ بنے پھر علقہ ہوئے پھر مضغہ پھر ہڈیاں اور گوشت ہوئے پھر زندہ ہو کر دودھ پیتے بچے نکلے پھر لڑکے ہوئے پھر جوان پھر بوڑھے پھر خاک
ہو گئے پھر دوبارہ زندہ ہونگے ۔ ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام ۔ ف۱۲ گو چاند پہلے آسمان پر ہے مگر جب پہلے آسمان کے اوپر ہوا تو ساتوں آسمانوں کے
اندر ہوا اسکا یہ مطلب نہیں کہ چاند کی روشنی ساتوں آسمانوں میں پہونچتی ہے اور کہیں تعجب نہیں اگر پہونچتی ہو کیونکہ آسمان شفاف ہیں ۱۲ ف۱۳ یعنے تمہارے باپ آدم کو مٹی
بنایا ۱۲ ف۱۴ بچھونے سے یہ مطلب ہے کہ زمین پھیلی ہوئی برابر معلوم ہوتی ہے اور اسپر چلنے پھرنے میں تکلیف نہیں ہوتی آگے گول ہے ۱۲

لِتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝ قَالَ
نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا
مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا
خَسَارًا ۝ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝
وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ
وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۝ وَّلَا يَغُوْثَ وَ
يَعُوْقَ وَنَسْرًا ۝ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۝
وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝ مِمَّا
خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۝
فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اَنْصَارًا ۝ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ
عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝
اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ
وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ رَبِّ
اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ
بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ
الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ
اِلَّا تَبَارًا ۝

نے خدا کی مالک میرے وہ میرا کہنا نہیں مانتے اور ان لوگوں کی سنتے
ہیں جنکو مال اور اولاد نے انکو (فائدہ تو نہ دیا) الٹا نقصان
پہونچایا اور انہوں نے (میرے ساتھ) بڑا داؤں کیا اور (آپس
میں ایک دوسرے) کہنے لگے اپنے دیوتاؤں کو نہ چھوڑنا اور
نہ وَد اور نہ سواع اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو اور ان
لوگوں (رئیسوں یا رئیسوں) نے بہتیروں کو گمراہ کر ڈالا اور
پروردگار ایسا کر کہ یہ ظالم اور زیادہ گمراہ ہوں (آخر)
اپنے گناہوں کی وجہ سے نوح کی قوم والے ڈبو دیے
گئے پھر آگ میں ڈالے گئے اور خدا کے سوا ان کو کوئی مدد
کرنے والا نہ ملا (جو خدا تعالے کے عذاب سے ان کو
بچائے) اور نوح نے (یہ بھی بد) دعا کی مالک میرے
زمین پر ان کافروں میں سے ایک چلنے والا (یا بسنے والا)
بھی نہ چھوڑ کیونکہ اگر تو ان کو چھوڑ دیگا تو تیرے بندوں
کو بہکائیں گے اور ان کی جو اولاد ہوگی وہ بھی بدکار سخت
ناشکری ہی ہوگی مالک میرے مجھ کو بخشدے اور میرے
ماں باپ کو اور جو کوئی ایمان لاکر میرے گھر میں آئے اُس کو اور
(تمام) ایمان دار مرد اور ایماندار عورتوں کو اور ظالموں
(مشرکوں) کی تباہی (روز بروز) بڑھاتا جا

		قِصَّةُ هُوْدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۶۵	باب ۶۵ حضرت ہود کے حالات اور قوم عاد کا بیان
۸	الاعراف ۶۵-۷۲	۹ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ	اور ہم نے عاد کی قوم کیطرف ہود کو بھیجا اُسنے کہا بھائیو اللہ کو پوجو اسکے سوا کوئی تمہارا سچا معبود نہیں کیا تم (اس کے عذاب سے) نہیں ڈرتے اسکی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے

ف مطلب یہ ہے کہ یہ اپنے رئیسوں اور امیروں مالداروں کے تابع ہیں میرا کہنا نہیں سنتے ان امیروں اور مالداروں کو انکے مال اور اولاد نے غارت کر دیا خدا کو بھول گئے اور انکی وجہ سے یہ بیچارے لوگ بھی ہدایت سے محروم رہے تو مال انکے حق میں وبال ہوا ۱۲ ف داؤں یہ تھا کہ یہ مالدار لوگ غریبوں کو حضرت نوح ؑ کے ستانے کے لیئے اکساتے تھے ۱۲ ف کہتے ہیں یہ سب لوگ حضرت نوح ؑ کے زمانہ سے پہلے نیک لوگ تھے انکے مرے بعد شیطان نے بہکایا کہ انکی مورتیں بنا کر عبادت کے وقت رکھ لیا کرو تو تمہارا جی عبادت میں خوب لگے گا انہوں نے ایسا ہی کیا جب یہ لوگ مر گئے تو انکی اولاد کو یوں بہکایا کہ تمہارے باپ دادا ان مورتوں کا پوجا کیا کرتے تھے تم بھی انکا پوجا کرو اسطرح انکا پوجا شروع ہو گیا۔ صحیحین میں ہے کہ ام حبیبہ ؓ اور ام سلمہ ؓ نے ایک گرجا کا آنحضرت ؐ سے ذکر کیا جسکو انہوں نے حبش میں دیکھا تھا اس میں مورتیں بھی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کا قاعدہ تھا جب کوئی نیک آدمی ان میں مر جاتا تو اسکی قبر پر مسجد بنا لیتے اور مسجد میں مورتیں رکھتے یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالے کے سامنے سب سے برے ہونگے ۱۲ ف مرتے ہی اُن کو عذاب شروع ہوا مراد قبر کا عذاب ہے ۱۲ ف سب کو ہلاک کرنے پر حضرت نوح ؑ نے اس وقت بددعا کی جب انکو معلوم ہو گیا کہ اب ان کافروں میں سے کوئی ایمان نہیں لائے گا اور انکے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے ۱۲ ف حضرت نوح ؑ پچاس کم ہزار برس تک ان لوگوں میں رہے اُن کو خوب تجربہ ہو گیا تھا کہ انکی اولاد بھی نالائق اور کافر ہی ہوگی ۱۲ ف میرے گھر میں آکر بسنے والے سے میری مسجد یا میری کشتی میں ۱۲ ف یہ دعا بقبول ہوئی اور سب مشرک اور کافر ہلاک ہوئے انکے ساتھ انکی اولاد بھی اپنے ماں باپ کی شامت اعمال سے تباہ ہوئی۔ اللہ جل جلالہ کا یہی کارخانہ چلا آیا ہے جب کوئی عام عذاب آتا ہے تو اچھے برے قصوروار بے قصور سبھی تک کہ جانور بھی پس جاتے ہیں۔ لیکن آخرت کا عذاب انہی کو ہوگا جو قصوروار ہیں اور یہ عدل کے خلاف نہیں ہے کیونکہ سب کی مالک ہیں اور وہ اپنی حکمت خوب جانتا ہے ۱۲ ف

كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ
سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝
قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ
رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُبَلِّغُكُمْ
رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ۝
اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ
وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ
بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ
بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ
اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ
اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ قَدْ وَقَعَ
عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ
اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ
اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ
بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ
مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ
وَالَّذِيْنَ ..... مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا
وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

۱۲ هود ۱۱ ۝ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ
يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ

کفر کیا ان کی قوم میں سے ہم تو تجھ کو بے شعور سمجھتے ہیں تو احمق ہے اور ہم بے شک خیال
ہیں کہ تو جھوٹا ہے ہود نے کہا بھائیو میں احمق نہیں
ہوں البتہ اس کا بھیجا ہوا ہوں جو سارے جہان کا مالک
ہے میں تم کو اپنے مالک کے پیام پہونچاتا ہوں اور میں
تمہارا خیر خواہ امانت دار (دوست) ہوں کیا تم کو اس بات
پر تعجب ہوا کہ تمہارے مالک کا ارشاد تم ہی میں سے
ایک مرد کی زبان پر تم کو پہونچا اس لیے کہ وہ تم کو (اس کے
عذاب سے) ڈرائے اور تم یاد کرو جب نوح کی قوم کے بعد
تم کو (ان کا) جانشین کیا اور بدن کا پھیلاؤ بھی تم کو زیادہ
دیا تو اللہ تعالے کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تمہارا بھلا ہو
انہوں نے کہا کیا تو اسلیے ہمارے پاس آیا کہ ہم اکیلے
ایک خدا کو پوجنے لگیں اور ہمارے باپ جن کو پوجتے تھے
انکو چھوڑ بیٹھیں اچھا اگر تو سچا ہے تو جس (عذاب) سے
ہمکو ڈراتا ہے وہ لیکے آ ہود نے کہا تمہارے مالک کا
عذاب اور غصہ تو تم پر ہو چکا کیا تم مجھ سے ان ناموں پر
جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے گھڑ
لیے ہیں اللہ تعالے نے ان کی کوئی سند نہیں اتاری
بھلا تو ٹھیرے رہو میں بھی تمہارے ساتھ ٹھیرا ہوں آخر
ہم نے ہود کو اور اس کے ساتھ (ایمان) والوں کو
اپنی مہربانی سے بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں
کو جھٹلایا تھا ان کی جڑ (یا پچھاڑی) کاٹ دی اور وہ
کبھی ایمان لانے والے نہ تھے ۱۲

۱۲ ہود ۱۱ اور عاد کی طرف ہم نے ہود کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اس نے کہا
بھائیو اللہ تعالی ہی کو پوجو اسکے سوا کوئی تمہارا (سچا) خدا

ف۱ جو کہتا ہے کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں ۱۲ ف۲ اس آیت سے یہ نکلا کہ ضرورت کے وقت آدمی اپنا حال اس طرح بیان کر سکتا ہے جس سے اسکی تعریف ثابت ہو اور یہ اس خود ستائی میں داخل نہیں ہے جو منع ہے ۱۲ ف۳ اللہ تعالے کا وہ احسان ۱۲ ف۴ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم کو اوسے زیادہ ڈانڈ کا بنایا یا مکان سے بھی زیادہ بنا کش بنایا کہتے ہیں کہ عاد کی قوم میں لمبا آدمی سو ہاتھ کا اور پونا سا تھ ہاتھ کا ہوتا اور سب سے ایک گنبد کے برابر اور آنکھ اتنی بڑی کہ دو بند اس میں بچھ جاتے اسیطرح لمبے قتادہ رضی اللہ عنہ کہا عاد کے بارہ ہاتھ لمبے ہوتے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اتنی باع ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا عاد کا ایک شخص تمہاری ناٹ کو روک لیتا ہمارے زمانہ کے ہاتھ سو آدمی اسکو اوٹھا سکیں اور کھا سکیں ان میں سے اپنا پاؤں زمین پر مارا تو زمین میں گھس جاتا دن کے وقت کے ایک انار کے چھلکے میں اسوقت کے دس آدمی بیٹھ جاویں اور سب خیمہ مکانات میں رہ سکتے کے لائق نہیں ہیں ۱۲ ف۵ یا تم مراد کو پہونچو ۱۲ ف۶ بعضے ہود کی قوم نے ۱۲ ف۷ معبودوں کو ۱۲ ف۸ یعنی بت اسکے آگے میں شک نہیں ۱۲ ف۹ جو نام ہیں نام ہیں ۱۲ ف۱۰ کچھ نہیں ۱۲ ف۱۱ عذاب کا انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں ۱۲ ف۱۲ نام ہی نام ہیں بجز صرف خیالی اور باد ہوائی معبود ہیں جن کو تم نے خواہ مخواہ میں شریک سمجھا ہے انکا وجود ہی نہیں بتلا سکتے ہیں کہ ایک معبود ایسی ہے ایک ہوائی ایک نقلی یہ سب فرضی نام ہیں ۱۲ ف۱۳ یعنے ان کے سبب سے ہدایت پیغمبر کرنا نہیں گئے اور اس کا حکم قبول کر کے آخر عذاب دنیا دیکھ کر فنا کر دیا اور آخرت میں ایسی سزا کی جہاں کہ مکانات گھر گئے اور بہت سی آندھی میں ہر گھڑی سے آندھی میں ہر گھڑی سے حضرت ہود اور چند ایمانداروں کو اپنے ساتھ لیے ہوئے کیا حال میں تھے اس گھر سے آندھی نے نکلنے نہیں دیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت ہود اور علی رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت ہود اور کی قبر مکہ معظمہ میں ہے حجر کے پاس اس ٹیلے کے اس مکان پر کا درخت ہے ۱۲

إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ۝ قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ۝ إِن نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۗ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ۝ مِن دُونِهِ فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ ۝ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ ۚ مَا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ فَإِن تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝ وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ

نہیں ہم تو تیرے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنیوالے نہیں اور نہ ہم تیری بات ماننے والے ہم تو بس یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود کی تجھ پر مار پڑ گئی ہے ہود نے جواب دیا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ خدا کے سوا جنکو تم خدا کا شریک سمجھتے ہو میں انسے بیزار ہوں تو تم سب ملکر میری فکر کرو اور مجھکو دم نہ لینے دو میں تو اللہ پر بھروسا کرتا ہوں جو میرا مالک ہے اور تمہارا (بھی) مالک ہے کوئی جاندار ایسا نہیں جسکی پیشانی (چوٹی) اسکے ہاتھ میں ہو بیشک میرا مالک سیدھے رستہ پر ہے پھر اگر تم پھرے رہو تو میں نے تو تم کو وہ حکم پہونچا دیا جو میں دیکر بھیجا گیا تھا اور میرا مالک ایک دوسری قوم کو تمہاری جگہ قائم کرے گا اور تم اسکا کچھ بھی بگاڑ نہ سکوگے بیشک میرا مالک ہر چیز کا نگہبان ہے اور جب ہمارا عذاب آن پہونچا تو ہم نے ہود اور اسکے ساتھ کے ایمان والوں کو اپنی مہربانی سے بچا دیا اور سخت عذاب سے انکو چھڑا دیا اور یہ عاد کے لوگ تھے جنہوں نے اپنے مالک کی نو آیتوں کا انکار کیا اور اس کے پیغمبروں کی نافرمانی کی اور ہر ایک ظالم سرکش کا کہا

إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ۝ قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ۝ إِن نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۗ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ۝ مِن دُونِهِ فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ ۝ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ ۚ مَا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ فَإِن تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝ وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ

			جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝	مان لیا اور اس دنیا میں پٹکار ان کے پیچھے لگ گئی اور قیامت کے دن بھی سن لو عاد نے اپنے مالک کو نہ مانا سن لو عاد جو ہود کی قوم والے تھے دھتکار دیئے گئے۔
۱۹	الفرقان ۲۵ 38, 39	۴	وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۝ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۠ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۝	اور اسیطرح ہمنے عاد اور ثمود اور کنوئیں والوں کو اور انکی بیچ میں اور بہت قوموں کو (تباہ کر دیا اور ہمنے ہر ایک قوم کو مثالیں بیان کرکے سمجھایا لیکن وہ نہ سمجھے) اور ہمنے سبکو کہا کر ستیاناس کر دیا
۷	الشعراء ۲۶ 123-140	۷	كَذَّبَتْ عَادُ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۝ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ۝ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قَالُوْا سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۝ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ	اور ہمنے عاد کی قوم نے (بھی پیغمبروں کو جھٹلایا جب انکو بھائی ہود نے انسے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے میں تمہارا سچا امانتدار پیغمبر ہوں تو اللہ تعالی سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں تم سے اس (نصیحت کرنے) پر کوئی نیگ نہیں مانگتا میرا نیگ تو بس اسیپر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے کیا تم ہر ٹیلے (یا نالے) پر ایک مکان بنا کر کھیل کرتے ہو اور ایسی عمارتیں بنوتے ہو گویا تم (دنیا میں) ہمیشہ رہو گے اور جب تم (کسیپر) ہاتھ ڈالتے ہو تو بے رحمی کے ساتھ ہاتھ ڈالتے ہو تو خدا تعالے سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور اس خدا سے ڈرو جس نے تم کو وہ نعمتیں دیں جو تم کو معلوم ہیں تم کو چوپائے جانور عنایت کیے اور بیٹے اور باغ اور چشمے مجھے ڈر ہے کہیں تم کو بڑے دن کا عذاب نہ ہو وہ کہنے لگے تو ہم کو نصیحت کرے یا نہ کرے ہمکو تو سب برابر ہے یہ تو اگلے لوگوں کا طرز ہے اور کچھ نہیں اور عذاب ہمپر نہیں آئیگا آخر انہوں نے ہود کو جھٹلایا پھر ہمنے (اسکی سزا میں) انکو تباہ کر ڈالا بیشک اس میں (ہود کے قصے میں) نشانی ہے اور ان میں

(۱) اپنے اپنی قوم کے سرداروں کا جو مغرور اور خدا تعالے کے مخالف تھے (۲) ہر پیغمبر پر لعنت کرتا رہا (۳) سب کے ساتھ خدا کی پھٹکار لپٹ پڑی گی (۴) یا اس ناشکری کی (۵) خدا کے دربار سے (۶) کنوئیں والوں سے انطاکیہ کے لوگ مراد ہیں وہاں ایک کنواں تھا اسپر انکے پیغمبر حبیب نجار انکو سمجھایا کرتے تھے ان مردودوں نے انکو مار کر اسی کنوئیں میں ڈالدیا بعضوں نے کہا ایک کچا کنواں تھا مشرک لوگ ان بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے اور بتھے اس کنوئیں کو دھنسا دیا وہ سب اسمیں گر کر مر گئے (۷) عاد اس قوم کے بڑے دادا کا نام تھا وہ سام ابن نوح کی اولاد میں تھا (۸) کبوتر بازی یا لوگوں کو ستاتے ہوئے مسخرہ پن کرتے ہو (۹) عاد کی قوم پتھر تراش کاریگری سے عمارتیں بناتے گویا قیامت تک کا سامان کرتے زندگی تو چند روز اسپر یہ ہوس ہائے ہائے بعض بیوقوفوں کو یہ سمجھا ہے کہ اپنی یادگار کے لیے کوئی محل یا عمارت یا برج بناتے ہیں (وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ آخر یہی ایک مدت کے بعد فنا ہو جائیں گے رہے نام اللہ کا اں وہ کام کرو جو آخرت میں تمہارے کام آئے اگر سو دو سو برس تک بالفرض دنیا میں تمہارا نام بھی رہا تو تم کو کیا فائدہ تم تو اس عالم میں ہو گئے (۱۰) سبحی ماری کہ یہ عالم (تو ماننے والے ہیں) انکے غور بکن نام چہ خواہد بود (۱۱) یعنی تلاش کا قاعدہ ہے ذرا سا کسی سے رنج پہونچا تو اس کی جان لینے کی فکر میں ہو گئے (۱۲) یعنے قیامت کا عذاب یا قیامت اور دنیا دونوں کا عذاب (۱۳) ان مردودوں نے حضرت ہود علیہ السلام کی نصیحت کو بے حقیقت سمجھا اور حقیر جانا گویا ہم کو اسکی کوئی پروا ہی نہیں ہے (۱۴) وہ ایسے ہی لوگوں کو ڈرایا کرتے تھے اور بہشت اور دوزخ کے وعدے سنایا کرتے تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ اگلے لوگوں کی جھوٹی باتیں ہیں ہمارے ماننے کی نہیں ہیں (۱۵) مخالف لوگ ایسا ہی کہا کرتے ہیں جاہل لوگ جانداروں کی شکل دیکھ کر یہی کہتے ہیں یا دنیا عیش کے لوگ ہیں بات بنانی طرز کے (۱۶) خدا کی قدرت کی کرنی بد بخت قوم کو سات دن کی آندھی میں برباد کر دیا۔

			وَلَقَدْ كَانَ أَكْثَرُهُمْ ظَنَّهُ إِبْلِيسُ ظَنًّا فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝	اگر لوگ ایمان لانے والے نہ تھے اور بیشک تیرا مالک زبردست ہے رحم والا۔
۲۰	العنکبوت ۳۸	۴	وَعَادًا وَثَمُودَ وَقَد تَّبَيَّنَ لَكُم مِّن مَّسَاكِنِهِمْ ۖ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ۝	اور عاد اور ثمود کی قوم کو بھی ہم نے تباہ کیا اور انکو (اجڑی) گھر (البتہ) تمکو (شام کے رستے میں) دکھائی دیتے ہیں اور شیطان نے (کیا کیا) انکے (بری) کاموں کو انہیں اچھا کرکے دکھایا اور (اس فریب سے) انکو (سچی توحید کی) راہ سے روک دیا اور وہ (اچھے خاصے) ہوشیار لوگ تھے
۲۴	حٰمٓ السجدہ ۴۱ ع ۱-۱۳	۲	فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ۝ إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ۝ فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ۝	پھر اگر (اللہ کی اتنی نشانیاں بتانے پر بھی) وہ (کافر) روگردانی کریں (تو) کہدو میں تمکو اس کڑاکے (عذاب) سے ڈراتا ہوں جیسا کڑاکا عاد اور ثمود پر آیا جب انکے آگے اور انکے پیچھے سے ان کے پاس پیغمبر آئے (اور ان کو سمجھایا) کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسیکو مت پوجو انہوں نے جواب دیا اگر ہمارا مالک (کسی کو اپنی طرف سے) بھیجنا چاہتا تو فرشتوں کو اتارتا سو جو تم دیکر بھیجے گئے ہو اسکو ہمیں ماننے سے تو عاد نے تو یہ کیا کہ ناحق ملک میں لگے شیخی کرنے اور کہنے لگے بل بوتے میں ہم سے بڑھکر کون ہے کیا انکو یہ نہ سوجھا کہ جس اللہ نے انکو پیدا کیا وہ بل بوتے میں انسے (کہیں) بڑھکر ہے اور وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے آخر ہمنے انپر کئی منحوس دنوں میں زور کی آندھی چلائی اسلیے کہ ہم دنیا کی زندگی میں انکو ذلت کا عذاب چکھائیں اور بے شک آخرت کا عذاب تو زیادہ ذلت کا ہے اور (وہاں) ان کو مدد بھی نہیں ملنے کی۔
۲۶	الاحقاف ۴۶ ع ۱-۱۰	۳	وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ ۖ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي	اور (اے پیغمبر) عاد کے بھائی (ہود) کو یاد کر جب انہوں نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا اور اس سے پہلے اور اسکے بعد کئی ڈرانیوالے (پیغمبر) گذر چکے (اس نے کہا) اللہ تعالیٰ کے سوا

(۱) عقل اور صنعت والے لیکن شیطان نے انکی عقل پر پردہ ڈالدیا بیوقوف بن گئے دین کی سچی راہ نہ سمجھ سکے ہمارے زمانہ میں فضلے کا یہی حال ہے دنیا کے کاموں میں بڑے ہوشیار بڑی تدبیر والے پر دین میں محض بیوقوف ایک انسان کو جو ہماری طرح کھاتا پیتا تھا خدا سمجھنے لگے اور اب تک بہت بڑی تعداد اسی پر قائم ہیں ۱۲ (۲) یعنے دور اور نزدیک یا ہر ایک تمہارا اور ہمارا ۱۲ (۳) تم اسرتبہ کے بھیجے ہوئے نہیں ہو ۱۲ (۴) کیا اسکے پاس فرشتوں کی کمی تھی کہ آدمی کو بھیجا ۱۲ (۵) یعنے تم اپنے نزدیک جن دین کو سمجھتی ہو کہ اسرتبہ نے ہم کو دیکر بھیجا ہے ہم اسکو نہیں مانتے ۱۲ (۶) کوئی ہمارا بال بیکا نہیں کرسکتا ۱۲ (۷) وہ منحوس دن چہارشنبہ سے لیکر دوسرے چہارشنبہ تک تھے سات راتیں اور آٹھ دن برابر ان پر ایسے زور کی آندھی چلی کہ مکانات گر گئے لوگ اڑ گئے سب ہلاک ہوگئے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ ہمنے انپر بڑی ٹھنڈی آندھی چلائی۔ کئی سخت یا مصیبت کے دنوں تک ۱۲ (۸) احقاف کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲ (۹) ہود سے پہلے آدم اور شیث اور ادریس اور نوح آچکے تھے اور انکے بعد تو بہت سے پیغمبر آئے جیسے صالح اور ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب وغیرہ ۱۲

			اَتَاكَ عَلَى قُرْبٍ فَوَيْلٌ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝	کسی کو نہ پوچھو میں کہتا ہوں تم کو نہیں معلوم ہوتا کہ عذاب
			قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ	نہ ہو انہوں نے جواب میں کہا کیا تو اسلیے ہمارے پاس آیا
			فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ	ہے کہ ہمکو ہمارے دیوتاؤں سے پھیر دے اگر تو سچا ہے تو جس عذاب
			الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ	کا ہم سے وعدہ کرتا ہے وہ ہم پر لے آ ہود نے کہا عذاب آنیکا
			اللّٰهِ ۫ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ	علم تو اللہ ہی کو ہے میں تو جو پیغام دیکر بھیجا گیا ہوں تم
			وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا	پہنچا دیتا ہوں مگر میں دیکھتا ہوں تم لوگ جہالت کر رہے
			رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا	ہو پھر آخر اپنر عذاب آن پہونچا جب انہوں نے ایک ابر دیکھا
			هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا	جو انکے میدانوں پر اسنڈا آرہا تھا تو کہنے لگے یہ ابر ہمپر برسنا
			اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ	معلوم ہوتا ہے بلکہ یہ وہ (عذاب) ہے جسکی تم جلدی مچا رہے
			اَلِيْمٌ ۝ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ	تھے آندھی ہے جسمیں تکلیف کا عذاب ہے یہ آندھی اپنے مالک
			رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ	کے حکم سے ہر چیز کو برباد کر دیگی پھر (ایسا ہی ہوا) وہ لوگ
			كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝	ایسے (تباہ) ہو گئے کہ انکے گھروں کے سوا اور کچھ نظر ہی نہیں آتا
			وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ	ہم گنہگاروں کو ایسے ہی سزا دیتے ہیں اور ہمنے عاد کو لوگوں کو
			وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّ	وہ مقدور دیا تھا جو تمکو (اے مکہ کے کافرو) نہیں دیا اور ہمنے انکو
			اَفْـِٕدَةً ۠ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ	کان اور آنکھیں اور دل (سب) دیے تھے لیکن چونکہ وہ اللہ کی آیتوں
			وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ	کا انکار کرتے تھے تو ان کے کان اور آنکھیں اور دل کچھ
			شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	ان کے کام نہ آئے اور جس عذاب کا وہ ٹھٹھا اڑاتے
			وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝	تھے وہی انپر الٹ پڑا۔
۲۷	الذّٰرِيٰت	۶	وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ	اور عاد کی قوم میں (بھی ہمنے نشانی چھوڑی) جب ان
	۲۶ "		الْعَقِيْمَ ۝ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ	پر بربادکرنے والی آندھی بھیجی جس چیز پر وہ آندھی پہونچتی
			اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ۝	اس کو باقی نہ چھوڑتی چورمر کر ڈالتی ف
۵۳	النجم	۳	وَّاَنَّهٗٓ اَهْلَكَ عَادَا ِۨ الْاُوْلٰى ۝	اور یہ کہ اسی نے پہلے عاد کی قوم کو تباہ کیا ف
۵۴	القمر	۱	كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝	عاد کی قوم والوں نے بھی (پیغمبر کو) جھٹلایا پھر میرا عذاب
	۱۸-۲۱		اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ	اور میرا ڈرانا کیسا (سخت) ہوا ہمنے انپر بھیجی ایک ٹھنڈی

ف یعنے قیامت کے دن کا اسکو بڑا دن کہا اس لیئے کہ سخت مصیبت کا دن ہوگا ۱۲ ف۲ دیکھی جاتی ہے کب عذاب آتا ہے میں کیوں جلدی کروں ۱۲ ف۳ اپنی بات کو قبول نہیں کرتے الٹے عذاب کی جلدی مچاتے ہو ۱۲ ف۴ بہت خوش ہوتے مت سے لحظہ پڑ رہا تھا ہود نے کہا نہیں نہیں یہ برسات کا ابر نہیں ہے ۱۲ ف۵ صحیحین میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جب ابر نمودار ہوتا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر فکر معلوم ہوتی میں نے اسکی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا ایک امت پر اسی طرح سے عذاب آچکا ہے۔ مجھے کیا اطمینان ہے شاید اس میں اللہ کا عذاب ہو ۱۲ ف۶ گھر رہ گئے۔ گھر والے چل بسے ۱۲ ف۷ ان کا نام و نشان تک نہیں چھوڑتے کہتے ہیں ایسے زور سے آندھی چلی کہ سب ریتے میں دب گئے۔ آٹھ رات سات دن اسی میں دبے رہے پھر ہوا نے انکو اڑا کر سمندر میں پھینک دیا ۱۲ ف۸ مال اور زور اور عمر سب میں بہت زیادہ تھے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور ہم نے عاد کے لوگوں کو وہ طاقت دی تھی جو اگر تم کو دیں تم بہت خرابت کرو ۱۲ ف۹ جس چیز پر لگتی وہ بوسیدہ ہڈی کیطرح چورا چورا ہو جاتی۔ عقیم اصل میں اسکو کہتے ہیں جو بانجھ ہو یہاں وہ ہوا مراد ہے جس سے نہ مینہ نہ کچھ ہوتا ہے ۱۲ ف۱۰ جن کی طرف حضرت ہود بھیجے گئے تھے دوسرا عاد ارم ہے جن کا ذکر سورہ فجر میں آئیگا ۱۲

۲۹	الحاقة ۶۹ ع ۱	۱	يَوْمَ نَحِسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۝ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝	آندھی کے منحوس دن ہیں بھی جسکی نحوست دائمی (مرتے تک) قائم رہی وہ آندھی لوگوں کو اسطرح (اکھیڑ کر) پھینکتی گویا وہ اکھیڑے ہوئے کھجور کے درختوں کی جڑیں ہیں تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا (سخت) ہوا اور عاد بہت تندی زناٹے کی آندھی سے تباہ کیے گئے برابر سات راتیں اور آٹھ دن (یا سات راتیں اور آٹھ منحوس دن) ان پر ہوا چلائی تو (اگر اس وقت ہوتا تو) دیکھتا وہ لوگ اس آندھی میں اس طرح مرے ہوئے پڑے تھے جیسے کھجور کی کھوکھل ڈھنڈ (بوسیدہ) پھر اب تو دیکھتا ہے ان میں سے کوئی بچ رہا
۳۰	الفجر ۸۹ ع ۱	۱	اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝	کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ تیرے مالک نے عاد ارم کے لوگوں کے ساتھ کیا کیا جو بڑے قد آور تھے انکے برابر (دنیا کے) شہروں میں کوئی نہیں پیدا ہوا۔

قِصَّۃُ صَالِحٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ

باب ۶۲ حضرت صالح کے حالات اور قوم ثمود کا بیان

۸	الاعراف ۷ ع ۱۰	۱۰	وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۘ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۘ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ	اور ہم نے ثمود کی قوم کیطرف صالح کو بھیجا اس نے کہا بھائیو اللہ تم کو پوجو اسکے سوا کوئی تمہارا سچا معبود نہیں ہے تمہارے پاس تو ایک نشانی (یہی) تمہارے مالک کیطرف سے آچکی یہ خدا کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی ہے تو اسکو چھوڑ دو کہ اللہ تعالی کی زمین میں کھاتی رہے (چرتی رہے) اور برائی سے اسکو ہاتھ نہ لگاؤ پھر دکھ کا عذاب تم کو آن پکڑے اور یاد کرو جب تم کو عاد کے بعد (انکا) جانشین بنایا اور تم کو زمین میں بسایا تم اسکی نرم مٹی سے (عمارتیں) بنا کر محل کھڑے کرتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو تو اللہ تعالے

ف۱ یا زور کی آندھی جس میں سے آواز نکلتی تھی ۱۲ ف۲ کہتے ہیں وہ دن شوال کا آخری چارشنبہ تھا دوسرے چارشنبے تک ایسے ہی آندھی چلتی رہی یعنے آٹھ دن سات راتیں برابر جیسے سورہ حاقہ میں ہے حدیث میں ہے کہ یوم نحس مستمر چارشنبہ کا ہے دوسری روایت میں ہے صحابہ رضہ نے پوچھا کیوں یارسول اللہ آپ نے فرمایا اللہ تعالے نے اس چارشنبہ کو فرعون کو ڈبویا اور عاد اور ثمود کو اسی دن ہلاک کیا۔ شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا نحوست کا دن انہی عاد کی قوم والوں پر تھا یہ نہیں کہ ہمیشہ کو ۱۲ ف۳ آندھی انکو زمین سے اسطرح اٹھا کر پھینکتی جیسے کوئی درخت کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینکے۔ مجاہد رحمہ اللہ نے کہا آندھی انکو اٹھا کر سر کے بل پھینکتی اور دھڑ تن سے جدا ہو جاتے فقط دھڑ رہ جیسے درختوں کی جڑیں بعضوں نے کہا جب آندھی نے زور کیا تو انہوں نے گڑھے کھود لیے اور ایک دوسرے کو مضبوط تھام کر کھڑے ہو گئے۔ لیکن آندھی بھی قہر الٰہی تھی اس نے ان گڑھوں میں سے ان کو اکھیڑ کر ایسا پھینکا جیسے کوئی درخت کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دے ۱۲ ف۴ صرصر کے معنے بہت سرد بعضوں نے کہا جس میں آگ نکلے۔ مجاہد نے کہا سخت زہریلی عاتیہ کے معنے حد سے بڑھ جانے والی یعنے زناٹے کی تیز آندھی۔ بعضوں نے کہا عاتیہ کے معنے نافرمان یہ ہوا بحکم الٰہی فرشتوں کے کہنے سے باہر ہو گئی۔ ایک حدیث میں ہے کہ انکو بھی برابر ہوا چھوڑنے کا فرشتوں کو حکم ہوا تھا لیکن ہوا نے فرشتوں کی ایک نہ سنی اور ہر طرف سے نکل پڑی اسی لیے انکو نافرمان کہا ہے ف۵ یہ دن جاڑے کے تھے اسپر ایسے ٹھنڈے زناٹے کی آندھی معاذ اللہ یعنے جڑیں جنکو فارسی میں تہ کہتے ہیں یہ عاد کے لوگ بڑے قد آور تھے اسلیئے انکے دھڑ سر سے الگ تھے کھجور کے کھوکھل ڈھنڈوں کی طرح زمین پر پڑے ہوئے دکھائی دیتے تھے حدیث میں ہے کہ عاد پر دبور یعنے پچھمی ہوا چلی تھی اور ہم کو صبا یعنے پوربی ہوا سے مدد ملی ۱۲ ف۶ ایک آدمی بھی نہیں بچا کہتے ہیں آٹھ دن تک یہ آندھی چلائی سب مر گئے آٹھویں دن شام کو ہوا کو حکم ہوا کہ ہوا نے انکی لاشیں اڑا کر سمندر میں پھینک دیں ۱۲ (باقی در ضمیمہ ۲)

بُيُوتًا ۚ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللّٰهِ وَلَا
تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ قَالَ
الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ
لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ
أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا مُرْسَلٌ مِنْ
رَبِّهِ ۚ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ
مُؤْمِنُونَ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا
إِنَّا بِالَّذِي آمَنْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ۝
فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ
رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا
تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝
فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا
فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ
وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ
رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُحِبُّونَ
النَّاصِحِينَ ۝

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ ع ۶ هود ۵ ۱۰ ۵
يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ
إِلٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ
وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ
تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ ۝
قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُوًّا
قَبْلَ هٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَنْ نَعْبُدَ مَا
يَعْبُدُ آبَاؤُنَا ۖ وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِمَّا

کی نعمتوں کو یاد کرو اور ملک میں مفسد بنتے پھرو ۱۲ ف صالح کی قوم میں جو سردار متکبر تھے وہ ان لوگوں سے جو غریبوں میں ایمان لائے تھے پوچھنے لگے کیا تم کو معلوم ہے کہ صالح اپنے پروردگار کا بھیجا ہوا ہے انہوں نے کہا بیشک صالح جو دیکر بھیجا گیا ہے ہمکو تو اسپر یقین ہے ۱۲ وہ متکبر کہنے لگے ہم تو جس پر تم ایمان لائے ہو اس کو نہیں مانتے ۱۲ غرا انہوں نے اونٹنی کاٹ ڈالی ۱۲ اور اپنے پروردگار کے حکم کو نہ مانا اور کہنے لگے صالح اگر تو پیغمبر ہے تو وہ (عذاب) ہم پر لے آ جس کا ہم کو ڈراوا دکھاتا تھا ۱۲ تب پھر زلزلے (بھونچال) نے (نیچے سے) آدبایا ۱۲ صبح کو اپنے گھر میں اوندھے (مرے) پڑے تھے تو حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے منہ پھیر لیا ۱۲ اور کہنے لگا بھائیو میں نے تو تم کو اپنے مالک کا پیغام پہونچا دیا۔ اور تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے ۱۲

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ ع ۶ هود ۵ ۱۰ ۵
يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ
إِلٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ
وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ
تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ ۝
قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُوًّا
قَبْلَ هٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَنْ نَعْبُدَ مَا
يَعْبُدُ آبَاؤُنَا ۖ وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِمَّا

اور ثمود کی (قوم کی) طرف ہم نے انکے بھائی صالح پیغمبر کو بھیجا اس نے کہا بھائیو اللہ تعالےٰ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی سچا خدا نہیں ہے اسی نے تم کو زمین سے نکالا ۱۲ اور زمین میں بسایا تو اسکی بخشش چاہو پھر اسکی درگاہ میں توبہ کرو بے شک میرا مالک نزدیک ہے (سب کی سنتا ہے) دعا قبول کرتا ہے کہنے لگے صالح تو تو اس سے پہلے ہمارا سمجھا جاتا تھا ۱۲ تھا بھلا تو ہم کو ان چیزوں کے پوجنے سے منع کرتا ہے جنکو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے اور ہمکو تو اس بات

ف فساد نہ پھیلاؤ خلق اللہ کو یا اللہ کی اونٹنی کو مت ستاؤ ۱۲ ف یعنے صالح ؑ کی پیغمبری تو ہر شخص کو معلوم ہے ہم کو تو اسپر بھی پورا یقین ہے جو حکم کر صالح ؑ اپنے پروردگار کیطرف سے لیکر آئے ہیں یہ صالح ؑ کی قوم کے سردار انکا پوچھنا طنز کے طور پر تھا ۱۲ ف کاٹنے والا ایک شخص تھا اس میں جس کا نام قدار بن سالف تھا وہ سرخ رنگ نیلی آنکھ والا بتایا گیا ہے ۱۲ ف اس مردود نے پہلے اپنی قوم کے سب لوگوں کی مرضی لی یہانتک کہ عورتوں اور بچوں کی بھی جب سب نے کہا ہم اس اونٹنی کے قتل سے راضی ہیں اسوقت اُسنے تلوار سے اسکو مارا بعضے کہتے ہیں تیر کیا بعضے کہتے ہیں اسکے پاؤں کاٹے پھر ذبح کیا اسکا بچہ بھاگا اور اسی پہاڑ میں چھپ گیا جہاں سے اسکی ماں نکلی تھی وہ بھی اس میں سما گیا بعضے کہتے ہیں بچہ کو بھی پکڑ کر مار ڈالا ۱۲ ف یہ تھا کل اس قوم میں ان کی کمی بیشی حضرت صالح ؑ نے حکم دیا تھا کہ روز یا اونٹنی باری باری سے نکلے روز کے اپنے جانوروں کو پلا پاکر دا سپر ہو جائے اور اونٹنی کو مار ڈالا ۱۲ ف اونٹنی کو مار کر ڈیٹ پنے سے ۱۲ ف کہتا تھا اس اونٹنی کو مت چھیڑو اگر چھیڑو گے تو عذاب پکڑ لیگا ۱۲ ف اوپر سے کڑک شروع ہوئی ۱۲ ف جب عذاب اتر چکا یا عذاب اترنے کا وقت ہوا ۱۲ ف تو خوشامد خوروں جورؤں کے تابع ہو جاتے ہیں یہ شخص بھی بات کا پکا دوست نہیں جیسا ہماری صالح ؑ کی قوم میں کیا اب تک ہر قوم کے بڑے آدمیوں اور سرداروں میں چلی ہوئی ہے ۱۲ ف کیونکہ دولت سے بنے تھے ۱۲ ف اور لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ تو بڑا عقل مند ہوگا ۱۲

تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ
اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ
رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ
مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ
غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ۝ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ
اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ
اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ
فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝
فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ
ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ
مَكْذُوْبٍ ۝ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا
نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ۭ
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝
وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ
فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝
كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا
كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ۝
وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝
وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝
وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا
اٰمِنِيْنَ ۝ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
مُصْبِحِيْنَ ۝ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

۱۲	الحجر ۱۵	۶	۸۰-۹۶

میں شک ہے جدھر تو بلاتا ہے اس پر دل نہیں جماتا صالح نے کہا بھائیو
بتلاؤ تو سہی اگر مجھکو میرے مالک کی طرف سے ایک کھلی سند مل
گئی ہو اور اس نے مجھکو اپنی مہربانی سے سرفراز کیا ہو پھر میں
اسکی نافرمانی کروں تو مجھکو خدا سے کون بچائیگا تو تم سے یہی
فائدہ ہے کہ مجھکو اور نقصان دینا چاہتے ہو اور بھائیو یہ خدا
کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی ہے تو اسکو چھوڑ رہنے دو
وہ اسکی زمین میں چرتی پھرے اور اسکو ہرگز ستاؤ نہیں
تو جلدی سے تمکو عذاب آلگے گا آخر انہوں نے اس اونٹنی کو
زخمی کیا تب صالح نے کہا تین دن اور اپنے گھر میں چین
کرلو یہ وہ وعدہ ہے (خدا کا) جو جھوٹ نہیں ہو سکتا پھر جب
ہمارا عذاب آن پہونچا تو ہم نے صالح اور اسکے ساتھ
کے ایمانداروں کو اپنی مہربانی سے بچا دیا اور اس دن کی
رسوائی سے (ان کو) محفوظ رکھا بے شک تیرا مالک
طاقت والا ہے زبردست اور (جو تیسرے دن) ظالموں
کو چنگھاڑ (زور کی چیخ) نے دبا لیا تو اپنے گھروں میں
(مرکر) اوندھے پڑے رہ گئے (اور ایسے سر سٹے) گویا
وہاں بسے ہی نہ تھے سن لو ثمود کے لوگوں نے اپنے مالک کو
نہ مانا سن لو ثمود کے لوگ دھتکارے گئے۔
اور (اسیطرح) حجر کے رہنے والے بھی پیغمبروں کو جھٹلا چکے ہیں
اور ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں پھر بھی انہوں نے انپر
کچھ خیال نہ کیا اور وہ پہاڑوں کو تراش کر ایسے گھر بناتے
تھے جن میں انکو ڈر نہ رہتا آخر صبح کے وقت انکو چنگھاڑ
نے آدبایا پھر جو کچھ وہ کرتے تھے (یعنے مضبوط گھر کھیتی مال
دولت وغیرہ) کچھ انکے کام نہ آیا۔

(۱) یعنے توحید میں ۱۲ (۲) معاذ اللہ کیسے لوہو قوم تھے کہ شرک پر تو دل جماتا تھا جس کی کوئی سند نہیں اور توحید جو سیدھا اور سچا رستہ اور جس کی ہزاروں دلیلیں موجود ہیں
اسپر دل نہیں ٹھیرتا تہا نہ ساری خرابی باپ دادا کی تقلید سے پیدا ہوتی ہے تقلید کی دھن ایسی سما جاتی ہے کہ انسان انسانیت سے گذر جاتا ہے ۱۲ (۳) نبوت اور پیغمبری ۱۲
(۴) یعنے اس کے عذاب سے ۱۲ (۵) چاہتے ہو کہ میں دونوں جہان سے جاؤں اور آفت میں پھنس جاؤں ۱۲ (۶) اس کی قدرت کی کہ پتھر میں سے خود بخود نکل آئی ۱۲ (۷) ایسا ہی ہوا کہ
اونٹنی کو جب انہوں نے مارا اسکے چوتھے دن ہی عذاب آیا ۱۲ (۸) یعنے صالح ع کی قوم کے لوگوں نے صالح ع کا کہنا نہ سنا اور اس اونٹنی کو زخمی کیا ۱۲ (۹) اس کی کوئی کا ٹکڑا
اسکے بعد سب ہلاک ہو گئے ۱۲ (۱۰) یعنے عذاب سے ۱۲ (۱۱) اپنے مالک کی درگاہ سے ۱۲ (۱۲) حجر ایک بستی تھی مدینہ اور شام کے درمیان وہاں ثمود کی قوم رہتی تھی ۱۲
(۱۳) اونٹنی جس کا قصہ اوپر گذر چکا ۱۲ (۱۴) ان نشانیوں کو بھی دیکھ کر انہوں نے اپنے پیغمبر کو نہ مانا ۱۲ (۱۵) گرنے کا یا صیحہ کے عذاب سے ڈر نہ رہتا وہ سمجھتے تھے
ہمارے گھر ایسے محفوظ ہیں کہ آندھی لہانی کا ان پر اثر نہیں ہو سکتا ۱۲

كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ
لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝
إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُونِ ۝ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ
أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ
الْعَالَمِينَ ۝ أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا
آمِنِينَ ۝ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ وَ
زُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ۝ وَ
تَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ۝
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ وَلَا تُطِيعُوا
أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ۝ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ
فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ۝ قَالُوا
إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ۝ مَا
أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا ۝ فَأْتِ
بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝
قَالَ هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ
شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ۝ وَلَا تَمَسُّوهَا
بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ
عَظِيمٍ ۝ فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا
نَادِمِينَ ۝ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۝
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۝ وَمَا كَانَ
أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝

ثمود کی قوم نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان کو بھائی صالح نے ان سے کہا کیا تم (خدا تعالیٰ سے) نہیں ڈرتے میں تمہارا سچا پیغمبر امانت دار ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں اس (نصیحت کرنے) پر تم سے کچھ نہیں چاہتا میرا نیگ تو بس اسی پر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے کیا تم (یہ) سمجھتے ہو کہ جو چیزیں یہاں دنیا میں ہیں باغ اور چشمے اور کھیت اور کھجور کے درخت جنکے گابھ نازک ہیں (ہمیشہ) چین سے چھوڑ دیے جاؤ گے اور فراغت سے پہاڑوں میں تراش کر گھر بناتے ہوئے تو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور جو لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں ملک میں دھند مچاتے ہیں اور سنوارتے نہیں انکا کہنا مت سنو وہ کہنے لگے (صالح) تجھ پر کسی نے جادو کر دیا ہے تو ہماری طرح ایک آدمی ہے اور کچھ نہیں۔ اگر سچا ہے تو کوئی نشانی بتلا (جس سے ہم جانیں کہ تو سچا پیغمبر ہے) صالح نے کہا (لو) یہ اونٹنی (خدا تعالیٰ کی بڑی نشانی ہے) ایکدن (بستی کا) پانی یہ پیئے ایک دن تمہارا مقرر ہے تم پیو (اور اپنے جانوروں کو پلاؤ) اور دیکھو خیال رکھو کہیں اسکو ستانا نہیں پھر بڑے دن کا عذاب تم کو آدبوچے آخر انہوں نے (نہ مانا) اونٹنی کو زخمی کیا پھر شرمندہ ہوئے پھر عذاب نے انکو آدبوچا بیشک اس واقعہ میں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور صالح کی قوم کے لوگ اکثر ایمان لانیوالے نہ تھے اور بیشک تیرا مالک زبردست ہے رحم والا۔

١٩ النمل ٤

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا

اور ہم ثمود کی قوم کیطرف صالح کو بھیج چکے ہیں (انہوں نے)

ف اور لائم یا جنکی گیلیں بوجہ سے شکی اور ٹوٹی پڑتی ہیں ۱۲ ف کبھی موت نہیں آنے کی یا کوئی آفت نہیں پڑنے کی ۱۲ ف ۳ یہ خیال تمہارا غلط ہے آفت کی گھڑی اور موت سر پر کھڑی ہے ۱۲ ف ۴ وہ نو آدمی تھے مفسد جنہوں نے اونٹنی کو مارنے کی فکر کی۔ دھند مچانا یہ ہے کہ شریعت اور قانون کی اطاعت نہ کرنا لوٹ مار غارت پر کمر باندھے پھرنا سب سے بڑا دھندہ ہے کہ شرک اور کفر پھیلانا اور واحد اور برحق کی عبادت چھوڑ کر بت پرستی اور قبر پرستی کرنا ایمان داروں کو ستانا ۱۲ ف تیری عقل جاتی رہی ہے یا تو بھی ہماری طرح پیٹ رکھتا ہے پیٹ کہاں پیتا ہے ۱۲ ف بڑے دن سے وہ دن مراد ہے جسدن صالح کی قوم پر عذاب اترا تھا ۱۲ ف دشمنی کرنے والا ان میں کا ایک شخص تھا فداس مردود نے تلوار سے اس کی کوچیں کاٹ ڈالیں ۱۲ ف جب عذاب نمودار ہونے لگا انکے رنگ زرد ہو گئے پھر لال پھر کالے ۱۲ ف پتھر میں سے خود بخود اونٹنی کا نکلنا پھر اس کے ماننے والوں کا جو حال ہوا ۱۲

			اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۚ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ۝ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوْا ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝	نے کہا اللہ تعالیٰ کو جو بہتر وہ یکایک (صالح کے سمجھاتے ہی) دو گروہ ہو کر جھگڑنے لگے صالح نے (جھٹلانیوالے گروہ سے) کہا بھائیو تم بھلائی سے پہلے برائی کی کیوں جلدی مچاتے ہو تم اللہ تعالیٰ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے کہ تم پر رحم ہو اور عذاب سے بچو کہنے لگے ہم نے تو تجھ کو اور تیرے ساتھ والوں کو منحوس سمجھا ہے (یا صالح نے کہا رکھوست و خوست واہیات ہے) تمہاری بری قسمت اللہ کے اختیار میں ہے بات یہ ہے کہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تم لوگوں کو آزمایش ہو رہی ہے اور اس شہر میں نو آدمی ایسے تھے جو ملک میں فساد مچاتے تھے اور سنوارتے نہ تھے کی نیت نہ کہتے تھے انہوں نے کہا (آؤ جی) سب ملکر اللہ کی قسم کھاؤ ہم رات کو صالح اور اسکے گھر والوں پر چھاپہ مارینگے (تشخص کرینگے) پھر (جب دریافت ہوگی تو) اسکے وارث سے کہدینگے ہم تو صالح کے گھر والے جب مارے گئے اسوقت موجود ہی نہ تھے اور ہم سچ کہتے ہیں اور انہوں نے ایک داؤں کیا اور ہمنے بھی ایک داؤں کیا اور انکو معلوم ہی نہ تھا پھر (اے پیغمبر) دیکھ لے انکے داؤں کا کیا انجام ہوا ہمنے ان (لوگ) کو اور انکی قوم سبکو تباہ کر دیا تو یہ انکے گھر ہیں جو انکے گناہ کی وجہ سے خالی (ویران) پڑے ہیں بیشک اس واقعہ میں جاننے والوں کے لیے (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور (خدا سے) ڈرتے تھے انکو ہمنے بچا دیا
۲۴	حٰمٓ السجدہ ۱۷ ۹-۱۶	۲	وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝	اور ثمود کو ہم نے راہ بتلا دی لیکن انہوں نے سیدھا رستہ چھوڑ کر گمراہی پسند کی آخر انکے (برے) کاموں کی وجہ سے ذلت کی مہلک عذاب نے انکو پکڑ لیا اور جو لوگ ایماندار اور پرہیزگار تھے انکو ہمنے بچا دیا
۲۶	الذاریات ۱	۲	وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى	اور ثمود کی قوم میں (بھی نشانی چھوڑی جب انہوں نے اونٹنی

(۱) ایک گروہ تو غریب لوگوں کا جو صالح پر ایمان لائے تھے اور دوسرا گروہ بڑے آدمیوں کا جو صالح سے منحرف تھے ۱۲ (۲) صالح نے اپنی قوم سے کہتے تھے تم ایمان لاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہیں دین اور دنیا کی بھلائی تم کو دیگا ورنہ عذاب اترے گا ان کی قوم کو چاہیئے تھا کہ ایمان لانے اور بھلائی کے لیئے جلدی کو شش کرتے وہ تو الٹا لگے برائی کی جلدی کرنے اور کہنے لگے عذاب کہاں ہے جلدی سے اتار ۱۲ (۳) اوپر قحط آیا تو صالح اور ایمانداروں کی نحوست سمجھنے لگے ۱۲ (۴) وہ بائیس ہیکر تم کو خواب غفلت سے بیدار کرتا ہے تاکہ شرک اور کفر چھوڑ دو اور اس کی طرف رجوع ہو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے بات یہ ہے کہ یہ عذاب تم لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے ہے قرطبی نے کہا دنیا کے انتظام اور تدبیر کو بگاڑنیوالا نحوست کے اعتقاد سے زیادہ کوئی چیز نہیں ہے جو لوگ ایسے ضعیف الاعتقاد ہوتے ہیں انکا کوئی کام نہیں بنتا اور جو شخص بھوکے کتے کا بھونکنا یا کانے کا یا عورت کا سامنے سے آنا یا کتے کا رونا یا الو کا بولنا یا بلی کا راستے سے گذرنا محوس سمجھے تو وہ جاہل ہے صحیح حدیث میں ہے کہ بدشگونی [illegible] میں بدشگونی نہیں ہے عرب کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں ایسے ہی خیالات میں مبتلا تھے سفر کرتے وقت جانور کو اڑاتے تھے کہ وہ اپنی طرف کو آتا تو مبارک سمجھتے ورنہ منحوس [illegible] باتوں کو اسلام نے میٹ دیا ۱۲ (۵) یہ قدار ملعون کے ساتھی تھے جس نے اونٹنی کو زخمی کیا ۱۲ (۶) یا انہوں نے ملکر اللہ کی قسم کھائی ۱۲ (۷) یہ انکا داؤں معلوم ہوتا ہے پھر وہ [illegible] تھے معلوم ہوا کہ جب تو مردود شخص اونٹنی کو زخمی کر کے صالح اور انکے گھر والوں کو مارنے کے لیئے نکلا تو رستہ ہی میں اللہ نے فرشتوں کو بھیجا انہوں نے پتھروں کی ان سب کو کچل ڈالا اس تدبیر کے داؤں سے اسکی تدبیر اور عرب کا قاعدہ ہے کہ ایک چیز کے تو ڈر سے بھاگتے ہیں اسی کا نام دھر لیتے ہیں جیسے اور کئی بار گذر چکا ہے پیغمبر صاحب کے ساتھ ہی مشرکوں نے یہی کیا تھا لیکن اللہ نے انکا منصوبہ چلنے نہ دیا اور بدر کے روز انفال میں گذر چکا ہے ۱۲ (۸) وہ تو پتھروں سے کچلے گئے اور ان کی قوم والے چنگھاڑ سے ہلاک ہوئے جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ (۹) صالح اور ان لوگوں کو لیکر حضرموت کی طرف چلے گئے وہیں انتقال کیئے ۱۲ (۱۰) ایمان کو چھوڑ کر کفر اختیار کر لیا ۱۲ (۱۱) وہ چار ہزار کے قریب تھے ۱۲ |

			حِيْنٍ ۝ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ	کو زخمی کیا اور انکو کہدیا ایک وقت تک مزے کرلو (تین دن تک)
			الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ فَمَا اسْتَطَاعُوْا	غرض انہوں نے اپنے مالک کا حکم نہ مانا آخر بجلی نے آکر دیکھتے ہی دیکھتے انکو دبوچ لیا
			مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ۝	پھر نہ تو وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہی ہو سکے (بھاگنا کیا) اور نہ ہمارے عذاب کو) روک سکے۔
۲۷	القمر ۵۴	۳	وَثَمُوْدَ فَمَآ اَبْقٰى ۝	اور ثمود کو بھی اور ان دونوں میں سے کسی کو بھی) باقی نہ رکھا۔
۲۷	القمر ۵۴	۲	كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ۝ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا	ثمود کی قوم والوں نے بھی ڈرانیوالوں کو جھٹلایا کہنے لگے کیا ہم اپنے
			مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ	ہی میں سے ایک اکیلے آدمی کے کہنے پر چلیں ایسا کریں تو ہم گمراہ
			ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ	اور پاگل ٹھیریں (تعجب کی بات ہے) ہم (سب) ہوتے ہوتے ایک
			مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ۝	اسپر وحی اتری نہیں بات یہ ہے وہ جھوٹا ہے لپا ٹپا ڈینگیا ہے
			سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ۝	صالح سے کہا کل انکو معلوم ہو جائیگا کون جھوٹا لپا ٹپا ڈینگیا
			اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ	ہے انہوں نے جیسے فرمائش کی اسیطرح ہم انکے آزمانے کو اونٹنی
			فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۝ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ	بھیجیں گے تو بس انکو تکتا رہ اور (انکے ستانے پر) صبر کیے رہ اور
			الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ۝	انکو جتلا دے کہ پانی ان میں (اور اونٹنی میں) بٹ گیا ہے ہر کوئی
			فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ۝	اپنے وقت پر پانی لینے آئے انہوں نے کیا کیا اپنے ساتھی (قدار)
			فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنَا	کو بلایا اسنے (تلوار کا) ہاتھ چلایا اور (اونٹنی کو) زخمی کر ڈالا آخر
			عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ	میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا (سخت) نکلا ہم نے انپر ایک چیخ کا
			الْمُحْتَظِرِ ۝	عذاب بھیجا (حضرت جبریل کی چنگاڑ) وہ روندی ہوئی باڑ کیطرح رہ گئے
۲۹	الحاقة ۶۹	۱	فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝	پھر ثمود تو ایک چنگاڑ (یا زلزلے) سے کھپا دیے گئے
۳۰	البروج ۸۵	۱	هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ فِرْعَوْنَ	(اے پیغمبر) تجھ کو کیا اگلی (کافر) فوجوں فرعون اور ثمود کا
			وَثَمُوْدَ ۝	قصہ پہونچا ہے
″	الفجر ۸۹	۱	وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝	اور ثمود کے ساتھ کیا جنہوں نے وادی القری میں پہاڑ کو تراشا تھا
″	الشمس ۹۱	۱	كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝ اِذِ انْۢبَعَثَ	ثمود کی قوم والوں نے اپنی شرارت سے پیغمبر صالح کو جھٹلایا جب ان
			اَشْقٰىهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ	میں بڑا بدبخت شخص اٹھ کھڑا ہوا پھر اللہ کے پیغمبر (صالح نے) ان
			نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ فَكَذَّبُوْهُ	سے کہا اللہ کی اونٹنی کو چھوڑ دو اور اسکو اپنی باری میں پانی پینے
			فَعَقَرُوْهَا ۝ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ	دو لیکن انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کو مار ڈالا آخر ان کے

فلہ یعنے پیغمبر حضرت صالح کی نسبت کہنے لگے کہ وہ ہماری طرح ایک آدمی ہیں ہماری ہی قوم کے ہم سب انکے تابعدار بن جائیں یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اگر ایسا ہو تو ہم غلطی میں پڑے اور عذاب میں پھنس گئے ۱۲ ف حالانکہ ہم میں اس سے بہتر لوگ موجود ہیں ۱۲ ف کہ وہ چاہتا ہے کہ سب بڑا بن جائے سب لوگ اسکی تابعداری کریں ۱۲ ف کل سے مراد قریب زمانہ ہے یعنے جب انپر عذاب آئے گا یا قیامت کا دن ۱۲ ف کہ اب بھی اسکے حکم مانتے ہیں یا نہیں ۱۲ ف ایک دن سارا پانی اونٹنی پیئے گی ایک دن وہ لیں ف کچھ دنوں ایسا ہی کرتے رہے پھر تنگ آکر اونٹنی کو مار ڈالنا چاہا ۱۲ ف پیوند ہو کر ۱۲ ف بالکل پامال ہو گئے عرب میں قاعدہ ہے کہ اپنی حفاظت کے لیئے سوکھی ٹہنیوں اور کانٹوں کی ایک باڑ بنا لیتے ہیں چند روز میں جانور اسکو روند ڈالتے ہیں اور وہ پیوستن کیطرح اکر خاک ہو جاتی ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ گلی ہوئی جلی ہڈیوں کی طرح ہو کر رہ گئے۔ بعضوں نے ترجمہ کیا ہے وہ دیواروں کی لوئی کیطرح جو ہوا سے اڑتی ہے ہو گئے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ سوکھی گھاس کیطرح ہو گئے جس کو بکریاں کہا جاتی ہیں ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اپنی شرارت کی وجہ سے تباہ ہو گئے۔ بعضوں نے کہا طاغیہ ثمود کا وہ شخص ہے جس نے اونٹنی کو زخمی کیا تھا اس کی وجہ سے ساری قوم تباہ ہوئی ۱۲ ف ضرور پہونچا ہے پھر کیوں گھبراتا ہے اللہ نے جیسے ان فوجوں کو غارت کر دیا مکہ کے کافروں کو بھی تباہ کریگا فرعون سے مراد فرعون اور اسکے ساتھ والے ہیں ۱۲ ف کہ جو مدینہ کے نزدیک ہے شام کو جاتے ہوئے ۱۲ ف کہتے ہیں کہ عاد سے پہلے ثمود ہی نے پہاڑوں کو کاٹ کر مکان بنائے تھے۔ ایک ہزار سات سو شہر انہوں نے آباد کیئے تھے ۱۲ ف بدذات کمبخت قدار بن سالف نے اونٹنی پر حملہ کیا دشمنی کیا یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف ایک دن تم اپنے جانوروں کو پانی پلاؤ ایک دن وہ سکر پیئے ۱۲ (باقی اگلے صفحہ پر)

پکڑ لیا قوم ثمود کو اور اونٹنی کو مار ڈالا۔

قصۂ لوط علیہ السلام

باب حضرت لوط کے حالات اور مؤتفکات کا بیان

وَلُوطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ
مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ
اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ
دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ
وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا
اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ
اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ
اَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ
الْغٰبِرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ
وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ
وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ
عَصِيْبٌ ۝ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ
اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ
هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ
فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ
رَّشِيْدٌ ۝ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا
فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ
مَا نُرِيْدُ ۝ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً

اور (ہم نے بھیجا) لوط کو یاد کر جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم وہ بے
حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے سارے جہان میں کسی نے
نہیں کیا بیشک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش
بجھانیکو لگا کرتے ہو بلکہ تم (جانوروں سے بھی) بڑھ چلے ہو اور اس
کی قوم نے بس یہی جواب دیا کہنے لگے لوط اور اسکے لوگوں کو
اپنی بستی سے باہر نکالو یہ لوگ پاکیزہ (اور مقدس) بننا چاہتے
ہیں پھر ہمنے لوط اور اسکے گھر والوں کو بچا لیا صرف اس
کی بی بی رہنے والوں میں رہ گئی اور ہم نے ان پر
پتھراؤ کیا پتھراؤ تو (اے پیغمبر) دیکھ گنہگاروں کا
انجام کیا ہوا
اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط کے پاس پہونچے تو اسکو
برا لگا آنا، ناگوار گذرا اور دل میں رک گیا اور کہنے لگا یہ تو بڑا
سخت دن ہے اور اسکی قوم کے لوگ اسکے پاس دوڑتے آئے
اور وہ پہلے ہی سے برے کام کیا کرتے تھے لوط نے کہا بھائیو
میری بیٹیاں موجود ہیں وہ تمہارے لیے پاکیزہ ہیں تو خدا سے
ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھکو ذلیل نہ کرو کیا تم میں
کوئی ایک بھی بھلا آدمی نہیں وہ (سرکش) کہنے لگے تو
تو جانتا ہے ہم کو تیری بیٹیوں کی کوئی خواہش نہیں
ہے اور تو جانتا ہے ہم جو کرنا چاہتے ہیں لوط نے
کہا کاش اگر مجھ کو کچھ زور ہوتا یا کسی زبردست کنبے

ف ان میں کا کوئی نہیں بچا دبڑا دبڑا چھوٹا سب وہ لوگ بچ گئے جو حضرت صالح پر ایمان لائے تھے ۱۲ ف یعنے ان کی تباہی اور بربادی کی اس قدر تھوڑی سی مدت کو ذرا بھی برداشت نہیں ہوئی جیسے دنیا کے بادشاہ ایک کام کے کرتے ہیں اسکے انجام سے ڈرتے ہیں ۱۲ ف لوط ہاران بن تارخ کے بیٹے تھے اور ابراہیم تارخ کے بیٹے تو لوط ابراہیم کے بھتیجے تھے اور دونوں پہلے ملک عراق میں تھے پھر وہاں سے نکلکر شام کے ملک میں آ بسے ابراہیم فلسطین میں اترے اور لوط اردن میں اور اللہ تعالے نے لوط کو پیغمبری دیکر ایک شہر میں بھیجا جس کا نام سدوم تھا ۱۲ ف لواطت اغلام لونڈے بازی ۱۲ ف جانوروں کیطرح خواہش بجھانے کے سوا اور انکو کوئی غرض نہیں ۱۲ ف یعنے جانور عادت کے موافق خواہش پوری کرتے ہیں ہر جانور ہمیشہ مادہ ہی پر چڑھتا ہے اور مادہ بھی اپنی جنس کا نر نہیں کہ نر کو ہٹنے لگے بلکہ دوسری جنس کے جانور پر تم ایک عجیب عمل سے یہی بڑھ گئے فطرت کے خلاف فرے اپنی خواہش بجھانے لگے ۱۲ ف ہم گنہگار ناپاک لوگوں میں تمہارا کیا کام مسخرہ پن سے یہ کہنے لگے ۱۲ ف یعنے ان کافروں پر عذاب کے ساتھ نہیں بھیجے گئے تھے بلکہ اپنے ملک میں رہے اور عذاب اور فرشتے بھی انکے ساتھ گئے ۱۲ ف پتھروں کا مینہ برسایا ۱۲ ف جا بجا رہے تھے حضرت جبرئیل نے سب ساری بستیوں کو پر میں لوط کی قوم بستی تھی اوپر کو اٹھایا آسمان تک لیگئے پھر الٹا کر نیچے کیا اوپر سے پتھر برسے ۱۲ ف اور اس دیکھنے والے کی عبرت کے لئے ۱۲ ف حضرت لوط ہاور سے کہ یہ خوبصورت لڑکے میری قوم کے لوگ ہیں وہ ان کو خراب کرینگے اور مجھ میں یہ زور نہیں کہ انکو اپنے مہمانوں کی عزت بچانے کے لئے ساری قوم سے بھڑ پڑوں ان خوبصورت لڑکوں کا آنا سنکر ۱۲ ف لونڈے بازی اور لواطت کے عادی ہو کر بھی عورتوں کی طرف نہیں جاتے تھے ان فرشتوں کو بھی انکا آنا برا لگا اور حضرت لوط ان پر روئے ۱۲

(باقی آئندہ صفحہ)

اوٰی اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ ۝ قَالُوْا یٰلُوْطُ
اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْكَ فَاَسْرِ
بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَلَا یَلْتَفِتْ
مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ
مُصِیْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ
الصُّبْحُ ؕ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ۝ فَلَمَّا
جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا
وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ ۙ
مَّنْضُوْدٍ ۙ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا
هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ۝
فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۨ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالَ
اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ
بِمَا كَانُوْا فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ۝ وَاَتَیْنٰكَ
بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ
بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا
یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَیْثُ
تُؤْمَرُوْنَ ۝ وَقَضَیْنَآ اِلَیْهِ ذٰلِكَ
الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ
مُّصْبِحِیْنَ ۝ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ
یَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَیْفِیْ
فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۙ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا
تُخْزُوْنِ ۝ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ
الْعٰلَمِیْنَ ۝ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِیْٓ اِنْ
كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ۙ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ

کا آسرا ہو تا کہنے لگے لوط ہم تیرے مالک کے بھیجے
ہوئے فرشتے ہیں وہ ہرگز تیرے پاس تک پہنچ نہ
سکیں گے تو اپنے گھر کے لوگوں کو لیکر کچھ رات رہے چل
دے اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑکر نہ دیکھے مگر تیری جورو
اسکو بھی وہی عذاب ہوگا جو ان لوگوں کو ہوگا ان (کی
ہلاکت) کا وعدہ صبح کو ہے کیا صبح نزدیک نہیں ہے ۝
پھر جب ہمارا عذاب آن پہونچا ہم نے اس کے اوپر کا
حصہ تلے ڈالا اور ہم نے اس پر کنکر بنے کے پتھر
تہ بر تہ تیرے مالک کے پاس بنے ہوئے برسائے اور ایسے
پتھر برسنا ظالموں سے دور نہیں ہیں ۝
پھر جب بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط کے خاندان کے پاس
آئے لوط نے کہا تم تو بیگانے لوگ ہو وہ کہنے لگے بلکہ
جس (عذاب) میں یہ لوگ شک کرتے تھے ہم وہی (عذاب)
لیکر آئے ہیں اور ہم ہونیوالی بات لیکر تیرے پاس آئے
ہیں اور ہم سچے ہیں تو کچھ رات رہے اپنے گھر والوں کو لیکر (یہاں
سے) چلدے اور تو سب کے پیچھے چلیو اور تم میں سے کوئی (پیچھے)
مڑکر نہ دیکھے اور جہاں تمکو حکم ہے تو ہیں (سیدھے) چلے جاؤ
اور ہمنے لوط کو اس بات کا فیصلہ کہلا بھیجا کہ صبح کو ان لوگوں
کی جڑ بنیاد کٹ جائیگی اور شہر (سدوم) والے لوگ خوشیاں
مناتے آئے (اور بد فعلی کا قصد کیا) لوط نے کہا یہ
میرے مہمان ہیں تو مجھکو رسوا نہ کرو اور خدا سے ڈرو مجھ
کو فضیحت نہ کرو وہ کہنے لگے کیا ہم تجھ کو جہان کے
لوگوں سے منع نہیں کر چکے ہیں لوط نے کہا اگر تم کو ایسا
ہی کرنا ہے تو یہ میری بیٹیاں (حاضر) ہیں (اے میرے پیغمبر تیری

ف ۱ تو ہیں اسوقت تم سے کچھ لینا ۱۲ ف ۲ حضرت لوط نے اپنی قوم میں زبردست کنبہ نہیں رکھتے تھے وہ پہلے حضرت ابراہیم کے ساتھ تھے پھر شام کے ملک میں ہجرت کی وہاں اللہ نے انکو سدوم بھیجا جہاں بدکار لوگ بستے تھے حضرت لوط نے ان میں ایک غریب پردیسی کیطرح رہتے تھے ابو ہریرہ نے کہا اس کے بعد اللہ نے جتنے پیغمبروں کو بھیجا وہ کنبے والے تھے آن حضرت نے فرمایا اللہ نے لوط پر رحم کیا وہ زبردست کنبے کی پناہ ڈھونڈتے تھے ۱۲ ف ۳ یا رات کے اندھیری میں نکل کھڑا ہو ۱۲ ف ۴ اللہ کے ملائکہ کی آوازیں کان میں آئیں تو یہی ادھر دوڑ چکے پیشہ ہوئے ہوئے بھاگے چلے جاؤ ۱۲ ف ۵ وہ پیچھے مڑکر دیکھے گی اسکی تقدیر میں یہ لکھا ہے ۱۲ ف ۶ ایسا ہی ہوا حضرت لوط اپنے گھر والے پچھلی رات رہے بستی سے چلدئے انکی بیوی بھی ساتھ تھی لیکن اسنے پیچھے مڑکر دیکھا اور اپنی قوم کی تباہی پر افسوس کرنے لگی ایک پتھر اسپر بھی آن گرا اور وہیں مرکر رہ گئی ۱۲ ف ۷ یعنے بالکل قریب ہے ۱۲ ف ۸ یا وہ وقت جو عذاب آنے کے لیئے مقرر تھا ۱۲ ف ۹ اوندھے کرنا اوپر حضرت جبرائیل نے پہلے ساری بستی کو اٹھایا اور آسمان تک اوپر لے گئے پھر الٹ کر نیچے دے مارا ۱۲ ف ۱۰ الٹنے سے پہلے یا الٹنے وقت یا الٹنے کے بعد ۱۲ ف ۱۱ یا نشان کیئے ہوئے ۱۲ ف ۱۲ سجیل اینٹ کا پتھر یا آسمان کا پتھر یا آسمانی۔ عکرمہ نے کہا مٹی پتھر ملا ہوا نشان کیئے ہوئے یعنے انپر کوئی علامت کی گئی تھی بعضوں نے کہا ہر پتھر پر اس شخص کا نام لکھا تھا جو اس سے ہلاک کیا گیا ۱۲ ف ۱۳ یعنے ظالموں اور مشرکوں پر اس قسم کا عذاب اترنا قیاس سے بعید نہیں ہے وہ ایسے ہی عذاب کے لائق ہیں ۱۲ ف ۱۴ پردیسی اجنبی معلوم ہوتے ہو ۱۲ ف ۱۵ اس ملک کے نہیں ہو لیئے مجھے تم سے کوئی معاوضہ نہیں ہے ۱۲ ف ۱۶ دنیا کو کوئی سبب نہیں ہے ۱۲ ف ۱۷ جس کے ہونے میں کوئی شک نہیں ہے خدا کا قطعی حکم ہے ۱۲ ف ۱۸ تاکہ انکو دیکھتا جائے اور تجھے اطمینان رہے کسی کے پیچھے ڈر نہ ہو ۱۲ ف ۱۹ یا تم میں سے کوئی پیچھے نہ رہ جائے ۱۲ ف ۲۰ یعنے شام کیطرف یا مصر کیطرف یا اور دل کیطرف ۱۲

(باقی در صفحہ ۱۵)

			فِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ فَاَخَذَتْهُمُ	نشے کی قسم (جسکے) اپنی مستی میں دیوانے ہو رہے تھے پھر صبح
			الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۝ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا	نکلتے نکلتے چنگھاڑ نے دبوچا (حضرت جبرئیل نے ایک چیخ ماری) پھر ہم نے
			سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً	اس (بستی) کو الٹ کر اوپر تلے کر دیا اور ہم نے (اوپر کنکر کے پتھر
			مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ	برسائے بیشک اس (قصے) میں (ٹوہ لگانے والوں کو) نشانیاں ہیں
			لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ۝ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ	اور یہ بستی تو سیدھے رستے پر ہے بیشک جو ایماندار ہیں انکے
			مُّقِيْمٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝	لیے تو اس (قصے) میں (خدا کی قدرت کی بڑی) نشانی ہے۔
۱۷	الانبیاء ۷۱	۵	وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ	اور لوط علیہ السلام کو ہم نے پیغمبری دی (یا سچ فیصلہ کرنے کی) اور
			مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ	علم دیا اور ہم نے اس کو بستی (سدوم) سے نجات دی جہاں کے
			اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۝	لوگ ناپاک کام کیا کرتے تھے (لواطت) بیشک وہ بدکار لوگ تھے
			وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهٗ مِنَ	اور ہم نے اسکو اپنی رحمت میں (جنت میں) داخل کر لیا بیشک وہ
			الصّٰلِحِيْنَ ۝	نیک بندوں میں سے تھا۔
۱۹	الفرقان ۲۵	۴	وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ	اور یہ کافر اس بستی پر ہو آئے ہیں جس پر برا پتھراؤ کیا گیا تھا (یعنی
			مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ	سدوم پر جو لوط والوں کا شہر تھا) کیا انہوں نے اسکو نہ دیکھا
			كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۝	ہوگا بات یہ ہے کہ انکو مر کر پھر جی اٹھنے کی امید نہیں ہے ۵
۲۶	الشعراء ۲۶	۹	كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ڌ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ	لوط کی قوم نے (یعنے مکہ والوں نے) پیغمبروں کو جھٹلایا جب
			قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝	انکے بھائی (یعنے ہموطن ہم شہر) لوط نے کہا کیا تم (خدا سے)
			اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ	نہیں ڈرتے میں تمہارا سچا (امانتدار) پیغمبر ہوں تو اللہ تعالیٰ سے
			وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ	ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں (اس نصیحت کرنے پر تم سے کچھ نیگ
			اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	نہیں مانگتا میرا نیگ تو بس اسی پر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے
			اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَ	(تمکو شرم نہیں آتی) تم جہان کے لونڈوں پر چڑھتے ہو (مردوں
			تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ	سے برا کام کرتے ہو) اور جو تمہارے مالک نے تمہارے لیے (اچھی
			اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ۝	پاکیزہ) بی بیاں پیدا کیں ہیں انکو چھوڑ بیٹھے ہو بات یہ ہے کہ تم
			قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ	لوگ (شرارت میں) حد سے بڑھ گئے ہو ۱۲ وہ کہنے لگے لوط (دیکھ
			مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ۝ قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ	سنبھل) اگر تو (اس نصیحت سے) باز نہ آئیگا تو بیشک بستی

ف۱ وہاں چار بستیاں تھیں جن میں چار لاکھ لڑنے والے مرد تھے حضرت جبرئیل نے چاروں کو آسمان تک اٹھایا پھر اوندھا کر وہاں سے پھینک دیا ۱۲ ف۲ یا غور اور فکر کرنیوالوں کو حق تعالیٰ کی قدرت کی ۱۲ ف۳ جب قریش شام کے ملک کو جاتے ہیں تو یہ بستی راہ میں پڑتی ہے اب تک اسکے نشان موجود ہیں مگر انکو عبرت نہیں ہوتی ف۴ ضرور دیکھا ہوگا کیونکہ وہ شام کے راستہ پر واقع ہے اور قریش کے لوگ وہاں سوداگری کے لیے آتے جاتے رہتے ہیں ۱۲ ف۵ تو سب کچھ دیکھتے ہیں پر عبرت نہیں ہوتی آخرت کا یقین ہو تو عبرت ہو ۱۲ ف۶ لوط ؑ جس بستی میں جا کر رہے تھے اوسکا نام سدوم تھا لوط ؑ ان کی قوم میں سے نہ تھے کیونکہ وہ حضرت ابراہیم ؑ کے بھتیجے تھے جو بابل کے رہنے والے تھے مگر اپنے شہر والوں کو بھی کبھی اپنی قوم کہتے ہیں ۱۲ ف۷ یہانتک کہ فطرت کے خلاف بھی کرنے لگے ۱۲ ف۸ پھر ہمکو لونڈے بازی سے منع کریگا ۱۲ ف۹ حضرت لوط ؑ کی بات نے اپر کچھ اثر نہ کیا حالانکہ اگر لوہے کی طرح کسی کا دل سخت ہو تو بھی اس نرم گفتگو سے ملائم اور شرمندہ ہو جائے پاجی بات نہیں مانتے ان کو توجوتی اور لات چاہیئے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات کی قسم کھائی اور سوائے آپ کے اور کسی کو یہ عزت حاصل نہیں ہوئی بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے قسم اسکی جو تیری زندگی کا خالق ہے بعضوں نے کہا یہ فرشتوں کا کلام ہے انہوں نے لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کی قسم کھائی سید علامہ نے کہا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا اور کسی کی قسم کھانا منع ہے اور صحیح حدیثیں اسکی ممانعت میں وارد ہوئی ہیں تو بندوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھانا چاہیئے البتہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اختیار ہے وہ جس چیز کی چاہتا ہے قسم کھاتا ہے ۱۲

مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَاۗءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۭ فَسَاۗءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝

سے نکال باہر کیا جاوے کیونکہ یہ ہمارا اختیار ہے) میں تمہارے (اسکام سے بیزار ہوں) پاک پروردگار (ہی) بہتر جانتا ہے کہ وہ انکو (ناپاک کاموں سے) بچا دے گا آخر ہمنے لوط اور اسکے گھر والوں کو سب (عذاب سے) بچا دیا ایک بڑھیا لوط کی بی بی (کہ) پیچھے رہنے والوں میں رہ گئی اسکے بعد ہمنے دوسروں کو (کہ) لوگوں کو ہلاک کر مارا اور انپر (پتھر ڈلکا) برسا دیا کیا برا برسایا تھا انلوگوں کا جو (عذاب سے) ڈرائے گئے تھے (پر کمبخت ڈرے اور باز نہ آئے) بیشک اس (قصہ) میں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور لوط کی قوم کے لوگ اکثر ایمان لانیوالے نہ تھے اور بیشک تمہارا پروردگار (ہی) زبردست (اور) مہربان ہے اور (یاد کرو) اسنے (جب) اپنی قوم کے لوگوں سے کہا تم جان بوجھ کر (یا ایک دوسرے کے سامنے) بیحیائی کا کام کرتے ہو بھلا تم اپنی عورتوں کو چھوڑ کر (اپنی) شہوت بجھانے کو مردوں (لڑکوں) پر گرتے ہو (کچھ) نہیں کہ تم بڑے بیوقوف ہو (پھر) اسکی قوم نے کچھ جواب نہ دیا بس کہنے لگے لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو کیونکہ یہ لوگ پاکیزہ (اور مقدس) بننا چاہتے ہیں (آخر) ہمنے لوط اور اسکے گھر والوں کو (عذاب سے) بچا لیا۔ مگر اس کی بی بی جس کے حصے میں ہمنے رہ جانا لکھ دیا تھا تو اس کی قوم پر ہم نے پتھروں کا برسا دیا کیا تو ان لوگوں کا برسایا ہوا (عذاب) سے ڈرائے گئے تھے کیا برا برسایا تھا۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ

اور لوط (کو بھی بھیجا جب) اس نے اپنی قوم والوں سے کہا تم تو ایسی بےشرمی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے سارے جہان میں کسی نے نہیں کیا (لواطت اور لونڈی بازی) کیا تم (عورتوں کو چھوڑ کر) مردوں سے صحبت کرتے ہو اور رستہ لوٹتے ہو (مسافروں کو ستاتے ہو) اور اپنی مجلس میں برا کام کرتے ہو (پھر) اسکی قوم نے (ان باتوں کا) کوئی جواب نہیں دیا بس کہنے لگے اگر تو سچا ہے تو اللہ کا عذاب ہم پر لے آ لوط (نے) (عاجز ہو کر) دعا کی یا میرے خدا ان

---

(۱) اس کام کا سخت مخالف اور دشمن ہوں ۱۲ (۲) دوسرے بدکاروں کے ساتھ ہلاک ہوئی کیونکہ ان بدکاروں سے راضی تھی ۱۲ (۳) کمبخت جانور مگر ہے اور کتے بھی ایسے نہیں کرتے آدمی جیسے اشرف المخلوقات ہے ویسے ہی کبھی وہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے ؎ آدمی زاد طرفہ معجونے ست ۱۲ از فرشتہ سرشتہ و از حیواں ۔ مجتمل این شود کم ازاں ۔ ور کند قصد آن شود بزاں ۔ ۱۲ (۴) ہم گنہگار (وہ بڑے نیک مقدس بنے ہیں) ہمارے ساتھ کیوں رہیں (یہ ہنسی اور ٹھٹھے سے کہا ۱۲ (۵) اور گنہگاروں کے ساتھ ہلاک ہونا ۱۲ (۶) غریبوں پر کنکریاں پھینک مارتے ہو یا راستے میں بیٹھ کر مسافروں کو چھیڑتے ہو یا مجلس میں تمسخر کو زنگاتے ہو یا فحش باتیں کرتے ہو یا کبوتر بازی کرتے ہو یا چوسر اور شطرنج کھیلتے ہو یا ایک پر ایک ہتھ کتے ہو یا ننگے ہو جاتے ہو اور سیٹی بجاتے ہو یا فحش اور بیہودہ بکتے ہو کہاں تک گنوائیں

			رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۝	ھٰذا دی اوکو تیرے مدد کر دا کو تباہ اور برباد کر یہ ماننے والے نہیں)
۲	العنکبوت	۴	وَلَمَّا اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ	اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس پہونچے تو وہ ان (کے آنے) سے
			بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا	ناخوش ہوا اور اسکا دل تنگ ہو گیا اور فرشتے کہنے لگے تو ڈر
			لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ق اِنَّا مُنَجُّوْكَ	نہیں اور رنج نہ کر ہم تجھ کو اور تیرے گھر والوں کو (عذاب سے)
			وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ	بچا دینگے البتہ تیری جو رہنے والوں میں شریک ہو (وہ عذاب
			الْغٰبِرِيْنَ ۝ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ	میں مبتلا ہو گی) ہم اس بستی والوں پر انکے بدکاموں کی سزا
			هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ	میں آسمان سے عذاب اتارینگے (پتھر برسائینگے) اور ہم نے
			بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا	عقلمند لوگوں کے لیے اس بستی میں سے ایک کھلا نشان
			مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝	چھوڑ دیا ہے ث
۲۳	والصّٰفّٰت	۲	وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ	اور لوط بھی بے شک پیغمبروں میں سے تھا جب ہم نے اسکو اور
			نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عَجُوْزًا	اس کے گھر والے سبکو (عذاب سے) بچا دیا مگر ایک بڑھیا (لوط کی بی بی)
			فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝	جو رہجانے والوں میں (رہگئی) تبھی پھر دوسروں (سب) لوگوں کو ہم
			وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ۝	نے تباہ کر دیا اور تم تو صبح کو اور (کبھی) رات کو انپر سے گذرتے
			وَبِالَّيْلِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝	رہتے ہو کیا تم کو عقل نہیں ث
۲۷	النجم	۳	وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۝ فَغَشّٰىهَا مَا	اور لوط کی بستیوں (سدوم وغیرہ) کو بھی، اسی نے الٹ مارا پھر انپر
			غَشّٰى ۝	جو تباہی آئی وہ آئی ث
۲۷	القمر	۲	كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنَا	لوط کی قوم والوں نے بھی ڈرانے والوں (پیغمبروں) کو جھٹلایا
			عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ	ہمنے ان پر پتھراؤ کیا مگر لوط کے لوگو نپر (جو ایمان لاتے تھے)
			نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ۝ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ۭ	کر کے ہمنے صبح سویرے ہی انکو (وہاں سے نکالکر) بچا دیا جو
			كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ۝ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ	لوگ (ہماری نعمتوں کا) شکر کرتے ہیں ہم انکو ایسا ہی بدلہ دیتے
			بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝ وَ	ہیں ث اور لوط نے (عذاب آنے سے پہلے ہی ان کو ہماری پکڑ سے
			لَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ	ڈرایا تھا مگر وہ ڈرانے میں لگے شک کرتے ث اور الٹا یہ کیا)
			اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝	کہ لوط کے مہمانوں کو اس سے ناکام کرنیکو ث ہمنے انکی آنکھوں کو
			وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ	اندھا کر دیا ث اور (ہمنے کہا) اب میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو اور ذکو
			مُّسْتَقِرٌّ ۝ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ	سویرے ہی انپر وہ عذاب آپہونچا جو ٹل نہیں سکتا تب ہمنے کہا اب
			وَنُذُرِ ۝	میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو۔

ف حضرت لوط علیہ السلام سمجھے کہ یہ انسان ہیں اور ایسے خوب صورت تو میری قوم والے جنکو کبھی لواطت کی عادت پڑی ہے ایسے خوب صورتوں کو کب چھوڑیں گے ان سے بچاؤ کر سکونگا ۱۲ ف ہم اسرتبہ کے فرشتے ہیں انسان نہیں ہیں ۱۲ ف انکے گرے ہوئے مکان اور چپت اڑا وہ پتھر جو آسمان سے برسے تھے۔ مجاہد رہے کہا نشان کا پانی ہوا اب تک اس سرزمین پر موجود ہے ۱۲ ف شام کے ملک کو جاتے آتے انپر گذرتے ہو ۱۲ ف لوط کی قوم کی بستیاں سدوم وغیرہ مکہ سے شام کو جاتے وقت راہ میں پڑتی ہیں۔ دن کے نشان نظر آتے ہیں ۱۲ ف ان کا قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف ایک تہائی گئیں دوسرے اوپر سے پتھر برسائے گئے ۱۲ ف آفت سے انکو صفحہ نہ رکھتے تھے ف انکو لوط کے کہنے کا یقین نہ آیا ۱۲ ف یہ مہمان حضرت جبرائیل ۱۲ اور میکائیل ۱۲ اور اسرافیل ۱۲ تھے جو خوب صورت لڑکوں کے بھیس میں حضرت لوط کے پاس آئے تھے ف ان کا قصہ اوپر کئی بار گذر چکا ہے ۱۲ ف ان کی آنکھوں پر جبارہ پھیر دی میٹ کر برابر کر دیا ۱۲۔

قصۂ شعیب علیہ السلام

باب ۶۸ حضرت شعیب علیہ السلام کے حالات

۸ الاعراف ۱۱

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ
یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
فَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا
النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی
الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۚ وَلَا
تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَ
تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ
بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَاذْكُرُوْٓا
اِذْ كُنْتُمْ قَلِیْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَانْظُرُوْا
كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ وَاِنْ
كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْٓ
اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا
فَاصْبِرُوْا حَتّٰی یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَنَا ۚ وَ
هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ۝ قَالَ الْمَلَاُ
الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ
یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ
قَرْیَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ
قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ۝ قَدِ
افْتَرَیْنَا عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا

اور ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا انہوں نے کہا بھائیو اللہ کو پوجو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں تمہارے پاس تو تمہارے مالک کی طرف سے ایک نشانی آچکی ہے تو ماپ تول پوری کرو اور لوگوں کو انکی چیزوں میں نقصان نہ دو اور جب ملک سنور گیا ہے تو اب اس میں خرابی مت مچاؤ اگر تم ایماندار ہو تو ان باتوں پر عمل کرنا تمہارے حق میں بہتر ہے اور ہر رستے پر بیٹھ کر جو (لوگوں کو) ڈراتے ہو اور اللہ تعالے کی راہ سے اس پر ایمان لانے والے کو روکتے ہو اور اس کو ٹیڑھا کرنا چاہتے ہو تو (آئندہ) اس طرح مت بیٹھو اور خیال کرو تم کتنے تھوڑے تھے پھر اللہ نے تم کو بہت کر دیا اور (یہ بھی) دیکھو کہ فسادیوں کا انجام کیسا ہوا اور اگر تم میں سے ایک گروہ کو اس کا یقین ہے جو میں دیکر بھیجا گیا اور ایک گروہ کو اس پر یقین نہیں ہے تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ سبحانہ وتعالے ہمارے (اور تمہارے) درمیان فیصلہ کر دے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں میں بہتر ہے اس کی قوم کے سردار تکبر کہنے لگے شعیب ہم تجھ کو اور جو تیرے ساتھ ایمان لائے ان سب کو اپنی بستی سے ضرور نکال باہر کرینگے یا تم پھر ہمارے دین میں آجاؤ گے شعیبؑ نے کہا بھلا اگر ہم (اسکو) برا سمجھتے ہوں جب اللہ نے ہمکو تمہارے (غلط) دین سے نجات دی اگر پھر ہم تمہارے

ف جو ایک شہر تھا یا قبیلہ یا چشمہ ۱۲ ف شعیب بیکائیل کا بیٹا وہ یعقوب کا وہ مدین کا وہ ابراہیم کا بیٹا تھا اور مدین والے بھی سب مدین کی اولاد میں تھے تو شعیبؑ انکے بھائی برادر تھے ۱۲ ف وہ نشانی کیا تھی قرآن میں اس کا ذکر نہیں ہے کہنے میں شعیبؑ جب کسی بہانے چڑھنا چاہتے تو وہ جھک جاتا ۱۲ ف فریب سے بہت گھٹا کر لاؤ کسی مدہر سے بعضوں نے کہا محصول لیتے تھے یعنے خراج گیر تھے ۱۲ ف ۵ کی تفسیر ساتویں رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف یعنے اللہ تم کی راہ کو ۱۲ ف اس میں عیب نکالنا چاہتے ہو ۱۲ ف شعیبؑ کی قوم کے بدمعاش لوگ ہر ناکے پر بیٹھتے اور جو آدمی شعیب کے پاس دین کی باتوں کو سیکھنے کے لیے آتا اسکو ڈراتے دھمکاتے کہ شعیب جادو کرتا ہے اس کے پاس مت جاؤ بعضوں نے کہا وہ راہ پر اپنے بیٹھتے کہ آتے جاتے کو ڈرا کر اسکا مال لوٹ لیں بعضوں نے کہا وہ ہر ناکے پر بیٹھتے کہ جو مسافر آوے اس کو ڈرا کر اسکا مال لوٹ لیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دین کے راہ پر اس طرح مت بیٹھو لوگوں کو ایمان لانے سے مت روکو انکو ڈراؤ دھمکاؤ میرے پاس آنے سے شاید کہ عیب نکالو کہ خواہ مخواہ سیدھی راہ کو ٹیڑھا کرنا چاہو ۱۲ ف ۹ تمہاری نسل بڑھا کر تم مفلس تھے اللہ نے تم کو مالدار کر دیا ۱۲ ف ۱۰ کس طرح تباہ اور برباد ہوگئے پہلی بستیوں پر نظر ڈالو ۱۲ ف ۱۱ یعنے اس شریعت کا جو اللہ کی طرف سے مجھ کو دیجی ہے ۱۲ ف ۱۲ وہ لوگ جن کو یقین نہیں ہے پہلے کافر دین کو یقین ہے پیچھے ۱۲ ف ۱۳ کافروں کو تباہ کرے مومنوں کو غالب کرے ۱۲ ف ۱۴ مطلب یہ کہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی یا تو پھر تم ہمارے دین میں آجاؤ گے یا ہم تم کو اپنے مذہب میں لالو گے مطلب یہ ہے کہ تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ دو کاموں میں سے ایک کام ضرور ہوگا تو پھر تمہارے دین میں پھر آجانا کسی طرح ہو نہیں سکتا کیونکہ جب ہمارا دل تمہارے دین سے بیزار ہے تو جبراً ملانا کچھ نہیں کہہ سکتے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم زبردستی سے نکالے جائیں اگر زبردستی سے نکالے

فِي مِلَّتِكُمْ بَعْدَ إِذْ نَجَّىٰنَا اللَّهُ
مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَعُودَ فِيهَا
إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا
كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ
رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا
بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۝ وَ
قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ
لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا
لَخَاسِرُونَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝ ۝
الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا
فِيهَا ۚ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا
هُمُ الْخَاسِرِينَ ۝ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ
يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي
وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ
كَافِرِينَ ۝

۱۲ هود ۱۱ ۸ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ
يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ
غَيْرُهُ ۚ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ
إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ
عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ ۝ وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا
الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا
تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا
فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ بَقِيَّتُ اللَّهِ

دین میں آجائیں تو ہم نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور ہم سے
تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تمہارے دین میں پھر آجائیں۔ ہاں
مگر خدا کی مرضی ہو جو ہمارا مالک ہے ہمارے مالک کا علم سب
چیز کو گھیرے ہوئے ہے اللہ تعالے ہی پر ہمارا بھروسہ
ہے مالک ہمارے ہمارا اور ہماری قوم کا انصاف سے
فیصلہ کردے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں میں بہتر ہے
اور اسکی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے (قسم خدا کی)
اگر تم شعیبؑ کے کہنے پر چلے تو بیشک جب تو تم برباد ہوئے
آخر زلزلے (بھونچال) نے انکو آدبایا صبح کو اپنے گھر میں
اوندھے (سر کے) پڑے تھے جن لوگوں نے شعیب کو
جھٹلایا (وہ ایسے مر مٹے) گویا اپنے گھروں میں (کبھی) رہے
ہی نہ تھے جن لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا وہی برباد ہوئے
تو شعیبؑ نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگا بھائیو میں
نے تو تم کو اپنے مالک کے پیغام پہونچا دیے اور تمہاری
خیر خواہی کی تو ایسے کافر لوگوں کا میں کیا غم
کھاؤں

اور ہم نے مدین قوم کی طرف اس کے بھائی شعیبؑ کو
بھیجا اس نے کہا بھائیو اللہ تعالی کو پوجو اس کے سوا
تمہارا کوئی سچا خدا نہیں ہے اور ماپ اور تول میں فرق
نہ کرو (گھٹاؤ نہیں) میں تو دیکھتا ہوں تم آسودہ ہو اور
مجھ کو تمہارے لیے دن کے عذاب کا ڈر ہے جو (تم سب کو)
گھیر لیگا اور بھائیو ماپ اور تول انصاف سے پورے کرو اور لوگوں
کو (سودا سلف میں) ان کی چیزیں کم نہ دو اور ملک میں فساد
مچاتے مت پھرو (ہر ایک کا حق ادا کرکے) جو اللہ نے (حلال

ف بیشک اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ۱۲ ف کیونکہ جب پھر تمہارے دین میں آگئے تو معلوم ہوا کہ اب تک جو ہم نبوت کا دعوے کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کیطرف سے تمکو پیغام سناتے تھے
یہ سب اللہ تعالیٰ پر ایک بہتان تھا معاذ اللہ ۱۲ ف تو یہ اور بات ہے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں تو ظاہر میں تو یہ محال ہے کہ ہم پھر کافر ہو جائیں مگر خدا
کی مرضی دوسری بات ہے وہ دم بھر میں دل کو پھیر سکتا ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت محال سے متعلق ہو سکتی ہے اور تمام پیغمبروں نے کفر سے پناہ مانگی
ہے اسی طرح خاتمہ کی خرابی سے ۱۲ ف وہ سب کچھ جانتا ہے ۱۲ ف اگر وہ عذاب کے لائق ہوں تو ان پر عذاب اوتار ہے نہیں کہ خواہ مخواہ اپنے عذاب اتارے ۱۲ ف
تمہاری آمدنی کم ہو جائے گی اپنوں میں تھوڑے ہو جاؤ گے ۱۲ ف قتادہ رحمہ اللہ نے کہا ایک دن تو سائبان کے عذاب سے ہلاک ہوئے جس کا ذکر آگے آویگا
مدین والے شعیبؑ کی تاڑ سے جو حضرت شعیبؑ کے ننھیال ہوئے کی اور اس آیت میں جو رجفہ کہا ہے اس کے یہی معنی مراد ہے یا زلزلہ اور شاید پہلے آواز ہوئی ہو پھر زلزلہ آیا ہو اور دونو
کی جمع کر دی ہو کہ ہلاک ہو کے ہوں ۱۲ منہ ف اور جو اپر ایمان لائے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے بچا دیا ۱۲ ف جب شعیبؑ کی قوم تباہ ہو گئی تو تباہ ہونے کو نبی ۱۲ ف مگر
تھوڑی مصیبت نہ تھی ۱۲ ف بلکہ بہت سے اور بہتیرے عزیز تھے اور اپنے عزیزوں اور قوم والوں کی تباہی کا رنج ہر ایک آدمی کو ہوتا ہے مگر جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو رد
کیا اور اسکے پیغمبر کو جھٹلایا تو ان کی تباہی حاضر ہوئی اسوجہ سے صبر کو نہ ذکر کرنا چاہیئے ۱۲ ف مدین ایک قبیلہ کا نام ہے یا ایک شہر کا جو تبوک کے قریب بحر قلزم کے کنارے ہے
ف یعنی اللہ تعالیٰ کے حلال ہو پھر اپنی نافرمانی کرنے کی کیا ضرورت ہے ۱۲ ف اگر تم اس حرکت سے باز نہ آؤ گے تو ۱۲ ف پہلے آخرت کا عذاب جس سے کوئی نہ بچیگا دنیا میں
بھی تباہی شعیبؑ کی قوم پر اتری ۱۲ ف ۱۲ منہ

خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَا
أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ۝ قَالُوا يَا شُعَيْبُ
أَصَلَوٰتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ
آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا
نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ
قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ
مِّن رَّبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَ
مَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ
عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا
اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝ وَيَا قَوْمِ
لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَن يُصِيبَكُم
مِّثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ
هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ
مِّنكُم بِبَعِيدٍ ۝ وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ
ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ
وَدُودٌ ۝ قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ
كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ
فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ
لَرَجَمْنَاكَ ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ۝
قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُم مِّنَ
اللَّهِ ۖ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ
إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝ وَيَا قَوْمِ
اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ

سے بچائے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو اور میں تم
اوپر نگہبان تو ہوں نہیں ۝ کہنے لگے اے شعیب کیا تیری
نماز تجھے یہ سکھلاتی ہے کہ ہم ان (بتوں) کو چھوڑ بیٹھیں
جنکو ہمارے باپ دادا پوجتے رہے یا اپنے مال میں جو ہم چاہیں نہ
کریں تو تو بڑا بردبار اور نیک چلن ٹھہرا ۝ شعیب نے کہا بھائیو
بھلا بتلاؤ تو سہی اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک کھلی
سند رکھتا ہوں اور اس نے مجھ کو اپنے (فضل) سے حلال روزی
دی ہو (تو میں کیونکر نافرمانی کروں) اور میں یہ نہیں چاہتا کہ تم کو تو ایک کام سے منع کروں اور
پھر خود اسکو کرنے لگوں میں تو چاہتا ہوں جہاں تک مجھ سے
ہو سکے تم کو سنوارو ۝ اور خدا ہی نے مجھکو یہ توفیق دی
ہے اسی پر میں بھروسا کرتا ہوں اور اسی کیطرف اپنا دل
لگاتا ہوں ۝ اور بھائیو کہیں میرے ساتھ ضد کرنا تم کو
اس (آفت) میں نہ ڈالدے جو آفت نوح کی قوم پر پڑی
(وہ سب ڈوب گئے) یا ہود کی قوم پر یا صالح کی قوم پر
اور لوط کی قوم بھی تم سے دور نہیں ۝ اور اپنے مالک سے
بخشش مانگو پھر اسکی درگاہ میں توبہ کرو بیشک میرا مالک
مہربان ہے بہت محبت کرنیوالا ۝ وہ کہنے لگے شعیب جو تو کہتا
ہے اسمیں سے بہت باتیں تو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور
ہم دیکھتے ہیں تو ہم لوگوں میں کمزور ہے اور جو تیرے کنبے
کے لوگ نہ ہوتے تو ہم (کبھی) تجھ پر پتھراؤ کر چکے ہوتے اور
تو ہمارے سامنے کوئی چیز نہیں ۝ شعیب نے کہا بھائیو کیا تم کو خدا سے زیادہ
میرے کنبے کا خیال ہے اور خدا کو تو تم نے اپنی پیٹھ پیچھے
ڈالدیا بیخبر میرے مالک کا علم تمہارے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے ۝ اور
بھائیو اچھا تم اپنی جگہ جو کر رہے ہو میں بھی کر رہا ہوں آگے چلکر

ف ۱۲ دغابازی اور حرام مال سے ۱۲ ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اللہ کی اطاعت تمہارے لئے بہتر ہے بعضوں نے کہا اس کی دی ہوئی روزی بعضوں نے کہا اس کا
ثواب ۱۲ ف کہ ہر وقت تمہارے ناپاک قول کو دیکھتا رہوں یا برے کاموں کا تم کو مزہ چکھاتا رہوں میں تو اللہ کا پیام پہونچا دینے والا اور تمہارا خیر خواہ ہوں ۱۲ ف
جس طرح تصرف ہم کو منظور ہو وہ ف دوسرے کے حکم پر چلیں ۱۲ ف اور پھر ایسی ناحق کی رائے کرتا ہے یا تو ایسا کہاں کا عقلمند اور صاحب بینا ہے یا پھر تو تو گمراہ ہے کہتا ہے
حضرت شعیب علیہ السلام نے انکو سکہ توڑنے سے منع کیا تو کہنے لگے ہمارا مال ہے ہم جو چاہیں کریں تو ہمیں روک یا چھوڑ دیں یا بیچنے دیں تجھ سے کیا۔ عرض بہت سے لوگ راہ
ترس کھانے والے رہزن بن کر آنے جانے کی راہ سے حضرت شعیب کو کہا ۱۲ ف تو کیا تجھ کو ہمارا ڈر ہے کہ ہمیں اسکا حکم تم کو نہ پہونچا دیں حضرت شعیب بہت اولوالعزم
اور بہادر تھے ۱۲ ف اور سارا نفع میں کمالوں جیسے حیلہ بازوں کی عادت ہوتی ہے کہ فلاں دھندا کرا دو ہمکو فلاں کام سے روک دیتے ہیں پھر خود ہمکو کہکے خوب نفع کماتے ہیں
ف بری باتوں سے تم کو چھوڑ دوں یا اچھی باتوں پر لگا دوں اتفاق اور تبدیل پیشہ والوں ۱۲ ف کہ میں تمہارا ہادی اور مرشد بنا ہوں ۱۲ ف کہ وہ آندھی سے تباہ ہو گئے
ف ۱۲ وہ چنگھاڑ سے سب مر گئے ۱۲ ف ۱۳ یعنے ان کا ملک تم سے دور نہیں ہے ۱۲ ف کہ آیندہ گناہ نہ کریں گے ۱۲ ف ہو سکتا ہے کہ جو توبہ کریں ۱۲ ف یا انہوں نے غلبہ
اور رعب کہا جیسے کسی سے کہتے ہیں کیا کہا کچھ سمجھ میں نہیں آیا یعنے ایسا نکما ہے ۱۲ ف کہ تیرے پاس نہیں ہے نہ لشکر نہ کچھ ایسا کہ وقر بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ
ناتوان اور ضعیف ہو کیونکہ حضرت شعیب اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے حدیث میں ہے کہ حضرت شعیب اسقدر گریہ کی بہت میں اتنا روئے کہ بینائی جاتی رہی ۱۲ ف جس کا ہمکو
خیال ہے کیونکہ وہ ہمارے دین پر ہیں ۱۲ ف ۱۹ پتھروں سے مار چکے ہوتے یا گالی گلوچ کر چکے ہوتے ۱۲ ف تیرے دل پر تیری کچھ عزت نہیں ہے کہ خیال کرتے ۱۲ ف
کا ہے ۱۲ ف اللہ ہی اس سے نہیں ڈرتے ۱۲ ف کہ کبھی کام تمہارا اس سے پورا نہیں ہے ۱۲ ف اور کفر اور

سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ
يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَّارْتَقِبُوْٓا
اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا
نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا
الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝
كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ
كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۝

۱۴ الحجر ۸۰ وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۝
فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ
مُّبِيْنٍ ۝

۱۹ الشعراء ۱۷۶ كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝
اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝
اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ
اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ۝
وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۝ وَلَا
تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا
فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ وَاتَّقُوا الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ قَالُوْٓا
اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝ وَمَآ
اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ
لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا

ترجمان لوگے رسوائی کا عذاب کس پر آتا ہے اور کون جھوٹا تھا
اور وقت کے منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں
اور جب ہمارا حکم آن پہونچا تو جنے شعیب اور اسکے ساتھ
والے ایمانداروں کو تو اپنی مہربانی سے بچا دیا اور گناہگاروں
کو چنگھاڑ نے آدبایا پھر اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہگئے
(مر گئے) اور ایسے مرمٹے گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے سو
لو مدین کے لوگ بھی اسیطرح دھتکارے گئے جیسے ثمود
کے لوگ ۔

اور (لوط کی قوم کے) بن میں رہنے والے (بھی) شریر تھے آخر
ہمنے ان سے بدلہ لیا اور یہ دونوں بڑے رستے پر ہیں
(کھلی سڑک پر) ۔

بن کے رہنے والوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا جب شعیب نے
ان سے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے میں تمہارا سچا (امانت
دار) پیغمبر ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں اس
(نصیحت کرنے) پر تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتا میرا نیگ تو اسی
پر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ناپ پورا کر دیا کرو اور کم مت دو
اور سیدھی ڈنڈی رکھ کر تولو اور لوگوں کو انکی (خریدی)
چیزیں کم نہ دو اور ملک میں دھندمچاتے مت پھرو اور اس خدا
سے ڈرو جس نے تم کو اور اگلی خلقت کو پیدا کیا وہ کہنے
لگے تجھ پر تو کسی نے جادو کر دیا ہے اور تجھ میں اور تو
تو ہمارے جیسا ایک آدمی ہے اور ہم تو تجھ کو ضرور
جھوٹا ہی سمجھتے ہیں ۔ اور اگر تو سچا ہے تو بھلا
آسمان سے ایک ڈھوہ (ٹکڑا) تو ہم پر گرا دے شعیب
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا جو (گناہ کی باتیں) تم

وا ہیں یا تم وہ مردود حضرت شعیبؑ کو جھوٹا کہتے تھے ۱۲ ف ۲ اسکا وقت آگیا ۱۲ ف ۳ ایسی زور کی آواز ہوئی کہ معاذ اللہ ۱۲ ف ۴ کہتے ہیں دونوں پر ایک ہی طرح کا عذاب نہیں آیا اگر صاعقہ اور شعیبؑ کی قوموں پر ایک ہی عذاب ہوا پھٹکا اور بعضوں نے کہا صالحؑ کی قوم پر جو آواز ہوئی نیچے سے ہوئی اور شعیبؑ کی قوم پر اوپر سے ۱۲ ف ۵ پھٹکا ہوا دی میں مراد شعیبؑ کی قوم ہے جو مدین میں آباد تھی ۱۲ ف ۶ انہوں نے حضرت شعیبؑ کو جھٹلایا اور بری حرکتوں سے کسیطرح باز نہ آئے ۱۲ ف ۷ یعنی لوطؑ کی قوم کی بستیاں ۱۲ ف ۸ جو تم سے بڑھکر زور والے تھے لیکن گناہوں کی وجہ سے تباہ ہو گئے ۱۲ ف ۹ تیری عقل جاتی رہی ہے اور تو یہی ہماری طرح ایک مخلوق ہے ۱۲

			كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ	گرہی ہو میرا مالک جانتا ہے جو تم کرتے ہو پھر جھٹلایا	
			الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا	انہوں نے شعیب کو پھر سائبان کے دن کا عذاب انہیں آلیا بیشک یہ ایک بڑے	
			تَعْمَلُوْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ	دن کا عذاب تھا بے شک اس (واقعہ) میں (خدا تعالےٰ	
			عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ	کی قدرت کی) ایک نشانی ہے اور شعیب علیہ السلام	
			عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ	کی قوم کے لوگ اکثر ایمان لانے والے نہ تھے	
			لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝	اور بے شک تیرا مالک زبردست	
			وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝	ہے رحم والا۔	
۲۰	العنکبوت	۲۹	۲	وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ	اور (ہم نے) مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب	
				يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ	(پیغمبر) کو بھیجا اس نے کہا بھائیو اللہ تعالےٰ کو پوجو اور	
				الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ	آخرت کے دن کا خیال رکھو اور ملک میں اتا بہت دہند	
				مُفْسِدِيْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ	(اندھیر) مت مچاؤ انہوں نے شعیب کو جھٹلایا آخر	
				الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ	بھونچال نے ان کو آدبایا تو اپنے گھروں میں (مرکر) اوندھے	
				جٰثِمِيْنَ ۝	رہ گئے۔	

قِصَّةُ اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۶۹

باب ۶۹ حضرت ایوب کا قصہ

۷	الانبیاء	۲۱	۶	وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ	اور (اے پیغمبر) ایوب پیغمبر کو یاد کر جب اس نے اپنے مالک کو پکارا	
				الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝	مجھے سخت تکلیف لگ گئی ہے اور تو ساری رحم کرنے والوں سے	
				فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ	زیادہ رحم کرنے والا ہے تو ہم نے اسکی دعا قبول کر لی اور جو	
				وَاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ	دکھ اسکو لگ گیا تھا دور کر دیا اور اسکے گھر والے (جو پہلے	
				رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى	تھے وہ) اسکو دیے اور اتنے ہی اور ہماری طرف سے اس	
				لِلْعٰبِدِيْنَ ۝	پر مہربانی تھی اور عبادت کرنیوالوں کیلیے نصیحت تھی۔	
۳۸	ص	۳۸	۴	وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى	اور (اے پیغمبر) ہمارے بندے ایوب (پیغمبر) کو یاد کر جب اس نے	
				رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ	اپنے مالک سے فریاد کی مجھ کو شیطان نے دکھ مارا ہے اور	

فائدہ کیا تم کو چھوڑے گا ضرور سزا دیگا ۱۲ ف ۲ ابر سائبان کی شکل پر نمودار ہوا اس میں سے آگ برسی سب ہلاک ہو گئے ۱۲ ف ۳ ابن عباس رضی نے کہا پہلے سات دن تک اتنی لو (گرم ہوا) چلتی رہی انکے بدن پک گئے اور بلی کنوؤں اور تہ خانوں میں سو کہ گیا پھر کر جنگل میں نکلے وہاں دھوپ کی شدت نیچے سے زمین اسی گرم تھی کہ پاؤں نہ رکھ سکتے تھے کہاں نکل گئی پھر ایک کالا ابر سائبان کی شکل میں نمودار ہوا وہ خوشی خوشی اسکے سائے میں آ گئے اور سب وہاں اکٹھے ہو گئے اس وقت ابر میں سے آگ برسنا شروع ہو گئی سب مر گئے ابن عباس رضی نے کہا جو کوئی اور کچھ تفسیر کرے وہ جھوٹا ہے ۱۲ ف ۴ بیان اس حضرت ایوب کا ادب یمن رس ۷ سات برس ۷ اٹھارہ برس اسی حال میں رہے کہ دور و نزدیک کا آدمی ایک تن بھی اسپر صبر نہیں کر سکتا بڑے امیر اور صاحب اولاد جو تعالیٰ نے آزمانے کے لیے مال بھی لے لیا اولاد بھی گذر گئی بدن میں ایک پھوڑا نکلا جو لونڈی باندی رہا بیماری ایسی آئی کہ سارے بدن میں کوڑھ ہو گیا کیڑے پڑ گئے بستی والوں نے بھی سے بستی کے باہر نکالا تین مہینے ایک کافر بھی کان نہ رہے لاچار ہو کر ایک عرصہ کے بعد دعا بھی کی تو اس طرح نہیں کہا صاف شکایت کی کہ ایسا کر دے ویسا کر دے بلکہ اپنی تکلیف بیان کی اور اسکے رحم و کرم کا اظہار کیا اب مالک کا اختیار ہے ۱۲ ف ۵ دعا کرتے ہی صدقے کرم جوش میں آیا ۱۲ ف ۶ دل کا مطلب معلوم تھا کو صاف انہوں نے نہیں کہا تھا ۱۲ ف ۷ سارا بدن چاندی کی طرح صاف ہو گیا ۱۲ ف ۸ کہتے ہیں اللہ نے انکی بی زندہ کر دیا اور اتنے ہی بال بچے اور عنایت فرمائے یا مطلب یہ ہے کہ جتنے بال بچے ان کے پہلے تھے ان سے دونے پیدا ہوئے پیر کتنے ہی پیدا ہوئے تو دونے ہو گئے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ پہلے کے بال بچے انکے جنت میں رہے اور دنیا میں اللہ تعالےٰ نے اتنے ہی اور عنایت فرمائے ۱۲ ف ۹ مصیبت کے وقت حضرت ایوب کی مصیبت کو یاد کریں اور بلا پر صبر اختیار کریں بیشک اتنا بڑا بلا اور اس پر اس قدر تکلیف اٹھا کر اپنے مالک سے الخ ۱۲

وَعَذَابٍ ۝ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۗ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۗ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝			عذاب میں ڈالدیا ہے تجھے اپنا پاؤں (زمین پر) مار یہ ٹھنڈا پانی (نیچے) نہانے اور پینے کے لیے ہے اور ہمنے اسکے گھر والے اسکو دیے اور اتنے ہی اور یہ ہماری طرف سے (اسپر) مہربانی تھی اور عقلمندوں کے لیے نصیحت تھی اور تو اپنے ہاتھ میں (سو) سینکوں کا ایک مٹھالے پھر (اپنی جورو کو) اس سے مار دے اور قسم جھوٹ نہ کر بیشک ہم نے اسکو صبر کرنے والا پایا اچھا بندہ تھا وہ (خدا کی طرف) بہت رجوع رہنے والا تھا ف	
			قِصَّةُ اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ	باب حضرت ادریس ع کا ذکر
۱۶	مریم ۱۹	۴	وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝	اور (اے پیغمبر) قرآن میں ادریس کا ذکر کر وہ بڑا سچا تھا (اور) نبی تھا اور ہم نے اسکو بلند جگہ اٹھا لیا ف
			قِصَّةُ اِلْيَاسَ عَلَيْهِ السَّلَام	باب حضرت الیاس ع کا ذکر
۲۳	والصّٰفّٰت ۳۷	۴	وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۝ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	اور بیشک الیاس بھی پیغمبروں میں سے تھا جب اسنے اپنی قوم سے کہا کیا تم لوگ (خدا سے) نہیں ڈرتے کیا تم بعل کو پکارتے ہو اور سب سے بہتر پیدا کرنیوالے کو چھوڑ بیٹھے ہو اللہ تمہ کو جو تمہارا مالک ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی مالک تھا اور الیاس کی قوم والوں نے اسکو جھٹلایا بے شک وہ (قیامت کے دن عذاب میں) پکڑے آئینگے مگر جو اللہ کے خالص بندے تھے اور ہمنے الیاس کا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں باقی رکھا (سب کہتے ہیں) الیاس پر سلام ہو ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا

ف یہ حضرت ایوب ع کا ادب تھا کہ تکلیف اور بیماری کو شیطان کی طرف نسبت دی بعضوں نے کہا شیطان چونکہ اس آفت کا سبب بڑا تھا اسلیئے یہ کہا کہ مجھکو شیطان نے عذاب میں ڈالدیا ہے ہوا یہ کہ شیطان کے بہکانے سے ایک بار انکو اپنے مال و دولت پر غرور پیدا ہوا بعضوں نے کہا ایک مصیبت زدہ کی انہوں نے خبر نہ لی ۱۲ ف ہمنے اسکی دعا قبول کی اور انکو حکم دیا پٹنا الخ ۱۲ ف تجھنے مارا وہاں ایک چشمہ پانی کا پھوٹ نکلا ہمنے فرمایا یہ الخ ۱۲ ف یعنے نہا بھی اسی پانی سے اور پی بھی یہی اس سے تو اچھا ہو جائیگا ۱۲ ف کہ دوسرے لوگ بھی حضرت ایوب ع کی طرح بلا اور مصیبت پر صبر کریں اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور مہربانی کے متوقع رہیں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انکے گھر والوں کو جو مر گئے تھے پھر جلا دیا ف جب ہمنے اسکی قسم پوری ہونے کے لیئے یہ کہا اپنے ہاتھ میں الخ ۱۲ ف کہتے ہیں انکی بی بی ایک روز معمول سے زیادہ دیر کو روٹی لائی انکو اسکی نسبت گمان پیدا ہوا اور قسم کھائی کہ تجھکو سو کوڑیاں مارونگا ۱۲ ف سبحان اللہ حضرت ایوب ع کا صبر ایسا تھا کہ آجتک انکا نام ضرب المثل ہے کہ لو ایسے بڑے امیر تھے یا ایک ہی ایکا غریبی آئی خیر غریبی تو غریبی بال بچے سب مر گئے خود بھی بڑے بیماری ہی ایسی جزا بسا سارا بدن سڑ گیا کوئی خبر لینے والا بجز ایک بی بی کے نہ رہا ایسی سخت مصیبتوں پر بھی اٹھارہ برس تک انہ کی پھر دعا بھی کی تو اس ادب کے ساتھ ۱۲ ف چوتھے آسمان پر یا دوسرے آسمان پر راجعت میں پھر بحال دیا یا نبوت سے سرفراز کیا ۱۲ .... ف کہتے ہیں الیاس ع حضرت ادریس ع کا نام تھا بعضوں نے کہا وہ بنی اسرائیل میں ایک پیغمبر تھے حضرت ہارون ع کی اولاد میں سے اللہ تعالیٰ نے انکو بعلبک والوں کی طرف بھیجا تھا بعلبک ایک شہر تھا وہاں کے لوگ ایک بت کو پوجتے تھے جسکا نام بعل تھا ۱۲ ف جو ایک بت تھا یا عورت تھی ۱۲ ف انہوں نے الیاس ع کو جھٹلایا ۱۲ ف تمام یہود اور نصاریٰ اور مسلمان سب انکو مانتے ہیں ۱۲ ف الیاسین بھی حضرت الیاس ع کا نام ہے ۱۲

۳۰	البروج	۱	قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ؕ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ	**قِصَّۃُ اَصْحٰبِ الْاُخْدُوْدِ**	**باب خندق والوں کا قصہ**
				(یہ) کہ کے کافر (ضرور ایک دن) تباہ ہونگے جیسے (کھائیاں کھودنیوالے) تباہ ہوئے جن میں آگ تھی بہت ایندھن والی جب یہ (کھائی کھودنیوالی (خندق کے کنارے کنارے کرسیاں لگاکر) وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور (ایمانداروں پر جو ظلم) وہ کر رہے تھے (اسکا تماشا اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہے تھے اور (ایمان داروں سے صرف اتنی بات پر چڑ) تھی کہ وہ زبردست خوبیوں والے خدا پر ایمان لائے تھے جسکی آسمان اور زمین میں بادشاہت ہے اور ہر چیز اللہ (تعالیٰ) کے سامنے ہے۔
۳۰	الفیل	۱	اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ؕ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ؕ	**قِصَّۃُ اَصْحٰبِ الْفِيْلِ**	**باب اصحاب الفیل کا قصہ**
				(اے پیغمبر) کیا تو نے (اس واقعہ پر) نظر نہیں کی تیرے مالک نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا (سلوک) کیا کیا اس نے انکی (ساری) تدبیر خاک میں نہیں ملادی اور انپر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے وہ انپر کنکر کی پتھریاں مارتے تھے پھر ان کو کھائے ہوئے بھس کیطرح کردیا۔ ث
۱۲	یوسف		اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ؕ قَالَ	**قِصَّۃُ یُوْسُفَ عَلَیْہِ السَّلَام**	**باب حضرت یوسف کا قصہ**
				(اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا باوا (میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گیارہ تارے اور سورج اور چاند مجھ کو سجدہ کر رہے ہیں یعقوب نے کہا بیٹا (کہیں) اپنا

(ط) یا آگ بھی جو شعلے مار رہی تھی اختلاف ہے کہ یہ کون لوگ تھے لیکن اس پر اتفاق ہے کہ کافر لوگوں نے اگلے زمانے میں کچھ ایمانداروں سے کہا کہ تم اپنے دین سے پھر جاؤ انہوں نے نہ مانا تو خندقیں کھودیں ان میں آگ سلگائی اور ان غریب ایماندار و نکو ان میں جھونک دیا۔ (ف) کہتے ہیں یہ ایماندار ستر آدمی تھے اللہ تعالیٰ نے آگ میں گرنے سے پہلے انکی جان قبض کرلی اور بہشت میں پہنچوا دیا اور خندق کی آگ ایسی بھڑکی کہ ان تماشا دیکھنے والوں کو اسنے دم بھر میں جلا کر بھسم کر دیا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ لوگ قیامت کے دن جو ظلم انہوں نے ایماندار و پر کیا اس کی گواہی دینگے یا یہ لوگ اپنے بادشاہ کے سامنے ایمانداروں کے ساتھ جو کر رہے تھے اسکے گواہ بنے۔ یعنی اس بات کے کہ ہمنے بادشاہ کا حکم بجالایا اور ایمانداروں کو اپنے سامنے خندق میں ڈھکیل کر جلا دیا۔ (ف) جس سال یہ واقع ہوا اسی سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے کہتے ہیں ابرہہ ہمیر کا بادشاہ تیرہواں تھا لیکر کعبے کو ڈھانے کے لیئے آیا تھا اس نے اپنے ملک میں ایک کعبہ بنایا تھا وہ چاہتا تھا کہ حاجی سب میں جایا کریں قریش کے ایک شخص نے وہاں پہنچکر نجاست ڈالدی اس پر وہ غصہ آیا اور اس نے قسم کھائی کہ میں کعبے کو گرادونگا۔ (ق) کہتے ہیں جب یہ لوگ مکہ کے قریب پہنچے تو عبدالمطلب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا وقت قریش کے سردار تھے باہر نکلے اور ان سے ملکر کہا تھے یہاں کیوں آئے ہو اگر کچھ کو تم بلاتے تو ہم تمہارے پاس حاضر ہوتے انہوں نے کہا ہم کعبے کو ڈھانے کیلئے آئے ہیں عبدالمطلب نے انکو بہت سمجھایا کہ اس ارادے سے باز آؤ انہوں نے نہ مانا آخر عبدالمطلب یہ کہکر واپس آگئے اور انہوں نے کہا بہتر یہی ہے کہ میں اپنی آنکھ سے کعبے کی تباہی دیکھوں رات میں سمندر کی طرف سے ایک بڑی ابر ہوتی دیکھا تو کالے کالے پرندوں کے جھنڈ آرہے ہیں انہوں نے اکٹھے ہو کر انپر کنکریاں پھینکنی شروع کیں جسپر ایک کنکری گرتی وہ بھسم ہو کر رہ جاتا۔ کہتے ہیں ہر پرندے پاس تین تین کنکریاں تھیں دو دونو پاؤں میں اور ایک چونچ میں ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ
فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ
لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَكَذٰلِكَ
يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ
الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ
وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى
اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ
اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ لَقَدْ كَانَ
فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ
اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى
اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا
لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِقْتُلُوْا يُوْسُفَ
اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ
اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا
صٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا
تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ
الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ
كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ
لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ
اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ
اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ
الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝ قَالُوْا
لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ . . . .

یہ خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا پھر تیری (خرابی کے) لیے کوئی
فریب کی چال کر بیٹھیں کیونکہ شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے
اور ایسے ہی[ق] وہ (اپنے بندوں میں سے) تجھ کو چن لیگا اور
خوابوں کی تعبیر تجھ کو سکھلائیگا اور جس طرح اس نے اپنا
احسان تیرے دو دادوں ابراہیم علیہ السلام اور
اسحاق علیہ السلام پر اگلے زمانہ میں پورا کیا[ا] ایسے
ہی وہ اپنا احسان تجھ پر اور یعقوب کی اولاد پر پورا کریگا[ب]
بے شک تیرا مالک خوب جانتا ہے[ج] حکمت والا یوسف اور اس
کے بھائیوں میں[د] نشانیاں ہیں پوچھنے والوں کے لیے[ہ]
جب یوسف کے بھائیوں نے کہا[و] یوسف اور اس کے
بھائی کو ہمارا باپ ہم سے زیادہ چاہتا ہے حالانکہ ہم جوان
مضبوط ہیں بیشک ہمارا باپ ضرور کھلی غلطی کر رہا ہے
یوسف کو مار ڈالو یا کسی ملک میں (لیجا کر) پھینک آؤ تو تمہارے
باپ کا رخ تمہارے ہی طرف رہیگا اور یوسف کے[ز] بعد
پھر تم لوگ اچھے رہو گے[ح] ان میں سے ایک کہنے والا[ط] کہنے لگا
اگر تم کو کچھ کرنا ہے تو (ایسا کرو) یوسف کو جان سے نہ مارو
اسکو اندھیرے کنوئیں میں ڈال دو[ی] کوئی راہی چلتا (مسافر)
اسکو نکال لیگا[ک] کہا باوا تو یوسف کے لیے ہم پر بھروسا
کیوں نہیں کرتا اور ہم تو اس کی بھلائی چاہتے ہیں[ل] کل
اسکو ہمارے ساتھ کر دے[م] وہ (بھی) کچھ کھائے پیئے کھیلے
کودیگا اور ہم اسکے نگہبان رہیں گے یعقوب نے کہا[ن] تم
اسکو (کہیں) لیجاؤ تو مجھے رنج ہوتا ہے[س] اور تم کو ڈر ہے
تم غافل ہو جاؤ اور بھیڑیا پھاڑ لے کا، اسکو کہا[ع] وہ کہنے
لگے اگر یوسف کو ہم اتنے بہت ہوتے ہوئے بھیڑیا کھا

ف[ا] ایسا نہ ہو وہ اس کی تعبیر سمجھ جاویں اور حسد کرنے لگیں ۱۲ ف[ب] یعنے گو وہ تیرے بڑے بھائی ہیں اور ایمان دار ہیں مگر شیطان ہر آدمی کے پیچھے لگا رہتا ہے کچھ عجب نہیں ان کو
حسد میں پھانس دے اور وہ تیری ہلاکت کی تدبیر کریں ۱۲ ف[ج] جیسے حق تعالے نے تجھے اس خواب سے سرفراز کیا ۱۲ ف[د] انکو پیغمبری عطا فرمائی ۱۲ ف[ہ] تجھ کو بھی پیغمبری ملیگی
اور تیری بعد تیرے اسرائیل میں سینکڑوں پیغمبر پیدا ہونگے ۱۲ ف[و] کون اسکے بندوں میں سرفرازی کے لائق ہے ۱۲ ف[ز] یعنے انکے قصہ میں اللہ تعالے کی قدرت کی نشانیاں
ہیں ۱۲ ف[ح] جو یوسف ع کا قصہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہتے ہیں مکہ کے کافروں نے یہود سے کہا تم کوئی بات ایسی بتلاؤ جو ہم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھیں اگر وہ بیان
نہ کر سکیں تو ہم سمجھ لیں گے کہ وہ سچے پیغمبر نہیں تب انہوں نے کہا یہ پوچھو کہ ابراہیم ع تو شام کے ملک میں تھے پھر یعقوب ع کی اولاد مصر کیسے پہونچی اور یوسف ع کا قصہ پوچھو اس
وقت یہ سورت اتری ۱۲ ف[ط] آپس میں ایک دوسرے سے ع ف[ی] چھپ جانے کے ع ف[ک] باپ کی نظر میں عزیز رہو گے رات دن جو حسد میں تکلیف ہوتی ہے وہ جاتی رہیگی
ف[ل] یہودا یا روبیل یا شمعون ۱۲ ف[م] اپنے ہی تئیں جہاں بالکل اندھیرا ہے یہ کنواں ایسے مقام پر تھا جدھر سے قافلے آتے جاتے تھے اور لوگ اس میں سے پانی لیا کرتے تھے ۱۲
ف[ن] اور ایسا خوبصورت لڑکا پا کر خوش ہوگا اپنے ملک میں لے جاویگا یوسف ع کی جان بچے گی اور تمہارا مطلب حاصل ہوگا ۱۲ ف[س] جب یہ صلاح ہو چکی تو سب ملکر ۱۲
حضرت یعقوب ع کو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ انکے دل یوسف ع سے صاف نہیں ہیں اور وہ کبھی یوسف ع کو انکے اوپر نہیں چھوڑتے تھے اپنی آنکھوں کے سامنے سے جدا
نہیں ہونے دیتے تھے ۱۲ ف[ع] ہم جنگل کی سیر کر چکے ۱۲ ف[ف] نہیں بلکہ یہ ہے کہ ۱۲ ف[ص] میں اسکی جدائی کا متحمل نہیں ہوں ۱۲ ف[ق] دوسری بات یہ ہے کہ ۱۲ ف[ر] یعنے کہتے
ہیں کہ حضرت یعقوب ع نے ان بھائیوں کو بھیڑیا قرار دیا اور مطلب تھا کہ تم کہیں اسکو مار نہ ڈالو۔ بعض کہتے ہیں کہ واقعی اس جنگل میں بھیڑیے بہت تھے ۱۲

وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّآ إِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝
فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ
فِيْ غَيٰبٰتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ
لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ
لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ
عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا
ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ
عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ
وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ۚ
وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۚ
فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۚ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ وَجَآءَتْ
سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى
دَلْوَهٗ ۚ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ۚ
وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ
دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ
مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِي
اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ
مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ
وَلَدًا ۚ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ
فِي الْاَرْضِ ۖ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ

جائے تو پھر ہم کسی کام کے ہی نہیں بیشک بیخبر تھے وہ یوسف کو لے
گئے اور راہ میں سب نے یہ ٹھیرا لیا کہ اسکو اندھیرے
کنوئیں میں ڈالدیں[1] اور ہم نے (اسی وقت) یوسف کو
وحی بھیجی تو ضرور ان کو اس (برے) کام پر جتلائے گا
اور وہ بے خبر ہوں گے[2] اور اندھیرے ہوئے پر (یعنے
رات کو) روتے ہوئے اپنے باپ پاس آئے[3] کہنے
لگے باوا ہم (شرط کے طور پر) دوڑنے لگے اور یوسف
کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا اتنے میں[4] بھیڑیا
اس کو کھا گیا اور ہم سچے بھی ہوں تو تجھ کو ہماری بات
کا یقین نہ آئے گا اور یوسف کے کرتے پر جھوٹ موٹ
کا خون بھی لگا لائے[5] یعقوب نے کہا بلکہ تمہارے
دلوں نے ایک بات بنا لی ہے خیر میں عمدہ صبر کرتا ہوں[6]
اور تم جو باتیں بناتے ہو ان پر اللہ تعالی ہی کی مدد
چاہتا ہوں[7] اور ایک قافلہ آیا انہوں نے اپنا بھشتی[8]
بھیجا اس نے جونہی اپنا ڈول ڈالا بھشتی کہنے لگا واہ
واہ یہ تو لڑکا ہے اور بھشتیوں نے اسکو دولت[9]
سمجھ کر قافلہ والوں سے چھپا لیا[10] اور اللہ تعالی خوب
جانتا تھا جو وہ کر رہے تھے[11] اور یوسف کے بھائیوں نے[12]
اسکو بہت کم قیمت گنتی کے روپیوں پر بیچ ڈالا[13] اور
وہ[14] اس کی خواہش نہیں کرتے تھے اور جس شخص نے
مصر والوں میں سے اسکو خریدا[15] اس نے اپنی جورو[16] (زلیخا)
سے کہا اسکو اچھی طرح رکھ شاید یہ (کسی دن) ہمارے
کام آئے یا ہم اسکو اپنا بیٹا بنا لیں[17] اور اسیطرح ہم
نے یوسف کو مصر کے ملک میں جمایا[18] اور مطلب یہ تھا

---

[1] پھر ہمارا زور کس دن کام آئیگا ہم دس آدمی زبردست مضبوط جوان اور تنہا بھی ایسا ہی حضرت یوسف کے بھائی بہت زور آور قوی جوان تھے ان میں کا ایک شیر کو مار ڈالنے کے لیئے کافی تھا بھیڑیا کیا چیز ہے ۱۲ [2] حضرت یعقوب ۱۲ [3] یہ سنکر خاموش ہو رہے اور یوسف کا کہنا سچا کر دیا ۱۲ [4] تو انہوں نے ایسا ہی کیا ۱۲ [5] تجھ کو یہ کہتے نہ ہونگے اسوقت کیسے نادم ہونگے ہائے یہ ندامت انکے حق میں اس گناہ سے کہیں بدتر ہوگی یہ قصہ آگے آویگا ۱۲ [6] مکاری کا رونا تھا کہ باپ سچا سمجھیں ۱۲ [7] اگر کہیں دیکھتے ہیں کہ بھیڑیا نے پھاڑ کر کرتہ صحیح و سالم بنا پھٹا نہ تھا حضرت یعقوب سمجھ گئے کہ یہ سب ان کی کارسازی اور مکاری ہے ۱۲ [8] بھیڑیے نے ہرگز یوسف کو نہیں کہا یا ۱۲ [9] عمدہ صبر یہ ہے کہ آدمی کسی سے گلہ اور شکوہ نہ کرے حق تعالی کی تقدیر پر شاکر رہے یہ مضمون حدیث کا ہے ۱۲ [10] اسمیں ضرور تمہارا فریب کہلیگا ۱۲ [11] اس کنوئیں کو پاس ۱۲ [12] پانی لانے کے لیئے ۱۲ [13] ان سے یہ نہیں کہا کہ یہ لڑکا ہمکو کنوئیں میں سے ملا بلکہ یوں کہا کہ اس کنوئیں کے مالکوں نے ہم کو یہ لڑکا اسی لیئے دیا ہے کہ مصر میں جاکر بیچ لاویں یا قافلہ والوں سے بالکل اسکا ذکر ہی نہیں کیا ۱۲ [14] قافلہ والے یا یوسف کے بھائی ۱۲ [15] یہ بھشتیوں نے ۱۲ [16] یا قافلہ والوں نے اس کو کم قیمت چند روپیوں کے بدل خرید لیا ۱۲ [17] یعنے بھشتی یا یوسف کے بھائی یا قافلہ والے ۱۲ [18] پھر یہ قافلہ والے یوسف کو مصر میں لیکر گئے اور وہاں کے وزیر کے ہاتھ جس کا نام قطفیر تھا اور عزیز خطاب تھا انکو بیچا کہتے ہیں بیس اشرفی اور دو جوڑے کپڑوں اور جوتوں کے بدل عزیز نے ان کو مول لیا ۱۲ [19] اس کا نام قطفیر اور لقب عزیز تھا وہ ریان بن الولید بادشاہ مصر کا وزیر تھا یہ ریان اس فرعون کا داماد تھا جس نے حضرت موسے سے مقابلہ کیا تھا ۱۲ [20] آبرو اور آرام کے ساتھ ۱۲ [21] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ شاید ہم کو یہ فائدہ دے بیٹھا اور زیادہ قیمت سے ہم اسکو بیچ ڈالیں ۱۲ [22] اس عزیز کی کوئی اولاد نہ تھی اس نے حضرت یوسف کی خوبصورتی اور عقلمندی کو دیکھ کر یہی تجویز کیا کہ میں اس کو بیٹا بنا لوں تو بھی ہو سکتا ہے ۱۲ [23] جیسے ہم نے اسکو اس کے بھائیوں کے ہاتھ سے بچایا ۱۲

الْاَحَادِيْثِ ۚ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا
وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝
وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ
نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ
هَيْتَ لَكَ ۭ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ
رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَ
هَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ
رَبِّهٖ ۭ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ
السُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا
الْمُخْلَصِيْنَ ۝ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ
وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا
سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۭ قَالَتْ مَا
جَزَاۗءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْۗءًا
اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ ۚ
وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ
اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ
فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝
وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ
فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝
فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

کہ اسکو خوابوں کی تعبیر دینا سکھائیں اور اللہ زبردست ہے
جو کام چاہتا ہے پورا کرتا ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے اور جب
یوسف اپنی جوانی کو پہونچا تو ہمنے اسکو حکومت دی اور علم
دیا اور ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اور جس عورت
کے گھر میں وہ رہتا تھا اس نے اپنی خواہش اسکی ذات سے
بہکانا چاہی اور دروازے (مکان کے سب) بند کر دیئے اور
کہنے لگی لے آجا یوسف نے کہا (اس بُرے کام سے) اللہ کی
پناہ وہ تو میرا مالک ہے اس نے مجھکو اچھی طرح عزت سے
رکھا کیونکہ نمک حرام لوگ کبھی نہیں بچ سکتے اور ہوا
یہ کہ زلیخا نے یوسف کا قصد کیا اور یوسف نے زلیخا کا
اگر وہ اپنے مالک کی نشانی نہ دیکھتا اسیطرح تاکہ ہم برائی
اور بدکاری سے اسکو دور رکھیں بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے
بندوں میں سے تھا اور دونوں بھاگتے ہوئے دروازے
کی طرف چلے اور زلیخا نے یوسف کا کرتہ پیچھے سے چاک
کر دیا اور دونوں نے دروازے پر عورت کے خاوند کو
پایا کہنے لگی جو شخص تیری بی بی کے ساتھ برا کام کرنا
چاہے اسکی یہی سزا ہے کہ قید ہو یا تکلیف کی مار پڑے
یوسف نے کہا اس عورت نے خود مجھ سے اپنی خواہش بہکانا
چاہی اور زلیخا کے لوگوں میں سے ایک گواہ نے گواہی
دی اگر یوسف کا کرتہ سامنے سے چاک ہے تب تو عورت
سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے اور اگر اسکا کرتہ پیچھے
سے چاک ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یوسف سچا ہے
جب خاوند نے دیکھا کہ یوسف (علیہ السلام) کا
کرتہ پیچھے سے پھٹا ہے تو کہنے لگا یہ تمہارا ہی چلتر ہے

ف کوئی اسکے ارادے اور حکم کو روک نہیں سکتا ۱۲ ف یعنے کافر اور مشرک وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کے سوا دیوتوں کا بھی زور چلتا ہے ۱۲ ف تعنیس سال کے ہوئے یا پچیس سال
کے یا چالیس سال کے ۱۲ ف یا حکمت اور دانائی یعنے نبوت ۱۲ ف جب یوسف جوان ہوا تو ۱۲ ف یعنے زلیخا کے ۱۲ ف یعنے صحبت کی طلبگار ہوئی ۱۲ ف سات دروازے
تھے ۱۲ ف جلدی سے آ ۱۲ ف یعنے جبکہ خریدا ۱۲ ف میں اسکے گھر میں ایسی خیانت کروں یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ ف یعنے اسکے ساتھ بدکاری کرنیکا ۱۲ ف یعنے یوسف
کے دل میں بھی شیطان نے خطرہ ڈالا کہ برا کام کر لو اور یہ خطرہ ہونا کوئی گناہ نہیں ہے تاکہ پیغمبری کے خلاف ہو اگر دل کا خیال بھی آدمی میں نہ رہے تو پھر گناہ سے بچنے
کا ثواب ہی کیا ہوگا ثواب تو اسی میں ہے کہ آدمی کے دل میں شہوت پیدا ہو اور نفس خواہش کرے پھر خدا کے ڈر سے نفس کو روکے اور اسکی خواہش پوری نہ ہونے دے
رہا یہ کہ یوسف کا زلیخا سے صحبت کر بیٹھنا اس نشانی میں علماء سلف نے اختلاف کیا ہے کہ وہ کیا تھی بعضوں نے کہا انہوں نے یہ آواز سنی یوسف تیرا نام تو پیغمبروں میں ہے
اور جاہل نادانوں کے کام کرتا ہے بعضوں نے کہا یعقوب اپنے باپ کی صورت دیوار پر دکھلائی دی وہ انگلی دانتوں میں دبائے تھے قتادہ رح اور اکثر مفسرین اور حسن رح
اور سعید بن جبیر رح اور مجاہد رح اور عکرمہ رح اور ضحاک رح نے یہی کہا ہے ۱۲ ف ہم نے یوسف ع کے دل کو مضبوط کیا ۱۲ ف یعنے پیغمبروں میں سے ۱۲ ف پکڑ پایا اس
کو پیچھے سے ۱۲ ف اور میں بھاگا تجھ سے پیچھے سے میرا کرتہ پکڑ پایا اسکو چاک کر ڈالا اب خاوند کو تردد ہوا کہ زلیخا جو کہتی ہے یوسف ع یہ کہتا ہے کس کی بات سچ مانے ۱۲
ف یعنے اسکے ملاقاتیوں میں سے ۱۲ ف یعنے بظاہر کی ۱۲ ف یوسف ع نے بالجبر اس سے صحبت کرنا چاہی ہوگی چونکہ عورت راضی نہ تھی اس نے مزاحمت کی اور سامنے
سے کرتہ چیر ڈالا ۱۲ ف کہ یوسف بھاگا اور عورت اسکو پیچھے پڑی تھی اللہ نے یہ گواہی اس دائی کی زلیخا ہی کی طرح شرمندہ ہو اور حضرت یوسف کی بیگناہی ظاہر ہو طبرانی نے خوب کیا روایت کی حدیث میں ہے کہ وہ شیر خوار چھوٹی
بچی تھا لیکن اللہ نے اسکو بولنے کی قدرت دی ۱۲ ابن عباس رض نے کہا ایک ہزار نبی اللہ نے زبان دی ۱۲ ف زلیخا اور اسکے ساتھ والیوں کی ۱۲ ف یعنے عورتوں کے فریب کو بڑا سمجھتے ہیں بعضے چلتر ۱۲

قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۚ اِنَّ كَيْدَكُنَّ
عَظِيْمٌ ۝ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِيْ
لِذَنْۢبِكِ ۚ اِنَّكِ كُنْتِ
مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ۝ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ
امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ
نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۚ اِنَّا لَنَرٰىهَا
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ
اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ
مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ
سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ
فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ
اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا
بَشَرًا ۚ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝
قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۚ
وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۚ
وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ
وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ
السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ ۚ
وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ
اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝
فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ
كَيْدَهُنَّ ۚ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝
ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا
الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۝

بیشک تم عورتوں کا چلتر غضب کا ہوتا ہے یوسف تو اسکا کچھ خیال نہ کرو اور (زلیخا) تو اپنا گناہ بخشوا بیشک تو گناہگار تھی اور شہر میں عورتوں نے چرچا کیا کہ عزیز کی عورت اپنے غلام سے خواہش بجانا چاہتی ہے اسکی محبت میں دیوانی ہوگئی ہے ہم تو سمجھتی ہیں وہ صاف بہک گئی ہے جب زلیخا نے ان عورتوں کے طعنے سنے تو زلیخا نے ان کو بلا بھیجا (مہمان بلایا) اور ایک محفل کی طیاری کی اور ان میں سے ہر ایک عورت کو ایک ایک چھری دی اور یوسف سے کہا اب ان کے سامنے نکل آ جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو سہم گئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور (بے اختیار) بول اٹھیں حاشاللہ یہ آدمی کا ہے کو ہے یہ تو ایک نیک فرشتہ ہے زلیخا نے کہا یہی تو وہ (غلام) ہے جس (کی محبت) میں تم مجھ پر طعنے مارتی تھیں اور سچ تو یہ ہے کہ میں ہی نے اس کی خواہش کی اس نے (ڈرایا اور) انکار کیا (خیر) اگر (اب بھی) میرے کہے پر نہ چلے گا تو ضرور قید ہوگا۔ اور ضرور ذلیل ہوگا یوسف نے دعا کی مالک میرے جو کام یہ عورتیں مجھ سے کرانا چاہتی ہیں اس سے تو قید میں رہنا مجھے پسند ہے اور اگر تو ان کا چلتر مجھ سے نہ روکے گا تو میں ان عورتوں کی طرف پھسل جاؤنگا اور نادان بنجاؤں گا تو مالک نے اس کی دعا قبول کی اور ان عورتوں کا چلتر اس پر سے روک دیا بے شک وہ سب کی سنتا جانتا ہے پھر ان لوگوں کو اتنی نشانیاں دیکھنے پر بھی یہی سوجھا کہ یوسف کو ایک مدت تک قید رکھیں۔ اور

ف۱ کہ قصور تو خود کریں چہ جائے دوسرے پر۔ رکعہ میں ایک بزرگ کہتے ہیں میں شیطان سے زیادہ عورت سے ڈرتا ہوں۔ اللہ نے شیطان کو فرمایا کہ اس کا مکر کمزور ہے اور عورت کے لیے فرمایا کہ اسکا مکر بڑا ہے ۱۲ ف۲ یہ بات جانے دے خاموش رہ کہ اور لوگوں میں نہ پھیلے ۱۲ ف۳ بس اتنا ہی کہکر چپ ہو رہا اگر کوئی دوسرا غیرت خاوند ہوتا تو زلیخا کی اچھی طرح مرمت کرتا ف۴ بھلا غلام میاں کے سامنے ایسا کیا خوبصورت ہوگا کہ اسکے عشق میں دیوانی ہو رہی ہے ۱۲ ف۵ وہ جو بیٹھنے کے لیے زلیخا کو کہتی تھیں ۱۲ ف۶ جس میں فرش فروش لگے تھے اور میوے سامنے رکھے گئے جو کاٹ کر کھائے جاتے تھے ۱۲ ف۷ میوے یا ترنج کاٹکر کھانے کے لیے ۱۲ ف۸ ذرا اپنی شکل ان کو دکھا دے ۱۲ ف۹ حسن و جمال اور نبوت کے رعب سے ۱۲ ف۱۰ دہشت میں ترنج کے بدل ۱۲ ف۱۱ چھری کہاں چلاتی تھیں چل گئی کہ ہر ہاتھ زخمی ہو گئے ۱۲ ف۱۲ سبحان اللہ خالق تیری قدرت ۱۲ ف۱۳ آدمی کی شکل میں حدیث میں ہے کہ یوسف کو اور ان کی ماں کو دنیا کا آدھا حسن ملا اور آدھا باقی دنیا کو ۱۲ ف۱۴ زلیخا نے اس راز کو کہ اس نے خود خواہش کی تھی عورتوں میں فاش کر دیا کیونکہ عورتیں آپس میں عورتوں سے وہ باتیں کرتی ہیں جو مردوں پر کہنا نہیں چاہتیں ہر ملک کی عورتوں میں یہی رسم ہے جب حضرت یوسف نے زلیخا کی یہ گفتگو سنی تو انکو یقین ہو گیا کہ اب زلیخا اس راز سے باز آوے گی اور اپنے خاوند سے جو اس کو بہت چاہتا ہے اور اس کی بہت سنتا ہے کہکر مجھ کو ضرور ستاوے گی ناچار ہو کر خداوند کریم کی درگاہ میں یہ دعا کی ف۱۵ چاہا تو صرف زلیخا نے تھا مگر دوسری عورتوں نے بھی حضرت یوسف کو ترغیب دی کہ زلیخا کا کہا مان لیں ۱۲ ف۱۶ مجھ کو عفت اور پاکدامنی پر مضبوط نہ رکھیگا ۱۲ ف۱۷ اور شیطان کے فریب میں آکر ۱۲ ف۱۸ ان کا کہا مان لونگا ۱۲ ف۱۹ سبحان اللہ کوئی دعا کا ڈھنگ حضرت یوسف سے سیکھے اگرچہ پیغمبر تھے اپنے تئیں بالکل عاجز اور گناہ کی طرف مائل قرار دیا اور طہارت اور پاکدامنی کا دعوی نہیں کیا فرمایا وہ خدا کی طرف سے ہے ۱۲ ف۲۰ حضرت یوسف کو بچے رہے کسی عورت کے دام میں نہ آئے ۱۲

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ
قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَعْصِرُ
خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ
اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ
الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ اِنَّا
نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا
طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ
قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ
رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝
وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ
وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ
اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۝
یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ
خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝
مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً
سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا اَنْزَلَ
اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا
لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ ؕ
ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ
اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ

اور یوسف کے ساتھ قید خانہ میں دو غلام اور گئے ایک نے
کہا (جو ساقی تھا) میں (خواب میں) یہ دیکھتا ہوں میں
شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا (جو نان بائی
تھا) میں دیکھتا ہوں اپنے سر پر روٹیاں لادے ہوں
پرندے اس میں سے کھا رہے ہیں یوسف ان خوابوں
کی تعبیر ہم کو بتلا دے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں تو نیک آدمی
ہے یوسف نے کہا میں تو تم سے جو کھانا تمکو (بادشاہ سے)
ملتا ہے اسکا سب حال اس کے آنے سے پیشتر بیان کر
سکتا ہوں یہ وہ علم ہے جو میرے مالک نے مجھ کو سکھلایا
میں نے ان لوگوں کا طریق چھوڑ دیا جو اللہ پر یقین نہیں
رکھتے اور آخرت کو بھی وہ نہیں مانتے اور میں اپنے
باپ دادوں کے طریق پر چلتا ہوں ابراہیم اور اسحٰق
اور یعقوب کے ہمارا یہ کام نہیں کہ اللہ تعالےٰ کے
ساتھ کسی چیز کو شریک کریں یہ (ایمان اور توحید) اللہ
کا فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر لیکن اکثر آدمی (اس بڑے
فضل کا) شکر نہیں کرتے اے قید یو جدا جدا مالک
اچھے یا ایک (مالک) اللہ تعالےٰ اکیلا زبردست تم
لوگ اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہو وہ نرے نام ہیں
جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ
تعالےٰ نے تو ان کے پوجنے کی کوئی سند نہیں اتاری
اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں ہے اس نے تو یہ حکم دیا
ہے کہ سوا اسکے کسی کو نہ پوجو یہی سیدھا رستہ ہے
مگر اکثر لوگ نہیں جانتے اے قید یو تم میں سے ایک تو
اپنے صاحب کو شراب پلائیگا

ف ان میں کا ایک ساقی تھا اور مالک نان پز دونو پر یہ جرم لگا گیا کہ انہوں نے بادشاہ کے شراب یا روٹی میں زہر ملایا ہے دونو نے انکار کیا بادشاہ نے پہلے ساقی سے کہا تو یہ شراب پی جا
وہ پی گیا اسکو کچھ نقصان نہ ہوا پھر نان پز سے کہا تو یہ روٹی کھا جا اس نے نہ کھائی آخر وہ روٹی ایک جانور کو کھلائی گئی وہ زہر کے اثر سے مر گیا بادشاہ نے دونو کو قید خانے بھیجدیا
یوسف بھی وہاں تھے ان دونوں نے یوسف سے پوچھا تم کو نسا علم جانتے ہو انہوں نے کہا میں خواب کی تعبیر کا علم جانتا ہوں تب انہوں نے اپنا اپنا خواب بیان کیا ۱۲ ف
خواب کی تعبیر کیا چیز ہے ۱۲ ف یا تمہارے گھر سے آتا ہے ۱۲ ف کہ وہ کس قسم کا کھانا ہے کیسا ہے کتنا ہے ۱۲ ف یہ معجزہ حضرت یوسف کو اسی قسم کا دیا گیا تھا جیسے حضرت
عیسےٰ کو وہ بتلا دیتے تھے کہ آج تمنے فلان قسم کا کھانا کھایا اور فلان قسم کا کھانا تمہارے گھر میں موجود ہے ۱۲ ف اور اسکی وجہ یہ ہوئی کہ ۱۲ ف اپنے اپکی توحید پر ۱۲ ف حضرت
یوسف کا مطلب اس ساری تمہید کے بیان کرنے سے یہ تھا کہ قیدیوں کو ہدایت ہو اور شاید ان میں سے کوئی شرک سے توبہ کرکے موحد بنجاوے سچ ہے اچھے لوگ جہاں جاتے ہیں بے کام
رہتے ہیں وہیں انکے فیض جاری رہتے ہیں حضرت مجدد کہتے ہیں کہ جب جہانگیر بادشاہ نے بعض بدعتی مولویوں کے کہنے سے قید کیا تو آپ نے قید خانہ میں جاکر قیدیوں کو تعلیم تلقین شروع
کی وہاں جماعت سے نماز ہونے لگی اور بہت سے قیدی آپکی صحبت کے اثر سے ولایت کے درجے کو پہونچے ۱۲ ف جو سب کے سب پیغمبر اور ٹھیک راہ پر تھے ۱۲ ف ہم سے یہ نہیں
ہو سکتا ۱۲ ف آدمی ہو یا فرشتہ یا جن ولی ہو یا پیر یا جیتا ہو یا مردہ یا پیغمبر ۱۲ ف دنیا کی تکلیف ہو سکتی ہے تو اپنے تئیں بدقسمت سمجھنے لگتے ہیں شرک
اور بدعتیوں کو صاحب قسمت جانتے ہیں حالانکہ ایماندار موحد آدمی کو کیسی ہی دنیا کی مصیبت ہو لیکن خوش اور خدا کا شکر گذار رہتا ہے کہ اسنے اپنے فضل سے شرک اور بدعت
سے بچایا ۱۲ ف یہ دونو قیدی بت پرست تھے ۱۲ ف خواب کی حقیقت کچھ نہیں ۱۲ ف اسی کا قول سند ہو سکتا ہے ۱۲ ف یعنے ایک خدا کو صرف پوجنا ۱۲ ف
کے رفیقو ۱۲ ف جو ساقی ہے چھوٹکر ۱۲ ف پھر اپنی قدیم خدمت پر مقرر ہو جائے گا ۱۲

وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ
مِنْ رَّاْسِهٖ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ
تَسْتَفْتِيٰنِ ۝ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ
نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۚ
فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ
فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝ وَقَالَ
الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ
يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ
خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۭ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ
اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا
تَعْبُرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۭ
وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ
وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ
اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ
يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا
فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ
سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ
وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى
النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ قَالَ
تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا
حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ
اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝ ثُمَّ
يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ
يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا

اور دوسرا جو ہے وہ سولی دیا جائیگا پھر پرندے اس کے سر
میں سے کھائیں گے جس بات کو تم دونوں دریافت کرتے
تھے اسکا فیصلہ (خدا کے پاس سے) ہو چکا اور جس کو یوسف
نے سمجھا کہ وہ چھوٹنے والا ہے اس سے کہا اپنے صاحب
کے پاس میرا ذکر کرنا لیکن شیطان نے اسکو بھلا دیا کہ
اپنے صاحب سے اسکا ذکر کرے آخر کئی برس تک
یوسف قید خانہ میں پڑا رہا اور بادشاہ نے کہا میں
(خواب میں) دیکھتا ہوں کہ سات گائیں موٹی تازی ہیں
ان کو سات گائیں دبلی سوکھی کھائے جاتی ہیں اور سات
بالیاں سبز ہیں اور باقی (سات) سوکھی ہیں درباریو
اگر تم خواب کی تعبیر دینا جانتے ہو تو میری اس خواب
کی تعبیر بیان کرو وہ کہنے لگے یہ تو پریشان خوابوں کو
کچھ ہیں اور ایسے پریشان خوابوں کی تعبیر ہم کو
نہیں معلوم اور جو ان دو قیدیوں میں سے چھوٹ گیا
تھا اس نے کہا اور ایک مدت کے بعد اسکو خیال آیا
میں تم کو اس کی تعبیر بتاتا ہوں مجھ کو بھیجو تو سہی (قید میں) یوسف تو بڑا سچا آدمی ہے ہمکو سات موٹی تازی
گائیں ہیں جنکو سات دبلی سوکھی گائیں کھائے جاتی
ہیں اور سات بالیاں (اناج کی) ہری ہیں اور باقی (سات)
سوکھی شاید میں (درباری) لوگوں تک پھر پہونچ سکوں
اور شاید (تیرا حال) انکو معلوم ہو یوسف نے کہا تم
معمول سے سات برس تک کھیتی کرو گے پھر جب فصل کاٹو
تو اناج کو بالیوں ہی میں رہنے دو مگر تھوڑا سا اپنے
کھانے کے موافق نکال لو ان سات برسوں کے بعد

ف یعنے یہ قضا کے رہائی ہے جو رک نہیں سکتی۔ کہتے ہیں جب حضرت یوسف نے یہ تعبیر بیان کی تو وہ کہنے لگے ہمنے کوئی خواب نہیں دیکھا تھا صرف دل لگی کے لیئے تم سے پوچھا
حضرت یوسف نے فرمایا اب کیا ہوتا ہے جو تعبیر میں نے بیان کی وہی خدا کا فیصلہ ہے اور تمہارے لیئے یہی ہونا ہے حضرت یوسف نے یہ بھی فرمادیا تھا کہ تین دن میں یہ تعبیر ظاہر
ہوگی ایسا ہی ہوا ۱۲ ف یعنے ساقی کو ۱۲ ف کہ ایک غلام مدت سے ناحق قید خانہ میں پڑا ہوا ہے اس کا کوئی قصور نہیں خواب کی تعبیر ایسی بیان کرتا ہے کہ واہ ۱۲ ف
سات برس تک یا بارہ برس تک یا چودہ برس تک یا پانچ برس تک۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے لیکن شیطان نے یوسف کو بھلا دیا کہ وہ اس رتبہ کی یاد کرے یعنے اس رتبہ
پر بہروسا کرنے کے بدلے انہوں نے ایک آدمی سے مدد چاہی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی برس تک قید جھیلنا پڑی ۱۲ ف ریان بن ولید نے دربار میں ۱۲ ف اور سوکھی بالیاں
ہری بالیوں پر لپٹ گئی ہیں یہاں تک کہ ہری بالیاں انکے اندر چھپ گئیں ہیں یہ خواب سات برس کے بعد بادشاہ مصر نے دیکھا اور درباریوں سے کہا دربار کرانا چاہیے
ف اتفاق سے ان بادشاہ کا وہ ساقی بھی موجود تھا ۱۲ ف یعنے قید خانے کے داروغہ کی اجازت دی ۱۲ ف بادشاہ نے اسکو اجازت دی اور وہ سات برس کے بعد قید خانے
میں آیا اور یوسف سے کہنے لگا اے یوسف الخ ۱۲ ف یا خواب کی تعبیر بہت سچی دیتا ہے پہلا اس خواب کی تو تعبیر ۱۲ ف وہ دیکھیں کہ ایسے ذی علم لائق شخص کا ایسا بڑا ظلم ہے اور تجھ کو رہائی ملے ۱۲ ف یا سات برس لگاتار بھنے پے در پے کھیتی کرو گے ۱۲ ف اس میں یہ فائدہ ہے کہ غلہ کو کیڑا نہ کھائے دوسرے اس کے چھلکے دانہ کو چارے کے لیئے محفوظ رہیں ۱۲ منہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پیاڑے خواب ہیں اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے ۱۲

مِمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِ
ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ
يَعْصِرُوْنَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ
فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى
رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ
قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۚ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ
عَلِيْمٌ ۝ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ
يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ
مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ قَالَتِ
امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ
الْحَقُّ ۖ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ
لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ
لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا
يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝ وَمَآ
اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ
بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۚ اِنَّ
رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ
ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا
كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا
مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ۝ قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى
خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ۝
وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ
يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۚ نُصِيْبُ
بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ

ایسے سات برس آئینگے جن میں قحط ہوگا جو کچھ تم نے ان برسوں کے
لیے آگے سو رکھ چھوڑا تھا اسکو چٹ کر جاؤ گے مگر تھوڑا سا بچا
رکھو گے پھر انکے بعد ایک سال ایسا آئیگا جس میں لوگوں کیلیے برسات
(اچھی) ہوگی اور اس سال رس بھی (خوب) نچوڑینگے بادشاہ نے
کہا یوسف کو میرے پاس لے آؤ جب بادشاہ کا بھیجا ہوا شخص
یوسف کے پاس آیا اس نے کہا اپنے مالک کے پاس لوٹ جا اور اس
سے پوچھ ان عورتوں کا کیا قصہ ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ
لیے تھے بیشک میرا خدا انکا چلتر (خوب) جانتا ہے بادشاہ نے
کہا (سچ کہو) تمہارا کیا حال گذرا جب تم نے یوسف کی ذات سے
اپنی خواہش بجھانا چاہی وہ کہنے لگیں حاشا للہ ہم کو اسکی کوئی
برائی معلوم ہی نہیں ہوئی عزیز کی بی بی کہنے لگی اب حق بات
تو کھل گئی میں نے خود اسکی ذات سے اپنی خواہش بجھانا چاہی
تھی اور بیشک وہ سچا ہے یہ (سب جھگڑا) اسلیے کیا کہ عزیز جان
لے کہ میں نے پیٹھ پیچھے اسکی چوری نہیں کی اور چوروں کا مکر اللہ
چلنے نہیں دیتا اور میں اپنے نفس کو (برائیوں سے) پاک
نہیں کہتا بیشک نفس تو برے کام کے لیے ابھارتا ہے مگر
جب میرا مالک رحم کرے بیشک میرا مالک بخشنے والا مہربان ہے
اور بادشاہ نے کہا اس کو میرے پاس لے آؤ میں اسکو خاص
اپنے کام پر رکھوں گا جب بادشاہ نے یوسف سے گفتگو
کی تو کہنے لگا آج سے تو ہماری پاس بڑے رتبہ والا ہے امانت
دار یوسف نے کہا مجھ کو ملک کے خزانوں (کے انتظام) پر مقرر
کر دیجیے میں انکی حفاظت کر سکتا ہوں اور خبردار ہوں اور
ہمنے اسیطرح سے (مصر کے) ملک میں یوسف کو جمایا وہ جہاں
چاہتا تھا اس ملک میں رہتا تھا ہم جسپر چاہتے ہیں اپنی رحمت

ف یعنے تم چٹ کر جاؤ گے سب تمام کر دوگے ۱۲ ف سبحان اللہ کیسی صاف تعبیر دیتا پیغمبر کے سوا دوسرے کسی سے نہیں ہو سکتا۔ حدیث میں ہے حضرت یوسف علیہ السلام کی ہمت اور صبر پر تعجب آتا ہے اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اگر میں ان کے بدل ہوتا تو جب تک قید سے نکالنے کی شرط نہ کر لیتا کبھی تعبیر نہ بتلاتا اسیطرح میری پاس اگر بادشاہ کا بھیجا ہوا شخص بلانے کو آتا تو میں فوراً اوٹھ کھڑا ہوتا مگر یوسف نے اوسکو لوٹا دیا ۱۲ ف یا ان کا رنج سب جاتا رہے گا ۱۲ ف یعنے انگور تل زیتون وغیرہ جو چیزیں نچوڑی جاتی ہیں وہ کثرت سے پیدا ہونگی ۱۲ ف پھر ساقی نے یہ تعبیر سنکر کیا اور بادشاہ اور درباریوں سے بیان کی اونکو حضرت یوسف کے علم پر تعجب ہوا ۱۲ ف اس کے لیجانے کو تو وہ نہ گیا اور ۱۲ ف حضرت یوسف نے جو جانے میں جلدی نہ کی یہ بڑی دانائی کی انہوں نے بادشاہ پر پہلے یہ ثابت کر دینا چاہا کہ میں بے قصور قید کیا گیا تھا تاکہ آیندہ لوگ انکو بری نگاہ سے نہ دیکھیں اور زلیخا کا ذکر نہ کیا اس خیال سے کہ عزیز کو ناگوار نہ ہو دوسرے اس لیئے ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی اور چلتر نکالے ۱۲ ف بادشاہ نے اس مقدمہ کی دریافت شروع کی اور زلیخا اور جن عورتوں کو اسنے مہمان بلایا تھا سب کو بلا بھیجا ۱۲ ف کیا تمنے یوسف میں کوئی برائی دیکھی اسنے تمپر بد نظر ڈالی یا بدفعلی کرنا چاہی یا کیا ۱۲ ف اس بھلے مانس نے آنکھ تک اٹھائی نہ معلوم سب نے اسکو بھلا نا چاہا اس میں بادشاہ نے یہ سوال زلیخا سے کیا مگر چونکہ وہ وزیر کی بی بی تھی اس لیئے اس کی عزت کی اور روئے سخن اور عورتوں کی طرف کیا ۱۲ ف چھپانے سے کیا فائدہ ۱۲ ف زلیخا کا مکر و فریب عورتوں کے اظہار سے معلوم ہو گیا اور زلیخا سپہر اور شرمندہ ہوئی کہ باوجود یکہ اس نے حضرت یوسف کو اتنا ستایا قید کرایا ذلیل کیا پر اُن کی دیانت اور شرافت دیکھیے کہ بادشاہ سے اسکا نام تک نہ لیا اور دوسری عورتوں کا ذکر کیا ۱۲ ف میں جھوٹی تھی اپنے قصور کا اقرار کرتی ہوں ۱۲ ف غرض عزیز کا یہ ماجرا جو گذرا بادشاہ کو بھی ہوئے شخص کو پھر قید خانے جاکر یوسف سے بیان کیا وہ خوش ہوا اور کہنے لگا میں نے سب جھگڑا اسلیے کیا ۱۲ ف زلیخا کا خاوند اسی طرح ۱۲ ف یوسف نے یہ سمجھا کہا ۱۲ ف عزیز کے پاس سے نکلکر ۱۲ ف سب روپیہ اور غلوں کے ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

أَجْرُ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ
خَيْرٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝
وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ
فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ۝ وَلَمَّا
جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي
بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ أَلَا تَرَوْنَ
أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ۝
فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ
عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۝ قَالُوا سَنُرَاوِدُ
عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝ وَقَالَ
لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي
رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ
أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ فَلَمَّا رَجَعُوا
إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ
فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝
قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا
أَمِنتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِن قَبْلُ ۖ
فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ
الرَّاحِمِينَ ۝ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ
وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ
قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا
رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ
أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ
كَيْلٌ يَسِيرٌ ۝ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ

پہونچانے میں اور نیکوں کی محنت ہم برباد نہیں ہونے دیتے ۱۲ اور
ایمانداروں اور پرہیزگار لوگوں کے لیے آخرت کا ثواب بہتر ہے ۱۲ اور
یوسف کے بھائی اسکے پاس مصر میں آئے یوسف نے انکو پہچان
لیا اور انہوں نے یوسف کو نہ پہچانا اور جب یوسف نے ان کا سفر
کا سامان طیار کر دیا تو کہنے لگا اپنے باپ بھائی کو بھی لیکر
آؤ کیا تم نہیں دیکھتے میں کیسی پوری ماپ (غلہ) دیتا ہوں اور میزبان
سے اچھی طرح اتارتا ہوں ۱۲ پھر اگر تم اسکو نہ لاؤ تو میرے پاس
سے تم کو کچھ غلہ نہ ملیگا اور نہ میرے پاس پھٹکنا ۱۲ وہ کہنے لگے ہم جانتے
ہی اسکی باپ سے خواہش کرینگے اور ہم ضرور کرینگے ۱۲ اور
یوسف نے اپنے غلاموں سے کہا یہ جو پونجی (رسانہ) لائے
تھے ۱۲ وہ (پھر) انکے سامان میں رکھ دو اسلیے کہ جب یہ لوٹ کر
اپنے گھر پہونچیں تو اپنی پونجی پہچانکر شاید پھر آئیں ۱۲ پھر جب
وہ لوٹ کر اپنے باپ پاس پہونچے تو کہنے لگے باوا غلہ کا لانا اب
بند ہو گیا بھائی کو ہمارے ساتھ بھیجدیجیے ہم غلہ (پھر) لائینگے
ہیں اور ہم اسکے نگہبان ہیں ۱۲ باپ نے کہا کیا میں اسپر بھی
تمہارا ایسا ہی بھروسا کروں جیسا پہلے اسکے بھائی پر تمہارا
بھروسا کر چکا ہوں ۱۲ اللہ تعالے بہتر نگہبان ہے اور وہ سارے
رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے ۱۲ اور جب انہوں
نے اپنا سامان کھولا دیکھا تو انکی پونجی اسی میں ہے جو ان
کو لوٹا دی گئی کہنے لگے باوا ہمیں اور کیا چاہیے یہ پونجی
بھی ہے جو ہمکو پھیر دیگئی ہے ۱۲ اور اپنے گھر والوں کے لیے
غلہ لائینگے اور اپنے بھائی کی خبرداری کرینگے اور ۱۲ ایک
اونٹ بھر غلہ اور لائینگے اب کے جو لائے ہیں وہ تھوڑا سا
غلہ ہے باپ نے کہا میں تو ہرگز اسکو تمہارے ساتھ نہ بھیجنے

ف دنیا اور آخرت دونوں میں انکو نیک کام کا ثمرہ ملتا ہے ۱۲ ف دنیا کے فائدے کے علاوہ ۱۲ ف جب شام اطراف کے ملکوں میں قحط پڑا تو ۱۲ ف جو شام کے ملک کنعان میں رہتے تھے غلہ
مول لینے کے لیئے ۱۲ ف اب کے اگر تم آؤ تو ۱۲ ف بھائیوں کو ۱۲ ف کہتے ہیں جب حضرت یوسف نے ان سے کہا تم جاسوس تو نہیں ہو انہوں نے کہا معاذ اللہ حضرت یوسف نے
کہا ہمیں کیونکر یقین آوے کوئی تمہارا جان پہچان یہاں ہے انہوں نے کہا ہم دور کے رہنے والے ہیں ہم کو یہاں کون پہچانتا ہو گا ف حضرت یوسف نے کہا اچھا تم دسوں میں سے
ایک شخص کو ہمارے پاس گروی کر جاؤ باقی تو آدمی غلہ لیکر اپنے ملک میں جاؤ اور اپنے باپ سے خط لکھوا کر لاؤ تو مجھے یقین ہو گا کہ تم جاسوس نہیں ہو سب بھائیوں نے قرعہ ڈالا تو
شمعون کے نام پر آیا وہ حضرت یوسف کے پاس رکھ لیا گیا باقی نو بھائی غلہ لیکر اپنے باپ کے پاس گئے ۱۲ ف میں کوئی معاملہ تم سے نہ کرونگا ۱۲ ف میرے ملک ہی میں نہ آنا
یا میرے پاس نہ اترنا کیونکہ میں سمجھ لونگا کہ تم جاسوس ہو ۱۲ ف کہ اس بھائی کو ہمارے ساتھ روانہ کر دیں ۱۲ ف ہمسے جسطرح بنے گا اور جہانتک ہم سے ہو سکے گا اسکے ساتھ لانے کی
کوشش کرینگے ۱۲ ف بھائیوں کے چلتے وقت ۱۲ ف تاجر کے بدل غلہ خریدا تھا روپیہ تھے یا چمڑا یا جوتے ۱۲ ف کیونکہ انکو پھر اپنی پونجی اپنے پاس دیکھکر دوبارہ غلہ لانے کی بالکل
ہوگی ۔ دوسرے شاید ان کے پاس راہ خرچ نہ ہو اور میرے پاس دوبارہ نہ آسکیں تیسرے جب اپنی پونجی پھر اپنے پاس دیکھینگے تو میرے پاس آنے کا بے حد شوق پیدا ہو گا کہ ایسا کبھی
نہیں دیکھنے میں نہیں آیا جب تک ہم سے خاطر داری سے اتارا پھر غلہ بدلا قبول کر لیا پھر قیمت بھی واپس کر دی ۱۲ ف اگر تم بھائی کو ہمارے ساتھ نہ کرو تو ۱۲ ف آپ اندیشہ نہ کیجئے ۱۲
ف تم جب یوسف کو لے گئے تھے جب بھی یہی کہکر لے گئے تھے کہ ہم اسکے نگہبان ہیں پھر اب بھی بھائی کی نگہبانی کی آج تک یوسف کا پتہ نہیں ایسے ہی تم اس بھائی کی بھی نگہبانی کرو گے وما
درگذرا ۱۲ ف کہتے ہیں حضرت یعقوب نے یوسف کو لے جاتے وقت ان کو اللہ کی نگہبانی میں نہیں دیا تو اس مصیبت میں پڑے اور جب بنیامین کے لیے فرمایا تو پروردگار عالم
نے شاید کہ اشتمی ۱۲ ف کو تجھ سے ملاؤنگا ۱۲ ف یوسف کے بھائیوں نے ۱۲

حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ
بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ
مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ
وَكِيْلٌ ۝ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا
مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ
اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۭ وَمَآ اُغْنِيْ
عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ
اِلَّا لِلّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوْا
مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ۭ مَا كَانَ
يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا
حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ۭ
وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَ
لَمَّا دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ اٰوٰٓى
اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْٓ اَنَا اَخُوْكَ
فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ
السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ
اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ
لَسٰرِقُوْنَ ۝ قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ
مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ۝ قَالُوْا نَفْقِدُ
صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاۗءَ بِهٖ حِمْلُ
بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ۝ قَالُوْا تَاللّٰهِ

والا میں جب تم خدا کی قسم کھا کر عہد کر رہے ہو
کو لیکر میرے پاس آؤ گے ہاں اگر تم سب ملدی جاؤ تو یہ اور بات ہے
جب انہوں نے یہ عہد کر لیا تو بیٹے نے کہا جو ہم کہہ رہے ہیں اسہ
اسپر گواہ ہے اور یعقوب علیہ السلام نے کہا اے میرے بیٹو ایک ہی دروازے
سے سب نہ جاؤ بلکہ الگ الگ دروازوں میں سے جانا اور میں اللہ
کے حکم کو تم سے ذرا بھی ٹال نہیں سکتا حکم تو بس اللہ ہی کا چلتا
ہے اسیپر میں نے بھروسا کیا ہے اور بھروسا کرنے والوں کو اسی
پر بھروسا کرنا چاہیے اور جب وہ (مصر میں) اسی طرح جیسے باپ
نے انکو حکم دیا تھا داخل ہوئے تو اللہ تم کے سامنے تو یہ تدبیر
کچھ انکو کام نہ آسکتی تھی وہ تو یعقوب کے دل کی بس ایک
آرزو تھی جو اس نے پوری کر لی اور بے شک یعقوب کو جو ہم نے
سکھلایا وہ اسکو جانتا تھا لیکن اکثر آدمی یہ نہیں جانتے
اور جب وہ یوسف کے پاس پہونچے تو اس نے اپنے بھائی کو
اپنے پاس اتارا اور کہا میں تیرا (سگا) بھائی ہوں تو یہ
لوگ جو (اتنک تیرے ساتھ) کرتے رہے اسکا رنج مت
کر پھر جب یوسف نے انکا سامان (سفر کا) طیار کر دیا تو
(پانی پینے کا) کٹورہ اپنے بھائی کے سامان میں رکھوا
دیا پھر ایک پکارنے والے نے پکارا اے قافلہ والو تم
بے شک چور ہو ان لوگوں نے پکارنے والوں کی طرف
رخ کیا اور پوچھا کیوں کیا چیز تمہاری گم ہے انہوں نے
کہا ہم کو بادشاہ کا کٹورہ نہیں ملتا اور جو شخص
اس کو لے کر آئے اسکو ایک اونٹ بھر غلہ (انعام) ملیگا
اور میں اس کا ضامن ہوں یوسف کے بھائی کہنے
لگے قسم خدا کی تم تو جان چکے ہو ہم اس لیے

ف جب سب بیٹے چلنے لگے ۱۲ ف جب تم مصر میں پہونچو تو شہر میں ۱۲ ف ایسا نہ ہو کہ تم کو نظر لگ جائے ۱۲ ف بہت صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ نظر لگ جاتی ہے اور اس سے آدمی کو نقصان پہونچتا ہے اور جس نے اسکا انکار کیا ہے وہ بیوقوف ہے ہوا یہ تھا کہ یعقوب کے سب بیٹے طحسین اور خوبصورت اور قوی جوان تھے اور پھر ماشاء اللہ گیارہ بھائی انہوں نے یہ خیال کیا کہ اگر سب ملکر ایک ہی دروازے سے جاویں تو ضرور لوگوں کی نظر پڑے گی ۱۲ ف جو تقدیر میں ہے وہ تو ضرور ہو گا مگر آدمی کا یہ کام ہے کہ ہوشیار رہے اور جہانتک ممکن ہے خرابی سے بچتا رہے ۱۲ ف اور کسی کا نہیں چلتا ۱۲ ف جدا جدا دروازوں سے ۱۲ ف اولاد کی ماتا ہر ایک کو ہوتی ہے ۱۲ ف کہ اسر تعالیٰ کی تقدیر سے کوئی چیز روک نہیں سکتی ۱۲ ف وہ تدبیر ہی پر نازاں رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ تقدیر سے کچھ نہیں ہوتا جب طرح طرح کی تدبیریں اٹھاتے ہیں اور سارے سامان جمع ہوتے ہیں پھر بھی مطلب حاصل نہیں ہوتا ناامید ہوتے ہیں ہوشیار ہوتے ہیں ۱۲ ف یوسف کے بھائی دو بارہ ۱۲ ف حضرت یوسف نے دو دو بھائیوں کو ایک ایک جگہ ٹھہرایا مہمانی میں اکیلے رہ گئے تو انکو اپنے پاس اتار لیا اور کہا میں بھی اپنے سانہ شریک کر لیا ۱۲ ف تا دوسرے بھائیوں سے چھپا کر اس سے ۱۲ ف جو کچھ انہوں نے تجھ کو ستایا یا تکلیف دی ابا کا حکم نہ کہا تو اپنے سگے بھائی پاس پہونچ گیا ۱۲ ف جو چاندی یا سونے کا تھا اسپر جواہر لگے تھے اس سے غلہ بیچتے تھے ۱۲ ف جب تو تم نے ہی انہوں نے حضرت یوسف کو باپ سے چرا کر بیچ ڈالا تھا ۱۲ ف جس سے غلہ پاتے تھے ف یہ پکارنے والے نے کہا ۱۲ ف ہم دوبارہ تمہارے پاس رہ چکے ہیں ۱۲ ف وہ سب سن رہا ہے دیکھ رہا ہے یا اسر تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں اسکا پورا کرنا ہے انسان کو یہی چاہیے کہ دنیا کے قاعدے کے مطابق سب طرح کی مضبوطی کرے پھر اسر تعالیٰ ہی پر بھروسا کرے ۱۲

لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي
الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ۝
قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ۝
قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ
فَهُوَ جَزَآؤُهٗ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝
فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ
ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ۝
كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ۝ مَا كَانَ
لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ
اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۝ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ
نَّشَآءُ ۝ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ
عَلِيْمٌ ۝ قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ
سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۝ فَاَسَرَّهَا
يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۝
قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۝ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِمَا تَصِفُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ
اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا
مَكَانَهٗ ۝ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝
قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ
وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۝ اِنَّآ اِذًا
لَّظٰلِمُوْنَ ۝ فَلَمَّا اسْتَايْـَٔسُوْا مِنْهُ
خَلَصُوْا نَجِيًّا ۝ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ
تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ
مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا

نہیں آئے ہیں کہ ملک میں فساد مچائیں اور نہ ہم چور ہیں بادشاہی
لوگ کہنے لگے بھلا اگر تم جھوٹے نکلے تو چور کی کیا سزا ہے
یوسف کے بھائی کہنے لگے چوری کی سزا تو یہ ہے کہ
جس کے سامان میں یہ کٹورہ ملے وہی اس کے بدلے دیدیا
جائے ہم ظالموں کو یہی سزا دیتے ہیں پھر یوسف نے
اپنے بھائی کی خرجی سے پہلے دوسروں کی خرجیاں
دیکھنی شروع کیں بعد اس کے وہ کٹورہ اپنے بھائی
کی خرجی سے نکلوایا ہمنے اسی طرح سے یوسف کو تدبیر
بتائی وہ (مصر کے) بادشاہ کے قانون کے رو سے
اپنے بھائی کو رکھ نہیں سکتا تھا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہتا
ہم جس کے چاہتے ہیں اس کے درجے بلند کرتے ہیں
اور ہر ایک عالم سے بڑھ کر دوسرا عالم ہے پھر یوسف
کے بھائی کہنے لگے اگر اس نے چوری کی (تو کچھ
تعجب نہیں) اس کے بھائی نے بھی پہلے چوری کی
تھی یوسف نے اس بات کو اپنے دل میں چھپا لیا
اور ان سے کچھ نہ کہا بولا کہ تم (یوسف سے) بدتر ہو
اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم بیان کرتے ہو
کہنے لگے اے عزیز (مصر کے وزیر) اس بنیامین کا
ایک باپ ہے بہت بوڑھا تو ہم میں سے (اسکو بدل) ایک
کو تو رکھ لو ہم دیکھنے میں تو احسان کیا کرتا ہے یوسف نے
کہا اللہ کی پناہ کہ ہم کسیکو (ناحق) پکڑ رکھیں مگر جس کے
پاس ہمنے اپنی چیز پائی ایسا کریں تو ہم ظالم ٹھیریں جب
یہ لوگ یوسف سے ناامید ہو گئے تو الگ ہو کر مصلحت کرنے لگے ان میں
جو بڑا تھا کہنے لگا کیا تم کو معلوم نہیں تمہارے باپ نے تم سے

فہ چوری چکاری کریں ۱۲ ۲ کبھی ہمنے چوری کی ہے کہتے ہیں جب لوگ پہلی بار مصر میں آئے تھے تو اسوقت بھی لوگوں نے ان کی پرہیزگاری کی تعریف کرتے ہے دوبارہ بھی آئے تو ایسے
ہی سے پہانتک کہ اپنے جانوروں کا منہ باندھ دیتے تھے کہ ایسا نہ ہو کسی کا کھیت چر جاویں ۱۲ ۳ جس کا کٹورہ ہے اسکا غلام بنجاوے ۱۲ ۴ حضرت یعقوب ؑ کے خاندان میں
چور کی یہی سزا مقرر تھی کہ وہ ایک برس تک جس کی چوری کرے اس کا غلام رہے پھر چھوڑ دیا جاوے ۱۲ ۵ بنیامین کے رکھ لینے کی ۱۲ ۶ کیونکہ مصر میں قانون تھا کہ چور کو
مار پڑے وہ دونا جرمانہ دے لیکن غلام نہیں ہو سکتا تھا ۱۲ ۷ تو اسمیں نے یہ چاہا کہ یوسف کا بھائی انکے پاس رہجاوے اور یوسف اسکو یہ تدبیر سکھلائی کہ انہوں نے چوری
کی سزا خود ہی انہی سے پوچھی اور جو انہوں نے بیان کی اسپر عمل کیا ۱۲ ۸ ہر ایک دانے سے بڑھکر دوسرا دانا ہے یہانتک کہ سب سے بڑھکر عالم اور دانا ہے اللہ تعالیٰ
سب کے اوپر ہے ۱۲ ۹ جب بنیامین کی خرجی سے کٹورہ نکلا تو ۱۲ ۱۰ جھوٹے تھے مکار پیغمبر کہیں چوری کرتے ہیں ہوا یہ تھا کہ حضرت یوسف ؑ کے نانا ایک بت کو پوجا کرتے تھے حضرت
یوسف نے اس کو چپکے سے اوٹھا لیا اور توڑ کر پھینک دیا ان کی پھوپھی ان کو پرورش کرتی تھیں بڑے ہوئے تو حضرت یعقوب ؑ نے لینا چاہا پھوپھی نے اپنی کمر کا بگلوس انکی
کمر سے باندھ دیا اور پھر چوری کا الزام لگا کر ایک برس کے لیئے اور ان کو اپنے پاس رکھ لیا ۱۲ ۱۱ اپنے بھائی کی چوری ۱۲ ۱۲ وہ تو چوری نہیں تم ہی خود پکے چور اور پکے ظالم
ہو ۱۲ ۱۳ اسکو بہت چاہتا ہے اسکی جدائی پر صبر نہیں کر سکتا ۱۲ ۱۴ ہم پر بھی تو نے بہت احسان کیا ہے تو اتنا اور کر کہ ہم میں سے ایک کو رکھ لے اور اسکو جانے دے ۱۲
۱۵ اسی کو ہم پکڑ رکھیں گے ۱۲ ۱۶ اور ظلم ہم نہیں کر سکتے حضرت یوسف نے اپنے لفظ کہے جو جھوٹ نہ تھے یوں کہا کہ جسکے پاس ہمنے اپنی چیز پائی اور یہ نہ کہا کہ جو چور ہے کیونکہ
حقیقت میں بنیامین نے چوری نہیں کی تھی وہ حیلہ تھا حضرت یوسف ؑ کا یہ حیلہ اللہ کے حکم سے حضرت یوسف ؑ نے کیا تو اس میں کوئی گناہ نہ ہوا ۱۲ ۱۷ ان سے بہت عاجزی
کی کہ بنیامین کے بدلے ہم میں سے کسی کو رکھ لو لیکن انہوں نے کسی طرح نہ مانا ۱۲ ۱۸ عمر میں یعنی عقل میں یا علم میں یا حسن میں پھر خدا جانے کتنے برس کی یہ بات تھی ۱۲

فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ

خدا کی قسم دیکر پکا اقرار کر لیا تھا اور پہلے تم یوسف کے باب میں ایک قصور کر چکے ہو تو میں تو جبتک میرا باپ مجھ کو اجازت نہ دے یا اللہ تعالیٰ اور کوئی تدبیر نہ نکالے اس ملک سے سرکنے والا نہیں اور اللہ تعالیٰ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے تم اپنے باپ پاس لوٹ جاؤ اور اس سے کہو بابا تیرے بیٹے نے چوری کی اور ہمنے تو (اسپر) وہی گواہی دی جو ہمنے یقین کیا اور ہمکو آیندہ ہونے والی بات کیا معلوم تھی اور اس بستی والوں سے پوچھ لے جہاں ہم تھے اور اس قافلہ والوں سے جس میں ہم آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں یعقوب نے کہا بلکہ تمہارے دلوں نے اپنی بات بنالی ہے تو میں عمدہ صبر کرونگا مجھ کو تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس لے آئے گا بیشک وہ جاننے والا ہے حکمت والا اور یعقوب نے انکی طرف سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگا ہائے یوسف اور غم کے مارے اسکی دونوں آنکھوں پر سفیدی چڑھ گئی اور وہ گھٹا رہا یوسف کے بھائی کہنے لگے (باوا) اللہ تعالیٰ کی قسم تو یوسف ہی کی یاد میں لگا رہے گا یہانتک کہ تو گل گل کر مرجاوے یا مر جائیگا یعقوب نے کہا میں (کیا کروں) اپنے دل کا درد اور غم اللہ تعالیٰ ہی پر کہولتا ہوں اور میں اللہ کے فضل سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے بیٹا جاؤ پھر یوسف اور اسکے بھائی کا پتہ لگاؤ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو اسکی رحمت سے وہی لوگ ناامید ہوتے ہیں جو کافر ہیں پھر جب یوسف کے پاس پہونچے تو کہنے لگے اے عزیز ہم پر اور ہمارے گھر والوں پر (قحط کی) مصیبت پڑی ہے اور ہم تھوڑی سی پونجی لیکر (غلہ

ف کہ جس طرح بنے بنیامین کو اپنے ساتھ لیتے آنا ۱۲ ف۲ اور والد کو کتنا رنج ہو چکا ہے اب پھر انکو رنج دینا مجھ سے تو نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۳ اسکو بہت شرم آئی کہ میں اپنے باپ کے پاس اب کیونکر منہ دکھلاؤنگا ۱۲ ف۴ ہمنے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ چوری کا کٹورا اُس کے سامان سے نکلا تب ہمنے مان لیا کہ بیشک وہ چور ہے ۱۲ ف۵ کہ بنیامین مصر جاکر چوری کریگا ورنہ ہم اُسکو ساتھ کیوں لاتے ۱۲ ف۶ اگر تجھ کو ہمارا اعتبار نہ آئے تو ۱۲ ف۷ آخر بڑے بھائی کے کہنے سے باقی بھائی کنعان کو لوٹ گئے اور باپ سے یہ سب بیان کیا ۱۲ ف۸ بنیامین نے کبھی چوری نہ کی ہوگی ۱۲ ف۹ جو کہتے ہو کہ بنیامین نے چوری کی حقیقت میں یہ بنی بات تھی یا مراد یہ ہے کہ تمنے جو یوسف ؑ کے معاملہ میں کہا تھا وہ ایک بنی بات تھی ۱۲ ف۱۰ یعنے یوسف ؑ اور بنیامین اور بڑے بھائی کو جو شرمندگی کے لئے مصر ہی میں رہگیا تھا ۱۲ ف۱۱ مجھ سے ملا دیگا ۱۲ ف۱۲ یوسف ؑ کو یاد کرکے ۱۲ ف۱۳ اندھے ہو گئے بینائی جاتی رہی ف۱۴ اندر ہی اندر دل میں ۱۲ ف۱۵ بوڑھے باپ کا نور بصر یوسف ؑ کا سایہ جبین جب سے آنکھوں کے سامنے سے دور ہوا تھا وہ رنج کیا کم تھا کہ بنیامین اُسکا سگا بھائی یہی جسکو دیکھ کر کسی قدر تسکین ہوتی تھی وہ بھی غائب ہو گیا اس حالت میں حضرت یعقوب ؑ ہی کا جگر تھا کہ اسّی برس تک یوسف ؑ کی جدائی پر صبر کیئے رہے اور زبان سے کوئی حرف شکوہ اور شکایت کا نہ نکالا دل میں رنج کرنا منع نہیں ہے نہ نبوت کی شان کے خلاف ہے یہانتک کہ آنکھوں کو رونا بھی منع نہیں ہے بلکہ یہ انسان کی فطرتی بات ہے اولاد کی محبت اللہ پاک نے ماں باپ کے دل میں ڈالدی ہے اگر کسی کو اولاد کا رنج نہ ہو تو اس کی انسانیت میں فرق ہے ۱۲ ف۱۶ جس کو چھپا نہیں سکتا جسکا ضبط نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۱۷ تجھ سے یا اور لوگوں سے تو نہیں کہتا ۱۲ ف۱۸ کہتے ہیں اسّی برس تک حضرت یعقوب ؑ یوسف ؑ کی جدائی میں روتے رہے حالانکہ اس زمانہ میں ساری زمین پر اُنسے بڑھکر کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کا مقبول نہ تھا یہ پروردگار کا امتحان تھا جو اپنے مقبول بندوں کا لیا کرتا ہے ۱۲ ف۱۹ مصر کے وزیر ۱۲ ف۲۰ کچھ کھوٹے روپے یا چمڑہ یا کچھ وغیرہ ۱۲

مُزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ
عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝
قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ
وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا
ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ
وَهٰذَآ اَخِيْ ۫ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ
مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ
اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ
اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ۝ قَالَ
لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ
لَكُمْ ۫ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اِذْهَبُوْا
بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ
اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ
اَجْمَعِيْنَ ۝ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ
قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ
لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝ قَالُوْا تَاللّٰهِ
اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ۝ فَلَمَّآ
اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ
فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۫
اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ۝ قَالَ سَوْفَ
اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ فَلَمَّا دَخَلُوْا

خریدنے کو) آئی ہیں تو ہمکو پوری ناپ غلہ دلوادیں اور ہمکو خیرات دیں[ف۱] کیونکہ اللہ تعالیٰ خیرات کرنیوالوں کو (اچھا) بدلہ دیتا ہے[ف۲] یوسف نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں جو تم نے یوسف اور اسکے بھائی کے ساتھ (سلوک) کیا جب تم جاہل تھے[ف۳] وہ کہنے لگے کیا تو ہی یوسف ہے یوسف نے کہا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا (سگا) بھائی ہے اللہ تعالیٰ نے ہمپر احسان کیا اسلیے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ (ایسے) نیک لوگوں کا حق برباد نہیں کرتا کہنے لگے خدا کی قسم بے شک اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ہم پر بزرگی دی ہے اور بیشک ہم گناہگار (خطاوار) تھے یوسف نے کہا[ف۴] آج میں تم پر کوئی الزام نہیں لگاتا اللہ تم کو بخشے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے یہ میرا کرتہ[ف۵] لیجاؤ اور اسکو میرے باپ کے منہ پر ڈالدو وہ (سب چیزیں) دیکھنے لگیگا (پھر بینائی آجائیگی) اور اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ[ف۶] اور جب قافلہ (مصر سے) نکلا تو ان کے باپ نے کہا میں یوسف کی خوشبو سونگھ رہا ہوں[ف۷] اگر تم مجھ کو یہ نہ کہو کہ بوڑھا سٹھیا گیا ہے[ف۸] وہ کہنے لگے خدا کی قسم تو تو اسی اپنی پرانے خبط میں ہے[ف۹] پھر جب خوشخبری دینے والا آن پہونچا تو کرتہ یعقوب کے منہ پر ڈالدیا جس طرح پہلے دیکھتا تھا دیکھنے لگا[ف۱۰] یعقوب نے کہا کیوں میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میں وہ باتیں جانتا ہوں جنکو تم نہیں جانتے[ف۱۱] کہنے لگے ابا ہمارے گناہ (اللہ تعالیٰ سے) بخشوائیے بیشک ہم گناہگار تھے یعقوب نے کہا میں تمہارے لیے اپنے مالک سے بخشش چاہونگا بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے پھر جب یوسف

ف۱ کیونکہ ہم بیچنے اس لائق نہیں کہ کوئی غلہ کے بدلے اسکو قبول کرے ۱۲ ف۲ یہ ان بھائیوں نے بڑی عاجزی سے کہا اور رونے اور گڑگڑانے لگے حضرت یوسف کے رحم اور کرم اور محبت برادرانہ کو جوش آیا انہوں نے چہرے پر سے نقاب اٹھا دی ۱۲ ف۳ شیطان نے تم کو حسد میں پھنسا دیا تھا تم جاہل بن گئے تھے اللہ تعالیٰ کا ڈر بھلا دیا تھا ہائے تم کو یہ خبر نہ تھی کہ یوسف اور اسکے بھائی کو اللہ تعالیٰ کتنا بڑا درجہ دینے والا ہے اب اس دعوی کا ظہور ہوا جو اس سورت کے دوسرے رکوع میں بیان کی گئی تھی یعنے تو انکو انکا کام جتلا دیگا اور انکو خبر نہ ہوگی۔ یوسف کے ساتھ تو ان کی یہ سلوک کہاں اور ہگذر کہیں یوسف کے بھائی کے ساتھ یہ سلوک کی یہ تھی کہ جب سے یوسف علیہ السلام غائب ہو گئے تھے تو حضرت یعقوب کے بھائی بنیامین کو بہت چاہنے لگے تھے یہ سب بھائی انسے بھی حسد کرنے لگے ان کو ستاتے رہتے ۱۲ ف۴ جب یوسف کا چہرہ دیکھا اور ان کی باتوں سے بھی سمجھ گئے ۱۲ ف۵ جب تم اپنے قصور کا اقرار کرتے ہو اور معافی چاہتے ہو تو الخ ۱۲ ف۶ یعنے تو انہوں نے حق معاف کر دیا ابا اللہ تعالیٰ کا گناہ رہا ۱۲ ف۷ کہتے ہیں یہ وہی جنت کا کرتہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو پہنایا تھا جب وہ آگ میں ڈالے گئے تھے ابراہیم سے اسحاق کو ملا اسحاق سے یعقوب کو اور یعقوب نے اسکو لپیٹ کر یوسف کے بازو میں باندھ دیا تھا یا ان کی گردن میں لٹکا دیا تھا تاکہ ان کو نظر نہ لگے ۱۲ ف۸ جو ستر یا تراسی آدمی تھے ۱۲ ف۹ جو کنعان میں تھا منزلوں کے فاصلے پر اپنے گھر والوں سے ۱۲ ف۱۰ یعنے اس جنت کے کرتے کی کہتے ہیں آٹھ دن یا دس دن کی راہ یا اسی فرسخ سے انکو اسکی مہک آئی ۱۲ ف۱۱ دیوانہ ہو گیا ہے عقل میں فتور آگیا ہے تو میری بات سچ جانو گے ۱۲ ف۱۲ یوسف کی محبت میں غرق ہے۔ جسطرف یوسف ہی نظر آتا ہے ۱۲ ف۱۳ یہودا قافلہ سے آگے بڑھکر ۱۲ ف۱۴ جب قافلہ کنعان کے قریب پہونچا تو یہودا نے دوسرے بھائیوں سے کہا مجھے یہ کرتہ لیکر آگے جانے دو میں باپ کو خوش کروں جیسے میں نے اس دن رنجیدہ کیا تھا جب یوسف کے کرتے میں خون نہیر کر لایا تھا ۱۲ (باقی در ضمیمہ ۱۲)

عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ
ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۝
وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا
لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا
تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۖ قَدْ جَعَلَهَا
رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ
اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ
الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ
بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ
لِّمَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝
رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَ
عَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنْتَ
وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ
مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝

سے لے تو اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہنے
لگا خدا چاہے تو اب مصر میں بے کھٹکے داخل ہو اور یوسف نے
لے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھلایا اور سب نے یوسف کو
سجدہ کیا اور یوسف نے کہا باوا جو خواب میں نے پہلے
دیکھا تھا اسکی یہ تعبیر ہے اللہ نے (آج) اسکو سچ کر دکھایا
اور (اس کے سوا) مجھ پر احسان کیا کہ مجھکو قید خانہ سے
نکالا اور شیطان نے جو مجھ میں اور میرے بھائیوں میں
فساد ڈالدیا اس کے بعد گاؤں سے تم سبکو لایا اور مجھ
سے ملایا بیشک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے باریکی سے اس کو
پورا کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے حکمت والا۔ مالک میرے
تو نے مجھ کو حکومت سے کچھ دیا اور خوابوں کی تعبیر ہی کچھ
سکھلائی اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے
تو ہی میرا والی ہے دنیا اور آخرت میں مجھ کو اپنا
تابعدار رکھ کر دنیا سے اٹھا لے اور نیک بندوں سے
مجھ کو ملا دے ۝

قِصَّةُ يُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ

۱۱	یونس	۱۰	فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۭ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝
۱۷	الانبیاء	۶	وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي

پھر کیوں کوئی بستی والے ایمان نہ لائے کہ انکا ایمان انکو فائدہ
دیتا لیکن یونس کی قوم والے جب ایمان لائے تو ہمنے دنیا کی
زندگی میں رسوائی کا عذاب ان سے دور کر دیا اور ایک
وقت تک انکو زندگی کا مزہ لینے دیا ۝
اور مچھلی والے کو جب وہ خفا ہو کر اپنی قوم کے پاس سے چلدیا
وہ سمجھا کہ ہم اسکو تنگ نہ کر سکینگے تب (وہ اپنے قصور کا قائل

(ف) ماں باپ اور بھائیوں نے (ف) ان کی شریعت میں تحیت کا سجدہ جائز تھا جامع البیان میں ہے کہ تحیۃ کا سجدہ حضرت آدم ؑ سے لیکر حضرت عیسےٰ ؑ کے زمانے تک جائز رہا پھر ہماری شریعت میں حرام ہوا۔ معاذ رضؓ نے شام سے آکر آنحضرت ﷺ کو سجدہ کیا آپ نے فرمایا معاذ یہ کیا کرتا ہے انہوں نے کہا میں نے شام میں دیکھا وہ لوگ اپنے بزرگوں کو سجدہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا مت کر ایک روایت میں ہے اگر میں کسی بندے کو حکم کرتا دوسرے بندے کو سجدہ کرنیکا تو عورتوں کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کریں (ف) اور کنوئیں سے نکالنے کا احسان بیان نہیں کیا کہ بھائیوں کو شرمندگی نہ ہو ان کا قصور تو حضرت یوسف ؑ معاف کر چکے تھے (ف) یا بڑی عنایت اور مہربانی سے بندوں کے مطلب برلاتا ہے (ف) یعنے مصر کی حکومت ساری زمین کی حکومت تو چار بادشاہوں کو ملی ہے دو مسلمان تھے سکندر اور سلیمان ؑ اور دو کافر تھے بخت نصر اور شداد رح نے کہا اب پانچویں حضرت عیسےٰ ؑ ہونگے جن کو قیامت کے قریب ساری دنیا کی حکومت ملیگی (ف) سب کاموں کا بنانیوالا کریم کارساز (ف) یعنے ابراہیم ؑ اور اسمٰعیل اور اسحٰق ؑ اور یعقوب ؑ سے یا تمام نیک بیشتی لوگ مراد ہیں عکرمہ رح نے کہا اس دعا کے بعد وہ ایک ہفتہ بھی نہیں جیئے جب مر گئے تو وہیں مصر کے ملک میں دفن ہوئے حضرت موسےٰ نے ان کا تابوت نکالا اور شام میں لاکر ان کے باپ دادا کے پاس دفن کیا حضرت یعقوب ؑ جب مرنے لگے تو انہوں نے حضرت یوسف ؑ کو وصیت کی کہ مجھ کو شام کے ملک میں لیجا کر میرے باپ کے پاس دفن کرنا حضرت یوسف ؑ نے ایسا ہی کیا خود وہ کا جنازہ لیکر شام کے ملک کو گئے اور دفن کر کے پھر مصر لوٹ آئے (ف) عذاب اترنے سے پہلے (ف) عذاب سے بچ جانے (ف) عذاب اترنے سے پہلے انکی نشانیاں دیکھ کر (ف) عذاب اترتے ہی (ف) یعنے نینوا کا مہلت حضرت یونس کی قوم نینوا کے شہر میں تھی جو موصل کے قریب ہے انہوں نے [illegible] عذاب کا [illegible] حضرت یونس کی خبر نہیں کی تو بہت غصہ ہوئے [illegible] عذاب [illegible]

			الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	ہوا، اور اندھیروں میں پکارا تھا (اے خدا) تیرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو پاک ہے بیشک میں قصوروار تھا ہمنے اسکی دعا قبول کی اور اسکو غم سے نجات دی اور ہم ایمان والوں کو اسیطرح بچا لیتے ہیں ۝
۲۳	والصّٰفّٰت	۵	وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝	اور بے شک یونس بھی پیغمبروں میں سے تھا جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پہونچا پھر قرعہ ڈالا (تین بار یونس کے نام پر نکلا) تو وہ ہار گیا پھر مچھلی اوسکو نگل گئی اور وہ (اپنے تئیں) ملامت کر رہا تھا پھر اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتا تو جس دن لوگ (دوبارہ زندہ ہوکر) اٹھائے جائیں گے وہ اسی کے پیٹ میں رہتا آخر ہمنے اسکو چٹیل میدان میں ڈالدیا اور وہ بیمار ہوگیا تھا اور (اسپر سایہ کے لیے) ہمنے ایک کدو کا درخت اگا دیا اور ہمنے یونس کو لاکھ بلکہ زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا تھا جب ان پر عذاب اترا تو وہ ایمان لے آئے ہمنے انکو ایک مدت تک (دنیا کے) مزے اٹھانے دیے۔
۳۹	القلم	۲	وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۝ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝	اور مچھلی والے (یعنے یونس پیغمبر) کی طرح (جلد باز) مت بن جب اسنے (خدا کو) پکارا اور وہ غصے (یا رنج) میں بھرا ہوا تھا اگر اس کے مالک کا فضل اسکو نہ سنبھالتا تو ایک چٹیل میدان میں برے حالوں پھینکدیا جاتا (وہاں بھوکوں مرجاتا) آخر پروردگار نے اسکو سرفراز کیا اور نیک بندوں میں اسکو شریک کرلیا
			قِصَّةُ اَصْحٰبِ الْكَهْفِ	**باب ۷۶ اصحاب کہف کا قصہ**	
۱۵	الکہف ۱۸	۹-۲۶	اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝	اے پیغمبر کیا تو یہ سمجھا کہ غار اور تختے والے ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی

(۱) ہوا یہ تھا کہ حضرت یونس نے اسرتہ کے مطابق اپنی قوم کو جب کسیطرح راہ پر نہ لایا یہ سنا دیا کہ فلاں وقت اسرتہ کا عذاب تمپر اتریگا اور یہ کہکر حضرت یونس اس بستی سے نکل گئے جب عذاب نمودار ہوا تو اوکی قوم والونکو یونس کی سچائی معلوم ہوئی اور انکی تلاش کی لیکن نہ پایا آخر سب بستی والے نکلکر ایک میدان میں نکلے اور بارگاہ الٰہی میں رونا پیٹنا عاجزی کرنا شروع کیا وہ ارحم الراحمین ہے اسکو رحم آگیا اور عذاب اٹھا دیا گیا اسکے بعد حضرت یونس اس بستی کیطرف آئے دیکھا تو بستی اسیطرح آباد ہے اور لوگ خوش و خرم ہیں انہوں نے یہ خیال کیا کہ اب میں ان لوگوں میں کیا منہ لیکر جاؤں پہلے تو وہ مجھ کو جھوٹا سمجھتے تھے میری بات مانتے نہ تھے اب تو اور زیادہ دغاباز کہیں گے اور اس رنج اور غم میں خفا ہوکر دوسرے ملک کو چلدیے راہ میں ایک کشتی ملی اسپر سوار ہوئے کشتی پر کچھ آفت آئی وہ یہ کہ کوئی ناخدا نے کہا کوئی بھاگا ہوا غلام اس میں سوار ہے وہ نکل جائے تو کشتی چلے آخر قرعہ ڈالا تو قرعہ حضرت یونس کے نام پر نکلا انکو دریا میں ڈبکیل دیا اور ایک مچھلی نے انکو نگل لیا اسوقت وہ سمجھے کہ یہ بھاگا ہوا غلام میں ہی تھا جو اپنے مالک کے حکم پر ناراض ہوکر چلدیا انہوں نے توبہ کی اور یہ دعا پڑھی لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین (۲) مچھلی نے کنارے پر انکو صحیح اور سالم اگل دیا کہتے ہیں چالیس دن تک اسکے پیٹ میں رہے (۳) انکا رنج اور غم دور کردیتے ہیں (۴) گو اس میں جگہ نہ تھی مگر کشتی والوں نے حضرت یونس کو سوار کرلیا (۵) دریا میں طوفان آیا کشتی ڈوبنے لگی لوگوں نے کہا قرعہ الوجس کا نام نکلے اسکو دریا میں ڈالدو (۶) اور کشتی والوں نے انکو دریا میں پھینک دیا کہتے ہیں کشتی جتنی چلتی رہ گئی ملاحوں نے کہا کوئی غلام اپنے مالک کے پاس سے بھاگ کر اس کشتی میں چھپا ہے جب تک وہ نہیں نکالا جائیگا کشتی نہ چلیگی سب کی صلاح یہ ہوئی کہ قرعہ ڈالو جسکے نام پر نکلے اسکو دریا میں ڈالدیں تین بار قرعہ حضرت یونس کے نام پر نکلا وہ خود دریا میں کود پڑے (۷) مچھلی نے حق اپنے مالک کے حکم سے رنجیدہ ہوکر نگلا تھا اور پھر پروردگار کے حکم سے کشتی پر چڑھ بیٹھا ہوا یہ تھا کہ حضرت یونس کی دعا پر اسرتہ نے اوکی قوم پر عذاب نہ اتارا پھر اونکے رونے چلانے پر عذاب اٹھا لیا حضرت یونس کو یہ بات ناگوار ہوئی اور خفا ہوکر اس ملک سے بھاگ نکلے راہ میں یہ واقعہ ہوا (۸) یہ اسرتہ کے بارے میں تسبیح سے یہ کلمہ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ہے اور یہ دعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ
هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ فَضَرَبْنَا
عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ
عَدَدًا ۝ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ
الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۝
نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ
اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ
هُدًى ۝ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا
لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ۝ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا
اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا
يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝
وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ
اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ
لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ
لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ۝ وَتَرَى
الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ
كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ
تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ
فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ
مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَ

کہنے لگے اے ہمارے مالک ہمیں اپنی خاص رحمت عنایت فرما اور ہمارا کام
اچھی طرح سنوار دے (چنانچہ اللہ نے انکے کان تھپک دیے (انکو سلا دیا) کئی
برس تک (سوتے رہے) پھر ہم نے انکو (جگا) اٹھایا اسلیے کہ دیکھیں
ان کے دونوں فرقوں میں سے کس فرقے کو ان کے (غار میں)
رہنے کی مدت خوب یاد ہے ہم تجھ سے انکا ٹھیک قصہ بیان
کرتے ہیں یہ لوگ (اصحاب کہف) چند جوان شخص تھے جو
اپنے مالک پر ایمان لائے تھے اور ہم نے انکو اور زیادہ ہدایت
دی اور ہم نے انکے دلوں کو مضبوط کر دیا تو وہ اٹھ کھڑے
ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارا مالک تو وہی ہے جو آسمان
اور زمین کا مالک ہے ہم تو ہرگز اسکے سوا دوسرے کسی خدا
کو پکارنے والے نہیں اگر ہم ایسا کریں تو ہم نے بڑی کفر کی
بات کہی یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے سوا اور
معبود (بھی) بنا رکھے ہیں (اگر یہ سچے ہیں) تو انکے معبود
ہونے پر کوئی کھلی سند کیوں نہیں لاتے پھر اس سے بڑھ
کر کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور جب تم ان سے
(اپنی قوم کے لوگوں سے) اور جنکو وہ خدا کے سوا پوجتے ہیں
الگ ہو گئے تو غار میں پناہ لو تمہارا مالک اپنی رحمت
تم پر پھیلا دے گا اور تمہارا کام آرام سے بنا دیگا اور (ایسی
جگہ جا کر لیٹے اگر تو انکو دیکھے تو) دیکھیگا کہ سورج جب نکلتا ہے
تو انکی غار سے داہنی طرف کترا جاتا ہے (اسپر دھوپ نہیں آتی)
اور جب ڈوبنے لگتا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا جاتا ہے
اور وہ غار میں (تنگ جگہ پر نہیں ہیں بلکہ) کشادہ جائے
میں ہیں یہ بھی خدا کی قدرت کی نشانیوں میں سے (ایک نشانی)

(اصحاب کہف) رقیم سے مراد تختی ہے پتھر یا سیسے کی جس میں انکے نام لکھے ہیں وہ غار کے دروازے پر لگی ہے ۱۲ (۲) یہ سات شخص تھے روم والے انکے شہر کا نام افسوس یا طرسوس تھا جنہوں نے حضرت عیسٰے کا دین قبول کیا تھا اس ملک کا بادشاہ دقیانوس نامی انکا دشمن ہو گیا یہ ایک پہاڑ میں جا کر چھپ رہے ۱۲ (۳) ہم کو اپنے قصہ میں اسی کے ساتھ کا مناسب سمجھا ۱۲ (۴) تین سو نو برس غری انکو سوتے ہی رہے جب جاگے تو ان میں دو گروہ ہو گئے ایک گروہ کہتا تھا کہ ہم ایک دن یا دن سے کچھ کم سوئے اور دوسرے گروہ کا قول اللہ نے بیان نہیں فرمایا۔ بعضوں نے کہا دونوں فریق کے مراد مؤمنین ہیں اور کافرین ہیں جو اصحاب کہف کے رہنے کی مدت میں اختلاف کرتے تھے۔ بعضوں نے کہا اصحاب کہف کی بستی والے ان میں دو فریق ہو گئے تھے کوئی کہتا تھا اتنی مدت سے سوئے ہیں ۱۲ (۵) انکا کتا بھی ایسے مضبوط رہے کہ شہر جب پھر بسا تو انکا کتا بھی ساتھ جاگا ۱۲ (۶) جب دقیانوس بادشاہ نے انکو دھمکایا کہ پھر مشرک بن جاؤ نہیں تو قتل کیے جاؤ گے ۱۲ (۷) بڑی بہادری کی بات ہے بڑی ہمت چاہیے جب سند نہیں رکھتے تو انکا دعوی ہوتا ہے ۱۲ (۸) اسکا کوئی شریک نہیں وہ اکیلا ہے لیکن اسکے شریک ٹھیرائے ۱۲ (۹) کوئی کھانا تمہارے پاس آوے اور نہ کوئی شکل کھانے کی ۱۲ (۱۰) یہ صلاح کر کے وہ غار میں جا چھپے ۱۲ (۱۱) اچھی طرح ہوا آتی ہے اور سایہ رہتا ہے ۱۲ (۱۲) یہ مضمون کا محاورہ ہے کہ فلانا کا فلانی جگہ ہونا ہے سے بچ جائیں اور بیخبر ہی سنبھالے دقیانوس کافر چاہتے تھے کہ وہ پھر مشرک بن جائیں اور انکے قتل کے درپے تھے ۱۲ (۱۳) ایک مدت ایسا ہوا مغرب کے بعد وہ باتیں کر رہے تھے ۱۲

مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۚ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۭ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَاۗءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۝ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۭ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۝ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ

ہر جسکو اللہ راہ پر لائے کوئی رہنما پا نہ سکے گا تو دیکھے گا کہ سورج جب نکلتا ہے تو انکے غار سے داہنی طرف ہٹ جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو بائیں طرف کترا جاتا ہے اور وہ اس غار کے صحن میں ہیں یہ اللہ کی نشانیوں سے ہے جسکو اللہ راہ پر لائے وہی راہ پانیوالا ہے اور جسکو گمراہ کرے تو اسکے لئے کوئی حمایتی راہ بتانیوالا نہ پائیگا اور تو ان کو دیکھے گا وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سوتے ہیں اور ہم دائنے اور بائیں (سال میں ایک بار یا دو بار) انکے کروٹ بدلتے ہیں اور انکا کتا چوکھٹ پر اپنی باہیں پسارے پڑا ہے اگر تو انکو جھانک کر دیکھے تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہو اور تجھ میں انکی ہیبت بھر جائے اور اسی طرح ہم نے انکو (ایک بار) جگایا اسلیے کہ آپس میں پوچھ گچھ کریں انمیں سے ایک کہنے والا کہنے لگا (بھائیو) تم (یہاں) کتنی دیر رہے ہوگے انہوں نے کہا دن بھر رہے ہونگے یا دن سے کچھ کم کہنے لگے تمہارا مالک خوب جانتا ہے جتنی دیر تم (یہاں) رہے خیر اب بیٹھ جانے دو) تمہاری پاس جو یہ روپیہ ہے (وہ تم) میں سے کسیکو دیکر شہر کو بھیجو وہ (وہاں) جاکر دیکھے کس کے پاس اچھا کھانا ملتا ہے تو اس میں سے کچھ کھانا تمہارے پاس لیکر آئے اور چپ چاپ رہے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے کیونکہ اگر وہ تمہاری خبر پالیں گے (تو تک پہونچ جائیں گے) تو پتھروں سے تمکو مار ڈالینگے یا تمکو زبردستی اپنے دین میں دوبارہ شریک کرلینگے اور ایسا ہوا (یعنے پھر شریک بنگئے تو) تمکو کبھی بھلائی نہ ہوگی اور اسیطرح ہم نے انکی خبر کھولدی اسلیے کہ انکو یقین آجائے کہ اللہ کا وعدہ (مرکر پھر جی اٹھنا) سچا ہے اور قیامت (کے آنے) میں شک نہیں جب وہ (یعنے شہر والے) اپنے (دین کے) معاملہ میں جھگڑ رہے تھے تو انہوں نے کہا ان لوگوں پر ایک عمارت بنادو (جو انکی یادگار رہے) ان کا مالک انکا حال خوب جانتا ہے جو لوگ (اس وقت) انکے معاملہ میں غالب ہے انہوں نے کہا ہم تو انپر ایک مسجد بنالیں گے اب تو یہ لوگ کہیں گے کہ (غار والے) تین تھے چوتھا

اسلیے کہ انکے بدن کو مٹی نہ کھاجائے گو اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت ہے کہ بے کروٹ بدلے بھی انکے بدن کو خاک ہوجانے سے محفوظ رکھے مگر اسنے دنیا میں ہر چیز کو سبب لگا دیئے ہیں خود اسباب کے پردے میں ہر ایک کام کرتا ہے اس میں بڑے بڑے بھید ہیں اگر ظاہر میں سبب کا ذریعہ نہ ہوتا تو سب مومن ہوجاتے اور کوئی کافر باقی نہیں رہتا اور منظور تو یہ ہے دنیا میں مومن اور کافر دونو رہیں اور کیفیت اور دفع دونو آباد ہوں ۱۲ وقت کہتے ہیں اسکا نام فطیر یا فطیر یا ریاں یا صیان ہے وہ غار کے باہر چوکھٹ پر پڑا ہوا ہے چوکھٹ سے مراد غار کے باہر کا حصہ ہے جو غار سے ملا ہوا ہے بعضوں نے کہا جسوقت یہ لوگ شہر سے بھاگ نکلے تو ایک کتا انکے ساتھ ہولیا وہ ڈر کے کہ کہیں آوازہ کرے اور لوگ ہمارا پتہ لگا لیں اسکو مارا پیٹا بھگایا لیکن وہ سایہ نہیں چھوڑتا آخر اللہ تعالیٰ نے اسکو زبان دی وہ کہنے لگا میں بھی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں تم اللہ کے دوستوں کو جاتے ہو میں تمہارے لئے بھونکتا ہوں تم سو جاؤ میں تمہاری نگہبانی کرونگا ۱۲ وقت اللہ تعالیٰ نے انکی ہیبت ایسی رکھی ہے کہ جو کوئی انکو دیکھ پائے وہ ڈر کے مارے بھاگ کھڑا ہو اور اسطرح سے انکی حفاظت کی ہے ۱۲ وقت جیسے ہمنے یہ سب کام کیئے کہ غار میں انکو سلا دیئے کوا انکی نگہبانی کے لئے مقرر کیا۔ انکا بدن گلنے سڑنے سے محفوظ رکھا ۱۲ وقت اور ہم انکی خبر دیں اسلیے کہ انکی قدرت خود انکو معلوم ہوجائے ۱۲ وقت کیونکہ سورج نکلتے اس غار میں گھستی تھی اور اسکی آنکھ جب کھلی بہت سورج ڈوب رہا تھا وہ سمجھے کہ یہی دن ہے جس میں ہم سوئے تھے ۱۲ وقت پھر کچھ سوچے اور اپنا حال دیکھا کہ ناخن بڑھ گئے ہیں بال بڑھ گئے ہیں تو کہنے لگے ۱۲ وقت افسوس کو جس کو ایطرسوس کہتے ہیں ۱۲ وقت یعنے حلال پاکیزہ کہا کیونکہ انکے وقت میں اس شہر میں یا تو کفار رہتے تھے اور کافر بہت رہتے تھے ۱۲ وقت یعنے چوٹیاری اور ریبی سے برتاؤ کرے کسی سے جھگڑا نہ لگائے ۱۲ وقت یعنے تمہارے لوگ ۱۲ وقت دنیا اور آخرت دونو تباہ ہوگئے ۱۲ وقت ان کی قوم کو انکا حال معلوم ہوگیا ۱۲

(باقی ۱۵ صفحہ ۱۲)

			سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُلْ رَّبِّيْ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ۝		انکا ساتواں انکے کتے کو ملا کر (بعضے) کہیں گے پانچ تھے چھٹا ان کا کتا (یہ سب) بے تحقیق بات پھینکتے ہیں (بعضے) کہیں گے سات تھے آٹھواں انکا کتا (ان لوگوں سے) کہدے میرا رب انکی گنتی خوب جانتا ہے اور ان (غار والوں) کو تھوڑی ہی لوگ جانتے ہیں سو (ان کے) بارے میں لوگوں سے جھگڑا نہ کر مگر اوپرے (سرسری) جھگڑا اور نہ انکے بارے میں ان لوگوں میں سے کسی سے کچھ پوچھ ۔
الکہف	۳	وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ	۱۰	اور یہ غار والے اپنی غار میں تین سو برس (سوتے) رہے اور نو برس اوپر کہدے اللہ تعالے خوب جانتا ہے وہ کتنی مدت (سوتے) رہے ۔
قِصَّةُ ذِي الْقَرْنَيْنِ وَيَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ				**باب ذی القرنین اور یاجوج اور ماجوج کا قصہ**
وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۭ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۝ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ	۱۶ ″ ۱۱		اور (اے پیغمبر) یہ لوگ تجھ سے ذوالقرنین کا حال پوچھتے ہیں (تو) کہدے میں اب تم کو اسکا کچھ ذکر سناتا ہوں ہم نے اسکو زمین میں جما یا تھا (حکومت دی تھی) اور ہر طرح کا سامان اسکو دیا تھا آخر اسنے ایک سامان کیا جب (چلتے چلتے) سورج ڈوبنے کے مقام پر پہونچا دیکھا تو سورج کالے کیچڑ کی گندھ میں ڈوبتا ہے اور وہاں اسنے کچھ لوگ پائے (جو بالکل وحشی اور برہنہ رہتے تھے) ہم نے کہا اے ذوالقرنین (تجھے ہمنے اختیار دیا ہے) یا تو انکو عذاب دے یا انسے اچھا سلوک کر اس نے عرض کیا جو کوئی (ان میں سے) شرارت کرے گا (ایمان کی بات نہ مانے گا) اسکو ہم ابھی

ف کہ وہ کس قسم کے لوگ تھے انکے نام کیا تھے یا ان کی گنتی کیا تھی ۱۲ ف یعنی جنہوں نے تجھ پر اونکا رادہ انکو سزا دے زیادہ کدورت نہ انکو سخت کہہ ۱۲ ف یعنی اہل کتاب میں سے ۱۲ ف کیونکہ انکو کچھ معلوم نہیں ہے صرف اٹکل پچو باتیں بناتے ہیں ۱۲ ف اصل میں وہ تین سو شمسی برس سوتے رہے تھے شمسی سال قمری سال سے ملاؤ تو ہر سو برس میں تین برس کا فرق ہو جاتا ہے ۱۲ ف اے پیغمبر صلعم اہل کتاب جو انکے سونے کی مدت میں اختلاف کرتے ہیں کوئی تین سو برس کہتا ہے کوئی تین سو نو کوئی دو سو نو کہدے اللہ تعالیٰ خود اسکی مدت فرماتا ہے کہ وہ تین سو نو قمری برس سوتے رہے اب اختلاف کی کیا ضرورت ہے ۱۲ ف قریش نے یہود کے کہنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتحان لیا اصحاب کہف کا قصہ پوچھا اور ذوالقرنین کا اور روح کی حقیقت صداقت کی جب سورت اتری ذوالقرنین لقب ہے سکندر بادشاہ کا جو مقدونیہ کا بیٹا فیلبس کا بیٹا تھا اسکا نام ارسطو حکیم تھا بعضوں نے کہا ذوالقرنین ایک اور بڑا بادشاہ تھا ابراہیم کے زمانے میں ذوالقرنین اسکو اسلئے کہتے ہیں کہ وہ مشرق اور مغرب دونو طرف کے ملکوں میں پہنچا تھا یا اسکے سر پر دو چوٹیاں تھیں ۱۲ ف ایک راستے کے پیچھے لگا پہلے مغرب یعنے بحیرہ روم کا ملک اس نے دیکھنا چاہا ۱۲ ف یعنے مغرب کی اخیر آبادی تک ۱۲ ف یا گرم چشمے میں گرتا ہے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ چلتے چلتے مغرب کی طرف اس مقام تک پہونچا جہاں آبادی ختم ہے اور دیکھنے میں اسکو ایسا معلوم ہوا جیسے ایک کالے کیچڑ کا چشمہ ہے اس میں سورج ڈوبتا ہے ۱۲ ف وہاں لوگ کافر تھے اللہ نے ذوالقرنین کو قدرت دی تھی کہ تم چاہو تو انکو قتل کرو چاہو تو ان میں سے ان کو سمجھا کر ہدایت پر لاؤ اس سے معلوم ہوا کہ ذوالقرنین پیغمبر تھے بعضوں نے کہا ولی تھے اللہ نے انکو الہام کیا ۱۲ ف اٹکل پچو باتیں بناتے ہیں جیسے کوئی بن دیکھے نشانہ لگائے ۱۲ ف پہلا اور دوسرا قول اہل کتاب کا تھا اور تیسرا قول بعضوں کا ابن عباس رض نے کہا یہی صحیح ہے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں انکا کتا ۱۲

ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا
نُّكْرًا ۝ وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ ۖ وَسَنَقُولُ
لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ۝ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا
حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا
تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن
دُونِهَا سِتْرًا ۝ كَذَٰلِكَ ۖ وَقَدْ
أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝ ثُمَّ أَتْبَعَ
سَبَبًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ
وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُونَ
يَفْقَهُونَ قَوْلًا ۝ قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ
إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ
فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا
عَلَىٰ أَن تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝
قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ
فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ ۖ
حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ
قَالَ انفُخُوا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا ۙ
قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝
فَمَا اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ وَمَا
اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ۝ قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ
مِّن رَّبِّي ۖ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي
جَعَلَهُ دَكَّاءَ ۖ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي

سزا دیگا پھر (آخرت میں) اپنے مالک کی پاس لوٹایا جائیگا تو وہ اسکو
بری طرح عذاب دیگا اور جو کوئی ایمان لائیگا اور اچھے کام کریگا
تو اوسکو خدا کے پاس اچھا بدلہ ملیگا (بہشت) نہ آئیگی، اور ہم
(دنیا میں بھی) اسکو اپنے حکموں میں سے آسان حکم دینگے پھر
اس نے ایک سامان کیا (یورپ کے سفر کی طیاری کی) یہاں
تک کہ اس مقام پر پہونچا جہاں سے سورج نکلتا ہے تو دیکھا
تو سورج ایسے لوگوں پر نکلتا ہے جن کے لیے ہم نے سورج
سے کوئی آڑ ہی نہیں رکھی ایسا ہی اس نے وہاں بھی کیا
اور ہمکو خوب معلوم ہے جو سامان اسکے پاس تھا پھر اس نے
ایک سامان کیا (چلتے چلتے) دونوں پہاڑوں کی بیچ
میں پہونچا وہاں اس طرف پہاڑوں کے ادھر ایسے لوگوں
کو دیکھا جو (دوسرے ملک والوں کی) بات ہی نہیں سمجھتے تھے
وہ کہنے لگے اے ذوالقرنین (اس گھاٹی کے پرے) یاجوج اور
ماجوج (دو قوم کے لوگ) ملک میں فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم
تیرے لیے کچھ چندہ جمع کریں اس شرط پر کہ ہمارے اور انکے
بیچ میں تو ایک سد کر دے ذوالقرنین نے کہا مجھکو جو میرے
مالک نے مقدور دیا ہے وہ اتنا ہے (چندہ سے) بڑھ کر ہے تو
محنت مزدوری سے میری مدد کرو میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط
آڑ کر دونگا لوہے کے تختے مجھکو لا دو جب دونو کنارون
تک دیوار کو برابر کر دیا تو مزدوروں کو حکم دیا اب دھونکو آگ
پر دھونکو جب وہ (لال) انگارا ہو گئی تو یہ حکم دیا اب تانبا لاؤ پگھلا کر
اسپر انڈیل دونگا پھر وہ ایسی بلند اور مضبوط بنی کہ نہ اس پر
(یاجوج ماجوج) چڑھ سکے اور نہ اسمیں سوراخ کر سکے ذوالقرنین نے
کہا یہ میرے مالک (خداوند کریم) کی مہربانی ہے پھر جب میرے
مالک کا وعدہ آئیگا تو اسکو گرا کر صاف (زمین کے برابر) کر دیگا اور میرے مالک کا وعدہ سچا ہے ف۱

ف۱ دنیا ہی میں وہ قتل کیا جائے گا ۱۲ ف۲ سخت حکموں کا بار اسپر نہ ڈالینگے ۱۲ ف۳ یعنے اس مقام پر جہاں مشرق میں آبادی کی انتہا ہے ۱۲ ف۴ نہ انکا گھر ہے نہ خیمہ نہ ڈیرہ وہ
کو دھوپ ہی میں رہتے ہیں سکندر ذوالقرنین پہلے مغرب کی طرف گیا یعنے یورپ کے آخری حصہ دنیا تک پھر مشرق کو گیا یعنے چین کے آخری حصہ تک جو ایشیا میں ہے ۱۲ ف۵ یعنے
جیسا مغرب والوں کیلیئے اس نے کہا تھا ایسا ہی مشرق والوں کے لیے بھی کہا کہ ایماندار پر آسانی کریگے اور کافر شریر کو سزا دیں گے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ذوالقرنین کا
حال ایسا ہی ہے جو بیان ہوا ۱۲ ف۶ یا جو حال مسکا گذرا کیونکہ ہم ہی نے اسکو بیدار کیا تھا اور ہم ہی نے اسکو سب سامان دیئے تھے تاریخ والوں سے زیادہ ہم اسکا صحیح
حال جانتے ہیں ۱۲ ف۷ مشرق اور مغرب کے بیچ میں شمال یعنے اتر کی طرف چلا ۱۲ ف۸ جہاں ترکوں کا ملک ختم ہوتا ہے بعضوں نے کہا آرمینیا اور آذربیجان کی طرف اب ان ملکوں
کا ملک ہے ۱۲ ف۹ سوا اپنی زبان کے دوسری زبانوں سے بالکل ناواقف ہیں اور اتنی لیاقت نہیں رکھتے کہ دوسری زبانیں سیکھیں ۱۲ ف۱۰ سکندر سب زبانیں سمجھتا تھا اوکو ہی
ترجمان تھا ۱۲ ف۱۱ ہم کو آکر لوٹتے اور ستاتے ہیں ۱۲ ف۱۲ یا کچھ محصول ٹھہرائیں جو ہمیشہ تجھکو ادا کیا کریں ۱۲ ف۱۳ کہ وہ ہمارے ملک میں آسکیں دو طرف تو دو اونچے پہاڑ تھے بیچ
دو چٹانیں تھیں جو سکتے تھے پہلے گھاٹی تھی یاجوج اور ماجوج اسی میں سے آکر ان ملکوں کو ستاتے تھے انہوں نے یہ چاہا کہ اگر یہ گھاٹی سکندر بند کر دے تو انکو امن حاصل ہو ۱۲ ف۱۴ بہتیری
اگر تم میری مدد کرنا چاہتے ہو ۱۲ ف۱۵ ہاتھ ہاتھوں سے شریک ہو روپیہ کی مدد کی ہمکو ضرورت نہیں ۱۲ (باقی در حاشیہ)

			حقاً وتركنا بعضهم يومئذ يموج في بعض ونفخ في الصور فجمعناهم جمعاً ۝ وعرضنا جهنم يومئذ للكافرين عرضاً ۝ الذين كانت أعينهم في غطاء عن ذكري وكانوا لا يستطيعون سمعاً ۝	اور اس دن ہم یاجوج اور ماجوج کو ایک دوسرے میں لہریں مارتے ہوئے چھوڑ دیں گے اور صور پھونکا جائے گا پھر ہم انکو حشر کے میدان میں جوڑ کر اکٹھا کر دیں گے اور دوزخ کو اس دن کافروں کے سامنے لائیں گے جن کی آنکھوں پر میری یاد سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ (ہمارا کلام) سن بھی نہیں سکتے تھے ۔
۱۷	الانبیاء ۲۱	۷	حتى إذا فتحت يأجوج ومأجوج وهم من كل حدب ينسلون ۝	جبتک یاجوج ماجوج (ذوالقرنین کی روک سے) کھولدیے جائیں (یعنی قیامت قائم ہو) حرام (ناممکن) ہے اور وہ ہر چڑھاؤ سے دوڑ پڑیں گے ۔
			قصة أصحاب القرية	**باب اصحاب القریہ کا قصہ**
۲۲	یٰسٓ ۳۶	۲	واضرب لهم مثلاً أصحاب القرية إذ جاءها المرسلون ۝ إذ أرسلنا إليهم اثنين فكذبوهما فعززنا بثالث فقالوا إنا إليكم مرسلون ۝ قالوا ما أنتم إلا بشر مثلنا وما أنزل الرحمن من شيء إن أنتم إلا تكذبون ۝ قالوا ربنا يعلم إنا إليكم لمرسلون ۝ وما علينا إلا البلاغ المبين ۝ قالوا إنا تطيرنا بكم لئن لم تنتهوا لنرجمنكم وليمسنكم منا عذاب أليم ۝ قالوا طائركم معكم أئن ذكرتم بل أنتم قوم	اور (اے پیغمبر) ان لوگوں سے گاؤں والوں کا قصہ بیان کر جب انکے پاس (اللہ تعالیٰ کے) پیغمبر آئے جب ہمنے انکی طرف دو پیغمبر بھیجے انہوں نے دونوں کو جھٹلایا تو ہمنے تیسرے پیغمبر کو مدد کے لیے بھیجا ان تینوں نے (ملکر) یہ کہا ہم تمہارے پاس خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں وہ کہنے لگے تم تو ہماری طرح ایک آدمی ہو اور اللہ نے کوئی کتاب نہیں اتاری تم تو بس نرے جھوٹے ہو پیغمبروں نے کہا ہمارا مالک جانتا ہے کہ ہم بیشک تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں اور ہمارا کام اور کچھ نہیں صرف کھولکر تم کو سنا دینا ہے وہ کہنے لگے تمہارا آنا تو ہمیں منحوس ہوا اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم تمکو پتھروں سے مار ڈالینگے اور ہماری طرف سے تم کو سخت تکلیف پہونچے گی پیغمبروں نے کہا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا تم کو جو نصیحت کی گئی (تو لگے نصیحت کرنے والے ہی کو منحوس کہنے) بلکہ

ف ۱ انکو دکھانے کے لیے کہ یہی تمہارا ٹھکانا ہے ۱۲ ف ۲ یعنے تمہاری نشانیاں دیکھنے سے یا قرآن میں غور کرنے سے ۱۲ ف ۳ ان کے کانوں میں بھی گرانی ہوگئی تھی ۱۲ ف ۴ وہ بہروں سے بدتر ہو گئے تھے بہرہ بھی جب خوب چیخو تو کچھ سن لیتا ہے ۱۲ ف ۵ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور جس بستی کو ہمنے تباہ کر دیا اس بستی والوں کو (قیامت کے دن ہمارے سامنے) لوٹ کر آنا ضرور ہے ۱۲ ف ۶ مطلب یہ ہے کہ بستی والے پھر دنیا میں نہیں آسکتے یہانتک کہ یاجوج اور ماجوج نکل پڑیں اور قیامت قائم ہو اسوقت یہ لوگ بھی حشر کے لیے زندہ کیئے جائینگے ۱۲ ف ۷ اور ہر بلندی سے نکل پڑیں گے ۱۲ ف ۸ یا حضرت عیسےٰ کے بھیجے ہوئے اس گاؤں کا نام انطاکیہ تھا جو روم کے ملک میں ہے ۱۲ ف ۹ کہتے ہیں پہلے دو پیغمبروں کا نام یوحنا اور شمعون تھا اور تیسرے کا نام شلوم تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت عیسےٰ کے بعد یہ لوگ جو حواریین میں سے تھے اللہ تعالیٰ نے انکو پیغمبری عطا فرمائی تھی انکے بعد پھر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک کوئی پیغمبر نہیں ہوا ۱۲ ف ۱۰ تین سال تک ان پر سخت قحط پڑا اور ان میں سے جن لوگوں نے پیغمبروں سے گستاخی کی تھی وہ جذام میں مبتلا ہوئے اپنے اعمال کو تو ندیکھا پیغمبروں کو منحوس بتانے لگے ۱۲ ف ۱۱ یا گاؤں کی تہر بہر چہار کریں گے ۱۲ ف ۱۲ تمہاری شامت اعمال ہے تم کہیں بھی رہو وہاں نحوست پہنچے گی ۱۲ ف ۱۳ یعنے اس قدر کثرت سے نکلیں گے جیسے پانی کی لہریں یہ اسوقت ہوگا جب دجال حضرت عیسےٰ کے ہاتھوں ہلاک ہوگا حضرت عیسےٰ یاجوج اور ماجوج کے ڈر سے مومنوں کو اپنے ساتھ لیکر طور پہاڑ میں چھپ جائیں گے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس دن ہم مخلوقات کو پیغمبروں کو اور جنوں کو ایک میدان میں ایک ملا دینگے کیونکہ سب حیران ہونگے اور قیامت سے سہمے ہوئے ۱۲

مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۭ بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

ہڈیوں کو جبکہ وہ بوسیدہ ہو جائیں کون زندہ کرے گا کہدو کہ انکو وہی زندہ کریگا جس نے پہلی بار پیدا کیا اور وہ ہر طرح کی پیدائش سے واقف ہے وہی جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کی پھر تم اس سے آگ سلگاتے ہو کیا جس نے آسمان و زمین پیدا کئے اس بات پر قادر نہیں کہ ان کے بدلے اور پیدا کرے کیوں نہیں وہ بڑا پیدا کرنیوالا اور بڑا جاننے والا ہے اسکا کام تو یہ ہے کہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے یہی کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے پاک ہے وہ ذات جسکے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَاۗءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ قَالُوْا طَاۗىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ وَجَاۗءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔـلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـــًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۝ اِنِّىْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِنِّىْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ۝ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۝ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اور ان سے ایک بستی والوں کا حال بیان کرو جب ان کے پاس پیغمبر آئے جب ہم نے ان کی طرف دو پیغمبر بھیجے تو انہوں نے دونوں کو جھٹلا دیا تو ہم نے تیسرا ان کو مدد دی تو انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں انہوں نے کہا تم ہمارے جیسے آدمی ہو اور خدا نے کچھ نازل نہیں کیا تم محض جھوٹ بولتے ہو انہوں نے کہا ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں اور ہمارے ذمہ تو صاف صاف پہنچا دینا ہے انہوں نے کہا ہم تو تمہیں منحوس خیال کرتے ہیں اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے اور ہماری طرف سے تمہیں دکھ کی مار پہنچے گی انہوں نے کہا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا اس لئے کہ تمہیں نصیحت کی گئی ہے بلکہ تم حد سے بڑھ جانے والے لوگ ہو اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا بھائیو پیغمبروں کا کہنا مان لو ان لوگوں کا کہنا مان لو جو تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتے اور وہ ٹھیک رستے پر ہیں اور مجھ کیا (کچھ جنون) ہوا ہے میں اس (خدا) کو نہ پوجوں جس نے مجھ کو پیدا کیا اور اسی کے پاس تم سب کو لوٹ کر جانا ہے کیا میں اسکے سوا اور معبودوں کو بھی خدا بنا لوں اور انکا حال تو یہ ہے کہ اگر خدا مجھ کو کوئی دکھ (تکلیف) دینا چاہے تو انکی سفارش (بھی میرے کچھ کام نہ آئے اور نہ وہ خود مجھ کو (اس کہنے سے) چھڑا سکیں اگر ایسا کروں تو بیشک صریح نادان ہوں میں تو تمہارے مالک پر ایمان لایا ہوں تم سن رکھو اس سے کہا گیا (حق تعالیٰ نے فرمایا) بہشت میں داخل ہو وہ (اسوقت بھی) کہنے لگا کاش میری قوم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ میرے مالک نے مجھکو بخشدیا اور عزت داروں میں مجھ کو شریک کیا اور اسکے مرے بعد ہم نے اسکی قوم پر آسمان سے (فرشتوں کی) کوئی فوج نہیں اتاری اور نہ ہمکو ضرورت تھی بس ایک چنگھاڑ کی دیر تھی وہ اسی دم کے دم سرد کر رہ گئے ہائے افسوس ہے بندوں پر جب ان کے پاس (اسکی طرف سے) کوئی پیغمبر آیا تو اس سے ٹھٹھا کرنے لگے

اَلْمُتَفَرِّقَاتُ

ذِكْرُ الدُّنْيَا وَفَضْلُ الْاٰخِرَةِ

باب ۹۰ دنیا کی مذمت اور آخرت کی تعریف کا بیان

۳ آل عمران ۱۴	۲ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ	لوگوں کو عورتوں کی محبت پر رجھا دیا گیا ہے اور بیٹوں اور سونے چاندی کے ڈھیر لگے ہوئے اور گھوڑے

ف انہیں سمجھتے کہ برے کام خود کرتے ہو اور منحوس دوسروں کو کہتے ہو جو برے کاموں سے منع کرتے ہیں ۱۲ منہ یہ شخص حبیب ابن مری یا حبیب ابن اسرائیل تھا اور یہاں جا کر کتا تھا یا جوتی یا دوہی بنا کرتا تھا یا عطر بیچتا تھا ۱۲ منہ بعضوں نے کہا جولاہا تھا ریشمی کپڑے بنا کرتا تھا وہ شہر کے قریب ایک غار میں عبادت کیا کرتا جب اسنے پیغمبروں کا قصہ سنا تو دوڑتا ہوا شہر میں آیا۔ قرطبی نے کہا وہ ان لوگوں میں سے ہے جو آن حضرت صلعم پر آپ کے ظہور سے پہلے ایمان لائے تھے ۱۲ منہ ہماری ابتدا اور انتہا دونو اسی کے ہاتھ میں ہیں تو ایسے مالک کو چھوڑ دوں دوسروں کا پوجا کروں یہ بڑی نادانی ہے ۱۲ منہ مطلب یہ ہے کہ انکو کوئی اختیار نہیں نہ تو خود اتنا زور ہے کہ خدا کے برخلاف مجھ کو مصیبت سے نجات دیں نہ انکی وجاہت رکھتے ہیں کہ خدا پر زور ڈالکر سفارش کر کے مجھ کو بچا لیں اس آیت سے اس سفارش کی نفی نہیں ہوتی جو قیامت میں پیغمبر نیک بندے کریں گے کیونکہ وہ سفارش خدا کی سفارش نہیں ہے اسمیں تو کسی کا زور نہیں چلتا وہ سفارش ایسی ہے جیسے کوئی حاجتمند اپنے مالک کی مرضی پاکر اسکے سامنے کچھ عرض کرتا ہے اور مالک محض رحم کر کے اپنے غلام کی التجا قبول کر لیتا ہے ۱۲ منہ اور گواہ رہو کہتے ہیں جب حبیب نے یہ کہا تو اسکی قوم کے لوگ اوپر تلے اور پاؤں سے اسکو کچلنا یہاں تک کہ اسکی آنتیں نکل پڑیں اور وہ مر گیا جس نے کہا اسکو مار کر شہر کی دیوار پر اسکا باہر ڈالدیا۔ بعضوں نے کہا اسرتہ سے اٹھا کر آسمان پر لیجا ۱۲ منہ فرشتوں کی فوج تو خاص کر ان حضرت صلعم علیہ وآلہ السلام کی مدد کیلئے اتاری جاتی تھی تو اس قوم تباہ ہوئیں انکے لئے فوج نہیں آئی کوئی ہوا سے تباہ ہو گئی کوئی زلزلے سے کوئی چنگھاڑ سے ۱۲ منہ حضرت جبرئیل نے شہر کے دروازے پر چڑھ کر کہا کہ انکی آواز سے وہ سب مر گئے کہتے ہیں انطاکیہ کا بادشاہ اور وہاں کے لوگ تو بت پرست تھے اور تم تو یہ لوگ ہو کہ ہوتے ہوئے ایمان نہیں لاتے تھے بعضوں نے کہا ہے کہ یہ تینوں پیغمبر حضرت عیسیٰ کے بھیجے ہوئے حواری تھے جنکا ذکر آیت ۱۲ منہ

			الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الْمَآبِ ۝ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝	پھر دیوبند والا مرزائی رگ سے بیل بھینس بکریاں، اور کھیت بیچ دنیا کی (چند روزہ) زندگی کے مزے میں اصل چیز ٹکا اصل وہی کے پاس ہے۔ اے پیغمبر کہدو کیا میں تمکو ان (دنیاوی فانی چیزوں) سے بہتر مزہ بتلاؤں جو لوگ پرہیزگار ہیں (یعنے شرک سے بچے ہیں) ان کو اپنے پروردگار کے پاس باغ ملینگے جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں اور ستھری بی بیاں اور سب سے بڑی نعمت) اللہ جل جلالہ کی رضامندی (ملیگی) اور اللہ سبحانہ وتعالے بندوں کو دیکھ رہا ہے ف
۵	النساء ۱۹	۱۹	مَّن كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِندَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝	جو کوئی دنیا کا فائدہ چاہتا ہو تو اللہ تعالے کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا فائدہ ہے اور اللہ تعالے سنتا دیکھتا ہے (اسپر کوئی بات پوشیدہ نہیں)۔
۷	الانعام ۱۱	۴	وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝	اور دنیا کی زندگی کچھ نہیں مگر کھیل اور دل بہلاوا اور البتہ پرہیزگاروں کے لیے آخرت کا گھر بہتر ہے کیا تم کو عقل نہیں ف
۹	الاعراف ۱۶	۲۱	وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝	اور پرہیزگاروں کے لیئے آخرت کا گھر (کہیں) بہتر ہے کیا تم کو عقل نہیں۔
۱۰	التوبة ۲۳	۶	فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ۝	دنیا کی زندگی کا مزہ (بالکل بے حقیقت ہے اور کچھ نہیں ف
۱۲	هود ۱۱	۲	مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝	جو لوگ دنیا کی زندگی اور رونق چاہتے ہوں تو ہم ان کے کاموں کا بدل دنیا ہی میں انکو پورا بھر دینگے اور وہ دنیا میں گھاٹا نہ اٹھائیں گے ان لوگوں کے لیے آخرت میں دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں اور دنیا میں جو (اچھے کام) کیے تھے وہ (سب) اکارت ہوئے اور ان کا کیا کرایا سب ہوا ہو گیا۔

ف چارپایان لگے ہوئے یا سونے نازے یا جنگل میں چرتے ہوئے ۱۲ ف وہیں ہمیشہ رہنا ہے یعنے بالغرض یہ سب چیزیں مل بھی گئیں تو بھی عقلمند آدمی کا یہ کام نہیں کہ ان پر فریفتہ ہو جاوے اور خدا کو بھولجاوے کب تک مزے اڑاؤ گے آخر مرنا ہے اور ہمیشہ اللہ تعالے کے پاس رہنا ہے وہاں کی فکر سب پر مقدم ہے ۱۲ ف پاکیزہ نہ انکو حیض آوے گا نہ نفاس نہ منی نہ رینٹ وغیرہ گندی چیزیں ۱۲ ف سبحان اللہ اس نعمت اور سرفرازی پر ساری دنیا اور آخرت کی نعمتیں تصدق ہیں ہمارا مالک اگر ہم سے راضی ہو جاوے تو پھر ہم کو کچھ نہیں چاہیئے صحیحین کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالے جنتیوں کو پکاریگا اے جنت والو وہ عرض کرینگے حاضر اے ہمارے مالک سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے ارشاد ہوگا تم خوش ہوئے عرض کرینگے اب ہم کیوں خوش نہ ہونگے تو نے وہ عنایت فرمایا جو کسی بندے کو نہیں دیا ارشاد ہوگا اب میں اس سے بڑھکر تم کو دوں عرض کرینگے اب ان نعمتوں سے بڑھکر اور کونسی نعمت ہے۔ ارشاد ہوگا میں اپنی رضامندی تمپر اتارتا ہوں اب کبھی تم سے ناراض نہ ہونگا ۱۲ ف کون بندہ دنیا کے مزوں میں غرق ہو کر اپنے مالک سے غافل ہو گیا ہے اللہ کو بندہ اللہ تعالے کی رضامندی حاصل کرنے میں مصروف ہے ہر ایک کو اسکے اعمال کے موافق بدلہ دیگا ۱۲ ف تو آخرت کا فائدہ نہ چاہنا اور دنیا کے فائدے پر قناعت کرنا بڑی کم ہمتی ہے۔ ابن جریر نے کہا یہ مشرکین اور منافقین کے حق میں ہے ۱۲ ف جیسے بچوں کا کھیل اور تماشہ تھوڑی دیر میں ختم ہو جاتا ہے اسیطرح دنیا کی زندگی اللہ تعالے اور ایکدم موت سر پر آن کھڑی ہوتی ہے ۱۲ ف یعنے جو لوگ شرک اور کفر سے پرہیز کرتے ہیں اور گناہوں سے بچتے ہیں دنیا کے کھیل کود میں غرق نہیں ہو جاتے ان کے عیش و آرام کے لیے آخرت کا گھر تیار ہے جو دنیا کے گھر سے کہیں بہتر ہے ۱۲ ف اس نالائق دون کے سامان سے ۱۲ ف دنیا بالکل معدوم ہے کیونکہ دنیا کا مزہ فانی ہے آخرت کا باقی ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص آخرت میں جائیگا اور بہشت میں پہنچ کر اپنے گھر کو ڈھونڈھیگا اور اپنے گھر کو نہ پہچانیگا اور حیران ہوگا اور کہیگا کہ میرا گھر تو بہت بڑا تھا اور اس میں بہت سے لوگ تھے اور یہ گھر تو چھوٹا ہے اور اس میں کوئی نہیں ہے اللہ تعالے فرمائیگا کہ دنیا میں تو نے بہت سے گھر بنائے تھے اور ان میں بہت سے لوگ تھے اور یہ گھر تیرا ہے اور تو اکیلا ہے اور تیرے ساتھ کوئی نہیں ہے ۱۲ ف

۱۳	الرعد ۱۳	۳	وَفَرِحُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝	اور یہ لوگ (مکے کے کافر) دنیا کی زندگی پر پھولے ہوئے ہیں اور دنیا کی زندگی آخرت کے سامنے کچھ نہیں مگر بےحقیقت ف
۱۵	بنی اسرائیل ۱۷	۲	مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۝ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝	اور جو شخص دنیا کی بھلائی چاہتا ہو تو جتنا ہم چاہتے ہیں اسکو جلدی سے دنیا میں دیتے ہیں پھر (آخرت میں) ہم نے اس کے لیے دوزخ ٹھیرا رکھی ہے جس میں وہ برے حالوں مردود ہو کر اس کو جانا ہے اور جو شخص آخرت کی بھلائی چاہتا ہو اور اسی کے لیے جیسی کوشش کرنا چاہیے ویسی کوشش کرے اور ایماندار ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش قبول ہوگی ف اور ہر ایک کو ہم تیرے پروردگار کی بخشش سے مدد دیتے ہیں ف اور تیرے مالک کی بخشش (کسی پر) بند نہیں ہے ف (اے پیغمبر) دیکھ تو سہی ہم نے (دنیا میں) ایک کو دوسرے پر کیسا بڑھا دیا ہے ف اور آخرت تو بے شک (دنیا سے) کئی درجہ بڑی ہے اور وہاں کی بڑھوتری بھی بہت ہے ف
۱۵	الکہف ۱۵	۶	اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝	مال اور مرد بیٹے دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور رہنے والی نیکیاں ثواب اور امید کے لیے تیرے مالک کے نزدیک (دنیا کے مال اور اولاد سے کہیں) بہتر ہیں ف
۲۰	القصص ۲۰	۶	وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝	اور (لوگو) تم کو جو کچھ ملا ہے وہ دنیا کی (چند روزہ) زندگی کا سامان اور اسی کی بہار (رونق) ہے اور اللہ تعالےٰ کے پاس جو ملنے والا ہے (اگر تم ایمان لاؤ) وہ کہیں بہتر اور پائدار ہے کیا تمکو عقل نہیں ف
۲۱	العنکبوت ۲۰	۷	وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝	اور یہ دنیا کی زندگی کیا ہے کچھ نہیں مگر بہلاوا اور کھیل کود اور (اگر سچ پوچھو تو) آخرت کا ہی گھر زندگی ہے کاش یہ لوگ اس بات کو جانتے ہوتے۔
۲۴	المؤمن ۲۴	۵	اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۚ	یہ دنیا کی زندگی (چند روز کا) مزہ ہے اور (ہمیشہ) رہنے کا

ف جو شر کو سے بچتے ہیں ۱۲ ف یا ایک ذرا سا فاقہ ابن عباس رضؓ نے کہا چرواہا جب دنبوں یا بکریوں کو چرانے نکلتا تو گھر والوں سے کچھ فاقہ مانگتا دو دن کا ایک ٹکڑا یا ٹھیلی بھر کھجور اسکو دیدیتے اللہ نے دنیا کی یہی مثال بیان کی ہے صحیح حدیث میں ہے کہ ان حضرت صلعم (ذوالجلال) کے سرہانے ایک بوریہ پر آرام فرما رہے تھے آپ کی پسلی میں بوریے کا نشان پڑ گیا صحابہ رضؓ نے عرض کیا ہم آپ کے لیے ایک بچھونا بنا دیں آپ نے فرمایا کیا کرنا ہے میں تو دنیا میں اس طرح سے ہوں جیسے کوئی راہ چلتا سوار (سفر میں) کسی درخت کے تلے ٹھیر جاتا ہے پھر وہاں سے چل دیتا ہے ۱۲ ف بلکہ اسکا دوگنا ثواب ملیگا ۱۲ ف یعنی دنیا چاہنے والے اور آخرت چاہنے والے ۱۲ ف مطیع اور گناہگار رزق کو پرورش کرتے ہیں دنیا کی نعمتوں سے سرفراز کرتے ہیں ۱۲ ف کہ صرف نیکوں ہی کو نہیں بلکہ دنیا میں سبکی بخشش ہے ہر ایک سرفراز ہوتا ہے ف کوئی مالدار ہے کوئی مفلس کوئی خوب صورت ہے کوئی بدصورت کوئی چاق چست ہے کوئی ناتوان بیمار ۱۲ ف یعنی ان بیمار جنت میں پہنچ کر درجے والے ظالموں کو ایسا دیکھیں گے جیسے تم اس تارے کو دیکھتے ہو جو آسمان کے کنارے میں ڈوب رہا ہو ۱۲ ف ہمیشہ رہنے والی نیکیاں تمام اعمال صالحہ جن کا ثواب ابد الآباد کا ملیگا ابن عباس رضؓ نے کہا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ہے ایک حدیث میں ہے ہمیشہ رہنے والی نیکیاں بہت کرو لوگوں نے پوچھا وہ کیا ہیں آپ نے فرمایا وہی اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ دوسری حدیث میں ہے کہ یہ سبحان اللہ والحمد للہ کی ۱۲ ف کہ فانی کو فنا نہ کرتے ہو اور باقی کا خیال نہیں کرتے اس سے زیادہ بے وقوفی اور کیا ہوگی ۱۲ ف اصل زندگی وہی ہے جو قائم اور باقی ہے اور دنیا کی زندگی نقش بر آب کا ایک حباب ہے اور اسکے ساتھ ہزاروں آفتیں لگی ہوئی ہیں حدیث میں ہے کیا تعجب کی بات ہے آخرت تو دن کی گاہ ہے اور آدمی فریب کے گھر (دنیا) کی زندگی کیلئے کوشش کرتا ہے [illegible]

			وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ ۝	گھر تو آخرت ہی ہے ۱۲
۲۵	الشوریٰ	۳	مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ	جو کوئی (نیک عمل کرکے) آخرت کی کھیتی چاہے ہم اسکی کھیتی اور بڑھائینگے اور جو کوئی دنیا کی کھیتی چاہے ہم اسکو وہی دینگے اور آخرت میں اسکا کچھ حصہ نہ رہے گا ۱۲
″	″	۴	فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝	تو (اے لوگو جو کچھ تم کو ملا ہے وہ دنیا کی چند روزہ) زندگانی کا سامان ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو (ثواب) ان لوگوں کے لیے ہے جو ایماندار ہیں اور اپنے مالک پر بھروسا رکھتے ہیں وہ بہتر اور زیادہ پائدار ہے ۱۲
۴۵	الزخرف	۳	وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝	اور یہ سب سامان کچھ نہیں مگر دنیا کی (چند روزہ) زندگانی کا مزہ ہے اور (اے پیغمبر) آخرت (کی بھلائی) تو تیرے مالک پاس پرہیزگاروں ہی کے لیے ہے ۱۲
۴۷	محمد	۴	اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔـلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝	دنیا کی زندگی کچھ نہیں (چند روز کا) کھیل اور تماشا ہے اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور (کفر اور گناہ سے) بچے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے نیک تمکو دیگا اور وہ تم لوگوں کے مال تم سے نہیں مانگے گا ۱۲
۵۷	الحدید	۳	اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ	(لوگو) یہ جان رکھو دنیا کی زندگی اور کچھ نہیں بس کھیل اور تماشا ہے اور بناؤ سنگار اور ایک دوسرے پر بڑائی جتانا اور ایک دوسرے سے زیادہ مال اور اولاد کی خواہش کرنا ۱۲
″	″	۴	وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝	اور آخرت میں (بروں کے لیے) سخت عذاب ہے اور (اچھوں کے لیے) اللہ تعالیٰ کی معافی اور رضامندی ہے اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے ۱۲
۷۵	القیمۃ	۱	كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۝ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝	نہیں نہیں (لوگو) تم (آدمیوں کا قاعدہ ہے) جلد بازی پسند کرتے ہو اور انجام کا خیال نہیں کرتے۔
″	الدھر	۲	اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝	یہ کافر تو دنیا کو پسند کرتے ہیں اور (قیامت کے) سخت دن کو انہوں نے اپنی (پیٹھ) پیچھے چھوڑ دیا ہے ۱۲
۸۷	الاعلیٰ	۱	بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝	مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو مقدم رکھتے ہو حالانکہ آخرت (دنیا

ف بزرگوں کا قول ہے کہ اگر دنیا سونے کی ہوتی اور آخرت مٹی کی تب بھی آخرت بہتر ہوتی کیونکہ آخرت باقی ہے اور دنیا فانی ہے ۱۲ ف دس گنے سے سات سو گنا تک ثواب دینگے ۱۲ ف یہاں کا فائدہ مال متاع ۱۲ ف کیونکہ وہ نیک عمل سے آخرت کے ثواب کی نیت نہیں رکھتا تھا بلکہ دنیا کا فائدہ چاہتا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے دیدیا اب آخرت میں اسکو کچھ نہیں ملیگا۔ بعضوں نے کہا یہ آیت کافروں سے خاص ہے حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے یہ آیت پڑھی پھر کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدمی تو میری عبادت میں دل لگا دے میں تیرا سینہ غنا اور تونگری سے بھر دونگا اور تیری محتاجی روک دونگا اور اگر تو ایسا نہ کریگا تو میں تجھ کو فکروں میں ڈالدوں گا اور تیری محتاجی دور نہیں کرونگا۔ حضرت علی رضؓ نے کہا دنیا کی کھیتی مال اور اولاد ہے اور آخرت کی کھیتی وہ نیک عمل جنکا ثواب باقی رہتا ہے ۱۲ ف دنیا کا سامان اسکے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا وہ باقی ہے فانی ۱۲ ف جو فکر اور کفر اور گناہ سے بچتے ہیں ۱۲ ف اسکو مال اور دولت کی کچھ پرواہ نہیں نہ احتیاج ہے ایک ہلکا سا حصہ جو تم کو زکوٰۃ اور صدقہ میں دینے کا حکم ہے وہ بھی تمہارے فائدے کے لیے ۱۲ ف کلام الملوک ملوک الکلام حقیقت میں دنیاداروں کے سارے مطلب ان پانچ باتوں میں آگئے پہننے میں کھیل کود تماشے کے دلدادہ اور فریفتہ ہوتے ہیں جوانی میں اپنے بناؤ سنگار کی لو لگی رہتی ہے اسی فکر میں گھلتی ہے کہ جسے بڑھکر لوگوں کی نظر کسی جوان پر نہ پڑے عورتیں دیکھتی ہی ہماری عاشق بنجائیں جب ذرا جوانی ڈھلنے لگتی ہے اور عقل آتی ہے تو فخر کی سوجھتی ہے اپنے مال و دولت حسن جمال زور قوت پر ناز پیدا ہوتا ہے پھر جب بڑھاپا آیا تو یہ فکر ہوتی ہے کہ مال اور اولاد میں دوسروں سے بڑھ چڑھ کر رہیں اسی واہیات میں ساری عمر گذر جاتی ہے اور ایک ہی ایکا کر یہ موت آکر اپنے پنجہ میں دبا لیتی ہے چلو چھٹی ہوئی ۱۲ ف جو کوئی خود دنیا سے محبت رکھے وہ دھوکے میں آگیا آنکھ اپنے ہمیشہ رہنے کا گھر برباد کیا البتہ اگر دنیا کو آخرت کی بھلائی کمانے کا ذریعہ کرے تو بیشک اللہ اور ایسے لوگوں کے لیے دنیا کی زندگی دھوکے کی ٹٹی نہیں ہے ۱۲ ف اسکے لیے کوئی تیاری نہیں کرتے

			وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝	سے کہیں بہتر اور زیادہ پائدار ہے ف۱
۱۰	النحل ۹۳	۱	وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝	اور البتہ آخرت تیرے لیے دنیا سے (کہیں) بہتر ہے ف۲
			ذِكْرُ التَّقْلِيْدِ	**باب تقلید کی مذمت کا بیان**
۲	البقرۃ	۲۱	وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝	اور جب ان سے کہا جائے کہ جو (حکم) اتارا ہے اللہ نے اسپر چلو تو کہتے ہیں نہیں ہم تو اس طریق پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے بزرگوں کو چلتے ہوئے پایا بھلا اگر ان کے بزرگ (باپ دادے) بے عقل اور گمراہ ہوں ف۳
۷	المائدۃ	۱۴	وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝	اور جب ان سے (یعنے ان کافروں سے) کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو اتارا (یعنے قرآن شریف) اسکی اور پیغمبر کی طرف آجاؤ تو کہتے ہیں ہمکو وہی طریق بس ہے جسپر ہمنے اپنے باپ دادوں کو پایا بھلا اگر انکے باپ دادے نرے بیعلم اور گمراہ ہوں تب بھی یہ انہیں کی پیروی کرینگے ف۴
۸	الاعراف	۳	وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۡ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝	اور جب یہ لوگ (یعنے مشرک) کوئی برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہمنے اپنے بڑوں کو ایسا ہی کرتے پایا اور اللہ نے ہمکو اس کام کا حکم کیا ہے (اے پیغمبر) کہدے اللہ برے کام کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ پر لگاتے ہو وہ بات جسکا تم کو معلوم نہیں (اے پیغمبر) کہدے میرے مالک نے تو انصاف کا حکم دیا ہے اور یہ کہ جہاں نماز پڑھو اپنے منہ سیدھے کرلو اور نرے اسکے تابعدار ہوکر اسکو پکارو جیسے تم کو پہلے پیدا کیا ویسے ہی پھر (دوبارہ) پیدا ہوگے ف۵
۱۲	ھود	۹	فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُهُمْ ۭ مِّنْ قَبْلُ ۭ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ	تو یہ مشرک جن بتوں کو پوجتے ہیں تجھ کو ان سے شک نہ پیدا ہو ف۶ جیسے انکے باپ دادا (بتوں کو) پوجتے رہے یہی اسیطرح پوجتے ہیں اور ہم قیامت کے دن انکو عذاب کا حصہ انکو پورا پورا پہنچا دینگے

ف۱ یہ آیت کافروں کے باب میں ہے۔ بعضوں نے کہا مومن اور کافر سب کے باب میں ابن مسعود رضہ نے یہ آیت پڑھی پھر کہا ہمنے دنیا کو اسلیئے مقدم کیا کہ دنیا کی آرائش اور بہار دیکھی و زینت والی کا کھانا پینا وہاں کی عورتیں سب ہمارے سامنے آگئیں اور آخرت تو ہم سے غائب ہے تو ہمنے نقد کو اختیار کیا اور ادھار کو چھوڑ دیا ۱۲ ف۲ حدیث میں ہے کہ میری امت جو جو ملک فتح کریگی وہ مجھ کو دکھلائے گئے پھر اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری ۱۲ ف۳ یعنے مشرکوں سے یا یہود سے ۱۲ ف۴ اس آیت میں مشرکین اور یہود کا ذکر ہے مگر الفاظ عام ہیں ان سب لوگونکو شامل ہیں جو قرآن و حدیث کی بات نہ مانیں اور اپنے باپ دادا بزرگوں کی راہ اختیار کریں ۱۲ ف۵ یعنے قرآن و حدیث پر عمل کرو ۱۲ ف۶ تب بھی یہ انہیں کی پیروی کرینگے اور عقل اور دانائی کی بات نہ مانیں گے ۱۲ ف۷ جیسے شرک کرنا کعبہ کا طواف ننگے ہوکر کرنا ۱۲ ف۸ بڑوں کا کرنا تو صحیح تھا مگر یہ امر کہ اللہ تعالے نے ایسا حکم دیا بالکل غلط اور بہتان تھا اسی کو اس آیت میں رد کیا اور بڑوں کے نسبت تو سورہ بقرہ میں گذر چکا ہے کہ انکا کرنا کوئی سند نہیں کیونکہ بڑے بھی تمہاری طرح آدمی تھے بھلا اگر بیعقل یا بیوقوف ہوں تو تم بھی ویسے ہی ہوجاؤگے ۱۲ ف۹ خصوص اس برے کام کا جس میں بیحیائی اور بیشرمی ہو ۱۲ ف۱۰ محض گمان سے کہتے ہو کہ جب ہمارے باپ دادا ایسا کرتے رہے تو اللہ تعالے نے ضرور حکم دیا ہوگا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیوں بے جانے بوجھے (بے سوچے سمجھے) اللہ پر جھوٹ بولتے ہو۔ قتادہ رح نے کہا قسم خدا کی اللہ تعالے نے کسی پر کسی بندے کو عزت نہیں دی اور نہ گناہ سے راضی ہوا نہ گناہ کا حکم کیا البتہ اطاعت سے راضی ہوا اور گناہ سے اس نے منع کیا ۱۲ ف۱۱ یا بیچ کی راہ جس میں نہ گھٹاؤ نہ بڑھاؤ یعنے معتدل اور مستقیم کا ۱۲ ف۱۲ ابن عباس رضہ نے کہا انصاف سے مراد الہ الا اللہ ہے۔ تو اسکا کہا مانو ۱۲ ف۱۳ قبلہ کیطرف یعنے کعبے کیطرف منہ کرو نماز میں یا جسوقت نماز پڑھو قبلہ کیطرف منہ کرو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہر سجدہ خالص خدا کی رضامندی کے لیئے کرو بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب نماز کا وقت آجاوے تو جہاں ہو وہیں نماز پڑھ لو اپنی مسجد میں ہو یا کسی اور جگہ میں ۱۲ ف۱۴ یعنے اسکی عبادت کرو اور دعا اور عبادت میں کسی اور کو شریک مت کرو بعضوں نے کہا شریعت کے سوا تو اسکا ہر عبادت کرو ۱۲ ف۱۵

			غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ۝	کچھ کم نہ ہوگا۔	
۲۰	الزخرف ۴۳	۲۴	وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) اسیطرح ہمنے تجھ سے پہلے جب کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا پیغمبر بھیجا تو وہاں کے مالدار لوگ یہی کہنے لگے ہمنے اپنے باپ دادا کو ایک دین پہ پایا اور ہم تو انہی کے قدم بہ قدم چلینگے پیغمبر نے (ان کے جواب میں) کہا کیا اگر میں تم کو اس سے بڑھ کر ٹھیک رستہ بتاؤں جسپر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا انہوں نے کہا (کچھ بھی ہو) ہم جو تم دیکر بھیجے گئے ہو اسکو نہیں مانتے آخر ہمنے ان سے بدلہ لیا (سب کو تباہ کر دیا) تو (اے پیغمبر) دیکھ تو سہی (پیغمبروں کو جھٹلانیوالوں کا انجام کیا ہوا۔
			اَلتَّبْشِيْرُ ۱۸	**باب ۱۸ بشارت اور خوشخبری کا بیان**	
۱	البقرہ ۲	۳	وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	اور (اے پیغمبر) خوش خبری سنا دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکے لیے باغ ہیں جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں۔
۲	"	۱۷	وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ	اور ف ایسے ہی ہمنے تمکو ایک بیچ بیچ کی امت بنایا تاکہ تم دوسرے لوگوں پہ (قیامت کے دن) گواہ بنو اور پیغمبر (یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم) تمپر گواہ ہو ف
۳	"	۱۹	وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝	اور صبر کرنیوالوں کو خوشخبری دے انکو جب کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کیطرف جانیوالے ہیں ف ان ہی لوگوں پہ اللہ تعالے کی بخشش اور مہربانی ہوگی اور وہی بہشت کا رستہ پائیں گے ف
۱۶	الحج ۲۲	۵	وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ	اور گڑگڑانے والوں کو خوشخبری دے جن کے دل اللہ کا

ف تب بھی تم میری بات نہ مانوگے اور اپنے برائے ڈبوئے جاؤگے۔ یہ تو احمق بے وقوف کا کام ہے کہ اچھی چیز کو چھوڑ کر خواہ مخواہ بری چیز کو لیے رہے اور کسی کی بات نہ سنے شوکانی رح نے کہا ہے ہمارے زمانے میں مسلمان مقلدوں کا بھی یہی حال ہے انکو جب حدیث یا آیت سناؤ تو اپنے امام کے قول پر جمے رہتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے امام حدیث قرآن کو تم سے زیادہ جانتے تھے انکا جواب یہ ہے کہ اگر تمہارے امام اسوجہ سے کہ انکا زمانہ پہلے ہے حدیث یا قرآن زیادہ جانتے تھے تو تابعین اور صحابہ کا زمانہ ان سے بھی پہلے تھا پھر وہ (بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ)

ف پیغمبر کی بھی انکار کیا مسلمان ہر ہر جمعہ میں ہیں حضرت عیسے کو پیغمبر اور خدا کے مقبول اور پیارے بندے جانتے ہیں ۱۲ ف صحیح حدیث میں جسکو امام بخاری اور ترمذی اور نسائی وغیرہم نے روایت کیا اس آیت کی تفسیر ہے یعنے قیامت کے دن نوح ع بلائے جائیں گے وہ کہیں گے حاضر ہوں اللہ تعالے پوچھے گا کیا تمنے میرا حکم پہونچا دیا وہ عرض کرینگے جی ہاں پھر ان کی امت سے پوچھے گا کہ نوح ع نے میرا حکم تمکو پہونچایا تھا وہ کہیں گے ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا (یعنے پیغمبر) نہیں آیا تب اللہ تعالے نوح ع سے فرماویگا تمہارا گواہ کون ہے وہ کہینگے محمد ع اور انکی امت کے لوگ یہ گواہی دینگے کہ نوح ع نے اللہ تعالے کا پیام اپنی امت کو پہونچا دیا اور حضرت محمد ع اپنی امت پر گواہی دینگے کہ ان کی گواہی سچ ہے ف یعنے دل اور زبان دونوں سے ایسا کہتے ہیں اور بیقراری اور اضطراب نہیں کرتے ثابت قدم رہتے ہیں اور زبان سے کوئی کلمہ بے ادبی یا ناشکری کا نہیں نکالتے ۱۲ ف صلوات کے معنے بعضوں نے عنایتیں اور رحمتیں کیا ہے پھر اسکے بعد رحمت کا ذکر کرنے سے مقصود تاکید ہے یا یہ کہ ایک رحمت کے بعد دوسری رحمت ۱۲

			اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝	نام لیتے ہی ڈر جاتے ہیں اور جو مصیبت انپر پڑے اسپر صبر کرتے ہیں اور نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو ہمنے انکو اپنے فضل سے) دیا ہے انمیں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں ف
۱۴	الحجر ۵۴	۵	وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝	اور (اے پیغمبر) نیکوں کو (بہشت کی) خوشخبری دے۔
۲۲	الاحزاب ۳۳	۶	وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝	اور ایمان والوں کو یہ خوش خبری سنا ان پر اللہ تعالے کی طرف سے بڑا فضل ہوگا ف
۲۳	الزمر ۳۹	۲	فَبَشِّرْ عِبَادِ ۙ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝	تو میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا جو بات کو کان لگاکر سنتے ہیں پھر جو اچھی ہوتی ہے اس پر چلتے ہیں یہی لوگ تو وہ ہیں جنکو اللہ تعالے نے (رستہ دیدی) راہ بتلائی ہے اور یہی لوگ تو عقل والے ہیں ف
	اَلْاِنْذَار ۹۲			**باب ۹۲ ڈراوا اور تحذیر کا بیان**
۱	البقرہ ۲	۳	فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝	تو اُس آگ سے بچو جسکے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (بجائے لکڑیوں کے اس میں جلیں گے) وہ منکروں کے لیے تیار رہے
۳	″	۲۸۱	وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	اور اُس دن سے ڈرو جب تم کو اللہ کے پاس لوٹ جانا ہوگا (یعنے موت کے یا قیامت کے دن سے) پھر ہر ایک شخص کو اس کے کاموں کا پورا پورا بدلہ ملیگا اور انکا حق نہ مارا جاویگا ف
۴	آل عمران ۳	۱۲	قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝	(اے پیغمبر کافروں سے کہدو اب کوئی دن میں تم مغلوب ہوتے ہو اور (قیامت کے دن) دوزخ کی طرف ہانکے جاؤگے اور وہ بری جگہ ہے
۴	″	۱۴	وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝	اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے طیار ہوئی ہے ف
۱۶	مریم ۱۹	۲	وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝	اور ان (ظالموں کو) افسوس کے دن سے ڈرا جب کام تمام ہو جائیگا اور (اب تو) وہ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے ف
″	″	۵	وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى	اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو دوزخ میں نہ جاوے (یا دوزخ

ف یعنے زکوٰۃ اور صدقہ دیتے ہیں ۱۲ ف بہشت ملیگی جب یہ آیت اتری تو آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضہ اور معاذ رضہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا لوگوں کو خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو سختی نہ کرو ۱۲ ف اور بری بات پر توجہ نہیں کرتے ۱۲ ف جب یہ آیت اتری تو آن حضرت صلعم نے ایک شخص کو حکم کیا کہ وہ منادی کرے جو کوئی مرے اس حال میں کہ وہ شرک نہ کرتا ہو وہ جنت میں جائے گا حضرت عمر رضہ نے اسکو لوٹا دیا اور آن حضرت صہ سے عرض کیا میں ڈرا ایسا نہ ہو لوگ اسپر بھروسا کرلیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں ۱۲ ..... ف ایندھن آدمی اور پتھر ہیں یعنے دوزخ میں جلائے جائیں گے بعضوں نے کہا پتھروں سے مراد وہ بت ہیں جنکو کافر پوجتے تھے قیامت کے دن ہو اپنے پوجنے والوں سمیت دوزخ میں ڈال دیے جاویں گے جیسے فرمایا انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم۔ اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ دوزخ کو اللہ تعالے بنا چکا ہے اور وہ موجود ہے ایسے ہی جنت بھی اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا ۱۲ ف ابن عباس رضہ نے کہا یہ اخیر آیت ہے قرآن کی جو آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتری اسکے بعد آپ صرف اکاسی دن یا اکتیس دن یا نو دن یا سات دن زندہ رہے ۱۲ ف یعنے دنیا میں مسلمانوں کے ہاتھ سے ۱۲ ف یعنے دوزخ جب آنحضرت صلعم جنگ بدر سے لوٹ کر آئے جس میں مسلمانوں کو کہ کے کافر پر پوری فتح ہوئی تھی تو آپ نے یہود یوں کو ڈرایا کہ تمہارا بھی یہی حال ہونا ہے جو کہ کے کافروں کا ہوا بہتر یہ ہے کہ اسلام قبول کرو وہ یعنی میں آکر کہنے لگے کہ کے کافر فوجی تھے لڑائی کے فنون سے واقف نہ تھے آپ ہمسے لڑ لیتے تو معلوم ہو گا کہ اصل مرد ہیں یہ آیت ناری جیسا اللہ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہودی لوگ ذلیل و خوار ہوئے بہت سے قتل ہوئے کچھ لونڈی غلام بنائے گئے باقی ماندہ ملک شام کو نکال دیے گئے ۱۲ منہ ف ۱۲ منہ

			عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝	پر سونگندی) یہ تو تیری مالک پر لازم ہے اسنے فیصلہ کر لیا ہے پھر جو پرہیزگار ہیں (شرک اور کفر سے بچ رہے ہیں) انکو تو ہم دوزخ سے نکال لینگے اور کافروں کو اسی میں گھٹنوں کے بل پڑا رہنے دینگے ۔
۱۷	الحج	۱	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝	لوگو اپنے مالک کے عذاب سے ڈرو کیونکہ قیامت کا بھونچال ایک بڑی آفت ہے ۔
۳۱	لقمان	۴	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝	لوگو اپنے مالک سے ڈرو اور اُسدن کا خوف رکھو جس دن باپ اپنی اولاد کے کام نہ آئیگا اور نہ کوئی اولاد اپنے باپ کو کچھ کام آئے گی بے شک اللہ سبحانہ وتعالے کا وعدہ (قیامت کا دن) برحق ہے تو ایسا نہ ہو دنیا کی زندگی تم کو دھوکا دے اور شیطان تمہیں اللہ تعالے سے غافل کردے ۔
۱۰۲	التکاثر	۱	اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَىِٕذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝	(لوگو) تمکو (مال اور اولاد) کے زیادہ ہونیکی خواہش نے (اسکی یاد سے) غافل کردیا یہانتک کہ تم قبروں میں جا پہونچے یہ سمجھ لو آگے چلکر تمکو (اس غفلت کا نتیجہ) معلوم ہوجائیگا سمجھ لو اگر تمکو (اپنا انجام) یقیناً معلوم ہوتا (تو کبھی ایسی غفلت میں نہ رہتے) تم بیشک (ایکدن) جہنم کو دیکھوگے پھر اسکو یقین کی آنکھ سے دیکھ لوگے پھر تم سے اسدن (دنیا کے) مزوں کی بھی پوچھ ہوگی ۔

۸۳ العفو والتوبة والاستغفار

۸۳ باب مغفرت اور توبہ اور استغفار کا بیان

۴	النساء	۳	اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَيْسَتِ	اللہ تعالے پر انہی کی توبہ قبول کرنا ہے جو نادانی سے برا کام کر بیٹھتے ہیں پھر جلدی سے (یعنے مرنے سے پیشتر) توبہ کر لیتے ہیں تو اللہ ان کو معاف کردیتا ہے اور اللہ جاننے والا ہے حکمت والا اور ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں جو برے کام کرتے رہتے ہیں جب موت ان میں

(۱ مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کے سوا اور سب لوگ مسلمان ہوں یا کافر ایکبار دوزخ میں ضرور جائیں گے پھر مسلمانوں پر اللہ تعالے اسکو ٹھنڈا کردیگا اور وہ سلامتی کے ساتھ اس میں سے پار ہوجائیں گے ۱۲ (۲ یا سب کافروں کو اسی میں چھوڑ دیں گے پروردگار کا مطلب پرہیزگاروں کو دوزخ میں لیجانے سے یہ ہوگا کہ دوزخ کو ایک بار دیکھ لیں اسکے بعد بہشت کو جائیں تاکہ حقتعالی کا شکر دل سے ادا کریں ۔ قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید دوسرے یہ کہ دوزخیوں کو اور زیادہ رنج ہو مسلمانوں کو نجات پاتے دیکھیں اور اپنے حال پر روئیں تیسرے یہ کہ بہشت کی لذت زیادہ حاصل ہو جیسے محنت اور تکلیف کے بعد آرام میں مزہ ملتا ہے ۱۲ (۳ کہتے ہیں یہ بھونچال قیامت کے قریب رمضان کی پندرہویں کو ہوگا اسکے بعد سورج پچھم سے نکلے گا ۔ بعضوں نے کہا یہ بھونچال پہلا صور پھونکنے کے وقت ہوگا ۔ بعضوں نے کہا قیامت کے بھونچال سے خود قیامت مراد ہے ۱۲ (۴ بلکہ ہر ایک کو اپنی فکر ہوگی نفسی نفسی کا وقت ہوگا ۱۲ (۵ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اس رمقہ کے بارے میں تمکو آرزوئیں دھوکا نہ دیں یعنے یہ امید کہ اللہ تعالے معاف کردیگا اب تو عیش کر لو ۱۲ (۶ یعنے مرنے تک اسی فکر میں رہے بعضوں نے کہا قریش کے دو خاندانوں نے ایک دوسرے پر فخر کیا یہانتک کہ مردوں پر بھی نازکرنے لگے اس وقت یہ سورت اتری ۱۲ (۷ یقیناً معلوم ہوتا یعنے اس میں کوئی شک اور شبہ تم کو نہ رہتا بہت لوگ آخرت کو زبان سے مانتے ہیں لیکن انکے دل میں یہ یقین نہیں ۱۲ (۸ عافیت اور کہانے اور پینے اور جماع اور تمام لذتوں کی باز پرس ہوگی کہ ان کا شکر کیا ادا کیا ۔ حدیث میں ہے کہ آپ نے صحابہ رضہ کے ساتھ تازی کھجور کھائی اور ٹھنڈا پانی پیا پھر فرمایا یہ دنیا کا مزہ ہے جس سے تم پوچھے جاؤگے ایک روایت میں ہے کہ دنیا کا مزہ پیٹ بھر کر کھانا ٹھنڈا پانی پینا سایہ دار جگہہ میں رہنا اور باؤں کا رسنا ہوا شبی نیند سونا ہے ۔ ان سب چیزوں کو آں حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ وہ نعمتیں ہیں جن کی آخرت میں پوچھ ہوگی ۱۲ (۹ دلیل دم ہوتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ اب ایسا نہ ہوگا ۱۲ (۱۰ قتادہ رح نے کہا ہر گناہ نادانی ہی سے ہوتا ہے گو عمداً ہو ضحاک رح اور مجاہد نے کہا نادانی یہ ہے کہ اللہ کی نافرمانی کرے گو عمداً گناہ کرے یہ کہا دنیا کا کام نادانی ہی سے ہوا کرتے ہیں ابو العالیہ رح نے کہا آں حضرت صلعم کے صحابہ کہا کرتے تھے جو گناہ بندہ کرے

			التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝	سے کسی (کے سر) پر آن کھڑی ہوتی ہے تو کہنے لگتا ہے اب میں توبہ کی اور نہ ان لوگوں کی جو کفر میں مرتے ہیں (اور اللہ کا عذاب دیکھ کر مرے بعد توبہ کرتے ہیں) ان (دونوں قسم کے) لوگوں کے لیے تو ہم نے بڑی تکلیف کا عذاب تیار کیا ہے۔
۵	النساء	۴	يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۖ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝	اللہ یہ چاہتا ہے اگلے (نیک) لوگوں کا رستہ تم سے بیان کردے اور تم کو اسی پر چلائے اور گناہ سے (نیکی کی طرف) پھیر دے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والا ہے حکمت والا۔ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ تو تم کو گناہ سے پھیرنا (اور نیکی پر لگانا) چاہتا ہے اور جو لوگ مزوں پر لگے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم ایک طرف (حق سے) جھک پڑو اللہ تعالیٰ تمہارا بوجھ ہلکا کرنا چاہتا ہے اور آدمی پیدائش سے کمزور بنا ہے ۔
۵	〃	۹	وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝	اور اگر یہ لوگ جس وقت انہوں نے قصور کیا تھا تیرے پاس آن کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور پیغمبر بھی (ان کے لیے) معافی مانگتے تو بیشک انکے لیے معافی چاہتا تو بیشک وہ اللہ کو بڑا معاف کرنیوالا مہربان پاتے
〃	〃	۱۶	وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	اور اللہ سے معافی مانگ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ۔
〃	〃	۱۷	وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	اور جو کوئی (دوسرے کے ساتھ) برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا مہربان پائے گا ۔
۶	المائدہ	۶	فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	پھر جو کوئی قصور کے بعد (یعنے چوری کرکے) توبہ کرے اور اچھے کام کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ اسکو معاف کردے گا بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ۔

ف۱ ابوالعالیہ رح نے کہا مراد منافق لوگ ہیں اور ابن عباس رض نے کہا مشرک اور ثوری رح نے کہا مسلمان مراد ہیں جو موت سے پیشتر توبہ نہیں کرتے اور گناہ کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جان حلق میں آکر غرغر کرنے لگتی ہے اسوقت توبہ کرتے ہیں ۱۲ ف۲ بت پرست ہیں جیسے ہنود اور نصاریٰ یا پارسی جو بہن اور بھانجی بھتیجی سے نکاح کرلیتے ہیں یا رنڈی باز ۱۲ ف۳ اور وہ جو اعتدال کی راہ راست سے اس قدر دور ہوجاتا کہ بدمعاش لوگوں کو یہی بھاتا ہے کہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے عیش کرلو اور خوب مزے اڑالو ان بیوقوفوں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ شریعت کی جو راہ ہے اسی پر چلنے میں ساری عمر کا مزہ اور عیش ہے جو لوگ شریعت پر چلتے ہیں دونوں جہاں میں خوش وراضی رہتے ہیں جو مزوں کے پیچھے اسیطرح لگ جاتے ہیں کہ حلال اور حرام کی قید اٹھا دیتے ہیں وہ دنیا میں چند ہی روز جیتے ہیں اور بری حال سے ہزارہا بیماریوں میں گرفتار اور مرنے کے ساتھ ہی عذاب طیار ۱۲ ف۴ سہل سہل حکم تمکو دیتا ہے مثلاً لونڈی سے بھی نکاح کی تمکو اجازت دی ۱۲ ف۵ وہ سخت احکام کا تحمل نہیں کرسکتا اپنی خواہش کو بالکل دور نہیں کرسکتا اسلیئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہر حکم میں آسانی رکھی اور شریعت کو ایسا سہل سیدھا کردیا کہ دنیا کا عیش بالکل مٹ جائے نہ آدمی بالکل عیش میں غرق ہوکر خدا سے غافل ہوجائے ۱۲ ف۶ آن حضرت صلعم جب دنیا میں تشریف رکھتے تھے تو گناہ کی معافی کا یقینی طریقہ اللہ تعالیٰ نے بتلادیا تھا کہ پیغمبر پاس حاضر ہوکے خود بھی استغفار کیا آپ سے بھی دعا کرائی گناہ معاف ہوگیا اب جب پیغمبر صاحب کہاں سے تشریف لے گئے ہیں تو قرآن شریف موجود ہے اس آیت کو پڑھ کر اسی طرح سے استغفار کرے تو امید ہے کہ وہ اپنے فضل سے توبہ قبول کریگا ۱۲ ف۷ اس کی تہ تو نہ دوسرے بیقصور شخص کو مجرم بنانے کا اور مجرم کو بری کرنے کا قصد کیا تھا ۱۲ ف۸ پیغمبر گو گناہوں سے معصوم ہیں مگر بعضی باتیں عام لوگوں کے حق میں گناہ نہیں ہیں مگر جلالت شان کی وجہ سے ان کے حق میں وہی گناہ گنی جاتی ہیں اون کو اس سے بھی استغفار کرنیکا حکم ہوتا ہے ۱۲ معہ ۱ ایسا ہی تھا اگر کوئی اور حاکم ایسا کرتا تو کچھ بلا تھا کیونکہ غیب کا علم خدا کو ہے عدالت کا قیاس یہی ہے کہ جس کے قبضہ سے چوری کا مال نکلے وہ چور سمجھا جاوے ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

۸	الانعام	۶	كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر یہ لکھ لیا ہے کہ وہ مہربانی کریگا یعنے جو کوئی تم میں نادانی سے کوئی گناہ کر بیٹھے پھر اسکے بعد توبہ کرے اور اپنے تئیں سنوار لے تو وہ بخشنے والا مہربان ہے۔
۹	الاعراف	۱۹	وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اور جن لوگوں نے برے کام کیے پھر انکے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو بے شک تیرا مالک توبہ کے بعد البتہ بخشنے والا مہربان ہے۔
۹	الانفال	۴	وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝	اور اللہ انکو عذاب کرنیوالا نہیں جب تک وہ استغفار کرتے ہیں۔
۱۱	التوبة	۱۳	وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اور کچھ ایسے لوگ ہیں (جو منافق نہ تھے) انہوں نے اپنے قصور کا اقرار کیا انہوں نے ایک اچھا کام کیا تو ایک برا ملا دیا قریب ہے کہ اللہ تعالے انکی توبہ قبول کرے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔
〃	〃	〃	اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝	کیا ان لوگوں کو (ابتک) معلوم نہیں کہ اللہ ہی تو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور خیرات بھی وہی لیتا ہے اور اللہ ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔
〃	〃	۱۴	مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝	پیغمبر کو نہیں چاہیے نہ ایمان والوں کو کہ مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا مانگیں گو وہ ان کے رشتہ دار ہوں جب ان کو یہ معلوم ہو گیا کہ وہ (یعنے مشرک) دوزخی ہیں اور ابراہیم نے جو اپنے باپ کے لیے مغفرت کی دعا مانگی تھی تو کچھ نہیں مگر ایک وعدے (کی وجہ) سے جو اسنے اپنے باپ سے کیا تھا پھر جب ابراہیم کو یہ کھل گیا کہ اسکا باپ خدا تعالے کا دشمن ہے تو وہ اس سے الگ ہو گیا بے شک ابراہیم بڑا نرم دل بردبار تھا ۱۲
〃	〃	۱۷	لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ	بیشک اللہ تعالے نے پیغمبر کو معاف کر دیا اور مہاجرین اور انصار کو بھی جنہوں نے سخت وقت میں پیغمبر کا ساتھ

ف ۱ اپنے فضل و کرم سے ۱۲ ف ۲ اپنی حالت درست کر لے نیک کام کرنے لگے ۱۲ ف ۳ یا ان گناہوں کے بعد جن سے توبہ کی ہے ۱۲ ف ۴ ہوا یہ کہ ابوجہل مردود نے اور دوسرے کافروں نے کہنے کو تو یہ کہدیا کہ اگر یہ قرآن سچ ہو تو ہم پر تم برسیں پھر شام کو شرمندہ ہوئے اور طواف کے وقت غفرانک غفرانک کہنے لگے ۱۲ ف ۵ کہنے لگے ہم سے بیشک خطا ہوئی جو ہم جہاد میں شریک نہیں ہوئے ۱۲ ف ۶ مثلاً پہلے جہاد کیا اب رہ گئے یا ایمان لائے نماز روزہ کیا یا اچھا کام تہا برا یہ کیا کہ جہاد میں شریک نہیں ہوئے ۱۲ ف ۷ یہ آیت ابو لبابہ اور ان کے ہمراہیوں کے بارہ میں اتری وہ سچے مسلمان تھے لیکن تبوک کی لڑائی میں آپ کے ساتھ نہ جا سکے جب آپ لوٹ کر آئے تو انہوں نے اپنے تئیں مسجد کے ستونوں سے باندھ دیا اور کہنے لگے جب تک آنحضرت ﷺ خود ہم کو نہ کھولیں گے ہم یہیں بندھے رہیں گے آپ آتے جاتے پوچھتے یہ کون لوگ ہیں صحابہ نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کے ساتھ جہاد میں نہیں گئے اب یہ کہتے ہیں جب تک آپ انکو نہ کھولیں گے یہیں بندھے رہیں گے آپ نے فرمایا میں تو نہیں کھولونگا جب تک سرتاج ہی ان کو نہ کھولیگا آخر یہ آیت اتری اور آپ نے ان کو خود اپنے مبارک ہاتھوں سے کھولا ۱۲ ف ۸ حضرت علی رضہ نے کہا جب ابو طالب مر گئے تو میں نے آں حضرت صلعم کو خبر کی آپ روئے (کیونکہ ابو طالب آپ کے حقیقی چچا تھے اور انہوں ہی نے آپ کے دادا عبد المطلب کے گذر جانے پر آپ کی پرورش کی تھی اور جب تک جیتے رہے آپ کی حمایت کرتے رہے اپنی اولاد سے زیادہ آپ کو چاہتے تھے) پھر فرمایا جاؤ ان کو غسل دے اور کفن پہنا اور مٹی میں دبا دے اللہ تعالے ان کو بخشے اور ان پر رحم کرے میں نے ایسا ہی کیا اور آپ کئی دن تک ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہے اور گھر سے نہ نکلے یہانتک کہ یہ آیت اتری اس آیت سے یہ نکلا کہ مشرکوں سے دوستی نہ رکھنا چاہیئے ان کے لیے دعا کرنا چاہیئے ۱۲ ف ۹ جو ابراہیم نے اپنے باپ سے استغفار کا وعدہ کر لیا تھا جیسے اس آیت میں ہے لاستغفرن لک تو وعدے کو پورا کرنے کے لیے انہوں نے دعا کی ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

			الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ	ویا جبکہ ان میں سے ایک گروہ کے دل ڈگمگا گئے تب پھر اللہ تعالیٰ نے
			فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُ	انکو (دوبارہ) معاف کیا کیونکہ وہ انپر بہت مہربان اور رحم کرنے
			بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ	والا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تین شخصوں کو جو ڈھیل میں ڈالدیے
			الَّذِينَ خُلِّفُوا ۚ حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ	گئے تھے یہانتک کہ جب زمین (اتنی کشادہ ہونے سانتی انپر
			عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ	تنگ ہوگئی اور ان کی جان انپر دوبھر ہوگئی اور سمجھ گئے کہ اللہ
			.....	(کے عذاب یا غصے) سے کہیں پناہ نہیں مگر اسی
			عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا	کے پاس تب اللہ سبحانہ وتعالے نے ان پر کرم کیا
			مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ۚ ثُمَّ تَابَ	تاکہ وہ توبہ کریں بے شک اللہ تعالے بڑا توبہ قبول
			عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ	کرنے والا مہربان
			التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝	ہے ف
۱۱	هود	۱	وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا	اور اس لیے کہ تم اپنے مالک سے بخشش مانگو پھر اسکی درگاہ
			إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ	میں توبہ کرو وہ تم کو ایک مدت معین تک اچھی طرح (دنیا
			مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۖ	کے) مزے اٹھانے دیگا اور جس نے زیادہ عبادت کی
			وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ	ہے اس کو زیادہ اجر ملے گا اور اگر منہ موڑو گے تو
			عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ۝	مجھ کو ڈر ہے بڑے دن کا عذاب تم پر نہ ہو ف
۱۴	النحل	۱۵	ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ	جن لوگوں نے نادانی سے برا کام کیا (اپنر شہوت غالب
			بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ	ہوئی) پھر اسکے بعد توبہ کی اور (اپنے تئیں) درست کر
			وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا	لیا پھر تو تیرا مالک ان کا طرف دار ہے تیرا مالک توبہ
			لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝	کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے ف
۱۶	طٰهٰ	۴	وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَ	اور (اللہ نے کہا) اور یہی میری صفت ہے بیشک جو کوئی (گناہوں سے) توبہ کرے اور ایمان
			عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ۝	لاوے اور نیک کام کرے پھر راہ پر لگا رہے تو میں اسکو بہت بخشنے والا ہوں
۱۸	النور	۴	وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ	اور مسلمانو تم سب ملکر اللہ کی درگاہ میں توبہ کرو اس لیے کہ تم
			لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝	مراد کو پہونچو ف
۱۹	الفرقان	۶	وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ	اور جو کوئی (گناہ سے) توبہ کرے اور نیک کام کرے تو وہ اللہ

ف اور ساتھ ہی دیا تو ایسے وقت میں ۱۲ ف کعب بن مالک و مرارہ بن ربیع ہلال بن امیہ جن کا قصہ اس سورت کے تیسرے رکوع میں گذر چکا ۱۲ ف کوئی ان سے بات نہ کرتا نہ اپنی صحبت میں آنے دیتا ۱۲ ف یا ان کو توبہ کی توفیق دی ۱۲ ف معلوم ہوا کہ توبہ کا قبول ہونا محض اسکا فضل وکرم ہے اسپر کوئی چیز لازم نہیں ہے جیسے بعض گمراہ فرقوں کا خیال ہے ۱۲ ف جیون آرام سے گذرے گی روزی فراغت کے ساتھ ملے گی اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ استغفار سے بلائیں دور ہوتی ہیں اور توبہ سے خدا کی مہربانی ایسی ہوتی ہے کہ انسان کی عمر چین سے گذرتی ہے روٹی رزق میں برکت ہوتی ہے ۱۲ ف یا جس کی نیکیاں برائیوں سے بڑھ جاوینگی اسکو جنت ملیگی ابن مسعود رض نے کہا جو برائی کرے تو ایک ہی برائی لکھی جاویگی اور جو نیکی کرے تو اسکے لیے دس نیکیاں لکھی جاوینگی اب اگر اس کی برائی کا بدلہ اسکو دنیا ہی میں ملگیا (بیماری یا تکلیف سے) تو دسوں نیکیوں کا ثواب آخرت میں ملیگا ورنہ برائی کے بدل ایک نیکی کم ہو جاویگی اور نو نیکیاں رہیں گی ۱۲ ف کہیں سے حکم ہے ۱۲ ف استغفار اور توبہ نہ کروگے تو دنیا کی آفتیں الگ تو جہ کو الخ ۱۲ ف ۱۱ یعنے قیامت کے دن کا وہ بہت سخت ہے دنیا تو خیر بری طرح سے بھی گذر جاوے گی ۱۲ ف ۱۲ اس آیت کی تفسیر سورہ نساء میں گذر چکی ہے ۱۲ ف ۱۳ یعنے مرتے تک ایمان اور نیک عمل پر قائم رہے ۱۲ ف ۱۴ بری باتوں سے جو جاہلیت کے زمانہ میں ہوا کرتی تھیں ۱۲ ف ۱۵ دنیا اور آخرت میں تم کو فلاح ہو ۱۲ ف ۱۶ وہ ایسے وقت میں اتفاقاً سفر کرنے سے بیٹ گھبرائے تھے ۱۲ ف ۱۷ جنگ تبوک کو غزوۃ العسرۃ بھی کہتے ہیں چونکہ یہ جہاد ایسے وقت ہوا جب مسلمانوں پر بہت تنگی تھی سواری اور کھانے پینے کی حضرت عمر رض نے کہا ایک منزل میں تو پیاس کے مارے ہم یہ سمجھے کہ ہلاک ہو جائیں گے یہانتک کہ آدمی اپنے اونٹ کو کاٹتا پھر اسکے پیٹ میں کی نجاست نچوڑتا اور پی جاتا ابو بکر رض نے ان حضرت ص سے عرض کیا کہ دعا فرمایئے آپ نے دعا کی خوب باتی برسا ایک گروہ کے دل ڈگمگا گئے تھے یعنے مسلمانوں میں سے کوئی ایک گروہ لوٹ جانے کا قصد کر لیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے انکو بچا لیا اور وہ ان حضرت ص کے ساتھ گئے ۱۲

			إِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝	تعالیٰ کی طرف پورا پھر آتا ہے ۱۲
۲۵	الشوریٰ ۴۲	۳	وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝	اور وہی خدا تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور (ان کی) برائیاں معاف کر دیتا ہے اور جو تم کرتے ہو وہ جانتا ہے۔
۲۶	محمد ۴۷	۲	وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۚ	اور اپنے گناہ کی بخشش کے لیے اور ایماندار مرد اور ایمان والی عورتوں کے لیے دعا مانگتا رہ ۱۲
۲۸	التحریم ۶۶	۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۚ	مسلمانو اللہ سبحانہ وتعالےٰ کی درگاہ میں سچی توبہ کرو ۱۲

اَلشَّفَاعَةُ ۸۴

باب ۸۴ شفاعت کا بیان

۳	البقرہ ۲	۳۴	مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ	بے اسکے حکم کے کون اسکے پاس سفارش کر سکتا ہے ۱۲
۵	النساء ۴	۱۱	مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝	جو شخص اچھی بات کی سفارش کرے (خواہ وہ قبول ہو یا نہ ہو) اسکو اسکے ثواب میں سے (قیامت کے دن) ایک حصہ ملیگا اور جو شخص بری بات کی سفارش کرے اسکو ایک حصہ اسمیں سے ملیگا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا نگہبان ہے ۱۲
۱۶	مریم ۱۹	۶	لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝	وہ کسی کی سفارش نہ کر سکینگے مگر اسکی جس نے اللہ تعالےٰ سے اقرار کر لیا ہے ۱۲
۲۰	طٰہٰ ۲۰	۱۰۹	يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ۝	اس دن کسی کی شفاعت کام نہ آئے گی مگر جس کو رحمٰن (سفارش کرنے کی) اجازت دے اور اسکی بات پسند کرے ۱۲
۱۷	الانبیاء ۲۱	۲۸	وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝	اور وہ فرشتے کسی کی سفارش نہیں کر سکتے مگر جس کے لیے خدا کی مرضی ہو اور وہ اسکی ہیبت سے کانپ رہے ہیں ۱۲
۲۲	السبا ۳۴	۲۳	وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ	اور خدا تعالےٰ کے پاس سفارش کام نہیں آتی مگر جسکو وہ حکم دے دے جب انکے دل سے گھبراہٹ جاتی رہتی ہے تو (آپس میں) کہتے

وہ جتنا دور ہو گیا تعالےٰ ہی نزدیک ہو جاتا ہے یا پھر اپنے لگے درجے پر پہونچ جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ توبہ وہی ہے جس سے گناہ ندامت ہو اور اسکے بعد نیک کام کرے ورنہ خالی زبان سے توبہ کرنا اور گناہ پر جمے رہنا درحقیقت توبہ نہیں ہے ۱۲ ۔ ۲ بخشش کی دعا کرنا حالانکہ پیغمبر گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں مگر ان کی شان اتنی بڑی ہوتی ہے کہ جو باتیں ہمارے حق میں گناہ نہیں وہ انکے حق میں گناہ سمجھی جاتی ہیں جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ ۔ ۳ خالص دل سے اپنے پچھلے گناہ کی نیت نہ ہو حضرت عمر رضہ نے کہا توبہ نصوح وہ ہے کہ جس بری بات سے توبہ کرے پھر اسکو نہ کرے ایک حدیث میں بھی یہی مضمون ہے سید طاؤس نے کہا توبہ ہر ایک گناہ سے واجب ہے صغیرہ ہو کبیرہ فوراً بے تاخیر۔ حدیث میں ہے کہ میں ہر روز سو بار توبہ کرتا ہوں ایک روایت میں ستر بار سے زیادہ ۱۲ ۔ ۴ اس آیت سے پہلی آیت کا مطلب کہا گیا جس میں فرمایا ہے کہ اس دن سفارش نہ ہوگی یعنے بے حکم اور اجازت کے کسی کی مجال نہ ہوگی کہ اسکی جناب میں سفارش کرے البتہ اسکی مرضی پاکر جسکو وہ چاہتا ہے گا نیک بندے اسکی سفارش کرینگے ۱۲ ۔ ۵ اچھی بات کی سفارش مثلاً کسی غریب کی سفارش امیر سے کر دی اس کو کچھ ملگیا وہی ثواب میں داخل ہوا بری بات کی سفارش مثلاً ایک ڈاکو فسادی کی سفارش کی حاکم پر اثر ہو گیا اس نے چھوڑ دیا تو اس کے وبال میں پڑیگا ۱۲ ۔ ۶ یعنے مومن جو لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے یہی وہ عہد ہے جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ایسا شخص اگر گناہ گار ہو تو اسکے لیے سفارش کی امید ہے ۱۲ ۔ ۷ اس کی سفارش کچھ کام آ سکتی ہے ۱۲ ۔ ۸ اس دن کسی کو سفارش خانگی نہ ہوگی مگر جس کی سفارش کے واسطے رحمٰن جانتا ہے ۱۲ ۔ ۹ معلوم ہوا کہ بغیر خدا کی اجازت کے کوئی سفارش نہ کر سکیگا اور جو اجازت پائیگا اس شخص کے لیے ہوگی جس کی کوئی بات اللہ کو پسند ہوگی ابن عباس رضہ نے کہا یعنے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو صحیح حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ نصیب والا میری سفارش کے لیے وہ ہوگا جسنے خلوص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو یعنے موحد ہو کیونکہ مشرک کی شفاعت قبول نہ ہوگی ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

			قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝	ہیں تمہارے مالک نے کیا حکم دیا (دوسرے) کہتے ہیں جو حق تھا (اور) وہی (حکم دیا) اور وہ اونچا ہے بڑا ہے ۱۲
۲۴	الزمر ۳۹	۵	قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدو سفارش تو ساری خدا کے اختیار میں ہے آسمان اور زمین (سب) میں اسیکا راج ہے پھر (مرنے کے بعد بھی) تمکو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے ۱۲
۲۹	المدثر ۷۴	۲	فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝	تو انکو سفارش کرنیوالوں کی سفارش فائدہ نہ دے گی ۱۲

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى — باب ۸۵ کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھانے کا

۸	الانعام ۶	۲۰	وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝	اور جو کوئی شخص برا کام کریگا تو اسکا وبال اسی پر پڑے گا اور کوئی شخص دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر نہ لیگا پھر تم (سب) کو اپنے مالک کی طرف لوٹ جانا ہے وہ تم کو وہ باتیں بتلا دیگا جن میں تم اختلاف کرتے تھے ۱۲
۱۴	النحل ۱۶	۳	لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝	آخر وہ اپنے (گناہوں کی) پورے بوجھ قیامت کے دن اٹھائینگے اور جن لوگوں کو بے جانے بوجھے گمراہ کرتے ہیں ان کا کچھ بوجھ (اٹھائینگے) آگاہ رہو جو بوجھ یہ اٹھا رہے ہیں بہت برا ہے ۱۲
۱۵	بنی اسرائیل ۱۷	۲	مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ	جو شخص سیدھے رستے پر چلا تو وہ اپنے ہی فائدے کے لیے سیدھے رستہ چلتا ہے اور جو شخص رستے سے بہک گیا تو اسکا وبال بھگتنا ہوگا اور کوئی بوجھ اٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا ۱۲
۲۲	سبا ۳۴	۳	قُلْ لَّا تُسْـَٔـلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔـلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝	کہدو ہمارے قصور تم سے نہ پوچھیں گے اور تمہارے کاموں کو ہم سے نہ پوچھیں گے ۔
۲۷	فاطر ۳۵	۳	وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ	اور (قیامت کے دن) کوئی بوجھ اٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیگا اور (قیامت میں) جو بوجھ سے لدا ہوگا اگر وہ کسیکو بلائے تو اسکا ناطے والا ہی ہو اپنا بوجھ اٹھانیکے لیے بلائے تو وہ اسکا ذرہ بوجھ اٹھانیوالا نہیں ۱۲

وفی الصحیحین حدیث میں ہے جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کوئی حکم دیتا ہے تو فرشتے بازو ہلانے لگتے ہیں اسکا رشاد پر عاجزی سے دوسری روایت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی بھیجنے کے لیے کوئی کلام فرماتا ہے تو آسمان والے فرشتے ایسی آواز سنتے ہیں جیسے ایک زنجیر صاف چکنے پتھر پر چلائیں وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں اور بے ہوش ہی رہتے ہیں یہانتک کہ جبرائیل انکے پاس آتے ہیں اسوقت ان کو ہوش آتا ہے وہ کہتے ہیں اے جبرائیل تمہارے مالک نے کیا فرمایا وہ کہتے ہیں جو حق تھا۔ تیسری روایت میں ہے کہ ابن عباس رضہ نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلعم کو وحی بھیجنا چاہا تو ان فرشتوں کو بلایا جو وحی لیجاتے ہیں دوسرے فرشتوں نے پروردگار کی آواز سنی جب انکے دل ٹھکانے ہوئے تو وحی لیجانے والے فرشتوں سے پوچھنے لگے تمہارے مالک نے کیا فرمایا انہوں نے کہا جو حق تھا وہی فرمایا۔ ابن عباس رضہ نے کہا وحی کی آواز ایسی ہوتی ہے جیسے لوہے کو پتھر پر چلائیں یہ آواز سنتے ہی فرشتے سجدے میں گر پڑتے ہیں ۱۲ منہ اسکے بے حکم کوئی کسی کی سفارش نہیں کر سکتا اور نہ اس کی سفارش کچھ کام آسکتی ہے اور اسکا حکم ہونے کے بعد سفارش کرنا یا اور بات ہے گویا یہ سفارش ہی نہیں ہے بلکہ حکم کی تعمیل ہے جیسے کوئی غلام اپنے مالک کی مرضی پاکر اسکے اشارے سے کسی کی سفارش کرے وہ بھی ڈرتے اور تے بے انتہا عاجزی کے ساتھ ۱۲ منہ کیونکہ وہ کفر پر مرے اور کافر کے لیے سفارش قبول نہ ہوگی اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ مومنوں کو سفارش فائدہ دیگی ۱۲ منہ اسوقت کہاں جائیگا کون سا دین اور مذہب سچا ہوتا اور کون سا جھوٹا ۱۲ منہ کیونکہ انکا کوئی گناہ معاف تو ہوگا نہیں ۱۲ منہ حدیث میں ہے کہ جو کوئی اچھی رسم قائم کرے (جسنے سنت کے موافق) اسکو اپنا ثواب ملیگا اور ان لوگوں کے ثواب میں سے بھی جو قیامت تک اسپر عمل کریں اور جو کوئی بری رسم قائم کرے (بدعت خلاف شرع) اسپر اپنا بھی وبال پڑے گا اور ان لوگوں کے بال میں سے بھی جو قیامت تک اسپر عمل کریں ۱۲ منہ اور بے اسکے اوس میں کچھ گھٹائی گیا ۱۲ منہ دوسرے کا کچھ نقصان نہ ہوگا ۱۲ (باقی در ضمیمہ)

۲۳	النجم	۱	وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۙ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝	اور آخرت میں) کوئی بوجھ اٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیگا پھر تم کو اپنے مالک کے پاس لوٹ جانا ہے جو تم (دنیا میں کرتے رہے) اُس کا بدلہ دیگا وہ تمکو جتلا دیگا بیشک وہ تو دلوں (تک) کی بات جانتا ہے ف۱
۲۴	یونس	۴	فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝	پھر جو کوئی راہ پر جائے تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو کوئی بہک جائے تو بہک کر اپنا ہی برا کرے گا اور تو کچھ انکا ذمہ دار نہیں ہے ف۲
۲۵	حٰمٓ السجدۃ	۶	مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝	جو کوئی اچھا کریگا وہ اپنے ہی بھلے کے لیے اور جو کوئی برا کرے گا وہ اپنے ہی برے کے لیے اور تیرا مالک بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ف۳
۲۵	الجاثیہ	۲	مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝	جو کوئی اچھا کام کرتا ہے وہ اپنے ہی بھلے کے لیے کرتا ہے اور جو کوئی برا کام کرتا ہے اسکا وبال اسی پر پڑے گا پھر (آخر) تم کو اپنے مالک کی پاس لوٹ کر جانا ہے ف۴
۲۷	النجم	۳	اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ۙ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ۙ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۙ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۙ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝	کیا اسکو ان باتوں کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ کی (کتاب توریت) اور قوانین ہے اور ابراہیم کی (کتاب کی) اور قوانین جس نے (اللہ کا) حق پورا ادا کیا (ان کتابوں میں یہ لکھا) ہے کوئی بوجھ اٹھانیوالا دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائیگا اور یہ (بھی) لکھا ہے کہ آدمی کو اپنی ہی کوشش (ایمان) سے فائدہ ہوگا اور یہ اسکی کوشش آگے چلکر (قیامت کے دن اسکو) دکھائی جائے گی ف

وَزْنُ الْاَعْمَالِ

باب ۲۶ اعمال کا تولا جانا

۸	الاعراف	۱	وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝	اور اُسدن ٹھیک تول ہوگی ف۱ پھر جن کی تولیں بھاری ہوئیں ف۲ وہی لوگ مراد پانیوالے ہیں۔ اور جن کی تولیں ہلکی ہونگی ف۳

ف۱ تمہاری ناشکری اس سے چھپنے والی نہیں ۱۲ ف۲ اگر وہ حق بات کو نہ مانیں اور گمراہ رہیں تو تجھ سے مواخذہ نہ ہوگا ۱۲ ف۳ بلکہ جو عذاب کے لائق ہے اسی کو عذاب کریگا اس آیت کی تفسیر سورہ آل عمران میں گذر چکی ہے ۱۲ ف۴ وہ ہر ایک کو اسکے کام کا بدلہ دیگا ۱۲ ف۵ ابن عباس رضؓ نے کہا ابراہیم ؑ کے زمانہ میں لوگ ایک شخص کو دوسرے شخص کے قصور کے بدل پکڑا کرتے اور سزا دیتے۔ حضرت ابراہیم ؑ نے اس سے منع کیا اور اللہ کا یہ حکم سنایا کہ کوئی شخص دوسرے کے قصور میں نہیں پکڑا جا سکتا اور اوپر سورہ انعام میں اس کی بحث گذر چکی ہے ۱۲ ف۶ ایک کا ایمان دوسرے کے کام نہیں آ سکتا۔ امام شافعی رح نے اس آیت سے یہ نکالا ہے کہ قرآن پڑھنے کا ثواب مردہ کو نہیں پہونچ سکتا اور اہل حدیث کا صحیح مذہب یہ ہے کہ ہر ایک قسم کی عبادت کا ثواب مردے کو پہونچ سکتا ہے۔ امام ہمام شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے فرمایا جو یہ سمجھے کہ آدمی کو دوسرے کے عمل سے فائدہ نہیں ہوتا اسنے اجماع کے خلاف کیا اور بہت سی آیتوں اور صحیح حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ مردے کو زندوں کی دعا سے فائدہ ہوتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے فائدہ ہوگا اور فرشتے مومنین کے لیے دعا اور استغفار کرتے ہیں اور ان سے مومنین کو فائدہ ہوتا ہے اور مومنین کی اولاد ان کی طفیل سے بہشت میں جائے گی اسیطرح اکیس دلیلیں بیان کیں پھر فرمایا کہ ہم دوسری آیات اور احادیث کے خلاف اس آیت کی تفسیر کیونکر کر سکتے ہیں ۱۲ ف۷ قیامت کے دن اعمال کے ترازو میں اسکو دیکھ لیگا ۱۲ ف۸ ہر ایک کے نامہ اعمال تولے جاویں گے جیسے صحیح حدیثوں سے ثابت ہے بعضوں نے کہا نامہ عمل مجسم ہو کر تولے جاویں گے۔ بعضوں نے کہا عمل کرنیوالے تولے جاویں گے بعضوں نے کہا تولنے سے مراد یہ ہے کہ اعمال کا فیصلہ ہوگا اور یہ تاویل ہے سلف کا طریقہ یہ ہے کہ وہ آیتوں کو اپنے ظاہری معنے پر رکھتے ہیں اور ایسی آیتوں کے ظاہری معنے چھوڑ کر اور کچھ مراد لینا الحاد اور زندقت ہے ۱۲ ف۹ نیک اعمال زیادہ ہوئے ۱۲ ف۱۰ نیک عمل کم ہونگے ۱۲

			وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝		
۱۹	المؤمنون ۱۰۳	۶	فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝		انہوں نے اپنے تئیں تباہ کیا یہ بدلہ ہے ہماری آیتیں جھٹلانے کا (یا نہ ماننے کا)۔
۳۰	القارعة ۱۰۱	۱	فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝		پھر جسکے (نیکیوں کے) پلے بھارے ہوگئے تو وہ ہی لوگ بامراد ہونگے اور جسکے (نیکیوں کے) پلے ہلکے ہوگئے تو یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں آپ تباہ کیا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ۱۲ پھر جسکی تولیں (نیک اعمال کی) بھاری نکلیں گی تو وہ چین سے گزران کرے گا اور جسکے (نیک اعمال کی) تولیں ہلکی نکلینگی اسکا ٹھکانا ہاویہ ہوگا اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے ہاویہ کیا ہے وہ دہکتی آگ ہے ۱۲
			اَلْجَزَآءُ ۸۷		**باب ۸۷ جزا اور بدلے کا بیان**
۲۰	القصص ۲۸	۹	مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝		جو شخص (قیامت کے دن) ایک نیکی لیکر آئے گا اس کو اس سے بہتر بدلہ ملیگا اور جو برائی لیکر آئے گا تو جن لوگوں نے برے کام کیے ہیں انکو اتنا ہی بدلہ ملے گا جیسا وہ دنیا میں کرتے رہے ۱۲
۲۱	الروم ۳۰	۵	ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ	۳۰، ۴۱	لوگ جو برے کام کرتے ہیں اسکی وجہ سے خشکی اور تری میں خرابی پھیل گئی ہے اللہ تعالیٰ کا مطلب یہ ہے کہ ان کے کچھ کاموں کی سزا انکو دنیا ہی میں چکھائی تاکہ وہ ان بری کاموں سے باز آویں
″	″	۶	مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۝	۳۰، ۴۴	اور جو شخص کفر کرے تو اپنے کفر کی سزا وہی پائیگا اور جو لوگ نیک کام کریں وہ اپنے لیے آئندہ آخرت کی بھلائی کا) سامان کرینگے اسلیے کہ اللہ ایمانداروں کو نیک کام کرنیوالوں کو اپنے فضل سے (اچھا) بدلہ دیگا بیشک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا ۱۲
″	″	۷	لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝	۳۰، ۴۵	

حل اور برائیوں سے پہلے بھاری آوے ۱۲ ف۲ بڑی نیکی لا الہ الا اللہ ہے یہ ایک کلمہ ساری برائیوں سے بھاری اترے گا تو برائیاں انہی کی بھاری ہونگی جو شرک اور کفر میں مرے تھے ۱۲ ف۳ برائیاں بھاری ہونگی ۱۲ ف۴ اور یہ دوزخ کے بیچے کا طبقہ ہے۔ حدیث میں ہے جب کوئی مومن مرجاتا ہے تو دوسرے مسلمانوں کی روحیں اس سے ملتی ہیں اور پوچھتی ہیں فلان آدمی کہاں ہے فلان عورت کہاں ہے وہ کہتا ہے وہ تو مرگیا یا مرگئی اور کیا تمہارے پاس نہیں آئی تب وہ کہتے ہیں شاید وہ اپنے ٹھکانے ہاویہ میں گیا یا گئی وہ لوگ ہاں ہے جن کی تولیں بڑا بوجھ نکلیں گی وہی آسانی کے ساتھ حساب کیے جائیں گے پھر بہشت میں جائیں گے ۱۲ ف۵ دوزخ کی سخت سزا اس حدیث میں ہے وہ دنیا کی آگ سے بہتر حصے زیادہ گرم ہے ۱۲ ف۶ دس سے لیکر سات سو نیکیوں تک کا ثواب ۱۲ ف۷ یعنے برائی کی سزا اتنی ہی ملیگی جتنی ایک برائی کی سزا ہے یہ اللہ کا فضل اور کرم ہے کہ نیکی میں بہت بڑھا کر ثواب دیتا ہے اور برائی کی سزا اتنی ہی رکھتا ہے ۱۲ ف۸ شرک اور کفر اور گناہ ۱۲ ف۹ قحط اور بیماری بارش کی کمی فصل کی خرابی طوفان زلزلے ۱۲ ف۱۰ خشکی سے مراد کھلی زمین ہے جہاں لوگ بستے ہیں اور تری سے سمندر مراد ہے گناہوں کی وجہ سے دونو جگہ آفتیں آتی ہیں ۱۲ ف۱۱ یعنے میں اپنے لیے آرام کی جگہ بنائیں گے ۱۲

۲۱	السجدة ۳۲	۲	فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	تو کسی کو معلوم نہیں انکے (اچھے) کاموں کے بدل جو آنکھوں کی ٹھنڈک انکے لیے چھپا کر (آخرت میں) رکھی گئی ہے ف۱
۰	الاحزاب ۳۳	۳	لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	کہ اللہ تعالیٰ سچوں کو انکی سچائی کا بدلہ دے اور منافقوں کو چاہے سزا دے چاہے (جب وہ توبہ کریں) انکو معاف کردے بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔
۲۲	السبا ۳۴	۱	لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝	اسلیے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ انکو بدلہ دے انہی لوگوں کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔
۰	۰	۲	ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ۭ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝	اُن کی ناشکری پر ہمنے انکو یہ سزا دی اور ہم انہی کو سزا دیتے ہیں جو ناشکرے ہیں ف۲
۰	۰	۴	هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	جیسا وہ (دنیا میں) کرتے رہے ویسا ہی انکو بدلہ ملیگا۔
۲۳	یٰسٓ ۳۶	۴	وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا بِمَا كُنَّا نَعْمَلُ ۝	اور تم لوگوں کو ویسا ہی بدلہ ملیگا جیسا کرتے رہے 3 6.56
۰	والصّٰفّٰت ۳۷	۲	وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	اور تمکو وہی بدلہ ملیگا جیسے (کام دنیا میں) کرتے رہے۔
۲۴	المؤمن ۴۰	۲	اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ 40.17	آج ہر شخص کو اسکے اعمال کا بدلہ دیا جائیگا آج ظلم نہ ہوگا بے شک اللہ تعالے جلد حساب کرنے والا ہے ف۳
۰	۰	۵	مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ	جو کوئی برا کام کرے گا اسکو ویسا ہی بدلہ ملے گا 40.40
۲۵	الشوریٰ ۴۲	۴	وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ	اور برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہے اسپر بھی جو کوئی معاف کردے اور ملجائے (صلح کرے) تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے ف۴ 42.40
۰	الجاثیہ ۴۵	۳	وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	اور اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین حکمت سے بنائے ہیں ف۵ 45.22 اور مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ ملے اور انپر ظلم نہ ہوگا۔
۲۶	النجم ۵۳	۳	ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَاۗءَ الْاَوْفٰى ۝	پھر اسکو پورے سے پورا بدلہ ملے گا۔
۰	الرحمٰن ۵۵	۳	هَلْ جَزَاۗءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝	اچھے کام کیے تو اسکا بدلہ بھی اچھا ہی ملے گا اور کیا
۳۰	البینہ ۹۸	۱	جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ 98.8	انکا بدلہ انکے مالک کے پاس ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کے تلے نہریں پڑ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

ف۱ آنکھوں کی ٹھنڈک بہت سی نعمتیں جنکو پاکر بے حد خوش ہونگے ۱۲ ف۲ یعنے ایسی سخت سزا کہ بستی کی بستی سب تباہ ہو جائے کافروں اور ناشکروں ہی کو دیجاتی ہے ف۳ وہ سب کا حساب ایک ہی وقت میں لے لیگا ۱۲ ف۴ جسنے شرع میں برائی کی وہ ظالم ہے جو کسی برائی کے بدل اس سے زیادہ برائی کرے۔ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن منادی ہوگی اسمنہ کے ذمے جن لوگوں کا ثواب ہے وہ کھڑے ہو جائیں پھر وہی لوگ کھڑے ہونگے جنہوں نے دنیا میں لوگوں کے قصور معاف کر دیے ۱۲ ف۵ شاہ عبدالقادر صاحب رح نے یوں ترجمہ کیا ہے نیکی کا بدلہ نہیں ہے مگر نیکی حدیث شریف میں اسکی تفسیر یوں آئی ہے جسپر میں نے احسان کیا اسکو موحد بنایا اسکا بدلہ جنت ہے۔ ابراہیم خواص نے کہا اسلام کا بدلہ نہیں ہے مگر دارالسلام یعنے جنت ۱۲

التَّكْلِيفُ وَالْمُؤَاخَذَةُ ۸۸

باب ۸۸ تکلیف اور مواخذہ کا بیان

۲	البقرہ	۲۸۶	لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ
۳۵	فاطر	۵	وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۠

اللہ کسی شخص پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اتنا ہی جتنا وہ اٹھا سکے جو اس نے اچھا کام کیا اسکو فائدہ ہوگا اور جو برا کام کیا اسکا وبال اسی پر پڑیگا اور اگر اللہ لوگوں کو انکے کاموں پر (فوراً) پکڑ لیا کرے (سزا دی) تو زمین پر ایک جاندار بھی باقی نہ چھوڑے مگر اسے ایک مقرر وقت تک ان کو ڈھیل دیتا ہے جب انکا وقت (موت کا) آن پہنچے گا تو اللہ تعالے اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے ۵

اَلْاِمْهَالُ وَالْاِنْتِظَارُ ۸۹

باب ۸۹ انتظار کرنے کا بیان

۲	البقرہ	۲۱۰	هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝
۸	الانعام	۱۳۵	قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
۸	"	۱۵۸	هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ

کیا یہ لوگ اس انتظار میں ہیں کہ اللہ تعالے بادلوں کے چھپر لگائے ہوئے فرشتوں کو ساتھ لیے ہوئے انکے پاس آجائے اور جو ہونا ہے وہ ہو جائے اور سب کام اللہ ہی کے سامنے پیش ہونگے (اے پیغمبر) کہدے بھائیو تم جو کرتے ہو وہ کرتے رہو میں بھی (جو کرنیکا ہے وہ) کر رہا ہوں تم آگے چلکر جان لوگے کسکا انجام اچھا ہوتا ہے بیشک ظالم نہیں پنپتے (انکو بھلائی اور کامیابی نہیں ہو سکتی)۔

یہ لوگ اور کچھ نہیں اسکی راہ دیکھتے ہیں کہ فرشتے انکی جان نکالنے کو آموجود ہوں یا خود پروردگار آجائے یا تیرے پروردگار کی کچھ بڑی نشانیاں آجائیں جس دن تیرے پروردگار کی کچھ بڑی نشانیاں آجائیں گی پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں کوئی نیک کام نہ کیا ہو تو اسکا ایمان کوئی فایدہ نہ دیگا (اے پیغمبر) کہدے تم راہ دیکھتے رہو

۹	الاعراف	۶	هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝	میں بھی راہ دیکھ رہے ہیں ف۱ کیا اسکے ہونے پر یہ انتظار کر رہے ہیں جسدن وہ ہو پڑے گا تو جو لوگ اسکو بھولے بیٹھے تھے دنیا میں وہ کہنے لگیں گے بے شک ہمارے مالک کے پیغمبر سچی بات لیکر آئے تھے سچ کہتے تھے اب کوئی ہمارے سفارشی ہیں جو ہماری سفارش کریں یا ہم دنیا میں لوٹا دیے جائیں تو جیسے ہم کرتے تھے اب وہ نہ کریں گے وہ دوسرے (اچھے) کام کریں یہ لوگ تو اپنی جانیں تباہ کر چکے اور جتنی جھوٹی باتیں بناتے تھے وہ گئی گذریں ف۲
۱۰	التوبۃ	۷	فَانْتَظِرُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۝	تو انتظار کرتے رہو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔
۱۱	یونس	۲	وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝	اور جس طرح سے اللہ تعالیٰ انکی دعا بھلائی کی جلدی قبول کرتا ہے اگر برائی کی بھی اسیطرح جلدی سے قبول کرے تو انکی عمر ہی پوری ہو جاوے ف۳ اور جن لوگوں کو ہمسے ملنے کی امید نہیں ہے ف۴ انکو ہم انکی اپنی شرارت میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتے ہیں ف۵
〃	〃	〃	فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝	تو انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ف۶
〃	〃	۱۰	فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝	تو کیا یہ کافر بھی ویسے ہی عذابوں کے انتظار کر رہے ہیں جیسے انسے پہلے لوگوں پر عذاب ہو چکے ہیں (اے پیغمبر) کہدو تو انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ف۷
۱۲	ھود	۱۰	وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۝ وَانْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝	اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے انسے کہدو تم اپنی جگہ جو کرتے ہو کرے جاؤ ہم بھی کر رہے ہیں اور تم بھی راہ دیکھتے رہو ہم بھی راہ دیکھ رہے ہیں ف۸
۱۴	النحل	۴	هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝	یہ (کافر) کیا اسکی راہ دیکھتے ہیں کہ فرشتے انکے پاس (جان نکالنے کو) آموجود ہوں یا تیرے مالک کا عذاب (یا قیامت) آن پہونچے انسے پہلے جو لوگ گذر چکے انہوں نے بھی ایسا ہی کیا ف۹ اور اللہ تعالیٰ نے انپر (عذاب بھیجکر) ظلم نہیں کیا وہ اپنے پر آپ

ف قیامت ہی میں ہمارا تمہارا فیصلہ ہو جائیگا ۱۲ ف۲ یعنے جو اس کتاب میں وعدہ ہے عذاب ثواب قیامت کا اسکے آنے کا ۱۲ ف۳ یعنے کاش کوئی ہمارے سفارشی ہوتے ۱۲ ف۴ اتنا ہی ہو کہ ہم الخ ۱۲ ف۵ یعنے شرک کی باتیں وہ سمجھتے تھے کہ یہ لوگ خدا کے پاس ہمکو چھڑا لینگے اب اسکا پتہ بھی نہ رہا سفارش تو کجا ۱۲ ف۶ لیکن ہم برائی کی دعا جلدی قبول نہیں کرتے ۱۲ ف۷ اسمیں تہدید ہے کہ اللہ تعالیٰ کا غضب اترے اور فوراً ہلاک ہو جاویں مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے وہ جو اپنے یا دوسرے کی بھلائی کے لئے دعا کرتے ہیں تو اسکو تو قبول کر لیتا ہے لیکن غصہ اور رنج کی حالت میں خود اپنے کو یا دوسرے کو جو کوستے ہیں تو اسکو قبول نہیں کرتا ۱۲ ف۸ یہ حشر نشر کے قائل نہیں ہیں ۱۲ ف۹ حدیث میں ہے کہ اپنی جان اور مال اور اولاد پر بددعا نہ کرو ممکن ہے وہ ایسا وقت ہو جس وقت دعا قبول ہو جاتی ہے ۱۲ ف۱۰ کہ شاید اللہ تعالیٰ کو کوئی نشانی اوتار کر ہمارا تمہارا فیصلہ کر دے ۱۲ ف۱۱ ہم تو جب کسی قوم کو ہلاک کرتے ہیں تو پہلے عذاب اوتارتے ہیں ۱۲ ف۱۲ عنقریب تم کو سزا ہو گی ۱۲ ف۱۳ اپنی جگہ جو کرتے ہیں وہ ۱۲ ف۱۴ خدا کے حکم کی ۱۲ ف۱۵ یا تم جو ہلاکت آنے کے منتظر ہو اسکا انتظار کرتے رہو ہم اسکے منتظر ہیں کہ اگلے کافروں کی طرح تمپر بھی خدا تعالیٰ کا عذاب اترے یا تم ہمارے انجام کی راہ دیکھتے رہو ہم تمہارا انجام دیکھ رہے ہیں ۱۲ ف۱۶ اسمیں تعالیٰ کے پیغمبر کو جھٹلایا اور عذاب کے منتظر ہے ۱۲

			فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝	ظلم کرتے تھے آخر جیسے (برے) کام کرتے تھے انہی کی برائیاں انپر پڑیں (یعنی انکا بدلہ ملا) اور جو (لوگ) ان میں (اب) پڑے ہوئے ہیں جو ظلم کر رہے ہیں (یعنی انکا بدلہ ملے گا) اور وہ (ہمارے) قابو سے باہر نہیں ہیں ۱۲
۱۶	مریم ۱۹	۵	قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ	(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدے جو گمراہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو اور ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے خوب ڈھیلا دے ۱۲
۱۶	طٰہٰ ۲۰	۸	قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ۝	(اے پیغمبر ان سے) کہدو سب (اپنی اپنی جگہ) منتظر ہیں تم بھی انتظار کرتے رہو آگے چلکر (یا عنقریب) تم جان لوگے کہ سیدھے رستہ والے کون لوگ ہیں اور راہ پانیوالے کون لوگ ہیں ۱۲
۱۸	المؤمنون ۲۳	۴	اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۙ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝	کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم جو انکی مال اور اولاد سے مدد کرتے ہیں تو انکو بھلائی پہنچانے میں جلدی کرتے ہیں ہرگز نہیں ان لوگوں کو (ہمارا اصل مطلب) معلوم نہیں ۱۲
۲۱	السجدة ۳۲	۳	فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝	تو (اے پیغمبر) ان کافروں کا کچھ خیال نہ کر اور راہ دیکھتا رہ (اللہ کی مدد کا منتظر رہ) وہ بھی راہ دیکھ رہے ہیں ۱۲
۲۲	فاطر ۳۵	۵	فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝	پھر اب وہ اسی امر کے برتاؤ کے منتظر ہیں جو اگلے کافروں کے ساتھ ہوتا رہا (عذاب اترا) تو اللہ تعالیٰ کا برتاؤ (اسکا طریقہ قاعدہ) تو ہرگز بدلتا ہوا نہ پائیگا اور تو ہرگز اللہ کا برتاؤ ٹلتا ہوا نہ پائیگا ۱۲
۲۳	یٰسٓ ۳۶	۳	مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝	یہ لوگ یہی انتظار کر رہے ہیں کہ وہ (اچنبھے) میں جھگڑ رہے ہوں اور ایک چنگھاڑ (صور کی آواز) انکو (ایک دم سے) آدبوچے پھر نہ تو وہ (کچھ) وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں تک لوٹ کر جا سکیں گے ۱۲
״	ص ۳۸	۲	وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝	اور یہ (مکے کے) کافر (صور کی) ایک چنگھاڑ کے منتظر ہیں جو شروع ہونیکے بعد پھر (بیچ میں) دم نہ لیگی ۱۲
۲۵	الزخرف ۴۳	۶	هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝	کیا یہ لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ایک ہی ایکا قیامت انپر آن پہونچے اور انکو خبر نہ ہو ۔
״	الدخان ۴۴	۳	فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝	تو راہ دیکھتا رہ وہ بھی راہ دیکھ رہے ہیں ۱۲
۲۶	محمد ۴۷	۳	فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ	تو (اے پیغمبر) یہ (مکے کے) کافر کس بات کے منتظر ہیں، بس

ف اپنے منہ سے خود کہتے پھر عذاب کیوں نہیں آتا ایسے برے کام کرتے جن کی سزا عذاب ہے ۱۲ ف اسکی عمر بھی بڑھاتا ہے پیسہ بھی خوب دیتا ہے تاکہ خدا سے بالکل غافل ہو جائے ۱۲ ف کہ زمانہ کی گردش کس پر پڑتی ہے اور کون تباہ ہوتا ہے ۱۲ ف ہم کہ تم مرتے ہی سب کھیل جائے گا ۱۲ ف ہم ان کو مال اور اولاد جو کثرت سے دیے جاتے ہیں اس سے یہ غرض ہے کہ اور زیادہ بہکیں جائیں ہماری یاد سے غافل ہو جائیں پھر ایک ہی ایکا انکو سخت پکڑ لیں ۱۲ ف انکی باتوں کی پرواہ نہ کر ۱۲ ف یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ ف یہ سب ہیچ ہیں جب یہ کسی طرح نہ مانیں گے تو انکے کافروں کی طرح انپر بھی عذاب اترے گا ۱۲ ف آپس میں جھگڑ رہے ہوں جیسے بنیے کے جھگڑوں میں عموماً ہوں مول تول خرید فروخت میں ۱۲ ف جہاں آواز سنیں گے وہیں ہر کر رہ جائیں گے ۱۲ ف جب تک سب کو فنا نہ کرے گی نکلی نہ جھٹیوں ہے اتنا بھی نہ ٹھیرے گی جتنا دودھ دوہنے والا دوہا پھر لے میں پھر یں ٹھیرتا ہے بعضوں نے کہا مطلب ہے کہ یہ چنگھاڑ اپنے مقرر وقت سے ایک پل آگے پیچھے نہ ہوگی ۱۲ ف یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کا منتظر رہ وہ بھی انتظار کر رہے ہیں جو اسکو منظور ہوگا وہ بہ سبب سے ظاہر ہوگا کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲

			فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ	کہ یہی نشانیوں کو بھول جانے کے بعد یاد آنے پر ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھ
			قَتْلُ الْاَوْلَادِ ۹۰	**باب ۹۰ اولاد کو قتل کرنے کا بیان**
۸	الانعام ۶	۱۶	وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ	اور اسیطرح بہت مشرکوں کو انکے شریکوں نے اپنی اولاد کا مارڈالنا اچھا بتایا ہے تاکہ انکو تباہ کرنے کیلئے اور ان کے دین میں میل کرنے کے لیے اور اگر اللہ چاہتا تو یہ شرک اسکو نہ کرتے تو (اے پیغمبر) انکو اور انکے بہتانوں کو اپنے حال پر چھوڑ دے
"	"	"	قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَاۗءً عَلَي اللّٰهِ ۭ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝	بیشک جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ باندھکر جہالت کرکے نادانی سے اپنی اولاد کو مار ڈالا اور اللہ تعالیٰ نے جو رزق (روزی) انکو دیا اسکو حرام ٹھیرایا وہ گھاٹے میں پڑ گئے گمراہ ہوئے اور راہ پر نہیں آسکتے۔
"	"	۱۹	وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ	اور اپنی اولاد کو محتاجی کے ڈر سے مار نہ ڈالو ہم (ہی) تم کو روزی دیتے ہیں اور انکو (بھی) دیں گے۔
			اَلنَّجْوٰى ۹۱	**باب ۹۱ کانا پھوسی اور سرگوشی کا بیان**
۵	النساء ۱۴	۱۷	لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ۭ	اکثر انکے صلاح اور مشورے میں بھلائی نہیں ہوتی مگر وہ صلاح جو خیرات دینے یا اچھے کام کرنے یا لوگوں میں ملاپ کرنیکے لیے کی جاوے (وہ بیشک اچھی ہے)
۲۸	المجادلہ ۵۸	۸	اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ	(اے پیغمبر) کیا تو نے ان لوگوں پر نظر نہیں کی جنکو کانا پھوسی کرنے سے منع کیا گیا تھا لیکن جس کام سے منع کیا گیا تھا پھر

(باقی در ضمیمہ)

وَيَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ ۚ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝

اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو ان لفظوں سے تمہیں دعا دیتے ہیں جن لفظوں سے اللہ نے تمہیں دعا نہیں دی اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ ہمارے کہنے پر اللہ ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا ان کی (سزا کیلیے) دوزخ بس کرتی ہے اسی میں یہ جائیں گے وہ بُرا ٹھکانا ہے مسلمانو تم کانا پھوسی کرو تو گناہ کی بات اور ظلم اور پیغمبر کی نافرمانی کے لیے کانا پھوسی نہ کرو ہاں اگر ضرورت ہو تو نیک کام کرنے یا بری بات سے بچنے کے لیے کانا پھوسی کرو اور اللہ تعالے سے ڈرتے رہو جسکے پاس اکٹھا ہو کر تم کو جانا ہے یہ کانا پھوسی شیطان کا کام ہے اس سے یہ مطلب ہے کہ مسلمان اپنے بھائیوں کے مارے جانے کی خبر سنکر رنجیدہ ہوں حالانکہ اس کانا پھوسی سے مسلمانوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا جب تک خدا کا حکم نہ ہو اور مسلمانوں کو اسی پر بھروسا رکھنا چاہیے

۲۸	المجادلة	۲	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ ءَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

مسلمانو جب تم پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہنا چاہو تو کان میں بات کرنے سے پہلے کچھ خیرات سامنے دیدیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اس سے دل صاف رہیں گے پھر اگر تم کو خیرات کا مقدور نہ ہو تو اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے مسلمانو کیا تم اس حکم سے کہ پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہنے سے پہلے خیرات سامنے دیدیا کرو ڈر گئے تو خیر جب تم ایسا نہ کر سکے اور اللہ تعالے نے تمہارا قصور معاف کر دیا تو اتنا تو ضرور کرو کہ نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ تعالے اور اسکے رسول کا حکم مانتے رہو اور اللہ تعالے کو تمہارے (سب) کاموں کی خبر ہے

اِتباعُ الظنّ ۹۲

باب ۹۲ گمان کا بیان

۸	الانعام	۱۴	وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝
۸	"	۱۸	قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۝
۱۱	یونس	۴	وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ۭ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝
۱۱	"	۷	وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَاۗءَ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝
۳۹	الحجرات	۱	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ
۵۱	الذّٰریٰت	۱۰	قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝
۵۳	النجم	۲۳	اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ
"	"	۲۸	اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۭ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـــًٔا ۝

اور (ای پیغمبر) اگر تو ان لوگوں کے کہنے پر چلا جو دنیا میں (یا کہیں) زیادہ ہیں تو وہ تجھ کو خدا کی راہ سے بہکا دیں گے یہ لوگ صرف اپنے خیال پر چلتے ہیں اور کچھ نہیں بس اٹکلیں دوڑاتے ہیں ۝ (اے پیغمبر) کہدے تمہارے پاس کوئی دلیل بھی ہے تو ہمارے (گمان کے) لیے اسکو نکالو (پیش کرو) کچھ نہیں تم نرے گمان پر چلتے ہو اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہو ۝

اور ان (مشرکوں) میں اکثر نرے گمان (بالکل) پر چلتے ہیں ۝ تو گمان کہیں یقین کا کام دے سکتا ہے ۝ بے شک اللہ جانتا ہے جو وہ کر رہے ہیں ۝

اور جن لوگوں کی یہ (مشرک) پیروی کرتے ہیں کہ اللہ کے سوا انکو پکارتے ہیں وہ شریک نہیں ہیں ۝ یہ مشرک اور کچھ نہیں صرف گمان ۝ کی پیروی کرتے ہیں اور کچھ نہیں مگر خیال دوڑاتے ہیں ۝

مسلمانو (اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ) بہت گمان کرنے سے بچو رہو کیوں کہ بعضا گمان گناہ ہے ۝

یہ (بالکل) تکے چلانیوالے (کافر) تباہ ہوں (ملعون) جو غفلت میں (خدا کو) بھولے ہوئے ہیں ۝

یہ کافر بس گمان (بالکل) پر چلتے ہیں اور جو انکے دل میں آتا ہے وہ کرتے ہیں ۔

وہ اسکو نہیں صرف (بالکل) گمان پر چلتے ہیں اور گمان وہاں کچھ کام نہیں آتا جہاں پر یقین چاہیے ۝

اِیفاءُ الکَیلِ وَالوَزنِ ۹۳

باب ۹۳ ناپ تول پورا کرنے کا بیان

۸ ۳۰	الأنعام سیق التطفیف	۱۹ ۱	وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۖ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۭ اَلَا يَظُنُّ اُولٰۗىِٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۙ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۭ	اور ماپ تول کو انصاف سے پورا کرو۔ ان لوگوں کی خرابی ہوگی جو ماپ تول میں کمی کرتے ہیں جب وہ لوگوں سے ماپ کر لیں تو پورا لیتے ہیں اور جب انکو ماپ یا تول کر دیں تو کم دیتے ہیں کیا ان لوگوں کو یقین نہیں کہ وہ مر کر پھر) ایک بڑے (ہولناک) دن کے لیے اٹھائے جائیں گے جس دن لوگ سارے جہان کے مالک کے سامنے (اپنے اعمال کا حساب دینے کو) کھڑے ہونگے ؎
	تَضْعِيْفُ الْحَسَنَاتِ وَجَزَآءُ السَّيِّاٰتِ ۹۴			باب ۹۴ نیکیوں کا دوچند سے چند ثواب ملنا اور برائی کا بدلہ برابر برابر
۲	البقرہ	۲۶۱	كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ	انکی مثال اُس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں نکلیں ہر بالی میں سو دانے اور اللہ تو جسکو چاہتا ہے اسسے دونا دیتا ہے (یا اس سے زیادہ)۔
۸	الانعام	۱۶۰	مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	جو شخص (قیامت کے دن) ایک نیکی لیکر آئیگا اسکو دس گنی ہی نیکیوں کا ثواب ملیگا اور جو کوئی ایک برائی لائیگا اسکو اتنی ہی (ایک ہی برائی کی) سزا ملے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔
۲۲	السبا	۳۷ ۵	فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ جَزَاۗءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا	تو ایسے لوگوں کو ان کے کاموں کا دوہرا ثواب ملے گا۔
۴۲	الشوریٰ	۲۳ ۳	وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝	اور جو کوئی نیکی کمائے تو ہم اسکی خوبی اور بڑھا دینگے بیشک اللہ تعالے بخشنے والا قدر کرنیوالا ہے۔
۵۷	الحدید	۱۱ ۲	مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۚ	(لوگو تم میں سے) کون ایسا ہے جو اللہ کو قرض دے اچھا قرضہ پھر اللہ اسکا دونا اسکو دے گا اور (اسکے علاوہ) اسکو بہتر بدلہ دیگا
〃	〃	۱۸ ۴	اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَ	بیشک جو مرد خیرات کرتے ہیں اور جو عورتیں خیرات کرتی ہیں اور جو لوگ

وائل کہتے ہیں مرثد میں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو وہاں ایک شخص تھا ابو جہینہ اسکو طرح کے ساتھ رکھتا تھا ایک سے مال لیا کرتا اور دوسرے سے دیا کرتا اسوقت یہ آیت اتری حدیث میں ہے جو لوگ عہد شکنی کرینگے اللہ تعالے انپر دشمن کو غالب کریگا اور جو لوگ ناحق مال میں خیانت کریں گے پھر قحط آئیگا یا بیداد حاکم ہوگی ۱۲ وقال ابن کثیر کہ پسینے میں ڈوبے ہونگے جیسے حدیث میں ہے ایک روایت میں ہے لوگوں کا حال ہوگا جب سات ہاتھ کو اس طرح سے اکٹھا کریگا جیسے تیر ترکش میں اکٹھا کیے جاتے ہیں پھر ان پر برس تک تمہاری طرف دیکھے گا بھی نہیں ایک روایت میں ہے چالیس دن ایسے سانپ سے ڈر جائینگے جیسے شام کے وقت سے جب سورج ڈوبنے کو ہوتا ہے تو بہت ابن مسعود سے کہا چالیس برس برابر لوگ کھڑے رہیں گے ایک روایت میں ہے ستر برس تک انکو کوئی حکم نہیں ملیگا ۱۲ ابن کثیر نے بسند صحیح ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ان سب نیکیوں کا فضل کہا جائیگا سے مراد لا الہ الا اللہ کہنا ہے حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا لا الہ الا اللہ کہنا بھی نیکی ہے آپ نے فرمایا ان سب نیکیوں سے افضل ہے ۱۲ حق بشرطیکہ دنیا میں توبہ کرلی ہو اگر توبہ کرلے تو اس کی نیکیاں برائیوں پر زیادہ ہوں یا اللہ تعالے اپنے کرم سے معاف کر دے تو یہی سزا ہوگی ۱۲ حق دونا کرنا سات سو تک ثواب دینے کے ساتھ خاص اسی کی رضامندی کے لیے ہو جس کے لیے چاہے کرے ۱۲ حق اس آیت میں یہ کہ کچھ مال کی احتیاج ہو کچھ سے زیادہ جسکو طبیعت چاہے کہ مقدم کرے اپنے اوپر ہو کہ نہ ہو کہ دوسرے کو دیدے اپنا ساتھ ہو یا نہ ہو ۱۲ حق ان میں کم نہ کیے ۱۲ حق دونے سے مراد دس گنا ہے سات سو تک ہے اللہ تعالے کی راہ میں بشرطیکہ خالص اسی کے لیے ہو ۱۲ حق

			اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے تو اللہ تمکو دونا کریگا اور تم کو بخشدیگا اور اللہ بڑا قدر دان بردبار ہے	اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
	التغابن	۱۷	اللہ کو اچھا قرض دینے میں انکو دونا ثواب ملیگا اور اسکے علاوہ انکو اچھا بدلہ دیا جائے گا (بہشت)۔ اگر تم (اسے مسلمانو) اللہ کو اچھا قرض دو گے تو اللہ تمکو دونا کرکے (یعنی سات سو گنا تک) دیگا اور تمہارے گناہ بخشدے گا۔	اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
			باب ۹۵ انسان کی فطرت اور طبیعت اور اسکی پیدایش کا بیان	خِلْقَةُ الْاِنْسَانِ وَطَبْعُهٗ
۵	النساء	۵	اور آدمی پیدایش سے کمزور بنا ہے ۲	وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا
۱۱	یونس	۲	اور جب آدمی کو کسی قسم کی تکلیف پہونچتی ہے تو پڑا یا بیٹھا یا کھڑا (ہر حال میں) ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اسکی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہی چال چلتا ہے جیسے کسی تکلیف میں جو اسکو پہونچی تھی ہمکو اسنے پکارا ہی نہ تھا ایسے ہی حد سے بڑھجانیوالوں کو انکے کام بھلے معلوم ہوتے ہیں ۷	وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۚ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
۱۰	"	۴	اور (شروع میں) لوگ ایک ہی راہ پر تھے پھر جدا جدا (مذہب) ہو گئے اور اگر اللہ تعالے کی ایک بات آگے نہ ہو چکی ہوتی تو جن جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں انکا فیصلہ (کب کا) ہو گیا ہوتا ۸	وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝
۱۰	"	۳	اور جب لوگوں کو تکلیف لگ جاتی ہے اسکے بعد ہم انکو اپنی مہربانی (کا مزہ) چکھاتے ہیں تو ہماری آیتوں میں چالبازی کرنے لگتے ہیں (اے پیغمبر) کہدو اللہ کی چال بہت تیز ہے اور ہمارے فرشتے تمہاری چالیں سب لکھتے جاتے ہیں ۹	وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝
۱۲	هود	۲	اور اگر ہم آدمی کو اپنی مہربانی (کا مزہ) چکھا کر پھر اسکو چھین لیتے ہیں تو وہ ناامید ناشکرا بنجاتا ہے ۱۰ اور اگر ہم اسکو اس تکلیف کے بعد جو اسپر آئی تھی پھر آرام (کا مزہ) چکھائیں تو کہنے لگتا	وَلَىِٕنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ۝ وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ

۱ خوشدلی سے اس کی راہ میں خرچ کرو گے ۱۲ ۲ وہ سخت احکام کا تحمل نہیں کر سکتا اپنی خواہش کو بالکل دور نہیں کر سکتا اسلئے اللہ نے اپنے فضل و کرم سے ہر حکم میں آسانی رکھی اور شریعت کو ایسا سہل بنا دیا کہ نہ دنیا کا عیش بالکل مٹ جائے نہ آدمی بالکل عیش میں غرق ہو کر خدا سے غافل ہو جائے ۱۲ ۳ آدمی میں جیسے بیخبری غرضی ہے ۱۲ ۴ شیطان نے انکو بہکا دیا ہے اون کے برے کاموں کو ان کی نظر میں اچھا کر دکھایا ہے ابو الدرداء رضی نے کہا خوشی اور چین کے وقت اللہ کی یاد کرو سختی اور تکلیف میں ہی تیری دعا قبول کرے گا ۱۲ ۵ حضرت آدم کے زمانہ سے لیکر حضرت نوح کے زمانے کے قریب تک سب لوگ ایک ہی دین پر تھے ۱۲ ۶ کہ قیامت ہی کے دن ہر ایک کو اسکے کئے کا پورا پورا بدلا ملیگا اور جھوٹ ناحق کہنے والوں پر فوراً عذاب الٰہی نازل ہو جاتا ۱۲ ۷ تمام اور راحت دیتے ہیں ۱۲ ۸ جھٹلاتے ہیں ملتے جاتے ہیں ۱۲ ۹ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالے کے بندوں کا امتحان لینے کے لئے ایک آفت جیسے قحط یا بیماری بھیجتا ہے اور سوقت لوگ گڑگڑا کر دعائیں کرتے ہیں عاجزی کرتے ہیں تو وہ آفت جاکر نعمت آتی ہے مثلاً اولاً آب ہوا کی صحت جن کی قسمت میں ایمان نہیں ہے ۱۲ اس نعمت کو دانہ کی خوش کا معمولی ٹوٹکے ہیں اور کبھی بھی اسکی طرف رجوع نہیں ہوتے بلکہ اور زیادہ شرارت پر مستعد ہو جاتے ہیں اس لئے ان کو ڈھیل دیتا ہے ۱۲ ۱۰ دنیا داروں سے جنسی نخلصا کرتے ہیں چالیں چلتے ہیں اللہ نے فرمایا اون کی چال کچھ کام نہیں آنے کی اللہ تعالیٰ کی چال بہت تیز ہے ۱۲ ۱۱ یہ ہے ہر ایک آدمی کی جبلت کا فرمانبرداروں کا بھی کافروں کا بھی مطلب یہ ہے کہ آدمی کی فطرت میں ناشکری ہے جب ہی کی مصیبت جب آتی ہے تو اللہ تعالے کی اگلی نعمتوں کو بالکل بھول جاتا ہے ۱۲

			كما قال تعالى يقول ذهب السيئات عني إنه لفرح فخور إلا الذين صبروا وعملوا الصلحت أولئك لهم مغفرة وأجر كبير	ہے اب سب دلد ہے سے دور ہوئے اور بھول کر مست بن جاتے ہیں صابر ہیں اور نیک کام کرتے ہیں ان ہی لوگوں کے واسطے بخشش اور بڑا اجر ہے۔
۱۳	ابراهیم	۵	إن الإنسان لظلوم كفار	بے شک آدمی بڑا بے وفا بڑا ناشکرا ہے ۱۲
۱۴	الحجر	۳	ولقد خلقنا الإنسان من صلصال من حمإ مسنون	اور ہم نے آدمی کو (یعنے حضرت آدم کو) کنکھناتے کالے سڑے گارے سے پیدا کیا ۱۲
″	النحل ۱۶	۱	خلق الإنسان من نطفة فإذا هو خصيم مبين	اس نے آدمی کو نطفے سے پیدا کیا (اسوقت کیا کمزور تھا) پھر طاقت آتے ہی (ایکدم سے وہ کھلا جھگڑالو بن گیا ۱۲
۱۵	بنی اسرائیل	۲	ويدع الإنسان بالشر دعاءه بالخير وكان الإنسان عجولا	اور آدمی (رنج اور غصہ کی حالت میں) اسیطرح بد دعا کرنے لگتا ہے جسطرح بھلائی کی دعا کرتا ہے اور آدمی بڑا جلد باز ہے ۱۲
″	″	″	وكل إنسان ألزمناه طئره في عنقه ونخرج له يوم القيمة كتابا يلقىه منشورا اقرأ كتبك كفى بنفسك اليوم عليك حسيبا	اور ہمنے ہر آدمی کی قسمت (برا بھلا جو ہونا ہے) اسکی گردن میں لٹکا دی ہے ۱۲ اور قیامت کے دن ہم اسکو ایک کتاب نکالکر دکھائینگے جسکو وہ کھلی ہوئی پائیگا (اپنے اعملوں کی) کتاب پڑھ لے آج تو خود اپنا حساب لینے کے لیے آپ ہی کافی ہے ۱۲
″	″	۷	وكان الإنسان كفورا	اور آدمی بڑا ناشکرا ہے۔
″	″	۹	وإذا أنعمنا على الإنسان أعرض ونا بجانبه وإذا مسه الشر كان يئوسا	اور جب ہم آدمی کو کوئی نعمت دیتے ہیں تو (الٹا شکر تو نہیں کرتا) کورا ہو جاتا ہے اور کروٹ پھیر لیتا ہے ۱۲ اور جب اسپر مصیبت آتی ہے تو ناامید بنجاتا ہے ۱۲
″	″	۱۱	وكان الإنسان قتورا	اور آدمی بخیل ہے ۱۲
″	الکہف ۱۸	۸	وكان الإنسان أكثر شيء جدلا	مگر (بات یہ ہے) کہ آدمی سب سے زیادہ جھگڑالو ہے ۱۲
۱۶	مریم ۱۹	۵	ويقول الإنسان أإذا ما مت لسوف أخرج حيا أولا يذكر الإنسان أنا خلقناه من قبل ولم	اور آدمی (جو قیامت کا انکار کرتا ہے) کہتا ہے کیا جب میں مر جاؤنگا تو پھر دوبارہ اجلا کر (قبر سے) نکالا جاؤنگا اس آدمی کو اتنا شعور نہیں کہ پہلے جب وہ کچھ نہ تھا ہم نے اسکو

(باقی در صفحہ بعد)

۱۸	الانبیاء	۳	خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُورِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ۝	پیدا کرڈالا ف آدمی کی پیدائش میں جلد بازی ہے اب میں تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھلاتا ہوں تو مجھ سے جلدی نہ کرو ف
۲۲	الحج	۹	إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ ۝	بے شک آدمی بڑا ناشکرا ہے ف
۱۸	المؤمنون	۱	وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝	اور ہم نے آدمی کو مٹی سے بنایا اور (آدم کو) مٹی کا پہر پہنے اس مٹی (یعنی) کو نطفہ کرکے ایک محفوظ جگہ (یعنے رحم) میں رکھا پہر ہم اسی نطفہ کو خون کی پہٹکی کردیتے ہیں (یعنے بستہ خون) پہر پہٹکی کو گوشت کا مجہ کردیتے ہیں پہر مجہ میں ہڈیاں پیدا کرتے ہیں پہر ہڈیوں پر گوشت چڑہاتے ہیں پہر ایک دوسری صورت بناکر اسکو نکالتے ہیں ف (کیا کہنا) بڑی برکت والا ہے اللہ تہہ سب سے عمدہ بنانیوالا ہے ف
۱۹	الفرقان	۳	وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ۝	اور شیطان تو آدمی کو (وقت پر) دغا دیتا ہے ف
۲۱	الروم	۴	وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ۝	اور لوگوں (کا یہ حال ہے ان) کو جب ہم (اپنی) مہربانی (کا مزہ) چکہاتے ہیں تو (خوشی میں) مست ہوجاتے ہیں (خدا کو بہول جاتے ہیں) اور اگر انکے اعمال کی سزا میں انپر کوئی مصیبت آتی ہے تو اسیوقت (اللہ کی رحمت سے) ناامید ہوجاتے ہیں ف
〃	〃	〃	وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۝	اور لوگوں (کا یہ حال ہے ان) کو جب کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو اپنے مالک کی طرف رجوع ہوکر اسکو پکارتے ہیں پہر جب وہ اپنی مہربانی (کا مزہ) اسکو چکہاتا ہے تو ایک گروہ ان میں کا اسیوقت شرک کرنے لگتا ہے۔
۲۲	السجدہ	۱	وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ۝ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ	اور آدمی کی پیدائش گارے (کیچڑ) سے شروع کی پہر اسکی نسل بےحقیقت پانی سے قائم رکہی پہر اسکو ٹھیک کیا (پتلہ بنایا سب اعضا درست کیے) اور اس میں اپنی طرف سے جان پہونکی اور تم کو (سننے کے لیے) کان دیے اور

ف۱ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب حادث ہے ایک زمانہ تہا کہ اسمیں خدا کے سوا اور کسی چیز کا وجود نہ تہا پہر یہ سب کہاں سے آگیا اسکو اسی نے پیدا کیا جو ایسا قدرت والا ہو کہ بیٹھے بیٹھے سب کچھ پیدا کردے اسکو دوبارہ اٹہانا کیا مشکل ہے بعضوں نے جہد و قاعدہ جان لیے ہیں کہ کوئی چیز بیت نیست نہیں ہوسکتا تو کوئی نیست ہست ہو سکتا ہے دونوں باتیں غلط ہیں ترانے ہے کہ ہیں اسمیں قطعاً اختیار نہیں ہے قدرت ہے کہ بندے ایسا نہیں کرسکتے ۱۲ ف۲ جہان اسے پسند ہے چاہتا ہے ہی ہوجائے بعضوں نے کہا آدمی سے خود آدم مراد ہیں انکے سر میں جان پڑی تب ہاتھ پاؤں ہلے بعضوں نے اٹہنا پاٹا لوگر پٹے اور تعالے نے فرمایا انسان جلد بازی سے بنا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں اتری اسنے کہا قریش کہتے ہیں اور تعالے کے وعدہ کی جلدی کرتے تھے ۱۲ ف۳ قدرت کی نشانیوں سے کافروں کی تباہی اسلام کا غلبہ قیامت کا وعدہ یہ سب امور اسی سے ہوئے ۱۲ ف۴ اللہ کے حق ہونے کی دلیلیں ہیں ہوسکتے مگر آدمی احسان فراموشی کرکے خدا کی یاد سے غافل ہوجاتا ہے اور بعضے تو خدا کو بہول کر دہریہ ہوجاتے ہیں ف۵ یہ بھی دلیل ہے قیامت کے ہونے پر جس نے پہلے انسان کو (یعنے آدم علیہ السلام کو) بےجان ہوئی مٹی سے بنایا وہ اس میں جان ڈالنے کے بعد اسکو دوبارہ بنانے پر کیا قادر نہ ہوگا ف۶ یعنے اولاد کو جو ان بناتے ہیں ۱۲ ف۷ اگر چاہیں لوگ یہی صورت بناتے ہیں ہاتھ پاؤں کی پانچ پانچ انگلیاں ہر ایک میں ہوتی ہیں ف۸ ان چیزوں کو پیدا کرکے ان سے فائدہ اٹہانے کی قدرت دی ہے ف۹ یعنے آنکھوں سے دیکہنے کا کام نہیں لیتے ف۱۰ یعنے ہدایت کی باتیں سنکر نہیں مانتے ف۱۱ یعنے ہدایت کی باتیں سننے کا کام نہیں کرتے ف۱۲ یعنے ہدایت کی باتیں سمجہنے کے لیے عقل کا کام نہیں کرتے ف۱۳ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۱۴ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۱۵ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۱۶ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۱۷ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۱۸ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۱۹ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۲۰ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۲۱ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۲۲ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۲۳ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۲۴ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۲۵ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۲۶ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۲۷ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۲۸ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۲۹ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۳۰ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۳۱ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۳۲ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۳۳ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۳۴ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۳۵ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۳۶ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۳۷ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۳۸ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۳۹ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۴۰ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۴۱ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۴۲ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۴۳ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۴۴ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۴۵ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۴۶ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۴۷ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۴۸ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۴۹ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۵۰ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۵۱ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۵۲ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۵۳ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۵۴ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۵۵ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۵۶ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۵۷ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۵۸ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۵۹ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۶۰ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۶۱ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۶۲ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۶۳ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۶۴ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۶۵ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۶۶ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۶۷ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۶۸ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۶۹ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۷۰ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۷۱ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۷۲ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۷۳ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۷۴ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۷۵ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۷۶ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۷۷ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۷۸ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۷۹ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۸۰ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۸۱ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۸۲ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۸۳ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۸۴ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۸۵ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۸۶ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۸۷ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۸۸ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۸۹ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۹۰ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۹۱ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۹۲ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۹۳ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۹۴ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۹۵ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۹۶ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۹۷ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۹۸ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۹۹ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے ف۱۰۰ یعنے ہدایت کی باتیں سننے سمجہنے کا کام نہیں کرتے

			الاجناد والافیدہ والفیدہ	
			یشکرون ۝	
۲۲	۳۳ الاحزاب	۹	انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوٰت والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہ کان ظلوما جھولا ۝ لیعذب اللہ المنفقین والمنفقٰت والمشرکین والمشرکٰت ویتوب اللہ علی المؤمنین والمؤمنٰت وکان اللہ غفورا رحیما ۝	ہمنے آسمان اور زمین اور پہاڑوں کو (اپنی) امانت دکھائی (اور) انسے پوچھا کیا تم اسکو اٹھاتے ہو انہوں نے اسکا اٹھانا قبول نہ کیا اور اسکے اٹھانے سے ڈر گئے اور آدمی نے (بے سمجھے) اسکو اٹھا لیا بیشک آدمی بڑا ظالم کیا نادان کی (آدمی نے یہ امانت) اسلیے (اٹھائی) کہ اللہ جو منافق مرد اور منافق عورتیں اور مشرک مرد اور مشرک عورتیں نکلیں انکو عذاب دے اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر مہربانی کرے اور اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے۔
۲۳	یٰس ۳۶	۵	اولم یر الانسان انا خلقنٰہ من نطفۃ فاذا ھو خصیم مبین ۝	کیا آدمی نے نہیں دیکھا کہ ہمنے اسکو نطفہ سے بنایا پھر (اتنا بڑا ہوکر وہ (ہم ہی سے) کھلم کھلا جھگڑنے لگا۔
۳۷	والصفت ۳۷	۱	انا خلقنٰھم من طین لازب ۝	ہمنے انکو لیسدار کیچڑ سے بنایا۔
۳۹	الزمر ۳۹	۱	واذا مس الانسان ضر دعا ربہ منیبا الیہ ثم اذا خولہ نعمۃ منہ نسی ما کان یدعوا الیہ من قبل وجعل للہ اندادا لیضل عن سبیلہ قل تمتع بکفرک قلیلا انک من اصحٰب النار ۝	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو دل سے اپنے مالک کی طرف رجوع ہوکر اسکو پکارتا ہے پھر جب وہ اپنی طرف سے اسکو کوئی نعمت دیتا ہے تو اسکو بھول جاتا ہے جس کو وہ اس (نعمت کے ملنے) سے پہلے پکارتا تھا اور اللہ کی راہ سے بہکا دینے کو اسکا برابر والا دوسروں کو ٹھیرا تا ہے کہدے تو اپنی ناشکری میں چند روز مزے کرلے آخر تو دوزخیوں میں ہوگا ث
۳۹	۵		فاذا مس الانسان ضر دعانا ثم اذا خولنٰہ نعمۃ منا قال انما اوتیتہ علی علم بل ھی فتنۃ ولکن اکثرھم لا یعلمون ۝	پھر آدمی کا تو یہ حال ہے (کہ) اس کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو عرض کرکے ہمکو پکارتا ہے اسکے بعد جبکوئی نعمت ہم اسکو دیتے ہیں تو (یوں) کہتا ہے کہ مجھے تو میرے علم (اور لیاقت) سے یہ نعمت ملی ہے نہیں وہ نعمت (اللہ کی) آزمایش ہے پر اکثر لوگ (یہ بات) کو نہیں جانتے ۱۲

(۱۲) کہا ہم میں اتنی طاقت نہیں ہے ۱۲ (۲) امانت سے اللہ کے فرائض اور احکام مراد ہیں (۳) صورت یہ ہے کہ آسمان اور زمین اور پہاڑوں کو بولنے کی طاقت دی پھر ان سے پوچھا تم یہ سب کام بجا لاتے ہو کر بجا لاؤ گے تو ثواب پاؤ گے ورنہ عذاب ہوگا وہ ڈر گئے اور معافی مانگی لیکن آدم نے یہ قبول کر لیا اور قبول کرتے ہی تھوڑی دیر میں ان سے قصور سرزد ہوا (۴) بعضوں نے کہا امانت سے مال کی امانت مراد ہے (۵) بعضوں نے کہا شرم گاہ کی حفاظت ..... بہت کا قول ہے بعضوں نے کہا عقل اور فہم (۶) بعضوں نے کہا خدا کا پہلا عہد کہ اس کی عبادت کرے گا اور اپنی حقیقت بھول گیا ایک لحظہ ناپاک یا ایک مشت خاک کو لگا اس شہنشاہ مالک الملک کی قدرت میں جھگڑنے۔ کہتے ہیں عاص بن وائل ایک گلی سڑی ہڈی اٹھا کر لایا اور ہاتھ سے مل کر اسکو چورا کر دیا پھر کہنے لگا اے محمد کیا اسکے بعد اور تم اسکو جلائیگا آپ نے فرمایا بے شک اور تجھے بھی ماریگا پھر جلائیگا اور دوزخ میں (۷) اسرقت بہ آیت اتری ۱۲ (۸) یعنے ان کے دادا آدم کو جو پیدائش شروع میں خاک سے بنا اور خاک ہوکر پھر آدمی ہو سکتا ہے ۱۲ (۹) کہ ہماری قدرت سے بعید ہے ۱۲ (۱۰) یعنے اللہ کو بھلا دیتا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ اس تکلیف کو بھول جاتا ہے جسکے دور کرنے کے لیے خدا کو پکارتا تھا یعنے کبھی خیال ہی نہیں کرتا کہ میرے اوپر کوئی سخت مصیبت آنی تھی اور ٹل گئی یا ٹلنے کا سامان ہو رہا ہے میں اسکا شکر کروں ۱۲ (۱۱) مراد کافر لوگ ہیں ۱۲ (۱۲) یوں نہیں کہتا کہ اللہ نے مجھ پر فضل کیا ہے بلکہ یوں اتراتا ہے کہ میں نے اپنے زور بازو سے یہ دولت کمائی ہے یا مجھ پر اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں بڑا ہنر مند ہوں کہ یہ نعمت مجھ کو ملی ہے یا اللہ کو معلوم تھا کہ میں اس کا مستحق ہوں اس لیے مجھ کو دی ہے ۱۲ (۱۳) کہ وہ شکر کرتا ہے یا اپنے علم و لیاقت پر نادان رہتا ہے ۱۲ (۱۴) کہ اللہ کی دولت اور نعمت اس کو کیا فائدہ دیگی ۱۲

			إِنَّ مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ وَّإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝
			إِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ
			دَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ
			مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَالَّذِيْنَ
			يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ
			مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ اِنَّ عَذَابَ
			رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ
			حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا

آدمی بیقرار پیدا ہوا ہے جب اسپر کوئی سختی آتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب اسکو کوئی تکلیف پہونچے بعد اسکے کہ ہم اپنی مہربانی (کا مزہ) اسکو چکھاتے ہیں تو کہا کرتا ہے یہ تو میرا حق بنتا ہے اور میں تو نہیں سمجھتا کہ قیامت آئیگی اور اگر بالفرض قیامت آئی بھی اور میں اپنے مالک کے پاس لوٹ گیا تو وہاں میرے لیے اچھا ہی اچھا ہے غیر ہم کافروں کو انکے کرتوت ضرور جتا دینگے اور انکو ضرور سخت عذاب (کا مزہ) چکھائینگے اور ہم جب آدمی پر اپنا فضل کرتے ہیں تو ہماری (یاد) سے منہ موڑ لیتا ہے اور اپنی کروٹ سے لیتا ہے اور جب اسکو تکلیف پہونچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتا ہے اللہ آدمی کا تو یہ حال ہے جب ہم اسکو مہربانی کا مزہ چکھاتے ہیں تو بھول جاتا ہے (ہمکو بھولجاتا ہے) اور اگر اسکے کرتوت کے بدلہ کوئی مصیبت اسپر آتی ہے تو آدمی بڑا ناشکرا بنجاتا ہے ۱۲

بیشک آدمی بڑا کملا ناشکرا ہے ۱۲

کیا بھلا آدمی کو جو آرزو کرے وہ مل سکتی ہے ۱۲

بیشک آدمی دل کا کچا بنایا گیا ہے جب اسپر کوئی مصیبت آتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب دولت ملتی ہے تو بخیل ہوجاتا ہے مگر ایسا نمازی جو ہمیشہ (بلا ناغہ) نماز پڑھتے ہیں ۱۲ اور جنکے مال میں مانگنے والے فقیر اور چپ رہنے والے (فقیر) دونوں کا ایک حصہ مقرر ہے ۱۲ اور جو بدلے کے دن (قیامت) کا یقین رکھتے ہیں اور جو اپنے مالک کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں بیشک انکے مالک کا عذاب ڈرنے کے لائق ہے اور جو اپنی شرمگاہ کو روکے رہتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا لونڈیوں سے نہ روکیں

			إِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ
			الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝
			اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ
			دَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ
			مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَالَّذِيْنَ
			يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ
			مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ اِنَّ عَذَابَ
			رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ
			حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا

		مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝	تو ان پر الزام نہیں پھر جو کوئی اس کے سوا اور چاہے تو	
		فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ	ایسے ہی لوگ حد سے بڑھ جانے	
		الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ	والے ہیں ۝ اور جو اپنی امانت اور اقرار	
		وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ	کا خیال رکھتے ہیں ۝ اور جو	
		بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ	اپنی گواہیوں پر جمے رہتے ہیں ۝	
		هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ	اور جو اپنی نماز کی خبرداری رکھتے ہیں ۝	
		فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝	یہی لوگ (بہشت کے) باغوں میں عزت سے رہیں گے۔	
۲۹	القيمة	۱	اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝	کیا آدمی (جو کافر ہے) یہ سمجھتا ہے کہ ہم (مرنے کے بعد) اسکی ہڈیاں (جو گل سڑ گئی
			بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝	ہونگی) اکٹھا نہیں کر سکتے کیوں نہیں ہم تو اسکی پور پور اپنے ٹھکانے
			بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝	پر بٹھا سکتے ہیں بات یہ ہے آدمی چاہتا ہے آئندہ بھی بری کام کرتا رہے اور
			يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝	توبہ نہ کرے ضد ہٹ ہو کر پوچھتا ہے بھلا قیامت کب آئیگی ۝
		۱	بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝	بلکہ آدمی اپنے اوپر آپ دلیل ہوگا گو وہ (اپنی بے قصوری کے
			وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝	لیے) بہانے پیش کرے ۝
		۲	اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۝	کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ وہ ستا چھوٹ جائیگا (اس سے کچھ باز پرس نہ ہوگی)
	الدهر	۱	هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ	آدمی پر ایسا وقت بھی زمانے میں سے گذر چکا ہے جب وہ کوئی
			الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ۝ اِنَّا	چیز نہ تھا جسکو ذکر کریں ۝ ہمنے آدمی کو آزمانے کے لیے (عورت
			خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ	مرد کے) ملے ہوئے نطفے سے پیدا کیا اور اس
			نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝	کو سنتا دیکھتا بنایا۔
۳۰	عبس	۱	قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝ مِنْ اَيِّ	آدمی پر خدا کی مار وہ کیسا (سخت) ناشکرا ہے (جانتے ہو) اسے
			شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ ۝ خَلَقَهٗ	نے اسکو کس چیز سے بنایا نطفے سے (اور کس سے) اسکو بنایا پھر اسکو
			فَقَدَّرَهٗ ۝ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝ ثُمَّ	ٹھیک کیا پھر (ماں کے پیٹ سے نکلنے کا) رستا سہل آسان کیا پھر اسکو
			اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝ ثُمَّ اِذَا شَآءَ	(ایک مدت تک) دنیا میں رکھ کر) مار ڈالا پھر قبر میں لیگیا پھر جب چاہیگا اسکو
			اَنْشَرَهٗ ۝ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝	جلا اٹھائیگا ہرگز یہ آدمی کہ جو اسنے حکم دیا تھا وہ بجا نہیں لایا ۝
۸۲	الانفطار	۱	يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ	اے آدمی تجھ کو تیرے کرم والے رب کے کس نے بہکا دیا جس نے

ف یعنی اپنی بی بی اور لونڈی کے سوا جو شہوت نکالنا چاہے یا امرد سے یا اور کسی طریق سے وہ سب ناجائز ہے۔ سید علامہ رحمۃ کہا اس آیت سے متعہ اور لواطت اور ہاتھ سے فعل شنیعہ کرنے کی ممانعت کی اور جلق کی حرمت نکلتی ہے اور اوپر سورہ مومنون میں اسکی تفسیر گذر چکی ہے ۱۲ ف یعنے ایسے لوگ دنیا میں خیانت نہیں کرتے اور کسی کو دھوکا دیکر یا جھوٹی گواہی دیکر یا کسی کے ڈسے یا طمع سے جھوٹ گواہی نہیں دیتے نہ کوئی بات چھپاتے ہیں ۱۲ ف احتیاط کے ساتھ تمام ارکان ادا کرتے ہیں ۱۲ ف یعنی کافر کو قیامت کا یقین نہیں ہے اسلیے ٹھٹھا کرتا ہے اور تم کہیں فاذا پر کیا اس میں یہ اشارہ ہے کہ نماز سب کاموں میں اہم ہے ۱۲ ف اسکا ذکر اچھا اگر تو بھی کر اسکو زندہ کہاں نہیں کر سکتے ۱۲ ف یعنی کیا ہی گناہ کرلو مرتے وقت توبہ کر لیں گے یہ نہ سمجھے کہ موت آجاتی ہے اور یہ نصیب نہیں ہوتی ۱۲ ف یا یوں کہتا ہے ابھی قیامت نہیں آئی کہ ہم گناہ کریں پھر توبہ کر لیں گے قیامت کو ایک مدت دراز ہوگی ہے ۱۲ ف یعنے اوپر آپ خیانت کے دوسرے کا بھی بگاڑ لیتے ہے اسکے ہاتھ پاؤں اسکے اعمال گواہی دیں گے ۱۲ ف یعنی قیامت کے کام ذرا بھاری ہیں ۱۲ ف یعنی ہم نے آدمی کو جو ناقص الخلقت پیدا کیا تو ہمارا یہ مقصود تھا کہ وہ سنے اور دیکھے ہم نے اسکو ایسا ہی بنایا ۱۲ ف یعنی آدمی پر خدا کی مار وہ کیسا ناشکرا ہے ۱۲ ف آدمی سے مراد ہر آدمی ہے پیدائش سے پہلے وہ کوئی چیز نہ تھا جسکو ذکر کریں ۱۲ ف یعنی آدمی کو آزمانے کے لیے عورت مرد کے ملے ہوئے نطفے سے پیدا کیا اور اس کو سنتا دیکھتا بنایا ۱۲ ف آدمی پر خدا کی مار وہ کیسا (سخت) ناشکرا ہے (جانتے ہو) اسے نے اسکو کس چیز سے بنایا نطفے سے (اور کس سے) اسکو بنایا پھر اسکو ٹھیک کیا پھر (ماں کے پیٹ سے نکلنے کا) رستا سہل آسان کیا پھر اسکو (ایک مدت تک) دنیا میں رکھ کر) مار ڈالا پھر قبر میں لیگیا پھر جب چاہیگا اسکو جلا اٹھائیگا ہرگز یہ آدمی کہ جو اسنے حکم دیا تھا وہ بجا نہیں لایا ۱۲ ف اے آدمی تجھ کو تیرے کرم والے رب کے کس نے بہکا دیا جس نے

			الکریم الذی خلقک فسوّٰک	تجھکو بنایا اور بنا بھی ٹھیک بدن سے اور خوبصورتی کے
۸۴	الانشقاق	۱	یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى	سانچہ میں ڈھالا جس صورت میں اس نے چاہا تجھ کو جوڑ دیا ۵
			رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ۚ	اے آدم زاد تو محنت اٹھانے اٹھانے (اسیطرح اپنے مالک کی
۸۶	الطارق	۱	فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ خُلِقَ	طرف جا رہا ہے آخر ایک دن اس سے ملے گا ۵
			مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ یَّخْرُجُ مِنْۢ بَیْنِ	آدمی کو سوچنا چاہیے وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا وہ کودتے نکلنے
			الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ	والے پانی (یعنے منی) سے پیدا کیا گیا جو پیٹھ اور سینے
۸۹	الفجر	۱	فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ	کی ہڈیوں کے بیچ میں سے ہو کر نکلتا ہے ۵
			فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ	لیکن آدمی کا یہ حال ہے جب اسکا مالک اسکو چین آرام دیکر آزماتا
			اَكْرَمَنِ ؕ وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ	ہے دولت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے مالک نے میری عزت کی
			عَلَیْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ۚ	اور جب وہ اسکو دوسری طرح پر آزماتا ہے اسکی روزی اسپر تنگ کر
				دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے مالک نے مجھ کو ذلیل کر دیا ۵
۹۰	البلد	۱	لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ؕ	بیشک ہمنے آدمی کو (ایسا) بنایا ہے کہ سدا رنج اور مصیبت میں ہے ۵
۹۵	التین		لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ	بیشک ہمنے آدمی کو بہت اچھے ڈھانچے میں بنایا پھر ہمنے اس کو
			تَقْوِیْمٍ ۖ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۙ	(بوڑھا کرکے) نیچوں سے نیچا پھینک دیا ۵
۹۶	العلق	۱	خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ؕ	اسی نے آدمی کو (خون کی) پھٹکی سے بنایا۔
۹۶	"	"	كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى ۙ اَنْ رَّاٰهُ	سچ ہے کہ آدمی اپنے تئیں دولت مند سمجھ کر گمراہ
			اسْتَغْنٰى ؕ	بن جاتا ہے ۵
۱۰۰	العٰدیٰت	۱	اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ	بیشک آدمی اپنے مالک کا ناشکرا ہے اور وہ خود اس
			عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ	بات کا (اپنی ناشکری کا) گواہ ہے ۵ اور اس کو پیسے
			الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ؕ	کی بڑی محبت ہے ۵
۱۰۳	العصر	۱	وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ	عصر کے (وقت کی) قسم بیشک سب آدمی گھاٹے ہی
			اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	میں پڑے ہوئے ہیں مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام
			وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا	کیے اور ایک دوسرے کو حق پر چلنے کی نصیحت کرتے رہے
			بِالصَّبْرِ ۠	اور (مصیبت میں) صبر کرنے کی نصیحت کرتے رہے ۵

وہ خوبصورتی کے ساتھ بنے متناسب الاعضاء یہ نہیں کہ ایک پاؤں چھوٹا ہو ایک لمبا یا ایک آنکھ بڑی ہو ایک چھوٹی اس آیت میں ایک بڑی دلیل ہے اثبات الوہیت کی کیا معنے اگر خدا نہ ہوتا اور مادے کی حرکت سے سب چیزیں اتفاقی طور سے بن گئی ہوتیں تو اس حکمت اور اعتدال اور تناسب کے ساتھ کبھی نہ ہوتیں بلکہ بے جوڑ بھونڈی بھدی بنتیں فتبارک اللہ احسن الخالقین ۱۲ ف کسی ملک کے لوگ کالے ہیں کہیں کے گورے کہیں کے داڑھی والے ہیں کہیں کے بے ریشے کہیں کے لوگ گول منہ کے ہیں کہیں کے لمبے کہیں کے لوگ اونچے ناک والے ہیں کہیں کے چپٹی ناک والے کہیں کے لمبے قد والے کہیں کے بونے (گدڑے) کہیں کے کالی آنکھ والے ہیں کالے بال والے کہیں کے نیلی آنکھ والے بال والے عجب قدرت ہے ۱۲ ف ہر گلے والا اپنے گلے کو دیکھ کر اپنے مالک کو پہچان لیگا ۱۲ ف جب اپنے مبدا پر خیال کریگا تو سمجھ لیگا کہ جس قادر مطلق نے ایک قطرہ ناچیز سے ہمکو بنا کر کھڑا کیا دوبارہ بھی جلا کر اٹھا سکتا ہے سارا پارہ یہی جلا کر اٹھا سکتا ہے ۱۲ ف کہتے ہیں مرد کی منی پیٹھ کی ہڈیوں سے آتی ہے اور عورت کی سینے پھیپھڑے جہاں کی ہڈیوں سے ہو کر نیچے پیدائش میں ہوتی ہے ۱۲ ف دونوں کا فرق ہے مگر یہ نہیں کہ دنیا کا مال آدمی کے پاس ہو اور ذلت ہی ہے کہ مفلس ہو آخرت سے تو ہمکو غرض ہی نہیں ہے جسکو دین دنیا میں کون بڑا ہے جو سکے میں ہو ایک نہ ایک انسان سے ساری عمر لگا رہتا ہے پیدا ہوتے ہی دانتوں کا نکلنے کی تکلیف پھر بڑے ہو کر دانتوں میں پیسنے کی پھر دودھ چھوٹنے کی پھر ختنے کی پھر ہزار بیماریوں کی پھر استاد کی پھر ماں باپ کی پھر بڑے ہونے کی پھر عورتوں کی پھر بچوں کی پھر کمائی کی پھر بڑھاپے کی پھر موت کی الحاصل دنیا آدمی کی زندگی کیا ہے ایک آفتوں اور رنجوں کی گٹھری ہے ۱۲ منہ بنا ہے شاعر نے کیا خوب کہا ہے ۱۲ ف ہمنے آدمی کو بہت اچھی

المساواۃ والمشابہۃ

باب ۹ ایک کا دوسرے سے مقابلہ اور مشابہت اور برابری اور ہم سری

۴	آل عمران	۱۶	أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَأْوٰهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝	تبلا جو کوئی اللہ تعالیٰ کی خوشی پر چلے (امانت میں خیانت نہ کرے) وہ اسکی طرح ہوگا جو (چوری اور خیانت کرکے) اللہ کے غضب میں آگیا اور اسکا ٹھکانا دوزخ ہوا اور بری جگہ پہونچا اللہ کے پاس لوگوں کے الگ الگ درجے ہیں اور اللہ تعالیٰ انکے کاموں کو دیکھ رہا ہے
۶	المائدہ	۱۳	قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے گندا اور ستھرا برابر نہیں اگرچہ گندہ کا بہت ہونا تم کو اچھا معلوم ہو تو اللہ سے ڈرو تاکہ تم اپنی مراد کو پہونچو
۷	الانعام	۵	قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) کہدے کیا اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔
۹	"	۱۰	اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	تبلا ایک شخص جو مردہ تھا ہم نے اسکو جلایا اور اسکو روشنی دی وہ اسکو لیے ہوئے لوگوں میں چلتا پھرتا ہے اس شخص کیطرح ہوگا جسکا حال یہ ہے کہ اندھیریوں میں پڑا ہوا ہے وہاں سے نکل نہیں سکتا اسیطرح کافروں کے نزدیک انکے کام بھلے معلوم ہوتے ہیں۔
۱۱	التوبۃ	۱۳	اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰي تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰي شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ۭ	تبلا جو شخص اللہ کے ڈر اور اسکی رضامندی کیلیے اپنی (عمارت کی) بنیاد رکھے وہ اچھا ہے یا جو ایک پس پسے پھٹے ہوئے کگار کے کنارے پر اپنی بنیاد رکھے پھر وہ کگار (دھڑام سے) اسکو دوزخ کی آگ میں لے گرے ؎
۱۲	ھود	۲	اَفَمَنْ كَانَ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰۗىِٕكَ	کیا جو شخص اپنے مالک کی طرف سے ایک دلیل رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک گواہ بھی اسکو پہونچا ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب اسکو راہ دکھانے والی اور رحمت

؎ مطلب یہ ہے کہ عام لوگوں میں ایک ایسا شخص (یعنی پیغمبر) برابر نہیں ہو سکتا ہر ایک کا درجہ جدا ہے تو پیغمبر جسکا درجہ سب لوگوں سے بلند ہے وہ ایسا جو کام کیا کر سکتا ہے ؎ یعنے حرام اور حلال یا کافر اور مسلمان یا اچھا اور برا۔ ؎ شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا خبیث کے موافق ہمیشہ اکثر ہی ہوتا ہے اور بہتر ہے اور اچھے کے خلاف جہاں سنے وہ گو بہت ہو کچھ اعتبار نہیں ہے کثرت مال جو انسان کی ضروریات کو کافی ہو بہت مال سے بہتر ہے جو خدا سے غافل کرے ؎ یعنے گمراہ اور راہ پانے والا یا مسلمان اور کافر یا عالم اور جاہل اور جو خدا کے حکم اور نہی پر چلتا ہے اس کو جو اسکے برابر کہیں وہ بیوقوف ہیں ؎ یہ کافر کو مسلمان بنانے کے لفظ سے اور وہ تبا ندہ آدمی نکالا اور یہ آیت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی اسلیے کہ حمزہ نے عزہ کو بابت دین دیا اسلام سے مشرف ہوئے اور ابوجہل مردود کافر کی تاریکیوں میں پھنسا اور حسن رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیت عام ہے ہر مومن اور کافر کو شامل ہے اسی پر نتوجہ جیسے مسلمانوں کی نظر میں ایمان بیدا معلوم ہوتا ہے ؎ یعنے عمارت کو اللہ تعالیٰ نے بول تر جو کیا ہے پھر وہ عمارت دوزخ سے اپنے بنانے والے کو لیکر دوزخ کی آگ میں گر پڑے قرآن شریف میں شفا جو فرمایا ہے شفا کہتے ہیں کنارے کو اور جرف ادی کا وہ جانب جسکی جڑ پانی بہا لیجاتا ہے اور وہ ادھر گرا پڑتا ہے ایک ذرے سے ایک پہاڑ اور بیوقوف کے قریب ہوتی ہے بعضوں نے کہا جرف کہاں کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا کنواں ہمارے بھائی گرفیدا بعضوں نے کہا جو اوپر سے پھٹ گیا ہو گرنے کے قریب ہو جامع البیان میں ہے کہ جب اس مسجد کی بنیاد ابراہیم اور اسمٰعیل نے ڈالی تھی تو ابلیس نے بھی ایک جگہ سے بنیاد ڈالی تھی اور بعضے صحابہ نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ وہ جگہ ابھی عمارت ختم نہیں ہوئی تھی کہ دوزخ میں گر پڑی اور اب اس مقام پر مزبلہ ہے ؎ یعنے عقل سلیم ؎ جبرائیل اور قرآن مجید اور حضرت محمد صلعم اور توریت شریف اور حضرت قرآن کی ہدایت اور ایمان کی یا یقین کی ۱۲

			يؤمنون ۝	ہوچکی ہو تو ایسے لوگ بھی قرآن پر بھی ایمان لائیں گے اور ان
			الاحزاب كما لنا من معيص ۝ ملك ۝	کافروں کی طرفوں میں ہے جو کوئی اسکو سنائے تو اسکے لیوے دوزخ
			غريب منه ۝ وانه الحق من ربك	کا وہ ہے تو قرآن میں شک مت کر وہ سچ ہے بیشک تیرے
			ولكن اكثر الناس لا يؤمنون ۝	مالک کی طرف سے (اترا ہے) لیکن اکثر لوگوں کو یقین نہیں ۝
۱۳	الرعد ۱۳	۳	افمن يعلم انما انزل اليك من	بھلا جو شخص جانتا ہے کہ تیرے مالک کی طرف سے جو تجھ پر اترا وہ
			ربك الحق كمن هو اعمى انما	حق ہے (اسپر ایمان لاتا ہے) وہ اس شخص کیطرح ہے جو دل کا
			يتذكر اولوا الالباب ۝	اندھا ہے قرآن سے وہی لوگ نصیحت لیتے ہیں جو سمجھ دار ہیں ۔
۱۴	النحل ۱۶	۲	افمن يخلق كمن لا يخلق ۝ افلا	تو کیا جو خدا اتنی بہت چیزیں پیدا کرے وہ اسکے برابر ہے
			تذكرون ۝	جو کچھ نہیں پیدا کرتا کیا تم غور نہیں کرتے ۝
۲۰	القصص ۲۸	۷	افمن وعدناه وعدا حسنا فهو	بھلا سوچو تو جس شخص سے ہمنے ایک اچھا وعدہ (بہشت
			لاقيه كمن متعناه متاع الحيوة	ملنے کا) کیا ہے اور وہ اسکو پانیوالا ہے کیا وہ اس شخص کی
			الدنيا ثم هو يوم القيمة من	طرح ہو سکتا ہے جسکو ہمنے دنیا کی زندگی کے (چند روزہ) مزے
			المحضرين ۝	دیے پھر قیامت کے دن اسکو (جواب ہی کے لیے) پکڑا نا ہے ۝
۲۱	السجدة ۳۲	۲	افمن كان مؤمنا كمن كان فاسقا	کیا ایمان دار گنہگار کی طرح ہو جائے گا (یہ دونو) برابر
			لا يستوون ۝	نہیں ہو سکتے ۝
۲۲	فاطر ۳۵	۲	وما يستوي البحران هذا عذب	اور اس کی قدرت دیکھو دو دریا ملے ہوئے ہیں لیکن برابر
			فرات سائغ شرابه وهذا ملح	نہیں ہیں ایک میٹھا خوب میٹھا اسکا پانی خوشگوار اور دوسرا کھارا
			اجاج ۝ ومن كل تاكلون لحما	کڑوا اور ہر ایک میں سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیور موتی
			طريا وتستخرجون حلية تلبسونها	سو گے (نکالکر پہنتے ہو) اور تو دیکھتا ہے جہاز انمیں (پانی پھاڑتے
			وترى الفلك فيه مواخر لتبتغوا	ہوئے) اسلیے کہ تم اسکا فضل تلاش کرو اور اسلیے کہ تم (اسپر
			من فضله ولعلكم تشكرون ۝	کا) شکر بجا لاؤ ۔
۳۵	فاطر ۳۵	۳	وما يستوي الاعمى والبصير ۝ ولا	اور اندھا اور انکھیار برابر نہیں ہو سکتا (نہ) کافر اور مومن
			الظلمت ولا النور ۝ ولا الظل	اور سایہ (ٹھنڈا) اور دھوپ (گرم) اور نہ جیو (زندے) اور مردے
			ولا الحرور ۝ وما يستوي الاحياء	

(باقی در ضمیمہ)

			وَلَا الْمُسِيْٓءُ ؕ	برابر نہیں ہیں ؕ
۲۳	حٰمٓ السجدۃ	۲	اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ	تبلا یہ بھلائی بتہرے یار کمبخت) تم ہی کافر ہو ت
۴	ص	۳	اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ۝	کیا جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے زمین میں شقت اٹھاکر اچھے کام کیے انکو ہم اُن لوگوں کیطرح کر دینگے جنہوں نے ملک میں فساد مچایا یا کیا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کر دیں گے ت
۲۴	الزمر	۱	اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝	تبلا جو شخص رات کی گھڑیوں میں عبادت میں لگا ہے کبھی سجدہ کر رہا ہے کبھی نماز میں کھڑا ہے آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے مالک کی مہربانی کی امید بھی رکھتا ہے ت (اے پیغمبر) کہدے کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے (دونو) برابر ہو سکتے ہیں نصیحت وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔
〃	〃	۳	اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ	کیا وہ شخص جسکا سینہ اللہ نے اسلام (قبول کرنے) کیلیے کھولدیا وہ اپنے مالک کی طرف سے (ایمان کی) روشنی پر کہتا ہے ت
〃	〃	〃	اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ	کیا جو شخص قیامت کے دن برے عذاب کو اپنے منہ پر روکے گا ت
۲۴	المؤمن	۶	وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝	اور اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں ہو سکتا اور (اسیطرح) جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ اور گناہگار برابر نہیں ہو سکتے تم بہت ہی کم سوچتے ہو۔
〃	حٰمٓ السجدۃ	۵	وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ	اور بھلائی برائی برابر نہیں ہو سکتی ت
〃	〃	〃	اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝	تبلا جو کوئی دوزخ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا جو قیامت کے دن بے کھٹکے (امن سے) آئے (لوگو تم دنیا میں) جو چاہو سو کرو وہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے ت
۲۵	الجاثیہ	۲	اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ	کیا جن لوگوں نے برے کام کیے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم انکو اُن لوگوں کی طرح کر دینگے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے دونوں کا جینا مرنا برابر کیا برا حکم

ف بعضے مومن اور کافر میں حسین اور زمین طرح طرح کے میوے کھانے کو صاف پانی پینے کو ت جس سے دوزخیوں کی مضافت ہوگی ف تبلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے ف شرک جیسے کے طرح طرح کے گناہ کیئے ف ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا دنیا کا ایک ذرا سا حقیر بادشاہ بھی ایسا نہیں کرتا کہ خیر خواہ بدخواہ سب کو ایک لاٹھی ہانکے پھر خدا وند کریم کی نسبت یہ گمان کرنا جو بڑا دانا اور باریک بین اور حکمت والا ہے نری نادانی اور بیوقوفی ہے ف حدیث میں ہے کہ ایک شخص مرنے کے قریب تھا آنحضرت ﷺ اس کے پاس گئے آپ نے فرمایا تیرا کیا حال ہے وہ بولا مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید ہے اور اپنے گناہ ہونیکا ڈر ہے آپ نے فرمایا ایسے وقت میں جس بندے میں یہ دونوں باتیں ہونگی (خوف اور رجا) اللہ تعالیٰ اسکو وہی دیگا جسکی اسکو امید ہے ف جو بے علم اور بے علم برابر نہیں ہو سکتے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ علم کے لیئے عمل ضرور ہے اور جو عالم عمل نہ کرے گویا عالم نہیں ہے ف اس شخص کے برابر ہے جس کے دل پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگائی ہے اس میں اسلام سما ہی نہیں سکتا کہتے ہیں جسکا سینہ اللہ تعالیٰ نے کھولدیا اس سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضہ ہیں ابن مسعود رضہ نے کہا آن حضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی پھر پوچھا سینہ کھلنے سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا جب ایمان کا نور دل میں سماتا ہے تو سینہ کشادہ اور دل شاد ہو جاتا ہے پھر عرض کیا اسکی نشانی کیا ہے آپ نے فرمایا آخرت کیطرف دل کا رجوع ہونا اور دنیا سے نفرت اور موت آنے سے پہلے اسکی تیاری کرنا ف کیا کافر ہاتھ باندھے ہوئے اس کے برابر ہو سکتا ہے جو بیڑی سے پیر جکڑا ہوا ہے یہ مثال ہے آدمی کا دنیا کے جنجال میں پھنسا ہوا ہے کوئی بلا آئے تو بچ نہیں سکتا دوزخیوں کے ہاتھ پاؤں تو بندھے ہونگے تو لاچار ہو کر منہ ہی کو عذاب کی سپر لائیں گے ف ایسا ہی کافر ہے اور برائی کا برا ف ہر ایک کام کا ایسا ہی بدلہ ملیگا یہ آیت اگلی آیتوں سے ناسخ ہے ف

			أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا ..... أَهْوَآءَهُمْ		کیا جو لوگ اپنے مالک کیطرف سے ایک نور (کتاب) پر (چل رہے) ہیں وہ ان لوگوں کی طرح ہو سکتے ہیں جنکے برے کام انکو بھلے کرکے دکھائے گئے ہیں اور وہ اپنے دل کی خواہشوں پر چلتے ہیں ۔
۲۸	محمد ۴۷	۲	كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَآءَهُمْ	(کیا) جو (بہشت میں) ہمیشہ رہنے والے ہیں ان (دوزخیوں) کی طرح ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ آگ میں پڑے (جلتے) رہیں گے اور جلتا ہوا پانی انکو پلایا جائے گا جو انکی آنتیں کاٹ ڈالیگا ۔
۲۸	الحشر ۵۹	۳	لَا يَسْتَوِيْٓ أَصْحٰبُ النَّارِ وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝	دوزخ والے اور بہشت والے برابر نہیں ہو سکتے جو بہشت والے ہیں وہی مراد پائیں گے ۔
۲۹	الملک ۶۷	۲	أَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ أَهْدٰٓى أَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	بھلا جو کوئی اوندھا ہو کر منہ کے بل چلے وہ راہ پائیگا یا جو سیدھا صاف سڑک پر جا رہا ہو ۔
۳۰	القلم ۶۸	۲	أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ أَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝ إِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۝ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝ سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝	کیا ہم اپنے تابعدار بندوں (مسلمانوں) کو گنہگاروں کے برابر کر دینگے (لوگو) تم کو کیا ہو گیا ہے کیسا (بے تکا) حکم لگاتے ہو کیا تمہارے پاس کوئی (آسمانی) کتاب ہے جسمیں تم پڑھتے ہو جو تم چاہو وہ تم کو آخرت میں ملیگا یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت تک چلینگی کہ جیسا تم (آپ کیلئے) حکم لگاؤ گے وہی تمہارے لیے ہوگا (اے پیغمبر) ان سے پوچھو تو سہی انمیں کون اسکا ذمہ وار ہے ۔

مَآ أَقْسَمَ اللّٰهُ بِهٖ ۹۷

باب ۹۷ اللہ پاک نے کن کن چیزوں کی قسم کھائی ہے ان کا بیان

۱۱	یونس ۱۰	۵	قُلْ إِيْ وَرَبِّيْٓ إِنَّهٗ لَحَقٌّ ۝	کہدو ہاں ہاں بیشک میرے مالک کی قسم یہ سچ ہے ۔
۱۴	الحجر ۱۵	۵	لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) تیری زندگی کی قسم بیشک وہ اپنی مستی میں دیوانے ہو رہے تھے ۔
۲۳	والصّٰفّٰت ۳۷	۱	وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝	قسم ان (فرشتوں کی) جو قطار باندھ کر صف باندھے ہیں پھر ان (فرشتوں) کی جو (بادلوں کو) جھڑک کر ہٹاتے ہیں پھر ان (فرشتوں) کی جو قرآن کی تلاوت کرتے ہیں ۔

۲۳	ص	۱	وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ ۝	قسم ہے قرآن کی جس میں نصیحت ہے ف۱
۳۰	الدخان	۱	وَتِلْكَ حٰمٓ ۝ تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝	اور سنو کہ یہ کتاب کی قسم ہے جو اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو زبردست ہے جاننے والا ہے ف۲
۲۶	ق	۱	وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيدِ ۝	قسم ہے قرآن کی جو بڑی شان والا ہے ف۳
۵۱	الذّٰریٰت	۱	وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝ فَالْمُقَسِّمٰتِ أَمْرًا ۝	قسم ہے ان ہواؤں کی جو مٹی خاک، اناج وغیرہ اڑاتی ہیں پھر ان بادلوں کی جو پانی کا بوجھ اٹھاتے ہیں پھر ان کشتیوں کی جو دریا میں آسانی سے چلتی ہیں پھر ان فرشتوں کی جو سب چیزوں کی تقسیم کرتے ہیں ف۴
۵۱	الذّٰریٰت	۷	وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝	قسم ہے اس آسمان کی جس میں ستاروں کی گذرگاہ کے رستے ہیں ف۵
۵۱	الذّٰریٰت	۲۳	فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝	تو آسمان اور زمین کے مالک کی قسم بیشک جس چیز کا تم سے وعدہ ہے ف۶ وہ سچ ہے اور تم کوئی بات نہیں کرتے جیسے تمہارا بات کرنا ف۷
۵۲	الطّور	۱	وَالطُّوْرِ ۝ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝	قسم ہے طور پہاڑ کی اور اس کتاب کی جو کھلے ہوئے کاغذ پر لکھی ہوئی ہے اور آباد گھر کی اور اونچے چھت (آسمان) کی اور اٹھتے دریا کی ف۸
۵۳	النّجم	۱	وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝	تارے کی قسم جب وہ نیچے کو چلے ف۹
۵۶	الواقعہ	۳	فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۝	میں تو جہاں جہاں ڈوبتے ہیں انکی قسم کھاتا ہوں ف۱۰ اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے ف۱۱
۶۸	القلم	۱	نٓ ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝	ف۱۲ قلم کی قسم اور فرشتوں کے لکھنے کی قسم۔
۶۹	الحاقہ	۲	فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۝	تو میں ان چیزوں کی قسم کھاتا ہوں جنکو تم دیکھتے ہو اور جن کو نہیں دیکھتے ف۱۳
۷۰	المعارج	۲	فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ	تو میں پورب اور پچھم کے مالک کی قسم اپنی قسم کھاتا ہوں ف۱۴
۷۴	المدثر	۲	كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۝	ہرگز تو یہ ہے مجھے چاند کی قسم اور رات کی جب گھٹنے لگے اور صبح کی جب روشن ہو جائے۔
۷۵	القیمہ	۱	لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝	میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں اور آدمی کے دل کی قسم کھاتا ہوں جو برے کام پر ملامت کیا کرتا ہے ف۱۵

ف۱ جو بزرگی اور نصیحت والا ہے کہ قرآن برحق ہے ہمارا کلام ہے ۱۲ ف۲ صدر سے لے کر یہاں تک پیغمبر ﷺ کی حقانیت اور منجانب اللہ ہونے کی قسم کھا کر فرمایا کہ یہ کتاب پیغمبر ﷺ کی ہے لیکن یہ کہنے کا تم جیسے بیان والے نہیں ۱۲ ف۳ یہ قسم ہے ان ہواؤں کی جو بادلوں کو اڑاتی ہیں ۱۲ ف۴ کہ ان ہواؤں کی قسم ہے جو بادلوں کو اڑاتی ہیں پھر ان بادلوں کی قسم ہے جو پانی کا بوجھ اٹھاتے ہیں پھر ان کشتیوں کی قسم ہے جو دریا میں آسانی سے چلتی ہیں پھر ان فرشتوں کی قسم ہے جو سب چیزوں کی تقسیم کرتے ہیں یعنی بارش رزق بیماری تندرستی موت زندگی وغیرہ ۱۲ ف۵ یہ قسم ہے اس آسمان کی جس میں ستاروں کی گذرگاہ کے رستے ہیں ۱۲ ف۶ یعنی قیامت کا دن ۱۲ ف۷ یعنی جیسے تمہارا بات کرنا اس میں کوئی شبہ نہیں اسی طرح آخرت بھی اور جن چیزوں کا اللہ نے آخرت میں وعدہ کیا ہے وہ سب یقینی ہیں ۱۲ ف۸ جب اللہ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا تھا حدیث میں ہے کہ طور جنت کا پہاڑ ہے ۱۲ ف۹ یعنی جب وہ ستارہ غائب ہو جائے صاف کشادہ روشن ہو اور قرآن ہے یا لوح محفوظ یا توریت کی وہ تختیاں جو حضرت موسیٰ پر اتری تھیں بعضوں نے کہا ہر بیت آسمانی کتاب ہے بعضوں نے کہا ہر مومن کا دل ہے ۱۲ ف۱۰ یعنی آسمان کے کنارے کے مقابل ہے حدیث میں ہے کہ ہر ایک آسمان کے ستارے فرشتے والے کرتے ہیں جو قیامت تک ادھر ادھر برابر رواں نہیں رہتے بعضوں نے کہا خود کہکشاں ہے بعضوں نے کہا عرش مراد ہے ۱۲ ف۱۱ جو عرش کے مالک کے نزدیک بڑا رتبہ رکھتا ہے ۱۲ ف۱۲ صدر سے لے کر یہاں تک پیغمبر ﷺ کی حقانیت اور منجانب اللہ ہونے کی قسم کھا کر فرمایا کہ یہ کتاب پیغمبر ﷺ کی ہے لیکن یہ کہنے کا تم جیسے بیان والے نہیں ۱۲ ف۱۳ کہ میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جو تم دیکھتے ہو اور جو نہیں دیکھتے ۱۲ ف۱۴ یعنی پورب پچھم کے مالک کی قسم اپنی قسم کھاتا ہوں ۱۲ ف۱۵ یعنی قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں اور آدمی کے دل کی قسم کھاتا ہوں جو برے کام پر ملامت کیا کرتا ہے ۱۲

۲۹	المرسلٰت	۱	وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝	قسم ان ہواؤں کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں پھر جو کہ ایک دم زور سے چلتی ہیں اور بادلوں کو خوب پھیلا دیتی ہیں پھر انکو چیر کر جدا جدا کرتی ہیں پھر ان فرشتوں کی جو آسمان سے پیغمبروں پر وحی لاتے ہیں الزام دینے کو اور اللہ کی حجت تمام کرنے کو یا ڈرانے کو۔
۳۰	النّٰزعٰت	۱	وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝	قسم ان فرشتوں کی جو کافروں کی جانیں بڑی سختی سے نکالتے ہیں اور قسم ان فرشتوں کی جو مسلمانوں کی جانیں نرمی سے نکالتے ہیں اور قسم ان فرشتوں کی جو آسمان و زمین میں تیرتے پھرتے ہیں پھر قسم ان فرشتوں کی جو آگے بڑھ جاتے ہیں پھر ان فرشتوں کی قسم جو کام کا انتظام کرتے ہیں
۸۱	التکویر	۱	فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝	میں تو ان ستاروں کی قسم کھاتا ہوں جو دن کو چھپ جاتے ہیں جو پھرتے ہیں اور رات کو نمود ہوتے ہیں اور رات کی جب اسکی سیاہی چھٹتی آتی ہے اور صبح کی جب اسکی بو پھیلتی ہے۔
۸۴	الانشقاق	۱	فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝	میں تو شفق کی قسم کھاتا ہوں اور رات کی اور جن چیزوں پر رات چھا جاتی ہے انکی اور چاند کی جب (پندرہویں تاریخ) پورا ہو۔
۸۵	البروج	۱	وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝	آسمان کی قسم جس میں برج ہیں اور اس دن کی قسم جسکا وعدہ ہے (یعنے قیامت کی) اور گواہ کی اور جس پر گواہی دے گا اسکی قسم
۸۶	الطارق	۱	وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝	قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی اور تو کیا جانے رات کو آنے والا کیا ہے (وہ) چمکتا ہوا تارا ہے
۸۶		۷	وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝	قسم مینہ برسانے والے آسمان کی قسم۔ اور زمین کی قسم جو پھٹ جاتی ہے
۸۹	الفجر	۱	وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝	صبح کی قسم اور دسویں راتوں کی اور جفت اور طاق کی اور رات کی جب وہ گذرنے لگے عقلمند کے نزدیک ان چیزوں کی بڑی قسم ہے
۹۰	البلد	۱	لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝	(اے پیغمبر) میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں اور تو (ایک دن) اس شہر میں آزاد ہوگا اور باپ آدم اور اسکی اولاد کی قسم کھاتا ہوں

۳۰	الشمس ۹۱	۱	وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝		سورج کی اور اسکی روشنی دھوپ کی قسم اور چاند کی قسم جب وہ سورج کے پیچھے آوے اور دن کی قسم جب وہ سورج کو روشن کر دکھاوے اور رات کی قسم جب وہ سورج کو ڈھانکے اور آسمان کی قسم اور اسکی جسنے اسکو بنایا اور زمین کی قسم اور اسکی جسنے اسکو بچھایا اور آدمی کی جان کی اور جس نے اسکو برابر بنایا پھر اسکی بدی اور اسکی پرہیزگاری اسکو بتلا دی ۔
۹۲	اللیل	۱	وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝	رات کی قسم جب وہ چھا جاوے اور دن کی قسم جب وہ روشن ہو جاوے اور اس (خدا) کی قسم جس نے نر اور مادہ بنائے ۔
۹۳	الضحیٰ	۱	وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝	چاشت کے وقت کی قسم اور رات کی قسم جب ڈھانپے ۔
۹۵	التین	۱	وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝	قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین (پہاڑ) کی اور اس امن والے شہر (مکہ) کی ۔
۱۰۰	العٰدیٰت	۱	وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝	قسم ہے (غازیوں کے) دوڑنے والے گھوڑوں کی جو دوڑنے میں آواز نکالتے ہیں پھر ٹاپ مار کر پتھروں سے چنگاریاں اڑاتے ہیں پھر صبح ہی صبح (دشمن پر) چھاپا مارتے ہیں پھر اسوقت گرد اڑاتے ہیں پھر (دشمنوں کی) فوج میں اسی وقت جا گھستے ہیں ۔
۱۰۳	والعصر	۱	وَالْعَصْرِ ۝	عصر کے (وقت کی) قسم ۔

الامثال ۹۸ — باب ۹۸ کہاوتوں اور مثلوں کا بیان ۔

۱	البقرۃ ۲	۲۰	مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ	انکی کہاوت (مثل) اس شخص کی سی ہے جس نے (اندھیری جنگل میں رات کو آگ سلگائی جب آس پاس روشنی ہوئی (اور بڑا بھلا دکھلائی دینے لگا) تو اللہ نے انکی روشنی چھین لی (اور اس آگ کو بجھا دیا) اور اندھیرے میں انکو چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے بہرے گونگے اندھے ہیں وہ راہ پر آنے والے نہیں یا ایسی مثال ہے جیسے مینہ برس رہا ہو آسمان سے اس میں اندھیرے ہیں اور گرج اور بجلی مار کر کڑک کے موت کے ڈر سے انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس

ف مہینے سورج کے نکلنے کے بعد یہ شروع مہینے میں ہوتا ہے یا سورج کے ڈوب جانے کے بعد یا اخیر مہینے میں ہوتا ہے ۱۲ ف یعنی اندھیرے کو روشن کرے ۱۲ ف یا زمین کو یا آسمان کے کنارہ تک اسکو عقل دی کہ بات سمجھ سکتا ہے جیسے کہ ہاتھ پیر بتلانے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ سے پیر اور ہے کہ ہری اور اچھی دونوں باتیں اسکے دل میں ڈالیں ۱۲ واجبات اور گناہ دونوں کی توفیق اسی کی طرف سے ہے اور دونوں اسی کی تقدیر سے ہیں حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام جب پیدا کئے تو انکے بعد یوں فرمایا اے آدم تجھ سے تیری نسل میں سے کہا ہاتھ ۱۲ ف ہر ایک مطلب جدا جدا ہے اسکے بیان کی جگہ یہ مختصر ہے لیکن اس سے بدل اور ہوا سیر کو دور کرتا ہے ۱۲ ف جو ایک مطبوخ درخت کے پتوں میں سے نیل بنتا ہے اور کپڑا رنگنے کے کام آتا ہے ۱۲ ف کسان کی فرح روزی کے ساتھ کہا ہے یہ مثل بھی بہت سی بازاریوں میں فائدہ دیتا ہے ۱۲ ف جس پر اسکے ۲ حضرت موسیٰ سے کہا تھا کہ جس سے بھی ہم کو ایک ہی طرح کا کھانا ملتا ہے ۱۲ ف گھوڑا جب دوڑتا ہے تو ہانپتا ہے ۱۲ ف ایک قسم کی ہوا کا نام ہے جو گرمی کی ہوا کا نام ہے ۱۲ ف یعنی جب ہوا چلتی ہے تو بادل کا ٹکڑا

			إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	
			الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا	
			كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيهِ وَإِذَا	
			أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ	
			لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ	
			اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	
١	البقرة ٢	٣	إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا	
			مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَأَمَّا الَّذِينَ	
			آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ	
			وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا	
			أَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا	
			وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۚ	
٢	٤	٢١	وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي	
			يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً	
			وَنِدَاءً ۚ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ	
			لَا يَعْقِلُونَ ۝	
٣	٤	٣٦	مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي	
			سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ	
			سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ	
			حَبَّةٍ ۗ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ ۗ	
			وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝	
			كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَآءَ النَّاسِ وَ	
			لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ	
			فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ	

ہے بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۝
(وہ) اللہ (ایسا ہے) جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ
ان میں ہے اور وہ (ایسا) قادر ہے (کہ) جب چاہے (اسکی قدرت سے) بجلی
(انکی آنکھوں کو اچک لے جیسا) ہر بار جب (بجلی) چمکتی ہے تو (اسکی روشنی)
میں چلتے ہیں اور جب (اندھیرا) ہو جاتا ہے کھڑے رہ جاتے
ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انکے کان بہرے کر دے (بجلی
کی کڑک سے) اور انکی آنکھیں (اندھی) کر دے (بجلی کی چمک سے)
بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے ۝
اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا (یعنی) مچھر (اس سے) بڑھکر کسی چیز کی مثال بیان
کرنے میں جو ایمان والے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ مثال ٹھیک
ہے ان کے مالک کی طرف سے اور جو منکر ہیں وہ کہتے ہیں
اللہ تعالیٰ کو کیا غرض پڑی تھی ایسی مثال کی (بات یہ ہے)
کہ اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے اس سے (یعنے اس مثال سے)
بہتیروں کو اور راہ پر لاتا ہے بہتوں کو۔
اور ان کافروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص ایسے (جانور)
کے پیچھے چلائے جو صرف پکارنا اور چلانا سنتا ہے (لیکن مطلب و مطلب
خاک نہیں سمجھتا بس آواز اسکے کان میں جاتی ہے) (یہ کافر) بہرے
گونگے اندھے ہیں اسلیئے کچھ نہیں سمجھتے ۝
جو لوگ اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں انکی مثال
اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں نکلیں ہر بالی میں
سو سو دانے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس سے دونا دیتا
ہے (یا اس سے زیادہ) اور اللہ تعالیٰ سمانی والا ہے
جاننے والا ہے ۝
اس شخص کیطرح جو لوگوں کو دکھانے کی نیت سے خرچ کرتا ہے اور اللہ
اور پچھلے دن پر اسکو یقین نہیں (یعنے منافق ہے) تو اسکی مثال
ایسی ہے جیسے پتھر کی چٹان پر (تھوڑی سی) مٹی ہو

(باقی یہ کافر اس قدرت سے باہر نہیں نکل سکتے ترمذی نے ابن عباس رضہ سے روایت کیا کہ یہودیوں نے آن حضرت ص سے پوچھا کہ آپ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ ہے جسکے
آگے سے آگ کا کوڑا ہے جہاں اللہ کی مرضی ہوتی ہے کہہ دیتا ہے انہوں نے کہا یہ آواز کیسی ہے آپ نے فرمایا اس فرشتے کی چیخ ہے اور کڑک اس آگ کا کوڑا
ہے اور یہی زمین پر گرتا ہے جس چیز کو جلا دیتا ہے جس کو نقصان دینا ہے بعض میں سے نقوذ کر کے پار چلا جاتا ہے اور ذرا سا عیب نہیں پہونچاتا۔ دوسری مثال ہے منافقوں کی اور
قرآن شریف کی یہ قرآن شریف ہے جو آسمان سے اللہ تعالیٰ کے پاس سے اترتا ہے اسمیں جو کفر کا ذکر ہے وہ اندھیرا ہے اور کفر کی جو سزا مذکور ہے وہ گرج ہے اور قرآن
کے دلائل بجلی کی طرح منافق لوگ جب قرآن سنتے ہیں تو دل میں کہتے ہیں کہ کہیں ہمارا نام نہ کہہ دیا جائے پھر جب توحید اور ایمان کے دلائل سنتے ہیں تو کان بند کر لیتے ہیں پھر
اس ڈر سے کہ کہیں زبان ان کے دل میں جگہ کرنے کا نہ کہہ دے آنکھ بند کر لیتے ہیں یہ مثال ہے قرآن شریف اور منافقوں کی کہ جب قرآن شریف انکے مطلب کے موافق
اترتا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں جیسے بجلی کی روشنی میں آدمی چلتا ہے پھر جب کوئی حکم انکی مرضی کے خلاف اترتا ہے یا انکا نفاق کھولا جاتا ہے تو ڈر کر مرنے
کی طرح ہو جاتے ہیں جیسے اندھیری رات میں کھڑا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نور راہ چلنے والا اور کرشمے دکھانے والا ہے اور آنحضرت ص کو تشبیہ دی چلانے والے اور بھاگنے والے کے ساتھ
اور ان کو اس کے ساتھ جو کچھ نہیں سمجھتا یعنے کافروں کو بہرا گونگا اندھا کہا ہے جیسے کوئی جنگل کے جانوروں کو بلاوے وہ آواز کے سوا
کچھ نہیں سمجھتے اور مرنے کے بعد اٹھنے کی تشبیہ دی ایسے مینہ سے جس کے برسنے سے مردہ زمین جی اٹھتی ہے اور مفسرین نے
اس بات کی تفسیر میں بہت کچھ کہا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام ہر ایک کے موافق ہوتا ہے اور ہر ایک کو اس کی ہمت کے موافق ملتا ہے
اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر چیز کا جاننے والا ہے اس کی مرضی کو پورا کرنے سے کوئی چیز عاجز نہیں ہو سکتی

			فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا	پھر زور کا مینہ پڑے اور اسکو صاف چٹ کر دے (ایسے کافر
			يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ	ان لوگوں کو اپنی کمائی میں سے کچھ ہاتھ نہ لگے گا اور اللہ تعالےٰ
			وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝	کافر (ناشکرے) لوگوں کو راہ پر نہیں لاتا اور جو لوگ خدا تعالےٰ
			وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ	کی رضامندی چاہنے کو دلوں میں ایمان رکھکر اپنے مالوں کو
			ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ	خرچ کرتے ہیں اُنکی مثال ایک باغ کی سی ہے جو ایک ٹیلے پر
			اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ	ہو اچھے بلند زمین پر ہو وہاں زور کا مینہ پڑا تو دونا میوہ پیدا
			فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا	ہوا اگر زور کا مینہ نہ پڑا تو پھوار اور اللہ تعالےٰ تمہارے
			وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝	کاموں کو دیکھ رہا ہے کیا تم میں سے کوئی یہی بات پسند
			اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ	کرے گا کہ اسکا ایک باغ ہو کھجور اور انگور کا اس کے نیچے
			وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ	نہریں بہ رہی ہوں اور ہر طرح کے میوے اسکو میسر ہوں اور
			لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ	بوڑھا ہو گیا ہو اسکے چھوٹے چھوٹے بال بچے ہوں (یا ناتوان
			الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ	بچے اور عورتیں) ایکدم اس باغ کو آگ بگولا مارے اور
			اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ	باغ جل جائے اسی طرح اللہ تعالےٰ اپنی آیتیں تم سے بیان
			يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝	کرتا ہے اس لیئے کہ تم غور کرو ۔
۴	آل عمران	۱۲	مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	یہ لوگ (یعنے کافر) دنیا کی اس زندگی میں جو خرچ کرتے ہیں اسکی (مثال
			كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ	ہونیکی) مثال ایسی ہے جیسے ہوا جسمیں پالا ہو (یعنے سردی) وہ ان لوگوں
			قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا	(بدکاروں) کی کھیت پر چلے جنہوں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا اور اسکو (یعنے سارے کھیت
			ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝	کو) غارت کر دے اور اللہ تعالےٰ نے انپر ظلم نہیں کیا وہ اپنے پر آپ ظلم کرتے ہیں ۔
۹	الاعراف	۲۲	فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ	تو اسکی مثال کتے کی طرح ہے کہ تو اسکو ڈانٹ کر نکالے تب بھی
			يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ	زبان لٹکائے رہے یا اگر اسکو چھوڑ دے تب بھی زبان لٹکائے
			مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ	رہے یہی مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا
			فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝	تو اے پیغمبر یہ قصے انکو سناؤ تاکہ وہ سوچیں ۔ جن لوگوں
			سَآءَ مَثَلًا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا	نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور (اس جھٹلانے سے) اپنا ہی
			بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝	بگاڑ کرتے رہے اُن کی مثال بری ہے ۔

وہ تو ایسے ہیچ میں کچھ آگتا حال ہے کیونکہ مٹی تو بہہ گئی اب اُگے گا کاہی جس سے ایسا ہی جو لوگ خیرات دیکر احسان جتاتے ہیں یا ستانے میں یا دکھلانے کی غرض سے دیتے ہیں انکی خیرات قیامت کے دن مٹی کی طرح بہہ جائے گی اور اسکا ثمرہ کچھ نہ ملے گا ۱۲ منہ یعنے جو خیرات دنیا میں دی تھی وہ سب مٹ جاوے گی اسکا ثواب کچھ نہ ملے گا ۱۲ منہ معلوم ہوا کہ احسان جتانا یا دیکر ستانا یا لحاظ نا کافروں کی خصلت ہے ۱۲ منہ دلوں میں ایمان رکھکر یہ کہ ہے تَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ کا یعنے منافق کی طرح نہیں اور یہ اوپر کا بیان نہ تھا دکھانے کیلئے صرف کرتا تھا یہ لوگ دل سے مومن ہیں اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے لیئے خرچ کرتے ہیں ۱۲ منہ ہوا ہلکی ہے بس کرتی ہے ہر حال میں دو درخت ہرے بھرے رہتے ہیں اور میوہ دیتے ہیں حال کا معنے بعضوں نے اوس کیا ہے پہلے شبنم جو رات کو گرتی ہے وہی کافی ہے مطلب یہ ہے کہ اچانک ان کی خیرات بے کار ہو جاوے گی جو خدا تعالےٰ کی رضامندی کے لیئے کیجاوے اگر بہت سا مال دیا تو مینہ کی طرح بہت سود ہوگا اگر تھوڑا دیا تو بھی ہرا رہا شبنم کی طرح وہ بھی کچھ میوہ اگائے گا ۱۲ منہ شاید عبدالغفار صاحب نے فرمایا ہو مثال اللہ تعالےٰ نے اس شخص کی بیان کی ہو اپنی اچھی خیرات کو احسان جتا کر یا ستا کر خراب کرے جیسے بڑھاپے میں کسی کا ایک ہی چھوٹے چھوٹے بال بچے سب کی روزی اسی باغ سے پیدا ہوتی ہو ہر طرح کا میوہ اس میں سے کھاتے ہوں اور کوئی معاش نہ ہو اور وہ باغ ایک زبردست بگولے میں خاک ہو جاوے تو اسکو کیسا افسوس اور رنج ہوگا ایسے ہی قیامت کے دن اس خیرات کرنے والے کا حال ہوگا کہیں سے کچھ نہ ملے گا ۱۲ منہ یہ مثل ہے ابوسفیان اور ابوجہل وغیرہ کفر و ضلالت کی ہدایت جن کی ہے وہ بدکاروں کھیت کی طرح سبز ہو گیا اسکے فریب سے بہت لوگ دھوکے میں آگئے اور ان کی شوکت دیکھ کر بہت سے لوگ ان کے ساتھ ہو گئے پھر اللہ تعالےٰ نے ایک ہی آندھی بھیجی جس سے سب کھیت کی طرح خاک ہو گیا فرمایا اللہ تعالےٰ نے ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا وہ اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں ۱۲ منہ

پ	سورۃ	ع	
			إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتّٰٓى إِذَآ أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ أَتٰهَآ أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝
۱۱	هود	۲	مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْأَعْمٰى وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝
۱۳	الرعد	۲	أَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ ۝
۱۳	ابراهيم	۳	مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝
″	″	۴	أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ

دنیا کی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین کا سبزہ اسکی وجہ سے خوب اگھنا ہوا نکلا کچھ آدمیوں کے کھانے کا کچھ جانوروں کا یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگار پورا کر لیا اور وہاں کے رہنے والے سمجھے کہ اب کیا ہے لے دے کر (ایک ہی اچکا) رات یا دن کو ہمارا عذاب اسپر آن پہونچا ہم نے کاٹ کر اسکو ایسا کر دیا جیسے کل وہاں کھیت ہی نہ تھا ہم ایسے ہی سوچنے والوں کے لیئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں۔

دونو فرقوں کی مثال ایسی ہے جیسے اندھے بہرے اور دیکھنے سننے کی کیا دونو کا حال برابر ہے کیا تم غور نہیں کرتے

اسی نے آسمان سے مینہ برسایا پھر اپنے اپنے انداز کے موافق نالے بہ نکلے پھر پھولا ہوا جھاگ بہیا نے (پانی کے ریلے نے) اپنے اوپر اٹھا لیا اور جن چیزوں کو زیور یا دوسرے سامان بنانے کے لیئے آگ میں تپاتے ہیں انمیں بھی پانی کی جھاگ کیطرح پھیں (کھوٹ نکلتا ہے) اسی طرح اللہ تعالیٰ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے تو پھین (جو باطل کیطرح ہے) وہ سو کہہ سکھا کر سٹ جاتا ہے اور جو لوگوں کے کام آتا ہے وہ زمین میں قائم رہتا ہے اللہ تعالیٰ (لوگونکو سمجھانے کے لیئے) ایسی مثالیں بیان فرماتا ہے۔

جن لوگوں نے اپنے مالک (خدا) کو نہ مانا انکے اعمال کا حال اس راکھ کیطرح ہے جسپر آندھی کے دن زور کی ہوا چلے وہ جو انہوں نے (دنیا میں) کیا اس میں سے کچھ (آخرت میں) نہ پائیں گے یہی پرلے سرے کی تباہی ہے۔

(اے پیغمبر ﷺ) کیا تو نے اسپر خیال نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ (اچھی بات) کی مثال کیسی بیان کی ایک پاکیزہ درخت سی جسکی جڑ مضبوط ہے

ف۱ یعنی پانی اور بادی سے مثال بیان کی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر زمین کی روئیدگی جس کو آدمی اور چارپائے کھاتے ہیں پانی کے ساتھ ملگئی اسطرح پر کہ پانی کو جذب کر لیا اور وہ پھول پھل لی ۱۲ ف۲ دونو فریق جن سے مراد ہیں ۱۲ ف۳ اب خوب جمی طرح نکلے اور بارہ نکالیں گے پودا کریگے ۱۲ ف۴ ساری کھیتی تباہ کر کے ۱۲ ف۵ پھر زمین بنجر زمین تھی یہی مثال دنیا میں انسانی زندگی کی ہے روح پانی کی طرح آسمان سے اترتی ہے بدن اس سے ملکر خوب بڑھتا ہے جب جوانی پر آتا ہے علم و ہنر سیکھتا ہے اب امید ہوتی ہے کہ چند روز میں ایک ہی ایکا موت آجاتی ہے اور سارے امیدیں خاک میں ملجاتی ہیں ۱۲ ف۶ جیسے بنے ہوئے مثال بیان کی ۱۲ ف۷ مسلمانوں اور کافروں ۱۲ ف۸ مسلمان دیکھتا سنتا ہے اور کافر اندھا بہرا ہے دونو میں بڑا فرق ہے ۱۲ ف۹ بڑے نالے میں زیادہ پانی اور چھوٹے نالے میں کم پانی پیا ۱۲ ف۱۰ یہ ایک مثال اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل کی بیان کی کہ حق اس پانی کیطرح ہے جو پیاسوں کے کام آتا ہے لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں آپ پیتے ہیں جانوروں کو پلاتے ہیں کھیتوں اور باغوں کو سینچتے ہیں لیکن جو پھین (جھاگ) اس پانی پر آجاتا ہے وہ باطل کی طرح ہے کسی کام نہیں آتا اور جلدی سے مٹ جاتا ہے گو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پھین پانی کھا جاتا ہے اسیطرح کبھی باطل بھی حق کے اوپر غالب آجاتا ہے مگر وہ غلبہ تھوڑی دیر کا ہے آخر باطل کیطرح پھٹ جاتا ہے اور پانی قائم رہتا ہے جیسے حق اب دوسری مثال بیان فرماتا ہے ۱۲ ف۱۱ مثلاً سونا چاندی تانبا لیکن اس میں کھوٹ ملا ہوا ہے ۱۲ ف۱۲ جو ناخالص بات ۱۲ ف۱۳ تو وہ راکھ اڑا کر لے جائیگی کہ اسکا ایک ذرہ بھی ہاتھ میں آنا مشکل ہے اسیطرح کافروں کے عمل قیامت میں ۱۲ منہ

وَمِنْ خَلْقِ الثِّيَابِ مَا تَرَوْنَ أَكُلُّهَا
كُلُّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ
الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝
وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ
اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا
مِنْ قَرَارٍ ۝

اور شاخیں آسمان میں ہیں ہر وقت اپنے رب کے حکم سے ہر موسم پھل دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے مثالیں اسلئے بیان کرتا ہے کہ وہ سوچیں سمجھیں اور نصیحت حاصل کریں اور ناپاک گندی بات شرک اور کفر کی مثال اُس پلید درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر ہی اوپر سے اوکھاڑ لیا جاتا ہے اُس کا جما ؤ ہی نہیں ہے

١٤ النحل ١٦ ٧ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ
السَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے اُنکی کو ایسی بری باتیں مبارک ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تو وہ صفت ہے جو سب سے اعلیٰ اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔

١٤ ٧ ١٠ فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ اللَّهَ
يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ ضَرَبَ اللَّهُ
مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ
شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا
فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا ۖ هَلْ
يَسْتَوُونَ ۖ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا
رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ
شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَاهُ ۖ أَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ
لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ ۙ وَمَنْ
يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

تو اللہ کے لئے (دنیا والوں کی طرح) مثالیں بیان کرو اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے ایک شخص غلام ہے دوسرے (بندے) کی ملک جو کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک شخص وہ ہے جسکو ہمنے اپنے پاس سے اچھی دولت دے رکھی ہے وہ چھپے اور کھلے اسمیں سے خرچ کرتا رہتا ہے کیا یہ دونو برابر ہو سکتے ہیں شکر اللہ کا لیکن (بات یہ ہے) اُن میں اکثر لوگ (ان باتو نکو) نہیں جانتے اور اللہ ایک (اور) مثال بیان کرتا ہے دو مرد ہیں ایک ان میں گنگا جو بہرہ بھی ہوتا ہے، وہ (غلام ہے) کچھ نہیں کر سکتا اپنے مالک پر ایک بوجھ ہے جہاں کہیں وہ (یعنے مالک) اسکو بھیجتا ہے وہ کام بنا کر نہیں آتا کیا یہ (غلام) اور وہ (عقلمند) شخص برابر ہے جو سیدھی روش کہلاتا ہے اور آپ بھی سیدھی روش پر ہے

١٤ ٧ ١٥ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً
مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ
مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا
اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا

اور اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان کی (اور مراد کہ ہے) وہاں کے لوگ (ہر طرح) امن اور اطمینان سے تھے ہر طرف سے انکی روزی فراغت کے ساتھ چلی آتی تھی پھر انہوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے انکے کاموں کی سزا میں اُس بستی کو بھوک اور خوف

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا
لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا
بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝ كِلْتَا
الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ
شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۝ وَّكَانَ
لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ
اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۝ وَدَخَلَ
جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ
اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۝ وَّمَآ
اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ
اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۝
قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ
بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۝ لٰكِنَّا۠ هُوَ
اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝ وَلَوْلَآ
اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ
اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا
اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ فَعَسٰى
رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ
وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ
فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۝ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا
غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ۝ وَاُحِيْطَ
بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ

اور (اے پیغمبر) ان لوگوں سے ان دو آدمیوں کی اصل بیان کر
اُن میں سے ایک کو ہمنے انگور کے دو باغ دیے تھے اور دونو کے گرداگرد
کھجور کے درخت تھے اور بیچ میں کھیتی۔ دونو باغوں نے (خوب)
اپنا میوہ دیا اور میوے میں کوئی کمی نہیں ہوئی اور باغوں کے
بیچ میں ہمنے ایک نہر بھی بہا دی تھی۔ اور اسکے پاس پھل بھی تھے۔ پھر
اب اپنے ساتھی سے (دوسرے بھائی سے جو مومن تھا) بات کرتے کرتے
بول اٹھا میں مال و دولت اور عزت و آبرو کے جتنے میں تجھ سے (کہیں)
بڑھکر ہوں۔ اور (بھائی کے) ہاتھ میں ہاتھ دیکر اپنے باغ میں گیا
(واہاں پھرنے اور اترانے کے لیے) کہنے لگا میں نہیں سمجھتا کہ یہ باغ کبھی
ویران ہو اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت آئیگی اور (خیر بالفرض)
اگر (آئی) مجھ کو اپنے مالک کے پاس پھر جانا پڑا تو وہاں (مجھکو اس سے
بھی بہتر (جائداد) پاؤنگا۔ اسکا ساتھی (مومن) باتیں کرتے کرتے اس سے
کہنے لگا کیا (کہتا ہے) کیا تو اس خدا (کی قدرت) سے منکر ہو گیا جس نے
تجھکو مٹی سے بنایا پھر نطفے سے (منی کی ایک بوند سے) پھر پورا مرد
تجھکو کر دیا لیکن میں تو یہی کہتا ہوں (وہی) اللہ میرا مالک ہے اور
میں اپنے مالک کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا۔ اور جب تو اپنے باغ میں
آیا تو نے یوں کیوں نہ کہا جو اللہ تعالے چاہے (وہ ہوتا ہے) جو کچھ اختیار
وہ اسی کا ہے۔ اگر تو اس وجہ سے غرور کرتا ہے کہ مجھ کو مال اور اولاد میں
اپنے سے کم سمجھتا ہے تو عجب نہیں میرا مالک تیرے باغ سے بہتر باغ مجھکو دے
اور تیرے باغ پر آسمان سے کوئی بلا (یا انگار) بھیجے پھر وہ چٹیل میدان
بنجائے یا اسکا پانی نیچے اتر جائے اور تو کسی طرح اسکو نہ پا سکے
(پھر پانی تیرے ہاتھ نہ آسکے) اور مال تباہ ہو گیا پھر اسنے جو (یہ)
باغ میں خرچ کیا تھا اسپر دونو ہاتھ ملتا رہ گیا۔ اور باغ کا یہ

(باقی آئندہ صفحہ)

			أَنفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا ۝ وَلَمْ تَكُن لَّهُ فِئَةٌ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ۝ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ۝		۱۵
الکہف ۱۵	۶		وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝		
الحج ۲۲	۱۰		يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝		۱۰
النور ۲۴	۵		اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ		۱۸

اس سے پہلے کی نصیحت ان لیتا باغ میں آتے وقت اسکو کہا تھا کہ آج رات تک خدا کے عذاب کو روک سکتا ہے اگر کوئی اور معبود ہے تو اسکو بھی اس مغرور کو ڈرانے کے لیے بیان فرمائی ہے اس سے پہلے آدم سے یہ خواہش کرتے تھے کہ ہم جب مسلمانوں کو اپنے سے نیچا دیکھتے ہیں کہ دنیا کی دولت اور حسب جاہ کا کوئی اعتبار نہیں ہے ایک لمحہ کی آفت میں سب مال رہتا ہے نہ مال تم سے بہتر ہے مسلمان تم سے ہزار درجے افضل ہیں ان کمالوں میں اس سرچشمہ ایمان کی نعمت کہ جو ہے اسکو مال نہیں ہے اور نہ مال کمال ہے ساتھ اس کے ہمیشہ کی بہار ہے پھر ہے ہم اس کو مال والے کا نشان دیتے ہیں کہ تو اپنی ہمسائی پر سرکشی نہ کر کہ تجھ پر تازہ اور سبز کھیتی ہے اپنے دل کو غرور نہ کر سکتا ہے وہ شیطان ہے یہ ظاہر ہے جلد اس کی آفت آنے والی ہے وہ سب کچھ نہیں بنا سکتے وہ بات جو کبھی سے اس چیز کو چھوڑ دیا ہے جسے ہاتھ میں رکھنے کی بڑی کوشش کی ہے اور کہا ہے کہ ہم نے بہت مال جمع کیا ہے ہمیشہ رہے گا اور ہم کو کبھی نہ چھوڑے گا اور جس کے چاہتے ہیں وہ نہ ہو بڑے بڑے زبردست مشرکوں نے اس رتبہ کا رتبہ جیسا کرنا چاہیے ویسا نہیں کیا بیشک اللہ تعالیٰ طاقت والا زبردست ہے

اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو طاق میں چراغ روشن ہو چراغ ایک شیشے میں ہو شیشہ ایسا صاف ہو گویا چمکتا ہوا موتی کی طرح ہو وہ چراغ ایک مبارک درخت زیتون کے تیل سے جلایا جاتا ہے جو نہ پورب کی طرف ہو کہ شام کو سایہ میں رہے نہ پچھم کی طرف ہو کہ صبح دھوپ میں رہے اس کا تیل روشنی کرتا ہے اگرچہ آگ اسے نہ چھوئے (آپ ہی آپ) روشنی پر روشنی ہے اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے راہ دیتا ہے

			وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝	اپنا نور بتلاتا ہے اور اللہ تعالےٰ لوگونکے (سمجھانے کے) لیے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ سب کچھ جانتا ہے۔
۱۸	النور ۲۴	۵	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـــًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝	اور کافرونکے (نیک) اعمال (جیسے خیرات وغیرہ) اس چمکتی ریتے کیطرح ہیں جو چٹیل میدان میں ہو پیاسا (جنگل میں دور سے) اس کو پانی سمجھتا ہے جب اسکے پاس آتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا اور (دیکھتا ہے تو کیا) خدا تعالےٰ کو اپنے پاس پاتا ہے وہ اسکا حساب پورا چکا دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ جلد حساب لینے والا ہے یا (انکے اعمال) گہرے سمندر کے اندھیروں کیطرح ہیں جسکو ایک موج نے ڈھانک رکھا ہے اسکے اوپر ایک اور موج ہے اسکے اوپر بادل (ابر غرض) کئی اندھیریاں ہیں ایک کے اوپر ایک اگر کوئی اپنا ہاتھ نکالے (تو اسقدر اندھیرا ہے کہ) اسکو دیکھ نہ سکے اور جسکو اللہ تعالےٰ (اپنی ہدایت کی) روشنی نہ دے اسکو روشنی کہاں ملیگی ۝
۲۰	العنكبوت ۲۹	۴	مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝	جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے (دیوتا) سرپرست بنا رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی ہے وہ بھی (اپنے نزدیک) ایک (مضبوط) گھر بناتی ہے حالانکہ سب گھروں میں بودے سے بودا مکڑی کا گھر ہے کاش یہ لوگ سمجھتے ہوتے ۔
۷	〃	〃	وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝	اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے (سمجھانے کے) لیئے بیان کرتے ہیں اور جو علم والے ہیں وہی انکو سمجھتے ہیں ۔
۷	الروم ۳۰	۴	ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاۗءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝	اللہ تعالےٰ تمہارے (سمجھانے کے لیئے خود تمہاری ایک مثال بیان فرماتا ہے (وہ یہ ہے) تمہارے جو غلام لونڈی ہیں کیا وہ (اس مال و دولت میں) تمہارے شریک ہیں جو ہمنے تم کو دیا ہے تم (اور وہ) اس میں برابر ہو تم انسے ڈرو (برابر والے) لوگونکی طرح ڈرتے ہو جو لوگ عقل رکھتے ہیں ہم انکے (سمجھنے کے) لیئے اپنی آیتیں یوں کھولکر بیان کرتے ہیں۔
۲۳	الزمر ۳۹	۳	ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَاۗءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ	اللہ تعالےٰ ایک مثال بیان کرتا ہے ایک شخص (غلام) ہے اسمیں کئی جھگڑالو ساجھی ہیں اور ایک (دوسرا) شخص (غلام) ہے جو پورا ایک ہی شخص کا ہے

قل ورنہ اسکے ساتھ کی پوری مثال تو ہو ہی نہیں سکتی ۱۲ ف پانی والی کچھ نہیں ریتی ہی ریتی آخر پیاس کے مارے تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے ۱۲ ف کافر سمجھتا ہے کہ میرا نیک عمل مرتے وقت میرے کام آئیگا جب موت آپڑتی ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ نیک عمل کچھ کام نہ آیا اور اللہ تعالےٰ حساب لینے کو موجود ہے آخر دوزخ میں پھینک دیا جاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن کافر پیاسے اٹھیں گے اور دور سے انگور یا پانی کیطرح معلوم ہوگی وہ ادھر لپکیں گے جب وہاں پہونچیں گے تو پانی نہ ہوگا اللہ تعالےٰ حساب کے لیئے سامنے ہوگا اور اُن کا حساب چکا دیگا ۱۲ ف گہرا اندھیرا موج کا اندھیرا سمندر کا اندھیرا ۱۲ ف یہ ان کافرونکی مثال ہے جو کفر کے ساتھ تقلید کی بھی بیماری میں مبتلا ہیں پہلی مثال چمکتی ریتی کی ان کافروں کی تھی جو خود بھی عقل رکھتے ہیں یہ مقلد کافر تو کئی تاریکیوں میں پھنسا ہوا ہے کفر کی تاریکی دل کی تاریکی تقلید کی تاریکی ۱۲ ف سمجھتے ہیں کہ اس گھر میں ہم محفوظ رہونگی ۱۲ ف جیسے مکڑی کا گھر ایک ذرہ سی چوٹ میں ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح انکے معبودوں کا آسرا بھی ہے بالکل بودا مصیبت کے وقت وہ کچھ کام نہیں آتے انکا پکارنا نہ پکارنا یکساں ہے حدیث میں ہے کہ مکڑی شیطان ہے جو کوئی اسکو مارڈالے ایک حدیث میں ہے کہ مکڑی نے غار پر جالا تنا تھا اسکو مت مارو اسنے اس غار پر جسمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چھپ کر بیٹھے تھے حضرت علی رضہ نے کہا گھروں کو مکڑی کے جالوں سے صاف رکھو جالے گھروں میں رہنے سے مفلسی آتی ہے ۱۲ ف اللہ تعالےٰ جو عالم ہے وہ دریافت کر لیتے ہیں اس آیت سے عالموں کی بڑی فضیلت نکلی ۱۲ ف یعنے جیسے تم کو اپنے بھائی برادر زادہ لوگونکا ڈر ہوتا ہے کہیں وہ سارا مال نہ بانٹ لیں ویسا غلام لونڈی کا ہوتا ہے نہیں ہرگز نہیں ان چیزوں میں کوئی بات بھی غلام لونڈی میں نہیں ہے نہ وہ مال دولت میں تمہارے ساجھی ہیں انکو تو جو تم کھانے کو دیتے ہو اور پہنتے ہو نہ آزاد بھائی برادروں کیطرح انکا کچھ حق رہتا ہے پس جب تمہارے غلام لونڈی جو تمہاری طرح آدم کی اولاد ہیں اور کسی بات میں تم سے کم نہیں ہیں تمہارے برابر نہ ہو سکے تو اللہ تعالےٰ جو سب کا مالک اور خالق ہے اسکے غلام لونڈی اسکے برابر ہو کر ہو سکتے ہیں ایسے جتنے جھوٹے معبود ہیں سب بندگان خدا کے لونڈی غلام ہیں اسی کے پیدا کیئے ہوئے ہیں ۱۲ (باقی در ثمہ)

			هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	کیا یہ دونو غلاموں کا حال برابر ہو سکتا ہے شکر خدا کا مگر ان میں اکثر لوگ نادان ہیں ف
۲۶	الفتح	۴	وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ڔ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝	اور جو لوگ اسکے ساتھ ہیں (یعنے صحابہ رض) وہ کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں تو انکو دیکھتا ہے (کبھی) رکوع کر رہے ہیں (کبھی) سجدہ کر رہے ہیں اللہ کے فضل اور اسکی رضامندی کے فکر میں رہتے ہیں انکی نشانیاں انکے منہ پر ہیں یعنے سجدے کی نشانی یہ تو انکا حال توریت شریف میں بیان ہوا ہے اور انجیل شریف میں انکی مثال ایک کھیتی کی سی بیان کی گئی ہے جس نے (زمین سے) اپنی سوئی نکالی (مولکھہ یا ٹپہا) پھر اسکو زوردار کیا وہ موٹی ہو گئی اب اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی کسانوں کو بھلی لگنے لگی (اللہ نے یہ اسلیئے کیا) کہ کافر انکو دیکھہ کر جلیں اُن لوگوں میں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے اللہ نے بخشش کا اور بڑے نیک کا وعدہ کیا ہے ف
۲۷	الحدید	۳	كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ	اسکی مثال ایک مینہ کی سی ہے جسکی پیداوار نے کسانوں (کنبیوں) کو خوش کر دیا پھر (چند ہی روز میں کوئی آفت آتی ہے) وہ سوکھہ جاتا ہے تو دیکھتا ہے وہ پیلا پڑ گیا اسکے بعد (بس کیطرح) روندن بنجاتا ہے
۲۸	الحشر	۲	كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝	ان منافقوں کی مثال شیطان کی سی ہے وہ آدمی سے کہتا ہے کافر بنجا جب کافر بنجاتا ہے (اور کوئی سخت وقت آتا ہے) تو کیا کہتا ہے (مجھہ سے کیا واسطہ) میں تجھہ سے الگ ہوں میں اللہ (کے غضب سے) ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے پھر ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ دونو ہمیشہ کے لیئے دوزخ میں پڑے اور بدکاروں کی یہی سزا ہے -
〃	الجمعۃ	۱	مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝	جن لوگوں کو توریت دی گئی (یعنے یہودی) اور انہوں نے اسپر عمل نہیں کیا انکی مثال گدہے کی سی ہے جسپر کتابیں لدی ہوں جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا انکی (ایسی ہی) بری مثال ہے اور اللہ بے انصاف لوگوں (بدکاروں) کو راہ پر نہیں لگاتا ف

ف ہرگز نہیں ایک تو گویا بہشت میں ہے دوسرے کی زندگی تلخ ہے گویا دوزخ میں جل رہا ہے ۱۲ ف۲ کمبخت بے عقل اتنی سی بات بھی نہیں سمجھتے توحید کو چھوڑ کر جس میں ہمیشہ آرام اور راحت اور اطمینان ہے شرک میں جا کر پھنستے ہیں اور اپنی جان ہمیشہ کے آفت میں ڈالتے ہیں ۱۲ ف۳ کافروں سے کبھی محبت نہیں کرتے ہمیشہ انسے سختی کے ساتھ پیش آتے ہیں حسن رح نے کہا صحابہ رض کافروں پر ایسے سخت تھے کہ اپنے کپڑے یا بدن سے انکا لگنا پسند نہیں کرتے تھے اور مسلمانوں سے مصافحہ اور معانقہ کرتے تھے اور ہر زمانے میں مسلمانوں کو یہی برتاؤ کرنا ضروری ہے ۱۲ ف۴ یعنے اکثر نماز پڑھنے میں اپنا وقت گذارتے ہیں ۱۲ ف۵ یعنے خلوص کے ساتھ عبادت کرتے ہیں محض خدا کے لیئے لوگوں کے دکھلانے کو ۱۲ ف۶ وہ کیا ہے نور عبادت جو انکی پیشانی پر نمایاں ہے اور جس کی وجہ سے وہ قیامت کے دن پہچانے جائیں گے جیسے حدیث میں ہے یا خشوع اور خضوع اور تواضع یا رات کی بیداری سے چہروں کی زردی ۱۲ ف۷ جبکہ مل جل کر رہیں جول اسلام کی کھیتی بڑھتی اور شاداب ہوتی جاتی تھی کافر حسد میں جل بھنکر خاک ہو رہے تھے جبوں حضرت عمر رض مسلمان ہوئے کافروں نے فرمایا البارحہ کا چھپ کر پوجا ختم ہوا یعنے آج سے اللہ کی عبادت علانیہ ہوا کرے گی سلام بھیجنے نے کہا آن حضرت صلعم علیہ السلام کے صحابہ سے جو شخص پہلے وہ بھی اس آیت میں داخل ہے ۱۲ ف۸ کہ تمام بہشت ہے اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے صحابہ بہشتی ہیں اور جو کوئی انکو برا کہے وہ خود بھی دوزخی ہے اس آیت میں کل حروف تہجی جمع ہیں اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ صحابہ رض تمام فضائل اور کرامات کے مجموعہ ہیں اور یہ سب آنحضرت صلعم کی طفیل سے انکو حاصل ہوئے اور ہر پیرو کو جو شخص جو رتبہ حاصل کرتا ہے کہ آن حضرت صلعم کی وفات کے بعد کل صحابہ آپ سے منحرف ہو گئے الا دو چار کیونکہ وہ آنحضرت صلعم کا مرتبہ نہیں پہچانتا اور نہ ان بزرگوں کے مرتبہ آن حضرت صلعم کی حیاتی میں اپنے پیروں کی وفات کے بعد منحرف نہیں ہوئے اور اپنے مرشد کا نور صحبت انکے دلوں سے محو نہیں ہوا لیکن آنحضرت صلعم علیہ وآلہ وسلم کا فیضان صحبت سب سے بڑھ گیا فقط واللہ اعلم بالصواب ۱۲ - (باقی در نسخہ)

۲۸	التحریم ۶۶	۲	ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝	کافروں (کو سمجھانے) کے لیے اللہ تعالیٰ نوح ؑ کی بی بی اور لوط ؑ کی بی بی کی مثال بیان کرتا ہے یہ دونوں (عورتیں) ہمارے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں (یعنے نوح ؑ اور لوط ؑ کے) پھر ان دونوں نے اپنے خاوندوں سے چوری کی تو انکے خاوند خدا کے سامنے کچھ انکے کام نہ آئے (حالانکہ وہ پیغمبر تھے) اور ان دونو عورتوں کے لیئے یہ حکم ہوا کہ دوزخ میں جانیوالوں کے ساتھ تم بھی دوزخ میں جاؤ اور ایماندار وں کی (تسلی کے) لیے (اللہ تعالیٰ نے) فرعون کی بی بی کی مثال دی جب اسنے یوں دعا کی مالک میری میرے لیئے بہشت میں ایک مکان بنا اور مجھ کو فرعون اور اسکے برے کاموں سے بچائے رکھ اور ظالم لوگوں سے نجات دے اور (ایماندار وں کی تسلی کے لیے اللہ تعالیٰ نے) مریم ؑ کی (مثال دی) جو عمران کی بیٹی تھی اسنے اپنی عصمت بچائے رکھی (کسی مرد سے آلودہ نہیں ہوئی) پھر ہمنے اپنی (بنائی ہوئی) روح اسمیں پھونک دی اور اسنے اپنے مالک کی کلاموں اور کتابوں کو سچ مانا اور وہ (ہمارے) فرمانبردار بندوں میں سے تھی
	ذکر ابی لہب ۹۹			**باب ۹۹ ابو لہب کا حال۔**
۳۰	اللھب ۱۱۱	۱	تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۖ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝	ابو لہب کے دونو ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ (خود بھی) ہلاک ہوا اس کا مال اور اسکی کمائی کچھ اسکے کام نہ آئی وہ عنقریب شعلہ مارتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا اور اسکی جورو بھی (ام جمیل ابو سفیان کی بہن) جو لکڑیاں اٹھائے پھرتی ہے اسکی گردن میں جہال کی رسی ہے
	الموت ۱۰۰			**باب ۱۰۰ موت کا بیان۔**
۴	ال عمران ۳	۱۵	وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ	اور کوئی شخص مر نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا حکم نہ ہو اسنے لکھ رکھا ہے مقرر وقت پر اور جو کوئی دنیا میں (اپنے نیک اعمال کا) بدلہ چاہے

ف ظاہر میں ایماندار تھیں اور اندر کافروں سے ملی رہیں نوح ؑ کی بی بی اپنے خاوند کو دیوانہ کہتی اور لوط ؑ کی بی بی کافروں کو خبر پہونچایا کرتی جو مہمان اترتا ان کا حال بیان کر دیتی چوری سے مراد زناکاری نہیں ہے حدیث میں ہے کہ کسی پیغمبر ؑ کی بی بی نے زناکاری نہیں کی ۱۲ ف اس مثال سے کافروں کو یہ بتلایا کہ کفر کے ساتھ کوئی نیکی کام نہیں آتی یہانتک کہ پیغمبر ؑ کی قرابت بھی کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ بعضوں نے کہا اس مثال سے حضرت عائشہ رضہ اور حضرت حفصہ رضہ کو جتلانا منظور ہے کہ برے کاموں سے بچی رہیں پیغمبر ؑ کی بی بی ہونے پر بھروسا نہ کریں ۱۲ ف کہتے ہیں فرعون مردود نے اپنی بی بی آسیہ کے ایمان لانے کی خبر سنکر انکو چوبچہ کیا انہوں نے اپنا گھر بہشت میں دیکھ لیا اور ہنس دیں فرعون نے کہا یہ دیوانی ہے اللہ تعالیٰ نے انکی روح قبض کر لی وہ سیدھی بہشت کو سدھاریں اس مثال سے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یوں تسلی دی کہ ایمان تمہاری نجات کے لیئے کافی ہے گو تم کافروں کے ساتھ رہو انکے ہاتھ میں گرفتار رہو ۱۲ ف ان کو مل رہیگا اور حضرت عیسےٰ پیدا ہوئے ۱۲ ف جو اگلے پیغمبروں سے حضرت عیسےٰ پر اتری ہیں ۱۲ ف پاکیزہ اور نیک خاندان میں سے تھی۔ حدیث میں ہے کہ بہشت کی سب عورتوں میں افضل چار عورتیں ہیں خدیجہ رضہ اور فاطمہ رضہ اور آسیہ رضہ اور مریم ؑ دوسری حدیث میں ہے کہ مردوں میں بہت کامل گنے ہیں اور عورتوں میں کامل یہی ہیں آسیہ رضہ اور خدیجہ رضہ اور مریم ؑ اور عائشہ رضہ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی دوسرے کھانوں پر ۱۲ ف دونو ہاتھ ٹوٹ گئے یعنے اسکی تدبیر کچھ چلنے نہ پائی اور ہر کام میں اسکو ناکامی ہوئی ۱۲ ف اس رسی میں کانٹے باندھا کرتی ایک روز یہ رسی اس کے گلے میں اٹک گئی اور گھٹ کر مر گئی۔ بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے قیامت کے دن اس کی گردن میں آگ کی رسی ہوگی ۱۲ ف تو لڑائی میں کم ہمتی کرنے سے آدمی بچ نہیں سکتا اور بہادری کرنے سے مر نہیں سکتا ۱۲

			الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ	تو ہم اسی میں سے اسکو دینگے اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے تو اسکو
			الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ	اسی میں سے دیں گے اور شکر کرنیوالوں کو ہم جلد بدلہ دیں گے ف۱
۴	آل عمران	۱۹	كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ	ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور قیامت ہی کے دن تم کو پورے
			اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ فَمَنْ زُحْزِحَ	پورے (بدلے) تمہارے اعمال کے بدلے دیے جائینگے پھر جو شخص دوزخ سے
			عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۭ	ہٹا دیا گیا ف۲ اور جنت میں اسکو لیگئے اسنے مراد پائی اور دنیا کی زندگی
			وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝	تو دغا کی پونجی ہے اور کچھ نہیں ف۳
۷	الانعام	۸	حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ	یہانتک کہ جب تم میں کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے
			رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝	اسکی جان اٹھا لیتے ہیں اور وہ حکم میں کوتاہی نہیں کرتے ف۴
〃	〃	۱۱	وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ	کاش تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھے جب موت کی سختیوں
			وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا	(سکرات) میں پڑے ہوں اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے
			اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ	(کہہ رہے ہوں) اپنی جانیں نکالو آج تمکو سزا ملیگی ذلت کا
			بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ	عذاب ہوگا ف۵ اسلیئے کہ تم خدا تم پر جھوٹ بولتے تھے ف۶ اور تم اس
			وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝	کی آیتوں پر اکڑ جاتے تھے ف۷
۸	الاعراف	۴	وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ	اور ہر گروہ کی ایک (مقرر) مدت ہے جب انکی مدت آگئی تو ایک
			لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝	گھڑی نہ پیچھے رہ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں ف۸
۱۱	یونس	۵	لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۭ اِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَلَا	ہر قوم کی ایک میعاد (مقرر) ہے ف۹ جب انکا وقت آگیا تو ایک
			يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝	گھڑی آگے پیچھے نہیں ہو سکتے ف۱۰
۱۸	المومنون	۱	ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝	پھر اس (سب) کے بعد تم کو مرنا ضرور ہے۔
〃	〃	۶	حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ	یہانتک کہ جب ان میں سے کوئی مرنے لگے گا تو (اسوقت ڈر کر)
			رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا	دعا کریگا اے مالک مجھ کو پھر (دنیا میں) لوٹا دے شاید میں جس (دنیا کو)
			فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ	چھوڑ آیا ہوں اب کے (پھر وہاں جاکر) اس میں اچھے کام کروں ہرگز نہیں یہ کہاں
			قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى	ہو سکتا ہے ف۱۱ یہ ایک بات ہے جو وہ کہیگا اور انکے مرے پیچھے ایک پردہ ہے ف۱۲
			يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝	جسدن تک دوبارہ زندہ ہونگے (وہیں رہیں گے) ف۱۳
۲۱	العنکبوت	۶	كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ	ہر جاندار کو (ایک نہ ایک دن) موت کا مزہ چکھنا ہے

ف۱ بعض صحابہ نے لوٹ کے طمع سے گہائی کو چھوڑ دیا اور عبداللہ بن جبیر کا کہنا نہ سنا جنکا قصہ اوپر گذرا اس آیت میں ان کی طرف اشارہ ۱۲ کیا کہ جو کوئی دنیا کا فائدہ چاہے تو ہم وہی دینگے اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے بیشک جنت اسکو بھی دینگے اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے لڑائی میں اور صبر کیا ۱۲ ف۲ پل صراط سے جو دوزخ کی پیٹھ پر ہے پار ہو گیا ۱۲ ف۳ جیسے کوئی ایک پانی ناکاری خراب چیز پر رنگ روغن کر کے بازار میں رکھے اور کوئی بیوقوف خریدار اس کو عمدہ اور نئی سمجھ کر خرید لے تو کہیں گے اس خریدار کو دغا دی یہی حال دنیا کی زندگی کا ہے آدمی دھوکے میں آجاتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ ہم کو دنیا میں بہت رہنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد چھوڑ کر دنیا کے مزے میں غرق ہو جاتا ہے ایک ہی ایکا موت کی گھڑی آن کھڑی ہوتی ہے اس وقت معلوم ہوتا ہے کہ ہم کو دغا ہوئی اور بجھتا ہے اپنی عمر عزیز بیکار ضائع کی ۱۲ ف۴ حکم پر ہر ایک کی جان قبض کرتے ہیں نہ اس سے پہلے نہ اسکے بعد ۱۲ ف۵ اس سے صاف عذاب قبر کا ثبوت ہوتا ہے ۱۲ ف۶ کہ فلاں فلاں خدا تعالیٰ کے شریک ہیں یا فلاں خدا تعالیٰ کا بیٹا ہے یا پیغمبری کا جھوٹا دعوے کرتے تھے ۱۲ ف۷ غرور اور تکبر سے اللہ تعالیٰ کے کلام پر ایمان نہیں لاتے تھے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کو حقیر سمجھتے تھے انکو ایذا دیتے تھے ۱۲ ف۸ یہانتک کی جس نے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا یا ف۹ یعنے مقرر وقت سے آگے بھی بتا نہیں ہو سکتے اسکے پیچھے ٹھہر سکتے ہیں اسیطرح ہر شخص کے مرنے کا وقت مقرر ہے جو آگے پیچھے نہیں ہو سکتا امام حسن بصری نے کہا لوگ بھی کیا بیوقوف ہیں کہتے ہیں اللہ اس کی عمر دراز کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون سعید بن جبیر نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب زخمی کیے گئے تو کسی نے کہا اگر وہ دعا کریں تو اللہ ان کی عمر بڑھا دیگا لوگوں نے کہا اللہ تو فرماتا ہے لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون انہوں نے کہا اللہ یہ بھی فرماتا ہے وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب اور حدیث میں ہے کہ ناطے والوں کے ساتھ نیکی کرنا عمر کو بڑھاتا ہے ۱۲ اس اختلاف میں یوں تطبیق ہو سکتی ہے کہ ایک تقدیر معلق ہے ایک غیر معلق معلق کی تاخیر ہو سکتی ہے اور غیر معلق کی نہیں ہو سکتی معلق کی مثال یہ ہے کہ تقدیر میں ہو کہ اگر ناطے والوں کے ساتھ نیکی کرے تو فلانے شخص کی عمر ساٹھ برس کی ہو گی ورنہ پچاس ۱۲ سلیمہ۔

(باقی در صفحہ ۳)

			ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝	پھر تم (سب) کو ہمارے پاس لوٹکر آنا ہے (اور اپنے اعمال کا جواب دینا)
۲۱	السجدة ۳۲	۱	قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝	کہدے (تمہارا بدن تو خاک میں رہتا ہے مگر تمہاری جان موت کا) وہ فرشتہ سمیٹ لیتا ہے جو تمپر تعینات ہے پھر تم کو اپنے مالک کے پاس جانا ہے
″	الاحزاب ۳۳	۲	قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ الآية۔	کہدے اگر تم مرنے یا مارے جانے سے بھاگو تو یہ بھاگنا کچھ تمکو فائدہ نہ دے گا۔
۲۳	الزمر ۳۹	۳	اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝	(اے پیغمبر) بے شک (ایک دن) تو مرنیوالا ہے اور وہ بھی (ایکدن)
۲۴	″	۵	اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝	اللہ جانوں کو مرتے وقت (اپنے پاس) اٹھا لیتا ہے اور جو نہیں مریں انکو سوتے وقت (اٹھا لیتا ہے) پھر جنپر موت کا حکم لگا چکا انکو تو (اپنے پاس) رکھ چھوڑتا ہے اور باقی جانوں کو جنپر موت کا حکم نہیں لگا) ایک ٹھیرے ہوئے وعدے (موت) تک چھوڑ دیتا ہے بیشک اسمیں غور کرنے والوں کے لیئے نشانیاں ہیں
۲۶	محمد ۴۷	۳	فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ	جب فرشتے ان کی جانیں نکالتے وقت انکے منہ اور پیٹھ پر مار لگائیں گے اسوقت انکا کیا حال ہوگا
″	ق ۵۰	۲	وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝	اور موت کی بیہوشی سب حقیقت کھولدیگی (اُس وقت اُس سے کہا جائیگا) یہی تو وہ ہے (یعنے موت) جس سے تو (ڈر کر) بھاگتا پھرتا تھا
۲۷	الواقعة ۵۶	۲	نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	(پھر بنانیکے بعد) ہم ہی نے تم میں (ہر ایک کی) موت کا وقت ٹھیرا دیا اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری طرح بدلکر دوسرے (لوگ) پیدا کریں اور تمکو ایسی جگہ ٹھاکھڑا کریں جسکو تم نہیں جانتے
۲۸	الجمعة ۶۲	۱	قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدے کہ تم جس موت سے بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمپر آنیوالی ہے پھر تمکو اُس (خدا) کے پاس لوٹ کر جانا ہے جو چھپی اور کھلی (سب) باتیں جانتا ہے وہ تمہارے کام جو تم (دنیا میں) کرتے رہے (انکا بدلہ دیکر) تمکو جتلا دے گا۔
″	المنفقون ۶۳	۲	وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ	حالانکہ اللہ کسی کو مہلت دینے والا نہیں جب اُسکی موت آن پہونچے
۲۹	نوح ۷۱	۱	اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ	کیونکہ خدا کا وعدہ (عذاب) جب آن پہونچتا ہے کسی کے ٹالے) ٹل نہیں سکتا

ف۱ مطلب یہ ہے کہ روح تو پہلے بھی اس دنیا کی چیز تھی اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے اس خاکی کے پتلے میں ڈالی پھر اسی روح کو اللہ کا فرشتہ مرتے وقت قبض کرلیتا ہے قیامت میں بھی روح ہر خاک میں ڈال دی جائے گی اور تم اٹھ کھڑے ہوگے تو قیامت میں دوبارہ زندہ ہونا پہلی بار زندہ ہونے سے کچھ زیادہ عجیب نہیں ہے اُسکا انکار کیوں کرتے ہو ۱۲ ف۲ کافر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت کا انتظار کرتے تھے اللہ نے فرمایا مرنے میں سب برابر ہیں تو بھی مرے گا وہ بھی مریگے پھر کسی کی موت کا انتظار کرنا نادانی ہے ۱۲ ف۳ بدن میں گھسنے نہیں دیتا ۱۲ ف۴ وہ پہلے اپنے بدن میں سما جاتی ہیں سونے والے جاگ اٹھتے ہیں ۱۲ ف۵ سونے کو کہتے ہیں موت کا بھائی ہے سوتا آدمی جب اللہ کی قدرت سے اگلے دم میں جاگ اٹھتا ہے تو مردے کو بھی جلانا اسکے نزدیک کیا مشکل ہے یہی جان لینا چاہیئے کہ روحیں دو ہیں ایک روح حیوانی اور دوسری روح انسانی جسکو نفس ناطقہ کہتے ہیں سوتے میں نفس باہر چلا جاتا ہے لیکن روح حیوانی جو اعضا کی سواری ہے بدن میں قائم رہتی ہے مرتے وقت روح حیوانی بھی نکل جاتی ہے ابن عباس رضہ سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ ف۶ کیسی بری گت بنے گی۔ کہتے ہیں کافر کو مرتے وقت فرشتے لوہے کی گرزوں سے مارتے ہیں ۱۲ ف۷ آخرت کی جن جن باتوں میں شبہ تھا ان کو آدمی اپنی آنکھ سے دیکھ لیگا ۱۲ ف۸ کوئی بچپنے میں مرتا ہے کوئی جوانی میں کوئی بڑھاپے میں ۱۲ ف۹ یا تمہاری صورتیں بدل ڈالیں ۱۲ ف۱۰ یعنے تم کو اور جہان میں لیجائیں تمہاری جگہ یہاں دوسری خلقت بسائیں ۱۲

۳۰	النصر ۱۱۰	۱	إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝	(اے پیغمبر) جب خدا کی مدد آن پہونچی اور (مکہ) فتح (ہوگیا) اور تو نے (لوگونکو) دیکھ لیا کہ اللہ کے دین (یعنے اسلام) مین جوق جوق (یعنے) جھنڈ جھنڈ داخل ہو رہے ہین تو (خدا کی) تعریف کے ساتھ اپنے مالک کی (پاکی) بیان کر اور اُس سے بخشش مانگ بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنیوالا ہے ۝
۵	النساء ۴	۱۱	أَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ	تم جہاں رہو موت تم کو پکڑے گی اگرچہ تم کیسے ہی مضبوط قلعوں میں رہو ۝

اَلْمُتَفَرِّقَات ۱۰۱

باب ۱۰۱ متفرق باتیں۔

۲	البقرة ۲	۲۵	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَإِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ وَإِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۚ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝	بعضا آدمی ایسا ہے جسکی باتیں تجھہ کو دنیا کی زندگی مین بھلی لگتی ہیں (وہ بار بار) اپنے دل کی سچائی پر اللہ تعالے کو گواہ کرتا ہے حقیقت مین وہ سخت جھگڑالو ہے جب لوٹکر جاتا ہے تو زمین مین فساد مچانے کی (فساد پھیلانے کی) کوشش کرتا ہے اور کھیتیاں اور جانیں برباد کرتا ہے اور اللہ تعالے فساد کو پسند نہیں کرتا اور جب اُس سے کہو (ارے) خدا سے ڈر تو شیخی میں آکر اور گناہ کرتا ہے۔ ایسے شخص کے لیے جہنم بس ہے اور وہ بے شک بُرا مقام ہے ۝
۵	النساء ۴	۵	إِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝	اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جو تم کو منع ہوئے تو ہم (چھوٹے یعنے صغیرہ) گناہ تمپر سے اوتار دیں گے اور آبرو کی جگہہ میں تم کو لے جائیں گے۔
۹	الانفال ۸	۲۹	يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝	مسلمانو اگر تم اللہ تعالے سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالے تمہارے جھگڑے کی صورت نکالدیگا اور تمہارے گناہ تم پر سے اتار دیگا اور تمکو بخشدیگا اور اللہ تعالے بڑے فضل والا ہے۔
۱۹	الشعراء ۲۶	۱۱	وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝	اور شاعر (خود گمراہ ہوتے ہیں) اور انکی پیروی وہی کرتے ہیں جو گمراہ ہیں

ف دشمن ذلیل اور خوار ہو گئے ۱۲ ف ۲ جو تیری آرزو تھی وہ اللہ تعالے نے پوری کردی تجھہ کو (کہا دی۔ حدیث میں ہے جب یہ سورت اتری تو آپ نے فرمایا یمن والے آئے انکے دل نرم ہیں ایمان یمن والونکا ہے اور فقہ بھی یمن والونکی ہے اور حکمت بھی یمن والونکی ہے ایک حدیث میں ہے اب لوگ فوج فوج اللہ تعالے کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور قریب ہے کہ فوج فوج اُس میں سے نکلیں گے ۱۲ ف ۳ باوصف اتنے تقرب کے آپ کو حکم ہوا کہ اللہ تعالے سے بخشش مانگ آپ ہمیشہ اللہ تعالے کی درگاہ میں عاجزی کرتے رہتے اور اپنے قصوروں کی معافی مانگتے حالانکہ اللہ تعالے نے آپ کے اگلے اور پچھلے قصور سب معاف کردیے تھے کہتے ہیں اس سورت کے بعد یہ آیت اتری الیوم اکملت لکم دینکم اخیر تک اسکے بعد آپ اسی دن جیے پھر کلالہ کی آیت اتری اسکے بعد بچاس دن جیے پھر یہ آیت اتری واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ اسکے بعد سات دن یا اکیس دن جیے پھر وفات پائی علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم الدین ۱۲ ف ۴ یعنے موت کے پنجے میں مزدور گرفتار ہو گئے ۱۲ ف ۵ یہ آیت ان منافقوں کے باب میں اتری جنہوں نے جنگ احد کے شہیدونکو دیکھکر کہا اگر یہ لوگ ہمارے پاس رہتے تو کبھی نہ مارے جاتے ۱۲ ف ۶ ایک منافق شخص تھا اقنس بن شریق وہ نہایت شیریں کلام تھا آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکی چکنی چپڑی باتیں بھلی معلوم ہوئیں اور قسمیں کھاتا اللہ تعالے کو بات بات پر گواہ بناتا کہ وہ سچا مسلمان ہے دل سے مسلمانونکا دوست ہے اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر کو جتلادیا کہ اسکی باتونپر فریفتہ نہ ہونا وہ بڑا سخت جھگڑالو ہے ایسا ہی ہوا کہ اسلام سے پھر کر مکہ میں بھاگ گیا اور جاتے جاتے مسلمانوں کے کھیت کو جلاتا اور جانوروں کو مارتا گیا ۱۲ ف ۷ اسکو حکومت ملتی ہے ۱۲ ف ۸ جانوں سے مراد انسان کی جانیں یعنے عورتوں اور بچوں کو قتل کرتا ہے اور بعضوں نے کہا جانور بھی نکیارتا ہے ۱۲ ف ۹ عبداللہ بن مسعود رضہ نے کہا بہت بڑا گناہ یہ ہے کہ ایک آدمی اس سے کہے اللہ تعالے سے ڈر وہ جواب دیوے اجی تم اپنے تئیں سنبھالو کیا جو پر حکومت کرتے ہو حضرت عمر رضہ سے کسی نے کہا اللہ سے ڈر وہ ہونٹ پنا منہ زمین پر رکھدیا عاجزی کر۔ اور مالک بن مغول سے بھی ایسا ہی منقول ہے ۱۲ (باقی در صفحہ)

			اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ۙ	کیا تو نے نہیں دیکھا وہ (مضمون کے) ہر میدان میں سر مارتے پھرتے
			وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ۙ	ہیں اور (زبان سے) کہتے ہیں جو کرتے نہیں مگر جو (شاعر) ایمان
			اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	لائے اور اچھے کام کیے اور اللہ تعالیٰ کی یاد بہت کی اور اپر ظلم
			وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْ	ہونے کے بعد انہوں نے بدلہ لیا اور جن لوگوں نے ظلم کیا
			بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ	(شاعر ہوں یا اور کوئی) انکو اب (عنقریب) معلوم ہو جائیگا
			ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۝	وہ کہاں لوٹ کر جاتے ہیں (یا کونسی کروٹ بدلتے ہیں)۔
۲۰	القصص ۲۸	۹	اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ	(اے پیغمبر ص) جس نے تجھ پر قرآن اوتارا وہ تجھ کو پھر اسی جگہ لے
			لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ مَنْ	جائیگا جہاں سے تو آیا کہدے میرا مالک خوب جانتا ہے کون ہدایت
			جَآءَ بِالْهُدٰی وَمَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝	کی بات لایا ہے (یعنے قرآن) اور کون کھلی گمراہی میں ہے ف
۲۱	الروم ۳۰	۱	الٓمّٓ ۚ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۙ فِیْۤ اَدْنَی	نصاریٰ عرب کے قرب میں (یعنے شام یا اردن میں) دب گئے
			الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ	(پارسیوں نے دبا دیا) اور وہ دبے پیچھے اب چند سال
			سَیَغْلِبُوْنَ ۙ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ؕ	میں غالب ہونگے ث
۲۶	الذّٰریٰت ۵۱	۱	اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ یُّؤْفَكُ	تمہاری ایک بات نہیں ہے پیغمبر ص کی بات ماننے سے
			عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ	وہی باز رہتا ہے جو (روز اول) باز رکھا گیا ث
۳۰	اللیل ۹۲	۱	اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰی ؕ	بے شک تم لوگوں کی کوششیں جدا جدا ہیں۔
۔	الانشراح ۹۴	۱	فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ	بیشک تنگی کے ساتھ آسانی لگی ہوئی ہے بے شک تنگی کے
			الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ	ساتھ آسانی لگی ہوئی ہے۔
۔	القریش ۱۰۶	۱	لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ	(اللہ تعالیٰ نے اصحاب الفیل کو جو ہلاک کیا تو) اسلیئے کہ قریش
			الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۚ	کے لوگوں کو جاڑے اور گرمی کے سفر کی چاٹ لگا دے جاٹ ف
۱۵	بنی اسرائیل ۱۷	۶	وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْۤ اَرَیْنٰكَ	اور جو دکھاوا ہمنے تجھ کو دکھلایا وہ صرف اس لیئے کہ
			اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ ۝	لوگوں کی جانچ ہو ف

تمت

ف جب کسی کی تعریف پر آتے ہیں تو حد سے زیادہ تعریف کے پل باندھ دیتے ہیں اور جب کسی کی برائی پر آتے ہیں تو اسکو بدتر سے بدتر بنا دیتے ہیں کبھی ایک شخص کی برائی کرتے ہیں پھر اس کے بھائی ملگیا تو اسی کی تعریف کرنے لگتے ہیں غرض انکے کسی قول یا فعل کی سند نہیں ہے بالکل خود غرض اور بندہ شکم ہیں ۱۲ ف ہم ایسے بہادر اور ایسے سپاہی ہیں اور وقت پڑے تو بیا گنوں کے اگاڑی ۱۲ ف کسی وقت شعر بھی کہے ہیں کہ ہر وقت شعر گوئی ہی میں لگے ہیں نہ نماز کا خیال نہ خدا کی یاد کا خیال کہتے ہیں جب اگلی آیتیں شاعروں کی برائی میں اتریں تو عبداللہ بن رواحہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی شاعر ہوں اس وقت یہ آیت اتری سید علامہ رح نے کہا جو شعر ایسے کہی جائے کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ص کی اس میں ہجو ہو اور مشرکوں اور کافروں اور گمراہوں جیسے رافضیوں اور خارجیوں کا رد ہو تو وہ جائز بلکہ ثواب ہے ۱۲ ف جیسے کسی نے ناحق اس کی بھائی کی اس نے جواب دیا تو یہ جائز ہے بشرطیکہ زیادتی نہ کرے ۱۲ ث یہ آیت مدینہ میں اتری مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پھر تجھکو مکہ میں لیجائے گا اور مکہ فتح ہوگا یہ پیشانی ہوئی ۱۲ ف مکہ کے مشرک ان جھوٹ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگے تم بہک گئے ہو اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ث ہوا یہ کہ ایرانی اور رومیوں میں جنگ ہوئی اتفاق سے ایرانی غالب آئے تو کے مشرک یہ خبر سنکر بہت خوش ہوئے اور مسلمانوں پر طعنہ کرنے لگے کہ ایرانی ہماری طرح مشرک ہیں اور نصاریٰ تمہاری طرح اہل کتاب ہیں ایرانی غالب ہوئے تو یہ ہمارے لیئے فال نیک ہے ہم بھی اسی طرح تم پر غالب ہونگے یہ سنکر مسلمانوں کو رنج ہوا اسوقت یہ آیت اتری اور جیسے اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی ویسی ہی ہوئی سات برس کے عرصہ میں پھر رومی ایرانیوں پر غالب ہوئے۔ ابو سعید رض نے کہا بدر کے دن جب مسلمان مکہ کے کافروں پر غالب ہوئے اسی دن مدینہ میں رومیوں پر غالب آنے کی اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے ۱۲ ث پیغمبر ص کو کبھی شاعر بتاتے ہو کبھی جادوگر کبھی کاہن کبھی دیوانہ سو ۱۲ جس کی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے روز ازل سے کفر اور نافرمانی لکھدی ہے ۱۲

(باقی در ضمیمہ)

بقیہ حواشی تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان از تفسیر وحیدی

ضمیمہ متعلق صـ ف ۱۰ تو تارونکا ایک فائدہ یہ ہے دوسرا یہ ہے کہ ادنے زینت ہو پہلے آسمان کی اور حفاظت ہے ہر شیطان سرکش سے اسکے سوا جو کوئی تاروں کی تاثیر کا قائل ہو وہ کذاب اور مفتری ہو ۱۲ ف ۹ یعنے حضرت آدم علیہ السلام سے ۱۲ ف ٹھیرنے کی جگہ ماں کا پیٹ یا باپ کی پیٹھ یا زمین کی سطح یا قبر یا دنیا یا دفن اور بہشت اور سونپے جانے کی جگہ ماں کا پیٹ یا باپ کی پیٹھ یا قبر یا آخرت یا دنیا اور اکثر کا یہ قول ہو کہ ٹھیرنے کی جگہ سے ماں کا پیٹ یا دنیا مراد ہے اور سونپے جانے کی جگہ سے باپ کی پیٹھ یا قبر مراد ہے ۱۲ ف ۱۱ ان نشانیوں کا سمجھنا ذرا پہلی نشانیوں سے مشکل ہے وہ آفاقی تھیں یہ انفسی ہیں اسی لیئے یہاں سمجھ کا لفظ فرمایا اور وہاں علم کا ۱۲ ف ۱۲ یا کوئے یا آنکھوئے یا سوئے ۱۲ ف ۱۳ یا ایک کے پتے دوسرے کے پتوں سے ملتے ہیں لیکن پہل نہیں ملتے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ف ۱۵ گرچہ یہ عذاب قیامت میں ہوگا مگر ہر چیز جو آنے والی ہو وہ قریب ہے یا دنیا کا عذاب مراد ہے کافروں کی تباہی مسلمانوں کے ہاتھ سے جو بہت جلد ہوئی مدینہ میں آتے ہی آنحضرت صلعم نے چند ہی سال میں مکہ فتح کر لیا قریش کے کافر ذلیل ہوئے قید ہوئے قتل کیے گئے کئی گئے ۱۲ ف ۱۶ جیسے ہم پانی سے ہر طرح کے پھل نکالتے ہیں ۱۲ ف ۱۷ انکو زندہ کریں گے یہ مثالیں ہم اسلیئے بیان کرتے ہیں تاکہ تم سوچو ۱۲ ف ۱۸ اور غور کرو کہ جس نے مری ہوئی زمین کو دم بھر میں زندہ کر دیا وہ مرے ہوئے آدمی کو بھی زندہ کر سکتا ہے ۱۲-۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ف ۱۶ یا میٹھے اور شکل اور بو اور مقدار اور شیرینی اور ترشی میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دیتے ہیں ۱۲ ف ۱۷ آدمی کو دیکھو ایک ہی ماں ایک ہی باپ ایک ہی ملک ایک ہی غذا ایک ہی ہوا پر دو لڑکے پیدا ہوتے ہیں ایک کند ذہن دوسرا زہین ایک خوبصورت دوسرا بدشکل ایک نیکبخت دوسرا شرارت کا پتلا ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ف ۱۸ مثلاً پہاڑ اونچا جہازی جنگل وغیرہ ۱۲ ف ۱۹ جہاں خشکی نہیں ہو دریا ہو وہاں زمین کے نشان کام نہیں دیتے تو ستاروں کو دیکھ کر سفر کرتے ہیں اور قریش کے لوگ خشکی کے سفر میں بھی ستاروں سے راہ پہچانتے ۱۲ ف ۲۰ سوداگری کر کے روپیہ پیدا کرو ۱۲ ف ۲۱ اگر اسکی مہربانی نہ ہوتی تو سمندر میں جہاز نہ چل سکتے اور ساری سوداگری مٹ جاتی ایک ملک کا مال دوسرے ملک میں نہ جا سکتا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ ف ۱۳ قرابت دو طرح کی ہوتی ہے ایک نسبی جیسے باپ بیٹا بیٹی دادا پوتا پوتی بہائی بہن چچا بھتیجی نانا نواسا نواسی پھوپھی خالو خالہ

وغیرہ دوسرے سببی جو نکاح کے رشتے سے پیدا ہوتی ہے یعنے سسرالی قرابت ۱۲ ف ۱ یا ایک کو ایک قائم مقام بنا لیوے اگر رات کو کوئی عبادت فوت ہو جائے تو دن کو پڑھ لے اور جو دن کو فوت ہو جائے تو رات کو پڑھ لے ۱۲ ف ۵ اسر قم پر تو ہر چیز آسان ہے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں چیز اُس پر فلاں چیز سے زیادہ آسان ہے (دفع طلب یہ ہوگا کہ تمہاری نظر میں زیادہ آسان ہے کیونکہ دوبارہ بنانے کو پہلی بار بنانے سے ہم لوگ آسان سمجھتے ہیں ۱۲ ف ۶ کہ کوئی اسکے جوڑ کا نہیں وہ اکیلا ہے یا تمام عمدہ صفات کا مجموعہ ہے یہ بات کسی مخلوق میں نہیں ہے کہ اسکی سب صفتیں عمدہ ہوں اور تمام کمالات کا مجموعہ ہو ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ف ۷ یعنے جو لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ زمین اور پہاڑ وغیرہ سب کتنے دن میں بنائے گئے انکا جواب یہ ہے کہ ٹھیک چار دن میں بنائے گئے ۱۲ ف ۱۱ زمین اور وہاں کا سب سامان پیدا کرنیکے بعد ۱۲ ف ۱۲ شیطان کی کیا خبر جو رہنے کو جا نہیں سکتے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ف ۸ اسکو کسی کی کچھ پرواہ نہیں مگر یہ اسکی بڑی مہربانی ہے کہ تمہاری قوم میں سے ایک پیغمبر بھیجا اپنا کلام اوپر اتارا ۱۲ ف ۵ بنی نضیر یہودیوں کی ایک قوم تھی جو مدینہ میں اس خیال سے آکر آباد ہوئے تھے کہ جب پیغمبر آخر الزمان ظاہر ہونگے تو اونکے ساتھ ہو جائیں گے مگر انکی قسمت میں ایمان نہ تھا ان کے باپ دادا تو اس سید سے آئے تھے انکی اولاد نے جب پیغمبر ظاہر ہوئے تو آپ کی مخالفت کی عہد شکنی کی آخر آپ نے انکے اخراج اور جلاوطن کرنیکا حکم دیا انہوں نے پوچھا ہم کہاں جائیں آپ نے فرمایا محشر کی زمین کیطرف یعنے شام کے ملک میں جاؤ پہلے حشر یہ مراد ہے کہ بنی نضیر کا یہ پہلا اخراج تھا جو حضرت عمر رضہ نے اپنی خلافت میں انکو وہاں سے بھی نکالا یہ گویا دوسرا حشر ہوا ابن عباس رضہ اور بہت سلف سے یہ منقول ہے شام کا ملک ہی محشر ہے ۱۲ ف ۹ اسلام سب دینوں پر غالب ہے یعنے حجت اور دلیل میں کیونکہ اسلام ایک صاف سادہ دین ہے جو فطرت اور پیدائش کے موافق ہے اور اسکے اصول بہت سیدھے سادے آسان ہیں ہر ایک کی سمجھ میں آجاتے ہیں ۱۲ ف ۱۰ یعنے حضرت محمد صلعم جو عربی تھے اور ناپڑھ بھی تھے کہتے ہیں عرب کے جتنے قبیلے تھے آنحضرت صلعم کو انمیں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ نہ کچھ رشتہ داری بھی تھی مگر بنی قریظہ جو یہودی تھے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ف ۱۱ اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اسکی تائید سے جب اہل کتاب یعنے یہود اور نصاریٰ نے آنحضرت صلعم کی پیغمبری سے انکار کیا تو قریش کے کافر کہنے لگے اب تمہارا گواہ کون ہے اسوقت یہ آیت اتری حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو آپ نے روم اور ایران اور حبش کے بادشاہوں کو خط بھیجے اور ان کو اسلام کی دعوت دی دوسری حدیث میں ہے کہ جسکو یہ قرآن پہونچا گویا اوسنے مجھ کو دیکھا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۱۲ بقیہ نمبر (۷) اور وہی وہ چیزیں جو انسان کی طاقت اور استطاعت سے خارج ہیں اور انسان انکے کرنے سے عاجز ہے جیسے اولاد دینا روزی کی کشائش کرنا پانی برسانا گناہوں کا بخشنا عذاب سے بچانا ان میں تو کسی طرح کی مدد بندے سے نہیں مانگنا چاہیئے بلکہ یہ امور خالص خداوند کریم سے طلب کرنی چاہیئے اور جو اللہ تعالیٰ کے خالص اور کامل بندے ہیں وہ پہلے قسم کے امور میں بھی حتی المقدور بندوں سے طالب مدد نہیں ہوتے اور ہر امر کا سوال خداوند کریم ہی سے کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے جب تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ ۱۲-۵ ف ۵ بیٹا تو برابر والا ہوتا ہے اپنے باپ کا خدا کے سب بندے اور غلام اور بندے ہیں پھر کوئی اسکا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آدمی نے مجھ کو جھٹلایا اور گالی بھی دی جھٹلایا تو یہ کہ میں اسکو دوبارہ پیدا نہ کر سکونگا (حشر نہ ہوگا) گالی یہ کہ میرے لیئے جورو اور بیٹا تجویز کیا ۱۲ ف ۹ یعنے ان میں بہت پرست ہیں جو ایک مورت بنا کر اسکا پوجا پاٹ کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان بتوں کو بھی ہمارے نفع اور نقصان میں کوئی دخل ہے انمیں اکثر لوگ ایسے بھی ہیں کہ اگر انسے پوچھو کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنیوالا کون ہے تو یہ جواب دیتے ہیں کہ اللہ یا اللہ یعنے خدا کو بتلاتے ہیں پھر جب یہ کہو کہ ان بتوں کی پوجا سے تم کو کیا فائدہ تو یہ جواب دیتے ہیں کہ خداوند کریم بڑا بادشاہ ہے اور یہ اسکے مقرب اور خاص الخاص بندوں کی مورتیں ہیں انکی ڈنڈوت اور تعظیم کرنے سے ہم کو اس بادشاہ کی درگاہ تک رسائی ہو سکتی ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۱۳ ف تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ جو کوئی شرک پر مرے اسکی مغفرت نہ ہوگی یہود اور نصاریٰ کا حکم بھی وہی ہے جو مشرکوں کا ہے کیونکہ وہ بھی شرک میں گرفتار ہیں نصاریٰ حضرت عیسےٰ اور روح القدس کو اور یہود حضرت عزیر کو کارخانہ الوہیت میں شریک کرتے ہیں اسیطرح نام کے مسلمان جو شرک میں گرفتار ہیں اولیا اور بزرگوں کے نام کا روزہ رکھتے ہیں قبروں کی عبادت کرتے ہیں انکے نام پر جانور کاٹتے ہیں انکی نذر اور منت کرتے ہیں انکے پیٹتے ہر وقت ان کو

پکارتے ہیں انکو ایسا زوردار سمجھتے ہیں کہ اللہ چاہے تو نہ
چاہے وہ ہر ایک کام کو کر سکتے ہیں اور ہر ایک کی مراد بر لا سکتے
ہیں جسکو چاہیں اسکو عذاب سے بچا سکتے ہیں انکا حکم بھی
مشرک کو نکا ہے انکی مغفرت بھی کبھی نہ ہوگی اور ہمیشہ ہمیشہ
دوزخ ہی میں رہیں گے ۱۲ ف ۵ جو کوئی مشرک مرا اسکی مغفرت
نہ ہوگی ۱۲ ف ۹ بشرطیکہ موحد ہو اور جسکو چاہے بخشے عذاب
کرے اگر اس نے توبہ نہیں کی تھی ۱۲ ف ۱۰ کیونکہ شرک سے
بڑھکر اور کوئی گناہ نہیں ہے کہتے ہیں یہ آیت ہی طعمہ ہی کے
باب میں اتری وہ مکہ میں چلدیا اور شرک کی حالت میں مرا ۱۲
ف ۱۱ یعنے سبکے سب وہ عرب لوگ جن بتوں کو پوجتے تھے
جیسے لات منات عزے یہ سب اُن کی زبان میں مؤنث تھے گنے جاتے
یعنے مؤنث اور عورت ۱۲ ف ۱۲ کیونکہ شیطان ہی نے انکو
بتوں کی پرستش پر لگایا ہے حقیقت میں وہ شیطان پرست
ہیں اور ظاہر میں بت پرست ۱۲ ف ۱۳ یعنے جسقدر بندے
تیرے علم میں معین ہیں اون کو میں گمراہ بنا دونگا اور اپنے
طرف کر لونگا مقاتل نے کہا شیطان کہتا ہے ہزار بندوں
میں سے نو سو ننانوے کو دوزخ پہونچاؤنگا ایک بہشت
کو جاویگا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۱۸ ف ۱۶ حالانکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا
ہے اگر معاذ اللہ اُس کے شریک یا اس کے پاس سفارشی
ہوتے تو انکو بھی وہ ضرور جانتا ۱۲ ف ۱۷ نضر بن حارث
کہنے لگا لات اور عزی اللہ تعالیٰ کے پاس ہماری سفارش
کرینگے اسوقت یہ آیت اتری کہ اگر انکا کچھ بھی درجہ یا مرتبہ
ہوتا تو اللہ تعالیٰ کو ضرور معلوم ہوتا کیونکہ وہ ہر چیز کو جانتا
ہے اور جب اوسی کو معلوم نہیں تو اون چیزوں کا وجود
ہی نہیں ہے ۱۲ ف ۱۸ وہ اس کا کیا جواب دیں گے تو
ہی کہدے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۲۰ ف ۱۴ اُس کا کوئی شریک نہیں ۱۲
ف ۱۵ سب پر غالب ہے کوئی اُسکا مقابلہ نہیں کر سکتا ۱۲
ف ۱۶ وہ تمہارے جھوٹے معبودوں کی طرح بے اختیار
محذوف ہے ۱۲ ف ۱۷ حالانکہ وہ زمین کی رتی رتی جانتا ہے
تو اگر ان شریکوں کا کہیں وجود ہوتا تو ضرور اسکو معلوم
ہوتے ۱۲ ف ۱۸ جسکی حقیقت کچھ نہیں مثلاً حبشی کو کوئی کافور
کہے یا ہبنگی کو مہتر اسیطرح یہ شریک جنکا وجود ہی نہیں ہے
بھی تو ایک عاجز بندے کیطرح اُن کو خدا کا شریک کہنا
محض لغو بات ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۲۷ بقیہ نمبر ۱۰ - کہتے ہیں
عکرمہ بن ابی جہل سمندر میں سوار تھے طوفان آیا ڈوبنے لگے
انہوں نے یہ منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بچا دیا تو میں
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کر لونگا اللہ تعالیٰ
نے انکو بچا دیا انہوں نے اپنا اقرار پورا کیا اور صدق دل سے
مسلمان ہو گئے یہ آیت انہی کے بارے میں اتری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ۱۲ ف ۱ اپنے قول اقرار کا بھی خیال نہیں رکھتے
بندۂ غرض ہیں جب غرض نکلگئی پھر خدا کو بھی نہیں
پوچھتے معاذ اللہ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۲۹ ف ۵ جب بھی تم انکو اپنا
سفارشی سمجھے جاؤگے - اس سے مراد بت ہیں وہ محض بیجان
ہیں ان میں نہ قدرت ہے نہ عقل اسلیئے کو سفارشی سمجھنا
محض نادانی ہے - جو لوگ فرشتوں یا پیغمبروں یا بزرگوں
کو اس طور سے اپنا سفارشی سمجھیں کہ وہ ہر طرح ہمکو
بچا لیں گے اللہ تعالیٰ کا حکم ہو یا نہ ہو وہ بھی انہی مشرکوں
میں داخل ہیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۴ ف ۹ اس آیت سے پہلی آیت
کا مطلب کھل گیا جس میں فرمایا تھا کہ اس دن سفارش
نہ ہوگی یعنے بے حکم اور اجازت کے کسی کو مجال نہ ہوگی کہ
اُسکی جناب میں سفارش کرے البتہ اسکی مرضی پاکر جسکو
وہ بچانا چاہے گا نیک بندے اُسکی سفارش کرینگے ۱۲ ف ۱۰
اپنے بعضے بندوں کو بنا دیتا ہے جیسے پیغمبروں کو کبھی کوئی
بات غیب کی اللہ کے بتلانے سے معلوم ہو جاتی ہے مگر خود
انکو بے اللہ کے بتلائے غیب کی کوئی بات معلوم نہیں
ہو سکتی ۱۲ ف ۱۱ ایک حدیث میں ہے کہ کرسی پر اللہ تعالیٰ کے
مبارک قدم ہیں اور عرش کرسی سے بھی بڑا ہے اُس کا
اندازہ سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں کر سکتا دوسری حدیث
میں ہے کہ ساتوں آسمان کرسی کے سامنے ایسے ہیں جیسے
ایک چھلا ایک میدان میں پڑا ہو اور عرش کرسی سے
اتنا بڑا ہے جیسے میدان چھلے سے ۱۲ ف ۱۲ کیونکہ اسکی
ذات مقدس عرش کے بھی اوپر ہے بعضوں نے کہا اُسکی
شان بلند ہے اور اُسکا مرتبہ بڑا ہے - امام ابن قیم نے کہا
جو شخص سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر عرش
پر نہیں ہے اور یہ کہ عرش و فرش سب اسکی نسبت برابر ہیں
تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ غلط گمان کرتا ہے اور اُسکا خیال
آیات اور احادیث کے برخلاف ہے اسیطرح جو یہ سمجھے کہ
اللہ تعالیٰ کے بے حکم اور بے اجازت بھی کوئی سفارش کر سکتا ہے
یا اللہ اور اسکی مخلوق کے بیچ میں کچھ لوگ درمیانی ہیں
جنسے دعا اور حاجت مانگنا ہو سکتا ہے تو وہ غلطی پر ہے
اور اسکا خیال بہت برا ہے ۱۲ ف ۱۳ یعنے سب اسکی ملک ہے
اور آسمان اور زمین والے سب اسکے بندے اور غلام ہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۶ ف ۱ تو ایمان یہی ہے کہ خدا
کے عذاب سے ڈرتا اور لرزتا اور اسکی رحمت اور کرم کا
امیدوار بھی رہے خوف و رجا دونوں قائم رہیں ۱۲
ف ۵ تو وہی اکیلا سچا خدا ہے اور عیسےٰ اور ان کی ماں
اور روح القدس یہ سب اسکے بندے ہیں ۱۲ ف ۹ یعنے
گو پروردگار عالم آسمانوں کے اوپر اپنی عرش پر ہے
مگر عرش پر رہکر وہ زمین کی رتی رتی دیکھ رہا ہے اور
زمین والوں کے ہر ایک کام سے واقف ہے جیسے امام
شافعی اور امام مالک رح نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے لیکن
اُسکا علم ہر جگہ ہے اور امام ابو حنیفہ رح نے فرمایا اللہ
تعالیٰ آسمان پر ہے نہ زمین میں اور امام احمد رح نے
فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے
اور تمام علمائے سلف اور اکابر اہل سنت اور صحابہ
رضہ اور تابعین سب کا اعتقاد یہی تھا کہ ذات الٰہی
فوق العرش ہے اور نہیں خلاف کیا اسکا مگر جہمیہ اور
معتزلہ اور منکرین صفات نے خذلہم اللہ تعالیٰ
بہرحال ائمہ اہلسنت میں سے اسکا کوئی قائل نہیں
ہوا کہ ذات الٰہی ہر جگہ ہے یا ذات الٰہی عالم کے اندر زمین
میں ہی ہے جیسے ہمارے زمانہ کے بعض گمراہوں کا
اعتقاد ہے ۱۲ ف ۱۰ یعنے انسے پوچھ ۱۲ ف ۱۱ یعنے
کس نے پیدا کیا اور کس کی ملک ہے پھر آپ ہی جواب میں
کہدے الخ ۱۲ ف ۱۲ کیونکہ کافر بھی اسکو مانتے ہیں کہ یہ سارا
کارخانہ اسی کا پیدا کیا ہوا ہے وہی مالک ہے اور جب
سب کارخانہ اسی کا ہے وہی اس دنیا کو چلاتا ہے
تو معلوم ہوا کہ اس میں بڑی قدرت اور طاقت ہے پھر
تمہارا تباہ کر دینا یا تمپر عذاب اوتارنا اُس کو کیا مشکل
ہے ۱۲ ف ۱۳ یعنے محض اپنے فضل و کرم اور عنایت اور
پرورش سے رحمت کا وعدہ کر لیا ہے یہ نہیں کہ اوپر کسی کا
زور ہے اور جب چاہے اس وعدے کو توڑ ڈالے اور اپنا
غضب نازل کرے اسکو پورا اختیار ہے کسی کی کچھ
پرواہ نہیں ۱۲ ف ۱۴ یعنے زمین پر رہتی ہیں یا ہر تی اور
چلتی ہیں ۱۲ ف ۱۵ انکی باتوں کو ۱۲ ف ۱۶ کیونکہ وہ کہنے
کا محتاج نہیں ہے ایسی باتوں سے پاک ہے ۱۲ ف ۱۷
عرش معلے پر جو تمام مخلوقات سے بلند ہے ۱۲ ف ۱۸
الحدیث نے اللہ تعالیٰ کو فوق الفوق اور فوق المخلوقات
کہا ہے اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اوپر
ہے اور اس کا عرش اُس کے آسمانوں کے اوپر ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۷ ف ۵ یعنے تمہارے اعمال کا
جوابدہ اور محافظ نہیں ہوں کہ میں تمکو بدلا دوں بلکہ
تو اللہ تعالیٰ کیطرف سے صرف ڈرانیوالا ہوں باقی اللہ
کا اختیار ہے ۱۲ ف ۶ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہر
کام کا ایک مقرر بدلہ ہے آنحضرت صلعم نے خبر دی تھی کہ
قریش کے کافر ذلیل ہونگے اور مارے جاوینگے کافر
اُسپر ہنستے تھے اور کہتے تھے یہ خبر کہاں سچ ہوئی اللہ تعالیٰ
نے فرمایا کہ ابھی اسکا وقت نہیں آیا آخر اللہ تعالیٰ کا فرمانا
سچ ہوا اور بدر کے دن یہ کافر مارے گئے قید ہوئے
ذلیل و خوار ہوئے ۱۲ ف ۷ یعنے حشر کے دن خلقت
کو دوبارہ پیدا کرنا چاہیگا ۱۲ ف ۸ یعنے دفعۃً پھر سب
موجود ہو جائیں گے ۱۲ ف ۹ دنیا کا کوئی بادشاہ باقی
نہ رہیگا ایک بار صور پھونکا جاویگا تو ساری خلقت
فنا ہو جاویگی پھر دوبارہ پھونکا جاویگا تو سب
پھر موجود ہو جاوے گی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۸ ف۱۱ جنوں اور آدمیوں میں یا موسنوں میں اور کافروں میں ۱۲ ف۱۵ بہشت یا دوزخ میں ۱۲ ف۱۶ اس آیت سے یہ نکلا کہ جنوں میں بھی نیک جنے بہشت میں جاوینگے اور بدکار جن دوزخ میں ۱۲ ف۱۷ اے گنہگار دنیا سے ۱۲ ف۱۸ اپنے نیک اور مطیع بندوں میں سے ۱۲ ف۱۹ اور انکا قائم مقام تم کو کیا ایسا ہی تم کو تباہ کرکے وہ دوسروں کو تمہاری جگہ دے سکتا ہے اسکا رحم یہ ہے کہ جلدی عذاب نہیں کرتا بے پروائی یہ ہے کہ بستی بڑی آباد بستیوں اور ہوشیار قوموں کو دم بھر میں فنا کردیتا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۳۹ ف۱ حدیث میں یہ نام بیان ہوئے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے کے ننانوے نام ہیں جو کوئی انکو یاد کرلے وہ بہشت میں جاویگا ۱۲ ف۱۱ اللہ تعالے کے ناموں میں بیدینی یہ ہے جیسے مشرک کیا کرتے کہ اللہ تعالے کے ناموں میں سے کچھ کچھ ٹکڑے تراش کر اپنے بتوں کا نام رکھ لیتے جیسے اللہ سے لات اور عزیز سے عزے اور منان سے مناۃ یا اپنے دلسے اللہ کے نام بڑھا لیتے ۱۲ ف۱۲ جو عذاب ان لوگوں کو دیا گیا تو الخ ۱۲ ف۱۳ عزت یا حکومت یا دولت ۱۲ ف۱۴ یعنی اللہ تعالے کی عادت اور سنت یوں جاری ہے کہ وہ کسی قوم پر جو اپنا احسان کرتا ہے تو پھر اس احسان میں اسوقت تک ردوبدل نہیں کرتا جب تک وہ قوم خود اپنی اعتقادوں نیت یا اپنے اعمال اور اخلاق کو نہیں بدلتی جب وہ قوم اپنی نیت خراب کرلیتی ہے مثلاً بندگان خدا پر ظلم کی نیت کرتی ہے یا اپنے اعتقاد اور اعمال بدل ڈالتی ہے مثلاً ایمان کے بدل کفر اور نیکی کے بدل گناہ کرنے لگتی ہے تو پھر اللہ تعالے بھی اپنا احسان اس قوم سے اوٹھا لیتا ہے اور اوپر عذاب نازل کرتا ہے فرعون کی قوم اور اسیطرح قریش کی قوم کو اللہ تعالے نے بہت سی نعمتیں دی تھیں لیکن جب انہوں نے اللہ کے پیغمبر کو جھٹلایا اور اوس کے حکموں کو نہ مانا تو یہ سب نعمتیں چھن گئیں ۱۲ ف۱۵ تو اسکے بندے جیسے کام کرتے ہیں ویسا ہی انکو بدلہ بھی ملتا ہے ۱۲ ف۱۶ یعنے خود اللہ تعالے نے کلام کیا جسکو حضرت موسے نے سنا تو جو آواز حضرت موسے نے سنی وہ اللہ تعالے کی آواز تھی اس سے رد ہوا جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کا جو کہتے ہیں اللہ تعالے نے خود بات نہیں کی ہے بلکہ درخت میں بات کرنیکی طاقت پیدا کردی تھی یا کسی فرشتے نے اللہ تعالے کی طرف سے بات کی تھی ان بیوقوفوں کو اتنا معلوم نہیں کہ جو درخت میں بات کرنیکی قوت پیدا کرسکتا ہے وہ خود بات کرنے سے عاجز ہوسکتا ہے اور اگر درخت یا فرشتے نے بات کی ہوتی تو وہ یہ کیسے کہہ سکتا تھا اس کا کیا مجال تھی انا اللہ رب العالمین اور پھر خاص حضرت موسے کو کلیم اللہ کا لقب کیوں دیا جاتا کیونکہ فرشتے کے ذریعے سے تو اللہ تعالے تمام پیغمبروں سے بات کی ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۴۳ ف۱۵ زمین میں ہر چیز انداز سے پیدا کی یعنے ہر ملک میں جن جن چیزوں کی ضرورت تھی حق تعالے نے اسی قسم کی چیز وہ بھی اعتدال کے ساتھ پیدا کی ۱۲ ف۱۶ یعنے ہر چیز افراط سے موجود ہے ۱۲ ف۱۷ لوگوں اور تمام جانداروں کو ۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۴۵ ف۱۳ یعنے جان جسکی حی سے آدمی زندہ ہے ۱۲ ف۱۴ اسکی حقیقت اللہ تعالے ہی جانتا ہے اسنے اپنے بندوں کو نہیں بتلائی یہودیوں نے روح کے باب میں بہت غور کیا مگر اس کی حقیقت اب تک نہیں کہلی اور ہر ایک نے اپنے اپنے خیال سے ایک ایک بات کہی ہے یہانتک کہ اٹھارہ سو قول روح کے باب میں ہوگئے ہیں ۱۲ ف۱۵ اللہ تعالے کا علم بہت وسیع ہے ۱۲ ف۱۶ یعنے منہ کے بل چلیں گے جیسے دنیا میں پاؤں کے بل چلتے ہیں صحیح حدیث میں اسکی صراحت ہے اللہ تعالے کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۵۳ ف۱۲ یا اسکا حکم آسمان سے لیکر زمین تک چلتا ہے ۱۲ ف۱۳ اسکے حضور میں دنیا کے تمام معاملات اسدن پیش ہونگے۔ ایک آیت میں یوں ہے کہ وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا مراد قیامت کا دن ہے اور یہ آیت اسکے خلاف نہیں ہے کیونکہ معاملات کی پیشی اس دن کے ایک حصے میں ہوگی جو ہزار برس کا ہوگا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے کام اس تک چڑھائے جاتے ہیں یعنے فرشتے ایک دن میں اس تک پہونچ جاتے ہیں اگر آدمی لے کر چڑھے تو ہزار برس میں پہونچے کیونکہ آسمان تک زمین سے پانسو برس کی راہ ہے پھر آسمان کا دل پانسو برس کی راہ ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۵۷ ف۱۲ ابن عباس رضہ سے بسند صحیح منقول ہے کہ زمینیں سات ہیں جیسے اوپر گذر چکا ہے ایک صحیح حدیث میں ہے جو کوئی بالشت بھر زمین ظلم سے چھین لیگا قیامت کے دن اس کو ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائیگا ۱۲ ف۱۳ صحیحین میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا اللہ تعالے قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لیگا اور آسمان کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لیگا پھر دیگا میں بادشاہ ہوں اب زمین کے بادشاہ کہاں گئے ابن عمر رضہ کی روایت میں ہے اب کہاں ہیں زبردست بادشاہ کہاں ہیں تکبر کرنیوالے کہاں ہیں دین کے بادشاہ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۵۹ ف۱ مخلوق کو خالق سے کیا مناسبت ہے پروردگار کی ذات ایسی ہی ہے کہ کسی چیز سے اسکو مشابہت نہیں دیسکتے ۱۲ ف۱۵ یعنے کوئی چیز اسکی سی نہیں اسکا یہ مطلب ہے کہ اس کی ذات اور صفات کو مخلوق کی ذات اور صفات سے مشابہت نہیں دیسکتے اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو صفتیں اسنے اپنے لیے ثابت کی ہیں مثلاً سننا دیکھنا ہم انکی نفی کریں کیونکہ ان صفات کا ثابت کرنا مشابہت کرنا نہیں ہے امام ترمذی رح فرماتے ہیں جب ہم یوں کہیں کہ اللہ تعالے کے ہاتھ ہیں یا اللہ تعالے سنتا ہے یا دیکھتا ہے تو یہ تشبیہ نہیں ہے تشبیہ یہ ہے کہ ہم یوں کہیں اللہ تعالے کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح ہے یا اسکا سننا ہمارے سننے کی طرح ہے یا اسکا دیکھنا ہمارے دیکھنے کیطرح ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۶۰ ف۱۲ جیسے حضرت موسے نے اللہ تعالے نے باتیں کیں تھیں حضرت موسے نے آواز سنتے تھے لیکن اللہ تعالے کو نہیں دیکھتے تھے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالے ستر ہزار پردوں کی آڑ میں ہے ۱۲ ف۱۳ اگر بے اندازہ پانی برساتا تو ساری زمین ڈوب جاتی نہ کھیتی ہوتی نہ باڑی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۶۵ ف۱۱ ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت عباس رضہ سے نکالا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات آسمان ہیں ایک کے بعد ایک پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک دریا ہے اسکے اوپر آٹھ جنگلی بکریاں ہیں انکے کہر اور گھٹنوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے بیچ میں (یہ فرشتے ہیں بصورت بکریوں کے) انکی پیٹھ پر عرش ہے عرش کا دل اتنا ہی جیسے ایک آسمان سے دوسرا آسمان اور عرش کے اوپر اللہ جل جلالہ ہے اور آدمیوں کے کوئی کام اس سے چھپے ہوئے نہیں ہیں ۱۲ ف۱۲ جیسے ہوا بیج خزانہ مردہ وغیرہ ۱۲ ف۱۳ نباتات حیوانات معدنیات ۱۲ ف۱۴ فرشتے رحمت عذاب وغیرہ ۱۲ ف۱۵ اسکی ہیبت بھی ہر جگہ ہے جیسے اسکا علم اور اسکی قدرت ۱۲ ف۱۶ بے اسکے حکم کے اور ارادے کے ایک پتہ ہل نہیں سکتا ایک ذرہ حرکت نہیں کرسکتا شاہ عبدالقادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اللہ ہی تک سب کام پہونچتے ہیں ۱۲ ف۱۷ کام کرنا تو بڑی چیز ہے دل میں جو وسوسے گذرے اس سے بھی اللہ تعالے واقف ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۶۸ ف۵ اسی کو خوب معلوم ہے تم کتنی رات سوتے ہو اور کتنی رات عبادت کرتے ہو۔ اس وقت لوگوں کے پاس گھڑیاں نہ تھیں بعضے صحابہ اس خیال سے کہ معلوم نہیں کتنی رات گذری اور کتنی باقی ہے ساری رات نماز میں کھڑے رہتے یہانتک کہ ان کے پاؤں سوج گئے ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی مبارک پاؤں سوج گئے تھے

تعالے کی مہربانی جوش میں آئی اور یہ حکم اترا ۱۲ ف۹
بے حساب بے حساب انکی نوجیں ہیں قریش کے کافروں
کی کیا بساط ہے ۱۲ ف۱۰ ایمان کی توفیق دینے والا
وہی ہے ۱۲ ف۱۱ امام ترمذی نے نکالا انس رضی سے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی پھر کہا
تمہارا مالک فرماتا ہے میں ہی اس لائق ہوں کہ مجھ سے
ڈریں میرے سوا دوسرے کسی کو معبود نہ بنائیں پھر جو کوئی
مجھ سے ڈریگا میرے سوا اور کسی کو معبود نہ بنائیگا
تو میں اسکا بخشنے والا ہوں۔ ابن عدی نے کہا یہ حدیث
صحیح ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۴ ف۱۴ حیوان ہو یا نبات یا
جماد ۱۲ ف۱۵ تمہاری خطائیں دیکھتا ہے اور قدرت رکھتا ہے
کہ درگذر کرتا ہے اور فوراً عذاب نہیں اتارتا حدیث سے
ہری ہنی کی تسبیح کہنا اور قرآن سے پہاڑوں کی
تسبیح کہنا ثابت ہے ایک حدیث میں ہے کہ صحابہ رضہ
کہانے کی تسبیح سنتے ایک حدیث میں ہے کہ مکہ میں ایک
پتھر آن حضرت صلعم کو سلام کیا کرتا تھا کنکریوں نے آپکے
ہاتھ میں تسبیح کہی حدیث میں ہے کہ سبحان اللہ وبحمدہ کلمہ ہے
جس سے خلق کو روزی ملتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ
بیٹا تک مت مارو وہ تسبیح کرتا ہے ۱۲ ف۱۶ اسکا کوئی بیٹا
بیٹی نہیں ہے ۱۲ ف۱۷ یعنے مشرک یہ سمجھتے تھے کہ اوتار اور
فرشتے وغیرہ دنیا کے بادشاہوں کی طرح اسکی مدد کرتے
ہیں ورنہ اسکی سلطنت سنبھلنا دشوار ہو جائے اللہ نے
انکا رد فرمایا ۱۲ ف۱۸ قتادہ رضہ نے کہا میں نے سنا ہے کہ آن
حضرت صلعم یہ آیت اپنے گھر والوں کو سکھاتے تھے ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۴ ف۱۹ کہتے ہیں اس آیت میں
اللہ تعالے نے پانچوں نمازوں کا ذکر فرمایا ہے صبح سے فجر
کی نماز مراد ہے اور شام سے مغرب اور عشا کی اور تیسرے
پہر سے عصر کی اور دوپہر سے ظہر کی بعضوں نے کہا
اللہ تعالے کی یاد مراد ہے ان وقتوں میں ۔ ایک حدیث
میں ہے تم جانتے ہو ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالے کے
خلیل کیوں بنے وہ صبح اور شام یوں کہتے سبحان اللہ
حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض
وعشیا وحین تظہرون ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۷۵ ف۲۱ ان کی آزمایش رہیگی
کہ وہ پہلے دل سے مسلمان ہیں یا نہیں اگر ایسا ہوا تو
بہت سستے چھوٹ گئے نہیں اللہ تعالے انکا طرح طرح سے
امتحان لیگا یہ آیت اسوقت اتری جب کچھ آدمیوں
نے اپنے ملک میں رہکر مسلمانوں کو لکھا کہ ہم بھی مسلمان
ہیں مسلمانوں نے انکو جواب لکھا کہ تمہارا اسلام اس
وقت تک قبول نہ ہوگا جب تک ہجرت نہ کرو وہ پھر
ملک سے چلے پھر کافر انکو لوٹا لے گئے جب انکو اس آیت کی
خبر ہوئی تو دوبارہ نکلے کافر انکے پیچھے پڑے انہوں

نے کہا ہم ماریں گے اور مریں گے آخر کچھ کافروں کے
ہاتھ سے مارے گئے کچھ بچکر مسلمانوں میں آملے اس
وقت یہ آیت اتری ثم ان ربک للذین ہاجروا من بعد
ما فتنوا ثم جاہدوا وصبروا ان ربک من بعدہا لغفور
رحیم ۱۲ ف۲۲ کوئی آگ میں ڈالا گیا کوئی آرے سے چیرا گیا ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۷۶ ف۱ مکہ کے کافروں پر ان
حضرت صلعم کی بددعا سے ایسا سخت قحط آیا کہ مردار اور
ہڈی تک کھا گئے ۔ یہ باغ والے ثقیف کے کچھ ایماندار
لوگ تھے انکا باپ جو باغ کے میوے میں سے ایک حصہ
اللہ تعالے کی راہ میں دیا کرتا تھا مر گیا بیٹوں نے بخیلی کی
اور یہ چاہا کہ اللہ تعالے کی راہ میں کچھ نہ دیں صبح سویرے
ہی فقیروں کو خبر بھی نہ ہو انکر اسکا میوہ تو لیں
اللہ تعالے نے انکی نیت کی خرابی پر ایسی آفت بھیجی کہ سارا
باغ ہی خراب ہو گیا بعضوں نے کہا یہ باغ صروان
میں تھا اور بعضوں نے صنعا سے چند کوس کے فاصلے پر
ابن عباس رضہ نے کہا یہ باغ والے حبش کے ملک میں تھے
انکا باپ مسکینوں کو باغ میں سے دیا کرتا جب وہ مر گیا
تو بیٹے کہنے لگے ہمارا باپ بے وقوف تھا جو اتنا میوہ
فقیروں میں خرچ کر دیتا تھا اور بخیلی پر کمر باندھی
نتیجہ یہ ہوا کہ باغ پر تباہی آئی کل میوہ برباد ہو گیا ۱۲
ف۸ اس سرے سے اس سرے تک سارا باغ تباہ
ہو گیا حدیث میں ہے کہ گناہ سے بچو۔ بعضا گناہ ایسا
ہوتا ہے کہ اسکی شامت سے آدمی علم کا دردازہ
بھول جاتا ہے بعضے گناہ سے رات کی عبادت قضا ہو
جاتی ہے بعضے گناہ سے رزق میں کمی آتی ہے جو
اسکے لیے تیار کیا گیا تھا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔
اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جب کسی کام کا مصمم
عزم ہو جائے تو اسپر مواخذہ ہوتا ہے ۱۲ ف۹ میوے
کا نام نہ رہا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۸۴ ف۹ آنحضرت صلعم اور صحابہ
رضہ نے ایک لڑائی میں نماز کا قصد کیا دشمنوں نے
یہ صلاح کی کہ جب آپ نماز میں مصروف ہوں تو ایک
بار گی گر کر سب مسلمانوں کو قتل کر ڈالیں اللہ تعالے نے اپنے
پیغمبر صلعم کو انکے منصوبے سے خبردار کر دیا اور خوف کی
نماز کی تدبیر بتائی بعضوں نے کہا آپ ایک لڑائی پر
تشریف لے گئے تھے ایک میدان میں اترے صحابہ رضہ
سب الگ الگ درختوں کے سایہ میں ٹھہرے آپ بھی ایک
جنگلی درخت کے تلے سوئے اور تلوار درخت سے لٹکا
دی ایک کفار آیا اور تلوار کو سونت کر آپ سے کہنے لگا
اب میرے ہاتھ سے آپ کو کون بچاویگا آپ نے فرمایا
اللہ پھر اس کفار نے یہی کہا آپ نے یہی جواب دیا
آخر اس کفار نے تلوار نیام میں کر لی پھر آپ نے
اپنے اصحاب کو بلایا اور کفار کا قصہ سنایا وہ کفار

آپکے پاس بیٹھا رہا آپ نے اسکو کوئی سزا نہ دی
ف۱۰ جن کو حضرت موسے اپنے ساتھ کوہ طور پر لیگئے
تھے وہ سب نبی تھے یا اللہ تعالے نے حضرت موسے
کو آیندہ کی خبر کر دی کہ انکے بعد بنی اسرائیل میں لگاتار
پیغمبر آتے رہیں گے ایسا ہی حضرت عیسے تک برابر ایک
کے بعد ایک بلکہ دو دو تین تین پیغمبر ایک ساتھ بنی اسرائیل
میں آتے رہے اگرچہ اور قوموں میں بھی اللہ نے پیغمبر
بھیجے مگر بنی اسرائیل میں بہت بھیجے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۸۵ ف۲۲ پہلے مردے کی طرح خشک
تھی پانی برسنے سے تر و تازہ اور زندہ ہوئی اس میں غلہ
اور میوہ اور چارہ پیدا ہوا ۱۲ ف۲۳ گائے بکری اونٹ
ضمیمہ متعلق صفحہ ۸۶ ف۹ جب غلام کو برابر کا
حصہ دینا انکو پسند نہیں تو پھر پروردگار کے غلاموں کو
پروردگار کے برابر کیسے کرتے ہیں اللہ تعالے نے مشرکوں
کو اس مثال سے قائل کیا ۱۲ ف۱۰ جب تو اللہ تعالے کی
نمک حرامی کر کے اللہ تعالے کے ساتھ شرک کرتے ہیں ۱۲
ف۱۱ یعنے وہ بھی آدمی ہیں بعضوں نے کہا حوا کی پیدائش
مراد ہے وہ آدم کی پسلی سے نکلی تھیں ۱۲ ف۱۲
انکا پوجا کرتے ہیں حالانکہ وہ جیتے معبود ہیں ۱۲-
ف۱۳ جو سچا معبود ہے اور درحقیقت اسکے لاکھوں
احسان ہیں ۱۲ ف۱۴ بلکہ دیکھنے اور سننے پر بھی اچھی طرح
قادر نہ تھے پیدا ہوتے وقت بچے کی نہ آنکھ پھیرتی ہے نہ
کان جمتا ہے پھر دو تین روز کے بعد بچہ کی آنکھ پھرنے
لگتی ہے اور کان سے اچھی طرح سننے لگتا ہے ۱۲ ف۱۵
اس کا جسنے یہ سب نعمتیں دیں اور اسکے سوا کسی
کو نہ پوجو ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۸۷ ف۲۰ آسمانوں میں فرشتے
چلتے رہتے ہیں اسلیئے انکو رستہ فرمایا ۱۲ ف۲۱ بلکہ
رتی رتی ہر چیز ہمارے سامنے ہے مطلب یہ ہے کہ یہ سات
آسمان ہمارے اور تمہارے بیچ میں ایسے حائل نہیں ہیں
کہ ہم کو تمہاری خبر نہ ہو گو ہم عرش کے اوپر ہیں مگر ہماری
نظر ہر جگہ ہے یہانتک کہ تحت الثری میں بھی کام کر رہی ہے
حدیث میں ہے اس سے ایک آسمان دوسرے آسمان جیسا
نہیں سکتا نہ پہاڑ اپنی تہ میں جو ہے نہ زمین ۱۲ ف۲۲
اگر بے اندازہ برستا تو سب ڈوب جاتے یا بالکل کم برستا
جو کھیتی کو کافی نہ ہوتا پہلی سے مر جاتے ۱۲ ۱۲-
ضمیمہ متعلق صفحہ ۹۲ ف۲ کیونکہ موت کا مقرری
وقت کسی کو معلوم نہیں ہے زندگی کا کیا بھروسہ انسان
کو کم سے کم یہی سمجھ کر نیکی میں کوشش کرنا چاہیئے ۱۲-
ف۳ کنعان کا بادشاہ نمرود تھا ۱۲ ف۴ یعنے جو
بستیاں اللہ تعالے کے عذاب سے الٹ دی گئیں ۱۲ ف۵
بے قصور عذاب نہیں کیا ۱۲ ف۶ پیغمبروں کو جھٹلانے
تھے اور انکو ستاتے تھے آخر اللہ کا عذاب اترتا ہے

قصے اوپر بیان ہو چکے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۹۴ ف۳ تو وہ کس شمار اور قطار میں ہیں انمیں زیادہ مالدار اور شاندار قومیں دم بھر میں تباہ ہو گئیں دنیا کے جاہ و جلال پر پھولنا اور مسلمانوں کو اپنے سے حقیر جاننا صریح نادانی اور خدا تعالے کے غضب کی نشانی ہے ۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۹۶ ف۱۲ جو جانداروں کی غذا اور دوا ہیں صدہا طرح کے میوے خوش ذائقہ ف۱۳ کہ بے کہے کتنے ناحق کسی بستی کو تباہ کر دیں بلکہ ہر بستی میں پیغمبر بھیجے - انہوں نے بستی والوں کو اللہ تعالے کے حکم یاد دلائے اور اسکے عذاب سے ڈرایا جب انہوں نے کسی طرح نہ مانا اور شرارت پر قائم رہے تو اس وقت عذاب اتارا - گو اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل ظلم نہیں ہو سکتا کیونکہ سب اسکے ملک ہیں مگر بظاہر ظلم معلوم ہوتا ہے کہ بے قصور کسی کو تباہ کرے تو فرمایا کہ ہم ایسا بھی نہیں کرتے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۱۰۷ ف۹ یہودیوں میں سے عبداللہ بن صوریا نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا حضرت عمر رضہ سے پوچھا یہ وحی کو نسا فرشتہ لاتا ہے انہوں نے کہا جبرئیل ۲ اسنے کہا وہ تو ہمارا دشمن ہے ہمیشہ عذاب لایا کیا اور کئی بار ہمارے دشمنوں کو ہم پر غالب کر گیا اگر میکائیل ہوتا تو ہم مان لیتے اسپر یہ آیت اتری کہ جبرئیل ۲ سے کہا دشمنی فرشتے کوئی کام اللہ تعالے کے بے حکم نہیں کرتے اور جبرئیل ۲ نے کیا کیا قرآن اتارا اس میں خود تمہاری کتابوں کی تصدیق اور ہدایت اور خوشخبری ہے ۱۲ ف۱ جبرول اور میکائیل سریانی لفظ ہیں جبر اور میک بندے کو کہتے ہیں اور ایل اللہ کو یعنے اللہ کا بندہ ۱۲ ف۱۱ مراد کل لوگ ہیں جو اللہ تعالے کی کلام کا انکار کرتے ہیں یا یہود ۱۲ ف۱۲ حکم پر ہر ایک کی جان قبض کرتے ہیں نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد ۱۲ ف۱۳ یعنے فرشتے جو اس کے عرش کے قریب ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۱۱۰ ف۹ جو لوگ اپنا ایمان جانا پسند کرتے ہیں ۱۲ ف۱ یعنے بغض کا عمل انسے حاصل کرتے ہیں معلوم ہوا کہ سحر کا یہ بھی اثر ہوتا ہے کہ دو آدمیوں میں دشمنی یا دوستی ہو جاوے ۱۲ ف۱۱ اس سے زیادہ نقصان کیا ہوگا کہ ایمان تک لیجاتا ہے اور جادوگر کا ہر شخص دشمن ہو جاتا ہے جہاں جاتا ہے مار کھاتا ہے - ولا یفلح الساحر حیث اتی ۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۱۱۱ ف۱۵ وہ تمہارا دشمن ہے ف۱۹ جہاں ہر طرح کا چین و آرام تھا کوئی فکر نہ تھی ۱۲ ف۲۰ یا اس کا لشکر ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۱۱۲ ف۱۴ کہ سابق کتاب کہا

نے جب آنحضرت صہ کا نکاح حضرت خدیجہ سے کیا ایک خطبہ پڑھا اس میں یہ مضمون تھا شکر اس خدا کا جس نے ہم کو ابراہیم ع کی اولاد میں کیا پھر اسمعیل ع کی پھر معد کی پھر مضر کی اور میرا چچا محمد ص اس کے برابر کوئی جوان نہیں ہو سکتا قسم خدا کی آئندہ اس سے کوئی بڑا کام ہونیوالا ہے - ابو طالب کی یہ پیشین گوئی صحیح نکلی اور آن حضرت صہ نے وہ کام کیا اور وہ نام پیدا کیا کہ دنیا میں کسی اور شخص نے نہیں کیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۱۱۹ ف۱۷ وہ تجھ پر قابو نہیں پا سکتے فراغت کے ساتھ اللہ تعالے کا حکم سب کو سنا دے یا مطلب یہ ہے کہ تو اللہ تعالے کا حکم سب کو سنا دے باقی راہ پر لانا یا دلانا یا اللہ تعالے کا اختیار ہے ۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۱۲۰ ف۱۶ یعنے قحط کے بدل خوب ارزانی کی اور بیماری کے بدل تندرستی پھیلائی ۱۲ ف۱۸ اُن کا شمار بھی زیادہ ہو گیا اور مال و دولت بھی خوب کمائی ۱۲ ف۱۸ ہمیشہ جو سختی اور مصیبت آئی تو بیمار کاموں کی وجہ سے نہیں آئی تھی ۱۲ ف۱۹ سختی ہوئی ہے تو آرام بھی ہوا ہے ۱۲ ف۲۰ یعنے زمانہ کا مقتضی ہر کبھی ہو کبھی عمدہ آتا ہے اور ہوا کبھی ہوتی ہے تو ارزانی رہتی ہے اور صحت پھیلتی ہے اور کبھی موسم خراب آتا ہے ہوا بگڑ جاتی ہے تو قحط ہوتا ہے بیماری پھیلتی ہے ہمارے اچھے یا بُرے اعمال کو اس میں کوئی دخل نہیں اور اسکی دلیل یہ ہے کہ ہمارے باپ دادوں اور اگلے لوگوں پر بھی اسی طرح زمانہ گذرا ہے سختی اور راحت دونوں ہوئے ہیں مطلب یہ کہ شیطان نے انکو ایسا غافل کر دیا کہ کسی طرح بھی اللہ تعالے کیطرف رجوع نہیں ہوئے ۱۲ ف۲۱ اللہ تعالے کی طرف رجوع ہوتے ۱۲ ف۲۲ بری کاموں کفر اور شرک سے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۱۲۳ ف۱۳ تو تم پیغمبر ہو اور ہم سب تمہارے تابعدار بنیں یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۱۴ حالانکہ ان پیغمبروں نے نشانیاں دکھلائی تھیں مگر ہٹ دھرمی سے ان کو نہ مانا اور یہ کہنے لگے کہ جیسے نشانی کی ہم فرمایش کریں وہ دکھلاؤ ۱۲ ف۱۵ فرشتے یا جن نہیں ہیں ۱۲ ف۱۶ یعنے نبوت اللہ تعالے کا فضل اور احسان ہے اور اسکو اختیار ہے جسکو چاہتا ہے یہ مرتبہ عطا فرماتا ہے اس میں کسی کا اجارہ نہیں ہے بیشک پیغمبر بھی آدمی ہیں ہم بھی آدمی ہیں مگر آدمی آدمی میں بڑا فرق ہے ایک چمار کو بادشاہ سے کیا نسبت ہے سید علامہ رحمۃ نے کہا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ نبوت اور پیغمبری اللہ تعالے کی دین ہے آدمی کی محنت اور محنت سے نہیں حاصل ہو سکتی جیسے بعض جاہل حکیموں کا خیال ہے ۱۲ ف۱۵ پیغمبری سے سرفراز فرماتا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

کا آخرت کہاں کی دنیا ہی کی زندگی ہے خوب عیش کر لو ۱۲ ف۱۵ میں نے تو تمہارے بہکانے کے لیئے تمسے جھوٹا وعدہ کیا تھا ۱۲ ف۱۶ کہ زبردستی پینے تمکو شرک اور کفر پر لگا دیا ہو ۱۲ ف۱۸ اور حق تعالے کا فرمان نہ سنا ۱۲ ف۱۸ خود تم نے بیوقوفی کی کہ میرا کہا مانا ۱۲ ف۱۹ یعنے دنیا میں ۱۲ ف۲۰ اور کہتا ہوں بیشک خدا وعدہ لاشریک ہے ۱۲ ف۲۱ نہ تم عذاب سے بچ سکتے ہو نہ میں بچ سکتا ہوں ۱۲ ف۲۲ فرشتے جو کیداری کرتے ہیں ۱۲ ف۲۳ یعنے جنوں کے باپ یا شیطان ابلیس کو ۱۲ ف۲۴ اعوذ باللہ پڑھتے ہی شیطان بھاگ جاتا ہے ۱۲ ف۲۵ اسکا دم بھرتے ہیں کہا مانتے ہیں ۱۲ ف۲۶ یا شیطان کے سبب سے شرک میں مبتلا ہیں ۱۲ ف۲۷ جیسے مسیلمہ کذاب تھا جس نے پیغمبری کا جھوٹا دعوی کیا تھا یا سطیح کاہن ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۱۱۳ ف۹ اور تم میں زور کہاں کہتے ہیں یہ قیامت میں ہوگا آدمی اور جن بھاگنا چاہیں گے فرشتے انکو سب طرف سے گھیر لیں گے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر تم سے یہ ہو سکتا ہے کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل کر موت سے بچ جاؤ تو بچا بھاگو ۱۲ ف۱۰ اور ہر طرف سے گھر کر میدان حشر میں حاضر ہوگے ۱۲ ف۱۱ ان میں سے شعلے نکلتے ہیں جو شیطانوں پر پھینکے جاتے ہیں ۱۲ ف۱۲ کہتے ہیں یہ جن سات تھے بانو اور نصیبین کے رہنے والے تھے اور آنحضرت صہ اپنے اصحاب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے بطن نخلہ میں انہوں نے آپ کو قرآن پڑھتے سنا پھر لوٹ کر اپنے لوگوں کے پاس گئے اور انسے بیان کیا کہ آسمان پر جانے سے جو جن روکے گئے ہیں اسکا یہی سبب ہے کہ اخیر زمانہ کے پیغمبر ص ظاہر ہوئے ہیں اور انپر قرآن اترا ہے صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے جنوں کو نہیں دیکھا - ابن مسعود رض نے کہا کہ آپ نے انکو دیکھا اور دونو روایتوں میں اختلاف نہیں کیونکہ یہ معاملہ کئی بار ہوا اور اس آیت میں جسکا بیان ہے وہ پہلا معاملہ ہے اسکے بعد جن آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو شہر سے باہر جا کر انکو تعلیم کرنیکا حکم ہوا - سید علامہ رحمۃ نے کہا تمام شریعت والے جنوں کے وجود کے قائل ہیں اور قرآن اور حدیث سے انکا وجود ثابت ہے اور بعض فلسفیوں نے انکے وجود کا انکار کیا ہے جنکے انکار کا اعتبار نہیں ۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۱۱۵ ف۱۱ بعضوں نے من انفسہم فاء کو زبر دیکر پڑھا ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ ایک پیغمبر بھیجا ان کے شریف ترین خاندان سے کیونکہ آن حضرت صلعم بنی ہاشم میں سے تھے اور بنی ہاشم تمام قریش میں افضل تھا اور قریش تمام عرب کے خاندانوں میں افضل تھے اور عرب تمام دنیا سے افضل تھے ابو البشر

ضمیمہ متعلق صـ۱۲۴ ف۱۳ حدیث شریف میں
ہے کہ آپ جب اس آیت پر پہنچے تو آپ کی
آنکھوں میں آنسوں آگئے آپ نے خیال فرمایا کہ
مجھہ کو اپنی امت پر گواہی دینا ہوگا انکے اچھے برے
کام سب بیان کرنا ہونگے آنحضرت صلعم کو اپنی امت
کا خیال اپنی اولاد بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ ہے
سبحان اللہ جب آن حضرت صلعم کو ہم گنہ گاروں سے
اتنی محبت اور الفت ہو تو سخت بیحیائی ہے کہ ہم آن
حضرت صلعم کا فرمانہ نہ سنیں ۱۲ ف۱۴ جو انکو ہدایت کا
رستہ بتلائے اور خدا کے حکم سنائے پھر اگر نہ مانیں تو
البتہ انکو عذاب ہو سکتا ہے مراد دنیا اور آخرت دونو
جگہہ کا عذاب ہے اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ مولود دنیا
کا عذاب ہے اور آخرت کا عذاب کافر کو ہوگا گو اسکو
کسی پیغمبر ع کا دین نہ پہونچے ۱۲ ف۱۵ اور یہ بزرگی مال
اور دولت کیوجہ سے نہیں تھی بلکہ ہر ایک علم اور لیاقت
اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور مہربانی کیوجہ سے تھی ۱۲ ف۱۶
حالانکہ داؤد ع اپنے سب بھائیوں میں پست قدر اور حقیر
تھے اور لوگوں کی نظروں یہانتک کہ انکے باپ کی نظر میں
بھی انکی کچھہ وقعت نہ تھی مگر حقتعالیٰ کی مصلحتیں اور
ہی ہیں اور ہر ایک کے دل اور طبیعت اور ذاتی شرافت
کو وہ خوب جانتا ہے اسنے داؤد ع کو انکے بھائیوں
بلکہ سارے زمانے والوں پر فضیلت دی اور زبور کتاب
انہی پر اتاری ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن حضرت محمد ص
پر اتارا تو تم انکی فضیلت میں کیوں شک کرتے ہو ۱۲
ف۱۷ انکو یہ شبہہ ہوا کہ آدمی آدمی سب برابر ہیں ایک
دوسرے سے کیوں دبنے لگا اگر اللہ تعالیٰ اپنا
پیام کسی کو دیکر بھیجتا تو آدمی کے بدل کسی فرشتے
یا جن کو بھیجتا۔ اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں
کا شبہہ دور کرنے کے لیئے کہدے الخ ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۱۲۵ ف۱۱ اور کسی چیز کا میں
دعوے نہیں کرتا ۱۲ ف۱۲ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ
رسول اور نبی میں فرق ہے کہتے ہیں آنحضرت صلعم کے دل
میں خیال آیا کہ اگر ایسی آیتیں نازل ہوتیں جن میں مشرکوں
کے معبودوں کی برائی ہو تو بہتر ہے کیونکہ آپ کو اس کی
بڑی حرص تھی کہ کسی طرح انکا دل اسلام کیطرف مائل
ہو جائے ایک روز ایسا ہوا کہ آپ مشرکوں کی ایک
مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت سورہ والنجم
اتری آپ یہ سورت لوگوں کو سنانے لگے جب اس مقام
پر پہنچے افرایتم اللات والعزیٰ ومناۃ الثالثۃ
الاخریٰ تو شیطان نے آپ کی زبان سے بے اختیار
یہ نکلوا دیا تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتہن لترتجیٰ
یہ بڑے بڑے بت ہیں اور ان کی شفاعت قبول ہونے
کی امید ہے یہ سنتے ہی قریش کے لوگ خوش ہو گئے
اور جب آپ سجدے کی آیت پر پہونچے تو مسلمان
اور مشرک سب نے ایک ساتھ سجدہ کیا اور قریش
کے لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ بتو محمد ص ہمارے
معبودوں کی تعریف کرنے لگے ہیں آخر حضرت جبرئیل
ع آئے اور پیغمبر ص سے کہا یہ تم نے کیا پڑھہ دیا میں
تو اللہ تعالیٰ کے پاس سے یہ نہیں لایا آنحضرت ص کمال
رنجیدہ ہوئے اور بہت ڈرے اسوقت یہ آیت اتری
بعض اہل حدیث نے اس قصے کو ضعیف کہا ہے ۱۲۔

ضمیمہ متعلق صـ۱۲۶ بقیہ نمبر ۶۔ غرض
قرآن کے ساتھ اور کسی اخلاقی کتاب کے پڑھانے کی
ضرورت نہیں ہے ہر ایک اسلامی مدرسہ میں قرآن اور
صحیح بخاری کی تعلیم لازم کر دینا چاہیئے جب بچہ ان
دونوں کتابوں سے فارغ ہو جائیں تو اب انکو روٹی
پیدا کرنے کے لیئے کوئی عمدہ ہنر جو زمانہ حال میں کارآمد
ہے سکھانا چاہیئے جیسے تجارت زراعت حرفت وغیرہ
اگر ایسا کرینگے تو انکے دین اور دنیا درست ہونگے اور
اب جو تعلیم مسلمانوں میں رائج ہے کہ شروع ہی سے
منطق پڑھا پڑھا کر بچہ کو کج بحث کر دیتے ہیں اس سے
نہ دنیا کا فائدہ ہے نہ دین کا ۱۲ ف۶ مگر ہم کو اسوقت
یہ منظور تھا کہ سارے جہان کیطرف تو ہی بھیجا جائے ۱۲
ف۷ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھہ مال دے تو میں تجھ سے
کرتا میری مزدوری یہی ہے کہ لوگ اپنے مالک کا تقرب
حاصل کریں جیسے کہتے ہیں میں تمہاری تعلیم کی کوئی
مزدوری نہیں چاہتا مگر یہی کہ تم عزت پیدا کرو ۱۲۔

ضمیمہ متعلق صـ۱۲۸ ف۹ جیسے حضرت موسےٰ
سے اللہ تعالیٰ نے باتیں کیں تھیں حضرت موسےٰ ع آواز سنتے
تھے لیکن اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھتے تھے حدیث میں ہے کہ اللہ
تعالیٰ ستر ہزار پردوں کی آڑ میں ہے ۱۲ ف۱۰ یہ بھی وحی
کی ایک قسم ہے جو پیغمبروں سے خاص ہے ۱۲ ف۱۱ اے
مسلمانوں ہمنے اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اسلیئے بھیجا ہے کہ تم اللہ الخ ۱۲ ف۱۲ یا اس کی مدد کرو
اور اسکو دشمنوں سے بچاؤ ۱۲ ف۱۳ صبح اور شام
تسبیح اور تقدیس کیا کرو مراد فجر اور مغرب کی نماز ہے
یا فجر اور عصر کی یا فجر اور ظہر کی ۱۲ ف۱۴ جیسا تم سمجھتے
ہو ۱۲ ف۱۵ بلکہ جیسا خدا تعالیٰ کا حکم اسکو ہوتا ہے
وہ تم کو سنا دیتا ہے ۱۲ ف۱۶ اہلحدیث کے نزدیک حدیث
شریف بھی وحی ہے مگر اس میں اور قرآن میں یہ فرق
ہے کہ قرآن کی تلاوت نماز میں کیجاتی ہے اور حدیث
شریف کی تلاوت نہیں کیجاتی باقی واجب الاتباع ہونے
میں دونو برابر ہیں البتہ جن باتوں میں آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصریح فرما دی ہے کہ یہ میں
اپنی رائے سے کہتا ہوں اور وہ دنیا کے متعلق ہوں
جیسے کھجور کا پیوند نہ کرنا وغیرہ تو ان کی پیروی کرنا
لازم نہیں ہے ۱۲ ف۱۷ بعضوں نے کہا بڑے زور
والے سے پروردگار مراد ہے ۱۲ ف۱۸ یعنے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی سنا کر حضرت جبرائیل ع
آسمان کیطرف چلے گئے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس جب حضرت جبرئیل ع آتے تو آدمی کی
صورت میں آتے آپ نے انسے یہ خواہش کی کہ اپنی اصلی
صورت دکھلائیں تو انہوں نے دو بار دکھلائی ایک
بار زمین میں اور ایک بار آسمان میں اور سوا ہمارے
پیغمبر ص کے اور کسی پیغمبر نے انکو انکی اصلی صورت
میں نہیں دیکھا ۱۲ ف۱۹ ابن مسعود رض نے کہا آن
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو بار حضرت جبرئیل
ع کو انکی اصلی صورت میں دیکھا ایک حدیث میں ہے میں
جبرائیل ع کو سدرۃ المنتہیٰ پاس دیکھا انکے چھ سو
پر تھے ۱۲ ف۲۰ مراد وہی جبرائیل ع ہیں ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۱۳۲ ف۶ کہ اگر کوئی عورت اپنا
نفس تجھکو ہبہ کرے نہ مہر تیرے نہ گواہ ہوں دلی
ہو تو وہ تجھہ پر حلال ہے مگر دوسرے مسلمانوں کے
لیئے یہ حکم نہیں ہے ۱۲ ف۷ کہ عام مسلمانوں کا نکاح بغیر
ولی اور گواہوں اور مہر کے نہیں ہو سکتا یا چار سے
زیادہ وہ نکاحی عورتیں نہیں رکھہ سکتے ۱۲ ف۸ اسوجہ
سے تیرے لیئے ایک خاص حکم رہا ۱۲ ف۹ سبحان اللہ
اللہ جل جلالہ کو اپنے پیغمبر ص کی کس قدر خاطرداری
منظور ہے ۱۲ ف۱۰ کہتے ہیں پہلے آنحضرت صلعم پر بھی
اور مسلمانوں کیطرح باری باری ہر عورت کے پاس
رہنا واجب تھا پھر اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا اور آپ کو
اس آیت سے یہ اختیار ملگیا کہ جس عورت کے پاس
چاہیں نہ جائیں گو اسکی باری ہو اور باری ٹال دیں
اور جسکی باری نہ ہو اسکے پاس رہیں گویا یہ دیدی
رعایت ہوی آپ کے ساتھہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعضوں
نے کہا یہ آیت ان عورتوں کے حق میں ہے جو اپنے
تئیں آنحضرت ص کو بخشدیں ۱۲ ف۱۱ وہ جان لیں گی
کہ آپ اپنی طرف سے ایسا نہیں کرتے بلکہ خدا نے
آپ کو اختیار دیا ہے ۱۲ ف۱۲ جسپر تو کچھہ عنایت کریگا
وہ شکر گذار ہوگی کیونکہ اسکو معلوم ہے کہ تجھپر یہ واجب
نہیں ہے ۱۲ ف۱۳ یعنے دل آدمی کے اختیار میں نہیں
ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک عورت سے زیادہ محبت
ہوتی ہے جیسے ایک حدیث میں ہے کہ جہان تک میرا
اختیار ہے میں عورتوں میں برابر تقسیم کرتا ہوں
اب جسمیں میرا اختیار نہیں ہے اسکو تو بخشدے ۱۲ ف۱۴
یعنے اب جو عورتیں تیرے نکاح میں ہیں عائشہ رض
اور حفصہ رض اور ام حبیبہ رض اور سودہ رض اور ام سلمہ رض
اور صفیہ رض اور میمونہ رض اور زینب رض اور جویریہ رض
انہی پر قناعت کر اب نئی عورت سے نکاح نہیں کر
سکتا کہتے ہیں یہ حکم اللہ تعالیٰ نے اسوقت دیا جہان
عورتوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو اختیار کیا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۱۳۳ ف۶ اوپر والے لوگوں سے
فرشتے مراد ہیں اونکا جھگڑنا یہ تھا جو آدمؑ کی پیدائش
کے وقت انہوں نے رائے دی کہ تو آدم کو کیوں بناتا
ہے اسکی اولاد زمین میں فساد مچائے گی خون خرابہ
کرے گی جس پر صحیح حدیث میں ہے آنحضرت صلعم نے
فرمایا رات کو میرا مالک اچھی صورت میں میرے پاس آیا یا
رلوی نے کہا میں سمجھتا ہوں خواب میں اور فرمایا
اے محمدؐ تو جانتا ہے اوپر والے کس بات میں جھگڑتے ہیں
میں نے عرض کیا نہیں پھر مالک نے اپنا ہاتھ میرے دونوں
مونڈھوں کے بیچ میں رکھدیا یہانتک کہ اس کی ٹھنڈک
میں نے اپنی دونوں چھاتیوں یا سینے میں پائی اسوقت جو
کچھ زمین اور آسمان میں تھا مجھ کو معلوم ہوگیا پھر مالک
نے فرمایا اے محمدؐ تو جانتا ہے اوپر والے کن باتوں
میں جھگڑتے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں (یہ مالک کے
ہاتھ رکھنے کی برکت تھی کہ آنحضرت صلعم پر آسمان و زمین
میں جو تھا وہ کھل گیا) وہ کفارہ میں جھگڑتے ہیں
کفارے کیا ہیں نماز کے بعد (دوسری نماز کی انتظار میں)
مسجدوں میں ٹھیرا رہنا جماعت کے لیے پاؤں سے
چلکر جانا سختی کے وقت وضو پورا کرنا ۱۲ ف جو کچھ
مجھے معلوم ہوا وہ وحی سے معلوم ہوا ۱۲ ف۸ یعنے انہ
تعالیٰ کا وہ کلام کہ میں دوزخ کو شیطان کے تابعداروں سے
بھر دونگا ۱۲ ف۹ کیونکہ معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے
جو پیغمبرؑ کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اسیطرح کسی ولی
کا یہ مقدور نہیں کہ بے حکم خدا کے کوئی کرامت دکھلائے
۱۲ ف۱۰ دنیا کا یا قیامت کا عذاب ۱۲ ف۱۱ جو اللہ تعالیٰ
کے پیغمبروں اور اس کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے ۱۲-
ف۱۲ فرشتے یا جن نہیں ہیں ۱۲ ف۱۳ پیغمبری سے
سرفراز فرماتا ہے ۱۲ ف۱۴ وہی اچھے برے کا فیصلہ
کریگا اور ثواب اور عذاب دیگا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۱۳۴ ف آنحضرت صلعم کا بڑا
قریش کے سردار جمع تھے آپ انکو سمجھا رہے تھے آپکو
خیال تھا کہ اگر یہ لوگ مان لیں گے تو اسلام کو بہت
قوت ہو جائیگی اتنے میں عبداللہ بن ام مکتوم جو اندھے
تھے آن پہونچے اور آن حضرت صلعم کو اپنی طرف
متوجہ کرنا چاہا انکو معلوم نہ تھا کہ آنحضرت صلعم دوسرے
بڑے کام میں مشغول ہیں آپ کو انکا بیچ میں آجانا
اور قطع کلام کرنا ناگوار ہوا اور آپنے انکی طرف نے
منہ پھیر لیا اسوقت یہ آیتیں اتریں کہتے ہیں اسکے بعد
جب کبھی وہ آنحضرت صلعم کے پاس آتے آپ فرماتے
مرحبا اور اپنے چادر انکے لیے بچھا دیتے اور فرماتے تم وہ
ہو کہ تمہارے لیے میرے مالک نے مجھ پر عتاب فرمایا
آن حضرت صلعم نے تیرہ مرتبا نکو مدینہ کا حاکم بنایا
جب آپ جہاد کرنے کو باہر تشریف لیگئے وہ جابر بن

اولین میں سے تھے قادسیہ میں شہید ہوئے زرہ
پہنے ہوئے لڑائی کا جھنڈا لیئے ہوئے رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ۱۲ ف۵ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ۱۲ ف۶
تیرا کام خدا کا حکم پہونچا دینا ہے اگر سارے مالدار
امیر لوگ تیرے خلاف رہیں تو تجھے کچھ پرواہ نہیں
کرنا چاہیئے ان کی ہدایت کے لیئے اتنے کدکی کیا ضرورت
ہے ۱۲ ف۷ سبحان اللہ وہ سارے کمبخت کا ذرہ بھر
عبداللہ بن ام مکتوم کی جوتی برابر بھی نہیں سمجھے گئے
اور عبداللہ کو وہ شرف حاصل ہوا جو دنیا میں کسی
کو نہیں ملا پروردگار نے انکا ذکر قرآن میں اتارا
اور انکے لیئے اپنے حبیب پر خفگی فرمائی ۱۲ ف۸ جیسی
اوپر گذر چکا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا میں نے جبرائیلؑ کو
انکی اصلی صورت میں آسمان کے کنارے میں دیکھا انکے
چھ سو پر تھے ۱۲ ف۹ بلکہ جو وحی آتی ہے سب کو سنا
دیتے ہیں ۱۲ ف۱۰ آن حضرت صلعم کے والد ماجد حضرت
عبداللہ نے موقت انتقال کیا جب آپ پیٹ میں تھے
دادا نے پالا جب وہ مر گئے تو چچا ابوطالب نے پالا پھر
اللہ تعالیٰ نے آپ کا نکاح حضرت خدیجہ رضہ سے کرایا جو
بہت مالدار اور خوبصورت تھیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۱۳۵ ف۱ ضحاک رح نے کہا
تفرقہ سے مراد یہاں شرک ہے ابن عباسؓ نے کہا
تفرقہ سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہر وارث
کے حصے مقرر کر دیئے اس پر راضی نہ ہوا اور اسکے حکم کے خلاف
کرے کلبی رح نے کہا جب اللہ تعالیٰ کے مقرر کیئے ہوئے حصوں کا
انکار کرے تو وہ کافر ہو گیا اب ہمیشہ دوزخ میں رہیگا
حدیث میں ہے کہ فرائض (یعنے ترکہ بانٹنے کا علم) سیکھو
اور لوگوں کو سکھاؤ اور ایک زمانہ ایسا آویگا کہ علم نابود
اٹھ جاویگا دو آدمی ترکے میں جھگڑا کریں گے اور فیصلہ
کرنے والا نہ ملے گا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۱۳۶ ف۱ اس آیت سے بعض
کم سمجھ لوگ یہ نکالتے ہیں کہ ہر شہر یا بستی میں جو
طریق مسلمانوں کا جاری ہے اسکا خلاف کرنا
منع ہے اور اہلحدیث پر طعن کرتے ہیں کہ مسلمانوں
کا راستہ ہندوستان میں یہ تھا کہ حنفی مذہب کی
تقلید کیا کرتے تھے اہلحدیث نے اس طریق کو چھوڑ
کر ایک نیا طریق نکالا حالانکہ آیت کا مطلب وہ خود
نہیں سمجھے اس آیت کے شروع میں یہ ہے کہ جو
کوئی پیغمبر کا خلاف کرے اہلحدیث تو یہ کہتے ہیں کہ
پیغمبر کے فرمانے پر چلو اور آپ کی سنت کے عاشق
بن جاؤ تو اونہی کا رستہ ہے مسلمانوں کا رستہ ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۱۴۰ ف۱ وہ ہر ایک کو اسکے
اعمال کا بدلہ دیگا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے
کافروں کو مردہ سے تشبیہ دی ہے مردہ کا یہ حال ہوتا

ہے کہ کتنا بھی انکو پکارو جواب نہیں دیتے جیسے اس کو
پکارو جو بات نہیں سمجھتا مثلاً جانور ہے تو کافر گو کان
رکھتے ہیں تیری آواز سنتے ہیں مگر جب دل میں
غور نہیں کرتے سمجھ کر نہیں سنتے تو گویا سنتے ہی
نہیں ۱۲ ف۱۵ اکثر یہ دوڑے پڑتے ہیں یعنے موقع ملتے
ہی کافر ہو جاتے ہیں یا کافروں کے شریک ہو جاتے
ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ سے یا ایہا
الرسول کہکے خطاب کیا یہ بڑی عزت کا خطاب ہے
جو سارے قرآن میں صرف دو جگہ ہے ایک اس
آیت میں دوسرے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک میں اور یا ایہا النبی کئی مقاموں میں ہے ۱۲
ف۱۶ اسکی مہربانی بہت پھیلی ہوئی ہے اسمیں بڑی
سمائی ہے جب تو تیرا مذہب نہیں لوٹاتا ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۱۴۴ ف آدمؑ اور نوحؑ
میں گیارہ سو برس کا فاصلہ تھا اور نوحؑ اور ابراہیمؑ
میں ہزار برس کا فاصلہ تھا نوحؑ کے باپ کا نام
لمک تھا ابراہیمؑ آدمؑ کے دو ہزار برس بعد پیدا
ہوئے ان کی عمر ایک سو پچہتر برس کی ہوئی اور حضرت
اسماعیلؑ کی عمر ایک سو تیس برس کی ہوئی اور
اسحٰقؑ حضرت اسماعیلؑ سے چودہ برس چھوٹے
تھے اور ایک سو اسی برس جیئے اور یعقوبؑ ایک سو
سینتالیس برس اور یوسفؑ ایک سو بیس برس
حضرت یوسفؑ اور حضرت موسےٰؑ میں چار سو
برس کا فاصلہ تھا اور حضرت موسےٰؑ اور حضرت
ابراہیمؑ میں پانسو پینسٹھ برس کا فاصلہ تھا ۱۲
ف۱۸ یعنے ابراہیمؑ سے پہلے ۱۲ ف۱۹ جو حضرت موسےٰؑ
کے بڑے بھائی تھے ۱۲ ف۲۰ بن آزر بن برکیا ۱۲-
ف۲۱ ابن اخطوب بن عجوز بعضوں نے الیسع الیاس کو
سمجھا ہے یہ غلط ہے وہب نے کہا الیسع الیاس کے صحابی
تھے اور یہ دونوں حضرت ہارونؑ برادر یحییٰؑ اور زکریاؑ
کے زمانہ سے پہلے تھے ۱۲ ف۲۲ یعنے اپنے اپنے زمانہ میں
یہ جہان کے سب لوگوں سے افضل تھے اس آیت سے
بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ فرشتوں سے پیغمبر افضل
ہیں ۱۲ ف۲۳ جو ایمان دار تھے ان کو بھی ۱۲ پہلگا
اور بزرگی دی ۱۲ ف۲۴ لوگوں میں سے انتخاب باپ
پسند کر لیا ۱۲ ف۲۵ پیغمبر اور انکے باپ دادا اولاد بھائی
جن کا ذکر اوپر ہوا ۱۲ ف۲۶ کیونکہ شرک کے ساتھ کوئی
عمل کیسا بھی عمدہ ہو قبول نہیں ہوتا ۱۲ ف۲۷ یعنے
قریش کے کافر لوگ ۱۲ ف۲۸ یعنے کتاب اور شریعت
اور پیغمبری کو ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۱۴۷ ف۱ یعنے قرآن شریف اور
شریعت کو دل سے مانتے ہیں اور اسکو سچا جانتے ہیں
اسیطرح اگلی کتابوں جیسے توریت شریف اور انجیل

شریف اور زبور شریف اور جو صحیفے اگلے پیغمبروں پر
اترے تھے ان سب کو سچا اور اللہ پاک کی طرف سے
سمجھتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ توریت شریف آن
حضرت صلعم کے سامنے لائی گئی تو آپ نے اسکو ادب
سے بغیر پڑھا اور فرمایا کہ میں ایمان لایا تجھ پر اور اسپر
جسنے تجھکو اوتارا چونکہ اگلی کتابوں میں یہود اور نصاریٰ
نے کچھ تبدیل اور تحریف کردی ہے اور کچھ احکام انکے
منسوخ ہوگئے ہیں اسلیئے ان کتابوں پر ایمان لانا یہ ہے
کہ انکا ادب کرے اور ان کو اللہ پاک کا کلام سمجھے یہ ضرور
نہیں کہ انکے ہر فقرے پر عمل کرے عمل اور اعتقاد کیلئے
قرآن شریف ہے جسکا ایک لفظ یا ایک شوشہ بھی قیامت
تک بدل نہیں سکتا اور اللہ پاک نے اسکی حفاظت کا
ذمہ لیا ہے ۱۲ ف۷ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے
بلکہ آدمی کا بنایا ہوا ہے ۱۲ ف۸ جس زمانہ میں قرآن
مجید اترا اسوقت عرب میں فصاحت اور بلاغت اور
شعر شاعری کا بہت چرچا تھا تو ایک امی (ان پڑھ)
پیغمبر کا پکار پکار کر کہنا کہ قرآن کی ایک ہی سورت
بنالاؤ اور ان سب کا عاجز رہنا بہت بڑی دلیل ہے
قرآن کے حق اور منزل من اللہ ہونے کی ۹ بعضوں نے
کہا من شبہ کی ضمیر آنحضرت صلعم کی طرف پھرتی ہے یعنی
آن حضرت صلعم کے سے امی شخص سیکڑوں اور ہزاروں
ہیں انمیں سے کسی سے کہو کہ ایک چھوٹی سی سورت
ہی قرآن کی سورتوں کی وضع اور قسم کی بنالے سورت
قرآن کے ایک حصہ کو کہتے ہیں ۱۲ ف۹ یہ جو فرمایا البتہ نہ
کرسکو گے قرآن کا ایک بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اسکے کہ
صدہا برس گذر گئے اور عرب اور دوسرے ملکوں میں
بڑے بڑے منشی اور شاعر اور ادیب گذرے لیکن قرآن
کا مقابلہ کوئی نہ کرسکا اور اسکے جوڑ کی ایک چھوٹی سی
سورت بھی بنا نہ سکا حالانکہ قرآن میں صرف اس مکان
میں نہیں بلکہ سورہ قصص اور سورہ بنی اسرائیل اور سورہ
ہود اور سورہ یونس میں بھی یہ کہا گیا کہ ایک ہی سورۃ
بنالاؤ اور یہ بھی کہا گیا کہ اگر تمام آدمی اور جن اکٹھے
ہوں جب بھی قرآن کا جوڑ نہیں لاسکتے ایندھن آدمی
اور پتھر ہیں یعنی دوزخ میں یہ جلائے جائیں گے بعضوں
نے کہا پتھروں سے مراد وہ بت ہیں جن کو کافر پوجتے تھے
قیامت کے دن یہ اپنے پوجنے والوں سمیت دوزخ میں
ڈال دیے جاویں گے جیسے فرمایا انکم وما تعبدون من دون
اللہ حصب جہنم اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ دوزخ کو اللہ
بنا چکا ہے اور وہ موجود ہے ایسی ہی جنت بھی اور
یہی مذہب ہے اہل سنت کا ۱۲ ف۱۰ عہد و پیمان توڑ
ڈالتے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲
ضمیمہ متعلق صـ۱۴۸ ف۱۲ بعضوں نے والراسخون
فی العلم پر وقف کیا ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ ان کی بھی

حقیقت سوا اللہ تعالیٰ اور سچے عالموں کے کوئی نہیں
جانتا ابن عباس رضی نے کہا میں سچے عالموں میں سے
ہوں اور انکی اصلی حقیقت جانتا ہوں صحیح ایک شخص تھا
وہ متشابہ آیتوں میں بحث کیا کرتا تھا حضرت عمر رضی نے
اسکو مار کر لہولہان کردیا آخر بولا اے امیر المؤمنین
بس کیجیے اب میرے سر کا سودا جاتا رہا ۱۲ ف۱۳ بلکہ
جو جیسا کرے ویسا بدلہ پاوے گا حساب جو جو اور
بخشش سو سو ۱۲ ف۱۴ یعنے قرآن مجید ۱۲ ف۱۵ یعنے
اچھے کاموں کی راہ نمائی اور بری باتوں سے نصیحت
انہی لوگوں کو ہوتی ہے جن کو خدا تعالیٰ کا ڈر ہے معمولی
لوگ تو قصے کیطرح سن لیتے ہیں ۱۲ ف۱۶ خدا کا کلام
اور بشر کا کلام غور کے بعد صاف کھل جاتا ہے اتنی بڑی
کتاب میں جیسے قرآن شریف ہے ایکسان عبارت کی
فصاحت اور بلاغت اور شروع سے اخیر تک ایک جملہ
بھی تہذیب کے خلاف نہ ہونا صاف کہہ دیتا ہے کہ یہ
مالک کا کلام ہے اسکے سوا قرآن میں جو جو پیشین
گوئیاں کیجاتی ہیں وہ سب پوری ہوتی چلی جاتی
تھیں یہ بشر کا کام نہیں کہ اسکی ہر ایک پیشین گوئی
سچی ہی نکلے اگر قرآن بشر کا کلام ہوتا تو بہت سی
پیشین گوئیاں غلط نکلتیں دوسرے کہیں عبارت
رکیک ہوتی کہیں فصیح کہیں تو کوئی جملہ خلاف تہذیب
ہوتا ہزاروں لاکھوں عرب لوگ اسوقت آنحضرت صلعم
کے مخالف تھے اور شعر و شاعری اور فصاحت و
بلاغت کا دم بھرتے تھے مگر لاکھ جتن کیے ایک مختصر
سی سورت بھی نہ بن سکی پھر اس سے زیادہ روشن
اور عمدہ دلیل کیا ہوگی کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے ۱۲
ضمیمہ متعلق صـ۱۵۳ ف۱۳ فاکہ بن مغیرہ کا
ایک غلام تھا جبر وہ رومی تھا نصرانی اور اگلی کتابوں
سے واقف قریش کے کافر کہتے کہ اسی نے آنحضرت
صلعم کو اگلے پیغمبروں کے قصے بتلا دیے ہیں ۱۲-۱۲-
ضمیمہ متعلق صـ۱۵۶ ف۵ کہ ایسی کتاب سے
منہ موڑتے ہو جسمیں تمہارے دین اور دنیا کے فائدے
بھرے ہوئے ہیں اور جس کی وجہ سے قیامت تک
تمہاری عزت اور ناموری قائم رہیگی۔ قریش کا نام
جو اب تک باقی ہے وہ قرآن اور آنحضرت صلعم کے
طفیل سے ورنہ انکو کوئی پوچھتا بھی نہ تھا ۱۲
ف۶ اور توریت کو مانتے ہو یہ تمہاری صریح ہٹ دھرمی
ہے ۱۲ ف۷ جو اس سورت میں بیان ہوئیں ۱۲ ف۸
یعنے کوئی قرآن میں صاف صاف دلیلیں ہیں ایمان اور
توحید کی مگر ہدایت خدا تعالیٰ کیطرف سے ہے بہت لوگ
قرآن سنتے ہیں مگر راہ پر نہیں آتے بعضوں نے
یوں ترجمہ کیا ہے اور جنے قرآن کو اسی طرح کھلی کھلی
نشانیاں کرکے اتارا اور اس لیئے اوتارا کہ جسکو

اللہ تعالیٰ چاہے اسکے ذریعہ سے ہدایت دے ۱۲ ف۹
جن کو دیکھ کر خدا کی پہچان ہوتی ہے ۱۲ ف۱ اور
جسکی قسمت میں اسنے ہدایت نہیں رکھی وہ لاکھوں
نشانیاں دیکھتا ہے پر خدا کا قائل نہیں ہوتا ۱۲
ضمیمہ متعلق صـ۱۵۷ ف۳ نئی نصیحت یعنے جو
نیا حکم اترے ۱۲ ف۴ معلوم ہوا کہ حضرت جبرائیل ع
یہی قرآن لیکر آئے ہیں جو عربی زبان میں ہے اور قرآن
کے لفظ اور معنے دونو اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں وحی آن
حضرت صلعم کے دل پر اترتی تھی کیونکہ دل تمام اعضا
کا سردار ہے ۱۲ ف۵ ان کتابوں میں قرآن کی بشارت
دیگئی ہے ۱۲ ف۶ عبداللہ بن سلام اور اسد اور اسید
اور ثعلبہ اور ابن یامین ۱۲ ف۷ کہ قرآن حق ہے اور
حضرت محمد صلعم سچے پیغمبر ہیں ۱۲ ف۸ اسوقت یوں
کہتے کہ یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا غیر زبان میں ہے
اگر ہماری زبان میں اترتا تو ہم ایمان لاتے ہوا یہ کہ
بعضے کافر یہ کہنے لگے کہ قرآن عربی زبان میں ہے اور
پیغمبر بھی عربی ہیں انہوں نے خود بنا لیا ہوگا اگر قرآن
کسی اور ملک کی زبان میں اترتا تو بیشک ہم کو یقین
آتا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اللہ تعالیٰ نے انکا رد کیا کہ جن
کی قسمت میں ایمان نہیں ہے وہ ہر طرح ایک نہ ایک
شبہ نکالتے رہیں گے اگر غیر زبان میں قرآن اترتا
تو اسوقت یہ عذر کرتے کہ ہماری زبان میں نہیں ہے
اسلیئے ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر ہماری زبان
میں اترتا تو ہم ایمان لاتے ۱۲ ف۹ تھوڑی دیر
عذاب میں تامل ہو ۱۲ ف۱ شیطان کو دیکھو اور قرآن
کو دیکھو شیطان تو قرآن کے نام سے بھاگتا ہے بھلا وہ
قرآن کیونکر لائے گا۔ دیوبگریزند از ان قوم کہ قرآن
خوانند ۱۲ ف۱۱ مجال نہیں کہ آسمان پر جائیں اور اللہ
تعالیٰ کی وحی سنیں ۱۲ ف۱۲ کھلی کتاب یعنے جس کا
مضمون صاف ہے ہر شخص کی سمجھ میں آجاتا ہے
یا جس میں ہر بات کا کھلا بیان ہے تفصیل کے ساتھ
ضمیمہ متعلق صـ۱۵۸ ف۶ قرآن سے بڑھکر اور کیا
نشانی ہوگی جو قیامت تک قائم ہے کہتے ہیں بعضے
مسلمان یہودیوں سے کچھ کتابیں لیکر آئے آنحضرت
صلعم نے فرمایا یہ لوگ کیسے احمق ہیں اپنے پیغمبر صلعم کی کتاب
کو تو نہیں دیکھتے اور دوسروں کی کتابوں پر توجہ کرتے ہیں
اسوقت یہ آیت اتری۔ ایک بار امیر المؤمنین حضرت عمر رضی
حضرت یوسف ع کا قصہ جو اگلی کتابوں میں تھا سنکر
اور آنحضرت صلعم کو سنانے لگیں آپ کا چہرہ بدلگیا
اور آپ نے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان
ہے اگر یوسف پیغمبر ع تمہارے پاس اسوقت آتے جب
میں تم میں موجود ہوتا اور تم مجھ کو چھوڑ کر انکی
پیروی کرتے تو گمراہ ہو جاتے۔ ایک بار حضرت عمر رضی

ضمیمہ متعلق صـ ۱۲۳ ف ۶ اوپر والے لوگوں سے فرشتے مراد ہیں اونکا جھگڑنا یہ تھا جو آدمؑ کی پیدائش کے وقت انہوں نے رائے دی کہ تو آدمؑ کو کیوں بناتا ہے اسکی اولاد زمین میں فساد مچائے گی خون خرابہ کرے گی جس پر صحیح حدیث میں ہے آنحضرتؐ نے فرمایا رات کو میرا مالک اچھی صورت میں میرے پاس آیا یا رلوی نے کہا میں سمجھتا ہوں خواب میں اور فرمایا اے محمدؐ تو جانتا ہے اوپر والے کس بات میں جھگڑتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں پھر مالک نے اپنا ہاتھ میرے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں رکھ دیا یہانتک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنی دونوں چھاتیوں یا سینے میں پائی اسوقت جو کچھ زمین اور آسمان میں تھا مجھ کو معلوم ہو گیا پھر مالک نے فرمایا اے محمدؐ تو جانتا ہے اوپر والے کن باتوں میں جھگڑ رہے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں (یہ مالک کے ہاتھ رکھنے کی برکت تھی کہ آنحضرتؐ پر آسمان و زمین میں جو تھا وہ کھل گیا) و مکفارہ نمیں جھگڑ رہے ہیں کفارے کیا ہیں نماز کے بعد (دوسری نماز کی انتظار میں) مسجدوں میں ٹھیرا رہنا جماعت کے لیے پاؤں سے چلکر جانا سختی کے وقت وضو پورا کرنا ۱۲ ف جو کچھ مجھے معلوم ہوا وہ وحی سے معلوم ہوا ۱۲ ف ۵ یعنے انہ تعالیٰ کا وہ کلام کہ میں دوزخ کو شیطان کے تابعداروں سے بھر دونگا ۱۲ ف ۹ کیونکہ معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو پیغمبرؑ کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اسیطرح کسی ولی کا یہ مقدور نہیں کہ بے حکم خدا کے کوئی کرامت کہلا سکے ۱۲ ف ۱۰ دنیا کا یا قیامت کا عذاب ۱۲ ف ۱۱ جو اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں اور اس کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے ۱۲-

صـ فرشتے یا جن نہیں ہیں ۱۲ ف ۱۳ پیغمبری سے سرفراز فرماتا ہے ۱۲ ف ۱۴ وہی اچھے برے کا فیصلہ کریگا اور ثواب اور عذاب دیگا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۳

ضمیمہ متعلق صـ ۱۳۴ ف آنحضرت صلعم کو پہلے قریش کے سردار جمع تھے آپ انکو سمجھا رہے تھے آپ کو خیال تھا کہ اگر یہ لوگ مان لیں گے تو اسلام کو بہت قوت ہو جائیگی اتنے میں عبداللہ بن ام مکتوم جو اندھے تھے آن پہونچے اور آن حضرت صلعم کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا انکو معلوم نہ تھا کہ آنحضرت صلعم کسی بڑے کام میں مشغول ہیں آپ کو انکا بیچ میں آ جانا اور قطع کلام کرنا ناگوار ہوا اور آپ نے انکی طرف نہ سہ پھیرا اسوقت یہ آیتیں اتریں کہتے ہیں اسکے بعد جب کبھی وہ آنحضرت صلعم کے پاس آتے آپ فرماتے مرحبا اور اپنے چادر انکے لیئے بچھا دیتے اور فرماتے تم وہ ہو کہ تمہارے لیئے میرے مالک نے مجھ پر عتاب فرمایا آن حضرت صلعم نے تیرہ مرتبہ انکو مدینہ کا حاکم بنایا جب آپ جہاد کرنے کو باہر تشریف لیگئے وہ مہاجرین اولین میں سے تھے قادسیہ میں شہید ہوئے زرہ پہنے ہوئے لڑائی کا جھنڈا لیئے ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ ف ۸ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ۱۲ ف ۹ تیرا کام خدا کا حکم پہونچا دینا ہے اگر سارے مالدار امیر لوگ تیرے خلاف رہیں تو تجھے کچھ پرواہ نہیں کرنا چاہیئے ان کی ہدایت کے لیئے اتنے کدکی کیا ضرورت ہے ۱۲ ف ۱۰ سبحان اللہ وہ سارے کمبخت کافر پس عبداللہ بن ام مکتوم کی جوتی برابر بھی نہیں سمجھے گئے اور عبداللہ کو وہ شرف حاصل ہوا جو دنیا میں کسی کو نہیں ملا یعنے پروردگار نے انکا ذکر قرآن میں اتارا اور انکے لیئے اپنے حبیب پر خفگی فرمائی ۱۲ ف ۱۱ جیسی اوپر گذر چکا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا میں نے جبرائیلؑ کو انکی اصلی صورت میں آسمان کے کنارے میں دیکھا انکے چھ سو پر تھے ۱۲ ف ۱۲ بلکہ جو وحی آتی ہے سب کو سنا دیتے ہیں ۱۲ ف ۱۳ آن حضرت صلعم کے والد ماجد حضرت عبداللہ نے سوقت انتقال کیا جب آپ پیٹ میں تھے دادا نے پالا جب وہ مر گئے تو چچا ابوطالب نے پالا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کا نکاح حضرت خدیجہ رضہ سے کرایا جو بہت مالدار اور خوبصورت نہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ ۱۳۵ ف ضحاک رح نے کہا تزکیٰ سے مراد یہاں شرک ہے ابن عباس رضہ نے کہا تزکیٰ سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہر وارث کے حصے مقرر کر دیئے اس پر راضی نہ ہوا اور اسکے حکم کا خلاف کرے کلبی رح نے کہا جب اللہ تعالیٰ کے مقرر کیئے ہوئے حصوں کا انکار کرے تو وہ کافر ہو گیا اب ہمیشہ دوزخ میں رہیگا حدیث میں ہے کہ فرائض (یعنے ترکہ بانٹنے کا علم) سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اور ایک زمانہ ایسا آویگا کہ علم فوت ہو جاویگا دو آدمی ترکے میں جھگڑا کریں گے اور فیصلہ کرنے والا نہ ملے گا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ ۱۳۶ ف ۱۳ اس آیت سے بعض کم سمجھ لوگ یہ نکالتے ہیں کہ ہر شہر یا بستی میں جو طریق مسلمانوں کا جاری ہے اسکا خلاف کرنا منع ہے اور اہلحدیث پر طعن کرتے ہیں کہ مسلمانوں کا راستہ ہندوستان میں یہ تھا کہ حنفی مذہب کی تقلید کیا کرتے تھے اہلحدیث نے اس طریق کو چھوڑ کر ایک نیا طریق نکالا حالانکہ آیت کا مطلب وہ خود نہیں سمجھے اس آیت کے شروع میں یہ ہے کہ جو کوئی پیغمبر کا خلاف کرے اہلحدیث تو یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر کے فرمانے پر چلو اور آپ کی سنت کے عاشق بن جاؤ تو اونہی کا رستہ سچے مسلمانوں کا رستہ ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۱۴۰ ف ۱۴ وہ ہر ایک کو اسکے اعمال کا بدلہ دیگا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کو مردوں سے تشبیہ دی ہے مردوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ کتنا بھی انکو پکارو جواب نہیں دیتے جیسے اس کو پکارو جو بات نہیں سمجھتا مثلاً جانور ہے تو کافر گو کان رکھتے ہیں تیری آواز سنتے ہیں مگر جب اوس میں غور نہیں کرتے سمجھ کر نہیں سنتے تو گویا سنتے ہی نہیں ۱۲ ف ۱۵ کفر پر دوڑے پڑتے ہیں یعنے موقع ملتے ہی کافر ہو جاتے ہیں یا کافروں کے شریک ہو جاتے ہیں- اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ سے یا ایہا الرسول کر کے خطاب کیا یہ بڑی عزت کا خطاب ہے جو سارے قرآن میں صرف دو جگہہ ہے ایک اس آیت میں دوسرے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک میں اور یا ایہا النبی کئی مقاموں میں ہے ۱۲ ف ۱۶ اسکی مہربانی بہت پھیلی ہوئی ہے اسمیں بڑی سمائی ہے جب تو تمہیں عذاب نہیں اوتارتا ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ ۱۴۴ ف آدمؑ اور نوحؑ میں گیارہ سو برس کا فاصلہ تھا اور نوحؑ اور ادریسؑ میں ہزار برس کا فاصلہ تھا نوحؑ کے باپ کا نام لمک تھا ابراہیمؑ آدمؑ کے دو ہزار برس بعد پیدا ہوئے ان کی عمر ایک سو پچہتر برس کی ہوئی اور حضرت اسماعیلؑ کی عمر ایک سو تیس برس کی ہوئی اور اسحٰقؑ حضرت اسماعیلؑ سے چودہ برس چھوٹے تھے اور ایک سو اسی برس جیئے اور یعقوبؑ ایکسو سینتالیس برس اور یوسفؑ ایک سو بیس برس حضرت یوسفؑ اور حضرت موسےٰؑ میں چار سو برس کا فاصلہ تھا اور حضرت موسےٰؑ اور حضرت ابراہیمؑ میں پانسو پینسٹھ برس کا فاصلہ تھا ۱۲ ف ۱۷ یعنے ابراہیمؑ سے پہلے ۱۲ ف ۹ جو حضرت موسےٰؑ کے بڑے بھائی تھے ۱۲ ف ۱۰ بن آون بن برکیا ۱۲- ف ۱۱ ابن خطوب بن عجوز بعضوں نے الیسع الیاس کو سمجھا ہے یہ غلط ہے وہب نے کہا الیسع الیاس کے مصاحب تھے اور یہ دونوں حضرت یحییٰ ۱۲ اور زکریاؑ کے زمانہ سے پہلے تھے ۱۲ ف ۱۲ یعنے اپنے اپنے زمانہ میں یہ جہان کے سب لوگوں سے افضل تھے اس آیت سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ فرشتوں سے پیغمبر افضل ہیں ۱۲ ف ۱۳ جو ایمان دار تھے ان کو ہی ۱۲ پرلگایا اور بزرگی دی ۱۲ ف ۱۴ لوگوں میں سے انتخاب یا پسند کر لیا ۱۲ ف ۱۵ پیغمبر اور انکے باپ دادا اولاد بھائی جن کا ذکر اوپر ہوا ۱۲ ف ۱۶ کیونکہ شرک کے ساتھ کوئی عمل کیسا بھی عمدہ ہو قبول نہیں ہوتا ۱۲ ف ۱۸ یعنے قریش کے کافر لوگ ۱۲ ف ۱۸ یعنے کتاب اور شریعت اور پیغمبری کو ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ ۱۴۷ ف ۶ یعنے قرآن شریف اور شریعت کو دل سے مانتے ہیں اور اسکو سچا جانتے ہیں اسیطرح اگلی کتابوں جیسے توریت شریف اور انجیل

شریف اور زبور شریف اور جو صحیفے اگلے پیغمبروں پر
اترے تھے ان سب کو سچا اور اللہ پاک کی طرف سے
سمجھتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ توریت شریف آن
حضرت صلعم کے سامنے لائی گئی تو آپ نے اسکو ادب
سے تکیہ پر رکھا اور فرمایا کہ میں ایمان لایا تجھپر اور اسپر
جسنے تجھکو اوتارا چونکہ اگلی کتابوں میں یہود اور نصاریٰ
نے کچھ تبدیل اور تحریف کردی ہے اور کچھ احکام انکے
منسوخ ہوگئے ہیں اسلیئے ان کتابوں پر ایمان لانا یہ ہے
کہ انکا ادب کرے اور اُن کو اللہ پاک کا کلام سمجھے یہ ضرور
نہیں کہ انکے ہر فقرے پر عمل کرے عمل اور اعتقاد کیلئے
قرآن شریف ہی جسکا ایک لفظ یا ایک شوشہ بھی قیامت
تک بدل نہیں سکتا اور اللہ پاک نے اسکی حفاظت کا
ذمہ لیا ہے ۱۲ ف۷ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے
بلکہ آدمی کا بنایا ہوا ہے ۱۲ ف۸ جس زمانہ میں قرآن
مجید اترا اسوقت عرب میں فصاحت اور بلاغت اور
شعر شاعری کا بہت چرچا تھا تو ایک امی (انپڑھ)
پیغمبر صلعم کا پکار پکار کر کہنا کہ قرآن کی ایک ہی سورت
بنالاؤ اور ان سب کا عاجز رہنا بہت بڑی دلیل ہے
قرآن کے حق اور منزل من اللہ ہونے کی بعضوں نے
کہا من مثلہ کی ضمیر آنحضرت صلعم کی طرف پھرتی ہے یعنی
آن حضرت صلعم کے سے امی شخص سیکڑوں اور ہزاروں
ہیں انمیں سے کسی سے کہو کہ ایک چھوٹی سی سورت
ہی قرآن کی سورتوں کی وضع اور قسم کی بنادے۔ سورت
قرآن کے ایک حصہ کو کہتے ہیں ۱۲ ف۹ یہ جو فرمایا البتہ نہ
کرسکو گے قرآن کا ایک بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اسکے کہ
صدہا برس گذر گئے اور عرب اور دوسرے ملکوں میں
بڑے بڑے منشی اور شاعر اور ادیب گذرے لیکن قرآن
کا مقابلہ کوئی نہ کرسکا اور اسکے جوڑ کی ایک چھوٹی سی
سورت بھی بنا نہ سکا حالانکہ قرآن میں صرف اس مکان
میں نہیں بلکہ سورہ قصص اور سورہ بنی اسرائیل اور سورہ
ہود اور سورہ یونس میں بھی یہ کہا گیا کہ ایک ہی سورۃ
بنالاؤ اور یہ بھی کہا گیا کہ اگر تمام آدمی اور جن اکٹھے
ہوں جب بھی قرآن کا جوڑ نہیں لاسکتے ایندھن آدمی
اور پتھر ہیں یعنے دوزخ میں یہ جلائے جائیں گے بعضوں
نے کہا پتھروں سے مراد وہ بت ہیں جن کو کافر پوجتے تھے
قیامت کے دن یہ اپنے پوجنے والوں سمیت دوزخ میں
ڈال دیے جاویں گے جیسے فرمایا انکم وما تعبدون من دون
اللہ حصب جہنم اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ دوزخ کو اللہ تعالیٰ
بنا چکا ہے اور وہ موجود ہے ایسی ہی جنت بھی اور
یہی مذہب ہے اہل سنت کا ۱۲ ف۱۰ عہد و پیمان کو توڑ
ڈالتے ہیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۱۴۸ ف۱۲ بعضوں نے والراسخون
فی العلم پر وقف کیا ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ ان کی بھی
حقیقت سوا اللہ تعالیٰ اور پکے عالموں کے کوئی نہیں
جانتا ابن عباس رضہ نے کہا میں پکے عالموں میں سے
ہوں اور انکی اصلی حقیقت جانتا ہوں صبیغ ایک شخص تھا
وہ متشابہ آیتوں میں بحث کیا کرتا تھا حضرت عمر رضہ نے
اسکو مار کر لہولہان کردیا آخر بولا اے امیر المؤمنین
بس کیجیے اب میرے سر کا سودا جاتا رہا ۱۲ ف۱۳ بلکہ
جو جیسا کرے ویسا بدلہ پاوے گا حساب جو جو اور
بخشش سو سو ۱۲ ف۱۴ یعنے قرآن مجید ۱۲ ف۱۵ یعنے
اچھے کاموں کی راہ نمائی اور بری باتوں سے نصیحت
انہی لوگوں کو ہوتی ہے جن کو خدا تعالیٰ کا ڈر ہے معمولی
لوگ تو قصے کیطرح سن لیتے ہیں ۱۲ ف۱۶ خدا کا کلام
اور بشر کا کلام غور کے بعد صاف کھل جاتا ہے اتنی بڑی
کتاب میں جیسے قرآن شریف ہے اکیسان عبارت کی
فصاحت اور بلاغت اور شروع سے اخیر تک ایک جملہ
بھی تہذیب کے خلاف نہ ہونا صاف کہہ دیتا ہے کہ یہ
مالک کا کلام ہے اسکے سوا قرآن میں جو جو پیشین
گوئیاں کیجاتی ہیں وہ سب پوری ہوتی چلی جاتی
تھیں یہ بشر کا کام نہیں کہ اسکی ہر ایک پیشین گوئی
سچی ہی نکلے اگر قرآن بشر کا کلام ہوتا تو بہت سی
پیشین گوئیاں غلط نکلتیں دوسرے کہیں عبارت
رکیک ہوتی کہیں فصیح نہیں تو کوئی جملہ خلاف تہذیب
ہوتا ہزاروں لاکھوں عرب لوگ اسوقت آنحضرت صلعم
کے مخالف تھے اور شعر و شاعری اور فصاحت و
بلاغت کا دم بھرتے تھے مگر لاکھ جتن کیے ایک مختصر
سی سورت بھی نہ بنا سکی پھر اس سے زیادہ روشن
اور عمدہ دلیل کیا ہوگی کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۱۵۳ ف۱۳ فاکہ بن مغیرہ کا
ایک غلام تھا جبر رومی نصرانی اور اگلی کتابوں
سے واقف قریش کے کافر کہتے کہ اسی نے آنحضرت
صلعم کو اگلے پیغمبروں کے قصے بتلا دیے ہیں ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ۱۵۶ ف۵ کہ ایسی کتاب سے
منہ موڑتے ہو جسمیں تمہارے دین اور دنیا کے فائدے
بھرے ہوئے ہیں اور جس کی وجہ سے قیامت تک
تمہاری عزت اور ناموری قائم رہیگی۔ قریش کا نام
جو اب تک باقی ہے وہ قرآن اور آنحضرت صلعم کی
طفیل سے ورنہ انکو کوئی پوچھتا بھی نہ تھا ۱۲ ف۶
اور توریت کو مانتے ہو یہ تمہاری صریح ہٹ دھرمی
ہے ۱۲ ف۷ جو اس سورت میں بیان ہوئیں ۱۲ ف۸
یعنے گو قرآن میں صاف صاف دلیلیں ہیں ایمان اور
توحید کی مگر ہدایت خدا تعالیٰ کیطرف سے ہے بہت لوگ
قرآن سنتے ہیں مگر راہ پر نہیں آتے بعضوں نے
یوں ترجمہ کیا ہے اور ہمنے قرآن کو اسی طرح کھلی کھلی
نشانیاں کرکے اوتارا اور اس لیئے اوتارا کہ جسکو
اللہ تعالیٰ چاہے اسکے ذریعہ سے ہدایت دے ۱۲ ف۹
جن کو دیکھکر خدا کی پہچان ہوتی ہے ۱۲ ف۱۰ اور
جسکی قسمت میں اُسنے ہدایت نہیں رکھی وہ لاکھوں
نشانیاں دیکھتا ہے پر خدا کا قائل نہیں ہوتا ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۱۵۷ ف۳ نئی نصیحت یعنے جو
نیا حکم اترے ۱۲ ف۴ معلوم ہوا کہ حضرت جبرائیل ع
یہی قرآن لیکر آئے ہیں جو عربی زبان میں ہے اور قرآن
کے لفظ اور معنے دونو اللہ تعالیٰ کے کلام ہیں وحی آن
حضرت صلعم کے دل پر اترتی تھی کیونکہ دل تمام اعضا
کا سردار ہے ۱۲ ف۵ ان کتابوں میں قرآن کی بشارت
دیگئی ہے ۱۲ ف۶ عبد اللہ بن سلام اور اسد اور اسید
اور ثعلبہ اور ابن یامین ۱۲ ف۷ کہ قرآن حق ہے اور
حضرت محمد صلعم پیغمبر ہیں ۱۲ ف۸ اسوقت یہود
کہتے کہ یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا غیر زبان میں ہے
اگر ہماری زبان میں اترتا تو ہم ایمان لاتے ہوا یہ کہ
بعضے کافر یہ کہنے لگے کہ قرآن عربی زبان میں ہے اور
پیغمبر بھی عربی ہیں انہوں نے خود بنا لیا ہوگا اگر قرآن
کسی اور ملک کی زبان میں اترتا تو بیشک ہم کو یقین
آتا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اللہ تعالیٰ نے انکا رد کیا کہ جب
کی قسمت میں ایمان نہیں وہ ہر طرح ایک نہ ایک
شبہ نکالتے رہیں گے اگر غیر زبان میں قرآن اترتا
تو اسوقت یہ عذر کرتے کہ ہماری زبان میں نہیں ہے
اسلیئے ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر ہماری زبان
میں اترتا تو ہم ایمان لاتے ۱۲ ف۹ تھوڑی دیر
عذاب میں تامل ہو ۱۲ ف۱۰ شیطان کو دیکھو اور قرآن
کو دیکھو شیطان تو قرآن کے نام سے بہاگتا ہے بھلا وہ
قرآن کبھو نکر لائے گا۔ دیو بگریزد از ان قوم کہ قرآن
خوانند ۱۲ ف۱۱ مجال نہیں کہ آسمان پر جائیں اور اللہ
تعالیٰ کی وحی سنیں ۱۲ ف۱۲ کھلی کتاب یعنے جس کا
مضمون صاف ہے ہر شخص کی سمجھ میں آجاتا ہے
یا جس میں ہر بات کا کھلا بیان ہے تفصیل کے ساتھ

ضمیمہ متعلق صـ۱۵۸ ف۶ قرآن سے بڑھکر اور کیا
نشانی ہوگی جو قیامت تک قائم ہے کہتے ہیں یعنے
مسلمان یہودیوں سے کچھ کتابیں لیکر آئے آنحضرت
صلعم نے فرمایا یہ لوگ کیسے امتی ہیں اپنے پیغمبر صلعم کی کتاب
کو تو نہیں دیکھتے اور دوسروں کی کتابوں پر توجہ کرتے ہیں
اسوقت یہ آیت اتری۔ ایک بار امام المومنین حفصہ رضہ
حضرت یوسف ع کا قصہ جو اگلی کتابوں میں تھا لائیں
اور آنحضرت صلعم کو سنانے لگیں آپ کا چہرہ بدلگیا
اور آپ نے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان
ہے اگر یوسف پیغمبر ع تمہارے پاس اسوقت آتے جب
میں تم میں موجود ہوتا اور تم مجھ کو چھوڑ کر انکی
پیروی کرتے تو گمراہ ہو جاتے۔ ایک بار حضرت عمر رضہ

توریت کے کچھ حصے لیکر آئے اور آن حضرت صلعم کو سنانا
چاہا آپ کے چہرہ کا رنگ بدلگیا عبداللہ بن حارث
نے کہا افسوس تجھپر اے عمر کیا تو آن حضرت ص کا چہرہ
نہیں دیکھتا حضرت عمر رضہ نے یہ حال دیکھکر اسی
وقت کہا ہم اللہ جل جلالہ کے مالک ہونے پر اور اسلام
کے دین ہونے پر اور آپکے پیغمبر ہونے پر خوش ہیں
یہ سنکر آپ کا غصہ جاتا رہا پھر آپ نے فرمایا اگر موسے
ف۱۲ اس وقت آجائیں اور تم مجھ کو چھوڑ کر انکی پیروی
کرو تو گمراہ ہو جاؤ تمہارا نصیب سب پیغمبروں میں
میں ہوں حضرت عمر رضہ نے آن حضرت صلعم سے
پوچھا کیا میں توریت سیکھوں آپنے فرمایا ہاں سیکھ
لیکن اسپر ایمان رکھ (کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے) ۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۱۶۰ ف۹ اور وہ بڑی آسانی اور
خوشی اور رغبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا
لاتے ہیں قتادہ رح نے کہا اولیاء اللہ کی یہی صفت
ہے کہ ڈر سے انکے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوں اور اللہ
کی یاد میں انکا دل لگ جائے یہ نہیں کہ انکی عقل جاتی
رہے یا انکو غش آجائے جیسے بدعتیوں کا حال ہوتا
ہے اور یہ شیطان کی طرف سے ہے عبداللہ بن عمر
عراق کے ایک شخص پر سے گذرے جو مدہوش گرا ہوا
تھا انہوں نے پوچھا اس کو کیا ہوا لوگوں نے کہا جب
یہ قرآن سنتا ہے تو اسکا یہی حال ہو جاتا ہے عبداللہ
رضہ نے کہا ہم بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں مگر گرتے
نہیں اور ایسے لوگوں کے پیٹ میں شیطان سما جاتا
ہے اور آن حضرت صلعم کے اصحاب کا یہ طریقہ نہ تھا
ابن سیرین سے پوچھا کچھ لوگ قرآن سنکر گر جاتے ہیں
انہوں نے کہا انکو ایک جہت پر بٹھاؤ پاؤں پھیلا
کر اور قرآن سناؤ اگر وہ نیچے گر جائیں تب تو سچے ہیں
ورنہ جھوٹے ۱۲ **ف۱۰** یعنے دین کی ضروری باتیں سب
قرآن میں موجود ہیں اور حدیث شریف سے اسکا مطلب
خوب کھل جاتا ہے ہر ایک آدمی کو اپنا دین سنبھالنے
کے لیئے قرآن اور حدیث کافی ہے ۱۲ **ف۱۱** یعنے مشکل
مطلب جو سمجھ میں نہ آئے یا اس میں کوئی کجی نہیں ہے
یعنے اختلاف کہ کہیں ایک حکم ہو کہیں اسکے خلاف
دوسرا حکم ۱۲ **ف۱۲** یا ہم ہی نے اسکو حقیقت میں اتارا کر
ضمیمہ متعلق صـ۱۶۴ ف۱۲ اسکے کلام الٰہی ہونے
میں مطلق شک نہیں ۱۲ **ف۱۳** جسکے الفاظ اور معنیٰ میں
تعجب کے لائق ہیں ۱۲ **ف۱۴** کہ ہر ایک حرف پوری طرح
پر نکلے اور جہاں پر ٹھہرنا چاہیئے وہاں ٹھہر جائے جہاں
سانس توڑنا چاہیئے وہاں سانس توڑے۔ انس رضہ
سے پوچھا گیا آن حضرت ص قرآن کیونکر پڑھتے تھے
انہوں نے کہا آپ مد کے ساتھ پڑھتے تھے بسم اللہ کو
مد کرتے رحمن کو مد کرتے رحیم کو مد کرتے ام سلمہ رضہ

نے کہا تمہاری نماز کہاں آنحضرت ص کی نماز کہاں
آپ ایک ایک حرف کو الگ الگ صاف صاف پڑھتے
تھے الحمد سے رب العلمین پڑھتے اور ٹھہر جاتے پھر
الرحمن الرحیم پڑھتے اور ٹھہر جاتے پھر ملک یوم الدین
پڑھتے اور ٹھہر جاتے۔ سید علامہ رح نے کہا ترتیل
سے غرض یہ ہے کہ دل لگا کر پڑھے نہ یہ کہ فقط لفظوں
کو خوب نکالے زبان اور منہ ٹیڑھا کرے یہ بدعت ہے
جسکو جاہلوں نے نکالا ہے ۱۲ **ف۱۵** تو رات کو عبادت
کرکے تکلیف اٹھانے کی عادت کرے ۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۱۶۶ ف۱ اے رب العالمین کوئی
نہیں پھر تباہی تباہی ہے ہزار مکریں کرو لاکھوں
تدبیریں کرو زمین آسمان کے قلابے ملاؤ جب خدا تم
اپنی مدد اٹھا لیوے تو تم کو کبھی سرخروی نہیں ہو
سکتی یہی حال ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کا ہو رہا
ہے خدا تعالیٰ کی مدد کا جو راستہ ہے اسپر تو بھولے سے
بھی چلنے کا قصد نہیں کرتے یعنے ایمان اور اتباع سنت
کا اور خیالی پلاؤ پکانے میں اُستاد ہو رہے ہیں کوئی
کہتا ہے وضع اور لباس بدلدو کوئی کہتا ہے دوکانداری
اور سوداگری میں مصروف ہو بھلا ان ڈھکوسلوں سے
کہیں مسلمان ترقی کر سکتے ہیں انکی آنکھوں پر غفلت کا
پردہ پڑ گیا ہے یہ ان مسلمانوں کے حالات کیوں نہیں
دیکھتے جنہوں نے چند ہی سال کے عرصہ میں روم
و ایران و عرب و ہند و فارس و چین تک اسلام پھیلا دیا
تھا انمیں کونسا وصف تھا جو ہم میں نہیں وہ یہی کہ
وہ قرآن اور حدیث کے تابع تھے اور ہم اپنے ہواؤ
ہوس کے تابع ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۱۶۷ بقیہ نمبر ۹- اور
ماننے والا بھی یا مسلمان ہی ہو۔ غیر ہمسایہ جسکا مکان
اپنے مکان سے ملا نہ ہو لیکن اپنے محلہ یا قرب و جوار میں
ہو پاس بیٹھنے والا یعنے رفیق جو سفر میں ساتھ ہو یا
جانی دوست یا بی بی یا ایک ساتھ پڑھنے والا سوداگری
میں شریک اور مصاحب ایک حدیث میں ہے کہ لونڈی
غلاموں کو وہی کھلاؤ جو تم کھاؤ اور وہی پہناؤ
جو تم پہنو حضرت علی رضہ نے کہا آنحضرت صلعم نے
اخیر بات جو کی وہ یہ تھی نماز کا اور لونڈی غلاموں
کا خیال رکھو ۱۲ **ف۱۰** لوگوں پر اپنی بڑائی جتاتے ہیں
تکبر اور خود پسندی کرتے ہیں ۱۲ **ف۱۱** یعنے جسکی
امانت ہے اوسی کو دو یہ نہیں کہ زید کی امانت عمرو کے
حوالے کر دی اس آیت سے شرع کے بہت سے مسئلے
نکلتے ہیں اور یہ تمام مسلمانوں کی طرف خطاب ہے
یا حاکموں کیطرف اس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق اور
لوگوں کے حقوق سب داخل ہیں خواہ امانت رکھنے
والا نیک ہو یا بد جس کی امانت ہو اسی کو دیجاویگی ۱۲

ف۱۲ اگر تم نے اس سے اچھا جواب دیا ہے تو ضرور
اس کا بدلہ تم کو ملیگا اس سے اچھا سلام کرو
مثلاً وہ کہے السلام علیکم تو تم کہو وعلیکم السلام
ورحمۃ اللہ وہ اتنا کہے تو تم اور بڑھا دو برکاتہ بھی
کہو شروع میں سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا
فرض ہے اور اگر جماعت میں سے ایک شخص جواب
دیدے تو سب کی طرف سے کافی ہو جاتا ہے جیسے
ابوداؤد کی حدیث میں ہے ۱۲ **ف۱۳** دوسروں کو دغا
دیکر کیونکہ اُسکا وبال خود انہی پر پڑیگا گویا اونہوں نے
خود اپنے ساتھ دغا کی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۱۶۸ ف۱ یعنے فجر اور عصر کی
نماز پڑھتے ہیں یا دعا کرتے ہیں ۱۲ **ف۲** یعنے خلوص
سے صرف خدا کے طالب ہیں ۱۲ **ف۳** یعنے ہر
ایک اعمال کی جزا بدی خود اُسی پر ہے مطلب یہ
ہے کہ ان لوگوں نے نہ تیرا کچھ بگاڑا نہ تو نے انکا
کچھ بگاڑا پھر انکے نکالنے کی کیا وجہ ہے خصوصاً
اس صورت میں جب وہ عابد زاہد خالص خدا کے
طلبگار ہیں ۱۲ **ف۴** جب پروردگار عالم اپنے
خاص حبیب کے لیے ایسا ارشاد فرماوے دوسرے
آیت میں ہے اگر تو شرک کریگا تو تیرے سب
اعمال اکارت ہو جاویں گے تو اور کسی بزرگ یا
ولی یا امام کی کیا بساط ہے وہ شہنشاہ عالی
جاہ ایسا ہی بے پرواہ ہے۔ ابن ماجہ کی روایت
میں ہے سعد بن ابی وقاص رضہ نے کہا کہ یہ آیت
ہم چھ آدمیوں میرے اور ابن مسعود رضہ اور صہیب
اور عمار رضہ اور مقداد رضہ اور بلال رضہ کے باب
میں اتری قریش کے کافروں میں سے اقرع اور
عیینہ نے آپ سے تنہائی کی اور کہا کہ ہم کو ان
غلاموں کے ساتھ بیٹھنے میں شرم معلوم ہوتی ہے
جب ہم آپکے پاس آویں تو آپ ان کو اٹھا دیا
کیجیے آپ نے فرمایا ہاں یہ ہو سکتا ہے ۱۲ **ف۵**
یعنے ایک فریق اپنا رشتہ دار یا دوست بھی ہو تو
بھی جو فیصلہ کرو کسی کی بیجا رعایت نہ کرو ۱۲
ف۶ جن باتوں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے
اُنپر چلو یا ہر اقرار کو پورا کرو ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۱۶۹ ف۹ جیسے بھائی
بہن ماموں خالہ بھانجا بھتیجا وغیرہ ۱۲ **ف۱۰**
ناتے والے اگر محروم ہوں جن سے نکاح حرام ہے
اور مفلس ہوں تو مالدار پر انکا کھلانا پلانا امام
ابوحنیفہ کے نزدیک واجب ہے اور جو غیر محرم ہوں
تو مستحب ہے باقی علما کے نزدیک صرف اصول اور
فروع کا نفقہ واجب ہے دوسروں کا مستحب ہے
مطلب یہ ہے کہ سب ناتے والوں سے محبت اور

اور اخلاق سے پیش آوے اگر مقدور ہو تو پیسے سے بھی اُنکے ساتھ سلوک کرے ۱۲ ف۱۱ اُنکو کمانا دے اور راہ خرچ وغیرہ اگر ہو سکے ۱۲ ف۱۲ اجانے اور خلاف شرع کام میں ایک پیسہ بھی خرچ نہ کرے ۱۲ ف۱۳ مال میں اسراف کرنا شیطان کی ایک صفت ہے جب آدمی نے ایسا کیا تو وہ شیطان کا تابعدار بنا اور اُسکا بھائی ٹھہرا ۱۲ ف۱۴ جو مرتبہ اللہ تعالےٰ نے اُسکو دیا تھا اُس کی قدر نہ جانی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تم بھی مال میں جو اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے اسراف کرکے اُسکی بے قدری نہ کرو اور شیطان کی طرح ناشکرے نہ بنو ۱۲ ف۱۵ یعنے اگر تیرے پاس تندرست کچھ دینے کو نہو لیکن امید ہو کہ آیندہ روپیہ پیسہ ہوگا اور اُنسے چشم پوشی کی ضرورت پڑی تو نرمی سے اُنکو سمجھا دے کہ بھائی ذرا ٹھہر جاو اب انشاء اللہ پیسہ میرے پاس آنے والا ہے تم کو دونگا یہ نہیں کہ اُنپر خفا ہونے لگو یا اُنکو سخت جواب دو ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۷ ف۱ ترمذی نے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے اور پاکیزہ ہی کو قبول کرتا ہے ایک شخص اپنے ہاتھ آسمان کیطرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے پروردگار پروردگار میری دعا قبول فرما حالانکہ اُس کا کھانا حرام پینا حرام کپڑا حرام پھر اُس کی دعا کیونکر قبول ہوگی ۱۲ ف۲ جو مال خلاف شرع لیا یعنے شرع نے اُسکی اجازت نہ دی ہو تو وہ باطل (ناحق ہے) کو دینے والا اپنی خوشی سے دیوے مثلاً زنا کی خرچی رشوت نجومی کی فیس شراب کی یا ستار مردنگ وغیرہ باجوں کی قیمت یا لاٹری یا جوئے کی منفعت حاکموں تک لے جانے سے مطلب ہے کہ مال کا مال کھا گئے پھر مقدمہ ایک حاکم تک لے دوڑے تاکہ حاکم فیصلہ کردے اور صاحب مال کو ہرا دے وہ بیچارا اپنا حق مانگ بھی نہ سکے نہ تو قاضی فرمایا کرتے تھے کہ میں تیرے حق میں فیصلہ تو کرتا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ تو ناحق پر ہے گو میں پر میں حکم دیتا ہوں اور میرے حکم دینے سے کوئی چیز تجھ کو حلال نہ ہو جاوے گی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۷ ف۱ حالانکہ جب صاف حکم موجود ہو تو اختلاف کی کوئی وجہ نہ تھی ۱۲ ف۱۲ یعنے یہود اور نصاریٰ کی طرح مت ہو جاؤ جیسے انپر کئی فرقے ہو گئے اور ایک دوسرے کو کافر کہتا ہے حدیث میں ہے کہ یہود اکہتر فرقے ہو گئے اور نصاریٰ کے بہتر اور میری اُمت کے تہتر فرقے ہونگے سب دوزخی ہیں مگر ایک فرقہ وہ جماعت ہے دوسری روایت میں ہے جسپر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں ۱۲ **ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۷ ف۱** یعنے جج کے ... ارکان کو ادب اور احتیاط سے بجالاؤ جن جن مقاموں پر اُسنے جو جو حکم ... دیے ہیں اُنپر عمل کرو یا جن چیزوں کو اُسنے حرام کیا ہے اُنکو حلال مت بناؤ مثلاً احرام میں شکار کرنا حرام کیا ہے تو حلال سمجھو ۱۲ ف۱۱ یعنے ذیقعدہ ذیحجہ اور محرم اور رجب کی جس کا بیان سورۃ بقرہ کے ساتویں رکوع میں گذر چکا ۱۲ ف۱۲ اونٹ ہو یا گائے یا بکری جو قربانی کے لیے مکہ میں بھیجی جاوے ف۱۳ یہ نیاز کے جانور کی خاص نشانی تھی اُسکے گلے میں جوتی وغیرہ کوئی چیز لٹکا دیتے اُسکو تقلید کہتے ہیں ۱۲ ف۱۴ فضل سے مراد روزی ہے یعنے روپیہ کمانے کو مثلاً سوداگری کی نیت سے جا رہے ہوں اور اللہ کی رضامندی یعنے حج یا عمرہ بھی کرنا چاہتے ہوں گو کافر ہوں اللہ تعالےٰ رضامند نہیں ہو سکتا مگر یہاں مراد یہ ہے کہ وہ اپنے نزدیک خدا تعالیٰ کی رضامندی کے طالب ہوں ۱۲ ف۱۵ اب شکار درست ہو گیا جیسے احرام سے پہلے درست تھا "

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۷ ف۱ بالکل سیدھی راہ پر چلو حرام حلال کی قید اُٹھا کر ۱۲ ف۱۱ اگر کوئی شخص حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرلے تو وہ حرام ہو گی اُسپر کفارہ لازم ہوگا ۔ ف۱۲ یعنے دوبارہ پھر تاکید فرمائی کہ حلال کھانے سے پرہیز کرنا اچھی بات نہیں ہے روزی دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے جو عبادت ذمہ داری بشرطیکہ حلال ہو اُسکو بے تامل کھاوے ف۱۳ جن کا کھولنا تم کو بُرا لگے کیونکہ بے ضرورت پوچھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اور مشکل پڑ جاتی ہے ۱۲ ف۱۴ اور پیغمبر زندہ ہیں ۱۲ ف۱۵ پھر جب باتیں کی جاوینگی تو تم کو بُری لگیں گی یا مشکل میں پڑوگے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کی حیات میں جب اللہ کی طرف سے برابر وحی اترتی رہتی ہے بے ضرورت سوالات مت کرو کیونکہ اگر کروگے تو جواب اتریگا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد پوچھنے میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ اس امر کا ڈر نہیں ہے کہ وحی اترے اور پوچھنے کی وجہ سے وہ چیز فرض یا حرام ہو جاوے ۱۲ ف۱۶ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اللہ تعالےٰ نے اُن چیزوں کو (جن کا تم سے بیان نہیں کیا) معاف رکھا ہے یعنے جو باتیں اللہ تعالےٰ نے بیان نہیں فرمائیں تو یہ اُس کی معافی اور رحمت سمجھنا چاہیے بندوں کو گنجائش ہے کہ اس بات کو کریں یا نہ کریں تو پوچھ پوچھ کر اللہ تعالیٰ کی معافیوں کو کم نہ کرو ۱۲ ف۱۷ گناہ تو دیکھتا ہے پر جلدی سزا نہیں دیتا ف۱۸ بنی اسرائیل کا یہی حال تھا ایک بات کو خواہ مخواہ کرید کر پوچھتے جب وہ بات حرام ہو جاتی تو اُسکو کرتے یا فرض ہو جاتی تو نہ کرتے بہرحال میں گنہگار ہوتے اور یہ ساری آفت اُنکے بے ضرورت پوچھنے سے آئی ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۷ ف۱ اور غور کرو کہ ان حکموں میں دنیا اور دین کی ساری بھلائیاں بھری ہیں ۱۲ ف۱۲ یعنے جس کو مال بڑھے اس کو فائدہ ہو تو مضائقہ نہیں ۱۲ ف۱۳ یعنے ۲۵ برس کا یا اٹھارہ برس سے لیکر تیس سال تک یا چالیس سال تک یا ساٹھ سال تک یا بتیس سال تک یا ۳۳ سال تک ۱۲ ف۱۴ تو آکر پورا ماپے اور تولے ۔ کی کوشش کرے مگر کچھ غلطی ہو جاوے تو مواخذہ نہ ہوگا ۱۲ ف۱۵ یعنے ایک فریق اپنا رشتہ دار یا دوست بھی ہو تو بھی جو فیصلہ کرو وہ انصاف سے کرو کسی کی بیجا رعایت نہ کرو ۱۲ ف۱۶ جس بات کا اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے اُنپر چلو یا ہر اقرار کو پورا کرو ۱۲ ف۱۷ اور تم اُن کا خلاف کرنے سے پرہیز کرو ۱۲ ف۱۸ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سیدھی لکیر کھینچی پھر اُسکے داہنے اور بائیں طرف کئی لکیریں کھینچیں پھر اُسکو فرمایا یہ سیدھی لکیر اللہ کی راہ ہے اور داہنے اور بائیں شیطان کی راہیں ہیں پھر یہ آیت پڑھی ابن عباس رضی نے کہا یہ تین آیتیں بھی منسوخ ..... نہیں ہو سکتیں ہر پیغمبر اور ہر شریعت نے ان باتوں کا حکم کیا ہے اور یہ قرآن کی بڑی ہیں جو کوئی اُنپر چلے وہ بہشت میں جاویگا اور جو اُنپر چلنا چھوڑ دے وہ دوزخ میں جاویگا ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۷ ف۱۵ حالانکہ یہ سورت مدینہ میں اُتری اسپر بھی بعضوں نے کہا ہے کہ جب مکہ سے مسلمانوں کو ہجرت کا حکم ہوا تو بعضے مسلمان کہنے لگے کہ ہم اپنے ماں باپ کو کیونکر چھوڑیں اپنی تجارت اور سوداگری کو کیسے خراب کریں اپنے مکانات کو کیسے اجاڑ دیں اُس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۷ ف۱ یعنے لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا ۔ بعضوں نے کہا عدل سے کلمہ توحید مراد ہے اور احسان سے فرشتوں کا ادا کرنا بعضوں نے کہا عدل سے فرض اور احسان سے نفل مراد ہیں ۱۲ ف۱۷ فسق و فجور جیسے زنا لواطت وغیرہ ۱۲ ف۱۸ ابن مسعود نے کہا یہ آیت تمام بھلی اور بُری باتوں کو شامل ہے اور عثمان بن مظعون اسی آیت کو سنکر مسلمان ہوئے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۷ ف۱ یا اس کا خیال رکھو ۱۲ ۔ ۱۲ - ۱۲

ف۳ کسا ہی بہت مال ہو وہ ایک نہ ایک دن ختم ہو جاویگا ۱۲ ف۴ اسکو فنا اور زوال نہیں ہے ۱۲
ف۵ بہتر کاموں میں فرض واجب سنت مستحب آگئے ادنی کاموں کا ثواب آتا ہے اور جو کام مباح ہے اسکا کرنا نہ کرنا دونوں برابر ہیں کوئی نہیں بہتر نہیں اسکا ثواب نہیں ملتا ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۸۵ ف۱۱ جس سے میری پیغمبری کا ثبوت ہو ان لوگوں نے اصحاب کہف کا قصہ آپکی امتحان کے لیے پوچھا تھا کہ اگر آپ سچے پیغمبر ہیں تو اس قصہ کو بیان کرینگے ورنہ بیان کر سکیں گے ۱۲ ف۱۲ یعنے ہمیشہ ہر وقت یا صبح اور عصر کی نماز پڑھتے ہیں ۱۲ ف۱۳ انکی صحبت لازم کر اُنہی کے پاس بیٹھ عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس وغیرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اگر آپ عمدہ جگہ میں بیٹھیں اور ان مفلس مسلمانوں کو جنکے چغوں سے بو آتی ہے یعنے سلمان اور ابوذر غریب مسلمانوں کو اپنے پاس سے دور کریں تو ہم آپکے ساتھ بیٹھیں گے آپ سے باتیں کرینگے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۱۴ جو مال و دولت والے ہیں ۱۲ ف۱۵ یعنے ہمہ تن دنیا میں مشغول ہے
ف۱۶ اوپر سورہ انعام میں گذر چکا ہے کہ سعد بن ابی وقاص امر بلال اور ابن مسعود اور خباب وغیرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں مشرکوں کے چند رئیس آئے اور انہوں نے یہ چاہا کہ آپ ان غریب مسلمانوں کو اپنی پاس سے ہٹا دیں آپکے دل میں بھی کچھ خیال آیا اس وقت یہ آیت اتری ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداوۃ والعشی اخر تک اس آیت میں تو یہ حکم تھا کہ ان غریب مسلمانوں کو اپنے پاس سے مت نکال اور اس میں اس سے بھی بڑھ کر حکم ہوا کہ انہی کی صحبت میں بیٹھ اور انہی کے ساتھ بیٹھنے پر اپنے نفس کو مجبور کر ۱۲ ف۱۷ یعنے عیینہ بن حصین اور اسکے ساتھیوں سے ۱۲ ف۱۸ تم کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں ہے میں اپنے شاہنشاہ کے حکم کا تابع ہوں ۱۲
ف۱۹ وہ جو کہتے ہیں جھوٹا ہے جادوگر ہے شاعر ہے کاہن ہے بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیت سے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۸۱ ف۱ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ لواطت اور جلق حرام ہے اور جلق کی حرمت میں اور بہت دلائل ہیں (یعنے ذکر کو ہتھیلی سے دبا کر منی نکال ڈالنا) ۱۲ ف۲ جب کوئی انکو پالن تنت سکھائے تو اس میں خیانت نہیں کرتے اسی طرح جب کسی سے اقرار کرتے ہیں تو اس کو پورا کرتے ہیں فحاشی نہیں کرتے ۱۲ ف۳ وقت پر ادا کرتے ہیں جماعت کے ساتھ اور ناغہ نہیں کرتے ۱۲

ف۴ یعنے حلم اور درگذر کرو برائی کرنیوالے کافر فاسق کا شرک کرنا ہے اور اللہ تعالی اور رسول صلعم پر طعنے مارنا کہتے ہیں یہ آیت آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے اور بعضوں نے کہا کافروں کے مقابل میں منسوخ ہے لیکن مسلمانوں میں اس میں اسی پر عمل کرنا چاہیے عطا نے کہا بہت اچھا طریقہ برائی کے دفعیہ کا یہ ہے کہ جس نے برائی کی ہو اسکو سلام کرے انس نے کہا ہمیشہ طریقہ یہ ہے کہ برائی کرنے والے سے کہے بھائی اگر تو جھوٹا ہے تو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی تیری خطا بخشدے اور جو تو سچا ہے (اور واقع میں مجھ میں یہ عیب ہے) تو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالے میری یہ خطا بخشدے ۱۲ — ۱۲ — ۱۲ — ۱۲ —
ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۸۳ ف۷ یعنے انکو احتلام نہیں ہوتا پندرہ برس کی عمر کو نہیں پہنچے ۱۲
ف۸ اسما بنت ابی مرثد ایک نصاری عورت تھی اسکے غلام ایسے وقت میں چلا آیا جب وہ کسی حاجت میں مصروف تھی اسوقت یہ آیت اتری۔ ایک روایت میں ہے اسنے کہا یا رسول اللہ یہ کیا بری بات ہے کہ عورت اور اس کا خاوند ایک کپڑے میں ہوتے ہیں اور غلام ایسے وقت میں بیخبر گھس آتا ہے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری ف۹ کیونکہ رات کو آدمی ننگا کھلا رہتا ہے ۱۲ ف۱۰ اکثر ان وقتوں میں آدمی کا ستر کھلا رہتا ہے۔ ابن عباس رضی نے کہا اکثر لوگوں نے اس آیت پر عمل نہیں کیا ہے اور میں نے تو اس چھوٹی بچی کو جو میری سامنے کھڑی ہے یہ حکم دیا ہے کہ ان تین وقتوں میں اجازت لیا کرے مطلب یہ ہے کہ ان تین وقتوں میں گھر کے بال بچے اور غلام لونڈی بھی اجازت لیکر آیا کریں اور باقی وقتوں میں اجازت لینے کی ضرورت نہیں لیکن جوان مردوں کو تو ہر وقت اجازت لیکر آنا چاہیے۔ ابن مسعود رضی نے کہا اپنی ماں کے پاس بھی ان وقتوں میں اجازت لے کر جا اسی طرح اپنے باپ اور بھائی بہن کے ساتھ بھی ۱۲ ف۱۱ اگر ہر وقت اجازت لینا ضرور ہو تو کام کاج میں سخت ہرج پڑے ۱۲ ف۱۲ یا جس طرح وہ لوگ اجازت لیتے ہیں جن کا ذکر پہلے گذرا یعنے اس رخصت کے میسر رکوع میں یہی اجازت بس ۱۲ ف۱۳ جو تمہاری عزیز یا ہم مذہب دوست ہیں ۱۲ ف۱۴ یا جب تم خالی گھروں میں گھسو تو اپنے تئیں آپ سلام کرو۔ یوں کہو۔ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۸۴ ف۱۵ اگر کوئی گناہ اُنسے سرزد ہو جاتا ہے تو اسکے بعد کوئی نیک کام کرتے ہیں جس سے وہ گناہ مٹ جائے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۸۵ بقیہ ف۸ قابلیت رکھی ہے مگر صرف اس قابلیت سے کام نہیں چلتا جب شرعی طور سے اسلام قبول نہ کرے اور یہی حق ہے ۱۲
ف۹ توحید کی قابلیت ہر ایک آدمی میں ہے ۱۲
ف۱۰ مراد نفل صدقہ ہے کیونکہ یہ آیت مکی ہے اور زکوۃ مدینہ میں فرض ہوئی اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ ناتے والے جن سے نکاح حرام ہے اگر وہ محتاج ہوں تو انکو کھلانا پلانا فرض ہے حنفیہ کا یہی قول ہے اور امام شافعی کے نزدیک فروع اور اصول کا کھلانا پلانا فرض ہے ۱۲ ف۱۱ تاران یا شکم یا القم یا ماتان ۱۲ ف۱۲ اسکے برابر کوئی گناہ نہیں وہ تو اللہ تعالی سے بغاوت ہے اور باغیوں پر بادشاہ کبھی رحم نہیں کرتا ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۹۱ ف۱ یعنے اپنے تئیں ایسا ذلیل اور خوار نہیں کر دیتے کہ جو چاہے اُنکے مال اور جان پر ستم کرے اور وہ ہمت ہار کر خاموش بیٹھ رہیں بلکہ ظالم کو سزا دیتے ہیں اس سے ظلم کا بدلہ لیتے ہیں ۱۲ ف۱۲ جس نے شروع میں برائی کی وہ ظالم ہے یا جو کسی برائی کے بدلہ اس سے زیادہ برائی کرے ۱۲ ف۱۳ بشرطیکہ جتنا اُسپر ظلم ہوا اتنا ہی بدلے کیونکہ یہ جائز ہے گو افضل یہ ہے کہ معاف کر دے ۱۲ ف۱۴ لوگوں کی جان اور عزت پر دست درازی کرتے ہیں ۱۲ ف۱۵ کہتے ہیں امام حسن بصری رح کی مجلس میں ایک شخص نے دوسرے کو گالی دی وہ پسینے پسینے ہو گیا پھر اُٹھا اور یہ آیت پڑھی امام حسن رح نے فرمایا اس شخص نے اس آیت کو سمجھا اور اسپر عمل کیا جب اور لوگوں نے اس آیت کو بھلا دیا ۱۲ ف۱۶ کیونکہ پاؤں خود تمہارے خلاف گواہی دیں گے ۱۲ ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۹۳ ف۱ انکو مارو توڑو اور وہ قصور ہوں ۱۲ ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی مصطلق سے زکوۃ وصول کرنے کیلیے ولید بن عقبہ کو بھیجا اس میں اور بنی مصطلق میں جاہلیت کے زمانے سے دشمنی چلی آتی تھی اس نے کیا کیا کہ راستے سے لوٹ آیا اور جھوٹ موٹ اُن کو نقصان پہونچانے کے لیے آنحضرت صلعم سے کہہ دیا کہ بنی مصطلق والوں نے زکوۃ دینے سے انکار بلکہ میری قتل پر آمادہ ہوئے آپ نے یہ سن کر ایک لشکر بھیجا اسکے بعد بنی مصطلق کے قاصد آئے اور بیان کیا کہ ولید انکے پاس آیا تک نہیں اسوقت یہ آیت اتری ف۳ مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ اس لیے کسی کلام میں جلدی نہ کرو بلکہ پیغمبر کیطرف رجوع ہو اور پیغمبر جیسا ارشاد

فرمائیں اُس پر عمل کرو ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۹۴ ف ۱۱ آسمان سے نزدیک مقام ہے جہاں بیت المقدس کا صخرہ ہے کہتے ہیں وہ ساری زمین سے زیادہ نزدیک ہے آسمان کے مردوں کو اس صخرہ سے پکاریگا اے گلی ہوئی ہڈیو اور اے گوشت کے ٹکڑو اُٹھو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اپنا فیصلہ کراؤ ۱۲ ف ۱۲ صوفیہ کرام اس آیت کا مطلب یوں فرماتے ہیں کہ ترک اور تجرید پیدا کرو یعنے بتِ خدا کا خیال چھوڑ دو اور خدا ہی کی محبت میں غرق ہو جاؤ بعضوں نے کہا اُسکے عذاب سے بھاگ کر اُسکی طاعت کی طرف یا گناہوں سے بھاگ کر اُسکی پناہ لو یعنے اُسکی درگاہ میں توبہ کرو ۱۲ ف ۱۳ اُنکے نہ ماننے سے تیرے پر کوئی الزام نہیں تو نے اپنی خدمت ادا کر دی اللہ کا حکم انکو سنا دیا۔ کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ ف ۱۴ جن کی قسمت میں ازل سے ایمان لکھا ہے انکو نصیحت سے فائدہ ہوگا ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۹۵ ف ۱۵ کہتے ہیں اس سے مراد حضرت عثمان رض ہیں انہوں نے جنگ میں تین سو اونٹ ساز و سامان غازیوں کے لیے دیے اور ہزار اشرفیاں لاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھدیں آپ نے اشرفیوں کو ہاتھ سے اُلٹتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اب عثمان کو کیسے ہی کام کرے اُسکو نقصان نہیں ہو سکتا بڑی نیکی سے مراد بہشت ہے ف ۱۶ مراد وہ اقرار ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی اولاد کو انکی پشت سے نکال کر لیا تھا جس کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف ۱۷ تم تو آدمی ہو اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرآن کا اثر تم پر کیوں نہیں ہوگا ۱۲ — ۱۱ — ۱۲ — ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۱۹۶ ف ۱ صحیحین میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور اپنی محتاجی کا حال بیان کیا آپ نے اپنی بی بیوں کے پاس بھیجا وہاں کچھ نہ نکلا ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں اسکو لیجاتا ہوں اور کھلاتا ہوں ابو طلحہ رض اسکو اپنے گھر لے آئے اور اپنی بی بی سے کہا یہ آنحضرت صلعم کا مہمان ہے اسکی خاطر کر اور کوئی چیز اٹھا نہ رکھ ان کی بی بی نے کہا قسم خدا کی میرے پاس تو صرف بچوں کا کھانا ہے ابو طلحہ نے کہا ایسا کر جب تو رات ہو تو بچوں کو (یوں کھانا کھلائے بہلائے) سلا دے اور چراغ بجھا دے ہم دونوں بھی رات کو کچھ نہ کھائیں گے اور آنحضرت صلعم کے مہمان کو کھلا دینگے انکی بی بی نے ایسا ہی کیا پھر صبح کو وہ مہمان آنحضرت صلعم کے پاس گیا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہنس دیا یا اللہ نے تعجب کیا فلان مرد اور فلان عورت پر یعنے ابو طلحہ رض اور انکی بی بی پر انہیں کی بابت میں یہ آیت اتری ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۱۹۷ ف ۹ اللہ تعالیٰ کی یاد سے پانچوں نمازیں مراد ہیں یا قرآن کی تلاوت یا حج اور زکوٰۃ ایک حدیث میں ہے میری امت کے تین شخص وہ لوگ ہونگے جنکو سوداگری اور خرید اور فروخت اللہ تعالیٰ کی یاد اور پانچوں نمازوں سے غافل نہ کر سکے گی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ دنیا ملعون ہے اور جو دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جو اُس کی مانند ہے اور عالم اور طالب علم ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۲۰۰ ف ۱ لفظی ترجمہ یوں ہے تم کو مال کی بہت محبت ہے یا تم پیار کرتے ہو مال کو بھی بھر کر جیسے شاہ عبدالقادر صاحب نے کیا ہے ۱۲ ف ۱۱ یعنے غلامی سے آزاد کر دینا یا قرض کے پھندے سے چھوڑا دینا حدیث صحیح میں ہے جو کوئی مسلمان بردہ آزاد کرے اللہ تعالیٰ اُسکے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کریگا ۱۲ ف ۱۲ یوں ہی ہر بیکس کو کھانا کھلانا بڑا ثواب ہے لیکن اگر رشتے دار بھی ہو تو اُسکو کھانا کھلانا اور زیادہ ثواب ہے۔ بھوک کے دن یعنے جب لوگوں کو کھانے کی احتیاج ہو اور کھانا نہ ملتا ہو مثلاً قحط اور گرانی کے دنوں میں ۱۲ ف ۱۳ جسکو کپڑا بچھونا وغیرہ کچھ میسر نہ ہو اور مٹی پر پڑا ہو۔ ۱۲ ف ۱۴ یعنے اللہ تعالیٰ کے حکم بجا لانے پر صبر کرنے کا اور خلق خدا پر رحم کرنے کی ..... لوگوں کو تاکید کرتے ہیں

(باقی یہ کہ بردہ آزاد کرنا یتیم اور محتاج کو کھانا کھلانا اسی وقت مقید ہوگا جب ایمان کے ساتھ ہو کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیکی قبول نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ نے بردہ آزاد کرنے اور یتیم اور محتاج کو کھانا کھلانے کو ایک گھاٹی کے ساتھ تشبیہ دی جیسے گھاٹی پر چڑھنا آدمی کو شاق ہوتا ہے ویسا ہی ان نیک کاموں میں اپنا مال خرچ کرنا بھی نفس پر گراں گذرتا ہے ۱۲ ف ۱۵ یعنے ظلمت کفر امام بخاری رح نے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کا پرورش کرنیوالا دونو بہشت میں اتنے نزدیک ہونگے اور آپ نے بیچ کی انگلی اور کلمہ کی انگلی کیطرف اشارہ کیا ۱۲ ف ۱۶ اگر ہو سکے تو دیدے ورنہ نرمی سے جواب دیدے حدیث میں ہے سائل کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے ۱۲ ف ۱۷ وعا مانگ یا عبادت کر

ف ۱۸ اسی سے اپنی حاجتیں مانگ اور ہر بات میں اُسی پر بھروسا رکھ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۲۰۱ ف ۱۱ حکمت سے مراد قرآن اور حدیث کا علم ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے یہ دیا سمجھنا چاہیے کہ ایک بڑی دولت ملی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے زمانہ میں حدیث کی کتابوں کا ترجمہ اردو میں اور قرآن کا ترجمہ بھی اردو فارسی سب زبانوں میں ہو گیا ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۲۰۴ ف ۱۶ یعنے ایک نوع ہے جیسے انسان ایک نوع ہے اللہ تعالیٰ اسکو کھلاتا پلاتا ہے اس کی خبر رکھتا ہے جیسے انسان کی خبر رکھتا ہے ف ۱۷ بعضوں نے کہا کتاب سے قرآن مراد ہے یعنے قرآن میں ہر چیز کا ذکر ہے کسی کا صاف صاف بیان ہے کسی کو گول گول بیان کیا ہے ۱۲ ف ۱۸ اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ جانور فنا کا بھی حشر ہوگا۔ اور ایک جماعت علماء کا یہی قول ہے اور حدیث میں ہے کہ بے سینگ کی بکری کا بدلہ سینگ والی سے لیا جاویگا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے واذا الوحوش حشرت ۱۲ — ۱۲ — ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۲۰۵ ف ۱۷ یعنے ایک شخص دوسرے پر ظلم کرتا ہے اللہ تعالیٰ چند ہی روز اس ظالم پر دوسرے ظالم کو حکومت دیتے ہیں وہ اس ظالم سے بدلہ لیتا ہے ۱۲ ف ۱۸ یعنے آدمیوں کے پاس آدمی اور جنوں کے پاس جن اور بعضوں نے کہا پیغمبر ہمیشہ آدمی ہی ہوا کیے اور جنوں کی پاس پیغمبروں کیطرف سے ڈرانے والے گئے انہیں کو پیغمبر کہا ۱۲ — ف ۱۹ پہلے تو وہ انکار کر گئے لیکن جب انکے ہاتھ پاؤں گواہی دینگے تو کہینگے شہدنا الآیۃ ۱۲ ف ۲۰ کہ پیغمبر ہمارے پاس آئے تھے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہم کو پہنچا دیا تھا ہم نے اپنے گناہ کا اقرار کیا

ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۲۰۶ ف ۱۴ یعنے قیامت کے دن ۱۲ ف ۱۵ یعنے عابد اور معبود دونوں ایک جگہ رہو ۱۲ معبود سے مراد بت ہیں یا فرشتے شیطان ۱۲ ف ۱۶ دوستی کا تعلق کاٹ دینگے ۱۲ ف ۱۷ اپنے پوجنے والوں سے ۱۲ ف ۱۸ اللہ خالی بتوں کو زبان دیگا وہ انکار کریں گے اگرچہ مشرکوں نے دنیا میں انکو پوجا تھا مگر وہ اس پوجا سے انکار کریں گے کہ ان کو اس کی کچھ خبر نہ تھی ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۲۰۹ ف ۱۷ ہر طرف سے دوزخ کی آگ انکو گھیرے گی ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۲۱۳ ف ۱۳ پہلے تو برے کام کی رغبت دلاتا ہے پھر جب آدمی وہ کام کر ڈالتا ہے اور اس کی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے

تو اپنے چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے وہی مثال ہے بیر
میں چنگی دیکھ جا لو الگ کھڑی ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۲۱۴ ف ۱۳ بلکہ اپنی
خواہش کو پوجتے تھے انکے دل میں یہی سمایا کہ ہم کو
پوجیں تو پوجے جائینگے۔ اس آیت میں شریکوں سے
شیطان مراد ہیں جن کا مشرک پوجا کیا کرتے
ہیں قیامت میں وہ صاف اُن مشرکوں سے الگ
ہو جائیں گے اور کہینگے ہم کو کیا تعلق انہوں نے
خود اپنی مرضی سے ہم کو پوجا۔ بعضوں نے کہا
مشرکوں کے رئیس اور پیر مرشد مراد ہیں ۱۲ ف ۱۴
توحید پر قائم ہوتے تو آج اس بلا میں پڑتے ۱۲ ف ۱۵
جب انہوں نے میرا حکم تم کو پہنچا دیا تھا ۱۲ ف ۱۶ ایسا
ہوں ہوگا کہ نہ کوئی خود حجت بیان کر سکیں گے نہ کسی
سے کچھ کہہ سکیں گے دم بخود ہو کر رہ جائیں گے ہکا بکا
ضمیمہ متعلق صفحہ نمبر ۲۳۷ ف ۱۳ جس کا
ثواب یا عذاب مرنے بعد بھی اسکے نامۂ اعمال میں لکھا
جاتا ہے جیسے اوپر بیان ہو چکا ہے مذیفہ نے کہا
آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص اچھا طریق قائم کرے
اسکو اپنا ثواب اور اُن لوگوں کا ثواب جو اسپر عمل
کرتے رہیں ملتا رہیگا اور اُن لوگوں کے ثواب میں کوئی
کمی نہ ہوگی اور جو کوئی برا طریق نکالے اسپر اسکا عذاب
اور اُن لوگوں کا عذاب جو اسپر عمل کرتے رہیں گے اُن
لوگوں کے عذاب میں کوئی کمی نہ ہوگی پھر یہ آیت پڑھی
عاصم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۳۴ ف ۱۵ صحیح حدیث میں ہے کہ
اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے جنتیو میں تم کو اِن نعمتوں سے بڑھ
کر ایک نعمت دیتا ہوں وہ عرض کرینگے اب ان سے
بڑھ کر کون سی نعمت ہوگی تب فرماویگا میں تم پر
اپنی رضامندی تمہیں اتاری اب کبھی تم پر غصہ نہ ہونگا
سبحان اللہ تمام نعمتیں اسپر صدق ہیں ۱۲ ف ۱۵
دنیا کی کامیابیاں کیا واہیات سب فانی ہیں ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۳۵ ف ۱۵ بلکہ خوشی اور
روشنی ف ۱۵ یعنے قیامت میں یا دنیا اور قیامت
دونوں میں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں غرق
اور اس کی اطاعت میں سرگرم ہیں انکو دنیا کی آفتیں
اور مصیبتیں بے حقیقت معلوم ہوتی ہیں ف ۱۵ یعنے
ہیں ۔ ہر چہ از دوست سد نیکوست سعید بن جبیر
نے کہا اللہ تعالیٰ کے ولی وہ ہیں جن کو دیکھنے سے خدا
یاد آوے ابن عباس سے بھی یہی کہا ۱۲ ف ۱۵ یعنے
اعتقاد کو درست کیا ۔ قرآن اور حدیث کے موافق
ف ۱۵ یعنے اعمال صالحہ کرتے رہے اور گناہوں سے
بچتے رہے اللہ تعالیٰ نے خود اولیاء کا بیان فرما دیا
اس سے صاف یہ نکلا کہ جس شخص کا اعتقاد صحیح نہ ہوگا
وہ اعمال صالحہ کا پابند نہ ہوگا فسق و فجور میں مبتلا ہو
وہ اللہ تعالیٰ کا ولی نہیں ہو سکتا ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۴۰ ف ۱۳ فردوس جنت کا اعلیٰ
اور بیچ کا طبقہ چونکہ فردوس نیک اعمال کے بدل
ملے گا گویا اُنکے وارث ہوئے اور اوپر یہ حدیث
گذر چکی ہے کہ ہر شخص کے لئے دو مکان بنائے گئے ہیں
ایک بہشت میں ایک دوزخ میں جب کافر ہمیشہ کے لئے دوزخ
میں بند کر دیے جائینگے تو انکے مکان جو بہشت میں ہیں
گے مسلمان انکے وارث ہونگے ۱۲ ف ۱۳ یا اپنے مالک کے
عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۴۲ ف ۱۳ یعنے نیک اور خدا
ترس اور مطیع ہوں ۱۲ ف ۱۴ تاکہ سب پر نیز گار جو
ہماری راہ پر چلیں انکی ہدایت کا بھی ثواب ہم کو
حاصل ہو۔ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ دینی رہنمائی
اور سرداری کی آرزو کرنا درست ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۴۸ ف ۱۳ زکوٰۃ اور صدقہ
ادا کرتے ہیں ۱۲ ف ۱۴ یعنے اپنی جانوں ایسا ذلیل
اور خوار نہیں کر دیتے کہ جو چاہے انکا مال اور جان
پر ستم کرے اور وہ ہمت ہار کر خاموش مہیم رہیں
بلکہ ظالم کو سزا دیتے ہیں اس سے ظلم کا بدلہ لیتے ہیں ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۵۷ ف آسانی سے حساب لینا یہ ہے
کہ اس سے جھگڑا نہ کریگا اسکے گناہ صرف اسکو بتلا
دیگا اور باز پرس نہ کریگا جیسے صحیح حدیث میں ہے
جس کے حساب میں جھگڑا کیا جائیگا وہ تباہ ہوگا ایک
حدیث میں ہے آپ نماز میں یوں دعا فرماتے یا اللہ مجھ سے
آسانی سے حساب لے ایک حدیث میں ہے جس میں یہ
تین باتیں ہونگی اس سے آسانی کے ساتھ حساب
لیا جائیگا اور وہ بہشت میں جائیگا جو اسکو محروم کرے
اسکو دے اور جو اسپر ظلم کرے اسکو معاف کرے اور جو
اس سے رشتہ کاٹے یہ جوڑے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۵۸ ف ۹ جنت میں جائیگی اس کے
دو مطلب ہیں ایک یہ کہ اعراف والے بھی جنت کے اندر
داخل ہوئے ہوں گے مگر الگ رکھے ہونگے کہ آئندہ جنت
انکو نصیب ہوگی دوسرے یہ کہ اعراف والے جو ایک
بلندی پر ہونگے اور حساب کتاب سے فارغ ہو چکے ہونگے
وہ ان چند لوگوں کو پکاریں گے جنکا جنتی ہونا انکو نشانی
دیکھ کر معلوم ہو جائیگا اور ابھی وہ حساب کتاب میں
مصروف ہونگے انسے سلام علیک کر کے انکو بخشش کی
خوشخبری دینگے ۱۲ ف ۱۰ وہ خود انکو دیکھنا چاہیں گے
لیکن نگاہ پھر جاویگی ۱۲ ف ۱۱ اُن کا عذاب اور برا
حال دیکھ کر ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۵۹ ف یہ کہنے سے کا بیان
اور نیک عمل کا بدلہ جنت ہے ۱۲ ف ۱۱ یعنے محض خدا کے
فضل و کرم سے اسکے مالک ہوئے پیسہ کمر کچھ خرچ
نہیں ہوا جیسے ترکہ کا مال مفت ہاتھ آتا ہے ۱۲ -
ف ۱۲ اونکے چیرنے اور انکے زخم پر نمک چھڑکنے کو ۱۲
ف ۱۳ اسرافیل یا اور کوئی فرشتہ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۶۴ ف ۱ جب جگہ جگہ میں
مسلمانوں کی شکست ہوئی تو مشرک یا یہود اور نصاریٰ
یا منافق بعضے مسلمانوں کو یہ صلاح دینے لگے کہ
پھر اپنے باپ دادا کے دین میں آ جاؤ اور اس نئی کا
ساتھ چھوڑو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آگاہ کر دیا
کہ انکے فریب میں نہ آنا ورنہ تم سخت نقصان میں
پڑ جاؤ گے دنیا اور آخرت دونوں میں گھاٹا اٹھاؤ
گے دنیا کا گھاٹا یہ کہ دشمن کے سامنے عاجز اور
ذلیل ہو کر رہو گے اس سے مرنا بہتر ہے آخرت کا گھاٹا
تو ظاہر ہے کہ بہشت سے محروم ہو کر ہمیشہ کے لئے دوزخ
میں رہنا ہوگا ۱۲ ف ۱۲ یعنے اسلام کے برخلاف
کفر کی تائید بڑے زور اور مستعدی سے کرتے ہیں ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۶۵ ف ۱۱ مثلاً خدا کو مانتے
ہیں پیغمبروں کو نہیں مانتے ۱۲ ف ۱۲ جیسے یہود حضرت
موسےٰ کو مانتے ہیں اور حضرت عیسےٰ اور حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں مانتے اسیطرح نصاریٰ
حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ کو مانتے ہیں لیکن
حضرت محمد صلعم کو نہیں مانتے ۱۲ ف ۱۳ یعنے آدمی یا
موسن ہے یا کافر جو شخص ایک پیغمبر یا ایک کتاب کا بھی
انکار کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اور جو شخص تمام
کتابوں اور تمام پیغمبروں کو مانے وہ مومن ہے اب
بیچ میں تیسرا کوئی رستہ نکل ہی نہیں سکتا ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۶۷ ف ۱۲ یعنے جب خدا تعالیٰ
کا عذاب آویگا اور یہ کافر تباہ ہونگے اسوقت سمجھ
لیں گے کہ قرآن میں جو پیشین گوئی تھی کہ اسلام
غالب ہوگا وہ سچ تھی اب تو اسپر پچھتائے اور ڈاڑھیں مار
اڑائے دو ۱۲ ف ۱۳ آدمی کی شکل پر کیونکہ فرشتے کی
اصلی شکل انسان دیکھ نہیں سکتا ۱۲ ف ۱۴ یعنے
فرشتے کو بھی دیکھ کر یہی کہتے یہ تو ہماری طرح
آدمی ہے اسکو ہم کیوں مانیں جیسے آنحضرت صلعم کو
دیکھ کر کہتے تھے۔ دنیا میں جب فرشتے لوگوں کو
دکھائی دیتے ہیں تو آدمی ہی کی شکل پر دکھائی
دیتے ہیں کبھی کبھی حضرت جبرائیل ۱۲ دحیہ کلبی کی
شکل میں آتے اور حضرت داؤد ۱۲ اور حضرت لوط ۱۲
پاس جو فرشتے آئے تھے وہ بھی آدمی شکل بنکر
آئے تھے ۱۲ ف ۱۵ یعنے قرآن سننے کو جیسے ابوجہل
ملعون اور ولید وغیرہ کیا کرتے تھے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۶۸ ف ۱۱ اونکو یہ معلوم نہیں
کہ اسہ تم نے ان کافروں کی قسمت میں کفر لکھدیا

ہے وہ ایک نہیں لاکھ نشانیاں دیکھیں کبھی ایمان نہ لاویں گے ۱۲ ف۱۳ یہ وعدہ پورا ہوا انہوں نے ایسا ہی کہا چنانچہ سورہ نمل میں مذکور ہے ۱۲۔ ف۱۴ یعنے ان لوگوں نے تجھ کو جھٹلایا ۱۲۔۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۰ ف۱۳ قریش کے لوگوں نے جب مسلمانوں کو مسجد حرام میں آنے سے روکا تو لوگوں نے انکو ملامت کی اسپر یہ جواب دینے لگے کہ ہم اس مسجد کے متولی ہیں اور یہاں کے اختیار والے ہیں ہم جو چاہیں کریں اللہ تعالے نے فرمایا کہ وہ ہرگز متولی ہونے کے لائق نہیں ہیں اس مسجد کے متولی وہ لوگ ہیں جو شرک سے بچتے ہیں کیونکہ یہ مسجد حضرت ابراہیم ع نے بنائی تھی اور وہ موحد تھے ان کی اولاد میں بھی جو موحد ہو اُس کو اس مسجد کی تولیت کا حق پہونچیگا ۱۲ ف۱۴ مسلمان تو کعبے کے پاس نماز پڑھتے اور یہ مشرک مردود کیا کرتے کہ وہاں کھڑے ہوکر سیٹی تالی بجاتے تاکہ وہ نماز میں ہو لجاویں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۱ ف۱۴ پہنے حرم میں داخل نہ ہوں یا خود مسجد حرام میں یا دوسری مسجدوں میں مشرک کا جانا درست ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اہل مدینہ نے کہا درست نہیں اور شافعی رح نے کہا اور مسجدوں میں درست ہے ۱۲ ف۱۵ کہ جب کافر نہ آنے پائیں گے تو سوداگری بند ہو جاویگی ۱۲ ف۱۶ خود مسلمان تجارت اور سوداگری کرنے لگے اور جہاد کی وجہ سے مسلمانوں کو لوٹ بہت ملی اور کافروں سے جزیہ آیا مالدار ہو گئے ۱۲ ف۱۷ کہ اگر اللہ تعالے سے ناراض ہوتا تو یا اسقدر مالدار اور صاحب اولاد کیوں ہوتے ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۳ ف۱۷ جب دل متوجہ نہ ہو تو آنکھ سے تماشہ دیکھنے کیطرح ہے پہر اندھے بن کے ساتھ بے عقل بھی ہو تو وہ کیا خاک سمجھیگا اگر عقل ہوتی تو شاید کچھ سمجھ لیتا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے ظاہری دیکھنے اور سننے سے یہ توقع مت رکھ کہ وہ ایمان لاویں گے جب خدا تعالے نے انکو عقل ہی نہیں دی تو کان اور آنکھ کچھ کام نہیں دے سکتے ۱۲ ف۱۸ یہ کافر مسلمانوں سے اور پیغمبر ص سے ۱۲ ف۱۹ عذاب یا قیامت کا ہونا ۱۲۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۶ ف۲۱ انکے حال پر نظر نہیں کی ۱۲ ف۲۲ مراد قریش کے کافر ہیں اللہ تعالے کا احسان ہے تھا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی طرف بھیجا انہوں نے ناشکری کی کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلایا ۱۲ ف۲۳ ڈر کے مارے ٹکٹکی بندھ جاوے گی آنکھیں سوچ نہ سکیں گی ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۷۷ ف۱۴ اسرتم کا کلام ختم ہوا ہے یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں اتری اسکے پاس تاریخ کی بہت سی کتابیں تھیں وہ کہتا تھا میں محمد ص سے بہتر حکایتیں بیان کر سکتا ہوں اور جب کوئی اس سے قرآن کے بارے میں پوچھتا تو کہتا یہ اسرتم کا کلام نہیں ہے اگلے لوگوں کی کچھ کہانیاں یاد کر لی ہیں بس بار بار انہی کو یاد کرتے ہیں ۱۲ ف۱۵ کیونکہ انکا کوئی گناہ معاف تو ہو گا نہیں ۱۲ ف۱۶ حدیث میں ہے کہ جو کوئی اچھی رسم قائم کرے (یعنے سنت کے موافق) اسکو اپنا ثواب ملیگا اور ان لوگوں کے ثواب میں سے بھی جو قیامت تک اسپر عمل کریں اور جو کوئی بری رسم قائم کرے (بدعت خلاف شرع) اسپر اپنا بھی وبال پڑے گا اور ان لوگوں کے وبال میں سے بھی جو قیامت تک اسپر عمل کریں ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۸۱ ف۱۲ کیونکہ انکے نیک کام تول پر چڑھانیکے لائق ہی نہیں ہیں یا مطلب یہ ہے کہ قیامت میں ان کے اعمال تولے ہی نہ جائینگے کیونکہ کفر کی وجہ سے انکا دوزخی ہونا یقینی ہے تولنے سے کیا فائدہ صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ایک بڑے تن و توش کا شخص موٹا تازہ آئیگا اور اللہ تعالے کے سامنے مچھر کے بازو کے برابر بھی اسکی عزت نہ ہوگی ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۸۵ ف۹ حسن رح نے کہا دوزخیوں کے تو ہاتھ پاؤں بندھے ہونگے لیکن آگ کا شعلہ اون کو اوپر چڑھائے گا پہر اوپر سے گرزوں کی مار پڑے گی اور آگ میں ڈھکیل دیے جائیں گے سلمان نے کہا دوزخ کی آگ بالکل سیاہ اور تاریک ہے وہاں روشنی کا نام نہیں ۱۲ ف۱۰ کسی کو خصوصیت نہیں ۱۲ ف۱۱ دونو بلا مزاحمت وہاں عبادت کرسکتے ہیں ارکان حج اور عمرہ بجا لا سکتے ہیں کوئی یہ حق نہیں رکھتا کہ دوسرے کو منع کرے یہ تو خاص مسجد حرام کا حکم ہے اب مکہ کا شہر اور وہاں کے مکانات اس میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں وہ بھی کسی کے ملک نہیں ہو سکتے ہر شخص جہاں چاہے وہاں اتر سکتا ہے بعضے کہتے ہیں گھر اور بستی کا یہ حکم نہیں ہر شخص اپنے مکان اور جگہ کا مالک ہے اور دوسرے کو بلا کرایہ اترنے اور ٹھیرنے سے روک سکتا ہے ایک حدیث میں ہے مکے کے گھر وقف ہیں نہ انکا کرایہ لیا جائے نہ ان کی زمین بیچی جائے امام ابو حنیفہ رح نے انہیں حدیثوں پر عمل کیا ہے ۱۲ ف۱۲ شرک بدعت کا ارادہ کرے ۱۲ ف۱۳ بعضوں نے کہا ٹیڑھی راہ یہ ہے کہ کعبہ کے جانوروں کو ستائے وہاں کے درخت کاٹے یا وہاں جھوٹی قسم کھائے یا غلہ یا چارہ روک رکھے کہتے ہیں یہ مکہ کی خصوصیت ہے کہ وہاں گناہ کا قصد کرنا بھی گناہ ہے جسپر عذاب ہوگا ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۸۷ ف۱۰ اور جس شخص کو ذرا بھی عقل ہو اسکو اگر کوئی ٹیڑھے بیچ دار رستے سے سیدھی راہ کیطرف بلائے تو فوراً شکریہ کیساتھ مان لیگا شرک اور کفر کی راہ ٹیڑھی راہ ہے اور توحید سیدھی راہ ہے ۱۲ ف۱۱ قحط اور گرانی کی جو آنحضرت صلعم کی بددعا سے آئی تھی ف۱۲ جب بھی انکو خدا کی طرف توجہ نہوء بلکہ یہ سمجھیں کہ یہ ہمارا اقبال ہے یا ہمارا انتظام ہے کہ آئی ہوئی بلا آسانی کے ساتھ ٹل گئی ۱۲ ف۱۳ صرف تقلید کرتے ہیں دلیل کچھ نہیں ۱۲ ف۱۴ جو لوگ اپنے تئیں پیغمبر کہتے تھے انہوں نے یہ بات بتلائی تھی ۱۲ ف۱۵ انہوں نے دنیا کے انتظام کیلئے اور تحریر اور بدکار لوگوں کو شرارت سے باز رکھنے کے لیے یہ دھکوسلا نکالا کہ مرنے کے بعد اعمال کا حساب کتاب ہے اچھے کام کا ثواب ملے گا اور بُرے کام پر عذاب ہوگا ۱۲ ف۱۶ اس آیت میں ان بیوقوفوں کا رد ہے جو کہتے ہیں عالم اللہ میاں کا ایک کھلونا ہے چند روز کھیلا پہر بگاڑ ڈالا حشر نشر عذاب ثواب کہاں کا ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۲۹۹ ف۱۵ یعنے دوزخ یا بہشت میں جہاں ہمارا جو حصہ ملنا ہے وہ ابھی سے بھجائے یا جو عذاب ہم کو ہونیوالا ہے وہ قیامت کے دن سے پہلے ہی ہم کو دے چکا ف۱۶ یا اسی قسم کا اور عذاب تمکو دینے کیلئے طیار ہیں ۱۲ ف۱۷ جب دوزخیوں کا سردار اور پیشوا دوزخ میں جانے لگیں گے تو تابعدار انہی باہر ہی کھڑے ہونگے تو فرشتے ان سردار دن سے کہینگے ہذا فوج آلایۃ ف۱۸ تم اکیلے کہاں جاتے ہو انکو بھی تو لیتے جاؤ وہ کہینگے بعضے سردار اور پیشوا لامرجا الآیۃ ف۱۹ نہ دنیا میں تم ہم کو پکڑتے نہ ہم اس آفت میں پھنستے ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۰۶ ف۱۱ انکی آنکھ پر ایسا پردہ ڈالدیتے ہیں کہ وہ بُری راہ کو اچھی راہ سمجھتے ہیں ۱۲ ف۱۲ دوست بنکر منہ کو خراب اور برباد کیا ۱۲ ف۱۳ جیسے کہتے ہیں مرگ انبوہ جشنے دارد۔ دوزخیوں کو یہ بھی مصیبت ہوگا۔ ہر ایک دوزخی کو علیحدہ رکھکر ایسا سخت عذاب کریں گے کہ معاذ اللہ ۱۲ ف۱۴ حضرت عیسے کا کہنا نہ مانا یا شرک اور کفر میں گرفتار ہوئے ۱۲ ف۱۵ تکلیف والے دن کو قیامت کا دن کہا ہے ۱۲ ف۱۶ انکو نجات کی امید بالکل نہیں ہوگی ف۱۷ گناہ کرکے اپنی جانوں پر ظلم کیا آفت مت ڈالا

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۰۹ ف۹ یا اللہ تعالے نے انکی سب مکر اور فریب کے کام کر دیے انکا کوئی چلتر

نہ چل سکا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو پوری طرح سے بچا لیا۔
کافروں کے جو کام جیسے صدقہ اور خیرات غریبوں کو کھانا
کھلانا مسجد کی مرمت کرنا سب کار خیر میں شمار کئے جاتے ہیں کا کچھ
ثواب نہیں ملیگا کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیک عمل قبول
نہیں ہوتا ۱۲ ف یا انہوں نے شیطان کا کہا مانا ۱۲
ف۱ جو مسلمان محض خدا کا کلمہ بلند ہونے کے لیے لڑتے
ہیں نہ مال کی طمع سے نہ حکومت کی خواہش سے نہ
بہادری دکھلانے کے لیے انکے دلوں میں عجب جوش ہوتا
ہے انکے سامنے کوئی ہتھیار ہی نہیں ٹک سکتا اور کافر کتنا
ہی نشہ پی کر آویں انکو دیکھ کر بھاگ نکلتے ہیں اسر
تعالیٰ کی مدد انکے ساتھ ہوتی ہے ۱۲ — ۲ — ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۱۹ ف صعود ایک پہاڑ ہے
دوزخ میں کافر زبردستی اسپر چڑھائے جائینگے
بڑی مشکل سے جب اسپر ہو پہنچیں گے تو پھر نیچے گرا دیئے جائینگے پھر
چڑھائے جائیں گے یہی عذاب ہوا کریگا ۱۲ ف۹
کیونکہ قرآن میں اسکو کوئی موقع اعتراض کا نہ ملا تو آخر
آپ گھبرا گیا اور بک کے رہ گیا۔ دیکھ اپنا منہ کیا رہ گیا۔ واہ
میاں ولید آپکی وہی مثل ہے۔ پرائے شگون دیدے
اپنی ناک کٹائی ۱۱ ف۱ جادوگر ایک دوسرے کو سکھا
آئے ہیں محمد نے بھی کسی جادوگر سے یہ کلام سیکھ لیا
اری بیوقوف جادو کو قرآن مجید سے کیا نسبت
جادو تو محض خیالی دھوکہ سا ہوتا ہے قرآن دین
اور دنیا دونوں کا بنانے والا ہے ۱۲ ف۱۱
خدا کا کلام نہیں ہے تو کیوں نہیں بنا لاتا حالانکہ
اسقدر شعراء اور شاعری اور علم کا دم بھرتا ہے کیا
سارے عرب کے ملک میں آدمی حضرت محمد ہی تھے۔
اور کوئی آدمی نہ تھا ف۱۲ ہڈی گوشت پھانس
بھسم کر دینگی ۱۲ — ۱۲ — ۱۲ — ۱۲ — ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۲۳ ف۱ کہ ان
انکے افعال اور اقوال پر نگاہ کرتے ہیں انکو اپنی
اصلاح کی فکر کرنا چاہیے تھی وہ تو گئی گذری۔
دوسروں کے پیچھے پڑ گئے کہو تم کو ان سے کیا غرض تھی
تم اپنے دین پر ثابت قدم رہتے یا محافظ بنا کر بھیجے گئے ہو ف۱۵
جیسے دنیا میں بن ایمان کو انہوں نے ٹھکانا
رکھا تھا اب ٹھکانا نار کی راہ نکلا یا نہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۲۲ ف۱ نماز میں ستانا
ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں خلل ڈالتا ہے ابن عباسؓ
نے کہا ابوجہل مردود نے قریش کی اور چند رئیسوں کی
صلاح سے جب آنحضرت صلعم نماز پڑھ رہے تھے سجدے
میں گئے تو آپکی بیٹھ پر اونٹنی کی بچہ دان لاکر ڈالدی
یہ قصہ مشہور ہے اب سجدہ ہی میں پڑے رہے یہاں
تک کہ حضرت فاطمہؓ آئیں انہوں نے آپکی پیٹھ پر سے
اسکو پھینکا اور ان مردود کافروں کو بہت برا کہا

یہ مردود ہنستے رہے یہانتک کہ آپنے سلام پھیرا اور
انکے لیے بد دعا کی۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں دیکھتا تھا یہ
سب کے سب بدر کے دن قتل کے ساتھ مارے گئے اور انکی
لاشیں (کتوں کی طرح) ایک اندھے کوئیں میں ڈالی گئیں
ف۱ مطلب یہ ہے کہ ابوجہل مردود اگر بالفرض محال
رستے پر ہو جیسے وہ اپنے تئیں سمجھتا ہے یا جھوٹا حق
سے پھرا ہوا ہو ہر حال میں اسکو برا سمجھنا چاہیے کہ اللہ
تعالیٰ بندوں کے سب کام دیکھ رہا ہے اسکے کسی بندے
کو اس کی عبادت سے روکنا کبھی نہیں پسند کرنے کا اور
اور ایسی شرارت پر اسکو ضرور سزا دیگا ۱۲ ف۸
یعنے چوٹی والا جھوٹا بدکار ہے ۱۲ ف۹ ہمارے
مقابلہ میں اپنے سے مدد لے۔ کہتے ہیں آنحضرت صلعم نے
ابوجہل کو ان بری حرکتوں پر ڈرایا وہ مردود کہنے
لگا تم مجھے کیا ڈراتے ہو میں جا ہوں تو ابھی میں
میدان کو پیدل اور سواروں سے بھر دوں اسوقت
یہ آیت اتری ۱۲ ف۱ انہوں نے اس پیغمبر کو نہ مانا ۱۲
ف۱۱ کیونکہ جان بوجھکر حق بات کو چھپاتے ہیں جیسے
پیغمبر صلعم کا جسکی سچائی انپر خوب کھل گئی ہے حق
انکار کرتے ہیں ۱۲ ف۱۲ وہ سکا دیکر اسکو نکال دینا ہے
اسکو ترکہ نہیں دینا جیسے مشرکوں کا قاعدہ تھا بچوں
اور عورتوں کو ترکہ میں سے حصہ نہیں دیتے تھے ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۲۳ ف۱ شاہ عبدالقادر صاحب
نے فرمایا یعنے ہمیشہ کافروں کے سردار حیلہ نکالتے ہیں
عوام الناس پیغمبر صلعم کے مطیع نہ ہو جاویں جیسے
فرعون نے معجزہ دیکھا تو حیلہ نکالا کہ جادو کے زور سے
موسےٰ سلطنت لینا چاہتے ہیں آنحضرت صلعم پر
بھی کافر یہ تہمت لگاتے کہ آپ لوگوں پر سلطنت
کرنا چاہتے ہیں اور اسی وجہ سے باپ دادا کے طریق
کو چھوڑ کر ایک نیا راستہ نکالا ۱۲ ف۱۵ جس سے آنحضرت
صلعم کی تصدیق ہوتی ۱۲ ف۱۲ بعضوں نے یوں ترجمہ
کیا ہے جب انکو قرآن کی کوئی آیت سنائی جاتی ہے
جس میں آنحضرت صلعم کی پیروی کا حکم ہوتا ہے تو کہتے ہیں
ہم ایمان لانے والے نہیں جب تک تمہاری طرح
جبرائیل خود ہمارے پاس نہ آویں اور ہم کو سچا
نہ کہیں ۱۲ ف۱۳ اور ایسی بے ادبی کی بات کہی ۱۲ ف۱۴
یہ کافروں کا ڈر ہے اور دوسری آیت میں مسلمانوں کا
ذکر تھا ۱۲ ف۱۵ دوزخ سے نکلنا کہاں ممکن ہوگا
مراد یہ ہے کہ آگ کی لپٹ انکو اوپر اوٹھائے گی پھر
اسی میں گرتے رہینگے جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ — ۱۲ —

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۲۴ ف یعنے مسلمانوں کو
احمق بناتے ہیں ۱۲ ف۳ صرف عربی کی زبان میں
نہیں بلکہ اکثر زبانوں میں یہ محاورہ ہے کہ بے کام
کی سزا میں جو ملتا ہے اسکو ہی مزا کہتے

ہیں مثلاً کہتے ہیں بدی کا بدلہ بدی قرآن شریف
میں کئی مقاموں میں یہ محاورہ استعمال کیا گیا ہے
مثلاً جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا۔ فمن اعتدیٰ علیکم
فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم۔ اس آیت میں
منافقوں کا ایک برا فعل بتایا یعنے مسلمانوں سے
ٹھٹھا کرنا دل لگی کرنا اللہ تعالیٰ نے اسکی سزا کو جو منافقوں کو
دیجاویگی بطریق مقابلہ دل لگی سے تعبیر کیا طلبت
ہے کہ اللہ تم بھی جو فعل منافقوں کے ساتھ کر رہا ہے
اسکی صورت بھی ایک دل لگی اور ہنسی کی طرح ہے یعنے
دنیا میں انکو راحت اور مہلت دے رکھی ہے وہ مزے
سے دوزخی کارروائیاں کرتے ہیں ادھر کافروں کی
جلسوں اور دعوتوں کا مزہ لوٹتے ہیں ادھر مسلمانوں
سے ملکر انسے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں جہاد میں جو
لوٹ آتی ہے اس میں حصہ لیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے
اس مہلت دینے کو منافق یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارا
فعل نہایت عقلمندی کا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی ہم سے
خوش ہے جب تو ہم کو عذاب اور مصیبت میں نہیں
ڈالتا اور ہمارے دونوں پیٹے اوسنے کر رکھے ہیں اس آیت
میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ منافقوں کے ساتھ ہمارا یہ
برتاؤ اس وجہ سے نہیں ہے کہ ہم منافقوں سے خوش
ہیں بلکہ منافقوں پر ہمارا غضب ہے اور یہ مہلت دینا
اس ہنسی اور ٹھٹھے کا بدلہ ہے جو وہ مسلمانوں کے ساتھ
کرتے ہیں ۱۲ — ۱۲ — ۱۲ — ۱۲ — ۱۲ — ۱۲ — ۱۲ — ۱۲ —

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۲۶ ف یعنے آخرت میں مسلمانوں
ہی کو غلبہ ہوگا کافر خدا کے سامنے ذلیل و خوار ہونگے
اگر دنیا میں کسی وقت کافر مسلمانوں پر غالب ہو جاویں
تو لڑائی میں غالب ہو سکتے ہیں مگر بحث اور دلیل
میں ہرگز غالب نہیں ہو سکتے ۱۲ ف۸ عنقریب انکا
حال پیغمبر صلعم اور سب مسلمانوں پر کھولدیگا وہ ذلیل
و خوار ہونگے اللہ کا فریب دینا اس سے یہ مراد ہے
کہ انکے فریب کا بدلہ دیگا ۱۲ ف۹ جیسے کوئی زبردستی
کسی مصیبت میں لیجاتا ہے ۱۲ ف۱۱ کہ ہم بھی مسلمان
نمازی ہیں خدا کا ڈر بالکل نہیں ہے نہ اسکی رضامندی
کا خیال ہے ۱۲ ف۱۱ یعنے جلدی جلدی جیسے کوئی
بیگار ٹالتا ہے نماز پڑھ لیتے ہیں نہ خضوع خشوع
کرتے ہیں نہ نماز کے ارکان کو اچھی طرح ادا کرتے
ہیں نہ قرآن کی بڑی سورتیں پڑھتے ہیں ۱۲ ف۱۲
دوزخ کے کئی درجے ہیں اور جسقدر نیچے جاؤ عذاب
زیادہ بھاری درجہ جہنم ہے دوسرا لظیٰ ہے تیسرا
حطمہ چوتھا سعیر پانچواں سقر چھٹا جحیم ساتواں ہاویہ
جو سب سے نیچے کا طبقہ ہے وہی منافقوں کا
مقام ہے منافق کو کافر سے بھی زیادہ عذاب
ہوگا کیونکہ کافر تلوار چلا اور منافق اس سے بچا

اور دنیا میں مزے سے ۔ ھ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۲۹ ف۱ وہ بخشے جانے کے لائق ہی نہیں ہیں کہتے ہیں جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلعم نے کمال رحم سے فرمایا میں ستر بار سے زیادہ انکے لیئے دعا کرونگا شاید اللہ تعالیٰ اُن کو بخشدے اسوقت دوسری آیت اتری سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم لن یغفر اللہ لہم یعنے اللہ تعالیٰ انکو ہرگز نہ بخشے گا ۱۲ ف۱۸ انکا حکم نہ سننا اور دین پر ٹھٹھے لگانے ۱۲ ف۱۹ ان منافقوں کی طرح ہمارے زمانہ میں بھی بعضے بدکار شریر النفس جب کسی نیکبخت اور پرہیزگار شخص کو نیک کام کرتے دیکھتے ہیں تو حسد سے جل مرتے ہیں کبھی تو کہتے ہیں اس نے ریا اور ناموری کے لیئے ایسا کیا کبھی کہتے ہیں کیا پڑی کیا پڈی کاشتو اپنا آپ کو دھیلہ دمڑی دینا ہی کیا ضرور تھا ان بدبختوں کو یہ معلوم نہیں کہ غریب شخص جو محنت مزدوری کرکے دمڑی دھیلا اللہ تعالیٰ کے راہ میں دیوے وہ تمہارے لاکھوں کروڑوں روپیہ دینے سے زیادہ ثواب پاتا ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ۳۳۰ ف۱ یعنے مدینہ میں اپنے گھروں میں چلدو ہوا یہ تھا کہ مسلمانوں نے اپنے پشت سلع پہاڑ کیطرف کی تھی جو مدینہ کے باہر بہت قریب ہے اور سامنے خندق کھودی تھی کافر اس خندق کے پرے تھے ۔ منافق مسلمانوں کو سمجھانے لگے کہ یہ مقام محفوظ نہیں ہے مورچہ چھوڑ کر اپنے گھروں میں بھاگ جاؤ ۱۲ ف۱۰ ان میں روک نہیں چور گھس کر سارا مال موس لیں گے ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۳۲ ف۱۱ کہتے ہیں یہی دیوار اعراف کی دیوار ہے ۔ ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ نور اللہ مرقدہ کو جب ظلم سے قید کیا اور قلعہ میں بھیجے گئے تو قلعہ کی دیوار کے اندر جاتے ہوئے انہوں نے یہی آیت پڑھی اور چند روز تک قید میں یہی علمی رسائل اور کتابیں اپنی یاد اور حافظہ سے لکھتے رہے جو رسالہ لکھتے اسکی نقلیں اسی وقت دست بدست لوگوں میں پہنچ جاتیں کمبخت دشمنوں کو یہ بھی ناگوار ہوا ان سے دوات قلم بھی چھین لی گئی آخر قرآن کی تلاوت میں مصروف ہوئے اور پانچ دن کے بعد وصال ہوا رضی اللہ عنہ وارضاہ ۔ جب آپ کا انتقال ہوگیا تو اسوقت دوست اور دشمن سب کف افسوس ملنے لگے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۳۳ ف۱ جیسے نامردوں کا قاعدہ ہوتا ہے میدان میں آنا پسند نہیں کرتے مکانوں اور قلعوں کا آسرا لے کر دغا

سے ٹائیں ٹائیں فش کیا کرتے ہیں محفوظ بستیوں سے وہ گاؤں مراد ہیں جنکے گرد فصیل یا خندق ہوتی ہے یعنے گڈھے دار بستیاں ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ۳۳۴ ف۱ کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اسکے کہ منافق ایسی شرارتیں اور بے ادبیاں کیا کرتے یہ چاہتے تھے کہ انکے لیئے دعا کریں اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ - ف۱۱ پیغمبر صلعم کا ساتھ چھوڑ دیں اپنے اپنے دھندوں میں لگجائیں ۱۲ ف۱۲ اگر بالفرض مدینہ کے لوگ ان مہاجرین کی خبر گیری نہ کرینگے تو اللہ تعالیٰ کہ انکا والا ہے وہ اور کہیں سے دیگا ۔ دنیا میں کوئی نہ سمجھے کہ ہم فلان شخص کو کھلاتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سب کو کھلاتا ہے رزق اسی کے ہاتھ میں ہے مثل مشہور ہے ایک در بند تو سو در کہلے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۳۵ ف۴ یعنے جھوٹی قسمیں کھا کر پہلے جو کہا تھا کہ ہم دنیا میں مشرک نہ تھے اب جھوٹ کہل گیا اور ہاتھ پاؤں تک نے گواہی دی کہ یہ شرک کرتے تھے تو لاچار ہوکر یہ آرزو کرنے لگے اپنی نداست جتانے کو لیکن دل میں اب تک ایمان کی محبت نہیں ہے ۱۲ ف۵ یعنے مثل اور کفر اللہ تعالیٰ نے خلقت سے ان کے خمیر میں رکھا ہے وہ جب دنیا میں جاویں گے شیطان کے پھندے میں پھنسیں گے اور شرک اور کفر میں مبتلا ہونگے ۱۱ ف۶ جو کہتے ہیں اب کے ہم اگر دنیا میں جاویں تو ایسا نہ کرینگے ۱۲ ف۷ یعنے اپنی ذات والی پر جسکی عبادت یہ گمراہ ہوئی ۱۲ ف۸ مشرک مشرکوں پر یہود و ہنود پر نصاریٰ نصاریٰ پر لعنت کرینگے اور کہیں گے خدا ان کو غارت کرے ان کی دیکھا دیکھی ہم بھی آفت میں پھنسے ۱۲ ف۹ جو اخیر میں دوزخ میں گئی یا جو دنیا میں بعد آئی تھی ۱۲ ف۱۰ جو پہلے دوزخ میں گئی یا جو دنیا میں پہلے آئی تھی ۱۲ ف۱۱ ہم انہی کی دیکھا دیکھی ان کی راہ پر چلے ۱۲ ف۱۲ یعنے دوہری سزا دے یا اژدہا سانپ بچھو لگادے ۱۲ ف۱۳ کہ ہر ایک کا عذاب کس قسم کا ہوگا یعنے دوزخ کا عذاب ایسا سخت ہے کہ جس عذاب کو دیکھو ایک سے ایک بڑھکر ہے دونو گروہوں کو یہ عذاب ہونیوالا ہے اگلوں کو اسوجہ سے کہ وہ پیشوا تھے گمراہی کے اور پچھلوں کو اس وجہ سے کہ وہ گمراہوں کے مقلد تھے ۔ یا اللہ تو تمام سچے مسلمانوں کو دوزخ کے عذاب سے بچادے ۱۲ ف۱۴ جب اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہوگا کہ سب کو دونا عذاب ہوگا ۱۲ ف۱۵ ہاتم کیا ہمسے اچھے ہے یعنے تمہارا بھی وہی حال ہوا جو ہمارا حال ہوا تمہارے بددعا کرنے سے کیا فائدہ

ہوا ۱۲ ف۱۶ یہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یا اگلی امت کہیگی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۳۷ ف۸ ایک مدت تک اس دعا کا جواب نہ ملیگا سات ہزار یا بارہ ہزار یا تین سو ساٹھ برس تک پھر اللہ تعالیٰ ۱۲ ف۹ یعنے دوزخ سے نکلنے کا نام نہ لو یہ ناممکن ہے حسن رح نے کہا اس کے بعد پھر دوزخی کوئی بات نہ کریں گے چل یوں ہائی وائی کرتے رہیں گے اور کتے کی سی آوازیں نکالیں گے اللھم احفظنا ۱۲ ف۱۰ ان کی دعا اور نماز اور عبادت پر ٹھٹھے اوڑاتے تھے ۱۲ ف۱۱ مزے سے بہشت میں دندنا رہے ہیں عیش کر رہے ہیں ۱۲ ف۱۲ یا اے پیغمبر صلعم انسے پوچھ ۱۲ ف۱۳ دنیا کی ساری مدت آخرت کے ایک دن کے برابر ہے اور آدمی کی عمر تو آخرت کے ایک دن سے بھی بہت کم ہے بعضوں نے کہا وہ ایسے ہول میں گرفتار ہونگے کہ دنیا کی زندگی کو ایک دن یا اس سے بھی کم سمجھیں گے ۔ حضرت نوح ع سے مرتے وقت کسی نے پوچھا تم نے دنیا کو کیسے پایا حالانکہ ہزار برس انکی عمر ہوئی گرانہوں نے یہ جواب دیا جیسے ایک گھر ہے دو دروازے ہوں ایک دروازے سے آیا دوسرے سے نکل گیا ۱۲ ف۱۴ یعنے بالفرض تم کو دنیا میں جتنے برس رہنا ہوا وہ معلوم ہوتا تو تم سمجھ لیتے کہ ہم دنیا میں بہت کم رہے ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۳۸ ف۸ پاوہ جو زانیو کی شرمگاہوں سے اور دوزخیوں کے زخموں سے لہو اور پیپ بہیگا اسکو کہتے ہوئے پانی کے ساتھ ملا کر پینے کو دیا جائیگا معاذ اللہ ۱۲ ف۹ شاید پانی پینے کا مقام ایک طرف دوزخ سے باہر ہوگا یا دوزخ ہی میں ایک کنارے ۱۲ ف۱۰ فرشتے پہلے اسکے سر پر کرز ماریں گے جب بھیجا نکل آئیگا اسوقت سر پر جلتا ہوا پانی کا تریڑہ کیا جائیگا ۔ آنتیں پیٹ پھٹ کر ٹخنوں پر آرہیں گی ۱۲ یا اللہ تعالیٰ تیری پناہ جیسے تیرا رحم بیحد ہے ویسے ہی تیرا عذاب بھی بہت سخت ہے ۱۲ ف۱۱ دنیا میں اپنے تئیں بڑی عزت اور زور والا خیال کرتا تھا اسلیئے ہم بھی تیری عزت کر رہے ہیں اور سب دوزخیوں سے بڑھ کر تجھ کو عذاب کر رہے ہیں گویا اسکا دل جلانے اور اسکو اور نظروں میں ذلیل کرنے کے لیئے ہنسی کی راہ سے یہ فرشتے کہیں گے ۔ عکرمہ نے کہا آنحضرت صلعم نے ابوجہل سے فرمایا مجھ کو خدا کیطرف سے یہ حکم ہوا ہے کہ میں تجھ سے یوں کہوں تیری خرابی ہے خرابی پر خرابی ہے خرابی ۔ ابوجہل بولا نہ تم میرا کچھ بگاڑ سکتے ہو نہ تمہارا صاحب

(یعنے خدا تعالیٰ) میں اس میدان میں سب سے زیادہ
زور والا ہوں اور میں عزت والا سردار ہوں
آخر اللہ تعالیٰ نے بدر کے دن اسکو ذلت کے ساتھ
قتل کرایا اور یہ آیت اوتاری بہت علماء نے یہ کہا ہے
کہ بڑے گنہ گار سے وہی مراد ہے ۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۳۲۹ ف۱ دوزخ کا ایک طبقہ
زمہریر ہے جہاں بے انتہا سردی ہے لیکن وہ عذاب
ہے اسکو مزے کی ٹھنڈک نہیں کہہ سکتے ۱۲ ف۱۱ کیونکہ
شرک میں مبتلا ہے جو سب سے بڑا گناہ ہے تو
عذاب بھی دوزخ کا ملا جو سب عذابوں سے زیادہ
ہے مزا بقدر گناہ ہوئی ۱۲ ف۱۲ مومن کافر سب
اسکو دیکھیں گے یا صرف کافر مراد ہیں ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۳۴۲ ف۱۸ شرک سے بچتے
ہوں ۱۲ ف۱۹ کوئی مسجد ہو یا خاص مسجد حرام مراد
ہے آبادی سے یہ مطلب ہے کہ اسکی تعمیر یا مرمت
کریں یا اس میں عبادت کریں وہاں الٰہیین مشیہ
علماء نے کہا ہے کہ مشرک یا کافر کو مسلمان کے
بے اجازت مسجد میں نہ جانا چاہیئے اگر جاوے
تو اسکو سزا دیجاوے اذن سے جا سکتا ہے اور
آنحضرت صم نے ثمامہ بن اثال کو مسجد کے ستون
سے باندھ دیا تھا وہ اسوقت کافر تھے اور بہتر
یہی ہے کہ کافر کو مسجد میں نہ آنے دیں اگر کوئی کافر
مسجد بنانے کی وصیت کرے تو اسکی وصیت
نافذ نہ ہوگی ۱۲ فتح ف۲۰ اس قسم کے کام کرتے ہیں
جنسے صاف صاف اونکا مشرک ہونا پایا جاتا
ہے جیسے بتوں کی پرستش قبر و نکالو جا ستاروں
کا پوجا ایسی باتیں منہ سے نکالتے ہیں جو شرک
ہیں جیسے عرب کے کافر لبیک میں کہتے تھے۔
لا شریک لک الا شریکا ہو لک تملکہ ۱۲ ف۲۱
جب حضرت عباس رضہ بدر کے جنگ میں قید ہو کر
آئے تو حضرت علی رضہ نے اونکو سخت سست کہا
اون نے یہ جواب دیا کہ ہماری برائیاں تو ایک
ایک گنتے ہو اور خوبیاں نہیں بیان کرتے ہم لوگ
(یعنے مشرک) مسجد حرام کو آباد رکھتے ہیں اور کعبے پر
غلاف ڈالتے ہیں اور حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں
اوسوقت یہ آیت اوتری ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۳۴۶ ف۸ اس آیت سے نماز
کی سخت تاکید نکلی کہ کسی حال میں معاف نہیں ہے
لڑائی ہو رہی ہو اور ٹھیرنے اور اترنے کا موقع نہ ہو
تو سواری پر ہی کر اشارے سے پڑھے اگر منہ
قبلہ کی طرف نہ ہو سکے تو نہ سہی اور تفصیل صلوۃ
الخوف کی آگے آوے گی ۱۲ ف۹ ہماری جان ہمارا
مال ہماری اولاد سب خدا ہی کے ہیں لیکن وہ
اپنی عنایت و کرم سے اپنا مال آپ ہی قرض لیتا
ہے اور دوگنا تگنا چوگنا بلکہ سیکڑوں گنا زیادہ
ادا کرتا ہے قرض حسنہ سے یہ مراد ہے کہ خوشی
کے ساتھ دیوے اور ہیولا نہ سمجھے کہ اسکا مال
مالک کی راہ میں صرف ہوا۔ ایسی نعمت کسکو نصیب
ہوتی ہے ۱۲ ف۱۰ تو جہاد میں خوب دل کھولکر
خرچ کرو اور مفلسی سے مت ڈرو اللہ دینے والا ہے
ف۱۱ پہلی آیت میں جہاد کا حکم دیا لیکن جہاد بغیر
روپیہ کے نہیں ہو سکتا تو اس آیت میں جہاد میں
خرچ کرنے کی ترغیب دی جب آیت اتری اسوقت
ابو الدحداح ایک صحابی تھے انہوں نے آن
حضرت صم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ
ہمسے قرض لینا چاہتا ہے آپ نے فرمایا ہاں
انہوں نے عرض کیا ہاتھ لائیے آپ نے اپنا ہاتھ
انکے ہاتھ میں دیدیا انہوں نے کہا میں نے اپنا باغ قرض
میں کھجور کے چھ سو درخت ہیں اللہ تعالیٰ کو قرض
دیدیا ۱۲ ف۱۲ مراد زکوۃ ہے اصدقہ فطر یا دونو یا ہر ایک
صدقہ فرض ہو یا نفل ۱۲ ف۱۳ یعنے تجارت اور سوداگری
کہ آدمی کچھ کمائے اور خرچ کرکے اپنے تئیں بچا لیوے
ف۱۴ بلکہ دوست ایک دوسرے کے دشمن بنجاویگے
ہر کسی کو اپنی فکر ہوگی ۱۲ ف۱۵ بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے
کچھ کام نہ آوے گی ۱۲ ف۱۶ جو شخص زکوۃ نہ دے
اسکو کافر فرمایا یعنے اللہ تعالیٰ کا ناشکرا اللہ تعالیٰ نے
سب کچھ دیا اور اسی کی راہ میں نہیں دیتا ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۳۴۷ ف۱ اکثر علماء کے
نزدیک یہ آیت نفل صدقہ کے باب میں ہے جو چھپکے
سے دینا افضل ہے لیکن فرض زکوۃ کا علانیہ دینا
افضل ہے اور بعضوں نے کہا دونو چھپکے سے دینا
افضل ہے ۱۲ ف۱۲ یعنے پوشیدہ خیرات کرنے سے
تمہارے گناہ اتر جاویں گے ۱۲ ف۱۳ یعنے یہ ضرور
نہیں کہ خواہ مخواہ جسطرح ہو سکے تو انکو مسلمان بنا لیوے
ف۱۴ یعنے اپنے فائدے کے واسطے اسکا ثواب تجھکو
ملیگا پہلے احسان کیوں جتاؤ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۳۴۸ ف۱ یہ تنبیہ ہے ان
کافروں کو کہ اب بھی وہ خرچتے ہیں لیکن چونکہ خالص
خدا کی رضامندی کے لیئے نہیں خرچتے تو یہ بالکل
بیکار رہتا ہے مال کا مال گیا اور ثواب بھی نہ ملا اگر
انکو ذرا بھی عقل ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے لیے خرچتے اور
دونوں جہان کا فائدہ اٹھاتے ۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۳۴۹ ف یعنے ہر حال میں
اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہو یہانتک کہ عین لڑائی
میں بھی ابن عباس رضہ نے کہا اللہ تعالیٰ کی یاد ورد
اور عشکی اور سفر اور حضر اور تونگری اور محتاجی
اور تندرستی اور بیماری اور پوشیدہ اور علانیہ
ہر حال میں کرنا چاہیئے ۱۲ ف۵ یعنے ایسا خوف
کیطرح نماز کو دوگروہوں میں آدھا آدھا ادا کرنا
ضرور نہیں اب جیسے معمول سے تمام شرائط اور
ارکان کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے اوس طرح ادا کرو
بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب تم کو اطمینان
ہو جاوے یعنے سفر سے لوٹکر اپنے ملک میں
آجاؤ تو اب نماز کو پورا پڑھو اس میں قصر نہ کرو ۱۲
ف۹ یعنے نماز کے اوقات معین اور محدود ہیں ہر نماز
کو اسکے وقت میں ادا کرو حدیث میں ہے کہ اول وقت
نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور بیچ وقت
میں پڑھنا اوسط ہے اور اخیر وقت پڑھنا اوسکی معافی
ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۳۵۱ ف۱۲ کیونکر تسلی نہ ہو
آپ کی دعا تیر بہدف ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ جب
کوئی آن حضرت صم کے پاس اپنے مال کی زکوۃ لاتا آپ
اسکے لیئے دعا فرماتے ۱۲ ف۱۵ یعنے فجر اور عصر کی
نماز ۱۲ ف۱۶ یا رات کے شروع میں مراد مغرب اور
عشاء کی نماز ہے ۱۲ ف۱۷ ہر قسم کی برائیوں کو صغیرہ
ہوں یا کبیرہ بعضوں نے کہا صرف صغیرہ کو ۱۲-
ف۱۸ بیوپار ہو تو آدمی کچھ خرید و فروخت کرکے
اپنا کام چلا لیتا ہے اگر یہی نہ ہو تو دوستی اور محبت
سے بھی کچھ کام چلتا ہے جہاں یہ دونو نہ ہوں
وہاں آدمی کیا کر سکتا ہے مراد قیامت کا دن
ہے وہاں خریدنے سے بھی نیک عمل نہیں مل سکتے
نہ دوستی اور محبت سے۔ ماں باپ کی محبت سب سے
زیادہ ہوتی ہے قیامت کے دن وہ بھی کچھ کام
نہ آویں گے ہر ایک کو اپنی اپنی پڑے گی ۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۵۴ ف۶ پہلے اسکا کام
کرو پھر روزی کی تلاش کرو وہ سب سے اچھی تم کو
روزی دیگا ۱۲ ف۷ اس آیت کی تفسیر سورہ مومنون
اور والذاریات میں گذر چکی ہے ۱۲ ف۸ کہتے ہیں
فرشتے کو دیکھ کر آپ کو لرزہ چڑھ آیا آپ حضرت
خدیجہ رضہ پاس آئے اور فرمانے لگے زملونی زملونی
یعنے مجھے کپڑا اوڑھا دو انہوں نے اوڑھا دیا اسوقت
یہ آیت اتری ۱۲ ف۹ معلوم ہوا کہ آپ پر تہجد فرض
تھا بعضے کہتے ہیں شروع اسلام میں مسلمانوں پر
بھی فرض تھا پھر اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا حضرت
عائشہ رضہ سے ایسا ہی مروی ہے ۱۲ ف۱۰ مطلب
یہ ہے کہ آدھی رات عبادت کر اور آدھی رات سو یا
دو تہائی رات عبادت کر اور ایک تہائی سو یا
ایک تہائی رات عبادت کر اور دو تہائی سو آدھی
رات اگر سوئے تو وہ تہوڑی نہیں ہوئی بہر

اسکو تھوڑی کیسے کہا اسکا جواب یہ ہے کہ وہ آدھا حصہ
جسمیں عبادت کی اس آدھے حصے سے جسمیں آرام کیا
بہت افضل ہے تو اسکی نسبت یہ حصہ تھوڑا ہی ہوا یہ
حکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شروع میں ہوا
پھر اللہ تعالیٰ نے اسکو منسوخ فرمایا اور اسی سورت کی
یہ آیتیں اتریں ان ربک یعلم اخیر تک ۱۲ ف۱۱ کیونکہ سوکر
رات کو اٹھنا نفس پر بہت شاق ہوتا ہے ۱۲ ف۱۲
اسوقت کی دعا جلد قبول ہوتی ہے ۱۲ ف۱۳ دنیا کے
کام سب دن کو کر سکتا ہے اور سو بھی سکتا ہے ۱۲۔
ف۱۴ اسی کو خدا معلوم ہے تم کتنی رات سوتے ہو اور
کتنی رات عبادت کرتے ہو۔ اسوقت لوگوں کے
پاس گھڑیاں بھی نہ تھیں بعضے صحابہ اس خیال سے
کہ معلوم نہیں کتنی رات گذری اور کتنی باقی ہے ساری
رات نماز میں کھڑے رہتے یہانتک کہ انکے پاؤں
سوج گئے ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلعم کے بھی
مبارک پاؤں سوج گئے۔ تب اللہ تعالیٰ کی مہربانی جوش
میں آئی اور یہ حکم اترا ۱۲ ف۱۵ آدھی یا تہائی یا دو تہائی
رات کی نماز معاف کر دی ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔

ضمیمہ متعلق صـ۳۵۵ ف۱ جس کا کوئی نام
لیوا نہ رہیگا آنحضرت صلعم کے ایک صاحبزادے گذر
گئے تو ابوجہل بولا اب محمد صلعم کا کوئی نام لیوا نہ
رہا اسوقت یہ آیت اتری بعضے کہتے ہیں کعب بن
اشرف یہودیوں کا سردار مکہ میں آیا اور قریش سے کہنے
لگا تم محمد صلعم سے بہتر ہو تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۱۱
یعنے رمضان کے روزے میں تمام مسلمانوں کا اسپر اتفاق
ہے کہ رمضان بھر روزے رکھنا فرض ہے اور روزہ
ایک رکن ہے دین کا نماز کے بعد یہ جو فرمایا جیسے اگلے
لوگوں کو حکم ہوا تھا اس سے مراد یہود اور نصاریٰ
ہیں انپر بھی روزہ فرض کیا گیا تھا ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۵۶ ف۱۳ یعنے اپنا نقصان
خود کرتے تھے کیونکہ گناہ سے خود بندے کا ضرر
ہے ۱۲ ف۱۱ معاف کر دینے سے یہ مطلب ہے کہ کفارہ
تم پر نہیں ڈالا اور خطاے درگذر کرنا یہ کہ آخرت
میں گناہ بھی تم پر نہیں رامجت سے مقصود آدمی
کو یہ رکھنا چاہیے کہ نیک اولاد پیدا ہو اور آں حضرت
صلعم کی امت میں ترقی ہو ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۵۷ ف۱ اوپر حج کا
ذکر آیا تھا اور جاہلیت میں یہ بھی ایک رسم تھی کہ
جب گھر سے نکلکر احرام باندھ لیا پھر کوئی ضرورت
ہوئی تو دروازے سے نہ آتے پیچھے سے چڑھ کر
آتے ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔

ضمیمہ متعلق صـ۳۵۸ ف۱۴ اس آیت سے
نکلا کہ عرفات میں ٹھیرنا حج کا ایک رکن ہے جس کے
بغیر حج درست نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۱۵ یعنے نہ عبادت
کے طریق سے آگاہ تھے نہ ذکر الٰہی کی طرز سے واقف
تھے ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔

ضمیمہ متعلق صـ۳۵۹ ف۱ بعضوں نے
کہا ومن کفر سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اور پچھلے
دن کا انکار کرے ابن زید نے کہا ان آیتوں کا
انکار کرے ۱۲ ف۱۱ نہ حرم میں نہ حرم کے باہر ۱۲
ف۱۲ شکار سے مراد ہر جانور وحشی ہے حلال ہو
یا حرام ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے اور حدیث سے
پانچ جانور مستثنے ہیں انکا مارنا درست ہے۔ کوا۔
اور چیل۔ اور کتا کتا۔ اور سانپ۔ اور بچھو۔ ایک
روایت میں چوہا بھی ہے ۱۲ ف۱۳ احرام کی حالت
میں ۱۲ ف۱۴ یہ جانکر کہ میں احرام باندھے ہوں ۱۲
ف۱۵ اگر احرام یاد نہ ہو اور بھولے سے مار ڈالے یا
چوک کر مار ڈالے مثلاً مارنا کسی کو ہو اور گولی شکار
کے لگ جاوے تو بدلہ لازم نہ ہوگا ۱۲ ف۱۶ یعنے
بدل تجویز کر دیں کہ اس شکار کے برابر فلان جانور
ہے معتبر شخصوں سے یہ مراد ہے کہ دونوں صاحب
تمیز اور عقل ہوں اور نیک اور صالح ہوں فاسق
اور بدکار نہ ہوں ۱۲ ف۱۷ یعنے حرم کو اور وہاں کا
کر اسکا گوشت فقیروں کو تقسیم کر دیا جاوے ۱۲ ف۱۸
یعنے جس جانور کو مارا ہے اسکی قیمت کا اناج خرید
کر ہر مسکین کو ایک مد دیوے ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۶۱ ف۱۲ جس میں کمی اور
افراط اور تفریط نہ ہو امام ابن قیم رہنے فرمایا ہے
صراط مستقیم وہ الٰہی راستہ ہے جو اللہ عزوجل نے
مقرر کیا ہے بندوں کے لیئے اور وہ راہ بندوں کو
اللہ تعالیٰ تک پہونچانے والا ہے سب راستے بند
ہیں سوائے اس ایک راہ کے جسکو مالک نے مقرر
کیا ہے پیغمبروں کے ذریعے سے اور وہ صراط مستقیم
یہ ہے کہ عبادت خاص اللہ تعالیٰ کی کیجاوے اور تابعداری
خاص رسول اللہ صلعم کی کیجاوے تو نہ اللہ تعالیٰ کی عبادت
یعنے ڈر اور امید اور بھروسا اور محبت میں کسی کو شریک
ٹھیراوے اور نہ اسکے پیغمبروں کی اطاعت میں کسی کو
ساجھا بناوے اور یہی کلمہ پاک اشہد ان لا الٰہ
الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
مضمون ہے ۱۲ ف۱۵ یعنے پیغمبروں اور شہدا اور
صدیقین کا ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۶۲ ف۱۲ یعنے قیامت کا
دن ضرور ایک نہ ایک دن آویگا جیسے اس نے
وعدہ فرمایا ہے کیونکہ اسکا وعدہ خلاف نہیں
ہو سکتا اور اس دن تمام لوگ اکٹھے ہونگے ابن
النجار نے تاریخ میں روایت کیا کہ اگر کسی شخص کی
کوئی چیز کھوئی جاوے تو وہ اس آیت کو پڑھے
پھر یوں کہے یا جامع الناس لیوم لاریب فیہ اجمع
بینی وبین مالی انک علی کل شئی قدیر تو اللہ تعالیٰ
پھر وہ چیز اسکو دلاویگا ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔

ضمیمہ متعلق صـ۳۶۳ ف۱ یعنے موت کے
بعد ہمارا شمار نیکوں میں کر بعضوں نے کہا نیکوں
سے مراد پیغمبر ہیں یعنے مرنے کے بعد ہم کو ان کے
غلاموں میں رکھ اور انہی کے غلاموں میں حشر کر
ف۱۱ یعنے آخرت کی بھلائی اور ثواب اور بہشت اور
وہاں کی نعمتیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور جو اس
نے پیغمبروں کی زبان پر فرمایا وہ ضرور پورا ہوگا
مگر دعا اسواسطے کرتے ہیں کہ شاید ہمارا خاتمہ بخیر نہ
ہوا اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر
مطلق ہے اس پر کوئی چیز لازم نہیں اگر وہ چاہے
تو تمام مومنوں کو دوزخ میں ڈالدے اور کافروں
کو بہشت میں لیجاوے کوئی اسکے حکم کے سامنے
چون نہیں کر سکتا اور بڑے بڑے فرشتے اور پیغمبر
اسکے سامنے تھرا رہے ہیں سبحان اللہ کیا
شاہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ ہے بادشاہت
اور حکومت اسی کو سزاوار ہے ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۶۴ ف۱۲ یعنے ہم کو
ان سے علیحدہ کر دے ان کی صحبت سے جدا کر دے
ایسا نہ ہو کہ تیرا عذاب اترے اور ہم بھی انکے ساتھ
لپیٹے جائیں ۱۲ ف۱۳ پکارنے سے مراد دعا ہے
یا عبادت ۱۲ ف۱۴ اگر وہ عذاب کے لائق ہوں تو
اونپر عذاب اوتارنا یہ نہیں کہ خواہ مخواہ انپر عذاب
اتارے ۱۲ ف۱۵ یا صبر کے دانے ہمپر کھولدے
صبر ہمپر ڈالدے بہادے ۱۲ ف۱۶ بات یہ ہے کہ ہر
فن والے کو جیسا اسکا فن والا پہچان لیتا ہے ویسا
نہیں پہچان سکتا ہے یہ لوگ جادو کے فن میں
بہت کامل تھے انہوں نے جب حضرت موسے ع کے
کام کو دیکھا تو اسیوقت سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں ہے
اور اللہ تعالیٰ کو ہی انکو نیک توفیق دینا منظور تھا
ان کے دل میں ایمان سما گیا اور سمانا ہی ایسا کہ جان
تک کی پرواہ نہ کی قتل ہو گئے مگر ایمان پر قائم
رہے سبحان اللہ یہ مالک کا دین ہے جسکو چاہے
سرفراز فرماوے ابن عباس رض نے کہا صبح کو یہ
جادوگر تھے شام کو شہیدوں میں داخل ہوئے
بعضے کہتے ہیں کہ فرعون انکو قتل نہ کر سکا اور اللہ
تعالیٰ نے انکو بچا دیا ۱۲ ف۱۷ حضرت موسے ع نے

اس زیادتی کی بخشش ہوا ہی جو انہوں نے غصے کی
حالت میں ہارون ؑ پر کی یا تختیوں کو ڈالدینے
کی اور ہارون ؑ کو اس دعا میں شریک کرنیا
تاکہ وہ راضی ہوجائیں اور دشمنوں میں ان کی
عزت رہے دوسرے اس وجہ سے کہ شاید ہارون
ؑ سے بھی لوگوں کو ڈرانے اور سمجھانے میں کوئی
قصور ہوا ہو ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۳۶۵ ف ۱۲ جو بے قصور
جو کو قتل کرنا چاہتے ہیں کسی شریعت یا انصاف
کے قانون سے ایسی خفیف بے احتیاطی کی سزا
قتل نہیں ہی کہتے ہیں حضرت موسے ؑ جب بھاگے
تو کھانے کو بھی کچھ ساتھ نہ تھا پاؤں میں جوتا
بھی نہ تھا مدین وہاں سے آٹھ دن کی راہ پر تھا
جہاں فرعون کی حکومت ختم ہوتی تھی اسی طرف
بھاگے ۱۲ ف ۱۳ حضرت موسے ؑ یا تو فرعون باد شاہ
کے پاس رہتے تھے وہاں طرح طرح کے کھانے
کھاتے تھے ہمہ شئے موجود تھی یا اسطرح یکہ و تنہا
بے یار بے انیس بھاگے کھانے کو کچھ ساتھ نہ تھا
بھوک کی شدت سے پیٹ پیٹھ سے لگ گیا تھا
جب بالکل صبر نہ ہو سکا تو اس وقت دعا کی
وہ بھی کیسے ادب اور لحاظ کے ساتھ سبحان اللہ
پروردگار کی عجب شان ہے جو بندے اسکے محبوب
ہوتے ہیں انہی پر طرح طرح کی آفتیں اور مصیبتیں
اتارتا ہے اور انکو آزماتا ہے اور ان سے دعا
کراتا ہے پھر خود ہی قبول کرتا ہے دعا کرتے
کچھ دیر نہ گذری تھی کہ مدد آن پہونچی ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۳۶۹ ف ۹ جیسے گناہ
میں دوگنا عذاب ہوتا تھا ویسے ہی نیکی میں دونا
ثواب اللہ تعالے نے مقرر فرمایا ۱۲ ف ۹ یعنے عام
عورتوں کی طرح بلکہ تمہارا درجہ اور مرتبہ اللہ
کے نزدیک بڑا ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۳۷۱ ف ۱۲ پہلے پیغمبر ؐ
کی بی بیاں بھی عام عورتوں کی طرح باہر نکلا
کرتیں اور پردہ نہ کرتیں حضرت عمر رضہ نے پردے
کی رائے دی لیکن حضرت ؐ نے اسکا حکم نہ دیا
یہانتک کہ یہ آیت اتری اسوقت سے آپ کی
بی بیاں پردے میں رہنے لگیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۳۷۲ ف ۵ اس آیت سے
صاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان عورت کا نکاح کافر
مرد سے درست نہیں ہو سکتا اور اگر کافر کی عورت
مسلمان ہوجائے تو اسکو اسکے کافر خاوند سے جدا کر
لینا چاہیے اگر وہ مسلمان نہ ہو اور اگر وہ بھی اسلام
قبول کرے تو بدستور نکاح باقی رہیگا گو عورت
پہلے ہجرت کرکے آئی ہو اور خاوند بعد آیا ہو ۱۲
ف ۶ یعنے عدت گذر جانے کے بعد اور بعضوں کے
نزدیک ایسی عورتوں پر عدت نہیں ہے ۱۲ ف
یعنے اگر مرد مسلمان ہوجائے اور عورت اپنے شرک
پر قائم رہے تو ایسی عورت کو چھوڑ دینا چاہیے اسکا
رکھ چھوڑنا جائز نہیں جب یہ آیت اتری اسوقت
حضرت عمر رضہ کی دو بی بیاں مکہ میں شرک تھیں
حضرت عمر رضہ نے انکو طلاق دیدی البتہ اگر عورت
یہودیہ ہو یا نصرانیہ تو اسکے رکھ چھوڑنے میں
قباحت نہیں کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے مسلمان
کا نکاح درست ہے ۱۲ ف ۸ اگر وہ ان عورتوں کو
اپنے پاس رکھنا چاہیں ۱۲ ف ۹ جب وہ عورتیں
مسلمان ہوکر تمہارے پاس آجائیں ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۳۷۳ ف ۵ بریدہ رضہ نے کہا
نیک مسلمان سے ابوبکر رضہ اور عمر رضہ مراد ہیں ابن
مسعود رضہ نے بھی ایسا ہی کہا - اسماء بنت عمیس رضہ
نے کہا میں نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے نیک مسلمان سے علی رضہ مراد ہیں -
ابن عباس رضہ نے کہا میں نے حضرت عمر رضہ سے پوچھا
وہ دونوں بی بیاں کونسی ہیں جنکی نسبت اللہ تعالے نے
فرمایا اگر تم دونوں پیغمبر ؐ پر زور ڈالنا چاہو گی
انہوں نے کہا عائشہ رضہ اور حفصہ رضہ حضرت عمر
رضہ نے ایک بار اپنی صاحبزادی حضرت حفصہ رضہ
کو خوب دھمکایا اور فرمایا تو عائشہ رضہ کی برابری
نہ کر اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مت
ستا اور تجھے جو درکار ہو وہ مجھ سے مانگ -
ایک بار آن حضرت کو آپ کی بی بیوں نے بہت
ستایا تھا آپ رنجیدہ بیٹھے تھے حضرت عمر رضہ آپکے
پاس آئے اور فرمایا یا رسول اللہ اپنی بی بی کا نام لیا
وہ مجھ سے کچھ مانگتی ہے تو میں اسکی گردن ناپتا
ہوں یہ سنکر آن حضرت ؐ ہنس دیے آپ کا
رنج جاتا رہا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۳۷۴ ف ۹ جوانی کی نشانی
یہ ہے کہ زنانہ کے بال ناگ آویں یا پندرہ برس
کی عمر ہو لڑکے لیئے اور لڑکی کے لیئے یہ ہے کہ حیض
آنے لگے ۱۲ ف ۱۱ ہشیاری اور لیاقت نفع نقصان
کی فکر ۱۲ ف ۱۱ اور اگر جوان ہونے پر بھی اونمیں صلاحیت
نہ ہو تو مال انکے حوالے نہ کیا جاوے گو وہ سو برس کے
ہوجاویں ۱۲ ف ۱۲ یعنے یہ سمجھ کر کہ اب بچے کے بڑے
ہونے کے دن قریب آگئے ہیں اور مال ہاتھ
سے نکل جاویگا جلدی جلدی اسکا پیسہ اڑا دینا
یا فضول خرچی کرنا بڑا گناہ ہے ۱۲ ف ۱۳ دستور کے
موافق کہا تا یہ ہے کہ قرض کے طور پر اس میں سے
کچھ کھا لیوے پہرا دا کردے ۱۲ ف ۱۴ یعنے دیتے وقت
لوگوں کو گواہ کرو دیکھو ان کا انتال ہمارے
پاس تھا اس میں سے اتنا آجتک خرچ ہوا اتنا
باقی ہے جو تم لوگوں کے سامنے ان کے حوالے کیا
جاتا ہے یہ گواہ کرنا واجب نہیں مگر بہتر ہے تاکہ آیندہ
کوئی جھگڑا نہ ہو ۱۲ ف ۱۵ سب سے بڑا گواہ وہ ہے
اگر ایک کوڑی بھی تم ناجائز طریقہ سے لیلوگے تو قیامت
میں اسکا حساب دینا ہوگا ۱۲ ف ۱۶ مطلب یہ ہے
کہ جب کوئی آدمی بیمار ہو اور لوگ اسکے دیکھنے کو جاویں
وہ انسے رائے پوچھے کہ میں اپنی اولاد کے لیئے کیا چھوڑ
جاؤں اور اللہ تم کی راہ میں کسقدر دیجاؤں تو ایسی
رائے نہ دی جسمیں اولاد کی حق تلفی ہو مثلاً انکو سارا
مال دے آوے اہل خیرات کرنیکی ترغیب ہیں بلکہ ایسی رائے دینا
چاہیے جس میں اولاد کا حق محفوظ رہے ان لوگوں
کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اگر یہ مرتے ہوتے اور انکی اولاد
صغیر سن ہوتی تو اپنی اولاد کی کیسی کچھ فکر کرتے
اور کسقدر دولت ان کے لیئے چھوڑ جاتے ایسی ہی
دوسرے کی اولاد کا بھی خیال رکھنا اور اللہ تم سے
ڈرنا چاہیئے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۳۷۶ ف ۱۱ فتح البیان میں
ہے کہ اللہ تعالے نے اس آیت میں حرام اور حلال عورتوں
کا ذکر کیا تو سات عورتیں خون کے رشتے سے اور
چھ دودھ کے اور نکاح کے رشتے سے حرام فرمائیں
اور حدیث سے پھوپھی اور بھتیجی کا اور خالہ اور
بھانجی کا بھی اکٹھا کرنا منع ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے
کہ ایک بہن کو طلاق دے پھر دوسری بہن سے نکاح
کرے یا پھوپھی اور خالہ کو طلاق دے پھر اسکی بھتیجی
یا بھانجی سے نکاح کرے اسپر سب علماء کا اتفاق ہے
اب اختلاف ہی اس میں کہ جس عورت سے نکاح کیا
اور صحبت نہ کی تو اس کی ماں سے نکاح کرنا
جائز ہے یا نہیں اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ نکاح کرتے
ہی عورت کی ماں حرام ہوجاتی ہے لیکن اسکی بیٹی
حرام نہیں ہوتی جب تک اس سے صحبت نہ کرے
اور حضرت علی رضہ اور زید بن ثابت رضہ اور عبداللہ
بن زبیر رضہ اور مجاہد رح اور ابن عباس رضہ کا یہ قول
ہے کہ عورت کی ماں بھی حرام نہیں ہوتی جب تک
اس سے صحبت نہ کرے اور اس آیت میں عبارت
(جن سے تم صحبت کرچکے) دونوں سے متعلق
ہے لیکن صحیح وہی مذہب ہی جو اکثر علماء کا ہی حنفیہ
میں ہی کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے

تو اسکی ماں سے نکاح درست نہیں اس عورت کو صحبت کی ہو یا نہ کی ہو البتہ اس عورت کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے اگر صحبت سے پہلے اسکو طلاق دیدے اب مائوں میں ان کی ماں اور باپ کی ماں یعنے نانی دادی سب داخل ہیں اور بیٹیوں میں نواسیاں اور پوتیاں سب داخل ہیں اور بہنیں سب حرام ہیں خواہ حقیقی ہوں یا علاتی یا اخیافی اور پھوپھی میں باپ کی پھوپھی دادا کی بھی پھوپھی داخل ہے اسی طرح نانا کی بہن اور خالہ میں ماں کی ہر طرح کی بہنیں داخل ہیں اور اسیطرح دادی کی بہن بھتیجی میں بھائی کی بیٹی پوتی نواسی سب داخل ہیں اسیطرح بھانجی میں بہن کی بیٹی پوتی نواسی اور دودھ مائیں وہ حرام ہیں جن کا دودھ آدمی نے دو برس کے اندر پیا ہو اور کم سے کم پانچ بار چوسا ہو جیسے صحیح حدیث میں ہے ۱۲ ف ۱۱ یعنے جس عورت کا خاوند موجود ہے اس سے دوسرا نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے خاوند سے جدا نہ ہو جاوے مگر اس حکم سے وہ عورتیں مستثنے ہیں جنکے تم مالک ہو جاؤ یعنے تمہاری لونڈیاں وہ تم کو حلال ہیں گو انکے خاوند موجود ہوں اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ کافروں کے ملک سے جو دار الحرب ہو عورتیں قید ہو کر آویں وہ لونڈیاں ہو جاتی ہیں جنسے مسلمانوں کی ملک تو انسے ملک کو صحبت کرنا درست ہے اگرچہ ان کے خاوند دار الحرب میں زندہ ہوں دوسرے یہ کہ لونڈی بیچی جاوے تو جس نے خریدا وہ اس سے صحبت کر سکتا ہے اگرچہ اس کا خاوند موجود ہو کیونکہ بیچنے سے وہ نکاح فسخ ہو گیا ہو اسکا اگلے مالک نے کیسے کر دیا تھا ۱۲ ف ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۸۲ ف یعنے دودھ پلانے والی سے جما ہوا رتم نے شروع میں شیرائی بتی وہ اسکے حوالے کر دیوے حکم وجوب کے طور پر نہیں ہے اور نہ دودھ پلانیوالی کو نوکر رکھنے میں یہ شرط ہے کہ ماہوار پیشگی ادا کر دیجاوے بلکہ استحباباً ہے یعنے بہتر یہ ہے کہ دودھ پلانا جب شروع ہو اسی وقت جو ماہوار شیرینی بتی وہ دودھ پلانے والی کو دیدی جائے تاکہ وہ خوشی سے دودھ پلاوے اور بچہ کو اس کے دودھ سے طاقت آوے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۸۵ ف عورتوں پر مردوں کے یہ حق ہیں کہ مرد انکی اطاعت کرنا جب وہ صحبت کے لیئے بلاویں اور کوئی شرعی یا طبعی عذر نہ ہو تو خوشی سے قبول کرنا گھر کا بندوبست اور انتظام کرنا خاوند کے مال کی محافظت کرنا خوش خلقی اور ملائمت سے خاوند کو خوش رکھنا دستور کے موافق مانگ چوٹی خوشبو صاف ستھرے کپڑوں سے آراستہ رہنا - اور عورتوں کے حق مردوں پر یہ ہیں کہ نان ونفقہ دستور کے موافق دینا انکی دلجوئی کرنا خوش رکھنا ابن عباس رضہ نے کہا میں اسکو پسند رکھتا ہوں کہ اپنی عورت کے خوش کرنے کو آراستہ رہوں جیسے وہ میرے لیئے زینت اور آرائش کرتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ بہتر تم میں سے وہ لوگ ہیں جو اپنی بی بیوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں ۱۲ ف اسکو سوگ کی عدت کہتے ہیں اس حکم سے وہ عورتیں مستثنے ہیں جو بیٹ والیاں ہوں انکی عدت وضع حمل ہے دوسری آیت سے واولات الاحمال اجلھن اخیر تک ۱۲ ف مثلاً کسی سے نکاح کا پیام کریں یا عدت کے مکان سے اٹھ جاویں یا نکاح کر لیں ۱۲ ف ۹ مسلمانو یا عورت دار تو ۱۲ ف سوگ کی عدت واجب ہے عورت پر صحیح حدیث میں ہے کہ جو عورت اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہو وہ کسی میت پر سوگ نہ کرے تین دن سے زیادہ مگر خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۸۶ ف ۹ تمکو معلوم نہ ہو گی عدت کیا ہے ۱۲ ف انکی بھی عدت تین مہینے ہیں آیت عدت طلاق کی ہے لیکن خاوند کے مر جانے کی صورت میں ایسی عورتوں کی عدت چار مہینے دس دن ہیں ۱۲ ف خواہ انکو طلاق دیا جائے یا انکا خاوند مر جائے ہر حال میں یہ حکم ہے ۱۲ ف ۱۲ بعضوں نے کہا یہ حدیث والی عورت کی عدت جب اسکا خاوند مر جائے اخیر میعاد ہے یعنے چار مہینے دس دن اگر وضع حمل اس سے پہلے ہو جائے اور وضع حمل اگر چار مہینے دس دن اس سے پہلے گذر جائیں حضرت علی رضہ سے ایسا ہی منقول ہے لیکن عبداللہ بن مسعود رضہ نے کہا یہ سورۃ بقر کے بعد اتری ہے اور حاملہ عورت کی عدت یہی ہے کہ وہ بچہ جنے خواہ وہ مطلقہ ہو یا اسکا خاوند مر جائے ایک حدیث میں ہے کہ سبیعہ اپنے خاوند کے مرنے کے چالیس دن بعد جنی آن حضرت صلعم نے اسکا نکاح کر دیا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۸۷ ف یہ جو فرمایا تعلیم کرتا ہے یعنے دین اور دنیا دونوں کی اصلاح اس قرآن شریف سے ہوئی ہے اسیطرح حدیث سے بعضے نا سمجھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ دین کو ہماری دنیاوی امور سے کچھ غرض نہیں اور کٹ حجتی کے طور پر ایک حدیث پیش کرتے ہیں کہ تم اپنے دنیا کے کاموں کو خوب جانتے ہو یہ خیال بالکل غلط ہے - قرآن اور حدیث دونوں دنیاوی احکام سے بھرے ہوئے ہیں - نکاح طلاق سود بیع خلع شفعہ وصیت میراث اکل وشرب لباس دنیا کے سب کاموں میں اللہ اور اسکے رسول نے حکم دیے ہیں جنپر چلنا فرض ہے - جو حدیث یہ لوگ پیش کرتے ہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے ان کاموں میں جن پر اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول نے کوئی حکم نہیں دیا اسمیں تمکو اختیار ہے کہ اپنی پسند کے موافق چلیں مثلاً ہم پاجامہ کہاویں یا قورمہ پلاؤ نہ پہنیں یا تہ بند باندھیں کسی حال میں ہم گنہ گار نہ ہونگے ۱۲ ف گروی لینی ضرور نہیں لیکن الخ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۳۸۸ ف یہ نصیحت پہونچنے کے بعد ۱۲ ف یہ مبالغہ کے طور پر فرمایا یعنے بہت دنوں تک دوزخ میں رہیں گے کیونکہ جو کوئی سود کو حرام سمجھ کر کھاوے وہ گنہگار ہے کافر نہیں ہے اور گنہگار جو باایمان ہو اللہ سے امید ہے کہ اسکو کبھی نہ کبھی دوزخ سے نجات ملیگی ۱۲ ف ۱۳ یعنے سود خوار کو برکت نہیں ہوتی ایسی ایسی آفتوں میں گھر جاتا ہے کہ اور نقصان ہوتا ہے آمدنی کم ہو جاتی ہے ۱۲ - ۱۲ ف ۱۴ یہ بھی ناشکری ہے کہ حق تعالیٰ نے دولت دی ہو اور پھر اپنے محتاج بھائی کو بے سود نہ کھوائے قرار نہ دیوے ۱۲ ف ۱۵ یعنے منع ہونے سے پہلے جو لے چکے سو لے چکے اور اگلا چھوڑا ہوا اب تم انکو بالکل حساب سے خارج کر دو اور اپنا اصل مال پیسے لو ۱۲ ف ۱۶ یعنے جب خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتے تو دشمن ہو کے خدا اور رسول کے دشمن کو ہر وقت لڑائی کے لیئے تیار رہنا چاہیئے ابن عباس رضہ نے کہا سود خوار کو قیامت کے دن حکم ہو گا کہ اپنے ہتھیار کو جنگ کے لیئے اٹھا بعضوں نے کہا جو مسلمان

سود کہا نہ چھوڑیں اسنے حاکم اسلام کو لڑنا چاہیے ف۱۱ یعنے اگلا لیا ہوا سود اگر اصل میں ملا لیا جاوے تو تم پر ظلم ہوگا اور منع ہونے کے بعد اگلا چڑھا ہوا سود تم مانگو تو تمہارا ظلم ہے اللہ تعالے نے بہت انصاف کے ساتھ فیصلہ فرمادیا کہ جو لے چکے وہ تو تمہارا ہو گیا اب آئندہ سود نہ لو اپنا اصل روپیہ لے لو ۱۲ ف۱۲ اور آخرت میں تم کو عذاب سے نجات ہو سود تھوڑا لے یا بہت ہر طرح حرام ہے مگر یہ صورت اور زیادہ سخت گناہ ہے کہ سود اصل مال سے دوگنا اور چوگنا ہو جاوے جیسے عرب کے سود خوار کیا کرتے تھے کہ جب وعدہ آگیا تو سود کو اصل میں ملا لیتے اور سود در سود لیتے یہانتک کہ ایک ذرہ سے قرضے میں مدتوں کی کل جائداد پھنس جاتی ۱۲-۱۳-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۹۱ ف۵ بقرار ہونے سے مراد یہ ہے کہ مرنے اور ہلاکت کا ڈر ہو اگر نہ کھاوے مثلاً کوئی زبردستی کرتا ہو یا بھوک سے یہ نوبت پہونچے اب اگر ہمیشہ یہ حالت قائم رہے تو سیر ہو کر کھانا بھی درست ہے اور جو شاذ و نادر کبھی ایسا اتفاق ہو تو بقدر ضرورت یعنے سد رمق کہا سکتا ہے۔ شافعی رح اور ابو حنیفہ رح کا بھی قول ہے اور امام مالک رح نے کہا سیر ہو کر کھا سکتا ہے نافرمانی اور سرکشی نہ کرتا ہو یعنے حاکم اسلام پر باغی نہ ہو۔ اسیطرح ڈاکو یا رہزن نہ ہو تارک جماعت اور مفسد اور قاطع رحم نہ ہو ورنہ اسکو بیقراری کی حالت میں بھی یہ رعایت نہیں ہو سکتی ۱۲ ف

پہلے پہل شروع اسلام میں شراب پینا حرام نہ تھا حضرت عمر رضہ نے کہا یا اللہ شراب کے باب میں ہمکو صاف صاف حکم دے تب یہ آیت اتری اسکو سنکر بھی حضرت عمر رضہ کی تسلی نہیں ہوئی اور دعا کہا تو سورہ نساء کی یہ آیت اتری کہ نماز نشہ کی حالت میں مت پڑھو تب بھی انکو تشفی نہیں ہوئی اور دعا کہا آخر سورہ مائدہ کی وہ آیت اتری کہ شراب اور جوا اور بتوں کے تھان اور پانسے گندے ہیں یہ سب پلید ہیں اور شیطان کے کام اب تم باز رہتے ہو اسوقت حضرت عمر رضہ کو اطمینان ہوا اور کہنے لگے پروردگار ہم باز آئے باز آئے ۱۲ ف۸ یہود کہتے تھے کہ اگر عورت کو اوندھا لٹا کر اسکے فرج میں جماع کرے تو بچہ ترچھا ہوتا ہے اللہ تعالے نے اسکا رد کیا اور مسلمانوں کو اجازت دی کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں جسطرح اور جہاں سے چاہو بیج ڈالو سامنے یا پیچھے سے لٹا کر یا کھڑے ..... یا بٹھا کر مطلب یہ ہے کہ جماع کے لیئے کوئی خاص آسن نہیں ہے جو آسن تمکو بھلا لگے اسکو اختیار کرو صرف اس کا خیال رکھو کہ نطفہ جو بیج ہے کھیتی کے مقام میں جاوے یعنے دخول ہمیشہ فرج میں ہو نہ دبر میں کیونکہ دبر تو نجاست کا مقام ہے نہ پیداوار کا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۹۲ ف۱۴ شکاری جانور کتا ہو یا باز یا بحری یا چیتا بشرطیکہ شکار کی اس کو تعلیم دی گئی ہو اور وہ جانور کو پکڑ رکھے اپنے مالک کے لیئے کھاوے شکار کو کھانا درست ہے ۱۲ ف۱۵ مراد وہی دن ہے عرفہ کا جس دن الیوم اکملت لکم الآیہ اتری یا اور دن ۱۲ ف۱۶ کتاب والوں سے مراد یہود اور نصارے ہیں تو اور پیغمبروں کے جیسے مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیرو اس میں داخل ہونگے کہانے سے مراد ان کا کاٹا ہوا جانور ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۹۳ ف۱۴ سورہ مائدہ کے پہلے رکوع میں مگر سورہ مائدہ تو بعد اتری اسی سورت کے سترویں رکوع کی آیت ہوگی ۱۲ ف۱۵ جو حلال کو حرام کرتے ہیں اور حرام کو حلال۔ اب کوئی یہ خیال نہ کرے کہ اسلام کی شریعت میں کھانا پینا ہی بڑی اہم بات ہے بلکہ ہر طرح کے گناہ ہونے سے پرہیز کرنا ضرور ہے تو فرمایا وذروا ظاہر الاثم الآیہ ۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۹۶ ف۱۱ جب یہ معلوم ہو کہ درست خوشی سے راضی ہے اس آیت کو بعضوں نے منسوخ کہا ہے بعضوں نے کہا منسوخ نہیں ہے کہتے ہیں مسلمان جب جہاد کو جاتے تو اپنے گھر کی کنجیاں ایسے معذور لوگوں کی سپرد کر جاتے اور ان کو اپنے گھر میں رہنے اور کھانے کی اجازت دے جاتے لیکن اون کو اس میں تامل ہوتا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۹۷ ف۱۱ یہ جو فرمایا تعلیم کرنا ہے یعنے دین اور دنیا دونوں کی اصلاح اس قرآن شریف سے ہوئی ہے اسیطرح حدیث سے بعضے نا سمجھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ دین کو ہماری دنیا کی امور سے کچھ غرض نہیں اور کٹ حجتی کے طور پر ایک حدیث پیش کرتے ہیں کہ تم اپنے دنیا کے کاموں کو خوب جانتے ہو یہ خیال بالکل غلط ہے قرآن اور حدیث دونوں دنیاوی احکام سے بھرے ہوئے ہیں نکاح۔ طلاق۔ سود۔ بیع۔ خلع۔ شفعہ۔ وصیت میراث۔ اکل و شرب۔ لباس وغیرہ کے سب کاموں میں اللہ اور اسکے رسول نے حکم دیے ہیں جنپر چلنا فرض ہے جو حدیث یہ لوگ پیش کرتے ہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے ان کاموں میں جن میں اللہ تعالے اور اس کے رسول نے کوئی حکم نہیں دیا جیسے ہمیں اختیار ہے کہ اپنی سہولت کے موافق چلیں مثلاً ہم ہل گدھا دیں یا تو رہ یا بجارہ پہنیں یا نہ باندھیں کسی حال میں ہم گنہگار نہ ہونگے ۱۲ ف۱۲ خود اپنے خلاف گواہی یہ ہے کہ دوسرے کے حق کا اقرار کرے انکار نہ کرے نہ پچھاوے ۱۲ ف۱۳ تم کو گواہی میں نہ مفلس پر رحم کرنا چاہیئے نہ الدار سے ڈرنا چاہیئے جو حق ہے وہ کہہ دینا چاہیئے یہ موقع رحم اور ڈر کا نہیں ہے دنیا میں اپنے بعد ماں باپ اور عزیزوں سے محبت ہوتی ہے گواہی میں انکی بھی رعایت نہ کرے تو مفلس پر رحم کا کیا ذکر ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۳۹۹ ف۱۱ قرآن میں سحت کا لفظ ہے یعنے حرام مال اصل میں سحت کے معنے مٹنے کے ہیں حرام مال تمام نیکیوں کو مٹا دیتا ہے بعضوں نے کہا سحت سے رشوت مراد ہے۔ حدیث میں ہے کہ رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں ملعون ہیں رشوت کے حکم میں ہے سفارش سنکر غلط یا رعایتی فیصلہ کرنا ۱۲ ف۱۲ اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر کو اختیار دیا کہ ایسے کافر حرام خوار جو جھگڑے تیرے پاس لاویں اگر تیرا جی چاہے تو انکا فیصلہ کر دے اگر تیرا جی نہ چاہے تو انکو صاف جواب دیدے ۱۲ ف۱۳ انصاف کرنیوالے کے دشمن آخیر میں خود ذلیل و خوار ہوتے ہیں ۱۲ ف۱۴ اسکے موافق کیوں نہیں فیصلہ کرتے ۱۲ ف۱۵ خیر جب تو فیصلہ کر دیتا ہے اور تیرا حکم توریت کے موافق ہوتا ہے تو ۱۲ ف۱۶ نہ وہ توریت پر ایمان لائے ہیں نہ تجھ پر ایمان لائے ہیں وہ تو اپنی غرض کے وقت ایک مطلب سے تیرے پاس مجموعہ ہوتے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۴۰۲ ف۱۱ صہیب بن سنان رومی ایک شخص تھے ان کو مشرکین نے پکڑ لیا اور یہ چاہا کہ وہ اسلام سے پھر جاویں لیکن انہوں نے اپنا سارا مال دے ڈالا اور دین کو بچا لیا اور مدینہ منورہ میں آگئے تب یہ آیت اتری ۱۲ ف۱۲ کیونکہ جہاد میں جان و مال کا ضرر ہے عزیزوں اور دوستوں سے جدا ہونے کا ڈر ہے ابو داؤد نے زید بن اسلم سے کیا ابو ہریرہ رضہ سے آن حضرت صلعم نے فرمایا جہاد فرض ہے تم پر ہر امیر (حاکم) کے ساتھ ہو کر نیک ہو یا بد اور ایک روایت میں ہے کہ جب جہاد کے لیئے بلائے جاؤ تو نکل کھڑے ہو ۱۲ ف۱۳ کہ کونسی چیز تمہارے حق میں بھلی ہے کونسی بری ہے ۱۲ ف۱۴ کیونکہ تمکو غیب کا علم نہیں ہے اوائل اسلام میں جہاد فرض نہ تھا مسلمانوں کو حکم تھا کہ کافروں کی ایذا دہی پر صبر کریں اور وقت کے منتظر رہیں جب آنحضرت صلعم مدینہ میں تشریف لائے اور مسلمانوں کو کسی قدر قوت حاصل ہوئی تو حق تعالے نے جہاد کا حکم فرض کافروں

سے لڑنا فرض کیا اور اسی کیوجہ سے اسلام کو بیحد ترقی ہوئی ایک حدیث میں ہے کہ جہاد قیامت تک باقی رہیگا یعنے اسکی فرضیت ہمیشہ قائم رہیگی یہاں تک کہ میری اخیر امت دجال سے لڑے گی ۱۲ ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۴۰۳ ف۱۱ یہ جنگ احد کا ذکر ہے بعضوں نے کہا بدر کا۔ بعضوں نے کہا احزاب کا اور صحیح یہ ہے کہ جنگ احد کا ذکر ہے اور آپ پچاس کم ایک ہزار آدمی لیکر جمعہ کی نماز کے بعد مدینہ منورہ سے نکلے کافروں کا لشکر تین ہزار کا تھا آپ گھاٹی میں جاکر سات شوال سنہ ۳ ہجری کو ٹھیرے اور دشمن کے مقابل صفیں جمائیں پچاس آدمیوں کو عبداللہ بن جبیر کی کمان میں دے کر یہ حکم فرمایا کہ وہ پشت کیطرف کی محافظت رکھیں اگر کافر ادہر سے آویں تو تیر مار مار کر انکو ہٹا دیں خواہ ہم کو فتح ہو یا شکست ۱۲ ف۱۲ اور نامردی انکے دل میں سما گئی ۱۲ ف۱۳ اسنے ان کو سنبھال لیا اور مضبوط کر دیا ۱۲ ف۱۴ ہوا یہ تھا کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لشکر کے ساتھ مدینہ سے نکلے تو عبداللہ بن ابی منافقوں کا سردار بھی ساتھ تھا راستہ میں اسنے دغا دی اور اپنے ساتھیوں کو لیکر لوٹ چلا اسکے لوٹنے سے قبیلہ خزرج میں سے بنو سلمہ نے اور قبیلہ اوس میں سے بنو حارث نے جو میمنہ اور میسرہ میں تھے نامردی کرنا چاہی مگر اللہ تعالیٰ نے پھر انکا دل مضبوط کر دیا اور وہ میدان جنگ میں قائم رہے ۱۲-

ف۱۵ تو جب تم تھوڑے سے تھے اور کافر بہت۔ دوسرے انکے پاس جنگ کا سامان تھا تم بے سامان تھے تو ہی اللہ تعالیٰ نے تمکو غالب کر دیا ستر کافر قید ہوئے اور ستر قتل تو اب نامردی کی کیا وجہ ہے اللہ پر بھروسا رکھو ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۴۰۵ ف آپ فرما رہے تھے اے اللہ کے بندو میرے پاس آؤ میں اللہ کا رسول ہوں جو کوئی پھر حملہ کرے کافر پر اسکو جنت ملیگی ۱۲ ف۱۷ ایک تو بھاگنے کا غم دوسرے زخمی ہونے کا غم یا ایک مشرکوں کی فتح کا غم دوسرے اپنے نقصان کا غم ۱۲ ف۹ جیسے لوٹ اس لڑائی میں یا فتح ۱۲ ف۱۰ بلکہ صبر اور استقلال اختیار کرو ۱۲ ف۱۱ یعنے بلا اور مصیبت پر ۱۲ ف۱۲ یہ لوگ سچے مسلمان تھے ابن عباس رضہ نے کہا اونگھ اوسی کو آتی ہے جس کو اطمینان ہو گھبراہٹ میں اونگھ نہیں آتی ابو طلحہ رضہ نے کہا احد کے دن مجھ کو ایسی اونگھ آئی کہ تلوار میری ہاتھ سے گری جاتی پھر میں تھام لیتا پھر گرنے لگتی پھر تھام لیتا دبیر نے کہا میں نے دیکھا میں ساتھ تھا آنحضرت صلعم کے جب بہت خوف کا وقت ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ہم پر نیند بھیجدی ہم میں سے ہر شخص اپنی ٹھوڑی سینے پر لگائے تھا ۱۲ ف۱۳ جیسے پیغمبر نے وعدہ کیا تھا کہ اللہ تم کو فتح دے گا ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۴۰۷ ف۱۱ بعضوں نے کہا یہ آیت احد کے شہیدوں میں بعضوں نے کہا بدر کے شہیدوں میں اتری ہو بہر حال تمام شہیدوں کو شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جاویں یعنے اسکے دین کے بچانے اور دین کی ترقی میں ۱۲ ف۱۲ دنیا میں زندہ ۱۲ ف۱۳ لیکن جہاد میں مصروف ہیں ۱۲ ف۱۴ اور اللہ کی خوشی بیان کی تھی کہ ان کو نہ رنج ہے نہ ڈر یعنے امن میں ہیں اور اس آیت میں یہ بیان ہے کہ امن کے سوا اسکی نعمتیں جو ملی ہیں انپر بھی خوشی کر رہے ہیں اسیطرح اسکے فضل پر اسیطرح اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہونے پر نعمت سے مراد تو انکا مقرری ثواب ہے اور فضل یہ ہے کہ مقرری مزدوری سے زیادہ جو اللہ تعالیٰ نے دیا ۱۲ ف۱۵ اور بلانے پر چل کھڑے ہوئے ۱۲ ف۱۶ جب جنگ احد تمام ہوئی ابو سفیان جو کہ سردار تھا کافروں کا کہہ گیا کہ اگلے سال بدر پر لڑائی ہے اور حضرت صلعم نے قبول کر لیا جب اگلا سال آیا حضرت صلعم نے لوگوں کو حکم کیا کہ چلو لڑائی کو اسوقت جنہوں نے رفاقت کی اور تیار ہوئے انکو یہ بشارت ہے کہ شکست کے بعد پھر جرأت کی ۱۲ موقع ف۱۷ یعنے نعیم بن مسعود نے ۱۲-

ف۱۸ یا تمہارے مقابلہ کے لیئے وہ جمع ہوئے ہیں ۱۲ ف۱۹ اور ان کے مقابلہ کا قصد مت کرو ۱۲ ف۲۰ وہ ذرا بھی بودے نہیں ہوئے ۱۲ ف۲۱ یعنے اس خبر نے بجائے اسکے کہ ان کے ایمان اور اعتقاد کو کم کرتی اور زیادہ کر دیا ۱۲ ف۲۲ اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ ایمان گھٹتا اور بڑھتا ہے اور اہل حدیث کا یہی قول ہے حسبنا اللہ ونعم الوکیل حضرت ابراہیم نے اسوقت کہا تھا جب آگ میں ڈالے گئے وہی کلمہ آنحضرت صلعم اور مسلمانوں نے بھی کہا جب نعیم نے انکو یہ خبر سنائی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۴۰۹ ف۹ نسائی نے ابن عباس رضہ سے روایت کیا کہ عبدالرحمن بن عوف اور انکے ساتھی آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ شرک کے زمانہ میں ہم عزت دار تھے اور جب مسلمان ہوئے تو ذلیل ہو گئے آپ نے فرمایا مجھے معاف کرنیکا حکم ہے لوگوں سے لڑائی مت کرو پھر جب آپ مدینہ میں آئے اور جہاد کا حکم ہوا تو بعضے لوگ رک رہے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف۱۰ یعنے موت کے بعد میں ضرور گرفتار ہوگے ۱۲ ف۱۱ یہ آیت ان منافقوں کے بارہ میں اتری جنہوں نے جنگ احد کے شہیدوں کو دیکھ کر کہا اگر یہ لوگ ہمارے پاس رہتے تو کبھی نہ مارے جاتے ۱۲ ف۱۲ یعنے اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے جہاد کا اسپر ہر شخص کو چلنا چاہیئے اور ہر شخص اپنی اپنی ذات کا ذمہ دار ہے تو اپنی ذات کا ذمہ دار ہے دوسروں کی پرسش تجھ سے نہ ہوگی ۱۲

ف۱۳ جنگ احد کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو سفیان میں یہ وعدہ ہوا تھا کہ سال آئندہ بدر کے مقام پر پھر لڑائی ہو جسکا قصہ اوپر گذر چکا ۱۲

ف۱۴ قریش کے کافروں کی کیا حقیقت ہے ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۴۱۰ ف۱۲ یا تمہاری اطاعت قبول کرے یا کلمہ پڑھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۱۲

ف۱۳ بخاری نے ابن عباس رضہ سے روایت کیا کہ مسلمانوں کے ایک گروہ نے ایک شخص کو دیکھا جو کے ساتھ بکریاں تھیں اسنے کہا السلام علیکم مسلمانوں نے کہا اسنے اپنے تئیں ہم سے بچانے کے لیئے سلام کیا کہ اپنے تئیں ہم سے بچا دے آخر اسکو قتل کیا اور اسکی بکریاں لے لیں تب آیت اتری ۱۲ ف۱۴ یعنے اسطرح جلد بازی سے ایک مسلمان کو مارنا اور اسکا مال لوٹ لینا کیا ضرور ہے اللہ تعالیٰ کے پاس بہت سی جائز غنیمتیں موجود ہیں یعنے اللہ تعالیٰ تم کو بہت سی لوٹ دیگا جو شرعاً درست اور جائز ہے اور اس ناجائز لوٹ کی تم کو حاجت نہ ہوگی ۱۲

ف۱۵ یعنے کافروں میں گھرے ہوئے اپنے ایمان کو چھپاتے تھے یا تمہاری جانیں بھی کلمہ پڑھنے کی وجہ سے بچیں تھیں ۱۲ ف۱۶ اسلام کو عزت دی یا تم کو اسلام کی توفیق دی ۱۲ ف۱۷ یعنے بیمار یا لولے لنگڑے اندھے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۴۱۲ ف۵ یعنے تمہارے قبضے میں آجاوے گا تم اوسکو مار کر قتل کر دیا قید کر دو ۱۲ ف۱۶ یعنے غافل نرم نوار جس میں لڑائی کا سامان نہ تھا ۱۲ ف۱۷ یا اپنے حکم سے جو اوس نے تم کو لڑنے کے لیئے دیا دین حق کی مضبوطی کرے یا حق کو ظاہر کرے اور اپنے کلمے یعنے دین کو غالب کرے ۱۲ ف۱۸ یا انکو اخیر تک فنا کر دے اونکا پچھلا شخص یہی باقی نہ رہے ۱۲ ف۱۹ یعنے اسلام کے غلبے سے ناراض ہوں اس آیت میں کافروں کی جڑ کاٹنے کی غرض بیان فرمائی یعنے کافروں کے مارنے سے یہ خونریزی منظور ہے نہ دنیا کا فائدہ بلکہ سچے دین کو غالب کرنا منظور ہے اور شرک اور کفر کو دبانا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۴۱۳ ف۵ دوسری بات یہ تھی کہ ۱۲ ف۱۶ انہوں نے جو یہ تدبیر باندھی تھی کہ قافلہ کو بچا لائیں گے اور مسلمانوں کا زور بالکل توڑ دینگے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو الٹ دیا خود ہی

مارے گئے اور بڑے نقصان کے ساتھ پسپا ہوکر ۱۲ ف۱۷ قریش کے کافر ۱۲ ف۱۸ یا اسکو تمسخر
طور پر مکہ کے کافروں سے فرماتا ہے وہ جب آن
حضرت ﷺ سے لڑنیکے لیئے چلے تو کعبہ کے پردوں سے
لٹک کر دعا مانگتے رہے اور کہنے لگے یا اللہ دونوں
فوجوں میں سے جو تیرے نزدیک اچھی اور عمدہ اور ہدایت
پر ہے اسکو فتح دے (گویا اپنے اوپر آپ بد دعا کی) ۱۲
ف۱۹ شرک سے اور مسلمانوں کی مخالفت سے ۱۲۔
ضمیمہ متعلق صـ۴۱۴ ف۱۳ اختلاف کرتے
کوئی کہتا لڑو کوئی کہتا نہ لڑو وہ بہت ہیں ہم
تھوڑے ہیں ۱۲ ف۲۴ ان دونوں باتوں سے مسلمانوں
کو ۱۲ ف۲۵ نہ ہمت ہارنے کا موقع ہوا نہ تکرار
کا ۱۲ ف۲۶ وہی فاعل حقیقی ہے۔ اس آیت کی تفسیر
سورۂ آل عمران کے دوسرے رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲
ف۲۷ جمے رہو یعنے بھاگو نہیں اللہ تعالیٰ کو بہت یاد
کرو یعنے اوس سے مدد مانگو اور اس پر بھروسا
کرو ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔
ضمیمہ متعلق صـ۴۱۵ ف۱۳ تم کو اون کی دل
کا حال معلوم نہیں یعنے یہود یا منافق ۱۲ ف۱
ابن عباس رضؓ نے کہا یہ آیت منسوخ ہے فاقتلوا
المشرکین سے ۱۲ ف۱۵ ظاہر میں صلح کرکے ۱۲۔
ضمیمہ متعلق صـ۴۱۶ ف۹ اب یہ حکم قیامت
تک قائم رہا کہ دو چند کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا
جائز نہیں اگر دو چند سے بھی زیادہ ہوں تو بھاگنا
گناہ نہ ہوگا لیکن لڑنا اور جمے رہنا ہر حال میں افضل
ہے ۱۲ ف۱ اور ان کا زور نہ توڑے جب کافروں
کا زور ٹوٹ جاوے اور اسلام پھیل کر غالب ہو
جاوے تو اوسوقت اختیار ہے چاہے قیدیوں کو
قتل کرے اور چاہے مفت احسان رکھکر چھوڑ دے
چاہے فدیہ لیکر چھوڑ دے ۱۲ ف۱۱ اسواسطے
قیدیوں کا قتل کرنا پسند نہیں کرتے روپیہ لیکر انکو
چھوڑ دینا پسند کرتے ہو ۱۲ ف۱۲ قتادہ رضؓ نے کہا
آنحضرت ﷺ کے اصحابوں نے بدر میں جو کافر قید ہوئے
تھے اونسے فدیہ لیا چار ہزار درم ۱۲ ف۱۳ کہ اس وقت
کے لیئے لوٹ کا مال حلال ہے لیکن بدر میں جو مسلمان
لڑے اون کے گناہ بخشدیے گئے یا جس امت میں
اس کا پیغمبر موجود ہو اسپر عذاب نہیں اوترے گا
یا جو نادانستہ کوئی خطا کرے اس کو عذاب نہ ہوگا ۱۲
ف۱۴ لوٹ کا یا فدیہ کا مال ۱۲ ف۱۵ یعنے مسلمانوں
کے فیصلے میں ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔
ضمیمہ متعلق صـ۴۱۷ ف۱۱ اور جو مسلمان
کافروں کے ملک سے نہیں نکلے وہیں رہتے ہیں انکا

اسلام کیا ہے ۱۲ ف۱۲ یعنے مہاجرین اور انصار
کے لیئے ۱۲ ف۱۳ ایک مہاجرین اولین کہلاتے تھے جنہوں
نے آن حضرت ﷺ کے ساتھ یا اس کے کچھ ہی بعد یا آپ
سے بھی پہلے مدینہ میں ہجرت کی اور ایک وہ مہاجرین
تھے جنہوں نے جنگ بدر کے بعد یا صلح حدیبیہ کے بعد
مدینہ میں ہجرت کی اور مسلمانوں سے آکر ملگئے ۱۲ ف۱۴
یعنے مہاجرین اور انصار کیطرح ہیں ۱۲ ف۱۵ یعنے
عہد ختم ہوا اور دوستی کے علاقے کٹ گئے ۱۲۔ ۱۲
ضمیمہ متعلق صـ۴۱۸ ف۱۳ اوسکی قوم یا گھر
یا ملک میں ۱۲ ف۱۴ کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے اور اللہ
کا کلام کیسا ہوتا ہے تو اگر کوئی کافر اسلام کی کیفیت
معلوم کرنے کے لیئے یا قرآن سننے کیلیئے پناہ چاہے
تو اسکو پناہ دینا پھر اسکے امن کے ٹھکانے تک اسکو
پہونچا دینا چاہیئے اب جب وہ اپنے امن کی جگہ
پہونچ گیا تو پھر سارے کافر کو جس طرح اسکا مارنا
قتل کرنا درست ہے ۱۲ ف۱۵ یا کیونکر انکا عہد ہو
سکتا ہے وہ تو بے ایمان ہیں عہد کرتے ہیں پھر
توڑ ڈالتے ہیں ۱۲ ف۱۶ یعنے صلح حدیبیہ جو آنحضرت
ﷺ اور قریش کے کافروں میں مکہ کے قریب قرار
پائی تھی انکا اتنا خیال رکھو کہ جب تک ۱۲ ف۱۷
اپنے عہد پر قائم رہیں ۱۲ ف۱۸ اور عہد کا پورا کرنا بھی
پرہیزگاری کے لیئے نہایت ضرور ہے ہوا یہ تھا
کہ مکہ کے کافروں نے حدیبیہ میں دس برس کے لیئے آن
حضرت ﷺ سے صلح کی اس شرط پر جو لوگ مسلمانوں کی
پناہ میں ہیں انپر کوئی حملہ نہ کریگا اور نہ حملہ کرنے
والوں کی مدد کریگا اور مسلمان ان لوگوں پر حملہ نہ
کریگے جو کہ والوں کی پناہ میں ہیں نہ انپر حملہ کرنے
والوں کی مدد کریگے کہ والوں کی پناہ میں بنی بکر
کی قوم تھی اور مسلمانوں کی پناہ میں خزاعہ کی قوم
اتفاقاً بنی بکر اور خزاعہ میں جنگ ہوگئی مکہ کے کافروں
نے اپنے عہد کا کچھ خیال نہ کیا اور بنی بکر کی ہتھیاروں
سے مدد کی یہ حال دیکھ کر خزاعہ میں سے ایک شخص
عمرو بن سالم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر
ہوا اور فریاد کی کہ مکہ کے کافروں نے عہد توڑ ڈالا
آپ نے فرمایا اچھا تو میں ہی تمہاری مدد کرونگا
اور آپ نے آٹھ سنہ ہجری میں مکہ پر لشکر کشی کی
اور اوس کو فتح کیا ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔
ضمیمہ متعلق صـ۴۲۰ ف۹ حنین ایک وادی
ہے مکہ اور طائف کے بیچ میں مقام مکہ سے اٹھارہ
میل پر ہے وہاں ہوازن اور ثقیف کے لوگوں
سے آپ نے لڑائی کی شوال کے مہینہ میں اور مکہ
رمضان میں فتح ہو چکا تھا ۱۲ ف۱۰ کہتے ہیں اس

جنگ میں مسلمان گیارہ ہزار یا بارہ ہزار یا
سولہ ہزار تھے اور کافر چار ہزار تھے بعض مسلمانوں
نے کہا کہ اب ہم کیا مغلوب ہو سکتے ہیں جب بہت
کم تھے جیسے جنگ بدر میں تب تو کافر ہم پر غالب
ہوئے اللہ جل جلالہ کو یہ کلام پسند نہ آیا ۱۲۔
ف۱۱ مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے صرف آنحضرت ﷺ
اور چند صحابہ رضؓ میدان میں جمے رہے ۱۲ ف۱۲ کوئی
امن کا مقام تم کو نہ ملا ۱۲ ف۱۳ جو بھاگ گئے تھے
یا جو نہیں بھاگے تھے یا سب پر ۱۲ ف۱۴ کہتے ہیں
پانچ ہزار یا آٹھ ہزار یا سولہ ہزار فرشتوں کی
فوجیں اوتریں مگر انہوں نے لڑائی نہیں کی فقط
کافروں پر رعب ڈالنے کے لیئے اترے فرشتوں نے
صرف جنگ بدر میں لڑائی کی ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔
ضمیمہ متعلق صـ۴۲۲ ف۲۳ ہوا یہ کہ جب آپ
جنگ تبوک کو جانے لگے تو بہت سے منافق جھوٹے
جھوٹے عذر کرکے آپ سے اجازت کے خواہاں ہوئے
آپ نے انکو سچا سمجھ کر جلدی سے اجازت دیدی
اسپر اللہ کا عتاب ہوا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے
حبیب پر کمال عنایت ظاہر کی کہ قصور بیان
کرنے سے پہلے ہی یہ فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا
قصور معاف کردیا ۱۲ ف۲۳ کیونکہ اونکو تو خود جہاد
کا شوق ہے وہ جہاد پر مرتے ہیں پہلا جہاد میں
شریک نہ ہونے کی اجازت کیوں مانگنے لگے ۱۲ ف۲۴
جہاد میں شریک نہ ہونے کی ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔
ضمیمہ متعلق صـ۴۲۳ ف۱۵ مثلاً فتح ہو لوٹ
کا مال ملے ۱۲ ف۱۹ جیسے جنگ احد میں ہوئی تھی
۱۲ ف۲۰ پہلے ہی سے یہ بہانہ کر ۱۲ ف۲۱ جیسے
بن ابی منافق جنگ احد کے بعد کیا
اسی وجہ سے لوٹ کر چلے آئے تھے
لیا تھا ہم کو معلوم ہو گیا تھا کہ مسلمان مغلوب ہو
اور مارے جاویں گے ۱۲ ف۲۲ جہاں وہ باتیں کرتے
ہیں کسی مجلس میں یا پیغمبر ﷺ کے پاس وہاں سے
ف۲۳ یا کام بنانے والا یا حمایتی یا مددگار ۱۲ ف۲۴
سنو دنیا کے ساز و سامان یا دنیا کے کسی شخص پر ۱۲
ف۲۵ یا تو ہمکو فتح ہوگی وہ بھی بھلی ہے یا اللہ کے
راہ میں شہید ہونگے وہ بھی ایک نعمت ہے ۱۲
ف۲۶ دو بھلائیوں میں سے ایک کے منتظر ہیں ۱۲
ف۲۷ جیسے طاعون یا قحط یا اور کوئی بلا ۱۲۔
ضمیمہ متعلق صـ۴۲۶ ف۱۲ جیسے مزینہ
اور جہینہ اور اشجع اور اسلم اور غفار ۱۲ ف۱۳ یعنے جو اب
کرنیوالوں کو ۱۲ ف۱۴ یعنے ان کے ملک اور زمین
اور مکانوں اور کھیتوں میں ۱۲ ف۱۵ انکو قتل

کریں یا قید کریں یا لوٹ لیں ۱۲ ف۱۶ ان پانچوں
کاموں میں ۱۲ ف۱۷ یعنے ایک مقبول نیکی اون کے
لیئے لکھی جاتی ہے جس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس ضرور
ملیگا فتح البیان میں ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ کے کام میں
مصروف ہو اسکا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سب عبادت
میں داخل ہے یہاں ہمنے اردو کا محاورہ درست
کرنے کے لیئے عبارت میں عربی کی مطابقت نہیں کی
لفظی ترجمہ یوں ہے اس لیئے کہ ان لوگوں کو اللہ
کی راہ میں نہ کوئی پیاس ایسی ہوگی اور نہ کوئی تکلیف
اور نہ کوئی بھوک اور نہ وہ ایسے سرزمین پر چلیں گے جس سے
کافر غصے ہوتے ہیں اور نہ دشمن سے کچھ حاصل کرینگے
مگر انکے لیئے ایک نیک عمل اس کے بدل میں لکھا جاویگا"

ضمیمہ متعلق صـ۴۲۷ ف۱۶ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آگئے جیسے بلال اور عمار
اور خباب رضے اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲ ف۱۷ بعضوں نے
کہا عبداللہ بن ابی سرح بھی اون لوگوں میں داخل
ہے وہ بھی مسلمان ہوگیا اور مسلمانوں کے ساتھ
ہوکر جہاد کیا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۴۲۹ ف۹ کہتے ہیں اس ملک
سے خیبر مراد ہے جو ہجرت کے ساتویں سال فتح ہوا
اس لڑائی سے دو یا تین برس بعد بعضوں نے
کہا مکہ مراد ہے بعضوں نے کہا فارس اور روم کا
ملک ۱۲ ف۱۰ بے تامل انکو قتل کرو ۱۲ ف۱۱ جنگ
ختم ہو اور تم میں اور کافروں میں عہد ہو جائے یا وہ
مسلمان ہو جائیں ابن عباس رضہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے پیغمبر
اور مسلمانوں کو اختیار دیا ہے کہ قیدیوں کو خواہ قتل کریں
خواہ غلام لونڈی بنائیں خواہ مفت یا فدیہ لیکر
انکو چھوڑ دیں فدیہ اسوقت ہے جب کافروں کا زور
ٹوٹ چکا ہو اگر زور نہ ٹوٹا ہو تو قیدیوں کو قتل
کرنا چاہیئے جیسے دوسری آیت میں ہے ماکان لنبی
ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض اور آنحضرت
صعم نے جب بدر کے قیدیوں کو فدیہ لیکر
چھوڑ دیا تھا تو اللہ تعالیٰ کا عتاب ہوا تھا اور حضرت
عمر رضہ کی رائے پسند آئی تھی کہ ان قیدیوں کو قتل
کرڈالو یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ
آیت منسوخ ہے اس آیت سے فاقتلوا المشرکین
حیث وجدتموہم مجاہد رح نے کہا آنحضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اس آیت کو منسوخ
سمجھتے تھے اور عرب کے کافر اگر قید ہوں تو یا
وہ اسلام لائیں یا قتل کیئے جائیں اور دوسرے
کافروں سے فدیہ یہی لینا درست ہے ۱۲ ف۱۳
کون جہاد میں قائم رہتا ہے کون بھاگ جاتا ہے

تم کو شہادت اور جہاد کا ثواب دینا اور کافروں کو
تمہارے ہاتھ سے عذاب کرانا منظور ہے ۱۲ ف۱۳
انکو ہر نیک کام کا پورا ثواب ملیگا قتادہ رض نے کہا
یہ آیت احد کے دن اتری ۱۲ ف۱۴ ہر جنتی اپنا ٹھکانا
پہچان لیگا اور اپنے گھر میں جا بیٹھے گا صحیح بخاری
میں ہے قسم اس کی جسکے ہاتھ میں محمد صعم کی جان
ہے تم میں سے ہر ایک شخص اپنا مکان جنت میں
دنیا کے مکان سے زیادہ پہچان لیگا ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۴۳۰ ف۹ کہتے ہیں بیعت
الرضوان میں آپ کے ساتھ چودہ یا پندرہ سو صحابہ
تھے اور آنحضرت صلعم نے کئی بار صحابہ رضہ سے
بیعت لی ہے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور کبھی ارکان
اسلام پر جمے رہنے پر اور کبھی میدان جنگ پر
تھمے رہنے پر اور کبھی گناہ سے توبہ کرنے پر اور
آپ نے عورتوں سے بھی بیعت لی ہے اور حضرات
صوفیہ نے جس بیعت کا التزام کیا ہے اس کی اصل
شرع شریف سے ثابت ہے یہی توبہ کی بیعت ہے مگر
یہ بیعت واجب نہیں ہے سید علامہ رح نے کہا ایسے شخص
کے ہاتھ پر بیعت کرنا سنت ہے جو قرآن اور حدیث
کا عالم باعمل اور متقی پرہیزگار اور دنیا سے متنفر اور
آخرت کی طرف متوجہ ہو امر بالمعروف اور نہی عن
المنکر کرتا ہو اگلے علماء کی صحبت پائی ہوئی ہو باقی
کرامات وغیرہ یہ باتیں کچھ شرط نہیں ہیں ۱۲ ف۱۰ خدا
میں تیرے ساتھ نہیں گئے۔ یہ لوگ غفار اور مزینہ اور
جہینہ اور اسلم اور اشجع اور دئل کے قبیلوں میں سے
تھے جو مدینہ کے گرداگرد رہتے جب آنحضرت صلعم عمرے
کے لیئے مکے کو چلے تو قریش کے کافروں سے ڈر کر اپنے
گھروں میں رہگئے ۱۲ ف۱۱ دل میں کچھ اور ہی جانتے
ہیں کہ یہ جھوٹا بہانہ ہے اے پیغمبر صعم کہدے الخ ۱۲۔
ف۱۲ تم جو ڈر کر گھروں میں بیٹھ رہے کیا اللہ تعالیٰ کے عذاب
سے بچ سکتے ہو ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۴۳۲ ف۱۲ وہ ضد اور نفسانیت
سے بچے رہے اور جو خدا تعالیٰ اور رسول صعم نے حکم دیا اسپر
راضی رہے کہتے ہیں حدیبیہ کے دن حضرت عمر رضہ
کو بہت غصہ آیا وہ کہنے لگے یا رسول اللہ صعم کیا ہم سچے
دین پر نہیں ہیں اور یہ کافر جھوٹے دین پر نہیں ہیں کیا
ہم میں سے جو مارے جائیں وہ بہشت میں نہیں جائیں گے
اور انمیں کے جو مارے جائیں وہ دوزخ میں نہیں
جائیں گے آپ نے فرمایا کیوں نہیں حضرت عمر رضہ نے
کہا تو پھر ہم کیوں اپنے دین کو ذلیل کریں آپ نے
فرمایا میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ کو خراب
نہیں ہونے دیگا آخر حضرت عمر رضہ ابوبکر صدیق رضہ کے
پاس آئے انسے بھی یہی کہا انہوں نے جواب دیا کہ آن
حضرت صلعم اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں اللہ تعالیٰ آپ کا کام
خراب نہ ہونے دیگا اسکے بعد یہ سورت اتری آپ نے
حضرت عمر رضہ کو بلا بھیجا اور یہ سورت سنائی انہوں نے
کہا کیا یہ فتح ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بیشک
فتح ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۴۳۳ ف۹ بنی نضیر کا سردار
کعب بن اشرف یہودی بڑا مالدار تھا اور ان لوگوں
کے پاس محفوظ قلعے اور مکانات تھے مسلمانوں کو جو
اسوقت بہت غریب اور بے سامان تھے وہ کبھی اس لائق
نہیں سمجھتے تھے کہ انکو مکان باہر کرسکیں گے یا انپر غالب
ہونگے لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں مسلمانوں کے ہاتھ سے
انکے سردار کعب بن اشرف کو قتل کرایا پھر قلعے گذ بہاں
کچھ کام نہیں آئیں مسلمانوں نے انکا محاصرہ کر لیا
آخر جلا وطن ہو کر نکلنا پڑا۔ اللہ جل جلالہ اپنی قدرت
اور خدائی اور شاہنشاہی یوں بھی دکھلاتا ہے جو قوم
لوگوں کی نظروں میں بے حقیقت ہوتی ہے اسیکو سر
تاج کر دیتا ہے اور بڑے بڑے عزت اور غرور والوں
کو اسکے سامنے سر جھکانا پڑتا ہے۔ انجیل مقدس
میں ہے کہ جس پتھر کو معماروں نے حقیر سمجھ کر پھینک
دیا تھا وہی محل کے کونے کا صدر نشین ہوا۔ آمین
اشارہ ہے عرب کی قوم کیطرف ۱۲ ف۵ جب انکو جلا وطنی
سے نکلجانے کا حکم ہوا تو مارے بوکھلاہٹ کے اچھا
اچھا اسباب جو لیجانے کے قابل تھا گھروں میں سے لوگ پھر
کر اونٹوں پر لادنے لگے ادھر سے مسلمان جو پہنچ رہے
وہ لوٹنے لگے۔ بعضوں نے کہا باہر سے مسلمان انکے
قلعوں پر حملہ کر رہے تھے انکو خراب کر رہے تھے اندر یہ
یہودی اس حسد سے کہ مسلمان انکے آراستہ گھروں سے
فائدہ نہ اٹھائیں انکو خراب کر رہے تھے ۱۲ ف۹ اللہ سے
ڈرتے رہو اپنے زور اور قوت پر پھول کر ضعیفوں
اور بے کسوں کو مت ستاؤ عدل اور انصاف کا
شیوہ مت چھوڑو ۱۲ ف۱۰ قتل ہوتے یا قید ہوتے
بیماری سے ہلاک ہوتے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۴۳۴ ف۹ صحیحین میں
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت
صعم کے پاس آیا اور اپنی محتاجی کا حال بیان کیا آپ
نے اپنی بی بیوں سے پوچھا وہاں کچھ نہ نکلا
ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں اسکو لیجاتا ہوں (اور
کہلاتا ہوں) ابوطلحہ رضہ اسکو اپنے گھر لے آئے اور
اپنی بی بی سے کہا یہ آنحضرت صعم کا مہمان ہے اسکی
خاطر کرو اور کوئی چیز اٹھا نہ رکھو انکی بی بی نے کہا
قسم خدا کی میرے پاس تو صرف بچوں کا کھانا ہے

ابوطلحہ نے کہا ایسا کر جب رات ہو تو بچوں کو بن
کہا تا کہلائے پہلا کر) سلادے اور چراغ بجھا دے
ہم دونوں یہی رات کو کچھ نہ کہائیں گے اور آنحضرت
ص کے مہمان کو کہلا دینگے ان کی بی بی نے ایسا ہی
کیا پھر صبح کو وہ مہمان آنحضرت ص کے پاس گیا آپ نے
فرمایا اللہ تعالیٰ یا اللہ تعالیٰ نے تعجب کیا فلان مرد
اور فلان عورت پر یعنے ابوطلحہ اور انکی بی بی پر اور
اوہنی کے باب میں یہ آیت اوتری ۱۲ ف یعنے اور
صحابہ رضہ تابعین یا قیامت تک جو مسلمان ہوں
اور کافروں کے ملک سے ہجرت کر کے آئیں وہ
بیعہ وغیرہ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۴۳۵ ف کہ وہ درحقیقت
مسلمان ہیں یا نہیں بخاری رہنے لگا کہ جب آنحضرت
ص نے قریش کے کافروں سے حدیبیہ کے دن صلح کی تو
کئی عورتیں جو اسلام کا دعوے کرتی تھیں آپکے
پاس چلی آئیں اسوقت یہ آیت اتری۔ آزمانے سے یہ
مراد ہے کہ انسے قسم لیجاوے کہ وہ درحقیقت اسلام
کو سچا دین سمجھکے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ص کی محبت
سے آئی ہیں نہ کہ اپنے خاوندوں سے لڑکر یا اور خانگی
جھگڑوں کی وجہ سے یا فقط سیر و سیاحت کی نیت
سے بعضوں نے کہا آزمانا یہ تھا کہ اگر وہ اس بات کی
گواہی دیتی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے
اور محمد ص اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ص ہیں تو آپ پھر اسکو کافروں
کے حوالے نہ کرتے بلکہ اسکے کافر خاوند کو جو مہر اسنے
دیا ہے وہ ادا کر کے مسلمان سے اسکا نکاح کرا دیتے ۱۲
ف اس آیت سے صاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان
عورت کا نکاح کافر مرد سے درست نہیں ہو سکتا
اور اگر کافر کی عورت مسلمان ہو جائے تو اسکو اسکے
کافر خاوند سے جدا کر لیں گے اگر خاوند مسلمان ہو
اور اگر وہ بھی اسلام قبول کرے تو بدستور نکاح
باقی رہیگا گو عورت پہلے ہجرت کر کے آئی ہو اور
خاوند بعد آیا ہو ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۴۳۷ ف کہ ہمنے اس عورت
کو اپنی آنکھوں سے زنا کرتے دیکھا ہے ۱۲ ف شروع
اسلام میں ایسا ہی حکم ہوا تھا کہ جو عورتیں زنا کریں
وہ مرنے تک گھر میں قید رہیں باہر نہ نکلنے پاویں پھر
اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی آیت اتاری اور رجم کی اور
یہ آیت منسوخ ہو گئی ۱۲ ف ۱۴ یا مرد اور عورت کو جو
زنا کریں ۱۲ ف ۱۵ گالی گلوچ دیکر یا جھڑک کر یا جوتیاں
مار کر ۱۲ ف ۱۶ اس بری فعل کو چھوڑ دیں ۱۲ ف ۱۷
اگلی آیت میں عورت کی سزا مذکور تھی اس میں مرد اور
عورت دونوں کی سزا مذکور ہے جو زنا کریں مرد کو

اتنی ہی سزا کہ لعنت ملامت کی ڈانٹ ڈپٹ جھڑکی
گھر کی یا چند جوتیاں ماردیں اور عورت کو یہ سزا
دیکر پھر اگلی آیت کے موافق گھر میں قید ہی رکھنا
تھا یہ دونوں حکم ابتدائی اسلام میں تھے پھر اللہ تعالیٰ
نے مرد اور عورت کے لیئے کوڑے اور سنگساری
کی سزا اوتاری اور یہ حکم منسوخ ہو گئے ۱۲ ف ۱۸ ابن
جریر رح نے روایت کیا کہ حارث بن یزید ابو جبل کے
ساتھ ملکر عیاش بن ابی ربیعہ کو تکلیف ڈالتا (جو
مسلمان ہو گیا تھا) آخر حارث ہجرت کی نیت سے آن
حضرت صلعم کے پاس آیا عیاش نے اسکو دیکھکر کافر
سمجھ کر مار ڈالا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف معلوم
ہوا کہ کافر بندے کا آزاد کرنا درست نہیں اسیطرح
کم سن کا جو دین اور ایمان کی سمجھ نہ رکھتا ہو اور بعضوں
نے کہا جو بچہ مسلمانوں میں پیدا ہوا ہو اسکا حکم
مسلمان کا سا ہے اور اسکا آزاد کرنا درست ہے
صحیح حدیث میں ہے کہ ایک شخص ایک کالی لونڈی کو
آنحضرت صلعم کے پاس لایا اور کہنے لگا یا رسول اللہ
مجھپر ایک مسلمان بردے کو آزاد کرنا ہے کیا میں اسکو
آزاد کر دوں آنحضرت صلعم نے اس لونڈی سے
پوچھا اللہ کہاں ہے اسنے اپنی انگلی سے آسمان کیطرف
اشارہ کیا پھر آپ نے پوچھا میں کون ہوں اسنے
کہا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آنحضرت ص نے فرمایا
اسکو آزاد کر دے یہ مسلمان ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۴۳۹ ف ۱۳ اللہ تعالیٰ نے ان
آیتوں حضرت عائشہ رضہ کی عصمت اور پاکیزگی میں اتاریں
جو قیامت تک قرآن میں پڑھی جاتی ہیں ان الذین
جاؤ بالافک سے اولئک مبرؤن مما یقولون تک۔
یہ قصہ حدیث کی کتابوں میں مشہور ہے مختصر یہ ہے کہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سفر میں آنحضرت ص کے
ساتھ تھیں وہ اپنا گلے کا ہار ڈھونڈھنے لگیں اور کسی کام
کے لیئے ہودے میں سے اتر کر گئی تھیں لوگ جو آگے
تو سمجھے کہ وہ ہودے میں ہیں خالی ہودہ اونٹ پر رکھکر
روانہ ہو گئے جب حضرت عائشہ رضہ آئیں دیکھا تو
قافلہ چلدیا تھا وہ اپنی منہ لپیٹ کر وہیں پڑ رہیں پیچھے
سے ایک صحابی صفوان بن معطل آ رہے تھے حضرت
عائشہ رضہ کو اکیلا اس حال میں دیکھکر اتر پڑے اور
انکو اپنے اونٹ پر سوار کر لیا اور مدینہ میں پہونچا دیا
ظالموں نے اس میں کیا قباحت ہو سکی لیکن خدا دشمنوں
کا منہ کالا کرے عبداللہ بن ابی مردود نے جو منافقوں
کا سردار تھا حضرت عائشہ رضہ پر تہمت رکھی اور
اس کا چرچا شروع کیا شامت سے حسان اور مسطح
جو خود حضرت ابوبکر رضہ کا قرابتی یا بہائی یا ہمنجاتی تھا

وہ بھی اسمیں شریک ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضہ کو
کمال رنج ہوا اور آنحضرت ص بھی کئی روز تک اسپر
اور متفکر رہے آخر اللہ تعالیٰ نے بی بی صاحبہ کی برات
اور پاکیزگی بڑی دھوم کے ساتھ اوتاری اور ان
حضرت ص نے تہمت لگانے والوں کو حد لگائی سچے
مسلمان نہایت خوش ہوئے سلام اللہ علی حبیبہ حبیب
اللہ المبرأۃ من فوق سبع سمٰوٰت ۱۲ ف ۱۹ یعنے آخرت
میں یا دنیا میں آنحضرت دونوں میں ذلیل ہوگا مراد عبداللہ
بن ابی ہے یا حسان بن ثابت جو شاعر تھے ان حضرت
صلعم کے۔ کہتے ہیں حسان اور مسطح اور حمنہ کو آپ نے
حد قذف لگائی اور عبداللہ بن ابی کو چھوڑ دیا اسلیئے
کہ وہ منافق تھا اور آخرت کا عذاب اسکے لیئے کیا کم
تھا اگر آپ اسکو حد لگاتے تو اسکا یہ گناہ جاتا رہتا۔
جیسے ایک حدیث میں ہے کہ حد گناہ کا کفارہ ہو جاتی
ہے۔ زہری نے کہا مجھے سعید بن مسیب اور عروہ بن
الزبیر اور علقمہ بن وقاص اور عبداللہ بن عبداللہ
ابن عتبہ بن مسعود رضہ سے سنا انہوں نے جناب عائشہ
صدیقہ رضہ سے کہ طوفان کا بڑا حصہ لینے والا عبداللہ
بن ابی تھا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۴۴۳ ف ۶ اور بعضوں نے
یوں ترجمہ کیا ہے اور تم میں سے ہر شخص کے ہمنے وارث
ٹھیرائے ہیں اس مال کے جو ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ جائیں
اس آیت میں وارث سے مراد عصبہ ہیں جو حصہ داروں
سے بچا ہوا مال لے لیتے ہیں جو حصہ دار اس سورت
کے دوسرے رکوع میں مذکور ہوئے ان کو ذوی
الفروض کہتے ہیں پہلے ترکہ ذوی الفروض میں تقسیم
ہوتا ہے پھر جو انکے حصوں سے بچ رہتا ہے وہ عصبہ
کو ملتا ہے عصبہ پہلے بیٹا ہے پھر باپ پھر
دادا پھر بھائی پھر بھتیجا پھر چچا پھر چچا زاد بھائی
اور شروع اسلام کے زمانہ میں ایسا ہوا تھا کہ ایک
شخص اکیلا مسلمان ہو جاتا اس کے عزیز و اقربا سب
کافر رہتے تو آنحضرت صلعم ایک کو دوسرے کا دینی
بھائی بنا دیتا تھا اور عصبہ کیطرح وہ اس کے مال کا
وارث ہوتا جب اسلام کی ترقی ہوئی اور ہر ایک مسلمان
کے عزیز و اقربا مسلمان ہو گئے تو یہ آیت اتری
اور میراث صرف قرابت داروں کا حق ٹھیرا
دینی بھائیوں کے لیئے اسنے یہ حکم دیا کہ آپس میں محبت
اور دوستی رکھو تکلیف کے وقت ان کی مدد کرو یہی
انکا حصہ ہے باقی ترکہ تو قرابت داروں کے لیے ہے ۱۲
ف کلالہ کا معنے اوپر گیارھویں رکوع میں گذر چکا
یعنے جس کی اولاد اور باپ نہ ہوں ۱۲ ف اور بہائی
مر جائے ۱۲ ف کوئی کلالہ ہو کر مر جائے نہ اولاد ہو نہ باپ ۱۲

فی صحیحین میں جابر رضہ سے روایت ہے آنحضرت ص میرے پاس آئے میں بیمار تھا اور بیہوش آپنے وضو کیا اور مجھپر پانی ڈالا تو میں ہوش میں آگیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں کلالہ ہوں میرا ترکہ کیونکر تقسیم ہوگا اسوقت یہ آیت اتری۔ آیت سے یہ نکلتا ہے کہ بیٹے یا بیٹی کے ہوتے ہوئے بہن کو کچھ نہ ملیگا امام داؤد ظاہری اور ایک جماعت علماء کا یہی قول ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک بہن کو بیٹی کے ساتھ ترکہ ملیگا یعنے اگر کوئی مرجاوے اور ایک بیٹی ایک بہن چھوڑ جاوے تو بیٹی کو آدھا ترکہ دیں گے اور بہن کو آدھا اور دلیل انکی وہ صحیح حدیث ہے کہ معاذ نے آن حضرت صلعم کے زمانہ میں ایسا ہی فیصلہ کیا ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت ص نے بیٹی کو آدھا حصہ دلایا اور پوتی کو چھٹا حصہ اور باقی بہن کو اس آیت میں بہن اور بھائی سے حقیقی یا علاتی بہن بھائی مراد ہیں کیونکہ اخیافی بہن یا بھائی کا حکم اس سورت کے دوسرے رکوع میں گذر چکا ہے ۱۲ ف ۱۱ غیر لوگوں سے اس سے وہ آیت منسوخ ہوگئی جس میں مہاجرین کو انصار کا اور انصار کو مہاجرین کا وارث قرار دیا تھا ۱۲ ف ۱۲ میراث کے لیئے جو قاعدے اُس نے باندھ دیئے ہیں اونمیں کچھ حکمت ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۴۵ ف اس سے یہ غرض نہ تھی کہ میں پرہیزگار ہوں بلکہ یہ جتانا منظور تھا کہ تجھ میں تقوی اور خداترسی نہ ہوگی اسی لیئے تیری نماز منظور نہیں ہوئی تجھکو چاہیئے کہ ادب اور تقوی اختیار کرے مجھکو کیوں مارتا ہے میرا کیا قصور ہے آدم کی اولاد میں سب سے پہلے قابیل نے حسد اور ظلم کیا اور ناحق خون کیا قیامت تک جو کوئی ایسا کریگا اس کا وبال قابیل پر پڑتا رہیگا اسی نے یہ رستہ نکالا ۱۲ ف ۸ سبحان اللہ صبر اور پرہیزگاری اسی کو کہتے ہیں کہ ظالم کے ظلم پر خاموش ہو رہے اور خود کسی پر ظلم نہ کرے حدیث میں ہے کہ جب مسلمانوں میں آپس میں فساد ہو تو ہابیل کی طرح کر ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۴۶ ف ۱۱ یعنے پہلے صور تک جب ساری دنیا فنا ہوگی جیسے دوسری آیت میں ہے انک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم حق تعالی کا رحم و کرم یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنی شرارت اور نافرمانی پر بھی اسکی ایک دعا اور عرض قبول فرمائی اس میں بڑی حکمت تھی اچھوں کا بروں سے امتحان اور دوزخ اور بہشت دونوں کا آباد کرنا منظور تھا اور جس غرض کے لیئے انسان پیدا کیا گیا اسکا پورا کرنا ۱۲ ف ۱۲ یعنے گمراہ یا ملعون یا میر

کام خراب کر دیا یا میں نے کیا قصور کیا جو مجھ کو تو نے گمراہ کر دیا یا خیر تو نے مجھ کو گمراہ کیا اس گمراہی کے ساتھ میں بھی الخ ۱۲ ف ۱۳ دشمن اپنی چار طرفوں سے آتا ہے اوپر اور نیچے سے نہیں آتا اسلیئے اوپر اور نیچے کو چھوڑ دیا ۱۲ ف ۱۴ آسمان میں سے یا بہشت میں سے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۴۷ ف ۱۴ آدم کی اولاد سے اونکی اولاد سب نکالی تو گویا آدم ع کی اولاد نکالی بعضوں نے کہا بنی آدم سے خود آدم مراد ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضہ سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ص سے سُنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالی نے آدم ع کو پیدا کیا پھر ان کی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا اور ان کی اولاد کو نکالا اور فرمایا میں نے ان لوگوں کو جنت کے لیئے پیدا کیا پھر ہاتھ پھیرا اور اولاد کو نکالا اور فرمایا میں نے ان کو دوزخ کے لیئے پیدا کیا ۱۲ ف ۱۵ تو ہی ہمارا مالک ہے ۱۲ ف ۱۶ بعضوں نے کہا یہ فرشتوں کا قول ہے اللہ تعالی نے آدمیوں کے اقرار پر اونکو گواہ کر دیا ہمنے یہ اسلیئے کیا ایسا نہ ہو تم قیامت الخ ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۵۰ ف ۱۲ حدیث میں ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے جسکے سایہ میں سوار سو برس تک چلتا رہے اور وہ ختم نہ ہو وہی ہمیشگی کا درخت ہے ۱۲ ف ۱۵ آدم ع اور حوا ع دونوں شیطان کے پھسلانے میں آگئے ۱۲ ف ۱۶ بہشتی لباس اتر گیا ۱۲ ف ۱۷ شیطان مردود نے جو اپنے دل میں سوچا تھا کہ آدم ع بھی میرے طرح تباہ ہوں وہ پورا نہ ہوا انکا رونا اور عاجزی کرنا اور معافی چاہنا بارگاہ الہی میں اور زیادہ تقرب کا باعث ہوا حدیث میں ہے قسم خدا کی اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالی ایسے لوگ پیدا کرے گا جو گناہ کریں پھر اس سے معافی مانگیں اگر لاکھ عبادت اور تقوی ہو لیکن ذرا بھی دل میں یہ سمائے کہ ہم بھی کچھ ہیں تو سب گیا گذرا ایسی عبادت اور تقوی سے جس سے غرور پیدا ہو سو رہے وہ گناہ بہتر ہے جس کے بعد آدمی روئے اور گڑگڑائے اور اپنے آپ سے معافی مانگے اور اپنے تئیں سب سے حقیر سمجھے ۱۲ ف ۱۸ کہ اب توبہ پر قائم رہنا گناہ نہ کرنا ۱۲ ف ۱۹ یعنے تمہاری اولاد میں باہم دشمنی رہے گی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۵۳ ف ۵ حضرت موسے ع تو کوہ طور پر تشریف لیگئے اور ہارون ع کو اپنا خلیفہ بنا گئے بنی اسرائیل نے سامری کے بہکانے سے بچھڑے کی مورت کو پوجنا شروع کر دیا ہارون ع

کی ایک نہ مانی حضرت موسے ع نے واپس آکر یہ حال دیکھا اور بہت غصے ہوئے جن لوگوں نے بچھڑا پوجا تھا وہ شرمندہ ہوئے اور بحکم الہی ان کی معافی اس میں قرار پائی کہ ایک دوسرے کو مار ڈالیں یہ گوسالہ پرست دو صفیں ہو گئے اور ایک صف نے دوسرے کو مارا اور بعضوں نے کہا گوسالہ پرست بے ہتھیار پیٹھ گئے اور جنہوں نے اسکی پرستش نہیں کی تھی وہ ہتھیار لیکر انکو قتل کرنے لگے کچھ قتل ہوئے اور کچھ باقی رہے تھے کہ اللہ تعالی نے اونکا قصور معاف کر دیا ۱۲ ف ۶ یہ وہ لوگ تھے جنکو حضرت موسے ع اپنے ساتھ لیگئے تھے وہ ستر آدمی تھے اونکا ذکر سورہ اعراف میں اس آیت میں ہے واختار موسی قومہ سبعین رجلا لمیقاتنا آخر تک ۱۲ ف جب حضرت موسے ع بنی اسرائیل کو مصر سے لیکر نکلے تو ملک شام پر عمالقہ کی قوم قابض تھی حضرت موسے ع نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم عمالقہ سے لڑو گے تو اللہ تعالی تمکو فتح دیگا اور شام کا ملک تمہاری حکومت میں کر دیگا لیکن بنی اسرائیل نے بودا پن کیا اور عمالقہ کے جنگ سے دل چرایا اور موسے ع سے کہنے لگے تم اپنے پروردگار کے ساتھ ملکر جاؤ اور لڑو ہم تو یہیں رہیں گے اللہ تعالی نے اس نافرمانی اور بزدلی کی سزا میں چالیس برس تک انکو جنگل میں سرگرداں رکھا ان کے چھکے سب چھٹ گئے اور کہا نیکو کچھ خدا تب اللہ تعالی نے ابر کا سایہ انپر کیا اور کہا نیکے لیئے من وسلوی اتارا من کہتے ہیں ترنجبین کو وہ رات بھر طلوع آفتاب تک انپر برستی رہتی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی تھی اور ہر شخص ایک دن کی خوراک کے موافق اسمیں سے لے لیتا اگر زیادہ لالچ کرتا تو مر جاتی سلوی ایک جانور ہوتا ہے۔ اسی جنگل میں حضرت ہارون ع کی وفات ہوئی پھر ایک سال بعد حضرت موسے ع کی وفات ہوئی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۵۵ ف ۶ یعنے اس کی تمام صفتیں بتلادے ایسی کہ دوسری کوئی گائے اس طرح کی نہ نکلے ۱۲ ف پہلا سوال یہ تھا کہ وہ گائے کیسی ہے تیسرا سوال بظاہر مکرر معلوم ہوتا ہے لیکن وہ مکرر نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ گائے جنگل میں چرتی پھرتی ہے یا محنت و مزدوری کرنے والی ہے (فتح) ابن جریر رح نے ابو ہریرہ رضہ سے مرفوعا روایت کیا کہ اگر بنی اسرائیل ان شاء اللہ نہ کہتے تو قیامت تک اس گائے کا پتہ نہ ملتا ۱۲

ف پورے بدن کی بھینے بے عیب بے داغ سے یہ مطلب ہے کہ زردی کے سوا اور کسی رنگ کا اس میں دھبہ بھی نہیں ہے جو فرمایا کہ اسنے اسید نہ تھی گائے کی تو وجہ یہ تھی کہ پہلے تو اس صفت کی گائے ڈھونڈھتے رہے آخر مشکل سے ایک شخص کے پاس ملی جو اپنے والدین سے بہت عمدہ سلوک کیا کرتا تھا اسنے قیمت یہ مانگی کہ اس گائے کی کھال سونے سے بھر دیجائے قیمت کی گرانی سے یہودی گھبرائے اور اس کے لینے میں شش و پنج کرتے رہے پھر مجبور ہو کر اسی قیمت پر خریدا اور اوس کو ذبح کیا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ۴۵۶ ف تو جو باتیں اپنے لوگوں میں کرتے ہیں اون کو بھی اللہ سنتا ہے اور یہ بھی اس کو معلوم ہے کہ دل سے وہ اسلام پر یقین نہیں لائے صرف مسلمانوں کی خوشامد سے کہدیتے ہیں ۱۲ ف ۹ یعنے خیالی تکے باندھتے ہیں ۱۲ ف آرزوئیں ترجمہ ہے امانی کا یعنے علم کچھ نہیں رکھتے نہ کتاب آپ کو پڑھ سکتے ہیں مگر آرزوؤں پر مرتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمکو اللہ ضرور بخشدے گا ہمارے بزرگوں کی اعمال کی وجہ سے بعضوں نے کہا امانی کے معنے جھوٹی باتیں یعنے اپنے مولویوں اور پیروں سے چند جھوٹی باتیں انہوں نے سن لی ہیں نپر پھولے ہوئے ہیں مثلاً یہ بات کہ جنت میں وہی جاوے گا جو یہودی ہو گا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ۴۵۸ ف یہودیوں کو جب مشرکین سے ایذا پہونچتی تھی تو دعا کرتے تھے یا اللہ ہماری مدد کے لیئے نبی آخرالزمان کو جلدی بھیج کہ ہم انکے ساتھ ہو کر مشرکین کو نیست و نابود کردیں ۱۲ ف ۵ یعنے جان کے آرام اور راحت کو بیچکر اسکے بدل عذاب مول لیا ۱۲ ف ۹ یہودیوں کو یہ خیال تھا کہ تمام پیمبر بنی اسرائیل یعنے انہی کی قوم میں سے بھیجے گئے نبی آخرالزمان بھی ہماری ہی قوم میں سے پیدا ہونگے لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی وہ اپنے جس بندے کو چاہتا ہے وحی اور نبوت سے سرفراز فرماتا ہے اس نے عرب کی قوم میں سے حضرت محمد صلعم کو چنا پہلا یہ کون سی بات تھی ضد کی مگر یہودیوں نے عناد اور ضد اور سرکشی سے حضرت محمد صلعم کی مخالفت کی اور اپنی جانوں کے لیئے عذاب دائمی مول لیکر جانوں کو اس عذاب کے بدل بیچ ڈالا یہ وہی مثل ہوئی کہ پائی شگون کے لیے اپنی ناک کٹائی۔ بھلے پھلے یعنے ہرے

اللہ تعالیٰ کی قدرت میں تعجب کیا تھا اور ایک شہر کا آباد کرنا مشکل جانا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے خود اسکو مار کر دکھلا دی تاکہ پورا یقین ہو جاوے کہ اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے ۱۲ ف یعنے اللہ تعالیٰ نے فرمایا بلا واسطہ یا فرشتے کے واسطے سے ۱۲ - ف ۱۱ ایسا ہی ہوا کہ جب وہ لوٹ کر اپنے گھر میں آیا تو خود تو جوان تھا اور اسکے بیٹے پوتے سب بوڑھے ہو گئے تھے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ۴۶۵ ف ۱۳ یہودیوں میں ایک مالدار مرد اور عورت نے زنا کیا جو محصن تھے انکی کتاب یعنے توریت شریف میں ایسے لوگوں کو سنگسار کرنیکا حکم تھا لیکن اسپر عمل نہ کر کے آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور فیصلہ چاہا آپ نے حکم فرمایا کہ جیسا توریت میں لکھا ہے پتھروں سے دونو کو مار ڈالو یہودی کہنے لگے توریت میں یہ حکم نہیں ہے آپنے فرمایا توریت لاؤ وہ لائے اور رجم کی آیت پر ہاتھ رکھکر اور عبارت پڑھنے لگے عبداللہ بن سلام جو یہودیوں کے بڑے عالم اور مسلمان ہو چکے تھے انہوں نے انکی چوری پکڑی اور کہا ذرا ہاتھ تو اوٹھاؤ جب ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت صاف نکل آئی یہودیوں کو غصہ آیا اور اوٹھکر چلدیئے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ ف ۱۴ یعنے قیامت کا دن ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ۴۶۷ ف ۱۳ یعنے آنحضرت جو اللہ تعالیٰ کی راہ بتلاتے ہیں تم اس میں طرح طرح کے عیب نکالتے ہو اور لوگوں کو اس راہ پر چلنے سے روکتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ ہمارا یہ عیب نکالنا ناحق کی ہٹ دھرمی ہے اور یہ راہ اللہ کی سچی راہ اور بے عیب ہے یہودی یہ کرتے تھے کہ مسلمانوں کو باور کراتے کہ جس پیغمبر کی بشارت ہماری کتابوں میں ہے وہ یہ پیمبر نہیں ہیں اور دین اسلام سچا دین نہیں ہے دیکھو انکا قبلہ صحیح نہیں ہے اگر یہ سچے پیغمبر ہوتے تو بیت المقدس ہی کو قبلہ رکھتے اسی قسم کی ناحق کی بھبھیاں کر کے مسلمانوں کے دلوں میں شبہے ڈالتے اور جو کوئی نیا مسلمان ہونے لگتا اسکو اسلام لانے سے روک دیتے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ۴۶۸ ف ۱۳ یعنے اسمیں دیری اور سستی نہیں کرتے جیسے یہودیوں کی عادت تھی کہ نیک باتوں کو ٹالتے رہتے۔ کار امروز را بفردا مگذار۔ یہ نیک کاموں کے لیئے ہے ان میں جلدی منع نہیں بلکہ عمدہ ہے وہ جو حدیث میں ہے کہ

اللہ جل شانہ کا غصہ تھا یہود پر انہوں نے بیچارا پوجا بنیوں کو قتل کیا معلوم نہیں کیا کیا گن لیجے اب طرہ یہ کیا کہ حضرت محمد صلعم کے جو اللہ کے پیارے پیغمبر تھے مخالف اور دشمن بنگئے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ۴۵۹ ف یعنے اسم اعظم کی کتاب تو چھوڑ دیا اور جادو ٹونکے پیچھے لگ گئے ہوا یہ تھا کہ حضرت سلیمان ع کے زمانے میں شیاطین آسمان پر جاتے اور فرشتوں کی کچھ باتیں سنکر اسمیں ہزاروں جھوٹ ملا کر لوگوں سے کہتے لوگ ان کو کتابوں میں لکھتے جب حضرت سلیمان ع کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے اس قسم کی سب کتابیں چنوا کر اپنی کرسی کے تلے گاڑ دیں جب حضرت سلیمان ع کی سلطنت جاتی رہی یا ان کے مرنے پر ان شیاطین نے لوگوں کو بہکایا اور کہا ہم تم کو سلیمان ع کا خزانہ بتلاتے ہیں پھر یہ کتابیں نکلوائیں ان میں سب جادو اور سحر بھرا ہوا تھا انہیں کتابوں سے دنیا میں جادو پھیلا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ۴۶۰ ف مطلب یہ کہ ان یہود و نصارے کی ناراضگی کی پرواہ ہی کیا ہے درحقیقت یہ اپنی کتاب کے بھی پیرو نہیں ہیں زبان سے توریت اور انجیل کا نام لیتے ہیں کبھی غور سے انکو نہیں پڑھتے نہ انکے احکام پر چلتے ہیں ایسا پڑھنا کس کام کا کہ زبان سے کچھ لفظ بڑبڑا لیئے اور دل میں ذرا بھی خدا کا ڈر نہیں ۱۲ ف ۱۱ یعنے اس میں تحریف اور تبدیل نہیں کرتے اور اسکے احکام پر عمل کرتے ہیں یا غور کے ساتھ سمجھ کر پڑھتے ہیں ۱۲ ف ۱۲ یعنے اور حضرت محمد صلعم پر بھی کیونکہ توریت اور انجیل میں صاف آنحضرت صلعم کی بشارت موجود ہے ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ۴۶۱ ف ۹ جاہد اور قتادہ رحمہ نے کہا کہ یہود اور نصاریٰ حضرت محمد صلعم کو اپنے بیٹوں کیطرح پہچانتے تھے کیونکہ آپ کے تمام پتے اور نشان ان کی کتابوں میں موجود تھے اور یہ پتے اور نشان سب حضرت محمد صلعم میں موجود تھے اور صاحب کشاف نے اسی کو ترجیح دی ہے ۱۲ - ف ۱۰ یا قبلہ کا بدلا جانا یا حضرت محمد صلعم کا پیغمبر ہونا حق ہے تیرے پروردگار کی طرف سے ۱۲ ف ۱۱ پیغمبر صلعم کو کیا شک ہو سکتی ہے درحقیقت خطاب ہے امت کے لوگوں کو یعنے تم شک مت کرو اور جو حکم حضرت محمد صلعم کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا ہو چکا ہے اسپر یقین رکھو ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ۴۶۴ ف چونکہ اس

جلدی شیطان کی طرف سے ہے اُسکا مطلب یہ ہے کہ ایسی جلدی نہ کرو جس سے کام بگڑ جاوے ۱۲ ف ۱۳ یعنے جیسے بندے کی ناشکری کرتے ہیں اور اسکی نعمتوں کی ناقدری۔ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے وہ اپنے بندوں کی ضرور قدردانی کریگا اور انکو ثواب ملیگا کوئی نیکی جو اللہ کے واسطے کیجاوے ضائع نہیں ہوسکتی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۷۱ ف ۱۲ کہ کے مشرکوں نے یہود کے مولویوں سے پوچھا تم سچ کہو ہمارا دین بہتر ہے یا مسلمانوں کا ان بے ایمان مولویوں نے مشرکوں کو مسلمانوں سے بہتر اور اچھی راہ پر بتایا حالانکہ یہ مردود خوب جانتے تھے کہ مسلمان گو ہمارے مخالف ہیں مگر توحید کے قائل ہیں وہ ہزارہا درجے ان مشرکوں سے بہتر ہیں ۱۲ ف ۱۳ پہلے یہودیوں کی بڑی برائی بیان کی تھی کہ وہ خود ستائی کرتے ہیں اور اپنے تئیں مقدس اور پاک بتاتے ہیں اب یہ بیان کیا کہ ایک اور برائی بھی ان میں موجود ہے یعنے پرلے درجے کے بخیل ۱۲ ف ۱۴ قرآن شریف اور نبوت اور حکومت اور دشمنوں پر غلبہ ۱۲ ف ۱۵ بعضوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے جو اپنے فضل سے دیا اس سے مراد نبی بیاں ہیں یہودی آن حضرت صلعم سے اسوجہ سے بھی حسد کرتے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے نبی بیاں علے درجہ کی عطا فرمائی تھیں ۱۲ ف ۱۶ یعنے سوا حضرت سلیمان ع کی ایک ہزار نبی بیاں ہر اور حضرت داؤد ع کی سو نبی بیاں تھیں تو اگر اس پیغمبر کی نو نبی بیاں ہوئیں تو اسپر حسد کیا کرتے ہو یہود یہی کہتے تھے کہ اگر یہ سچے پیغمبر ہوتے تو اتنی عورتیں نہ کرتے جیسے بعضے نصاری بھی کہتے ہیں ان کا دندان شکن جواب یہی ہے کہ داؤد ع اور سلیمان ع کی پیغمبری کو تو تم بھی مانتے ہو پھر ان کی اتنی بی بیاں کیسے تھیں ۱۲ ف ۱۷ یعنے یہود میں سے یا ابراہیم ع کی اولاد میں سے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۷۲ ف ۱۳ انمیں نیکی کا اثر نہیں ہوتا یا رحم و کرم کا دن میں نام نہیں ۱۲ ف ۱۴ یعنے ایک لفظ کی جگہ دوسرا لفظ رکھدیتے ہیں جیسے آنحضرت ص کی صفت کو جو توریت میں موجود تھی انہوں نے بدل ڈالا ابن خلدون نے کہا تحریف لفظی بعید ہے اور توریت ایسی مشہور کتاب تھی کہ اسکا بدلنا مشکل تھا بخاری نے ابن عباس رض سے ایسا ہی نقل کیا تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ جملہ کی ترکیب میں تحریف کرتے یعنے فاعل کو مفعول بنا دیتے اور مفعول کو فاعل ایک جملہ میں جو لفظ شریک ہو اسکو دوسرے جملہ سے لگاتے اور معنے اور مطلب میں خبط کر دیتے یا اس کی تفسیر ایسی بیان کرتے جو مقصود نہیں ہے ۱۲ ف ۱۵ یعنے اسپر عمل چھوڑ دیا جیسے آنحضرت صلعم کی اطاعت کا حکم دیا گیا تھا اور آپ کی سب نشانیاں بیان کر دیگئی تھیں یہودیوں نے اس کا کچھ خیال نہیں کیا تو گویا بھلا دیا یا مطلب یہ ہے کہ توریت کی بعض آیتیں اونکی یاد سے نکل گئیں ۱۲ ف ۱۶ جیسے عبداللہ بن سلام اور اونکے ساتھی جو یہودیوں میں ایماندار تھے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۷۳ ف ۱۳ انمیں ان لوگونکو کیا کروں یہ میری سنتے ہی نہیں ۱۲ ف ۱۴ یعنے ہمکو انسے علیحدہ کر دے ان کی صحبت سے جدا کر دے ایسا نہ ہو کہ تیرا عذاب اوترے اور ہم بھی انکے ساتھ لپیٹے جائیں ۱۲ ف ۱۵ کہتے ہیں حضرت موسے ع نے غصہ میں آنکر پہلے بددعا تو کی لیکن پھر رنجور ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسے نافرمانوں کی یہی سزا ہے اسپر رنج اور افسوس مت کر ۱۲ ف ۱۵ یعنے چونکہ قابیل نے ظلم سے اپنے بھائی ہابیل کو مار ڈالا ۱۲ ف ۱۶ بظاہر قابیل کے قتل اور بنی اسرائیل کو حکم دینے میں کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا اسیوجہ سے نافع نے اجل ذلک پر وقف کرتے تھے تو وہ اگلی آیت سے متعلق ہوگا اور یہ آیت کتبنا کو شروع ہوگی اگلی آیت کا ترجمہ یہ ہوگا پھر وہ (یعنے قابیل) اس سبب سے (یعنے ہابیل کو مار ڈالنے اسکی لاش نہ چھپا سکنے سے) لگا پچتانے ۱۲ ف ۱ یعنے اگر خون کے بدل خون کرے قصاص لیوے تو وہ درست ہے اسیطرح اگر کوئی ملک میں فساد مچاوے مثلاً مسافروں کو لوٹنا شروع کرے بادشاہ اسلام سے بغاوت کرے اسکا بھی مار ڈالنا درست ہے مگر بے خون یا فساد کے ناحق کسی کو مارنا گویا سارے جہان کو مارنا ہے یعنے سارے جہان کو اگر مار ڈالے تو جتنا گناہ یا عذاب اسکو ہوگا اتنا ہی ایک مسلمان کو

بھی ناحق مار ڈالنے میں ہوگا یا سارے جہان کو اگر بچا لے تو اس سے قصاص لیا جاویگا اسیطرح ایک کے مار ڈالنے میں بھی اُس سے قصاص لیا جاویگا

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۷۵ ف ۱۵ بعضوں نے کہا ہاتھ تنگ ہوں اس سے یہ مراد ہے کہ دنیا میں قید اور قتل اور ذلیل اور خوار ہوں اور آخرت میں عذاب میں گرفتار ۱۲ ف ۱۶ حدیث میں ہے کہ اسکے دونو ہاتھ داہنے ہیں یعنے اور مخلوقات کیطرح یہ نہیں کہ بایاں ہاتھ داہنے سے کمزور ہو بلکہ اسکے دونوں ہاتھ یکساں طاقت اور برکت والے ہیں اس آیت سے رد ہوتا ہے ان لوگونکا جو ید کے معنے نعمت یا قدرت کے لیتے ہیں کیونکہ اگر نعمت یا قدرت مراد ہوتی تو تثنیہ یعنے دونوں ہاتھوں کے معنے نہیں بنتے اور اگر اللہ تعالیٰ ید سے پاک ہوتا جیسے جہمیہ اور معتزلہ اور پچھلے متکلمین کا قول ہے تو یہودیونکو یوں جواب دیا جاتا کہ تم کیا بکتے ہو وہ تو ید سے پاک ہے جیسے سورہ انعام کے بارہویں رکوع میں فرمایا کہ وہ بیٹے اور بیٹیوں سے پاک ہے دوسری آیت میں فرمایا آدم ع کو بیٹے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا اگر ہاتھ سے قدرت مراد ہو تو پھر آدم ع کی فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ قدرت سے سب بنتے ہیں اسیطرح حدیث میں ہے کہ اللہ نے توریت شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور جنۃ العدن کے جھاڑ اپنے ہاتھ سے لگائے غرض اہلحدیث ان سب آیتوں اور حدیثوں کو تسلیم کرتے ہیں اور انکے ظاہری معنے بجا مان لاتے ہیں ان میں تاویل اور تحریف نہیں کرتے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۷۸ ف ۱۴ یا تم نے توریت کے الگ الگ حصے اور جزو کر دیے ہیں جو اپنے مطلب کے ہیں وہ تو لوگونکو بتاتے ہو اور انکو سناتے ہو اور جنمیں تمہارے خلاف مضمون ہیں انکو چھپا کر رکھتے ہو جیسے رجم کی آیت کو چھپا لیا تھا اور آنحضرت ص کی بشارت کی آیتونکو چھپا لیا تھا اس سے یہ نکلتا ہے کہ یہ آیت یہود کے باب میں اوتری کیونکہ قریش کے کافر توریت کو نہیں چھپاتے تھے ۱۲ ف ۱۵ قرآن کی تفصیل میں ۱۲ ف ۱۶ بہت سی غیب کی باتیں اور پیشینگوئیاں اور بہت سے قصے جو توریت میں نہیں ہیں اور بہت سے شریعت کے مسئلے اور حکمت کی باتیں جو قرآن سے معلوم ہوتی ہیں ۱۲ ف ۱۷ یعنے پڑے بک بک کرتے رہیں اور بچوں کیطرح اپنی کفریات سے کنسلیتے رہیں ۱۲ ف ۱۸ جنکی انگلیاں پہنچی نہ ہوں جیسے اونٹ شتر مرغ بطخ یا ہر کہر والا جانور مثلاً گورخر باہر

پنجہ والا پرندہ ۱۲ ف۱۹ اگرچہ انکا گوشت حلال تھا ۱۲
ف۱ یا جس چوپائی کو پیٹھ اٹھائے ہوئے ہو جیسے
دنبہ کی چکتی ۱۲ ف۲۱ مثلاً ہاتھ پاؤں یا پسلی کی
چربی یا آنکھہ یا کان کی وہ حلال تھی ۱۲ ف۲۲ جو
ہمنے انپر ان چیزوں کو حرام کر دیا تھا ۱۲ ف۲۳ یعنی
یہود طرح طرح کے گناہ اور شرارتیں کرتے تھے حق
تعالےٰ اُسکی سزا میں انپر حلال اور پاک چیزیں بھی
حرام کر دیتا جیسے سورہ نساء کے بائیسویں رکوع
میں گذرا ہم سچے ہیں یعنے اس بیان میں کہ گناہوں
کی سزا میں ہمنے یہ چیزیں انپر حرام کر دی تھیں نہ
جیسا یہود کہتے ہیں کہ اسرائیل نے اپنے اوپر یہ چیزیں
حرام کر لی تھیں چنانچہ توریت شریف میں یہ عبارت
موجود ہے کہ مردار اور خون اور سور کا گوشت اور
ہر جانور جس کا کھر پھٹا ہوا نہ ہو اور ہر مچھلی جس
میں سفیدی نہ ہو تمپر حرام ہے ۱۲ ف۲۴ ایک بات
اور بھی ہے وہ یہ ہے کہ اس سے پہلے ہمنے الخ ۱۲
ف۲۵ نیک بندے سے مراد حضرت موسےٰ ع ہیں
یعنے اللہ تعالےٰ نے اپنا احسان حضرت موسےٰ ع پر
پورا کیا انکو توریت عطا فرمائی بعضوں نے یوں
ترجمہ کیا ہے ہمنے موسےٰ ع کو کتاب دی اس شخص
کا ایمان پورا کرنیکو جو نیک ہے ۱۲ ف۲۶ یا ہر چیز کا
اس میں پورا بیان ہے ۱۲ ف۲۷ یا اس میں آیت
اور مہربانی ہے ۱۲ ف۲۸ آخرت پر دعا کے عذاب پر اور
ثواب پر ۱۲ ف۲۹ جن کا ذکر اوپر گذر چکا ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۷۹ ف۱ اپنا سامان کشتیاں
رسیاں وغیرہ جو لائے ہیں ۱۲ ف۲ کہتے ہیں ان دو
اگروں نے خلق کی راہ سے حضرت موسےٰ ع کا ادب
کیا ۱۲ ف۳ اگر تم ڈالتے ہی ہو تو پہلے الخ ۱۲ ف۴ مگر
یاد رکھو کہ خداوند عالم پر تم غالب نہ ہو سکو گے
یا ڈالو تو سہی دیکھو تو تمہاری کیا فضیحتی (اردو
کا محاورہ ہے مخلط بعام فصیح) ہوتی ہے ۱۲ -
ف۵ اپنی رسیوں اور لاٹھیوں کو ۱۲ ف۶ لوگوں کے
خیال میں ۱۲ ف۷ یعنے لوگوں کے نزدیک بہت
بڑا بھاری جادو کیا کہ ویسا کسی نے کبھی نہیں دیکھا
تھا ۱۲ ف۸ عصا قائم رہی ۱۲ ف۹ سب فنا اور
ملیامیٹ ہو گیا سب سمجھ گئے کہ جادوگروں کا کام
شعبدہ اور سوانگ تھا اور موسےٰ ع نے جو دکھلایا
وہ بحکم خدا ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -
ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۸۰ ف۱ خواب غفلت سے
بیدار ہوں ابن عباس رض نے کہا ہر چیز خشکی کی
اور جانور مر گئے اور نیل کا دریا سوکھ گیا آخر سب
لوگ فرعون کے پاس گئے اور کہنے لگے اگر تو خدا ہے

تو نیل میں پانی لا وہ کہنے لگا صبح کو پانی آجائیگا
جب یہ لوگ چلے گئے تو سوچا کہ اب کیا کروں اگر
صبح کو پانی نہ آیا تو سب میں جھوٹا ہونگا رات کو
ایک کمل اوڑھکر ننگے پاؤں نیل پر آیا اور حق تعالیٰ
سے دعا کرنے لگا یا اللہ تیرا ہی اختیار ہے تو
اگر چاہیگا تو نیل کو پانی سے بھر دیگا فرعون کا
یہ کہنا تھا کہ نیل میں پانی آن پہونچا اور فرعون
کے لوگ اور زیادہ گمراہ ہوئے اللہ تعالےٰ کو انکا تباہ
کرنا منظور تھا ۱۲ ف۲۱ جیسے غلہ کی ارزانی صحت
کا عمدہ ہونا ۱۲ ف۲۲ یعنے ہماری عقلمندی اور
انتظام کی خوبی ہے اور اللہ تعالےٰ کا شکر نہ کرتے ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۸۲ ف۱ اس دنیا کی
آنکھہ سے ۱۲ ف۲ ریزہ ریزہ یا زمین کے برابر ۱۲
ف۱ اس زمانے میں ۱۲ ف۱۱ یا انبیاء بخشا یا جن
لیا ۱۲ ف۱۲ یعنے پیغمبری ۱۲ ف۱۳ توریت شریف کی
ف۱۴ ہمنے موسےٰ سے کہا ۱۲ ف۱۵ یعنے مصر کا ملک بعضوں
نے کہا جہنم بعضوں نے کہا عمالقہ کے ملک بعضوں
نے کہا شام کا ملک گویا بنی اسرائیل کو یہ خوشخبری
دی کہ عنقریب انکے دشمن ہلاک ہونگے
اور بنی اسرائیل ان ملکوں کے مالک نہیں گئے ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۸۳ ف۲ یعنے یہ سمجھو
کہ میں نے کوشش میں کوئی کمی کی سب کچھہ اون کو
سمجھایا ڈرایا مگر بچھڑے کی پرستش میں موقوف
کر سکا دو وجہوں سے ایک تو یہ کہ ان لوگوں کی
نظر میں میری اتنی وقعت نہ تھی نہ رعب تھا جیسا
تمہارا ہے دوسرے یہ کہ جب میں نے منع کیا تو وہ
میرے مارنے کو چل آئے اگر میں اور کچھہ کہتا تو
شاید وہ مجھکو مار ہی ڈالتے ۱۲ ف۲۱ میری بیعزتی
کر کے ۱۲ ف۲۲ یعنے مجھہ کو ان میں سے شریک کر ۱۲
ف۲۳ جب ہارون ع نے یہ سب حال موسےٰ ع کو
سنایا تو موسےٰ ع نے دعا کرنے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -
ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۸۴ ف۱۴ خواہ وہ عذاب
کے مستحق ہوں یا نہ ہوں کیونکہ سب بندے اوسکی
ملک میں اور اس کو پورا اختیار ہے کسی کو چوں چرا
کرنے کی مجال نہیں ہے ۱۲ ف۱۵ آدمی جانور درخت
پتھر سب پر ۱۲ ف۱۶ کہتے ہیں جب یہ آیت اتری
تو شیطان کہنے لگا مجھپر بھی تیری مہربانی ہونا
چاہیئے کیونکہ میں بھی ایک چیز ہوں تب اللہ تعالےٰ نے
یہ اتارا ۱۲ ف۱۷ گناہ اور شرک سے ۱۲ ف۱۸ شیطان
مایوس ہو گیا اسی طرح سے یہود انہوں نے بھی اللہ
کی سب آیتوں پر یقین نہیں کیا انجیل اور قرآن
کو بھی اسیطرح سے نہیں مانا انہوں نے قرآن
کو نہ مانا مسلمان اس مہربانی کے حقدار ہو گئے
انہوں نے اللہ تعالےٰ کی سب کتابوں اور سب پیغمبروں
کو مانا اور سب کا ادب کیا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۸۵ ف۱۵ شکار کرنے
تھے حالانکہ اسدن شکار منع تھا ۱۲ ف۱۶ پانی پر
تیرتی ہوئیں ۱۲ ف۱۷ یا پانی سے سر نکالے ہوئے
آجائیں ۱۲ ف۱۸ اور کوئی دن ہوتا ۱۲ ف۱۹ یہ قصہ
بھی سورہ بقر کے آٹھویں رکوع کی تفسیر میں گذر
چکا ہے ۱۲ ف۲۰ اس گروہ سے جو لوگوں کو ہفتہ
کے دن شکار کرنے سے منع کرتے تھے اور اس
برے کام سے باز رکھنے کے لیئے بہت کوشش کرتے
تھے ۱۲ ف۲۱ کیا فائدہ وہ تو ماننے والے نہیں قلم تقدیر
نے انکی ہلاکت اور تباہی لکھدی ہے کہتے ہیں جب
ان گاؤں والوں نے یہ برا کام شروع کیا تو سارے
گاؤں کے رہنے والے تین گروہ ہو گئے۔ ایک تو وہ
جو خود یہ برا کام کرتے تھے دوسرے وہ جو خود
یہ کام نہیں کرتے تھے مگر کرنیوالوں کو منع بھی نہیں
کرتے تھے تیسرے وہ جو خود یہ کام نہیں کرتے
تھے اور کرنے والوں کو منع کرتے سمجھاتے تو یہ
دوسرے گروہ نے تیسرے گروہ سے کہا بعضوں
نے کہا کہ یہ پہلے گروہ نے تیسرے گروہ سے کہا
یعنے تم ہم کو کیوں سمجھاتے ہو جب تم خود کہتے ہو کہ
ہم تباہ یا ہلاک ہونگے پھر جب اللہ تعالےٰ نے ہماری
تباہی اور ہلاکت کا ارادہ کر لیا ہے تو تمہارے
سمجھانے سے کیا فائدہ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۸۸ ف۱۶ لیکن جو وقت اللہ
تعالےٰ نے مقرر کیا ہے اسوقت اسکا اثر ظاہر ہوگا ۱۲
ف۱۷ چالیس برس کے بعد اس دعا کا ظہور ہوا
اور فرعون لشکر سمیت تباہ ہوا ۱۲ ف۱۸ جو دعا
کرتے ہی چاہتے ہیں کہ انکا مطلب پورا ہو جائے
اگر پورا نہ ہوا تو خدا سے پھر جاتے ہیں یا شکایت
کرتے ہیں کہ ہمنے بہت کچھہ دعا کی مگر پروردگار
نے قبول ہی نہیں کی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۸۹ ف۲۰ گھاٹ پر تو
پیاس بجھانے کے لیئے جاتے ہیں وہاں اور زیادہ
آفت آگ ہی آگ ہے ۱۲ ف۲۱ دونوں جہان میں
ملعون ہوئے دنیا کی لعنت یہ ہے کہ قیامت تک
لوگ فرعون اور اس کی قوم والوں پر پھٹکار کی
بوچھاڑ کرتے رہیں گے ۱۲ ف۲۲ دونوں جہان میں
پھٹکار ۱۲ ف۲۳ ان کے نشان باقی ہیں !
آباد ہیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲
ضمیمہ متعلق صفحہ ۴۹۱ ف۱ یعنے بنی اسرائیل

کی مسجد کو دوبارہ خراب کریں ۱۲ ف۱۶ حالانکہ دوبار قصور کر چکے ہو مگر وہ ارحم الراحمین ہے ۱۲ ف۱۷ قتل ہو گئے قید ہو گئے ذلیل ہو گئے ایسا ہی ہوا بنی قریظہ اور بنی نضیر کو مسلمانوں کے ہاتھوں سے سزا ملی ۱۲ ف۱۸ فرعون کے عذاب سے انکو چھڑانے کے لیئے آیا الخ ۱۲ ف۱۹ تیرے عقل میں فرق آگیا ہے ان نو نشانیوں کا اوپر بیان ہو چکا ہے ایک روایت میں ہے کہ دو یہودیوں نے صلاح کی اور کہا اس پیغمبر ع کے پاس چلو اس سے کچھ پوچھیں گے پھر ان نو نشانیوں کو پوچھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو زنا نہ کرو چوری نہ کرو ناحق خون نہ کرو اسراف نہ کرو جادو نہ کرو بیقصور آدمی بر بادشاہ کے پاس ہمت نہ لگاؤ کہ وہ اسکو مار ڈالے سود مت کھاؤ پاکدامن عورت پر بہتان نہ کرو یا کافروں کے مقابلہ سے مت بھاگو اور اوی کو شک ہے اور ایک بات خاص تمہارے یہود یوں کی جب وہ یہ ہے کہ ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو یہ سنتے ہی ان دونو یہودیوں نے آپکے ہاتھ پاؤں چومے اور کہنے لگے آپ بیشک اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں آپ نے فرمایا پھر تم مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے انہوں نے کہا داؤد پیغمبر نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ ہمیشہ انکی اولاد میں کوئی نہ کوئی پیغمبر ع ہوتا رہے اور ہم کو ڈر ہے مسلمان ہوں تو یہودی ہمکو مار ڈالیں گے

ضمیمہ متعلق صـ ۴۹۲ ف۱۲ یا تجھکو موسےٰ کا قصہ پہونچ چکا ہے ۱۲ ف۱۳ یہ سورت مکہ میں اتری اسوقت تک شاید آپ کو موسےٰ ع کا قصہ معلوم نہ ہوا ہو اس قصے کے بیان فرمانے سے یہ مطلب ہے کہ آنحضرت صلعم کو تسلی ہو کیونکہ موسےٰ ع پیغمبر پر بھی بڑی بڑی سختیاں گذر چکی ہیں ۱۲ ف۱۴ حضرت موسےٰ ع راستہ بھول گئے تھے اندھیری رات سخت سردی کی اور بی بی کو دردہ شروع ہوا ۱۲ ف۱۵ کیونکہ آگ لاؤ پر ضرور کوئی آدمی ہوگا اس سے رستہ پوچھ لوں حضرت موسےٰ ع دور سے اللہ تعالیٰ کے نور کو آگ سمجھے آگ لینے کو تو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری کا سرفراز فرمایا ۱۲ ف۱۶ یہ آواز خود پروردگار کی تھی جو موسےٰ ع کو ایک درخت سے سنائی دی ۱۲ ف۱۷ طویٰ اس میدان کا نام تھا۔ جوتیاں اتارنیکا حکم اسلیئے ہوا کہ وہ مردہ گدھے کی کھال کی تھیں یا تعظیم اور ادب کے لیئے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۴۹۵ ف۱۵ کئی آدمی ملجائیں تو عبادت بھی خوب ہوتی ہے ایک کو دوسرے سے مدد پہونچتی ہے اصل نہیں گھبراتا ۱۲ ف۱۶ جہنم کو

اور کم سن تھے ہم کو اسطرح سے پالا پرورش کیا دشمنوں سے بچایا تو اب بھی ہم پر احسان کر ۱۲ - ف۱۷ تو نے منہ مانگی مراد پائی یعنے تیری سب درخواستیں منظور ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۴۹۶ ف۱۳ یہ عرض کرنے والے دو مرد موسےٰ تھے کیونکہ ہارون ع اسوقت وہاں موجود نہ تھے مگر چونکہ موسےٰ ع اپنی طرف سے اور اپنے بھائی کی طرف سے بھی گفتگو کر رہے تھے اسلیئے یوں فرمایا کہ دونوں نے عرض کیا ۱۲ ف۱۴ گو میری ذات مقدس عرش پر ہے مگر میرا سمع اور بصر ہر جگہ کام کر رہا ہے ایک رتی بھر سے پوشیدہ نہیں ہے ۱۲ ف۱۵ انکو آزاد کر دو اپنے قدیمی ملک شام کو چلے جائیں ۱۲ ف۱۶ جس سے تو پہچان لے کہ ہم اس مالک کے بھیجے ہوئے ہیں ۱۲ ف۱۷ بالہم اسکو سلام کرتے ہیں جو ہدایت کی پیروی کرے یا بہشت کے فرشتے اسی کو سلام کریں گے جو سیدھے رستہ پر چلے گا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۴۹۸ ف۱۴ میرے بغیر حکم اسکے معتقد بن گئے ہو نہ ہو یہی بات ہے ۱۲ - ف۱۵ وہ گروہ ہے تم سب اسکے چیلے ہو اور یہ تمہارا ایک منصوبہ تھا اور استاد اور شاگرد سب نے ملکر یہ صلاح نہیں کی تھی کہ پہلے شاگرد ایک شعبدہ دکھلائیں گے پھر سب کے سامنے استاد سے ہار جائیں گے تاکہ دیکھنے والے استاد کا کہا مان لیں اور اسکے معتقد بنجائیں ۱۲ ف۱۶ کھجور کا درخت اونچا ہوتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ اس کی ڈھنڈھ پر لٹکا کر سولی دونگا ۱۲ - ف۱۷ یعنے میں اور موسےٰ ع ان دونوں میں سے ۱۲ ف۱۸ یعنے موسےٰ ع جس مار سے تم کو ڈراتے ہیں یعنے آخرت کے عذاب سے وہ زیادہ سخت ہے یا میری مار ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۵۰۰ ف۱۳ یہ خدا تعالیٰ کی آزمایش ہے ایمان پر قائم رہو ۱۲ ف۱۴ یہ بھی انکا ایک بہانہ تھا دل تو بچھڑے کی پوجا سے لگ گیا تھا لیکن حضرت موسےٰ ع کے لوٹنے پر اس امر کا تصفیہ موقوف رکھا ۱۲ ف۱۵ پھر موسےٰ ع لوٹ کر آئے اور اپنے بھائی ہارون ع پر بہت غصے ہوئے ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۵۰۱ ف۱۰ ظلمی بنی اسرائیل پر ایک مدت سے ظلم کر رہے تھے جو ہم اپر وہ کوئی نہیں یہ انکا خیال تھا ۱۲ ف۱۱ انکے مطیع بنجائیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۵۰۲ ف۱۳ ہمارے بیشمار احسان اوپر سے تو تصور دار اور پھر ہم ہی کو بنانے آیا چلا دہان سے حکومت کرنے کو ۱۲ ف۱۴ یہ بھی انکا ایک بہانہ تھا دل تو بچھڑے کی پوجا سے لگ گیا تھا لیکن حضرت موسےٰ ع کے لوٹنے پر اس امر کا تصفیہ موقوف رکھا ۱۲ ف۱۵ پھر موسےٰ ع لوٹ کر آئے اور اپنے بھائی ہارون ع پر بہت غصے ہوئے ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۵۰۱ ف۱۰ ظلمی بنی اسرائیل پر ایک مدت سے ظلم کر رہے تھے جو ہم اپر وہ کوئی نہیں یہ انکا خیال تھا ۱۲ ف۱۱ انکے مطیع بنجائیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ ۵۰۲ ف۱۳ ہمارے بیشمار احسان اوپر سے تو تصور دار اور پھر ہم ہی کو بنانے آیا چلا دہان سے حکومت کرنے کو ۱۲ ف۱۴ یہ بھی انکا ایک بہانہ تھا دل تو بچھڑے کی پوجا سے لگ گیا تھا لیکن حضرت موسےٰ ع کے لوٹنے پر اس امر کا تصفیہ موقوف رکھا ۱۲ ف۱۵ پھر موسےٰ ع لوٹ کر آئے اور اپنے بھائی ہارون ع پر بہت غصے ہوئے ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۵۰۳ ف۵ سورج کیطرح اسپر آنکھ نہیں ٹھہرتی تھی حالانکہ حضرت موسےٰ ع گندمی رنگ تھے ۱۲ ف۸ مردود نے جب دیکھا کہ میری شیخی کرکری ہو گئی اور موسےٰ ع نے دوسری نشانی دکھلائی جس سے ان کی صداقت میں شبہ نہیں رہتا تو یہ حیلہ نکالا اور لوگوں کا دل ملانے کے لیئے سب کی رائے پوچھنے لگا ۱۲ ف۹ اسطرح کے عجیب شعبدے دکھا کر لوگوں کا دل اپنی طرف کرے پھر خود بادشاہ بن جائے اور تمہاری سلطنت چھین لے ۱۲ ف۱۰ چند روز تک ثالم ثولا میں رکھا ۱۲ ف۱۱ اور موسےٰ ع کی پیروی سے بچ جائیں گے بعضوں نے کہا جادوگروں سے فرعون نے حضرت موسےٰ ع اور حضرت ہارون ع کو مراد کیا اور مطلب ہے کہ اگر وہ غالب ہوئے تو ہم انکا دین اختیار کر لیں گے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۵۰۴ ف۱۱ جب بنی اسرائیل راتوں رات نکل گئے اور فرعون کو خبر ہوئی تو الخ ۱۲ ف۱۲ کہ ہمارے بے اجازت نکل کھڑے ہوئے کہتے ہیں بنی اسرائیل چھ لاکھ ستر ہزار تھے اور فرعون کا لشکر سولہ لاکھ تھا ایک حدیث میں ہے کہ موسےٰ ع کے ساتھی ایک لاکھ بیس ہزار تھے اور سمندر میں بارہ رستے بنے تھے ہر رستے پر سے بارہ ہزار پار ہوئے اور فرعون کے ساتھ ستر افسر تھے ہر افسر کے تحت میں ستر ہزار فوج تھی (سب ونچاس لاکھ فوج ہوئی) ایک روایت میں ہے کہ موسےٰ ع کے ساتھی ستر ہزار تھے بہر حال فرعون کی فوج کے مقابل یہ ایک تھوڑی سی جماعت تھی ۱۲ ف۱۳ یعنے ہم باسامان مستعد ہیں اور بنی اسرائیل بے سروسامان ان کا گرفتار کر لینا کچھ مشکل نہیں ۱۲ ف۱۴ اور وہ بنی اسرائیل کے پیچھے انکو گرفتار کرنے کے لیئے روانہ ہوئے سب گھر بار مال متاع مصر میں چھوڑ گئے ۱۲ -

ف۱۵ انہوں نے فرعون کے ڈوبنے کے بعد پھر مصر میں آکر سارے سامان پر قبضہ کر لیا ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ ۵۰۵ ف۹ جن پر توقف نہیں دیا تھا جواب عطا فرمایا ہے ۱۲ ف۵ انہیں تم ظلم سے مجھ کو اس قبطی کے بدل مار نہ ڈالو ۱۲ ف۶ مدین کو چلا گیا وہاں سے ایک مدت کے بعد لوٹا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

کی بھی انکو اس میں غور کرنا چاہیئے کہ درخت بیچارے
کی کیا مجال ہے کہ وہ کہے میں اسد ہوں زبردست
حکمتوالا۔ دوسرے اگر درخت یہ دعوی کرسکتا
ہے کہ میں اسد ہوں تو پھر حسین بن منصور نے کیا
قصور کیا تھا جو انا الحق کہا اور حضرت جنید رح
بغدادی اور تمام علماء نے انکے قتل کا فتوے
کیوں دیا ۱۲ ف ۱۰ یعنے میرے حضور میں جب حاضر ہوتے
ہیں تو انکو سوا میرے اور کسی کا خیال ہی نہیں
رہتا سانپ ہو یا اژدہا ہو وہ کسی سے نہیں
ڈرتے ۱۲ ف ۱۱ (یعنے کوئی عیب تیرے ہاتھ میں
نہ ہوگا جیسے برص میں ہوجاتا ہے یہ دو نشانیاں
اُن) دو نشانیوں الخ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۰۸ ف ۱۴ یا پھر دیکھتا
ہوا اب پکڑا گیا اب گرفتار ہوا ۱۲ ف ۱۵ جو بیقصور
مجھ کو قتل کرنا چاہتے ہیں کسی شریعت یا انصاف
کے قانون سے ایسی خفیف بے احتیاطی کی سزا
قتل نہیں ہے کہتے ہیں حضرت موسےٰ ع جب بھاگے
تو کھانے کو بھی کچھ ساتھ نہ تھا پاؤں میں جوتا
بھی نہ تھا مدین وہاں سے آٹھ دن کی راہ پر تھا
جہاں فرعون کی حکومت ختم ہوتی تھی اسی طرف
بھاگے ۱۲ ف ۱۶ مدین اس شہر کا نام تھا جہاں
شعیب پیغمبر ع رہتے تھے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۱۳ ف ۹ خدا کے عذاب
سے اپنے تئیں بچا سکا یا موسےٰ ع سے اپنا بدلہ لے
سکا۔ حدیث میں ہے کہ اس قارون مردود نے ایک
فاحشہ عورت کو یہ سمجھایا کہ وہ حضرت موسےٰ ع پر
زنا کی تہمت لگائے چنانچہ جب حضرت موسےٰ نے
اُسکو قسم دی تو اُسنے کہدیا کہ قارون کے بہکانے
سے میں نے یہ تہمت کی۔ حضرت موسےٰ ع کو غصہ آیا اور
اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں رو کر دعا کی حکم ہوا کہ تم زمین
سے جو کہوگے وہ کرے گی حضرت موسےٰ نے کہا
اے زمین قارون کو پکڑ وہ ایڑیوں تک دھنس
گیا پھر لگا منت کرنے لیکن حضرت موسےٰ نے دوبارہ
یہی کہا اے زمین اسکو پکڑ وہ گھٹنوں تک دھنس
گیا ہوتے ہوتے گردن تک دھنس گیا بہت زاری منت
کرتا رہا لیکن حضرت موسےٰ نے یہی کہے گئے پکڑ اسکو
پکڑ لیا تک کہ پورا زمین میں سما گیا۔ اسکے ساتھ
اسکے لوگ خزانے وغیرہ سب دھنس گئے ۱۲ ف ۱۷
اسی میں اسکی کچھ حکمت ہے ۱۲ ف ۱۸ یہ ہمارا سمجھنا
غلط نکلا کہ جو مالدار ہے اللہ تعالیٰ کا احسان اسی
پر ہے ۱۲ ف ۱۹ ایک دن ایک روز اپنے کفر کی حالت
میں ضرور پھنسیں گے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۲۴ ف ۹ حالانکہ وہ
بندہ رہتا ہے اور میرے سوا کوئی تمہارے پاس
نہیں آتا ۱۲ ف ۱۰ اس آیت سے اولیاء اللہ کی
کرامت کا ثبوت ہوتا ہے کیونکہ حضرت مریم ع
اللہ تعالیٰ کی ولیہ تھیں کچھ پیغمبر نہ تھیں ۱۲ ف ۱۱
ہوا یہ تھا کہ حضرت مریم ع کی ماں بانجھ تھیں حق
تعالیٰ نے انکو بیٹی دی اور بیٹی بھی ایسی عالی
درجہ کی تو حضرت زکریا ع بھی لاولد تھے انکو خیال
آیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مریم ع کی ماں کو اولاد دی
اور پھر اپنی قدرت یوں دکھلائی کہ بن فصل کا
میوہ روز بھیجتا ہے تو مجھ کو اولاد دینا اسے کیا
مشکل ہے ۱۲ ف ۱۲ جیسے تو نے مریم کی بوڑھی
بانجھ ماں کو اولاد دی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۲۵ ف ۹ یعنے دودھ
پیتا بچہ جسکے بات کرنیکا وقت نہ آیا ہو اور ابھی
جھولی میں پڑا ہو اگر بات کرے تو ایک بڑی نشانی
ہے قدرت کی حضرت عیسےٰ ع نے ایسا ہی کیا
ایک حدیث میں ہے کہ حضرت یوسف ع کے گواہ
اور جریج عابد کے گواہ اور فرعون کی آیا کے بیٹے
نے بھی اسی عمر میں بات کی۔ بڑا ہو کر یہ ترجمہ ہے
کہل کا۔ کہل کہتے ہیں اس شخص کو جو جوانی پوری
کر چکا ہو لیکن ابھی بوڑھا نہ ہوا ہو یعنے چالیس
برس سے لیکر ساٹھ برس تک کہتی ہیں کہ حضرت
عیسےٰ ع تیس برس کے جب ہوئے پیغمبری سے
سرفراز ہوئے اور تین برس دنیا میں رہکر آسمان
پر تشریف لیگئے تو کہولت کا زمانہ انہوں نے
کہاں پایا۔ اسکا جواب بعضوں نے یہ دیا کہ کہل
سے مراد پوری عمر کا ہے ۱۲ ف ۱۱ جیسے ابراہیم ع
اور اسمٰعیل ع اور اسحٰق ع اور یعقوب ع اور
موسےٰ ع گذرے ہیں ۱۲ ف ۱۱ یعنے وہ کسی طریقہ
کا پابند نہیں ہے کہ اسکے خلاف نہ کرسکے گو اسنے
اکثر عادت یوں رکھی ہے کہ جورو خاوند کے ملنے
سے اولاد ہوتی ہے مگر جب وہ چاہے اس عادت
کو توڑ سکتا ہے ۱۲ ف ۱۳ یعنے حضرت عیسےٰ ع کو ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۲۸ ف ۹ بعضوں نے
کہا یہودی حضرت عیسےٰ ع کو قتل کی راہ سے اللہ کا
رسول کہتے اور فخریہ بیان کرتے کہ ہم نے اللہ کے رسول
کو مار ڈالا ۱۲ ف ۱۰ ہوا یہ تھا کہ حضرت عیسےٰ ع کو وہ
یہودی جو انکے قتل کے درپے تھے بخوبی پہچانتے
نہ تھے جب انکو پکڑنے گئے تو آپ نے اپنے حواریوں
سے فرمایا تم میں سے کون اس امر پر راضی ہوتا
ہے کہ اللہ اس کی صورت میری سی بنادے اور
وہ میرے بدلہ سولی پر چڑھایا جاوے ایک
جوان شخص راضی ہوا اور تین بار اپنی رضامندی
ظاہر کی تب وہ حضرت عیسیٰ ع کی شکل بنگیا اور
یہودی اسکو پکڑنے گئے اور سولی دی حضرت
عیسےٰ ع کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا یہ قصہ
ابن ابی حاتم اور نسائی اور عبد بن حمید اور ابن
جریر اور ابن منذر نے ابن عباس رض سے
موقوفاً روایت کیا اور اسکا اسناد صحیح ہے ۱۲
ف ۱۱ جب مار چکے تو بعضے کہنے لگے یہی عیسےٰ ع
ہیں بعضوں نے کہا یہ عیسےٰ ع نہیں ہیں مو نہہ
تو اونہی کا سا ہے لیکن جسم اور ہے ۱۲ ف ۱۲
یا کوئی یقین نہیں ہے ۱۲ ف ۱۳ بلکہ کسی اور کو ان کے
دھوکے میں قتل کیا ۱۲ ف ۱۴ یعنے تیسرے آسمان
پر جیسے حدیث میں ہے ۱۲ ف ۱۵ بلکہ قیامت کے
قریب جب حضرت عیسےٰ ع اتریں گے تو سب اہل کتاب
بھی جو اوس زمانہ میں ہونگے انپر ایمان لاویں گے
اور دنیا میں ایک ہی مذہب اسلام پھیل جاویگا ۱۲
ف ۱۶ اسی کو ظلم کہتے ہیں یعنے سچ کی راہ چھوڑ کر
ادھر ادھر ہو جانا جیسے نصاریٰ اور یہود نے کیا
نصاریٰ نے حضرت عیسےٰ ع کو یہانتک چڑھایا کہ خدا
بنادیا یہود نے یہانتک گھٹایا کہ نبی بھی
نہ مانا بلکہ جھوٹا بے دین بنایا سچا راستہ مسلمانوں
کا ہے کہ حضرت عیسےٰ ع کو اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ
اور پیغمبر مانتے ہیں ۱۲ ف ۱۷ یعنے کن کا کلمہ جس سے
حضرت عیسےٰ ع بن باپ کے پیدا ہوگئے اللہ تعالیٰ
نے یہی کلمہ حضرت جبرائیل ع کے ذریعہ سے مریم ع
کے پاس بھیجا انہوں نے مریم ع کے گریبان میں
پھونک دیا اللہ کی قدرت سے انکو پیٹ رہگیا ۱۲
ف ۱۸ یعنے خدا کی اسیواسطے حضرت عیسےٰ ع کو
روح اللہ کہتے ہیں اگرچہ سب وحیں خدا کی ہیں
مگر حضرت عیسےٰ ع کی روح کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ
بزرگی دی اور اپنی طرف منسوب کیا اور یہی وجہ ہے
کہ حضرت عیسےٰ ع ایسے ایسے عجیب کام کرتے
جو انسانی قدرت سے باہر ہیں مثلاً مردے
کو جلا دینا مادرزاد اندھے کوڑھی کو اچھا کر دینا ۱۲ ف ۱۹
جیسے نصاریٰ کہتے ہیں باپ بیٹا روح القدس
یہ تینوں ملکر خدا ہیں پہلے ایک خدا تھا پھر ایک کے
تین ہوگئے باپ میں صرف وجود رہگیا اور حیات
روح القدس میں آگئی اور علم بیٹے یعنے مسیح میں
آگیا معاذ اللہ کیسی بکواس ہے جس سے خود حضرت
عیسےٰ ع کے زمانہ تک جتنی آسمانی کتابیں اور صحیفے

اور جن کو نصاری بھی مانتے ہیں سب میں اس امر کی صراحت موجود ہے کہ خداوند کریم ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور خود انجیل میں بھی جابجا توحید کا بیان ہے ۱۲ ف ۲ یا وہ بات کہو جو بہتر ہے یعنے خدا ایک ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۳۰ ف ۱۱ ان سب نشانیوں کی تفسیر سورہ آل عمران کے پانچویں رکوع میں گذر چکی ہے ۱۲ ف ۱۲ کمبخت اتنا نہ سمجھے کہ لڑکے ماں باپ سے پیدا ہوتے ہیں اور کوڑھی کو چنگا کر دینا اور مردے کو جلا دینا جادوگر کے باپ سے بھی نہیں ہو سکتا اور جادوگر تو خلاف شرع کام لوگوں سے کراتا ہے حضرت عیسےٰ ۴ تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کا حکم کرتے ۱۲ ف ۱۳ یعنے حضرت عیسےٰ سے یا پروردگار سے انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے ایمان پر گواہ رہیو۔ حواری حضرت عیسےٰ ۴ کے خاص اصحاب رفیق اور وہ بارہ تھے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۳۱ ف ۱۷ سید علامہ نے کہا اس آیت سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ حضرت عیسےٰ ۴ آسمان پر جانے سے پہلے گذر گئے تھے اور یہ غلط ہے پے در پے حدیثیں اس مضمون کی موجود ہیں کہ حضرت عیسےٰ ۴ کی وفات نہیں ہوئی اور وہ آسمان پر زندہ ہیں جب دنیا میں تھے اور قیامت کے قریب پھر دنیا میں آویں گے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۳۲ ف ۱۲ یعنے گو تیری عورت بانجھ ہے اور تو بوڑھا ہے مگر خدا کا حکم یہی ہے کہ اسی حال میں تم دونوں کو اولاد ہو ۱۲ ف ۱۳ یعنے تیرے دادا آدم ۴ کو جس کی نسل سے سب آدمی نکلے ۱۲ ف ۱۴ جس سے میں یہ معلوم کر لوں کہ خوشخبری اب پوری ہوئی عورت کو پتا رہ گیا ۱۲ ف ۱۵ یعنے یہ نہ ہوگا کہ تو گونگا بہرا ہو جائے بلکہ خاصا چنگا رہکر لوگوں سے بات چیت نہ کر سکیگا البتہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں زبان چلتی رہیگی ایسا ہی ہوا جب حضرت یحییٰ کا حمل رہا تو تین دن تک حضرت ذکریا لوگوں سے بات چیت نہ کر سکے اشاروں سے انکو سمجھاتے تھے ۱۲ ف ۱۶ صبح اور شام پڑھے فضیلت کے وقت ہیں ہر دین اور ہر مذہب میں یہ عبادت اور یاد الٰہی کے وقت ہیں ۱۲ ف ۱۷ اسکے بعد یہ ہوا کہ حضرت یحییٰ ۴ پیدا ہوئے اور جب بڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو پیغمبری اور فرمانبرداری دیجیے لہ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۳۶ ف ۹ حواری حضرت عیسےٰ ۴ کے مددگار تھے ۱۲ ف ۱۰ جب حضرت عیسےٰ ۴ آسمان پر تشریف لیگئے تو آپ کے بعد نصاریٰ میں اختلاف ہوا کوئی آپ کو خدا کوئی خدا کا بیٹا کہنے لگا کوئی توحید پر قائم رہا اور پہلے دو کافر گروہ تیسرے گروہ پر غالب رہے یہانتک کہ حضرت محمد صلعم کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ۱۲ ف ۱۱ مشرک ذلیل اور خوار ہوئے اور مومن قیامت تک غالب رہیں گے اخیر غلبہ حضرت عیسےٰ ۴ کے زمانہ میں ہوگا جب مسلمان آپکے ساتھ ہو کر دجال کو ماریں گے ۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۳۸ ف ۹ ہماری ہی حکم کر ان کی تابعداری کرتے تھے ورنہ بھاگ جاتے یا جو صبح کو بناتے وہ شام کو بگاڑ ڈالتے ۱۲ ف ۱۰ یعنے دین اور شریعت کا علم یا جانوروں کی بولی سمجھنے کا ۱۲ ف ۱۱ یوں نہیں کہا کہ سب یا ندار بند و نیر کیونکہ اسمیں تعالےٰ کے بندے بھی ہیں معلوم نہیں کوئی انسے بھی بڑھ چڑھ کر ہو اس آیت سے یہ نکلا کہ علم اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور یہی میراث ہے پیغمبروں کی ۱۲ ف ۱۲ یعنے علم اور فضل اور نبوت کا اور مال کی میراث مراد نہیں ہے کیونکہ داؤد ۴ کے انیس بیٹے تھے اکیلے حضرت سلیمان ۴ انکے مال کے وارث نہیں ہو سکتے ۱۲ ف ۱۳ حضرت سلیمان ۴ سب جانوروں کی بولی سمجھتے تھے پرند ہوں یا چرند اور یہاں پرند کو صرف اسلیئے بیان کیا کہ پرند کا لشکر ہر وقت انکے ساتھ رہتا اور اوپر سایہ کیئے رہتا ایک روایت میں ہے کہ حضرت سلیمان ۴ استسقا کے لیئے لوگوں کے ساتھ میدان کو گئے وہاں ایک چیونٹی کو دیکھا جو چت لیٹے ہوئے اپنے پاؤں اٹھائے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہی ہے یا اللہ میں ایک تیری مخلوق ہوں اور تو کہانے کو نہ دے تو میں کیسے جی سکتی ہوں یا ہم کو کہانے کو دے یا مار ڈال حضرت سلیمان ۴ نے اسکی یہ دعا سنکر لوگوں سے فرمایا اب اپنے اپنے گھروں کو لوٹ چلو ایک چیونٹی نے تمہارا کام پورا کر دیا اب باقی پڑے گا ۱۲ ف ۱۴ سب جانور ہمارے تابع ہیں یہانتک کہ ہوا بھی ہمارے حکم پر چلتی ہے تمام دنیا کی بادشاہت ہمارے ہاتھ میں ہے دیو اور جن تک ہمارے مطیع ہیں ۱۲ ف ۱۵ حضرت سلیمان ۴ کے گرد آدمی تھے انکے گرد جن اور سروں پر پرندے ۱۲ ف ۱۶ ہر ایک گروہ پر جدا جدا نقیب تھے ۱۲ ف ۱۷ وہاں چیونٹیاں بڑی کثرت سے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۴۱ ف ۱۳ حضرت سلیمان ۴ نے اس کی پنڈلیاں دیکھ لیں ان میں کوئی عیب تھا اور جنوں کا بیان جھوٹ نکلا یہی آبگینے کے لیئے شیشہ کا محل بنایا گیا تھا ۱۲ ف ۱۴ جب اسکی پنڈلیاں دیکھ لیں یہ پانی نہیں ہے ۱۲ ف ۱۵ یا ایک محل ہے جسپر آئینے مندے ہوئے ہیں یا جڑے ہوئے ہیں ۱۲ ف ۱۶ جب حضرت سلیمان ۴ کے یہ معجزے دیکھکے شرمندہ ہوئی تو کہا الخ ۱۲ ف ۱۷ جو اتنی مدت شرک میں مبتلا اور تجھکو بھولی رہی ۱۲ ف ۱۸ ابن عباس رض نے کہا پھر حضرت سلیمان ۴ نے اس سے نکاح پڑھا لیا ایک حدیث میں ہے کہ حمام میں سب سے پہلے حضرت سلیمان ۴ داخل ہوئے جب وہاں کی گرمی دیکھی تو کہنے لگے ہائے افسوس اللہ تعالیٰ کا عذاب کیسا ہوگا ۱۲ ف ۱۹ وہ بادشاہ اور پیغمبر دونو تھے ہمنے کہدیا تھا پہاڑ الخ ۱۲ ف ۲۰ حضرت داؤد ۴ کے ہاتھ میں لوہا موم کیطرح ہو جاتا جسطرح چاہتے موڑ لیتے تپانے اور گرم کرنے کی ضرورت انکو نہ ہوتی ۱۲ ف ۲۱ بڑی چھوٹی نہ ہوں ۱۲ ف ۲۲ بعضوں نے کہا کڑیاں اندازے سے جوڑا سکے یہ معنے ہیں کہ کیلیں نہ بہت پتلی رکھ نہ بہت موٹی۔ بعضوں نے کہا حضرت داؤد ۴ کی زرہ میں کیلیں نہ ہوتیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۵۴۲ ف ۱۲ اور لگے کفر اور ناشکری کرنے سدی رح نے کہا سبا والوں کی طرف تیرہ پیغمبر ۴ بھیجے گئے انہوں نے سب کو جھٹلایا اور بت پرستی کرنے لگے ۱۲ ف ۱۳ باغ اور مکانات سب تباہ ہو گئے ۱۲ ف ۱۴ مطلب یہ کہ یا تو انکے داہنے بائیں ایسے عمدہ باغ تھے جن میں قسم قسم کے عمدہ اور مزیدار میوے پیدا ہوتے تھے یا جب انہوں نے ناشکری کی اور پانی کا باندھ ٹوٹکر سیلاب آیا اگلے باغ تباہ ہو گئے تو پھر انہوں نے باغ لگائے مگر انمیں کوئی مزیدار میوہ پیدا نہیں ہوا کچھ کسیلے خراب پھل کچھ بھاؤ کچھ بیر رہگئے باقی خیر صلاح یہ ناشکری اور کفر کا بدلہ ملا ۱۲ ف ۱۵ یعنے شام کی بستیوں میں ۱۲ ف ۱۶ نمایاں یعنے قریب قریب ۱۲ ف ۱۷ یہ لوگ مارب میں رہتے تھے اور شام کے ملک میں سوداگری کے لیے جاتے تھے مارب سے شام تک برابر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر گاؤں آباد تھے ایسے کہ ایک گاؤں سے دوسرا گاؤں نظر آتا اور مسافروں کو ایسا آرام تھا کہ راستے میں توشہ رکھنے کی حاجت نہ پڑتی رات کو گاؤں میں اتر رہتے اور وہیں کھاتے پیتے ۱۲ ف ۱۸ صبح کو ایک گاؤں میں پہونچتے تو دوپہر کو

دوسرے گاؤں میں شام کو تیسرے گاؤں میں ۱۲
ف۱۹ ہمنے ان کو کہلا بھیجا ان گاؤں میں الخ ۱۲
ف۲۰ راہ میں اسوجہ سے کہ گاؤں نزدیک نزدیک
تھے کوئی خطرہ نہ تھا نہ چور کا نہ ڈاکو کا کہانے
پینے کا سامان ہر جگہ موجود چار مہینے کی راہ تک
یہی حال تھا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ۵۴۳ ف۱۳ ان میں سے ایک نے
مقدمہ کو یوں شروع کیا ۱۲ ف۱۴ اسکی زبان بہت
تیز ہے لوگ اسی کی طرفداری کرتے ہیں میری سی
کوئی نہیں کہتا اسکے بعد حضرت داؤد ؑ نے دوسرے
فریق سے جواب کیا اُسنے دعوی کا اقبال کیا تب
حضرت داؤد ؑ نے یہ فیصلہ سُنایا بعضے کہتے
ہیں بغیر جواب لیئے فیصلہ سنا دیا اور حضرت داؤد
ؑ کا یہی تصور تھا جس کی انہوں نے معافی مانگی ۱۲
ف۱۵ یہ دو شخص اصل میں دو فرشتے تھے جو مدعی مدعی علیہ
بنکر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے۔ ہوا یہ تھا کہ حضرت
داؤد ؑ کی نگاہ بے اختیاری میں ایک عورت پر پڑگئی
وہ انکو خوبصورت معلوم ہوئی انہوں نے اس کے
خاوند سے درخواست کی کہ تو اسکو طلاق دیدے
یا اوسکے خاوند کو ایک لڑائی میں بھیجدیا وہ شہید ہوا
حضرت داؤد ؑ نے اسکی شہادت کا چنداں غم نہ کیا
اور اسکی بی بی سے نکاح پڑھا لیا اسپر اللہ تعالیٰ کی
طرف سے انکو تنبیہ آئی کہ تمنے ننانویں بی بیاں رکھ
کر اپر قناعت نہ کی اور ایک غریب کی بی بی پر نظر
ڈالی حالانکہ یہ امر دوسرے عام لوگوں کے حق میں
کوئی گناہ نہیں مگر پیغمبروں کی شان بڑی ہے
انسے اتنی سی بات پر بھی مواخذہ ہوا۔ اب جو بعضے
لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد ؑ اس عورت
پر عاشق ہو گئے تھے اور اسکے خاوند کو قتل کرانیکے
فکر میں تھے یہ سب غلط ہے حضرت علی رضہ نے
فرمایا جو کوئی ایسی باتیں بیان کریگا میں اسکو ایک
سو ساٹھ کوڑے لگاؤنگا۔ کہتے ہیں اس شخص
کا نام اوریا تھا جسکی بی بی سے حضرت داؤد
نے نکاح کر لیا اور اسی کے پیٹ سے حضرت سلیمان
پیغمبر ؑ پیدا ہوئے ۱۲ ف۱۶ اپنے ساجھی کا حق
دبانا چاہتے ہیں ۱۲ ف۱۷ دیکھیں وہ کیا فیصلہ
کرتے ہیں کہتے ہیں جب حضرت داؤد ؑ نے فیصلہ
سُنایا تو وہ دونوں دیوار اک دوسرے کا منہ
دیکھ کر ہنسنے لگے اسوقت حضرت داؤد ؑ سمجھے کہ یہ
دونوں مدعی مدعی علیہ نہیں ہیں بلکہ پروردگار نے
میری آزمایش کے لیئے انکو بھیجا ہے۔ ذنبیوں
سے مراد عورتیں ہیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ۵۴۵ ف۹ حضرت علی
رضہ نے فرمایا کہ جب ابراہیم ؑ خانہ کعبہ بنا چکے تو
عرض کیا پروردگار میں اپنا کام کر چکا اب حج کا
طریقہ سکھلا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل ؑ کو
بھیجا انہوں نے حضرت ابراہیم ؑ کے ساتھ حج کیا
پیغمبر گناہوں سے معصوم ہیں مگر ان کی شان
اتنی بڑی ہے کہ ذری سی غفلت بھی انکے حق میں
گناہ سمجھی جاتی ہے اور وہ اس سے استغفار
کرتے ہیں۔ نزدیکان را بیش بود حیرانی ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۵۴۶ ف۶ یعنے کسی شخص
کے قتل کا حکم دیتا ہوں وہ مارا جاتا ہے کسی کو چھوڑ
دیتا ہوں اسکی جان بچ جاتی ہے اگرچہ یہ جوابدہی بیوقوفی اور حماقت کا جواب تھا اور ابراہیم ؑ یہ
کہہ سکتے تھے کہ بھلا کسی کو مار کر پھر اسکو جلا تو
سہی یا ایک چیونٹی یا ذرا سا جاندار تو بنا دے لیکن
چونکہ نمرود احمق اور کٹ حجتی کرنا چاہتا تھا اسلیئے
حضرت ابراہیم ؑ نے اس تقریر کو چھوڑ ہی دیا اور
ایک دوسری صاف تقریر شروع کی جسکو عقلمند
اور بیوقوف سب سمجھ جاویں ۱۲ ف۷ اب کیا کہنا
سورج تو بڑی چیز ہے بھلا اپنی جان تو مرتے
وقت بچالے ۱۲ ف۸ مجھ کو تیرے فرمانے سے
یقین تو ہے ۱۲ ف۹ میں آنکھ سے دیکھنا چاہتا
ہوں ۱۲ ف۱۰ حضرت ابراہیم ؑ پیغمبر تھے اللہ تعالیٰ کے
فرشتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم انکے پاس آتے تھے انکو
مردوں کے جی اٹھنے میں کوئی شک نہ تھا لیکن انہوں
نے آنکھ سے دیکھنا چاہا انسانی عادت یہ ہے کہ
جس بات کو سنتا ہے اُسکو دیکھنا چاہتا ہے
اور حدیث میں ہے کہ سننا دیکھنے کے برابر نہیں
ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ۵۴۷ ف۱۱ کیونکہ مومنین
اسکو قبلہ کرکے ہیں نمازیں یا اس وجہ سے کہ وہاں
اسکی ایسی ایسی نشانیاں موجود ہیں جنسے اُسکی
پہچان ہوتی ہے حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے مسجد
حرام بنائی گئی پھر چالیس برس بعد مسجد اقصے
ابن عمر رضہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کو زمین
بنانے سے دو ہزار برس پیشتر پیدا کیا اسوقت
اُسکا تخت پانی پر تھا یہود کے دوسرے اعتراض
کا جواب ہے وہ کہتے تھے کہ بیت المقدس سب
مقاموں سے افضل ہے کیونکہ تمام پیغمبروں
نے وہاں ہجرت کی اور وہیں کی زمین پر حشر ہوگا
تو اسکو چھوڑ کر کعبہ کو قبلہ بنانا ہی بیجا ہے اللہ
تعالیٰ نے انکے اعتراض کا جواب دیا کہ کعبہ بیت المقدس
سے بھی پہلے بنا ہے ۱۲ ف۱۲ جو ایک پتھر ہے
اسپر حضرت ابراہیم ؑ کے قدموں کے نشان تھے
لیکن اب مٹ گئے دوسرے یہ کہ اصحاب الفیل
جنہوں نے اس گھر کو اوجاڑنے کا ارادہ کیا
تھا اللہ تعالیٰ کا عذاب انپر اترا اور سب ہلاک
ہو گئے تیسرے یہ کہ صفا اور مروہ دو پہاڑ وہاں
ہیں جنکے بیچ میں حضرت ہاجرہ دوڑی تھیں
پھر اللہ تعالیٰ نے انپر رحم کیا چوتھے یہ کہ زمزم کا
چشمہ وہاں موجود ہے جسکا پانی کم نہیں ہوتا
پانچویں یہ کہ جب رکن یمانی کیطرف ابر رہتا ہے
تو یمن میں ارزانی ہوتی ہے اور جب رکن شامی
کی طرف رہتا ہے تو شام میں ارزانی ہوتی ہے
اور جب سب طرف رہتا ہے تو سب ملکوں میں
ارزانی رہتی ہے ۱۲ ف۱۳ یعنے کیسا ہی قصور کرکے
اگر کوئی کعبہ میں پناہ لے تو جب تک وہاں ہے اسکو
سزا نہیں دیسکتے اگرچہ شرع کی حد ہو امام ابوحنیفہ
رح کا یہی قول ہے اور اکثر علماء اسکے خلاف ہیں وہ
کہتے ہیں حد لگا دینگے ۱۲ ف۱۴ یعنے خالص خدا کے
لیئے عمل کیا یا اپنے کام خدا کو سونپ دیے ۱۲ ف۱۵
یا توحید پر قائم ہو گیا یا دل لگا کر خدا کی عبادت کی
جیسے خدا کو دیکھ رہا ہے یا خدا اسکو دیکھ رہا ہے
ف۱۶ یعنے خاص خدا کی طرف کا ۱۲ ف۱۷ جن کی دوستی
میں کسی طرح کی خامی نہ تھی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
مجھکو بھی سچا دوست بنایا جیسے ابراہیم ؑ کو بنایا
تھا ۱۲ ف۱۸ بہت لوگ کعبہ کے طفیل پرورش پاتے
ہیں حاجیوں اور زائروں سے اپنی روزی پیدا
کرتے ہیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ۵۴۸ ف۱۷ راہ پر نہ لگائیگا
یعنے سیدھی اور سچی راہ پر قائم نہ رکھیگا کیونکہ پیغمبر
پیدائش کے وقت سے راہ پر ہوتے ہیں کبھی شرک
نہیں کرتے ۱۲ ف۱۸ جسم میں اور چمک میں اور ہر
بات میں ۱۲ ف۱۹ اب اصل بات کہولی اپنے اعتقاد
کی اور پہلی باتیں صرف ان جاہلوں کو قائل کرنے
کے لیئے کہی تھیں ۱۲ ف۲۰ میری قوم کے لوگ ہو ۱۲ -
ف۲۱ کیونکہ خدا کے سوا دنیا کی سب چیزوں یہانتک
سورج بھی جو سب میں بڑا اور سب سے زیادہ روشن
اور چمکدار ہے ایک حال سے دوسری حال میں
بدلتی رہتی ہیں اور ہر ایک چیز میں کچھ نہ کچھ عیب
بھی موجود ہیں ۱۲ ف۲۲ بتوں اور جھوٹے معبودوں
کو ۱۲ ف۲۳ اسکا علم سب پر حاوی ہے ۱۲ ف۲۴
کہ یہ بت محض بیجان ہیں انسے تو تم اچھے ہو
پھر انکے پوجنے سے کیا فائدہ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صـ۴۹ ف۱۴ ہم فرشتے ہیں
تیرے مالک کے بھیجے ہوئے ۱۲ ف۱۵ سارہ بنت
ہارون ۱۲ ف۱۶ اس خوشی سے کہ ہمپر تو کوئی آفت
نہیں آئی یا تعجب سے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہمارے
گھر آئے یا لوط ؑ کی قوم کی ہلاکت سنکر کیونکہ وہ سب
بدکار تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اُن کو
حیض آگیا حالانکہ ان کی عمر اسوقت اٹھانوے برس
کی تھی فرشتوں کی برکت سے وہ جوان ہوگئیں ۱۲
ف۱۷ اسکا بیٹا پیدا ہونے کی ۱۲ ف۱۸ خوشخبری یہ
دی کہ تیرا ایک بیٹا پیدا ہوگا اسحٰق اور وہ جیے گا
اور زندہ رہے گا اُسکا بیٹا پیدا ہوگا یعقوب ۱۲
ف۱۹ چونکہ یہ امر عادت کے خلاف تھا کہ اٹھانوے
برس کی بڑھیا اور ایک سو برس یا ایک سو بیس برس
کے بوڑھے کی اولاد پیدا ہو اسلیئے حضرت سارہ
رضؓ کو تعجب ہوا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں انکو کچھ شک
نہ تھا ۱۲ ف۲۰ وہ تو بن ماں بن باپ کے پیدا کر سکتا
ہے بوڑھی عورت کو بچہ دینا اسے کیا مشکل ہے ۱۲
ف۲۱ تو یہ بھی اسکی ایک عنایت ہے تم پر اے اہل خدا کی
رحمت اور اس کی برکتیں اتریں فرشتوں نے دعا
کی انکے لیئے اس آیت سے یہ نکلا کہ گھر والوں میں بی بی
داخل ہے اور اسی وجہ سے اکثر لوگوں نے اہل بیت
میں ازواج مطہرات کو داخل کیا ہے ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۵۴۴ ف۱ بلکہ آسانی کی
ہر مرد کو چار عورتیں تک درست رکھیں سفر میں نماز
کو کم کر دیا مسافر کو روزہ معاف کیا اسیطرح ہزاروں
طرح کی آسانیاں ہماری شریعت میں ہیں صحیح حدیث
میں ہے کہ میں سیدھی آسان شریعت دیکر بھیجا گیا
ہوں ۱۲ ف۱۱ حضرت ابراہیم ؑ تمام عرب لوگوں کے
باپ تھے اور دوسرے مسلمانوں کے باپ حضرت رسول
کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور حضرت ابراہیم ؑ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باپ تھے تو سب
مسلمانوں کے بھی باپ ٹھیرے ۱۲ ف۱۲ یعنے
اللہ تعالیٰ نے اگلی کتابوں میں اس امت کے لوگوں
کا نام مسلمان رکھا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۵۵۵ ف۱۲ کہ سب کے سامنے
مجھپر غصہ و عذاب کرے صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت
کے دن حضرت ابراہیم ؑ اپنے باپ کو دیکھیں گے پریشان
حال تو فرمائیں گے کیا میں نے دنیا میں تجھسے نہیں
کہا تھا کہ میرا کہنا مان لے وہ کہیگا اب میں تیری
نافرمانی نہ کرونگا تب حضرت ابراہیم ؑ عرض کرینگے
خداوندا تو نے میری یہ دعا دنیا میں قبول فرمائی
تھی کہ قیامت کے دن مجھ کو ذلیل و رسوا نہ کر اس سے زیادہ
کیا ذلت ہوگی کہ میرا باپ تیری رحمت سے دور ہے
اللہ تعالیٰ فرمائیگا میں نے کافر پر بہشت حرام کر دی
ہے پھر ابراہیم ؑ کو حکم ہوگا اپنے پاؤں کے تلے دیکھو
کیا ہے وہ دیکھیں گے تو ایک بجو ہے نجاست میں
لتھڑا ہوا فرشتے اسکے پاؤں پکڑ کے دوزخ میں
ڈال دینگے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۵۵۷ ف۱۱ ابراہیم ؑ
کی قوم کے لوگ ستارہ پرست تھے انکا یہ اعتقاد
تھا کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے سب ستاروں کی
گردش سے ہوتا ہے حضرت ابراہیم ؑ نے اُن کو
دھوکا دینے کے لیئے ایک نظر ستاروں پر ڈالی ۱۲
ف۱۲ تو مجھ کو اپنے ساتھ نہ لیجاؤ کہتے ہیں ان کے
زمانے میں طاعون کی بیماری بہت تھی ابراہیم ؑ
کی قوم والے ڈرے کہیں اسکو طاعون نہ ہو جائے
اور چھوڑ کر چلدیئے ۱۲ ف۱۳ ڈرے کہیں اسکی بیماری
ہم کو بھی نہ لگجائے ۱۲ ف۱۴ یہ پڑھاوے جو تمہارے
گرو رکھے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۵۵۸ ف۱۵ ایک سینگ
والا مینڈھا جنت سے بھیجا ۱۲ ف۱۶ اس آیت سے
نکلتا ہے کہ فبشرناہ بغلام حلیم سے حضرت اسمٰعیل ؑ
مراد ہیں جیسے اکثر مفسرین کا قول ہے ایک حدیث
میں ہے کہ میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں یعنے حضرت
اسمٰعیل ؑ اور حضرت عبداللہ کا جو آنحضرت ؐ کے
والد ماجد تھے اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ غلام حلیم
سے حضرت اسحاق ؑ مراد ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ اس
آیت سے انکے پیغمبر ہونے کی بشارت مراد ہے
اگلی آیت میں صرف انکے پیدا ہونے کی بشارت
تھی ۱۲ ف۱۷ سیکڑوں پیغمبر انہی کی اولاد میں
ہوئے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۵۶۴ ف۱۱ کہتے ہیں مین
پر جو سب سے اونچا پہاڑ ہے (مثلاً ہمالیہ کی چوٹیاں)
پانی اس سے بھی چالیس ہاتھ یا پندرہ ہاتھ اونچا
ہوگیا اور کوئی بستی نہ بچی نہ کوئی آدمی نہ کوئی
جانور کنعان دل میں کافر تھا حضرت نوح ؑ نے
ظاہر میں اسکو یار غار سمجھ کر پکارا کہ ہمارے ساتھ
سوار ہو جا بعضے کہتے ہیں وہ ظاہر میں بھی کافر
تھا مگر محبت پدری حضرت نوح ؑ پر غالب ہوئی
بعضے کہتے ہیں وہ حضرت نوح ؑ کی بی بی کا بیٹا
تھا دوسرے خاوند سے ۱۲ ف۱۲ باپ بیٹے یہ
باتیں کر رہے تھے کہ پانی کی موج الخ ۱۲ ف۱۳ جب
طوفان ختم ہوا تو ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۵۶۵ ف۱۱ کافروں کے
ستانے پر ۱۲ ف۱۵ جیسے نوح ؑ نے ایک مدت
تک صبر کیا ۱۲ ف۱۹ یا آخرت کی بھلائی پر بھروسہ
ہی کو بھلی ۱۲ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ؐ کو تسلی دی
کہ آخر میں تم ہی غالب ہوگے اور تمہارا ہی انجام
اچھا ہوگا ۱۲ ف۲۰ وہ مصیبت یہ تھی کہ نوح ؑ
کی قوم والے نوح کو اور ایمانداروں کو تنگ کرتے
رات دن ستاتے اور ایذائیں دیتے پچاس کم
ہزار برس حضرت نوح ؑ نے اسی تکلیف میں بسر
کی آخر کو نہ رہا گیا بددعا کی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۵۷۷ ف۸ جو ثمود
کی اولاد میں تھے وہ عاد کا بیٹا تھا ۱۲ ف۹ ابن عبید
ابن سف بن ماسح بن عبید بن حاذر بن ثمود ۱۲
ف۱۰ ثمود کی قوم کو عاد ثانی کہتے ہیں حقیقت میں
پہلے عاد کی اولاد تھی یہ لوگ حجاز اور شام کے درمیان
رہتے تھے ۱۲ ف۱۱ ہوا یہ تھا کہ صالح ؑ کی قوم نے انسے
درخواست کی کہ کوئی معجزہ دکھلاؤ انہوں نے کہا اچھا
چلو پہاڑ ایک پتھر دفعۃً پھٹا اور اس میں سے ایک اونٹنی
نکل آئی چونکہ خداوند کریم نے اس کو محض اپنی قدرت
سے بغیر ماں باپ کے پیدا کیا اسلیئے وہ خدا کی اونٹنی
کہلائی ۱۲ ف۱۲ یعنے اگر اسکو ستاؤ گے مارو گے یا
زخمی کرو گے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب تم پر اتریگا ۱۲ ف۱۳
خدا کا وہ احسان ۱۲ ف۱۴ جاڑے میں رہنے کیلیئے
اور گرمی میں محل میں رہتے تھے بعضوں نے کہا
اون کی عمریں اتنی تھیں کہ مکان کی چھت اور
دیواریں آدمی کی زندگی ہی میں بوسیدہ ہو جاتیں
اسلیئے پہاڑوں میں پتھر تراش کر مکانات بناتے
ضحاک نے کہا ثمود کے لوگ تین سو برس سے ہزار
برس تک زندہ رہتے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۵۸۲ ف۱۷ حدیث میں ہے
اے علی میں تم کو بتلاؤں سب لوگوں میں زیادہ
بدبخت دو شخص ہیں ایک تو وہ جس نے اونٹنی کو مارا
ثمود کی قوم میں دوسرے وہ جو تیرے سر پر مارے گا
اور ڈاڑھی خون سے تر ہو جائے گی یعنے ابن ملجم
ملعون جس نے حضرت علی رضؓ کو عین نماز میں ہو
سے مارا۔ احادیث میں آنحضرت صلعم کا بڑا معجزہ
ہے اور اسی لیئے امام ابو نعیم رحؒ نے اسکو دلائل
النبوت میں روایت کیا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۵۸۳ ف۱۶ اگر تم کو ایسے ہی
شہوت کا غلبہ ہے تو نکاح کر لو ۱۲ ف۱۷ حضرت
لوط ؑ کی دو بیٹیاں تھیں یہ کافروں کی درخواست
کر چکے تھے مگر ان کی بدکاری کی وجہ سے حضرت
لوط ؑ نے منظور نہیں کیا تھا اب مہمانوں کو بچانے کے

لیے لاچار ہو کر بیٹیوں کو انسے بیاہ دینا منظور کریگا ۱۲ ف۱۸ لواطت اور لونڈی بازی ۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۵۸۴ ف۲۱ ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا سب کے سب ہلاک اور برباد ہو جاویں گے ۱۲ ف۲۲ ان خوبصورت لڑکوں کا آنا سنکر ۱۲ ف۲۳ تم انسے بدفعلی کرنا چاہو گے اور میں تم کو روک نہ سکونگا تو میں انکی نگاہ میں ذلیل ہونگا کہ اپنے مہمان کو نہ بچا سکا یا جب تم انکو ذلیل کرو گے تو میں ہی ذلیل ہونگا کیونکہ میہمان کی ذلت صاحب خانہ کی ذلت ہے یہ گفتگو اس سے پہلے کی ہے جب ان فرشتوں نے اپنا حال لوط ع پر کہولا اور کہا کہ تم مت گھبراؤ ہم خدا کے بھیجے ہوئے آئے ہیں جیسا کہ سورہ ہود میں گذر چکا ۱۲ ف۲۴ کہ تو کسی کی حمایت ہمارے مقابلہ میں نہ کر ہم جس سے چاہیں برا کام کریں یا ہمنے تم کو منع نہیں کر دیا تھا کہ تو پردیسیوں کی ضیافت ہمارے گاؤں میں نہ کیا کر نہ انکو ہمارے گاؤں میں آنے دیا کر ۱۲ ف۲۵ انسے نکاح کر لو۔ بعضوں نے کہا مراد بستی کی عورتیں ہیں کیونکہ پیغمبر علیہ السلام باپ کی طرح ہوتا ہے ۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۵۹۴ ف۵ کہا گئے ہوئے پانی کیطرح جسکو جانور کہا کر نیچے کا جڑیلہ مکڑ ڈھینک دیتا ہے مطلب یہ ہے کہ سب کے سب ہلاک اور پامال ہو گئے۔ کہتے ہیں جسپر ایک کنکری گرتی اس کی دبر سے جا نکلتی اور وہ فوراً ہلاک ہو جاتا۔ قرطبی نے کہا اس واقعہ کے پچاس دن بعد آنحضرت ع پیدا ہوئے بعضوں نے کہا چالیس برس یا تیئیس برس بعد غرض یہ واقعہ کہ میں ایسا متواتر اور مشہور تھا کہ خاص و عام اس سے سب واقف تھے ۱۲ ف۶ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ۱۲ ف۷ ابن عباس رض نے کہا پیغمبروں کا خواب سچ ہوتا ہے گیارہ تارے ان کے گیارہ بھائی تھے اور سورج اور چاند سے باپ اور ماں مراد تھے چنانچہ یہ تعبیر خواب کی چالیس برس یا اسی برس بعد ظاہر ہوئی سجدے سے مراد دین پر پیشانی لگانا ہے جو اگلی شریعتوں میں بطور تحیت کے جائز تھا ہماری شریعت میں حرام ہوا گو وہ تحیت کے طور پر ہو اور یہی صحیح ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۶۰۱ ف۱۹ حساب کتاب سے بھی ۱۲ ف۲۰ میں قحط کا اچھی طرح انتظام کر لونگا ف۲۱ وہاں کے خزانوں کا اس کو افسر بنایا ۱۲ ف۲۲ یا جس طرح سے چاہتا تھا ۱۲ ف۲۳ اپنے بندوں میں سے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۶۰۲ ف۲۰ مصر کے بادشاہ نے ہمپر اتنا بڑا احسان کیا اور جو جو مہمانی خاطرداری کی تھی وہ باپ سے بیان کی ہم اس پونجی سے دوبارہ سفر کرینگے ۱۲ ف۲۱ دوسرا فائدہ بھائی کے لیجانے سے یہ ہوگا کہ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۶۰۶ ف۱۵ یہوداسے پوچھا تنے یوسف ع کو کس دین پر پایا اسنے کہا تمہارے دین پر تب یعقوب ع نے کہا شکر خدا کا اس کا احسان پورا ہوا ۱۲ ف۱۶ انہوں نے کہا تبا کہ یوسف ع زندہ اور صحیح اور سلامت ہے اور اسے ضرور اسکو مجھ سے ملا دیگا لیکن گھر والونکو اسکا یقین نہ آیا وہ کہنے لگے اب اتنی مدت گذر گئی ہم کیسے یقین کریں ۱۲ ف۱۷ اتنے میں اور بھائی بھی آن پہونچے ۱۲ ف۱۸ دعا کر اپنے قصور کا اقرار کیا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۶۰۸ ف۹ اسے تم اس مچھلی کو قیامت تک زندہ کہتا اور وہ اسکے پیٹ ہی میں پڑے رہتے ۱۲ ف۱۰ جہاں درخت وغیرہ کچھ نہ تھے ۱۲ ف۱۱ جب مچھلی نے کنارے پر آکر انکو اگل دیا تو اس طرح نکلے جیسے مرغ کا چوزہ جسپر بال اور پر نہ ہوں ۱۲ ف۱۲ اگو بچوں کو بھی ملا لو تو لاکھ سے بھی زیادہ الخ ۱۲ ف۱۳ حضرت یونس ع نبی کا قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲ ف۱۴ فضل سے یہ مراد ہے کہ حق تعالے نے انکو توبہ کی توفیق دی انہوں نے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پڑھنا شروع کیا ۱۲ ف۱۵ کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضرت یونس ع کم مرتبہ ہیں۔ ایک حدیث میں ہے جو کوئی کہے میں (یعنے حضرت محمد ص) یونس ع سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر اسطرح سے فضیلت نہ دو کہ دوسرے پیغمبر کی تحقیر نکلے ۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۶۱۰ ف۱۴ ہوا یہ کہ جہاز میں سے ایک شخص روپیہ لیکر شہر میں گیا اور کہا کچھ مول لیا اور روپیہ دینے لگا تو لوگوں نے دیکھا وہ روپیہ تین سو برس کا پرانا دقیانوس کا سکہ ہے انکو شبہ ہوا کہ شاید اس شخص نے کوئی گڑا ہوا خزانہ پایا ہے اسمیں سے یہ روپیہ نکال لایا ہے وہ اس کو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لیگئے بادشاہ نے حال پوچھا تو اسنے کہا میں تو آج ہی صبح کو اس شہر سے نکلکر پہاڑ میں جا کر رہا تھا بادشاہ کو تعجب ہوا وہ سب لوگوں سمیت اس پہاڑ پر آیا عجب غار پر پہونچا تو پہلے وہ شخص اندر گھسا جو کہا نا لانے گیا تھا۔ اللہ تعالے نے غار کا منہ چھپا دیا باقی لوگ اندر نہ جا سکے ۱۲ ف۱۵ کوئی کہتا تھا کہ مر کر پھر جی اٹھنا سچ ہے اور قیامت برحق ہے کوئی اسکا انکار کرتا تھا بعضے کہتے تھے اگر حشر ہوگا بھی تو روح کا نہ بدن کا کیونکہ بدن جب گل سڑ کر خاک ہو گیا تو اب وہ دوبارہ کدھر سے آئیگا اللہ تعالے نے اصحاب کہف کا حال انکو کہا کہ انکو قیامت کا یقین دلایا کیونکہ جس خدا نے اپنی قدرت سے تین سو برس تک اسطرح سلا رکھا کہ بدن ذرا نہ گلا وہ خدا تعالے بدن کے اجزا کو دوبارہ بھی اکٹھا کر سکتا ہے ۱۲ ف۱۶ یعنے اصحاب کہف کے سونیکے مقام پر ۱۲ ف۱۷ کہ وہ کب اس غار میں آکے تھے اور کب سے سو رہے ہیں ۱۲ ف۱۸ انکے سونے کی جگہ پر ۱۲ ف۱۹ جو لوگ پیغمبر تمہارے زمانہ میں ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۶۱۳ ف۱۶ پتھر اور اینٹ کی جگہ لوہے کے تختے بچھائے گئے اور انکے بیچ میں لکڑی اور کوئلہ بھر آگیا اس طرح دیوار طیار ہونے لگی ۱۲ ف۱۷ شاہ عبدالقادر صاحب رح نے فرمایا تانبا اسلیئے پگھلا کر ڈالا کہ درزوں میں پیٹھ جائے اور ساری دیوار جم کر ایک پہاڑ کیطرح ہو گئی ہمارے پیغمبر ص کے پاس ایک شخص آیا کہنے لگا میں سد تک گیا ہوں میں نے اسکو دیکھا ہے آپ نے پوچھا بھلا بیان کر وہ کیسی ہے وہ کہنے لگا جیسے چار جامہ لگی فرمایا تو سچا ہے لوہے کے تختے سیاہ ہیں اور درزوں میں تانبے کی لکیریں سرخ ۱۲ ف۱۸ یاجوج اور ماجوج بالکل وحشی قوم تھے اللہ تعالے نے انکی روک ایک مدت کے لیئے اسطرح سے کر دی ۱۲ ف۱۹ جو ایسی مضبوط دیوار بنانے کی مجھ کو توفیق دی ۱۲ ف۲۰ یعنے وہ وقت جب تک اسکو اس دیوار کا قائم رکھنا منظور ہے ۱۲ ف۲۱ بعضوں نے وعدے سے مراد قیامت کا دن رکھا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صـ۶۱۴ ف۵ قرآن میں قناطیر کا لفظ ہے جو جمع ہے قنطار کی۔ ایک حدیث میں ہے کہ بارہ ہزار اوقیہ کا ایک قنطار ہے دوسری حدیث میں ہے کہ ایک ہزار اوقیہ کا۔ ابو سعید خدری نے کہا قنطار بیل کی کھال بھر کر سونا ہے۔ ابن عمر رض نے کہا قنطار ستر ہزار کا ہوتا ہے ۱۲

ضمیمہ متعلق صـ۶۱۸ ف۱۵ یعنے جیسے پہلے کچھ نہ تھے اور اللہ تعالے نے پیدا کر دیا عقل اور شعور دیا ویسی ہی دوبارہ زندگی بھی وہ دیگا یعنے حشر

کے دن حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تم کو ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کرے گا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین ۱۲ ف ۱۶ انہوں نے اپنے عقل سے کچھ کام ہی نہیں لیا ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۲۲ ف ۹ یعنے دوزخ اصل میں کافروں کے لیئے بنائی گئی ہے لیکن اس میں بعضے مسلمان بھی جاویں گے جو گنہگار ہونگے اور اللہ تعالیٰ انکو بخشنا نہ چاہیگا۔ اس آیت سے رد ہوتا ہے ان لوگونکا جو کہتے ہیں مسلمان گنہگار دوزخ میں نہ جاویں گے ۱۲ ف ۱۰ دنیا کے دھندوں نے ان کو اندھا کردیا ہے ۱۲ ف ۱۱ افسوس کے دن سے مراد قیامت کا دن ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۲۲ ف ۹ یعنے ایسا گناہ کرے جس سے دوسرے کو نقصان پہونچے مثلاً کسی پر جھوٹا طوفان لگانا جیسے طعمہ اور اس کی قوم نے کیا کہ زرہ چرائی خود اور بیگناہ یہودی پر یا ایسا گناہ کرے جس سے دوسرے کا تو نقصان نہ ہو مگر خود تباہ ہو جیسے شراب پینا ۱۲ ف ۱ اس آیت میں اشارہ کیا اسطرف کہ طعمہ کو اس بری حرکت سے توبہ کرنا چاہیئے مگر اس کم بخت نے توبہ نہ کی بلکہ اسلام سے پھر گیا اور کافروں میں ملگیا ۱۲ ف ۱۱ اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر چور توبہ کرے تو اسکا گناہ معاف ہو جاویگا یہ نہیں کہ اسکا ہاتھ نہ کاٹا جاویگا ۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۲۳ ف ۱۰ بیزار ہوگیا محبت جھوٹی ۱۲ ف ۱۱ یا بہت رونیوالا آہ آہ کرنیوالا یا بہت دعا کرنیوالا یا بہت اللہ تعالیٰ کی یاد کرنیوالا یا بہت توبہ کرنیوالا یا بہت تسلیم کرنیوالا یا بہت سمجھ والا یا بہت مہربان ۱۲ ف ۱۲ کوئی سختی کرتا تو آپ نرمی کرتے چنانچہ ان کے باپ نے انسے کہا میں تجھ کو پتھروں سے مار ڈالونگا انہوں نے جواب دیا تم سلامت رہو میں تمہارے لیئے دعا کرونگا جب انکو کوئی ستاتا تو فرماتے اللہ تعالیٰ تجھ کو ہدایت کرے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۲۵ ف ۱۰ یعنے وہ جاہل کہ اسکی سفارش کریں تو اس وقت اسکی سفارش کرتے ہیں مراد اہل توحید ہیں جو لا الہ الا اللہ کہتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن فرشتے ان کی سفارش کریں گے ۱۲ ف ۱۱ یا اس کی جلال سے ڈر رہے ہیں ۱۲ ف ۱۲ سفارش کرنے کی اجازت دے اسکی سفارش قبول ہوگی یا جس کی سفارش کرنے کی وہ اجازت دے اسکے لیئے سفارش کام آئے گی ۱۲ ف ۱۳ وہاں تو فرشتوں کا یہ حال ہے کہ اسکا حکم اترتے ہی گھبرا جاتے ہیں ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۲۶ ف ۹ یعنے ہر ایک کے گناہ کا مؤاخذہ اسی سے ہوگا دوسرے سے نہ ہوگا جو کوئی برا کام نکالے تو حدیث کے رو سے قیامت تک اسپر وبال پڑ جاتا ہے ۱۲ ف ۱ اور یہ جو ایک آیت میں گذرا ولیحملن اثقالہم واثقالا مع اثقالہم اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ کسی کا گمراہ کرنا یہ ایک اسی کا خود گناہ ہے جسکا بوجھ گمراہ کرنے والا اٹھائے گا حدیث میں ہے باپ بیٹے کے گناہ میں نہ پکڑا جائیگا نہ بیٹا باپ کے گناہ میں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۳۳ ف ۱۶ سبحان اللہ پروردگار نے اس آیت میں مسلمانوں کو ایسا قانون بتلا دیا کہ اگر اسپر چلیں تو دونوں جہان میں اچھے رہیں دنیا کی دولت اور آخرت کی عزت ہاتھ آوے یعنے مسلمانوں کو چاہیئے کہ صلاح و مشورے کے لیئے اگر مجلسیں قائم کریں تو ان میں تین قسم کے کام کیئے جاویں ایک خیرات اور صدقات جمع کرنے کے لیئے تاکہ اس میں سے یتیموں اور محتاجوں اور معذوروں اور بیماروں کی پرورش اور خبر گیری ہو طالبین علم کی مدد کیجاوے یعنے محتاج خانے یتیم المعذوریں یتیم الیتامی شفاخانے اور مدارس بنائے جاویں دوسرے اچھے کام اور اچھے پیشے اور اچھے کارآمد ہنروں کو جاری کرنے کے لیئے جیسے زراعت تجارت صنعت کی تکمیل اور تعلیم کے واسطے تیسرے مسلمانوں میں اتفاق اور اتحاد قائم کرانے کے لیئے کہ مسلمان جو آپس میں تکرارات کرتے ہیں انکا تصفیہ شرع کے موافق کردیا جاوے اور سب مسلمان بھائی بھائی کیطرح ایک دوسرے کی مدد اور اعانت پر مستعد رہیں معروف سے ہر ایک اچھی بات مراد ہے ۱۲ ف ۱۷ آن حضرت صلعم کے عہد میں منافق اور یہودی چپکے چپکے آپس میں سرگوشیاں کیا کرتے اسلیئے کہ مسلمانوں کو اندیشہ پیدا ہو انکو ایسا کرنے سے منع کیا گیا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۳۵ ف ۵ مشرکین اپنے باپ دادا کی تقلید سے یہ خیال کرتے تھے کہ یہ بت قیامت کے دن ہمارے کام آویں گے اللہ تعالیٰ کے پاس ہماری سفارش کرینگے لیکن اس خیال کی کوئی دلیل عقلی یا نقلی نہیں رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے انکی نادانی ظاہر فرمائی کہ دین میں تقلید کام نہیں آسکتی تقلید ایک گمان ہے اسکو علم یا یقین نہیں کہہ سکتے دین میں علم اور یقین کی ضرورت ہے ۱۲ ف ۹ بلکہ ان لوگوں نے انکو خدا کا شریک سمجھ لیا ہے حقیقت میں انکا وجود ہی نہیں ہے یا ہے تو وہ بھی اوروں کیطرح اللہ تعالیٰ کے بندے اور غلام ہیں ۱۲ ف ۱۰ اور اکثر بچہ باتوں الخ ۱۲ ف ۱۱ خیالی پلاؤ پکاتے ہیں ۱۲ ف ۱۲ دلیل اور برہان کو نہیں دیکھتے اگر دلیل میں غور کرتے تو انکو صاف معلوم ہوتا کہ خدائے برحق واحد اور اکیلا ہے اسکا کوئی شریک اور ساجھی نہیں ہو سکتا ۱۲ ف ۱۳ یعنے برا گمان جو نیک لوگوں کے ساتھ کیا جائے البتہ فاسق کی نسبت اگر بدگمانی کیجائے تو گناہ نہیں ہے مقاتل نے کہا بدگمانی اس وقت گناہ ہوگی جب زبان سے کوئی برا کلمہ دوسرے کی نسبت نکالے اگر صرف دل میں رکھے تو گنہگار نہ ہوگا۔ حدیث میں ہے کہ گمان سے بچو وہ بڑا جھوٹ ہے ۱۲ ف ۱۴ انکل کے تکے چلانے والے یعنے جو دل میں آتا ہے انکل پچو وہ بک دیتے ہیں نہ غور کرتے ہیں نہ خدا تم سے ڈرتے ہیں دنیا میں غرق ہیں خدا کو بھولے بیٹھے ہیں ۱۲ ف ۱۵ اللہ تعالیٰ اور پیغمبروں اور فرشتوں کی نسبت جو اعتقاد رکھا جاتا ہے اسیطرح دوسرے اعتقادی مسائل میں یقین حاصل ہونا ضرور ہے گمان کچھ کام نہیں آسکتا البتہ عملی مسائل میں ظن یعنے گمان کافی ہے اور اسی لیئے خبر واحد اور قیاس پر عمل ہو سکتا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۳۸ ف ۱۳ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے قیامت کے دن اسکی قسمت ایک کتاب ہو کر نکلیگی حسن رح نے کہا زندگی میں آدمی کی داہنی طرف ایک فرشتہ ہے جو اسکی نیکیاں لکھتا ہے اور بائیں طرف ایک فرشتہ ہے جو اسکی برائیاں لکھتا ہے مرتے وقت یہ کتاب لپیٹ دیجاتی ہے اور قبر میں اسکے ساتھ رہتی ہے۔ قیامت کے دن وہی کتاب نمودار ہوگی ۱۲ ف ۱۴ کسی اور محاسب کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کتاب میں سب باتیں لکھی ہونگی اور ہر شخص کو یاد آجائیں گی ۱۲ ف ۱۵ وہ وقت یاد نہیں کرتا جب مصیبت میں مبتلا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بلا ٹالی اور نعمت عطا فرمائی ۱۲ ف ۱۶ خدا کی رحمت کا امیدوار نہیں رہتا انسان کو چاہیئے کیسی ہی تکلیف آوے خدا کی مہربانی سے آس نہ توڑے۔ نہیں لکھتی اسکو کرم کرتے دیر ۱۲ ف ۱۷ یہ آیت مشرکوں کے باب میں اتری ۱۲ ف ۱۸ خواہ مخواہ تکرار کیئے جاتا ہے حق بات مانتا ہی نہیں کہتے ہیں اس سے مراد نضر ابن حارث ہے یا ابی

بن ظلف ۱۲ ف ۱۹ اپنے دوبارہ جی اٹھنے پر تعجب
کرتا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-
ضمیمہ متعلق صـ ۶۳۹ ف ۵ پہلے توبہ
کام کی رغبت دلاتا ہے پھر جب آدمی وہ کام کرڈالتا ہے
اور اس کی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے تو آپ
چھوڑکر الگ ہوجاتا ہے وہی مثال ہے بیس میں
چٹنی دیکر جالو الگ کھڑی ۱۲ ف ۹ یہ نہیں کہ اسکی بابا
میں دعا کریں اسکے کرم اور رحم کی امید رکھیں مطلب
یہ ہے کہ دونو حال میں یہ لوگ بگڑے ہوئے ہیں
چین ہوا تو خدا کو بھلا دیا تکلیف ہوئی تو آپ
توڑ بیٹھے مومنوں کا یہ طریق نہیں وہ چین اور خوشی
میں اور زیادہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں اسکا شکر بجا
لاتے ہیں اور تکلیف میں صبر کرتے ہیں اور اسکے رحم
وکرم کی امید رکھتے ہیں سـ نہ مایوس ہوا اس سے
امیدوار + وہ رحم وکرم والا پروردگار ۱۲ ف ۱
دکنی زبان میں اسکو غسل کہتے ہیں یعنے وہ مٹی
جو پانی میں گوندی جائے ۱۲ ف ۱۱ مراد منی ہے
اسکو سلالہ اسلیئے کہتے ہیں کہ وہ خلاصہ ہے غذا کا
جو آدمی کے بدن میں پیدا ہوتا ہے حکیموں نے
لکھا ہے کہ منی چوتھے ہضم کا فضلہ ہے اور خون
تیسرے ہضم کا اسی لیے منی نکلجانے سے فوراً ضعف
معلوم ہوتا ہے اور اگر خون اتنا ذرا سا نکلجائے
تو کچھ ناتوانی نہیں ہوتی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-
ضمیمہ متعلق صـ ۶۴۲ ف ۱۵ یعنے سب آدمیوں
نے اسپر عمل نہیں کیا بعضے کافر مشرک ہوگئے بعضے
گناہوں میں پڑگئے شاذ ونادر ایسے بندے ہیں
جو بالکل خدا کے حکم کے موافق چلتے ہیں ۱۲ ف ۱۶
مراد کافر ہے یا ہر ایک کافر اور گنہگار مسلمان ۱۲-
ف ۱۷ یعنے خداوند کریم سے کسچیز نے تجھ کو غافل
کردیا اور کس نے اسکی نافرمانی اور گناہ پر تجھکو مائل
کردیا۔ قتادہ رحمۃ نے کہا شیطان نے کردیا جو
آدمی پر مسلط ہے بعضوں نے کہا حماقت اور
جہالت تھے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-
ضمیمہ متعلق صـ ۶۴۳ ف ۹ بڑا پیر
نہ عقل رہتی ہے نہ طاقت آدمی ایک جانور سے
بھی بدتر ہوجاتا ہے ۱۲ ف ۱۰ خرابت اور سرکشی پر
کمر باندھتا ہے یہاں آدمی سے مراد ابوجہل ہے
اخیر سورت تک اسی مردود کا ذکر ہے ۱۲ ف ۱۱
زبان سے اقرار کرتا ہے کہ مجھ سے خدا کا شکر ادا
نہیں ہوتا اسکا دل بھی یہی کہتا ہے ۱۲ ف ۱۲
رات دن پیسہ کمانے اور جوڑنے کی فکر میں ہے ۱۲
ف ۱۳ جیسے فجر کا وقت نہایت معتبر ہے ایسے ہی
عصر کا وقت بھی ان دونوں وقتوں میں رات دن
کے فرشتے جمع ہوجاتے ہیں جیسے اوپر گذر چکا
حضرت علی رضہ اسکو یوں پڑھتے تھے والعصر و
نوائب الدہر یعنے قسم زمانے کی اور زمانے کی آفتوں
کی ۱۲ ف ۱۴ اگر ایک میں تو وہ نیکی میں اور زیادہ محنت
نہیں کرتے یہ بھی ایک طرح کا گھاٹا ہے اگر برے
ہیں تو وہ تو صریح نقصان میں ہیں ۱۲ ف ۱۵ یا
گناہوں سے صبر کرنے کے لیئے یعنے امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر کرتے رہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-
ضمیمہ متعلق صـ ۶۴۵ ف ۱۴ یہ مضمون
قرآن شریف میں کئی جگہ آیا ہے جیسے افنجعل
المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون ام حسب الذین اجترحوا السیئات
ان نجعلہم کالذین آمنوا وعملوا الصلحت سواء
محیاہم ومماتہم ساء ما یحکمون اور یہ ایک عمدہ دلیل ہے
آخرت کے ثواب اور عقاب کی اسلیئے کہ اگر اس دنیا
کے بعد اور کوئی زندگی نہ ہو تو نیک اور بد سب یکساں
ہوجاتے ہیں اور پروردگار عالم کی شان کی یہ بالکل
برخلاف ہے کہ اچھے اور برے اسکے نزدیک سب
برابر ہوں دنیا میں جس سلطنت میں ایسا ہوتا ہے
تو کہتے ہیں اندھیر نگری چوپٹ راجا۔ ٹھگ سیر بہا جی
ٹھگ سیر کہا جہ ۱۲ ف ۱۵ مچھلی کا شکار کرکے ۱۲ ف ۱۶
موتی موتگا کہارے سمندر میں سے نکلتا ہے ۱۲
ف ۱۷ سوداگری کرکے کمائو ۱۲ ف ۱۸ یعنے بہشت
اور دوزخ یا ثواب اور عذاب ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-
ضمیمہ متعلق صـ ۶۴۸ ف ۱۷ جیسے زمین
آسمان جانور آدمی وغیرہ ۱۲ ف ۱۸ جیسے جن وانس
وغیرہ ۱۲ ف ۱۹ یعنے مسلمان کے دل کی مسلمان کو
جب کوئی گناہ ہوجاتا ہے تو اسکا نفس اسکو ملامت
کرتا ہے اور کہتا ہے تو نے برا کام کیا بعضوں نے
کہا ہر نفس مراد ہے جو آخرت میں ملامت کریگا
اگر مسلمان ہے تو یہ ملامت کریگا تو نے اور نیکیاں
کیوں نہیں کیں جو آج انکا ثواب پاتا۔ اور اگر
کافر ہے تو یہ ملامت کریگا تو ایمان کیوں نہیں لایا
ضمیمہ متعلق صـ ۶۴۹ ف ۱۱ ہر ایک چمکتا
تارا مراد ہے یا زحل جو ساتویں آسمان پر ہے
ف ۱۲ اور پھر میں سے درخت اسکے باہر نکل آتا ہے
یا چشمے اور دریا پھوٹ نکلتے ہیں ۱۲ ف ۱۳ صبح سے
مراد ہر صبح ہے یہ وقت بہت برکت والا ہے جیسے
عصر کا وقت کیونکہ ان دونوں وقتوں میں رات اور
دن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں اور اعمال اٹھائے
جاتے ہیں یا صبح کی نماز ۱۲ ف ۱۴ جفت تجھکی یعنی
تاریخ ہے اور طاق نویں تاریخ یعنے عرفہ کا دن
ایک حدیث میں ہے کہ دس راتوں سے ذیحجہ
کی دس راتیں اور طاق سے عرفہ کا دن اور جفت
سے یوم النحر مراد ہے۔ حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح
ہے ۱۲ ف ۱۵ صبح کا وقت دنیا کے انقلاب کی اور
خدا کی قدرت کی بڑی نشانی ہے ذیحجہ کی راتیں
عبادت کا موسم ہیں ہر سال ان راتوں میں کہوں
آدمی حج کے لیئے جمع ہوتے ہیں اگر محرم کا عشرہ
مراد ہو تو وہ بھی بڑا متبرک ہے بنی اسرائیل کو اس
میں نجات ملی۔ طاق اور جفت میں تو دنیا کی سب
چیزیں آگئیں پھر انکے پیاری ہونے میں کیا شک
ہے ۱۲ ف ۱۶ انسان اشرف المخلوقات ہے اسلیئے اسہ
نے اس کی قسم کہائی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-
ضمیمہ متعلق صـ ۶۵۲ ف ۸ یا بوجہ کہ
اور لاوے ۱۲ ف ۹ اور غور کریں کہنے کا قاعدہ
ہے کہ خواہ پیاس ہو یا نہ ہو اس کو مار دیا چھوڑ دو
خود بخود زبان نکالے پھرتا ہے ان لوگوں
کی مثال ہے کہ انکو نصیحت کرنا اور نہ کرنا دونوں
برابر ہیں وہ اپنی بے ایمانی کو کسیطرح نہیں چھوڑتے ۱۲
ضمیمہ متعلق صـ ۶۵۴ ف ۱ یعنے ایسا
غلام بھی نہیں ہے جسکو مالک نے تجارت اور سوداگری
کا اذن دیا ہو یا مکاتب کیا ہو وہ بھی کچھ کرسکتا
ہے یہ غلام تو کچھ نہیں کرسکتا ایک کوڑی خرچ
نہیں کرسکتا ۱۲ ف ۲ ہرگز برابر نہیں ہوسکتے اور
مشرک بھی جواب دینگے تو اے پیغمبر ہم تو کہہ چکے
اللہ کا الخ ۱۲ ف ۳ بس تم قائل ہوچکے ۱۲ ف ۴
اسکی آیتوں کو جھٹلایا اسکے پیغمبر کو ستایا ۱۲-۱۲-
ضمیمہ متعلق صـ ۶۵۵ ف ۱۲ اس میں
اشارہ ہے کہ وہ باغ والا مشرک تھا بہت سے
مشرک خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں لیکن اسکے ساتھ
شرک کرتے ہیں ۱۲ ف ۱۳ باغ کی تروتازگی اور
بہار سب اسکے حکم سے ہے ۱۲ ف ۱۴ اور کسی میں
کوئی طاقت نہیں ہے ۱۲ ف ۱۵ حدیث میں ہے
جسکو اللہ تعالیٰ کوئی نعمت دے مال یا اولاد کی اور
وہ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ تو مرے تک وہ
ہر ایک آفت سے محفوظ رہیگا کہتے ہیں جب کسی
کو کوئی چیز بہلی لگے تو یہی کلمہ کہے ۱۲ ف ۱۶ چکنا
پٹر میدان یعنے جس میں نہ سبزہ ہو نہ درخت ۱۲
ف ۱۷ زمین میں جذب ہوجائے ۱۲ ف ۱۸ جیسا اسنے
کہا ایسا ہی ہوا باغ پر آفت آئی اور مال الخ ۱۲
ضمیمہ متعلق صـ ۶۵۶ ف ۱ زیتون کا تیل
نہایت صاف ہوتا ہے اسکے جلنے میں دھواں
نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ نے زیتون کے درخت کو

مبارک درخت فرمایا ۱۲ ف ۱۵ یعنے ایک نور پر دوسرا
نور آگ کا نور تیل کا نور شیشہ کا نور پھر نور پر
طاق جو نور کو پھیلنے نہیں دیتی ایک جائے جمع
کرتی ہے۔ سدی نے کہا ایمان کا ایک نور ہے
قرآن کا ایک نور ہے۔ ابن عمر رض نے کہا طاق
سے آنحضرت صلعم مراد ہیں شیشہ سے آپ کا دل
چراغ سے وہ نور الٰہی جو آپ کے دل میں تھا اور
درخت سے ابراہیم م مراد ہیں جو نہ شرقی تھے
یعنے یہودی نہ غربی یعنے نصرانی۔ ابن عباس رض
نے کہا مومن کا دل خود بخود روشن ہونا چاہتا
ہے اتنے میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کا نور آپہونچتا ہے
اور نور علی نور ہو جاتا ہے کعب احبار نے کہا
حضرت محمد ص کا سینہ طاق ہے اور چراغ آپکا دل
ہے اور شیشہ آپ کا سینہ ہے بعضوں نے کہا
قرآن چراغ ہے اور مومن کا دل شیشہ ہے
اور طاق اسکا سینہ ہے اور درخت وحی خداوندی
ہے اور قرآن کا نور خود بخود پھیل رہا ہے گو اسکو
نہ پڑھیں جب پڑھیں تو پھر کیا کہنا گویا صاف تیل
کو آگ لگانا ہے ایک دم سے اسکا نور پھیل
پڑتا ہے نور علی نور سے یہ مراد ہے کہ قرآن کا
نور عقلی دلیلوں کا نور ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۵۷ ف ۱ سب اوسکے
مالک ہیں ہر ایک اسکو اپنی طرف کھینچتا ہے غلام کا
دم ناک میں ہے ایک کو راضی کرتا ہے تو دوسرا
خفا ہو جاتا ہے ۱۲ ف ۱۱ اس کا ایک ہی مالک ہے
وہ اسکو راضی رکھتا ہے بس اور کسی سے کوئی
غرض نہیں یہ مثال اللہ تعالیٰ نے مشرک اور موحد کی
بیان کی مشرک کمبخت کئی معبودوں کا غلام ہے
ایک کی نذر و نیاز منت مانتا ہے تو دوسرے
معبود کی فکر ہوتی ہے کہیں وہ خفا نہ ہو جائے
اسکا پوجا کرتا ہے تو یہ روٹھ جاتا ہے غرض عجب
کشمکش میں گرفتار ہے جو موحد ہے اسکو بس ایک
سچے خدا سے غرض ہے رات دن اطمینان کے ساتھ
اسکا پوجا بجالاتا ہے اسی کو راضی رکھنے کی
فکر میں رہتا ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۵۸ ف ۹ ایک ہی ایکا
سبز سبز کھیت لہلہانے لگا ۱۲ ف ۱۰ کہتے ہیں
بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا ایک عورت تین
شبنہ کر اسکے سامنے آئی وہ اس سے زنا کر بیٹھا
اتفاقاً اسکو حمل رہگیا شیطان نے عابد کو پھسلایا
کہ اس عورت کو مار ڈال اگر یہ بچے گی تو تیری فضیحت
ہوگی اسنے ایسا ہی کیا جب خون کھل گیا اور عابد
پکڑا گیا اور اسکو سولی پر چڑھانے لگے تو شیطان
نے یہ پکارا کہ اگر مجھ کو ایک سجدہ کرلے تو میں بچا
دونگا اسنے سجدہ کر کے اپنا ایمان بھی کھویا یہ شیطان
نے اپنی راہ لی عابد رہا چلا تا رہا کیا کہنے لگا تیز
کیا جانوں مجھ سے تجھ سے کیا واسطہ بعضوں نے
کہا بدر کے دن شیطان نمودار ہوا اور مشرکوں سے
کہنے لگا میں تمہارے ساتھ ہوں جب لڑائی شروع
ہوئی اور شیطان نے فرشتوں کو دیکھا تو بھاگ
کھڑا ہوا۔ یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے۔ بہرحال اللہ
تعالیٰ نے منافقوں کی بھی یہی مثال بیان کی
کہ وہ بھی یہودیوں کو اسی طرح بہکاتے ہیں جیسے
شیطان نے اس عابد کو یا تمام کے مشرکوں کو
بہکایا اور وقت پر الگ ہو گیا ۱۲ ف ۱۱ یعنے آدمی
اور اسکے بہکانے والے شیطان کا ۱۲ ف ۱۲ حال ایسا ہے
جیسے کتابیں لدی ہیں یا کوڑہ غلیظ ایسے ہی یہودیوں
کا حال ہے اور اس مولوی یا درویش کا جو قرآن
اور حدیث پر عمل نہ کرے اور علم اور درویشی کا دم
بھرے ۱۲ ف ۱۳ عالم بے عمل گدھا ہے جسپر چند کتابیں
لدی ہوں چراغ کے تلے اندھیرا ۱۲ ف ۱۴ انکو
علم سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۶۰ ف ۱ اتنی میعاد تک
وہ دنیا میں رہے گی ۱۲ ف ۱۱ سید علامہ رح نے کہا
اس آیت میں تنبیہ ہے ان لوگوں کے لیئے جو مشکل
کے وقت اللہ تعالیٰ کے رسول ص کو پکارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ
کے رسول ص سے وہ باتیں چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ
کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا اور جب آنحضرت صلعم
جو تمام بنی آدم کے سردار ہیں اپنے نفع اور نقصان
کے مالک نہ ہوں تو اور کوئی ولی یا امام دوسرے
کے نفع اور نقصان کا کیونکر مالک ہو سکتا ہے۔
اور تعجب ہے ان لوگوں پر جو قبروں پر جھکتے ہیں
اور قبر والوں سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں جو صریح
شرک ہے ۱۲ ف ۱۲ جو مال و متاع میں اپنا چھوڑ کر آیا
ہوں اب کے جا کر اس کو اچھے کاموں میں خرچ
کروں یا جس ایمان کو پیچھے چھوڑ دیا تھا اب کے جا کر
اس ایمان میں اچھے کام کروں ابن عباس رض نے کہا
اچھے کام سے لا الہ الا اللہ کہنا مراد ہے ۱۲ ف ۱۳
اوسکا پھر دنیا میں جانا ۱۲ ف ۱۴ ایک آڑ ہے دنیا
اور آخرت میں جس کو برزخ کہتے ہیں ۱۲ ف ۱۵
عالم برزخ ایک عالم ہے دنیا اور آخرت کے بیچ
میں آدمی مرنے کے بعد حشر تک وہیں رہے گا اچھے
لوگ چین اور آرام سے بسر کریں گے اور برے

پر عذاب ہوگا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۶۲ ف ۱ یعنے کبیرہ
گناہوں سے اور نیکیاں کرتے رہوگے ۱۲ ف ۱۱
تمہارے عیال و اطفال یا مال جو کافروں کے پاس ہیں
انکو اللہ تعالیٰ بچا لیگا ۱۲ ف ۱۲ پیغمبر کو شاعری
سے بھی علاقہ نہیں ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶۶۳ ف ۱ قریش کے
لوگ سال میں سوداگری کے لئے دو سفر کیا کرتے
جاڑے میں یمن کیطرف اور گرمی میں شام کیطرف
اور وہاں سے کچھ کما کر اپنے سال بھر کی روٹی
پیدا کر لیتے اور مکہ میں بیٹھ کر اپنا گذر کرتے جہاں
کچھ پیدا اور نہیں ہوتی قریش کے لوگوں کو ان
دونوں سفروں سے بہت الفت تھی اور الفت
ہونا ہی چاہیے انکی روٹی اسپر موقوف تھی اللہ
تعالیٰ نے ابرہہ اور اسکے لوگوں کو ہلاک کر کے
گویا قریش کی یہ تجارت اور اس تجارت سے الفت
قائم رکھی تو یہ سورت گویا پہلی سورت کا تتمہ ہے
بلکہ ابی بن کعب نے اس سورت کو علیحدہ نہیں
پڑھا۔ سورۂ فیل ہی میں شریک کیا ۱۲ ف ۱۱
کون اسپر یقین کرتا ہے اور کون جھٹلاتا ہے
مراد معراج کا قصہ ہے اور دکھلاوے سے
آنکھ سے دکھلانا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے معراج کا حال لوگوں سے بیان
فرمایا تو کئی لوگ جھوٹ سمجھے اور اسلام سے
پھر گئے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

تمت

الحمد للہ۔ وسلام علی عبادہ الذین
اصطفٰے۔ اما بعد واضح ہو کہ ضمیمہ حواشی
تفسیر وحیدی مؤلفہ مولوی وحید الزمان صاحب
سلمہ حیدر آبادی متعلقہ تبویب القرآن
لضبط مضامین الفرقان کمال حسن و
خوبی کے ساتھ درجۂ اختتام کو پہونچا۔
پہلے یہ کتاب بلا حواشی طبع ہوئی تھی جو
تھوڑے دنوں میں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی
اور اب دوبارہ شائقین کے اصرار سے یہ کتاب
ایک نئی طرز پر طبع ہوئی ہے جو بہ نسبت سابق
ابا نشاء اللہ تعالیٰ زیادہ مفید ثابت ہوگی۔

بیش بہا خوبیوں والی تمام دنیا بھر میں بےمثل و بےنظیر حمائل شریف مترجم اردو و سلیس جسکے حواشی میں شان نزول و تفسیر بالاحادیث والآثار پر اقتصار کیا گیا ہے

عالمیان فہم کلام ربانی کو مژدہ ہو کہ مطبع احمدی ہو نے اپنے فرائض منصبی کی تعمیل کی فرض سے بطبع اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری مترجم و محشی اردو و دیگر تمام کتب صحاح ستہ مترجم و محشہ و مشکوۃ شریف مترجم و محشی و تفسیر ترجمان القرآن مصنفہ نواب صدیق حسن خاں کے بفضل الٰہی ترقی کے زینہ پر قدم رکھا ہے مذہب حدیث رسول الثقلین کی تعمیل کے بعد کلام خالق الثقلین پر کمر ہمت چست کر کے بیس خوبیوں والی حمائل طبع کی ہے جسکی مثل پہلے کہیں نہیں ہوگی۔ جس کی یہاں مندرجہ ذیل موجود ہیں (۱) تمن قرآن کی سطریں بگین ہیں (۲) ترجمہ شاہ رفیع الدین رح کا بین السطور لکھا گیا ہے جو نہایت سلیس مطلب خیز ہے جس کو کم لیاقت والا شخص بھی اسکے سمجھنے پر قادر ہو سکتا ہے (۳) حاشیہ پر فوائد موضح القرآن مولانا شاہ عبدالقادر رح صاحب بالتمام درج کیے گئے ہیں (۴) انکے علاوہ اور مضامین ضروریہ اہلسنت کی تفاسیر معتبرہ سے مثل تفسیر حافظ ابن جریر رح و تفسیر حافظ عماد الدین ابن کثیر و فتح البیان و تفسیر درمنثور و تفسیر خازن و کتب حدیث سے مثل صحیح البخاری و فتح الباری وغیرہ کتب صحاح و شروح احادیث سے منتخب کیے گئے ہیں (۵) تقطیع ایسی متوسط رکھی گئی ہے کہ سفر و حضر دونوں میں کام آسکے نہ بہت بڑی تقطیع رکھی گئی ہے کہ کلان ہونے کی وجہ سے آدمی کو سفر میں اٹھانا دشوار ہو اور نہ ایسی چھوٹی کہ عمر رسیدہ حضرات بغیر عینک کے تلاوت نہ کر سکیں (۶) خوشخطی و صفائی طبع و صحت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے (۷) اول میں فہرست مضامین حواشی بھی لگا دی گئی ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حواشی میں کون کونسے مسائل کون کونسے صفحہ میں بیان کیے گئے ہیں (۸) اول میں فہرست مضامین قرآن مجید بھی اضافہ کی گئی ہے جس سے حضرات علماء مناظرین کو ہر باب کے عنوان کے مطابق جتنی آیات قرآن مجید میں اپنے اپنے موقع پر متفرق آئی ہیں بوقت استدلال اپنے مدعا کے نکالنے میں کافی مدد مل سکتی ہے (۹) ۱۱۴ بسم اللہ جو اوائل سورتوں میں ہیں سب علیحدہ علیحدہ طغرا میں لکھی گئی ہیں جو ایک سے ایک نہیں ملتی (۱۰) ہر منزل جہاں سے شروع ہوتی ہے وہ صفحہ بیل بوٹوں سے سجایا گیا ہے تاکہ ہر ایک کو دیکھتے ہی معلوم ہو جائے کہ ہر ایک منزل یہاں ختم ہوئی اور دوسری شروع ہو گئی (۱۱) ہر پارہ پشت ورق کی صفحہ پر ختم ہوتا ہے اور دوسرے ورق کے ابتدائی صفحے سے دوسرا پارہ شروع ہوتا ہے جو صاحب چاہیں تیسواں پارے علیحدہ علیحدہ بھی کر سکتے ہیں (۱۲) آخر میں رسالہ فضائل القرآن لگا دیا گیا ہے جسمیں قرآن مجید پڑھنے اور یاد کرنے اور اسپر عمل کرنیکی خوبیاں لکھی گئی ہیں (۱۳) رسالہ لغات القرآن آخر میں بڑھا دیا گیا ہے جسمیں قرنگ کے طور پر لغات مشکلہ کے معنے لکھے ہیں تاکہ جو شخص لغات القرآن یاد کرے اسکو ترجمہ قرآن مجید سہولت سے سمجھ میں آجائے اور قرآن مجید کے سوا بھی عربی بولنے اور سمجھنے کی طاقت ہو جائے (۱۴) ہر سورہ کا وقائع کا نقشہ اخیر میں اضافہ کیا گیا ہے چونکہ تلاوت قرآن مجید میں وقف و وصل کا لحاظ ضروری ہے اور وقف کے محل پر وقف کرنے سے فہم معانی میں خلل آتا ہے اسلیئے یہ مضمون بھی فن تفسیر میں داخل ہے (۱۵) کیفیت نزول وحی اور جائے نزول وحی کا بیان بھی ساتھ لگا دیا گیا ہے (۱۶) حضرت رسول کریم خاتم النبیین صلعم کی مختصر سوانح عمری بھی ساتھ لگا دی گئی ہے (۱۷) ہر آیت کے دائرہ کے اندر ایک ہندسہ لگا دیا گیا ہے۔ جس کی سورت کی آیتوں میں سے جس نمبر کی یہ آیت ہے معلوم ہو جائے (۱۸) اخیر میں ایک نقشہ مخارج حروف کا لگا دیا گیا ہے جس سے ہر حرف کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ حرف زبان کے فلاں مقام میں لگانے سے نکلتا ہے (۱۹) حاشیہ پر ہر ایک آیت کا شان نزول لکھ دیا گیا ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ آیت فلاں موقع پر نازل ہوئی ہے (۲۰) حاشیہ کی سطریں حمائل کی سطروں کی طرح سیدھی لکھی گئی ہیں تاکہ نیز ہی سطروں کے باعث حمائل کو اٹھانے کی جو دقت پیدا ہوتی ہے وہ رفع ہو جائے۔ اب آپ حمائل کو سیدھا رکھ کر بلا تکلف حاشیہ پڑھ سکتے ہیں اور حاشیہ دیکھنے کے لیئے قرآن مجید کو اٹھانا نہ کرنا پڑیگا۔ چنانچہ نمونہ سے ظاہر ہے باوجود ان تمام اور انکے علاوہ اور صدہا خوبیوں کے قیمت بلا جلد کی دو روپے عمدہ قیمت مجلد جرمی کتری کی (۲/۱۲)

تبویب القرآن اور حمائل شریف اور تمام کتب دینیہ کے ملنے کا پتہ۔ خاکسار شیخ احمد پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب مالک مطبع احمدی کشمیری بازار لاہور۔

يَكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ

کمائے پھر خطا یا گناہ وہ پھینک دے ساتھ کسی بے گناہ کے پس تحقیق

اِحْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ ۱۱۳

اٹھایا اس نے بہتان اور گناہ ظاہر اور اگر ہوتا فضل اللہ کا اوپر تیرے

وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۭ وَمَا

اور رحمت اسکی البتہ قصد کیا تھا ایک جماعت نے ان میں سے یہ کہ بہکا دیں تجھکو اور نہ

يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَ

بہکاویں مگر جانوں اپنی کو اور نہیں ضرر پہونچاویں گے تجھ کو کچھ اور

اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۭ

اتاری اللہ نے اوپر تیرے کتاب اور حکمت اور سکھایا تجھ کو جو کچھ کہ نہ تھا تو جانتا

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ

اور ہے فضل اللہ کا اوپر تیرے بڑا نہیں ہے بھلائی کسی بہت

مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ

مشورتوں انکے مگر وہ شخص کہ حکم کرے ساتھ خیرات کے یا ساتھ اچھی بات کے یا

اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ

صلح کرنے کے درمیان لوگوں کے اور جو کوئی کرے یہ واسطے ڈھونڈھنے رضامندی اللہ کے

فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ

پس البتہ دیویں گے ہم اسکو ثواب بڑا اور جو کوئی برخلاف کرے رسول کے پیچھے

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے اس کے ہدایت اور پیروی کرے سوا راہ مسلمانوں کے

نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝ اِنَّ

متوجہ کریں گے ہم اسکو جدھر متوجہ ہوا اور داخل کریں گے ہم اسکو دوزخ میں اور بری جگہ پھرنے کی ہے بیشک

۱۱۴ ع ۱۶ ۸ ۱۳

ارش ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے عمر بھر شرک تو نہیں کیا لیکن میری تمام عمر گناہوں میں گندی ہے اور اب موت کے دن قریب آگئے ہیں آپ فرمائیں کہ میری نجات کی بھی کوئی صورت ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ واثما اثم اس گناہ کو کہتے ہیں جو دیدہ و دانستہ کیا جائے اور خطیئہ عام ہے کہ دیدہ دانستہ ہو یا بھول چوک سے بعض نے کہا ہے کہ خطیئہ سے صغیرہ گناہ مراد ہے اور اثم سے کبیرہ گناہ بعض نے کہا ہے کہ خطیئہ سے وہ گناہ مراد ہیں جو بندہ کے اپنے عبادات کے بارے میں ہوں اور اثم وہ گناہ ہیں جو بندوں کے حقوق کے متعلق ہوں بعضوں نے کہا ہے کہ خطیئہ سے وہ گناہ مراد ہیں جو صرف کرنے والے تک محدود ہوں اور اثم وہ جو دوسروں تک متعدی اور متجاوز ہوں ۱۲ قولہ یہ آیت بنی ابیرق کے قصے میں آئی ہے اور طائفہ (جماعت) سے اس آیت میں وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس معاملہ کو غلط طور پر بیان کیا اور جسکی چوری ہوئی تھی اسکو ملامت کی کہ تم نے ناحق بنی ابیرق کو تہمت لگائی ہے اللہ تعالیٰ نے تمام معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر فرما دیا اور یہ فرمایا کہ ہر حال میں تمہارے مددگار رہیں چاہئے تم کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی ہے اور تم کو وہ باتیں بتلائی ہیں جو تمہیں معلوم نہ تھیں اور یہ سب ہمارا فضل و احسان ہے ۱۲ منہ منافق لوگ جمعت سے کان میں باتیں کرتے تا لوگوں میں اپنا اعتبار جمائیں اور مجلس میں بیٹھکر آپس میں کان میں باتیں کرنے کو عیب کہتے ہیں اگر اس کو اور صاحب فرمایا

اکثر مشورت اگرچہ بخیر ہے صاف بات کو حاجت نہیں چھپانے کی مگر کچھ اس میں مضائقہ ہو اور چھپاوے تو خیرات کو تالیفے والا مخرب وہ جو مسلمانوں کی غلطی بتانے کو نادان جاہل نہ ہوں یا لڑوں میں صلح کروانے کو کہ غصے والا جوش میں صلح نہیں مانتا اول کا پس میں تغیر اسے پھر اسکو بنائے ۱۲ منہ یعنی اس قرآن کا مخالف مسلمانوں کی جماعت سے جدا ہو جاوے ۱۲ منہ

ہمیشہ کیلئے بجائے قیمت پینتالیس روپے کے پندرہ روپے

دنیا بھر میں تمام دینی کتابوں سے بعد قرآن مجید اول درجہ کی معتبر کتاب صحیح البخاری تیس پارہ مترجم اردو باسنادہٖ مع حواشی جدید و مفیدہ

(ترجمہ جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب حیدر آبادی) ہمارے احباب پر مخفی نہیں کہ ہمارا کارخانہ مطبع احمدی لاہور محض خدمت احادیث سید المرسلین و اشاعت علوم خاتم النبیین کے لیئے وضع ہوا ہے چنانچہ کتب احادیث صحاح ستہ کا ترجمہ اردو از تصنیف جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب سلمہ المخاطب نواب وقار نواز جنگ بہادر (جنہوں نے عوام اہل اسلام کو حدیث کا مطلب سمجھایا) اسی کارخانہ کی بدولت تمام ہندوستان میں شائع ہو چکا ہے چنانچہ سال حال میں اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری (جس کی جلالت پر تمام امت محمدیہ کا اجماع ہے) ایک نئی طرز سے شائع ہوئی ہے یعنے قرآن مجید کیطرح اصل کتاب مع تراجم الابواب اسانید و تعلیقات جلی قلم سے خوشخط یا اعراب بالماسی قسم کے انتخاب کے لکھوائی گئی ہے اور بین السطور ترجمہ لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر ضروری فوائد چڑھائے گئے ہیں۔ کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے۔ اصل عربی کتاب کی سطریں رنگین ہیں کتاب اعلے درجہ کی اور چھپائی بہت صاف ہے۔ رہا ترجمہ سو اسکی عمدگی میں تو کسی کو کلام نہیں کیونکہ مولانا عم فیضہ کا مترجم لاثانی ہونا تمام ہندوستان میں مانی ہوئی بات ہے۔ پارہ پارہ مستقل کتاب کی صورت میں علیحدہ لوح و نائیل پیچ کے ساتھ چھاپا گیا ہے کامل کتاب تیس پارے تیار ہیں جو صاحب کامل کتاب کو یکمشت خریدنا چاہیں وہ کامل کتاب یکجا خرید سکتے ہیں۔ کامل کتاب کی قیمت مطلعہ مقرر ہے مگر جو صاحب کامل کتاب کو یکمشت خرید فرمائیں انسے بجائے قیمت مطلعہ کے دیعیئے جائیں گے اور جو صاحب علیحدہ علیحدہ پارے خرید فرماویں ان سے بجائے قیمت عہ کے (۱۰ر) فی پارہ لیئے جائیں گے اور جو صاحب اپنا نام نامی رجسٹر خریداران صحیح بخاری مترجم میں درج کرا کر ماہ بماہ اخبار کی طرح پارہ پارہ خرید فرمانا منظور کریں انسے بھی بجائے ایک مدیہ آٹھ آنہ عہ کے دس آنہ (۱۰ر) فی پارہ لیے جائیں گے۔ اور پارہ پارہ ماہوار خریدنے والوں کو یہی کئی طرح کی سہولت ہوگی اول یہ کہ (۱۰ر) فی ماہ خرچ کرنا کسی شائق کو دشوار نہیں جیسا ہی قلیل الاستطاعت ہو جسکو دینی کتابوں کا شوق ہو وہ صحیح بخاری کے لیئے دس آنہ فی ماہ بڑی سہولت سے خرچ کر سکتا ہے اور عہ یکمشت خرچ کرنا امیر شائقین کے سوا ہر کسی سے نہیں ہو سکتا دوسرے ماہ بماہ پارہ خریدنے میں مطالعہ سے فراغت ہو سکتا ہے۔ اور اس کتاب کے پڑھنے اور مطالعہ کرنے سے یہ فائدہ ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے والا رسول اللہ صلعم کی کتاب کا پڑھنے والا ہوتا ہے چنانچہ ابو سہل محمد بن احمد مروزی سے باسناد مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے ابو زید مروزی سے سنا وہ کہتے تھے میں رکن اور مقام کے بیچ میں کھڑا تھا میں نے خواب میں رسول اللہ صلعم کو دیکھا آپ نے فرمایا اے ابو زید تو کب تک شافعی رح کی کتاب پڑھا ویگا اور میری کتاب نہیں پڑھاتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی کونسی کتاب ہے آپ نے فرمایا جامع اسمٰعیل بخاری رح کی پس سمجھ لینا چاہیئے جس کتاب کے پڑھنے پڑھانے کی رسول اللہ صلعم ترغیب دیں اسکے پڑھنے میں کیا کچھ سعادت ہوگی۔ طالب حق کو دنیا میں دو کتابیں کافی ہیں ایک اللہ تعالےٰ کی کتاب قرآن مجید دوسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب وہی صحیح بخاری ہے۔ علماء نے بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہا ہے۔ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس سعادت کے حاصل کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ جو صاحب کامل بخاری یکمشت طلب فرماویں وہ ایک روپیہ (عہ) برائے محصول پیشگی مطبع ہذا میں بھیجدیں۔

تمام دنیا بھر میں اظہاراں خوبیاں والا بمثل و بینظیر قرآن مجید خوشخط صحیح جلی قلم مترجم۔ ترجمہ جدید و سلیس اردو مع تفسیر وحیدی کامل برحاشیہ مصنفہ جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب المخاطب نواب وقار نواز جنگ بہادر ساکن حیدر آباد دکن

سمجھدار مسلمانوں میں سے کسی شخص کو اس میں کلام نہیں کہ فلاح و صلاح دارین کا کفیل کلام خالق جلیل ہے قرآن پاک ہی ایسی کتاب ہے جسکے ساتھ تمسک کرنیوالا کبھی گمراہ نہیں ہوتا اور اسکے غیر سے ہدایت طلب کرنیوالا کبھی راہ راست پر نہیں آسکتا۔ اور اس حبل المتین کا اعتصام اسطرح ہو سکتا ہے کہ نظم قرآنی کو مع تجوید و تصحیح الفاظ حاصل کرے اور اسکے معانی کو حسب مراد ربانی فہم کرکے مطابق طاقت بشریہ عمل میں لانیکی کوشش کرے۔ اسی لیئے علماء ربانیین نے اپنے اپنے زمانہ کی ضرورت کے مطابق تفاسیر و تراجم جدیدہ لکھکر شایع کیئے۔ گردش دوران و انقلاب زمان کی تاثیر جدیدہ نے ہمارے وقت میں ملک ہندوستان میں یہ جدت دکھلائی کہ بعض بے عمل اور بعض بے علم محض رد و بازدانی کی بدولت مفسر حقانی و مترجم کلام ربانی بن بیٹھے اور خود نمائیاں کرنے لگے لہذا بر طبق پیشینگوئی سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اس ہمارے علم کے حامل آیندہ لوگوں میں سے ایسے عادل ہوتے رہیں گے جو اسے بڑھنے والوں کی تحریف اور جاہلوں کی تاویل کو باطل کریں گے۔ اوکما قال صلعم۔ مولانا مولوی وحید الزمان صاحب حیدر آبادی جو اہم باسمی ہیں اور اپنے نام کیطرح کیتائے زمان ہیں خداتعالیٰ کی رحمت تامہ نے خلقت عامہ کی مصلحت کے لیئے انکو اس خدمت کے واسطے خاص کیا۔ اور آپ کو اس پیشینگوئی کا مصداق بنایا۔ مولانا کا مترجم لاثانی ہونا تو پہلے سے مانی ہوئی بات ہے آپ نے کتب صحاح ستہ کے ایسے عمدہ تراجم چھپکر شائع کرادیئے کہ بلاد قریبہ سے لیکر اطراف بعیدہ تک تمام لوگ کیا علماء کیا عوام کالانعام کیطرح بڑے شوق سے لے گئے اور ان تراجم کی عمدگی دیکھکر موافق سے لیکر مخالف تک سب آپ کا لوہا مان گئے علی الخصوص آپ کی آخری تصنیف اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری کا ترجمہ موسومہ تیسیر الباری تو ایسی بے نظیر کتاب ثابت ہوئی ہے کہ اہل اسلام علی اختلاف مذاہبہم تو بجائے خود آریہ اور عیسائیوں نے بھی اس کتاب کو منہ مانگے دام سے خریدا۔ عرصہ ہوا یہ کتاب بمطبع احمدی لاہور میں مولانا کی اجازت سے چھپ چکی ہے۔ آدم بر سر مطلب۔ غرض مولانا نے ان عالمان بے عمل اور مدرسان بے علم کی تحریفات و تاویلات کا بڑا اثر مٹانے کے لیئے ترجمہ کلام اللہ شستہ اردو سلیس میں لکھا اور تفسیر وحیدی تصنیف فرمائی اس ترجمہ و تفسیر کی باطنی خوبیوں اور معنوی کمالات کے اظہار و شمار میں جسقدر مبالغہ کیا جائے اور تعریف و توصیف کو جسقدر حد سے بڑھایا جائے ممکن نہیں کہ اسکے واقعی کمالات کا عشر عشیر بھی بیان ہو سکے۔ لہذا التفصیل سے اعراض کرکے اجمالاً اس فقرہ پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ یہ تفسیر اس عالم باعمل نے تمام تفاسیر ملبسنت کا لب لباب اور روح تفاسیر سلف و خلف کا اردو میں لکھکر مرتب کی ہے رہے اسکے صوری کمالات و ظاہری خوبیاں جنکا التزام اب کے مطبع احمدی لاہور نے طبع جدید میں کیا ہے وہ یہ ہیں (۱) متن قرآن مجید نہایت خوشخط بقلم جلی لکھوایا گیا ہے (۲) سطریں رنگین کی گئی ہیں (۳) بین السطور سلیس اردو ترجمہ مطلب خیز و محاورہ لکھا گیا (۴) کامل تفسیر وحیدی حاشیہ پر واضح قلم سے لکھوائی گئی (۵) اول میں فہرست مضامین کلام اللہ لگائی گئی (۶) فہرست مضامین تفسیر وحیدی بھی ابتدا میں اضافہ کی گئی جس سے مضامین کتاب اللہ و مضامین تفاسیر کا علم اجمالی ہو سکتا ہے اور اس علم اجمالی سے عام لوگوں کو بھی فائدہ ہے مگر خاصکر حضرات واعظین و مباحثین کو اس کی اشد ضرورت رہتی ہے اور فہرست مضامین سے انکو کافی امداد ہو سکتی ہے کہ بر وقت استشہاد و استدلال فوراً اپنے مدعا کی آیت یا مسئلہ نکال سکتے ہیں (۷) کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے (۸) چھاپہ کی صفائی کا اعلیٰ انتظام کیا گیا ہے (۹) ۱۱۴۔ بسم اللہ جو اوائل سورتوں میں ہیں سب علیحدہ علیحدہ طغرا میں لکھی گئی ہیں جو ایک سے ایک نہیں ملتی (۱۰) ہر منزل جہاں سے شروع ہوتی ہے وہ صفحہ بیل بوٹوں سے سجایا گیا ہے تاکہ ہر ایک کو دیکھتے ہی معلوم ہو جائے کہ یہ منزل یہاں ختم ہوئی اور دوسری منزل شروع ہوگئی (۱۱) ہر پارہ پشت ورق کے صفحہ پر ختم ہوتا ہے اور دوسرے ورق کے ابتدائی صفحے سے دوسرا پارہ شروع ہوتا ہے جو صاحب چاہیں تیسوں پارے علیحدہ علیحدہ بھی کرسکتے ہیں (۱۲) آخر میں رسالہ فضائل القرآن لگایا گیا ہے جس میں قرآن مجید پڑھنے اور یاد کرنے اور اسپر عمل کرنے کی خوبیاں لکھی گئی ہیں (۱۳) رسالہ لغات القرآن آخر میں بڑھایا گیا ہے جس میں فرہنگ کے طور پر الفاظ مشکلہ کے معنے لکھے گئے ہیں۔ تاکہ جو شخص لغات القرآن یاد کرلے اوسکو ترجمہ قرآن مجید سہولت سے سمجھ میں آجائے۔ اور قرآن مجید کے سوا بھی عربی بولنے اور سمجھنے کی طاقت ہو جائے (۱۴) رموز اوقاف کا نقشہ اخیر میں دیا گیا ہے۔ چونکہ تلاوت قرآن مجید میں وقف اور وصل کا لحاظ ضروری ہے اور وقف کے محل پر وقف نہ کرنے سے فہم معانی میں خلل آتا ہے اس لیئے یہ مضمون بھی فن تفسیر میں داخل ہے (۱۵) کیفیت نزول وحی اور جائے نزول وحی کا بیان بھی ساتھ لگا دیا گیا ہے (۱۶) حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر سوانح عمری بھی ساتھ لگا دیگئی ہے (۱۷) ہر آیت کے دائرہ کے اندر ایک ہندسہ لگا دیا گیا ہے تاکہ جس سورت کی آیتوں میں سے جس نمبر کی یہ آیت ہے معلوم ہو جائے (۱۸) اخیر میں ایک نقشہ مخارج حروف کا لگا دیا گیا ہے جس سے ہر حرف کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ حرف زبان کو فلاں مقام میں لگانے سے نکلتا ہے۔ باوجود ان تمام اور انکے علاوہ اور صدہا خوبیوں کے قیمت ہمیشہ کے لیئے بلا جلد کاغذ مصری کی سات روپیہ (عہ) اور کاغذ سفید بلا جلد چھ روپے (دے) مقرر کی ہے۔ اور مجلد چرمی نقرئی کا غذ مصری آٹھ روپے آٹھ آنے (پہلے) مجلد کاغذ سفید سات روپیہ آٹھ آنہ (پہلے) زیادہ قیمت کی جلد درخواست آنے پر تیار کرا دیجاوے گی۔ جو صاحب قرآن شریف طلب فرمائیں وہ ایک روپیہ برائے محصول ڈاک پیشگی روانہ فرمائیں بغیر پیشگی آئے قرآن شریف روانہ نہیں ہوگا۔ اطلاع۔ اس قرآن مجید کے ترجمہ اور حاشیہ کا حق تصنیف مولانا مولوی وحید الزمان صاحب نے بغرض اشاعت اسلام بلا کسی معاوضہ کے بدست مترجم الیکنکو دیا تھا جو ایک دفعہ بارہ سو جلد چھپ کر فروخت ہو چکا ہے۔ چونکہ امرتسر والوں نے طبع وغیرہ کا کام بند کرکے مدرسہ میں ملازمت اختیار کرلی ہے اور اس قرآن مجید کا حق تصنیف فروخت کردیا ہے۔ اب بندہ نے اس کا حق تصنیف بارہ سو روپیہ دیکر ہمیشہ کے لیئے خرید لیا ہے۔ بغیر میری اجازت تحریر کے کوئی صاحب قصد چھاپنے کا نہ کرے۔

شیخ احمد تاجر کتب۔ لاہور +

تمام درخواستیں بنام شیخ احمد پسر شیخ محی الدین تاجر کتب و مالک مطبع احمدی کشمیری بازار لاہور

اشتہار واجب الاظہار

جملہ علوم وفنون سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کی خدمت میں التماس ہے کہ یہ کارخانہ بفضلہ تعالیٰ قریباً نصف صدی سے جاری ہے اور علوم وفنون کی ترویج واشاعت میں نہایت دیانت داری اور کامیابی کے ساتھ اپنے فرائض کو سرانجام دے رہا ہے **اس کارخانہ کی بدولت صحاح ستہ اور علم حدیث کی دیگر مشہور کتابوں** کے نہایت عمدہ اور مفید ترجمے تمام ہندوستان میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کارخانہ میں **ہر ایک قسم کے قرآن مجید اور حمائلیں معرّی مترجم اور جملہ علوم وفنون کی کتابوں** (مثلاً تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ اصول فقہ۔ منطق۔ کلام۔ لغت۔ صرف۔ نحو۔ حکمت۔ فصاحت بلاغت انشاء وغیرہ) کافی ذخیرہ مختلف زبانوں عربی۔ فارسی اردو میں فروخت کیلئے موجود رہتا ہے۔ اور فرمائش کی تعمیل میں دیر نہیں ہوتی اور بہ نسبت دوسرے تاجروں کے قیمت میں بھی رعایت کی جاتی ہے۔ جس صاحب کو کسی علم وفن کی کوئی کتاب یا قرآن مجید یا حمائل مطلوب ہو وہ فرمائش بھیجکر آزمائش کریں اور تفصیلی حالات معلوم کرنے کے لئے کارخانہ ہذا کی مکمل فہرست طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں مختلف قسم کے قرآن مجید وحمائل شریف وکتب حدیث مترجم ومحشی کے نمونجات اور متعدد علوم کی کتابیں درج ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُشْتَهِر

شیخ احمد تاجر کتب ومالک مطبع احمدی کشمیری بازار

لاہور

اس ترجمہ اور حواشی کا حق تصنیف مبلغ بارہ سو روپیہ کو خرید کر رجسٹری کرایا گیا ہے بلا اجازت کوئی نہ چھاپے شیخ احمد تاجر کتب لاہور۔